Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں۔

منجانب ۔

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

یا عباسؑ

۷۸۶

۹۲_۱۱۰

یا صاحب الزماںؑ ادرکنی

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شرائع الاسلام

(کا اردو ترجمہ)

المعروف جامع الجعفری

حصہ اول دوم

jabir.abbas@yahoo.com

علّامہ حلّی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

المؤسّسۃ الاسلامیہ لاہور پاکستان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

شرائع الاسلام

(کا اردو ترجمہ)

المعروف جامع الجعفری

حصہ اول دوم

علامہ حلیؒ رحمۃ اللہ علیہ

پیشکش

الحاج مولانا محمد ایوب بشوی ایم اے

jabir.abbas@yahoo.com

ناشر

المؤسسۃ الاسلامیہ لاہور پاکستان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست مضامین جامع الجعفری ترجمہ جامع الرضوی جلد ۱

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیباچہ	۲	تیسرا رکن خاک کی طہارت میں	۴۶
فوائد	۶	پہلی طرف	"
ہفت اقسام حدیث	۸	دوسری طرف	۴۷
کتاب طہارت	۱۴	تیسری طرف	۴۸
پہلا رکن پانیوں کے حکموں میں	۱۵	چوتھا رکن نجاستوں میں	۵۱
پہلی طرف مطلق پانی میں	"	قول نجاستوں کے حکموں میں	۵۲
دوسری طرف مضاف پانی میں	۱۸	**کتاب الصلوٰۃ** اور اس میں چار رکن ہیں۔	۵۷
تیسری طرف سور یعنی جوٹھے پانی میں	"	پہلا رکن نماز کے سات مقدموں میں۔	"
دوسرا رکن پانی سے طہارت میں	۱۹	پہلا مقدمہ نمازوں کی گنتی میں۔	"
پہلی فصل وضو توڑنے والوں میں	"	دوسرا مقدمہ وقتوں میں	"
دوسری فصل پاخانے کے حکموں میں	۲۰	احکام	۶۰
تیسری فصل وضو کی کیفیت میں	۲۲	تیسرا مقدمہ قبلہ کے بیان میں	۶۳
چوتھی فصل وضو کے حکموں میں	۲۷	چوتھا مقدمہ نمازی کے لباس میں	۶۶
غسل	۲۸	پانچواں مقدمہ مکان مصلی میں	۶۹
پہلی فصل غسل جنابت	"	چھٹا مقدمہ موضع سجود میں	۷۲
تفریع	۲۹	ساتواں مقدمہ اذان و اقامت میں	۷۳
دوسری فصل حیض میں	۳۱	دوسرا رکن باقی نمازوں میں اور اس میں کئی	۱۰۱
تیسری فصل استحاضے میں	۳۴	فصلیں ہیں۔	
چوتھی فصل نفاس میں	۳۷	پہلی فصل جمعے کی نماز میں اور اس میں کئی	"
پانچویں فصل مردوں کے حکموں میں	"	نظریں ہیں۔	
کئی مقدمے	۴۲	پہلی نظر جمعہ کی نماز کا طریق۔	[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ
شروط وجوب	۱۰۲
دوسری نظر اس میں کہ جس پر جمعہ واجب ہوتا ہے۔	۱۰۴
تیسری نظر جمعہ کے آداب میں	۱۰۷
دوسری فصل عیدین میں اور اس میں دو نظریں ہیں۔	۱۰۸
پہلی نظر	"
دوسری نظر سنتی امور میں	"
تیسری فصل نماز کسوف میں اور اس میں تین نظریں ہیں۔	۱۱۰
پہلی نظر سبب میں۔	"
دوسری نظر کیفیت میں۔	"
تیسری نظر حکموں میں	۱۱۱
چوتھی فصل نماز میت میں اور اس میں کئی قسمیں ہیں۔	"
پہلی قسم اس میں جس پر نماز چاہیے۔	"
دوسری قسم نماز پڑھنے والے میں	۱۱۲
تیسری قسم کیفیت میں	۱۱۳
پانچویں فصل ضروری سنتی نمازوں میں	۱۱۷
نماز استسقاء واستخارہ وحاجت وشکر وزیارت	"
نماز شب عید فطر	۱۱۹
نماز عید غدیر	"

مضمون	صفحہ
پندرھویں شعبان کی رات کی نماز	۱۱۹
ستائیسویں رجب کی نماز	
چوتھا رکن نماز کے توابع میں اور اس میں کئی فصلیں ہیں۔	۱۲۰
پہلی فصل خللوں میں۔	"
دوسری فصل قضا نمازوں میں	۱۲۶
تیسری فصل جماعت میں اور اس میں کئی طرفیں ہیں۔	۱۲۹
پہلی طرف جماعت فریضہ نمازوں میں	"
دوسری طرف امام میں	۱۳۲
تیسری طرف جماعت کے حکموں میں۔	۱۳۳
چوتھی فصل خوف اور مسطاردہ میں	۱۳۷
کیفیت نماز خوف۔	۱۳۸
احکام نماز خوف۔	۱۳۹
فروع	۱۴۰
پانچویں فصل نماز مسافر میں	۱۴۱
شروط	"
لواحق	۱۴۵
کتاب الزکوٰۃ	۱۴۶
پہلی نظر جس پر واجب ہوتی ہے	"
دوسری نظر جن میں واجب ہوتی ہے۔	۱۵۱
قول چوپایوں کی زکوٰۃ میں ۴	"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
پہلا مقصد اونٹ کی زکوٰۃ میں	۱۵۶	پہلی فصل ان میں جن میں خمس واجب	۱۹۱
دوسرا مقصد بدیوں میں	،،	دوسری فصل خمس کی تقسیم میں۔	۱۹۳
تیسرا مقصد جانوروں کے سنوں میں	۱۵۷	**کتاب صوم** اور اس میں چار رکن ہیں	۱۹۸
قول غلوں کی زکوٰۃ میں۔	۱۶۲	پہلا رکن صوم کے معنے وغیرہ میں	،،
لواحق زکوٰۃ	۱۶۳	دوسرا رکن باز رہنے والی چیزوں میں اور اس میں	۲۰۱
قول مال تجارت میں	۱۶۴	کئی مقصد ہیں۔	
احکام	۱۶۵	پہلا مقصد امساک واجب میں	،،
تیسری نظر زکوٰۃ کے مستحق میں	۱۶۷	دوسرا مقصد روزہ توڑنے کے حکموں میں	۲۰۳
پہلی قسم مستحقوں میں	،،	تیسرا مقصد مکروہ چیزوں میں۔	۲۱۲
دوسری قسم زکوٰۃ کے عامل میں	۱۶۹	تیسرا رکن اُس زمانے میں جس میں روزہ صحیح ہے	،،
تیسری مؤلفۃ القلوب میں	۱۷۰	چوتھا رکن پہلی نظر اس میں جس کا روزہ درست ہے	۲۱۳
چوتھی قسم رقاب	،،	دوسری نظر روزے کی قسموں میں	۲۱۴
پانچویں قسم قرضدار	۱۷۲	تیسری نظر لواحق	۲۲۶
چھٹی قسم فی سبیل اللہ	۱۷۴	**کتاب اعتکاف**	۲۲۷
ساتویں قسم ابن سبیل یعنی مسافر	۱۷۵	اعتکاف کے اقسام	۲۳۰
متفرقہ مسئلے	۱۸۲	احکام	،،
دوسری قسم فطرے کی زکوٰۃ میں	۱۸۵	**کتاب حج**	۲۳۲
پہلا رکن اس میں جس پر واجب ہے۔	،،	پہلا رکن مقدموں میں۔	،،
دوسرا رکن جنس زکوٰۃ میں۔	۱۸۹	پہلا مقدمہ	،،
تیسرا رکن وقت میں	۱۹۰	دوسرا مقدمہ	،،
چوتھا رکن مصرف میں	،،	قول حجۃ الاسلام میں	،،
کتاب خمس اور اس میں دو فصلیں ہیں	۱۹۱	قول حج نذر وغیرہ کی شرطوں میں۔	۲۳۸

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
تیسرا مقدمہ حج کی قسموں میں	۲۴۶	پہلا مقصد احصار اور صید کے حکموں میں	۲۸۷
چوتھا مقدمہ مواقیت میں	۲۵۲	دوسرا مقصد محرم کے شکار کے حکموں میں	۲۸۹
دوسرا رکن حج کے فعلوں میں	۲۵۳	پہلی فصل شکار کی قسموں میں	رر
قول احرام میں	۲۵۴	دوسری فصل ضمان میں	۲۹۳
سنتی کام	۲۵۸	تیسری فصل حرم کے شکار کے حکموں میں	۲۹۶
ملحق احرام	۲۵۹	چوتھی فصل شکار کے توابع کے حکموں میں	۲۹۷
قول وقوف عرفات میں	۲۶۳	کتاب عمرہ	۳۰۲
عرفات کے وقوف کے احکام	۲۶۴	کتاب جہاد	۳۰۴
مستحبات وقوف عرفات	رر	پہلا رکن ان میں جن پر جہاد واجب ہوتی ہے	رر
کلام مشعر کے وقوف میں	۲۶۵	دوسرا رکن ان میں جن سے جہاد ہوتی ہے	۳۰۸
قول منیٰ کے اترنے میں	۲۶۷	پہلی طرف ان میں جن سے جہاد واجب ہے	رر
رمی	رر	دوسری طرف حربیوں کے مقابلے کی کیفیت میں	رر
قربانی	۲۶۸	تیسری طرف امان میں	۳۱۰
صفت قربانی	۲۶۹	خاتمہ اور اس میں دو فصلیں ہیں۔	۳۱۳
بدل قربانی	۲۷۰	پہلی فصل حربی کافروں سے صلح میں	رر
حج قرآن کی قربانی	۲۷۱	دوسری فصل مصالح پر کی اجرت میں	رر
قربانی کا وقت	۲۷۳	چوتھی طرف غنیمت میں	۳۱۶
قول طواف میں	۲۷۵	پہلی نظر اقسام غنیمت میں	رر
پہلا مقصد طواف کے مقدموں میں	رر	دوسری نظر زمینوں کے حکموں میں	۳۱۷
دوسرا مقصد طواف کی کیفیت میں	رر	تیسری نظر غنیمت کی تقسیم میں	۳۱۸
تیسرا مقصد طواف کے حکموں میں	۲۷۸	خاتمہ	رر
تیسرا رکن ملحقات میں اور اس میں کئی مقصد ہیں	۲۸۷	تیسرا رکن زمینوں کے حکموں میں	۳۲۰

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
چوتھا رکن باغیوں کے مقابلے میں۔	۳۲۶	خیار تاخیر	۳۴۸
کتاب امر معروف و نہی منکر	۳۲۷	چوتھی فصل عقود کے بیان میں اور نظر چھ لہروں	۳۵۱
معروف یعنی اچھے کام کی دو قسمیں واجب و سنت	”	میں ہے۔	
منکر یعنی بد کام کی ایک ہی قسم حرام	”	پہلی نظر نقد اور قرض میں۔	”
منکر کی چار شرطیں	”	دوسری نظر اس میں جو بیع میں داخل ہوتا ہے	۳۵۲
دیباچہ دوسری قسم کا	۳۲۹	تیسری نظر دام اور مال کے حوالے کرنے میں	۳۵۶
دوسری قسم عقود کا	۳۳۰	غیر مقبوض کے بیچنے کا بیان	
کتاب تجارت اور اس میں کئی فصلیں ہیں	”	چوتھی نظر تنازع میں	۳۶۰
پہلی فصل معیشت پیدا کرنے کی چیزوں میں	”	پانچویں نظر بیع کی شرطوں میں۔	۳۶۱
پہلی قسم	”	تفریع	”
دوسری قسم	۳۳۱	چھٹی نظر عقود کے لواحق کے احکام میں	”
تیسری قسم خرید فروخت اس چیز کی جس سے	”	پانچویں فصل عیبوں کے حکموں میں	۳۶۳
انتفاع نہ ہو۔		کلام عیبوں کی قسموں میں	۳۶۴
چوتھی قسم اصلی حرام کام	”	چھٹی فصل مرابحہ اور مواضعہ اور تولیت میں	۳۶۷
پانچویں قسم واجب چیزوں سے کمانا حرام ہے	۳۳۳	ساتویں فصل ربا یعنی بیاز میں	۳۷۰
متفرق مسئلے	۳۳۴	آٹھویں فصل میووں کی بیع میں	۳۸۰
دوسری فصل عقد بیع میں اور شروط و آداب میں	۳۳۶	لواحق	۳۸۲
تیسری فصل فسخ بیع کے اختیاروں میں	۳۴۶	نویں فصل حیوان کی بیع میں	۳۸۴
خیار مجلس	”	پہلی نظر حیوان کے بیان میں	”
خیار حیوان	۳۴۷	دوسری نظر حیوان کی خرید و فروخت کے	۳۸۵
خیار شرط	”	حکموں میں	”
خیار غبن	۳۴۸	تیسری نظر لواحق میں۔	۳۸۷

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دسویں فصل بیع سلف میں اور اس میں کئی	۳۹۱	تیسرا مقصد راہن اور مرتہن کی نزاع میں	۴۱۲
مقصد ہیں۔	″	**کتاب مفلس**	۴۱۴
پہلا مقصد بیع سلم میں	″	ملحقات	۴۲۱
دوسرا مقصد بیع سلم کی شرطوں میں۔	۳۹۲	**کتاب حجر** اور اس میں دو فصلیں ہیں۔	۴۲۲
تیسرا مقصد بیع سلم کے حکموں میں	۳۹۵	پہلی فصل منع کے باعث میں	″
چوتھا مقصد اقالے میں	۳۹۷	دوسری فصل حجر کے حکموں میں	۴۲۴
پانچواں مقصد قرض میں اور اس میں کئی	۳۹۸	**کتاب ضمان**	۴۲۶
نظریں ہیں۔		پہلی قسم مال ضامنی میں	″
پہلی نظر قرض کی حقیقت میں	″	پہلی بحث ضامن میں	″
دوسری نظر قرض دینے والی چیز میں	″	دوسری بحث حق مضمون میں	۴۲۸
تیسری نظر قرض کے حکموں میں	″	تیسری بحث ضمانت کے لواحق میں	۴۲۹
آٹھواں مقصد مملوک کے قرض میں	۴۰۰	دوسری قسم حوالے میں	۴۳۲
دو فرعیں	۴۰۱	تیسری قسم کفالت میں	۴۳۵
کتاب رہن اور اس میں کئی فصلیں ہیں	۴۰۲	**کتاب صلح**	۴۳۸
پہلی فصل رہن کے بیان میں	″	صلح سے املاک کی نزاع کے مٹانے	۴۴۱
دوسری فصل گرو کی شرطوں میں	۴۰۳	تتمہ	۴۴۵
تیسری فصل اس حق میں کہ جس پر رہن لینا جائز ہے	۴۰۵	**کتاب شرکت** اور اس میں کئی فصلیں ہیں	″
چوتھی فصل راہن کے حکموں میں	۴۰۶	پہلی فصل شرکت کی قسموں میں	″
پانچویں فصل مرتہن کے حکموں میں	″	دوسری فصل مشترک مال کی قسمت میں	۴۴۸
چھٹی فصل لواحق میں اور اس میں کئی مقصد ہیں	۴۰۸	تیسری فصل لواحق میں	″
پہلا مقصد راہن کے متعلق حکموں میں	″	**کتاب مضاربت** اور اس میں چار نظریں ہیں	۴۵۱
دوسرا مقصد رہن کے متعلق حکموں میں	۴۰۹	پہلی نظر عقد مضاربت میں	″

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ
دوسری نظر مضاربت کے مال میں	۴۵۳
تیسری نظر منافع میں	۴۵۴
چوتھی نظر لواحق میں	۴۵۵
کتاب مزارعت و مساقات	۴۶۰
کلام شرطوں میں	〃
مساقات اور اس میں کئی فصلیں ہیں۔	۴۶۴
پہلی فصل مساقات کے صیغے ہیں	〃
دوسری فصل مساقات کی چیزیں	۴۶۵
تیسری فصل مدت میں	〃
چوتھی فصل عمل میں	〃
پانچویں فصل مساقات کے فائدے میں	۴۶۶
چھٹی فصل مساقات کے حکموں میں	۴۶۷
کتاب ودیعت اور اس میں تین نظریں ہیں	۴۶۹
پہلی نظر عقد ودیعت میں	〃
دوسری نظر تاوان پڑنے کی چیزوں میں	۴۷۲
تیسری نظر ودیعت کے لواحق میں۔	۴۷۳
کتاب عاریت اور اس میں چار فصلیں ہیں	۴۷۵
پہلی فصل مانگے دینے والے ہیں۔	〃
دوسری فصل مانگے لینے والے میں	〃
تیسری فصل معار یعنی مانگے لینے والی چیز میں	۴۷۶
چوتھی فصل عاریت کے حکموں میں	۴۷۸
کتاب اجارہ اور اس میں چار فصلیں ہیں	۴۷۹

مضمون	صفحہ
پہلی فصل اجارے کے عقد میں	۴۷۹
دوسری فصل اجارے کی شرطوں میں	۴۸۰
تیسری فصل اجارے کے حکموں میں	۴۸۸
چوتھی فصل تنازع کے حکموں میں	۴۹۱
کتاب وکالت اور اس میں کئی فصلیں ہیں	〃
پہلی فصل وکالت کے عقد میں	〃
دوسری فصل اُن چیزوں میں جن میں وکالت درست ہے۔	۴۹۴
تیسری فصل موکل میں	۴۹۵
چوتھی فصل وکیل کے بیان میں۔	۴۹۶
پانچویں فصل وکالت کی ثابت کرنے والی چیزوں میں۔	۵۰۰
چھٹی فصل وکالت کے لواحق میں	۵۰۲
ساتویں فصل تنازع کے حکموں میں	۵۰۳
کتاب وقوف و صدقات	۵۰۶
پہلی نظر وقف کے عقد میں	〃
دوسری نظر وقف کی شرطوں میں	۵۰۸
تیسری نظر لواحق میں	۵۱۴
کتاب سکنی و حبس	۵۲۰
کتاب الہبات	۵۲۱
پہلی نظر ہبہ کی حقیقت میں	〃
دوسری نظر ہبہ کے حکموں میں	۵۲۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ
کتاب سبق و رمایت	۵۲۶
پہلی فصل اس میں کی مستعمل لفظوں میں	۵۲۷
دوسری فصل مسابقت کی چیزوں میں	۵۲۸
تیسری فصل مسابقت میں	؍؍
چوتھی فصل عوض میں	۵۲۹
پانچویں فصل گھوڑ دوڑ وغیرہ میں	؍؍
کتاب وصایا اور اس میں کئی فصلیں ہیں۔	۵۳۱
پہلی فصل عقد وصیت میں	؍؍
دوسری فصل موصی میں۔	۵۳۳
تیسری فصل موصی بہ میں اور اس میں کئی طرفین ہیں۔	؍؍
پہلی طرف وصیت کے متعلق میں۔	۵۳۴
دوسری طرف مبہم وصیت میں	۵۳۶
تیسری طرف وصیت کے حکموں میں۔	۵۳۸
چوتھی طرف موصی لہ کے بیان میں	۵۴۲
کتاب نکاح	۵۵۵
پہلی قسم دائمی نکاح میں اور اس میں کئی فصلیں ہیں۔	؍؍
پہلی فصل عقد کے آداب میں۔	؍؍
دوسری فصل عقد نکاح میں۔	۵۶۱
پہلی نظر صیغے میں۔	؍؍

مضمون	صفحہ
کلام مجلسیؒ	۵۶۳
دوسری نظر حکموں میں	۵۶۷
تیسری فصل عقد کے اولیا میں اور اس میں دو فصلیں ہیں۔	۵۶۹
پہلی فصل اولیا کی تعیین میں۔	؍؍
دوسری فصل لواحق میں۔	۵۷۱
چوتھی فصل نکاح کی حرمت کے سببوں میں	۵۷۴
پہلا سبب نسب	؍؍
دوسرا سبب رضاع	۵۷۶
رضاع کے حکموں کے متعلق۔	۵۷۸
تیسرا سبب مصاہرت۔	۵۸۳
مصاہرت کے توابع۔	۵۸۵
پہلا مقصد جمع کی تحریم میں۔	۵۸۶
دوسرا مقصد تحریم کے مسئلوں میں۔	۵۸۷
چوتھا سبب حرمت نکاح کا اور اس میں دو قسمیں ہیں۔	۵۸۹
پہلی قسم	؍؍
دوسری قسم	۵۹۰
پانچواں سبب حرمت کا	۵۹۱
چھٹا سبب حرمت کا اور اس میں کئی مقصد ہیں۔	؍؍
پہلا مقصد	؍؍

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دوسرا مقصد	۵۹۲	دوسری طرف تفویض کے حکموں میں اور	۶۲۹
تیسرا مقصد	۵۹۳	یہ دو قسم پر ہے۔	
لواحق کے مسئلے	۵۹۸	پہلی قسم بضع کی تفویض	״
نکاح شغار	۶۰۰	دوسری قسم تفویض کی	۶۳۱
متعہ کے آٹھ احکام	۶۰۶	تیسری طرف حکموں میں	״
ملحق مسئلے	۶۰۸	فرعیں	۶۳۷
لونڈیوں کے نکاح کے بعد کے طاری امر	۶۱۱	تتمہ	۶۳۸
عتق	״	چوتھی طرف تنازع کے حکموں میں	״
بیع	۶۱۳	تیسری نظر منکوحہ عورتوں کی تقسیم میں	۶۴۰
طلاق	۶۱۴	قسمت	״
ملک	۶۱۵	فرعی مسئلے	۶۴۱
پہلی قسم ملک کی	״	لواحق کے مسئلے	۶۴۳
دوسری قسم ملک کی	۶۱۷	کلام نشوز میں	۶۴۵
احکام	۶۱۸	کلام شقاق میں	״
ملحق نکاح	۶۱۹	تفریع	۶۴۶
موجب فسخ نکاح اور اس میں تین مقصد	״	دو مسئلے	״
ہیں۔		چوتھی نظر اولاد کے حکموں میں	״
پہلا مقصد عیبوں میں	۶۲۰	پہلی قسم لڑکے کے الحاق میں	״
دوسرا مقصد عیبوں کے حکموں میں	۶۲۲	لونڈی کے پیٹ کے لڑکے کے حکم	۶۴۸
تیسرا مقصد تدلیس میں	۶۲۳	شبہے کی ہمبستری کے لڑکے کے حکم	۶۴۹
دوسری نظر مہروں میں	۶۲۶	دوسری قسم ولادت کے حکموں میں	۶۵۰
پہلی طرف صحیح مہر کے بیان میں	״	لواحق	۶۵۱

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ
عقیقہ	۶۵۱
رضاع	۶۵۲
حضانت	״
پانچویں نظر نفقوں کے بیان میں	۶۵۴
کلام زوجہ کے نفقے میں	״
لواحق	۶۵۷
کلام رشتہ داروں کے نفقے میں	۶۶۱
کلام مملوک کے نفقے میں	۶۶۳
مملوک جانوروں میں	״
خاتمۃ الطبع	۶۶۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساری تعریفیں ایسے اللہ کے لیئے ہیں جس نے اپنے بندوں کے واسطے اپنی رضا تک پہونچنے کی راہ کو واضح کر دیا ہے اور اپنی عبادت تک اور تقوے تک پہونچنے کے راستے کو کشادہ کیا ہے۔ پھر رسولوں کے بھیجنے سے اور کتابوں کے اُتارنے سے اُن کے دین کو پورا فرمایا ہے۔ اور حجّت کے قائم کرنے سے اور پردوں کے اُٹھا دینے سے بندوں پر اپنی نعمتوں کو تمام کیا اور درود و نامیہ پاکیزہ واضع قوانین شریعت تاباں محمدیہ پر اور ان کی عترت پاک و طاہر و اتقیا پر نازل ہو کہ وہ کہ صاحب عزّ و فخر و علا ہیں جبتک کہ زمین کو سکون ہے۔ اور گردش میں سماء ہے لیکن بعد حمد و نعت و منقبت کے ان ورقوں کا لکھنے والا اور ان رقموں کا سیاہ کرنے والا گناہوں کے اور عیبوں کے دریاؤں میں ڈوبا **عبدالغنی ابن ابیطالب** اہل معرفت کے ذہنوں کے صفحوں پر اور صاحبان دین وایمان کے روحوں کی تختیوں پر نقش کرتا ہے۔ کہ ان مبارک آغاز اور ہمایوں انجام دنوں میں نظم و نسق خطۂ دلپذیر کشمیر کی مہموں کا رائے جہاں آرائے ذات معلائے جناب گردوں قباب پر کہ وہ ممہد قوانین شان و شوکت کے ہیں بنا کرنیوالے مبانی دین و دولت کے ہیں رصد بند افلاک بلند اقبال ہیں رستم معرکۂ دشمن **افگنی** و عدو مالی ہیں حاکم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہمانسرائے وجود ہیں واقف اسرار معرفت و شہود ہیں گرامی گوہر معدن امارت و ایالت ہیں بلند اختر آسمان عظمت و جلالت ہیں مہر سپہر کام بخشی و کارسازی ہیں سپہر مہر دلدہی و دلنوازی ہیں آفتاب عالمتاب جہان عدل و احسان ہیں ماہ گیتی فروز آسمان افشان ہیں رکن رکین دولت قاہرہ ہیں حصن حصین سلطنت باہرہ ہیں وزیر صاحب تدبیر عدیم النظیر ہیں دانائے اسرار ضمیر ہر صغیر و کبیر ہیں تیغ برّان مفارق اعدا ہیں برق خرمن آرزوئے و امید دشمنان آل عبا ہیں نظم قبلۂ اہل نشوہ و شان ابوالمنصور خان ؛ جنکو اک نسبت شرافت سے ہے سوئے بوتراب ؛ ہر سحر لاتا ہے. جن کی رائے روشن کے حضور ؛ کاسۂ دریوزہ چرخ چارمیں سے آفتاب ؛ تفویض پائے ہوئے تھے اور ان جناب مکرمت مآب و معدلت نصاب کی طرف سے اصلاح مفاسد کے لیے اور اطفائے نائرۂ مکائد کیلیے کہ اہل بغی و عناد کے گروہ شقاوت پژوہ کے تسلط سے طرح طرح کا ظلم اور ہر قسم کی تعدی اس شہر میں اشتہار اور قرار پائے ہوئے ہے خان بلند مکان والاشان شمشیر برہنۂ بازوئے دلیری و دلاوری شہسوار میدان دادگستری و داوری آفتاب عالم افروز جہان نصفت و ماہ ماہ نور بخش مواطن رعیت و سپاہ رافع نشان عدل و داد قامع بنیاد اہل بغی و عناد ممہد قوانین رعیت پروری و سپہ آرائی مشید مبانی کام بخشی و کامروائی خیر خواہ بندگان اللہ درویش دل عالیجاہ ابر بہار فیض و احسان آتش مزارع جور و عدوان مربع نشین مسند حکومت و سروری سزاوار مرتبہ بلند ایالت و برتری خان بلند قدر عظیم الشان افراسیاب بیگخان بلند کرے اللہ اُس کی شوکت کو اور باقی رکھے اُس کی دولت کو اس ملک برہم خوردہ میں و یرانی بردہ میں آیہ کریمہ ضرب اللہ مثلا الایہ کے مفاد سے مصدر ناشکری و کفران نعمت الٰہی کا ہو کر طغیان کی سزا میں طرح طرح کے رنجوں میں اور اذیتوں میں آبادی اہل شقاوت و قساوت سے گرفتار و پریشان ہوا ہے اور وادی مظلومی میں حیران ہوا ہے قاہرہ فوجوں کے ساتھ نیابت کے طریق پر نزول مکرمت اور شمول معدلت حصول کرکے دلدار ہوئے وہ معدن فتوت و مظہر مروت اعنی میرزائے سعادتمند ستودہ شیم حاوی محاسن صفات و مناقب کرم چراغ دودمان فضل و کمال شمع شبستان جاہ و جلال خورشید تابان آسمان علم و یقین بدر فلک ترویج دین مبین صدر نشین محفل قدردانی مخزن جواہر کمال انسانی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیرازہ بند اوراق علم و عمل مرسلہ پیوند در ہائے دین و دول قوت بازوئے حکومت و سروری واسطہ آبروئے بزرگی و برتری سایہ پرور سحاب مکرمت ازلی مقتبس انوار حکمت لم یزلی عقدہ کشائے مشکلات علوم مرجع ارباب عقول و فہوم محرم خلوتسرائے معرفت و ایقان گرامی مددگار اہل صلاح و ایمان روشنی بخش دیدۂ دانش و بینش سرو سردار عالم آفرینش زلال انہار نرم دلی و نیکخوئی نسیم بہار خوش خلقی و دلجوئی سے مرزا ہے۔ زمان علی رضا ؛؛ جس کے انعام سے غنی ہے۔ جہان ؛؛ بس فلاطون کی طرح سے ہے۔ بلند ؛؛ غلغل کوس فضل نام سے بان ؛؛ کثرت عیش و فرط عشرت سے ؛؛ عید سے بڑھ کے ہے یہ عہد و زماں ؛؛ اس سعادت کو دیکھنا تا حشر ؛؛ چاہیں رحمت کو اُس پہ اہل جہان ؛؛ ہمارا کلام معجز نظام ضالۃ المؤمن سے ہمیشہ تحقیق و تفتیش معارف دینی و مسائل یقینی میں سرگرم رہا کرتا ہے۔ اور اس کثرت اشغال دینی و دنیوی پر بھی کوئی دم بغیر استکشاف غوامض اسرار علوم آرام نہیں لیتا ہے اور اس گوشہ نشین کنج گمنامی کو قدر شناسی اور علما نوازی کے مقتضا سے جلیس اور انیس اُس محفل بلند کا کیا ہے کہ جو مقام تذکرہ و تکرار علوم ہے اور قرارگاہ اہل دانش و فہوم ہے جب کوئی مذکور مسائل دینی سے و نکات یقینی سے اور تفسیر کلام ربانی سے اور براہین کلامی سے ہوتا تھا اور حل کسی مشکل کا اور بیان کسی مفصل کا و تفصیل کسی مجمل کی اور شرح کسی حدیث کی اور حل کسی شبہہ کا اور تقریر کسی نکتہ کی کرتے تھے تو زبان فارسی میں اُس کے لکھنے کی تکلیف فرماتے تھے اور جامع فوائد یقینی میں اُسے ثبت کر لیتے تھے اور اکثر اوقات ایسی کتاب کے لکھنے کی ترغیب اور تحریص کرتے تھے کہ وہ بسیط مسائل دینی پر فرقہ ناجیہ امامیہ رضوان اللہ علیہم کی فقہ میں سے مشتمل ہو فارسی زبان میں خالی اغلاق سے کہ خواص و عوام کو اس سے استفادہ اور استفاضہ حاصل ہو اور اکثر اوقات اس ڈوبے ہوئے بحار ہموم و غموم کو اپنے حسن ظن سے سزاوار اس امر بزرگ کا سمجھ کر اس باب میں مبالغہ فرماتے تھے اور میں ہر چند اپنی عدم لیاقتی اور ذہن کی تشویش اور حواس کی پراگندگی اور حال کے اختلال اور دل کے انتشار کی معذرتیں پیش کرتا تھا اس کا تدافع کرتے تھے اور قبول نفرماتے تھے طولانی عذر داری کے بعد اطاعت اور فرمان پذیری کیلئے کتاب مستطاب بالغ نصاب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شرائع الاسلام کو کہ مسائل حلال و حرام میں تصنیف محقق تحریر مدقق افضل متقدمین و متاخرین نجم ملت و دین شیخ ابوالقاسم حلی ہے کہ سیراب کرے اللہ انہیں آب رضواں سے اور ساکن کرے اللہ انہیں فردوس جناں میں کہ سارے ابواب فقہ کی جامع کتاب ہے حاوی مسائل فروع و اصول احکام فرعیہ عملیہ ہے چیدہ طالباں معرفت و ایقان کے فائدہ پانے کے لئے عربی زبان سے فارسی زبان میں لاکر اکثر مقاموں میں مجملات کی تفصیل میں اور مفصلات کی تشریح میں بھی مشغول ہوا ہے اور بہت سے مسئلوں کو مصنف علیہ الرحمہ نے بیان نہیں فرمایا ہے اور اکثر معتبر کتابوں سے تنقیح میں اور حاشیہ میں ملحق کیا ہے۔ تاکہ مسائل دینی کی تحقیق میں اور کتاب مذکورہ کی عبارت کی شرح میں ایسے معلم کے منزلے میں ہو جائے کہ طالبوں کو علما کے دروازے پر آمد و رفت کرنے سے مفت بے نیاز کر دے اور فارسی دانوں کے گروہ کو عظیم فائدوں سے بہرہ مند کرے اور جو کہ خواص میں سے اور عوام میں سے اس تالیف میں غوض کرے حامل علم دین و واقف احکام ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین اور دانائے فتاوائے علمائے مجتہدین ہو جائے امید ہے کہ ثواب اس حسنۂ مستحسنہ کا روزگار فرخندہ آثار اُمرصاحب مفاخر و قائم مقام پر عائد اور راجع ہو اور اس بیچارے مامور کے بھی بدیوں کے اُتر جانے کی موجب ہوے شکر حق اس مروج دین سے ہوئی تالیف یہ خجستہ کتاب :: کیا ہی ہے حاوی مسائل شرع :: کرتی ہے رہبری راہ صواب :: ایجدا یہ درخت باغ کمال :: تا ابدلائے میوہ ہائے ثواب :: یا الٰہی یہ کان جوہر علم :: طالبوں کا رہے ہمیشہ مآب :: رہے یہ شمع محفل فتویٰ :: روشنی بخش تا قیام حساب :: ہے جو موسوم جامع الرضوی :: سال آغاز کا ہے اس میں حساب :: بارخدایا بلا ہمیں مہایت آرزو سے واہل سے اور بچا ہمیں قول و عمل میں خطا سے اور زلل سے۔

دین کے اُن علماء اور فضلاء کے ناموں کے ذکر سے برکت حاصل کی جاتی ہے جن کے واسطے سے کتاب شرائع الاسلام کی روایت اس جامع الرضوی کے مترجم تک پہونچی ہے مخفی نہ رہے کہ یہ کتاب شیعوں کے جتنے فرقے ہیں فقہ کی ساری مستعمل کتابوں سے زیادہ معتبر ہے اور اُسی پر سارے عالموں اور فاضلوں کے پڑھنے پڑھانے کا مدار ہے اور اُسی کی تعلیم پر بڑے بڑے مجتہدوں کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور تبحروں کا شعار ہے اور مترجم مزبور نے اسے اصلح العلماء مولانا محمد صالح اصفہانی سے اور انہوں نے اپنے چچا آغا ہادی سے اور انہوں نے اپنے پدر بزرگوار افضل الفضلاء مولانا محمد صالح مازندرانی کتاب کلینی کے شارح سے اور انہوں نے وحید عصر جناب ملا محمد تقی مجلسی لوامع شرح من لایحضرہ الفقیہ کے مصنف سے اور انہوں نے خاتم مجتہدین شیخ بہاؤالدین عاملی سے اور انہوں نے اپنے پدر بزرگوار شیخ عبدالصمد حارثی ہمدانی سے اور انہوں نے دو بزرگوار ایک سید حسن ابن جعفر کرکی سے اور دوسرے شیخ زین الدین شہید ثانی علیہ الرحمہ سے اور انہوں نے شیخ علی ابن عبدالعالی سے اور انہوں نے شیخ سعید محمد ابن داؤد مؤذن سے اور انہوں نے شیخ کامل ضیاءالدین علی سے اور انہوں نے اپنے والد ماجد اکمل محققین شیخ شمس الدین محمد مکی شہید اول سے اور انہوں نے سید محقق عمیدالدین عبدالمطلب حسینی سے اور انہوں نے شیخ افضل محققین ابو طالب محمد حلیؒ اور سید کبیر نجم الدین مہنا ابن سنان سے اور انہوں نے مولانا فاضل ملک العلماء مولانا قطب الدین رازی سے اور انہوں نے شیخ اکمل آیۃ اللہ جمال الدین ابی منصور ابن مطہر حلیؒ سے اور انہوں نے رئیس محققین نجم الدین ابوالقاسم جعفر ابن حسن بن سعید حلی مصنف کتاب علیہم الرحمہ سے روایت کی ہے اور دوسرے طریق سے بھی اس کتاب کی روایت اس مترجم تک پہونچی ہے اختصار کے لئے اسی قدر پر کفایت کی ہے اور اس اردو مترجم بدترین کونین سید عابد حسین نسب میں جعفری مولد میں لکھنوی موطن میں شاہجہان آبادی عالم فاضل سے خالب تک بھی تین طریقوں سے اس کتاب کی روایت پہونچی ہے کہ انمیں ایک طریق میں مولانا ملک العلماء سید بندہ حسین اعلی اللہ مقامہ اور دوسری میں تاج العلماء سید علی محمد طاب ثراہ اور تیسری میں شمس العلماء مفتی سید محمد عباس اعلی اللہ درجاتہ ہیں اور تفصیل کو طول کے ڈر سے چھوڑ کر اسی اجمال پر اکتفا کی ہے فوائد کہ شروع سے پہلے جن کے بیان سے زیادہ بصیرت حاصل ہوتی ہے

پہلا فائدہ لغت میں فقہ کے معنی فہم یعنی سمجھ کے ہیں اور علماء کی اصطلاحوں میں فرعی شرعی حکموں کے اس علم سے عبادت ہے۔ جو تفصیلی دلیلوں سے حاصل ہوتا ہے۔ پس مسائل کی دلیلوں سے ناواقف مقلد اصطلاح میں فقیہ نہ کہلائیگا اور اس فقہ کے علم کا موضوع یعنی جس کے عوارض سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس علم میں بحث کیجاتی ہے وہ مکلفوں کے افعال حرمت حلت صحت فساد کی جہت سے ہیں یعنی کون کام مکلف پر حرام اور کون حلال اور کون صحیح اور کون فاسد ہے اور فقہ کے مسائل وہ مطالب ہیں کہ جن کا اثبات اس علم میں ہوتا ہے اور اس علم کا فائدہ مقتضائے احکام پر عمل کرنے سے آخرت کی نجات اور ابدی سعادتوں کی تحصیل ہے دوسرا فائدہ فقہ کی تحصیل استدلال کی نہج سے واجب کفائی ہے۔ یعنی واجب تو سب پر ہے مگر بعضوں کے بجا لانے سے اوروں سے وجوب ساقط ہو جاتا ہے اور اس وجوب پر آیت اور حدیث دونوں کو دلالت ہے آیہ کریمہ تو فلولا نفر الا یہ۔ پھر کیوں نہیں جاتے ایک گروہ ہر فرقہ میں سے جہاد کو تاکہ باقی سیکھیں علم دین کو اور ڈرائیں اپنی قوم کو جب کہ وہ پھر کر آئیں ان کے پاس شاید کہ وہ ڈریں۔ اور حدیث یہ قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے طلب العلم فریضہ الحدیث یعنی ہر دیندار مرد اور عورت پر علم کی طلب واجب ہے پس ہر مکلف پر اُن ضروری حکموں کا علم کہ جن کی اُسے تکلیف دی گئی ہے۔ اگر مجتہد ہے۔ تو استدلال کے طریق سے اور اگر اجتہاد پر قادر نہیں تو تقلید کی نہج سے عینی واجب ہے۔ تیسرا فائدہ اصولیہ فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے نزدیک فقہ کے اثبات کی چار دلیلیں ہیں ایک کتاب خدا اور شرعی حکموں کے نکالنے میں آیتوں کی دو قسمیں ہیں ایک نص جس میں احتمال دوسرے معنوں کا نہیں ہوتا دوسرے ظاہر کہ جس کی تحقیق علم اصول فقہ میں تفصیل سے واقع ہے دوسری دلیل سنت ہے اور وہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں ہیں اور آئمہ علیہم السلام کی حدیثیں بھی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی کی حدیثیں ہیں کہ وہ آنحضرتؐ کے اوصیائکے وسائط سے ہم تک پہونچی ہیں اور یہ حضرات بھی احکام تبلیغیہ سے کمال آگاہ ہیں اور جناب رسولخدا صلعم نے اُن حضرات کو کلام اللہ کا نظیر و عدیل اور قرین فرمایا ہے اور وہ حدیث یہ ہے۔ انی تارک فیکم ما ان تمسکتم الحدیث یعنی جناب رسالتمآبؐ فرماتے ہیں کہ میں تم میں ایسی چیز کو چھوڑ جانے والا ہوں کہ اگر تم اس سے تمسک کیئے رہوگے تو میرے بعد کبھی تم گمراہ نہ ہوگے اور وہ کتاب خدا ہوا وہ میری اولاد اہل بیت کہ بیشک ان دونوں میں کبھی جدائی نہوگی یہاں تک کہ یہ دونوں ساتھ میرے پاس حوض کوثر پہونچیں گے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واضح ہو کہ معصوم کے قول فعل تقریر کو سنت کہتے ہیں اور تقریر کے معنی یہ ہیں کہ معصوم کسی کو کوئی کام کرتے ملاحظہ فرمائیں اور اُسے اس سے منع نفرمائیں اور چپ ہو رہیں اور حضرت پیغمبر کے فعل سے بھی شرعی احکام مکلفین کے لئے مستنبط ہوتے ہیں مگر اتنی شرط ملحوظ رہتی ہے کہ وہ اُن حضرت کے خصائص میں سے نہوں جیسے چار تی نکاحی عورتوں سے زیادہ ہونا یا نماز تہجد کا واجب ہونا کہ یہ انہیں کے مختصات میں سے ہیں اور ائمہ کی احادیث میں شرط استنباط یہ ہے کہ وہ حدیث تقیہ کے طریق میں وارد نہوئی ہو اسلیے کہ بہت سی حدثیں مخالفوں کے اقوال کے موافق مصلحت وقت سے شیعوں کے حق میں وارد ہوئی ہیں الضرورات تبیح المحذورات یعنی ضرورتوں سے نا جائز چیزیں جائز ہو جاتی ہیں اور ان حدیثوں میں فرق کرنا مجتہدوں کا کام ہے اور سب احادیث کی قسمیں سات ہیں۔ پہلی قسم متواتر اور وہ ایسی حدیث ہے کہ جس کے راویوں کی تعداد اس درجے پر ہو کہ اُن کے توافق کو جھوٹ اور افترا پر عقل تجویز نہ کر سکے اور باقی احادیث کو اخبار آحاد کہتے ہیں اور اخبار آحاد کی چھ قسمیں ہیں پہلی قسم صحیح ہے اور وہ امامیہ کے نزدیک ایسی حدیث ہے کہ جس کے راوی معصوم تک سب کے سب مومن یعنی شیعہ اثنا عشریہ اور عادل ہوں دوسری قسم حسن ہے اور وہ ایسی حدیث ہے کہ جس کے راوی ممدوح مومن تو ہوں مگر وہ مدح اُن کی ان کے عادل ہو جانے کی حد کو نہ پہنچی ہو اور کسی نے انکی مذمت بھی نہ کی ہو تیسری قسم موثق ہے اور وہ ایسی حدیث ہے کہ جس کے راوی مخالف مذہب تو ہوں مگر ایسے عادل ہوں کہ اہل مذہب بھی اُسے عادل جانتے ہوں اور جھوٹ کی تحریم کے بھی معتقد ہوں چوتھی قسم ضعیف ہے اور وہ ایسی حدیث ہے کہ جسکے راوی مخالف مذہب اور غیر عادل اور مذموم ہوں پانچویں قسم حدیث مسند اور وہ ایسی حدیث ہے کہ جس کے راوی معصوم تک مذکور ہوں چھٹی قسم مرسل اور وہ ایسی حدیث ہے کہ جس کے سبکے سب راوی مذکور نہ ہوں خواہ کوئی مذکور نہ ہو یا بہاں تک خواہ بعضے مذکور ہوں اور بعضے غیر مذکور ہوں اور جب روایت میں قال صلی اللہ وآلہ ہو تو اس سے جناب رسالت مآب صلی اللہ وآلہ مراد ہوتے ہیں اور جس وقت یہ کہیں کہ قال احدھما یعنی دونوں میں سے ایک نے فرمایا تو یا امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام ہوتے ہیں اس لیئے کہ بعضے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

راویوں نے ان دونوں اماموں سے روایت کی ہے اور جب قال ابو جعفر کہیں تو امام محمد باقر علیہ السلام مراد ہوتے ہیں اور جب ابو جعفر الثانی کہیں تو مراد حضرت امام علیؑ نقی ہیں کہ جن کا لقب ہادی ہے اور جب ابو عبداللہ کہیں تو امام جعفر صادق علیہ السلام مقصود ہیں اور جب ابوالحسنؑ کہیں تو امام موسی کاظم علیہ السلام کی طرف اشارہ ہوگا اور اگر ابوالحسنؑ الثانی کہیں تو حضرت امام رضا علیہ السلام مقصود ہوں گے اور اگر ابوالحسن الثالث کہیں تو امام علی نقی علیہ السلام مراد ہونگے کہ ہادی سے بھی ملقب ہیں اور جب عالم یا فقیہ یا عبد صالح کہیں تو حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام مراد ہوں گے اور کبھی کتابوں میں ان حضراتؑ کے ناموں میں سے ایک حرف لے لیا کرتے ہیں جیسے ص سے صادقؑ اور ق سے باقرؑ اور ظ سے کاظمؑ اور ض سے رضا علیہم السلام مراد لیتے ہیں مخفی نہ رہے کہ ائمہ علیہم السلام کے حالات میں اُس وقت کے بادشاہوں کے حالات کے اختلاف کے موافق اختلاف ہے اسی سبب سے بعضے ائمہ سے بہت سی حدیثیں اور بعضوں سے تھوڑی سی منقول ہوئی ہیں اور اکثر احکام اور فتوے امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ اور امام موسی کاظم علیہم السلام سے منقول ہوئے ہیں اور سب ائمہ سے بڑھ کر انہیں تین جنابوں سے منقول ہیں تیسری دلیل فقہ کے حکموں کے اثبات کی اجماع ہے اور اجماع اُمت محمد صلعم کے عالموں کا کسی دینی امر پر کسی وقت میں متفق ہو جانا ہے اور اجماع کی دو قسمیں ہیں ایک تو اسلام کے سارے فرقوں کا اتفاق ہے اور وہ حجت ہے اور جو اس کے مخالف کرے گا وہ اسلام کے فرقے سے خارج ہو جائے گا۔ دوسری سارے امامیہ مذہب کے علما کا اتفاق ہے اور وہ بھی حجت ہے اور جو اس کی مخالفت کرے گا وہ امامیہ اصولیہ سے نکل جائے گا اور اجماع کا حجت ہونا معصومؑ کے دخول کے اعتبار سے ہے اور علم اصول فقہ میں تصریح سے مذکور ہے چوتھی دلیل عقل ہے۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک وہ ہے کہ جس میں بداہت سے عقل ثبوت کا حکم کرتی ہو جیسے مفید سچ کے واجب ہونے کا اور مضر جھوٹ کے حرام ہونے کا حکم ہے۔ اور انصاف کے واجب ہونے کا اور ظلم کے حرام ہونے کا حکم ہے۔ دوسری قسم دلیل عقل کی وہ ہے کہ جس میں استدلال کی ضرورت پڑے اور اس کے لیے قسمیں ہیں جن میں سے ایک استصحاب ہے اور وہ عبارت ہوا کرتا ہے کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے کا حکم گذرے زمانے میں ہونے نہ ہونے کے سبب سے ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ چیز کا اپنے پہلے حال پر باقی رہنا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصل ہے جبتک کہ اس کے خلاف کا علم نہ ہووے دوسری اصالۃ برارت ذمہ جبتک اثبات ذمہ کی دلیل قائم نہو تیسری مفہوم موافقت اور وہ یہ ہے کہ جس میں کوئی حکم نہ ہو اس میں منصوص حکم سے حکم کا اثبات ادلویت کے طریق سے ہے جیسے ماں باپ کے مارنے کی حرمت ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کے قول فلا تقل لهما اُفٍّ یعنی ماں باپ کے لیے اُف نکہہ تو باری تعالیٰ کے قول سے اسے اولیٰ ہونے کے طریق پر نکالا ہے۔ کیونکہ جب کہ اف کہنا اُن سے جائز نہیں تو ان کا مارنا تو اولیٰ درجے پر جائز نہ ٹھہریگا۔ چوتھی تفریع اور یہ منصوص العلۃ سے یعنی جسمیں حکم کی علۃ شرع میں صریح مذکور ہو چکی ہے غیر منصوص کا حکم نکالنا ہے اور اُس غیر منصوص میں علت حکم کی تحقیق کے سبب سے جاری کرنا ہے جیسے منقو نکو انگور پر بیچنے کی حرمت کو سوکھے چھواروں کی بیع کھجور پر حرام ہونے سے نکالی ہے کیونکہ جناب رسالتمآبؐ فرماتے ہیں لا یجوز بیع الرطب بالتمر من اجل انہ اذا جف نقص یعنی تازے چھواروں کو سوکھے چھواروں سے بیچنا جائز نہیں اس سبب سے کہ جب تازے سوکھیں گے تو گھٹ جائیں گے اور یہی علت منقے یعنی سوکھے انگوروں میں اور تر انگوروں میں بھی موجود ہے پس اس بیع کی حرمت ثابت ہو گی پانچویں دو مسئلوں میں ایک طریق ہونا اور وہ یہ ہے کہ ایک منصوص مسئلہ میں حکم ایک کسی ایسے وصف پر معلق ہو کہ جس سے یہ نکلتا ہو کہ اس حکم کی علت یہی وصف ہے۔ تو جہاں یہ وصف متحقق ہو گا وہاں یہ حکم بھی ثابت ہو گا جیسے شوہردار عورت کے ہمیشہ کو حرام ہو جاتا ہے اس سے زنا کرنے والے پر شوہر کی مفارقت کے بعد بھی اور نکاح سے حلال نہ ہونے کا حکم ہے کہ جیسے عدہ طلاق رجعی میں زنا سے اُس کے زانی پر ہمیشہ کو حرام ہو جانے سے نکالا ہے کیونکہ رجعی طلاق والی عورت شوہردار کے حکم میں ہے اور اس کے زانی پر ہمیشہ کو حرام ہونے میں حکم وارد ہوا ہے تو شوہردار کا بھی یہ حکم ہونا اولیٰ ہے اور یہ قیاس نہیں کہ امامیہ میں باطل ہے بلکہ قیاس منصوص العلۃ ہے یعنی جس کی علۃ شارعؑ بیان فرما چکے ہیں اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں علینا ان نلقی الیکم الحدیث یعنی ہم پر ضرور ہے کہ ہم تمہیں اصول سکھائیں اور تم پر تفریع کرنا واجب ہے۔ اور اسی طرح کی حدیث جناب امام رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہوئی ہے۔ اور استصحاب وغیرہ کی حقیقت پر جو دلیلیں مذکور ہوئی ہیں وہ اپنے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقام پر اصول فقہ میں تمام و کمال مرقوم ہیں اس مقام میں اتنی اجمالی اطلاع کفایت کرتی ہے اور قیاس کہ مخالفوں کے نزدیک عمدہ دلیل ہے واکثر ان کا مستند وہی ہے اس کے بطلان کی بھی دلیلیں علم مذکور میں موجود ہیں یہاں یہ کتاب سبیل اختصار پر تحریر ہوتی ہے جس کا جی چاہے ان سب کی تفصیل علم موصوف سے حاصل کرلے البطال قیاس جان لو کہ قیاس کی دو تعریفیں کی ہیں ایک جاری کرنا حکم منصوص کا غیر منصوص میں ہے عقل سے منصوص حکم کی علت نکالنا ہے اور منصوص کا غیر منصوص سے برابر کرنا ہے دوسری تعریف قیاس کی یہ ہے کہ اصل کا حکم فرع میں کسی جامع امر کے دونوں میں ہونے سے جاری کرنا ہے۔ اور قیاس کے چار ارکان ہیں ایک رکن اصل یعنی منصوص دوسرا رکن فرع یعنی غیر منصوص تیسرا رکن حکم اصل چوتھا رکن علت جامعہ جو اصل و فرع میں ہوتی ہے۔ اور اس کی قسمیں ہیں جو اپنے مقام پر مذکور ہیں اور کوئی انھیں سے کسی شرعی حکم کے اثبات کی دلیل فرقۂ امامیہ کے نزدیک نہیں مگر اولویت والا قیاس اور منصوص علت والا قیاس اگرچہ دونوں قیاس کے اقسام سے ہی ہیں اور ان کے سوا سب قسمیں قیاس کی متعدد دلیلوں سے باطل ہیں اول پیغمبر صلعم فرماتے ہیں یعمل ہذہ الامۃ الحدیث یعنی یہ امت کسی زمانہ میں قرآن پر عمل کریگی اور کسی زمانہ میں احادیث پر عمل کریگی اور کسی زمانہ میں قیاس پر عمل کریگی اور جب ایسے کریگی یعنی جب قیاس پر عمل کریگی تو بیشک گمراہ ہو جائے گی اور اس حدیث کو بیضاوی نے منہاج میں اور اکثر مخالفین نے بھی نقل کیا ہے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا ستفترق امتی الحدیث اور اس حدیث کو فخر رازی نے بھی کتاب محصول میں اور اور لوگوں نے بھی عامہ میں سے نقل کیا ہے۔ یعنی مختلف فرقے میری امت میں عنقریب ستر سے بڑھ کر پیدا ہوں گے اور ان فرقوں میں سب سے بڑھ کر فتنے میں عظیم وہ لوگ ہیں جو خدا کے حکموں میں اپنی عقل سے قیاس کریں گے۔ پس حلال خدا کو حرام کرلیں گے اور حرام کو حلال کرلیں گے دوسرے قول خدا ولا تقف ما لیس لک بہ علم یعنی اور پیچھے نہ پڑ اس بات کے جس کی خبر نہیں تجھکو وان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون اور یہ کہ جھوٹ بولو خدا پر جو تم جانتے نہیں وان الظن لا یغنی من الحق شیئاً یعنی گمان حق میں کچھ فائدہ نہیں دیتا ہے میں تک کہ قرآن شریف میں ظن اور قیاس کے پیروی سے ممانعت وارد ہوئی ہے۔ اور فقیہوں کا قیاس بھی ظنی ہی کا افادہ کرتا ہے اور ظن کا اتباع ممنوع ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر جائز نہیں مگر جہاں جہاں نص سے استثناء ہو چکا ہے اور قیاس انہیں سے نص سے نہیں ہے پھر باطل ٹھہرا اور اہلبیت علیہم السلام اتفاق سے قیاس پر قدح اور طعن اور اُس سے منع اپنے شیعوں کو فرماتے آئے ہیں تنبیہی دلیل ابطال قیاس کی یہ ہے۔ کہ شرعی حکم تماثل ہونے پر بھی مختلف ہوا کرتے ہیں جیسے عدۂ طلاق تین طہر ہیں اور وفات کا عدہ چار مہینے دس دن ہیں۔ ہر چند دونوں عدے متماثل ہیں اور عید کا روزہ حرام اور عید سے پہلے دن کا روزہ واجب اور عید کے پچھلے دن کا مستحب ہے۔ اور کسی غاصب کے ہاتھ نہ کاٹیں گے گو وہ بہت سا مال بڑے ظلم سے چھین لیتا ہے۔ اور چوروں کے ہاتھ کاٹ ڈالیں گے ہر چند تھوڑا سا مال چرالیں اور اسی طرح سے تماثل شرعی حکموں کا موارد کے اختلاف پر ہے۔ جیسے دانستہ نادانستہ شکار مارنا احرام میں ایک کفارہ رکھتا ہے۔ ہر چند کہ عمد یعنی جان بوجھ کر اور خطا میں بڑا تفاوت ہے اسی طرح رمضان کے روزہ کھانے میں اور ظہار میں ایک کفارہ ہے۔ اور ارتداد اور زنا کی ایک حد یعنی قتل ہے پھر کیونکر ممکن ہے کہ محض مشابہت محل پر ایک حکم ہونے کا حکم کر سکیں اور جو دلیلیں کہ قیاس کے اثبات میں اُن لوگوں نے بیان کی ہیں وہ مکڑی کے جالے سے بڑھ کر بے اصل ہیں جیسا کہ اصول فقہ کی کتابوں میں مشرح ہیں۔ چوتھا فائدہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد سے امت میں بڑا اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اور ہر ایک نے اپنا ایک پیشوا کر لیا ہے اور اس کی اطاعت کی برسی اپنی گردنوں میں ڈال کر مختلف مذہب اور احکام نکالے ہیں اور فرقہ امامیہ عروہ وثقیٰ سے متمسک اور وصی برحق اور ان کی اولاد امجاد کے پیرو ہیں اور امت کے اتفاق سے اُن حضرات کی صفت پیغمبر خدا نے فرمائی ہے۔ اور وہ حضرات ان حضرت کے علم کے وارث ہیں اور وہ حضرات اس نص سے ہیں مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح الحدیث یعنی میرے اہلبیت کی مثل نوح کی کشتی کی مثل ہے جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس سے چھوٹ گیا وہ ڈوب گیا دینی اور دنیوی سعادت کے اور نجات آخرت کے رہنما ہیں بیشک اس فرقہ کی فلاح اور نجات یقینی ہے۔ اس لئے کہ ان کے پیشوا بالیقین سے ناجی اور قیامت کے شفیع یعنی بخشوانے والے اور جنت اور دوزخ کے بانٹنے والے ہیں اور مخالفوں کا یہ شبہہ کرنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ امامیہ لوگوں نے ائمہ اہلبیت علیہم السلام پر اس مذہب کی تہمت لگائی ہے اور افترا کیا ہے اور ان کی روایتیں جھوٹ اور غیر ثابت ہیں محض بیہودہ اور نامعقول امر ہے۔ کیونکہ یہ مذہب امامیہ ائمہ علیہم السلام کے شیعوں پر تواتر سے ثابت ہو چکا ہے اور خبر متواتر یقین کی مفید ہوا کرتی ہے۔ جس طرح سے کافروں کا انکار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزوں میں مکابرہ ہے اور لغو ہے اور اس تواتر میں یہ انکار کچھ قدح نہیں کرتا ہے اسی طرح سے مخالفوں کا انکار ائمہ علیہم السلام کی طرف اس مذہب کی اسناد میں بے تفاوت مکابرہ اور لغو ہے اور اس مذہب کے متواتر ہونے میں کچھ قادح نہیں اور یہ لازم نہیں کہ جو امر ایک مذہب میں متواتر ہو وہی اس مذہب کے مخالفوں کے نزدیک متواتر ہو ہاں اگر صحیح نظر سے دیکھیں اور مخالفت کی جڑ دل عناد منزل کے کھیتوں سے کھود کر پھینکیں تو یقین ہے کہ تحقیق کے پھول اپنی عقیدت کے باغوں میں پھولے پائیں اور ایمان کے باغوں کو سبز اور تر و تازہ فضل خدا سے مشاہدہ کریں اور ہمارے لئے خدا کی مدد سے اس شبہ کے دفع کرنے کیلئے تحقیقی اور الزامی جواب بہت سے ہیں کہ اُن میں تھوڑے سے تامل ہی اس شبہ کا مادہ بالکل قطع ہو جاتا ہے کیونکہ بدیہی ہے کہ اگر ایسی بات کو وہ حجت ٹھہرائیں تو ہم بھی ان سے کہیں گے کہ تمہارا مذہب بھی کہ چار اماموں کی طرف منسوب ہے۔ اس کی روایت صحیح نہیں بلکہ حنفیہ نے ابوحنیفہ کوفی پر اور شافعیہ نے شافعی پر اور مالکیہ نے مالک پر اور حنابلہ نے احمد حنبل پر افترا باندھا ہے۔ جو تم ہمیں جواب دو گے وہی ہمارا جواب بھی سمجھو۔ پانچواں فائدہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کتاب اور کتاب مختصر نافع میں کچھ عبادتوں کو جن کی تفسیر بیان ہوتی ہے اصطلاح کے طور پر قرار دے لیا ہے انہیں ایک اشہر روایت میں ہے۔ یعنی دوسری روایت بھی اس مسئلہ میں وارد ہوئی مگر علماء میں زیادہ مشہور یہی روایت ہے اور اظہر فتوے میں یعنی اور اور فتوے بھی اس مسئلہ میں علماء نے دیئے ہیں مگر انہیں سے یہی فتویٰ اظہر ہے اور اشبہ سے یہ مراد ہے کہ اصول فقہ کے قواعد کے موافق یہی قول ہے اور وارجح کے یہ معنی ہیں کہ مصنف کے نزدیک اس قول کے سوا کا احتمال نہیں ہے اور احوط اس معنوں سے ہے کہ اس پر عمل کر لینے میں برائت ذمہ یقینی ہے اور اکثر یعنی اس قول کے قائل بہت سے ہیں اور انسب اشبہ کے معنوں میں ہے۔ اور اولیٰ اس جگہ بولتے ہیں کہ جہاں ترجیح پائے جانے سے یہ قول دوسرے قول سے راجح ہوتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور تردد وہاں بولتے ہیں جہاں دو دلیلیں متعارض ہوں اور کسی کو دوسرے پر مصنف کے نزدیک ترجیح نہ ہو اور علی ہذا سے دلیل بنائی جانا مقصود ہے اور مشہور ان معنوں میں ہے کہ اس قول پر دلیل تو نہیں پائی جاتی ہے مگر فقہا میں شہرت رکھتا ہے اور شیخ سے شیخ الطائفہ شیخ ابو جعفر طوسی اور شیخین سے شیخ مذکور اور شیخ مفید اور ثلاثہ سے یہ دونوں شیخ اور سید مرتضیٰ علم الہدیٰ ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے اعجاز سے ان کے وجود کی پیشگوئی فرمائی ہے اور علم الہدیٰ سے ملقب فرمایا ہے اور خمسہ سے یہ تین بزرگوار اور علی بن بابویہ اور محمد بن بابویہ اور متاخرے ابن ادریس مراد ہیں بس اب ہم شروع مقصود کرتے ہیں اس حال سے کہ ہمیں بھروسا ہے ۔

بخشش کرنیوالے معبود پر کہ جس کی عزیز شانی اور عظیم برہان پر توکل ہے

کتاب طہارت

یہ کتاب طہارت کے بیان میں ہے اور طہارت اس طرح کے وضو اور غسل اور تیمم کا نام ہے کہ جس سے نماز پڑھنا درست ہو اور ان تینوں طہارتوں میں سے ہر ایک دو دو قسموں پر منقسم ہوتی ہے ایک واجب دوسری سنت واجب وضو وہ ہے جو واجب نماز یا واجب طواف یا قرآن کے حرفوں کے چھونے کیلئے ہے جب نذر وغیرہ سے واجب ہو لیا ہو اور اس کے سوا جو وضو ہے وہ سنت ہے۔ اور واجب غسل وہ ہے کہ جو انھیں تین امروں میں سے کسی کے لئے یا مسجدوں میں جانے کے واسطے ہے جبکہ ان میں جانا واجب ہو یا چار عزیمہ سورتوں میں سے کسی کے پڑھنے کیلئے ہے جبکہ پڑھنا واجب ہو لیا ہو اور وہ چاروں سورے الم سجدہ اور حم سجدہ اور والنجم اور اقرا ہیں اور ان میں سے کسی کو تھوڑا سا یا پورا پورا پڑھنا غسل کی نجاست کے حال میں حرام ہے۔ یا غسل واجب ہے۔ واجبی روزہ کے لئے جب رات غسل کے موافق رہ گئی ہو۔ اور جنابت ہو یا مستحاضہ عورت کا خون لتہ توڑ کر یا پھوٹ نکلا ہو اور ارادہ روزہ رکھنے کا رکھتی ہو اور ان غسلوں کے سوا جو ہیں وہ سنت ہیں اور واجب کیلئے ہے کہ جس کا وقت تنگ رہ گیا ہو اور شیخ علی شرائع کے حواشی میں فرماتے ہیں کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جس کے زوال کی امید ہو اسلیے کہ اگر عذر کے دور ہونے کی امید نہ ہو تو وسعت وقت میں بھی تیمم کر سکتا ہے اور تیمم واجب ہو لیا ہے جب آدمی مکے یا مدینے کی مسجد میں ہو اور جنابت واقع ہو اور وہاں سے نکلنے کا قصد کرے تو واجب ہے کہ تیمم کرکے نکلے اور یہ کتاب طہارت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چار رکنوں پہ مشتمل ہے۔ پہلا رکن پانیوں کے حکموں میں اور اس رکن میں کئی طرفیں ہیں پہلی طرف مطلق پانی میں مطلق وہ ہے کہ جس پہ پانی کا نام خالی بے کسی قید کے بولا جائے بلے اس کے کہ اس میں کوئی قید لگائی جائے اور مطلق بالکل پاک ہے اور حدث اور خبث یعنی حکمی اور عینی نجاست کو دور کرتا ہے۔ اور اس میں کسی نجاست کے پڑنے کے اعتبار سے تین قسموں پہ منقسم ہوتا ہے پہلی قسم جاری کی ہے۔ اور جاری پانی وہ ہے جو زمین سے جوش مارتا ہوا اور اسے عرف میں کنواں نہ کہتے ہوں دوسری ایستادہ پانی کہ زمین سے جوش نہ مارتا ہو تیسری قسم کنویں کا پانی ہی مگر جاری یعنی بہتا پانی نجاست کی ملاقات سے نجس نہیں ہوتا تا جب اس پہ نجاست غالب آجائے یعنی رنگ یا بو یا مزے کو بدل دے اور بہتا نجس پانی اس برہیت سے پانی کے کئی یار وارد ہونے سے تغیر دور ہو جانے پہ پاک ہو جاتا ہے۔ اور بہتے پانی کے حکم میں حمام کا پانی بھی اس وقت میں ہے کہ جب اس کے لیے کوئی مادہ کر کی مقدار میں ہو تو وہ مادے سے ملنے کی وقت نجاست کے واقع ہونے بے تغیر کے نجس نہیں ہوتا اور اگر مطلق پانی میں کوئی پاک چیز مل جائے کہ اسے متغیر کر دے یا آپ سے آپ متغیر ہو جائے تو اس صورت میں اگر اس پہ مطلق پانی کا اطلاق بے کسی قید کے ہوتا ہو تو وہ مطلق پانی کا حکم رکھتا ہے اور مطہر ہونے سے نکل نہیں جاتا ہے جبتک کہ اس کا نام یعنی مطلق پانی کہنا اس پہ صادق آئے جاتا ہے اور ٹھہرا پانی اگر کر سے کم ہے تو نجاست کی ملاقات سے نجس ہو جاتا ہے اور اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس پہ ایک ہی مرتبہ بے سلسلہ ٹوٹنے کے کر بھر یا کر سے زائد پانی کو ڈالیں گے اور کر سے کم نجس پانی جب کر کی حد پہ پہونچتا ہے تو فتوے کے موافق پاک ہو جاتا ہے اور جو پانی کر یا کر سے زائد ہوتا ہے تو نجاست کی محض ملاقات سے نجس نہیں ہوتا مگر جب کوئی نجاست اس کے رنگ یا بو یا مزے کو بدل دے اور تغیر کے بعد کر بھر پانی اس پر ڈالینگے اور اس طرح کیے جائیں گے یہاں تک کہ تغیر دور ہو جائے اور پانی پاک ہو جائے اور کر یا کر سے زیادہ نجس پانی آپ سے آپ تغیر کے جاتے رہنے سے پاک نہیں ہوتا اور نہ ہوا کے چلنے سے تغیر جاتے رہنے پہ پاک ہوتا ہے اور نہ تغیر دور کرنیوالی دوائیں وغیرہ پاک چیزوں کے ڈالنے سے جو اپنے اثر سے تغیر دور کرتی ہیں پاک ہوتا ہے اور کر کی مقدار ایکہزار دو سو عراقی رطل فتوے پر ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com		http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور ناپ کے رو سے اتنا پانی ہے کہ جس کے تینوں ابعاد یعنی گہرائی لمبائی چوڑائی ساڑھے تین تین بالشت ہوں اور اس حکم میں تالاب اور حوض اور برتن کا پانی برابر ہے اور کنوئیں کا پانی بھی علماء کے اجماع سے نجاست کے متغیر کر دینے کے ساتھ ہی نجس ہو جاتا ہے۔ اور آیا فقط نجاست کی ملاقات سے بے تغیر کے نجس ہوتا ہے یا نہیں اس میں صاحب شرائع کو تردد ہے[1] اور فتویٰ اس پر دیا ہے کہ نجس ہو جاتا ہے اور کنوئیں کے پانی کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اُسکے سارے پانی کو نکال ڈالیں گے جب اُس میں کوئی منشی چیز نشہ کی جیسے شراب اور درمیڑا یا منی یا حیض نفاس استحاضہ کے تینوں خونوں میں سے مشہور قول پر کوئی خون گر پڑے یا اونٹ اُس میں مر جائے اور اگر سارے پانی کا نکالنا دشوار ہو تو چار آدمی تراوح کریں اور تراوح کا طریق یہ ہے کہ اول صبح سے شام تک دو دو آدمی پانی نکالا کریں اور مترجم جامع الرضوی کہتے ہیں کہ دو آدمیوں کے نکالنے کو صاحب مسالک نے یوں لکھا ہے کہ ایک باہر کنوئیں پر پانی کھینچتا ہو اور دوسرا کنوئیں کے اندر ڈھول بھر دیتا ہو اور اس طرح کے پانی کھینچنے کا نام تراوح رکھنے میں سبب یہ ہے کہ ایسے کھینچنے میں دو پانی کھینچنے والے آدمی دو بیٹھے آدمیوں کو راحت دیتے ہیں اور گھوڑا یا گدھا یا بیل گائے کے کنوئیں میں گر کر مر جانے کے واسطے ایک کر پانی نکالنا چاہیئے اور آدمی کے کنوئیں میں مر جانے کیلئے ستر ڈول نکالنے چاہیئے مترجم جامع الرضوی کہتے ہیں کہ مشہور قول پر جیسا کہ مدارک شرائع الاسلام کی شرح میں وارد ہوا ہے کہ آدمی میں مرد عورت چھوٹا بڑا مسلمان کافر برابر ہیں اور صاحب مسالک یعنی دوسرے شارح فرماتے ہیں کہ کافر مالانص یعنی جس میں کوئی صریح حکم نہیں وارد ہوا ہے اس میں داخل ہے۔ اور اگر آدمی کا فضلہ کنوئیں میں گر کر گھلے تو اس کے لئے روایت میں چالیس ڈول اور پچاس ڈول دونوں آئے ہیں یا بہت سے خون کے لئے جیسے بکرے وغیرہ کے ذبح میں ہوا کرتا ہے تو اس میں بھی پچاس ڈول نکالیں گے اور تیس سے چالیس ڈول تک کھینچنے کو روایت میں آیا ہے اور اگر کنوئیں میں لومڑی یا خرگوش یا سؤر یا بلی یا کتا یا اس کے ڈیل کا کوئی جانور گر کر مر جائے تو اس کے لئے چالیس ڈول کھینچنے چاہیئے اور مرد کے پیشاب کرنے کیلئے بھی چالیس ڈول کھینچیں گے اور سوکھے فضلہ اور کم خون جانور کے ذبح کا یا کم نکسیر کا اگر گرے تو دس ڈول نکالیں اور تھوڑے سے ڈول نکالنا مروی

[1] متاخرین کا مذہب یہ ہے کہ کثیر ہونے پر بے تغیر کے فقط ملاقات نجاست سے نجس نہیں ہوتا اور ترجیح مقدر کثرہی مستحب ہے تردلیب ۱۲ سید عابد حسین اردو مترجم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوا ہے جس کی تفسیر دس ڈولوں سے کی گئی ہے۔ اور سات ڈول کسی پرندے اور چوہے کے مرنے کے واسطے جب کہ پھولا اپاش پاش ہو گیا ہو کھینچنا چاہیے اور جنب کے نہانے اور کتے کے زندہ نکل آنے کیلئے اور نابالغ لڑکے کے پیشاب کرنے کیلئے بھی سات ڈول کھینچنا چاہیے اور نجاست خوار مرغ کی بیٹ کرنے کیلئے پانچ ڈول نکالنے کا حکم ہے اور رئیس محدثین محمد ابن بابویہ من لا یحضرہ الفقیہ میں فرماتے ہیں کہ مرغ کے کنوئیں میں گر کر مر جانے کے واسطے سات ڈول کھینچنا چاہیے اور تین ڈول سانپ اور چوہے کے گر کر مرنے کیلئے کھینچنا چاہیے اور ایک ڈول چڑیا اور اس کے جثہ کے پرندے کے مرنے کے واسطے اور اناج کھاتے لڑکے کے پیشاب کے گرنے کے لئے۔ نکالیں گے اور بہتر کا ایسا پانی جس میں آدمی کا گوہ موت اور کتے کا فضلہ ملا ہوا اس کے کنوئیں میں جانے کیلئے تیس ڈول نکالنے چاہییں ڈول سے مراد یہاں وہ ڈول ہے کہ جس کے برتنے کی اُس کنوئیں پر عادت ہو اور یہاں تین فرعیں نکلتی ہیں پہلی فرع پانی کے نکالنے کے حکم میں کسی چھوٹے حیوان کا حکم اُسی کے بڑے حیوان کا حکم ہے دوسری فرع دو یا زیادہ جنسوں کی نجاستیں کنوئیں میں گریں اور اُن میں سے ہر ایک کے لئے حکم جدا جدا ہو تو اُن نجاستوں کی گنتی کے موافق اُن کے مقررہ حکموں پر نکالنا چاہیے اور اگر وہ دونوں نجاستیں ایک ہی جنس کی ہوں تو ایسی صورت میں نزح کے تعدد میں اختلاف ہے اور احوط تعدد ہے اور ان میں سے ہر ایک کی مقرر نزح کے موافق پانی نکالنا چاہیے مگر ایسی صورت میں کہ جہاں دو ٹکڑے اُس نجاست کے ہوں کہ جس پر شرعی حکم مقرر ہے تو وہاں نزح کا تعدد واجب نہیں اور جو کہ کل کا حکم ہے وہی اس کے بعض کا حکم ہے تو جزوں کے گرنے سے نزح زیادہ واجب نہیں تیسری فرع جب کہ کنوئیں میں ایسی نجاست گرے کہ جس کے لئے پانی نکالنے کی مقدار شرع میں مقرر نہیں تو اس کے لئے سارا پانی نکالنا ضرور ہے اور اگر سارا پانی نکالنا دشوار ہو تو اسی مذکور دستور سے تراوح کرنا چاہیے اور جب پانی کا رنگ یا بو یا مزہ یا دو یا تینوں کسی نجاست کے پڑنے سے بدل جائیں تو بعضے فقیہ کہتے ہیں کہ تغیر دور ہونے کے وقت تک پانی نکالے جائیں گے اور بعضے کہتے ہیں کہ سارے پانی کو نکال ڈالیں گے اور اگر سب پانی کا نکالنا دشوار پڑیگا تو تراوح کرنا چاہیے اور یہی بہتر ہے اور شہید ثانی علیہ الرحمتہ شرح لمعہ میں فرماتے ہیں کہ میٹھے کنوئیں کا کھاری کر دینے والا ہے اور کچھ کنوئیں میں اور چہ بچے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شرعی پانچ گز کا فاصلہ ہو جب زمین سخت اور سنگلاخ ہو اور کنواں اُس سے یعنی چہ بچے سے کم گہرا ہو اور اگر کنواں اُس سے گہرا ہو گا۔ تو اُس صورت میں سات گز کا فاصلہ کرنا پڑیگا اور چہ بچہ وہ گڑھا ہے جسے نجاست اور نجس پانی کے ڈالنے کو کھود دیتے ہیں اور چہ بچے اور کنوئیں کے محض اتصال پر کنوئیں کی نجاست کا حکم نکیا جائیگا مگر جب کہ معلوم ہو جائے کہ اس کا پانی کنوئیں میں سرایت کرتا ہے اور جب پانی کے نجس ہونے کا حکم کر دیا جائیگا تو اس کا استعمال مطلق طہارت میں اور کھانے پینے میں جائز نہیں مگر اضطرار کی حالت میں اگر پاک پانی کا برتن نجس پانی کے برتن سے ملکر مشتبہ ہو جائے تو دونوں سے پرہیز کرنا واجب ہے اور اگر انہیں دو برتنوں کے سوا پانی نہو تو تیمم کرنا چاہیے طرف دوسری مضاف پانی کے حکموں میں اور وہ ایسا ہے کہ جیسے انگور وغیرہ سے نچوڑا ہو یا وہ پانی ہے کہ جس میں نچوڑے پانی سے اتنا ملگیا ہو کہ اُسے مطلق یعنی نرا پانی نہ کر سکیں جیسے گلاب عرق بید مشک وغیرہ ہے اور مضاف پانی پاک تو ہے مگر اُس سے ازالۂ حدث نہیں ہوتا یعنی اُس سے وضو اور غسل جنابت وغیرہ نہ کر سکیں گے اور یہ اجماع سے ثابت ہے اور فتوے پر اُس سے نجاست ظاہری کا ازالہ بھی نہیں ہوتا اور ازالۂ حدث و خبث کے سوا میں مضاف پانی کا استعمال کھانے پینے میں جائز ہے اور جب آب مضاف سے کوئی نجاست متصل ہو جائے گی تو نجس ہو جائیگا گو کہ کر بھر ہو اور آب مضاف نجس کا استعمال کھانے پینے میں جائز نہیں اور اگر مطلق پانی مضاف پانی سے ملجائے تو اس صورت میں اگر مطلق کا اسم اُس پر اطلاق پایا ہو تو مطلق کا حکم رکھتا ہے اور نہیں تو آب مضاف ہے اور برتن میں کے دھوپ سے گرم پانی کا استعمال طہارت میں مکروہ ہے اور آگ کے گرم پانی سے مُردوں کا نہلانا دھلانا بھی مکروہ ہے اور وہ آب قلیل کہ جس سے نجاست دھوتے ہیں نجس ہے خواہ نجاست سے متغیر ہوا ہو خواہ نہوا ہو آب استنجا کے سوا کہ وہ تو پاک ہے جبتک کہ نجاست سے متغیر نہوا ہو یا کوئی خارجی نجاست اُس تک نہ پہونچی ہو اور وضو کا مستعمل پانی جو وضو کے اعضا سے جدا ہوتا ہے طاہر اور مطہر ہے جبتک نجاست سے متغیر نہوا ہو یا خارجی نجاست اُس تک نہ پہونچی ہو اور واجب غسلوں کا پانی جو اعضا سے جدا ہوتا ہے وہ بھی پاک ہے۔ آیا دوسری بار اُس سے رفع حدث کر سکتے ہیں یا نہیں اس میں تردد ہے اور احتیاط نکرنا ہے تیسری طرف سؤر یعنی جھوٹے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پانیون کے حکم مین۔ سور کے معنی لغت مین پسخوردہ کے ہین اور یہان مراد وہ پانی کہ جس سے کسی حیوان کا کوئی عضو لگ گیا ہو اور وہ پانی کتے اور سوّر اور کافر کے سور کے سوا پاک ہے اور جو حیوان کہ مسخ عذاب سے ہوگئے ہین یعنی اُنکی صورت نوعیہ بدل گئی ہے جیسے ہاتھی وغیرہ ہے تو ایسے حیوانون کے سورون مین تردد ہے اور فتوی یہی ہے کہ وہ پانی بھی پاک ہے اور غالیون اور خارجیون کے سوا سب مسلمان کی قسمین پاک ہین اور انکا سور بھی پاک ہے اور نجاست خوار اور مردار خوار جانورون کا سور جبکہ پانی سے ملاقات کا موضع نجاست سے خالی ہو تو مکروہ ہے اور جبکہ موضع ملاقات مین نجاست بھری ہوگی تو پانی بھی نجس ہو جائیگا اور اسیطرح حیض والی عورت کا سور جبکہ احتیاط نہ کرتی ہو مکروہ ہے اور اونٹ گدھے چیونٹی سانپ کے سور کا استعمال بھی مکروہ ہے اور اسیطرح وہ پانی بھی مکروہ ہے کہ جسمین چھپکلی بچھو مرگیا ہو اور وہ قلیل پانی نجس ہو جاتا ہے کہ جسمین کوئی حیوان اُچھلتے خون کا رکھنے والا مرگیا ہو نہ وہ حیوان جو کہ سانپ چیونٹی کی طرح جہندہ خون نہ رکھتا ہو اور اگر خون کی کوئی ایسی بوند جو آنکھ سے نظر نہ آتی ہو کسی قلیل پانی کے برتن مین گر پڑے تو وہ پانی نجس نہین ہوتا ہے اور بعضے فقیہ کہتے ہین کہ وہ بھی نجس ہو جاتا ہے اور یہی احوط ہے

دوسرا رکن پانی ہے طہارتین اور طہارت غسل اور وضو ہے اور اس رکن مین کئی فصلین ہین

پہلی فصل وضو توڑنے والون کے بیان مین۔ اور وہ چھ ہین ایک پیشاب دوسرے گوہ تیسرے ریح کہ معتاد مقام سے نکلے اور اگر پاخانہ اپنے غیر مخرج سے کہ جو معدے سے نیچے وار ہو نکلے تو مجرد نکلنے پر بعضون کے نزدیک وضو توڑ ڈالتا ہے اور اشبہ یہ ہے کہ پہلی مرتبہ مین اُس سے وضو نہین باطل ہوتا ہے اور اگر کسی کا مخرج غیر معتاد جگہ پر اتفاق سے ہو جائے کہ اُس سے پیشاب پاخانہ ریح نکلتی ہو تو وضو ٹوٹ جایا کریگا اور اسی طرح یہ ہے کہ کسی زخم سے حدث خارج ہو اور وہ معتاد بھی ہو گیا ہو اور وضو توڑنیوالی چیزون مین چوتھا خواب ہے کہ جو آنکھ کان پر غالب ہو پانچوین عقل زائل کرنیوالی چیز ہے جیسے بیہوشی دیوانگی مستی ہے چھٹی استحاضہ قلیلہ ہے اور مذی ودی وضو نہین توڑتی ہے اور مذی وہ چکنا پانی ہے جو عورت کے ساتھ ملاعبہ مین مرد کی شرمگاہ سے نکلتا ہے اور ودی وہ چکنا پانی ہے کہ پیشاب کے بعد نکل آتا ہے اور خون کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نکلنا طہارت نہین توڑتا ہر چند دونون مخرجون سے نکلے مگر حیض استحاضہ نفاس کے تینون خون کہ انہین سے ہر ایک طہارت کو توڑ ڈالتا ہے اور قے اور بلغم کہ سینہ اور دماغ سے نکلتا ہے وضو نہین توڑتا ہے اور ناخن کٹوانا و سر منڈوانا اور مرد کے اپنے آگے کے مقام شرم کو چھونا اور عورت کے آگے پیچھے کے مقام کو چھونا وضو نہین توڑتا اور نہ عورتون سے ملامسہ کرنا اور نہ جلی چیز کا کھانا اور نہ جو آگے پیچھے سے مثل کیڑے اور کیچوے اور چرگ اور پیٹ کے نکلے مگر یہ کہ کسی ناقض وضو سے مخلوط ہو مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ امامیہ مذہب مین پیشاب پاخانہ کا دو معتاد مقامون سے نکلنا وضو توڑتا ہے اور معتاد مقامون سے پیشاب پاخانہ کے سوا جیسے پیپ کیچوا وغیرہ یا خون نکلے تو ناقض وضو نہین اور پیشاب کے مخرج سے منی نکلے تو غسل بھی توڑتا ہے اور موجب وضو نہین بلکہ غسل جنابت کفایت کرتا ہے اور اسیطرح پیشاب پاخانہ کا پیپ کیچوے وغیرہ سے ملکر نکلنا وضو توڑ دیتا ہے اور علما کہتے ہین اگر یہ غیر معتاد مقامون سے نکلین جیسے بدن مین کہین سوراخ پیدا ہو جائے اور اُس سے پیشاب پاخانہ نکلے اور مقام معتاد بند ہو گیا ہو تو اِس صورت مین مجرد نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر معتاد راہ بند نہوئی ہو اور دونون رستون سے آتا ہو تو پہلی دفعہ مین وضو نہین توڑتا ہے اور دوسری دفعہ مین بھی ناقض نہین مگر اسکے بعد موضع معتاد ہو جاتا ہے پھر تیسرے مرتبہ کا نکلنا ناقض ہو جائیگا اور پیشاب کے مخرج سے مذی و ودی کا نکلنا استبرا کے بعد ناقض وضو نہین اور یہ رطوبت نجاست مین داخل نہین اور سوزاک کے مرض مین زخم کے سبب سے جو پیپ خون وغیرہ مخرج سے نکلتا ہے اُس سے غسل وضو نہین ٹوٹتا ہے مگر جب کہ اُسمین پیشاب ملا ہو یا سیلان منی ہو اور سیلان منی کی علامتین علم طب مین مفصل مذکور ہین اور جب ممتد ہو اور قوی ضعف عارض نہ ہو تو وہ سیلان منی نہین

دوسری فصل پائخانے کے حکمون مین اور جانے ضرور مین بیٹھنے کی کیفیت مین نامحرم دیکھنے والے سے پائخانہ مین اپنی شرمگاہون کا چھپانا واجب ہے اور سارے بدن کا چھپانا مستحب ہے اور قبلہ رخ منہ یا پیٹ کر کے پائخانہ پھرنا خواہ جنگل ہو خواہ اور مقام ہون حرام ہے اور اگر پائخانہ مین قبلے کے رخ منہ یا پیٹ پڑتی ہو تو ٹیڑھا ہو کر بیٹھنا واجب ہے

تیسرا حکم استنجے یعنی مخرج کے پاک کرنے مین اور پیشاب کے مخرج کا پانی سے دھونا واجب ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور پانی مقدار دھونے پر پانی کے سوا پیشاب کی نجاست کے ازالہ مین کافی نہین یعنی پانی پر قدرت نہونے کے وقت مین پیشاب کے مخرج کو بے دھوئے بھی مخرج کو خشک کرنے کے بعد نماز جائز ہے اور کم سے کم پانی کی مقدار جس سے پیشاب کا مخرج پاک ہوسکتا ہے وہ پیشاب کے بعد کے مخرج پر کی تری کا دونا پانی مقدار مین ہو مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ اس سے دو مرتبہ پانی ڈالنے کا کنایہ ہے اور تین مرتبہ پانی ڈالنا اکمل ہے جیسا کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے اور اسی طرح پاخانے کے مقام کا پانی سے دھونا جبتک عین نجاست واثر زائل نہو واجب ہے اور نجاست کی بو کا شرع مین اعتبار نہین اور اثر سے مراد نجاست کے وہ لطیف اجزا ہین کہ جو محل نجاست مین رہجاتے ہین بے دھوئے نہین جاتے ہین اور نجاست کے رنگ کا بھی اعتبار نہین ہے اور جسوقت مخرج کی نجاست مخرج سے تجاوز کرکے اطراف تک پہونچے تو بے پانی کے پاک نہین ہوتا ہے اور اگر مخرج سے تجاوز نکرے تو پانی سے دھونے مین اور ڈھیلے لینے مین مختار ہے اور پانی بہتر ہے اور دونون کا جمع کرنا اکمل ہے اور تین ڈھیلون سے کم کافی نہین اور ڈھیلے کا مخرج بھر پر مرور کردینا واجب ہے اور اسصورت مین عین نجاست کا ازالہ کافی ہے ہرچند اثر رہجائے اور جبکہ ان تین ڈھیلون سے پاک نہو تو تین سے زیادہ کی ضرورت پڑیگی یہانتک کہ پاک ہوجائے اور اگر ایک یا دو ڈھیلون سے نجاست کا ازالہ ہوجائے تو بھی تین ڈھیلون کی تعداد پوری کرلینی چاہیئے اور ایک سہ پہلو ڈھیلا کافی نہین اور خرچ کیا ہوا ڈھیلا برتنا نچاہیے اور اسطرح جن چیزون سے مخرج کا پاک کرنا جائز نہین اور ہڈی اور لید اور کھانے سے استنجا یعنی پاک کرنا جائز نہین اور نہ براق پھسلتی چیز سے یعنی جو نجاست کو نچھڑا سکی ہو اسکا برتنا جائز نہین اور اگر ایسی چیزون کا استعمال کیا جائیگا تو طہارت حاصل نہوگی

چوتھا حکم پاخانے کے آداب مین بعضے آداب سنت ہین اور بعضے مکروہ ہین اور سنتی امور مین سے سر کا ڈھانکنا اور بسم اللہ کہنا اور پاخانے جاتے وقت دہنے پاؤن سے پہلے بائین پاؤن کا بڑھانا اور اس طریق سے استبرا کرنا کہ تین مرتبہ پیچھے کے مقام کے نیچے سے آگے کی شرمگاہ کی جڑ تک زور سے ہاتھ کا کھینچنا پھر جڑ سے سر تک تین دفعہ کھینچنا اور تین مرتبہ تکان دینا یعنی جھٹکنا اور دعائے مشہور استنجے کے وقت اور استنجے سے فراغت پانے کے وقت مین اور نکلتے وقت داہنا پاؤن بائین سے پہلے بڑھانا اور دعا پڑھنا اور مکروہات مین سے سر ا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور گھاٹون پر اور پھل والے درختون کے نیچے پیشاب پائخانہ پھرنا اور پھل والے درختون سے وہ درخت مراد ہین کہ جنکی شان سے پھل لانا ہو خواہ اُسوقت پھل لگے ہون خواہ نہ لگے ہون اور مسافرون کے اُترنے کے مقامون ہین اور ایسے مقامون ہین کہ جہان لوگ بیٹھنے کو بُرا کہین جیسے گھرون کے دروازون پر اور سورج چاند کی طرف مُنہ کرکے پیشاب پائخانہ کو اسطرح پر بیٹھنا کہ دھوپ یا چاندنی شرمگاہ پر پڑتی ہو اور ہوا کے رُخ اور سخت زمین پر اور جانورون کے سوراخون مین اور بہنے ٹھہرے پانی مین پیشاب کرنا اور جائے ضرور مین کچھ کھانا اور پینا اور مسواک کرنا اور دہنے ہاتھ سے دھونا اور بائین ہاتھ مین انگوٹھی پہن کر کہ جسپر خدا اور ائمہؑ اور انبیاؑ کے نام کندہ ہون دھونا اور ذکر خدا اور آیۃ کرسی کے سوا بات کرنا مگر ایسی حاجت مین کہ جسکا فوت مضر ہو

تیسری فصل وضو کی کیفیت اور اُسکے واجبات مین وضو کے واجب پانچ ہین پہلے نیت اور وہ دلی ارادہ ہے کہ اُسکی صورت یون ہے کہ وجوب یا استحباب کا قصد اور درگاہ خدا مین قصد تقرب کرے اور وضو مین رفع حدث کی نیت طہارت سے مشروط یا فعل کے استباحت کی نیت واجب ہے یا نہین اظہر یہ ہے کہ واجب نہین اور کپڑے وغیرہ کے پاک کرنے مین شرط ہے کہ مقصود نجاست کا رفع ہو اور اگر تقرب کی نیت کے ساتھ اعضا کی ٹھنڈک وغیرہ مقصود ہو تو بھی ذو اُسکی طہارت صحیح رہیگی اور نیت کیوقت کی شروع ہاتھون کے دھونے کے وقت سے ہوتی ہے اور مُنھ دھونے کے وقت پر نیت کا وقت تنگ ہو جاتا ہے اس معنی سے کہ اسوقت سے تاخیر نیت کی جائز نہین اور ہمیشہ نیت کے حکم پر فراغ تک رہنا واجب ہے اس معنی سے کہ نیت کے منافی کوئی قصد نہ کرے تفریع جب کہ مختلف وضو کے اسباب موجب جمع ہون تو ایک وضو نیت کی قربت سے کفایت کرتا ہے اور یہ احتیاج نہین کہ اُس حدث کو معین کرلے کہ جس سے وضو ٹوٹا ہے اسیطرح اگر ایک شخص پر کئی غسل واجب ہوئے ہون تو ایک غسل قربت اور وجوب کی نیت سے کافی ہے اور بعضے فقیہ کہتے ہین کہ اگر غسل جنابت اور غسلون کے ساتھ مجتمع ہو تو جنابت کی نیت سے غسل کرے اور غسل ساقط ہو جائینگے اور اگر غیر جنابت کی نیت سے غسل کریگا تو جنابت برطرف نہوگی اور یہ کچھ نہین مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ اس حکم مین جنابت اور غیر جنابت مین فرق نکرنا نہایت صحیح ہے اگر غسل جنابت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی ہو اور دوسرے غسل کی نیت کر لیگا تو بھی جنابت برطرف ہو جائے گی اور وضو کی احتیاج نہ پڑیگی لیکن احوط یہ ہے کہ اس صورت مین جنابت کی نیت کرے تاکہ خلاف کے ذمے سے بری ہو جائے دوسرا واجب منھ کا دھونا اور منھ کی حد طول مین پیشانی کے بالون کے اُگنے کی جگہ سے ٹھڈی تک ہے اور چوڑائی مین ہاتھ کے بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے پھیلاؤ مین جتنا آوے اور جو ان دونون حدون کے باہر رہجاتا ہے وہ منھ نہین ہے اور اگر کسی کے ماتھے پر اوپر وار بال نہون یا پیشانی پر بال اُگے ہون یا انگلیان ایسی لمبی ہون کہ رخسارون سے گزر جاتی ہون تو اسے خلقت کے معتدل کیطرف رجوع چاہیے اور اسکے منھ دھونے کے دستور پر منھ دھونا چاہیے اور واجب ہے کہ منھ دھونے کی ابتدا اوپر کی طرف سے ہو اور وہان سے دھوتا ہوا ٹھڈی تک ہاتھ کھینچ لائے اور اگر اس سے الٹا کریگا تو ظاہر یہ ہے کہ صحیح نہ ہوگا اور ٹھڈی کے نیچے وار داڑھی کے بالون کا دھونا واجب نہین اور اسیطرح پر ڈاڑھی کے بالون کی تخلیل بھی واجب نہین بلکہ ڈاڑھی کے ظاہر وار کا دھو لینا کفایت کرتا ہے اور اگر کسی عورت کے داڑھی نکلی ہو تو داڑھی کے ظاہر پہ پانی ڈالنا کافی ہے مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جس جگہ سے ناصیہ کے بال اُگتے ہین اور جو کہ ناصیہ کے برابر نزعتین ہین وہان سے دونون کنپٹیون کے بالون کے اُگنے کی جگہ تک منھ کی حد کی ابتدا ہے انکا دھونا واجب ہے اور تحذیف کے موضع منھ کی حد مین داخل ہین انکا دھونا بھی واجب ہے اور ناصیہ سر کے آگے وار کے بالون کو کہتے ہین اور اس کے پہلو دن مین دو طرف دو سفیدیان بالون سے خالی ہوتی ہین انھین نزعتین کہتے ہین اور تحذیف کے موضع وہ بال ہین جو نزعہ اور کنپٹی کے بیچ مین اُگتے ہین جنھین عورتین حذف یعنی اکھیڑ ڈالتی ہین انکا دھونا واجب ہے اور جو سفیدی کان اور رخسارے کے درمیان ہے اسکا دھونا واجب نہین اور کنپٹی رخسارے کے اوپر کان کے مقابل ہوتی ہے جسے صدغ کہتے ہین اسکا دھونا بھی واجب نہین اور عارض یعنی رخسار درمیان کے دانتون کی ہڈی پر ہے اسکا دھونا واجب ہے تیسرا واجب دونون ہاتھون کا دھونا ہے اور واجب ہے دھونا دونون ہاتھون کا کہنیون کے جوڑون تک اور کہنیون کے جوڑون سے شروع اور انگلیون کے سرون پر انتہا کرنا چاہیے اور اگر اسکے عکس کریگا تو صحیح نہین اور داہنے ہاتھ سے ابتدا دھونے کی ہوگی اور جسکے ہاتھ کا کوئی ٹکڑا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کٹ گیا ہو اُسے باقی کا کُہنیون سے دھو لینا چاہیے اور اگر کسی کا ہاتھ کُہنی سے کٹ گیا ہوگا تو اُسپر سے اُس ہاتھ کے دھونے کا وجوب جاتا رہیگا اور اگر کسی کے دو ہاتھ یا زیادہ کُہنی کے نیچے سے ہون یا اُنگلیان زیادہ ہون یا کُہنی کے نیچے زائد گوشت کوئی ہو تو اُسے اُسکا دھونا واجب ہے اور اگر کُہنی سے اوپر چڑھکر ہوگا تو دھونا واجب نہوگا اور اگر کسی کے تین ہاتھ یا زیادہ ہونگے تو اُن سب کا دھونا واجب ہوگا چوتھا واجب سر کا مسح ہے اور واجب ہے کہ مسح ایسی چیز سے ہو کہ جس سے مسح کرنیوالا اُسے کہہ سکیں اور سنت ہے کہ تین اُنگل چوڑا سر کا مسح ہو اور سر کا مسح آگے کی طرف سے سر کے مختص ہے اور واجب ہے کہ وضو کی بقیہ تری سے ہو اور مسح کے لیے نیا پانی لینا جائز نہین اور اگر وضو کے اعضا کی تری سوکھ گئی ہو تو داڑھی سے اور پلکون سے پانی لینا چاہیے اور اگر سب سوکھ گئے ہون تو نئے سرے وضو کرے اور بہتر یہ ہے کہ سر کا مسح مقبلاً ہو یعنی ہاتھ اوپر کی طرف سے مُنہ کی طرف کھینچے اور سر کے آگے سے اوپر کو ہاتھ کھینچنے مین کراہت اشبہ ہے اور اگر مسح کی جگہ دھوئے تو جائز نہین اور اگلے سر کے مخصوص بالون اور اُسکی کھال پر مسح کرنا جائز ہے اور اگر اگلے سر پر اور طرف کے بال جمع ہون تو اُن بالون پر مسح کرنا جائز نہین اور اسیطرح عمامہ پر یا غیر عمامہ پر کہ جس سے اگلی طرف سر کی پوشیدہ ہو مسح کرے تو جائز نہین مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ مسح کی جگہ دھونا نہ جائز ہونا اُس صورت مین ہے جہان نئے پانی سے دھوئین اور پانی عضو مسوح پر ٹپکائین پھر اگر وضو کے بقیہ پانی سے مسح کرین گو وہ پانی مسح کی جگہ پر بہ بھی نکلے تو بھی جائز ہے پانچوان دونون پاؤن کا مسح ہے واجب ہے کہ دونون قدمون کو اُنگلیون کے سرون سے دونون کعبون تک مسح کرے اور کعب قبہ قدم ہے مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ قبۂ قدم بلندی پشت پا ہے اور اکثر فقیہ کہتے ہین کہ اُسی بلندی تک مسح واجب ہے اور اسکی مؤید وہ روایت ہے کہ جس مین وارد ہوا ہے کہ ائمہ علیہم السلام نعل عربی پہنکر مسح کرتے تھے اور اُسکے بند کے نیچے ہاتھ نہ لیجاتے تھے اور بعضے فقیہ کہتے ہین کہ کعب پنڈلی کے نیچے کا جوڑ ہے اور یہ احوط ہے اور دونون کعبون سے اُنگلیون کے سرون تک بھی ہاتھ کھینچکر لیجانا جائز ہے اور دونون پیرون کے مسحون مین ترتیب نہین بلکہ اگر دونون پیرون کا ساتھ بھی مسح کرلیگا تو بھی جائز ہوگا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اگر بعضے مقام مسح کے مقطوع ہون تو باقی پر مسح کریگا اور اگر کعب سے کٹا ہوگا تو اُسکا مسح ساقط
ہوجائیگا اور دونون قدمون کی کمال پر مسح کرنا واجب ہے اور مثل موزہ وغیرہ حائل پر مسح
جائز نہین مگر مخالفون سے تقیہ کے حال مین یا اضطرار مین کہ اُس حائل کا دور کرنا دشوار ہوا در
جب مانع جاتا رہیگا تو نئے سر سے وضو کریگا اور بعضے کہتے ہین کہ ہر چند مانع جاتا رہے مگر وضو بے
حدث کے بجا ہیگا لیکن وضو کے اعادہ کرنے مین احتیاط ہے اور اس جگہ پر آٹھ مسئلہ ہین
پہلا مسئلہ وضو مین ترتیب اول سے واجب ہے کہ پہلے منھ دھوئے پھر داہنے ہاتھ کو دھوئے
پھر بائین ہاتھ کو دھوئے پھر سر کا مسح کرے پھر پیرون کا مسح کرے پھر اگر ترتیب کے خلاف کرے
اور وضو کے اعضا سوکھ جائین تو نئے سر سے وضو کرے اور اگر ابھی وضو کے اعضا پر تری باقی
ہو تو اعادہ اسطرح کرے کہ جس سے ترتیب حاصل ہوجائے جیسے منھ دھونے کے بعد بائین
ہاتھ کو دھوئے تو اس صورت مین چاہیے کہ داہنے ہاتھ کو دھوئے اور پھر بائین ہاتھ کو دھوئے
تاکہ ترتیب حاصل ہوجائے دوسرا مسئلہ موالات واجب ہے اور موالات یہ ہے کہ ہر عضو کو
اُسکے اگلے عضو کے سوکھنے کے پہلے دھوئے اور بعضے فقیہ کہتے ہین کہ موالات وضو کے
اعضا کے پاپے کے دھونے کو صورت اختیار مین کہتے ہین اور اگر کوئی تراخی کا سبب ہو تو اگلے
عضو کے سوکھنے نہ پانے کی مراعات ضرور ہے تیسرا مسئلہ واجب وضو مین ایکمرتبہ کا دھونا واجب
ہے اور دوسری دفعہ دھونا سنت ہے اور تیسری دفعہ کا دھونا بدعت ہے اور مسح مین تکرار
نہین مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ متقدمین اور متاخرین علما مین ایک جماعت غسلونکی
تکرار یعنی دو دو بار دھونے کو سنت نہین جانتی ہے پھر احوط یہی ہے کہ دو چلو پانی لیکر ڈالے
اور ایکمرتبہ دھوئے چوتھا مسئلہ وضو کے اعضا کے دھونے مین اتنا کافی ہوتا ہے کہ عرف
مین کہین کہ دھو لیے گئے ہر چند مثل تیل ملنے کے اسطرح ہو کہ پانی جاری کردینے کا مسا ہاتھ کی مدد
سے عمل مین آیا ہو جسکے ہاتھ مین انگوٹھی یا ز دگیر ہو تو اسپر واجب ہے کہ اُسکے نیچے پانی پہونچا دے
اور اگر انگوٹھی کشادہ یعنی ڈھیلی ہو کہ بے ہلائے اُسکے نیچے پانی پہونچ جاتا ہو تو اُسے بھی حرکت
دینا سنت ہے پانچوان مسئلہ جسکے کسی عضو پر جبیرہ ہو پس اُسکا دور کرنا اگر ممکن ہو یا مکرر
پانی پہونچانا اسپر کہ ظاہر جلد تک پہونچ جائے تو واجب ہے کہ ویسا ہی کرے اور نہین تو مسح

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تر ہاتھ کھینچے خواہ اُسکے نیچے پاک ہو خواہ نجس ہو اور جب عذر دور ہو جائے تو نئے سرے طہارت کرے
اور اسمین تردد ہے مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ اگر جبیرے کے اوپر پاک ہو اور اُسکے نیچے پانی پہونچانا
متعذر ہو یا اُسکے نیچے نجس ہو کہ اُسکے نیچے پانی پہونچانا نجاست پھیلانے کا سبب ہو تو جبیرے کے
اوپر کا مسح کافی ہے اور اگر وہ بھی نجس ہو تو دوسرا کپڑا اُسپر رکھکر کہ وہ کپڑا طاہر ہو تو اُسپر تر ہاتھ پھیر لینا
کافی ہے چھٹا مسئلہ اختیار کے حال مین دوسرے شخص کا وضو کروانا جائز نہین اور اگر مضطر ہو کہ خود
وضو نہ کر سکتا ہو تو جائز ہے مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ شیخ علی کہتے ہین کہ تعذر کی صورت مین
جب اُسے دوسرا شخص وضو کروائے تو اُسے چاہیے کہ نیت کرے کہ وضو کرواتا ہون مین اپنے کو
اس شخص کے ہاتھ سے اس سبب سے کہ وضو کے فعلون کا بجالانا مجھپر متعذر ہے نماز کی استباحت
واسطے قربةً الی اللہ اور اگر دونون شخص وضو کے وقت نیت کرین تو بہتر ہے ساتوان مسئلہ بے وضو کو
قرآن کے حرفون کا چھونا جائز نہین اور قرآن کی کتابت کے سوا کا چھونا نہ چاہیے حاشیے اور جلد
جائز ہے آٹھوان مسئلہ اگر کسی کو سلسل بول یعنی پیشاب جاری ہو تو بعضے فقیہ کہتے ہین کہ ہر نماز
کے لیے وضو کرے اور بعضے کہتے ہین کہ جسے دست جاری رہتے ہون جب اُسے نماز مین
حدث صادر ہو تو طہارت کرے اور نماز کو وہین سے جہان سے چھوڑی ہے پڑھکر تمام کرے مترجم
جامع الرضوی کہتے ہین کہ صاحب سلس البول پیشاب روکنے پر قادر نہین ہوتا اور بوند بوند پیشاب
نکلا رہتا ہے تو اُسے چاہیے کہ ہر نماز کے لیے وضو کرے اور بعضے کہتے ہین کہ ظہر اور عصر کی نماز مین
ایک ساتھ ایک وضو سے پڑھ سکتا ہے اور اسیطرح مغربین کو اور اوسط اور صحیح پہلا مذہب ہے اور
کہا گیا ہے کہ ایک کیسہ پیشاب کے مخرج کے لیے بنائے اور اسمین روئی بھرے اور اسمین اُسے
رکھے تاکہ رطوبت پھیلنے نہ پائے مسنونات وضو۔ وضو کے پانی کے برتن کا داہنے ہاتھ کیطرف
رکھنا اس حال سے کہ وہ پھیلے منہ کا برتن ہو اور اُسپر چنگل ڈالنا اور بسم اللہ کہنا اور اُس برتن
مین ہاتھ ڈالنے سے پہلے دھونا اور اگر حدث پیشاب کا یا خواب کا ہو تو ایک مرتبہ اور اگر پاخانے
کا ہو تو دو مرتبہ دھونا ہاتھون کا اور کلیان اور ناک مین پانی دینا اور دعا پڑھنا اور منہ اور ہاتھ
دھوتے وقت اور سر کے مسح اور پیرون کے مسحون کے وقت اُنکی ماثورہ دعاؤن کا پڑھنا اور
مرد کا کہنیون کے باہر کی طرف سے دھونے مین ابتدا کرنا اور عورت کا اندر کی طرف سے پہلے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دھونے مین اور دوسرے دھوئے مین اسکے برعکس دھونا اور وضو مین ایک مد پانی یعنی پکے چھٹانک
کم مین پانو پانی کا خرچ کرنا ہین اور مکروہ ہی وضو مین مدد مانگنا اور وضو کی تری اعضا سے پوچھنا
چوتھی فصل وضو کے حکمون مین ہے جسے حدث کا یقین ہوا اور طہارت مین شک ہو یا دونو نکا
یقین ہوا اور اسمین شک ہو کہ انمین سے کون پہلے ہے اور کون بعد ہے تو ان صورتون مین
چاہیے کہ پھر وضو کرے اور اسیطرح اگر یقین بہم پہونچے کہ کوئی عضو وضو کے اعضا مین سے نہین
دھویا ہے اور ابھی تری وضو کے باقی ہے تو چاہیے کہ جس عضو کے نہ دھونے کا یقین بہم پہونچا ہے
اسے دھوئے اور اسکے پیچھلے دھوئے عضوونکو بھی دھوئے کہ ترتیب حاصل ہو جائے اور گو مسح کیا ہو تو بھی
مسح کرے اور اگر تری نہ باقی ہو تو نئے سرے سے وضو کرے اور اگر طہارت کے فعلون مین سے
کسی فعل مین شک کرے اور ابھی فارغ نہ ہوا ہو تو چاہیے کہ جسمین شک ہوا ہے اسے بجا لائے
پھر اسکے پیچھلے کو اور اگر طہارت مین یقین اور حدث مین شک ہو یا فارغ کے بعد وضو کے فعلون
سے کسی مین شک ہو تو وضو کا اعادہ نہ کرے جو پیشاب یا پاخانہ کے مخرج کو نہ دھوئیگا اور نماز
پڑھلے تو نماز کا اعادہ کرے خواہ یہ دھونا جان بوجھکر ہو خواہ سہو سے ہو خواہ نسیان سے
خواہ مسئلہ کی جہالت سے ہوا اور جو تجدید وضو سنت کی نیت سے کرے اور پھر نماز پڑھے اور
اسے یقین بہم ہو کہ دونون وضوؤن مین سے کسی ایک مین خلل کسی عضو مین واقع ہوا اور یہ
نجانے کہ یہ خلل پہلے وضو مین واقع ہوا ہے یا دوسرے مین پس اگر نیت طہارت مین قصد قربت
کو کافی جانین اور استباحت کے انضمام کو ضرور نجانین تو یہ نماز اور طہارت دونون صحیح ہین
اور اگر نیت مین نماز کے قصد استباحت کو واجب جانین جیسے کہ بعضے علما کا مذہب ہے تو اس
صورت مین طہارت اور نماز دونون کا اعادہ کرنا چاہیے اور اگر ہر ایک پہلے وضو اور دوسرے
وضو سے نماز پڑھی ہے تو پہلے مذہب پر کہ جسمین قربت کی نیت وضو مین کافی ہے پہلی نماز کا اعادہ
کریگا کیونکہ خلل کے وقوع کا احتمال پہلی طہارت مین ہے اور دوسری نماز کا اعادہ نکریگا اسلیے
کہ ایک ان دونون طہارتون مین سے یقیناً سالم ہے اور دوسرے مذہب پر کہ جسمین نیت کیلیے
قصد استباحت صلوۃ شرط ہے دونون نمازون کا اعادہ کریگا اگر ان دونون طہارتون مین
سے ایک کے بعد حدث صادر ہوا اور یہ نجانے کہ پہلی طہارت کے بعد یا دوسری کے بعد حدث

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صادر ہوا ہے تو اس صورت مین دونون نمازونکا اعادہ کریگا اگر وہ دونون نمازین رکعتون کی تعداد
مین مختلف ہین اور اگر رکعتون کی گنتی مین برابر ہین تو اس صورت مین ایک نماز کا اعادہ
کریگا اسلیے کہ اُن دونون نمازون مین سے ایک نماز تو یقین سے صحیح ہے اور ایک باطل ہے
اور نیت یون کریگا کہ مین اُس نماز کو پڑھتا ہون کہ جو میرے ذمے مین ہے واجب قربۃً الی اللہ
اور یہی حکم ہے اُس صورت مین کہ طہارت کر کے نماز پڑھے اور پھر حدث صادر ہوا اور دوسری
طہارت کی تجدید کر کے دوسری نماز پڑھے پھر یقین ہو کہ انھین سے کسی طہارت کے کسی واجب
مین خلل واقع ہوا ہے اور اگر پانچون نمازین پڑھ لے اور پھر یقین بہم پہنچے کہ ان پانچون
طہارتون مین سے کسی ایک طہارت کے بعد حدث صادر ہوا ہے تو اس صورت مین تین
نمازون کا اعادہ کرنا چاہیے کہ ایک دو رکعتی دوسری تین رکعتی تیسری چار رکعتی ہے اور ذمے والی
نماز کی نیت کرنی چاہیے اور بعضے فقیہ کہتے ہین کہ پانچون فریضے کا اعادہ کرنا چاہیے اور راجح
پہلا قول ہے لیکن غسل تو بس بعضے غسل واجب ہین اور بعضے سنت ہین اور واجب چھ
غسل ہین غسل جنابت اور غسل حیض اور غسل خون استحاضہ کہ لتہ کو توڑ کر پھوٹ نکلے اور غسل
نفاس اور غسل مس میت آدمی نہلانے سے پہلے اور غسل میت اور انکا بیان پانچ فصلون مین ہے
پہلی فصل غسل جنابت کے بیان مین اور اسکے سبب اور اسکے حکم اور اسکی کیفیت مین سبب
غسل جنابت کی دو چیزین ہین ایک منی کا نکلنا جبکہ معلوم ہو جائے کہ منی ہی ہے اور اگر
اشتباہ واقع ہو اور جہندگی اور شہوت کے ساتھ نکلی ہو اور نکلنے کے بعد سستی بدن کی محسوس
ہوئی ہو تو وہ منی ہے اور اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے اور اگر بیمار ہو تو شہوت اور
سستی بدن کی کفایت کرتی ہے اور غسل واجب ہوتا ہے گو جہندہ یعنی اُچھلتا پانی نہ ہو
اور اگر جہندگی اور شہوت سے خالی ہو اور مشتبہ ہو کہ منی ہے یا نہین تو غسل واجب نہین اور
اگر کوئی شخص اپنے کپڑے پر یا بدن پر منی پائے تو اسپر غسل کرنا واجب ہے اگر اس کپڑے مین اُسکا
کوئی شریک نہو اور اگر شریک رکھتا ہو تو دونون پر سے غسل ساقط ہے دوسرا سبب جماع ہے
اگر کوئی عورت سے آگے کی طرف سے جماع کرے اور دونون ختنوں مین التقا ہو گیا ہو تو غسل
اُسپر واجب ہے گو وہ عورت مری ہوئی ہو اور اگر عورت کے پیچھے کے مقام سے مجامعت کرے

۱۶۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور انزال منی نہو تو علما مین غسل کے وجوب مین اختلاف ہے اصح یہی ہے کہ غسل واجب ہوجائیگا مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ شیخ علی نے کہا ہے کہ آگے اور پیچھے کے دخول کا حکم ایک ہے مگر کئی چیزون مین ایک پیچھے کا دخول زنا ے محصنہ کا حکم نہین رکھتا ہے کہ قتل واجب ہو دوسرے پیچھے کے دخول سے عورت کی بکارت باقی رہتی ہے پس لازم نہین کہ نکاح مین گویا ہو بلکہ اُسکا سکوت اقرار ہے اور اس سے ثیبہ کا حکم نہین بہم پہونچاتی ہے تیسرے پیچھے کے دخول سے تیسری طلاق کے بعد تحلیل ثابت نہین ہوتی ہے بلکہ محلل چاہیے کہ وہ آگے دخول کرے کہ وہ طلاق دینے والے پر حلال ہوجاے چوتھے ایلا یعنی قسم کھا لینے مین پیچھے کا دخول رجوع دخول کو متحقق نہین کرتا ہے بلکہ عورت چار مہینے کے بعد شوہر پر جبر کریگی کہ آگے کے دخول پر رجوع کرے یا اُسے طلاق دیدے پانچوین اگر کوئی قسم کھاے کہ آگے دخول نکرونگا تو زوجہ کے پیچھے وہ ایلا نہین کہ کفارہ کی حاجت پڑے اور اگر کوئی مرد سے اغلام کرے اور حشفہ داخل ہوجائے اور انزال نہو تو سید مرتضیٰ علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ دونون پر غسل واجب ہوجاتا ہے نہین تو اجماع مرکب کا خرق لازم آتا ہے اور اجماع مرکب ثابت نہین ہوا مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ علما نے اجماع کیا ہے کہ اجماع مرکب کا خرق جائز نہین یعنی جس مسئلہ مین تمام علما نے ایک قول پر اجماع کیا ہو تو اُنکے قول کی مخالفت کرکے اور قول نکالنا باطل ہے اور اجماع کی دو قسمین ہین ایک بسیط دوسرا مرکب بسیط وہ اجماع ہے کہ تمامی علماء کا کسی مسئلہ مین ایک قول پر اتفاق ہو اور مرکب اجماع وہ ہے کہ کسی مسئلہ مین علما نے دو قولون پر اتفاق کیا ہو اور جسطرح بسیط اجماع کا خرق یعنی مخالفت جائز نہین اسیطرح مرکب اجماع کا بھی خرق یعنی مخالفت مجوز نہین ہے کہ تیسرا قول پیدا کرین اور سید مرتضیٰ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ پیچھے کے دخول مین دو قول ایک غسل کے وجوب کا دوسرے عدم وجوب کا ہے اور جبکہ عورت کے پیچھے کے دخول مین وجوب غسل کا اثبات کیا ہمنے تو مرد کے پیچھے کے دخول مین وجوب غسل کیلیے قائل ہونا چاہیے اور نہین تو تیسرے قول کا احداث اور اجماع مرکب کا خرق لازم آئیگا اور یہ باطل ہے اور صاحب شرائع نے کہا ہے کہ یہ اجماع میرے نزدیک ثبوت کو نہین پہونچا ہے خدا جانے اور چوپاؤن سے جماع کرنے مین غسل واجب نہین ہوتا جبتک انزال نہو تفریع جب موجب غسل کا عمل مین آئیگا تو کافر پر بھی غسل واجب ہوجائیگا مگر کفر کے حال مین غسل کریگا تو صحیح نہوگا پھر جب مسلمان ہوجائے تو اُسپر غسل واجب ہے اور صحیح ہے پھر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُسکے بعد مرتد ہو جائے اور پھر توبہ کرے تو اُسکا غسل ارتداد سے باطل نہ ہوگا احکام جنابت عزیمہ سورون کی قرأت جنب پر حرام ہے اور بعضی آیتون کا بھی اُنہین سے پڑھنا حرام ہے یہانتک کہ اُنکی بسم اللہ کا اس نیت سے پڑھنا کہ یہ بسم اللہ اُن سورون مین سے کسی ایک سورہ کی بسم اللہ ہے اور قرآن کے حرفون کا چھونا اور خدا کے نامون کا چھونا اور مسجدون مین بیٹھنا اور کسی چیز کا اُنہین چھوڑنا اور مسجد مکہ و مدینہ مین راستہ چلنا حرام ہے اور یہ حکم انھین دو مسجدون سے مختص ہے اگر کوئی ان دو مسجدون مین جنب ہو تو باہر نکلے تو تیمم کر کے اور جنب کو کھانا پینا مکروہ ہے اور کُلیون سے اور ناک مین پانی ڈالنے سے یہ کراہت تخفیف پا جاتی ہے عزیمہ سورون کے سوا سات آیتون سے زیادہ پڑھنا جنب کو مکروہ ہے اور ستر آیتین پڑھنے مین کراہت شدید ہے اور جتنا زیادہ پڑھتا جائیگا اُتنی کراہت کی شدت بڑھتی جائے گی اور قرآن مجید کا چھونا اور سونا بغیر غسل یا بے وضو یا بے تیمم کے اور خضاب کرنا کیفیت غسل واجبات غسل کے پانچ ہین پہلے نیت کرنا اور غسل سے فارغ ہونے تک ہمیشہ حکم نیت مین رہنا اور بدن کا اسطرح دھونا کہ جسے دھونا کہین اور پنڈے پر سے پانی پہونچنے کی روکنے والی چیز کو حرکت دینا کہ پانی پہنچ جائے جب ہلانے سے پانی پہنچ جاتا ہو اور ترتیب چاہیے کہ پہلی نیت کے مقارن سر و گردن دھوئے پھر داہنی طرف پھر بائین طرف اور اگر ایک مرتبہ نیت کے مقارن پانی مین غوطہ کھائے اور پانی کے اندر چلا جائے تو ترتیب ساقط ہو جائے گی مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ سارے ظاہر بدن کا دھونا واجب غسل مین واجب ہے اور اسپر اجماع ہے اور باطن کا دھونا واجب نہین اور علامہ علیہ الرحمۃ نے کتاب منتہی المطلب مین فرمایا ہے کہ سب بواطن مین سے منھ اور کان کے اندر کی طرفین ہین اور وہ سوراخ جو کان مین حلقہ کے لیے کرتے ہین تو جو اسمین اندر کی طرف سے دکھائی نہ دے اُسکا دھونا واجب نہین اور صاحب مدارک نے شیخ علی سے نقل کیا ہے کہ وہ اسکے بھی دھونے کے وجوب کے قائل ہو گئے ہین اور کہتے ہین کہ یہ قول مستبعد ہے لیکن احوط کان کے سوراخ کے باطن کا بھی دھونا ہے جیسا کہ متاخرین نے کہا ہے غسل کے مسنونات پہلا ایک یہ ہے کہ دونون ہاتھون کے دھوتے وقت نیت کرے اور تنگ ہو جاتا ہے وقت نیت کا گرِ کے دھوتے وقت دوسرے ہاتھ پھیرنا بدن پر اور حرکت دینا بدن پر کی اُس چیز کا جسکے نیچے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بے حرکت کے بھی پانی پہونچ جاتا ہو اور یہ احتیاط ہے تیسری پیشاب کرنا غسل سے پہلے یا استبرا کرنا اسطرحپر کہ پہلے پیشاب کرنے مین مذکور ہوچکا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہاتھ پاخانے کے مقام سے آگے بدن کی جڑ تک تین بار کھینچے پھر تین مرتبہ بدن کی جڑ سے سر حشفہ تک ہاتھ کھینچے پھر تین مرتبہ سر کو اسکے جھٹکے اور تین مرتبہ ہاتھون کا دھونا پانی کے برتن مین ہاتھ ڈالنے سے پہلے اور تین کلیان اور تین بار ناک مین پانی دینا اور ایک صاع یعنی کچے پونے تین سیر پانی کا غسل مین خرچ کرنا تین مسئلے پہلا مسئلہ جب دیکھے کہ غسل کے بعد تری منی کے مشابہ ہے اگر پیشاب کر لیا ہے یا استبرا کیا ہے تو غسل کا اعادہ نہ کریگا اور نہین تو غسل کا اعادہ واجب ہوگا دوسرا مسئلہ جبکہ کچھ اعضا دھو چکے اور غسل سے فارغ ہونیکے پہلے حدث حادث ہو تو بعضے فقیہ کہتے ہین کہ سرے سے غسل کرے اور بعضے کہتے ہین کہ غسل کے پورے کرنے پر اقتصار کرے اور بعضے کہتے ہین کہ غسل کو پورا کرے اور نماز کے لیے وضو کرے اور یہی اشبہ ہے تیسرا مسئلہ قدرت رکھنے پر غسل مین مدد لینا مکروہ ہے مترجم جامع الرضوی کہتے ہین جیسا کہ وضو مین اختیار رکھنے پر واجب ہے کہ خود وضو کے افعال بجا لائے اسی طرحسے غسل مین بھی واجب ہے پھر اگر قدرت رکھنے پر دوسرا جنب کو غسل دیگا تو وہ غسل باطل ہوگا اور استعانت مکروہ ہے خواہ وضو مین ہو خواہ غسل مین ہو اور استعانت یہ ہے کہ دوسرا اسکے ہاتھ مین پانی ڈالے اور وہ وضو یا غسل کرے لیکن اگر خدمتگار پانی لائے اور وہ خود وضو یا غسل کرے تو یہ استعانت مکروہ نہین اور اسیطرح اگر پانی کا برتن اٹھا کر غسل کرنیوالے کے ہاتھ مین دے اور وہ اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر ڈالے تو یہ بھی مکروہ نہین

دوسری فصل حیض کے بیان مین اس فصل مین بیان ہوتا ہے کہ حیض کیا چیز ہے اور اسکے کیا حکم ہین پہلے ہم کہتے ہین کہ حیض ایک خون ہے کہ جسے عورتون کی عدت کے گزرنے سے تعلق ہے اور اسکے قلیل یعنی کم کیلیے کی ایک حد شرع مین مقرر ہے اور اکثر اوقات مین سیاہ رنگ گاڑھا اور گرم ہوتا ہے اور سوزش سے نکلتا ہے اور کبھی یہ خون خون بکارت سے مشتبہ ہو جاتا ہے تو روئی رکھوا کر امتحان کرنا چاہیے اگر روئی پر طوق دار دھبا پڑے تو خون بکارت ہے اور جو خون کہ لڑکیون کو دس برس سے پہلے دکھائی دیتا ہے وہ حیض کا خون نہین ہوتا اور اسیطرح

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُس خون مین کہ جو داہنی طرف سے نکلتا ہے اور کم سے کم حیض کے دن تین ہین اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہین اور یہی کم سے کم طہر یعنی پاکی کے دن ہین علماء نے اسمین اختلاف کیا ہے کہ اقل حیض تین دن پیاپے رہتا ہے توالی شرط ہے یا یہ کہ تین دن دس دن مین حیض ہے اور اظہر یہ ہے کہ توالی شرط ہے اور جو خون کہ عورت نا امیدی کے بعد دیکھتی ہے وہ حیض مین سے نہین اور ساٹھ برس کے سن پر پہونچنے سے عورت لڑکا ہونے سے نا امید ہو جاتی ہے اور بعضے علماء کہتے ہین کہ قریش اور نبط کے قبیلون کے سوا کی عورت پچاس برس کے سن مین نا امید ہو جاتی ہے ان دو قبیلون کی عورت مین ساٹھ برس تک ولادت کا امکان ہے اور جو خون عورت کو تین دن سے کم آتا ہے وہ حیض نہین ہوتا خواہ وہ عورت مبتدیہ ہو خواہ صاحب عادت ہو اور جو خون عورت کو تین دن سے دس دن تک آئے اور حیض کا امکان رکھتی ہو تو وہ خون حیض ہے خواہ ایک جنس کا ہو خواہ مختلف جنسو کا ہو اور عورت صاحب عادت اس طریق سے ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ تین دن یا زیادہ اُسے خون آئے اور اقل درجہ دس دن یا زیادہ دن پاک رہکر دوسری مرتبہ اُتنے ہی دن پہلی دفعہ کی طرح خون آئے اس صورت مین اگر رنگ کے اختلاف سے استحاضہ کی صورت آئے تو اعتبار نہین بلکہ جو خون اس عادت کے زمانے مین آئیگا وہ حیض ہی ہے پانچ مسئلے

پہلا مسئلہ صاحب عادت عورت خون دیکھتے ہی روزہ نماز چھوڑ دیگی عادت کے زمانے مین اور اسپر علماء کا اجماع ہے اور مبتدیہ اور مضطربہ عورت آیا خون دیکھتے ہی روزہ نماز چھوڑ سکتی ہے یا نہین اسمین تردد ہے فتویٰ یہ ہے کہ احتیاط سے روزہ نماز بجا لایا کریگی کہ تین دن گذر لین پھر ترک کر دیگی

دوسرا مسئلہ اگر کسی عورت کو تین دن تک خون آکر رک جائے پھر دسوین دن کے پہلے آئے تو وہ سب حیض کے دن ٹھہرینگے اور اگر دس دن سے بڑھکر آئے تو اسمین تفصیل ہے کہ آگے بیان ہوگی اور اگر خون دوسرا دس دن کا فاصلہ دیکر آئے اور دس دن ٹھہرہ چکے کہ خون کو وہ عورت دیکھے تو پہلا خون حیض ہے اور دوسرا بھی ممکن ہے کہ دوسرا حیض ہو

تیسرا مسئلہ جب خون اگر دس دن سے پہلے بند ہو جائے تو عورت پر واجب ہے کہ احتیاطاً استبرا کرے کہ روئی کو لے اگر پاک نکلے تو واجب ہے کہ غسل حیض کرے اور اگر خون مین بھری نکلے اور عورت

مبتدیہ ہو یعنی پہلے پہل اُسے خون آیا ہو تو اتنا صبر کرے کہ یا پاک ہو جائے یا دس دن گزرلین کہ یہی زیادہ سے زیادہ حیض کی مدت ہے اور جو عورت کہ صاحب عادت ہے وہ عادت پر ایک دو دن کے بعد غسل کریگی اور اعمال استحاضہ کریگی پھر اگر دس دن تک برابر خون آئے جائے اور اُسکے بعد بند ہو جائے تو اُن چند روزے کی قضا کریگی اور نماز کی قضا نہین اور اگر دس دن سے بڑھجائے تو جو اعمال کہ بجا لائی ہے کافی ہین چوتھا مسئلہ جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اُسکے شوہر کو جائز ہے کہ پہلے غسل سے اُس سے مجامعت کرے مگر مکروہ ہے پانچوان مسئلہ جب وقت نماز کا داخل ہوا اور وقت اتنا گزر جائے کہ جسمین طہارت اور نماز ہو جاتی اور اُسکے بعد حیض کا خون آجائے تو وہ نماز اُسکے ذمے واجب رہیگی پاک ہونے پر اُسکی قضا بجا لائیگی اور اگر اسقدر زمانہ گزرنے سے پہلے خون آجائیگا تو اُس نماز کی قضا اُسپر نہین ہے اور اگر آخر وقت مین اتنا پہلے پاک ہو کہ طہارت اور ایک رکعت نماز بجا لاسکے تو واجب ہے کہ غسل کرے اور اُس نماز کو ادا کی نیت سے پڑھے اور اگر فوت ہو جائے تو قضا کرے

متعلقات خون حیض کئی مسئلے ہین۔ پہلا مسئلہ جس عمل مین طہارت شرط ہے وہ حائض پر حرام ہے جیسے نماز اور طواف کعبہ اور مس کتابت قرآن ہے اور مکروہ ہے اُٹھانا قرآن کا اور چھونا اُسکے بے لکھے حاشیے کا اور اگر طہارت کریگی تو حدث اُسکا دور نہوگا۔ دوسرا مسئلہ حائض کا روزہ رکھنا صحیح نہین تیسرا مسئلہ حائض کو مسجد مین بیٹھنا جائز نہین اور مکروہ ہے اُسے راہ چلنا مسجد ونمین جو مسجدین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے سوا ہین اور ان دونون مین تو راہ چلنا بھی حرام ہے۔ چوتھا مسئلہ حائض کو عزیمہ سورون مین سے کچھ کا یا پورے کا پڑھنا جائز نہین اور عزیمہ کے سوا سات آیتون کا پڑھنا مکروہ ہے اگر سجدہ کی آیت پڑھے تو واجب ہے کہ سجدہ کرے اور اسی طرح اگر سجدہ کی آیت سُنے تو فتویٰ یہ ہے کہ سجدہ کرلے۔ پانچوان مسئلہ شوہر پر حرام ہے کہ حائض سے جماع کرے جبتک پاک نہو لے اور شوہر کو اُسکی شرمگاہ کے سوا کی۔ سے جائز ہے پھر اگر عمداً حرمت جان کر مجامعت کرے تو اُسپر واجب ہے کہ کفارہ دے اور بعضے علما کہتے ہین کہ کفارہ دینا واجب نہین اور پہلا قول احوط ہے اور حیض کے ابتدائی زمانے کی مجامعت کا کفارہ ایک اشرفی شرعی ہے اور وسط حیض کا آدھی اشرفی ہے اور آخر کا کفارہ اشرفی کی چوتھائی ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور مکرر جماع ایسے وقت مین کرے کہ جسمین کفارہ مختلف نہین ہوتا تو ایک ہی کفارہ کافی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ کفارہ بھی مکرر ہوگا لیکن پہلا مذہب اقوی ہے اور اگر مجامعت مکرر ایسے وقتو نمین واقع ہوئی ہے کہ جنمین کفارہ بدلتا ہے تو اس صورت مین کفارے کی تکرار واجب ہے۔ چھٹا مسئلہ جب عورت سے دخول ہو چکا ہو تو اُس عورت کا حیض کے وقت مین طلاق دینا جائز نہین اس حالت مین کہ اُسکا شوہر وہان موجود ہو غائب نہو۔ ساتوان مسئلہ جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اُسپر واجب ہے کہ غسل حیض کرے اور اس غسل کی کیفیت غسل جنابت کی طرح ہے لیکن غسل حیض مین واجب ہے کہ وضو بھی کرے خواہ غسل کے پہلے کرے خواہ بعد بے وضو کے اُسکی نماز صحیح نہوگی اور اُسپر روزے کی قضا واجب ہے اور نماز معاف ہے۔ آٹھوان مسئلہ حائض کو مستحب ہے کہ ہر نماز کیوقت وضو کرے اور مصلے پر بیٹھکر جتنی دیر مین نماز پڑھی جائے اُتنی دیر ذکر خدا کرے اور حائض کو خضاب کرنا مکروہ ہے

تیسری فصل استحاضہ مین ہے اور یہ فصل استحاضہ کے اقسام اور احکام پر مشتمل ہے۔ اقسام استحاضہ پس استحاضہ کا خون اکثر ٹھنڈا پتلا ہوتا ہے کمزوری سے نکلتا ہے اور کبھی اسی طرح خون حیض بھی آتا ہے اسلیے کہ زردی اور تیرگی حیض کی عادت کے دنون مین حیض کا حکم رکھتی ہے اور استحاضہ کے زمانے مین استحاضہ کا حکم رکھتی ہے اور جو خون عورت کو تین دن سے کم آئے اور وہ جرح یا قروح کا خون نہو تو وہ خون استحاضہ ہے اور جو خون کہ عورت کو حیض کی عادت کے دنون سے زیادہ آئے اور دس دن سے بڑھجائے یا نفاس کے دنون سے زیادہ آئے یا وہ خون جو حاملہ عورت کو دکھائی دے تو یہ سب فتوے پر استحاضہ ہین یا عورت کے یاس کے سن مین خون آئے کہ جسکا پہلے بیان ہو چکا ہے یا نو برس کے سن سے پہلے آئے تو یہ حیض کے خون نہین ہین اور جو خون عورت کو دس دن سے زیادہ آگیا اور وہ عورت حیض نہ آنے کے سن مین یعنی صغر سن او ریاِسہ ہو تو بیشک اُسکا خون حیض استحاضہ سے ملگیا ہے کیونکہ حیض دس سے زیادہ اور تین دن سے کم نہین ہوتا ہے بس اس صورتمین وہ عورت یا تو مبتدیہ ہے یا صاحب عادت مقررہ ہے یا مضطربہ ہے اور مبتدیہ سے مراد بیان وہ ہے کہ جسکے لیے دائمی عادت حیض کی نہو اور صاحب عادت سے مراد وہ ہے کہ جسکے حیض کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عادت کے لیے وقت مین اور گنتی مین استمرار ہوا ور مضطربہ سے وہ مراد ہے کہ جسکی عادت وقت مین اور گنتی مین مقرر ہے لیکن اُسے یاد نہین بس مبتدیہ خون کی صفتون مین نظر کریگی جس خون کو حیض کی صفت پر پائیگی اُسمین حیض کے عمل کو بجا لائیگی اور جس خون کو استحاضہ کی صفت پر دیکھیگی اُسمین استحاضہ کے اعمال کریگی اس شرط سے کہ جو خون حیض سے مشابہ ہوگا وہ تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہوگا اور اگر سارے دنون مین خون ایک ہی رنگ پر آئے اور تمیز کرنے کی شرطین نپائی جائین تو اسوقت مین یہ مبتدیہ عورت اپنی قوم اور قبیلہ کی عورتونکی عادت پر رجوع کریگی اگر اُن سب کی ایک عادت ہوگی اور بعضے فقہا کہتے ہین یا اُس شہر مین کی اپنی ہمسن عورتون کی عادت کی طرف رجوع کریگی اور اگر اُنمین اختلاف ہوگا تو محسوب کریگی اپنے حیض کے لیے ہر مہینے مین سات روز یا ایک مہینے مین دس دن اور دوسرے مہینے مین تین دن حیض قرار دیگی اور مختار ہے اُسمین کہ خواہ پہلے مہینے مین دس دن اور دوسرے مین تین دن لے خواہ برعکس لے اور بعضے فقیہ کہتے ہین کہ ہر مہینے مین دس دن حیض کے لیے لیا کریگی اور بعضون نے تین دن ہر مہینے مین لینے کو کہا ہے اور پہلا قول اظہر ہے اور جو عورت کہ صاحب عادت مستقرہ ہے وہ عادت بھر کے دنون کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دیگی اور عادت ہونے پر خون مین تمایز پایا جاتا ہو تو بعضے کہتے ہین کہ عادت پر عمل کریگی اور بعضے کہتے ہین تمیز پر عمل کریگی اور بعضے کہتے ہین کہ مختار ہے خواہ عادت پر عمل کرے خواہ تمیز پر اور عادت پر عمل کرنا اظہر ہے اس مقام پر کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جو عورت کہ حیض کی عادت کے وقت مین اور دنون کی گنتی مین ایک قرار پکڑے ہوئے ہو پھر اُسے حیض اُنھین دنون کی گنتی سے وقت کے پہلے آئے اس صورت مین اُسی گنتی کو حیض مین حساب کریگی اور وقت کو شمار سے گرا دیگی اور اُسکا اعتبار نہ کریگی اسلیے کہ کبھی کبھی پس و پیش عادت مین ہو جایا کرتا ہے خواہ اُس گنتی مین حیض کی صفت ہو خواہ استحاضہ کی صفت ہو۔ دوسرا مسئلہ اگر خون عادت سے پہلے اور عادت کے دنون مین آئے پھر اگر دس دن سے نہ بڑھے تو وہ پورے دس دن حیض ہین اور اگر دس دن سے بڑھجائے تو عادت کے دنون کو حیض قرار دیگی اور عادت سے پہلے زمانے کو استحاضہ ٹھہرائیگی اور اسیطرح ہے جب عادت کے دنون مین خون آئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور بعد عادت کے خون آئے اور اگر عادت سے پہلے آئے اور عادت کے وقت مین آئے اور عادت کے بعد آئے پھر اگر دس دن سے تجاوز نکرے تو سب حیض ہے اور اگر خون دس دن سے زیادہ آئے تو وہی عادت بھر تو حیض کے دن ہین اور آگے پیچھے والا حصہ استحاضہ ہے تیسرا مسئلہ اگر عورت کی عادت ہر ایک مہینے مین ایکمرتبہ ایک مقرر گنتی کے دنون تک خون آتا ہو پھر اسکو اسی گنتی سے ایک مہینے مین دو مرتبہ خون آئے تو وہ دونون حیض ہین اگر دہی ہر مرتبہ مین عادت سے زیادہ دنون تک خون دیکھے تو اگر دس دن سے زیادہ نہو تو سب حیض ہے اور اگر دس دن سے تجاوز کر جائے تو عادت بھر حیض اور باقی استحاضہ ہے اور جو عورت کہ اپنی عادت بھول گئی ہے وہ تمیز کی طرف رجوع کریگی جس خون کو حیض کی صفت پر پائیگی اُسے حیض قرار دے گی اور جسے استحاضہ کی صفت پر پائے گی اُسمین استحاضہ کے اعمال بجالائے گی اور یہ مضطربہ اختیاطاً روزہ نماز نہ چھوڑے گی مگر تین دن کے گزر جانے کے بعد اور اگر تمیز نہ پایا جائے اور سب کے سب دس سے زیادہ دنون مین ایک ہی رنگ کا خون آئے جائے تو اس صورت مین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ دنون کی گنتی تو یاد ہو اور وقت بھولی ہو کہ شروع مہینے مین یا درمیان مین یا آخر مین آتا تھا تو فقہا کہتے ہین کہ اسصورت مین سارے دنون مین استحاضہ کے اعمال بجالائیگی اور جب خون کے انقطاع کا احتمال ہوگا تو غسل حیض بھی کریگی اور عادت کے دنونکے روزونکی قضا کریگی ۔ دوسرا مسئلہ اگر مضطربہ کو حیض کا وقت تو یاد ہو مگر عادت کے دنون کی گنتی نہ یاد ہو پھر اگر شروع وقت حیض کا اُسے یاد ہے تو اُس دن کو اور اُسکے بعد کے دنونکو ملاکر پورے تین دنون کو حیض قرار دیگی اور اگر حیض کا آخر وقت یاد ہو تو اُس دن کو اور اُسکے پہلے کے دو دنون کو حیض مین اعتبار کریگی کیونکہ حیض تین دن سے کم نہین ہوتا ہے اور باقی خون کے آنے کے دنونمین استحاضہ کے اعمال بجالائیگی اور جس زمانے مین حیض کا پورے ہونے کا فرض لازم آئے گا اسمین غسل حیض بھی کریگی پھر دس دن کے دس روزون کی قضا کریگی جبکہ اُسکا معلوم وقت دس دن سے کم نہوگا تیسرا مسئلہ اگر مضطربہ دنونکو اور حیض کے وقت دونکو بھولی ہو پھر یہ عورت ہر مہینے مین سات دن یا چھ دن یا ایک مہینے مین دس دن اور دوسرے مین تین حیض کے لیے شمار کریگی جبتک کہ یہ اشتباہ واقع رہیگا احکام استحاضہ بس استحاضہ کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خون یا روئی کو نہ توڑیگا یا توڑیگا اور ساری روئی بھر دیگا اور نہ بہیگا یا توڑ کر بہ نکلیگا پہلا استحاضہ قلیلہ نام رکھتے ہیں کہ اسمین غسل واجب نہیں بلکہ ہر نماز کے لیے لتہ بدلیگی اور تجدید وضو کریگی اور ایک وضو سے دو نمازیں نہ پڑھیگی اور دوسرا استحاضہ متوسطہ کہلاتا ہے کہ اسمین چار نماز دن کے لیے لتہ بدلنا اور تجدید وضو کرنا اور ایک صبح کی نماز کے لیے لتہ بدلنا اور غسل چاہیے اور تیسرا استحاضہ کثیرہ کہلاتا ہے اسمین لتہ اور روئی کی تبدیل لازم ہے اور تین غسل بھی کرے ایک صبح کے لیے دوسرا غسل ظہرین کے لیے کہ ان دونون مین جمع یعنی ساتھ اسی غسل اور وضو سے پڑھیگی اور تیسرا غسل مغربین کے لیے اور انمین مین بھی جمع کریگی یعنی اسی ایک ایک طہارت سے دو دو نمازین ایک دوسرے کے بعد ہی بجا لائیگی اور جب مستحاضہ اسطرح اعمال بجا لائیگی تو پاک کے حکم مین ہو جائیگی اور اگر مذکور کے موافق نکریگی تو نماز اسکی صحیح نہو گی اور اگر غسل نکریگی تو روزہ بھی صحیح نہ ہوگا

چوتھی فصل نفاس مین۔ نفاس وہ خون ہے جو لڑکا پیدا ہونے مین عورت کو آتا ہے اور نفاس کی کم مدت کے لیے کوئی حد نہین ہے بس ممکن ہے کہ لحظہ بھر آئے اور ممکن ہے کہ ولادت بے خون کے ہو بس اس صورت مین نفاس نہوگا اور جو خون کہ ولادت سے پہلے آتا ہے وہ استحاضہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دن نفاس کے دس دن اظہر ہین اور اگر کوئی عورت دو بچون کی حامل ہو اور دوسرا بچہ پہلے بچے کے بعد کسی مدت مین جنے تو نفاس کا اعتبار پہلی ولادت سے اور دس دن کا اتمام دوسری ولادت مین ہوگا اور اگر ولادت کے وقت خون نہ آئے اور دسوین دن خون آئے تو دسوان دن نفاس کا قرار پائیگا اور اگر خون ولادت کے بعد نظر آئے اور پھر پاک ہو جائے پھر دسوین دن یا دسوین دن سے پہلے نظر آئے تو یہ دونون اور ان دونون کے درمیان کے دن نفاس کے دن ہین اور نفساء یعنی نفاس والی پر حرام ہین وہ امر جو حائض پر حرام ہین اور مکروہ ہین وہ امر جو اسپر مکروہ ہین اور نفساء کی طلاق صحیح نہین اور نفساء کا غسل حائض ہی کے غسل کی طرح ہے

پانچوین فصل مُردون کے حکمون مین اور یہ پانچ حکم ہین پہلا حکم احتضار یعنی جان کندنی ہے جان کندنی کے وقت مین قبلہ رو کرنا واجب ہے اسطرح پر کہ اُسے قبلہ رخ چت لٹائین کہ اسکا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

منھ اور پاؤن کے تلوے قبلہ کے محاذی ہون اور یہ عمل سب پر واجب کفائی اس معنون سے ہے کہ بعضون کے بجالانے سے اورون کے ذمے سے وجوب ساقط ہوجاتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ عمل مستحب ہے اور سنت ہے کہ اُسے شہادتین یعنی کلمہ کی تلقین کرین اور پیغمبر اور ائمہ علیہم السّلام کے اقرار کی تلقین کرین اور خوشی کے کلمات سُنائین اور اُسے اُسکے نماز پڑھنے کی جگہ پر نقل کرکے لیجائین کہ جہان وہ اکثر نماز پڑھا کرتا تھا اور چراغ اُسکے پاس روشن رکھین اگر رات کو مرے اور اُسکے سامنے کسیکو بٹھالین کہ وہ قرآن کی تلاوت کیا کرے اور جب دم نکلجائے تو اُسکی دونون آنکھین بند کردین اور اُسکے مُنھ کو باندھ دین اور اُسکے دونون پہلوون مین اُسکے دونون ہاتھ لمبے پھیلادین اور اُسے کپڑا یا چادر اڑھادین اور اُسکے اُٹھانے مین جلدی کرین مگر جسوقت اُسکا حال موت مین مشتبہ ہو تو موت کی علامتون کا امتحان کرین یا تین دن صبر کرین اور مردے کے پیٹ پر لوہے کا رکھنا اور اُسکے پاس جنب اور حائض کا جانا مکروہ ہے دوسرا حکم مُردے کا نہلانا واجب کفائی ہے کہ بعض کے کرنے سے اورون سے اُسکا حکم ساقط ہوجاتا ہے اور اسیطرح اُسکا کفنانا اور دفنانا اور اُسپر نماز پڑھنا ہے اور غسل دینے کے لیے سب لوگون سے بہتر وہ شخص ہے جو اُسکا ترکہ لینے مین اولی ہو یعنی میراث مین کوئی اور اُسکے برابر نہو اور جب مُردے کے ولی مرد اور عورت دونون ہون اور مُردہ مرد ہو تو مرد غسل دینے مین عورتون سے اولی ہین اور اگر عورت ہو تو عورتین اولی ہین اور شوہر اپنی زوجہ کے لیے ہر ایک سے سب حکمون مین بہتر ہے اور جائز ہے کہ کافر مسلمان کو غسل دے جبکہ کوئی مسلمان مرد مُردے کے پاس موجود نہو یا کوئی مسلمان عورت اُسکی رشتہ دار محرم موجود نہو اسیطرح کافرہ عورت مسلمان عورت کو غسل دیگی جسوقت کہ کوئی مسلمان عورت موجود نہوگی یا اُسکا رشتہ دار محرم مرد موجود نہوگا مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ اس مسئلہ کو شیخ ابوجعفر طوسی اور شیخ مفید علیہما الرحمۃ نے بیان کیا ہے اور انکا مستند دو حدیثین ہین کہ جنمین مسلمان مرد اور عورت کے مُردے کو کتابی کافر اور کافرہ کے غسل دینے کا جواز وارد ہوا ہے بعضے فقہا نے اس مسئلہ مین شیخین کی پیروی کی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ان دونون حدیثون کی سندین ضعیف ہین اور کافر نجس ہے وہ مسلمان کے غسل دینے کی صلاحیت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین رکھتا ہے اور اسی لیے مصنف علیہ الرحمۃ نے کتاب معتبر مین اس مسئلہ مین توقف کیا ہے اور بے غسل دفن ہو جانا اقرب جانا ہے خلاصہ یہ ہے کہ اگر اہل کتاب کی طہارت کے ہم قائل ہون جیسا کہ بعضے فقیہون کا مذہب ہے تو کافر کے نہلانے کی شاید کوئی وجہ نکل آئیگی اور خدا خوب جاننے والا ہے اور جب کوئی مسلمان عورت نہ ملے تو اُسوقت مین عورت کو وہ مسلمان مرد ننگا جسپر اُس عورت سے نکاح کرنا حرام ہے اسی طرح پردے کی اوٹ سے عورت اُس مرد کو غسل دیگی کہ جس سے نکاح جائز نہین اور مرد اُس عورت کو غسل نہین دے سکتا ہے کہ جسکا وہ محرم نہین ہے مگر یہ کہ وہ عورت لڑکی تین برس سے کم سن کی ہو اور اسی طرح عورت کو اُس مرد کا غسل دینا جائز نہین کہ جسکی وہ محرم نہین مگر یہ کہ وہ مرد لڑکا تین برس سے کم سن کا ہو اور تین برس سے کم لڑکے لڑکی کو مرد و عورت نامحرم ننگا نہلا سکتے ہین اور جو کہ شہادتین کا مظہر ہو گو حق کا معتقد نہو اُسکا نہلانا جائز ہے سوا خارجی اور غالی کے کہ یہ کافر کا حکم رکھتے ہین اور وہ شہید کہ امام علیہ السلام کے سامنے مارا جائے اور معرکۂ قتال مین مرجائے تو اُسے نہ تو غسل دینگے اور نہ کفن دینگے بلکہ انھین کپڑون سے بعد نماز کے دفن کر دینا چاہیے اور اسیطرح وہ شخص ہے کہ شرع مین جسکا قتل کرنا واجب ہوا ہے اور اُسے قتل سے پہلے حکم دیتے ہین کہ غسل میت کرلے یعنی تینون غسل اور حنوط کرلے پھر قتل کے بعد اُسے غسل نہین دیتے ہین جب اعضا مُردے کے بدن کے پائے جائین اگر اُنمین سینہ ہو یا خالی سینہ پایا جائے تو اُسے غسل میت کیطرح غسل دینگے اور کفناوینگے اور نماز پڑھین گے اور دفن کر دینگے اور اگر اُنمین سینہ نہو اور ہڈی ہو تو اُسے تینون غسل دیکر کپڑے مین لپیٹ کر دفن کر دینگے اور اسی طرح وہ بچہ ہے جو ماں کے پیٹ سے گر پڑتا ہے اگر چار مہینے یا زیادہ کا وہ ہوگا تو اُسے تینون غسل دیکر کپڑے مین لپیٹ کر دفن کر دینگے اور اگر مُردے کے اُس پائے ہوئے عضو مین ہڈی نہو تو اُسے کپڑے مین لپیٹنا چاہیے اور دفن کر دینا چاہیے اور غسل دینے کی حاجت نہین اور اسی طرح پیٹ کا گرا وہ بچہ ہے کہ جسمین جان نہ پڑی ہو اور جسوقت مرد کہ مُردے کے پاس نہ کوئی مسلمان اور نہ کوئی کافر موجود ہو اور نہ کوئی محرم عورت ہو تو بغیر غسل اُسے دفن کر دین گے اور اُسکے نزدیک کافر عورت بجا نہ لائیگی اور یہی حکم مسلمان عورت رکھتی ہے جب اُسکے قریب نہ کوئی مسلمان عورت ہو اور نہ کافر عورت اور نہ کوئی مسلمان محرم مرد موجود ہو تو اُسے بھی بغیر غسل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دفن کردینگے اور اُسکے پاس کا فرمرد نہائیگا گو اُسکا محرم بھی ہو اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ کافر مسلمان عورت کا مُنھ ہاتھ دُھلا دینگے اور دفن کردینگے مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ اس روایت پر صحیح مذہب مین عمل نہین کیا گیا ہے اور پہلے مُردے کے بدن سے نجاست دور کرنا واجب ہے پھر آب سدر یعنی بیری کی پتی کے پانی سے غسل دینگے اور غسل کی شروع نیت کے مقارن سر اور گردن دھونے سے کرینگے پھر داہنی طرف پھر بائین طرف دھوئین گے اور کم سے کم اتنی بیری کی پتی پانی مین ڈالین گے کہ اُسپر آب سدر کا اطلاق کرسکین اور بعضے فقیہ کہتے ہین کہ اقل مقدار سات پتیان ہین مترجم جامع الرضوی کہتے ہین شیخ زین الدین علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اسقدر سدر و کافور نہ ڈالنا چاہیے کہ پانی اپنے اطلاق سے نکل جائے پھر آب سدر کے بعد آب کافور سے اُسی طریق سے غسل دینگے پھر خالص پانی سے غسل جنابت کی طرح غسل دینگے اور مُردے کے وضو کروانے مین خلاف ہے اشبہ یہ ہے کہ واجب نہین ہے اور ضرورت کے وقت مین تین غسلون سے کم پر بھی اقتصار جائز ہے اور اگر سدر و کافور میسر نہو سکے تو آب خالص سے ایک ہی مرتبہ غسل دینگے اور بعضے فقیہون نے کہا ہے کہ سدر اور کافور کے نہ ملنے سے غسل ساقط نہین ہوتے ہین بلکہ ہر ایک کے بدلے آب خالص سے غسل دینا چاہیے اور اسمین تردد ہے اور اگر نہلانے مین کھال اُتر جانے کا ڈر ہو جیسے وہ آبلہ زدہ یا جلا ہوا ہو تو اُسے مٹی سے پانی کے استعمال سے عاجز زندون کی طرح تیمم دینگے مسنونہ اعمالِ غسل میت مُردے کو قبلہ رخ تختے پر لٹائین گے اور سایہ مین اُسے نہلائین گے اور اُسکے پانی کے لیے لحد یعنی ایک گڑھا کھود دینگے اور مُردے کے غسل کے پانی کا پیشاب پاخانہ کے گڑھے مین بہانا مکروہ ہے اور پانی پھینکنے والے گڑھے مین بہانا جائز ہے اور سنت ہے کہ اُسکے گلے کے کپڑون کو پھاڑ دین مترجم جامع الرضوی کہتے ہین یعنی وارث کے اذن سے اور اگر وارث کمسن ہو یا موجود نہو تو نہ پھاڑنا چاہیے اور مُردے کے نیچے سے کپڑے اُتارنا چاہیے اور اُسکی شرمگاہ کو چھپائین اور اُسکی اُنگلیان آہستگی سے ملائم کردین اور اُسکے سر کو سدر کے کف سے دھوئین آب سدر سے غسل دینے کے پہلے اور اُسکی شرمگاہ سدر اور اشنان سے دھوئین اور مُردے کے ہاتھون کو غسل کے پہلے نصف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذراع تک دھوئیں اور غسل کو سر کے داہنی طرف سے شروع کریں اور ہر عضو کو تین تین مرتبہ ہر ایک غسل میں دھوئیں اور مُردے کے پیٹ پر ہاتھ کھینچیں پہلے دو غسلوں میں مگر مُردہ حاملہ عورت ہو تو ہاتھ نہ کھینچیں گے اور غسل دینے والا مُردے کی داہنی طرف ہو اور غسل دینے والا اپنے ہاتھوں کو ہر غسل کے ساتھ دھوئے اور تینوں غسلوں سے فراغ کے بعد اُسکے بدن کی تری کپڑے سے پوچھکر خشک کریں اور اپنی دونوں ٹانگوں کے بیچ میں لیکر مُردے کو غسل دینا مکروہ ہے اور مُردے کا بٹھالنا مکروہ ہے اور مُردے کے ناخن کترنا اور اُسکے بالوں میں کنگھی کرنا اور مؤمن کا مخالف کو نہلانا مکروہ ہے بس اگر بے غسل دیے چارہ نہو تو اُسے مخالفوں کی طرح پر نہلائے تیسرا حکم تکفین میت میں واجب ہے کفن کرنا مُردے کا تین پارچوں سے ایک لنگ دوسرا کرتہ تیسرا پارچہ ازار یعنی لفافہ کہ سر تا سر اُسے ڈھانپ لے اور ضرورت کے وقت میسر نہونے پر ایک پارچہ بھی کافی ہے اور کفن کرنا محض ریشم کے کپڑے میں جائز نہیں اور حنوط کرنا مُردے کا واجب ہے یعنی سجدے کے ساتوں عضووں کا مسح جسقدر کافور سے ممکن ہو مگر جہاں کہ مُردہ احرام باندھے ہوگا وہاں نہ چاہیے کہ اور کافور غسل وحنوط میں اُس تک پہنچانا جائز نہیں اور کم سے کم فضیلت میں کافور ایک درم ہے اور اُس سے بہتر چار درم ہے اور اکمل تیرہ درم اور ایک درم کی تہائی ہے اور اگر کافور اور ذریرہ بہم نہو تو سب کا فور اور ذریرہ کے اُسے دفن کردیں اور کافور و ذریرہ کے سوا اُسی اور چیز سے خوشبو کرنا مُردے کا جائز نہیں ذریرہ ایک گھانس خشبودار مشہور ہے مستونہ افعال تکفین کے ایک یہ کہ غسل دینے والا مُردے کو کفن پہنانے سے پہلے غسل کرے یا نماز کے وضو کی طرح وضو کرے دوسرے یہ کہ مرد کے مُردے کیلیے حبرہ عبری زیادہ کریں کہ اُسمیں سنہری نقش نہوں اور اُس سے دوسرا لفافہ بنائیں اور ایک اور پارچہ مُردے کی رانیں باندھنے کو بڑھائیں کہ لمبائی اُسکی ساڑھے تین گز کی ہو اور چوڑان ایک بالشت کی ہو اور ایک طرف بیچ سے پھاڑ کر ازار بند کے مقام پر مُردے کے باندھیں اور باقی کو مُردے کی رانوں پر مضبوط لپیٹ سے لپیٹیں بعد اسکے اُسکی مقعد کی دونوں طرفوں میں کچھ روئی رکھدیں اور اگر یہ ڈر ہو کہ اسکے پیٹ سے مبادا کچھ نکل آئیگا پھر کچھ مضائقہ نہیں اسمیں کہ اُسکے پائخانہ کے مقام کو روئی سے بھردیں اور سنت ہے کہ مرد کیمیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عامہ بھی تحت الحنک کے ساتھ باندھین اسطرح پر کہ مُردے کا سر اُس عمامے سے مضبوط بندھے اور دونوں
سرے عمامہ کے مُردے کے سینہ پر لٹکا دین اور عورت کے کفن مین چاہیے کہ ایک پارچہ سینہ بند عورت
کی چھاتیان باندھنے کو بڑھائین اور ایک دوسری سرتاسری اور عمامہ کے بدلے مقنعہ زیادہ کرین اور
سنت ہے کہ مُردے کا کفن روئی کے کپڑے کا ہو اور جبّے اور کُرتے اور لفافے پر زریرہ چھڑکین اور جبرۂ
عبری لفافے کے اوپر لپیٹین اور کُرتہ لفافہ کے نیچے کرین اور تینوں پارچے یعنی کُرتہ اور دونوں لفافونپر
اور جریدتین پر مُردے کا نام لکھین اور یہ لکھین کہ وہ وحدانیت خدا کی شہادت دیتا ہے اور پیمبر کی حقیت
کی اور ائمہ علیہم السلام کے اسماء بھی لکھین اور بہتر ہے کہ خاک پاک سے لکھا جائے اور اگر ممکن نہ ہو تو
انگلی سے لکھین اور اگر جبرہ عبری بہم نہو تو اسکے بدلے سفید کپڑا لین کہ دوسرا لفافہ ہو اور مُردے کے
کفن کو اُسیکے کفن کے تاگون سے سیین اور آب دہن سے اُن تاگون کو تر نہ کرین اور رکھین اُس
مین دو جریدے شاخ خرما کے اور اگر وہ نملے تو بیری کی لکڑی کے اور جو وہ بھی نہ ملے تو بید کی اور نہین تو
ہر درخت کی لکڑی کے اور ایک جریدے کو داہنی طرف سے چنبر گردن تک کہ وہ چنبر گردن کے پوست سے
ملاصق ہو اور دوسرا جریدہ بائین طرف سے کُرتے اور سرتاسری کے بیچ مین ہو اور کافور کو ہاتھ پر
گھسین اور جتنا کافور سجدے کے ساتون اعضا سے بڑھے اُسے سینہ پر رکھدین اور لفافہ کی داہنی
طرف کو مُردے کی بائین طرف اور بائین کو داہنی طرف کرین اور مُردے کو کتان کے کپڑے کا کفن
دینا مکروہ ہے اور مکروہ ہے سلے کفن مین آستینین لگانا اور اگر کفن پرانے کپڑے کا بنائین کہ وہ
آستین دار تھا تو مضائقہ نہین اور مکروہ ہے کفن پر روشنائی سے لکھنا اور مُردے کی آنکھون مین اور
کانون مین کچھ کافور ڈالدین تین مسئلے پہلا مسئلہ جب کفنانیکے بعد مُردے کی کوئی نجاست نکل پڑے
بس اگر اُسکے بدن سے ملاقی ہو تو اُسے پانی سے دھوئین اور اگر کفن سے ملاقی ہو تو اُسے دھوئین
مگر جب قبر مین رکھ چکین تو اس صورت مین قینچی سے موضع نجاست کو کفن مین سے کاٹ لینگے
یہ اُردو مترجم کہتا ہے کہ صحیح مذہب پر یہان دھونا بھی واجب ہے گو قبر مین بھی رکھ چکے ہون مگر
جب غسالہ سے بچاو انہایت شاق ہو تو اُس صورت مین سے نجاست کی مقدار بھر کتر لین گے
اگر ہتک مُردے کی اور کھلجانا نہ لازم آئے نہین تو اُسی حال پر چھوڑ دینگے۔ اور بعضے فقیہ کہتے
ہین کہ قبر مین رکھنے سے پہلے بھی کتر لینا کفن کا واجب ہے اور پہلا قول صاحب شرائع کے نزدیک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہتر ہے دوسرا مسئلہ زوجہ کا کفن اُسکے شوہر پر واجب ہے گو عورت مالدار بھی ہو لیکن واجبی کفن پر زیادتی لازم نہین مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ جن جن کا نفقہ حالت حیات مین جیسے لونڈی غلام جورو وغیرہ واجب ہے اُنکو کفن دینا بھی واجب ہے اور مردے کا کفن اُسکے اصل متروکے سے نکالینگے اور دین اور وصیتون پر مقدم کرینگے اور اگر اُسکے لیے کفن نہوگا تو ننگا دفن کردیا جائیگا اور مسلمانون پر کفن دینا واجب نہین بلکہ سنت ہے اور اسیطرح وہ ہے جو غسل میت کے لیے مثل کافور وسدر وغیرہ کے درکار ہے تیسرا مسئلہ جب مردے کی کوئی چیز اُسکے بال اور جسم سے گر پڑے تو واجب ہے کہ اُسی کے ساتھ اُسکے کفن مین رکھدین

چوتھا حکم مردے کے دفن کرنے مین اور اُسکے کئی مقدمے ہین کہ وہ سب کے سب سنت ہین پہلا مقدمہ جنازے کے ساتھ چلنے والون کو جنازے کے پیچھے چلنا یا دو طرفون مین سے ایک طرف چلنا مستحب ہے دوسرا مقدمہ جنازے کی تربیع کرین اور شروع جنازے کے آگے سے کرین اور تربیع کی ابتدا جنازے کے آگے کی داہنی طرف سے ہوتی ہے پھر بائین طرف تک دورہ کرکے جاتے ہین اور تربیع سنت ہے اور سنت ہے کہ مؤمنون کو مؤمن کے مرنیکی اطلاع کرین اور جو شخص جنازہ دیکھے اُسے یہ کہنا سنت ہے الحمد للہ الذی لم یجعلنی من السواد المخترم یعنی ساری تعریفین ایسے خدا کے لیے ہین کہ جسنے مجھے مردہ شخص سے نہین قرار دیا ہے اور جب قبر کے پاس تک جنازہ پہونچے تو سنت ہے کہ اُسے زمین پر رکھدین اور اگر مردہ عورت ہو تو قبلہ رخ اور اُٹھائین مردے کو اور تین مرتبے مین قبر تک پہونچائین اور اُتارین اُسے قبر مین اگر مرد ہو تو پہلے سر کی طرف سے اور اگر عورت ہو تو چوڑان سے اور اترے قبر مین وہ شخص کہ شانہ ہلائیگا ننگے پاؤن اور اپنے بند کھولے اور مکروہ ہے اقربا کو مردے کا قبر مین اُتارنا مگر یہ کہ مردہ عورت ہو اور سنت ہے کہ مردے کے قبر مین اُتارنے کیوقت دعائے ماثورہ پڑھے دفن میت کی واجب امر اور کئی امر سنت ہین واجب ہے کہ مردے کو قدرت ہوتے پر زمین مین گاڑین اور جو کہ کشتی پر سفر دریا مین مر جائے تو اُسے سنگین کرنا چاہیے یا کسی برتن مین مثل شورہ وغیرہ کے چھپانا چاہیے قدرت ہونے پر اور خشکی پر پہونچنا ممکن نہونے پر داہنی کروٹ لٹانا چاہیے اور قبلہ رخ دریا مین ڈالدینا چاہیے مگر یہ کہ عورت غیر مسلمہ کا مردہ ہو اور اُسکے پیٹ مین مسلمان کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بچہ ہو تو اس صورت مین اسکی قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے دریا مین ڈالدینگے تاکہ بچے کا منھ قبلہ کیطرف رہے کیونکہ بچے کا منھ مان کے پیٹ مین اسکی پشت کی طرف ہوتا ہے **دفن کے مسنونات** مرد کے لیے قبر قد آدم یا آدمی کے چنبر گردن تک یعنی ہنسلی تک کھودنا چاہیے **مترجم** جامع الرضوی کہتے ہین کہ فقہانے کہا ہے کہ قبر کو ایک گز سے زیادہ گہرا کرنا مکروہ ہے اور چاہیے کہ قبر کے لیے ایک لحد قبلہ رخ بنائین اور اسکے بعد کفن کو سر اور پیرون کی طرف سے کھولدین اور کچھ خاک پاک اسمین رکھدین اور تلقین کرین اور مغفرت کی دعا کرین پھر قبر مین کچی اینٹین چن دین اور پائین قبر سے اترا ہوا شخص نکل آئے اور موجود لوگ مٹی پشت دست سے ڈالین اس حال سے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے جائین یعنی ہم بیشک خدا کی طرف سے ہین اور بیشک ہم اسی کی طرف پھر جانے والے ہین اور چار انگل قبر کو اونچا کرین خواہ وہ چارون ملی ہوئی ہون خواہ کشادہ ہون اور بعضے فقہانے بالشت بھر تک بلند کرنے کو کہا ہے اور قبر کو چوکھنٹا بنائین اور قبر پر پانی سر کیطرف سے چھڑکین اور تمام قبر کے گرد پھرائین پھر اگر پانی رہے تو اسے بیچون بیچ قبر پر ڈال دین اور قبر پر ہاتھ رکھین اور اسکے لیے رحمت طلب کرین اور ولی میت تلقین کرے آواز بلند سے لوگون کے پھر جانے کے بعد اور اولیاے میت کی تعزیت سنت ہے خواہ دفن کے پہلے ہو خواہ بعد ہو اور یہی کافی ہے کہ صاحب تعزیت اسے دیکھلے اور قبر کا فرش لگا دینا مکروہ ہے مگر ضرورت کے وقت اور مکروہ ہے کہ قرابتی مٹی دین اور گچکاری قبر کی مکروہ ہے اور تازہ کرنا پرانی قبرون کا مکروہ ہے اور دو مردون کا ایک قبر مین رکھنا اور ایک شہر سے دوسرے شہر مین مردے کا لیجانا مگر مشاہد مشرفہ کی طرف اور تکیہ کرنا قبر پر اور رستہ چلنا قبر پر مکروہ ہے **پانچوان حکم** لواحق مین ہے اور اسمین چار مسئلے ہین۔

پہلا مسئلہ حرام ہے قبر کا نبش یعنی کھولنا اور جائز نہین مردے کا نکالنا دفن کے بعد **مترجم** جامع الرضوی کہتے ہین کہ کھولنا قبر کا حرام ہے مگر کئی جگہ پہلی جسوقت کہ مردہ خاک ہو جائے تو جائز ہے کہ دوسرے مردے کے دفن کے لیے قبر کو کھود دین اور اس امر کو قرینون سے دریافت کر سکتے ہین اور حصول ظن کافی ہے دوسرے جسوقت غصبی زمین یا مشترک مین دفن ہو اور شرکا راضی نہون تو باعث ہتک حرمت مردہ ہو قبر کو کھولین گے تیسری جب کفن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مُردے کی غصبی کفن مین ہوئی ہو اور مالک راضی نہو چوتھی جب قبر مین کوئی چیز قیمتی عادت کے موافق
گر پڑی ہو تو جائز ہے کہ قبر کو کھود کر اُسے نکال لین پانچوین کھودنا قبر کا اُسکے دیکھنے کے لیے جس وقت
کہ ضروری ہو اُن امور کے واسطے سے کہ جو اُسکی موت پر مرتب ہون مثل زوجہ کے عدہ رکھنے کیلیے
اور اُس مُردے کے ترکے کی تقسیم کے لیے اور اُسکے کفیل کی خلاصی کے لیے اور مثل اُنکے جو ہون
اور یہ اُس صورت مین ہے جبکہ یہ معلوم نہو کہ ایسا تغیر ہو گیا ہے کہ پہچانا نجائیگا چھٹی بعضے فقہا
نے کہا ہے کہ بے غسل یا بے قبلہ رخ دفن ہو گیا تو اُسمین کھودنا جائز نہونا زیادہ صحیح ہے ساتوین
جب چاہین کہ کسی مشہد متبرک کی طرف نقل کرین تو اسمین فقہا کے دو قول ہین اور جواز کے قول
کو زیادہ قوت ہے مگر اس شرط سے کہ مُردے کا ایسا حال نہو کہ قبر کے کھودنے سے اُسکی ہتک ہو
اور مثل اُسکے لازم آئے جیسا کہ محقق محشی نے خرابی ہوا وغیرہ کو کہا ہے اور کپڑے پھاڑنا کسی کے
غم مین جائز نہین ہو مگر باپ یا بھائی کے غم مین مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے کہا ہے
کہ یہ حکم مردون کے حق مین ہے اور عورتون کو جائز ہے کہ عزیزون کی مصیبت مین کپڑے پھاڑین
اور لوامع مین جناب امام حسین علیہ السلام کی تعزیت مین کپڑے پھاڑنا اور مُنھ پر طمانچے مارنا جائز
ہے جیسا کہ حدیثون مین وارد ہوا ہے دوسرے شہید کو اُسکے کپڑون مین دفن کرین اور پوستین اور
دونون موزے نکال لینا چاہیے خواہ اُن تک خون پہونچا ہو خواہ نہ پہونچا ہو اور یہی اظہر ہے اور
فرق اسمین نہین خواہ لوہے کے زخم سے مرا ہو خواہ بے لوہے کی ضرب سے تیسرے بچے اور
بڑی کا حکم شہید ہونے پر بالغ اور عاقل کا ہے چوتھے جب بچہ ماں کے پیٹ مین مر جائے اور
درست نہ نکلے تو اُسے ٹکڑے ٹکڑے کرکے نکال لین اور اگر ماں مر گئی ہو اور بچہ پیٹ مین جیتا ہو
تو پیٹ چیر کر بچے کو نکال لین اور موضع شگاف مین ٹانکے لگادین سنتی غسل مشہور اٹھائیس
غسل سنتی ہین سولہ غسل وقتون کے لیے ہین ایک اُنمین سے جمعہ کے دن کا غسل ہے اور
اُسکا وقت طلوع صبح سے زوال آفتاب تک ہے اور جتنا زوال سے قریب واقع ہو اُتنا بہتر ہو
اور جمعہ کے غسل مین تعجیل بھی جائز ہے یہانتک کہ جمعرات کو تقدیم کی نیت سے کرلے اور یہ تقدیم
اُس شخص کے لیے ہے کہ جو جمعہ کو پانی نہ پانے کا ڈر رکھتا ہو اور ہفتہ کے دن جمعہ کے غسل کی قضا
جائز ہے اور چھ غسل رمضان مبارک مین ہین ایک رمضان کی پہلی شب مین دوسرا پندرھوین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شب مین تیسرا سترھوین شب مین چوتھا اُنیسوین شب مین پانچوان اکیسوین شب مین چھٹا تیئیسوین شب مین اور ایک غسل شب عید کا اور دو غسل دونون عیدون کے اور غسل عرفے کے دن کا اور رجب کی پندرھوین کا غسل اور ستائیسوین کا غسل اور شعبان کی پندرھوین کا غسل اور عید غدیر کے دن کا غسل اور مباہلہ کے دن کا غسل ہے اور سات غسل کامون کے لیے ہین ایک احرام باندھنے کا غسل ہے اور دوسرا زیارت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کا تیسرا ائمہ علیہم السلام کی زیارت کا چوتھا پورے گہن کے نماز کی بے پروائی کرنے کا غسل نماز کی قضا بجا لانیکے وقت مین ہو اور یہی اظہر ہے پانچوان توبہ کے لیے خواہ بدکاری سے توبہ ہو خواہ کفر سے چھٹا نماز حاجت کے لیے ساتوان استخارے کے لیے اور پانچ مکان کے لیے ہین ایک حرم کعبہ مین داخل ہونے کے لیے دوسرا کعبہ کی مسجد مین جانیکے لیے تیسرا کعبہ معظمہ مین جانے کے لیے چوتھا مدینہ منورہ مین جانیکو پانچوان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی مسجد مین داخل ہونے کے لیے ہے چار مسئلے پہلا مسئلہ جو غسل کہ مکان کے لیے مستحب ہے تو اُسے اُسمین جانے سے پہلے بجا لانا چاہیے اور اسیطرح سے جو غسل جس کام کے لیے ہے اُسے اُس سے پہلے اور جو جو وقت کے لیے ہے اُسے اُسوقت کے آنے سے پہلے کرنا چاہیے دوسرا مسئلہ جب کئی سُنتی غسل جمع ہون تو ہر ایک کو الگ الگ بجا لانا چاہیے اور ایک غسل قربت کی نیت سے کافی نہین جبتک کہ اُس غسل کے سبب کا قصد نکریگا اور بعضے فقیہ کہتے ہین جب سُنتی غسلون کے ساتھ واجبی غسل جمع ہو جائے تو واجبی غسل کا بجا لانا سُنتی غسلون سے کفایت کر دیتا ہے اور کافی نہونا اولی ہے تیسرا اور چوتھا مسئلہ بعضے فقیہون نے کہا ہے کہ جو شخص مصلوب کے دیکھنے کا قصد کرے اور عمداً اُسپر تین دن گذرنے کے بعد جائے تو اُس جانے والے پر واجب ہے کہ غسل کرے مترجم جامع الرضوی کہتے ہین خواہ وہ مصلوب شرعی ہو خواہ غیر شرعی ہو یہ غسل اُسکے احترام کے لیے نہین بلکہ عقوبت کے لیے ہے جیسا کہ من لایحضرہ الفقیہ مین رئیس محدثین نے فرمایا ہے اور اُردو مترجم کہتا ہے کہ مصلوب وہ ہے جو دار پر چڑھایا جاتا ہے اور اسیطرح مولود کے اولیاء کو مولود کا غسل دینا واجب ہے اور اظہر ان دونون غسلونمین استحباب ہے۔

رکن تیسرا خاکی طہارت مین اور اسمین کلام چار طرفون پر موقوف ہے پہلی طرف اُن چیزونمین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جنکے ہونے سے تیمم درست ہوتا ہے اور اُنکی کئی قسمین ہین پہلی قسم پانی کا نہونا ہے اور اس صورت مین پانی کی تلاش واجب ہے پس اگر زمین صاف اور برابر ہے تو چارون طرفون مین ہر ایک طرف دو تیر کے پرتاب بھر پانی کی تلاش مین جانا چاہیے اور اگر زمین ناہموار اور سنگلاخ ہے یا درختون سے بھری تو ہر ایک طرف ایک تیر کے پرتاب بھر جانا چاہیے اور اگر یہ نکرے اور نماز کا وقت تنگ ہوجائے تو خاطی ٹھہریگا اور اُسکا تیمم اور نماز دونون اظہر پر صحیح ہین اور فرق نہین ہے اس امر مین کہ پانی ملتا ہی نہ ہو یا ملتا تو ہو مگر طہارت کی مقدار بھر نہو دوسری قسم کسی مانع کے سبب سے پانی تک نہ پہونچنا ہے پس جسکے پاس پانی کی قیمت نہو اُسکا حکم پانی نہ پانے والے کا حکم ہے اور یہی حکم اُس شخص کا ہے کہ جسے پانی قیمت سے ملسکتا ہے اور اُسکے پاس قیمت بھی ہو مگر اُسوقت مول لینا اُسے مضر ہے اور اگر مول لینا اُسوقت مضر نہو تو مول لے لینا اُسے لازم ہے گو وہ قیمت معمولی قیمت سے کئی گنی ہو اور اسی طرح کلام پانی نکالنے کے آلات ڈول رسی وغیرہ مین ہے تیسری قسم خوف ہے تیمم کے جائز ہونے مین کوئی فرق نہین ہے اسمین کہ چور کا ڈر ہو یا درندون کا خوف ہو یا مال کے ضائع ہونے کا ڈر ہو اور اگر پانی کے استعمال مین سخت مرض کا یا جلد کے پھٹنے کا ڈر ہو تو اس صورت مین اُسے تیمم کرنا جائز ہے اور یہی حکم اُس شخص کا ہے کہ جسکے ساتھ پانی تو ہو مگر یہ ڈر ہو کہ اگر اُسے وضو مین خرچ کر ڈالیگا تو پیاسا رہیگا مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ شرح قواعد مین تیمم کے جواز کے سببون کی تفصیل کی ہے اور اُن مین سے ظالم کے قید کر لینے کا حقدار کے حق مانگنے کا ڈر کہ جس کی ادا سے عاجز ہو اپنے یا اپنے ساتھی کی پیاس کا خوف اپنی یا اور کی ناموس کا خوف تھوڑے یا بہت مال کے تلف ہونے کا ڈر محترم جانور مثل گھوڑے وغیرہ کے پیاسے رہنے اور تلف ہونے کا ڈر ہے نہ ایسے جانور کہ مثل کتے اور سؤر کے ہون اور پیاس کا ڈر اس سے عام ہے کہ ضعف اور ناتوانی کا مستلزم ہو یا کسی مرض کا موجب یا زیادتی کا سبب ہو یا سفر مین چلنے سے باز رکھے اور جان کا ڈر یا کسی عضو کا خوف ہے اور بعضے فقیہ کہتے ہین کہ پانی کے استعمال سے نماز کے وقت مین تنگی ہونے پر پانی موجود ہونے مین تیمم جائز ہے مگر یہ قول ضعیف کیا گیا ہے اور شیخ علی رح نے کہا ہے کہ اگر جلد پھٹنے کا ڈر فاحش نہو تو تیمم جائز نہین دوسری طرف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُس چیز مین کہ جس سے تیمم کرسکین اور وہ ایسی چیز ہے کہ جسپر مٹی کا نام صادق آتا ہے اور تیمم کرنا چونے کی مٹی سے جلانے سے پہلے اور گچ کی زمین سے اور قبر کی خاک اور تیمم کی ہوئی مٹی سے جائز ہے مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ خاک قبر سے مراد یہان وہ خاک ہے جو مُردے کے بدن سے ملاصق ہے اور اُسپر نجاست کا حکم نہین ہوسکتا ہے کیونکہ تیمم کا جائز ہونا اور کسی مٹی سے بیان کا محتاج نہین مقصود مصنف کا یہی ہے کہ مُردے کے بدن سے ملی ہوئی خاک پر احتمال نجاست سے نجاست کا حکم نہین کرسکتے ہین مگر یہ کہ مردے کو غسل نہ دیا ہوا ور نجس ہو اور اگر مُردے کا بدن مستحیل ہوکر خاک ہوجائے تو خاک کا حکم رکھتا ہے اور غصبی خاک سے تیمم صحیح نہین اور نہ نجس خاک سے اور نہ کیچڑ سے مٹی موجود ہونے پر اور جب کسی معدنی چیز سے مٹی ملجائے اگر خاک اُسے مستہلک کرکے اُسپر غالب آجائے تو اُس سے تیمم کرنا جائز ہے اور نہین تو نہین اور شورہ زار زمین پر اور ریت پر تیمم جائز نہین اور اونچی زمین پر تیمم کرنا مستحب ہے اور اگر خاک نہ مل سکے تو کپڑون کی اور زین کے نمدے کی اور گھوڑے کی یال کی گرد سے تیمم کرے اور اگر یہ بھی نہو تو کیچڑ سے تیمم کرے مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ کیچڑ سے تیمم کرنے کے طریق مین علما نے اختلاف کیا ہے شیخین فرماتے ہین کہ دو ہاتھ اپنے کیچڑ مین چھوڑے پھر اپنے دونون ہاتھون کو آپس مین ملے اور تیمم کرے اور بعضے کہتے ہین کہ دونون ہاتھ اپنے کیچڑ مین چھوڑے اور صبر کرے کہ وہ کیچڑ ہاتھون پر سوکھ جائے اور اُس سے تیمم کرے اور کہا گیا ہے کہ اگر کیچڑ نہو گی تو نماز ساقط ہوجائیگی اسلیے کہ نماز کی شرط طہارت ہے واذا فقد الشرط فقد المشروط کذا فی المدارک یعنی اور جسوقت کہ نہین پائی جاتی ہے شرط تو نہین پایا جاتا ہے مشروط جیسے مدارک مین ہے۔ تیسری طرف تیمم کی کیفیت کے بیان مین۔ نماز کا وقت داخل ہونے کے پہلے تیمم کرنا صحیح نہین اور اُسوقت مین صحیح ہے کہ جسوقت نماز کا وقت تنگ ہو اور وقت کی گنجایش مین تیمم جائز ہے یا نہین اسمین تردد ہے اور احوط یہ ہے کہ وسعت وقت کی صورت مین تیمم نہ کرے اور تیمم مین نیت اور فارغ ہونے تک ہمیشہ حکم نیت مین رہنا واجب ہے اور ترتیب واجب ہے اسطرح پر کہ پہلے اپنے دونون ہاتھ زمین پر مقارن نیت کے مارے پھر اُن دونون ہاتھون سے اپنی پیشانی کا مسح سر کے بال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُگنے کی جگہ سے ناک کے کنارے تک کرے پھر داہنے ہاتھ کے ظاہر کا مسح بائین ہاتھ کے باطن سے پھر بائین ہاتھ کے ظاہر کا مسح داہنے ہاتھ کے باطن سے کرے اور بعضے فقیہ کہتے ہین کہ سارے مُنھ کا اور دونون ہاتھون کا کُہنیون تک مسح کرے اور پہلا قول اظہر اور کافی ہے اور وضو کی بدل کے تیمم مین ایک ضربت مُنھ اور ہاتھون کے لیے ہے اور غسل کے بدل مین دو ضربتین ہین اور بعضے کہتے ہین کہ دونون تیممون مین دو دو ضربتین چاہیے اور بعضے کہتے ہین کہ دونون تیممون مین ایک ہی ضربت ہے اور اظہر پہلی تفصیل ہے اور اگر دونون ہتیلیان کسی کی کٹی ہونگی تو اُن دونون کا مسح ساقط ہو جائیگا فقط پیشانی کے مسحے پر اقتصار کریگا اور اگر تھوڑی تھوڑی کٹی ہونگی تو باقیون پر مسح کریگا مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ ہتیلیان کٹے ہوے کو پیشانی کے مسحے پر اکتفا کرنے کو شیخ علی بن ح نے کہا ہے اور یہ دو طریقون سے ہوسکتا ہے ایک تو یہ ہے کہ پیشانی خاک پر ملے دوسرا یہ کہ بند دست کو خاک مین بھر کر اُس سے پیشانی کا مسح کرے اور واجب ہے کہ مذکور مواضع کا پورا پورا مسح کرے پھر اگر کسی موضع مین سے کچھ کا مسح کرے اور کچھ کا نکرے تو تیمم باطل ہے اور مستحب ہے زمین پر ہاتھ مارنے کے بعد دونون ہاتھون کو جھاڑے اور اگر تیمم کرے اور اُسکے بدن پر اعضائے تیمم کو چھوڑ کر کوئی نجاست ہو تو بھی اُسکا تیمم صحیح ہے جیسا کہ اگر پانی سے طہارت کرے اور اعضائے وضو چھوڑ کر کہین اُسکے بدن پر نجاست ہو لیکن تیمم مین وقت نماز کی تنگی معتبر ہے کہ اُس صورت مین بدن کے اجزائی نجاست کے ساتھ تیمم جائز ہے مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ بدن سے نجاست کا چھڑانا بھی اُسوقت معفو ہے اسلیے کہ تنگی وقت اس سے عبارت ہے کہ تیمم اور نماز بجا لانے بھر کے وقت سے بڑھکر نہو اور وسعت وقت کی صورت مین پہلے ازالہ نجاست کا کریگا پھر تیمم کریگا اور اگر پہلے تیمم کریگا تو تنگ وقت مین نہ واقع ہوگا اور یہ مسئلہ وسعت وقت مین تیمم نہ جائز ہونے پر متفرع ہے جیسا کہ بعض فقیہون نے کہا ہے چوتھی طرف تیمم کے حکمون مین اور وہ دس حکم ہین پہلا حکم جو تیمم سے نماز پڑھیگا وہ اعادہ نہ کریگا خواہ حضر مین ہو خواہ سفر مین اور بعضے کہتے ہین کہ جو شخص اپنے کو عمداً جنب کرے پھر پانی کے استعمال مین جان سے ڈرے تو تیمم کریگا اور نماز پڑھیگا اور ازالۂ عذر پر اعادہ کریگا اور جسکا وضو مسجد جامع مین ٹوٹ جائے اور لوگون کے انبوہ جام کے مارے وہان سے باہر نہ آسکے نماز تیمم سے بجا لائیگا پھر باہر نکلنے پر اعادہ کریگا اور اسیطرح جو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ شخص ہے کہ جسکے بدن پر کوئی نجاست ہو اور پانی تھوڑا ہو کہ ازالۂ نجاست کرے تو اُسی حالت مین نماز پڑھیگا اور اُسکے بعد اعادہ کریگا اور اظہر انمین اعادہ نہ کرنا ہے دوسرا حکم مصلی پر واجب ہے کہ پانی کی جستجو کرے پھر اگر جستجو نکرے اور نماز تیمم سے پڑھ لے پھر پانی اپنے ساز و سامان مین یا اپنے ساتھی کے سامان مین پانی پائیگا تو اعادہ نماز کا کریگا تیسرا حکم جو کہ پانی نپائے اور نہ وہ چیز کہ جس سے تیمم کرسکے قید اور نجس جگہ مین ہونے سے تو بعضے فقیہ کہتے ہین کہ بے وضو اور بے تیمم نماز پڑھ لیگا اور پھر اعادہ کریگا اور بعضے کہتے ہین کہ نماز مین تاخیر کریگا یہانتک کہ عذر برطرف ہو جائے پھر اگر نماز کا وقت جاتا رہیگا تو قضا کریگا اور یہان ایک اور مذہب ہے اور وہ یہ ہے کہ اس صورت مین نماز ادا اور قضا معاف ہے اور یہی اشبہ ہے چوتھا حکم نماز مین داخل ہونے سے پہلے پانی پا جائیگا تو تیمم جاتا رہیگا وضو کریگا اور نماز پڑھیگا اور اگر نماز پڑھ لینے کے بعد پانی پائیگا تو اعادہ واجب نہوگا اور اگر نماز کے درمیان مین پانی پائیگا بعضون نے کہا ہے کہ نماز سے پھر پڑیگا اور وضو کریگا اگر رکوع سے پہلے پائیگا اور بعضے کہتے ہین کہ نماز کو پورا کریگا گو فقط تکبیر احرام کہہ چکا ہو گا اور نماز کو نہ توڑیگا اور یہی اظہر ہے پانچوان حکم جو پانی سے طہارت کرنیوالیکو مباح ہوتا ہے وہی تیمم کرنیوالیکو مباح ہوتا ہے چھٹا حکم جہان کہ مُردہ اور صاحب حدث اصغر اور جنب جمع ہون اور وہان پانی اتنا ہی ہو کہ انمین سے ایک کی طہارت کو کفایت کرتا ہو اس صورت مین اگر وہ پانی ان تینون مین سے ایک کی ملک ہوگا تو اُسی سے مخصوص رہیگا اور اگر تینون کی ملک ہو یا اُسکا کوئی مالک ہی نہو یا مالک ہو کہ وہ تینون کو بخشتا ہو تو اِس صورت مین بہتر یہ ہے کہ وہ پانی جنب کو دین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مُردے کو دین اور انمین تردد ہے ساتوان حکم جب جنب تیمم غسل کے بدلے کرے اور حدث صادر ہو تو اعادہ تیمم کا کریگا خواہ وہ حدث اصغر ہو خواہ اکبر ہو آٹھوان حکم جب پانی کے استعمال کی قدرت بہم ہوتی ہے تیمم ٹوٹ جاتا ہے اور نماز کے وقت کے گذر جانے سے نہین ٹوٹتا ہے جبتک حدث صادر نہ ہو یا پانی بہم پہونچے نوان حکم جسکے بعضے عضوون مین مرض ہو کہ اُس سے اُنکے دھونے پر قادر نہ ہو اور اُنکے مسح پر بھی قدرت نرکھتا ہو تو اُسے جائز ہے کہ تیمم کرے اور جائز نہین کہ بعض عضونکو دھوئے اور بعضون کو نہ دھوئے اور بے دھوئے عضو کے بدلے تیمم کرے مترجم جامع الرضوی کہتے ہین یہ شافعی پر رد ہے کہ وہ یہ کہتے ہین کہ جسکے بعضے عضو صحیح اور بعضے بیمار ہون تو اُسے چاہیے کہ اچھون کو دھوئے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیمارون کے بدلے مین تیمم کرے اور شیخ علی علیہ الرحمہ کہتے ہین کہ اگر پورا پورا مغسول یا ممسوح بیمار ہو تو وضو اور غسل کے بدلے تیمم کرے اور اگر کچھ عضو مین سے مریض ہو تو واجب ہے کہ اُسکے اطراف کو دھوئے کہ وہ بیمار نہون اور مرض کے مقام پر اگر جبیرہ ہو تو اُسپر مسح کرے اور پانی موجود ہونے پر نماز جنازہ کیلیے سُنت نیت سے تیمم کرنا جائز ہے اور نماز جنازہ کے سوا کوئی اور نماز اس تیمم سے پڑھنا جائز نہین۔

چوتھا رکن نجاستون اور اُنکے حکمون کے بیان مین۔ قول نجاستون مین نجاستین دس ہین۔ پہلی دوسری پیشاب پائخانہ اُس جانور کا کہ جسکا گوشت نہ کھایا جاتا ہو اس شرط سے کہ نفس سائلہ یعنی جہندہ خون رکھتا ہو خواہ اُس جانور کی جنس حرام ہو جیسے شیر بلی ہے خواہ اُسے حرمت عارض ہوئی ہو جیسے نجاست خوار مرغ گائے ہے اور خون جہندہ نہ رکھنے والے حرام گوشت جانور کے پیشاب اور فضلے مین تردد ہے اور ایسیطرح خانگی مرغ جو نجاست خوار نہو اُسکی بیٹ مین تردد ہے اظہر طہارت ہے تیسری منی ہے اور وہ نجس ہے جس حیوان کی کہ ہو خواہ اُسکا گوشت کھایا جاتا ہو خواہ نکھایا جاتا ہو اور جہندہ خون نہ رکھنے والے جانور کی منی مین تردد ہے اور طہارت اشبہ ہے چوتھی مرا جانور اور مردہ جانورون مین سے نجس نہین مگر جو خون جہندہ رکھتے ہین اور جو جانور مرنے سے نجس ہو جاتا ہے تو جو ٹکڑا اُس حیوان کے جسم سے کاٹ لینگے گو وہ جانور زندہ بھی ہو تو بھی یہ ٹکڑا نجس ہیگا اور اُسپے مرے مین سے وہ چیزین پاک ہین کہ جنمین حیات کی سرایت نہین ہوتی جیسے بال اور ہڈیان ہین مگر یہ کہ وہ جانور نجس العین کتے سؤر کافر کی طرح ہو تو اُسکے بال اور ہڈیان بھی اظہر نجس ہین اور غسل واجب ہے اُس شخص پر جو آدمی کے مُردے کے کسی عضو کو تینون غسلون کے پہلے اور موت سے سرد ہونے کے بعد اپنے کسی عضو کو چھوائے اور یہی حکم ہے اُس عضو کے ٹکڑے کا جو آدمی کے بدن سے کاٹ لیا جائے گو حالت حیات مین کاٹا ہو اس شرط سے کہ اُس ٹکڑے مین ہڈی ہو اور واجب ہے ہاتھ دھونا اُس شخص پر جو آدمی کے کسی کٹے ٹکڑے کو مس کرے کہ جسمین ہڈی نہو یا مس کرے غیر آدمی کے سوا اُس مُردہ جانور کو کہ جہندہ خون رکھتا ہو اور پانچوین نجاست خون اُس ذی روح کا ہے کہ جسکے لیے جہندہ خون ہے اور جس جانور کا خون بوند بوند نکلے جیسے مچھلی چھپکلی وغیرہ ہے تو اُسکا خون نجس نہین چھٹی ساتوین کتا اور سؤر ہے اور یہ دونون نجس العین ہین اور انکا لعاب دہن بھی نجس ہے اگر کتا کسی مادہ جانور سے جفتی کھائے اور اُس سے بچہ پیدا ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو اُس بچے کو دیکھنا چاہیے کہ کونسا نام اُسپر صادق آتا ہے پھر جس کا نام اُسپر صادق آئیگا اُسیکا حکم رکھیگا اور کتے اور سؤر کے سوا جانوروں میں سے کوئی نجس عین نہیں اور لومڑی اور خرگوش اور چھپکلی میں تردد ہے اور اظہر طہارت ہے آٹھوین نجاست نشہ والی چیز اصل مین بہتی ہوئی چیز جیسے انگور اور خرمے وغیرہ کی شراب ہے اسکی تنجیس مین بعضے علما نے خلاف کیا ہے اظہر نجاست ہے اور مسکر یعنی نشہ والی چیز کے حکم مین انگور کا شیرہ ہے جسوقت کہ جوش کھائے یعنی اُس کے اجزا نیچے کے اوپر آجائین اور گاڑھا پڑجائے غلیان کے سبب سے گو نشہ نہ کرے مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ شہید علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ بمجرد غلیان غلظت اُسمین آجاتی ہے گو محسوس نہو اور صاحب شرائع نے اپنی بعضی کتابون مین کہا ہے کہ شیرۂ انگور فقط غلیان سے حرام ہوجاتا ہے اور نجس نہین ہوتا ہے جبتک غلظت نہین پیدا کرتا ہے اور فقط غلیان پر بھی احوط اجتناب ہے اور غلیان عام ہے کہ دھوپ سے ہو یا آگ سے ہو یا آپ سے آپ جوش آجائے نوین نجاست فقاع ہے اور اسکی علماء نے تفسیر جَو کی شراب سے کی ہے کہ اُسے جَو کے پانی سے بناتے ہین دسوین نجاست کافر ہے اور کافر وہ شخص ہے جو مسلمانی سے خارج ہے یا وہ ہے کہ ملت اسلام مین ہو اور کسی کا ضروریات اسلام مین سے منکر ہوجائے مثل خارجیون کے اور غالیون کے اور پسینے مین اُس شخص کے جو حرام سے جنب ہوا ہے اور نجاست خوار اونٹ کے پسینے اور سب جانورون کے پسینون مین خلاف ہے اور اظہر طہارت ہے اور ان دس چیزون کے سوا کوئی اور چیز ذات سے نجس نہین لیکن نجاست عارض ہو اور نجاست کی ملاقات سے نجس ہوجائے اور خچرون اور گدھون اور چارپایون کے پیشابون کا استعمال مکروہ ہے قول نجاستون کے حکمون مین نجاستون کا ازالہ کپڑون سے اور بدن سے نماز اور طواف اور مسجد وغیرہ مین جانے کیلیے اور ازالہ برتنون سے استعمال کے لیے واجب ہے اور کپڑون سے اور بدن سے زخمون اور پھوڑون کے خونون کا ازالہ معاف ہے جبتک خشک نہین گو بہت ہون اور درہم بغلی کے برابر وسعت مین خون نجس کا بھی ازالہ معاف ہے سوا حیض اور استحاضہ اور نفاس کے کہ انکا ازالہ معاف نہین مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ نجس العین کا خون اور میتہ کا خون بھی معاف نہین گو درہم بغلی سے کم ہو شیخ علی علیہ الرحمہ کے قول پر اور جو نجس خون درہم بغلی سے زیادہ ہوگا اُسے دُور کرینگے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر مجتمع ہوگا اور اگر متفرق ہوگا تو اُسمین تین مذہب ہین بعضے کہتے ہین کہ معاف ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ازالہ واجب ہے اور تیسرا مذہب یہ ہے کہ اگر عرفاً بہت ہو تو ازالہ واجب ہے اور اگر کم ہو تو معاف ہے اور پہلا قول اظہر ہے اور جائز ہے نماز پڑھنا اُن چیزون مین کہ جو دونون شرمگاہون کے ساتھ نہ ہو ہر چند وہ نجس بھی ہون جیسے ازاربند اور جرّاب اور موزہ اور ٹوپی ہے کہ اُنکی نجاست معفو ہے مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ بعضے فقیہون نے کہا ہے کہ غیر ساتر چیزون کے نجاست کہ جیسے ازاربند وغیرہ اُس صورت مین معاف ہے کہ یہ چیزین اپنے مقام پر ہون جیسے ازاربند ازار مین ٹوپی سر پر موزہ پاؤن مین ہو اور اگر یون نہون تو معاف نہین اور بعضے مطلق معاف جانتے ہین اور آب قلیل سے نجاستون کے کپڑون کے دھونے مین نچوڑنا واجب ہے مگر یہ کہ نجاست دودھ پیتے بچے کے پیشاب کی ہو کہ ابھی اناج نہ کھاتا ہو اور دون رضاعت کے پورے نہوئے ہون کہ وہ دو برس ہین کہ اس نجاست مین نچوڑنا واجب نہین پانی ڈالنے سے طہارت ہو جائیگی اور جب نجاست کی جگہ معلوم ہو تو اُسے دھونا واجب ہے اور اگر جگہ نامعلوم ہو تو سارے مشتبہ مقامون کا دھونا واجب ہے اور کپڑے اور بدن کو پیشاب کی نجاست کے لیے دو بار دھونا چاہیے اور اگر کتا اور سور اور کافر تر کپڑے سے چھو جائے تو ملاقات کے مقام کو دھونا واجب ہے اور اگر خشک ہو تو سنت ہے کہ اُسپر پانی چھڑک دے اور اگر آدمی کے تر بدن سے لگ جائے تو دھو ڈالے اور اگر بدن خشک سے ملے تو بعضے کہتے ہین کہ موضع ملاقات کو مٹی سے مسح یعنی رگڑے اور یہ ثابت نہین اور جب نماز پڑھنے والا نجاست کا ازالہ کپڑون سے یا بدن سے ترک کریگا نماز کا اعادہ وقت رہنے پر ادا سے اور وقت گزرنے پر قضا کریگا اور اگر نجس نجانتا تھا اور نماز کے بعد نجاست معلوم ہوئی تو اُسپر اعادہ یعنی پھر سے نماز پڑھنا واجب نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر وقت باقی ہے تو اعادہ کریگا اور گذر گیا ہے تو قضا نکریگا اور اول اظہر ہے اور اگر نجاست کو کپڑون مین یا بدن مین اثنائے نماز مین دیکھے پس اگر اُسکا اُتار ڈالنا اور ستر عورت کو نکالنا اُسکے ممکن ہو تو یہی واجب ہے اور نماز پوری کرے اور اگر یہ ممکن نہو بے ایسے فعل کے کہ نماز کے منافی ہے یعنی فعل کثیر ہے تو نماز نئے سر سے پڑھیگا اور جو عورت کہ بچے کی پالنے والی ہو اور ایک کپڑے کے سوا نہین رکھتی ہے تو آٹھ پہر مین اس کپڑے کو ایک مرتبہ دھو کر پاک کریگی اور اگر اخیر دن دھوئے اور ظہرین اور مغربین کو لباس پاک سے پڑھے تو بہتر ہے اور اگر دو کپڑے رکھتی ہے کہ ایک پاک اور دوسرا نجس ہے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

معلوم نہ رہے پاک اور ناپاک تو اُسمین بھی یہی حکم ہے اگر یہ کہ وقت تنگ ہو کہ اتنی نمازین اُسوقت
مین عمل مین نہ آئین تو اُس صورت مین اگر اکیلی ہونگی نماز پڑھے اور نہین تو ایک کپڑے مین اُن
دو مین سے نماز بجا لائے پھر جب کپڑا یقینی طہارت کا پائے تو اُس نماز کا اعادہ کرے اور بعضون نے
کہا ہے کہ اعادہ درکار نہین اور یہی اشبہ ہے اور جب آفتاب سوکھا دیگا پیشاب کو اور اُسکی مثال کو
کہ جرم دار نہو نجاست مین سے قسم زمین سے اور بوریے سے اور چھپرے سے تو موضع نجاست پاک ہوجائیگا
اور اسی حکم مین ہے جو کہ غیر منقول ہے مثل گھانس کے کہ زمین سے اُگی ہو جبتک کہ اُسے نہ کاٹین
اور بنائین یعنی مکان کی دیوارین ہین مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے شرح قواعد
مین فرمایا ہے کہ بعضے فقہا قائل ہوئے ہین کہ آفتاب کا پاک کرنا بوریے اور حصیر اور زمین پر منحصر
ہے نہ اُوپر اور انہین پر نماز مین سجود کا جواز افادہ کرتا ہے نہ نجاست سے طہارت کو اگر رطوبت
کے ساتھ اُنسے ملاقات کریگا نجس ہوجائیگا لیکن نص کا عموم طہارت ہونے کا اور انحصار نہونے کا
ان تینون مین تصریح کرتا ہے اور کوئی شک نہین اسمین کہ اگر عین نجاست مثل پیشاب کی تری
کے تغیر باقی ہو تو وہ تابش آفتاب سے پاک نہین ہوتا ہے اور جب آفتاب سکھا دیتا ہے تر مقام کے
ظاہر و باطن کو مذکورہ چیزون مین سے تو وہ تمام مقام پاک ہوجاتا ہے اور آگ بھی جبکہ استحالہ کرتی
ہے یعنی اُسکے نام کو بدل دیتی ہے اور راکھ اور دھوان کردیتی ہے تو اُسے پاک کردیتی ہے
اور خاک بھی موزے کے باطن اور تلوے اور جوتے کے تلے کو نجاست سے پاک کرتی ہے مترجم
جامع الرضوی کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ پتھر اور ریت اور زمین شورہ زار اور جو
کچھ کہ جسپر زمین کے نام کا اطلاق کرسکین وہ ان مذکورہ اشیا کے مطہر ہین اور سوکھنا اُنکا اور زوال
عین نجاست بھی تطہیر کی شرط ہے اور زمین پر چلنا وغیرہ اظہر پر شرط نہین اور مینہ کا پانی برسنے
کے حال مین اور پرنالہ وغیرہ کے بہنے کے حال مین نجس نہین ہوتا مگر جبکہ نجاست وغیرہ اُسے
متغیر کردے یعنی رنگ بو مزے مین سے کوئی نجاست سے بدل جائے اور غسالہ نجاست یعنی
نجاست کا دھوون نجس ہے خواہ پہلا دھوون ہو خواہ دوسرا خواہ نجاست کا رنگ لیے ہو
خواہ مغسول پر عین نجاست باقی ہو خواہ پاک ہوگیا ہو اور اظہر یہی حکم نجس پر تینون مین ہے
اور غسالہ وہ پانی ہے جو دھونے مین نجاست کے جدا ہوتا ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر ایکدل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پانی نجاست زمین پر ڈالیں تو زمین کو پاک کر دیتا ہے اور پانی خود اپنی طہارت پر باقی رہتا ہے اور صحیح یہ ہو کہ اگر ڈول ایک کُر بھر کا ہوگا تو پاک کر دیگا اور نہیں تو نہیں **قول** برتنوں میں۔ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں اور کھانے پینے کے سوا میں بھی چاندی سونے کے برتنوں کا استعمال حرام ہے اور نقرہ کوب اور طلا کوب یعنی بدری روپہلی اور سنہری برتنوں کا استعمال مکروہ ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اگر نقرہ کوب کا استعمال کریں تو واجب ہے کہ چاندی کے مقام سے پرہیز کریں اور انسے غیر استعمال کے لیے برتن بنانے میں تردد ہے اور ظاہر منع ہے اور چاندی سونے کے برتنوں کے سوا کانی چیزوں کے برتنوں کا استعمال حرام نہیں گو اُن کانی چیزوں کی قیمت چاندی سونے کی قیمت سے کئی گنی ہو مثل جواہرات کے اور مشرکوں کے برتن پاک ہیں یہانتک کہ خواہ احساس سے خواہ قرائن کی مقرون یقین کی فائدہ دینے والی خبر سے نجاست معلوم ہو جائے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ صاحب مدارک نے کہا ہے کہ مشرکوں کے برتن خواہ مستعمل ہوں خواہ غیر مستعمل ہوں پاک ہیں جبتک اُنکی نجاست کا یقینی علم نہو جائے اور برتنوں کے حکم میں وہ چیز ہے جو اُنکے ہاتھ میں پوست اور گوشت کے سوا ہو یہانتک کہ جتنی چیزیں جبتک کہ یہ معلوم نہو کہ اُنھوں نے اِن چیزوں سے تری کے ساتھ مباشرت یعنی ملاقات کی ہے اور علّامہ نے تذکرۃ الفقہاء میں جتنی چیزوں میں توقف کیا ہے اور اُنکی طہارت کا سبب یہ ہے کہ جو کچھ نجس العین کے سوا ہے واجب ہے کہ اُسکی طہارت کا حکم کریں اسلیے کہ اشیا میں اصل طہارت ہے اور نصوص کی عموم بھی اسی پر دلالت کرتے ہیں جبتک کہ کسی عینی نجاست کی ملاقات کا یقین کسی یقین کے مفید طریق سے حاصل نہو اور ظن اس بات میں مفید نہیں اسلیے کہ ظن شرع میں معتبر نہیں جبتک کہ کسی شرعی حجت سے مستند نہو اور ظن کی پیروی کی مناہی قرآن مجید میں عام ہے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں ما ابالی ابول اصابنی ام ماء یعنی میں پروا نہیں کرتا ہوں آیا پیشاب مجھپر پڑا ہے یا پانی جسوقت کہ میں علم نہ رکھتا ہوں اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کل شئی طاہر حتی تعلم انہ قذر یعنی ہر چیز پاک ہے یہانتک کہ معلوم ہو جائے کہ وہ نجس ہے اور وہی حضرت فرماتے ہیں کہ جب کوئی محتلم ہو یعنی اُسے نہانے کی حاجت ہو اور منی اُسکے کپڑے پر پہونچے بس وضو ڈالے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُس چیز کو کہ جسپر وہ منی پہونچی ہے اور اگر گمان کرے کہ اُسپر پہونچی ہے اور یقین نہ رکھتا ہو تو اُسپر پانی چھڑک دے اور عبد اللہ بن سنان نے بھی انھین حضرت سے روایت کی ہے کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ مین کپڑے مانگے دیتا ہون ذمی کو اور مین جانتا ہون کہ وہ شراب پیتا ہے اور سؤر کا گوشت کھاتا ہے اور وہ کپڑے میرے مجھے پھیر دیتا ہے اُسے مین دھولون پھر نماز بجالاؤن مین حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا اُسمین تو نماز پڑھ اور نہ دھو اُسے اِس سبب سے کہ تو نے اُسے مانگے دیے تھے جب وہ پاک تھے اور نجاست کا یقین تو نہ رکھتا تھا بس کوئی باک نہین ہے اگر اُسمین تو نماز پڑھے جبتک کہ یقین نجاست کا تجھے نہو جائے اور حدیث مین معتبر ابن عمار سے وارد ہوا ہے کہ کہا اُسنے کہ سوال کیا مین نے حضرت صادق علیہ السلام سے ساتر کپڑون کا کہ مجوس بناتے ہین اور وہ نجس ہین اور شراب پیتے ہین اور اُنکی عورتین بھی اُسی حال مین رہتی ہین کیا مین اُنھین نہ دھوؤن اور نماز پڑھون اُن حضرت نے فرمایا کہ ہان راوی کہتا ہے کہ مین نے ایک کپڑا اُسمین سے قطع کیا اور ایک پیرہن بنایا مین نے اور ایک چادر مین نے بنالی اور اُسے جمعہ کے دن چاشت کے وقت حضرت کی خدمت مین مین نے بھیجا بس گویا حضرت میرا مطلب جانتے تھے بس برآمد ہوئے اور اُس لباس کو نماز جمعہ مین پہنا اور حدیث صحیح مین مروی ہے کہ مجوسی کے کپڑون مین نماز پڑھنے کو لوگون نے پوچھا حضرت نے فرمایا پانی اُسپر چھڑک لین اور امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ اُن حضرت سے درزی اور دھوبی کے امر مین پوچھا کہ یہودی یا نصرانی ہو اور آپ جانتے ہین کہ یہ قوم موتی ہے اور اپنے کو پاک نہین کرتی ہے تو آپ اِنکے کام مین کیا فرماتے ہین بس حضرت نے فرمایا کہ کوئی باک نہین اور کسی پوست کا استعمال جائز نہین مگر اُس جانور کا پوست کہ زندگی کے وقت مین پاک اور مذبوح ہو اور غیر ماکول طاہر جانور کے پوست سے پرہیز کرنا سنت ہے یہانتک کہ ذبح کے بعد دباغت کرلین اور شراب کے برتنون مین سے دھونے کے بعد اُس برتن کا استعمال کرسکتے ہین کہ جسپر قیر ملا ہو یا روغن پھرا ہو اور مکروہ ہے شراب کے چوبی برتن اور اُسکی تونبی اور اُسکے سفال کا استعمال کہ جسپر روغن نہ پھرا ہو اور کتے کے چاٹنے سے تین مرتبہ برتن کو دھونا چاہیے صحیح قول کہ پہلی مرتبہ خاک سے اور سؤر اور جنگلی چوہے کے چاٹنے سے پانی سے تین بار دھونا چاہیے اور سات مرتبہ بہتر ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور ان نجاستون کے سوا مین ایکمرتبہ دھونا چاہیے اور تین مرتبہ احوط ہے

کتاب الصّلوٰۃ

یہ کتاب نماز کے بیان مین ہے اور نماز کا جاننا چار رکنون کے بیان کو مقتضی ہے۔

پہلا رکن نماز کے مقدمون مین اور وہ سات ہین پہلا مقدمہ نمازون کی گنتی مین ہے اور وہ واجبی نمازین نو ہین رات دن کے پانچ وقتون کی نماز۔ نماز جمعہ۔ نماز عیدین۔ نماز کسوف۔ نماز زلزلہ۔ نماز آیات۔ نماز طواف کعبہ۔ نماز میت۔ عہد و نذر و قسم سے واجب نماز۔ اور ساری نمازین نفلی قسمون مین سے ہین تو نماز دنکے سو ہفت ہین اور رات دن کی نمازین پانچ ہین اور وہ حضر مین سترہ رکعتین ہین نماز صبح کی دو رکعتین اور شام کی تین رکعتین اور باقی ہر ایک کی چار چار رکعتین ہین اور ہر ایک چو رکعتی نماز مین سے سفر مین دو دو رکعتین ساقط ہو جاتی ہین اور یومیہ نوافل کی حضر مین اظہر یہ چونتیس رکعتین ہین آٹھ ظہر سے پہلے اور آٹھ عصر سے پہلے اور شام یعنی مغرب کے بعد چار رکعتین اور عشا کے بعد دو رکعتین بیٹھکر کہ ایک رکعت گنی جاتی ہین اور گیارہ رکعتین نماز شب کی شفع کی دو رکعتون کے اور وتر کی ایک رکعت کے ساتھ اور نماز صبح کے لیے دو رکعتین ہین اور سفر مین ظہر اور عصر کا نافلہ اور وتیرہ کہ وہ دو رکعتین بعد عشا کے بیٹھکر ہین اظہر یہ ساقط ہو جاتی ہین اور نوافل سارے دو رکعتی ایک تشہد اور سلام سے ہین مگر نماز وتر کہ ایک رکعت کی ہے اور نماز اعرابی کی دس رکعتین صبح اور ظہرین کی نمازون کی طرح پر رکعتون کی گنتی مین اور ترتیب مین ہین اور باقی نمازین تفصیل سے انکے مقامون مین انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیجائینگی دوسرا مقدمہ نماز کے وقتون مین اور انکی مقدارون مین اور حکمون مین پہلے درمیان زوال آفتاب کے غروب تک ظہر اور عصر کی نمازون کے وقت ہین اور اول وقت زوال سے طہارت اور ظہر کی چار رکعتین بجا لانے بھر کا ظہر کی نماز کا مخصوص وقت ہے اور آخر وقت عصر کی چار رکعتین پڑھنے بھر کا عصر کا مختص وقت ہے اور درمیان اول وقت ظہر سے آخر وقت عصر تک دونون نمازون کا مشترک وقت ہے اور اسیطرح پر جسوقت آفتاب غروب کرتا ہے مغرب کی نماز کا وقت داخل ہوتا ہے اور اول وقت مذکور سے طہارت اور تین رکعتین مغرب کی بجا لانے بھر کا وقت مغرب سے مخصوص ہے پھر اسوقت سے آدھی رات تک مغرب اور عشا کی نمازون مین وقت مشترک رہتا ہے اور آخر وقت مین سے عشا کا فریضہ بجا لانے بھر کا وقت عشا سے مختص ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ دو نماز مین وقت کے اشتراک کا فائدہ یہ ہے کہ مثلاً اگر عصر کی نماز کو ظہر سے پہلے کوئی بھولکر پڑھ لے تو اِس صورت مین اگر مشترک وقت مین پڑھی ہوگی تو نماز صحیح ہو جائیگی اور اعادہ نکرنا پڑیگا اور اگر ظہر کے مخصوص وقت مین عصر کو پڑھ لیا ہو تو اعادہ کرنا ضرور پڑیگا۔ اور دوسرا صبح کے طلوع سے کہ وہ وقت آسمان کے کنارون مین سپیدہ کے پھیلنے کا ہے آفتاب کے نکلنے تک صبح کی نماز کا وقت ہے اور زوال آفتاب کا اسطرح معلوم ہوتا ہے کہ انتہا سے گھٹ جانے کے بعد سایہ زیادہ ہوتا ہے یا قبلہ رُخ کھڑے ہونے پر آفتاب کے داہنی ابرو کی طرف میل کرنے سے دریافت ہوتا ہے اور یہ امر صاحب شرائع کے ملکون مین ہے کہ اُنکا قبلہ مشرق او مغرب کے درمیان ہے اور آفتاب کا غروب قرص کے چھپ جانے سے معلوم ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہے شرقیہ سُرخی کے دُور ہو جانے سے دریافت ہو جاتا ہے اور یہی اظہر ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ آفتاب کے زوال کے درمیان سے چیز سے اُسکے سایہ کے برابر ہونے تک ظہر کا وقت ہے اور ظہر کے امکان فراغ سے سایہ کے دو برابر ہونے تک عصر کا وقت ہے اور برابری پہلے سایہ کے ساتھ ہے کہ نہایت انتقاص کے وقت مین باقی رہا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ شخص کے قامت کے ساتھ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سایہ کے چار قدم بڑھنے کے وقت تک ظہر کا وقت ہے اور آٹھ قدم تک عصر کا وقت ہے اور ایک قدم کی مقدار شخص کے قامت کا ساتوان حصہ ہے یہ وقت مختار کے لیے ہے اور باقی جو کچھ کہ زیادہ اس سے بیان ہوا ہے کہ وہ آفتاب کے غروب تک ہوتا ہے مضطر کا وقت ہے کہ کوئی عذر رکھتا ہو مثل مرض وغیرہ کے اور اسیطرح غروب آفتاب سے مغرب کی سُرخی برطرف ہونے تک مغرب کی نماز کا وقت ہے اور غربیہ سُرخی برطرف ہونے سے ثلث شب تک عشا کا وقت ہے اور یہ وقت مختار کے لیے ہے اور اس سے زیادہ آدھی رات تک مضطر کا وقت ہے اور بعضون نے صبح کے طلوع تک بھی کہا ہے اور دوسری صبح کے طلوع سے شرقی سُرخی کے نکلنے تک صبح کی نماز کا وقت ہے اور یہ وقت مختار کے لیے ہے اور اِس سے زیادہ آفتاب کے نکلنے تک مضطر کے لیے ہے اور مصنف شرائع فرماتے ہین کہ میرے نزدیک یہ وقت فضیلت کے ہین نوافل نماز یومیہ کے اوقات۔ ظہر کی نوافل کا وقت زوال سے سایہ کے گھٹ کر دو قدم بڑھنے تک ہے اور عصر کے لیے چار قدم ہین اور بعضون نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا ہے کہ وہان تک ہے کہ جہان تک وقت اختیار مذکور باقی رہے اور بعضے کہتے ہین کہ نافلہ کا
وقت فریضہ کے وقت کے ساتھ ہی ممتد ہوتا ہے اور اول قول زیادہ مشہور ہے اور اگر نافلے کا وقت
نکلجائے اور حال یہ ہو کہ نافلہ شروع کرچکا ہو گو ایک ہی رکعت پڑھے تو نافلہ سے فریضہ مزاحم ہوگا
یعنی نافلہ تخفیف سے حمد کے ساتھ بے سورے کے تمام کرے پھر فریضہ شروع کرے اور اگر نافلے کا
وقت گزر جائے اور ہنوز نافلہ مین کچھ ادا نہ کیا ہو اس صورت مین فریضہ مین شروع کریگا اور
جمعہ کے دن کے سوا ظہر کے نافلے کی تقدیم زوال آفتاب پر جائز نہین اور جمعہ کے دن کے نافلہ
مین چار رکعتین زیادہ کرے دو رکعتین زوال کے لیے کہ زوال کے بعد بجا لائے جامع الرضوی
کے مترجم کہتے ہین کہ جمعہ کے دن کے نوافل مین دو رکعتین زوال کے وقت مین ہین اور چھ
رکعتین آفتاب کے نور پھیلنے کے وقت اور چھ رکعتین نصف النہار کے وقت اور انہین جمعہ کے
دن کے نوافل کی نیت چاہیے اور ظاہر یہ ہے کہ زیادتیان جمعہ کی ادا سے مخصوص نہین بلکہ اگر
جمعہ کے دن ظہر بھی پڑھین تو بھی ان نوافل کو بجا لائین شیخ علی علیہ الرحمہ کے قول پر۔ بس جمعہ
کے دن نوافل کی رکعتین بیس ہوئین اور غیر جمعہ مین سولہ رکعتین ہین کہ جسمین چار جمعہ کو بڑھائی
جاتی ہین اور مغرب کے نافلہ کا وقت نماز مغرب کے بعد سے غربی سرخی کے زوال تک ہے
پھر اگر غربی سرخی کے زوال کا وقت پہونچ جائے اور نافلے کو تمام نہ کیا ہو عشا کے فریضہ کو شروع
کریگا اور دو رکعتین بیٹھکر عشا کے بعد ہین اور انکا وقت عشا کے فریضہ کے وقت تک ممتد ہوتا ہے
اور سزاوار ہے کہ عشا کی نافلے کو اپنے نوافل کا خاتمہ قرار دے اور نماز شب کا وقت آدھی رات
کے بعد سے ہے اور جسقدر صبح سے زیادہ نزدیک ہو اسیقدر بہتر ہے اور آدھی رات پر نماز شب
کی تقدیم جائز نہین مگر اُس مسافر کے لیے کہ جسے اُسکے بجا لانے کو اُسکا اہتمام حال مانع ہو یا وہ
جوان کہ جسے اُسکے دماغ کی رطوبت اور نیند کی شدت مانع ہو اور نماز شب کی قضا دوسرے
دن اُسکے وقت سے پہلے ادا کرنے سے بہتر ہے اور نماز شب کا آخیر وقت دوسری صبح کا طلوع
ہے پھر اگر فجر طلوع کرے اور ہنوز چار رکعتین نافلہ شب کی نہین پڑھی ہین تو فریضہ سے پہلے
دو رکعتین نافلہ شب کی شروع کردے یہانتک کہ شرقی سرخی نکل آئے کہ وہ وقت صبح کی نافلہ کا
اخیر وقت ہے پھر نماز صبح مین مشغول ہو اور اگر فجر کے طلوع سے پہلے چار رکعتین نافلہ شب کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پڑھ چکا ہے تو نافلہ شب کو تنہا حمد سے تمام کریگا گو صبح طالع ہوگئی ہو اور نافلہ صبح کی دو رکعتوں کا وقت صبح کاذب کے طلوع کے بعد ہے اور جائز ہے کہ صبح کاذب کے پیشتر پڑھ لے اور اس صورت میں اگر صبح کاذب کے طلوع کے بعد اعادہ کرے تو بہتر ہے اور ممتد رہتا ہے وقت صبح کے نافلہ اور فریضے کا حمرۃ شرقیہ کے طلوع تک اور حمرۃ شرقیہ کے طلوع کے بعد ادائے فریضہ صبح میں اشتغال نافلہ صبح کے اشتغال سے بہتر ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ صبح کاذب مستطیل یعنی لمبی سفیدی ہے کہ اخیر شب میں مشرق کی طرف سے طلوع کرتی ہے اور اُسے ذنب السرحان یعنی بھیڑیے کی دم سے تشبیہ دیتے ہیں اور وہ جاتی رہتی ہے اور اُسکے بعد رات کی تاریکی عود کر آتی ہے اور صبح صادق عریض یعنی چوڑی سفیدی ہے کہ رات کے تمام ہونے کے بعد طلوع کرتی ہے اور فریضہ صبح کا وقت صبح صادق کے ظہور کا وقت ہے نہ صبح کاذب کہ جو رات میں داخل ہے اور بعضی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جب مرغ بولے اور ہر طرف سے آوازیں کان میں پہونچیں تو صبح کی نماز کا وقت ہوتا ہے اور فقیہوں نے اسپر عمل نہیں کیا ہے اور نہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے اس احتمال سے کہ یہ حدیث بعض شہروں کے مرغوں سے مخصوص ہے اور عام نہیں ہے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے شرح قواعد میں فرمایا ہے کہ وقت کے علم اور تحصیل ممکن نہونے کے وقت میں اور وقت داخل ہونے کے ظن پر اعتماد جائز ہونے کے وقت میں مرغوں کی آواز اور اُسکے مثل قرآن پڑھنے کی اور علم و فن کے سکھانے کی آوازوں پر عمل کرسکتے ہیں کہ صبح کے تارے کا نکلنا شرع میں مناط اعتبار نہیں ہے اسلیے کہ ستارے گو ثوابت بھی ہوں اُنکے مطلعے مختلف ہوا کرتے ہیں اور یومیہ قضا نمازوں کا بجا لانا ہر وقت جائز ہے جبتک کہ موجود نماز کا وقت تنگ نہ ہوجائے اور اسیطرح پر باقی مفروض نمازوں کو جسوقت چاہے پڑھ سکتا ہے اور نوافل کو بھی ہر وقت پڑھ سکتا ہے جبتک فریضے کا وقت نہو جائے اور فریضے کے وقت کے داخل ہونے پر نافلہ میں مشغول ہونا مکروہ ہے اور یہی حکم نوافل کی قضا کا بھی ہے۔ احکام نماز اور اُسمیں کئی مسئلے ہیں پہلا مسئلہ جسوقت کسی کو کوئی عذر نماز کے مانع عذروں میں سے عارض ہو جیسے دیوانگی اور خون حیض ہے پس اگر طہارت اور نماز بجا لانے بھر کا وقت گزر چکا ہو اور اُسکے بعد وہ عذر پیدا ہوا ہو تو یہ نماز اُسکے ذمے ہے اور زوال عذر کے بعد اِس نماز کا بجا لانا اُسپر واجب ہے اور اُس سے کچھ کم گزرا ہو تو اُسکے ذمے سے قضا بجا لانا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساقط ہو جائیگا اور یہ قول اظہر ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب عذر برطرف ہوا اور کسی فریضہ کا اتنا وقت باقی ہو کہ طہارت کر کے کہ ایک رکعت اُس فریضہ کی پڑھ سکے تو لازم ہے کہ اُس نماز کو ادا کی نیت سے قول اظہر پر پڑھے اور اگر اہمال کرے تو قضا بجا لائے اور اگر پا جائے اتنا وقت آفتاب کے غروب سے پہلے یا آدھی رات کے پہلے کہ جسمین ایک نماز ادا کر سکے تو لازم ہے کہ اُسی نماز کو اُسوقت مین ادا کی نیت سے پڑھ لے نہ اُس نماز کو کہ جسکا وقت جاتا رہا ہے اور اگر اتنا وقت غروب سے پہلے پا جائے کہ جسمین طہارت کر کے پانچ رکعتین پڑھ سکے تو اُسپر دونون فریضون کی ادا لازم ہے دوسرا حکم نابالغ لڑکا کہ نماز وقتیہ کو سنّت کے طریق سے بجا لاتا ہے اگر نماز کے اثنا مین بالغ ہو جائے ایسی علامتون سے کہ طہارت کی مبطل نہون اور نماز کا وقت ایک رکعت بھر کا بھی باقی ہو تو اُس نماز کو توڑ کے سرے سے وجوب کی نیت کر کے نماز بجا لائیگا اور اگر وقت ایک رکعت بھر کا بھی نہو تو نماز جُنّتی کو پورا کریگا اور اس فریضہ کی تجدید نکریگا تیسرا حکم اور جب مصلی کو نماز کے وقت کے علم کی تحصیل کے لیے کوئی راہ ہو تو اُسے ظن پر اعتماد کرنا جائز نہین اور اگر وقت کا علم حاصل ہونا مفقود ہو تو اجتہاد کرے پھر اگر اُسے وقت کے داخل ہونے کا گمان غالب بہم پہونچیگا تو نماز بجا لائیگا اور اگر بعد مین ظاہر ہو کہ وہ گمان فاسد تھا اور نماز وقت سے پہلے واقع ہوئی ہے تو اعادہ کریگا اور اگر اُسے یہ معلوم ہو جائے کہ وقت کے داخل ہونے پر نماز سے تلبس ہوا ہے گو سلام ہی سے پہلے ہو تو اُس نماز کا اعادہ بنا بر اظہر کے نکریگا اور اگر نماز کو وقت کے قبل عمداً یا جہلاً یا بھولکر پڑھیگا تو وہ نماز باطل ہوگی چوتھا حکم یومیہ نمازین جس ترتیب سے کہ قضا ہوئی ہین اُسی ترتیب سے اُنھین بجا لانا چاہیے اگر کوئی نماز فریضہ مین مشغول ہوا اور اُسے یاد آئے کہ اگلی نماز اُسکے ذمے پر ہے تو پھر پڑیگا اور اُسی اگلی نماز کی نیت کریگا اگر اُس سے عدول ممکن ہوگا اور اگر ممکن نہوگا تو نماز کو توڑ کر پہلے اُسی نماز کو بجا لائیگا پھر لاحقہ کو پڑھیگا تاکہ ترتیب عمل مین آجائے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ مثلاً کسی کی صبح کی نماز قضا ہو گئی ہو اور اُسنے ظہر کے وقت ظہر کی نماز شروع کر لی اور ابھی پہلی یا دوسری رکعت مین تھا کہ اُسے یاد آیا کہ مجھ سے نماز صبح کی قضا ہو گئی ہے تو پھر پڑیگا اور قصد کریگا کہ یہ نماز صبح ہی کی ہے کہ مین پڑھ رہا ہون اور اگر اِس نماز کا قضا ہونا چوتھی رکعت مین اُسے یاد آیا تو اِس صورت مین نماز صبح کی طرف عدول ممکن نہین بس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس نماز کو توڑ کر صبح کی پہلے پڑھیگا پھر اسے بجالائیگا پانچوان حکم مکروہ یعنی کم ثواب ہین وہ نوافل کہ جنھین بے سبب آفتاب کے طلوع کے وقت اور غروب کے وقت اور ٹھیک نصف النہار کے وقت اور نماز صبح کے بعد اور عصر کے بعد پڑھین اور کوئی ڈر نہین ان وقتون مین اُن نوافل کے پڑھنے مین کہ جنکے لیے سبب بھی ہین جیسے زیارتون کے نوافل ہین اور قضائے حاجت کے اور نماز تو یہ کے نوافل ہین چھٹا حکم جو نوافل کہ رات کو قضا ہوئے ہون مستحب ہے کہ بہت جلد انکی قضا بجالائے گو دن کو واقع ہو اور جو نوافل کہ دن کو قضا ہوئے ہون اُنھین بھی سنت ہے کہ بہت جلد بجالائے گو اُنکی قضا کا بجالانا رات کو واقع ہو اور انتظار دن کا نکرے ساتوان حکم ہر نماز مین بہتر یہی ہے کہ اول وقت مین بجالائی جائے مگر نماز مغرب وعشا مین تاخیر اُس شخص کے لیے جو حج مین عرفات چھوڑ کر مزدلفہ کو آتا ہے تو اُسے مزدلفہ پہونچنے تک انمین تاخیر سنت ہے اور اُسے بہتر ہے کہ دونون نمازون کو ساتھ پڑھے گو چوتھائی رات تک تاخیر کرنی پڑے اور عشا کی نماز کی بھی تاخیر شفق غربی کے برطرف ہونے تک بہتر ہے اور جو کہ نوافل پڑھتا رہتا ہو اُسے بھی ظہر اور عصر کی تاخیر نوافل کے اتمام تک بہتر ہے اور اسی طرح مستحاضہ عورت کو بھی بہتر ہے کہ ظہر اور مغرب مین تاخیر انکی فضیلت کے آخر وقت تک کرے تا ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشا کے ساتھ بجالائے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ اکثر علما نے فرمایا ہے کہ نماز کی تاخیر انکے سوا اور مقامون مین بھی مستحب ہے کہ انمین سے یہ ہین کہ جو شخص قضا نمازین پڑھتا ہو اُسے حاضرہ نماز کی تاخیر اُسکے آخر وقت تک سنت ہے اور بعضے اس تاخیر کے وجوب کے بھی قائل ہوئے ہین اور یونہی یہ مین تاخیر سنت ہے اُس صورت مین کہ نماز کے لیے کسی صفت کمال کے حصول کا انتظار ہو جیسے جماعت کے حصول کا انتظار ہو یا نماز کے افعال کو اکمل طور پر بجالانے کی قدرت کے حاصل ہونے کا انتظار ہو یہانتک کہ فضیلت کا وقت جانے نپائے اور یونہین وہ شخص ہے کہ جو نماز کے وقت کے داخل ہونے کا گمان کرتا ہو اور وقت کے علم کی تحصیل کی رادہ رکھتا ہو تو اُسے بھی مستحب ہے کہ نماز فریضہ مین اتنی تاخیر کرے کہ وقت کے ہونے کا یقین حاصل ہو جائے اور یونہین وہ شخص ہے کہ پیشاب یا پائخانہ کی مدافعت کرتا ہو تو اُسے بھی دفع کے وقت تک نماز فریضہ مین تاخیر مستحب اور روزہ دار کو دو مشہور صورتون مین مغرب مین تاخیر مستحب ہے یعنی ایک اُس صورت مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جب نماز کا پہلے پڑھنا اور افطار بعد مغرب کے کرنا ضعف کا سبب ہو دوسرے اُس صورت مین کہ جب کچھ لوگ انکو اُسکا انتظار ہو اور اسیطرح پر سخت گرمیون کے دنون مین ظہر مین اتنی تاخیر کرے کہ ہوا کی گرمی فرد ہو جاے آٹھوان حکم اگر کوئی گمان کرے کہ ظہر کی نماز پڑھ چکا ہون اور عصر کی نماز پڑھنے لگے اگر اُسی نماز پڑھنے کی حالت مین یاد آجائے تو عصر کی نیت کو ظہر کی نیت سے بدل ڈالے اور اگر یاد نہ آئے یہانتک کہ وہ نماز پڑھ چکے بس اگر اُسنے اول وقت ظہر مین عصر کو پڑھا ہے تو اعادہ کرنا اشبہ ہے اور اگر عصر کو مشترک وقت مین پڑھا ہے یا پڑھنے مین مشترک وقت داخل ہو گیا ہے تو وہ نماز عصر کے لیے کافی ہے اور اُسکے بعد ظہر کی نماز بجا لائے۔

تیسرا مقصد قبلہ کے بیان مین اور کلام قبلہ مین اور مستقبل مین اور اُسکے واجبات مین اور خلل کے حکمون مین ہے پہلے قبلہ اور وہ کعبہ ہے اُس شخص کے لیے کہ مسجد الحرام مین نماز پڑھے اور مسجد الحرام قبلہ ہے اُس شخص کے لیے کہ جو حرم مین نماز پڑھے اور حرم کعبہ قبلہ ہے تابہ اظہر باہر کے لوگون کے لیے اور کعبہ کی جہت وہی کعبہ کی بنا کا مقام ہے اور اُسکی محاذی جہت نیچے سے ساتوین آسمان کے اعلا تک ہے اگر خدا نخواستہ کعبہ کی بنا زائل ہو جائے تو بھی جہت کی طرف نماز پڑھی جائے جسطرح کہ نماز پڑھتے ہین کعبہ سے اونچے اور نیچے مکانون سے جو خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھے وہ جس دیوار کیطرف چاہے منہ کرے اور یہ نماز اگر فریضہ ہوگی تو مکروہ ہے جو کعبہ معظمہ کے کوٹھے پر نماز پڑھے وہ اپنے منہ کی طرف کچھ تھوڑا سا چھوڑ لے کہ نماز اس مقدار کی طرف پڑھی جائے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ چت لیٹے اور نماز بیت المعمور کی طرف پڑھے کہ وہ خانہ کعبہ کی محاذی آسمان پر ہے اور رکوع و سجود کے لیے ایما اور اشارہ عمل مین لائے اور پہلا قول صحیح ہے اور احتیاج نہین کہ مصلی اپنے منہ کے آگے کعبہ کے کوٹھے پر کسی چیز کو نصب کرے اور اسیطرح ہے جو نماز پڑھے خانہ کعبہ کے اندر دروازے کی طرف اور وہ کھلا ہو مگر پیچھے نماز پڑھنے والون کی صف اتنی لمبی ہو جائے کہ بعضے اُس صف مین سے کعبہ کے استقبال سے نکل جائین تو اُن بعضون کی نماز باطل ہو جائیگی اور ہر اقلیم والے اپنے ملک کے محاذی کعبہ کی دیوار کی طرف اپنا منہ کر کے نماز پڑھین گے بس اہل عراق اپنا منہ رکن عراق کی طرف کرینگے کہ اُسمین حجر اسود ہے اور اہل شام شامی رکن کی طرف اور اہل مغرب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مغربی رکن کی طرف اور اہل یمن رکن یمانی کی طرف مُنھ کرینگے اور عراق والے اور وہ لوگ کہ اُنکی سیدھ میں واقع ہین مثل اہل خراسان کے اور جو اُنکی پیٹھ کے پیچھے ہین مقام طلوع فجر کو اپنے بائین کندھے کی محاذی رکھین گے اور مغرب آفتاب کو داہنے کندھے پر اور جدی تارہ کو داہنے شانے کی محاذی اور آفتاب کو زوال کے وقت داہنی بھون پر رکھین گے اور انھین مصلے کے کچھ بائین منھ کرنا مستحب ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ فقہا مین یہ مشہور ہے کہ اہل عراق کو اُس جہت سے کہ جو علامتون سے مقرر ہوئی ہین تھوڑا تیاسر یعنی بائین طرف میل کرنا مستحب ہے اور اسکی سند دو حدیثین ہین کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہین اور بعضے علماء نے اُن حدیثون کی سندون کی تضعیف کی ہے اور نقل کی ہے کہ افضل المحققین نصیر الملۃ والدین محمد طوسی علیہ الرحمہ ایک دن مجلس درس مصنف مین موجود تھے اور اتفاق سے یہی بحث تیاسر کی اہل عراق کے لیے پیش آئی محقق طوسی نے فرمایا کہ تیاسر قبلہ سے ہے یا قبلہ کی طرف سے پہلا تیاسر حرام ہے اور دوسرا واجب ہے پھر وہ کونسا تیاسر ہے جو مستحب ہے مصنف علیہ الرحمہ نے ایک جواب اس اشکال کا حسب تقاضائے وقت دیا اُسکے بعد ایک رسالہ اس مسئلہ کی تحقیق مین لکھکر بھیجدیا کہ محقق علیہ الرحمہ نے بھی اُسے پسند کیا اور خلاصہ اُس رسالے کے بیان کا یہ ہے کہ تیاسر سے مراد قبلہ سے قبلہ کی طرف ہے دوسرا مستقبل قبلہ مین ہے قبلہ کی جہت کا علم حاصل ہونے پر ہر مصلی یعنی نماز پڑھنے والے کو قبلہ کا استقبال واجب ہے اور اگر قبلہ کی سمت کو نہ جانتا ہو تو قبلہ کی جہت کی جو علامتین کہ ظن کے مفید ہین اُنپر اعتماد کرے اور جسوقت اپنی اجتہاد سے کوئی کسی جہت مین قبلہ کا گمان کرے اور دوسرا شخص اُسے دوسری جہت مین بتائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اپنے اجتہاد پر عمل کرے نہ دوسرے کہنے والے کے کہنے پر اور مصنف کے نزدیک یہ ہے کہ اگر وہ خبر اُسکے نزدیک زیادہ معتمد ہو تو اُسی پر عمل کرے اور اگر اپنے اجتہاد کا کوئی طریق نہ پائے اور ایسے کافر قبلہ کی جہت بتائے تو کافر کی خبر پر عمل نہ کرے اور مصنف کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کافر کی خبر بھی مفید ظن کی ہو تو اُسپر بھی عمل کرنا چاہیے اور شہر کے لوگون کے قبلہ پر عمل کرے اگر یہ معلوم نہو کہ اسکی بنا مین غلطی واقع ہوئی ہے اور جو کہ آپ اجتہاد پر قادر نہو وہ اندھے کی طرح دوسرے پر اعتماد کرے اور جسے اصلا علم اور ظن قبلہ کی جہت کا بہم نہو پس اگر نماز کا وقت وسیع ہو تو ایک نماز کو ہر چار طرف پڑھے اور اگر وقت ایک نماز سے

پڑھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زیادہ کی گنجایش نہ رکھتا ہو تو جدھر چاہے اُدھر مُنھ کرکے پڑھے اور وہ مسافر کہ جسے سواری سے اُترنا اور قبلہ کی طرف مُنھ کرنا ممکن نہو تو جہانتک ہو سکے قبلہ کی طرف مُنھ کرکے پڑھے اور بے ضرورت سواری پر نماز پڑھنا جائز نہیں اور جب بے سواری پر نماز پڑھے چارہ نہو تو سواری ہی پر مُنھ قبلہ کی طرف کرلے اور اگر ممکن نہو کہ ساری نماز قبلہ رُخ پڑھ سکے تو جتنا ممکن ہو اتنا استقبال کرے اور جب مرکوب قبلہ سے منحرف ہو تو مصلی قبلہ کی جہت میں منحرف ہولے اور اگر اتنا بھی نہو سکے تو تکبیر احرام قبلہ رُخ کہے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اُسکی نماز صحیح ہو جائیگی گو قبلہ رُخ نہوئی ہو اور یہی حکم وہ شخص رکھتا ہے کہ پیدل راہ طے کرنے میں نماز کے عین تنگ وقت میں چارہ نہ رکھتا ہو اور اگر سوار شخص سواری پر رکوع اور سجود اور نماز کے فرائض بجالانے پر قادر ہو تو آیا اُسے سواری پر نماز پڑھنا اختیار کیجائے میں جائز ہے یا نہیں بعضے فقہا کہتے ہیں جائز ہے اور بعض کہتے ہیں نہیں جائز ہے اور یہی اشبہ ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ شیخ علی شرح قواعد میں مصنف کے قول کی شرح میں وتجوز فی السفینۃ السائرۃ والواقفۃ یعنی نماز جائز ہے چلتی کشتی میں اور ٹھہری کشتی میں۔ فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہی کہ نماز اختیار کے حال میں جائز ہے اس شرط سے کہ قبلہ سے انحراف نہ ہوتا ہو اور طمانینت کی خلل ڈالنے والی کوئی حرکت اُسمیں نہ آتی ہو اور ٹھیری کشتی میں تو ظاہر جنبش نہ کرنے پر اتفاق سے نماز جائز ہے مگر ظاہر جنبش میں مطلق جائز نہیں مگر ضرورت کے وقت میں تیسرے وہ امر کہ جنکے لیے قبلہ کا استقبال چاہیے واجب نمازوں میں ممکن ہونے پر قبلہ کا استقبال واجب ہے اور جانوروں کے ذبح کے وقت میں اور مُردے کا قبلہ رُخ کرنا جان کندنی کے وقت میں اور دفن میں اور اُسپر نماز میں واجب ہے اور نوافل میں بہتر یہی ہے کہ قبلہ رُخ پڑھی جائیں اور جائز ہے کہ نوافل سواری پر بے قبلہ کے استقبال کے سفر اور حضر میں پڑھی جائیں لیکن حضر میں کراہت شدیدہ ہے اور قبلہ کے استقبال کا فرض جہاں ممکن نہو وہاں ساقط ہو جاتا ہے جیسے لڑائی کے وقت کی نماز میں اور چوٹ کرنیوالے جانوروں کے ذبح میں اور گڈھوں میں گرے جانوروں کے ذبح میں کہ جنھیں قبلہ کی طرف پھیرنا ممکن نہیں ہے توضیح میں اُردو مترجم کہتا ہے کہ قبلہ کا استقبال واجب سنت حرام مکروہ چار حکموں سے متصف ہے بس اوپر کی مواضع میں واجب ہوا اور بنابر اکثر کے پاخانے میں حرام ہے اور جماع کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حال مین مکروہ ہے اور انکے سوا اور سب مقامون مین مستحب ہے اور اباحۃ کا خاص معنون سے استقبال مین متحقق ہونا بعید ہے چوتھے احکام غلطون کے اور وہ کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ اندھا آنکھون والون کی طرف رجوع کریگا اور آوٴرون سے قبلہ کی جہت دریافت کریگا کیونکہ اجتہاد پر قدرت نہین رکھتا ہے پھر اگر کسی علامت کے پائے جانے سے اپنی رائے پر آنکھون والے کے ہوتے ہوئے عمل کریگا تو نماز صحیح ہے اور اگر بے علامت کے اپنی رائے پر عمل کریگا تو اُسپر اعادہ واجب ہے دوسرا مسئلہ جب مصلی کسیطرف گمان کے غلبہ سے یا وقت کی تنگی سے نماز پڑھے پھر خطا ظاہر ہو پس اگر تھوڑا سا انحراف ہو گیا ہو تو نماز صحیح ہے اور اگر بہت انحراف ہو گیا ہے اور وقت بھی باقی ہے تو اعادہ کریگا اور بعضے کہتے ہین کہ اگر قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے نماز پڑھنا ظاہر ہو تو اعادہ کریگا گو وقت بھی نکل گیا ہو اور پہلا مذہب اظہر ہے مگر جب نماز پڑھنے مین ظاہر ہو جائے کہ قبلہ کے استقبال مین خلل پڑ گیا ہے تو اس صورت مین نئے سر سے نماز پڑھیگا ہر حال یعنی خواہ انحراف داہنی طرف ہوا ہو خواہ بائین طرف مگر انحراف تھوڑا سا ہو تو سیدھا ہو لیگا اور نماز صحیح رہیگی اور اعادہ نہ کریگا تیسرا مسئلہ جب کوئی شخص ایک نماز کے لیے قبلہ مین اجتہاد کر چکے پھر دوسری نماز کا وقت پھر آئے اس صورت مین اگر پہلے اجتہاد مین کوئی شک پیدا ہوا ہو تو نئے سر سے اجتہاد کریگا اور نہین تو پہلے اجتہاد پر بنا کریگا چوتھا مقدمہ نمازی کے لباس اور اُسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ مرے جانور کے چمڑے مین نماز پڑھنا جائز نہین گو اُس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو خواہ اُس چمڑے کو پکایا ہو خواہ نہ پکایا ہو اور جس جانور کا گوشت نہ کھایا جاتا ہو اور وہ حالت حیات مین پاک ہو اور اُن جانورون مین سے ہو کہ ذبح کرنے سے پاک ہو جاتا ہو تو جب اُسے ذبح کرینگے تو اُسکا چمڑہ پاک تو ہو جائیگا مگر نماز مین نہ پہن سکین گے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسکے پوست کا استعمال نماز کے سوا مین بھی بے دباغت یعنی بے پکائے کے نہ کر سکین گے اور بعضون نے کہا ہے کہ کر سکین گے اور بے دباغت کے استعمال مین کراہت اظہر ہے دوسرا مسئلہ صوف شعر و بر ریش حلال گوشت جانورون کے خواہ جیتے ہین کترا ہو خواہ ذبح کیے ہوئے سے خواہ مردے سے پاک ہین اور اُنمین نماز پڑھنا بھی جائز ہے اور اگر انھین مردے کی کھال سے اُکھاڑا ہو تو جلد سے اُنکا جتنا موضع متصل تھا اُتنا

Presented by: Rana Jabir Abbas

موضع دھو لینا چاہیے اور یہی حکم مُردہ جانوروں کی اُن چیزوں کا ہے کہ جنمین حیات کا حلول نہین ہوتا جبکہ وہ جانور اپنی زندگی مین پاک ہون اور جو جانور کہ اپنی زندگی مین کتّے اور سُوّر کی طرح کے نجس ہین بنابر اظہر اُنکی ساری چیزین نجس ہین اور اُنکی کسی چیز مین نماز پڑھنا درست نہین اور کسی غیر ماکول جانور کی کسی چیز مین نماز درست نہین گو بعد تذکیہ یعنی ذبح کے بعد لیا ہو مگر خز خالص مین درست ہے اور لومڑی اور خرگوش کے روؤن سے ملے ہوئے مین دو روایتین جواز اور عدم جواز کی ہین اور اُنمین سے اصح عدم جواز کی روایت ہے اور خز ایک دریائی چوپایہ ہے جب پانی سے جدا ہو جاتا ہے تو مر جاتا ہے اُسکے روؤن کے کپڑے سے نماز پڑھنے مین کسی نے خلاف نہین کیا اور اسکے جواز پر حدیثین بھی دلالت کرتی ہین ہر چند غیر ماکول جانورون مین سے ہے۔ جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ فقہا مین مشہور ہے کہ خز اور سنجاب دو جانور غیر ماکول ہین کہ جنکے پشم اور پوست مین نماز درست ہے فقط یہی دو جانور سارے غیر ماکول یعنی حرام گوشت جانورون مین سے پوست اور پشم سے نماز درست ہونے مین مستثنیٰ ہین اور سنجاب تو مشہور ہے مگر خز اس زمانے مین معلوم نہین ہوتا ہے تیسرا مسئلہ سنجاب کی پوستین مین نماز پڑھنا جائز ہے گو غیر ماکول جانورون مین سے ہے کیونکہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ وہ گوشت نہین کھاتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز نہین اور جواز اظہر ہے اور لومڑی اور خرگوش کی پوستینون مین نماز پڑھنے کے جواز اور عدم جواز کی دو روایتین ہین اور اصح عدم جواز ہے چوتھا مسئلہ جس کپڑے کا تانا بانا ریشم کا ہو مردون کو اُسکا پہننا اور اُسمین نماز پڑھنا جائز نہین مگر لڑائی کے وقت اور ضرورت کے وقت مثل ایسی سردی کے جو کہ اُسکے اُتارنے کی مانع ہو اور حریر محض کا پہننا عورتونکو خواہ مختار ہون خواہ مضطر ہون درست ہے اور اگر ریشمی کپڑے کی ایسی چیز بنائین کہ جسمین نماز پوری نہو اس معنی سے کہ وہ عورتین یعنی شرمگاہون کی ساتر یعنی چھپانیوالی نہو مثل ازار بند اور جراب اور ٹوپی کے اُسکے پہننے مین تردد ہے اور اظہر کراہت ہے اور حریر محض پر سوار ہونا اور بچھانا قول اصح پر درست ہے اور وہ کپڑا جسمین محض ریشم کی سنجاف ہو اُسے پہنکر نماز پڑھنا درست ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ خلقت سے مستوی شخص کی چار اُنگل تک سنجاف حریر محض کی جائز ہے اور بعضے اصلا جائز نہین جانتے ہین اور جب ریشم کو کسی دوسری چیز سے جسمین نماز درست ہے ملا کر کپڑا بنین کہ جو محض ریشمی نہین اُسے پہننا اور اُسمین نماز پڑھنا درست ہے خواہ اُسمین ریشم کم ہو خواہ زیادہ ہو جامع الرضوی کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مترجم کہتے ہین کہ جب نماز مین احتیاط ضروری ہے تو بہتر یہی ہے کہ سنجاف محض ریشمی نہو اور سنجاف کے سوا اگر کوئی ٹکڑا محض ریشمی کپڑون مین ٹانکین تو جائز نہین مگر مغزی کہ سنجاف کی جنس سے ہے اظہر کے بنابر جائز ہے **پانچوان مسئلہ** غصبی کپڑون مین نماز درست نہین اور اگر مالک غاصب کو یا غیر غاصب کو اجازت دے تو غصبیت پائے جانے کے ساتھ نماز درست ہے اور اگر مالک مطلق اجازت دے یعنے معین نکرے کہ کسے اجازت دی ہے تو غاصب کے سوا ہر ایک کو درست ہے اور غاصب کو بنابر اظہر درست نہین **چھٹا مسئلہ** جو چیز کہ پانؤن کے اوپروار کی سطح کو چھپالے مثل شمشک یعنی سندھی جوتی کے ایسین نماز پڑھنا درست نہین اور موزے مین اور جراب مین درست ہے اور نعل عربی مین سنت ہے **ساتوان مسئلہ** جو ان ممنوع مذکور چیزون کے سوا ہین انہین نماز پڑھنا ان شرطون سے درست ہے کہ یا وہ خود انکا مالک ہو یا مالک سے اذن لے لیا ہو اور پاک ہون اور نجس لباس کا حکم بیان ہو چکا ہے اور مرد کو فقط ایک کپڑے مین بھی نماز پڑھنا درست ہے اور عورت کو دو کپڑون سے کم مین جائز نہین کہ انہین سے ایک کرتہ اور دوسری چادر ہے کہ سارے بدنکو سوا منہ اور دونون ہتھیلیون اور پشت پا کے چھپالے اور ظاہر قدمین مین تردد ہے اور مرد کو صرف دونون شرمگاہون کے چھپانے والے کپڑے مین بھی نماز پڑھنا درست ہے مگر مکروہ ہے اور اگر کپڑا نملے تو شرمگاہ کو پتے وغیرہ سے چھپا کر نماز پڑھ لے اور اگر یہ بھی نملین تو ننگا ہی پڑھے اگر نامحرم کے دیکھنے سے بے خوف ہو نہین تو بیٹھکر پڑھے اور کھڑے بیٹھے دونون حالتون مین رکوع اور سجود کے لیے ایما کریگا تاکہ شرمگاہین زیادہ نہ کھلجائین اور لونڈی اور نابالغہ لڑکی بے چادر کے بھی نماز پڑھ سکتی ہے جب کنیز اثنائے نماز مین آزاد ہو جائے تو اسے واجب ہے کہ اپنا سر ڈھانک لے اور اگر فعل کثیر کی سر کے چھپانے مین احتیاج پڑے تو سر کو ڈھانک کر یعنی چادر اوڑھ کر نئے سر سے نماز کو بجا لائے اور یہی حکم نابالغہ لڑکی کا ہے جب لڑکی اثنائے نماز مین غیر مبطل طریق سے بالغہ ہو جائے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ جس طرح محض ریشم مین نماز جائز نہین اسی طرح سونے کے اور سنہری لباس مین نماز پڑھنا درست نہین اور شیخ محمد ابن خاتون علیہ الرحمہ نے حاشیۂ جامع عباسی مین کہا ہے کہ اگر ممزوج ہو جیسے ایک تار سونے کا اُسکے کپڑون مین ہو اور وہ نماز پڑھے تو وہ نماز اُس حدیث سے جو اس باب مین وارد ہے باطل ہے اور یہی حکم اُس کپڑے مین نماز کا ہے جسکی بناوٹ مین

سنہری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سنہری تار ہو اور یہی حکم سونے کی انگوٹھی اور اس سنہری انگوٹھی کا ہے جو اصل میں چاندی یا تانبا ہو اور پانی سونے کا اسپر پھیرا ہو اور ظاہر یہ ہے کہ جس تلوار اور خنجر کے قبضے سونے کے یا سنہری ہوں وہ بھی اسی حکم میں ہیں اور انکے ساتھ نماز صحیح نہو گی اور انتہا اُس سونیکی کہ جسے پہنے ہوں اور نماز جائز ہو گی اُس سونے کے ہے جو پاس ہوتا ہے یا پوٹلی سونے کی جیب اور بغل میں ہوا کرتی ہے کیونکہ لباس کا اطلاق اسپر نہیں کرتے ہیں اور اس حکم میں مشکل خنثی بھی کہ جسمین مرد یا عورت ہونیکا تمیز نہو کے شریک ہے اُسے بھی سونا پہننا احتیاطاً جائز نہیں اور سونے کی تختی تاگے میں گوندھکر گلے میں ڈالنا یا بازو پر باندھنا ظاہرا اسیطرح ہے جیسے انگوٹھی اور خنجر کا اور تلوار کا قبضہ ہے اور کپڑے میں باندھکر بازو پر باندھیں تو سونے کی پوٹلی کی حامل کا حکم رکھیگا۔ اور اللہ زیادہ واقف ہے

آٹھواں مسئلہ سیاہ کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے موزے اور عمامے کے سوا کہ وہ سیاہ ہوں تو جائز ہے اور اسیطرح پر مردونکو ایسے باریک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر اتنا باریک ہو کہ بدن نظر آتا ہو تو جائز نہیں اور مصلی کو کرتے پر لنگی باندھنا اور چادر کے دونوں سرونکو دونوں بغلوں کے نیچے سے نکالکر ایک کندھے پر ڈالنا مکروہ ہے اور عمامہ بے تحت الحنک کے پہنکر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ڈھاٹا منہ پر باندھنا مکروہ ہے اور عورت کو نقاب ڈالنا مکروہ ہے اور یہ اگر قرات کے مانع ہوں تو حرام ہیں اور لباس مشدود یعنی جسکے اپنے بند سخت ہوں کہ اتر نسکے اُسمیں نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر لڑائی میں مکروہ نہیں اور بیشک نماز کو بے چادر اوڑھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور مصلی کو لوہا دکھائی دیتا ہوا پاس رکھنا مکروہ ہے اور جو طہارت میں احتیاط نکرنے سے متہم ہو اُسکے کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور بجتی ہوئی خلخال پہنکر عورت کو نماز پڑھنا مکروہ ہے اور مصور کپڑے میں اور مصور انگوٹھی میں نماز پڑھنا مکروہ ہی جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ حشو کپڑے میں یعنی جسکے بند بندھے ہوں نماز پڑھنا مکروہ ہی اور اسیطرح کمر باندھکر بھی نماز پڑھنے کو مکروہ جانا ہے اور صاحب مدارک کہتے ہیں کہ اس مسئلے میں ہمنے کوئی دلیل نہیں دیکھی ہے سوا اسکے کہ علما لکھتے آئے ہیں اور انمیں متداول ہے اور ہم اسکے منکر نہیں بلکہ ہمیشہ مذاکرے اور مباحثے میں قائل رہے ہیں

پانچواں مقدمہ مکان مصلی میں سب مکانوں میں نماز پڑھنا اس شرط سے جائز ہے کہ مباح ہو اور مالک ہو یا مالک سے اجازت لے لی ہو اور اجازت کبھی کسی چیز کے بدلے میں ہوتی ہے جیسے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرایہ اور جو اسکی مثل ہو یا مباح کر دینے سے ہوتی ہے اور یہ اجازت کبھی صریح ہوتی ہے جیسے مالک کہدے کہ تو یہاں نماز پڑھ یا فحوائی ہوتی ہے جیسے وہاں رہنے کی اجازت دے یا شاہد حال سے ہوتی ہے جیسے ایسی کوئی علامت ہو کہ وہ دلالت اس پر کرتی ہو کہ اس مکان میں نماز پڑھنے سے مالک ناخوش نہیں اور غصبی مکان میں کسی کو نماز پڑھنا خواہ غاصب ہو خواہ غیر غاصب ہو غصب سے واقف لوگوں سے جائز نہیں جو غصبی مکان میں عمداً غصب سے واقف ہو کر نماز پڑھیگا تو نماز باطل ہو جائیگی اور اگر بھولکر یا غصب کی جہالت سے نماز پڑھیگا تو صحیح ہوگی اور اگر غصبی مکان میں نماز پڑھنے کی حرمت کے جاہل ہونے سے وہاں نماز پڑھیگا تو معذور نہیں ہے اور نماز کا اعادہ کریگا اور جب نماز کا وقت تنگ ہو جائے اور غصبی مکان میں ہو تو وہاں سے نکلے اور راہ چلنے کے حال میں نماز پڑھے اور رکوع اور سجود کے لیے اشارہ کرے تو نماز صحیح ہے اور اگر وہیں نماز پڑھے اور وہاں سے نکلنے میں مشغول ہو تو نماز باطل ہے اور اگر کوئی کسی دوسرے کی ملک میں اسکی اجازت سے رہتا ہو اور وہ شخص پھر وہاں سے حکم نکلجانے کا کرے تو واجب ہے اس شخص پر کہ وہاں سے نکل آئے پس اگر نہ نکلے اور اسی حالت میں نماز پڑھے تو باطل ہے اور اگر نماز کا وقت تنگ ہو اور وہاں سے نکلتے میں ایسا اشارے سے نماز پڑھے تو صحیح ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جس طرح غصبی مکان میں نماز جائز نہیں اسی طرح پر باقی عبادتیں بھی وہاں جائز نہیں سوا روزے کے اس شرط سے کہ مباح مکان میں نیت کی ہو اور جائز نہیں کہ کوئی شخص نماز پڑھے اس حال سے کہ اسکے پہلو میں یا اسکے منہ کے آگے کوئی عورت نماز پڑھتی ہو خواہ وہ عورت وہی نماز پڑھتی ہو خواہ منفرد یعنی جداگانہ پڑھتی ہو خواہ محرمہ ہو خواہ بیگانہ ہو اور بعضے مکروہ کہتے ہیں اور یہی اشبہ ہے اور اگر مرد و عورت کے بیچ میں پردہ یا شرعی دس گز کا فاصلہ ہو پھر حرام یا مکروہ نہیں اور اگر عورت مرد کے پیچھے اتنی دور کھڑی ہو کہ اسکے سجدے کی جگہ مرد کے قدم کے محاذی ہو تو پھر ممنوع نہیں اور اگر مرد اور عورت ایک ایسی جگہ واقع ہوں کہ الگ دور کھڑے نہ ہو سکتے ہوں تو پہلے مرد نماز پڑھے پھر عورت جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ حکم وسعت وقت کی صورت میں ہے مگر جب وقت تنگ ہو تو دونوں ایک ہی جگہ پڑھ سکتے ہیں اور منع کے عام ہونیکا احتمال ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باقی ہے اور اگر کوئی کسی نجس جگہ پر نماز پڑھے کہ وہ نجاست لباس اور بدن مصلی تک تعدی نہ کرتی ہو اور سجدے کی جگہ پاک ہو تو نماز صحیح ہے اور حمام مین نماز پڑھنا مکروہ ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ حمام مین نماز کی کراہت مشروط ہے کہ وہ نماز کی جگہ حمام مین سے پاک ہو نہین تو نجس جگہ پر نماز درست نہین اور حمام کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ نہین جیسا کہ شیخ علی نے تصریح اسکی کی ہے اور نماز پاخانہ نین اور اونٹ بندھنے کے مقام مین اور چیونٹیون کے سوراخ والے مقامون مین اور پانی بہنے والے مقامون مین اور شورہ زار مین اور برف پر اور قبرستان مین پڑھنا مکروہ ہے اور جب مصلی مین اور قبر مین کوئی حائل ہو گو وہ نیزہ اور لاٹھی ہو یا مصلی اور قبور مین شرعی دس گز کا فاصلہ ہو تو یہ کراہت نہ رہیگی جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ علما نے کہا ہے کہ ائمہ علیہم السلام کی قبرین اس سے مستثنی ہین اسلیے کہ آنکے مقابر مین نماز مکروہ نہین مگر سجدہ قبر پر نکرنا چاہیے اور قبر امام علیہ السلام کے آگے بھی نماز نہ پڑھنا چاہیے بلکہ قبر شریف کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیے کہ امام علیہ السلام منھ کے سامنے رہین نہ سب کے پیچھے روایت مین یونہین واقع ہوا ہے اور نماز پڑھنا آتش خانون مین اور شرابخانون مین جبکہ نجاست مصلی تک نہ پہونچتی ہو اور شاہراہون مین اور مجوسی کے گھر مین مکروہ ہے اور یہودی اور نصرانی کے مکان مین نماز پڑھنے مین کوئی مضائقہ نہین اور مکروہ ہے بنا بر اظہر کہ مصلی کے سامنے آگ جلتی ہو یا تصویر ہو اور سطح خانہ کعبہ کے اندر نماز فریضہ پڑھنا مکروہ ہے اور سطح کعبہ کے کوٹھے پر بھی مکروہ ہے اور طویلون مین گھوڑون کے اور خچرون کے اور گدھون کے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور بکریون کے بیٹھنے کے مقامون مین کوئی مضائقہ نہین اور نماز پڑھنا ایسی جگہ جہان سامنے قرآن کھلا یا ایسی دیوار ہو کہ جسپر پیشاب کے گڈھے کے پانی کی ترشح ہو مکروہ ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ صاحب مسالک نے کہا ہے کہ کھلے ہوئے قرآن کے حکم مین ہر لکھا ہوا کاغذ اور نقشدار ہے اسلیے کہ وہ بھی مصلی کے شغل کا سبب ہے خواہ مصلی پڑھا ہو خواہ بے پڑھا ہو مگر یہ کہ اندھا ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ آدمی کے منھ کے سامنے ہو یا دروازہ کھلا ہو تو یون بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ اوٹ مصلی کے منھ کے سامنے ہونا سنت ہے خصوصاً اُن مقامون مین کہ جہان لوگون کی آمد و رفت ہو اور لکڑی وغیرہ گو گز ہی بھر کی ہو اور ایک روایت مین واقع ہوا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نماز پڑھتے تھے اور ایک ٹوپی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنے منھ کے سامنے رکھ لیتے تھے اور نماز اُسی کی طرف پڑھتے تھے اور اگر خط بھی اپنے منھ کے سامنے کھینچ لے تو سترہ یعنی اوٹ کے قائم مقام ہے چھٹا مقدمہ موضع سجود مین یعنی سجدہ کرنے کی جگہ کے بیان مین سجدہ جائز نہین اُس چیز پر کہ جسپر زمین کا اسم صادق نہین آتا ہے جیسے جانورون کے چمڑے اور بال اور پشم وغیرہ مین اور نہ اُس چیز پر کہ زمین مین کی معدنی ہو جیسے نمک عقیق سونا چاندی ہے مگر ضرورت کے وقت مین اور جو چیز کہ زمین سے اُگتی ہے اور اُسے عادت سے کھاتے ہین مثل روٹی کے اور میوون کے اُسپر بھی سجدہ جائز نہین اور کتان مین اور روئی مین دو حدیثین ہین منع اشہر ہے اور کیچڑ پہ سجدہ کرنا جائز نہین اور اگر کیچڑ کی جگہ پر نماز پڑھنے مین مضطر ہو تو رکوع اور سجود کے لیے ایما کرے اور کاغذ پر سجدہ کرنا جائز ہے اور لکھے ہوئے پر مکروہ ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ کاغذ پر سجدے کا جواز مشروط ہے کہ اُس کاغذ کو روئی اور ریشم وغیرہ ملبوس جنسون سے نہ بنایا ہو اور اکثر علما نے کہا ہے کہ کاغذ پر سجدہ جائز ہونے مین نصین بے قید کے وارد ہوئی ہین پھر قید لگانا بیوجہ ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ اچھا ہے کہ سجدہ اُس کاغذ پر نہ کرین کہ جسے ملبوس کی جنس سے بنایا ہو اور صاحب مدارک نے کہا ہے کہ کھائے جانے سے مراد یہ ہے کہ عادت سے کھاتے ہون پس اگر کسی چیز کو ندرت سے کھائین یا اضطرار کی جہت سے کھائین مثل بعضی دواؤن کے کہ ضرورت کے وقت معجونون مین پڑتی ہین یا وہ بوٹیان کہ اکثر اُنھین کھاتے رہتے ہین وہ ماکول نہین اور اگر ایک شہر مین ایک چیز کا کھانا شائع ہو اور دوسرے شہر مین شائع نہ ہو تو اُسپر مطلق سجدہ کرنا وہان جائز نہین اور محتمل ہے کہ ہر شہر اُسی شہر کا حکم رکھتا ہو اور اگر کسی چیز کی دو حالتیں ہون کہ ایک حالت مین کھائین اور دوسری حالت مین نہ کھائین تو کھانے والی حالت مین اُسپر سجدہ کرنا جائز ہے اور دوسری مین سجدہ کرنا جائز نہین۔ اور اپنے بدن مین سے کسی چیز پر سجدہ نہ کرے پس اگر گرمی جلتی زمین پر سجدہ کرنے سے مانع ہو تو اپنے کپڑے پر سجدہ کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہو تو اپنی پشت دست پر سجدہ کریگا اور جو کچھ کہ بیان ہوا کہ ماکول اور ملبوس نہو یہ ماتھے سے مختص ہے نہ سجدے کے باقی اعضا سے اور موضع سجود مین شرط ہے کہ مصلی اُسکا مالک ہو یا مالک نے اُسے اجازت دی ہو اور نجاست سے خالی ہو خواہ خشک ہو خواہ تر ہو اور جب نجاست موضع محصور مین مثل گھر وغیرہ کے ہو اور موضع نجاست معلوم نہو تو وہان کسی جا پر سجدہ نہین کرسکتا ہے اور اگر مکان وسیع ہو گو اُسمین کوئی جگہ نجس ہو گئی ہو اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

موضع نجاست سے نہ معلوم ہو پھر بھی اُس مکان مین سجدہ کرینگے اسلیے کہ اُسکے طاہر کرنے مین مشقت ہے
جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ مکان محصور سے یہ مراد ہے کہ
جسے عرف مین محصور کہین ان معنون سے کہ اُسکی مقدار کے حصر مین زیادہ مشقت نہو مثل حجرے کے اور صفہ
کے نہ مثل صحرا کے اور وسیع انگنائیون کے کہ یہ غیر محصور مین داخل ہین اور اگر محصور مکان مین کوئی نجاست
واقع ہو اور موضع نجاست معین نہو تو کسی جزء پر اُس مکان کے اجزا مین سے سجدہ کرنا جائز نہین اسلیے
کہ سجدہ کے موضع کی طہارت یقینی چاہیے اور نجاست مین مشتبہ جگہ پر سجدہ صحیح نہین اور اگر کوئی تری کے
ساتھ نجس مکان مین نجاست مین مشتبہ جگہ سے ملاقات کرے تو موضع ملاقات نجس نہین ہوتا ہے
جبتک تحقیق نہو کہ خاص یہی جگہ نجس ہے کیونکہ اصل اشیا مین طہارت ہے اور بے تیقن نجاست کے
نجاست کا حکم نہین کر سکتے ہین اور اگر مکان غیر محصور ہو اور کوئی جزء اُسمین سے نجس ہو جائے اور
تعیین سے وہ جزء معلوم نہو تو اُس مکان کے ہر جزء مین سجدہ کر سکتا ہے اور صاحب مدارک نے کہا
ہے کہ مکان محصور مین بھی نجس مشتبہ موضع پر سجدہ کرنا جائز ہے اور یہ جو کہا ہے کہ نجس سے مشتبہ
مثل نجس کے ہے تو سارے حکمون مین نہین ہے اور تشبیہ مین شرط نہین کہ مشبہ مشبہ بہ کی سب چیزون
مین برابر ہو۔ نواں مقدمہ اذان و اقامت مین اور نظر چار چیزون مین ہے پہلے اُس چیز مین جسکے
لیے اذان اور اقامت کہتے ہین اور یہ دونون مفروضہ پنجگانہ نماز مین سنت ہین خواہ وہ نماز ادا ہو
خواہ قضا ہو خواہ انفراد سے ہو خواہ جماعت سے ہو مصلی مرد ہو یا عورت ہو اس شرط سے کہ عورت
آہستہ آہستہ کہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے اذان و اقامت جماعت مین شرط ہے اور پہلا مذہب
اظہر ہے اور یہ دونون جہریہ مین سنت موکدہ ہین اور اشد موکد ہین صبح مین اور مغرب مین و اذان
پنجگانہ فرائض کے سوا کسی اور فریضہ کے لیے کہی نہین جاتی ہے اور نہ نوافل مین سے کسی کے لیے بلکہ
اور نمازون مین موذن الصلوٰۃ تین بار کہیگا اور جو پنجگانہ کی قضا پڑھتا ہو اُسے ہر نماز کیلیے اذان و اقا
کہنا چاہیے اور اگر پہلی نماز کے لیے اپنی قضا بجا لانے کے ورد مقررہ مین سے اذان کہے اور باقی نمازونکو
تنہا اقامت سے پڑھے تو اُنکی فضیلت پہلی سے کم ہوگی اور اگر جمعہ کے دن اکٹھا پڑھین تو ظہر کے لیے اذان و
اقامت اور عصر کے لیے تنہا اقامت کہے اور یہی حکم عرفات کی ظہر و عصر کا ہے کہ ایک جا ایک اذان
اور دو اقامتون سے پڑھے اور اگر پیش نماز ایک جماعت کو نماز پڑھا چکے پھر دوسری جماعت آئے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابھی پہلون کی صف متفرق نہوئی ہو تو دوسری جماعت اذان و اقامت نہ کہیگی اور پہلون کی اذان پر اکتفا کریگی بلکہ تنہا اقامت کہیگی اور اگر پہلون کی صف متفرق ہو چکی ہے تو اس صورت مین دوسری جماعت اذان اور اقامت کہیگی اور اگر کوئی منفرد ارادہ نماز پڑھنے کا کرے اور اذان کہے پھر جماعت کا قصد کرے تو اذان اور اقامت کا اعادہ کرے دوسری نظر موذن مین اور اسمین عقل اور اسلام اور مرد ہونا معتبر ہے اور بالغ ہونا شرط نہیں بلکہ موذن مین ممیز ہونا کافی ہے اور سنت ہے کہ موذن عادل ہو بلند آواز ہو آنکھون والا وقتون کا اور طہارت کا واقف بلند مکان پر کھڑا ہو اور اگر عورت عورتون کے لیے اذان کہے تو جائز ہے اور اگر منفرد نماز پڑھے اور اذان کو بھولجائے اور نماز شروع کردے تو اذان کی طرف پھر پڑے اور نماز نئے سر سے پڑھے جبتک رکوع نہ کیا ہو اور اس مسئلہ مین اور روایت بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر نماز پوری پڑھ چکا ہو یا اذان یاد آئے تو نماز اسکی پوری ہو چکی اور اگر اثنائے نماز مین یاد آئے تو عود کرے اور موذن کو بیت المال سے اجرت دین اگر کوئی تبرع نہ کرے تیسری نظر اذان کی کیفیت مین ہے اذان بے نماز کے وقت آئے نہ کہے نماز صبح کے وقت سے پہلے اذان کی اجازت دیجائے مگر سنت ہے طلوع صبح کے بعد اذان کا اعادہ کرے اور مشہور کے موافق اذان کی اٹھارہ فصلین ہین اللہ اکبر چار مرتبہ توحید اور رسالت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی دونون شہادتین دو دو[1] مرتبہ پھر حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ پھر حی علی الفلاح دو مرتبہ پھر حی علی خیر العمل دو مرتبہ پھر تکبیر دو مرتبہ پھر لا الٰہ الا اللہ دو مرتبہ اور اقامت کی فصلون مین ہر ایک دو دو مرتبہ اور قد قامت الصلوٰۃ اسمین دو مرتبہ زیادہ ہے اور اخیر اقامت مین سے ایکمرتبہ تہلیل یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنا ساقط ہے اور اذان اور اقامت مین ترتیب شرط ہے اور مستحب ہین اذان اور اقامت مین سات چیزین قبلہ رخ ہو فصول کے اخیر مین وقف کرے اور اذان ٹھہر ٹھہر کر کہے اور اقامت مین تیزروی کرے اور اذان اور اقامت کے بیچ مین کلام نہ کرے اور اذان اور اقامت مین فاصلہ کرے دو رکعت نماز پڑھکر یا سجدہ کرکے مگر نماز مغرب مین بہتر یہ ہے کہ فاصلہ قدم رکھنے بھر کا یا سانس لینے بھر کا کرے اور اذان مین آواز بلند کرے اگر موذن مرد ہو اور آواز بلند کرنے کے سوا یہی سب امور اقامت مین موکدہ سنت ہین اور مکروہ ہے اذان مین ترجیع اور اذان کی فصلونکا مقرر سے زیادہ مکرر کہنا ہے مگر یہ کہ بخبر نمازیون کا خبردار کرنا مقصود ہو اور اسیطرح الصلوٰۃ خیر من النوم کا

[1] اور دو دو مرتبہ اشہد ان علیا ولی اللہ ... رسول اللہ بلا فصل ... علیہ ... اور ... کا بھی کہنا بہتر ہے ۱۲ سید عابد حسین اردو مترجم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہنا مکروہ ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ فقہائے امامیہ مین الصلوٰۃ خیر من النوم یعنی نماز سونے سے بہتر ہے کہنے کی حرمت مشہور ہے اسلیے کہ اذان ایک عبادت ہے کہ شارع علیہ السلام سے متلقی ہوئی ہے اُسمین کچھ بڑھانا گھٹانا بدعت ہے اور ہر بدعت گراہی ہے چوتھی نظر اذان کے حکمون مین اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جو اذان یا اقامت کے اثنا مین سو جائے اور پھر جاگے سنت ہی کہ نئے سرے سے کہے اور جائز ہے کہ اُسی پر بنا کرے اور یہی حکم ہے اگر بیہوش ہو جائے دوسرا مسئلہ جب کوئی اذان کہے پھر مرتد ہو جائے تو جائز ہے کہ اُسی اذان پر اعتماد کرین اور کوئی اور اقامت کہلے اور اگر موذن اذا کہنے کے اثنا مین مرتد ہو جائے پھر توبہ کرے بعضون کے قول پر نئے سرے سے اذان کہے تیسرا مسئلہ جو شخص اذان سُنے اُسے اپنے دل مین اُسکی حکایت یعنی نقل کرنا مستحب ہے چوتھا مسئلہ جب موذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو بات کرنا مغلظہ کراہت ہے مگر وہ کلام جو نمازیون کے تدبیر مین ہو جیسے صفون کا سیدھا کرنا اور پیشنماز کا تعین کرنا پانچوان مسئلہ مکروہ ہے موذن کا داہنے بائین مُنھ کرنا لیکن اپنی اذان بھر مین قبلہ کی جہت کا التزام رکھنا چاہیے چھٹا مسئلہ جب لوگ اذان کہنے مین تنازع کرین تو جو اذان کے حکمون سے زیادہ خبردار ہو اُسکو مقدم کرین اور اُسی کے سپرد اذان کہنا کرین اور اگر متنازع لوگ علم مین برابر ہون تو قرعہ ڈالین مترجم جامع الرضوی کہتے ہین کہ اذان مین تنازع اور قرعہ کا حکم اُسوقت مین ہے کہ موذن کیلیے وظیفہ بیت المال سے مقرر ہو اور اگر وظیفہ مقرر نہو پھر اگر تنازع کرین تو جائز ہے کہ کئی موذن ایک نماز مین یکجا یا آگے پیچھے اذان کہین ساتوان مسئلہ جب موذن بہت سے ہون تو جائز ہے کہ سب ملکر ایک مرتبہ اذان کہین اور اگر وقت وسیع ہو تو بہتر یہی ہے کہ ایک دوسرے کے بعد کہے یہ اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ یہان وقت کی وسعت سے مراد جماعت مین کے امر مطلوب کا مجتمع ہونا ہے مثل نہ آنے امام اور نہ آنے اُس شخص کے کہ جسکے آنے کی عادت ہے نہ یہ کہ اجزا اور کفایت بھر کے وقت سے زیادتی مقصود ہے کیونکہ نماز مین دیر کرنا اُسکے وقت سے کسی غیر موظف شرعی امر کے لیے نہایت بعید ہے اور شیخ خلاف مین فرما چکے ہین کہ دو موذنون سے زیادہ بچنا چاہیے اور موذنون کی زیادتی مین ترتیب پر تاخیر نماز کی فضلیت ہے بلکہ ظہور حرج اہل جماعت مجتمع ہونے پر سامعین کی اذیت آوازون کے اجتماع سے اور وقت مضحکا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مخالفین کے احتمال ہین۔ آٹھوان مسئلہ جب امام کسی اذان کہنے والے کی اذان سن لے تو اُسے جائز ہے کہ نماز پڑھنے مین اکتفا اُسی اذان پر کرے گو وہ موذن منفرد یعنی تنہا نماز پڑھے۔ نوان مسئلہ جسے اذان اور اقامت کے اثنا مین حدث واقع ہو وہ طہارت کرے اور بنا اُسی پر کرکے پورا کرے اور اقامت مین اعادہ کرنا بہتر ہے دسوان مسئلہ جسے نماز پڑھنے مین حدث واقع ہو وہ طہارت کرے اور نماز کا اعادہ کرے اور اقامت کا اعادہ نکرے مگر بول اٹھا ہو۔ گیارھوان مسئلہ جو کسی ایسے پیش نماز کی اقتدا کرے کہ جسکی اقتدا جائز نہین تو اذان اور اقامت اپنے لیے کہے اور اگر نماز قضا ہو جانے سے ڈرے تو دو تکبیرون اور قد قامت الصلوٰۃ پر اکتفا کرے اور فصول مین سے جو پیشنماز چھوڑ دے مستحب ہے کہ اُسے ماموم کہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے اور صاحب مسالک نے کہا ہے کہ جب مخالف مذہب پیشنماز کے پیچھے نماز پڑھے تو چاہیے کہ تقیہ سے اپنے لیے اذان و اقامت کہے اور مخالف کی اذان و اقامت پر اکتفا نکرے اور اگر وقت تنگ ہو کہ اگر اذان اور اقامت کہے تو پیشنماز کو رکوع مین نپائے تو اس صورت مین قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ پر اکتفا کرے۔ یہ اُردو مترجم کہتا ہے کہ ایسے امام کی متروک فصل کا ماموم کو کہنا مستحب ہونا یہان مشکل نظر آتا ہے ایک تو اسلیے کہ یہ خلاف نص کے ہے اور وہی نص صحیحہ ابن سنان ہے کہ اُسمین وارد ہوا ہے کہ جب موذن اپنی اذان مین کچھ گھٹا دے اور تیرا قصد اُسکی اذان سے نماز پڑھنے کا ہو تو اُسے تو پورا کرے جو اُس اذان مین سے رہگیا ہے اور یہان ماموم اپنے لیے الگ اذان اور اقامت کہنے پر مامور ہے یہانتک وقت پر اختصار سے کہیگا دوسرے اس سبب سے ہے کہ علما نے تصریح کر دی ہے اور اخبار کو بھی دلالت اسی پر ہے کہ مخالفین کی اذان کا اعتداد اور شمار نہین پھر امام کی چھوٹی فصل کو ماموم کے بجالانے سے کیا فائدہ ہے مگر بار خدایا یہ کہا جائے کہ خود یہ فعل اپنے نفس مین مستحب ہے گو یہ اذان شمار اور اعتنا کے قابل نہین تو خوب ہے اگر اسکی دلیل بھی ثابت ہو جائے۔

دوسرا رکن نماز کے افعال ہین۔ بعضے افعال واجب ہین اور بعضے سنت ہین واجب فعل آٹھ ہین پہلا واجب فعل نیت ہے اور یہ رکن ہے جو اسے جان بوجھکر قصد سے یا بھولے سے چھوڑ دیگا تو نماز منعقد نہوگی اور حقیقت نیت کی یہ ہے کہ نماز کی صفت کو دل مین لائے اور قصد کرے اُس نیت مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چار امرون کا واجب کا یا سنت کا اور قربت کے قصد سے بجا لانا اور معین کرنا نماز کا یعنی کونسی نماز ہے اور ادا ہونے کا یا قضا ہونے کا اور زبان سے کہنا معتبر نہین بلکہ قصد کافی ہے اور نیت کا وقت تکبیر احرام کے پہلے جزو کا وقت ہے اور واجب ہے ہمیشہ آخر نماز تک نیت کے حکم پر مستمر رہنا اسطرح پر کہ نیت کے خلاف دل مین نہ لائے اگر نماز کے اثنا مین نماز سے نکلنے کا قصد کرے تو نماز اظہر کی بنا پر باطل نہوگی اور یوہین باطل نہین ہوتی ہے نماز اگر نماز کے منافی فعل کرنے کا قصد کرے اور نکرے اور اگر کریگا تو نماز باطل ہو جائیگی اور یوہین باطل ہو جائیگی نماز اگر کسی فعل سے ریا یا سمعہ کا یعنی دکھانے سنانے کا قصد کریگا یا نماز کے سوا کسی اور چیز کا قصد کریگا اور نیت کا بدل ڈالنا کہین جگہ پر جائز ہے جیسے یہ کہ جمعہ کے دن نماز ظہر مین سورہ جمعہ پڑھنا بھول جائے اور دوسرا سورہ شروع کردے اگر نیت بدلے اور قصد کرے کہ یہ یہ نماز سنت پڑھتا ہون مین پھر اسکے بعد فریضۂ ظہر سورہ جمعہ سے ادا کرونگا تو جائز ہے اور جیسے یومیہ فرائض مین سے کسی فریضے کی ادا شروع کرے اور اس اثنا مین اُسے یاد آئے کہ اس فریضے کی نماز مجھسے قضا ہو گئی ہے اور نیت کو پہلے کی قضا فریضے کے بجالانے کی طرف بدلے تو جائز ہے دوسرا تکبیرۃ الاحرام اور یہ رکن ہے اور بے اسکے نماز صحیح نہین ہے گو بھولے سے بھی چھوٹ جائے اور اسکی صورت یون ہے کہ کہے اللہ اکبر اور اسکے معنون کے کہنے سے نماز منعقد نہین ہوتی ہے اور اگر اسمین سے کوئی حرف چھوڑ دیگا تو بھی نماز منعقد نہوگی اور جو اسکے کہنے پر مثل عجمی کے قادر نہو اُسے اِسکا یاد کرلینا واجب ہے بے اسکے وسعت وقت مین مشغول نماز مین نہو اور اگر وقت تنگ ہو تو ترجمہ بھی جائز ہے اور جو گونگا ہو اُس سے جہانتک ہو سکے تکبیرۃ الاحرام کو کہے پھر اگر اصلا بولنے پر قادر نہو تو اسکے معنون کو دلمین لائے اور اشارہ کرے اور اسمین ترتیب واجب ہے پھر اگر اکبر اللہ اُلٹ کر کہیگا تو نماز منعقد نہوگی اور نمازی کو اختیار ہے کہ شروع کی ساتون تکبیرون مین سے جسے چاہے تکبیر الاحرام قرار دے لے پھر اگر ایک تکبیر تکبیرۃ الاحرام قصد سے کہے پھر دوسری تکبیر اسی قصد سے کہے تو نماز باطل ہے کیونکہ رکن کی تکرار کی ہے پھر اگر تیسری تکبیر اسی قصد سے کہے تو نماز اس اخیر تکبیر سے منعقد ہو جائیگی اور واجب ہے کہ تکبیر کھڑے ہو کر کہے پھر اگر کھڑے ہونے پر قادر ہو کر بیٹھکر کہیگا یا اُٹھنے کے شروع مین کہیگا تو نماز منعقد نہوگی اور سُنتی امر اسمین چار ہین پہلا یہ کہ اللہ کے لفظ کو بے مد کہے یعنی اسکے حرفون مین مد نہ دے دوسرا یہ کہ اکبر کا لفظ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

افعل کے وزن پر کہے تیسرا یہ کہ امام ماموین کو تلفظ تکبیرۃ الاحرام کا سنوائے چوتھا یہ کہ تکبیر کہتے وقت مصلی یعنی نمازی ہاتھوں کو اپنے کانوں تک اونچا اُٹھائے۔ تیسرا قیام اور یہ بھی رکن ہے اور قدرت رکھنے پر واجب ہے پھر جو کہ اسے عمداً یا سہواً ترک کرے گا اُسکی نماز باطل ہو جائیگی جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ مطلق قیام رکن نہین اسلیے کہ قیام نماز کی نیت کے لیے شرط ہے اور شرط مشروط مین داخل نہین ہوتی ہے بلکہ مشروط سے خارج ہوا کرتی ہے جسطرح سے کہ طہارت نماز کی شرط ہے اور نماز کا جز نہین ہے اور قیام قراءت مین واجب ہے اور اسی طرح قیام رکوع مین ہے بس جو قیام کہ رکن مین سے ہو کہ جسکی کمی زیادتی سے نماز باطل ہو جاتی ہے وہ قیام تکبیرۃ الاحرام کے وقت کا ہے اور رکوع کے متصل کا قیام یعنی رکوع سے پہلے کا قیام ہے اور اسیطرح نیت کے وقت کا بھی ہے اگر اسکے قائل ہون کہ نیت بھی نماز مین داخل ہے اور نماز کا رکن ہے اور اگر کہین کہ رکوع کے متصل والا ایسا قیام ہے کہ جسمین قراءت ہوتی ہے اور اس قیام کو واجب بھی کہا ہے بس ایک ہی چیز رکن بھی ہوگی اور غیر رکن بھی ہوگی اور اسکا جواب یہ ہے کہ واجب مجموع قیام ہے اور رکن وہی اخیر والا جز جو رکوع کے متصل ہے بس کہہ سکتے ہین کہ مجموع رکن نہین بلکہ واجب ہے — اُردو مترجم کہتا ہے کہ شہید علیہ الرحمہ نے اپنے بعض فوائد مین ارشاد فرمایا ہے کہ قیام نماز کی نسبت سے کئی طرح پر ہے بس قیام نیت کی طرح پر نیت کی شرط ہے اور قیام تکبیرۃ الاحرام مین رکن ہونے مین تکبیر کا تابع ہے اور قیام قراءت مین واجب ہے رکن نہین ہے اور رکوع کے متصل والا قیام رکن ہے۔ جب بے تکیہ کے قیام کی قدرت ہو تو قیام بے تکیہ کے واجب ہے اور نہین تو تکیہ کسی چیز پر کرلے کہ جس سے قیام پر قادر ہو جائے اور ایک روایت مین وارد ہے کہ دیوار پر تکیہ کرنا قیام کی قدرت رکھنے پر بھی جائز ہے اور اگر کسی ٹکڑے مین نماز کے قیام پر قادر نہو تو جہانتک قدرت ہو کھڑا ہو اور باقی کو بیٹھکر بجا لائے اور اگر قدرت نہو تو بیٹھکر سب پڑھے اور بعضون نے کہا ہے کہ قیام سے عجز کی حد یہ ہے کہ جتنی دیر مین نماز ہوتی ہے اُتنی دیر رستہ نہ چل سکے تو اس صورت مین ساری نماز بیٹھکر پڑھے اور پہلا قول اظہر ہے اور جو کہ بیٹھکر نماز پڑھتا ہو جب رکوع کے لیے قادر ہو جائے تو واجب ہے کہ رکوع کے لیے اُٹھکر کھڑا ہو اور اگر قدرت نہو تو بیٹھے بیٹھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رکوع بھی کرے اور جبکہ بیٹھے بیٹھے بھی پڑھنے سے مجبور ہو تو داہنے پہلو کے بھل قبلہ رخ ملحود کیطرح لیٹ جائے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو بائین پہلو کے بھل لیٹے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو چت محتضر یعنی جان کندنی والے کی طرحپر لیٹے اور یہ لوگ رکوع اور سجود کے لیے ایما کرینگے اور جو ایک حال پر اثنائے نماز مین عاجز ہو تو وہ ایک حالت سے دوسری ادنی حالت کی طرف اسی حال سے منتقل ہو یعنی قراءت ترک کرے جیسے کہ اگر شخص عاجز ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھا عاجز ہو تو پہلو کے بھل لیٹے اور اگر وہ پہلو کے بھل لیٹا ہوا عاجز ہو تو چت لیٹ جائے اور اسیطرح پر اسکے عکس مین ہے لیکن اُس صورت مین کہ ادنی حالت سے اعلیٰ کی طرف منتقل ہوتا ہے تو منتقل ہونے کے وقت مین قراءت سے سکوت کرے تا کہ جہانتک ممکن ہو قراءت اعلی حالت مین واقع ہو اور جو کہ سجدے پر قادر نہو وہ سجدے کے مکان کو بلند کرے اور اگر یون بھی سجدہ کرنے پر قادر نہو تو ایما کرے مسنونہ افعال اس فصل مین دو چیزین ہین ایک یہ کہ جب مصلی بیٹھکر نماز کو بجا لائے تو اُسے قراءت کے وقت تربیع سنت ہے یعنی اپنی پنڈلیان اور رانین زمین سے اونچی کرے اور دونون قدمون اور چوتڑون پر بیٹھے اور دوسرے تثنیہ دونون پاؤن کا یعنی دونون پاؤن کو بچھائے اور بعضے فقیہون نے کہا ہے کہ تشہد کے حال مین تورک کرے اور بائین ران پر بیٹھے کہ زمین سے ملائے اور دونون قدمون کو نیچے سے رانون کے نکالے اور داہنے پاؤن کی پیٹھ کو بائین کی پیٹ مین رکھے جیسے کہ تشہد مین بیٹھتے ہین چوتھا واجب قرأت ہے اور وہ واجب ہے اور وہ سورۂ حمد کی قراءت ہر دو رکعتی نماز مین اور چورکعتیون مین اور تین رکعتی مین اول کی دو دو رکعتون مین متعین ہے اور سارے سورۂ حمد کا پڑھنا واجب ہے جو سورۂ فاتحہ کو عمداً ترک کریگا تو نماز اُسکی صحیح نہوگی گو ایک حرف ہی ترک کرے اور تشدید کا شمار حرف مین ہے اسی طرحپر نماز صحیح نہین اگر اعراب مین خلل کریگا اور سورۂ فاتحہ مین سے بسم اللہ بھی ایک آیت ہے کہ اُسکی قراءت سورۂ فاتحہ کے ساتھ واجب ہے اور کافی نہین مصلی کو کہ سورۂ فاتحہ کا ترجمہ پڑھے اور اُسکے کلمون کی اور آیتون کی ترتیب واجب ہے جس طرحپر کہ شارع علیہ السلام سے منقول ہوئی ہے پھر اگر عمداً مخالفت کریگا تو نماز کا اعادہ کریگا اور اگر بھول کر مخالفت کریگا تو نئے سر سے قراءت کریگا اگر رکوع سے پہلے یاد آ گیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اگر یاد نہ آئے اور رکوع کرے تو نماز کو پورا کریگا گو بعد اسکے یاد بھی آئے اور جو کہ خوب قراءت نکر سکے تو اسپر سیکھنا واجب ہی پھر اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو سورۂ فاتحہ مین سے پڑھے جتنا ممکن ہوا ور اگر متعذر ہو تو غیر سورۂ فاتحہ مین سے پڑھے یا تسبیح و تہلیل خدا اور تکبیر مین قراءت کے زمانے بھر مصروف رہے اور اسکے بعد واجب ہے کہ سورۂ فاتحہ سیکھ لے اور جو گونگا ہو وہ نماز مین اپنی زبان کو ہلائے قراءت کے قصد سے اور دلمین بھی لائے کہ مین قراءت کرتا ہون اور مصلی یعنی نماز پڑھنے والے کو اختیار ہو کہ چار رکعتیونکی تیسری اور چوتھی رکعتون مین خواہ سورۂ فاتحہ پڑھے خواہ تسبیحات اربع کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ اللہ اکبر ہین پڑھے اور پیشنماز کے لیے قراءت حمد تسبیحات سے بہتر ہے اور واجب ہے کہ ایک سورہ پورا سورۂ حمد کے بعد فریضے کی پہلی دو رکعتون مین پڑھے باوجود اسکے کہ وقت مین گنجایش ہوا ور سیکھنا ممکن ہوا ور مضطر نہو بلکہ مختار ہوا ور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ دوسرے کا انضمام یعنی سورۂ فاتحہ کے بعد پڑھنا واجب نہین اور اول احوط ہے اگر کوئی پہلے سورہ پڑھے اور پھر حمد پڑھے تو اُسے چاہیے کہ پھر اُسی سورہ کو یا کسی اور سورہ کو حمد کے بعد پڑھ لے اور کسی فریضے مین عزائم سورون مین سے پڑھنا جائز نہین اور یونہین طویل سورون کا پڑھنا کہ جبکی قراءت مین نماز کا وقت فوت ہو جائے جائز نہین ہے اور سورۂ فاتحہ کے بعد دو سورون کا پڑھنا بھی جائز نہین اور بعضے فقہا نے مکروہ کہا ہے اور یہی اشبہ ہے اور صبح کی نماز مین اور مغرب و عشا کی پہلی دو دو رکعتون مین قراءت جہر سے یعنی بلند آواز سے سورونکا پڑھنا واجب ہے اور ظہرین مین اور مغرب کی تیسری رکعت مین اور عشا کی تیسری چوتھی رکعتون مین اخفات یعنی آہستہ سے پڑھنا چاہیے اور اقل جہر یہ ہے کہ قاری یعنی پڑھنے والا اپنی قراءت یعنے پڑھنا اپنے پاس کے تندرست شخص کو جبکہ کان دے سنوائے اور اخفات یہ ہے کہ قاری خود سُنے اگر اُسکے کان صحیح ہون یعنی کانون مین مرض نہو اور عورتون پر جہر یعنی بلند آواز سے قراءت واجب نہین اور اگر اُنکی جہر نماز مین نامحرمون کے سُننے پر مشتمل ہو تو حرام ہے سُنتی افعال اس قسم مین بسم اللہ کا جہر سے سورۂ فاتحہ کے اور دوسرے سورہ کے پہلے کہنا گو صلوۃ جہریہ نہو اور ترتیل قراءت یعنی حرفون کا ظاہر کرنا اور اُنکی صفتون کی مراعات کرنا ہے اور مد دینا ہے اتنا کہ غنا سے یعنی گانے کے مشابہ ہو جائے اور جہان پر وقف چاہیے وہان وقف کرنا اور سنتی نمازون مین فاتحہ کے بعد سورہ کا پڑھنا اور ظہرین مین چھوٹے سورے مثل انا انزلناہ اور سورۂ جحد یعنی قل یا ایہا الکافرون کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پڑھنا اور سورۂ اعلیٰ والطارق اور جو اسیقدر ہون عشاء مین اور صبحکو جمعرات اور جمعہ کو ہل اتی اور جمعہ کے دن مغرب و عشا مین سورۂ جمعہ اور سورۂ اعلیٰ اور صبح جمعہ مین سورۂ جمعہ اور قل ہو اللہ احد کا سورہ اور جمعہ کے ظہرین مین سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقین پڑھنا ہے اور فقہا مین سے کسی ایک نے ان دونون سورون کو جمعہ کی ظہرین مین پڑھنا واجب جانا ہے اور یہ قول معتمد نہین اور دن کے نوافل مین چھوٹے سورے اور آہستہ اور رات کے نوافل مین بڑے بڑے سورے اور بلند آواز سے پڑھنا ہے اور جب وقت تنگ ہو تو قراءت مین تخفیف کریگا اور فقط فاتحہ پر اکتفا کریگا اور قل یا ایہا الکافرون سات جگہ پڑھنا چاہیے ظہر کی نوافل کی پہلی رکعت مین اور مغرب کے نوافل کی پہلی رکعت مین اور صبح کے نافلہ کی پہلی رکعت مین جبکہ اُسے صبح کی روشنی پہچانے اور سرخی طلوع کے بعد پڑھین اور طواف کی دو رکعتون مین سے پہلی رکعت مین اور نماز احرام کی پہلی رکعت مین اور اگر ان ساتون مقامون مین پہلی رکعت مین سورۂ توحید اور دوسری رکعت مین سورۂ جحد پڑھے تو بھی جائز ہے اور نماز شب کی پہلی دو رکعتون مین قل ہو اللہ تیس مرتبہ اور باقی رکعتون مین لمبے سورے اور سنت ہے کہ پیشنماز ماموین یعنی پیچھے نماز پڑھنے والون کو قراءت اپنی سنوائے اگر محتاج بہت آواز بلند کرنے کا نہو اور اسیطرح شہادتین کو سنوائے اور سنت ہے کہ جب مصلی آیۂ رحمت پر پہونچے تو سوال رحمت کرے اور جب آیۂ عذاب پر پہونچے تو حقتعالیٰ سے پناہ مانگے سات مسئلے پہلا مسئلہ حمد کے آخر مین آمین کہنا جائز نہین اور بعضون نے مکروہ کہا ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ سورۂ حمد کے آخر مین اور حمد کے سوا اور سورون کے آخرون مین کہنا جائز نہین اگر عمداً کوئی نماز مین کہیگا تو نماز باطل ہو جائیگی جیسا کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے دوسرا مسئلہ موالات قراءت مین صحت کی شرط ہے یعنی قراءت کے اثنا مین کچھ غیر قراءت کے پڑھے تو سرنو سے قراءت کرے اور اسیطرح پر اگر قراءت کی نیت کرکے چپ ہو رہیگا تو پھر نئے سرے سے قراءت کریگا بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اس صورت مین نماز کا اعادہ کریگا لیکن اگر قراءت کے اثنا مین کچھ سکوت کرے نہ قراءت کی قطع کے قصد سے یا قراءت کی قطع کا قصد کرے تو نماز کو قطع نہ کریگا اور پورا نماز کو کرے گا اردو مترجم کہتا ہے کہ قراءت کے اثنا مین جن چیزون کا پڑھنا مستثنیٰ ہے اُنکے سوا کسی آیہ کا پڑھنا ہے اور اُن مستثنیٰ چیزون سے مباح کی دعا اور سوال رحمت آیۂ رحمت پر پہنچکر اور عذاب سے حقتعالیٰ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پناہ مانگنا آیۂ عذاب پر پہونچکر اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے پر یرحمکم اللہ کہنا اور خود چھینکنے پر
الحمد للہ رب العالمین کہنا اور مثل اسکے جو کہ مستثنیٰ ہین وہ قرأت مین مخل نہین — تیسرا
مسئلہ علمائے امامیہ نے روایت کی ہے کہ سورۂ والضحیٰ اور الم نشرح دونون ملکر ایک سورہ ہے
اور اسیطرح سورۂ فیل اور لایلاف ایک سورہ ہے تو جائز نہین ہے کہ ان دو دو سے ایک ایک
کوئی کسی نماز مین پڑھے جو ان دونوکو ایک رکعت مین پڑھے تو اسے بیچ مین بسم اللہ کہنے کی بنا بر
اظہر کے حاجت نہین چوتھا مسئلہ جب کوئی جہر کے مقام پر اخفات کرے اور اخفات کے مقام پر
جہر کرے یا عکس اسکا کرے اور یہ امر خواہ مسئلے کے نجاننے سے خواہ بھولے سے واقع ہوا ہے
تو اسپر اعادہ نماز کا واجب نہین پانچوان مسئلہ کافی ہے مصلی کو کہ تیسری چوتھی رکعت مین
حمد کی بدل بارہ تسبیحین پڑھے کہ صورت اسکی یہ ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر
تین مرتبہ اور بعضون نے کہا ہے کہ دس تسبیحین پہلی دو تسبیحون مین سے تکبیر کم کرکے کافی ہین
اور تیسری تسبیح مین تکبیر ثابت رکھے اور ایک روایت مین ہے کہ تیسری مین سے بھی تکبیر کم کرکے
نو تسبیحین پڑھنا وارد ہوا ہے اور ایک روایت مین چار تسبیحین ہین اسطریق سے کہ تسبیح
مذکور ایک ہی مرتبہ پڑھے اور پہلے قول پر عمل احوط ہے چھٹا مسئلہ اگر کوئی عزائم سورے مین سے
نوافل مین پڑھے تو چاہیے کہ موضع سجود پر سجدہ کرے اور اسیطرح اگر کوئی اور پڑھے اور آیۂ
سجدہ کو سنے تو سجدہ کرے اور اسکے بعد اٹھے اور تتمہ سورۂ عزیمہ کی تلاوت کرے اور رکوع
کرے اگر واجب سجدہ آخر سورۂ عزیمہ مین ہو تو سنت ہے سجدۂ تلاوت کے بعد اٹھے اور
سورۂ فاتحہ پڑھے اور رکوع مین جائے تاکہ رکوع قرأت کے بعد پڑے ساتوان مسئلہ سورۂ
قل اعوذ برب الناس اور سورۂ قل اعوذ برب الفلق بھی قرآن مین سے ہین ان دونون
سورون کی بھی قرأت نماز مین جائز ہے خواہ واجب نماز ہو خواہ سنت ہو پانچوان واجب
رکوع ہے اور وہ ہر رکعت مین ایک مرتبہ واجب ہے مگر نماز کسوف مین اور نماز آیات مین
اور رکوع نماز مین رکن ہے اور اسکی کمی یا زیادتی سے عمداً یا سہواً نماز باطل ہو جاتی ہے اور
اسکی تفصیل عنقریب آتی ہے اور رکوع کے واجبات پانچ ہین پہلا واجب جھکنا اسقدر کہ
دونون ہاتھ دونون زانوؤن پر پہونچ سکین اور اگر ہاتھ اتنے لمبے رکھتا ہو کہ بے جھکے دونون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

زانوؤن پر پہونچ جاتے ہون پھر بھی جھکے اتنا کہ خلقت مین کا مستوی شخص جھکتا ہے اور جو جھکنے پر
کسی مرض سے قادر نہو تو اپنے امکان بھر جھکے اور اگر بالکل عاجز ہو تو رکوع کے لیے ایما اشارہ
کرے اگر کوئی اصل پیدایش مین یا عارضہ سے منحنی یعنی جھکا رکوع کرنے والے کی طرح پر ہو تو اسے
واجب ہے کہ رکوع مین اور ذکر رکوع کے وقت کچھ اپنے انحنا کو بڑھادے کہ اُس زیادتی سے
اصلی حالت مین اور رکوع کی حالت مین فرق ہو جائے دوسرا واجب طمانینت یعنی اتنی
دیر کرنا کہ جسمین رکوع کا واجب ذکر کرلے اور یہ دیر کرنا رکوع مین قدرت رکھنے کی صورت مین ہے
اور اگر دیر کرنے پر قادر نہو تو اُسصورت مین واجب نہین جیسا کہ اصل رکوعین گذرا تیسرا واجب
رکوع سے سر اُٹھانا اور سیدھا کھڑے ہونا پس جائز نہین کہ رکوع سے بے سر اُٹھائے اور بے
سیدھا کھڑے ہوے سجدے مین چلا جائے مگر جبکہ عذر رکھتا ہو اور اگر سیدھے کھڑے
ہوتے مین تکیہ کا محتاج ہو تو واجب ہے کہ تکیہ لگا کر سیدھا کھڑا ہو گو تکیہ کرایہ سے لینا پڑے
تو بھی لیکر لگائے چوتھا واجب طمانینت سیدھا کھڑے ہونے مین اور وہ اس سے عبارت
ہے کہ برابر کرے اپنی پیٹھ کی ہڈیون کو کھڑے ہونے کے وقت مین اور سکون کرے یعنی
ٹھیرے گو وقت کم ہو پانچوان واجب تسبیح پڑھنا رکوعین ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ
مطلق ذکر کافی ہے گو ایکبار اللہ اکبر یعنی اللہ سب سے بڑا ہے یا ایکمرتبہ تہلیل ہو یعنی لا الہ
الا اللہ ایکبار کہے اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہین ہے کوئی معبود برحق اللہ کے سوا یعنی فقط
اللہ ہی معبود برحق ہے اور کوئی نہین اور اسی کو کلمۂ توحید بھی کہتے ہین اور ایکبار تکبیر یا ایکمرتبہ
تہلیل کے رکوعین کافی ہونے مین تردد ہے اور اقل اُس چیز کا جو مختار کے لیے ہی ایکمرتبہ پوری
تسبیح ہے اور وہ سبحان ربی العظیم وبحمدہ ہے یعنی پاک و پاکیزہ جانتا ہون اپنے پروردگار
بزرگ کو اس حال سے کہ مین اُسکی حمد و ثنا مین مشغول ہون یا سبحان اللہ یعنی پاک ہے اللہ
تین بار کہے اور ضرورت کے وقت مین سبحان اللہ ایکبار بھی کہنا کافی ہے اور آیا ہر رکوع
کے لیے تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا واجب ہے یا نہین اسمین تردد ہے اظہر یہ ہے کہ مستحب ہے
رکوع کے سنتی اعمال رکوع کرنے کے لیے کھڑے کھڑے تکبیر کہے اس حال سے کہ دونون
ہاتھون کو اُٹھا کر کانون تک لیجائے اور پھر لٹکائے اسکے بعد رکوع کرے اور دونو ہاتھونکو

دونون ہتیلیون کو دونون زانوؤن پر انگلیان پھیلی ہوئی رکھے اور زانوؤن کو پیچھے کی طرف کھینچے اور اگر دونون ہاتھون مین سے ایک مین کوئی عذر ہو تو ایک ہی سے زانو کو پیچھے کیطرف کھینچے اور اپنی پیٹھ کو ہموار کرے اور گردن کو پیٹھ کے محاذی دراز کرے اور رکوع کی تسبیح سے پہلے دعا پڑھے اور تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا اُس سے زیادہ کہے اور امام اپنی آواز کو ذکر مین بلند کرے اور سیدھے کھڑے ہوکے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہ کہے اور دعا پڑھے اور مکروہ ہے رکوع کرنا کہ ہاتھ کپڑے کے نیچے ہون چھٹا واجب سجدہ کرنا ہے اور ہر رکعت مین دو سجدے واجب ہین کہ نماز مین رکن ہین اور اِن دونون سجدون مین کہ جس رکعت کے ہون خلل واقع ہونے سے خواہ عمداً ہو خواہ سہواً ہو نماز باطل ہوتی ہے اور نماز ایک سجدہ مین خلل واقع ہونے سے باطل نہین ہوتی ہے واجبات سجدہ چھ ہین پہلا واجب سات عضو وغیرہ سجدہ کرنا اور وہ ساتون عضو پیشانی دو ہتیلیان دونون زانو دو انگوٹھے دونون پانؤن کے ہین دوسرا واجب ماتھے کا رکھنا ایسی چیز پر کہ جسپر رکھنا صحیح ہو بس اگر عمامہ کے گھیرے پر سجدہ کریگا تو صحیح نہوگا تیسرا واجب سجدے کے لیے اتنا جھکنا کہ کھڑے ہونے کی جگہ اور سجدے کی جگہ برابر ہو جائے مگر یہ کہ تھوڑا سا تفاوت ایک اینٹ کی مقدار بھر ہو نہ زیادہ اور وہ مقدار چار انگل کی ہے کہ چارون انگلیان ملی ہوئی ہون پھر اگر مصلی کو کوئی مانع ہو کہ جس سے اتنا جھک نہ سکتا ہو تو امکان بھر جھکے اور اگر موضع سجود کے اونچا کرنے کی ضرورت پڑے تو واجب ہے کہ اُسے بلند کرلے اور اگر جھکنے سے بالکل عاجز ہو تو سجدے کے لیے ایما کرے چوتھا واجب ذکر سجود ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ تسبیح مختص ہے جیسا کہ رکوع مین مذکور ہوا ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ بہتر سجدے مین ذکر سبحان ربّی الاعلیٰ وبحمدہ ہے یعنی پاک جانتا ہون اپنے پروردگار کو کہ سب چیزون سے جسکا رتبہ بلند ہے اس حال مین کہ مین اُسکی حمد وثنا مین مشغول ہون پانچوان واجب طمانینت سجود مین ذکر کرنے بھر کے زمانے کی ہو مگر کہ کوئی ضرورت طمانینت کی مانع ہو چھٹا واجب سر اُٹھانا پہلے سجدے سے تاکہ درست اطمینان سے بیٹھے اور سجدے مین شروع کے لیے اور سر اُٹھانے کے لیے تکبیر کے واجب ہونے مین تردد ہے اظہر استحباب ہے اور سنت ہے کہ تکبیر کہے سجدے کے لیے اس حال مین کہ کھڑا ہو اُسکے بعد

لـه یعنی عمداً اسلئے کہ نماز اور دوسرے عضو پر حجر وغیرہ کی تاسی شخص کو جو وقت عبادت میں مشغول ہو ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں سجدے کی طرف کرے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر پہونچائے اور سجدے کی جگہ کھڑے ہونے کی جگہ سے برابر ہو یا کچھ پست اور زیادہ معفو مقدار سے نہو اور خاک پر اپنی ناک کو رکھے اور دعا پڑھے اور صاحب مسالک نے کہا ہے کہ سجدے میں ارغام سنت ہے اور وہ یہ ہے کہ سجود ناک سے کرے گو خاک پر نہو اور خاک بہتر ہے اور ایک تسبیح پر زیادہ کرے جسقدر کہ ممکن ہو اور دونوں سجدوں کے درمیان میں دعا کرے اور بائیں سرین پر بیٹھے اطمینان سے دوسرے سجدے کے بعد اور دعا پڑھے کھڑے ہوتے وقت اور تکیہ کرے اپنے زانوؤں کے اٹھانے سے پہلے اور اقعاء دو سجدوں کے درمیان میں مکروہ ہے اور وہ عبارت اس سے ہے کہ دونوں تلوے زمین پر رکھے اور پاؤں کی دونوں پاشنوں پر بیٹھے تین مسئلے ہیں پہلا مسئلہ جس کسی کو پیشانی زمین پہ رکھنے سے کوئی مانع ہو مثل دنبل کے جبکہ ساری پیشانی نہ گھیری ہو تو موضع سجود میں سوراخ کرے تاکہ دنبل اس سوراخ میں اور موضع سالم پیشانی میں سے زمین پر پڑے اور اگر یہ متعذر ہو تو پیشانی کی دونوں طرف سے ایک جانب پر سجدہ کرے اور اگر اسکا بھی مانع ہو تو سجدہ ٹھوڑی سے کرے دوسرا مسئلہ قرآن کے سجدے پندرہ ہیں اُنمیں سے چار واجب ہیں اور وہ سورہ لقمان اور الم اور حم سجدے کے سجدے ہیں اور گیارہ سجدے سنت ہیں اور وہ سورۂ رعد اور سورۂ نحل و بنی اسرائیل اور مریم اور حج میں دو جگہ اور فرقان اور نمل اور ص اور اذا السماء انشقت میں کے سجدے ہیں اور عزائم سوروں کے سجدے واجب ہیں جو سجدے کی آیت پڑھے یا سُنے اُسپر سجدہ واجب ہے اور جو کہ اتفاقی سُن لے اُسپر سجدہ بنا بر اظہر سنت ہے اور اکثر اُسپر بھی وجوب کے قائل ہیں اور اصح وجوب ہے جسطرح سے کان دیکر سُننے والے پر واجب ہے اُسیطرح اتفاقی سُن لینے والے پر واجب ہے اور باقی سوروں میں سجدے سنت ہیں اور ان سجدوں میں قرأت تکبیر کی اور تشہد کی اور سلام کی نہیں ہے اور قبلہ کا استقبال بھی اظہر کی بنا پر نہیں ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ شیخ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اصح یہ ہے کہ ان سجدوں میں طہارت بھی شرط نہیں ہے اور اسیطرح بدن اور کپڑوں کا نجاست سے خالی ہونا اور قبلہ کا استقبال بھی شرط نہیں ہے اور آیا سجدے کے ساتوں اعضا پر سجدہ کرنا شرط ہے یا پیشانی کا زمین پر رکھنا کافی ہے اور اسیطرح موضع کا مساوی ہونا موقف سے اور رکھنا پیشانی کا ایسی چیز پر کہ جسپر سجدہ صحیح ہو شرط ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا نہیں آمین دو وجہین ہین احتیاطاً اشتراط ہے اور اگر بھول جائے سجدۂ تلاوت کو تو جب یاد آوے بجا لاوے
تیسرا مسئلہ شکر کے دو سجدے مستحب ہین جب کوئی نعمت تازہ ہو یا محنت دور ہو اور نمازون کے بعد
اور دو سجدۂ شکر مین مُنھ خاک پر ملنا سنت ہے ساتوان واجب تشہد ہے اور وہ ہر دو رکعتی نماز
مین ایک مرتبہ اور تین رکعتی اور چو رکعتی مین دو مرتبہ واجب ہے اگر کوئی دونون مین یا ایک مین
اُنمین سے خلل عمداً کرے تو نماز باطل ہو جائیگی اور ہر تشہد مین پانچ واجب ہین پہلا شہادتین پڑھنے
کے وقت بمقدار بیٹھنا اور شہادتین پڑھنا اور درود بھیجنا نبیؐ اور آل نبیؐ پر اور صورت اُسکی یہ ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

یعنی گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ نہین ہے کوئی برحق معبود اللہ کے سوا اس حال سے
کہ وہ تنہا ہے نہین ہے کوئی شریک اُسکا اور گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ بیشک محمد صلعم
اُسکے بندے ہین اور اُسکے رسول ہین بار خدایا اپنی رحمت کاملہ نازل کر محمدؐ پر اور اُنکی اولاد پر
اور جو تشہد کو اچھی طرح نجانتا ہو تو واجب ہے اُسپر بجا لانا اُس امر کا جس سے خوب جانے تشہد کو
ضیق وقت مین یعنی ترجمہ اپنی زبان مین پڑھ لے اور اسکے بعد واجب ہے کہ سیکھ لے اُس چیز کو
جسے اچھی طرح پڑھ نہین سکتا ہے سُنّتی افعال تشہد کے تورک بیٹھے یعنی دونون پاؤن کو مقعد
کی بائین طرف نکالے اور دونون پاؤن کو اور بائین پشت قدم کو زمین پر رکھے اور داہنی
پشت قدم کو بائین پیر کے پیٹ پر رکھے اور واجب مقدار سے زیادہ جو چاہے حمد و ثنا و دعا سے
بجا لائے اور آٹھوان واجب سلام کہنا اور وہ بھی بنا بر مذہب اصح واجب ہے اور نماز سے اُس کے
خارج ہو جاتا ہے اور اُسکی دو عبارتین ہین ایک یہ ہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین یعنی
سلام ہو ہمپر اور خدا کے نیک بندون پر اور دوسری عبارت یہ ہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
یعنی سلام ہو تمپر اور خدا کی رحمت اور اُسکی برکتین - اور ہر ایک سے ان دو عبارتون مین سے
نماز سے خارج ہوتا ہے اور جس سے ابتدا کریگا دوسرا مستحب ہو جائیگا مسنون سلام یہ ہین کہ
مصلی اگر منفرد یعنی تنہا ہو تو سلام کہے قبلہ رُخ اور آنکھ کے اخیر کے گوشے سے جو کنپٹی کے قریب
ہے اور اُسکے گلے گوشے سے جو ناک کے قریب ہے لہ مقابل ہو اُس انگلی طرف کے جو ناک کے پاس ہی اشارہ کرے اور پیشنماز
مُنھ کے صفحے سے داہنی طرف اشارہ کرے اور اسیطرح ماموم بھی مُنھ کے صفحے سے داہنی طرف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اشارہ کرے اور بائین طرف بھی کوئی ہو تو دوسرے سلام مین بھی اپنے مُنھ کے صفحے سے اشارہ کرے
نماز کے مستحبی فعل پانچ ہین پہلا چھ تکبیرون سے تکبیر احرام کے سوا نماز کی طرف متوجہ ہونا
اس طریق سے کہ تین مرتبہ اللہ اکبر کہے پھر اور دعائے ماثورہ یعنی یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ عَمِلْتُ سُوْءً وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ یعنی الٰہی تو ہی سچ مچ کا کھلا کھلا بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود پرستش کے قابل
نہین ہے تیری ہی تعریف کی مجھے رٹ لگی ہے الٰہی مین نے بہت برا کیا ہے اور گناہ کرکے
مین نے بڑا ستم اپنی جان مین توڑ لیا ہے بس میرے گناہ بخشدے کہ بیشک تیرے سوا کون
گناہون کا بخشنے والا ہے پھر اللہ اکبر دو مرتبہ کہے اور یہ دعا پڑھے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ
یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَالْمَھْدِیُّ مَنْ ھَدَیْتَ اَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ
مِنْکَ وَبِکَ وَلَکَ وَاِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰی وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَھْرَبَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ سُبْحَانَکَ وَ
حَنَانَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ سُبْحَانَکَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَیْتِ۔ یعنی حاضر حاضر نگاہ روبرو تیرے
سامنے کھڑا تھرا رہا ہون اور تیرا ادنیٰ سا جان باز فرمان بردار ہون بھلائی
تیرے ہی ہاتھ ہے اور برائی کو تیری طرف راہ نہین سیدھے ڈھرے پر وہی ہے جسے تونے
راہ پر لگا دیا ہے مین خود تیرا بندہ ہون اور میرے ماں باپ تیرے بندے ہین اور ذلیل و
خوار تیرے سامنے کھڑا ہون تجھی سے میری پناہ ہے اور تیرے ہی ساتھ مجھے رہنا ہے
اور تیری ہی طرف مجھے پھر کر جانا ہے نہ مجھے کوئی آڑ پکڑنے کی جگہ ہے اور نہ چھٹکارے کا
ٹھکانا ہے اور نہ بھاگنے کی جگہ ہے اور نہ بھاگنے کا رستہ ہے مگر تیری ہی طرف پناہ لینی
ہے واہ واہ کیا صاف ستھرا تو ہے اور کیا نہال ہے اور کیا ہی مبارک ہے تو اور تو کیسی
بلند ہستی پر پہونچا پاک ہے میرے پالنے پوسنے والے اور آبرودار گھر یعنی کعبہ کے بسانیوالے
پھر ایک تکبیر کہے اور نیت کرے جیسے نماز صبح بجا لاتا ہون اس سبب سے کہ وہ واجب ہے
قُرْبَۃً اِلَی اللہِ یعنی خدا کی خوشی اور قربت حاصل ہونے کے لیے اور فقط اس مضمون
کا خیال مین گزرنا اور ارادہ نماز کا کرنا نیت ہے تلفظ ضرور نہین پھر نیت کے بعد ایک تکبیر
احرام یعنی اللہ اکبر کہے اور یہ دعا پڑھے وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاہِیْمَ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ومنہاج علی صلوات اللہ علیہ حنیفاً مسلماً وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین یعنی سبکی طرف سے منہ موڑ کے اور دنیا بھر سے آس توڑ کے اسکیطرف رخ کرتا ہوں جسنے بے مادے اور مدت کے محض اپنی قدرت کاملہ سے تمام آسمان اور زمین کو پیدا کیا ایسے حال میں کہ میں ملت یگانہ پرستی پر خلیل جلیل حضرت ابراہیم کی ہوں اور برحق دین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ او منہاج علی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوں اور دین کے سب اصول فروع پر مضبوط اعتقاد اور ثابت قدم ہوں اور جان و دل سے تیری توحید اور دین اسلام پر مائل ہوں اور میں انمیں سے نہیں ہوں جو شرک اور کفر کرتے ہیں بیشک میری نماز اور قربانی اور حج اور سب عبادتیں اور میرا جینا اور میرا مرنا خاص اس خدا کے لیے ہے کہ پالنے والا سارے عالموں کا ہے اور کوئی اسکا شریک اور ہمسر پیدا کرنے میں اور عبادت کے استحقاق میں نہیں اور اسی سے میں مامور ہوا ہوں اپنے پروردگار کیطرف سے اور میں انہی کے مطیعوں میں سے اور فرمانبرداروں میں سے ہوں اور مصلی مختار ہے کہ ان ساتوں تکبیروں میں سے جسے چاہے نیت کے مقارن کرے بس وہیں سے نماز شروع بھی ہو جائیگی دوسرا قنوت ہے اور وہ ہر دو رکعتی نماز میں دوسرے رکوع سے پہلے اور قرات کے بعد ہے اور سنت ہے کہ ماثورہ دعا پڑھے اردو مترجم کہتا ہے کہ بہتر ہے یہ قنوت پڑھے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم یعنی کوئی معبود اس یکتا خدا کے سوا نہیں کہ وہ بردبار بخشش کرنیوالا ہے لا الہ الا اللہ العلی العظیم یعنی کوئی معبود برحق اور یکتا خدا کے سوا نہیں کہ وہ بلند رتبہ عظیم الشان ہے سبحان اللہ رب السموات السبع ورب الارضین السبع وما فیہن وما بینہن ورب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین - یعنی پاک ہے وہ خدا کہ پروردگار ساتوں آسمانوں کا ہے اور ساتوں زمینوں کا ہے اور پروردگار ہے ان سب چیزوں کا جو آسمانوں میں ہیں اور زمینوں میں ہیں اور ان چیزوں کا جو آسمانوں کے اور زمینوں کے درمیان میں ہیں اور پروردگار عرش عظیم کا ہے اور ساری تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں کہ وہ پروردگار تمام عالموں کا ہے اور اس دعا کو کلمات فرج یعنی خوشی اور فرحت کی باتیں کہتے ہیں اور یہ سب دعاؤں سے بہتر ہیں اور سب نمازوں کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قنوت میں مستحب ہیں خصوصاً نماز جمعہ و نماز وتر میں اور مردے کی تلقین میں اور اُسکی احتضار کے وقت سنت ہیں تاکہ اِنکی برکت سے اُسکی روح آسانی سے قبض ہو اور بہتر ہے کہ ان کلمات کے بعد یہ کہے اللھم صلّ علیٰ محمد و آل محمد یعنی خداوندا درود و رحمت و ثنا بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر اور درود سب دعاؤں سے بہتر ہے اِس لیے کہ کوئی دعا بے صلوات حضرت پر بھیجے قبول نہیں ہوتی پھر کہے اللھم اغفر لنا وارحمنا وعافنا واعف عنا فی الدنیا والآخرۃ انک علیٰ کل شئی قدیر یعنی خداوندا معاف کر گناہ ہمارے اور رحم کر ہم پر اور عاقبت عطا کر ہمیں اور معاف کر خطائیں ہماری دنیا میں اور آخرت میں بے شبہ تو سب چیزوں پر قادر ہے اور ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جسکا قنوت دنیا میں طولانی ہوگا اُسیقدر اُسے آخرت میں زیادہ راحت ملیگی اور پہلی دعا یعنی کلمات فرج پر اور دوسری دعا اللھم الخ پر اور فقط درود پر اور چھوٹی سی چھوٹی دعا پر بھی اور طولانی پر بھی اکتفا کر سکتا ہے اور تین تسبیحوں کو بھی پڑھ سکتا ہے اور بعضوں نے فقط ایکبار تسبیح پڑھنے یعنی سبحان اللہ کہنے پر بھی اکتفا جائز کیا ہے۔ اور جمعہ کی نماز میں دو قنوت ہیں ایک رکوع سے پہلے اور ایک رکوع کے بعد دوسری رکعت میں پڑھے اگر کوئی بھول جائے تو رکوع کے بعد قضا بجا لائے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ نماز وتر میں بھی دو قنوت ہیں ایک رکوع سے پہلے اور دوسرا رکوع کے بعد۔ تیسرا مشغل نظر ہے قیام کے وقت سجدے کی جگہ پر نظر مشغول رکھے یعنی اُسیکو دیکھے اور قنوت میں ہتھیلیوں کو اور رکوع میں دونوں قدموں کے بیچ کے مقام کو اور سجود میں ناک کے کنارے کی طرف اور تشہد میں گود کی طرف دیکھے چوتھا ہاتھوں کو اسطرح پر مشغول رکھنا کہ قیام یعنی کھڑے ہونے میں دونوں ہاتھ دونوں زانوؤں پر رکھے اور قنوت میں منھ کے سامنے اور رکوع میں زانوں پر اور سجود میں کانوں کے محاذی اور تشہد میں دونوں زانوؤں پر رکھے پانچواں سنتی فعل تعقیب ہے اور ساری تعقیبوں سے بہتر تسبیح جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا ہے اُسے پڑھے اور باثورہ دعائیں وغیرہ پڑھے اُردو مترجم کہتا ہے کہ بہتر ہے کہ نماز کے اخیر میں تین سلام کہے اور پہلے سلام کی عبارت یہ ہے السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ یعنی سلام ہو آپ پر اے رسولؐ خدا اور رحمتیں اور برکتیں خدا کی اور سنت ہے کہ سلام کے پھیرنے کے بعد تین تکبیریں کہے اور ہر مرتبہ ہاتھوں کو محاذی کانوں کے بلند کرے اور ان تکبیروں کو وظیفہ کی ابتدا سمجھے نہ نماز کی انتہا اور انہیں جزو نماز

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ سمجھے کہ اِسمین نماز کے باطل ہونے کا دغدغہ ہے اور اِن تکبیرون کے بعد یہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَاَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَہَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ یعنی عبادت کے قابل نہین مگر وہ معبود برحق کہ جسکی ذات جامع الکمالات کا نام اللہ ہے اِسحالسے کہ وہ یکتا ہے کوئی اُسکا شریک نہین وحدت اُسی کے لیے زیبا ہے اور بہت جلد اُسنے اپنے وعدے پر وفا کی اور اپنے بندے یعنی جناب رسالتمآبؐ کی مدد کی اور غالب کیا اُنکے لشکر کو کہ اصل مین وہ خدا کا لشکر تھا اور شکست دی دشمنون کی فوجون کو اپنے یکہ و تنہا ہونے کی حالت مین بس اُسی کے لیے خاص بادشاہت ہے اور اُسی کے لیے حمد و ثنا ہے وہ ہی زندگی عطا فرماتا ہے اور وہ ہی موت کا ذائقہ چکھاتا ہے اور وہ ہی ہر چیز کا توتار کھتا ہے پھر یہ کہے اَللّٰہُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَلَکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَعُوْدُ السَّلَامُ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّۃِ الْہَادِیْنَ الْمَہْدِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِنِ الصَّادِقِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرِنِ الْکَاظِمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضَا اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّنِ الْجَوَادِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدِنِ الْہَادِیْ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّنِ الزَّکِیِّ الْعَسْکَرِیِّ اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَّۃِ الْقَائِمِ الْمَہْدِیِّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ یعنی الٰہی تو ہے صحیح سالم عیبونسے اور ہر نقص و فنا سے بری ہے اور تیری ہی طرفسے سلامتی ہے اور تیرے لیے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہے سلام صاف ستھرا ہے تو اے پروردگار اور آبرو دار پروردگار ہے تو اور بری ہے تو اُن سب چیزون سے جنھین کافر و مشرک بیان کرتے ہین اور سلام ہے رسولون پر اور ہر طرح کی مدح و ثنا ثابت ہے اُس پروردگار کے لیے جو سارے کمال والی صفتون کا رکھنے والا ہے اور پروردگار ہے تمام عالمون کا سلام خدا ہو آپ پر اے نبی اور رحمت خدا اور برکتین اُسکی نازل ہون آپ پر اور سلام ہو پروردگار کا اماموں پر کہ خلق خدا کی ہدایت کرنے والے ہین اور خود بھی اُنھون نے خدا کی طرف سے ہدایت پائی ہے سلام ہو پروردگار کا تمام پیغمبرون پر اُس کے اور اُسکے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرشتون پر سلام ہو پھر اور اُن بندون پر خدا کے جو نیک چلن ہین سلام ہو علی بن ابیطالب علیہ السلام پر کہ جو امیر المومنین یعنی ایمانداروں کے سردار ہین سلام ہو حضرت امام حسنؑ پر سلام ہو حضرت امام حسینؑ پر کہ وہ دونون سردار ہین سب بہشت کے نوجوانون کے سلام ہو حضرت علیؑ ابن حسینؑ پر کہ وہ سارے عابدون کے زیب و زینت ہین سلام ہو اُن محمدؑ ابن علی پر کہ وہ باقر شگافندہ ہین پیغمبرون کے علم کے سلام ہو اُن جعفر ابن محمدؑ پر کہ جنکا لقب شریف صادقؑ ہے سلام ہو حضرت موسیٰؑ ابن جعفرؑ پر کہ جنکا لقب شریف کاظمؑ ہے سلام ہو حضرت علیؑ ابن موسیٰؑ پر کہ لقب شریف اُنکا رضاؑ ہے سلام ہو حضرت محمدؑ ابن علیؑ پر کہ لقب شریف اُنکا جوادؑ ہے یعنی حضرت امام محمد التقیؑ پر سلام ہو حضرت علیؑ ابن محمدؑ پر کہ لقب شریف اُنکا ہادیؑ ہے یعنی حضرت امام علی النقیؑ پر سلام ہو حضرت علیؑ ابن حسنؑ پر کہ اُنکے القاب ذکیؑ اور عسکریؑ ہین سلام ہو حجت خدا پر کہ وہ فرزند امام حسنؑ عسکریؑ ہین اور قائم آل نبیؐ اور لقب شریف اُنکا مہدیؑ ہے یعنی حضرت صاحب العصرؑ پر درود خدا کا اور رحمتین اُسکی اِن سب بزرگوارون پر ہوں پھر تسبیح جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی پڑھے کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ہر نماز کے بعد اُس معصومہ کی تسبیح پڑھنا بہتر ہے اِس سے کہ ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھے اور جناب سیدہ کی تسبیح کی کیفیت یہ ہے کہ پہلے چونتیس ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہے پھر تینتیس ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہے پھر تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہے اور مستحب ہے کہ اسکے بعد ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے اور سوتے وقت بھی اِس تسبیح کا پڑھنا بہت ثواب رکھتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ تربت امام حسین علیہ السلام سے یعنی خاک شفا کی تسبیح بنائے پھر تین بار کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یعنی گناہ بخشواتا ہون مین اُس پروردگار سے کہ کوئی معبود برحق نہین مگر وہی خدا کہ جو زندہ ہے اور تدبر کرنیوالا ہے اور صاحب بزرگی و بخشش ہے اور باز آتا ہون مین گناہ سے اور رجوع کرتا ہوا اُسکی طرف پھر کہے اَعُوْذُ بِوَجْہِکَ الْکَرِیْمِ وَعِزَّتِکَ الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَقُدْرَتِکَ الَّتِیْ لَا یَمْتَنِعُ مِنْہَا شَیْءٌ مِنْ شَرِّ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ وَمِنْ شَرِّ الْاَوْجَاعِ کُلِّہَا۔ یعنی خداوندا پناہ مانگتا ہون مین تیری اُس ذات کی جو بخشنے والی ہے اور اُس عزت کی کہ جسے کوئی پا نہین سکتا اور اُس قدرت کی کہ جس سے کوئی چیز باہر نہین نکل سکتی ہے دنیا کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

برائی سے اور آخرت کے عذاب سے اور سب دکھ درد ون کی برائیون سے اور یہ بھی کہے اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَیْرٍ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
عَافِيَتَكَ فِیْ اُمُوْرِیْ كُلِّهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ الٰہی ضرور مانگتا ہون مین تجھسے
اُن نیکیون اور بھلائیون کو جنپر تیرا سب انتہا علم چھا گیا ہے اور تیری پناہ مانگتا ہون اُن برائیون
سے جنھین تیرا علم عظیم گھیرے ہوئے ہے الٰہی مین تجھسے مانگتا ہون خیر و عافیت دنیا اور عاقبت
کی سب اپنے کامون مین اور تیری پناہ دنیا کی رسوائی سے اور آخرت کے عذاب سے اسکے بعد
یہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ وَارْزُقْنِی الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِیْ الْحُوْرَ الْعِیْنَ یعنی الٰہی
درود بھیج جناب رسالت مآب اور اُنکے پاک پاکیزہ اہلبیت پر اور چھٹکارا دے مجھے آگ
سے اور عنایت فرما مجھے بھری بھری جنت اور بیاہ دے مجھے اُن حورون سے جنکی بڑی بڑی
آنکھین ہین اور یہ بھی سنت ہے کہ وظیفہ مین سورۂ حمد پڑھے اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور اور آیتون کی تلاوت کرے خصوصاً آیۃ الکرسی ہُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ
تک اسطور سے کہ پہلے آیۃ الکرسی سے ابتدا کرے یعنی لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ
الْعَظِیْمُ لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ
اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ
اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ یعنی خدا وہ خدا ہے کہ نہین کوئی خدا مگر وہی جو زندہ
اور برقرار ہے اور نہ غنودگی اور نہ نیند اور نہ اونگھ کا جس تک گذر نہین اور اوسی کیلیے اور اوسی کے بس مین
ہے جو کچھ آسمانون اور زمینون مین ہے بھلا ایسا کون ہے کہ جو اُسکی بارگاہ عالیجناب مین
کسی کی سعی اور سفارش کرے کیا تاب و طاقت اور کیا مجال مگر وہی جسے وہ اجازت دے
جانتا ہے وہ اُسے بھی جو اُنکے سامنے وارد ہے اور اُسے بھی جو اُنکے پیٹھ پیچھے اُنکی نظرون سے
و مجمل ہے اور وہ نہین احاطہ کر سکتے کسی چیز کا بھی اُسکے علم کا مگر وہی کہ جتنا وہ خود چاہے

سہیل سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد یونٹ نمبر ۸

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گھیر لیا ہے اُسکی کُرسی نے آسمانون کو بھی اور زمین کو بھی اور اُسکی کُرسی اِتنی بڑی ہے کہ اُسمین
یہ سب سما جائین اور کچھ نہین گھٹتا اُسپر رکھ رکھاؤ اور بند و بست اُنھین دونون آسمان و زمین کا
اور وہی بڑا عالیشان اور عالی رتبہ ہے کسیطرح کی دھین دھونگڑی نہین عقیدے مین ٹھگا
کُھل گئے اور الگ ہوگئے راستے گمراہی سے بس جسنے انکار کیا سرکش کا یعنی بُت اور شیطان
کا اور دل سے مانا خدا کو تو اُسنے زور سے ایسی مضبوط ٹہی ہوئی رسّی تھام لی کہ جو ٹوٹ ہی نہین سکتی
نہ آج توڑے ٹوٹے نہ کل کہ حقیقت حال یہ ہے کہ خدا سُننے والا ہے اور جاننے والا ہر چیز کا
خدا سرپرست ہے ایمانداروں کا کہ اُنھین گمراہی کے گھٹا ٹوپون سے نکال کر راہ راست
کی روشنی کی طرف لیجاتا ہے اور جو بے ایمان نافرمان ہوگئے اُنکے سرپرست سرکش ہین
کہ اُنھین نور ہدایت اور انصاف سے نکال کے اندھیرا اور گمراہی کے گھٹا ٹوپون مین جھونکتے
ہین تو یہی اہل جہنم ہین اور یہی اُسمین سدا رہین گے پھر پڑھے شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَ
مَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ
فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ پابندی انصاف کی راہ سے خود خدا نے اور اُسکے فرشتون نے
اور واقفکارون نے گواہی دی اسکی کہ کوئی بھی خدا نہین سوا اُسکے نہین کوئی خدا مگر وہی
خدا جو بڑا آبرو دار صاحب وقار اور نہایت دانست کا ہے اور اسمین کوئی کلام نہین کہ ٹھیک
دین خدا کے نزدیک دین اسلام ہے اور آپس مین پھوٹ نہین ڈالی اُنھون نے جنھین
دی گئی تھی کتاب یعنی اگلے زمانے مین جنھین توریت و زبور و انجیل ملی تھی مگر بعد حاصل
ہوجانے یقین واثق کے حقیقت اسلام کے ساتھ محض اُس رشک و حسد کی وجہ سے کہ
جسکا بہت کچھ اُنھین چرچا اور چلن تھا اور جو کوئی منکر ہو بیٹھے گا خدا کی آیتون کا تو ضرور
خدا ایسی بہت پھُرتی سے حساب لینے والا ہے پھر کہے قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ
مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی کہو اے نبی کہ الٰہی ملک کے مالک دیتا ہی تو راج

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسے چاہتا ہے اور چھین لیتا ہے تو راج جس سے چاہتا ہے اور نوازتا ہے تو جسے چاہتا ہے اور خوار کرتا ہے تو جسے چاہتا ہے اور تیرے ہی ہاتھ بھلائی ہے اور تو ہی ہر چیز کا بوتا رکھتا ہے اور ہر چیز ہر سے ہی بس میں ہے او پیرا دیتا ہے تو ہی رات دن میں اور پیرا دیتا ہے دن رات میں اسطرح کر جتنا انمیں سے ایک کم ہوتا ہے اُتنا ہی دوسرا بڑھتا ہے جب دن گھٹا اور رات بڑھی تو رات میں دن داخل ہوگیا اور تو مُردے سے زندہ اور زندیسے مُردہ نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیحساب روزی دیتا ہے پھر کہے اِھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ یعنی الٰہی مجھے راہ راست بتلا اور مجھپر اپنا فضل و کرم لنڈھا اور اپنی رحمت بچھا اور بنا اور اپنی برکتیں مجھپر نازل فرما پھر کہے اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یعنی الٰہی اپنے رزق حلال سے مجھے سیر کر کے حرام روزی سے بچادے اور اپنا فضل و کرم میرے شامل حال کر کے اپنے غیر کا خیال میرے دل سے اٹھادے پھر کہے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِالْقُرْاٰنِ کِتَابًا وَبِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَبِعَلِیٍّ وَلِیًّا وَاِمَامًا وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَالْحُجَّۃِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَئِمَّۃً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ رَضِیْتُ بِہِمْ اَئِمَّۃً فَارْضِنِیْ لَہُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی میں تو نہال نہال ہوگیا خدا کی خدائی سے اور جناب رسالتمآب محمد مصطفیٰ کی نبوت اور بادشاہی سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور قرآن کی کتاب ہونے سے اور کعبے کے قبلہ ہونے سے اور حضرت امیر کی سرپرستی اور رہنمائی اور پیشوائی سے اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت امام زین العابدین علی ابن حسین اور حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسی کاظم اور حضرت امام رضا اور حضرت امام محمد تقی اور حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری اور حضرت صاحب العصر علیہم السلام کے امام ہونے سے الٰہی میں راضی اور نہال ہوا انکی امامت سے بس انکی پیروی سے نہال نہال بنا سدا نصیب مجھے تیرے فضل و کرم و قدرت سے کہ تو ہر چیز پر قادر ہے پھر دوبارہ یہ دعا پڑھے خصوصاً صبح اور ہر شام کو اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰہًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا یعنی گواہی دیتا ہوں اِس بات کی کہ نہیں ہے کوئی قابل عبادت مگر معبود حق

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِس حال سے وہ تنہا ہے اور نہین کوئی شریک اُسکا اُسکی ذات وصفات مین اور وہ سب کمالی صفتون سے موصوف ہے اور یگانہ ہے اپنی ذات وصفات مین اور سب بُرائیون سے پاک وپاکیزہ ہے اور وہ نہ تو جورو رکھتا ہے اور نہ بچہ رکھتا ہے پھر کہے اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الْجَلِیْلَ نَفْسِیْ وَاَہْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَمَنْ یَعْنِیْنِیْ اَمْرُہٗ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ الْمَرْہُوْبَ الْمَخُوْفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِہٖ کُلُّ شَیْئٍ نَفْسِیْ وَاَہْلِیْ وَوَلَدِیْ وَمَنْ یَعْنِیْنِیْ اَمْرُہٗ یعنی خدا کو سونپے دیتا ہون اپنی جان اور اپنے اہل وعیال اور بال بچے اور اپنا مال تال اور اپنے لڑکے بالے اور جس جس کی فکر کے صدمے جھیلتا ہون مین اور جس خدا کی بزرگی و دہشت سے لرزرہی اور تھرّا رہی ہے ہر ایک چیز اُسی کو سونپے دیتا ہون مین اپنی جان اور گھربار اور لڑکے بالے اور جس جس کی فکرین مجھے رنج سہنے پڑتے ہین پھر کہے تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا بھروسا کر بیٹھا ہون مین اُس زندہ خدا پر کہ جسکے لیے موت نہین اور سب تعریفین خاص اُس خدا کے لیے ہین کہ جو جورو اور بیٹا نہین رکھتا ہے اور ملک وسلطنت مین کوئی اُسکا نہ شریک ہے نہ ہمسر ہے نہ ساجھی ہے اور کوئی اُسکا سرپرست نہین خواری اور دستنگر ہونے کی وجہ سے یعنی جس طرح کہ خدا سب کا دستگیر ہوتا ہے اور وہ سب فرمانبرداری سے ذلیل اور خوار ہوتے ہین اس طرح سے خدا کا کوئی سرپرست نہین اور وہ دستنگر کسی کا نہین اور اُسی خدا کی اچھی طرح تعظیم وتکریم کر پھر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اس طرح سے پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخِیَرَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاصَفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَشْہَدُ اَنَّکَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَشْہَدُ اَنَّکَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ وَجَاہَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ رَبِّکَ وَعَبَدْتَہٗ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ فَجَزَاکَ اللّٰہُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْضَلَ مَاجَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یعنی آداب وکورنش وتسلیم بجا لاتا ہون حضور کی خدمت مین اے رسول خدا اور رحمتین اور برکتین خدا کی نازل ہون آپ پر تسلیم ہے اے محمد مصطفٰے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صَلَّی اللّٰہُ علیہ وآلہ وسلم فرزند ارجمند حضرت عبد اللہ علیہ السلام کے تسلیم بجا لاتا ہون آپ
پر اے برگزیدہ بندے کورنش ہے ایسے پہنچے ہوئے خدا کے دوست پر سلام ہو آپ پر اے
برگزیدۂ خدا سلام ہو آپ پر اے امین راز خدا گواہی دیتا ہون اِس امر کی کہ بیشک آپ
خدا کے رسول ہین اور گواہی دیتا ہون اِسکی کہ آپ محمد فرزند ارجمند حضرت عبد اللہ ہین اور
گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ بیشک آپ نے نصیحت کی اپنی اُمت گمراہ کی اور خدا کی راہ
مین کافرون سے جہاد فرمائی اور تا دم وفات مشغول عبادت الٰہی رہے بس خدا جزا دے
آپ کو اے رسول صلعم خدا ہماری طرف سے بہتر اُس جزا سے کہ کسی نبی صلعم کو اُسکی اُمت کی جانب
سے دی ہو خداوندا رحمت بھیج نبی پر اور آل نبی پر بہتر اُس رحمت سے کہ جو تو نے بھیجی ہے
ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تو ہی حمد و ثنا کے قابل اور بزرگی مین یکتا ہے اور جب وظیفہ
سے فراغت پائے تو چاہیے کہ سجدے مین جائے تو کہے سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ
وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی صاف ستھرا ہے تو اے آبرودار
پروردگار اُن سب چیزون سے کہ جنھین لوگ تیرا وصف ٹھہراتے ہین اور سلام ہو خدا کی
جانب سے تمام پیغمبرون پر اور جمیع حمد و ثنا اُس خدا کے لیے لائق ہے کہ جو سارے عالمون کا
پالنے والا ہے اور ہر نماز کی مخصوص تعقیب مجملاً اسطرح پر ہے کہ ظہر کے بعد مستحب ہے کہ داہنے
ہاتھ سے اپنی ڈاڑھی تھامے اور بائین ہاتھ کو آسمان کی طرف بلند کرے اور کہے یَا رَبَّ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ یعنی اے پروردگار محمد و آل محمد
رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر اور آزاد کر مجھے آتش جہنم سے پھر کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ اور معنی درود کے تو بیان ہو چکے اور عجل فرجہم کے یہ معنی ہین کہ جلد انھین
خوش باش اور نہال کردے اور سنت ہے کہ نماز عصر کے بعد ستر بار یہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَ
اَتُوْبُ اِلَیْہِ یعنی طلب مغفرت کرتا ہون مین اپنے پالنے والے خدا سے اور اُسی کی طرف توبہ کرتا ہون
اور پھرتا ہون مین اور بعد نماز عصر اور نماز مغرب اور صبح کے بعد ستر مرتبہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنی شروع کرتا ہون مین نام سے اُس خدا کے جو روزی دینے
والا اور ترس کھانیوالا ہے نہین ہے تاب و طاقت مگر اُسی خدا کی کہ جو بزرگ اور برتر ہے اور اگر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سَو مرتبہ پڑھے تو بہتر ہے اور سات بار پر بھی اکتفا کر سکتا ہے خلاصہ یہ کہ ان تین مقداروں میں سے کسی مقدار کے موافق پڑھے تاکہ ستر آفتیں اُس سے دُور کیجائیں اور یہ بھی سنّت ہے کہ اِن دونوں نمازوں کے بعد ستر بار کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی نہیں ہے کوئی معبود اُس معبود برحق کے سوا جو یکتا ہے اور نہیں ہے اُسکے واسطے کوئی شریک ذات و صفات میں اور اُسی کے لیے حمد و ثنا ہے اور وہی مُردے کو جِلاتا ہے اور وہی زندے کو موت کی چاشنی چکھاتا ہے اور وہی زندے کو مُردہ بناتا ہے اور وہی مُردے کو زندہ کرتا ہے اور وہ زندہ ہے کہ کسی موت سے اُسے سروکار نہیں اور اُسی کے قبضۂ قدرت میں نیکی ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اور اگر آفتاب کے طلوع اور غروب سے پہلے اِسے پڑھے تو بہتر ہے اور مستحب ہے کہ نماز مغرب کے بعد تین بار کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ غَیْرُہٗ یعنی سب تعریفیں اُس خدا کے لیے ہیں جو کرتا ہے جو چاہتا ہے اور نہیں کر سکتا ہے جو چاہے اُسکے سوا کوئی اور مستحب ہے کہ نماز عشا کے بعد سات بار سُورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھے اور سنّت ہے کہ صبح کو اور شام کو تین تین سے ساٹھ بار کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَمْدًا کَثِیْرًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ یعنی جمیع حمد اُس خدا کے لیے ہیں کہ جو تمام عالموں کا مربی ہے اُسکی حمد نہایت کثرت سے کرتا ہوں میں ہر حال میں اور سنّت موکدہ ہے کہ آفتاب کے طلوع اور غروب کے قریب کئی بار کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ الرَّجِیْمِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پناہ مانگتا ہوں اُس خدا کی کہ سننے والا اور جاننے والا ہے ضغطوں سے اور طعنوں سے شیطانوں کی اور پناہ مانگتا ہوں تیری اے پروردگار میرے اس امر سے کہ وہی شیطان میرے پاس آکھڑے ہوں بے شبہ خدا سنتا ہے اور جانتا ہے اور مخفی نہ رہے کہ ہر نماز کے بعد اور تعقیب سے فارغ ہونے کے بعد سجدۂ شکر سنّت موکدہ ہے اور سجدۂ شکر میں مستحب ہے کہ ہاتھوں کو زمین پر لٹا دے اور اپنے شکم اور سینہ کو زمین سے ملا دے اور جسقدر اس سجدے میں طول دے اُسی قدر بہتر ہے اور اقل مرتبہ یہ ہے کہ پیشانی زمین پر رکھے اور کچھ دعا پڑھے پھر داہنے رخسارے کو زمین پر رکھے اور کچھ دعا پڑھے پھر بائیں رخسار کو زمین پر رکھے اور کچھ دعا پڑھے پھر پیشانی زمین پر رکھے اور ذکر خدا کرے گو سبحان اللّٰہ یا الحمد للّٰہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا لفظ اللہ پر کفایت کرے اگر زبان فارسی میں یا ہندی وغیرہ میں دعا کرے اور حاجتیں اپنی درگاہ خدا سے طلب کرے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پہلے پیشانی زمین پر رکھے اور سو مرتبہ اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ کہے یعنی خداوندا معاف کر گناہ میرے خداوندا معاف کر گناہ میرے پھر داہنے گال کو زمین پر رکھے اور تین مرتبہ کہے یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ یعنی اے خدا اے پروردگار اے سردار میرے پھر بائیں گال کو زمین پر رکھے اور تین مرتبہ یہی کہے پھر پیشانی زمین پر رکھے اور سو بار کہے شُکْرًا شُکْرًا یعنی شکر ہے خدا کا اُسکی نعمتوں کے عوض میں اور بہتر ہے کہ پھر کہے اَسْئَلُکَ الرَّاحَۃَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ یعنی موت کے وقت میں تجھ سے رحمت مانگتا ہوں اور حساب کے وقت عفو چاہتا ہوں پھر کہے سَجَدَ وَجْہِیَ اللَّئِیْمُ لِوَجْہِ رَبِّیَ الْکَرِیْمِ یعنی گنہگار بدکردار پیشانی نے سجدہ کیا اُس خدا کے لیے کہ جو پروردگار کریم و رحیم ہے پھر سب حاجتیں دین و دنیا کی جس زبان میں چاہیے درگاہ جناب باری سے طلب کرے اور اگر ایک گال زمین پر رکھنے کے وقت دس بار یا اللہ کہے اور دوسرا گال رکھنے کے وقت یا ربّ کہے تو بہتر ہے اور یا اللہ و یا ربّاہ اِن سجدوں میں زیادہ کہے یعنی اے خدا میرے اور اے پروردگار میرے تو اُسکی حاجتیں برآتی ہیں پھر جب سجدے سے سر اُٹھائے تو تین بار داہنے ہاتھ کو سجدہ گاہ پر مل کے بائیں جانب مُنھ کی پیشانی تک مس کرے اور پیشانی سے داہنی جانب مُنھ کے نیچا کے مس کرے اور وہاں سے تمام بدن مس کرے اور اگر ہر بار یہ دعا پڑھے تو بہتر ہے بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالسُّقْمِ وَالْعُدْمِ وَالصَّغَارِ وَالذُّلِّ وَالْفَوَاحِشِ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ یعنی شروع کرتا ہوں میں نام سے اُس خدا کے کہ نہیں ہے کوئی سچا معبود مگر وہی کہ جو واقف و دانا ہے ظاہر و باطن سے روزی دینے والا اور رحمت کرنیوالا ہے الٰہی تیری پناہ مانگتا ہوں ہر رنج و غم و بیماری و فقر و ذلت و خواری سے اور سب ظاہری اور باطنی بُرائیوں سے اور جب نماز سے فارغ ہو تو داہنی جانب حرکت کرے اور وظیفہ سے فارغ ہو کر کوٹھے پر یا میدان میں جہاں سے آسمان کے کنارے دکھائی دیتے ہوں وہاں جائے پھر داہنے اور بائیں اور اوپر و ار دیکھے اور کلمہ کی اُنگلی سے قبر مطہر جناب امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کرے اور یہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مختصر زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ یعنی کورنش بجالاتا ہون آپ کو اے حضرت ابو عبد اللہ اور تسلیم ہے
آپکو اے فرزند رسول خدا اور تسلیم ہے آپ پر اور رحمت خدا اور اُسکی برکتین نازل ہون
آپ پر تو وہ شخص حضرت کی زیارت کا ثواب پائیگا اور داہنی طرف قبلہ سے جب تھوڑا سا
پھریگا تو وہی قبر مطہر جناب امام حسین علیہ السلام کی جہت ہے اور جب اپنے مکان سے
باہر نکلے تو یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔
یعنی خدا کے نام سے شروع کرتا ہون مین اور ایمان لایا ہون مین سچے خدا پر اور توکل کیا
مین نے جناب باری پر جو کچھ کہ چاہا خدا نے اور نہین طاقت و قوت مگر اُسی خدا کی مدد سے کہ
جو جمیع صفات کمالیہ کا جامع ہے خاتمہ اُن چیزون مین ہے کہ جنسے نماز قطع ہوجاتی ہے اور
وہ دو طرح ہین جو کہ عمداً ہون خواہ سہواً نماز کو باطل کردیتی ہین اور وہی طہارت کی مبطل
چیزین ہین خواہ اختیار سے ہون خواہ بے اختیار ہون جیسے پیشاب پاخانہ اور جو کہ وضو کے
مبطل ہون اور جنابت حیض اور انکے مثل جو چیزین غسل کی موجب ہین بعضے فقہا نے کہا ہے
کہ اگر حدث موجب وضو سہواً سرزد ہو تو طہارت کرلے اور نماز کو جہان سے چھوڑا ہے پورا
کرلے اور یہ قول معتمد نہین دوسری وہ چیزین جو نماز کی مبطل نہین مگر جب عمداً اُنمین سے
کسی کو کرے تو نماز کو باطل کردینگی اور وہ داہنے ہاتھ کا بائین پر رکھنا ہے اور اسمین تردد
ہے شیخ علی نے کہا ہے کہ داہنے ہاتھ کو بائین پر خواہ گھٹنے کے اوپر یا اُس سے نیچے یا ناف پر
یا اُس سے اوپر یا نیچے اور اسیطرح بائین ہاتھ کا داہنے پر عمداً رکھنا نماز کا مبطل ہے اور بعضون
نے حرام اور بعضون نے مکروہ جانا ہے مگر تقیہ مین جائز ہے یعنی مخالفین سے جان یا مال
یا آبرو وغیرہ کے ڈر مین اپنے مذہب کا چھپانا اور اُنھین کا مذہب بتانا جائز ہے اور تقیہ مین
ہاتھ باندھکر نماز پڑھنا بھی درست ہے اور سر کیطرف پھرنا اور دو حرف یا زیادہ سے بات کرنا
اور ہنسنا اسطرح کا کہ آواز نکلے اور فعل کثیر یا ایسا کام کرنا کہ کہین عادت سے کہ یہ شخص نماز
کے سوا اور کام مین مشغول ہے جو فعل یعنی کام کہ جسکے کرنیوالے کو عادت مین کہین کہ نماز سے
نکالکر دوسرے کام مین مشغول ہے اُسے فعل کثیر کہتے ہین اور فعل کثیر نماز کا مبطل ہے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسکے ثبوت کیلیے عرف اور عادت ہے یعنی جیسے عادت سے اور عرف مین یہ کہین کہ یہ شخص نماز سے خارج ہو گیا ہے اور دوسرے کام مین مشغول ہے جیسے لمبے عمامے کا باندھنا ہے اور ایسے فعل کے سوا کو فعل قلیل یعنی یعنی تھوڑا یا چھوٹا سا کام کہتے ہین جیسے پگڑی سر پر رکھ لینا یا سانپ بچھو کا مارنا اور صحیح یہ ہے کہ فعل کثیر خواہ سہواً ہو خواہ عمداً ہو نماز کو باطل کر دیتا ہے مگر جبکہ پہلے پئے عمل مین آئے اور کچھ کچھ یعنی متفرق تھوڑا تھوڑا واقع ہو تو ظاہراً مبطل نہین گو ایکجا واقع ہوتا تو فعل کثیر ہو جاتا اور کوئی فرق نہین کہ خواہ داہنے کو ہاتھ بائین پر یا بائین کو داہنے پر ناف کے نیچے خواہ اوپر ہو خواہ ہاتھ پر ہاتھ ہو خواہ ہاتھ کے گٹے پر ہو مبطل نماز ہے مگر تقیہ مین جائز ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ غیبت امام علیہ السلام مین ہر جگہ خوفین تقیہ واجب ہے اور امور دنیا مین سے کسی امر پر رونا اور کھانا پینا ایک قول پر نماز کے مبطل ہین مگر نماز وتر مین کہ اگر نماز پڑھنے والا پیاسا ہو اور اُس صبح کو روزے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے جائز ہے کہ اثنائے نماز مین پانی پی لے مگر قبلہ کی طرف پیٹھ نہ کرے اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ نماز مین بالون کا گچھا بنا کر سر پر ڈالنا نماز کا مبطل ہے اور اسمین تردد ہے اور شبہ کراہت ہے اور داہنے بائین مصلّی کو منہ پھیرنا مکروہ ہے اور سانگڑائی لینا اور جماہی لینا اور ڈاڑھی کے بالون سے شغل کرنا اور سجدے کی جگہ پر پھونکنا اور تھوکنا نماز مین اور ناک چھنکنا مکروہ ہے مگر اس شرط سے کہ ان فعلون سے دو حرف پیدا نہوتے ہون اور نہین تو نماز کو باطل کر دینگے اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناک کے پانی کو کپڑے پر لے لیا کرتے تھے اور انگلیان چٹخانا اور آہ بھرنا اور نالہ کھینچنا بھی مکروہ ہے مگر جبتک یکحرف رہے اور دو تک پہونچین نہین تو مبطل ہین اور مستحب ہے روکے رہنا پیشاب کا یا پاخانہ کا یا ریح کا نماز کیلیے اور اگر موزہ تنگ ہو تو نماز کیلیے اتار ڈالے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ روکنا پیشاب اور پاخانہ اور ریح کا نماز شروع کرنے سے پہلے مکروہ ہے بلکہ چاہیے کہ وہ اپنی ان چیزون سے فارغ ہو لے جبکہ وقت مین وسعت ہو اور نماز کے اثنا مین ان چیزون کا روکے رہنا واجب ہے اسلیے کہ ابطال نہ کرنا پڑے اور یہ اُس صورت مین ہے کہ مدافعت سے عاجز نہو اور کوئی ضرر بھی اسمین نہ ہو اسلیے کہ ضرر پر مشتمل ہو تو نماز کا قطع کرنا جائز ہے اور رینٹھ کے روکنے کا بھی یہی حکم ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ صاحب مدارک نے کہا ہے کہ کلام ایک حرف کا بھی اگر کسی معنی کا مفید ہو تو وہ بھی بنا بر اظہر مبطل نماز ہے اگر عمداً ہو اور گونگے کا اشارہ کلام کا حکم نہین رکھتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مگر ضعیف قول پر حکم کلام مین ہے اور لائق یہی ہے کہ تنحنح یعنی کھنکھارنے کے مبطل نہونے کے قائل ہون اسلیے کہ اُسے عرف اور لغت مین کلام نہین کہتے ہین اور عمار ساباطی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اُس شخص کے باب مین کہ جو نماز کی حالت مین کسی کی آواز اپنے دروازے پر سُنے تو وہ کھنکھار کر لونڈی اور اپنے گھر والون کو سُنائے کہ اُسکے پاس آئین یا ہاتھ کے اشارے سے سمجھائے کہ دروازے پر کون ہے حضرتؑ نے فرمایا کوئی ڈر نہین چار مسئلے پہلا مسئلہ جسے نماز مین چھینک آئے تو وہ خدا کی تعریف کرے یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہے اور اگر کسی اَور کو چھینک آئے تو اُسکے لیے تسمیہ کہے یعنی یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے اور معنی اسکے یہ ہین کہ خدا تجھپر رحم کرے دوسرا مسئلہ جب کوئی مصلی یعنی نماز پڑھنے والے کو سلام کرے تو جائز ہے کہ اُنہی عبارت سے کہ جن سے اُسنے اُسے سلام کیا ہے یہ بھی سلام کا جواب دے جیسے اُسنے سلام علیکم کہا ہے اُسی طرح نمازی بھی سلام علیکم کہے اور بنا بر ایک روایت وعلیکم السلام نہ کہے اردو مترجم کہتا ہے کہ جواب سلام دینا نماز مین بھی واجب ہے پھر جائز کیون کہا اِسکی توجیہ مین صاحب مدارک نے بیان فرمایا ہے کہ یہان جواز کے عام معنی مقصود ہین اور اُنہین اور وجوب کے معنون مین منافات نہین اسلیے کہ یہان جواب سلام کے مشروع ہونے کا بیان مقصود ہے اور وجوب اور دلیل سے معلوم ہو جاتا ہے تیسرا مسئلہ جائز ہے کہ دعا کرے جو دعا ہو خواہ تسبیح ہو یا تحمید ہو یا دنیا اور آخرت کے امرون مین سے مباح چیز کی طلب ہو خواہ بیٹھے خواہ کھڑے خواہ رکوع مین خواہ سجود مین ہو اور کسی حرام چیز کی طلب جائز نہین اگر کوئی ایسی چیز کی طلب کریگا تو اُسکی نماز باطل ہو جائے گی چوتھا مسئلہ نمازی کو قطع کرنا نماز کا جائز ہے جبکہ مال کے تلف ہونے کا یا قرضدار کے بھاگجانے کا یا بچے کے کنوئین مین گر پڑنے کا خطرہ ہو

دوسرا رکن باقی نمازون مین اور اسمین کئی فصلین ہین

پہلی فصل جمعہ کی نماز مین ہے اور نماز جمعہ مین اور جسپر واجب ہے اُسمین اور جمعہ کے آداب مین نظر ہے پہلی نظر جمعہ کی نماز کا طریق صبح کی نماز کی طرح پر دو رکعتین پڑھی جاتی ہین اور نماز جمعہ پڑھنے سے ظہر ساقط ہو جاتی ہے اور سنت ہے کہ اسمین قرأت بلند آواز سے کرے اور آفتاب کے زوال کے ساتھ واجب ہوتی ہے اور اُسکا وقت جاتا ہے جبکہ چیز کا سایہ چیز کے برابر ہو جاتا ہے یعنی بعد زوال کے سایہ زیادہ ہو جاتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور شاخص کی مقدار کے برابر ہو جاتا ہے اور شاخص وہ لکڑی وغیرہ ہے کہ جسے وقت کے دریافت کرنے کے لیے نصب کرتے ہین جیسا کہ ظہر کی فضیلت مین بیان ہو چکا ہے اور اگر نماز جمعہ پڑھنے مین یہ وقت نکلجائے تو نماز جمعہ کو بدستور تمام کرلے خواہ امام ہو خواہ ماموم ہو اور وقت گزرنے سے جمعہ کی نماز فوت ہو جاتی ہے اور اسکے بعد ظہر ہی پڑھنا چاہیے اور جمعہ کی نماز کی قضا نہ پڑھنا چاہیے اور پورا پورا شرطون کے پائے جانے سے نماز جمعہ واجب ہوا اور ظہر کی نماز پڑھ لے تو واجب ہے کہ جامع مسجد مین جائے پھر اگر نماز ملجائے تو بہتر ہے نہین تو ظہر کا اعادہ کرے اور پہلی ظہر کی نماز پر اکتفا نکرے اور اگر یقین سے جان لے کہ وقت صرف خطبہ کا اور تخفیف سے دو رکعت نماز کا باقی ہے یعنی تنہا حمد سے پڑھنے کا وقت رہگیا ہے تو جمعہ کی نماز کا پڑھنا واجب ہے اور اگر اس امر کا یقین یا گمان غالب ہو کہ وقت جمعہ پڑھنے کے موافق باقی نہین تو جمعہ جاتا رہا اور نماز ظہر بجا لائیگا اور اگر خطبہ کے وقت اور اول نماز مین نہ پہونچے اور امام کے ساتھ ایک رکعت نماز پاجائے تو اس صورت مین امام کے سلام کے بعد دوسری رکعت بجا لائیگا اور سلام کہیگا اور نماز جمعہ کا ادراک کریگا اور یہی حکم ہے جبکہ امام کو اسطرح پالے کہ وہ دوسری رکعت کے رکوع مین ہے تو ایک قول اصح نماز جمعہ کا ادراک ہو جائیگا اور اگر تکبیر کہے اور رکوع مین جائے پھر شک ہو کہ امام رکوع مین رہا یا نرہا تو اُسے جمعہ پڑھنا چاہیے اور ظہر کی نماز اُسکے بعد بجا لانا چاہیے واضح ہو کہ جمعہ کی نماز کئی شرطون سے واجب ہوتی ہے اور بے اِن شرطون کے واجب نہین ہوتی ہے پہلی شرط بادشاہ عادل یعنی امام اصلی ہے یا جسے امام علیہ السلام نماز جمعہ کے لیے منصوب فرمائین اور اگر پیشنماز نماز کے اثنا مین مرجائے تو جمعہ باطل نہوگا اور مومن دوسرے کو اشارہ کرینگے کہ وہ پیشنماز بنجائیگا اور نماز تمام کرلین گے اور یہی حکم ہے جبکہ پیشنماز منصوب کو کوئی امر ایسا کہ جو مبطل نماز ہے طاری ہو جیسے بیہوشی اور حدث وغیرہ ہے تو ایسی صورت مین ماموم مین سے اشارے سے کوئی شخص جماعت مین سے پیشنماز بنجائیگا اور جمعہ سب پڑھ لین گے۔

دوسری شرط نمازیون کی تعداد ہے اور وہ پانچ ہین کہ جنمین امام بھی داخل ہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ سات شخص چاہیے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر عین خطبہ مین یا خطبہ کے بعد نماز کی شروع مین پہلے ہی یہ تعداد یعنی لوگ متفرق ہو جائین تو جمعہ کا وجوب ساقط ہو جائیگا اور اگر نماز مین

پی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

داخل ہو چکے ہین گو تکبیر احرام ہی کہی ہے تو واجب ہے کہ جمعہ کو پورا کرلین گو ایک ہی شخص رہگیا ہو۔ تیسری
شرط دو خطبے ہین اور واجب ہے کہ خدا کی حمد و ثنا اور درود محمدؐ اور آل محمدؐ پر ہو اور وعظ و نصیحت
اور قراءت چھوٹے سے سورے کی ہو اور بعضے فقہا ایک آیت کو بھی کہ جسمین فائدہ تامّہ ہو کافی جانتے
ہین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ فائدہ تامہ سے مراد یہ ہے کہ ایسے افادے پر مشتمل ہو کہ خطبے
کے مضمون کے مناسب ہو کہ وہ موعظہ ترغیب ثواب تخویف عذاب ہے نہ مُدْهَامَّتَانِ اور اَلْقِی
الشجرۃ ساجدین کیطرح کے اور یہ شیخ علی علیہ الرحمہ کی تصریح کے موافق ہے۔ اور سماعہ والی روایت
مین وارد ہوا ہے کہ خدا کی حمد و ثنا اور پرہیزگاری کی اور خدا سے ڈرنے کی وصیت کرے اور قرآن
کا ایک چھوٹا سا سورہ پڑھے اور اسکے بعد بیٹھ جائے اور پھر اُٹھے اور حقتعالیٰ کی حمد و ثنا بجا لاے
اور صلوات جناب رسالتمآبؐ اور اُنکی آل پر اور ائمہ مسلمین پر بھیجے اور اہل ایمان مردون اور عورتون
کے لیے طلب مغفرت کرے اور ان دونون خطبونکا زوال سے پہلے پڑھ لینا جائز ہے یہانتک کہ
جیسے ہی دن خطبے تمام ہون ویسے ہی آفتاب کو زوال ہو جائے اور بعضون نے کہا ہے کہ زوال
کے پہلے دونون خطبون کا واقع کرنا جائز نہین اور پہلا قول اظہر ہے اور نماز کے پہلے دونون خطبونکا
پڑھنا واجب ہے پھر اگر خطبون کے پہلے نماز جمعہ کی شروع کردینگے تو وہ نماز جمعہ کی درست نہوگی
اور خطیب یعنی خطبہ پڑھنے والے کو واجب ہے کہ خطبہ کھڑے ہو کر اگر قدرت رکھتا ہو پڑھے اور
دونون خطبون مین بات کی بات کے بیٹھنے سے فصل یعنی علیحدگی اور فرق واجب ہے
اور ان خطبون کے بجا لانے مین آیا طہارت شرط ہے یا نہین اسمین تردد ہے اور اشبہ یہ ہے
کہ طہارت شرط نہین اور واجب ہے کہ آواز اتنی بلند کرکے پڑھے کہ جتنی تعداد نمازیون کی
جمعہ مین شرط ہے اُتنی یا زیادہ سُن لین اور اسمین تردد ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب
مدارک کہتے ہین کہ تردد کا منشا یہ ہے کہ اصل تو واجب نہونا ہے اور خطبہ پڑھنے کی غرض بے سُنے
حاصل نہین ہوتی ہے پھر اظہر آواز بلند کرکے پڑھنا واجب ہے۔ چوتھی شرط جماعت ہے بس
اکیلے نماز جمعہ پڑھنا صحیح نہین اور جب اصلی امام یعنی حضرت صاحب العصر علیہ الصلوٰۃ والسّلام
تشریف فرما ہون تو واجب ہے کہ تشریف لا کر نماز پڑھائین اور اگر تشریف لانے سے کوئی امر
مانع ہو تو جائز ہے کہ کوئی نائب مقرر فرمائین پانچوین شرط تین میلون سے کم مقدار کے فاصلے د

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دو مقامون مین دو جمعونکا نہونا ہے پھر اگر اِس فاصلہ سے کم کے دو مقامون مین ایک وقت مین
جمعہ کی نمازین پڑھی جائینگی تو صحیح نہونگی اور اگر ایک نماز دوسری نماز سے پہلے واقع ہوگی
گو تکبیر احرام بھر پہلے واقع ہوئی ہے تو مقدم نماز صحیح ہو جائیگی اور پچھلی باطل ہوگی اور اگر یہ
متحقق نہو کہ کونسی پہلے ہے اور کون سی پیچھے ہے تو سب کے سب ظہر کا اعادہ کرینگے دوسری
نظر اسمین کہ جسپر نماز جمعہ واجب ہے جمعہ کی نماز جسمین یہ سات شرطین پائی جائین اُسپر واجب
ہوتی ہے اور وہ شرطین یہ ہین پہلے مکلف ہو دوسرے مرد ہو تیسرے آزاد ہو یعنی کسی کا غلام نہو اور
چوتھے مسافر نہو اور پانچوین صحیح ہو یعنی بیمار لولا لنگڑا اندھا نہو اور چھٹے بہت بڈھا نہو ساتوین
اُسکے اور جمعہ کے مقام مین دو فرسخون سے زیادہ کا فاصلہ نہو جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین
کہ انہین عذرون کے حکم مین برف اور مینھ اور کیچڑ اور گرمی اور سردی شدت کی ہے جبکہ نماز کیلیے
نکلنے سے مانع ہو یا ضرر پہونچنے کا ڈر ہو اور یہی حال اُس ہر ایک شخص کا ہے کہ جسے روٹی کے جلجانیکا
اور کھانے کے خراب ہو جانے کا ڈر ہو اگر اِس امر کا گمان ہو کہ نماز جمعہ کا وقت اِتنا تنگ ہے کہ اگر
یہ کام کرونگا تو نماز جاتی رہیگی تو اُسے اِن دونون کامون مین مصروف ہونا حرام ہے اور یہی
حکم اُس شخص کا ہے کہ جسے اِس امر کا ڈر ہو کہ اگر مین نماز جمعہ مین مصروف ہونگا تو میرا ضروری کام
فوت ہو جائیگا یا مریض کی بیمارداری رہجائیگی یا اِس امر کا ڈر ہو کہ اگر گھر سے نکلیگا تو کوئی ظالم اُسے
پکڑ لیگا یا ایسا قرضخواہ پکڑ لیگا کہ جسکے قرضے کی ادا سے عاجز ہے اور یہی فقہا کی تصریح کے موافق ہے
اور یہی سب لوگ غیر مکلف اور عورت کے سوا کہ جنسے جمعہ ساقط ہے جبوقت مقام جمعہ مین آجائینگے
تو اُنپر جمعہ واجب ہو جائیگا اور اُنسے جمعہ کا انعقاد ہو جائیگا اور غلام مین تردد ہے کہ اُسکے وجود سے
جمعہ منعقد ہوتا ہے یا نہین اور اگر کافر آجائے تو اُس سے جمعہ منعقد نہوگا گو اُسپر بھی واجب ہے مگر کفر
کے حال مین وہ اگر نماز پڑھیگا تو صحیح نہوگی اور جمعہ کی نماز شہر والون کی طرح سے قریون کے رہنے
والون پر بھی شرطین پائی جانے پر واجب ہوتی ہے اسیطرح پر خیمون کے رہنے والون اور جنگلون
کے رہنے والون پر بھی قیام کی حالت مین اور مقیم کے حکم کے ہونے کے حال مین کہ قصر نماز اُنپر واجب
جمعہ کی نماز واجب ہے اِس جگہ پر کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جس غلام کا کوئی حصہ آزاد ہوگیا ہو اُسپر
نماز جمعہ کی بنا بر اظہر واجب نہین گو مہابات اُسکے آقا نے کی ہو اور جمعہ کا دن بھی اُسی کے حصے مین پڑا ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسرا بات یہ ہے کہ مالک اُس غلام سے کہ جسکا کوئی حصہ آزاد ہو گیا ہو اوقات کی تقسیم کرے یعنی کچھ زمانہ یا دن اُسکی آزادی کے حصّہ مین اُسے دے اور کچھ آپ لے اور اِس پر وہ دونون رضامند ہون اور یہی حکم مکاتب اور مدبر کا ہے اور اسکی تحقیق مقام پر بیان ہوگی اُردو مترجم کہتا ہے کہ نماز کے واجب ہونے مین شیخ نے مبسوط مین خلاف کیا ہے اور اُسپر اُسکے حصّہ والے جمعہ کے دن مین نماز جمعہ کے وجوب کا حکم کر دیا ہے اور دلیل اِسپر یہ لائے ہین کہ وہ اُس دن کا اختیار رکھتا ہے اور صاحب مدارک اِس توجیہ کو ضعیف کہتے ہین اور فرماتے ہین کہ اگر آزادی کی شرط ثابت ہوگی تو مبعض سے یعنی اُس غلام سے کہ جسکا کوئی حصہ آزاد ہو مطلق وجوب منتفی ہو جائیگا اور اگر خاص غلام جمعہ کے استثنا کے قائل ہون جیسا کہ احادیث کا مقتضا ہے تو مبعض پر مطلق وجوب جمعہ ثابت ہوگا۔ دوسرا مسئلہ جس شخص سے کہ جمعہ کی نماز ساقط ہے اُسے جائز ہے کہ ظہر کو اول وقت مین بجالائے اور اُسے جمعہ کی نماز کے وقت کے گزر جانیکا انتظار کھینچنا واجب نہین بلکہ سنت بھی نہین ہوا اور اگر ظہر پڑھنے کے بعد جمعہ کے مقام پر آجائے تو بھی اُسپر جمعہ کی نماز کا بجالانا واجب نہین تیسرا مسئلہ جب جمعہ کے دن آفتاب کا زوال ہو جائے تو بے نماز پڑھے سفر کرنا جائز نہین اسلیے کہ جمعہ کی نماز ادا کرنا لازم ہو گیا ہے اور طلوع صبح کے بعد جمعہ کے دن سفر کرنا مکروہ ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ صاحب مسالک نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن زوال کے بعد کے سفر کی حرمت مشروط ہے کہ وہ سفر واجب نہو مثل حج و جہاد کے کہ اُنمین دیر کرنے سے غرض فوت ہو جائے یا ساتھی اُسکا انتظار نہ کرتے ہون اور اُسے احتیاج ساتھیون کی ہو چوتھا مسئلہ کان دیکر خطبہ کا سُننا آیا واجب ہے یا نہین اُسمین تردد ہے اور اسیطرح خطبہ ہونے کے اثنا مین بات کرنے کے حرام ہونے مین ہے لیکن اُسسے جمعہ کی نماز باطل نہین ہوتی ہے پانچوان مسئلہ جمعہ کے پیشنماز مین کمال عقل و ایمان و طہارت سے پیدا ہونا یعنی حرامزادہ نہونا اور مرد ہونا معتبر ہے اور غلام ہونا جائز ہے اور آیا جائز ہے کہ کوڑھی یا جذامی ہو اسمین تردد ہے اور اشبہ یہی ہے کہ جائز ہے اور یہی حکم اندھے کا ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ کوڑھی اور جذامی کے پیشنماز ہونے مین علما نے اختلاف کیا ہے بس شیخ نہایہ مین اور خلاف مین نہ جائز ہونے کے قائل ہوئے ہین اور سید مرتضیٰ انتصار مین اور ابن براج کراہت کے قائل ہوئے ہین اور شیخ نے مبسوط مین فرمایا ہے کہ نہین جائز ہے مگر کوڑھی کو ویسون کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ور جذامی جذامیون کی پیشنمازی کرسکتا ہے اور ابن ادریس کہتے ہین کہ جمعہ اور عیدین کے سوا مین انکا پیشنماز ہونا مکروہ ہے اور جمعہ اور عیدین مین تو جائز ہی نہین اور معتمد پہلا ہی قول ہی چھٹا مسئلہ جب مسافر کسی شہر مین دس دن یا زیادہ رہنے کی نیت کرے تو اُسپر جمعہ کی نماز واجب ہو جائیگی اور یہی جمعہ کے واجب ہونے کا حکم اُس شخص کے لیے ہے کہ جسنے کسی شہر مین دس دن رہنے کی نیت تو نہین کی لیکن تیس دن ایک شہر مین ٹھہرے گزر گئے ہون ساتوان مسئلہ جمعہ کے دن دوسری اذان دینا بدعت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مکروہ ہے اور پہلا قول اشبہ ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ سرورِ کائنات اشرف موجودات یعنی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب منبر پر تشریف لیجاتے تھے اُسوقت موذن اذان دیتا تھا اور جواذان کہ اذان سابق کے نام سے اِس زمانے مین مشہور ہے وہ دوسری اذان ہے کہ جسے بعضے کہتے ہین کہ عثمان کے زمانے مین اور بعضے کہتے ہین معویہ کے زمانے مین واقع ہوئی ہے یہ اذان بدعت ہے اور جو بدعت ہے اُسکا کرنا حرام ہے آٹھوان مسئلہ مول لینا اور بیچنا کسی چیز کا جمعہ کے دن اذان کے بعد حرام ہے بس اگر کوئی بیچے تو گنہگار ہوگا اور بیع صحیح ہو جائیگی اگر ایک بیچنے والے یا لینے والے مین کا غیر مکلف نماز جمعہ کا ہو تو اُسکی طرف سے بیع جائز ہے اور دوسرا کہ جسے نماز مین جانا واجب ہے اُسپر حرام ہے فقہا نے کہا ہے کہ بیع کے حکم مین وہ بھی چیزین ہین جو بیع سے مشابہت رکھتی ہین جیسے صلح ہے نکاح ہے خلع ہے طلاق کہ جمعہ کی اذان کے بعد یہ سب کے سب حرام ہین نوان مسئلہ جبکہ حضرت امام ظاہر مین تشریف نہ رکھتے ہون اور نائب بھی نماز جمعہ بجا لانے کے لیے نہو یعنی کوئی اثنا عشری فقیہ کہ فتوی کی شرطون کا جامع ہو کہ وہی زمانِ غیبت مین امام علیہ السلام کا نائب سب امرون مین ہے کہ اُنمین سے ایک جمعہ کی نماز بھی ہے موجود نہو اور مسلمانون کا اجتماع اور دونون خطبون کا پڑھنا ممکن ہو تو بعضے علما نے کہا ہے کہ سنت ہے کہ ظہر کے بدلے نماز جمعہ واجب کی نیت سے پڑھ لین بس وجوب تخییری ہے یعنی اگر چاہین تو ظہر کو پڑھین یا جمعہ کو پڑھین اور اِس مقام مین سنت سے مراد فضیلت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ایسی صورت مین جمعہ کی نماز جائز نہین اور پہلا قول اظہر ہے دسوان مسئلہ جب ماموم یعنی پیچھے کسی کے نماز پڑھنے والا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ازدحام سے قادر نہ رہے کہ پہلی رکعت مین امام کے ساتھ سجدہ کرے پس اگر ہو سکے تو رکوع کے بعد دو سجدے کرکے امام سے اُسکی دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے ملجائے تو اُسے پہلی رکعت کی جگہ پر رکوع اور دو سجدے کافی ہین اور اگر امام کی متابعت آخر کے دو سجدون مین ممکن نہو تو دو سجدون کی متابعت پر اقتصار کریگا اور اُن دونون سے پہلی رکعت کے سجدون کی نیت کریگا اور اگر دوسری رکعت کے سجدون کی نیت کریگا تو بعضے فقہانے کہا ہے کہ نماز باطل ہو جائیگی اور بعضون نے کہا ہے کہ اُن سجدون کو ساقط کریگا اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے پہلی رکعت کی نیت سے کریگا اور اُٹھ کھڑا ہوگا اور دوسری رکعت کو بجا لائیگا اور نماز کو تمام کریگا اور پہلا قول یعنی نماز کا باطل ہو جانا اظہر ہے تیسری نظر جمعہ کے آداب مین پس جمعہ کے آداب مین سے غسل جمعہ ہے اور نافلے کی بیس رکعتین بجا لانا ہے چھ رکعتین آفتاب کی روشنی پھیلنے کے وقت اور چھ آفتاب بلند ہونے کے وقت اور چھ رکعتین زوال کے پہلے اور دو زوال کے وقت اور اگر نافلے کے بجا لانے مین تاخیر کرے اور زوال کے بعد پر رکھے تو بھی جائز ہے اور بہتر اس سے یہی ہے کہ زوال سے پہلے پڑھ لے اور اگر چھ رکعتین نافلے کی ظہرین کے بیچ مین پڑھے تو جائز ہے اور سویرے سے ناخن کٹواکر حجامت بنواکر لبین کتروا کر بڑی مسجد مین جائے اور چاہیے کہ سکینہ اور وقار پر ہو یعنی آرام دل اور آرام بدن سے خوشبو ملے ہو اور اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہو اور اپنی توجہ سے پہلے دعا پڑھے اور خطیب بلیغ ہو اور نماز کو اول وقت مین بجا لانے پر مداومت رکھتا ہو اور خطبہ کے سوا خطبون کے اثنا مین بات کرنا مکروہ ہے اور خطبہ پڑھنے والے کو مستحب ہے کہ عمامہ پہنے ہو خواہ جاڑا ہو خواہ گرمی ہو اور برد یمنی کے کپڑے کی چادر اوڑھے ہو اور عصا اور تلوار کی طرح کی چیز پر تکیہ کیے ہو اور پیچھے نماز پڑھنے والونکو خطبہ کے اول وقت مین سلام کرے اور فقہانے کہا ہے کہ اس سلام کا جواب بھی ماموین پر وجوب کفائی ہے یعنی بعض کے بجا لانے سے اورون سے وجوب ساقط ہو جاتا ہے اور خطبہ پڑھنے سے پہلے بیٹھے اور اگر سبقت کر جائے امام سورۂ جمعہ کے سوا اور سورہ کے پڑھنے پر تو چاہیے کہ اُس سے سورۂ جمعہ کی طرف عدول کرے اسی طرح پر اگر دوسری رکعت مین منافقین کے سوا اور کوئی سورہ شروع کردے تو بھی سورۂ منافقین کی طرف عدول کرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی پورے اور جو سورہ پڑھتا تھا اُسے چھوڑ دے جبتک آدھے سورے سے بڑھا نہو مگر سورۂ جحد وتوحید کہ اُنسے اور سورے کی طرف عدول نہین کرسکتا ہے اور سنت ہے کہ جمعہ کے دن نماز ظہر جہر سے یعنی بلند آواز سے پڑھے اور جو کہ جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھتا ہے اُسے بھی بہتر ہے کہ بڑی مسجد مین جاکر پڑھے اور جبکہ نماز جمعہ کا امام ایسا ہو کہ جسکے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہو تو ماموم کو جائز ہے کہ اپنے ظہر کی نماز امام سے پہلے پڑھ لے اور اگر اُسی امام کے ساتھ بھی دو رکعتین پڑھ لے اور اُسکی سلام کے بعد دو رکعتین اور پڑھ لے کہ چارون رکعتین ظہر کی پوری ہو جائین تو بہتر ہو گا۔

دوسری فصل عیدین یعنی دونون عیدون کی نمازین ہے اور نظر ان نمازون مین اور انکی شنتی چیزون مین ہے پہلی نظر نمازون مین ہے دونون عیدون کی نمازین بھی جمعہ کے شرائط سے واجب ہین اور بجالانا جماعت سے انکا واجب ہے اور تخلف عیدین کی نماز سے جائز نہین مگر کسی عذر کے سبب سے تو جائز ہے کہ عذر کی صورت مین اکیلا مستحب کی نیت سے پڑھ لے اور اگر شرطین نپائی جائین گی تو عیدین کی نماز ساقط ہو جائیگی پھر مستحب ہے خواہ جماعت سے پڑھین خواہ منفرد پڑھین اور عیدین کی نمازونکا وقت آفتاب کے طلوع سے زوال تک ہے یعنی طلوع اور زوال کے درمیان کا وقت ہے اور اگر فوت ہو جائین تو قضا نہین ہے اور کیفیت اس نماز کی یہ ہے کہ پہلے تکبیر احرام کہے پھر سورۂ فاتحہ پڑھے پھر ایک سورہ اور پڑھے اور بہتر ہے کہ دوسرے سورے کی جگہ پر سورۂ اعلیٰ کو پڑھے اور اُسکے بعد اٹھر تکبیر کہے اور جو قنوت کہ مروی ہے اُسے پڑھے یہانتک کہ پانچ قنوت اور پانچ تکبیرین پوری کرے پھر تکبیر کہکے رکوع مین جائے اور سجدون سے فارغ ہو کر کھڑا ہوئے تکبیر کے بس سورۂ فاتحہ پڑھے اور دوسرا سورہ پڑھے اور بہتر ہے کہ سورۂ غاشیہ ہو اور اُسکی چار تکبیرین کہے اور چار قنوت ہر تکبیر کے بعد پڑھے یعنی تین قنوت تکبیرون کے بیچ مین اور چوتھا قنوت چوتھی تکبیر کے بعد پڑھے اور اسکے بعد پانچوین تکبیر رکوع کیلیے کہے اور رکوع مین جائے اور سجدے وغیرہ کرکے نماز ختم کرے بس مقتاعے سے زیادہ تو تکبیرین ہین پانچ پہلی رکعت مین تکبیر احرام کے سوا اور دوسری رکعت مین چار تکبیرین ہین اور دو دو رکوعون کے لیے دوسری نظر نماز عیدین کے سُنتی امرون مین۔ میدان مین نماز کے لیے جانا مگر مکۂ معظمہ مین اور زمین پر سجدہ کرنا اور موذن کا اذان کے بدلے تین مرتبہ الصلوٰۃ کہنا سنت ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیونکہ اذان پنجگانہ نمازون کے سوا اور کسی نماز کے لیے نہین ہے اور امام ننگے پانون آرام دل اور آرام بدن سے ذکر خدا کا کرتا ہوا نکلے اور عید فطر مین نماز کو جانے سے پہلے کسی چیز سے افطار کرلے اور عید اضحیٰ یعنی عید قربان مین نماز پڑھکر پھرنے کے بعد اپنی قربانی کے گوشت مین سے کھائے مجامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ اکثر فقہا نے کہا ہے کہ عید فطر مین نماز کے پہلے کسی میٹھی چیز سے افطار مستحب ہے اور عید اضحیٰ یعنی عید قربان مین گوشت قربانی سے مستحب ہے اور خاک شفا سے جو افطار کرنے کو منقول ہوا ہے یہ روایت شاذہ ہے مگر جبکہ علیل ہو اور اُس مرض سے صحت کے لیے کھائے اور بے مرض کے مٹی کا کھانا جائز نہین اور مرض سے شفا پانے کے لیے ایک چنے کے برابر کھانا مستثنیٰ ہوا ہے اور عید فطر مین چار نمازون کے بعد چار تکبیرین کہنا مستحب ہے کہ ان چارون مین کی پہلی تکبیر چاند رات کے مغرب کے بعد کی ہے اور چوتھی تکبیر نماز عید کے بعد کی ہے اور عید قربان مین پندرہ نمازون کے بعد کہ پہلی اُنمین کی دسوین ذیحجہ کی ظہر ہے اگر منیٰ مین ہو اور اَور شہرون مین بھی پہلی عید ضحیٰ کی ظہر ہو اور آخر ایام تشریق کے دوسرے کی صبح ہو اِن دس نمازون کے بعد اور کہے اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور تیسری تکبیر مین تردد ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّکْرُ عَلٰی مَا اَوْلَانَا یعنی خدا برتر اور بزرگ ہر چیز سے ہی نہین ہے کوئی سچا معبود مگر وہی اللہ اور اللہ بزرگ ہے اور برتر ہے ہر چیز سے اور سب تعریفین خدا ہی کے لیے ہین اس امر پر کہ سیدھے رستے پر ہمین اُسنے لگایا ہے اور اُسی سچے معبود کے لیے شکر ہے اِس بات پر کہ اُسنے نعمت دی ہمین اور اگر عید ضحیٰ ہو تو یہ پڑھنا چاہیے وَرَزَقَنَا مِنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ یعنی اور روزی دے ہمین چوپایے جانورون سے اور ہتھیار لیکر نماز کو نکلنا مکروہ ہے اور نماز عید کے پہلے یا پیچھے نافلہ پڑھنا مکروہ ہے مگر مسجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ مین کہ وہانسے نکلنے کی دو رکعتین پڑھنا چاہیے پانچ مسئلے پہلا مسئلہ زائد تکبیرین واجب ہین یا سنت اسمین تردد ہے اور اشبہ استحباب ہے اور تکبیرون کے واجب ہونے کی تقدیر پر آیا قنوت بھی واجب ہے یا نہین اظہر یہی ہے کہ واجب نہین اور واجب ہونے کی تقدیر پر آیا معین الفاظ قنوت مین واجب ہین یا نہین اظہر یہی ہے کہ معین لفظ قنوت مین واجب نہین دوسرا مسئلہ جبکہ عید اور جمعہ ایک ساتھ پڑے بس جو کہ عید

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیلیے آئے اُسے اختیار ہے کہ چاہے جمعہ کے لیے حاضر ہو کہ امام پر لازم ہے کہ حاضرین کو اِس مسئلہ سے خطبہ مین اطلاع دیدے بعضے فقہا نے کہا ہے کہ رخصت موقوف دُور کے رہنے والو نپر ہے کہ اُنسے پھر آنے کی مشقت جاتی رہے اور یہی اشبہ ہے تیسرا مسئلہ دونوں عیدین کی نمازون کے بعد دو خطبے پڑھنا سنّت ہین اور پہلے نماز کے پڑھنا بدعت ہے اور سُننا دونون خطبون کا واجب نہین بلکہ سنّت ہے چوتھا مسئلہ خطیب کیلیے مسجد جامع سے ممبر کا نقل کرنا نچاہیے بلکہ منبر کی طرح پر مٹی سے وہین صحرا مین بنا دینا مستحب ہے پانچوان مسئلہ سورج نکلنے کے بعد بے نماز عید پڑھے اگر اُسپر واجب ہے تو سفر کرنا حرام ہے اور صبح کے بعد آفتاب نکلنے کے پہلے سفر کرنے مین تردد ہے اشبہ جواز ہے

تیسری فصل نماز کسوف یعنی سورج گہن پڑنے کے وقت کی نماز مین اور نظر اُسکے سبب اور کیفیت اور حکم مین ہے پہلی نظر سبب مین یہ نماز سورج گہن کے وقت واجب ہے اور چاند گہن کے وقت واجب ہے اور زلزلے کے وقت واجب ہوا اور آیا اِنکے سوا نماز کالی آندھی وغیرہ اور آسمانی ڈرونی چیزون کے لیے واجب ہے یا نہین بعضون نے کہا ہے کہ واجب ہے اور یہی منقول ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ واجب نہین بلکہ مستحب ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ڈرونی کالی آندھی کے لیے واجب ہے اور اِس نماز کا وقت کسوف مین گہن پڑنے کے وقت سے چھوٹنے تک ہے پس اگر سورج گہن یا چاند گہن کا زمانہ نماز پڑھنے بھر کا نہو تو واجب نہین ہے اور یہی حکم آندھیون کا ہے اگر اُنمین بھی وجوب کے قائل ہو جائیں اور زلزلے مین نماز واجب ہے گو مدت زلزلے کی زیادہ نہو اور زلزلے کی نماز ہمیشہ ادا کی نیت سے پڑھی جاتی ہے گو زمین کے ٹھہر جانے کے بعد ہو اور جسے معلوم نہو کہ گہن پڑا ہے یہانتک کہ نماز کا وقت نکل جائے تو اُسپر قضا واجب نہین مگر یہ کہ سب گہن پڑا ہو اور کسوف یعنی گہن کے سوا مین قضا واجب نہین اور کسوف یعنی گہن پڑنے سے واقف ہونے پر اور نماز بجا لانے مین کوتاہی اور بھول کو دخل دینے پر قضا واجب ہے خواہ پورا گہن پڑا ہو خواہ پورا نہ پڑا ہو دوسری نظر اِس نماز کی کیفیت مین اسکا طریق یہ ہے کہ نیت کے بعد تکبیر احرام کہے اور سورۂ حمد پڑھے اور حمد سمیت بسم اللہ کوئی پورا سورہ پڑھے یا تھوڑا سا پڑھے پھر رکوع کرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد اگر رکوع سے پہلے پورا نہین پڑھا تو پھر اُس سورے مین سے وہین سے کہ جہان سے چھوڑا تھا کچھ پڑھے اسیطرح سے پانچ رکوع تک اُس سورے کو تمام کرے اور جب رکوع کے پہلے اُس دوسرے کو تمام کرے گا تو اُس رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد حمد اور ایک سورہ اور یا کچھ پڑھیگا اسی طرح پانچ رکوع پورے کرے اور سجدون سے فارغ ہو کر دوسری رکعت مین بھی مثل پہلی کے کرنا چاہیے اور پانچوین رکوع کے بعد دونون سجدون سے فارغ ہونے کے بعد تشہد اور سلام پھیرے اور اس نماز مین بھی جماعت سنّت ہے اور طول اتنا نماز مین دینا کہ گہن چھٹ جائے سنّت ہے اور اگر گہن نچھٹا ہو اور نماز سے فراغت ہو گئی ہو تو پھر اعادہ کرے اور سنّت ہے کہ اُسکے رکوع کا زمانہ اُسکی قرارت کے زمانے کے برابر ہو اور لمبے سورے پڑھنا گنجایش وقت مین سنّت ہے اور ہر رکوع سے سر اُٹھانے کے وقت تکبیر کہیگا مگر پانچوین اور دسوین رکوع مین سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور پانچ قنوت پڑھیگا دو پہلی رکعت مین اور تین قنوت دوسری رکعت مین یعنی ہر رکعت مین ہر ایک دوسرے رکوع سے پہلے قنوت پڑھے اور دوسری رکعت مین قرارت کے بعد رکوع کرنے سے پہلے ایک قنوت اور دو قنوت ہر دوسرے رکوع سے پہلے یعنی تیسرے اور پانچوین رکوع سے پہلے پڑھیگا تیسری نظر گہن وغیرہ کی نماز کے حکمون مین اور اسمین چند مسئلے ہین پہلا مسئلہ جبکہ گہن فریضے کے وقت پر پڑے تو مصلی یعنی نماز پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ چاہے گہن کی نماز پہلے پڑھے اور چاہے فریضے کو پہلے بجا لائے جبتک کہ وقت فریضے کا تنگ نہ ہو اور جب وقت فریضے کا تنگ ہو جائیگا تو پنجگانے مین کے فریضہ موجودہ کو مقدم کرے گا اور بعضے علما نے کہا ہے کہ ہر صورت مین فریضہ حاضرہ اولیٰ ہے اور پہلا قول اشبہ ہے دوسرا مسئلہ اگر نافلے کے وقت پر گہن پڑے بس گہن کی نماز اولیٰ ہے گو نافلے کا وقت جاتا رہے اور اُسکے بعد نافلے کی قضا پڑھ لیگا تیسرا مسئلہ جائز ہے کہ گہن کی نماز کو گھوڑے پر سوار پڑھنا اور پیدل چلتے چلتے پڑھنا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ یہ حکم عذر کی صورت مین ہے اور مختار کے لیے جائز نہین اور یہی قول اشبہ ہے

چوتھی فصل نماز میت یعنی مُردے کی نماز مین اور اسمین کئی قسمین ہین پہلی قسم اُس شخص مین کہ جسپر یہ نماز پڑھنا چاہیے اور وہ ایسا شخص ہے کہ جسنے اظہار شہادتین کیا ہو نی خدا کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کی نبوت کا قائل ہو یا چھ برس کا لڑکا جو اسلام کے حکم مین ہو یعنی جسکے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ماں باپ دونوں یا ایک دونوں مین سے مسلمان ہو یا اسلام کے ملک مین پڑا ہوا ملا ہو اور اِس حکم مین لڑکا لڑکی غلام آزاد سب برابر ہین اور سنّت ہے کہ اِس سے کم سن والے مُردے پر بھی نماز پڑھین جبکہ زندہ پیدا ہوا ہو اور اگر زندہ نہ پیدا ہوا ہو تو اُسپر نماز نہ پڑھین گے گو اُسمین جان پڑ چکی ہو۔ **دوسری قسم** نماز پڑھنے والے مین سب سے زیادہ لائق شخص مُردے پر نماز بجا لانے مین وہی جو اُسکی میراث مین اولیٰ ہے اور اولیٰ وہ شخص ہے کہ درجے مین کوئی اُسکے برابر نہو پس باپ اولیٰ ہے میت پر نماز پڑھنے مین میت کے بیٹے سے اور بیٹا اولیٰ ہے باپ کے مُردے پر نماز پڑھنے مین دادے سے اور بھائی سے اور چچا سے اور حقیقی بھائی بھی اولیٰ ہے علاقی یا اخیافی بھائی سے اور شوہر اپنی زوجہ کے مُردے پر نماز پڑھنے مین اولیٰ ہے اُسکے اقربا سے گو کیسے ہی قریب ہوں جبکہ میت کے ولی بہت سے ہوں پس مرد اولیٰ ہین عورتون سے اور آزاد اولیٰ ہے غلام سے اور پیشنمازی نہین کرتا ہے ولی میت مگر جبکہ اُسمین پیشنمازی کی شرطین پائی جاتی ہوں نہین تو دوسرے کو پیشنماز کریگا اور جبکہ اولیا میت کے برابر ہوں تو مقدم ہوگا نماز پڑھانے مین وہ شخص کہ جو سب سے بڑھکر فقہ کا جاننے والا ہوگا اور اگر فقہ کے جاننے مین بھی سب برابر ہوں پس جو کہ قراءت مین زیادہ وقوف رکھتا ہوگا وہ مقدم ہوگا اور جب اِسمین بھی سب برابر ہوں تو جو سن مین بڑا ہوگا وہ مقدم ہوگا اس معنی سے کہ زیادہ اُسکا سن اسلام مین صرف ہوا ہو اگر اسمین بھی برابر ہوں تو مقدم ہوگا وہ جو زیادہ صاحب وجہ یعنی خوبصورت ہوگا جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ صاحب وجہ کی بعضوں نے تفسیر خوشروئی یعنی خوبصورتی سے کی ہے اور بعضوں نے نیکنامی سے کی ہے اور دونوں خوب ہین کہ خوبصورتی اُسکی نسبت عنایت الٰہی پر دلالت کرتی ہے تو بدشکل سے بہتر ہے اور جائز نہین ہے کہ نماز میت مین پیشنمازی کرے کوئی شخص بے ولی کی اجازت کے خواہ امامت کے شرائط رکھتا ہو خواہ نہ رکھتا ہو مگر مکلف ہو چکا ہو اور ہر شخص سے میت کی نماز کے لیے امام عصر علیہ السلام بہتر ہین اور ہاشمی غیر ہاشمی سے جبکہ ولی اُسے شرائط کے ساتھ مقدم کرے اور جائز ہے کہ عورت عورتون کی پیشنمازی کرے اور مکروہ ہے کہ پیشنماز عورت صف سے آگے بڑھکر کھڑی ہو بلکہ عورتون ہی کی صف مین رہے اور یہی حکم ہے برہنہ مرد کا اور سوا برہنہ مرد کے اور عورت کے جو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امامت کریگا آگے بڑھکر کھڑا ہوگا گویا ایک ہی مقتدی یعنی پیچھے نماز پڑھنے والا ہو اور جب عورتین مرد کے پیچھے نماز پڑھینگی تو پیچھے مرد کے کھڑی ہونگی اور اگر پیچھے بھی مردون کی صف ہوگی تو انکے پیچھے کھڑی ہونگی اور عورتون مین کوئی عورت حائض ہوگی تو عورتون کی صف سے علیحدہ اُسے کھڑے ہونا مستحب ہوگا۔ تیسری قسم نماز میت کی کیفیت مین اور کیفیت ترکیب اُسکی پانچ تکبیرین ہین اور دعائین لازم نہین اور اگرچہ کہین کہ واجب ہے تو معین لفظ واجب نہین اور سب دعاؤن سے بہتر وہ دعا ہے کہ جسے محمد ابن مہاجر نے اپنی مان اُم سلمہ سے روایت کی ہے اور اُم سلمہ نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اُن حضرت نے فرمایا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مُردے پر نماز پڑھتے تھے ایک تکبیر کہتے تھے اور ایکبار تشہد پڑھتے تھے پھر تکبیر کہتے تھے صلوات پیغمبرون پر بھیجتے تھے اور دعا کرتے تھے پھر تکبیر کہتے تھے اور مومنین کے لیے دعا کرتے تھے پھر چوتھی تکبیر کہتے تھے اور مُردے کے لیے دعا کرتے تھے اور پانچوین تکبیر کہتے تھے اور پھر جاتے تھے اور اگر مُردہ منافق ہوگا تو نماز پڑھنے والا چارہی تکبیرون پر اقتصار کریگا اور چوتھی تکبیر پر پھر جائیگا اردو مترجم کہتا ہے کہ شیخ فرماتے ہین کہ منافق سے یہان مراد ناصب ہے کہ اسی پر بعضی روایتین اور عبارتین دلالت کرتی ہین اور ممکن ہے کہ منافق سے مطلق مخالف مراد لیا جائے کہ مومن کے مقابل مین کہا گیا ہے اور بعضی روایتون مین وارد ہوا ہے کہ منافق حقیقی وہ ہے کہ کفر کو چھپائے اور اسلام کو ظاہر کرے اسلیے کہ حضرت نے عبداللہ ابن ابی کے جنازے پر یونہی نماز پڑھی تھی اور سزاوار ہے یہ کہ جان لین کہ حصر چار تکبیرون پر منافق مین واجب نہین بلکہ پانچ تکبیرین کہنی اور بددعا لعنت سے کرنے مین اور چار پر اقتصار کرنے مین اور بے دعا کے پھر جانے مین مختار ہے۔ اور نماز میت مین نیت اور قبلہ رُخ ہونا اور جنازے کا سر مصلی کے داہنی طرف کرنا واجب ہے اور اس نماز مین طہارت شرط نہین اور جنازے سے بہت ہٹکر کھڑے ہونا جائز نہین اور بے غسل وکفن دیے مُردے پر نماز نہ پڑھینگے اگر اُس مُردے کے لیے کفن بھی نہو تو اُسے قبر مین رکھدینگے اور اسکی عورتین یعنی دونون شرمگاہون کو چھپا کر نماز پڑھینگے اس نماز کے سنتی امر یہ ہین کہ پیشنماز مرد کی کمر کے پاس اور عورت کے سینے کے پاس کھڑا ہو اگر دو مُردے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نماز کے لیے جمع ہون کہ ایک مُردہ مرد کا اور ایک عورت کا ہو تو مرد کو پیشنماز کے پاس رکھین اور عورت کے مُردے کو مرد کے مُردے کے پیچھے رکھین اور مرد کے مُردے کی کمر کے برابر عورت کے مُردے کے سینے کو رکھین کہ امام دونون مُردون کی فضیلت کی جگہ پر کھڑا ہو اور اگر کوئی بچّے کا مُردہ بھی آ جائے تو اُسے عورت کے مُردے کے پیچھے رکھین اور تینون پر ایکساتھ نماز پڑھین اور ظاہر ہونا پیشنماز کے لیے اور جوتے سے پاؤن نکالنا اور پہلی تکبیر مین اجماع سے دونون ہاتھون کا اونچا کرنا اور اظہر یہ باقی تکبیرون مین سنّت ہے اور یہ بھی سُنّت ہے کہ چوتھی تکبیر کے بعد مُردے کے لیے اگر مومن ہے تو مغفرت کی دعا کرے اور اگر منافق ہے تو بد دعا کرے اور اگر مستضعف یعنی سُست اعتقاد ہے تو مستضعفون کی دعا پڑھے اور اگر اُسکا مذہب نہ معلوم ہو تو حقتعالے سے اس بات کی دعا کرے کہ محشور کرے خدا اُسکو اُسکے ساتھ کہ جس سے یہ محبت رکھتا ہے اور اگر مُردہ بچّے کا ہو تو یہ دعا کرے کہ اُسے اپنے ماں باپ کے حال کا مصلح اور اُنکا شفیع بنائے اور جب نماز سے فارغ ہو تو وہین کھڑا رہے جبتک کہ جنازے کو اُٹھائین اور یہ بھی سنّت ہے کہ نماز میت کی اُسی مقام پر پڑھین کہ جس جگہ پر عادت سے پڑھتے ہون اور اگر مسجدون مین پڑھین تو بھی جائز ہے اور مکروہ ہے کہ ایک جنازے پر دو بار نماز پڑھین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ یوہین ہے جیسا کہ مصنف علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ شہادتین اور مومنین کی دعا کی عبارت اور مُردے کی دعا کی عبارت مخصوص واجب نہین ہے مگر مشہور یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود پرستش کے قابل نہین ہے اور گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ بیشک محمّد خدا کے رسول ہین اور دوسری تکبیر کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ یعنی خدایا تو رحمت نازل کر محمّد اور آل محمّد پر اور تیسری تکبیر کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ یعنی خداوند کریم ایماندار مردونکو اور عورتونکو بخشدے اور اُنکے گناہون سے درگذر فرما اور چوتھی تکبیر کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَیِّتِ یعنی بار خدایا اس مُردے کو بخشدے اور اسکے گناہون سے درگزر فرما پھر پانچوین تکبیر کہے اور فارغ ہو اور یہ کافی ہے اور بہتر یہ ہے کہ نیت کے بعد کہے اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ یعنی خدا ہر چیز سے بزرگ اور برتر ہے گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ خدا
کے سوا کوئی برحق معبود نہین ہے اور حال یہ ہے کہ وہ خدا ایک وتنہا ہے کوئی اُسکا شریک نہین ہے
اور گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اُسکے بندے اور اُسکے رسول برحق ہین
مومنون کو بشارت دینے والے اور کافرون کو ڈرانے والے قیامت مین پھر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّآلَ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ
وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یعنی
خدا ہر چیز سے بزرگ اور برتر ہے بارخدایا رحمت کاملہ نازل کر محمدؐ اور آل محمد پر بڑھکر اُس رحمت
سے کہ جیسے تونے نازل کیا ہے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر اور اُس برکت سے کہ جیسے تونے بھیجا ہے
ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر اور اُس ترحم سے کہ تونے کیا ہے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بیشک
تو سراہا بزرگ ہے اور رحمت کاملہ نازل کر سارے نبیون پر اور رسولون پہ پھر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْاَحْیَاءِ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ
بِالْخَیْرَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی خدا ہر چیز سے بزرگ اور برتر ہے
بارخدایا بخش ایماندار مردون کو اور ایماندار عورتون کو اور مسلمان مردون کو اور مسلمان
عورتون کو اور زندون کو اور مُردون کو اور پیاپے ہم مین اور اُنمین نیکی رکھ بیشک تو ہی
دعاؤن کا قبول کرنے والا اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے پھر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اِنَّ ھٰذَا عَبْدُکَ وَ
ابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا
وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ وَاغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْہُ عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
یعنی خدا ہر چیز سے بزرگ اور برتر ہے بارخدایا بیشک یہ تیرا بندہ ہے اور اسکے ماں باپ تیرے
بندے ہین تیرے پاس وارد ہوا ہے اور تو بہت اچھا اُتارنے والا ہے بارخدایا ہم نیکی کے
سوا اس سے کچھ اور واقف نہین اور تو ہم سے بڑھکر اس سے خبردار ہے بارخدایا اگر یہ نیک کار
ہے تو اسکی نیکی مین بڑھا دے اور اگر گنہگار ہے تو اُس سے درگزر کر اور اسے بخشدے بارخدایا
اسے تو اپنے پاس علیین مقام کے سب سے اوپر کے درجے مین جگہ دے اور اسکے عزیز و نیز

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گزرے لوگون مین پہلا ٹھہرا دے اور رحم کر اسپر اپنی رحمت سے اے سب رحم کرنیوالون سے بڑھکر رحم کرنیوالے پھر کہے اللہ اکبر یعنی خدا ہر چیز سے بزرگ اور برتر ہے اور نماز سے فارغ ہوجائیگا اور اگر مردہ عورت کا ہو تو کہے اللھم ان ھذہ امتک و ابنۃ عبدک و بنت امتک نزلت بک و انت خیر منزول بھا اللھم انا لا نعلم منھا الا خیرا و انت اعلم بھا منا اللھم ان کانت محسنۃ فزد فی احسانھا و ان کانت مسیئۃ فتجاوز عنھا و اغفر لھا اللھم اجعلھا عندک فی اعلی علیین و اخلف علی اھلھا فی الغابرین و ارحمھا برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے معنون مین اور مرد والی دعا کے معنون مین فقط مرد ہونے کا اور عورت ہونے کا تذکیر تانیث کی ضمیرون سے فرق ہے اور اگر نابالغ لڑکا ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد کہے اللھم اجعلہ لابویہ و لنا سلفا و فرطا و اجرا یعنی بارخدایا اسے اس کے ماں باپ کے لیے اور ہمارے لیے پہلے بھیجا ہوا کار نیک اور عمل خیر اور ثواب بنادے اور اگر مخالف پر ضرورت سے نماز پڑھے تو چوتھی تکبیر کے بعد کہے اللھم اخز عبدک فی عبادک و بلادک اللھم اصلہ حر نارک اللھم اذقہ اشد عذابک فانہ کان یتولی اعداءک و یعادی اولیاءک و یبغض اھل بیت نبیک یعنی بارخدایا خوار کر اپنے اِس بندے کو اپنے بندون مین اور اپنے شہرون مین بارخدایا جلا اسے اپنی جلتی آگ سے اور چکھا اسے اپنے عذاب مین سے زیادہ سخت عذاب کو اسلیے کہ یہ دوست رکھتا تھا تیرے دشمنون کو اور دشمن رکھتا تھا یہ تیرے دوستون کو اور تیرے نبی کے اہلبیت علیہم السلام سے بغض رکھتا تھا اور پانچوین تکبیر مخالف کے جنازے پر نہ کہے اور اگر میت مستضعف ہو یعنی کم عقل ہو اور تمیز مذہبون مین نہ کرتا ہو اور اسی طرح سے سنی ہو یا مخالف حق ہو اور شیعون سے بغض نہ رکھتا ہو یا اہل بیت کا اعتقاد رکھتا ہو مگر انکے دشمنون سے بیزار نہو اردو مترجم کہتا ہے کہ مدارک مین مستضعف کے معنون مین یہ کہا ہے کہ مراد مستضعف سے وہ ہے کہ جو حق کا معتقد نہو اور اہل حق کا دشمن نہو اور ائمہ علیہم السلام سے کسی کو دوست نہ رکھتا ہو اور نہ انکے غیرون مین کسی کو دوست رکھتا ہو جو اسطرح کا شخص مرے تو اسکی نماز جنازے مین یہ دعا پڑھے اللھم اغفر للذین تابوا و اتبعوا سبیلک و قھم عذاب الجحیم یعنی بارخدایا اُن لوگون کو کہ جنھون نے توبہ کی ہے اور تیرے راہبر کی پیروی کی ہے تو بخشدے اور بچا انھین جہنم کے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عذاب سے اور اگر میت کا مذہب نہ معلوم ہو تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہِ النَّفْسَ اَنْتَ اَحْیَیْتَھَا وَاَمَتَّھَا اَللّٰھُمَّ وَلِّھَا مَا تَوَلَّتْ وَاحْشُرْھَا مَعَ مَنْ اَحَبَّتْ یعنی بارِ خدایا ضرور یہ ایک نفس ہے جسے تو ہی نے جلایا اور تو ہی نے مارا ہے بارِ خدایا اسکا سرپرست اُسے کر جسے یہ دوست رکھتا تھا اور اُٹھا قیامت کے دن اِسے اُس شخص کیساتھ کہ یہ جسے دوست رکھتا تھا اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ایک جنازے پر دو بار نماز پڑھنا جب مکروہ ہے کہ نماز پڑھنے والا وہی ایک ہی شخص ہو اور تکرار نماز جلدی کی منافی ہو یعنی مُردے کی تجہیز و تکفین وغیرہ مین تعجیل مستحب ہے اور یہ تکرار اُس تعجیل کی منافی ہو تو مکروہ ہے یعنی ثواب کم ہے اور کوئی نماز جنازے کا دوسری مرتبہ اعادہ کرے تو مختار ہے چاہے وجوب کی نیت کرے اِسلیے کہ اصل تو واجب ہے چاہے سنّت کی نیت کرے کہ وجوب پہلی نماز سے ساقط ہو چکا ہے۔ پانچ مسئلے پہلا مسئلہ جو کہ امام کو نماز جنازہ پڑھتے ہوئے پائے اُسکی پیروی کرے اور جب امام پڑھ چکے تو یہ باقی تکبیرین پیاپئے بجالائے اور اگر جنازے کو اُٹھائین یا مُردے کو دفن کر دین تو بھی یہ تکبیرین پوری کرے گو قبر ہی پر واقع ہون دوسرا مسئلہ جب ماموم نے امام سے پہلے ایک تکبیر یا زیادہ کہی ہو تو سنّت ہے کہ پھر امام کے ساتھ اعادہ کرے تیسرا مسئلہ اگر کسی مُردے کو بے نماز پڑھے دفن کر دین تو جائز ہے کہ اُسکی قبر پر ایک رات دن مین نماز پڑھ لین اور اگر آٹھ پہر سے زیادہ دفن ہوئے کو گزر جائین تو پھر جائز نہین ہے چوتھا مسئلہ سارے وقت نماز جنازہ پڑھنے کی صلاحیت رکھتے ہین مگر جب حاضرہ نماز کا وقت تنگ ہو تو اُسوقت نماز جنازہ پڑھنا جائز نہین ہے اور اگر مُردے پر کسی طرح کا خطرہ ہو اور حاضرہ فریضہ کا وقت وسیع ہو تو ایسی حالت مین نماز جنازہ مقدم ہے پانچوان مسئلہ جب امام ایک جنازے پر نماز پڑھنے مین مشغول ہو اور اِس اثنا مین دوسرا جنازہ آجائے تو امام کو اختیار ہے چاہے نماز کو نئے سرے سے دونون پر ایک ہی ساتھ پڑھے اور چاہے اُسے پوری پڑھکر دوسری بار دوسرے جنازے پر پڑھے

پانچوین فصل سنّتی نمازون مین اور اُنکی دو قسمین ہین ایک یومیہ پنجگانہ کے نوافل کہ جنھین پہلے ہم بیان کر چکے ہین اور دوسری وہ نمازین جو کسی وقت سے مخصوص نہین اور یہ بہت ہین اور ہم سنّتی ضروری نمازین بیان کرتے ہین اور وہ چند نمازین ہین پہلی اُنہین سے نماز استسقا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور وہ مستحب ہے اور وہ نہرون کے سوکھنے کے وقت اور مینھ کے کم یا نہ برسنے کے وقت پڑھتے ہین اور اُسکی کیفیت عید کی نماز کی طرح پر ہے مگر یہ کہ عید کی قنوت کے عوض مین ایسی دعائین کہ جنمین حقتعالیٰ کی مہربانی کی طلب اور خدا کی رحمت کا اور پانی برسنے کا سوال ہو پڑھین گے جسقدر کہ ممکن اور مقدور ہو کافی ہے اور نہین تو جو دعائین اہلبیت علیہم السلام سے مروی ہین پڑھے کہ بہتر ہے نماز استقسا کے سنتی امور یہ ہین کہ استقسا یعنی مینھ کی طلب کی نماز کو جانے سے پہلے تین دن روزہ رکھے اور تیسرے روزے مین نکلے اور سنت یہ ہے کہ تیسرے دن پیرکا دن پڑے اور اگر یہ نہ ممکن ہو تو جمعہ کا دن ہو اور یہ کہ نکلین میدان کی طرف ننگے پانٔون آرام دل اور آرام بدن سے اور اِس نماز کو مسجدون مین نہ پڑھین اور لیجائین اپنے ساتھ بڈھون بڈھیون کو اور بچون کو اور کافرون کو اور اہل ذمہ کو ساتھ نہ لین اور چھوڑ الین بچون کو اُنکی ماؤن سے بس جبکہ امام نماز سے فارغ ہو تو پھیرے اپنی چادر کو پھر قبلہ رُخ ہو اور پکار کر تکبیر کہے سَو مرتبہ اور سَو مرتبہ تسبیح داہنی طرف پڑھے اور سَو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بائین طرف پڑھے اور لوگون کی طرف مُنھ کرے اور سو مرتبہ حمد خدا کرے اور لوگ بھی اِن سب امور مین اُسکی متابعت کرین یعنی ہر طرف مُنھ کرنے کے سوا اور سب امور مین متابعت کرین پھر خطبہ پڑھے اور تضرع اور زاری حد سے زیادہ کرے اور اگر قبول مین دیر ہو تو پھر دوسری بار نماز استقسا کو نکلین یہانتک کہ رحمت شامل حال ہو جائے جسطرح پر کہ یہ نماز مینھ برسنے کی کمی کے وقت مین جائز ہے اسی طرح چشمے اور کنوئین سُوکھ جانے کے وقت جائز ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ چادر کے پھیرنے سے مراد ہے کہ جو داہنے کندھے پر ہے اُسے بائین پر اور جو بائین پر ہے اُسے داہنے پر کرے اور یہ شرط نہین ہے کہ اوپر وار کو نیچے اور نیچے وار کو اوپر کرے اور اندر وار کو باہر وار اور باہر وار کو اندر وار کرے گو جائز ہے اور یہ کام کچھ امام سے مخصوص نہین ہے بلکہ اور لوگ بھی کرین تو جائز ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی پیروی کے لیے اور اُس فال نیک کے لینے کیواسطے کہ حق تعالیٰ نے اپنے بندون کا حال قحط سے یعنی کال سے ارزانی یعنی سستی کی طرف اور تنگی سے کشایش کی طرف بدلا ہے۔

دوسری سنتی نماز استخارہ اور نماز حاجت اور نماز شکر اور نماز زیارت ہے اور اُنکے آداب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دعاؤن کی کتابون مین مذکور ہین اور سنتی نمازون مین سے بعضی نمازین معین وقتون سے تعلق رکھتی ہین اور وہ چند نمازین ہین پہلی نماز نافلہ رمضان ہے اور روایتون مین زیادہ مشہور ہزار رکعتون کا استحباب ماہ رمضان مین نوافل یومیہ پر زیادہ ہے ہر شب کو ۲۰ رکعتین آٹھ مغرب کے اور بارہ عشا کے بعد بنابر اظہر کے پڑھے اور آخر دس۱۰ دن کے بعد ہر رات مین تیس اسی ترتیب سے پڑھے اور تین طاق شبون کے ہر رات کو سو۱۰۰ رکعتین پڑھے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ طاق کی مذکور راتون مین سو رکعت پر اقتصار کرے پھر اسپر اسی رکعتین باقی رہجاینگی ہر جمعہ مین دس۱۰ رکعتین نماز امیرالمومنین ع و نماز جناب فاطمہ زہرا ع و نماز جعفر کی پڑھیگا اور آخر جمعہ مین بیس۲۰ رکعتین نماز علی ع کی اور عشا مین اُسی جمعہ کی بیس۲۰ رکعتین نماز فاطمہ ع کی اور نماز امیرالمومنین ع کی چار رکعتین دو۲ تشہد سے اور دو۲ سلام سے پڑھے اور ہر رکعت مین الحمد ایک مرتبہ اور قل ہو اللہ پچاس مرتبہ پڑھے اور نماز فاطمہ علیہا السلام مین دو رکعتین پڑھے پہلی رکعتین سورۂ الحمد ایکمرتبہ اور سورۂ انا انزلنا سو۱۰۰ مرتبہ اور دوسری رکعت مین الحمد ایکمرتبہ اور سورۂ توحید سو مرتبہ پڑھے اور نماز جعفر مین چار رکعتین دو سلام سے پہلی رکعت مین الحمد ایک مرتبہ اور اذا زلزلت ایک مرتبہ اور پھر پندرہ مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہے اور پھر رکوع کرے اور دس۱۰ مرتبہ یہی ذکر کرے اور اسیطرح پہ رکوع سے سر اُٹھانے پر دس۱۰ مرتبہ اور اسی طرح سجدہ مین اور سجود سے سر اُٹھانے پر پھر دوسرے سجدہ مین اور سر اُٹھانے کے بعد ذکر مذکور دس۱۰ دس مرتبہ کرے بس یہ ہر رکعت مین ۷۵ پچھتر مرتبہ ہوا ہے اور دوسری رکعت مین حمد کے بعد والعادیات اور تیسری مین اذا جاء نصر اللہ اور چوتھی قل ہو اللہ احد پڑھے اور سنت ہے کہ آخر سجدے مین مخصوص دعا جو دعاؤن کی کتابون مین ہے پڑھے دوسری نماز شب عید رمضان ہی اور اس نماز کی دو رکعتین ہین پہلی رکعت مین الحمد ایکمرتبہ سورۂ قل ہو اللہ ہزار مرتبہ دوسری رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکمرتبہ اور سورۂ قل ہو اللہ ایکمرتبہ پڑھے اور نماز عید غدیر کہ وہ ذیحجہ کی اٹھارھوین کو ایکساعت زوال آفتاب سے پہلے پڑھی جاتی ہے اور اُسکی دو رکعتین ہین اور شعبان کی پندرھوین رات کی نماز اور مبعث یعنی رجب کی ستائیسوین رات کو اور ستائیسوین کی نمازین ہین اور ان نماز کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تفصیل اور جو انمین پڑھا جاتا ہے اور جو انکے بعد پڑھا جاتا ہے عبادت کی کتابون مین مذکور ہے تیسری سارے نوافل کو جائز ہے کہ آدمی بیٹھکر پڑھے اور کھڑے ہوکر پڑھنا جائز ہے اور دو رکعتین بیٹھکر پڑھی ہوئی کو کھڑے پڑھی ہوئی ایکرکعت کے برابر حساب کرین تو بہتر ہے یعنی کھڑے ہوکر دو رکعتون کے بدل چار رکعتین بیٹھکر بہتر ہین اِس سے کہ کھڑے ہوکر دو رکعتون کی بدل دو رکعتین بیٹھکر پڑھے ہرچند کہ یہ بھی جائز ہے۔

چوتھا رکن نماز کے توابع مین اور اُس مین کئی فصلین ہین۔

پہلی فصل اُن خللون کے بیان مین ہے کہ نماز مین واقع ہوتے ہین خواہ عمداً ہون خواہ سہواً ہون یا شک ہون تعدی خلل جو کہ نماز کے واجبات مین سے کسی چیز مین عمداً خلل کرے تو نماز باطل ہوگی خواہ وہ چیز شرط نماز ہو جیسے طہارت ہے یا شرمگاہون کا چھپانا ہے یا جزء نماز ہو چنانچہ کہ نماز کا رکن نہو مثل قرائت کے یا کیفیت نماز ہو مثل طمانینت کے یا ترک ہو مثل ترک کلام کے اور اسیطرح چیز مبطل ہے اگر کوئی بجالائے اُس چیز کو کہ جسکا ترک واجب ہو یا ترک کرے اُس چیز کو کہ جسکا بجالانا واجب ہو مسئلے کی ناوانی سے مگر جہر و خفات یعنی پکارکر اور چپکے سے پڑھنا کہ اگر اسمین خلل پڑجائیگا تو معاف ہے اور اگر کوئی نجانتا ہو کہ یہ کپڑا یا مکان کہ جسمین نماز پڑھی ہے غصبی ہے یا نجاست کپڑے کی یا بدن کی یا سجدہ کی جگہ کی معلوم ہوا اور نماز کے بعد معلوم ہو تو اعادہ نہ کریگا اور شہید ثانی نے فرمایا ہے اگر نماز کا وقت باقی ہے تو اعادہ کریگا اور اگر گزر گیا ہے تو اعادہ نہین تفریع مذکور مسئلہ کی پہلے جو وضو کرے غصبی پانی سے غصبیت کے جاننے پر اور نماز پڑھے تو طہارت اور نماز دونون کا اعادہ کرے گا اور اگر غصبی ہونا نجانتا ہو گا تو کسیکا بھی اعادہ نکرے گا دوسرے جبکہ نجانتا ہو کہ یہ کھال خود مردہ جانور کی ہے اور اسمین نماز پڑھے پھر معلوم ہو کہ خود مردہ کی کھال ہے اگر مسلمان کے ہاتھ یا مسلمانون کے بازار سے کہ جسمین زیادہ مسلمان ہون لیا ہے گو کسی ایسے شخص کے ہاتھ سے لیا ہو کہ جسکا حال معلوم نہین تو اعادہ نکریگا اور اگر غیر مسلمان سے لیا ہے یا رستے سے اُٹھا لیا ہے تو اعادہ کریگا تیسرے اگر نجانتا ہو کہ اِس ملبوس مین نماز صحیح ہے اور اُسمین نماز پڑھے تو اعادہ کرے گو پیچھے ظاہر ہو جائے کہ یہ ایسا ملبوس ہے کہ جسمین نماز پڑھنا درست ہے جامع الرضوی اسے مترجم کہتے ہین کہ فقہا نے کہدیا ہے کہ نماز مین شرط ہے کہ نماز

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پڑھنے والا جان لے کہ یہ ملبوس اِس قسم کا ہے کہ جسمین نماز پڑھنا درست ہے کیونکہ اگر بیجانے
اِس امر کے اگر اُسمین نماز پڑھ لیگا تو باطل ہوگی گو بعد نماز کے معلوم ہو کہ یہ ملبوس اُسی قسم مین
سے ہے جسمین نماز درست ہے خواہ وہ ملبوس اُسمین سے ہو کہ جس اکیلے مین نماز تمام ہوتی ہے
خواہ نہو بس اگر ازار بند یا ٹوپی بھی اِس قسم سے ہوگی تو اُسمین بھی نماز جائز نہوگی اور نشست
یا انگوٹھی ایسی ہڈی سے ہو کہ معلوم نہو کہ حلال گوشت جانور کی ہے یا حرام گوشت کی ہے
تو اُسمین بھی نماز جائز نہین ہے سہو واسطے خلل اگر کوئی سہو سے کسی رکن نماز مین خلل ڈالکے
تو نماز کا اعادہ کریگا جیسے قیام کو بجا نہ لائے اور نیت کرے یا نیت نہ کرے اور تکبیر احرام کو
کہے یا تکبیر نہ کہے اور قرارت کرنے لگے یا بے رکوع کیے سجدے مین چلا جائے یا بے دونون
سجدے کیے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُسکے بعد سے رکوع مین جھکے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ زیادتی کو گرا دے
اور جو فوت ہو گیا ہے اُسے بجا لائے اور نماز کی بنا اُسی پر رکھ کے نماز کو پورا کرے اور بعضون
نے کہا ہے کہ یہ حکم اخیر کی دو رکعتون سے مختص ہے اور اگر پہلی دو رکعتون مین ہوگا تو نماز
نئے سرے سے بجا لائیگا اور پہلا قول اظہر ہے اور یوہین مبطل نماز ہے اگر کوئی نماز مین ایک
رکعت یا ایک رکوع یا دو سجدے بڑھا کر پڑھے تو وہ نماز کا اعادہ کریگا خواہ یہ زیادتی عمداً
خواہ سہواً کی ہو اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اگر شک ہو رکوع مین اور رکوع کرے پھر معلوم کرے
کہ رکوع کر چکا تھا تو اِس صورت مین سر اپنا رکوع سے نہ اُٹھائے اور سجدے مین چلا جائے
اور شیخ علیہ الرحمہ اور علم الہدیٰ سید مرتضیٰ نے فرمایا ہے کہ اشبہ یہ ہے کہ نماز باطل ہو جائیگی اور
اگر کوئی رکعت کم کرے اور کسی مبطل کے عمل مین لانے سے پہلے معلوم ہو جائے تو نماز کو پورا
کرلے گو دو رکعتی نماز بھی ہو اور اگر کسی ایسے کام کے کرنے کے بعد یاد آئے کہ جسکا عمداً مبطل ہے
اور سہو سے کرنا مبطل نہین جیسے بات کرنا ہے تو اُسمین تردد ہے اور اشبہ یہ ہے کہ نماز صحیح
ہے اور نماز کو پورا کرلے گا اور اِسی طرح مبطل نماز ہے اگر سلام کشا ترک کردے پھر معلوم ہو
تو اُسمین بھی وہی مذکور تفصیل ہے اگر کوئی دو سجدے ترک کرے اور نجانے کہ دو رکعت
سے رہ گئے ہین یا ایک رکعت سے اس صورت مین احتیاط کی جانب کو ترجیح ہے کہ نئے
سرے سے نماز کو پڑھے اور اگر دو سجدے دو رکعتون مین سے بھول گیا ہو اور یہ نجانے کہ یہ کسی

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دو رکعتین ہین پہلی دو رکعتین ہین یا اخیر کی دو رکعتین ہین تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ نماز کا اعادہ کریگا اسلیے کہ پہلی دو رکعتین یقین سے سالم نہین رہی ہین اور اظہر یہ ہے کہ اعادہ نہین ہے بلکہ دو سجدے سہو واجب ہین اور اگر کسی ایسے واجب مین خلل کرے کہ رکن ہو بس انمین بعضے ایسے ہین کہ نماز کو بھی باطل نہین کرتے ہین اور تدارک بھی نہین رکھتے ہین اور بعضے تدارک رکھتے ہین سجدے سجدۂ سہو کے اور بعضے سجدۂ سہو سے تدارک رکھتے ہین پہلی قسم یہ ہے کہ قراءت بھولجائے یا جہر و اخفات کو اُسکے مقام مین بھولجائے یا تنہا قراءت حمد کو یا قراءت سورہ کو بھول جائے اور یہانتک یاد نہ آئے کہ رکوع مین چلا جائے یا رکوع کے واجب ذکر کو بھول جائے یا رکوع مین کی طمانینت کو بھولجائے اور سر اُٹھانے تک یاد نہ آئے یا سر اُٹھانے کو رکوع سے یا طمانینت کو رکوع سے سر اُٹھانے مین بھولجائے اور سجدہ کرنے کے بعد یاد آئے یا سجدے مین کا ذکر یا ساتون اعضا سے سجدہ کرنا یا سجدے مین کی طمانینت بھولجائے اور سجدے سے سر اُٹھانے تک یاد نہ آئے یا ساتون اعضا سے سجدہ کرنا یا طمانینت اور سر اُٹھانے تک دوسرے سجدے سے یاد نہ آئے ان سب صورتون مین نماز کو تمام کریگا اور کوئی تدارک بھی نہین ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ سجدے مین اگر پیشانی ایسے مقام پر نہ رکھے کہ جسپر سجدہ درست ہے گو سہو سے رکھی ہو سجود متحقق نہ ہوگا نماز باطل ہو جائیگی دوسری قسم جیسے سورۂ حمد پڑھنا بھولجائے یہانتک کہ سورہ پڑھے اور ابھی رکوع مین نہین گیا ہے تو پھر نئے سر سے پہلے حمد پڑھے اور اُسکے بعد سورہ پڑھے تاکہ ترتیب محل مین آجائے اور اسیطرح اگر رکوع کو بھولجائے اور سجدے سے پہلے یاد آئے اُٹھ کھڑا ہو پہلے رکوع کرے پھر رکوع کے بعد سجدہ کرے اور اسیطرح جو دونون سجدے ترک کرے یا ایک سجدہ یا تشہد ترک کرے اور دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے یاد آئے پھر پڑے اور تلافی اُس فعل کی کرے پھر اُٹھے اور اُس چیز کو بجالائے جو اُسکے بعد اُسے بجالانا چاہیے ہے خواہ قراءت ہو خواہ تسبیح پھر اُسکے بعد رکوع کرے اور ان دونون مقامون مین دو سجدۂ سہو واجب نہین اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ واجب ہین اور پہلا قول اظہر ہے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ صحیح دونون سجدون کا وجوب ہے اور اگر صلوات حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ پر اور آل رسول علیہم السلام پر چھوڑ جائے یہانتک کہ سلام کہے تو درود کی قضا سلام کے بعد بجالائے تیسرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو کہ ترک کرے سجدہ یا تشہد کو اور یاد نہ آئے یہانتک کہ رکوع کرے تو قضا بجا لائے اور سجدہ سہو کرے اور شک مین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جو واجب دو رکعتی نماز کی رکعتون کی گنتی مین شک کرے مثل نماز صبح کے اور نماز سفر کے اور عیدین کے جبکہ واجب ہون اور کسوف کے تو اعادہ کرے اور اسیطرح پر اعادہ کا حکم نماز مغرب کی رکعتون کی گنتی کے شک مین بھی ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر نماز آیات کی رکعتون کی گنتی مین شک واقع ہوگا تو نماز باطل ہو جائیگی اور اگر رکوعکی گنتی مین شک پڑے تو اقل یعنی سب سے کم پر بنا کرے دوسرا مسئلہ جب کسی فعل مین نماز کے شک پڑے اگر اُسکا محل باقی ہو تو بجا لائے اور نماز کو پورا کرے اور اگر محل جاتا رہا ہو تو نماز کو پورا کرے خواہ وہ فعل رکن ہو خواہ غیر رکن ہو خواہ پہلی دو رکعتون مین ہو خواہ اخیر کی دو رکعتون مین ہو اور یہی حکم اظہر ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ قراءت کا محل رکوع مین جانے کے وقت تک ہے اور رکوع کا محل زمین پر سجدے کے لیے سر جھکانے کے وقت تک ہے اور سجدے کا محل دوسری رکعت کے رکوع تک ہے تفریع جبکہ متحقق ہو کہ نماز کی نیت کی ہے اور شک کرے کہ ظہر کی نیت کی ہے یا عصر کی کی ہے یا فرض کی نیت کی ہے یا نفل کی نیت کی ہے تو نئے سرے سے نماز پڑھے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر یہ معلوم ہو کہ فلان نماز کے لیے اُٹھا تھا تو اُسی نماز پر بنا کریگا اسلیئے کہ ظاہر یہی امر ہے کہ اُسی نماز کی نیت کہ جسکے لیے اُٹھا تھا کی ہے اور یہ بھی یاد نہ ہو تو نئے سرے سے نماز پڑھیگا۔ تیسرا مسئلہ جو کہ شک کرے چو رکعتی نماز کی رکعتون کی گنتی مین پس اگر پہلی دو رکعتون مین یہ شک ہے تو نماز کا اعادہ کریگا اور اگر پہلی دو رکعتون کے بجا لانے کا یقین رکھتا ہو اور شک تیسری چوتھی رکعت مین ہے تو واجب ہے کہ نماز احتیاط بجا لائے۔ چار مسئلے پہلا مسئلہ جو شک کرے کہ دو رکعتین یا تین پڑھی ہین تو تین رکعتون پر بنا کر کے نماز کو پورا کرے اور بعد سلام کے خواہ ایک رکعت کھڑے ہو کر خواہ دو رکعتین بیٹھکر واجب کی نیت سے بجا لائے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ اخیر زمانے کے فقہانے کہا ہے کہ یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ جب شک مذکور دونون سجدون کے اتمام کے بعد ہو اور اگر دونون سجدون کے اکمال کے پہلے واقع ہوگا تو یہ شک پہلی دو رکعتون مین پڑ جائیگا پھر اِس سے نماز باطل ہو جائیگی اور دونون سجدونکا اکمال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسرے سجدے کے ذکر سے فراغت کرنے پر حاصل ہوتا ہے اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ دوسرے سجدے سے سر اُٹھانے سے حاصل ہوتا ہے بس شک کی صورت مین تامل کرے اگر یاد آجائے اور شک جاتا رہے تو اُسی پر بنا کرے اور اگر دو طرفون مین سے کسی طرف کو رجحان ہو تو پھر بھی اُسی رجحان والی طرف پر بنا کرے اور اگر دونون طرفین برابر ہون اور دو طرفون مین سے ایکطرف کے یقین یا ظن سے مایوسی حاصل ہو جائے تو احتیاط بجالائے دوسرا مسئلہ جیسے شک ہو تین اور چار مین تو بنا چار پر کرکے نماز کو پورا کرے اور تشہد و تسلیم کے بعد پہلی طرح سے نماز احتیاط وجوب کی نیت سے بجالائے تیسرا مسئلہ جو کہ دو اور چار مین شک کرے اس صورت مین بھی متاخرین فقہا نے دونون سجدون کے اکمال کی شرط کی ہے بس چار پر بنا کرکے نماز کو پورا کریگا اور تشہد اور تسلیم کے بعد احتیاط کی دو رکعتین کھڑے ہو کر وجوب کی نیت سے پڑھیگا چوتھا مسئلہ جو شک کرے دو مین اور تین اور چار مین تو بنا چار پر کریگا اور تشہد اور سلام کے بعد نماز احتیاط کی دو رکعتین کھڑے ہو کر اور دو رکعتین بیٹھکر وجوب کی نیت سے بجالائے اور اس صورت مین بھی متاخرین فقہا نے دونون سجدون کے پورا کرنے کے بعد کی شرط کی ہے جیسا کہ پہلے مسئلے مین بیان ہو چکا ہے اور اس مقام مین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جبکہ دو طرفون مین سے ایک طرف کا گمان غالب بہم پہونچے اُسوقت شک کو دور کرکے گمان غالب پر بنا کرے اور اُسکا حکم علم کا حکم ہے دوسرا مسئلہ یا نماز احتیاط مین سورۂ فاتحہ متعین ہے یا مختار ہے اس امر مین کہ چاہے فاتحہ پڑھے اور چاہے چارون تسبیحین پڑھے بعضے فقہا فاتحہ پڑھنے کے قائل ہوئے ہین اسلیے کہ نماز احتیاط بھی ایک علٰحدہ نماز ہے اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنی کوئی نماز درست نہین ہوتی ہے مگر سورۂ فاتحہ سے اور بعضے چارون تسبیحون کے قائل ہوئے ہین اور کہا ہے کہ نماز احتیاط تیسری اور چوتھی رکعت کے بدل پڑھی جاتی ہے تو حکم اُسی کا رکھتی ہے جسکی بدل ہے اور پہلا قول اظہر ہے تیسرا مسئلہ اگر کوئی مبطل فعل نماز احتیاط کے پہلے کرے تو بعضے کہتے ہین کہ نماز باطل ہوگی اور احتیاط ساقط ہو جائیگی پھر نئے سرے سے نماز کو بجالائے اسلیے کہ نماز احتیاط اصل نماز کا تتمہ ہے بس گویا نماز کے اثنا مین کوئی مبطل فعل بجالایا ہے اور بعضے علمانے کہا ہے کہ نماز باطل نہین ہوتی ہے کیونکہ احتیاط علٰحدہ نماز ہے اور پہلی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نماز کا جز نہین ہے اور اِس سے کہ پہلی نماز کی رکعتون کے بدل مین ہے یہ لازم نہین آتا ہے کہ مبدل منہ یعنی جسکی بدل ہے اُسکا حکم بھی رکھے چوتھا مسئلہ جو شک کرے نماز احتیاط مین یا اور دو اجبون مین جو شک کے سبب سے واجب ہوئے ہین تو اِس شک پر التفات نہ کریگا جیسے دو رکعتی نماز احتیاط مین شک کرے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو رکعتین پڑھی ہین تو دو رکعتون پر بنا کرے اور نماز کو تمام کرے اور تدارک نہین ہے اور یہی حکم دو سجدۂ سہو وغیرہ کا ہے اور اگر دو رکعتی نماز احتیاط مین شک کرے کہ دو پڑھی یا تین پڑھی ہین تو بنا دو پر رکھیگا اور تدارک کی طرف التفات نکریگا اور یہی حکم ہے کہ جب ماموم کو شک ہو تو امام کی نماز پر اعتماد کرے اور امام کو شک ہو تو ماموم سے پوچھ لے کسی ذکر سے یا تسبیح سے اور ماموم کی حفظ پر اعتماد کرے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ استفسار یعنی پوچھنے کا طریق یہ ہے کہ اگر امام کو نماز جماعت مین شک ہو رکعتون کی گنتی مین تو ماموم سے استفسار کرے تسبیح سے اور تین مرتبہ جیسے سبحان اللہ کہے تاکہ تین رکعتون کے پوچھنے کا اشارہ ہو جائے اور اگر وہی تین رکعتین بجا لائی گئی ہون تو ماموم بھی تین مرتبہ سبحان اللہ کہے اور اگر کم پڑھی ہون یا زیادہ تو ماموم اُس گنتی کی تسبیح پڑھے تاکہ تفہیم عمل مین آجائے اور جسے کہ بہت شک ہوا کرین تو اُسکے شک کے لیے بھی اعتبار نہین اِس معنی سے کہ اگر شک کرے کسی فعل کا تو بنا اُسکے واقع ہونے پر کرے اور اگر شک رکعتون کی گنتی مین ہو تو بنا بہت پر کرے اِس شرط سے کہ وہ اکثر یعنی بہت جو ہے رکعتون کی گنتی سے زیادہ نہون اور اگر رکعتون کی تعداد سے زیادہ ہون تو نماز کی صحت پر بنا کرے اور زائد عدد پر التفات نکرے اور کثیر الشک یعنی زیادہ شک کرنیوالا وہ ہے کہ جسے عادت سے کہین کہ اسے بہت شک ہوتا ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ جو تین شک کرے ایک فریضہ مین اور بعضون نے کہا ہے کہ بس ہے تین فریضون مین پیا پے ایک ایک عمل مین آیا ہو اور پہلی تفسیر اظہر ہے پانچوان مسئلہ جو کہ شک کرے نافلے کی رکعتون کی گنتی مین تو بنا اکثر پر کریگا اور اگر اقل پر کرے تو بہتر ہے خاتمہ سہو کے دو سجدون کے بیان مین ہے کہ وہ واجب ہین اُن مقامون مین کہ ہمنے ذکر کیا ہے اور اُس شخص پر جو سہو سے نماز کے اثنا مین کلام کرے یا سلام کا مقام نہو اور سلام پھیرے یا شک کرے اِسمین کہ چار رکعتین پڑھی ہین یا پانچ پڑھی ہین اور بعضے فقہا نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا ہے کہ ہر کمی اور زیادتی کے لیے جبکہ مبطل نماز نہو اور امام کے ساتھ ماموم بھی وجوب کی نیت سے سجدۂ سہو کریگا اگر دونون کو شک ہوا ہے اور اگر ایک کو سہو ہوا ہے اور دوسرے کو نہین ہوا ہے تو ہر ایک اپنے نفس کا حکم رکھتا ہے سجدۂ سہو کے ادا کا وقت سلام کے بعد سے ہے خواہ کسی زیادتی کے لیے یا کمی کے لیے ہو اور بعضے کہتے ہین کہ سلام کے پہلے ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ اگر کسی فعل کی زیادتی لیے ہو تو سلام کے بعد دو سجدۂ سہو بجا لائے اور اگر کسی کمی کے لیے ہو تو سلام کے پہلے کرے اور پہلا قول اظہر ہے اور دونون سجدون کی صورت یون ہے کہ استحباب کی نیت سے تکبیر کہے پھر سجدہ کرے پھر سر اپنا اُٹھائے پھر دوسرا سجدہ کرے اور تشہد خفیف پڑھے پھر سلام پھیرے اور آیا ان دو سجدون مین ذکر واجب ہے یا نہین اسمین تردد ہے اور اگر ذکر واجب ہو تو معین لفظ ہین کہ انھین لفظون کو کہے اشبہ یہ ہے کہ کوئی لفظ معین نہین ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ کے قول پر صحیح یہ ہے کہ سہو کے دونون سجدون کا ذکر معین ہے اور وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ یعنی شروع کرتا ہون مین خدا کے نام سے اور خدا کی مدد سے اور رحمت خدا نازل ہو محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر یا یہ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی شروع کرتا ہون خدا کے نام سے اور خدا کی مدد سے سلام ہو آپ پر اے نبی اور خدا کی رحمت اور اُسکی برکتین اور اگر کوئی سہو کے دونون سجدون کے بجا لانے کے اہمال مین قصد کرے تو اُسکی نماز باطل نہو گی مگر اُسپر ان سجدون کا بجا لانا واجب ہے گو اہمال کے سبب سے کتنی ہی مدت گزر جائے

دوسری فصل قضا نمازون مین اور نماز کی قضا کے سبب مین اور قضا مین اور قضا کے لواحق مین ہے سبب قضا بعضے ایسے سبب ہین کہ اگر اُنکے ہونے سے نماز فوت ہو جائے تو قضا نہین اور وہ سات سبب ہین پہلا سبب صغر سنی یعنی بالغ نہونا دوسرا سبب دیوانگی تیسرا سبب بنا بر اظہر کے بیہوشی چوتھا سبب حیض پانچوان سبب نفاس چھٹا سبب اصلی کفر جب کافر مسلمان ہو جائیگا تو کفر کے زمانے کی نماز کی قضا اُسپر واجب نہین اور اگر مسلمان مرتد ہو جائیگا اور پھر توبہ کریگا تو ارتداد کے دنون کی نمازون کی قضا بجا لانا اُسپر واجب ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ علما نے فرمایا ہے کہ اصلی کافر جب مسلمان ہو تو اُسے کفر کی مدت کی نمازین معاف ہین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور جو لوگ ایسے ہین کہ شہادتین کا اقرار کرتے ہین اور بعضی دین اسلام کی ضرورتونکے منکر ہین جیسے ناصبی ہین انکا حکم یہ ہے کہ نصب کے دنون کی نمازین جو بجالائے ہین انکی قضا استبصار کے وقت ساقط ہے اور جو نماز کہ نصب کی حالت مین فوت ہوگئی ہو اُسکی قضا بجالانا چاہیے اور روزے کا اور حج کا بھی یہی حکم ہے خلاف زکوٰۃ کے کہ اگر اپنے مذہب کے موافق لوگون کو دی ہے تو استبصار یعنی دین حق پر پہونچنے کے وقت واجب ہے کہ مستحقون کو پہونچا دے اور جو کہ بیان ہوا ہے یہ صحیح روایتون سے استنباط کیا گیا ہے اور اسیطرحپر فقہانے بھی کہا ہے کہ مخالف اگر مستبصر یعنی دین حق پر آجائیگا تو اگلی نمازین جو اُسنے پڑھی ہین اُنکی قضا نہ بجالائیگا اور اگر اُس مخالفت کے زمانے مین کچھ فوت ہوگئی ہین تو اُنکی قضا دین حق پر آنے کے وقت بجالائیگا ساتوان سبب قضا کا مفقود ہونا اُن چیزون کا ہے کہ جنسے نماز مباح ہوتی ہے کہ وضو اور غسل اور تیمم ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ تمکن یعنی قدرت حاصل ہونے کے وقت قضا بجالائیگا اور پہلا قول اشبہ ہے اور اِن مذکور امرون کے سوا اگر نماز فوت ہوگی تو قضا واجب ہوگی مثل اسکے کہ کوئی عمداً یا سہواً نماز جمعہ و عید کے سوا کہ اِنکی قضا نہین ہے کوئی فریضہ نماز کو ترک کریگا تو اُسکی قضا واجب ہوگی اور یہی حکم سونے کا ہے کہ اگر کوئی نماز کے سارے وقت بھر سوتا رہے تو اِس صورت مین جاگنے کے بعد قضا نماز بجالانا واجب ہے اور اگر کسی مکلف کی عقل اُسی کی طرف سے کسی چیز کے استعمال سے جاتی رہے جیسے نشے کی کوئی چیز کھا پی لے یا نیند لانے والی کوئی دوا کھالے اور اُس سے اگر زوال عقل یا غلبہ نیند کا ہوتا ہو تو اُسپر قضا واجب ہے کیونکہ خود اس ترک کا باعث ہوا ہے کہ ایسی چیز کھا پی لی ہے کہ جس سے عقل اکثر زائل ہو جایا کرتی ہے اور اگر کوئی موذی غذا کھالے اور اُس سے بیہوشی طاری ہو تو قضا نہین ہے یعنی جس صورت مین نجانتا ہو کہ یہ غذا بیہوشی لاتی ہے اور جب کوئی مسلمان مرتد ہو جائے یا کوئی کافر مسلمان ہو جائے اور پھر کافر ہو جائے تو اُسپر ارتداد کے دنون کی قضا واجب ہے لیکن قضا جو واجب نمازین مذکور سببون کے سوا سے فوت ہونگی تو اُنکی قضا عمل مین لانا واجب ہے اور یومیہ نافلون کی قضا بجالانا موکدہ سنت ہے اور اگر کسی عقل کے زائل کرنیوالے مرض کے سبب سے یومیہ نوافل قضا ہو جائین تو اُنکی قضا بجالانا موکدہ سنت نہین ہے اور مستحب ہے کہ نوافل مین کی ہر دو رکعتونکے لیے ایک مد اناج یعنے

Presented by: Rana Jabir Abbas

چھٹانک کم ہیں تین پاؤ تصدق کرے اور اگر قدرت نہو تو ایکدن کے نوافل کے فوت ہونیکے
عوض مین ایک مد دے اور فوت ہوئی نمازون کی قضا واجب ہے جسوقت کہ دل مین آئے
جبتک کہ حاضرہ فریضے کا وقت تنگ نہو اور قضا ہوئی نمازونکو ترتیب سے بجالانا چاہیے یعنی
ظہر کو عصر پر مقدم کرے اور عصر کو مغرب پر اور مغرب کو عشا پر مقدم کرے خواہ وہ اُسی دن کی قضا
ہون خواہ گذشتہ دنون کی قضا ہون پھر اگر بہت سی نمازین فوت ہو جائین تو وہ حاضر نماز پر
مرتب اِس معنی سے نہون گی کہ پہلے اُنھین بجالائے پھر حاضرہ کو پڑھے اور بعضے فقہا نے کہا ہے
کہ مرتب کیجائینگی اور جبتک حاضرہ کا وقت تنگ نہوگا حاضرہ کو نہ پڑھین گے اور پہلا قول اشبہ
ہے اور اگر کسی کے ذمے کوئی نماز ہو اور بھول جائے اور حاضرہ کو پڑھ لے تو حاضرہ کا اعادہ نہ کریگا
اور اگر اثنائے نماز مین قضا نماز یاد آجائے تو اُسکے ذمے واجب ہے کہ حاضرہ سے فائتہ کی طرف
عدول نیت کرلے اور اگر قضا یاد ہونے پر حاضرہ یعنی موجود وقت کے فریضے کو بجالائیگا تو اعادہ
کریگا اور اگر نافلہ نماز پڑھتا ہو اور یاد آئے کہ اُسکے ذمے ایک فریضہ ہے نئے سر سے اُس فریضے کی
قضا بجالائیگا اور سفر کی نماز کی قضا قصر سے پڑھیگا گو حضر مین یعنی اپنے ملک مین ہو اور حضر کی
فوت نمازین پوری پڑھیگا گو پڑھتے وقت سفر مین ہو الحق قضا مین چند مسئلے ہین پہلا مسئلہ
جس سے کوئی نماز پنجگانہ نمازون مین سے فوت ہو جائے اور معین نہو کہ کونسی فوت ہوئی ہے
تو قضا کے لیے ایک صبح کی نماز اور ایک مغرب کی اور چار رکعتین اپنے ذمے والی کی نیت سے
بجالائیگا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ پانچون وقت کی نمازین اُسکی قضا بجالانیکو پڑھیگا اور
پہلا قول مروی اور اشبہ ہے اور اگر بہت سے فریضے بے تعین فوت ہو جائین تو قضا اُن ترتیب
سے اتنی بجالائیگا کہ گمان غالب ہوگا کہ پوری نمازین پڑھ لی گئین دوسرا مسئلہ اگر کسی سے
ایک معین نماز فوت ہوئی ہو اور یہ نہ جانتا ہو کہ کتنی مرتبہ فوت ہوئی ہے تو اُسکی قضا مین اتنی
بار اُس نمازکو پڑھے کہ گمان غالب حاصل ہو جائے کہ سب پڑھ لی گئین اور اگر کسی سے بہت سی
پنجگانہ نمازین فوت ہو گئی ہون اور یہ نجانتا ہو کہ کتنے دنون کی فوت ہوئی ہین تو چاہیے اتنے
دنون کی نمازین پڑھنا چاہیے کہ اِس بات کا علم ہو جائے کہ سارے دن نمازون کی فوت کے
اُنھین قضا بجالائے ہوئے دنون مین داخل ہین اور علم یہان گمان غالب کے معنون مین ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جیسا کہ اگلے مسئلے مین بیان ہوا ہے تیسرا مسئلہ جو ایک مرتبہ نماز کو ترک کرے اور اُس ترک کو حلال جانے وہ مُرتد ہو جائیگا اُسے مارڈالنا چاہیے اگر اسلام کی فطرت یعنی خلقت پر پیدا ہوا ہو یعنی ماں باپ مین سے کوئی مسلمان ہو اور اگر اُسکے ماں باپ کافر ہون تو اُسے توبہ کی تکلیف دینگے اگر توبہ نکریگا تو مار ڈالین گے اور اگر کسی شبہہ کے پڑنے سے توبہ سے باز رہے اور اُس شبہے کے واقع ہونیکا احتمال بھی ہو تو قتل اُسپر سے ساقط ہو جائیگا اور اگر تارک نماز ترک کو حلال نجانتا ہو تو اُسے تعزیر دینگے پھر دوسری بار بھی ترک نماز کرے تو بھی تعزیر دینگے اگر تیسری دفعہ بھی ترک نماز کرے تو قتل کرینگے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ چوتھی مرتبے مین قتل کرینگے اور یہی احوط ہے۔

تیسری فصل جماعت مین اور تفرقہ اسکین کئی طرفون مین ہے پہلی طرف جماعت فریضہ نماز ونمین سنت ہے اور یومیہ فریضون مین سنت موکدہ ہے اور جماعت واجب نہین ہے مگر جمعہ اور عیدین مین جس وقت کہ شرائط بھی پائے جاتے ہون اور نماز استسقا اور عیدین اور جمعہ کے سوا ہین جبکہ عیدین اور جمعہ کے وجوب کے شرائط نہون کسی نوافل مین جماعت جائز نہین اور جماعت کی نماز کا ادراک رکوع مین امام کے ادراک سے اور امام کے ساتھ رکوع کے ادراک سے اشبہ پر ہو جاتا ہے اور کم سے کم وہ عدد کہ جس سے جماعت پائی جاتی ہے دو شخص ہین ایک امام اور دوسرا ماموم ہو اور جماعت ایسی صورت مین صحیح نہین ہے جبکہ امام اور ماموم کے بیچ مین کوئی ایسا حائل ہو کہ جو امام کے دیکھنے سے مانع ہو مگر ایسی صورت مین کہ ماموم عورت ہو کہ اُس صورت مین حائل جائز ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ یہ اس صورت مین ہے کہ ماموم عورت اور امام مرد ہو اور اگر پیشنماز بھی عورت ہو تو جائز نہین کہ بیچ مین کوئی حائل ہو اور مراد حائل سے امام کے دیکھنے کا مانع ہے کہ وہ ماموں کے حائل ہونے کے سوا ہے اسلیے کہ اگر ماموم حائل مانع ہو جائین تو کوئی قصور نہین بلکہ ماموم کا امام کا دیکھ لینا کافی ہے اور اگر ماموم بھی امام کو مشاہدہ نکرسکے تو دوسرے ماموم کا کہ جو امام کو دیکھتا ہے گو کئی واسطون سے ہو دیکھ لینا کافی ہے اور امامت صحیح ہے اور ایسی صورت مین کہ ماموم کے کھڑے ہونے کی جگہ سے اتنے زیادہ بلند مکان پر کہ جو بلندی شمار کیجاتی ہو امام کھڑا ہو مثل گھر ون آنگن کے تو جماعت منعقد نہین ہوتی ہے اور اس قول مین تردد ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شمار کے قابل والی بلندی پر امام کو کھڑے ہونا جائز نہین ہے اور وہ ایسی بلندی ہے کہ جس پر عادتاً

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو دجانا ممکن نہو جیسا کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے اور اگر بلندی اور پستی یوہین سی ہو تو جائز کی گئی ہے اور جائز ہے کہ امام نیچی زمین کی نسبت سے بلند زمین پر کھڑا ہوا ور ماموم کو جائز ہے کہ بلند مکان پر ہو اور امام اور ماموم کے بیچ مین زیادہ فاصلہ عادت کی رو کا جائز نہین یعنی ایسا فاصلہ جسے عادت سے عرف مین بہت کہتے ہین اور یہ اُسوقت مین ہے کہ جب امام اور ماموم کے بیچ مین ملی ہوئی صفین نہون اور جبکہ ملی ہوئی صفین ہون تو امام اور ماموم کے بیچ مین زیادہ فاصلہ ہونے مین کوئی ڈر نہین اور مکروہ ہے ماموم کو امام کے پیچھے قراءت کرنا مگر جبکہ نماز جہریہ ہو اور ماموم کو امام کی قراءت سُنائی نہ دیتی ہو اور ہمہمہ بھی نہ سُن پڑتا ہو اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ ماموم کو قرأت حرام ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اخفاتی نماز مین مستحب ہے کہ حمد کی قراءت کرے اور پہلا قول اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ اِس مسئلے مین علما نے بہت اختلاف کیا ہے اور ستّتر اقوال بیان کیے ہین یہانتک کہ اُنکے جد بزرگوار نے فرمایا کہ مین نے فقہ مین کوئی ایسا مسئلہ نہین دیکھا کہ جسمین اِس مسئلے کی طرح چرا اقوال ہون اور اُن قولون کے تعرض مین کوئی بڑا فائدہ نہین اسلیے کہ دلیلین ضعیف ہین اور صحیح یہی ہے کہ ماموم پر مطلق قراءت حرام ہے مگر جب نماز جہریہ ہو اور امام کی آواز گو ہمہمہ ہو سنائی نہ دیتی ہو تو قراءت مستحب ہے۔ اور اگر امام امامت کی شرطون سے متصف نہو تو ماموم کو نماز مین قراءت کرنا واجب ہے اور سارے فعلون مین امام کی متابعت ماموم کو واجب ہے یعنی امام کے بعد بجا لائے پس اگر ماموم اپنا سر امام کے پہلے اُٹھالے تو عمداً امام کے انتظار کے لیے کھینچ لیگا تا کہ وہ بھی ملجائے اور اور فعلون مین بھی امام کی تبعیت بجا لائے اور اگر سہو سے ماموم سر اُٹھالے تو پھر پھیر لیجائے اور امام کے ساتھ اُٹھائے اور اِس صورت مین فعل کی تکرار معاف ہے گو رکن بھی ہو اور یہی حکم ہے کہ امام سے پہلے رکوعین جُھکے یا سجود مین جُھکے یعنی سر اُٹھالیگا اور انتظار کریگا اور ماموم کو امام کے آگے کھڑے ہونا جائز نہین اور ضروری ہے کہ ماموم اقتدا کی نیت کرے اور امام معین کا قصد کرے پس اگر سامنے دو امام ہون اور نیت کرے کہ مین اِن دو مین ایک سے اقتدا کرتا ہون بے تعین کے تو جماعت منعقد نہوگی اور اگر دو ایک جگہ نماز پڑھین اور ہر ایک کہے کہ مین امام تھا تو دونون کی نماز صحیح ہے اور اگر دونون کہین کہ مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ماموم تھا تو نماز دونوں کی صحیح نہیں ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ دونوں کے ماموم کہنے پر نماز دونوں کے صحیح نہونے کا سبب یہ ہے کہ ماموم پر قراءت نہیں ہے جب دونوں ماموم کہتے ہیں تو دونوں نے قراءت میں عمداً اخلال کیا اِس سبب سے دونوں کی نمازیں صحیح نہ رہیں۔ اور اسیطرح اگر شک کریں اپنے قصد میں کہ امامت کا قصد کیا ہے یا مامومیت کا یعنی اسیطرح پر اِن دونوں شاکوں کی نماز بھی صحیح نہیں اور جائز ہے کہ ایک فریضہ گزار دوسرے فریضہ گزار کے پیچھے نماز پڑھے گو امام اور ماموم کی نمازوں میں اختلاف ہو جیسے ایک مسافر اور دوسرا حاضر یعنی مسافر نہو اور اپنے شہر میں ہو اور جائز ہے کہ نفل گزار فریضہ گزار کے پیچھے نماز پڑھے جیسے کوئی شخص فریضے کو تنہا پڑھ لے پھر جماعت منعقد ہو اور سنت کی نیت سے اُس نماز کا اعادہ جماعت کے ساتھ کرے اور نفل گزار نفل گزار سے اقتدا کرے جسطرح سے کہ نماز استسقا میں ہے اور فرض گزار نفل گزار سے اقتدا کرے جسطرح کہ معاذ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے ساتھ عشا کی نماز پڑھتے تھے اور گھر آکر اور لوگوں کے پیشنماز بنکر نماز پڑھاتے تھے اور اُسی نماز کا اعادہ کرتے تھے اور یہ امر کئی مقاموں میں ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ مطلق جائز ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ یہ کئی مقام چار صورتوں سے متعلق ہیں کہ پہلی مثالوں سے معلوم ہو چکی ہیں اور ہر سنتی نماز میں اقتدا کا قائل معلوم نہیں۔ اور مستحب ہے کہ امام کے داہنی طرف ماموم کھڑا ہو اگر مرد ہو اور امام کے سر کے پیچھے کھڑا ہو اگر جماعت ہو یا عورت ہو اور اگر عورت پیشنماز ہو تو مقتدیہ عورتیں یعنی پیچھے نماز پڑھنے والی اُس پیشنماز عورت کے داہنے بائیں کھڑی ہوں اور اسیطرح ہے اگر ننگا ننگوں کی امامت کرے تو وہ بھی بیٹھے گا اور ماموم ننگے بھی اُسکے داہنے بائیں دو طرف بیٹھیں گے اور آگے امام نہ کھڑا ہو گا مگر اپنے دونا نوؤں کی مقدار بھر اور سنت ہے کہ منفرد مصلی اپنی نماز کا اعادہ کرے جبکہ پائے ایسے شخص کو جو جماعت سے نماز ادا کرے خواہ امام ہو خواہ ماموم ہو اور جب ماموم قراءت سے فارغ ہو جائے تو سنت ہے کہ امام کے رکوع میں جانے کے وقت تک ماموم تسبیح کرے اور یہ بھی سنت ہے کہ پہلی صف میں اہل فضل ہوں اور مکروہ ہے کہ پہلی صف میں لڑکوں کو کھڑا کریں جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ اس مقام میں اہل فضل سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جنمیں پوری زیادتی اوروں پر علم یا عقل یا عمل میں ہو اِسلئے کہ پہلی صف افضل ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور افضل کے مناسب افضل ہے جیسا کہ بچون کو پہلی صف مین رکھنا مکروہ ہے اخیر صف مین بھی علیحدہ
کا الگ کھڑے ہونا مکروہ ہے مگر جبکہ صفین بھر گئی ہون اور جگہ نہ ملے اور یہ بھی مکروہ ہے کہ جسوقت اقامت
کہین اور ماموم نافلہ پڑھے اور نماز کے اُٹھنے کا وہی وقت ہے کہ جسوقت موذن قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃ
یعنی بے شک نماز برپا ہوئی کہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ نماز کے اُٹھنے کا وہ وقت ہے کہ جسوقت
اقامت کہنے والا حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ یعنی جھٹ پٹ نماز پر آمادہ ہو کہتا ہے اردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب
مدارک نے فرمایا ہے کہ قد قامت الصلوٰۃ پر اُٹھنے کے وقت کا قول بھی علماء مین مشہور ہے اور
شیخ نے نماز کو اُٹھنے کا وقت موذن کی پوری اذان کہنے کے بعد کہا ہے اور علامہ نے بعض علماء
سے نماز کو اُٹھنے کا وقت حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت پر نقل کیا ہے اسلیئے کہ یہ نماز کے لیے بلانا ہی
بس اسوقت مین کھڑے ہونا نماز کے لیے مستحب ہے اور اذان مین کے حی علی الصلوٰۃ کے معارضہ
سے جواب دیا گیا پھر قد قامت الصلوٰۃ ہی کہنے کے وقت نماز کو اُٹھنے کا قول مشہور باقی رہا —
دوسری طرف امام مین ایمان اور عدالت اور عقل اور طہارت مولد یعنی حلال زادہ ہونا حرامزادہ نہ ہونا
اور بلوغ اظہر معتبر ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ عدالت ایک ایسی جمی ہوئی نفسانی ہیئت
ہے کہ جو پرہیزگاری اور مروت کے التزام پر باعث رہتی ہے اور اسکے جاننے کا طریق باطنی معاشرت
یا اسکی عدالت پر دو عادل گواہون کی گواہی یا مشہور ہو جانا ہے اور امامیہ علما مین سے ابن جنید
اس امر کے قائل ہوئے ہین کہ ہر ایک مسلمان عادل ہے جبتک اُس سے کوئی بات عدالت کے
منافی ظاہر ہو بس ان مذاہب کے موافق جسکا حال نامعلوم ہو اسکے پیچھے بھی نماز پڑھنا جائز ہے —
اور شرط ہے کہ بیٹھکر نماز پڑھنے والا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی امامت نہ کرے اور نہ بے پڑھا پڑھے کی
اور امام کا آزاد ہونا اظہر پر شرط نہین ہے بلکہ غلام کا بھی پیشنماز ہونا جائز ہے اور جب ماموم مرد ہون یا
کچھ عورتین اور کچھ مرد ہون تو امام کا بھی مرد ہونا شرط ہے اور عورت کو عورتون کی امامت کرنا جائز ہے
اور اسیطرح پر خنثیٰ کو بھی عورتون کی امامت جائز ہے اور عورتون کو مرد اور خنثیٰ کی امامت جائز نہین
اور اگر امام قراءت اچھی طرح نہ کر سکتا ہو اور اُسمین غلطی کرتا ہو تو اُسے اچھی قراءت کرنیوالے کی امامت
اظہر پر جائز نہین اور اسیطرح پر اُسکی امامت جائز نہین جو حروف کو بدلتا ہو جیسے تمتام اور وہ ت کے
کو تکرار سے کلام مین بولنے والا ہے اور جیسے فافا ہے اور وہ فے کو کلام مین تکرار سے بولنے والا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور جو انکی مثل ہون اور امام کو امامت کی نیت کرنا شرط نہین اور صاحب مسجد کہ جس سے اُس مسجد کی امامت متعلق ہو اور صاحب حکومت شرعی اور صاحب خانہ کہ اُس گھر مین رہتا ہو خواہ مالک ہو خواہ نہو امامت مین اورون سے اولیٰ ہین اور ہاشمی امامت کی شرطون سے متصف غیر ہاشمی سے اولیٰ ہے اور اگر تنازع کرین امامت مین اور یہ جب ہے کہ روزینہ بیت المال یعنی خزانۂ حاکم شرع سے ملتا ہو تو جو قراءت کو زیادہ جانتا ہو اُسے مقدم کرین اور اگر اسمین سب برابر ہین تو فقہ کے زیادہ جاننے والے کو تقدیم ہے اور اگر اسمین بھی مساوی ہین تو جو پہلے دار الحرب سے آکر مسلمان ہوا ہو وہ مقدم ہوگا اور اگر اسمین بھی مساوات ہے تو جسکا سن زیادہ ہوگا اُسکو تقدیم ہوگی اور اگر اسمین بھی برابر ہین تو جو صورت مین یا ذکر مین اچھا ہوگا وہ مقدم ہوگا اور امام کو مستحب ہے کہ ماموین کو شہادتین سنوائے یعنی بلند آواز سے پڑھے جب امام اثنائے نماز مین مرجائے یا بیہوش ہوجائے تو ماموین دوسرے کو نائب کرلین کہ نماز پوری کردے اسیطرح پر اگر امام کو کوئی ضرورت عارض ہو تو نائب کرنا اُسے جائز ہے اور اختیار کی صورت مین بھی اُسے نائب کرنا جائز ہے اور غیر مسافر کو مسافر کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور مکروہ ہے یہ کہ نائب کرے ایسے شخص کو جو نماز شروع ہونیکے بعد آملا ہو اور پہلی رکعت مین نہو اور مکروہ ہے کہ کوڑھی اور جذامی پیشنمازی کرین اور مکروہ ہے کہ جسے حد لگائی گئی ہو توبہ کے بعد وہ پیشنمازی کرے اور مکروہ ہے کہ بے ختنہ والا شخص پیشنمازی کرے اور وہ شخص کہ جس سے ماموم راضی نہون اور شہری کی جنگلی امامت کرے اور صاحب تیمم پانی سے طہارت کرنے والون کی پیشنمازی کرے ان سب صورتون مین کراہت ہے تیسری طرف جماعت کے احکام مین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جب بعد نماز کے ثبوت کو پہونچے کہ امام جماعت کا بدکار تھا یا کافر تھا یا بے طہارت تھا اِس صورت مین پیچھے پڑھنے والے کی نماز باطل نہین اور اگر پہلے جانکر اقتدا کیا تھا تو نماز کا اعادہ کریگا اور اگر نماز کے اثنا مین علم ہو جائے تو بعضے فقہا نے کہا ہے نئے سر سے نماز شروع کرکے پڑھیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ اکیلے نماز کی نیت کریگا اور یہی اشبہ ہے دوسرا مسئلہ جو کہ مسجد مین آئے اِس حال مین کہ امام رکوع مین ہو اور رکوع کے فوت ہونے یعنی نپانے سے ڈرے تو اِس صورت مین جائز ہے کہ صف مین شامل ہونے سے پہلے رکوع کرے اور چلے یہان تک کہ صف مین ملجائے اُردو مترجم کہتا ہے کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صاحب مدارک نے اِس جواز کی کئی شرطین بیان کی ہین ایک تو یہ ہے کہ نماز مین داخل ہونے کی جگہ ماموم ہونے کی صالح ہو یعنی شمار کے قابل دُوری اور پستی نہو اور امام کے دیکھنے سے مانع نہو دوسری یہ کہ چلنا فعل کثیر نہو تیسری یہ کہ رکوع کا ذکر طمانینت یعنی ٹھہراو کے ساتھ کر سکے تیسرا مسئلہ جہان خنثیٰ اور عورتین پیچھے نماز کے لیے جمع ہون تو خنثیٰ امام کے پیچھے اور عورتین خنثیٰ کے پیچھے کھڑی ہونگی اور یہ واجب ہی اور یہ مذہب اُن لوگون کا ہے کہ جو قائل ہوئے ہین کہ محاذات عورت کی مرد سے حرام ہے اور نہین تو سنت ہے اُردو مترجم کہتا ہی کہ جب اظہر یہ محاذات عورت کی مکروہ ہے پھر پیچھے کھڑے ہونا مستحب ٹھہرا اور ابن حمزہ سے منقول ہوا ہے کہ اُنھون نے مرد کے سامنے عورت کے کھڑے ہونے کو منع کیا ہے اور خنثیٰ اور عورت مین ہر ایک کی محاذات کو دوسرے سے جائز جانا ہے چوتھا مسئلہ جبکہ امام محراب مسجد مین کہ جو دیوار کے اندر بنی ہو جا کر کھڑا ہو بس امام کے مقابل مین جائز ہے اور جبکہ نماز کہ داہنی بائین دو طرفون مین ہوگی اور مشاہدہ امام کا نہوتا ہوگا صحیح نہین اور درست ہے اُن صفون کی نماز کہ پہلی صف کے پیچھے ہین اسلیے کہ وہ لوگ اُنکو دیکھتے ہین کہ جو امام کا مشاہدہ کر رہے ہین پانچوان مسئلہ ماموم کو مفارقت امام کی بے کسی عذر کے درست نہین پھر اگر تنہا پڑھنے کا قصد کرے اور امام سے جدا ہو جائے اور نماز کو پورا کر ڈالے تو نماز صحیح ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین یعنی ماموم کو چاہیے کہ سب نماز کے افعال مین امام کا تابع رہے اور نیت انفراد کے اُس سے جدا نہو مگر کسی عذر سے مثل اسکے کہ ماموم امام کے تشہد کے بعد ملحق ہوا ہو اِس صورت مین اُسے جائز ہے کہ بے امام کے تشہد پڑھے پھر امام سے ملحق ہو جائے چھٹا مسئلہ جماعت کی نماز ایک کشتی یا کئی کشتیون پر درست ہے خواہ پاس پاس ہون خواہ دور ہون مگر اتنی دور نہون کہ دوری قابل شمار ہو ساتوان مسئلہ جبکہ ماموم نماز نافلہ شروع کر چکے اور امام تکبیر احرام کہے تو ماموم نافلے کو قطع کرے اور اُسمین تاخیر کرے اگر نماز جماعت کے فوت ہو جانے کا ڈر ہو نہین تو دو رکعتین نافلے کی پڑھ کر امام سے ملجائے اور اگر فریضے مین مشغول ہو چکا ہو تو افضل ہے کہ اُسکی نیت نافلے کی طرف پھیر دے اور دو رکعت نماز کو تمام کرلے اور اگر اصل امام علیہ السلام ہون تو ہر صورت مین نماز کو قطع کرے اور حضرت کے پیچھے نماز کو بجا لائے جامع الرضوی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے مترجم کہتے کہ نماز جماعت کے فوت ہونے سے مراد امام کے ساتھ کی ایک رکعت کا فوت ہونا ہے اسلیے کہ اتنی ہی مقدار نماز کی قطع کے لیے کافی ہے۔ اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ پورا کرنا دو رکعتوں کا بسبب فوت جماعت کے تو ظاہر ہے اسلیے کہ اس صورت میں دونوں امروں میں جمع ہوئی جاتی ہے لیکن نماز کے قطع کا استحباب اور فریضے کی نیت سنت کیطرف موڑ سرپسے کرلینا اور ساری نماز کے فوت کے خوف پر قطع کرنا اسلیے ہے کہ جماعت کی نماز نظر شرع میں نافلے سے اہم ہے۔ اور صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ اصل امام علیہ السلام کے نماز پڑھانے پر بے کسی شرط کے یعنی بے اس ڈر کے کہ ساری نماز جماعت فوت ہو جائیگی وہاں پر نماز کا قطع کرنا جائز ہے بلکہ پوری جماعت نہ ملنے کا خوف کافی ہے اور اگر فریضے کو نافلے کیطرف نقل کر کے قطع کرے تو اولیٰ ہے۔ آٹھواں مسئلہ جبکہ فوت ہو جائے ماموم کو امام کے ساتھ کی رکعتوں میں سے کچھ تو جو امام کے ساتھ میں ملجائے اُسے بجا لائے اور اپنی اول نماز اُس شمار سے پوری کرے اور امام کے سلام کے بعد پورا کرے جو رہجائے اور اگر امام کو چوتھی رکعت میں رکوع سے پہلے پائے اُسکے ساتھ نماز میں داخل ہو اور جب امام سلام پھیر چکے تو اُٹھ کھڑا ہو اور باقی کو بجا لائے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ دوسرے اور سورے کے ساتھ پڑھے اور اخیر دو رکعتوں میں سورۂ حمد خواہ چاروں تسبیحیں پڑھے نواں مسئلہ جبکہ امام کو اخیر رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد پائے تو تکبیر کہکر امام کے ساتھ سجدے میں چلا جائے جب امام سلام پھیر چکے تو اُٹھ کھڑا ہوتے سر پسے تازی تکبیر احرام کہکے نماز کو پورا کرے اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ پہلی تکبیر پر بنا کریگا اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر اخیر سجدے سے سر اُٹھانے کے بعد امام کو پائے تو تکبیر کہے اور امام کے ساتھ قعود کرے یعنی بیٹھے اور جب امام سلام پھیر چکے تو اُٹھ کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور نئی تکبیر کے کہنے کی احتیاج نہیں۔ دسواں مسئلہ ماموم کو جائز ہے کہ امام سے پہلے سلام کہے اور کسی ضرورت سے یا بے ضرورت نماز سے فارغ ہو جائے یعنی جب کہ امام تشہد میں طول دے اور ماموم کو کوئی ضرورت ہو تو انفراد یعنی تنہا نماز کی نیت کرے اور تشہد کے بعد سلام پھیرے اور اگر بے انفراد کی نیت کے سلام پھیریگا بس گنہگار تو ہوگا مگر نماز پوری ہو جائیگی اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ امام سے پہلے تسلیم کا جواز ماموم کے لیے انفراد کی نیت کے ساتھ اور بے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انفراد کی نیت کے عمداً سلام قبل امام کے پھیرنے مین گنہگار ہوگا اور نماز سے خارج ہو جائیگا۔
اور پوشیدہ نہ ہے کہ یہ جواز غیر واجبہ مین جماعت مین سے ہے اور عینین تو مطلق جائز نہ ہوگا اور
امام سے پہلے سلام کہنے کے جواز کا احتمال امام کی متابعت اقوالیہ مین واجب ہونے پر بن آئیگا گو انفراد
کی نیت نکی ہو یا جماعت واجبہ ہو مگر اسکا کوئی صریح قائل معلوم نہین اور صاحب شرائع الاسلام
کی عبارتکو اسپر دلالت ہے۔ گیارھوان مسئلہ جب عورتین اخیر صف مین کھڑی ہون اور
اسکے بعد مرد آئین تو عورتون پر واجب ہے کہ پیچھے ہٹ جائین اگر انکے سامنے اتنی جگہ نہ ہو کہ
وہان اُن مردون کی صف بندھ جائے۔ بارھوان مسئلہ جب پیشنماز کا نائب وہ شخص قرار
پائے جو اثنائے نماز مین امام سے آملا تھا بس جسوقت کہ ماموین کی نماز تمام ہوگی تو وہ اشارہ
کریگا کہ اپنی نماز تمام کرو اور سلام کہلو پھر آپ اٹھ کھڑا ہوگا اور اپنی باقی نماز کو بجالائے گا۔
خاتمہ مسجدون کے متعلق امور مین۔ سنت ہے کہ مسجدون کو اوپر سے کھلا بے چھت کے
بنائین اور وضو کا مقام مسجدون کے دروازون پر بنائین اور منارہ مسجد کا مسجد کی دیوار سے
ملا ہو ورنہ بیچون بیچ مسجد کے ہو اور مسجد مین جاتے وقت داہنے قدم کو بڑھائے اور نکلتے وقت
بائین قدم کو نکالے اور دیکھ لے کہ جوتے مین نجاست تو نہین ہے اور مسجد مین جاتے وقت
اور نکلتے وقت دعا پڑھے اور جائز ہے مسجد مین سے توڑ ڈالنا اُس چیز کا کہ جسمین کسی کے گر پڑنیکا
ڈر ہو نہ اُس چیز کا جو اپنے حالپر باقی رہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ فقہانے کہا ہے
کہ جائز ہے کھود ڈالنا مسجد کا توسعہ کے لیکر انہدام مین تاخیر عمارت کے پورے ہو جانے کیوقت
تک واجب ہے مگر جبکہ اُسکی اینٹ لکڑی کی ضرورت توسعہ مین پڑتی ہو اور روشن دان اور
جھروکا مسجد کی عمارت مین بنانے کا جواز بعید نہین ہے اور نئے سر لیسے گری مسجد کا بنانا سنت
ہے اور مسجد کی لکڑی اور اینٹ کا استعمال مسجد مین جائز ہے اور مسجد مین جھاڑو دینا اور چراغ
جلانا مستحب ہے اور حرام ہے مسجد مین طلا کاری اور صورتون کی نقاشی اور آلات مسجد کا
بیچنا اور مسجد کی زمین کا راہ ومین اور مکانون مین داخل کرنا حرام ہے جو مسجد سے کوئی چیز
لے آئے واجب ہے کہ اُسی مسجد مین یا اور مسجد مین پھیر جائے اور جبکہ مسجد کی علامتین جاتی رہین
تو اُسکی زمین کا مالک بننا حلال نہین اور مسجد مین نجاست لانا جائز نہین اور نہ بدن سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا کپڑون سے یا اور چیز سے مسجدون مین نجاست چھڑانا جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ نجاست کپڑے سے اور بدن سے مسجد مین دور کرنیمین سرایت کرنیکے احتمال کی صورت مین تو حرمت ظاہر ہے اور اگر سرایت سے بچتی ہو تو بھی فقہا کہتے ہین کہ حرام ہے اسلیے کہ سُبکی اور اہانت مسجد کی ہوتی ہے اور حرام ہے نکالڈالنا مسجد کی ٹھیکریون کا اگر نکالے تو پھر لاکر رکھدے اور مکروہ ہے بلند کرنا مسجدون کا اور کنگرے اور محرابین دیوار مین بنانا اور مسجدون کو گزرگاہ بنانا اور سنت ہے کہ بیچنے اور مول لینے سے اور دیوانون کو وہان رکھنے سے اور قضا کے احکام اور حدین جاری کرنیسے یعنی شرعی سزا دینے سے اور کھوئی گئی چیزون کے پہچنوانے سے اور اشعار پڑھنے سے پرہیز کرین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ اشعار سے اُس مقام پر وہ اشعار مراد ہین کہ جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور اہلبیت علیہم السلام کی تعریف مین نہون اور مرثیہ جناب سید الشہدا علیہ السلام نہون اور وعظ و نصیحت کے اشعار نہون اور وہ شعر نہون کہ لغت کے معنون کے بیان پر مشتمل ہین اور اُنسے اُن معنون کا اثبات کہ جو قرآن و حدیث مین وارد ہین مقصود ہے اسلیے کہ یہ سب عبادتین ہین اسیطرح سے مدارک مین ہے اور مسجد مین چیخنا اور کاریگریان کرنا اور سونا مکروہ ہے اور جسکے منہ سے پیاز اور لہسن کی بو آتی ہو اُسے مسجدون مین جانا مکروہ ہے اور مسجدون مین ناک چھنکنا اور تھوکنا اور جون مارنا مکروہ ہے اور جو اِن تین باتون کو کرے وہ اُسے خاک سے چھپا دے اور شرمگاہ کا کھولنا اور مسجد کی ٹھیکریون سے ڈھیلے بازی کرنا مکروہ ہے بیان تین مسئلے مین پہلا مسئلہ جب عبادتخانے یہود و نصاری کے ویران ہوجائین پھر اگر اُنکے اہل ذمی ہون اور ذمی کی شرطین بھی بجالاتے ہون تو اُن عبادتخانون سے تعرض کرنا جائز نہین اور اگر وہ عبادتخانے دارالحرب مین ہون یا اُنکے اہل باقی نرہے ہون تو جائز ہے کہ اُنھین مسجدین بنائین اور اُنکی چیزون کو مسلمانون کی مسجدون مین صرف کرین دوسرا مسئلہ واجب نماز کو گھر مین پڑھنے سے مسجد مین پڑھنا اور سنت نماز کو مسجد مین پڑھنے سے گھر مین پڑھنا بہتر ہے تیسرا مسئلہ جامع مسجد مین ایک نماز کے پڑھنے کا ثواب سو نمازون کی برابر ہے اور قبیلہ کی مسجد مین پچیس ۲۵ کے برابر ہے اور بازار کی مسجد مین بارہ کے برابر ہے

چوتھی فصل خوف اور مطاردہ کے بیان مین ہے۔ نماز خوف وہ نماز ہے جو دشمن سے ڈر کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حال مین پڑھی جاتی ہے اس نماز مین قصر واجب ہے خواہ سفر مین ہو خواہ نہو اگر جماعت سے بھی پڑھین تو قصر پر علما کا اتفاق ہے اور اگر منفرد پڑھے تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ قصر کرنا چاہیے اور بعضون نے کہا ہے کہ پوری پڑھنا چاہیے اور پہلا قول اشبہ ہے اگر جماعت مین پڑھے تو پیشنماز چاہے ایک گروہ کو پڑھاوے اور دوسرے کو سُنت کی نیت سے پڑھائے اور وہ پڑھنے والے واجب کی نیت سے پڑھین اور یہ اقتدا فرض گزار کا سُنت گزار سے جواز والے قول پر ہے اور چاہے پیشنماز اسطرح پڑھے کہ جسطرح جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ذات الرقاع نامے لڑائی مین پڑھی تھی اور کیفیت اسکے آگے بیان ہوگی جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ ذات الرقاع سے اس لڑائی کو نامزو کرنے کی وجہ مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ اس میدان جنگ مین ایک پہاڑ تھا کہ اسکی سطح مین طرح طرح کے رنگ تھے جیسے گدڑی مین مختلف رنگ کے پوند لگے ہوتے ہین اور بعضے کہتے ہین اصحابہ اس لڑائی مین ننگے پاؤن تھے اور دھوپ سے پاؤن جلنے کے بچاوے کو کپڑون کے چیتھڑے پیرون پر باندھے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ رقاع ایک درخت کا نام ہے جو اس لڑائی کے میدان مین تھا یہ نماز شرطون مین اور کیفیت مین اور حکمون مین کلام کرنے کی محتاج ہے شروط نماز خوف ایک شرط یہ ہے کہ دشمن قبلہ کی جہت مین نہون اور انہین ایسی قوت ہو کہ جس سے مسلمانون پر دھاوے کا ڈر ہو اور دوسری شرط یہ ہے کہ مسلمانون مین اتنی کثرت ہو کہ جسمے دو گروہ کر سکین اور ہر ایک گروہ دشمن کا مقابلہ کر سکے اور امام کو دو گروہ سے زیادہ کرنے کی احتیاج نہ پڑے کیفیت نماز خوف اگر نماز خوف دو رکعتی ہو تو پیشنماز پہلی گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور اُٹھ کھڑا ہو دوسری رکعت کے لیے اور اُسے طول دے اور ماموم انفراد کی نیت اور وجوب کے قصد سے اپنی نماز پوری کر کے دشمنون کے مقابلے کو جائین اور دوسری گروہ آئے اور تکبیر احرام کہکے امام کے ساتھ دوسری رکعت مین داخل ہو اور یہ امام کی دوسری رکعت اور اس گروہ کی پہلی رکعت ہوگی پھر جب امام تشہد کے لیے بیٹھے تو تشہد کو طول دے اور ماموم اُٹھ کھڑے ہون اور دوسری رکعت بجا لائین اور بیٹھین پھر امام اُنکے ساتھ تشہد پڑھے اور سلام پھیرے اس صورت مین امام اور ماموم مین تین چیزون مین مخالفت حاصل ہوتی ہے ایک ماموم کا منفرد ہو جانا دوسرے امام کو ماموم کا انتظار نماز تمام کرنے مین کرنا تیسرے بیٹھے کو کھڑے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے لیے امام ہونا ہے اور اگر نماز تین رکعتی ہو تو امام مختار ہے چاہے ایک رکعت پہلے گروہ کے ساتھ اور دو دوسرے گروہ کے ساتھ اور چاہے دو پہلے کے ساتھ اور ایک دوسرے کے ساتھ پڑھے اور جائز ہے کہ ہر گروہ میں ایک ہی شخص ہو اس صورت سے کہ دشمن کے مقابلے کی اور روکنے کی تاب رکھتا ہو اور مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے کہا ہے کہ ان دو صورتوں میں امام کے اختیار ہونے میں کوئی اشکال نہیں اسلیے کہ ان دونوں صورتوں میں نص وارد ہے مگر اس امر میں اختلاف واقع ہوا ہے کہ ان صورتوں میں کونسی صورت افضل ہے بس پہلی صورت افضل ہے اور اسی صورت میں جناب امیر علیہ السلام کا فعل بھی مروی ہوا ہے اور اسی کے فوائد سے یہ بھی ہے کہ دوسرے گروہ کو بھی امام کی قراءت کا ادراک ہو جائیگا اور باقی ارکان وغیرہ امام کے ساتھ بجالانے میں دونوں گروہ متقارب رہیں گے اور صاحب قواعد نے دوسری صورت کو اختیار کیا ہے احکام نماز خوف اور اسمیں کئی مسئلے ہیں پہلا مسئلہ جو شک کہ نماز خوف کے پڑھنے والوں کو واقع ہو اگر امام کی متابعت کی حالت میں ہے تو بے اعتبار ہے اس سبب سے کہ ماموم کے سہو کے لیے امام کی حفظ او تبعیت کے ساتھ کوئی اعتبار نہیں اور اگر انفراد کی حالت میں ہے تو اسکا حکم نماز کے سہو کے باب میں مذکور ہو چکا دوسرا مسئلہ اس نماز میں ہتھیار لگائے رہنا واجب ہے اور اگر ہتھیاروں میں کوئی نجاست ہو تو بعضے کہتے ہیں کہ نماز میں ساتھ رکھنا جائز نہیں اور اشبہ جواز ہے اور اگر ہتھیار ایسے بھاری ہوں کہ نماز کے کسی فعل کے مانع ہوتے ہوں تو لگائے رہنا جائز نہیں یعنی بضرورت کے جائز نہیں شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر ہتھیاروں میں شرمگاہوں کے چھپانے کی صلاحیت نہو یا وہ نجاست معاف ہو اور تجاوز نہ کرتی ہو تو واجب ہے کہ اس نماز میں اپنے ساتھ رکھے اور نہیں تو بے ضرورت ساتھ رکھنا حرام ہے اور ہتھیاروں سے مراد کاٹنے اور بدن کی چھپانیوالی چیزیں ہیں جیسے تلوار چھری خنجر زرہ جوشن وغیرہ ہیں تیسرا مسئلہ جبکہ امام کو کوئی ایسا شک ہو کہ جس سے دو سجدے سہو کے واجب ہوتے ہوں پھر دوسرا فرقہ تصل کر اور نماز پڑھے بس امام سلام کے بعد دونوں سجدے سہو کے بجالائے تو واجب نہیں کہ یہ دوسرا فرقہ بھی اسکی متابعت میں سہو کے سجدے کرے اور نماز مطاردہ وہ نماز شدت خوف ہے مثل اسکے کہ نوبت معانقہ کی یعنی منھ چٹے کی لڑائی کی نوبت پہونچ جائے اور دونوں دست و گریبان ہو جائیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور عام تلوار کے چلنے کی نوبت آئے اِس صورت مین نماز جسطرح کہ ممکن ہوگی پڑھیگا خواہ کھڑے کھڑے خواہ چلتے چلتے پیدل یا سواری پر ہو اور تکبیر احرام قبلہ رخ کہے پھر اگر ممکن ہو تو قبلہ رخ رہے نہیں تو جتنا قبلہ رُخ رہ سکے اُتنا رہے اور قبلہ رُخ ہونے کے تعذر مین جس طرف ہوسکے پڑھے اور جبکہ سواری سے اتر نسکے تو اُسکے زین کے ہرنے پر سجدہ کرے اور اگر اُسپر بھی قادر نہو تو سجدے کا اشارہ کرے اور اگر اِسمین بھی دشمن کا ڈر ہو تو نماز کو تسبیح سے بجالائے اور رکوع و سجود ساقط ہوجائینگے اور ہر رکعت کے بدلے کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ فروع پہلی فرع جو کہ اشارے سے شدت خوف کی نماز شروع کرچکا ہو پھر پختگی ہو جائے تو باقی نماز رکوع اور سجود سے پڑھے اور نئے سرے سے نماز نہ پڑھیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ باقی کا پورا کرنا اُس صورت مین ہے کہ جب قبلہ کی طرف پیٹھ نہوئی ہو اور اگر قبلہ کی طرف خوف کی ضرورت سے پیٹھ ہوگئی ہو تو نئے سرے سے نماز بجا لائیگا اور یہی حکم ہے کہ جب کچھ نماز امن مین پڑھ چکا ہو بعد اسکے خوف عارض ہو تو باقی نماز کو خائف کی صورت سے پڑھیگا اور نئے سرے سے نہ پڑھیگا دوسری فرع جو شخص کسی جماعت کو دیکھکر دشمنون کا گمان کرے اور نماز مین قصر کرے اور اشارے سے پڑھے پھر ظاہر ہو جائے کہ دشمن نتھے تو وہی نماز صحیح ہے اعادہ نہ کریگا اور یہی نماز کے صحیح ہونے کا اور اعادہ نہ کرنے کا حکم ہے کہ دشمن کا سامنا پڑ جائے اور نمازی نماز کو شدت خوف مین لیلے اور اشارے سے بجالائے اور اِسکے بعد ظاہر ہو جائے کہ درمیان مین کوئی چیز حائل تھی کہ وہ دشمن کو روکے تھی تیسری فرع جو کسی سیلاب یا درندے یا چور سے ڈرے تو جائز ہے کہ نماز کو شدت خوف کی نماز کے طریقے پر بجالائے تتمہ جو کہ کیچڑ مین پھنس گیا ہو یا ڈوب گیا ہو تو مقدور بھر نماز پڑھیگا اور ایما اور اشارہ رکوع اور سجود کے لیے کریگا اور یہ دونون نمازین رکعتون کی گنتی مین قصر نہ کرینگے یعنی نہ گھٹائینگے مگر سفر مین ہون یا اسحالت مین بھی خوف رکھتے ہون تو قصر کرینگے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ سجدے کا سقوط اُسوقت مین ہے کہ جب سجدہ کرنا ممکن نہو اور اگر ممکن ہو اسطرح کہ وہان کوئی لکڑی ہو تو واجب ہے کہ اُسپر سجدہ کرین اور علامہ علیہ الرحمہ نے کتاب ذکری مین فرمایا ہے کہ اگر نماز کے پورے پڑھنے مین غرق کے غلبہ کا ڈر ہو اور پوری نہ پڑھنے مین نکل آنے کا امکان ہو تو اِس صورت مین نماز مین قصر کریگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فصل پانچوین نماز مسافر مین اور یہ نماز مقصور رہے یعنی ہر چوررکعتی نماز مین دو رکعتین پڑھنا چاہیے اور اخیر کی دو رکعتین معاف ہین اور کلام قصر کی شرطون مین اور لواحق مین ہے قصر کی شرطین چھ ہین پہلی شرط اعتبار مسافت ہے اور وہ میانہ چلنے والے سانڈنی سوار کی ایک روز کی راہ ہی کہ موافق دو برید کے ہے اور ہر برید چار فرسخ کا ہے تو دو برید آٹھ فرسخ کے ٹھہرے کہ جسکے چوبیس میل ہوتے ہین اور ہر میل لوگوین کے مشہور پر چار ہزار ہاتھ کا ہے اور ہر ہاتھ چوبیس ۲۴ انگل کا ہوتا ہی اور شراح نے کہا ہے ایک انگل کی مقدار درمیانی سات جو کی ہے اور بعضون نے چھ جو کہے ہین اور ہر جو مقدار مین غیر عربی گھوڑے کے ایال کے سات بالون کے برابر ہے یا میل کی مقدار متوسط دیکھنے والے کی نور بصر کا امتداد ہے کہ وہان تک وہ برابر زمین مین ہر سوار اور پیدل کا اقتیاز نظر سے کر لیتا ہے اور اگر مسافت چار فرسخ ہو اور ارادہ اُسی دن پھر آنے کا ہو تو اس صورت مین بھی مسافت پوری ہو جائیگی اور قصر واجب ہوگا اور اگر ایک تین فرسخ مین آمد و رفت اسطریق سے کرے کہ جائے اور آئے اور پھر جائے کہ تینون حرکتون کا مجموعہ نو فرسخ ہوتے ہین تو جائز نہین کہ قصر کرے گو یہ حرکتین پہلے سے نیت مین ہون اور جب ایک شہر کے دو راستے ہون ایک نزدیک ہو اور دوسرا دور ہو کہ جسمین مسافت حد قصر پر پہونچی ہو اور مسافر دور کے رستے جائے تو قصر کریگا گو اُس راہ جانے سے خواہش قصر کی اجازت ہی کی ہو دوسری شرط معینہ مسافت کا قصد ہے بس اگر مسافت سے کم کا قصد کرے اور گھر سے باہر نکلے اور وہان سے قصد زیادہ کا کرے کہ وہ بھی مسافت معینہ سے کم ہو پھر اسی طرح وہان سے زیادہ کا قصد کرے کہ وہ بھی اُس مقام تک مسافت شرعیہ سے کم ہو تو اس صورت مین قصر نہ کریگا گو سارے چلنے کی مسافت قصر کی مسافت سے زیادہ ہو پھر اگر پھرتے وقت اصلی مکان اور اُس جگہ مین مسافت قصر کرنے کی ہو گی تو روزہ اور نماز مین قصر کریگا اور یہی حکم اُس شخص کا ہے جو بھاگے جانور یا قرضدار یا غلام کو ڈھونڈھنے نکلے اور یہ نہ معلوم ہو کہ کہان سے ملیگا اس صورت مین بھی قصر نہ کریگا مگر پھرتے وقت اگر وہان سے اصلی مکان تک مسافت قصر پائی گئی تو قصر کریگا اور اگر کوئی شخص گھر سے نکلے اور راستے مین ساتھیون کے انتظار کو ٹھہر جائے کہ آلین تو چلین بس اگر قصر کی حد پر پہنچ چکا ہے تو قصر کریگا نہین تو اتمام یعنی نماز کو پورا پڑھے گا جبتک کہ ساتھی ملین اور مسافر ہو جامع الرضوی کے مترجم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہتے ہین کہ صاحب مدارک علیہ الرحمۃ نے اِس طرح پر فرمایا ہے کہ اگر ساتھیون کا منتظر مسافت سے حد ترخص پر پہنچ جائے اور اعتبار رکھتا ہو کہ ساتھی بھی مسافر ہونگے یا اپنے سفر کا یقین رکھتا ہو خواہ ساتھی نکلے ہون خواہ نہ نکلے ہون تو وہ مسافر قرار پائیگا اور قصر کریگا پھر صاحب شرائع کا یہ کہنا کہ اگر کم مسافت سے ہو تو پوری نماز پڑھیگا مطلق نہ رہیگا **تیسری شرط** جو کہ اثنائے سفر مین دس دن قیام کرنے کے قصد سے سفر نکرے پھر اگر مسافت قصر کا عزم سفر ہوا اور اثنائے راہ مین ایسی جگہ پہونچے جہان اُسکی کوئی مِلک ہے یا چھ مہینے اُس ملک مین رہ چکا ہے تو پوری نماز اُس راہ مین اور اُس مُلک مین پڑھیگا اور اسیطرح پر ہے اگر اُس روز قیام کرنے کی نیت راہ مین کرے اور اگر اُسکے اور اُسکی ملک کے درمیان مین یا اُس مقام کے درمیان مین مسافت قصر کرنے بھر کی ہو تو راہ مین قصر کریگا اور منزل مذکور پر پہونچکر قصر نہ کریگا اور اگر راہ مین کئی جگہ پر ایسی مِلکین ہون پس اگر شہر سے پہلی ملک تک مسافت قصر کرنے بھر کی ہو گی تو راہ مین قصر کریگا اور اُس ملک پر پہونچنے کے بعد پوری پڑھیگا اور اگر مسافت قصر نہو گی تو راہ مین بھی اور پہونچکر بھی پوری پڑھیگا پھر اگر اُس ملک مین اور دوسری مِلک مین مسافت قصر نہو گی تو راہ مین بھی اور پہونچنے کے بعد بھی پوری نماز پڑھیگا اور اِسی قیاس پر وہان سے اور تیسری ملک تک ہے اور وطن جہان کہ نماز کو تمام کرنا چاہیے یعنی پوری پڑھنا چاہیے وہ ایسی جگہ ہے کہ جہان آدمی کوئی مِلک رکھتا ہو کہ اُسمین چھ مہینے برابر یا تفرقے سے رہچکا ہو جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ وہ وطن کہ جہان مسافر کو پہونچکر حاضر کا حکم بہم پہونچتا ہے وہ ایسا مقام ہے کہ جسمین آدمی کوئی مِلک رکھتا ہے اور اُسمین چھ مہینے سکونت کرچکا ہے خواہ برابر خواہ تفرقے سے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ وہ مِلک گھر ہو اور بعضے کہتے ہین کہ اگر ایک درخت بھی ہو تو بھی یہی حکم ہی گو اُس درخت کے اُگنے کی جگہ اُس مسافر کی مِلک مین نہو **چوتھی شرط** یہ ہے کہ سفر مباح ہو یا واجب ہو جیسے سفر حج واجب یا سفر سُنّت جیسے سفر زیارت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ یا سفر جائز ہو جیسے سفر تجارت ہے اور اگر سفر معصیت ہو گا تو اُسمین قصر نہو گا جیسے حکّام جور کے ساتھ کا سفر اور شکار کا سفر اور اگر سفر شکار اپنے اور اپنے عیال کے قوت کے لیے ہے تو قصر کریگا اور اگر تجارت کے لیے شکار کرنے کو سفر کریگا تو بعضے فقہا نے کہا ہی کہ روزے مین قصر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کریگا اور نماز مین نہ کریگا اور اِسمین تردد ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ حکام جور سے مراد ظلم مین اُنکے پیروی ہے نہ اُنکے ساتھ ہو لینا کسی ضرورت سے جیسے راہ کے ڈر سے یا اُنکی بدی کے ڈر سے یا کسی اَور ظالم کی بدی کے ڈر سے ہے اور یہی حکم ہے اگر اُسپر ساتھ چلنے پر جبر کرے یا ڈرے کہ اگر ہمراہی اُسکی نکرونگا تو ضرر پہونچا ئیگا - پانچوین شرط یہ ہے کہ کثیر السفر یعنی بہت سفر کرنے والا نہو جیسے خانہ بدوش صحرائی لوگ کہ جہان ہرا بھرا دیکھتے ہین چلے جاتے ہین ایک جگہ مقیم نہین ہوتے ہین یا کرایہ کرنیوالے ملّاح سوداگر کہ تجارت کے بارون کی طلب مین پھرا کرتے ہین یا جیسے قاصد ہین اور کثیر السفر کا قاعدہ یہ ہے کہ ایک شہر مین دس دن قصد سے قیام نکرے پس اِسمین سے اگر کوئی کسی شہر مین قصد دس روز کا چاہے اور پھر وہان سے سفر کرے تو قصر کریگا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ یہ حکم مختص کرایہ کرنیوالون سے ہے اور اُنمین ملّاح اور قاصد داخل ہین نہ صحرائی لوگ اور پہلا قول اظہر ہے اور اگر راہ مین پانچ روز کے قیام کی نیت کرے تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ قصر کریگا اور بعضون نے کہا ہے کہ فقط دن کی نماز مین قصر کریگا اور روزہ مین اور رات کی نماز مین اتمام کریگا اور پہلا قول اشبہ ہے چھٹی شرط یہ ہے کہ جائز نہین مسافر کو روزے نماز مین قصر کرنا جب تک کہ اُسکی نظر سے نکلنے والے شہر کی دیوارین چھپ نجائین یا اُس شہر کی اذان کی آواز کان مین نہ آئے اور اِس سے پہلے قصر اور افطار جائز نہین گو سفر کی نیت رات سے کی ہو اور یہی حکم گھر پھر آنیکے وقت کا ہے کہ روزے نماز مین قصر کیے جائینگا جبتک کہ ایسی جگہ پہنچے گا کہ وہانسے اُسکے شہر کی اذان کان مین آتی ہو اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ قصر کریگا جیسے گھر سے نکلیگا اور اتمام کریگا جب گھر مین داخل ہوگا اور پہلا قول اظہر ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ مخفی ہونا موذنون کی اذانون کا اور دیوارون کی صورتون کا کہ قصر مین معتبر ہے مراد اُس سے دونون امرونکا ساتھ ہی پائے جانا ہے اِسلیے کہ اگر اذان کا اخفا ہو جائے اور دیوارین مخفی نہون تو قصر جائز نہین اور چھوٹے شہر مین اخیر کی دیوارین اور بڑے شہر مین محلے کی دیوارین معتبر ہین اور دیوارون سے میانہ دیوارین مقصود ہین نہ وہ کہ بہت بلند ہون مثل قلعہ کے اور منارے کے اور اسیطرح موذن کی میانہ آواز ہے کہ بہت پست اور بہت بلند

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معتبر نہیں ہا اور دیواروں کے مخفی ہونے سے مباد اُنکی صورتوں کا نہ دکھائی دینا ہے نہ اُنکے عکسوں کا
دکھائی دینا معتبر ہے اور جبکہ دس دن قیام کی نیت غیر شہر میں کریگا تو قصر نہ کریگا اور اگر دس روز سے کم
کی نیت کریگا تو قصر کریگا اور اگر قیام کے قصد میں متردد ہو گا تو ایک مہینے تک قصر کریگا اور اُسکے بعد
اتمام کریگا گو ایک ہی نماز رہی ہو اور اگر بعد میں قیام کی نیت پھر جائے تو قصر کی طرف بھی پھر پڑے
مگر جبکہ ایک نماز بھی اقامت کی نیت کے بعد بجا لا چکا ہو پھر جب تک اُس مقام میں رہیگا قصر کی
طرف رجوع نہ کر سکے گا قصر نماز سفر میں واجب ہے مگر یہ کہ مسافت چار فرسخ کی ہو اور اُسی دن پھر
آنے کا بھی قصد نہ رکھتا ہو تو بعضوں کے قول پر اس صورت میں قصر جائز نہیں یا ان چار مقاموں
میں سے کسی مقام میں ہو اور وہ چاروں مقام مکہ معظمہ مدینہ مشرفہ جامع مسجد کوفہ حائر کربلا ہیں
کہ ان چار مقاموں میں مسافر مختار ہے چاہے قصر کرے چاہے اتمام اور اتمام بہتر ہے جامع الرضوی
کے مترجم کہتے ہیں کہ حائر کربلا اُس مقام کو کہتے ہیں کہ جسے قبہ روضۂ مقدسہ حضرت سید الشہدا
علیہ السلام اور قبہ مسجد گھیرے ہوئے ہے اور وہ جگہ ہے کہ جسکے گرد پانی کھڑا ہو رہا اور اندر نہ گیا
اور آگے نہ بڑھا جس زمانے میں کہ متوکل عباسی روضۂ متبرکہ کے آثار مٹانے کے لیے اُس مکان
مقدس میں پانی لایا تھا اردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے لکھا ہے کہ اس مسئلہ میں اختلاف
کیا ہے اور علما کا مذہب یہ ہے کہ اِن چار مقاموں میں مسافر کو اختیار ہے چاہے قصر کرے چاہے
اتمام اور افضل اتمام ہے اور ابن بابویہ نے کہا ہے کہ قصر کریگا جب تک دس۱۰ دن کے قیام کی نیت
نہ کریگا اور افضل یہی ہے کہ دس۱۰ دن قیام کی نیت کرلے تاکہ نماز پوری بجا لائے اور سید مرتضیٰ
علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ قصر نہ مکہ معظمہ میں ہے نہ مسجد نبی میں اور نہ مشاہد ائمہ علیہم السلام میں
ہے کہ وہ قائم مقام انھیں حضرت کے ہیں اور اِس عبارت کا ظاہر قصر کو منع عام کرتا ہے اور معتمد
پہلا ہی قول ہے۔ اور جب قصر کی شرطیں پائی جائیں اور مصلی پوری نماز پڑھے تو اعادہ کریگا خواہ
وقت باقی ہو خواہ جا چکا ہو اور اگر قصر کے وجوب سے جاہل یعنی انجان ہو گا تو اعادہ نکریگا اور
اگر بھولے سے پوری پڑھ گیا ہے پس اگر وقت باقی ہے تو اعادہ کریگا اور اگر وقت جا چکا ہے تو
قضا نہیں ہے اور اگر کوئی مسافر اتفاق سے قصر کرے یعنی وجوب قصر کو بے جانے کرے تو اُسکی نماز
صحیح نہیں اور اعادہ اُسکا قصر سے کریگا اور جب وقت نماز آجائے اِس حال میں کہ ابھی شخص مسافر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معتبر نہیں اور دیواروں کے مخفی ہونے سے مراد اُنکی صورتوں کا نہ دکھائی دینا ہے نہ اُنکے عکسوں کا دکھائی دینا معتبر ہے اور جبکہ دس دن قیام کی نیت غیر شہر مین کریگا تو قصر نہ کریگا اور اگر دس روز سے کم کی نیت کریگا تو قصر کریگا اور اگر قیام کے قصد مین متردد ہوگا تو ایک مہینے تک قصر کریگا اور اُسکے بعد اتمام کریگا گو ایک ہی نماز رہی ہو اور اگر بعد مین قیام کی نیت پھر جائے تو قصر کی طرف بھی پھر پڑے مگر جبکہ ایک نماز بھی اقامت کی نیت کے بعد بجا لا چکا ہو پھر جب تک اُس مقام مین رہیگا قصر کی طرف رجوع نہ کر سکے گا قصر نماز سفر مین واجب ہے مگر یہ کہ مسافت چار فرسخ کی ہو اور اُسی دن پھر آنے کا بھی قصد نہ رکھتا ہو تو بعضون کے قول پر اس صورت مین قصر جائز نہیں یا اِن چار مقامون مین سے کسی مقام مین ہو اور وہ چارون مقام مکہ معظمہ مدینہ مشرفہ جامع مسجد کوفہ حائر کربلا مین کہ اِن چار مقامون مین مسافر مختار ہے چاہے قصر کرے چاہے اتمام اور اتمام بہتر ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ حائر کربلا اُس مقام کو کہتے ہین کہ جسے قبہ روضۂ مقدسہ حضرت سید الشہدا علیہ السلام اور قبہ مسجد گھیرے ہوئے ہے اور وہ جگہ ہے کہ جسکے گرد پانی کھڑا ہو رہا اور اندر نہ گیا اور آگے نہ بڑھا جس زمانے مین کہ متوکل عباسی روضۂ متبرکہ کے آثار مٹانے کے لیے اُس مکان مقدس مین پانی لایا تھا اردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے لکھا ہے کہ اس مسئلہ مین اختلاف کیا ہے اور علما کا مذہب یہ ہے کہ اِن چار مقامون مین مسافر کو اختیار ہے چاہے قصر کرے چاہے اتمام اور افضل اتمام ہے اور ابن بابویہ نے کہا ہے کہ قصر کریگا جب تک دس دن کے قیام کی نیت نہ کریگا اور افضل یہی ہے کہ دس دن قیام کی نیت کرلے تاکہ نماز پوری بجا لائے اور سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ قصر نہ مکہ معظمہ مین ہے نہ مسجد نبی مین اور نہ مشاہد ائمہ علیہم السلام مین ہے کہ وہ قائم مقام انھین حضرت کے ہین اور اِس عبارت کا ظاہر قصر کو منع عام کرتا ہے اور معتمد پہلا ہی قول ہے۔ اور جب قصر کی شرطین پائی جائین اور مصلی پوری نماز پڑھے تو اعادہ کریگا خواہ وقت باقی ہو خواہ جا چکا ہو اور اگر قصر کے وجوب سے جاہل یعنی انجان ہوگا تو اعادہ نکریگا اور اگر بھولے سے پوری پڑھ گیا ہے پھر اگر وقت باقی ہے تو اعادہ کریگا اور اگر وقت جا چکا ہے تو قضا نہین ہے اور اگر کوئی مسافر اتفاق سے قصر کرے یعنی وجوب قصر کو بے جانے کرے تو اُسکی نماز صحیح نہین اور اعادہ اُسکا قصر سے کریگا اور جب وقت نماز آجائے اِس حال مین کہ ابھی شخص مسافر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین ہوا ہے اور بے نماز پڑھے سفر کرے اور نماز کا وقت باقی رہے اسمین کئی قول ہین ایک یہ ہے کہ پوری نماز پڑھیگا اسلیے کہ نماز کے وجوب کیوقت مسافر نہوا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ قصر کریگا اِس نظر سے کہ نماز کے ادا کرنے کے وقت مین مسافر تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ قصر و اتمام مین اختیار رکھتا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اگر وقت وسیع ہے تو اتمام کریگا ورنہین تو قصر کریگا اور قصر کرنا اشبہ ہے اور اسیطرح اُسمین اختلاف کیا ہے کہ جبسے سفر مین نماز کا وقت داخل ہوا اور نماز نہ پڑھے اور بے پڑھے شہر مین داخل ہوا اور ابھی وقت نماز کا نہ گیا ہو تو یہان اتمام اشبہ ہے اور مستحب ہے کہ قصر کرنے والا مسافر ہر فریضے کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ فریضے کی تقصیر کے تدارک کے لیے تیس ۳۰ مرتبہ کہے اور اگر کوئی مسافر حاضر کے پیچھے نماز پڑھے تو اُسے لازم نہین کہ امام کی تبعیت مین نماز تمام پڑھے بلکہ اقتصار اپنی دو رکعتون پر کرکے انفرادی نیت سے سلام پھیرے اور لواحق اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جب قصر کی مسافت طے کرے اور ایسے سفر کرے بعد اسکے کوئی امر سفر کا مانع ہو بس اگر سفر کی نیت نہ بدلی ہو اور ایسی جگہ پر پہونچا ہو کہ جہان سے شہر کی دیوارین نہ دکھائی دیتی ہون اور اذانین نہ سُنائی دیتی ہون تو قصر کریگا اور اگر سفر کا قصد بدل گیا ہو تو اتمام کریگا خواہ خشکی کا سفر ہو خواہ تری کا دوسرا مسئلہ اگر مسافت کے قصد سے گھر سے نکلے پھر اُسے آندھی پھیر لائے اور ایسے مقام پر پہونچے کہ جہان اذان سُنائی دیتی ہو تو نماز کو تمام کریگا اور اگر نہ سُنائی دیتی ہو تو قصر کریگا تیسرا مسئلہ جب غیر شہر مین دس۱۰ دن قیام کا عزم کرے پھر نکلے اور ایسے مقام مین پہونچے کہ اُسکی مسافت قصر کی مسافت سے کم ہو بس اگر اُس شہر مین قصد پھر جانیکا اور اقامت کا رکھتا ہو تو اُس شہر سے آنے مین اور پھر جانے مین نماز کا اتمام کریگا چوتھا مسئلہ جو شخص نماز مین نیت قصر سے داخل ہوا اور اثنائے نماز مین دس دن کی اقامت کا ارادہ کرے تو نماز کو تمام پڑھیگا اور اگر اتمام کی نیت کرے اور اتمام کے قصد سے نماز مین داخل ہوا اور اثنائے نماز مین قصد سفر کا کرے تو نماز کے قصر کرنے کی طرف نہ پھریگا اور اِس مسئلہ مین تردد ہے لیکن اگر نئے سر سے نماز کے پورے پڑھنے کے بعد سفر کا عزم کرے اُسے جائز نہین کہ قصر کرے جبتک کہ اُس مقام مین مقیم رہے پانچوان مسئلہ قضا مین نماز کے فوت کیوقت کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حال معتبر ہے نہ وجوب کے وقت کا بس جبکہ نماز کے فوت کے وقت مین مسافر ہو گا تو اُسکی قضا قصر سے بجا لائیگا گو اُس نماز کے وجوب کے اول وقت مین مقیم ہو اِسی طرح اگر نماز کے وجوب کے وقت مین مسافر ہو اور پھر شہر مین داخل ہو اور نماز کا وقت باقی ہو پھر وہ نماز فوت ہو جائے تو اِس صورت مین قضا مین پوری نماز پڑھیگا اِسلیے کہ نماز کے فوت کیوقت مسافر تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ قضا مین وجوب کا وقت معتبر ہے اور پہلا قول اشبہ ہے چھٹا مسئلہ جو کہ مسافت قصر کا قصد کر کے نکلے اور اذان نہ سُنائی دے اور نماز مین قصر کرے پھر اُسکی رائے سفر سے پھر جائے تو اُس نماز کا اُسپر اعادہ واجب نہین ساتوان مسئلہ جبکہ زوال کے نافلے کا وقت داخل ہو جائے اور نہ پڑھے اور سفر کرے سنت ہے کہ اُس نافلے کی قضا بجا لائے گو سفر مین ہو

کتاب الزکوۃ

یہ کتاب زکوۃ کے بیان مین ہے اور زکوۃ کے معنی اصل لغت مین پاکی اور زیادتی اور بڑھنے کے ہین اور عرف شرع مین ایک ایسے حق کا نام ہے جو مال مین نصاب کی حد تک پہونچنے کی شرط سے واجب ہوتا ہے اور لغوی اور شرعی معنون مین مناسبت ظاہر ہے کیونکہ مستحق کے حق کا مال سے دینا اُس مال کے پاک ہونے اور بڑھنے کا باعث ہوتا ہے اور اُسکا وجوب کتاب خدا اور سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی نص سے اور علماء کے اجماع سے ثابت ہے اور اِسکے وجوب کا منکر کافر ہے اور اُسکی دو قسمین ہین ایک زکوۃ مال اور اِس مین نظر اُسمین ہے کہ جسپر واجب ہوتی ہے اور اُسمین کہ جس سے تعلق رکھتی ہے اور اُسکے مستحق مین ہے پہلی نظر اُسمین جسپر واجب ہوتی ہے بس زکوۃ ایسے بالغ عاقل مالک نصاب پر جو اپنے مال مین تصرف کی قدرت رکھتا ہے واجب ہوتی ہے بس مالک مین بلوغ معتبر ہے اور سونے چاندی کی زکوۃ مسلمانون کے اجماع سے نابالغ پر واجب نہین ہان اُس ولی یا وصی پر جو کہ یتیم کے مال کا شرعی ناظر ہو اور اُسکے لیے تجارت کرے تو اُسے مستحب ہے کہ لڑکے کے مال مین سے زکوۃ نکالے اور اگر اُس مال کا ضامن ہو کر اپنی ذات کے لیے تجارت کرے اور مالدار ہو تو جو نفع حاصل ہو گا وہ اُس نابالغ کا مال ہو جائیگا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ لڑکے کا ولی اُسکا باپ اور دادا ہوتا ہے اور اِن دونون شخصون کے سوا کوئی کمسن کا ولی امامیہ کے نزدیک نہین، نابالغ کے مال مین سے قرض لینے کے لیے اُسکے مال کے ناظر کی مالداری باپ کے سوا مین شرط ہے اور اگر باپ تنگ حال ہو تو اُسے جائز ہے کہ اپنے نابالغ بیٹے کے مال مین سے قرض لیلے جیسا کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے تصریح کی ہے اور مستحب ہے کہ اُس مال کی زکوٰة دے اور اگر تلف ہو جائے تو تاوان اُسکے ذمہ ہے لیکن اگر لڑکے کا ولی نہو اور اُسکے مال سے تجارت کرے تو جو منفعت کہ حاصل ہوگی وہ اُس لڑکے کی ہو جائیگی اور اگر کوئی طرح کا نقصان پہونچیگا تو اُسکا ضامن ہے چاہیے کہ اُس لڑکے کو اُسکا تاوان دے اور اِس صورت مین کسی پر زکوٰة نہین ہے اور سنت ہے زکوٰة دینا لڑکے کے غلّون مین سے اور چارپایون مین سے اور بعضے فقہا نے واجب کہا ہے پھر جو کچھ کہ ہو نکالنے کی تکلیف ولی پر ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ دیوانے کا حکم بھی اِسمین نابالغ کا حکم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دیوانے کے مال مین زکوٰة نہین مگر صامت مال یعنی سونے چاندی مین جبکہ اُسکا ولی اُسکے لیے تجارت کرے اور یہ زکوٰة مستحب ہے اور غلام پر زکوٰة واجب نہین خواہ ہم اِس امر کے قائل ہو جائین کہ غلام مال کا مالک ہو سکتا ہے اور اُسکا تصرف مالک کی اجازت پر موقوف ہے جیسا کہ بعضے علما کا مذہب ہے یا یہ کہین ہم کہ غلام کا مالک ہونا محال ہے اور جو اُسکی ملک ہے وہ اُسکے آقا کی ملک ہے جیسا کہ بعضے اور علما قائل ہوئے ہین اور اگر آقا اپنے غلام کو کچھ مال کا مالک کر دے اور اُسے اختیار تصرف کا دے تو بھی زکوٰة اُس غلام پہ واجب نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مالک ہو جائیگا اور اُس مال کی زکوٰة اُسپر واجب ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ غلام اُس مال کا مالک نہوگا اور زکوٰة اُسکی آقا کے ذمّے ہے اور اسیطرح پر مشروط مکاتب غلام کا حکم ہے اور یہ ایسا غلام ہے کہ اُسکے آقا نے اُسپر ایک معین مال مقرر کر دیا ہے کہ وہ اپنی کمائی سے بہم پہونچا کر آقا کو دے اور آزاد ہو جائے اور یہ بھی اُسپر شرط کر دی ہے کہ جسوقت تک مال مرقوم نہ پہونچا ئیگا کوئی طرح کی آزادی نرکھیگا بس اِس صورت مین وہ مشروط مکاتب غلام محض غلام ہے اور کوئی حصہ پہونچانے سے اُسکا کوئی حصہ آزاد نہین ہوتا ہے بلکہ جسوقت پورا مال پہونچا دیگا تو پورا پورا آزاد ہو جائیگا اور اگر مطلق مکاتب ہو یعنی کوئی شرط اُسکی تحریر مین نہو تو جسقدر مال مکاتبہ مین سے پہونچائیگا تو تنا جزو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُس مال کی مقدار بھر کا آزاد ہو جائیگا اور واجب ہو جائیگی اُسپر زکوٰۃ جبکہ اُسکے مال مین سے آزاد کیے
گئے حصے کے مقابل نصاب کو پہونچ جائیگا اور زکوٰۃ والی کل جنسون مین مالک ہونا شرط ہے اور
ضرور ہے کہ پورا پورا اُسکی ملک ہو بس اگر بخشدین کسی کو کچھ مال کہ نصاب کی حد کو پہونچا ہے تو
اُسپر سال گزرنے کا حساب قبضہ ہی کے دن سے ہوگا اِسلیے ہبہ قبضے پر موقوف ہوتی ہے
اِسیطرح ہے اگر کسی ایسے مال کی کسی کے لیے وصیت کرین کہ وہ نصاب کی حد کو پہونچا ہے تو
اُسپر سال گزرنے کا حساب وصیت کرنے والے کی وفات کے دن سے اُسکے قبول کرنے کے
بعد جسکے حق مین وصیت کی ہے ہوگا اور اگر کوئی مال حد نصاب والا مول لے تو اُسکی ملک عقد
بیع کی ابتدا سے ہوگی نہ جانورون کے مول لینے کے خیار والے تین دن کے بعد سے اور اگر مال
بیچنے والا یا مول لینے والا وونون تین دن سے زیادہ فسخ کا خیار شرط کرلین تو اِس صورت مین
اگر اِس امر کے قائل ہون کہ مبیع کی مالک بیع کے وقت سے بائع سے مشتری کی طرف منتقل ہو جاتی
ہے تو سال کا حساب اُسی وقت بیع سے ہوگا اور اگر یہ کہین کہ خیار فسخ کے گزر جانے کے بعد سے
ملکیت منتقل ہوتی ہے تو اِس صورت مین سال کا حساب خیار کا زمانہ گزر جانے کے وقت
سے ہوگا اور وجیہ یہی قول ہے کہ ملک کا انتقال بیع کے وقت کے سے ہو جاتا ہے نہ شرطی خیار
کے گزر جانے کے زمانے سے ہوتا ہے اور یہی حکم ہے کہ اگر کوئی ایسا مال قرض لے کہ اُسمین زکوٰۃ
ہے اور عین مال باقی رہے تو اُسکا حساب بھی قرض دینے والے کے قبضہ پانے کے دن سے
ہوگا اور غنیمت کا مال سال کے حساب مین تقسیم کے پہلے نہ چلیگا مگر بٹنے کے بعد سے حساب مین
لیا جائیگا اور اگر امام علیہ السلام غنیمت کے مال مین سے کوئی حصہ کسی غازی یا غیر غازی کیلیے
کسی مصلحت سے نکالین اگر وہ صاحب حصہ موجود ہوگا تو سال کا حساب نکالنے کے وقت سے چلیگا
اور اگر غائب ہوگا تو اُس تک پہونچنے کے وقت سے چلیگا اور اگر لذ مال کے نذر کرے کہ نصاب کو
صدقے کے طریق سے دیدیگا تو اُسوقت سے سال کا حساب اُس مال مین سے منقطع ہو جائیگا
اِسلیے کہ وہ مال صدقے کے لیے متعین ہوچکا ہے اور مالک کی ملک سے باہر ہوگیا ہے اور سب
جنسون کی زکوٰۃ کے واجب ہونے مین نصاب پر تصرف کی قدرت بھی شرط ہے اِسلیے کہ اگر کوئی نصاب کا
مالک ہے اور وہ مال اُسکے تصرف مین نہین ہے تو اُسپر زکوٰۃ نہین ہے اور واجب کی ادا کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

امکان ضمان یعنی ذمہ داری میں معتبر ہے زکوٰۃ کے واجب ہونے مین یہ امکان معتبر نہین یعنی اگر نصاب کا کوئی شخص مالک ہو اور زکوٰۃ کے وجوب کی شرطیں بھی پائی جاتی ہون تو زکوٰۃ اُسپر واجب ہے اِس صورت مین کہ اگر ادا کا امکان بھی یعنی مستحق پایا جاتا ہے اور کوئی مانع بھی نہین ہے پھر اگر مالک ادا مین کوتاہی کرے اور کسی حادثے سے تلف ہو جائے تو اُس زکوٰۃ کا تاوان مالک کے ذمے ہے اسلیے کہ اُسنے ادا کے ممکن ہونے پر کوتاہی کی ہے اور اگر زکوٰۃ کی ادا ممکن نہین پھر اگر وہ مال تلف ہو جائیگا تو مالک کو اُسکا تاوان دینا نہ پڑیگا اور غصبی مال مین اور غائب کے مال مین کہ اُسکے وکیل یا ولی کے قبضے مین ہے زکوٰۃ واجب نہین ہے اور گرو کے مال مین بھی زکوٰۃ واجب نہین اِسلیے کہ وہ مرتہن یعنی گرو لینے والے کے قبضے مین ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ گرو مال مین زکوٰۃ کا سقوط مشروط ہے اِس سے کہ راہن یعنی گرو رکھنے والے کو اُسکے چھڑانے کی قدرت نہو اِس راہ سے کہ قرض کی ایک میعاد مقرر ہو یا محتاج ہو۔ اور وقفی مال مین اور گم ہوئے جانوروں مین اور کھوئی گئی چیزون مین بھی زکوٰۃ واجب نہین پس اگر گم ہوئے مال پر برسون گزر جائین پھر ہاتھ آئے اور نصاب رکھتا ہو تو سنت ہے کہ ایکسال کی زکوٰۃ اُسکی دیدین اسی طرح اُس مال مین کہ جسے قرض دیا ہے مالک کے پاس پھر آنے تک زکوٰۃ واجب نہین ہے اور وہ قرض مین کہ جو کسی کے ذمے ہے زکوٰۃ ہے جب تک مالک کے قبضے مین نہ آئے ہان اگر وصول اور حصول مین دیر مالک کی طرف سے ہے تو بعضون نے کہا ہے کہ زکوٰۃ مالک پر واجب ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اُسپر واجب نہین اور پہلا قول احوط ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ فقہا نے کہا ہے کہ کسی کے ذمے کے قرض مال مین زکوٰۃ واجب نہین مگر جبکہ دینے والا اُس دین کو اُسکے لیے معین کر دے اور تعیین قرضخواہ کے تصرف کی روک ٹوک نہ ہے اِس صورت مین خواہ وہ قرضخواہ تصرف کرے خواہ نکرے زکوٰۃ اُسکے ذمے قرار پا جائے گی اور کافر پر بھی زکوٰۃ واجب ہے مگر جب ایمان لائے دے تو صحیح نہین اور اگر زکوٰۃ کے واجب ہونے کے بعد کافر کا مال تلف ہو چکا تو زکوٰۃ کے تاوان دینے کا ذمہ دار نہین ہے گو مال کی نگہبانی مین بھی اہمال کیا ہو اور مسلمان جبکہ زکوٰۃ نکالنے پہ قدرت نہو اور وہ مال تلف ہو جائے تو ضامن اور ذمہ دار نہین اور اگر

Presented by: Rana Jabir Abbas

زکوۃ نکالنے پر قدرت ہو یا مال کی نگہبانی مین بے پروائی کی ہو اور اُسکے رکھنے کے مناسب
مقام مین نرکھا ہو اور اِس سبب سے وہ مال تلف اور ضایع ہوگیا ہو تو خواہ زکوۃ نکالنے پر
قدرت رکھتا تھا خواہ نرکھتا تھا مستحق کو زکوۃ کے تاوان دینے کا ذمہ دار ہے اور دیوانہ اور
نابالغ لڑکا غلون مین اور مویشی مین بعض فقہا کے مذہب پر زکوۃ واجب ہونے پر بھی ولی کی
تفریط سے مال کے ضایع جانے سے زکوۃ کے تاوان دینے کا ضامن نہین فائدہ غصبی مال
مین زکوۃ نہ تو غاصب پر ہے اِسلیے کہ وہ اُسکی مِلک مین نہین اور نہ مالک پر ہے اِسلیے کہ اُسے
تصرف کی قدرت نہین اور یہی زکوۃ کے وجوب کی شرط ہے اور اگر ظالم بادشاہ تبرع کی طرح سے
کسیکو کچھ دین اور معلوم نہو کہ یہ غصب سے لیا ہے تو اُسے قبول کر لینا جائز ہے اور اگر نصاب
کی حد پر وہ عطیہ پہونچے اور زکوۃ کے وجوب کی شرطین بھی پائی جائین تو اُسکی زکوۃ واجب
ہے اور جو کہ ظالم حاکم بٹائی اور خراج کے طور سے ملکون سے اور لوگون سے لیتا ہے اور
اُسے بھی وہ دے تو قبول کر لینا جائز ہے اور اگر جابر حاکم خراج کی تحصیل کسی کے سپرد کرے تو
اُسے تحصیل کرنا جائز نہین اِسلیے کہ اُسکا لینا امام کا کام ہے حق امام کا غاصب ہو جائیگا لیکن جو لے لیا
وہ اُسکا مال ہوگیا کہ جابر نے اُسے عطا کیا ہے اِس شرط سے کہ وہ مقررہ خراج سے زیادہ نہ لیوے اور جو کچھ
کہ جابر ظلم مین مشارکت کے عنوان سے دے جیسے ظالم بادشاہ اپنے نوکرون کو خواہ خزانونسے خواہ
محالونسے دیتے ہین وہ لینا اُن نوکرون پر حرام ہے اور اُسمین زکوۃ بھی نہین اور حرام مال کو واجب ہے کہ مالک کو
پھیر دیوے اگر اُسمین سے کسیکو تبرع کیطور سے کچھ دین یا کسی مشروع جائز کے معاوضے مین تو وہ اُس شخص کو مباح ہے
اور بعضی صورتون مین حکومت اور ولایت جابر حاکم اور ظالم بادشاہونکی طرف سے لینا مباح ہے اُسکی تفصیل کتاب
کی فصل مکاسب مین مذکور ہوگی اور اُس صورت مین جو کچھ مال خراج سے اُس ولایت اور حکومت کی
وجہ مصارف مین سے اُسکا لینا بھی امام علیہ السلام کی غیبت مین جائز ہے اور جو کچھ کہ حربی کافرون
سے اور خاندان نبوت کے دشمنون سے لیا جائے اُسمین خمس یعنی پانچوان حصہ بنی ہاشم کے محتاجونکو
دینے کے بعد وہ لینے والے کا مال ہے اور نصاب کے پہونچنے پر زکوۃ بھی اُسمین واجب نہ ہوگی
بنا بر اُس قول کے کہ فقہا نے کہا ہے اور اُسی پر روایتین بھی دلالت کرتی ہین اور کفار ہند کہ
سب کے سب بتون کے پوجنے والے ہین حربی ہین شرعاً اُنپر جزیہ مقرر نہین بلکہ امام علیہ السلام ١٢٠

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انسے لڑینگے یا یہ مسلمان ہو نگے یا ماریجا ئینگے مگر جنھین انھین سے امان دین تو وہ معاہد ٹھہرینگے اور
اہل ذمہ یعنی یہود اور نصاری اور مجوس ہین جیسا کہ کتاب الجہاد مین تفصیل سے مذکور ہے اور
جو کچھ غیبت امام علیہ السلام مین کفار حربی مین سے لونڈی اور غلام غلبہ سے یا سرقے سے یا رضامندی
سے ہاتھ آئین و مول لین تو شیعون کے لیے مباح ہین اور شرعی مملوک ہو جائینگے اور اُنکے مال کا
لینا اس شرط سے کہ متضمن کسی مفسدے پر نہو اور معاہد نہون تو جائز ہے اور معاہد یعنی عہد والے
لوگون کے جان و مال سے تعرض کرنا جائز نہین دوسری نظر اُن چیزون کے بیان مین کہ
جن مین زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور مستحب ہوتی ہے تین قسم کے چوپاؤن مین زکوٰۃ واجب
ہوتی ہے ایک اونٹ دوسری گائے تیسری بھیڑ اور بھینس گائے مین اور بھیڑ مین بکری داخل ہے
اور سونے چاندی مین زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور چار قسم کے غلون مین زکوٰۃ واجب ہوتی ہے کہ وہ گیہون
اور جو اور چھوارے اور انگور ہین اور اِنکے سوا اور چیزون مین زکوٰۃ واجب نہین ہوتی اور مستحب ہے
زکوٰۃ زمین کی کل پیدا اوریون مین سوا ترکاریون کے کہ جیسے کھیرہ خربزہ تربز بیگن ساگ پات قت
وغیرہ ہے اور مال تجارت مین دو قول ہین بعضے فقہانے کہا ہے کہ مال تجارت مین بھی زکوٰۃ واجب ہے
اور بعضے کہتے ہین کہ مستحب ہے اور دوسرا قول صحیح ہے اور گھوڑیون مین زکوٰۃ مستحب ہے اور ان
چیزونکے سوا ہین زکوٰۃ ساقط ہے مگر اُنمین کہ جنھین عنقریب ہم بیان کرینگے اور خچرون مین اور گدھون
اور لونڈی غلامون مین زکوٰۃ نہین ہے اگر جانور مختلف جنسون کے دو بچے دین کہ ایک مین زکوٰۃ ہو
اور دوسرے مین زکوٰۃ نہو تو اِس صورت مین دیکھنا چاہیے کہ اُس جانور کا عرف مین کون سے
نام سے اطلاق ہوتا ہے بس جس نام سے کہ تعبیر ہو اُسی کے حکم مین ہوگا قول چوپایون کی زکوٰۃ
مین ہے اور اُنکی زکوٰۃ کی شرطون کے بیان مین اور فرض زکوٰۃ کی مقدار مین اور لواحق مین ہے
اور شرطین چار ہین پہلی شرط اعتبار حد نصاب اگر نصاب سے کم ہونگے تو زکوٰۃ نہوگی اور اونٹ
مین بارہ نصاب ہین ہین پانچ نصاب ہین پانچ سے ہین کہ ہر ایک پانچ پانچ ہے یہانتک کہ پچیس ۲۵ کے
عدد تک پہونچین چھٹی نصاب چھبیس ۲۶ کہ وہ سب ملکر ایک نصاب ہے ساتوین نصاب چھتیس ۳۶
آٹھوین نصاب چھیالیس ۴۶ اور نوین نصاب اکسٹھ ۶۱ اور دسوین نصاب چھہتر ۷۶ اور گیارھوین نصاب
اکانوے اور بارھوین نصاب ایکسو ایکیس اور جب اِس گنتی پر اونٹ پہونچین تو پچاس چالیس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حساب کرے اور تین چالیسون کی زکوٰۃ دے یا پچاس پچاس حساب کرے اور دو پچاسونکی زکوٰۃ دے اور گاے مین دو نصاب مین ہین ایک تیس کی اور دوسری چالیس کی اور ہمیشہ یہی دو حساب گاے مین ہین اور بھیڑون مین پانچ نصاب مین ہین ایک چالیس کی کہ جسمین زکوٰۃ ایک بھیڑ ہے دوسری ایکسو اکیس کی جسمین دو بھیڑین ہین اور تیسری دوسے ایک کی کہ جسمین تین بھیڑین ہین چوتھی تین سے ایک کی ہے اور اسمین بعضے فقہانے کہا ہے کہ فیصدی ایک ہے اور بعضون نے کہا کہ اسمین چار ہین یہانتک کہ چار سے تک پہونچین بس ہر صدی پیچھے ایک لیجائیگی بعد اسکے یہی حکم ہے جس عدد تک کہ پہونچین اور یہی قول بہت مشہور ہے اور اس اختلاف کا فائدہ وجوب مین اور ضمان مین ظاہر ہوتا ہے یعنی اگر کہین کہ دوسے ایک مین تین بھیڑین ہین اور تین سو ایک مین بھی وہی قول بعض پر تین بھیڑین ہین اور اسی طرح جبکہ تین سے ایک مین بعض کے قول پر چار بھیڑین ہین اور چار سے مین بھی وہی چار ہین بس یہ اختلاف کس لیے ہے یا یون کہین کہ جب دوسے ایک مین اور تین سے ایک مین دو قولون مین کے ایک پر برابر زکوٰۃ ہے بس زائد مین کیا فائدہ ہے جواب مین ہم کہینگے کہ اسکا فائدہ وجوب مین اور ضمان مین اسطور سے ظاہر ہوتا ہے کہ وجوب کا محل ہر قول مین جدا ہے اور یہ ظاہر ہے اسلیے کہ شہر قول پر جسوقت چار سے پر پہونچین تو چار کے وجوب کا محل مجموع چار سو کا عدد ہے اور اگر ایک انمین سے کم ہوجائے تو چار کے وجوب کا موضع تین سے ایک ہے اور اس سے زیادہ چار سے تک عفو ہے اور ضمان بھی اسی پر متفرع ہے بس جبکہ سال کے بعد اور زکوٰۃ کے وجوب کے تعلق کے بعد ایک عدد بھیڑ چار سے میں مالک کی تفریط کے تلف ہوجائے تو فریضہ سے بھی ساقط ہوجائیگی اسی حساب سے ایک حصہ بھیڑ کے سو حصون سے اور جبکہ اسپر سال گزرے کہ چار سے سے ایک کم ہو تو اس صورت مین چار عدد کے وجوب کا محل تین سے ایک ہے اور ایک کے کم ہونے سے چار سے سے کچھ کم نہین ہوتا ہے اسلیے کہ محل وجوب سے زکوٰۃ مین کمی نہ پڑی اور اسی قیاس پر بھیڑون کے فریضے مین بھی ہے اور مذکورہ جنسون کی نصابون مین کی ہر نصاب مین مفروضہ زکوٰۃ واجب ہے اور جو کچھ کہ دو نصابون کے بیچ مین ہوتا ہے اسمین کچھ واجب نہین اور فقیہون کی عادت یون جاری ہوئی ہے کہ جو اونٹون مین سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زکوۃ مین عفو ہوتا ہے اُسے شنق کہتے ہین اور گائے مین وقص اور بھیڑون مین عفو ہوتے ہین
اور ان تینون کے معنی ایک ہی طرح کے ہین پس نو اونٹون مین نصاب اور شنق دونون ہین
پانچ نصاب ہین اور چار شنق ہین اس معنون سے کہ اگر چار تلف ہو جائین تو فریضے سے کچھ بھی
کم نہ ہوگا اسیطرح انتالیس گائین نصاب اور وقص ہین تیس مین فریضہ ہے اور زیادہ وقص ہین
یہانتک کہ چالیس پر پہونچین اور اسیطرح ایک سو بیس بھیڑون مین چالیس نصاب ہین
اور فریضہ اُسی مین ہے اور زیادہ عفو ہین یہانتک کہ ایک سو اکیس پر پہونچین اور اسیطرح
اور چند کو دو نصابونکے درمیان ہے اور ایک کا مال دوسرے کے مال مین ملا کر جوڑا جائیگا
کہ خلطہ یعنی مل جانے کی شرطین پائی جاتی ہون اور ایک مکان مین بھی ہون بلکہ
بعض یہی ہے کہ ایک اُن دونون مالون مین سے علیحدہ علیحدہ نصاب کی حد کو
پہونچے اور اگر ایک مالک کی مقدار نصاب کی متفرق ہو تو پھر زکوۃ واجب ہے گو دو مکانون مین ہی ہو
دوسری شرط سوم ہے یعنی وہ چوپائے جنگل مین چرا کرتے ہون اور معلوفہ مین یعنی جنھین گھاس وغیرہ
دیتے ہون زکوۃ واجب نہین اور نہ بچون مین مگر اُسوقت مین کہ ماؤن سے غنی ہو جائین اور
چرنے لگین اور چاہیے کہ پورا سال چرتے رہین اگر سال مین بعضے دنون مین گھانس دیوین گو
ایک ہی دن دی ہو تو سال نئے سر سے چرائی کی ابتدا سے شروع ہوگا اور اگر کوئی لحظہ گھانس دین
تو یہ دینا عادت سے معتبر نہین اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ سوم اور علف مین یعنی جنگل کے چرانے مین
اور خود گھانس وغیرہ دینے مین امر اغلب یعنی اکثر معتبر ہے اور پہلا مذہب اشبہ ہے اور اگر چوپائے مالک
کے مال سے گھانس شمار کے قابل زمانے تک کھائین تو سال کا حساب باطل ہو جائیگا اسلیے کہ
اسی سے سائمہ یعنی جنگل مین چرنے والون کے نام سے نکل جائینگے اور یہی حکم ہے کہ جب کوئی
مانع چرنے سے پیش آئے جیسے برف ہے اور مالک انھین گھر مین گھانس دے یا غیر مالک دے
خواہ مالک کے اذن سے خواہ بے اذن جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ سوم چوپایونکو جنگل مین
چھوڑ دینے سے عبارت ہے کہ خود جنگل مین چرتے پھرین اور علف یہ ہے کہ انھین مالک اپنی ملک
سے کھلائے اور اگر منہ مول لیکر انھین چوپایون کو چھوڑ دے اور وہ انھین چرتے پھرین تب بھی معلوفہ
رہینگے اور اگر مزروعہ زمین اُنکے چرنے کے لیے اجارہ کے یا ظالم حاکم کو مباح غیر مملوک مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چرانے کے لیے کچھ دے تو بھی سائمہ رہین گے اور اصح یہی ہے کہ سوم اور علف مین عرف اور عادت معتبر ہے اور ایکدن کے کھلانے سے سال بھر مین بلکہ ایک مہینے کھلانے سے بھی سائمہ سے نہین نکلتے ہین ایسا ہی محشی علیہ الرحمہ نے کہا ہے تیسری شرط حول یعنی سال کا گزرنا ہے اور یہی چوپائے اور چاندی اور سونے مین اور اُن چیزون مین کہ جنہین زکوٰۃ واجب ہے جو نصاب کی حد کو پہونچی ہون معتبر ہے اور مال تجارت اور گھوڑیون وغیرہ مین کہ جنہین زکوٰۃ مستحب ہے اُسکی حد یہ ہے کہ گیارہ مہینے گزر کر بارھوین مہینے کا چاند دیکھا جائے بس بارھوان ہلال دیکھتے ہی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے گو سال کے دن پورے نہوئے ہون تنبیہ اُردو مترجم کہتا ہے کہ بارھوان ہلال دیکھتے ہی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یہان واجب کا لفظ کہنا ناقص ہے اسلیے کہ پہلے مترجم جامع الرضوی اور صاحب شرائع دونون دوسری نظر مین کہ آئے ہین کہ مال تجارت مین دو قول ہین ایک وجوب کا ہے اور دوسرا استحباب کا صحیح ہے اور گھوڑیون مین مستحب ہے اور یہان بھی حول کے بیان مین جنہین واجب ہے انہین پہلے بیان کیا ہے او جنہین مستحب ہے انہین بعد بیان کیا ہے اور واجب مین پورے سال کا گزرنا معتبر جانا ہے او جنہین مستحب ہے انہین بارھوین چاند کے دکھائی دینے کا اعتبار کیا ہے پھر واجب کہنا صاف دونون صاحبون سے نہایت بعید ہے اور اگر یون تاویل کرین کہ یہ وجوب کا اطلاق انہی واجب کے قول پر ہے تو اسمین بھی تین قباحتین ہین ایک یہ کہ وہان اصح استحباب کہ آئے پھر اصح کے خلاف وجوب کہنا صحیح نہین اور دوسری یہ ہے کہ یہان مال تجارت اور گھوڑیون کا ساتھ بیان ہے اور گھوڑیون مین استحباب کے قول کے سوا دوسرا قول وجوب وغیرہ کا ذکر نہین کیا ہے پھر یہ تاویل ٹھیک نہ رہیگی کیونکہ دونون کے حکم کو شامل نرہیگی اور نقض غرض مقصود لازم آئے گی اور تاویل القول بما لا یرضی قائلہ یعنی کسی قول کی تاویل اُس چیز سے کرنا کہ جس سے اُسکا قائل راضی نہو صادق آئیگا اور اگر یہ کہا جائے کہ وجوب کا لفظ فقط مال تجارت سے متعلق ہے تو اسپر ایک یہ لازم آتا ہے کہ غیر اصح کو اصح چھوڑ کر اختیار کرنا ترجیح بلا مرجح ہے اور ترجیح بلا مرجح باطل اور محال ہے دوسرے یہ گھوڑیون کا حکم پھر علیحدہ بیان کرنا تھا پھر چھوڑ دینا تاخیر بیان سے حاجت کے وقت لازم آتی ہے اور کتاب ناتمام رہی جاتی ہے تیسرے اسپر کوئی قرینہ بھی نہین ہے تیسری قباحت قسم تقسیم شے اور قسیم شے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قسم شے ہو جاتا ہے بیان یہ ہے کہ بیان مصنف نے جن چیزون مین واجب ہے انھین اُن چیزون کا کہ جن مین زکوۃ مستحب ہے قسیم یعنی مقابل ٹھہرایا ہے جب اِن مستحب والی چیزون مین بھی زکوۃ واجب ہوئی تو یہ بھی پہلی قسم مین داخل ہو گئین تو قسیم شے یعنی مقابل شے قسم شے ہو گیا اور جب اِن مین زکوۃ واجب ہے تو یہ حقیقت مین اُسی کی قسم سے ہین پھر مقابلے مین لانا تو قسم شے کو قسیم شے بنانا ہے اور یہ دونون محال ہین خلاصہ یہ ہے کہ شرائع مین تجب کی جگہ پر یستحب ہونا ظاہر افہم کے قریب ہے اور عجب نہین کہ اُسے کاتبون نے غلطی بشریت سے تجب لکھدیا ہو اور جامع الرضوی کے مترجم نے تجب پڑھکر واجب ہیشود یعنی واجب ہوتی ہے ترجمہ کردیا ہو اور لوگ پیچھے کا خیال اور معنون کا لحاظ ناشائستگی کے سبب سے رہگیا ہو اور اِس اُردو ترجمہ مین بارھوان ہلال دیکھتے ہی زکوۃ واجب ہوتی ہے اِس عبارت کی جگہ پر یہ عبارت ہونا صحیح ہے بارھوان ہلال دیکھتے ہی زکوۃ دینا مستحب ہوتا ہے اور مترجم صاحب جامع الرضوی نے طرفہ یہ امر کیا ہے کہ پہلی قسم مین جہان جنکی مقدار مین بارہ مہینے کا گزرنا اُن چیزون مین سے کہ جنھین زکوۃ واجب ہے صاحب شرائع نے بیان کیا ہے اور آپ نے وجوب کو چھوڑکر گول گول کر دیا ہے کہ تعجب ہے جیسا یہان گول کیا تھا جہان اعتراض اور استحباب کی جگہ وجوب تھا وہان کیون نہ گول گول کیا اگر وہان گول کرتے تو کچھ عیب چھپ جاتا اور آپ کی مطالب فہمی اور عیب پوشی ظاہر ہوتی اور اِس عاصی نے یہ اظہار محض تحقیق حق کے لیے کیا ہے اور اِس غلطی سے بچنے مین اور بچانے مین حصول ثواب کی امید قوی ہے واللہ اعلم۔ اگر کوئی شرط زکوۃ کی شرطون مین سے سال کے اندر مختل ہو جائیگی تو حول یعنی سال بھی باطل ہو جائیگا جیسے سال کے اندر کسی چیز مین نصاب سے کم ہو جائے اور پھر پورا کرے یا سال کے اندر ایک جنس کو اُسی جنس سے بدلے جیسے گائے کو گائے سے اور بھیڑ کو بھیڑ سے یا گائے کو غیر جنس سے یا بھیڑ کو بکری سے تو صحیح قول پر حول یعنی سال باطل ہو جائیگا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اگر یہ کام زکوۃ کے ساقط کرنے کے لیے کریگا تو زکوۃ ساقط نہوگی اور اگر اور کسی غرض کے لیے کیا ہے تو زکوۃ ساقط ہو جائیگی اور بعضے کہتے ہین کہ مطلق ساقط ہو جائے گی اور یہی اظہر ہے اور بچے ماؤن کے ساتھ نہ گنے جائینگے بلکہ ہر ایک کا حساب سال الگ ہوگا اور اگر سال گزر جا…

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور نصاب سے کچھ تلف اور ضایع ہو جائے بس اگر مالک نے تفریط کی ہوگی تو پوری زکوٰۃ دیگا اور اگر تفریط نہ کی ہوئی تو فریضے سے رسدی حصہ اُسکا کم ہو جائیگا اور اگر سال گزرنے سے پہلے کوئی مسلمان مرتد ہو جائے تو اُسکے مال پر زکوٰۃ واجب نہین بلکہ اُس مال کا تعلق وارثون سے ہو جائیگا اور وقت تعلق سے سال کا حساب کرین گے اور اگر سال کے گزرنے کے بعد مرتد ہو جائے تو اُس مال پر زکوٰۃ واجب ہے اور وارثون کو چاہیے ہے کہ زکوٰۃ ادا کرین اور وہ اگر فطری نہو بلکہ اُسکے ماں باپ دونون کافر ہون اور وہ اسلام مین آگیا ہو اور مرتد ہو جائے کہ اُسے مرتد ملی کہتے ہین تو اُسکے ارتداد سے نصاب منقطع نہوگی اور اُسکے مال پر زکوٰۃ سال کے تمام ہونے کے وقت جب تک کہ مرتد اور اُسکا مال باقی رہیگا واجب رہیگی چوتھی شرط یہ ہے کہ چوپایے باربرداری کے نہون اسلیے کہ بارکش مین زکوٰۃ نہین ہے گو جنگل مین چرتے رہین اور فریضے کا بیان کئی مقصد پر موقوف ہے پہلا مقصد مفروضہ زکوٰۃ اونٹ مین ایک بھیڑ ہے ہر پانچ پیچھے پچیس اونٹون تک اور جب ایک اونٹ بڑھجائے اور چھبیس[26] اونٹ ہو جائین تو اُنمین ایک بنت مخاض واجب ہے پھر اگر دس[10] بڑھین اور چھتیس[36] ہو جائین تو اُنمین بنت لبون واجب ہے پھر اگر دس زیادہ ہون یعنی چھیالیس[46] ہو جائین تو اُنمین زکوٰۃ ایک حقہ واجب ہے پھر جب اُسپر پندرہ[15] سوا ہون اور مجموع اکسٹھ[61] ہو جائین تو زکوٰۃ مین ایک جذعہ دینا واجب ہے اور جب اُسپر پندرہ اور بڑھین تو دو حقے زکوٰۃ مین واجب ہین اور جسوقت ایکسے اکیس[121] پر پہونچین تو اگلی ایک نصاب مطروح ہو جائیگی اور ہر پچاس[50] مین ایک حقہ اور ہر چالیس[40] مین ایک بنت لبون زکوٰۃ مین دینا واجب ہے یعنی چاہے پچاس پچاس حساب کرے اور ہر پچاس پر جو زکوٰۃ مقرر ہے وہ دے اور چاہے چالیس چالیس حساب کرے اور ہر چالیس پر جو زکوٰۃ مقرر ہے وہ دے اور اگر کسی عدد مین ان دو نصابون مین سے ہر ایک کا فرض ممکن ہو تو مالک مختار ہے کہ جسے چاہے نکالے اور تیس[30] گائے مین ایک تبیع یا تبیعہ ہے اور چالیس مین مسنہ ہے دوسرا مقصد بدلون زکوٰۃ جسپر بنت مخاض واجب ہو اور وہ اُسکے پاس نہو کر بے تو کافی ہے اُسے ابن لبون مذکر دے اگر وہ بھی اُسکے پاس نہو تو مختار ہے کہ ان دونون مین سے جسے چاہے اُسے واجب ادا کرنے کے لیے مول لیلے اور جسپر کہ سن دار اونٹ واجب ہو اور اُسکے پاس اُس سن کا نہو اور اُس سے ایک درجہ سن مین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اعلیٰ اُسکے پاس ہو تو وہی مستحق کو دیدے اور اُس سے دو بھیڑین یا بیس درہم لے لے اور اگر اُسکے پاس ایک درجہ سن مین پست ہو تو وہی اُسے دیدے اور دو بھیڑین یا بیس درہم اور اُسے دے اور بھیڑین دینے مین یا درم دینے مین مالک کو اختیار ہے نہ عامل زکوٰۃ کو کہ وہ امام علیہ السلام کی طرف سے زکوٰۃ جمع کرتا ہے خواہ قیمت بھیڑون کی بازار مین درہمون کے برابر ہو خواہ زیادہ خواہ کم ہو اور اگر سن کا تفاوت ایک درجہ سے زیادہ ہو تو تقدیر شرعی دونی نہوگی اور بنابر اظہر کے بازار کی قیمت کی طرف رجوع کیجائیگی اور یہی حکم ہے جذع سے زیادہ سنون کے اونٹون مین جیسے ثنی اور بازل مین کہ تفاوت بازار کی قیمت کے موافق محسوب ہوگا اور اونٹون کے سوا گاے کے سن مین تفاوت بازار کی قیمت کے موافق معتبر ہے تفسیر اسنان مذکورہ جانورون کے سنون مین بنت مخاض وہ اونٹنی ہے کہ ایکسال پورا کرکے دوسرے سال مین داخل ہوئی ہو یعنی پیٹ والی کی بچی اس لیے کہ جب بچہ ایک برس کا ہو کر دوسرے برس مین پانون رکھتا ہے تب مان گابھن ہوتی ہے اور بنت لبون وہ اونٹنی ہے کہ دو برس بھر کر تیسرے برس مین پانون رکھے یعنی اُسکی مان جن کر دودھ دیتی ہوگی اور حقہ جے کے زیر سے وہ اونٹنی ہے کہ تین برس بھر کر چوتھی مین داخل ہوئی ہو یعنی گابھن ہونے کے قابل ہے اور جذعہ وہ اونٹنی ہے کہ چار برس بھر کر پانچوین مین پانون ڈالا ہو اور یہ زکوٰۃ مین دیے جانے والے اونٹون مین اعلیٰ سن کی ہے اور تبیع وہ گائے ہے جو پوری ایکسال کی ہو اور تبیع سے نامزد ہونے کی یا وجہ ہے کہ اُسکے سینگ کانون کے تابع ہوتے ہین اور یا یہ وجہ ہے کہ اپنی مان کے پیچھے چرنے مین رہتی ہے اور مسنہ وہ گائے ہے کہ دو سال بھر کر تیسرے مین داخل ہوئی ہو اور جائز ہے کہ غیر جنس مفروض سے زکوٰۃ بازار کی قیمت کے موافق نکالین اور اگر عین مال سے نکالین تو بہتر ہے اور یہی حکم اور باقی بھیڑون کی جنس مین ہے کہ جو بھیڑ کہ وجہ زکوٰۃ مین لیجاتی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ کم سے کم جذع بھیڑ کی قسم سے ہوگی اور جذع وہ بھیڑ ہے کہ سات مہینے پورے کرکے آٹھوین مین داخل ہوئی ہو اور ثنی وہ بکری ہے جو دوسرے سال مین داخل ہوئی ہو اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ جسے بھیڑ بکری کہتے ہون اور مذہب اول اظہر ہے اور زکوٰۃ مین نہ تو بیمار لین گے نہ بڈھی اور عیب دار اور بے عیب بکریون کے بدلنے مین عامل یعنی زکوٰۃ جمع کرنے والے کو اختیار نہین کہ جسے چاہے لیلے بلکہ مالک مختار ہے کہ جسے چاہے نکالے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِس شرط سے کہ وہ واجب کو ادا کرے پس اگر عامل مین اور مالک مین تنازع پیش آئے تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ قرعہ سے انفصال کرین جیسے بکریون مین تنازع پڑے تو اُنھین دو حصے کر کے قرعہ ڈالین کہ اِس حصے سے لین یا اُس حصے سے بس جس سے لینے کو قرعہ نکلے اگر فریضے کے موافق ہے تو وہی دیدے اور اگر زیادہ ہو تو پھر دو حصے کر کے قرعہ ڈالین یہانتک کہ واجب بھر کی مقدار رہجائے اور اُسے دیدے لیکن صحیح یہی ہے کہ مالک مختار ہے لیکن لواحق وہ قویہ ہین کہ زکوٰۃ عین مال مین واجب ہے کہ اُسی مال سے نکالی جائے نہ یہ کہ مالک کے ذمّے پر ہے بس اگر مالک مستحق تک پہونچانے پر قادر ہو اور نہ نکالے تو اُسنے تفریط کی اور اگر مال تلف ہو جائیگا تو اُسکا تاوان اُسکے ذمّے ہے اور یہی حکم تاوان دینے کا ہے اگر قادر ہو وجہ زکوٰۃ کو عامل زکوٰۃ تک یا امامؑ کے پاس پہونچانے پر اور نہ پہونچائے تو تاوان کا ذمہ دار ہے اور اگر جورو کے مہر مین قدر نصاب رکھنے والی چیز دیدے اور اُس مال کو اُس عورت کے قبضے مین ایکسال گزر جائے اور اُس عورت کو ہم بستر ہونے کے پہلے اور سال گزرنے کے بعد طلاق دیدے اِس صورت مین آدھا مہر شوہر کا مال ہے کہ وہ پورا اُسے دینا چاہیے اور عورت پر فقیرون کا حق ہے اسلیے کہ پورے سال مین مالک عورت رہی اور اگر اُس عورت کی تفریط سے نصف مال مہر کا تلف ہو جائے سال گزرنے کے بعد تو عامل زکوٰۃ کو پہونچتا ہے کہ حق زکوٰۃ موجود آدھے سے لیلے اور شوہر اُس عورت سے جتنا آدھے سے کم ہو بھر لے اسلیے کہ وہ عورت شوہر کے حصے کی ضامن ہے اور اگر کسیکے پاس نصاب بھر کا کوئی مال ہو اور اُسپر کئی سال گزر جائین اور زکوٰۃ ہر سال دوسرے مال کی دیا کیا ہے تو اُسپر زکوٰۃ مکرر ہو جائیگی اور اگر دوسرے مال سے زکوٰۃ نہین نکالی ہے تو اُسپر ایک سال کی زکوٰۃ واجب ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ پہلے سال مین قدر فریضہ عین مال سے نکالنا چاہیے اور وہ مستحق کا حق ہے تو باقی سالون مین مالک بے نصاب کا مالک رہا ہے اور اُسمین زکوٰۃ نہین کیونکہ جب نصاب والے مال سے حق مستحق کا نکل گیا تو مال بے نصاب رہ گیا اور اُسمین زکوٰۃ نہین اُردو مترجم کہتا ہے کہ زکوٰۃ کے مکرر ہونیکا سبب یہ ہے کہ جسوقت مین مالک نے دوسرے مال سے زکوٰۃ نکالی تو ہر سال مین وہ نصاب کا مالک رہا کیا اِس سبب سے اُسپر زکوٰۃ مکرر ہوگی کیونکہ نصاب بھر کے مال کا مالک رہا اور مال سے زکوٰۃ کے ہر سال نہ نکالنے مین زکوٰۃ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک ہی سال کی رہی مگر مستحق کا حق بوجہ روکے رہنے کا گناہ عائد ہوا اور اگر اُسکے پاس مال نصاب سے زیادہ ہو تو فریضہ نصاب میں ہے اور مال زائد سے زکوۃ محسوب ہوگی اور اسیطرح دوسرے سال اور تیسرے سال میں یہانتک کہ مال نصاب سے کم رہجائیگا اور زکوۃ ساقط ہوجائیگی پس کسی کے پاس چھبیس ۲۶ اونٹ ہوں کہ اُسپر دو برس گزریں تو اُسپر پہلے سال کی بابت ایک بنت مخاض واجب ہوگی اور دوسرے سال کی بابت پانچ مینڈھے اسلیے کہ دوسرے سال میں پچیس ۲۵ اونٹوں کا مالک ہے اور پانچ مینڈھے اُسکا فریضہ ہے تیسرے سال میں پانچ مینڈھوں کے کم ہونے سے نصاب بیس ۲۰ اونٹ کی رہ گئی کہ چار مینڈھے اُسکا فریضہ ہیں اور بھیڑ بکری تو عین ایک جنس ہے اگر آدھی نصاب بھیڑیں اور آدھی نصاب بکریاں ہوں تو سب نصاب بکریوں کی ہے اسی طرح پر گائے بھینس عربی اونٹ خراسانی اونٹ ایک جنس سے ہیں اور سب پر زکوۃ واجب ہے اور مالک مختار ہے چاہے جس جنس سے زکوۃ نکالے اور اگر مالک کہے کہ ابھی سال پورا نہیں ہوا یا میں نے زکوۃ دیدی تو اُسکا قول مقبول ہوگا گواہ نہ مانگیں گے اور قسم بھی نہ دینگے اور اگر دو گواہ گواہی دیں کہ یہ جھوٹ کہتا ہے تو اُنکی گواہی قبول کرینگے یعنی اس بات میں گواہوں کی گواہی قبول کریں گے کہ جیسے مالک کہے کہ ابھی سال پورا نہیں ہوا اور گواہ گواہی دیں کہ سال پورا ہوچکا ہے یا مالک کہے کہ میں زکوۃ دیچکا اور گواہ گواہی دیں کہ جھوٹ ہے ابھی زکوۃ نہیں دی وہ اُسکے پاس موجود ہے اس صورت میں گواہوں کی گواہی مقبول ہوگی کیونکہ گواہی اثبات میں ہے متعلق نفی میں نہیں اسلیے کہ صرف نفی میں گواہی قبول نہیں ہے اگر مالک کا مال متفرق ہو تو اُسے پہونچتا ہے کہ جس مال سے چاہے زکوۃ نکالے اور جو چیز کہ زکوۃ میں واجب ہے اگر وہ بیمار ہو تو اُسکا قبول کرنا عامل پر واجب نہیں فریضہ کی قیمت کے موافق اَور میں سے لے لے اور اگر سب جانور بیمار ہوں تو مالک کو اس بات کی تکلیف نہ دینگے کہ تندرست مول لیکر دے اور فریضہ زکوۃ میں پندرہ ۱۵ دن سے کم کی جنی بکری نہ لیجائیگی اور بعضوں نے کہا ہے کہ پچاس ۵۰ دن تک کی جنی بکری نہ لیجائیگی اور اسی طرح سے اُس بکری بھیڑ کو زکوۃ میں نہ مانگیں گے کہ جسے مالک نے کھانے کے لیے موٹا کیا ہے اور نہ وہ بکرا لیں گے کہ جو بکریوں کے گابھن کرنے کیلیے رہتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور مالک کو جائز ہے کہ اُس شہر کے سوا اور مقاموں کی بکریوں سے دے گو قیمت مین بھی کم ہوں خواہ بھیڑ بکرا دے خواہ بھیڑ بکری اسلیے کہ نر مادہ دونوں کو گوسفند کہتے ہین **قول** چاندی سونے کی زکوۃ مین سونے مین زکوۃ نہین یہانتک کہ مقدار بیس دینار سکہ کو تول مین کہ ہر ایک مثقال بھر کی ہوتی ہے پہونچے تو دس قیراط زکوۃ واجب ہے پھر زائد مین کچھ نہین یہانتک کہ زیادتی چار دینار پر پہونچے کہ جسکے چار مثقال ہوئے تو اُسمین دو قیراط سونا اور دینا واجب ہوگا اور اگر بیس مثقال سونے سے کم ہوگا تو زکوۃ اُسمین کچھ نہین اور اسیطرح پر کچھ زکوۃ نہین اُس زیادتی پر جو بیس سے بڑھے اور چوبیس تک نہ پہونچے اور یہ عفو یعنی معاف ہے اور جو بیس تک پہونچنے مین پہلے دس قیراط پر دو قیراط اور بڑھین گے پھر جو زیادتی چار دینار کی ہوگی اُسمین دو قیراط ہونگے اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ سونے مین زکوۃ نہین جبتک کہ مقدار چالیس دینار پر نہ پہونچے اور جب مقدار چالیس دینار پر پہونچے تو اُسمین ایک دینار ہے اور پہلا قول اشہر ہے اور چاندی مین زکوۃ نہین ہے جب تک کہ مقدار دو سَے درہم تک نہ پہونچے اور جب دو سَے پر پہونچے تو اُسمین پانچ درہم ہے بعد اسکے جب زیادتی چالیس درہم پر پہونچے تو اُسمین ایک درہم اور بڑھیگا اور پہلی نصاب کے بعد چالیس سے کم کی زیادتی مین کچھ زکوۃ نہین جسطرح پر کہ دو سے سے کم مین کچھ زکوۃ نہین اور ہر درہم چھ دانق کا تولا ہے اور ہر دانق درمیانی جَو کے آٹھ دانے بھر ہے اور دس درہم کی مقدار سات مثقال کی ہوتی ہے بس مثقال کا وزن ایک درہم اور درہم کے تین سبع یعنی تین ساتوین حصے ہین اور سونے چاندی مین زکوۃ واجب ہونے کی شرطون مین سے یہ ہے کہ معاملے کے سکے سے مضروب مسکوک ہون دینار درہم اشرفی روپیہ کہتے ہون خواہ وہ سکہ رائج یعنی چلتا ہو یا نہو اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ اگر معاملے مین سونے چاندی کے ٹکڑے چلتے ہون تو اُنمین زکوۃ نہین جبتک کہ مسکوک نہون اور شرط حولان حول یعنی نصاب موجود رہنے پر سال کا گزرنا ہے بس اگر سال کے اثنا مین نصاب کم ہوجائے یا ایک جنس اپنی جنس یا غیر جنس سے بدلے تو زکوۃ کچھ نہین اسی طرح پر ہے اگر سال کے اندر اُس مال مین تصرف سے منع کردیا جائے خواہ وہ منع رہن اور وقف کی طرح کی شرعی ہو خواہ غصب کی طرح کی قہری ہو تو اس صورت مین بھی زکوۃ نہین ہے اور زیور اور آلات مین زکوۃ نہین خواہ اُنکا استعمال حلال ہو جیسے عورتون کے لیے کنگن اور مردون کے لیے تلوار کا ساز ہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خواہ حرام ہو جیسے مردون کی پازیب اور عورتون کے لیے ٹپکا اور چاندی سونے کے برتن کھانے پینے
کے اور کھاونے ہین اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ اِن چیزون مین زکوٰۃ سنت ہے اور اسی طرح جو
تھکیون مین اور نکڑون مین چاندی سونے کے زکوٰۃ نہین اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ اگر یہ کام
زکوٰۃ سے بچا دے کے لیے کیا ہو تو انہین بھی زکوٰۃ واجب ہے گو سال کے گزرنے سے پہلے یہ امر
واقع ہوا ہو اور اس صورت مین زکوٰۃ کا استحباب اشبہ ہے اور اگر درہمون کو اور دینارون کو سال
گزرنے سے پہلے زیور یا تھکیہ بنالین تو زکوٰۃ اجماع سے ساقط ہو جائیگی ور احکام زکوٰۃ کے کئی مسئلے
ہین پہلا مسئلہ اگر کچھ سونا چاندی جید اور نرم ہو تو زکوٰۃ کے وجوب مین تفاوت نکرین گے
بلکہ دونون جید اور نرم ایک ہی جنس ہین زکوٰۃ کا حساب دونون کو ملا کر ہو گا اگر مستحق کا حق نیت
جانکر کھرین سے دے تو بہتر ہے اور نہین تو مالک کو پہونچتا ہے کہ ہر جنس مین سے حصہ
دے تو بہتر ہے دوسرا مسئلہ کھوٹے درہم اور روپیہ مین زکوٰۃ نہین یہانتک کہ میل کی مقدار
نکالکر نصاب کی حد کو نہ پہونچین اور جب خالص نصاب کی حد کو پہونچین تو کھرے سکے بدلے زکوٰۃ
مین کھوٹے دینا جائز نہین تیسرا مسئلہ جسکے کھوٹے درہم روپیہ ہون بس اگر انہین کی چاندی کی
مقدار رگھلجائے اور وہ حد نصاب کو پہونچے تو انکی زکوٰۃ مین کھری چاندی دینا ضرور ہے
اور اُس مجموع مین سے بھی دے سکتا ہے اور اگر مقدار معلوم نہو اور احتیاطاً سب کی زکوٰۃ مین کھری
دے تو جائز ہے اور اگر مالک زکوٰۃ ادا کرنے کو میل نہ معلوم ہونے کے حیلہ سے روکے
تو اُسے اُن درہمون اور دینارونکے صاف کرنیکی تکلیف دیجائیگی تاکہ زکوٰۃ واجب کی مقدار معلوم
ہو جائے چوتھا مسئلہ اگر قرضدار قرضے کے مال کو سال بھر بجنسہ رکھ چھوڑے تو اُسپر اُسکی
زکوٰۃ واجب ہوگی نہ قرض دینے والے پر اسلیے کہ اُسکی ملک سے نکل چکا ہے اور اگر قرض
لینے والا یہ شرط کرلے کہ زکوٰۃ اس مال کی قرض دینے والا دے تو بعضے فقہانے کہا ہے
کہ یہ شرط لازم ہو جائیگی اور بعضون نے کہا ہے کہ لازم نہوگی اور یہی اشبہ ہے پانچوان مسئلہ
جو زمین مین کچھ مال دفن کرے اور گاڑنے کی جگہ بھولجائے یا کچھ مال کا وارث ہوا ہو کہ وہ
اُسکے قبض و تصرف مین نہ پہونچا ہو اور اُسپر کئی سال گزر جائین اور بعد اُسکے ہاتھ آئے تو اُسے
ایک سال کی زکوٰۃ دینا چاہیے چھٹا مسئلہ جب کوئی کچھ مال اپنے عیال کے خرچ کے لیے رکھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ وہ خرچ مین آتا ہے تو اُسکی زکوٰۃ مالک کے غائب ہونے کی صورت مین ساقط ہوگی اور رجوع دگی مین واجب ہوگی اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ دونون صورتون مین واجب ہے اور پہلا قول مروی ہے ساتوان مسئلہ زکوٰۃ کی جنس مین زکوٰۃ واجب نہین ہوتی جب تک وہ جنس اپنی قدر نصاب کو نہین پہونچ لیتی بس اگر ہر ایک جنس نصاب سے کم ہو یا بعض جنس کم ہو تو دوسری جنس کو ملا کر زکوٰۃ کا حساب نہ کیا جائیگا **قول** غلّون کی زکوٰۃ کے بیان مین اور نظر غلے کی جنس مین اور شرط زکوٰۃ مین اور لواحق زکوٰۃ مین **پہلی نظر** غلے کی جنس مین زمین کی ہر پیداوار مین زکوٰۃ واجب نہین مگر چار جنسون مین گیہون جو چھوارے منقّے ہین لیکن انکے سوا مین جو اُلتی پلتی مین سنت ہے جیسے چینہ چانول مونگ سلت علس ہے اور سلت بعضے فقہا کے قول پر جو کی قسم سے ہے اور علس گیہون کی قسم سے ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ زکوٰۃ کے وجوب مین سلت جو کی طرح اور علس گیہون کی طرح ہے اور اشبہ پہلا قول ہے اس لیے کہ عرف مین انھین جو اور گیہون نہین کہتے ہین اور شہید ثانی شیخ زین الدین علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ ان دونون مین بھی زکوٰۃ کا واجب ہونا صحیح ہے اسلیے کہ اہل لغت نے تصریح کردی ہے کہ دونون بھی جو اور گیہون کی جنس سے ہین غلے کی زکوٰۃ کی شرط پہلی شرط نصاب ہے اور نصاب غلے مین پانچ وسق ہین اور ہر وسق ساٹھ صاع کا ہے اور ہر صاع عراقی نو رطل اور مدنی چھ رطل کا اور مد وزن سے چار رطل کا ہے اور ہر رطل ایکسو اکیس ٹکّے کا ہے جو ایکسو تیس درہم کے برابر ہے (?) نو رطل بٹون سے چھٹانک کم تین پاؤ کا ہوتا ہے اور رطل سے سوا رطل کا ہے بس نصاب دو ہزار سات سو رطل عراقی ہے اور انگریزی سیر جو لکھنؤ مین جاری ہے اُس سے نصاب کی مقدار تین من تین پاؤ ہے اور جو اس سے کم ہے اُسمین زکوٰۃ نہین اور جو اس سے زیادہ ہے اُسمین زکوٰۃ ہے گو کم ہو اور جنس وجہ سے کہ زکوٰۃ تعلق رکھتی ہے وہ جنسون مین یہ ہے کہ اُسے گیہون جو چھوارے منقّے کہ سکین اور بعضون نے کہا ہے کہ جب چھوارے سرخ یا زرد ہون یا کوئی انگور کی ٹٹی پر بندھے اور پہلا قول اشبہ ہے اور زکوٰۃ نکالنے کا وقت غلے مین اُسکے صاف کرنے کے بعد ہے اور چھوارے منقّے مین توڑنے کے بعد ہے اور ان چارون غلّون مین زکوٰۃ واجب نہین مگر جبکہ کھیتی کرنے سے ملک مین آئین اور واجب نہین ہوتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مول لینے سے اور کسی کے دے ڈالنے سے اور اس حاصل زراعت مین زکوٰۃ ایک ہی مرتبہ ہے
گو اسکے بعد برسون رہے اور بادشاہی خراج اور سارے مصارف زراعت کے وضع کرنیکے
بعد باقی مین بنا بر اظہر کے نصاب کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے لواحق زکوٰۃ اور اُسمین
کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جس کھیت کی آبپاشی بہتے پانی سے یا گڈھون سے یا مینہ سے ہو اُسمین
زکوٰۃ عشر یعنی دسوان حصہ ہے اور جس زراعت مین رہٹ سے آدمی اور اونٹ وغیرہ پہنچائی
کرین اُسمین نصف عشر یعنی بیسوان حصہ زکوٰۃ ہے اور جسمین دونون امرون سے سینچائی ہو اُسمین
دیکھین گے کہ اِن دونون مین سے کونسا طریق اغلب اکثری ہے تو اُسی کے حکم کے موافق زکوٰۃ
ہوگی اور اگر برابر ہونگے تو حاصل کو نصف کرینگے ایک مین سے دسوان حصہ اور دوسرے سے بیسوان
حصہ لینگے دوسرا مسئلہ جس کسی پاس چھوارے کے درخت اور کھیت کئی شہرون مین ہون کہ ایک
دوسرے سے دور ہو اور بعضے پہلے پھلتے ہون اور بعضے اُسکے بعد تو سارے حاصل کو حساب مین
جوڑینگے اور اُنکا حکم ایک مکان کے میوے کا ہے بس جو کہ پہلے تیار ہو اور نصاب کی حد پر پہونچے
اُسمین سے زکوٰۃ لین گے اور اُسکے بعد باقی کے حاصل سے لین گے خواہ کم ہو خواہ بہت اور جو پہلے پکے
وہ حد نصاب کو نہ پہونچے تو انتظار کرینگے نصاب کے پورے کرنیوالے کے پھلنے کا خواہ سب ایک ہی دفعہ
شگوفہ لائین یا ایک ہی دفعہ پکین خواہ دونون امر مختلف ہون تیسرا مسئلہ جس شخص کے پاس خرمے
کے دو درخت ہون کہ ایک سال مین ایک دفعہ اور دوسرا سال مین دو مرتبے پھلتا ہو تو بعضے
فقہانے کہا ہے کہ اِس دوسرے درخت کے میوے کو پہلے سے نہ ملائین گے اسلیے کہ یہ دو سال
کے میوے کے حکم مین ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ حساب مین ملا لیے جاینگے اور یہی قول اظہر ہے
چوتھا مسئلہ تر چھوارے سوکھون کے بدل اور تر انگور منقون کے عوض زکوٰۃ مین دینا کافی نہین
اگر اُنہین عامل لیگا اور سکھائیگا تو جو کم ہوگا وہ مالک سے بھر لیگا پانچوان مسئلہ جبکہ مالک مر جائے
اور اُسکے ذمے قرضہ ہو اور اُسکے مرنے کے بعد میوے پکے اور نصاب کی حد کو پہونچے تو اِس صورت مین
اگر میت کا قرضہ سارے ترکہ کے برابر کا ہو تو وارث پر زکوٰۃ واجب نہین اسلیے کہ مال قرضخواہون کا
ہے اور اگر قرضے کی ادا کے بعد نصاب بھر باقی رہے تو اُسمین بھی زکوٰۃ نہین اِسلیے کہ مُردے کے
مال کے حکم مین ہے کہ ادائے دین کے بعد وارث سے تعلق رکھتا ہے جامع الرضوی کے مترجم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہتے ہین کہ مرنے کے ساتھ ہی وارثون کے حق نے ترکے سے تعلق نہین کیا بلکہ ادائے دین پر موقوف ہے نہین تو زکوٰۃ وارثون پر ہوتی اسلیے کہ اُنکی مِلک مین زکوٰۃ کی حد پر پہونچا ہے۔ اور اگر مالک کی زندگی مین خرمے ہو جائین اور پھر مرجائے تو زکوٰۃ واجب ہے گو اُسکا قرض ترکے بھر کو گھیرے ہو اور اگر ترکہ قرض سے اور زکوٰۃ سے کم ہو تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ مستحقون مین اور قرضخواہون مین رسدی تقسیم ہوگی اور بعضون نے کہا ہے کہ زکوٰۃ مقدم ہے پورا حق مستحقون کا دیدینا چاہیے اور نقصان قرضخواہون پر ڈالنا چاہیے اسلیے کہ مالک کی زندگی مین زکوٰۃ نے عین مال سے تعلق کیا ہے اور دین نے تعلق اُسکے مال سے اُسکے مرنے کے بعد کیا ہے اور یہ قول اقوی ہے۔

چھٹا مسئلہ جو خرمے کے درخت کا مالک اِس سے پہلے ہو جائے کہ اُسکا میوہ ایسی حد پر پہونچے کہ جس مین آفت کا ڈر ہے تو زکوٰۃ اُسی پر ہے اِسلیے کہ اُسی کی مِلک مین پھلا ہے اور پکا ہے اور جو مول لے میوہ آفت کے ڈر کے بچانے سے پہلے اس طریق سے کہ وہ صحیح ہو جیسا کہ کتاب البیع مین آئیگا کہ جتنے مقامون مین ایسی بیع صحیح ہے اور اُسکے بعد زکوٰۃ کی حد پر پہونچے تو خریدار پر زکوٰۃ نکالنا واجب ہے اور اگر پکنے کے بعد مول لے تو زکوٰۃ بیچنے والے پر ہے اور بہتر یہی ہے کہ خرمے مین زکوٰۃ کا مدار تر کہنے پر ہے نہ بسر یعنی کچے چھوارون پر ہے بس اگر بیچنے والے کی مِلک مین تمر ہو جائے تو زکوٰۃ اُسپر ہے اور اگر خریدار کی مِلک مین ہو تو زکوٰۃ اُسپہ ہی پھر اس صورت مین زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے آفت کا ڈر ہونا کافی نہین ساتوان مسئلہ جو پیداوار زمین کی ایسی ہے کہ جسمین زکوٰۃ مستحب ہے وہ چارون جنسون کے حکم مین نصاب کی مقدار مین اور کیفیت و قدر حق مستحق مین اور آبپاشی کے اعتبار مین اور شرائط مین ہے قول مال تجارت مین اور نظر مال اور شروط مین ہے پہلی نظر مال تجارت وہ ہے جو معاوضے کے عقد سے مملوک ہوتا ہے یعنی کسی چیز کے عوض مین لیتے ہین اور اُس معاوضے سے نفع حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے بس اگر مال میراث سے یا ہبہ سے کسی کیطرف منتقل ہو تو زکوٰۃ اُسپر نہین ہے اِسی طرح اگر مالک اُس مال کو حفظ کے اور جمع رکھنے کے قصد سے لے تو بھی زکوٰۃ نہین اور اِسی طرح زکوٰۃ نہین ہے کہ تجارت کے لیے خریدے پھر جمع کرنے کا ارادہ رکھ چھوڑنے کا قصد کرے شروط بس تین شرطین ہین پہلی شرط مال تجارت کی قیمت نصاب کی حد پر ہو اور وہ مقدار سال بھر موجود بھی رہے بس سال کے اندر نصاب سے قیمت اگر کم ہو جائے گو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک ہی دن کو ہو تو زکوٰۃ کا استحباب جاتا رہتا ہے پس اگر اُس مال پر ایک مدت گزر جائے کہ وہ دیا ہی اُسکی لاگت سے رہے اور دوسری مدت مین اُسکی قیمت بڑھے تو اِس صورت مین اصل مال کے سال کا حساب مول لینے کے وقت سے اور زیادتی کے سال کی ابتدا زیادتی کے ظہور کے وقت سے ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ مال لاگت پر یا زیادہ پر مانگا جائے اگر سال بھر مین لاگت سے کم اُسکی خریداری ہو گو ایک ہی حبہ کا نقصان ہو تو زکوٰۃ اُسپر مستحب نہین اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ جب مال تجارت پر کئی سال گزر جائین کہ خریدار اُسے نقصان سے مانگتے ہون تو ایکسال کی استحباب سے دیدے تیسری شرط سال کا گزرنا ضرور ہے اور نصاب بھر اول سال سے آخر تک رہنا پس اگر کم ہو لاگت نصاب سے یا اُس مال کے رکھ چھوڑنے کا اور نہ بیچنے کا قصد ہو تو سال کا حساب منقطع ہو جائیگا اِس معنی سے کہ اگر بعد اِسکے پونجی حد نصاب پر پہونچ جائے یا رکھ چھوڑنے کا قصد بیچنے سے مبدل ہو جائیگا تو اُسوقت سے نیا حساب سال کا شروع ہوگا اور اگر کسی کے پاس کوئی نصاب بھر کا مال ہو اور سال کے اندر اُسے وہ دوسرے مال سے تجارت کے لیے بدل لے تو بعضون نے کہا ہے کہ اِسکے سال کا حساب اصل مال کی ابتدا سے ہے اور اشبہ یہ ہے کہ معاوضے کے وقت سے سال کا حساب نئے سر سے کرنا چاہیے اور اصل کے حساب کو چھوڑ دینا چاہیے اور اگر پونجی نصاب سے کم ہو اور اُسکے بعد نصاب کی حد کو پہونچے یا اُسپر بڑھے تو اُسیوقت سے سال کا حساب ہوگا لیکن احکام مین تو کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ زکوٰۃ مال تجارت مال کی قیمت سے تعلق رکھتی ہے عین مال سے تعلق نہین رکھتی ہے اس معنی سے کہ سال کے بعد اُسکا بیچنا بے مستحقون کے حق کے دیے اچھا ہو اور نہین تو فقیر کے مال کی بیع لازم آئیگی اور تخمین اُسکی درہم اور دینار اور روپیہ اشرفی سے کرلین گے تا معلوم ہو جائے کہ حد نصاب کو پہونچا ہے یا نہین تفریع جبکہ مال چاندی سونے مین ایک لقد سے نصاب کی حد کو پہونچے نہ دوسرے سے بلکہ تو زکوٰۃ مستحب اُس سے تعلق کریگی اِسلیے کہ نصاب کا نام اُسپر اطلاق پاتا ہے دوسرا مسئلہ جو کسی نصاب کا تجارت کیلیے اُس مال مین سے کہ جسمین زکوٰۃ واجب ہے مالک ہو جیسے چالیس بکریان اور تیس گائین ہین اور سال بھر اُسکے پاس رہین تو اِس صورت مین مال کی واجب زکوٰۃ دے اور سنتی زکوٰۃ مال تجارت والی ساقط ہے اور دونون زکاتین نہین ہین اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعض فقہا نے کہا ہے کہ دونوں زکاتیں ہیں ایک واجبی دوسری سنتی اور یہ قول مال تجارت کی زکوۃ کے واجب جاننے پر مشکل پڑتا ہے جیسا کہ بعض فقہا نے کہا ہے اسلئے کہ ایک مال میں دو زکاتیں واجب نہیں ہوتیں تیسرا مسئلہ اگر چالیس چوپائے چرائی کے تجارت کو اور چالیس چرائی کے چوپایوں سے سال کے اندر بدلے تو اس صورت میں مال کی واجبی زکوۃ اور سنتی زکوۃ دونوں ساقط ہیں اور معاوضہ کے وقت سے نئے سرے سے سال کا حساب ہوگا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اگر سال گزریگا تو مال کی واجب زکوۃ ثابت ہوگی نہ تجارت کی سنتی گو سال کے اندر مبادلہ ہوا ہو اسلئے کہ عین مال کا اختلاف زکوۃ کے وجوب کا مانع نہیں جس صورت میں کہ پورے سال بھر مالک وہی نصاب رکھے اور پہلا قول اشبہ ہے چوتھا مسئلہ جبکہ مال مضاربت میں نفع ظاہر ہو تو پونجی کی زکوۃ صاحب مال پر ہے اور نفع کی زکوۃ مالک میں اور مضارب میں ہے اور حصہ مالک کو پونجی کے ساتھ ملا کر زکوۃ نکالیں گے خواہ کم ہو خواہ زیادہ ہو اسلئے کہ اُسی کی پونجی نصاب ہے اور مستحب نہیں ہے زکوۃ مضارب کے حصے میں مگر جبکہ نصاب بھی ہو اس صورت میں زکوۃ کا نکالنا آیا سارے مال کے نقد ہونے سے پہلے ہے یا نہیں بعضوں نے کہا ہے نہیں اسلئے کہ یہ نفع پونجی کا نگہبان ہے شاید نقد ہونے کے وقت تک کمی پڑے اور مالک کا نقصان ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہاں نقد ہونے سے پہلے نکالنا چاہیے اسلئے کہ فقرا کے استحقاق نے اِس سے تعلق کیا ہے اور اسے پونجی کی نگہبانی سے خارج کر دیا ہے اور مستحق کا حق ہو گیا ہے اور یہی اشبہ ہے پانچواں مسئلہ مالک کا مقروض ہونا مانع نہیں زکوۃ تجارت اور زکوۃ مال کا مانع نہیں گو یا مالک کے پاس قرضہ ادا کرنے کو اُس مال کے سوا نہ ہو اسلئے کہ تعلق زکوۃ کا عین مال سے ہوتا ہے اور اُسی مال میں مستحق کا حق ثابت ہوتا ہے پھر اس فصل میں دو مسئلے ملحق ہوتے ہیں پہلا مسئلہ عقار یعنی ملک دکان اور حمام اور کاروانسرا وغیرہ کو کہ جو منفعت کیلیے مول لیتے ہیں اُسکے حاصل میں سے زکوۃ نکالنا مستحب ہے گو نصاب سے بھی کم ہو بلکہ چالیسواں حصہ دینگے گو ایک درہم بھی ہو اور اگر نصاب کی حد پر پہونچے اور سال گزرے تو زکوۃ دینا واجب ہے اور کپڑے اور گھر اور سامان خانہ داری اور راہ ستا میں جو جمع کرنے کے لیے رکھا تھا اُنمیں زکوۃ سنت نہیں ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ صاحب مدارک نے عقار کی تفسیر میں دکانیں اور حمام اور کاروانسرا اور مثل انکے بیان کیے ہیں
اور لغت میں پانی اور زمین کے معنوں میں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ لغوی معنی مراد نہیں اسلیے کہ زمین
اور پانی کا حاصل غلہ ہے یا ترکاریاں وغیرہ ہیں اور انہیں مطلق زکوٰۃ کے استحباب کا حکم نہیں بلکہ بعض
واجب اور بعضوں میں مستحب ہے اور انہیں نصاب کی شرط معتبر ہے اور دکانوں وغیرہ کے حاصل میں
معتبر نہیں اردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے لکھا ہے کہ صاحب تذکرہ کہتے ہیں کہ انمیں عموم
نہ نصاب کا اعتبار ہے نہ سال گزرنا معتبر ہے اور شہید علیہ الرحمۃ نے ان دونوں کے اعتبار کو
قریب جانا ہے پس اگر حاصل وہ مال ہوگا کہ جسمیں زکوٰۃ واجب ہے اور نصاب کو پہونچیگا اور سال
گزریگا تو غیر اُنکے تحقق پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور استحباب ساقط ہوجائیگا دوسرا مسئلہ جو گھوڑیاں
جنگل میں چرا کرتی ہیں اور اُن پر سال گزرے تو ہر عربی گھوڑی پر فی راس دو دینار اور ہر غیر
عربی پر فی راس ایک دینار زکوٰۃ مستحب ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ گھوڑیوں میں شرط
مثل اونٹوں کے بار برداری اور سواری وغیرہ کے کاموں کی اور مشترک نہونا اسلیے کہ اگر ایک شخصوں کی
ملک میں ہوگی تو زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر دو شخصوں میں جسکا حصہ پورا ایک گھوڑی کا ہوگا
اُسپر زکوٰۃ مستحب ہے تیسری نظر زکوٰۃ کے مستحقین اور ادا کرنے کے وقت میں اور زکوٰۃ کی نیت
میں ہے قول مستحق میں ہے اور یہ قول کئی قسموں میں منحصر ہے پہلی قسم مستحقوں کی قسموں میں
اور مستحق سات صنف کے ہیں پہلی صنف فقیروں اور مسکینوں کی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں
کہ جنکا مال اُنکے سال بھر کے خرچ سے کم ہو اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنکا
مال زکوٰۃ والی جنسوں کی ہر نصاب سے کم ہو پھر بعضے لوگ فقیر اور مسکین کو ایک معنی میں
لیتے ہیں اور بعضے باریتعالیٰ کے اس قول میں اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ یعنے
صدقے فقط فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں۔ فقیر اور مسکین میں فرق نکالتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ فقرا اور مساکین میں واو عطف ہے یعنی اور کے معنوں میں ہے اور عطف معطوف میں
اور معطوف علیہ میں تغایر ہونے پر دلالت کرتا ہے اور پہلا قول یعنی دونوں کو ایک ہی معنوں میں
لینا اشبہ ہے اور عطف تفسیری ہے اور جو. اور اپنے جورو بچوں بھر کا کما سکتا ہے اُسے زکوٰۃ لینا
حلال نہیں اسلیے کہ وہ بھی مالدار کی طرح ہے اور یہی حکم یعنی زکوٰۃ کا حلال نہونا پیشے اور حرفے والے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لوگون کے لیے ہے اور اگر اُس صنعت او پیشہ سے اُنکی ضرورتون مین پوری نہ پڑتی ہو تو زکوٰۃ لینا درست ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اُنھین اُنکی باقی ضرورت بھر کا عطا کیا جائیگا اور صاحب شرایع فرماتے ہین کہ یہ شرط نہین ہے بلکہ جب وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے تو اُسے جسقدر دینگے جائز ہے اسلیے کہتے ہین کہ کبھی زکوٰۃ تین ۳ سے دینار والے پر حلال ہوتی ہے اور پچاس ۵۰ دینار والے حرام ہوتی ہے اور یہ بات اس اعتبار سے ہے کہ پہلا اپنی قدر کفایت کے حاصل کرنے مین عاجز ہے اور دوسرا اپنی قدر کفایت کے حاصل کرنے پر قدرت رکھتا ہے اور فقیر کو زکوٰۃ دینگے گو اُسکا ذاتی گھر ہو اور اُسکے پاس خدمتگار ہو اُسکی خدمت کو جبکہ اُسے خدمتگار اور گھر کی احتیاج ہو جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ علامہ علیہ الرحمۃ نے کتاب تذکرۃ الفقہا مین لکھا ہے کہ اگر فقیر کے رہنے کا گھر اُسکی حاجت سے بڑا ہو اور وہ اس زیادتی کو بیچکر اُسکی قیمت اُسکے سال بھر کے خرچ کو کافی پڑتی ہو تو ایسے فقیر کو زکوٰۃ سے محروم رکھنے مین مشکل ہے اور اگر اُسکا گھر بھاری قیمت کا ہو تو اُسے یہ تکلیف نہ دینگے کہ اسے بیچکر کوئی ہلکا سا گھر مول لیلے بلکہ اُسے زکوٰۃ کے مال مین سے دیسکتے ہین اور اسیطرح پر غلام اور گھوڑے کا ہونا اور نفیس لباس کا ہونا اُس شخص کے لیے کہ جو غلام کا اور گھوڑے کا اور ایسے کپڑون کے رکھنے کا خوگر ہے کچھ زکوٰۃ دینے کا مانع نہین ہے ہان اگر ان چیزون کا خوگر نہوتا اور پھر انھین رکھتا تو فقر سے خارج ہو جاتا اور ایک گھوڑے اور ایک خدمتگار سے زیادہ کی اُسے احتیاج ہو تو اُسکا حکم ایک خدمتگار رکھنے والے کا حکم ہے اور جو شخص فقیر ہونے کا دعویٰ کرے پھر اگر اُس شخص کا سچ یا جھوٹ معلوم ہو تو اپنے علم کے موافق عمل کرنا چاہیے اور اگر جھوٹ سچ کچھ نہ معلوم ہو تو اُسے زکوٰۃ مین سے دے اور اُس سے فقیر ہونے پر قسم نہ لے خواہ وہ کمزور ہو خواہ طاقتدار ہو اور یونہین اُس سے قسم نہ لے اگر اُسکے پاس مال تھا اور اب وہ کہے کہ ضایع ہو گیا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ ضایع ہو جانے کے دعوے پر اُس سے قسم لینگے اور فقیر پر کچھ جتا دینا واجب نہین کہ یہ زکوٰۃ کا مال ہے بس اگر فقیر اُن لوگون مین سے ہو جو اپنا مرتبہ زکوٰۃ لینے سے بلند جانتے ہون اور استحقاق رکھتا ہو تو اُسے زکوٰۃ کا مال ہدیہ اور صلے کے طور سے دینا جائز ہے اور اگر کسی کو زکوٰۃ کا مال مستحق اور فقیر کے اعتبار سے دین پھر مالدار ہونا ظاہر ہو تو مقدور بھر اُس سے پھر وا منگائین اور اگر یہ پھیرنا دشوار ہوگا تو اُسکے ذمے مستحق کا دین رہیگا اور عطا کرنیوالا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ضامن اور تاوان دینے کا ذمہ دار ہیں خواہ مالک ہو خواہ عامل امام علیہ السلام ہو خواہ خود امام
علیہ السلام ہوں اور یہی حکم ہے جبکہ ظاہر ہو جائے کہ مستحق زکوٰۃ کا مدعی کافر ہے یا فاسق ہے
یا مالک زکوٰۃ پر اسکا نفقہ واجب ہے یا ہاشمی یعنی سید ہے اور زکوٰۃ دینے والا غیر سید ہے یعنی
سقدور بھر پھیر لیں گے اور مجبوری پر مستحق کا دین اسکے ذمے رہیگا اور عطا کرنیوالا ذمہ دار نہ ہوگا
جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ دینے والے پر ضمان یعنی
ذمہ داری تاوان کی نہونا اُس صورت میں ہے کہ زکوٰۃ کے لینے والے کے حال سے پوچھنے
میں اجتہاد کر لیا ہو گو اُسنے لینے والے سے پوچھ لیا ہو اسلیے کہ محض اُسکی خبر پر اکتفا نہیں کر سکتا ہے
اور بے اجتہاد یعنی بے دریافت میں کوشش کے اگر دیدیگا اور ظاہر ہوگا کہ مستحق نہ تھا تو دینے والا ضامن اور ذمہ دار ہوگا
دوسری قسم کے مستحق زکوٰۃ عامل ہیں جو زکوٰۃ کو نیابت امام علیہ السلام سے جمع کرتے ہیں انمیں
چار صفتوں کا ہونا واجب ہے ایک مکلف ہونا یعنی بالغ اور عاقل ہونا دوسرے ایماندار ہونا
تیسرے عادل ہونا چوتھے فقیہ یعنی دینی مسائل کو جاننے والے ہونا ہے اور اگر دینی مسائل میں
فقط زکوٰۃ کے مسائل کے جاننے والے پر کہ جنکی احتیاج پڑتی ہے اکتفا کریں تو یہ بھی جائز ہے
اور ہاشمی یعنی سید نہونا اسلیے کہ غیر ہاشمی کی زکوٰۃ ہاشمی پر حرام ہے اور آزاد ہونے کے اعتبار میں
تردد ہے اور امام علیہ السلام کو اختیار ہے کہ اُسکی محنت کا حق خواہ کام پر قرار دیں خواہ مدت پر
معین فرمائیں اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ علما نے آزادی کی شرط
عامل میں اعتبار کرنے کے باب میں اختلاف کیا ہے شیخ نے اس شرط کے اعتبار کرنے کو اختیار کیا ہے
اور کتاب معتبر میں اسپر دلیل یہ بیان کی ہے کہ عامل زکوٰۃ میں سے کسی حصہ کا مستحق ہوتا ہے اور
غلام کسی چیز کا شرع کی رو سے مالک نہیں ہو سکتا ہے رہا اُسکا آقا تو اُسنے عامل کا کچھ کام نہیں
کیا ہے پھر اسکا جواب آپ ہی دیا ہے کہ غلام کا کام کرنا مثل اُسکے آقا کے کام کرنے کے ہے
اور علامہ علیہ الرحمہ نے مختلف میں اس شرط کے نہ اعتبار کرنے کو قوت دی ہے اس
سبب سے کہ غرض شرعی نکلتی ہے اور اس سبب سے کہ عامل بننا بھی ایک طرح کا اجارہ ہے اور
غلام اپنے آقا کی اجازت سے اسکی صلاحیت رکھتا ہے اور معتبر میں مصنف کا بھی میلان اسطرح
ظاہر ہوتا ہے اور اسمیں کوئی مضائقہ نہیں لیکن مکاتب غلام کے عامل ہونیکے جائز ہونے میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توکوئی شک ہی نہین اسلیے کہ اُسے مالک ہونے کی اور کمانے کی مال کے شرع کی روسے
صلاحیت ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ زکوٰۃ کے مسائل کی معرفت عامل زکوٰۃ مین اُسوقت
مین معتبر ہے کہ جسوقت اُسکے ساتھ کوئی عالم نہوا ور جبکہ اُسکے ساتھ کوئی عالم ہو تو اُسکا جاننا کفایت
کرتا ہے تیسری صنف کے مستحق زکوٰۃ مؤلفۃ القلوب ہین اور یہ وہ کافر ہین کہ جنکی استمالت
اور تالیف اِس غرض سے کرتے ہین کہ وہ جہاد مین آوین اور مؤلفۃ القلوب مسلمانوں میں معلوم نہین
یعنی بعضے فقہا نے مؤلفۃ القلوب کی دو قسمین کی ہین اور کہتے ہین کہ ایک قسم بعضے کافرون کی
ہے اور ایک قسم بعضے مسلمانون کی ہے اور محقق صاحب شرایع علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ
مؤلفۃ القلوب وہی بعضے کفار ہین اور ہم پر ثابت نہین ہوا کہ مسلمان بھی مؤلفۃ القلوب
ہوتے ہین اُردو مترجم کہتا ہے کہ مسلمانون مین مؤلفۃ القلوب کے ثابت نہونے کا محقق پر نہایت
تعجب ہے کیونکہ اِسلام سے قلبی اسلام مراد لیتے ہین تو اُسکا عالم خدا ہے یا رسول ہین اور وہ
تھوڑے ہی ہونگے اور اگر اقرار زبانی اور تصدیق خیالی مقصود ہے تو اُسے خدا ہی اور اُسکے انبیاء اور
اولیاء واقف ہین ور سب خلائق کے سامنے اسکا مدار بھی فقط اظہار زبانی پر ہے اور قطع نظر اِسکے عہد
رسالت عہد مین کیا ایسے مسلمان نہ تھے کہ جو طمع سے اسلام لائے تھے اور جہاد مین شریک ہوتے تھے
اور حضرت غنیمت دیا کیے اور وہ حصے لیا کیے اور شدت پر ساتھ چھوڑ دیا کیے کہ آج تک انھین کچھ
لوگ بُرا کہتے ہین اِسی سے یقین ہی کہ محقق علیہ الرحمہ بھی انھین بُرے کہنے والون مین ہین پھر ممکن ہے
کہ زکوٰۃ لینے والے مؤلفہ وہی لوگ یا اُنکے پیرو ہون اور ہوسکتا ہی کہ نفاق دلی سے منافق اور
طمع سے اور کافرونکی طرحکی ترغیب کے اعتبار سے مولفہ سے نامزد ہون پھر انکا ثبوت کا بغور کی نظر کے معلوم ہوتا ہے
چوتھی صنف کے مستحق فی الرقاب یعنی تین طرح کے غلام ہین ایک مکاتب کہ جنکے آقا نے اُنپر
شرط کرکے لکھدیا ہی کہ اتنا مال اپنی کمائی سے حاصل کرکے دین تو آزاد ہو جائین دوسرے وہ غلام ہین
کہ نہایت شدت مین اور سختی مین ہین کہ اُنکے آقا سخت محنت مشقت مین اُنھین رکھتے ہین تیسرے صرف
غلام کہ سختی مین نہون اُنکو بھی زکوٰۃ سے مول لیکر آزاد کرنا جائز ہے لیکن اِس شرط سے جب کوئی اور
مستحق نہوا اور روایت مین وارد ہوا ہی کہ چوتھی قسم اور بھی ہے اور یہ وہ ہے کہ جسپر کفارہ واجب ہوا ہے
اور اُسے غلام میسر نہو کہ وہ کفارے مین آزاد کرے اُسکی طرف سے زکوٰۃ کے مال سے غلام مول لینگے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور آزاد کرینگے اور اسمین مصنف علیہ الرحمہ کو تردد ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے
تردد کی وجہ مین فرمایا ہے کہ وہ کفارہ اگر مخیرہ ہے یعنی اختیار ہے کہ چاہے غلام کو آزاد کرے یا تخییر
کی دوسری تیسری جو فردین ہین جسے چاہے اُنمین سے بجا لائے تو اِس صورت مین عجز باقی
نہین رہنے کا اور اگر مرتبہ ہے تو بھی مجبوری اُسکو بھی اور بدلوادیگی تو اِس صورت مین بھی احتیاج
نہ ہی اور نص اس صورت مین غلام اُسکی طرف سے مال زکوٰۃ سے خرید کرکے آزاد کرنے کے
جائز ہونے مین وارد ہے اور بہت جید یہی ہے کہ کفارہ دینے والا خود مول لیکر آزاد کریگا اور
مکاتب کو فی الرقاب کے حصے سے یعنی غلامون کے حصے مین سے اُسوقت دینا چاہیے کہ جب
اُسکے پاس زرِ کتابت مین دینے کو نہو اور اگر مکاتب غلام زکوٰۃ کو مکاتب غلامون کے حصے مین
سے لیکر کتابت کیوجہ مین دینے کے سوا کسی اور کام مین صرف کرے تو اُس سے پھیر لینا جائز ہی
اُردو مترجم کہتا ہے کہ یہان جواز کے عام معنی مراد ہین بس اِس صورت مین اُسکا دینا کافی نہوگا
تو اُس سے پھیر کر یا دوسرے کو دینا واجب ہوگا یا وجہ کتابت مین خرچ کرنا واجب ہوگا اور اگر یہ کہا جائے
کہ دینے والے کو اختیار ہے کہ خواہ اُسی سے پھیر لے خواہ دوسری مرتبہ مکاتب کے مال مین سے
واجب نکال لے تو اِس صورت مین جواز کو اُسکے خاص معنون مین لینا جائز ہے اور بعضے فقہا
نے کہا ہی کہ اُس سے پھیر لینا جائز نہین اُردو مترجم کہتا ہے کہ شیخ وغیرہ کو پھیر لینا نہ جائز ہونے کا
یقین اِس سبب سے ہی کہ دینے والا اس حکم کا مامور تھا کہ مکاتب کو اِسواسطے دے کہ وجہ کتابت مین
اپنے آقا کو پہونچا دے سو اُسنے حکم کے موافق اُسے دے دیا اور امتثال حکم کا ہوگیا اور یہ اجزا
کو کافی ہے اور مصنف معتبر مین یون اشکال لائے ہین کہ اُسے دینے کی یہ وجہ ہے کہ اپنے
آقا کو وجہ کتابت مین پہونچا دے اب اُس سے اِس مخالفت کی وجہ سے پھیر لیا جائیگا
اور صاحب مدارک کہتے ہین کہ یہی بات جید ہے مگر یہ ہیچکارہ کہتا ہے کہ دو مکلف یعنی مالک
اور مکاتب دو حکمون کے مامور ہین مالک تو اِس امر پر مامور ہے کہ مکاتب کو اِسلیے دے کہ وہ
اپنے آقا کو پہونچا دے اور مکاتب اِس امر کا کہ لیکر اپنے آقا کو دیدے اور مالک نے اسلیے مکاتب
کو دیا کہ اپنے آقا کو پہونچا دے اور مکاتب نے لیا اور اُسے وجہ کتابت مین اپنے آقا کو نہ دیا تو اِس صورت مین
مالک کیطرف سے تو امتثال ہوگیا البتہ مکاتب کیطرف سے امتثال نہین ہوا اُسپر واجب ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کر پہونچا دے اور غیر مصرف میں صرف کرنے کا گنہگار ہوا مالک کو اُسکا دینا کافی نہونا انصاف کے خلاف ہے ہاں اگر یہ حکم ہوتا کہ مالک مکاتب کا حصّہ خود اُسکے آقا کو وجہ کتابت میں پہونچا وے تو اُسکی طرف سے امتثال نہوتا اور جب یہ حکم ہے کہ مکاتب کو اسلیے دے سو اُسنے اسلیے دیا اور اُسنے حکم کے موافق کیا تو وہ گنہگار ہوا نہ مالک اور اگر یہی امر ہے تو مکاتب پر کیا حصر ہے جو مستحق زکوٰۃ کسی غیر مشروع امر میں صرف کرے تو اُسے روکے یا پھیر لے کہ مخالفت امر شارع نہو بلکہ تو مکاتب اور کسی قسم کے مستحق پر اور مالک پر منحصر نہیں بلکہ ہر کسی کو ہر شخص پر بُری بات سے روکنا جائز بلکہ مقدور بھر واجب ہے کیونکہ امر بالمعروف یعنی اچھے کام کے کرنے کو مقدور بھر کوشش سے کہنا اور النہی عن المنکر یعنی بُرے کاموں سے امکان بھر روکنا واجب ہے پھر تخصیص نہ اندے ہاں مالک کی سعلی ہونے انفاذ میں زیادہ دخل سے زیادہ قبول اثر کا محتمل ہو تو ہوا اور اگر کوئی غلام مکاتب ہونے کا دعویٰ کرے تو قبول کر لیا جائیگا اور مکاتبوں کے حصّے میں سے اُسے بھی دیا جائیگا اور بعضے فقہائے کہا ہے کہ بے ثبوت یا قسم کے قبول نہیں کر سکتے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر غلام مکاتب ہونیکا دعویٰ کرے اور اُسکا آقا اُسکی تصدیق کرے یا اُسے نہ جھٹلائے تو اُسکی تصدیق اور دعویٰ قبول کر لینگے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ جبتک مکاتب کو اُسکا آقا نہ جھٹلائے اُسوقتتک صحیح جائز اُسکا سچا جاننا ہے اور اگر مالک اُسکی تصدیق کرے تو اُسکے سچے جاننے کا جواز اولیٰ ہے اور اکثر کہا جاتا ہے کہ نہ مانینگے جبتک ثبوت نہ دیگا یا قسم نہ کھائیگا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپسمیں اتفاق کیا ہو پانچویں قسم کے مستحق قرضدار ہیں کہ جنھوں نے قرض لیکر بُرے گناہ کے کاموں میں خرچ نہیں کیا ہے اور جنھوں نے بدکاری میں خرچ کیا ہے اُنکا قرضہ مال زکوٰۃ سے ادا نہیں کر سکتے ہاں اگر قرضدار توبہ کرے تو اُسے مال زکوٰۃ کے فقیروں کے حصّے میں سے دے سکتے ہیں اور اگر کچھ نہ معلوم ہو کہ قرض لیکر کس امر میں صرف کیا ہے تو بعضے فقہا کہتے ہیں کہ اُسے نہیں دے سکتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ دے سکتے ہیں اور یہی قول اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ شیخ علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ نہیں دے سکتے ہیں اور اصح یہ ہے کہ دے سکتے ہیں اور یہی ابن ادریس اور مصنف اور ایک جماعت کا مذہب مختار ہے اور اگر کسی فقیر کے ذمّے مالک کا قرض ہو تو اُسے اتنا زکوٰۃ میں سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کاٹ لینا جائز ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ مراد کاٹ لینے سے یہاں یہ ہے کہ مالک یعنی زکوٰۃ
دینے والا مال زکوٰۃ میں سے اپنے قرضے بھر کے گرا دینے کا قصد کرے اور فقیر سے مراد وہ ہے
کہ سال بھر کے قوت پر تو قدرت رکھتا ہو مگر اپنا قرضہ ادا نہ کرسکتا ہو۔ اور اسیطرح پر اگر فقیر
قرضدار مر جائے تو اُسکا قرضہ مال زکوٰۃ سے ادا کر دینا اور کاٹ لینا جائز ہے اور اسیطرح پر
حکم اُن لوگوں کا ہے جنکا نفقہ یعنی روٹی کپڑا مالک پر واجب ہے جب اُنمیں سے کوئی قرضدار
ہو تو مالک اُسے مال زکوٰۃ میں سے ادا کرسکتا ہے خواہ وہ قرضدار جیتا ہو یا مر گیا ہو اور اسیطرح
اپنا قرضہ اُسکے ذمے کا مال زکوٰۃ میں سے مجرا لے سکتا ہے اور اگر قرضدار اپنے قرضخواہوں
کے حصّوں کو جو اُسے پہونچا دیئے گئے ہیں اُنھیں نہ دے اور کہیں خرچ کر ڈالے تو اُس سے
پھیر لینگے اور یہی اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک کہتے ہیں کہ اسکی تعلیل مصنف
نے کتاب معتبر میں یوں کی ہے کہ ایسا مالک کے قصد کی مخالفت ہے اس سے پھیر لیگا اور
شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب مبسوط میں کہا ہے یہ اور اویر کی صورتوں میں کہیں نہ پھیریگا اسلیے
کہ قبضہ دیکر مالک نے اُس مال کا مالک کر دیا ہے پھر اُسپر اُسے کچھ اختیار نہیں رہا اور مصنف کہتے
ہیں کہ اُسے مالک نے قرضخواہوں کے دینے کے لیے مالک کیا ہے اُسے اُسکے سوا میں صرف
کرنا جائز نہیں اور یہی قول اچھا ہے۔ اور جو قرضداری کا دعوی کرے اور قرضخواہ اُسکی تصدیق
کرے تو قبول کرلینگے اور اسی طرح قبول ہوگا کہ جب قرضخواہ جھوٹا سچا نہ کہتا ہوگا اور بعضے
کہتے ہیں کہ جب دعوی قرضداری کا قرضخواہ کی تصدیق و تکذیب سے عاری ہوگا تو قبول نہوگا
اور قبول کرنے کا قول اشبہ ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ علامہ علیہ الرحمہ نے فرمایا
ہے کہ اگر کوئی قرضدار اپنے ذمے کے اپنے قرضے کے ادا کرنے بھر کی استطاعت تو رکھتا ہے
لیکن اپنے مال سے ادا کرنے پر فقیر ہوا جاتا ہے تو اقرب یہ ہے کہ اُسے بھی مال زکوٰۃ میں سے
قرضہ ادا کرنے کو دے سکتے ہیں اسلیے کہ وہ بھی مستحق کا حکم رکھتا ہے اور کچھ یہ شرط نہیں کہ اپنا
مال دیکر فقیر ہو کر زکوٰۃ کا مال لے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک فرماتے ہیں کہ قرضداری
کے دعوے میں قرضخواہ کی تصدیق تکذیب سے عاری ہونے پر اکثر نہ قبول کرنا اولی ہے
اسلیے کہ قرضخواہ تو اپنے قرضے پر دلیل قائم کرنیوالوں میں سے ہے اور احتمال ہے کہ مصنف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی بھی مراد عدم قبول ہو۔ اور میں نے اس قبول کی تصریح کہین نہین دیکھی اور کہا گیا ہے اگر کوئی شخص جبکا روٹی کپڑا زکوٰۃ نکالنے والے پر واجب ہو اور وہ شخص قرضدار ہو تو وہ اُسے زکوٰۃ کے مال مین سے قرضخواہون کے دینے کو حصہ دیسکتا ہے اور کتاب تذکرہ اور منتہی المطلب مین مذکور ہے کہ جو کوئی آپس کی اصلاح کی وجہ مین قرضدار ہو جائے اُسکا قرضہ بھی زکوٰۃ سے ادا کرسکتے ہین گو خود بھی مالدار ہو شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جائز ہے کہ قرضدار کے ذمے بعد کا زکوٰۃ کے مال سے مجرا کرلین اور جائز ہے کہ اُسکے ذمے کا قرضہ زکوٰۃ سے ادا کرین خواہ قرضدار جیتا ہو خواہ مرگیا ہو یا مالک پر اُسکا روٹی کپڑا واجب ہو اور قرضہ ادا کرنے مین قرضدار کی اجازت لینا شرط نہین اور بعضون نے کہا شرط یہ ہے کہ اُسکا ترکہ اُسکے قرضے کو وفا کرتا ہو اور یہ شرط نہو تا اقرب ہے چھٹی قسم فی سبیل اللہ یعنی راہ خدا مین اور وہ خاص جہاد ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسمین خلق خدا کی مصلحتین کشتی پل مسجد بنانے کے اور حج کرنیوالے کی اور عتبات عالیات کے زائرون کی مساعدت کے داخل ہین اور یہی قول اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک فرماتے ہین کہ شیخ علیہ الرحمہ نے نہایہ مین فرمایا ہے کہ فی سبیل اللہ سے مراد جہاد ہی ہے کہ سبیل کا اطلاق اسی طرف پھرتا ہے اور کتاب مبسوط مین فرمایا ہے کہ اسمین غازیون کی حاجتون کی مونۃ اور قرضدار زندے مردون کے قرضے کی ادا اور پلون کا اور مسجد ونکا بنانا اور سب امور خیر اور مصالح اسمین داخل ہین اور یہی ابن ادریس اور ہمارے پچھلے فقہا کا مذہب ہے اور یہی معتمد ہے۔ اور شیخ علیہ الرحمہ نے بھی یہی کہا ہے مگر یہ شرط لگائی ہے کہ سب امور خیر کہ جو قربت خدا کے موجب ہین اور زمین مالدارون کی مؤنت نہین اسمین داخل ہین اور انہین امور خیر مین سے محتاج مردونکو کفن دینا ہے اور غازیون کو زکوٰۃ کے مال مین سے حصے اُنکے حال کے موافق اور اُنکے حاجتون کے کافی دینگے گو وہ خود بھی مالدار ہون اگر وہ خدا کی راہ مین لڑین اور اگر راہ خدا مین نہ لڑینگے تو پھیر لین گے اور جب امام علیہ السلام ظاہر مین تشریف نہ رکھتے ہون تو مجاہدون کا حصہ ساقط کردینگے اور اُسے بھی امور خیر و مصالح مین صرف کرینگے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے امور خیر کے فی سبیل اللہ مین ہمارے مذہب سے داخل ہونے پر تو صرف کرنا ظاہر ہے اور فقط جہاد ہی سے مختص ہونے پر یہ حصہ یا تو ساقط ہو جائیگا یا پورا پورا صرف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے وقت آنے تک جمع رکھا جائیگا اور کسی اور کام مین صرف نہ کیا جائیگا اور کبھی غیبت امام مین بھی جہاد کا وجوب ممکن ہو جاتا ہے جیسا کہ کتاب الجہاد مین بیان ہوگا بس اس تقدیر پر غازیون کا حصہ بھی باقی رہیگا اور یوہین غیبت کے زمانے مین عاملون کے اور مؤلفۃ القلوب کے حصے ساقط ہو جائین گے اور زکوٰۃ منحصر انھین باقی قسمون مین رہیگی اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ مولفۃ القلوب کا حصہ باقی رکھنا اور ساقط نہ کرنا اصح ہے اسلیے کہ غیبت مین جہاد کے وجوب کے امکان سے تالیف کی احتیاج بھی ممکن ہے اور غازیون کے حصون کے سقوط پر جس امر کو دلالت ہو اس سے ہم واقف نہیں ہین اسیواسطے شہید علیہ الرحمہ نے کتاب غنیہ مین باقی رکھنے کا یقین کیا ہے ساتوین صنف ابن السبیل وہ راہ مین کا درماندہ مسافر ہے گو اپنے شہر مین مالدار ہو اور اسیطرح جہان مسافر اس شرط سے ہو کہ ضیافت کی احتیاج رکھتا ہو تو جائز ہو کہ مال زکوٰۃ سے اسکی ضیافت کرین گو وہ مسافر مہمان اپنے شہر مین مالدار ہو اور فقہا نے کہا ہو کہ زکوٰۃ کی اور کی نیت علیک کا شروع کرنیکے وقت ہو اور جسقدر کہ وہ کھائیگا اسیقدر محسوب ہوگا اُردو مترجم کہتا ہو کہ صاحب مدارک فرماتے ہین کہ انکا اپنے شہر مین مالدار ہونا شرط ہے اسلیے کہ سبیل کے معنی فقط راہ کے ہین نہین تو قسم ششم قسم ششم ہو جائین گے اور آیا یہ بھی شرط ہے کہ قرض لیکر اپنے شہر کی جائداد وغیرہ بیچکر دینے سے عاجز ہون یا نہین ظاہر یہی ہو کہ ہے تا کہ عجز بھی پایا جائے اور مصنف علیہ الرحمہ نے معتبر مین اس شرط کا اعتبار نہین کیا ہے اور اعتبار نہ کرنا نص کے اطلاق پر عمل کرنے سے کچھ بعید نہین اور انکی کفایت بھر کھانا کپڑا سواری انکے حال کے موافق معتبر ہے اور انھین انکے شہر کیطرف روانہ کرنے مین انکی مطلوب ضرورت کیوقت سے پیشقدمی واجب نہین ہے۔ اور ضرور ہے کہ ان دونون کا سفر مباح ہو اور اگر معصیت والا سفر ہوگا تو انھین کچھ نہ دے سکین گے اور مسافر کو اسکے شہر تک پہونچنے ہی کے موافق دینگے اور جو کچھ خرچ سے بچ رہیگا وہ پھیر دیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ پھیر دینا واجب نہین اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک کہتے ہین کہ یہ مسئلہ فی الرقاب والے مسئلے کی طرح ہے اور مصنف نے معتبر مین کہا ہے کہ دینے والے کو حصر کرنے سے پھیر لینا ہی وجیہ ہے اور یہی بہتر ہے۔ دوسری قسم مستحقون کی صفتون مین پہلی صفت ایمان ہے بس کافر کو اور ناحق پر اعتقاد رکھنے والے کو کچھ نہین دیسکتے ہین اُردو مترجم کہتا ہے کہ ایمان سے یہان پر اسکے خاص معنی مراد ہین اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہی اہل بیت علیہم السلام کی محبت کے ساتھ کا اسلام ہے اور اس وصف کا اعتبار امامیہ مذہب مین اجماعی ہے۔ اور فطرے کی زکوٰۃ مستضعف لوگون کو دیسکتے ہین اور مال کی زکوٰۃ نہین دے سکتے ہین اُردو مترجم کہتا ہے کہ فطرے کی زکوٰۃ مین علماء کے کلام مین اختلاف واقع ہے بس اکثر علما کہ جنمین سے شیخ مفید اور سید مرتضیٰ اور ابن جنید اور ابن ادریس علیہم الرحمہ ہین کہتے ہین کہ مال کی زکوٰۃ کی طرح فطرے کی زکوٰۃ بھی غیر مومن کو دینا مطلق جائز نہین اور شیخ رح اور اُنکے پیرو کہتے ہین کہ مومن کے نہونے پر ایسے مستضعف کو جو اہل حق سے دشمنی نرکھتا ہو دینا جائز ہے۔ اور مال کی زکوٰۃ مومنون کے بچون کو دیجائیگی اور غیر مومن کے بچون نہ دیجائیگی اور کوئی مخالف اپنی زکوٰۃ اپنے مذہب والے کو دے اور پھر شیعہ ہو جائے تو اس زکوٰۃ کا اعادہ کریگا یعنی دوبارہ مستحق مومن کو دیگا اُردو مترجم کہتا ہے کہ ساری عبادتون مین فقط اسکے اعادہ کی تخصیص کا سبب یہ ہے کہ ایک تو نص اسمین وارد ہے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ زکوٰۃ مثل قرض کے ہے اور اُسنے اُسکے حقدار کو نہین دیا اور غیر حقدار کو دیا ہے تو اگر اُسکے پاس وہ زکوٰۃ کا دیا ہوا عین مال باقی ہو تو اس تازہ مومن کو اُس غیر مستحق سے پھیر لینا جائز ہے دوسری صفت عدالت ہے اور اس صفت کو بہت سے عالمون نے اعتبار نہین کیا ہے اور بعضون نے اعتبار بھی کیا ہے کہ کبیرہ گناہون سے مثل شرابخواری اور زنا مجتنب ہو نہ صغیرہ گناہون سے گو صغائر کے ارتکاب سے اور اُنپر اصرار سے فاسقون مین داخل ہو جاتے اور پہلا قول اجود ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ صاحب مدارک نے شیخ شہید کے کلام سے نقل کیا ہے کہ عدالت وہ ایک ایسی مضبوط باطنی ہمت ہے کہ جسکے سبب سے ایسی نوع کی پرہیزگاری لازم ہوتی ہے کہ جس سے کوئی کبیرہ گناہ صادر نہین ہوتا اور صغیرہ گناہ پر اصرار نہین ہوتا اگر کبھی کبیرہ گناہ ہو جائے یا صغیرہ پر اصرار ہو جائے تو توبہ سے اُسکا تدارک کرے اور یہ قید اسلیے ہے کہ عدالت مین مروت بھی اور اور مقامون مین شرط ہے اور دونون ابن بابویہ اور سلار اور ابن جنید علیہم الرحمہ نے زکوٰۃ کے استحقاق مین اکیلے ایمان کو شرط کیا ہے اور عدالت کو کسی معنی سے شرط نہین کیا ہے اور اس وصف کا اور عموماً سارے متاخرین کا یہی مذہب ہے تیسری صفت یہ ہے کہ مستحق کا روٹی کپڑا اسکا لازم یعنی زکوٰۃ نکالنے والے پر واجب نہو جیسے مان باپ گو کتنے ہی بلند ہون یعنی باپ کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باپ وغیرہ اور جیسے اولاد کتنی ہی پست ہو یعنی اولاد کی اولاد وغیرہ اور جیسے جورو لونڈی غلام ہین کہ انھین زکوٰۃ نہین دیسکتے ہین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ واجب النفقہ کو اصل نفقے کے لیے مال زکوٰۃ کا دینا واجب نہین ہان اگر وجہی نفقے کے سوا توسعے کے لیے دین تو اقوی قول پر جائز ہے۔ اور انکے سوا نسب مین کے قریب عزیزون کو گو کیسے ہی نزدیک ہون زکوٰۃ دینا جائز ہے جیسے بھائی چچا اور اگر واجب النفقہ امام علیہ السلام کی طرف سے عامل زکوٰۃ ہو تو اُسے زکوٰۃ کا لینا جائز ہے اور اسی طرح غازی اور قرضدار اور مسافر اور مکاتب کہ مالک کے واجب النفقہ ہون زکوٰۃ مین سے اپنے نفقے سے زائد ضرورتون کے لیے مثل باربرداری وغیرہ کے لے سکتے ہین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ صاحب مدارک نے کہا ہے کہ مالک کے واجب النفقہ کو واجب النفقہ لوگ انکو زکوٰۃ دینا جائز ہے جبکہ وہ واجب النفقہ لوگ انھین نفقہ نہ دیسکتے ہون جیسے بہو اور بیٹے کی جورو غلام اور سوتیلی مان اور باپ کے لونڈی غلام اسلیے کہ ان کا نفقہ یعنی خرچ ضروری مالک پر واجب نہین چوتھی صفت یہ کہ ہاشمی یعنی سید نہو اسلیے کہ سید پر غیر سید کی زکوٰۃ حلال نہین اور اسپر اُسکے ہم نسب یعنی سید کی زکوٰۃ حلال ہے اور اگر ہاشمی اُسپر قدرت نرکھتا ہو کہ اپنے رفع حوائج خمس سے کرسکے تو زکوٰۃ لینا جائز ہے گو غیر ہاشمی کی بھی زکوٰۃ ہو اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اس صورت مین ضرورت بھر سے زیادہ نہین لیسکتا اور ہاشمی کو ہاشمی اور غیر ہاشمی کی سنت زکوٰۃ لینا جائز ہے اور جنپر واجب زکوٰۃ لینا حرام ہے وہ لوگ بنا بر اظہر کے ہاشم کی اولاد ہین اور اسوقت مین ابوطالب اور عباس اور حارث اور ابولہب کی اولاد ہین اُردو مترجم کہتا ہے کہ اس سنتی زکوٰۃ لینے سے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ علیہم السلام مستثنی ہین اسلیے کہ ان حضرات پر مطلق صدقہ حرام ہے اور سنتی زکوٰۃ کے حکم مین ان حضرات کے سوا اورون کے لیے منذورہ یعنی مانے ہوئے اور وصیت کیے ہوئے صدقے ہین اور کفارے مین دو وجہین ہین اصح جواز والی وجہ ہے فقط دو زکاتون سے تحریم مختص رہی اور ضرورت سے مراد آٹھ پہر کا قوت ہے نہ سال بھر کا اور یہ جو کہا ہے کہ اسوقت مین اس سے حضرت کے زمانے سے احتراز منظور ہے کیونکہ حضرت کے زمانے مین سید مثل حضرت حمزہ وغیرہ کے بہت تھے کہ وہ باقی نرہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیسری قسم متولی زکوٰۃ مین متولی زکوٰۃ کے تین شخص ہین مالک اور امام علیہ السلام اور عامل مالک کو پہونچتا ہے کہ اپنے ذمے کی واجب زکوٰۃ کو خود تقسیم کرے یا اپنے وکیل سے تقسیم کروادے اور بہتر یہی ہے کہ امام علیہ السلام کے تشریف رکھنے پر انھین کیخدمت مین بھیجدے اُردو مترجم کہتا ہے اسلیے بھیجدینا بہتر ہے کہ حضرت علیہ السلام مواقع اور مواضع سے خوب واقف ہین اور اسلیے کہ مالک مستحق کے محروم کرنے کی تہمت سے محفوظ رہیگا اور اپنی بشریہ طبیعت کے میلان سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے سے بچا رہیگا اور ابو صلاح ابن براج نے کہا ہے کہ حضرت کی خدمت مین ظہور کے وقت اور غیبت کے زمانے مین اپنی ولایت کے مامون فقیہ کے پاس زکوٰۃ کا بھیجدینا واجب ہے اور صحیح یہ ہے کہ مستحب ہے اور ظاہری مالون کی زکوٰۃ مثل مویشی وغیرہ کے حضرت علیہ السلام کیخدمت مین بھیجنا سنت موکدہ ہے اور اگر امام علیہ السلام مال زکوٰۃ طلب فرمائین تو بھیجدینا واجب ہے اور اگر مالک حضرت کے طلب فرمانے پر بھی تقسیم کر ڈالیگا تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ کافی نہین ہے تا وان دیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ کافی تو ہے مگر بانٹنے والا گنہگار ہوگا اور پہلا قول اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ پہلے قول کو جو مصنف علیہ الرحمہ نے اختیار کیا ہے یہ اوجہ ہے اسلیے کہ زکوٰۃ عبادت ہے اور اسکے امتثال مین حکم کے مقتضے کے خلاف عمل مین آیا ہے اور کسی شے کا حکم خلاف کی نہی کا مقتضی ہوتا ہے اور یہ خلاف عبادت کے فساد کو مستلزم ہے اور نابالغ کا ولی مثل مالک کے اُسکی زکوٰۃ نکالنے کا متولی ہے اور امام علیہ السلام پر زکوٰۃ لینے کے لیے عامل مقرر کرنا واجب ہے اور عامل کے مطالبے کے وقت مال زکوٰۃ کا اُسکے پاس بھیجدینا واجب ہے اور اگر مالک کہے کہ مین نے مال زکوٰۃ بانٹ دیا ہے تو اُسکے قول کو قبول کرلینگے اور گواہ شاہدون کی اور قسم کھانے کی اُسے تکلیف نہ دینگے اور عامل یعنے مال زکوٰۃ کے جمع کرنیوالے کو جائز نہین کہ مستحقون کو مال زکوٰۃ بانٹ دے مگر جب کہ امام علیہ السلام اُسکو حکم دیدین تو اُسے تقسیم کرنا اور اپنا حصہ لے لینا جائز ہے اور جب امام علیہ السلام غائب ہون تو زکوٰۃ کا مال امامیہ مذہب کے امین فقیہ کے پاس بھیجدین اِسلیے کہ وہ مستحقون سے خوب واقف ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ فقیہ سے مراد وہ شخص ہے کہ جسمین فتوے کے شرائط پائے جاتے ہون اور مامون سے وہ شخص مقصود ہے جو کسی کے حقوق شرعی حیلون سے اپنے اوپر حلال نکر لیتا ہو ہر چند کہ حیلون پر عمل کرنا جائز ہے لیکن اس باب خاص مین کمی ہمت ہے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مستحقون کو ضرر پہونچتا ہے بس ایسا شخص زکوٰۃ کے مال کو بہت سے مستحقون پر بانٹنے کا سزاوار نہین اُردو مترجم کہتا ہے کہ مترجم صاحب مدارک اس قول مین کی دو وجہین چھوڑ گئے ایک تو یہ ہے کہ حیلہ باز فقیہ کے پاس بھیجنے مین شارع علیہ السلام کی غرض کے خلاف لازم آتا ہے کہ جس امر کے لیے اُسے اہل کیا ہے اُسمین وہ کمی کرے اور دوسری یہ بات ہے کہ اُسکی اس حیلہ بازی سے خلاف غرض زکوٰۃ لازم آتی ہے کیونکہ جن حکمتون کے لیے زکوٰۃ شرعین واجب ہوئی ہے وہ اُسکے ہاتھون چلنے نہ پائین گی۔ اور بہتر یہ ہے کہ سب صنفون پر تقسیم کرین اور ہر صنف مین سے ایک جماعت کو خاص کرین اسلیے کہ سب فرقون کے سب شخصون پر تقسیم محال ہے اور اگر ایک فرقے مین بھی سب مال زکوٰۃ صرف کرین تو بھی جائز ہے اور اگر کسی صنف مین سے ایک شخص کو بھی حوالہ کرین تو بھی جائز ہے اور غیر موجود شخص کے لیے زکوٰۃ کا حصہ رکھ چھوڑنا جائز نہین اور اس شہر کے مستحق ہوتے ہوئے دوسرے شہر مین کسی مستحق کے لیے بھیجنا بھی جائز نہین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ایک شہر مین مستحق نہونے پر دوسرے شہر مین روانہ کرنا جائز ہے اور واجب ہے کہ جو زیادہ نزدیک ہو وہان بھیجے جب وہان بھی نہو تو میانہ مسافت والے شہر مین بھیجے اور قدرت رکھنے پر مال زکوٰۃ کے ادا کرنے مین دیر کرنا جائز نہین اور اگر ان باتون مین سے کوئی بات کریگا تو گنہگار ہوگا اور اگر مال زکوٰۃ تلف ہو جائیگا تو تاوان دینا پڑیگا اُردو مترجم کہتا ہے کہ ضامن ہونا اور تاوان دینا اس وجہ سے ہے کہ مستحق موجود ہونے پر اور شہر مین بھیجا کہ تلف ہوا یا دینے مین اتنی دیر کی کہ جاتا رہا اور اس مسئلے مین خلاف نہین اور قدرت پر دیر کا جائز نہونا یہ کئی قولون مین کا ایک قول ہے اور راجح یہی ہے کہ مہینے دو مہینے کنجایش ہے اور افضل مستحق کے انتظار مین دیر کرسکتا ہے۔ اور یہی حکم اُس شخص کا کہ جسکے پاس کسی کا کچھ مال ہو اور وہ طلب کرے اور وہ نہ دے اور تلف ہو جائے تو وہ تاوان کا ضامن یعنی ذمہ وار ہے یا اُس سے کسی نے وصیت کی ہو کہ یہ چیز فلان امر مین صرف کرنا اور اُسمین نہ صرف کرے یا اُسے مال دے کہ اِسے فلان تک پہونچا دے اور نہ پہونچاے تو ان صورتون مین بھی ذمہ وار رہے گا اور اگر مستحق نہ نکلے تو دوسرے شہر مین بھیجدینا جائز ہے اور تلف ہونے پر ضامن نہین مگر جبکہ حفظ مین بے پروائی کی ہو اور اگر کسی کا مال کسی اور شہر مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہو تو اُس مال کی زکوٰۃ کو اُسی شہر مین صرف کرنا بہتر ہے اور اگر اُسکے بدلے اپنے شہر مین دیدے تو بھی جائز ہے اور اگر مال والے شہر سے اپنے شہر مین منگائے اور راہ مین تلف ہو جائے تو تاوان دینے کا ضامن یعنی ذمہ وار ہے اور زکوٰۃ فطر مین بہتر یہی ہے کہ اپنے شہر مین ادا کرے ہر چند اُسکا مال کسی اور شہر مین ہو اسلیے کہ فطرے کی زکوٰۃ ذمے سے متعلق ہوتی ہے عین مال سے متعلق نہین ہوتی ہے اور اگر فطرے کی زکوٰۃ اُس مال مین سے جو اور کسی شہر مین ہے قرار دی ہو اور اُس شہر سے مستحق ہونے پر کہین اور نقل کرے اور تلف ہو جائے تو ضامن یعنی تاوان کا ذمہ وار ہے چوتھی قسم لواحق مین۔ زکوٰۃ کے لواحق مین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جبکہ امام علیہ السلام کا یا عامل کہ مال زکوٰۃ پر قبضہ ہو جائیگا تو مالک بری الذمہ ہو جائیگا ہر چند پھر تلف بھی ہو جائے تو ذمہ دار نہین دوسرا مسئلہ اگر مالک زکوٰۃ دینے کے لیے کوئی مستحق نہ پائے تو بہتر یہی ہے کہ علیحدہ کرکے رکھ چھوڑے اور اگر وقت وفات آ جائے تو وصیت کر دینا واجب ہے تیسرا مسئلہ وہ غلام کہ جسے مال زکوٰۃ سے خرید کرین اور وہ لاوارث مر جائے تو اُسکے وارث زکوٰۃ کے مستحق لوگ ہونگے اسلیے کہ اُسکے مولائے عتق وہی مستحق لوگ ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اُسکے وارث امام علیہ السلام ہین اور پہلا قول اظہر ہے اور مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک فرماتے ہین کہ وارث کی نفی سے امام علیہ السلام کے سوا خاص وارث کی نفی مراد ہے اور اِس بات پر اجماع ہے کہ اُسکے وارث یا مستحق زکوٰۃ یا امام علیہ السلام ہین اور ارباب زکوٰۃ کے وارث ہونے کے اکثر علما قائل ہین اور امام علیہ السلام کے وارث ہونے کا قائل قدما مین سے کوئی معلوم نہین ہوتا ہے اور متاخرین مین سے کتاب قواعد مین علامہ علیہ الرحمہ اور اُنکے صاحبزادے شرح مین اور مصنف کتاب معتبر مین اسی قول کی طرف مائل ہوئے ہین۔ چوتھا مسئلہ جب مال زکوٰۃ مین تولنے یا ناپنے کی احتیاج پڑے تو مزدوری اُسکی مالک کے ذمے ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اجرت مال زکوٰۃ مین محسوب ہوگی اور پہلا قول اشبہ ہے پانچوان مسئلہ جب فقیر مین کئی سبب استحقاق کے جمع ہون مثل فقر کے اور کتابت کے اور جہاد مین لڑنے کے تو ہر سبب سے اُسے حصہ دینا جائز ہے چھٹا مسئلہ کم سے کم جو فقیر کو دیا جاتا ہے وہ مال زکوٰۃ مین سے وہ قدر ہے جو پہلی نصاب مین واجب ہوتی ہے جیسے سونے مین دس قیراط اور چاندی مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پانچ درہم ہین اور بعضے فقہا نے کہا ہے وہ مقدار ہے جو دوسری نصاب مین واجب ہوتی ہے اور وہ دو قیراط سونے مین یا ایک درہم چاندی مین ہے اور پہلا قول اکثر ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ اِس مسئلے مین علماء نے اختلاف کیا ہے بس شیخ مفید کتاب مقنعہ مین اور شیخ اپنی ساری کتابون یعنی اور سید مرتضی انتصار مین فرماتے ہین کہ فقراء کو کم اُس مقدار سے کہ جو پہلی نصاب مین واجب ہوتی ہے نہ دیجائیگی کہ وہ پانچ درہم یا دس قیراط ہین اور سلار اور ابن جنید کہتے ہین کہ دوسری نصاب مین کے واجب مقدار پر اقتصار کرین گے کہ وہ ایک درہم اور دو قیراط ہین اور سید مرتضی جمل مین اور ابن ادریس اور علماء مین سے ایک جماعت اِسکے قائل ہین کہ فقیر کو تھوڑا بہت زکوۃ سے دیا جائیگا اور اُسکی کوئی حد نہین ہے کہ کافی ہو اور یہی قول معتمد ہے۔ ساتوان مسئلہ جب مالک مال زکوۃ پر امام علیہ السلام کو قابض کردیگا تو واجب ہے کہ حضرت اُسکے لیے دعائے خیر فرمائین اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ مستحب ہے اور یہی اشہر ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ اس مسئلے مین اصل بارِ تعالی کا قول ہے خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ یعنی اُنکے مالون مین سے ایسا صدقہ لے کہ وہ ظاہر اور پاک اُنھین کر دیتا ہے اور دعا دے اُنھین کہ تیری دعا اُنکے اور اُنکے نفسون کے لیے اطمینان ہے اور سبب یہ ہے کہ نبی کی دعا کے قبول ہونیکا یقین ہے اور یہ بحث کرنا کہ یہ نبی یا ائمہ علیہ السلام پر واجب ہے یا مستحب ہے فائدے سے خالی ہے اور اصح وجوب ہونا ہے۔ جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین استحبابًا فقیہ بھی دعاے خیر کرے اور کہے أَجَرَكَ اللّٰهُ فِيمَا أَعْطَيْتَ وَبَارَكَ فِيمَا أَبْقَيْتَ یعنی خدا تجھے اجر دے اس تیرے دینے کے بدلے مین اور برکت دے خدا تیرے لیے اُس چیز مین کہ جو تو نے بچا لی ہے اور مالک اپنے لیے دعا مین یہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مَغْنَمًا وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْرَمًا بارِ خدایا اِسے میرے لیے منفعت بنا دے اور اسے میرے لیے تاوان نہ بنا آٹھوان مسئلہ واجبی خواہ سنتی زکوۃ مین دی چیز کا اختیار سے پھر مالک بننا مکروہ ہے اور اگر میراث اور شبہ میراث کی راہ سے ملک مین آجائے تو کچھ ڈر نہین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شبہ میراث سے مراد یہ ہے کہ جیسے مالک زکوۃ کا وکیل اُسکے لیے مول لیلے یا مستحق اپنے ذمے کے قرض مین مالک کو دیدے یا اسی طرح چیز جو اور طریق ہین نوان مسئلہ یہ کہ داغ دین زکوۃ کے چوپایون کو ایسی جگہ پر جو زیادہ ظاہر اور قوی ہو جیسے بکریون مین کان کی جڑ اور اونٹ گائے مین ران کا مقام ہے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دعوٰی پر جبس وجہ مین لیا دیا ہو اُسکا نام جیسے زکوٰۃ یا تصدق یا جزیہ ہے لکھا ہو قول دینے کے وقت مین جسوقت بارھوان چاند دکھائی دے تو زکوٰۃ دینا واجب ہے اور اسمین دیر کرنا جائز نہین مگر یہ کہ کوئی مانع ہو یا کسی ایسے شخص کا انتظار ہو کہ جسکے قبضے مین دینا چاہیے جیسے عالم و مستحق ہین اور اگر علٰحدہ کرکے رکھ چھوڑے تو ایک دو مہینے کی دیر کرنا جائز ہی اور اشبہ یہی ہی کہ اگر تاخیر کسی مجوز مانع یا سبب سے ہو تو جبتک وہ مانع یا سبب ہے گا تاخیر جائز رہیگی اور اسکی کوئی حد معین نہین اور اگر تاخیر کا کوئی مجوز مانع یا سبب نہو تو دیر کرنا جائز نہین اور اگر بے شرعی سبب کے دیر کریگا اور زکوٰۃ کا مال تلف ہو جائیگا تو مالک تاوان دینے کا ضامن اور ذمہ دار ہوگا اور وجوب کے وقت سے پہلے زکوٰۃ کی ادا جائز نہین اور اگر یہی دل چاہتا ہو تو زکوٰۃ بھر کا مال مستحق کو قرض کے طریق سے دیدے اور اسکا نام تعجیل زکوٰۃ نہوگا پھر جب زکوٰۃ کا وقت آئے تو اُس قرض کو اور فقیرون پر کے قرضے کی طرح سے زکوٰۃ مین جوڑ دے مگر اِس شرط سے کہ وہ فقیر اُسوقت تک استحقاق پر باقی رہے اور مال مین بھی زکوٰۃ واجب ہے اور اگر لوگون کے ذمے کے قرض حد نصاب کو پہونچین تو اشبہ یہ اُسکی زکوٰۃ واجب نہین اسلیے کہ قرض مالک کے قبضے مین نہین خواہ عین مال قرض قرضدار کے پاس موجود ہو خواہ تلف ہو گیا ہو اور اگر مستحق قرض لینے کے بعد زکوٰۃ کے استحقاق سے نکل جائے تو اُس سے وہ قرضہ پھیر لینا چاہیے اور اور مستحق کو پہونچا دینا ضرور ہے اور اُس قرضدار کو پہونچتا ہے کہ عین مال کے پھیر دینے سے روکے گو وہ عین بھی موجود ہو اور اُسکے قرض لینے کے وقت کی قیمت قرضخواہ کو دیدے اور اگر اُس سے پھیرنا مشکل ہو اور قرضدار استحقاق کی صفت پر رہا ہو تو مالک پر واجب ہے کہ نئے سرے سے زکوٰۃ دے اور اگر قرضدار مستحق استحقاق کی صفت پر ہو اور مالک مین زکوٰۃ کی وجوب کی شرطین حاصل ہون تو مالک کو جائز ہے کہ اُس قرض کے مال کو پھیر لے اور اُسکے عوض مین اور زکوٰۃ مین دے اسلیے کہ وہ مال قرض کچھ زکوٰۃ کے لیے متعین نہین ہوا اور یہ بھی جائز ہے کہ اُس قرضدار مستحق سے عدول کرکے اور مستحق کو دیدے متفرع مسئلے پہلا مسئلہ اگر مستحق کو زکوٰۃ کے وقت سے پہلے قرض کے طریق سے کوئی بکری دے اور زکوٰۃ کے مفروض وقت تک کوئی متصل زیادتی جیسے موٹی ہو جائے تو قرضخواہ کو یہ نہین پہونچتا ہے کہ وہی بکری پھیر لے اسلیے کہ وہ زیادتی قرضدار کی ملک مین حاصل ہوئی ہے اور اُسی فقیر کا مال ہے فقط اُسکے ذمے فقر جاتے رہنے پر یہی ہو کہ قرض لینے کے وقت کی قیمت مالک کو دیدے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا متصل زیادتی جیسے بچہ ہو تو وہ بھی اُسی فقیر کا مال ہے اور اگر وہی بکری وہ مالک کو پھیر دے تو اُسپر یہ واجب نہیں کہ اُسکا بچہ بھی دیدے دوسرا مسئلہ اور اگر قیمت اُسکی کم ہو جائے تو بعضے فقہا کہا ہے کہ عین وہی پھیر دے اور کچھ اُس فقیر پر نہیں اور خوب یہی ہے کہ قرض لیتے وقت کی قیمت اُسکے ذمے لازم ہے تیسرا مسئلہ اگر مستحق اُسی قرضے کے عین مال سے مالدار ہو جائے اور مالک کے مال پر سال گزر جائے تو اُس قرض کو زکوٰۃ میں جوڑ دینا جائز ہے اور اگر اُس عین مال کے سوا سے مالدار ہو جائے تو اُس سے وہ قرض پھیر لینا اور دوسرے مستحق کو دیدینا چاہیے خواہ عین وہی مال دے یا اُسکے عوض میں اور دے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک فرماتے ہیں کہ قرضہ کا زکوٰۃ میں جوڑ دینا جائز ہونا عین قرض سے فقیر کے مالدار ہو جانے پر اسلیے ہے کہ اگر وہ قرض اُس سے پھیر لیا جائیگا تو وہ فقیر ہو جائیگا اور اُسکا مثل یا اُسکی قیمت اُسکے ذمے ثابت ہے تو وہ مالدار فقیر کی قوت میں ہے خلاف اسکے کہ جب اِس قرض کے سوا اور چیز سے مالدار ہوا ہو تو اُسکے پھیر لینے سے وہ فقیر نہ ہو جائیگا۔ قول نیت میں ہے نیت کرنا اُس شخص کا معتبر ہے جو مستحق کے دینے کو نکالتا ہو اگر مالک نکالے تو وہ مستحق کو دیتے وقت نیت کرے اور اگر امامؑ کی طرف سے عامل زکوٰۃ ہو یا امام علیہ السّلام یا اُنکا وکیل یا مالک کا وکیل ہو تو جائز ہے ہر ایک کو دینے والے اور مالک کیطرف سے مستحق کو دینے کے وقت نیت کا متولی ہو جائے اور اگر نابالغ اور دیوانے کی طرف سے زکوٰۃ نکالیں تو ولی کو نیت کا متولی ہونا پہنچتا ہے یا نیت وہ کرے کہ جسے قبضہ کرنا زکوٰۃ کا پہنچتا ہے جیسے امام علیہ السلام اور اُنکے عامل ہیں اور مال زکوٰۃ دیتے وقت نیت متعین ہے اور اگر دیدینے کے بعد نیت کرے تو مصنف اُسکے جواز کو بھی کچھ دور نہیں جانتے ہیں اور نیت کی حقیقت یہ ہے کہ حقتعالیٰ کے تقرب کا قصد کرے اور اِسبات کا کہ واجب ہے یا سنت ہے یا مستحب ہے اور مال کی زکوٰۃ ہے یا فطرے کی زکوٰۃ ہے اور یہ احتیاج نہیں کہ جس جنس سے زکوٰۃ نکالی ہے اُسکا بھی قصد کرے یعنی یہ قصد کرے کہ یہ واجب یا سنت زکوٰۃ مال کی یا فطرے کی اللہ کی قربت کیلیے نکالتا ہوں اُردو مترجم کہتا ہے کہ شیخ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ دینے والے سے مستحق کو دینے والا مراد ہے اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ جب مستحق کو دینے والا خود مالک ہو گا تو اُسکی نیت معتبر ہو گی اور بے نیت اُسکے دینا کافی نہ ہو گا اور اگر مستحق کو دینے والا عامل یا امام علیہ السلام یا وکیل مالک ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو مالک کی طرف سے یا ان میں سے ایک کی طرف سے نیت کافی ہو جائیگی اور یہ اطلاق درست نہیں بلکہ جب دینے والا امام علیہ السلام یا عامل ہوگا تو دونوں میں سے ایک کی نیت کافی ہے یا مالک کی نیت کافی ہے لیکن مالک کی نیت تو اسلیے کافی ہے کہ وہی تو زکوٰۃ کا مامور ہے اور انہیں زکوٰۃ دینا فقیروں کو زکوٰۃ دینے کی منزلے میں ہے اسلیے کہ وہ مستحقوں کے قائم مقام ہیں اور لیکن عامل اور امام علیہ السلام تو دونوں مالک کے وکیل ہیں کہ مالک اُنکے پاس زکوٰۃ بھیجدیتا ہے تو انکی نیت فقیروں کے دیتے وقت مالک کی طرف سے معتبر ہے اور اگر مستحق کو دینے والا مالک کا وکیل ہوگا تو اُسکی نیت فقیروں کے دیتے وقت معتبر ہوگی اسلیے کہ وہی تو زکوٰۃ کے خرچ کا وقت ہے اور اگر وہ نیت نہ کرے اور مالک کی اُسی وقت کی نیت پر اکتفا کرے تو کافی نہیں اسلیے کہ وکیل کا قبضہ عین مالک کا قبضہ ہے تو اُسکی نیت وکیل کو دیتے وقت اُس نیت کی طرح کی ہے جو مال کے قبضے میں ہونے کے وقت خیال میں ہوتی ہے قسم معین اگر مالک کہے کہ جو میرا مال کہ غائب ہے اگر وہ باقی ہو تو اُسکی یہ واجب زکوٰۃ ہے اور اگر تلف ہو گیا ہو تو سنت زکوٰۃ ہے تو یہ نیت صحیح ہے اور اسطرح نہیں ہے اگر کہے کہ یہ زکوٰۃ غائب مال کی واجب یا سنت ہے کہ اسطرح کی نیت صحیح نہیں اسلیے کہ پہلی صورت میں مال کی بقا کی تقدیر پر وجوب کا یقین اور تلف ہو جانے کی تقدیر پر استحباب کا جزم ہے اور اس قسم کی تردید جائز ہے جیسا کہ نماز کی نیت میں جائز رکھا ہے کہ جب کوئی نماز قضا ہو جائے اور بعینہ معلوم نہو تو اپنے ذمے والی نماز کی نیت سے بجا لائیگا کہ اگر میرے ذمے ظہر ہے تو وہی اور اگر عصر ہے تو وہی بجا لاتا ہوں میں قضا واجب قربۃً الی اللہ بر خلاف دوسری صورت کے کہ اُسمیں وجوب اور استحباب اُس مال کی سلامتی کی ایک ہی تقدیر پر ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ پہلی صورت میں جزم یعنی یقین نیت میں اور تردید یعنی شک منوی میں ہے اور یہ جائز ہے اور دوسری صورت میں نفس نیت میں تردید ہے اور یہ جائز نہیں۔ اگر مالک کے دو برابر مال ہوں ایک غائب اور ایک حاضر ہو اور یوں نیت کرے کہ اُن دو مالوں میں سے یہ ایک مال کی زکوٰۃ ہے تو کافی ہے اور اسیطرح کافی ہے اگر یوں کہے کہ غائب مال کی زکوٰۃ ہے اگر سالم ہو اور نہیں تو حاضر یعنی موجود مال کی زکوٰۃ ہے اور اگر غائب مال کی زکوٰۃ نکالے اِس شرط سے کہ سالم ہو پھر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ظاہر ہو جائے کہ تلف ہو گیا تو اشبہ پر اُس نیت کی نقل اور مال کی طرف کرنا جائز ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک فرماتے ہین کہ یہ مسئلہ اگلے مسئلہ کا تتمہ ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ اگر زکوۃ دینے والے کے دو مال ہون کہ ایک موجود اور دوسرا غائب ہو اور اُن دو مین سے ایک کی زکوۃ نکالے تو درست ہے گو غائب کی سلامتی کی قید یہین لگادی ہے اسلئے کہ اُس مال کی سلامتی واقع مین اُسکی زکوۃ ہونے کے لیے شرط ہے بس یہ ذکر مین مراد ہے گو بیان نہین کیا ہے اور محتمل ہے کہ یہ خود علیحدہ ایک مسئلہ ہو اور مراد اپنے غائب مال کی زکوۃ کا نکالنا اس مال کی سلامتی کی شرط سے ہو تو اس معنی سے جائز ہے کہ اگر سلامت ظاہر ہو گا تو یہ اُسکی زکوۃ پڑ جائیگی اور واقع کی شرط لگانا کچھ مضرت کی بات نہین۔ اور اگر یون نیت کرے کہ یہ اُس مال کی زکوۃ ہے جس کے حاصل ہونے کی مجھے امید ہے تو یہ جائز نہین گو وہ مال اُسے مل بھی جائے اور اگر صاحب مال نیت نہ کرے اور عامل یا امام علیہ السلام مستحق کو دیتے وقت نیت کرین بس اگر وہ زکوۃ مالک پر جبر سے یا ناخوشی سے ہے تو جائز ہے اور اگر مالک کی خواہش سے ہے تو بعضے فقہائے کہا ہے کہ کافی نہین اور اشبہ یہی ہے کافی ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے کہا ہے عدم اجزاء کے قائل شیخ ہین اور کہتے ہین کہ دوسری مرتبہ اسکا مطالبہ امام علیہ السلام اور عامل کو نہین پہونچتا ہے اور کتاب منتہی مین اسپر یون استدلال کی ہے کہ زکوۃ ایک عبادت ہے بس نیت کی محتاج ہے اور یون استدلال کی ہے کہ امام علیہ السلام فقیرون کے نائب ہین اور اُنھین زکوۃ دیتے وقت نیت معتبر ہے بس یونہین اُنکے نائب کو دیتے وقت نیت معتبر ہے پھر کفایت کی تقویت مین کہا ہے کہ امام علیہ السلام مثل وکیل کے ہین اور یہ زکوۃ ایک عبادت ہے اور عبادت مین نیت ورست ہے بس جس طرح سے نہایت معتبر ہو گی اور اس بحث مین کوئی فائدہ نہین نکلتا ہے جبکہ لینے امام علیہ السلام ہین اور فقط اُسی وقت فائدہ ظاہر ہو گا جبکہ عامل لینے والا ہو اور غیبت مین عامل کے منصوب ہونے کے جواز کے بھی قائل ہون اور زکوۃ خوشی سے دیدینے سے نیت کا ہو جانا ظاہر ہے۔ دوسری قسم فطرے کی زکوۃ مین ہے اور اسکے چار رکن ہین پہلا رکن اُس شخص مین جس پر ہو اور فطرے کی زکوۃ تین شرطون سے واجب ہوتی ہے پہلی شرط مکلف ہونا ہے بس فطرے کی زکوۃ نابالغ پر اور دیوانے پر اور اُس شخص پر جو عید کا چاند دیکھتے وقت بیہوش ہو واجب نہین ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسری شرط حریت یعنی آزاد ہونا ہے۔ پھر فطرے کی زکوٰۃ غلام پر واجب نہین ہر چند اُسکے مالک ہونے کے بھی قائل ہون اور نہ مدبر غلام پر اور یہ وہ غلام ہے جسکے آقا نے کہدیا ہو کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہوگا اور ابھی اُسکا آقا جیتا ہو اور نہ ام ولد پر اور وہ ایسی لونڈی ہے کہ جسکی گود مین اُسکے آقا کا بچہ ہو کہ وہ بھی آقا کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے جیسا کہ اپنے مقام مین بیان ہوگا اور آقا کی حیات مین کنیزی پر باقی ہے اور نہ مشروط مکاتب پر اور یہ وہ غلام ہے کہ جسپر اُسکے آقا نے کچھ مال مقرر کر دیا ہو کہ اُسے کما کر دیدے تو تو آزاد ہو جائیگا اور یہ شرط کر لی ہو کہ جب تک پورا مال ادا نکریگا صرف غلام رہیگا اور مطلق مکاتب پر کہ ابھی مال کتابت سے کچھ نہ ہو چکا ہو اور مطلق مکاتب وہ غلام ہے کہ جسپر جسکے آقا نے آزادی کے لیے کچھ مال مقرر کر دیا ہو اور شرط مذکور نہو بس جتنا اُس مال سے ادا کرے گا اُتنا ہی اُسکے مقابلے مین جو بھی آزاد ہو جائیگا اور اگر اُسمین سے کچھ نہ ہو چکا ہو گا تو محض غلام ہوگا اور اُسپر بھی فطرے کی زکوٰۃ نہین ہے پھر جس قدر آزاد ہو جائیگا تو فطرے کی زکوٰۃ بھی اسی آزادی کے حصے کے موافق اُسپر واجب ہوگی اور اگر اپنے آقا کے عیال یعنی ذمے اور ساتھ ہوگا تو اُسکے آقا پر زکوٰۃ فطرہ واجب ہوگی تیسری شرط مالداری ہے بس فطرے کی زکوٰۃ نہ تو فقیر پر واجب ہے اور نہ اُس شخص پر جو مال کی زکوٰۃ مین کی معتبر نصابون مین سے کسیکا مالک ہو اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ یہ وہ شخص ہے کہ مال کی زکوٰۃ اُسے دیسکے اور اسکا ضابطہ یہ ہے کہ اپنے اور اپنے عیال کے سال بھر کے قوت کا مالک نہو اور یہی اشبہ ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ فقہا نے کہا ہے کہ جو شخص کوئی کسب اور کار کرتا ہو کہ اُس سے سال بھر کملکر کھایا کرتا ہو تو وہ بھی سال بھر کے قوت کا مالک کا حکم زکوٰۃ کے واجب ہونے مین رکھتا ہے۔ اور فقیر کو بھی زکوٰۃ فطرے کا نکالنا سنت ہے اور کم سے کم ایک صاع کو ہاتھون ہاتھ اپنے عیال اور اپنے درمیان مین پھرائے اور اُسے تصدق کر دے اور جبکہ فطرے کی زکوٰۃ کی شرطین پائی جائین تو اپنی طرف سے اور اپنے سب عیال کی طرف سے فرض کی نیت سے فطرے کی زکوٰۃ نکالے اور اگر وجوب کی شرطین نپائی جائین تو سنت کی نیت سے نکالے اور عیال جورو بچے اور جو اُنکے مثل مین لونڈی غلام وغیرہ ہین اور اُس مہمان کی طرف سے نکالے جو کچھ ماہ رمضان کی باقی رہنے پر عید کے چاند کے وقت آجائے اور جو کہ مہمان کی طرح ہین یہ وہ

مہمان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

عیال ہین جنھین روٹی کپڑا دینا مستحب ہوا کرتا ہے خواہ بچہ ہو خواہ بالغ ہو خواہ آزاد ہو خواہ غلام
ہو خواہ مسلمان ہو خواہ کافر ہو اور فطرے کی ادا مین نیت بھی معتبر ہے اور فطرہ نکالنا کافر کا صحیح
نہین گو واجب اُسپر بھی ہے اور اگر مسلمان ہو گا تو اگلا فطرہ اُسکے ذمّے سے ساقط ہو جائیگا جامع الرضوی
کے مترجم کہتے ہین کہ کتاب قواعد مین کہا ہے کہ اگر مالدار مرد کی عورت اپنا فطرہ اپنے مال مین سے
اپنے شوہر کی اجازت لیکر دے تو کافی ہے اور شوہر کے ذمّے سے ساقط ہو جائیگا اور اگر شوہر کی
بے اجازت دیگی تو اُسکے کافی ہونے مین شوہر کیطرف سے اشکال ہے تین مسئلے پہلا مسئلہ جو
عید کے چاند سے پہلے بالغ ہو یا مسلمان ہو یا جنون سے اچھا ہوا ہو یا کسی ایسی چیز کا مالک ہوا ہو
کہ جس سے مالدار ہو جائے تو اُسپر فطرہ دینا واجب ہے اور اگر چاند کے بعد اور عید کی نماز کے بعد ہو
تو اُسکو فطرہ دینا مستحب ہے اور یہی تفصیل ہے اگر مالک غلام کا ہو جائے یا کوئی بچہ اُسکے گھر پیدا ہوا ہو۔
دوسرا مسئلہ جورو غلام جبکہ اَور کے عیال ہون تو اُنکی طرف سے فطرہ دینا واجب ہے گو اُسکے عیال
نہین ہون اور بعضے فقہائے کہا ہے کہ فطرہ اُس صورت مین ہے کہ اُسکے عیال ہون اور اسمین
تردد ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ منشا تردد کا یہ ہے کہ اسمین شک ہے کہ فطرے کا وجوب کا سبب
یا عیال ہونا یا جورو ہونا اور مملوک ہونا ہے اور احادیث کے نصوص کا ظاہر یہی ہے کہ زوجیت
اور ملکیت سے ہو اُنکی طرف سے زکوٰۃ نکالنا واجب ہے گو اُنکی کفالت اُسکے سر نہو تیسرا مسئلہ
جسکا فطرہ اَور پر واجب ہوتا ہی تو اُسکی ذات پر سے ساقط ہو جاتا ہے ہرچند کہ اگر تنہا ہوتا تو اُسی پر واجب
ہوتا جیسے مہمان کہ مالدار ہو اور جورو کہ مالدار ہو اسلیے کہ مہمان کا فطرہ مہمان دار پر اور جورو کا اُسکے
شوہر پر ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ صاحب قواعد نے فرمایا ہے کہ اگر تنگدست مرد
کی جورو مالدار ہو تو اُس عورت کا روٹی کپڑا اُسکے شوہر پر واجب ہے اور فطرہ اُس عورت کا اُسی کی
واجب ہے اور نادار مرد پر واجب نہین ہو فرعی مسئلے پہلا مسئلہ اگر کسی کا کوئی غلام غائب ہو
اور اُسکی زندگی کا اُسے علم ہو پس اگر وہ غلام اپنی ذات کا عیال اس معنی سے ہو کہ اپنے کسب
اور اپنے کاروبار سے اپنی بسر کرتا ہو یا اپنے آقا کے عیال مین ہو تو فطرے کی زکوٰۃ اُسکے آقا پر
واجب ہے اور اگر کسی اَور کے عیال مین ہو تو اُس عیالدار پر واجب ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ
کہ صاحب مدارک فرماتے ہین کہ اس حکم مین غلام مین اور اُن لوگون مین کہ جنکا نفقہ واجب ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مثل جورو بچون کے کوئی فرق نہین اور غلام کا ذکر مثل تمثیل کے ہے یا ذکر اِس توہم کے دور کرنے کے لیے ہی کہ اُسکا فطرہ اُسیکے رقبے سے عینیہ زکوۃ کی طرح سے متعلق ہے پھر جب کہ اُس تک پہونچنا ممکن نہو تو اُس زکوۃ کا اخراج واجب نہوگا برخلاف اورون کے اسلیے کہ اُنمین یہ توہم نہین ہوسکتا اور عبارت سے یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ جب اُسکے جیتے ہونے کا علم نہوگا تو اُسکی زکوۃ بھی واجب نہوگی اور یہین پر اختلاف ہے اور رواضح وجوب فطرہ ہے اِسلیے کہ اُسکی زندگی اصل ہے جبتک شرع سے اُسکے مرنے کا حکم نہ کیا جائے اور علّامہ نے اُسکے مرجانے کے ظن یعنی گمان پر اکتفا کیا ہے اور یہ قول وجہ رکھتا ہے۔ دوسرا مسئلہ اگر ایک غلام دو شریکون مین ہو تو اُسکی زکوۃ اُن دونون پر ہے اور اگر دوسرے کے عیال مین ہو تو اُسی عیالدار پر واجب ہے تیسرا مسئلہ اگر کسی غلام کا آقا مر جائے اور وہ قرضدار ہو بس اگر عید کا چاند نظر آنے کے بعد مرا ہو تو اُسکے مال سے اُس غلام کا فطرہ دینگے اور اگر اُسکا ترکہ قرض اور زکوۃ کی ادا کے موافق ہوگا تو اُن قرض اور زکوۃ کے رسدی حصّے لگائینگے اور اگر چاند کے پہلے مر جائیگا تو اُس غلام کی زکوۃ کسی پر نہوگی مگر جو اُسکا عیالدار ہو اُسپر زکوۃ واجب ہوگی اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک فرماتے ہین کہ کسی پر زکوۃ واجب نہونیکی بنا اس پر ہے کہ مُردے کا ترکہ اُسکا قرضہ ادا ہونے کے پہلے مُردے کے مال کے حکم مین ہے خواہ وہ قرضہ سارے ترکے پر حاوی ہو خواہ نہو اور اِسی سبب سے دین مطلق ہوگیا اور اگر ہم ترکے کے وارث پر منتقل ہونے کے قائل ہون گو قرضہ دینے کے پہلے تصرف کرنے سے وارث ممنوع ہو جیسا کہ یہی قول اجود ہے تو زکوۃ وارث پر واجب ہے چوتھا مسئلہ جو وصیت کرے کہ میرا غلام میرے بعد فلان شخص کو دیدینا بعد اِسکے یعنی وصیت کرنے والا مر جائے بس موصی لہ یعنی جسکے لیے وصیت کی ہے وصیت کو چاند کے پہلے قبول کرے تو اُس غلام کے فطرے کی زکوۃ اُسپر واجب ہوگی اور اگر چاند کے بعد قبول کریگا تو زکوۃ ساقط ہو جائیگی اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اِس صورت مین وارثون پر زکوۃ ہوگی اور اِسمین تردد ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک فرماتے ہین کہ تردد کا منشا اسباب کا شک ہے کہ وصیت کا قبول کرنا ملک کو موصی لہ کی طرف قبول کے وقت سے نقل کرتا ہے یا اگلی ملک کا موصی کے مرنے کے وقت سے کاشف ہوتا ہے تو پہلی شق پر زکوۃ وارثونے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساقط ہو جائیگی اِس بنا سے کہ مصنف کا مختار یہ ہے کہ ترکہ وصیت اور قرض کے ساتھ مُردے کے مال کے حکم پر باقی رہتا ہے اور وارثوں کی طرف منتقل نہین ہوتا ہے اور موصی لہ کے ذمّے سے اسلیے ساقط ہو جائیگی کہ ملک کی نقل کا سبب کہ وہی قبول ہے اُسکے نپائے جانے سے ملک اُسکی طرف منتقل نہین ہوئی ہے۔ اور اگر کسی کو غلام دیدا اور موہوب لہ یعنی جسے وہ غلام دیا ہے اُسنے قبضہ نہین کیا تو اُسپر زکوۃ واجب نہین اور اگر ہبہ کرکے غلام کو مر جائے تو اُس غلام کی زکوۃ اُسکے وارثون پر واجب ہے اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ اگر موہوب لہ یعنی جسے دیا ہے وہ قبول کر چکے اور قبضہ کرنے کے پہلے مر جائے اور اُسکے وارث چاند کے پہلے قبضہ کر لین تو اُنپر اُس غلام کی زکوۃ واجب ہے اور اسمین تردد ہے۔ اُردو مترجم کہتا ہے کہ وارثون پر زکوۃ کے واجب ہونے کے شیخ کتاب مبسوط مین قائل ہین اور یہ قول اُنکے مذہب مختار کے مطابق نہین اسلیے کہ اُنکے مذہب پر ہبہ کی صحت کی شرط قبضہ ہے اِس تقدیر پر موہوب یعنی غلام کی ملک میت کی طرف منتقل ہی نہین ہوئی پھر اُسکے وارثون کی طرف بھی منتقل نہوگی اور یہ قول اُسیوقت ٹھیک پڑیگا جب یہ کہین کہ ہبہ مین قبضہ ہبہ کی صحت کی شرط نہین ہے۔ اور جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ تردد کا منشا یہ ہی کہ ہبہ کے تام ہو جانیکا احتمال اسصورت مین موہوب لہ کے قبول کے سبب سے ہی اور قبضے پر موقوف نہین اور جبکہ موہوب لہ کے وارثون نے چاند کے پہلے قبضہ کر لیا تو اُنھین اِس غلام کی زکوۃ دینا چاہیے کہ اُنکا میراث سے مالک ہو چکا ہی اور یہ بھی احتمال ہی کہ جب قبضہ پایا نہین گیا تو محض قبول سے بغیر قبضے کے ملک پائی نجائیگی کہ ہبہ قبضے پر موقوف ہوتی ہی۔ دوسرا رکن جنس زکوۃ مین اور اُسکی مقدار مین ہے اور اُسکا ضابطہ یہ ہے کہ جو جنس اُس شہر مین زیادہ کھائی جاتی ہو وہی دین جیسے گیہون اور جو اور اُنکا آٹا اور اُنکی روٹی اور چھوارے اور منقے اور چانول اور دودھ اور اقط ہی اور اگر کھانے کے سوا دین تو بازار کی قیمت کے موافق دین اور بہتر یہی ہے کہ خرمے سوکھے یعنی چھوارے دے پھر منقے دے اور اُسکے بعد یہ ہے کہ آدمی جو خود زیادہ کھاتا ہو وہ دے اور فطرے کی مقدار اسباب قوتون مین ایک صاع ہے کہ عراقی چار مد بھر کا ہوتا ہے اور مد عراقی نو رطل کا ہوتا ہے اور دو مد دے تو چار رطل ہین اور ایک جماعت نے رطل کی تفسیر مدینہ کے رطل سے کی ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ مد کا وزن ہندوستانی چھوٹی گولی کے چھپا نوے کے سیر سے چھٹانک کم تین پاؤ کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور صاع پونے تین سیر کا ہے اور انگریزی چہرے دار روپیے کے اسّی بھر کے سیر سے ڈھائی چھٹانک تین سیر اور ایک چہرے دار اٹھّانی بھر کا ایک صاع ہوتا ہے اور واجب جنسون کے بدلے کے دینے مین شرع مین کوئی مقدار معین نہین بلکہ بازار کی قیمت کے موافق حساب کرنا چاہیے اور علما کی ایک جماعت نے ایک درہم کا اندازہ کیا ہے اور بعضون نے چار دانگ بھر چاندی کا اندازہ کیا ہے اور یہ قول معتمد نہین ہے اور بعضے علمانے قیمتون کے اختلاف پر اسے گنا ہے کہ کبھی مہنگی اور کبھی سستی ہوتی ہے کہ یہی اقوال کے مختلف ہونے کا سبب ہے تیسرا رکن فطرہ کی زکوٰۃ کے وقت مین فطرہ عید کا چاند نظر آنے کے وقت سے واجب ہوتا ہے اور وقت سے پہلے دینا جائز نہین مگر بنابر اظہر کے قرض کے طریق سے جائز ہے اور عید کا چاند نظر آئی دینے کے بعد فطرہ نکالنا اور عید کی نماز کے قبل تک دیر کرنا جائز ہے اور اگر نماز کا وقت نکل جائے اور زکوٰۃ کو علیحدہ کر چکا ہو تو اُس زکوٰۃ کو نکالے اور وجوب اور ادا کی نیت سے مستحق کو دیدے اور اگر عید کی نماز سے پہلے جدا کر کے نہ رکھا ہوگا تو اُسکا وجوب ساقط ہو جائیگا اور بعضے کہتے ہین کہ قضا کی نیت سے دے اور بعضے کہتے ہین کہ ادا کی نیت سے دیدے اور پہلا قول اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ پہلے قول کے اشبہ ہونے کی یہ وجہ ہے کہ زکوٰۃ فطرہ ایک خاص وقت کی عبادت ہے اور اُسکا وقت جاتا رہا تو قضا ہو جائیگی پھر اُسکا قضا بجالانا کسی شرعی دلیل پر موقوف ہوگا۔ اور اگر جدا کرنے کے بعد امکان مستحق پر ادا کرنے مین دیر کریگا تو ضامن رہیگا اور تلف ہو جانے تاوان کا ذمہ دار ہوگا اور قدرت نہونے پر دیدینے مین تاخیر ہو تو ضامن نہین ہے اور اُس شہر مین مستحق نہونے پر اَور شہر مین بھیجدینا جائز ہے اور اِس صورت مین ضامن نہین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ اُس شہر مین مستحق نہونے پر دوسرے شہر کے بھیجنے مین ضامن نہونا کئی شرطون سے مشروط ہے ایک تو یہ کہ راستہ خطرناک نہو اور نزدیک کے شہر مین مستحق ہوتے دور کے شہر مین نہ بھیجے اگر انہین سے ایک کے بھی خلاف ہوگا تو تلف ہونے پر تاوان دینا پڑیگا چوتھا رکن فطرے کی زکوٰۃ کے مصرف مین ہے اِس فطرے کی زکوٰۃ کا مستحق وہی ہے جو مال کی زکوٰۃ کا حقدار ہے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور مالک کو خود ادا کا متولی ہونا جائز ہے اور بہتر یہی ہے کہ اُسے امام علیہ السلام یا اُن حضرت کے نائب کے پاس بھیجدے اور اگر یہ دشوار ہو تو شیعہ مذہب کے فقیہون کے پاس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھیجدے اور غیر مومن کو اور ضعیف اعتقاد والے کو مومن کے نہونے پر بھی فطرہ نہ دینگے اور مومنون کے نابالغ بچون کو فطرہ دینگے گو اُنکے باپ فاسق ہون اور کسی فقیر کو صاع بھر سے کم نہ دیا جائیگا مگر جبکہ بہت سے فقیر مجتمع ہو جائیں اور پوری نہ پڑے اور ایک فقیر کو اتنا دینا جائز ہے کہ مالدار ہو جائے اور سنت ہے کہ قریب کے رشتہ دار مستحق لوگون کو دے اور اگر وہ نہون تو ہمسایہ کے مستحقون کو

کتاب الخمس

یہ کتاب خمس کے بیان مین ہے اور اسمین دو فصلین ہین

پہلی فصل اُن چیزون مین ہے کہ جنمین خمس واجب ہے اور وہ سات چیزین ہین پہلی چیز غنیمت کا مال ہے کہ دار الحرب سے لشکر جسے جمع کرکے لاتے ہین اور جو وہ جمع کرکے نہین لاتے ہین جیسے زمین وغیرہ جبتک کہ چھینی نہو مسلمان سے یا اُس کافر سے جو امان مین اور مسلمانون کے ذمہ مین ہو اور یہ غنیمت یعنی لوٹ خواہ کم ہو خواہ بہت ہو دوسری چیز جو کانون سے نکلتی ہے خواہ منطبع ہو یعنی چاندی سونے کی قلعی کیطرح آگ سے پگھلتی ہو خواہ یاقوت زبرجد کی طرح نہ پگھلتی ہو خواہ وہ مثل قیر نفط کی طرح بہتی ہو اُنمین مصارف کے بعد خمس واجب ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ جبتک بیس دینار کو نہ پہونچ لے واجب نہین اور پہلا قول اکثر ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ معدنون مین سے نمک اور نورہ اور چونہ اور زرد اور چکی کے پتھر اور لال مٹی اور کالی مٹی اور بہاڑون کی دوائی مٹی اور اُسی طرح ایک زمین ہو کہ جسمین کوئی خصوصیت ہو کہ اُس سے عظیم انتفاع ہوتا ہو تیسری چیز خزانے ہین اور یہ وہ مال ہے کہ جسے زمین کے نیچے جمع کیا ہو بس اگر قیمت بیس دینار پر پہونچے اور دار الحرب کی زمین مین ہو یا دار الاسلام مین ہو اور اُسپر اسلام کا اثر نہو تو اُسمین خمس واجب ہے اور اگر اُسے کسی ملک مین پائے کہ جسے خرید کیا ہو تو اُسے اُس ملک کے بیچنے والے کو پہچنوائے پھر اگر اُسے بیچنے والا پہچان لے اور اُسکے نشان بیان کرے تو وہی اُسکا زیادہ سزاوار ہے اور اگر نہ پہچانے تو مشتری یعنی اُس ملک کے مول لینے والے سے متعلق ہے اور اُسپر خمس یعنی اُسکا پانچوان حصہ واجب ہے اور اگر کوئی چوپایہ مول لے اور اُسکی پیٹ مین کوئی بھاری قیمت کی چیز پائے اور اگر مچھلی مول لے اور اُسکے پیٹ مین کچھ پائے تو اُسمین سے بھی خمس نکالے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باقی مال مشتری کا ہے اور اسکے لیے پہنچوانا نہیں ہے تفریع اگر دار الاسلام کی بے مالک کی زمین مین کوئی خزانہ پائے تو بعضے فقہانے کہا ہے اُسے لقطہ یعنی سرراہ کی اُٹھائی چیز کی طرح پر پہنچوانا چاہیے پھر اگر اُسپر سکہ اگلے کافرون کا عاد وثمود وغیرہ کی قوم سے ہو تو بعضون نے کہا ہے کہ پانے والا اُس کا مالک ہو جائے گا اور پہلا قول اشبہ ہے چوتھی چیز وہ چیزین ہین جنھین غوطہ مار کر دریا سے نکالتے ہین اِس شرط سے کہ اُسکی قیمت ایک دینار یا زیادہ ہو اور اگر بےغوطہ کھائے دریا سے کوئی چیز لین تو اُسپر خمس واجب نہین تفریع اگر عنبر غوطہ لگا کر نکالین تو اُسکے خمس مین شرط ہے کہ اُسکی قیمت کی مقدار ایک دینار ہو اور اگر اُسے پانی پر سے یا دریا کے کنارے سے اُٹھا لین تو اُسکا معدنیات یعنی کھان والی چیزون کا حکم ہے پانچوین چیز وہ ہے کہ جو تجارت اور کاریگرون اور کھیتون کی منفعتون مین سے مالک اور اُسکے عیال کے سال بھر کے قوت سے بڑھے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ عیال کے حکم مین وہ ہر ایک بھی داخل ہے کہ جسے وہ روٹی کپڑا دیتا ہو خواہ اُنکا نفقہ واجب ہو خواہ نہو اور مہمانون کی ضیافت اور تحفے اور تصدق اور جو ظالمون کو جان مال حرمت بچانے کو دیا جاتا ہو اور تاوان اور حقوق کہ نذر اور قسم وغیرہ سے لازم ہون اور خرچ حج کی راہ کا اور بیاہ شادی کا اور لونڈیان خریدنے کا خدمت کے لیے یا حرم بنانے کے لیے یا اُن چوپایون کے لیے کہ جنکی ضرورت پڑتی ہو مثل سواری وغیرہ کے اگر اُن لوگون مین سے ہو کہ جو اسکے خوگر ہون لیکن شرط ہے کہ حصول نفع مین یہ خرچ پیش آئے ہون کہ اگر اُس سال مین خرچ نہو اور اُسکے نفع کو دوسرے سال مین صرف کرے تو خمس ساقط نہین ہوتی ہے اِسلیے کہ خمس پہلے استقرار پا چکی ہے اور چاہیے کہ یہ خرچ اپنے حال کے موافق ہون فضول خرچی اور کنجوسی نکرے فضول مؤنت مین داخل نہین اور تنگی کرنیکی وجہ سے بچا ہوا اُسکا مال ہے کہ جس سے خمس متعلق ہے چھٹی چیز وہ زمین ہے کہ جسے ذمی کافر مسلمان سے مول لے اُس زمین مین خمس واجب ہے خواہ اُسمین خمس پہلے سے ہو جیسے زمین غلبے سے مفتوح ہو خواہ نہو جیسے وہ زمین کہ جسکے لوگ آپ سے آپ مسلمان ہو گئے ہون جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ زمین مفتوح عنوہ کے مول لینے سے مراد یہ ہے کہ اُسے آثار اور عمارت کی تبعیت سے مول لین نہین تو علٰحدہ مفتوحہ زمین کا بیچنا مول لینا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائز نہین سا تو ین چیز وہ حلال مال جسمین حرام مال ملجائے اور پہچان نہ پڑے تو اُسمین بھی خمس دینا
واجب ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ملجانے کی چار
صورتین ہین پہلی یہ کہ مال حرام کی مقدار اور مالک معلوم نہو اور اِسی صورت مین خمس واجب
ہوتی ہے اور دو مترجم کہتا ہے کہ شیخ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ ظاہر یہ ہے کہ اُسکا مصرف خمس مین صرف
کرنا ہے کہ اِس سے باقی حلال ہو جاتا ہے اور حلت کو خمس دینا جبھی کافی ہوگا کہ اجمالاً یہ نہ جانتا ہو کہ مال
حرام جو اُسمین ملا ہے وہ خمس سے زیادہ ہے اور اگر یہ جانتا ہوگا تو گمان کے موافق نکالنا پڑیگا اور
زیادہ کے مصرف مین تردد ہے اور اُس زائد کا تصدق کر دینا قوی ہے دوسری صورت یہ کہ
مقدار اور مالک دونون معلوم ہون اِس صورت مین مالک کو پھیر دینا واجب ہے تیسری صورت
یہ کہ مالک معلوم ہو اور مقدار معلوم نہو اِس صورت مین صلح کے طریق سے اُس سے فیصلہ کرنا واجب
ہے چوتھی صورت یہ کہ مقدار معلوم ہو اور مالک معلوم نہو اِس صورت مین مالک کا بہت تفحص
کرے جب کسیصورت سے پتا نہ لگے تو اُسکی طرف سے تصدق کرے اور اگر اُس مال حلال مین کہ جو
ملگیا ہے خمس واجب ہو تو چاہیے کہ اُسکی خمس دے اور یہ خمس ملجانے کے سبب سے واجب

ہوئی ہے اُس پہلی خمس کی مسقط نہو گی۔ تفریع پہلا مسئلہ خمس خزانون مین واجب ہے خواہ
پانے والا آزاد ہو خواہ بندہ ہو نابالغ ہو خواہ بالغ ہو اور یہی حکم ہے اُنمین جو کھانون سے نکلتا
ہے یا دریا سے غوطے سے نکالین دوسرا مسئلہ سال کا گزرنا خمس کی قسمون مین سے کسی مین
معتبر نہین لیکن تجارت کی نفعون مین کی واجب خمس مین پونجی کی محافظت کو احتیاطاً سال
گزرنے تک تاخیر چاہیے تیسرا مسئلہ جب گھر کا مالک اور مستاجر خزانے کی ملکیت مین اختلاف کریگا
تو معتبر قول قسم کے ساتھ اجارہ دینے والے مالک کا قول ہے اور اگر خزانے کی مقدار مین اختلاف
ہو اسطرح پر کہ گھر کا مالک کہے زیادہ تھا اور گھر کا کرایہ دار کہے کہ کم تھا تو مقبول قول قسم کے ساتھ
کرایہ دار کا قول ہے چوتھا مسئلہ کھان اور خزانے کی کھودوائی وغیرہ ضروری مصارف نکالنے
کے بعد خمس واجب ہوتی ہے

دوسری فصل خمس کی تقسیم مین ہے خمس کے چھ حصے کرین خدا فرماتا ہے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ
مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ یعنی اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جان لو تم جو غنیمت مین پاؤ تم کافرون سے تو بیشک اُسکی خمس اللہ کے لیے اور رسول کے لیے اور قرابت داروں کے لیے اور یتیمون کے لیے اور محتاجون کے لیے اور مسافرون کے لیے ہے تین حصے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہین کہ ایک خدا کا سہم اور ایک خود حضرت کا سہم اور ایک قرابتیونکا سہم کہ سہم امام علیہ السلام ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کے بعد یہ تینون حصے امام علیہ السلام سے تعلق رکھتے ہین کہ پیغمبر کے قائم مقام ہین اور جیسے پیغمبر یا امام نے لیا ہے اُنکے بعد اُنکے وارثون کی طرف منتقل ہوگی اور باقی تین حصے یتیمون اور محتاجون کے اور مسافرون کے حقوق ہین اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ پانچ حصے ہونگے اور خدا کا حصہ آیۂ کریمہ مین تیمن کیطور پر مذکور ہوا ہے اور پہلا قول اشہر ہے اور یتیم اور محتاج مسافرون کے تینون حصون مین شرط ہے کہ باپ کی طرف سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے دادا عبد المطلب کی طرف منسوب ہون اور اگر فقط مان کی طرف منسوب ہونگے تو اظہر کی بنا پر اُنھین خمس نہ دے سکین گے اور سید مرتضی اور ابن ادریس نے فرمایا ہے کہ انھین بھی دے سکتے ہین اور تین طائفون کے سب شخصون کو دینا واجب نہین بلکہ ہر گروہ مین سے ایک ایک شخص کو بھی دیدینا جائز ہے اردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک فرماتے ہین کہ خمس کے چھ ہی حصے کرنا مشہور ہے اور صریح اِسی پر آیۂ شریفہ کو بھی دلالت ہے اور اسیطرح بہ روایتین بھی دلالت کرتی ہین اور پانچ حصون کا دوسرا قول شاذ ہونے پر ہے اُسکا قائل معلوم نہین۔ اِس مقام مین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ خمس کے مستحق مین ہے اور یہ وہ لوگ ہین جو عبد المطلب کی اولاد ہین اور اسوقت مین ابو طالب اور عباس اور حارث اور ابو لہب کی اولاد مین خواہ مرد ہون خواہ عورت ہون اور مطلب بن عبد مناف کی اولاد کے استحقاق مین تردد ہے اظہر یہ ہے کہ اُنھین نہ دے سکین گے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ مطلب ہاشم کا نام تھا اور اکثر حدیثون کو بھی اسی پر دلالت ہے اسی لیے شیخ علی الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اصح یہی ہے کہ مطلب کی اولاد کو دینگے اور عبد المطلب کی اولاد سے اختصاص نہین دوسرا مسئلہ آیا جائز ہے کہ ان سب گروہون مین سے ایک گروہ کو ساری خمس دیدین بعضے فقہانے کہا ہے کہ ہان دے سکتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ نہین دے سکتے اور یہی احوط ہے اردو مترجم کہتا ہے کہ منشاء خلاف کا وہ آدھی خمس ہے جو امام علیہ السلام سے مختص نہین ہے اور تخصیص کی بنا کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قول شیخ کا ہے کہ مبسوط مین انکا ظاہر کلام اسے ظاہر کرتا ہے اور ابو صلاح بھی منع کے قائل ہین
اور جواز کا قول متاخرین علما مین مشہور ہے اور اسمین کوئی شک نہین کہ اگر خمس چھؤن
قسمون مین پھیلائی جائے تو اولی اور احوط ہے۔ تیسرا مسئلہ امام علیہ السلام ان گروہ کے
لوگونمین تقسیم فرمائین گے اور ہر ایک کو میانہ روی سے کفایت بھر دینگے پھر جو بڑھجائیگا وہ
امام کا مال ہے اور جو گھٹے گا اُسے اپنے حصے سے پورا کر دینگے چوتھا مسئلہ ابن سبیل یعنی
مسافر مین یہ شرط نہین کہ وہ محتاج ہو بلکہ جس شہر مین کہ ابن سبیل یعنی مسافر ہے وہان کا محتاج
ہونا کافی ہے گو اپنے شہر مین مالدار ہو اور آیا یتیم مین محتاجی شرط ہے بعضے فقہا نے کہا ہے کہ
ہان شرط ہے اور بعضون نے کہا کہ نہین شرط ہے اور پہلا قول احوط ہے اُردو مترجم کہتا ہے
یتیم سے مراد وہ نابالغ ہے کہ جسکا باپ نہو اور اسمین فقر کی شرط لگانے کی وجہ ظاہر ہے اسلیے
کہ امام علیہ السلام کے حصے کے سوا خمس مین سے زکوٰۃ کا بدلا ہے اور وہ محتاجون سے مختص
ہے پھر اسیطرح عوض بھی مختص ہوگا اور محتاج نہونے کی وجہ یہ ہے کہ آیہ مین یتیم قسیم یعنی مقابل
مسکین کا ہے اور یہ مغایرت کو مقتضی ہے نہین تو ایک دوسرے مین داخل ہو جائیگا۔ پانچوان
مسئلہ مستحق کے ہوتے ہوے ایک شہر سے دوسرے شہر مین خمس کا بھیجنا حلال نہین اور
اگر کوئی بھیجے اور تلف ہو جائے تو ضامن رہیگا یعنی تاوان دیگا اور مستحق نہونے کی صورت
مین بھیج سکتا ہے۔ اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مسالک فرماتے ہین کہ سادات ہونیکی صورتمین صحیح
مطلق بھیجدینا ہی جیسا کہ زکوٰۃ مین گذر چکا ہی مگر بھیجنے کا خرچ مالک کے ذمے ہے اور منع کے قول پر
جواز اقرب کے شہر پر پھر اقرب پر منحصر رہیگا اور یہ سب غیبت امام علیہ السلام مین ہے اور حضرت
کے وقت مین تو مطلق حضرت ہی کیخدمت مین بھیجدیجائے گی۔ چھٹا مسئلہ مستحق مین ایمان
شرط ہے اور اسمین تردد ہے اور تردد کا منشا یہ ہے کہ آیہ کریمہ مین مؤمن کی تخصیص نہین یعنی
غیر مؤمن کو کہ وہ ذوی القربی ہو دے سکتے ہین اور اگر یہ نظر کرین کہ مخالف حق سے دور ہے
اور رعایت سزاوار نہین تو یہان شرط ٹھہریگا اور اظہر کی بنا بر عدالت شرط نہین خمس کے
ملحق احکام مین دو مقصد ہین پہلا مقصد انفال مین اور یہ وہ چیز ہے کہ جسکے خاص مالک
امام علیہ السلام ہین جسطرح سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کیلیے انفال تھے اُردو مترجم کہتا ہے کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انفال تحریک اسے نفل کی جمع ہے اور نفل کے معنی لغت مین غنیمت اور ہبہ کے ہین اور ازہری
کہتے ہین کہ نفل وہ چیز ہے جو اصل سے زیادہ ہو اور غنیمتون کا نام انفال اسلیے ہوا کہ مسلمان
اس سے فضیلت دیے گئے ساری ایسی اُمتون پر کہ جنھین غنیمتین حلال نتھین اور سنت نافلۂ
نفل سے نامزد اسلیے ہوئین کہ فرض سے زائد ہین اور انفال یہان وہ چیزین ہین جو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے خاص ہون - اور انفال پانچ چیزین ہین پہلی چیز وہ زمین ہے جو بے لڑائی کے ہاتھ آئے
خواہ وہان کے رہنے والے جلا وطن کر گئے ہون خواہ اپنی رضا و رغبت سے اُنھون نے
سپرد کر دی ہو دوسری چیز لاوارث زمینین کہ جنکا کوئی وارث نہو خواہ اُنکے مالک ہلاک ہوگئے ہون
یا وہ کسی کی ملکیت مین آئی نہون جیسے جنگل دریا کے کنارے پہاڑون کی چوٹیان ہین اور اُن کی
چوٹیون مین کی چیزین مثل کہالون اور پتیون اور درختون کے اور اسیطرح چرو و غارون اور چٹانین
ہے اور جبکہ دار الحرب مفتوح ہو پس جو کہ بادشاہون کی ملک سے ہے جیسے قریے اور کھیت اور
زمینین اور بادشاہی عمارتین وغیرہ خاص چیزین اور وہ چیزین کہ نقل کے اور تحویل کے قابل ہین
جیسے لونڈیان اور غلام ہین اور گھوڑے ہین یہ خاص امام علیہ السلام کا مال ہے جس صورت مین
کسی مسلمان سے کافر حربی نے غصب یعنی چھین لی ہو یا اُن کافرون کی ملک سے نہو جو مسلمانون
کے عہد اور امان مین ہین اور اسیطرح امام علیہ السلام کو پہونچتا ہے کہ مال غنیمت مین سے گھوڑے
لونڈیون کپڑون وغیرہ کے قبیل سے جسے چاہین اپنے لیے چن لین جبتک کہ اجحاف لازم نہ آئے یعنی
حد افراط کو نہ پہونچے کہ لشکر کے لیے کچھ کم نہ رہجائے اور جو مال کہ امام علیہ السلام کی بے اجازت
غنیمت مین دار الحرب سے غازی لوگ لے لین اور وہ مال بھی امام علیہ السلام سے تعلق رکھتا
ہے اور بعضے فقہا اسمین بھی خمس واجب جانتے ہین اور اسکی دلیلین قوی ہین دوسرا مقصد
مال امام ع کے تصرف کی کیفیت مین اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ امام علیہ السلام کے مخصوص
مال مین بے اجازت تصرف جائز نہین جبکہ امام ظاہر مین تشریف رکھتے ہون اور اگر اسمین تصرف
کریگا تو گنہگار ہوگا اور اگر اسمین کوئی منفعت حاصل ہوگی تو وہ بھی امام ع کا مال ہے دوسرا مسئلہ
جبکہ امام علیہ السلام اپنے حقوق مین سے کسی کے ساتھ کسی چیز کا مقاطعہ کرین تو اسپر حلال ہے
جو مقاطعے سے زیادہ حاصل ہو اور اس شخص پر واجب ہے کہ وجہ مقررہ کو پہونچا دے تیسرا مسئلہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امامیہ مذہب مین مناکح اور مساکن اور متاجر کی اباحت امام علیہ السلام کی غیبت مین شیعہ امامیہ کے لیے ثابت ہے ہر چند کہ یہ سب امام علیہ السلام کا مال ہین یا امام کا بھی اُسمین حق ہو اور حصہ اِن چیزون سے نکالنا واجب نہین اور مناکح کی تفسیر اُن لونڈیون سے کی ہے جو غیبت کے حال مین حربی کافرون سے لی جائین ہر چند ایک قول پر بے اجازت امامؑ کی لیے ہوے ساری غنیمت امام ہی سے تعلق رکھتی ہے اور ایک قول پر امام علیہ السلام اُسکے خمس مین شریک ہین مگر غیبت امام علیہ السلام مین شیعون کے لیے اُسمین تصرف مباح ہے اور اِسیطرح جو سال بھر کے خرچ سے تجارت اور زراعت وغیرہ کے نفعون سے بڑھے کہ اُسمین خمس ہے اور امامؑ کا بھی حق اُس خمس سے متعلق ہے غیبت کے حال مین اُن بڑھے ہوئے نفعون کو اپنی عورتون کے مہر کرین یعنی خمس نکالے جبتک کہ متصرف کے حال کی نسبت سے اسراف کی حد کو نہ پہونچے اس فرقۂ امامیہ پر حلال ہے نہ اِسکے سوا اَور ون پر اور مساکن کی تفسیر اُس زمین سے کی ہے جو انفال کی زمین مین سے مول لیجائے اور یہی حکم ہے جو مساکن کہ مول لیے جائین ایسے مال سے جنمین خمس واجب ہے اور نہ نکالی ہو یا وہ مساکن جو غیبت امامؑ مین بے اذن حضرتؑ حربی کافرون سے لے لیے ہون اور وہ سب ایک قول پر امام علیہ السلام کا مال ہین اور ایک قول پر امامؑ بھی اُسمین شریک ہین وہ بھی شیعہ امامیہ کے لیے مباح ہین اور واجب نہین کہ اُسمین سے خمس نکالین اور متاجر کی تفسیر اُن مالون کے مول لینے سے کی ہے جنمین خمس ہوتی ہے اور واجب نہین خریدار پر کہ اُنکی خمس نکالے مگر جب اُنمین فائدہ حاصل ہو تو اُسمین خمس ہے اور تمام انفال جیسے ارضی موات یعنی لاوارث زمینین اور نیستان اور کھائین اور درخت اور چٹیان امام علیہ السلام کا مال امامیہ شیعون کے لیے مباح ہے اور سند اِسکی صحیحہ مستفیضہ حدیثین ہین کہ حدیثون کی کتابون مین مفصل مذکور ہین چوتھا مسئلہ جو خمس مین واجب ہے کہ دیا جائے واجب ہے امامؑ کے ظہور و حضور کے وقت مین آپ سے حضرت کی خدمت مین پہونچا دے اور غیبت کیوقت مین بعضے کہتے ہین کہ اُسمین تصرف مباح ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اُسکی محافظت واجب ہے اور جب موت کی علامتین ظاہر ہون تو وصیت کر دے کہ یہ مال امام علیہ السلام کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اُسے زمین مین گاڑ دے اور ایک جماعت فقیہون کی کہتی ہے کہ نصف مستحقون کو دیدے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حفاظت کرے اُس دوسرے نصف کی جو امام علیہ السلام سے مختص ہے زمین میں دفن سے یا وصیت سے موت کے وقت میں اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت کا حصہ بھی مذکور صنفون کے موجود مستحقون کو دیدے اسلیے کہ امام علیہ السلام کو ضرور ہے کہ اُنھین کفایت بھر عطا فرماوین جبکہ اُنکے حصے اُنھین کافی نہ پڑتے ہون جیسے یہی ظہور کیوقت مین واجب ہے اسیطرح غیبت مین بھی اُن حضرت پر واجب ہے اور یہی قول اشبہ ہے پانچوان مسئلہ امام علیہ السلام کے حصے کا صرف واجب ہے کہ مذکور صنفون مین ہوا اور اسکی تقسیم وہ کرے جو نیابت کا محکوم ہو اور وہی حاکم شرع ہے یعنی امامیہ مذہب کا عادل فقیہ فتوے کی شرطون کا جمع رکھنے والا ہے جس طرح سے غائب لوگونکے سر ونکے واجب حقوق کو بجا لاتا ہو

کتاب الصوم

یہ کتاب روزے کے بیان مین ہے اور نظر صوم کے ارکان اور اقسام اور لواحق مین ہے اور صوم کے ارکان چار ہین۔

پہلا رکن صوم کے لغت مین امساک کے معنی ہین یعنی باز رکھنا اور شرع کے عرف مین نیت کے ساتھ مفطر چیزون سے باز رکھنا ہے اور نیت یا روزے مین رکن ہے اور عمدہ جزو ہے کہ روزے کی ماہیت اُسی کی ساتھ پائی جاتی ہے یا روزے کی صحت کی شرط ہے اور روزے سے خارج ہے لیکن شرط ہونا اشبہ ہے اور کفایت کرتا ہے جو ماہ رمضان مین نیت کرے کہ اَصُوْمُ مُتَقَرِّبًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی یعنی روزہ رکھتا ہون مین اس حال مین کہ تقرب چاہنے والا ہون اللہ تعالی کا آیا یہی نیت معین نذر مین بھی کافی ہے یا نہ بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان کافی ہے اور بعضے کہتے ہین کافی نہین بلکہ معین کرنا چاہیے کہ نذر کا روزہ ہے اور یہی قول اشبہ ہے اردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک کہتے ہین کہ کافی ہونے کا قول سید مرتضیٰ اور ابن ادریس کا ہے اور اسکی تقویت کتاب منتہی مین کی ہے اور یہی معتمد ہے اور کافی نہونے کا اور تعیین ضرور ہونیکا قول شیخ کا ہے اور اسی کو کتاب مختلف مین قریب جانا ہے اور رمضان کے مہینے کے سوا نذر معین اور مطلق نذر اور کفارہ اور قضا روزے مین قصد تعیین کا اور بخصوص روزے کا قصد کرنا ہے اور اگر کوئی قربت کے قصد پر اقتصار کرے اور تعیین سے غافل ہو جائے تو صحیح نہین اور روزہ کی نیت کا پہلے جز دن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقع کرنا ضرور ہے یعنی طلوع صبح کے نزدیک یا ولیکن لازما رات کو اُس حالت میں کہ اسی نیت کے حکم پر استمرار کرے اس معنی سے کہ نیت مذکور کے خلاف کا قصد نہ کرے اور اگر رات کو نیت بھول جائے تو نیت کی تجدید دن کو آفتاب کے زوال تک کرلے اور اگر آفتاب کو زوال ہو جائے تو نیت کا وقت نہیں خواہ واجب روزہ ہو خواہ سنت ہو اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ سورج کے غروب کے وقت تک بھی سنتی روزے میں نیت کر سکتا ہو اور پہلا قول اشہر ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اصح یہی ہے کہ سنتی روزے کی نیت کا وقت اُس زمانے تک ہے کہ کچھ دن غروب آفتاب سے امساک کے لیے باقی رہ جائے کہ جسے عرف میں امساک کہیں ہر چند زمانہ کم ہی ہو۔ اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ ماہ رمضان مخصوص ہے اس سے کہ جائز ہے داخل ہونے سے پہلے نیت کرے اگر رمضان کے داخل ہونے کے وقت نیت بھول جائے اور روزہ رکھے تو پہلی نیت کافی ہے اسی طرح ماہ رمضان کی پہلی نیت سارے مہینے کے روزوں کو کافی ہے اور ماہ رمضان میں غیر ماہ رمضان کا روزہ واقع نہیں ہوتا اور اگر کوئی غیر رمضان کے روزے کی نیت ماہ رمضان میں کرے خواہ وہ روزہ

واجب ہو خواہ سنت ہو تو اُسے روزہ رمضان کے لیے وہ نیت کافی ہے نہ اُس روزے کے لیے کہ جسکی نیت کی ہے جو کہ ماہ رمضان کے سوا کا روزہ ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ غیر رمضان کی نیت کا رمضان کو کافی ہونا مشروط اس سے ہے کہ رمضان کے داخل ہونے کو نجانتا ہو یا بھول گیا ہو اور جان بوجھکر غیر رمضان کی نیت واجب یا سنت روزے کی روزہ رمضان کیلیے کافی ہونے میں اختلاف ہے اور مدارک میں کے بیان پر فساد جید ہے اور واجب سنت میں نیت کی تردید کرنا جائز نہیں بلکہ ضرور ہے کہ تعیین سے اِن دو میں سے ایک کا قصد کرے اور اگر شعبان کے اخیر روز میں شک کی تقدیر پر واجب روزے کی نیت کرے تو روزہ نہ تو شعبان کے روزے سے اور نہ رمضان کے روزے سے مجزی ہو گا اور اگر یوم شک میں نیت کرے کہ سنتی روزہ بجا لاتا ہے اور پھر ظاہر ہو کہ وہ رمضان کی پہلی کا روزہ تھا تو وہی روزہ کافی ہے اور اگر شک کے دن روزہ اِس قصد سے رکھے کہ اگر رمضان ہے تو روزہ واجب ہے اور اگر شعبان ہے تو سنتی ہے تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اگر ظاہر ہو کہ ماہ رمضان تھا تو وہی روزہ کافی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اسپر روزے کا اعادہ ہے اور یہی اشبہ ہے اردو مترجم کہتا ہے کہ یہ دونوں قول شیخ علیہ الرحمہ کے ہیں پہلا مبسوط میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اور خلاف میں ہے اور دوسرا قول اُنکی باقی کتابوں میں ہے اور یہی کو ابن ادریس اور مصنف اور اکثر متاخرین نے اختیار کیا ہے اور یہی معتمد ہے۔ اور اگر افطار کے قصد سے صبح کرے اور اسکے بعد ظاہر ہو کہ ماہ رمضان ہے تو نیت وجوب کی تجدید کرے اور اُسی پر اکتفا کرے اور زوال کے بعد ظاہر ہو کہ رمضان ہے تو باقی دن کا امساک کرے اور قضا کا روزہ رکھنا اُسپر واجب ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ جس صورت میں کہ زوال کے بعد معلوم ہو کہ یہ دن رمضان کا ہے تو واجب ہے کہ باقی دن کی امساک قربت کی نیت سے کرے پھر اُس روزے کی قضا بجا لائے اور اگر امساک نکریگا اور افطار کریگا تو کفارہ بھی اُسپر لازم ہوگا اور اگر سنت کی نیت سے روزہ رکھا ہو تو نیت کو قصد وجوب کیطرف پھیر دے اور یہ روزہ کافی ہے خواہ زوال کے پہلے معلوم ہوا ہو اور نیت کو بدلا ہو خواہ بعد زوال کے فرعی تین مسئلے پہلا مسئلہ اگر رمضان کے دن میں افطار کا قصد کرے پھر زوال کے پہلے نیت کی تجدید کرے روزہ منعقد نہوگا اور قضا کا روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر کہا جائے کہ روزہ منعقد ہو جائیگا تو اشبہ ہے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ منعقد ہونا اصح ہے اگر جانتا ہو کہ ماہ رمضان کا روزہ ہے اور افطار کا قصد کرے اور اگر بھول جائے یہ کہ رمضان کا دن ہے اور افطار کا قصد کرے اور پھر یاد آجائے اور تجدید نیت کرے تو روزہ منعقد ہو جائیگا دوسرا مسئلہ اگر روزے کی نیت باندھے پھر توڑنے کا قصد کرے اور نتوڑے اور تجدید نیت کرے تو روزہ صحیح ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ اِس صورت میں صحیح ہونا اصح ہے اگر ماہ رمضان کا روزہ جانکر افطار کا قصد کرے گا اور اِس مسئلے میں اور اگلے مسئلے میں فرق یہ ہے کہ اُسمین روزے کی نیت افطار کے قصد سے پہلے تھی اور اِس مسئلے میں پہلے روزے کی نیت ہے تیسرا مسئلہ نابالغ تمیز دار لڑکے کی نیت صحیح ہے اور اُسکا روزہ شرعی ہے اردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ نابالغ لڑکے کی عبادت میں علما نے اختلاف کیا ہے کہ آیا کہ یہ عبادت شرعیہ اِس معنون سے ہے کہ شارع علیہ السلام کے حکم کی طرف مستند ہے اور اُسپر ثواب کا استحقاق رکھیگا یا تمرینیہ عادت ڈلوانے کی ہے بس شیخ علیہ الرحمہ نے اور ایک جماعت نے کہ جنمین مصنف بھی ہیں پہلی شق کو اختیار کیا ہے اور دلیل اُسپر یہ ہے کہ کسی چیز کے حکم کرنے کا حکم دینے والا خود اُس چیز کا حکم کرنیوالا اِس معنی سے ہے کہ اِس چیز کا ارادہ کرنا اُسکے حال سے ظاہر ہے اور علامہ علیہ الرحمہ نے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مختلف ہین تمرینیہ ہونے کو قریب جاناہے اِسلیے کہ تکلیف بلوغ سے مشروط ہے اور شرط کے انتفاء سے مشروط منتفی ہوتاہے اور اِس شرط کے مطلق معتبر ہونے مین مناقشہ ہوسکتاہے اِسلیے کہ ممیز لڑکے کی طرف خطاب کے متوجہ ہونے کی عقل منکر نہین ہوتی اور شرع فقط واجب اور محرم تکلیف کے توقف کو بلوغ پر مقتضی ہے لیکن سنتی وغیرہ تکلیف کا تو عقلی کوئی مانع ہے اور نہ شرعی مانع ہے۔

دوسرا رکن اُسمین ہی جس سے صائم یعنی روزہ دار باز رہتاہے اور اُسمین کئی مقصد ہین پہلا مقصد امساک واجب ہے ہر کھانے کی چیز سے خواہ اُسکا کھانا معتاد ہو جیسے روٹی میوے خواہ معتاد نہو جیسے سنگریزے اور مانند اُسکے اور ہر پینے کی چیز سے ہرچند اُسکا پینا معتاد نہو جیسے پھول ورورخت سے نچوڑا ہوا پانی ہے اور جماع سے عورت کے آگے وار جماع اور پیچھے وار سے بنا برا ظہر کے اور اُس سے عورت کا روزہ بھی ٹوٹ جاتاہے اور لونڈے کے پیچھے وار دخول سے اور چوپایون کے دخول سے روزہ کے فساد مین تردد ہے ہرچند کہ فعل حرام ہے اور اسپطرح قول ہے دخول لونڈے کے روزے کے فساد مین اور اشبہ یہی ہے کہ غسل کے وجوب کے تابع ہے یعنی اگر لونڈے کے پیچھے وار دخول سے غسل واجب ہوتاہے جیساکہ بعضے علما کا مذہب ہی تو روزہ بھی ٹوٹ جائیگا اُردو مترجم کہتا ہی کہ شیخ علی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ لونڈے کے پیچھے وار دخول سے غسل کا واجب ہونا اصح ہے تو وہ روزے کو بھی ضرور توڑ ڈالیگا اور اِس قول پر کہ لڑکے کی بھی عبادت شرعیہ ہے تو اُسکے روزے کو بھی فاسد کردیگا لیکن چوپایون کے دخول مین غسل کے وجوب پر کوئی دلیل نہین بس جب غسل احوط ہے تو روزے کے ٹوٹنے کا قول بھی احوط ہے اور خدا پر اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ پر اور ائمہ علیہم السلام پر افترا باندھنے سے امساک واجب ہی آیا اِس جھوٹ سے روزہ ٹوٹتاہے یا نہین بعضے کہتے ہین کہ ٹوٹجاتاہے اور بعضے کہتے ہین کہ نہین اور یہی اشبہ ہے اُردو مترجم کہتاہے کہ خدا اور رسول اور ائمہ پر جھوٹ بولنے سے روزے کے ٹوٹنے مین علما نے جھوٹ کے مفسد ہونے کے اتفاق کے بعد اختلاف کیاہے بس شیخین نے اور سید مرتضیٰ نے انتصار مین فرمایا ہی کہ اِس جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتاہے اور قضا اور کفارہ واجب ہوجاتاہے اور سید نے جمل مین اور ابن ادریس نے کہاہے کہ نہین ٹوٹتاہی اور یہی معتمد ہے۔ اور روزہ دار کو پانی کے اندر سر ڈبونے سے اجتناب واجب ہی اور بعضے علماء نے کہاہے کہ حرام نہین ہے بلکہ مکروہ ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور آیا اِس سے روزہ ٹوٹتاہے یا نہین اور اشبہ یہی ہے کہ روزہ نہین ٹوٹتاہی جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ سر پانی مین ڈبونے سے اجتناب واجب ہونا عام ہے اِس سے کہ باقی بدن پانی مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا سر فقط پانی مین لیگیا ہے اور ظاہر یہی ہے کہ سر فقط پانی کے اندر لیجانا سر کے منافذ کے ساتھ حرام ہے
علماء نے کہا ہے کہ حرمت کے قول پر اگر غسل واجب ارتماس سے یعنی غوطہ مار کے کریگا تو وہ غسل کافی نہوگا
اسلیے کہ یہ فعل حرام ہے اور واجب نہین ہے پس صحیح نہوگا اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک کہتے ہین کہ
ارتماسی غسل کے حکم مین علمائے اختلاف کیا ہی پس اکثر علماء اور انھین مین سے شیخین ہین کتاب مقنعہ اور
کتاب نہایہ مین ارتماس سے روزہ ٹوٹ جانے کے قائل ہوئے ہین اور اسی کا یقین کیا ہے سید مرتضیٰ نے
اور اسپر اجماع کا بھی دعوی کیا ہے اور ابن ادریس کہتے ہین کہ مکروہ ہے اور شیخ استبصار مین کہتے ہین کہ ارتماس
روزے مین حرام ہے روزیکی قضا اور کفارہ اُس سے واجب نہین ہوتا اور یہی معتمد ہے اور حلق مین غبار
پہونچانے مین اختلاف ہی اور اظہر کے بنا پر حرام ہے اور روزہ ٹوٹ جاتا ہی جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ حلق
مین غبار پہونچانے مین بعض نے شرط کیا ہے کہ عمداً پہونچایے اور وہ غبار غلیظ ہو اور نہین تو مفسد صوم نہین اور اگر ایسے مکان
مین ہو کہ اُس سے بچاؤ ممکن ہو پھر اگر پہونچ جائے یا احتراز ممکن نہو تو روزے کا مفسد نہوتا اوجہ ہے اور متاخرین
علماء نے اُس گاڑھے دھوئین کو ملحق کیا ہے کہ جسکے اجزا حلق مین جاتے ہین اور روغن کے بخار کو اور اُس
کے مثل کو اسی غبار سے ملحق کیا ہے اور صاحب مدارک نے کہا ہے کہ یہ بعید ہے اور بغیر ضرورت طلوع فجر تک
جنابت پر باقی رہنے سے اشہر پر اجتناب واجب ہی اور اگر رات کو غسل جنابت کی احتیاج ہو جائے اور بے
ارادہ غسل کے سو رہے اور صبح کے طلوع تک نہ جاگے تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور اگر غسل کی نیت رکھتا ہو
تو اُسکا روزہ صحیح ہے اور اگر جاگے اور پھر سو رہے اور صبح کے طلوع تک نہ جاگے تو اُسکا روزہ فاسد ہوگا اور قضا
واجب ہوگی اور اگر استمنا کرے یعنی بے جماع کے منی نکالے یا عورت سے مساس کرے اور انزال ہو جائے تو
اُسکا روزہ فاسد ہو جائیگا اور اگر روزے کی نیت کے بعد دن کو نہانے کی حاجت سوتے مین ہو جائے تو اُسکا
روزہ فاسد نہوگا اور اسیطرح اگر کسی عورت کی طرف دیکھے اور انزال ہو جائے تو اظہر پر نہ ٹوٹیگا یا کسی عورت کی آواز سنے
اور انزال ہو جائے تو روزہ نہ ٹوٹیگا اور سوکھی دواؤن سے حقنہ یعنی عمل لینا جائز ہے اور تر بہتی دواؤن
سے حرام ہے اور اُس سے روزہ فاسد ہونے مین تردد ہی اُردو مترجم کہتا ہے کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا
ہے کہ یہ تردد پیدا ہوتا ہے اس امر سے کہ یہ حقنہ اُس چیز کے پیٹ مین پہونچانے پر مشتمل ہے کہ جسکا پہونچانا
ممنوع ہے جائز نہین پس مثل کھانے کے ہے اور اسکی ممانعت حدیث مین وارد ہے اور اس امر سے یہ تردد
ہوتا ہے کہ حرام ہونے کو روزے کا ٹوٹنا لازم نہین اور اصل برائۃ ہے اور کھانے سے مشابہت روزے کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ٹوٹنے کو مقتضی نہیں اور صحیح یہی ہے کہ ترہیتی دواؤں سے عمل لینا حرام ہے اور روزہ نہیں ٹوٹتا۔ دو مسئلے۔ پہلا مسئلہ یہ جو کچھ روزے کے مفسد بیان ہوئے ہیں جبھی مفسد ہیں کہ عمداً اجتناب کے وجوب کو جانکر واقع کرے اور جاہل میں تردد ہے اور اگر بھولے سے یہ واقع ہوں تو روزے کے مفسد نہیں خواہ روزہ واجب ہو خواہ سنت ہو اور اسیطرح روزہ نہیں جاتا ہے اگر جبر سے توڑوایا جائے یا حلق میں کوئی مفطر چیز ڈالدیجائے۔ جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ اگر روزہ دار کے حلق میں جبر سے کوئی چیز مفطر یعنی روزہ توڑنیوالی چیز ڈالدیں تو وہ روزہ دار نہ تو گنہگار ہے اور نہ اُسپر روزے کی قضا ہے اور اگر کسی روزہ دار پر روزہ توڑنے کے لیے جبر کریں اسطرح پر کہ اُسے قتل سے ڈرائیں یا اور ضرر پہونچانے سے ڈرائیں کہ اُسے گمان غالب ہو جائے کہ روزے کو نہ توڑیگا تو قتل ہو گا یا ضرر اُٹھائیگا تو اِس صورت میں بھی افطار پر مامور ہے اور بعضے علما نے کہا ہے کہ قضا روزہ رکھیگا اور بعضوں نے قضا رکھنے کو واجب نہیں جانا ہے مگر اِس صورت میں کم سے کم اتنے کھانے پینے پر اکتفا کرنا چاہیے جس سے وہ تکلیف دور ہو جائے اور اِس سے زیادہ مفطر کا استعمال نکرے نہیں تو کفارہ لازم ہو گا اور اسیطرح پر ہے کہ اگر کوئی جبر کھانے پر کرے اور وہ پانی وغیرہ پیے اور پینے پر جبر کرے اور وہ کھائے اور آفتاب کے غروب سے پہلے افطار میں تقیہ واجب ہے اور اسدن کے روزے کے افطار میں تقیہ کی رو سے جسکا روزہ واجب ہے یہی حکم ہے اور یونہیں حکم ہے گناہ نہو نہیں اور قضا بجالانے میں اختلاف ہے دوسرا مسئلہ پیاس رفع ہونے کے لیے انگوٹھے چوسنے میں اور بچے کے لیے کھانا چبانے میں اور پرندے کو دانہ بھرانے میں کوئی سالن کو زبان پر رکھکر تھوک کر نمک چکھنے میں کوئی ڈر نہیں اور اگر بے اختیار کچھ حلق میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹنے میں دو قول ہیں اور روزہ نہ ٹوٹنے کا قول بہتر ہے اور مردوں کے لیے پانی میں بیٹھنے میں کچھ مضائقہ نہیں اور نماز کے لیے مسواک کرنا مستحب ہے خواہ گیلی لکڑی کی ہو خواہ سوکھی لکڑی کی ہو اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے کہا ہے کہ مردوں کے لیے پانی میں بیٹھنا مکروہ نہیں جیسا کہ حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حضرت سے روزہ دار کے پانی میں بیٹھنے کو پوچھا تو حضرت نے فرمایا کچھ ڈر نہیں مگر سر کو پانی میں نہ ڈبوئے اور عورت پانی میں نہ بیٹھے اسلیے کہ وہ اپنے آگے کی شرمگاہ سے پانی اُٹھا لیگی یعنی پانی اندر دار چلا جائیگا دوسرا مقصد روزہ توڑنے کے حکموں میں اور اسمیں کئی مسئلے ہیں پہلا مسئلہ قضا کے ساتھ کفارہ ان سات میں سے کسی کو عمل میں لانے سے واجب ہوتا ہے ایک کھانا خواہ معتاد ہو خواہ غیر معتاد ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسرے پینا خواہ معتاد ہو یا غیر معتاد ہو تیسرے جماع عورت سے آگے وار یا پیچھے وار کہ حشفہ داخل ہو جائے چوتھے طلوع صبح تک عمداً جنابت پر باقی رہنا پانچویں بے غسل کے ارادے طلوع فجر تک سوتے رہنا چھٹے انزال یعنی منی نکالنا ساتویں غبار حلق میں پہونچانا ہے۔ جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ اگر جنب عمداً فجر کے طلوع تک جنابت باقی رہے تو اُسپر قضا اور کفارہ لازم ہوتا ہے برخلاف حائض اور مستحاضہ اور نفسا کے کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ انپر کفارہ نہ واجب ہونے کا یقین کرنا چاہیے اور فقط قضا پر اکتفا کرنا چاہیے دوسرا مسئلہ واجب نہیں کفارہ مگر رمضان ہی کے روزون میں اور قضا رمضان کے روزون میں اگر زوال کے بعد توڑ ڈالے اور معین نذر کے روزون میں اور اعتکاف کے روزون میں جبکہ اعتکاف واجب ہوا اُنکے سوا اور روزون میں کفارہ واجب نہیں جیسے غیر معین نذر کے اور کفارے کے اور سنتی روزے ہین کہ انمین کفارہ نہیں ہے گو ٹوٹ جائین تفریع جو کہ بھولے سے کچھ کھائے اور گمان کرے کہ روزہ باطل ہو گیا اور بعد اسکے عمداً افطار کر ڈالے تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور قضا صحیح واجب ہوگی اور کفارہ کے وجوب میں تردد ہے اور شبہہ یہی ہے کہ کفارہ واجب ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ تردد اسوجہ سے ہے کہ عمداً کفارے کے موجب کو عمل مین لایا ہے تو کفارہ لازم ہوگا اور اسوجہ سے ہے کہ حکم سے جاہل ہونے سے فعل کیا ہے اور جاہل معذور ہے اور اصح یہی ہے کہ اس مقام پر کفارہ واجب نہیں اور بے حکم کے جانے جو کسی مفطر کو عمل مین لائیگا اُسپر کفارہ نہیں اسلیے کہ روایت زرارہ اور روایت ابی بصیر مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے وارد ہے لیکن قضا اُسکی کوتاہی کے سبب سے ہے۔ تیسرا مسئلہ روزۂ رمضان کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا یا پے در پے دو مہینے کے روزے رکھنا یا ساٹھ محتاجون کا کھلانا ہے انمین سے جسے بجا لائیگا عہدۂ واجب سے خارج ہو جائیگا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ کفارہ مرتبہ اس معنی سے ہے کہ پہلے غلام کا آزاد کرنا ہے اور عجز کی صورت مین دو مہینے کے روزے رکھے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو ساٹھ مسکینون کو کھلائے اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر حرام سے افطار کریگا تو تینون کفارے لازم ہونگے اور اگر حلال سے افطار کریگا تو ایک کفارہ ہے اور پہلا قول اکثر ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ ان تینون کفارون مین تخییر کا قول شیخ علیہ الرحمہ کا اُنکی ساری کتابون مین ہے اور سید مرتضیٰ کا ایک قول دو قولون مین سے ہے اور ابو صلاح اور سلار اور ابن ادریس وغیرہ بھی تخییر ہی کے قائل ہین اور ترتیب یعنی پہلے عتق پھر صیام پھر اطعام کے قائل ابن ابی عقیل ہین اور مصنف کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سید مرتضیٰ کا ایک قول اُسے دو قولوں سے نقل کیا ہے اور تفصیل یعنی حرام سے افطار کرے تو تینوں کفارے عمل میں لائے اور اگر حلال سے افطار کرے تو ایک کفارہ بجا لائے اسکے قائل ابن بابویہ کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں اور شیخ کتاب الاخبار میں ہیں اور معتمد پہلا ہی قول ہے۔ چوتھا مسئلہ جو معین نذر کے روزے کو توڑ ڈالے تو اُس پر قضا اور بڑا کفارہ کہ بیان ہو چکا واجب ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ قسم کا کفارہ ہے کہ بندہ آزاد کرنا یا دس مسکینوں کا کھلانا یا کپڑا دینا ہے اگر ان سب باتوں سے عاجز ہو تو تین روزے پیاپے رکھے اور پہلا قول اظہر ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ قضا کا واجب ہونا تو علما کے کلام میں یقینی ہے اور کفارے کے بھی واجب ہونے میں علماء کا کوئی خلاف نہیں فقط کفارے کی قدر میں اختلاف ہے پس اکثر علماء کہتے ہیں کہ بڑا کفارہ وہی مخیرہ کفارہ ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے اور ابن بابویہ اور مصنف کتاب نافع میں اسکے قائل ہیں کہ وہ بڑا کفارہ نہیں یعنی قسم کا کفارہ ہے اور وہ بندے کا آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھلانا یا کپڑا دینا ہے اور اسے عاجز ہونے پر تین دن کے روزے رکھنا ہے اور یہی قول معتمد ہے۔ پانچواں مسئلہ افترا خدا پر اور رسول اور ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام پر روزہ دار اور بے روزہ دار سب پر حرام ہے اور روزہ دار پر حرام موکد ہے مگر اُس سے روزے کی قضا اور کفارہ واجب نہیں ہوتا اور یہی اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک فرماتے ہیں کہ اصح یہی ہے کہ افترا روزے کا مفسد نہیں اور اسکے قضا اور کفارے کے موجب ہونے کے شیخ علیہ الرحمہ اور علماء کی ایک جماعت قائل ہیں اور مستند انکا ایک ایسی ضعیف روایت ہے کہ وہی ضعیف روایت ایک ایسی بات پر مشتمل ہے کہ جسکے بطلان پر علما کا اجماع ہے۔ چھٹا مسئلہ ارتماس یعنی سر پانی کے اندر لیجانا روزہ دار پر بنا بر اظہر حرام ہے اور اُس سے قضا اور کفارہ واجب نہیں ہوتا اور بعضے کہتے ہیں کہ واجب ہوتا ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے کہا ہے کہ یہ جو مصنف علیہ الرحمہ نے اختیار کیا ہے اصح ہے کہ ارتماس حرام ہے اور اِس سے قضا اور کفارہ واجب نہیں ہوتا اور اسمیں پہلے بیان ہو چکا ہے۔ ساتواں مسئلہ سوکھی چیز سے حقنہ یعنی عمل لینے میں اظہر کی بنا پر کوئی ڈر نہیں اور بہتی چیز سے اظہر پر حرام ہے اور اظہر کی بنا پر قضا واجب ہوتی ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک کہتے ہیں کہ روزہ دار کے حقنہ یعنی عمل لینے کے حکم میں علما نے اختلاف کیا ہے پس شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مطلق روزے کا مفسد ہے اور علی ابن بابویہ کہتے ہیں کہ جائز نہیں روزہ دار کو کہ حقنہ کا استعمال کرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی عمل لے اور ابن جنید کہتے ہین کہ روزہ دار کو حقنہ سے باز رہنا مستحب ہے اسلیے کہ وہ پیٹ مین پہونچتا ہے اور علامہ نے مختلف مین مطلق حقنہ کے مفطر ہونے کو قریب جانا ہے اور اُسے خاص قضا کا موجب کہا ہے اور شیخ نے اپنی ساری کتابون مین اور ابن ادریس نے کہا ہے کہ حقنہ تر ہونا خاص حرام ہے اور اُس سے قضا روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے نہ کفارہ اور مصنف نے معتبر مین تر اور خشک حقنہ کی تحریم کے روزے توڑنے کو قولی توجیہ کی ہے اور یہی معتمد ہے۔ آٹھوان مسئلہ جو کہ جنب ہوا اور غسل کی نیت سے تین مرتبہ سوئے اور اُٹھے یہانتک کہ صبح ہو جائے تو قول مشہور پر اُسپر کفارہ دینا لازم ہے اور اسمین تردد ہے اُردو مترجم کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ اس تردد کا منشا اصل برائت اور ضعف متمسک ہے اور تیسری مرتبہ کا مقصود جنابت شامل بے نیت غسل کے سو رہنا ہے اور علامہ نے منتہی مین کفارہ ہونے کو ترجیح دی ہے گو قضا واجب جانا ہے اور قول مشہور پر کفارہ دینا اولی ہے۔ نوان مسئلہ واجب معین روزے کی قضا نو چیزون سے ہوتی ہے پہلی چیز بے صبح کی رعایت کیے قدرت ہونے پر کسی مفطر کو عمل مین لائے پھر ظاہر ہو جائے کہ فجر ہو گئی تھی دوسری چیز بے تحقیق قدرت دریافت پر رکھتے ہوے کسی کے خبر دینے پر کوئی مفطر عمل مین لانا اور حال یہ ہو کہ صبح ہو چکی ہو تیسری چیز صبح ہو جانے کی خبر دینے والے کے قول پر عمل نہ کرنا اور خبر دینے والے کے جھوٹ بولنے کے گمان پر کسی مفطر کا استعمال کرنا اور اسی طرح چیز کسی کی تقلید سے روزہ کھول ڈالنا کہ وہ کہے کہ رات ہو گئی اور اسکے بعد اُسکی خبر کا جھوٹ ظاہر ہو جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ اس صورت مین قضا کا واجب ہونا مشروط ہے اس امر سے کہ روزہ دار کو وقت کی خبر دینے والے کی تقلید جائز نہو بلکہ تحقیق کرنا چاہیے ہو کیونکہ اُسے اگر تقلید کرنا جائز ہوگا اور خبر دینے والا عادل ہوگا تو کچھ بھی اُسپر واجب نہوگا جیسا کہ فقہا نے تصریح کی ہے چوتھی چیز تاریکی کے سبب سے رات ہونے کے وہم پر روزہ کھول ڈالنا ہے اما اگر رات ہو جانے کا گمان غالب ہو جائے تو روزہ صحیح ہے پانچوین چیز عمداً قے کرنا اور اگر خود سے قے آجائے تو روزہ باطل نہین ہوتا ہے چھٹی چیز بہتی تر چیز سے حقنہ یعنی عمل لینا ساتوین چیز ٹھنڈک کے لیے کلی کرنا اگر محافظت کرنے پر پانی حلق مین پہونچ جائے تو قضا واجب ہے اور اگر عمداً محافظت مین کوتاہی کرے اور پانی حلق مین پہونچ جائے تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوتا ہے اور اگر وضو کے لیے کلی کرے اور پانی بے اختیار حلق مین چلا جائے تو قضا واجب نہین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ بعضون نے کہا ہے کہ سنتی کلی وضو ہو اور مضمضہ یعنی کلی مین پانی بے اختیار حلق مین چلا جائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو روزے کی قضا بجالانا چاہیے اور روایت مین اسیطرح ہے اور اسپر عمل کرنا احوط ہے اور یہ اُس صورت مین ہے کہ محافظت مین کوتاہی نہ کرے اور اگر کوتاہی کریگا تو اُسپر قضا واجب ہے آٹھوین چیز دوبارہ سو رہنا اُس شخص کا کہ رات کو اُسے غسل جنابت کی حاجت ہوئی ہو اور جاگنے کی اور غسل کی نیت سے سوئے اور جاگے نہ نہائے اور پھر اُسی نیت سے سو رہے اور صبح ہو جائے نوین چیز جو کسی ایسی عورت کی طرف شہوت سے نظر کرے کہ اُسکا دیکھنا اُسے حرام ہو اور انزال ہو جائے تو بعضے فقہانے کہا ہے کہ اُسپر قضا واجب نہین اور یہی اشبہ ہے اور اسیطرح اگر حلال عورت پر شہوت کی نظر کرے اور انزال ہو جائے تو قضا نہین ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شہوت کی نظر سے منی کا انزال موجب قضا نہین اس شرط سے کہ اُسکی یہ خو ہو کہ دیکھتے ہی انزال ہو جایا کرتا ہو اسلیے کہ اگر ایسی اُسکی عادت ہو اور پھر اختیار سے نظر کرے تو قضا اور کفارہ دونون واجب ہین جیسا کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے یہان کئی فرعین ہین پہلی فرع اگر کوئی غرغرہ مُنھ کے مرض کی دوا کے لیے کرے اور اسمین مہرہ کسی غرض سے ڈالے یا اسکے سوا ڈالے اور حلق مین پہونچ جائے تو روزہ باطل ہوگا اور اگر عبث عبث کرے تو بعضون نے کہا ہے کہ اُسپر قضا واجب ہے اور بعضے کہتے ہین کہ قضا واجب نہین اور یہی اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ جسوقت مین کسی مفطر کا مُنھ مین رکھنا کوئی صحیح غرض کے لیے ہے تو وہ روزے کا مفسد نہین اور اسمین کوئی شک نہین کہ اسکے لیے اذن بھی ہے اور قصداً نگلنے کا بھی نہین ہے مگر جبکہ کوئی ضرورت نہو تو بعضون نے کہا ہے کہ قضا واجب ہوگی اسلیے کہ جس دلیل سے ٹھنڈک کے لیے کلی کرنے سے اور سنتی نماز کے وضو کے پانی جانے سے قضا واجب ہے اُسی کے فحوے کو یہان بھی قضا کے وجوب پر دلالت ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے جو ٹھنڈک کے لیے کلی کے پانی جانے پر وجوب قضا کا یقین کر لیا ہے اور مُنھ مین ڈالنے پر بے ضرورت کے قضا نہ ہونے کو ترجیح دی ہے ہر چند عبث عبث کرنیوالا مواخذہ مین اولیٰ تھا سبب اسکا یہ ہے کہ پہلے کو نص سے اختصاص ہے یعنی اُسمین خاص وارد ہے اور پانی نہونے سے اولویت کا حکم نہین ہو سکتا ہے دوسری فرع جو دانتون مین کی باقی غذا نکلے اُسے روزہ دار کو نگلنا حرام ہے بس اگر عمداً نگل جائے تو قضا واجب ہے اور اشبہ یہی ہے کہ قضا اور کفارے مین سے کچھ اُس پر واجب نہین تیسری فرع حلق کے رستے کے سوا سے جو کچھ پیٹ مین جائیگا وہ روزہ نہین توڑیگا حقنہ کے سوا کہ اُسکا حکم گذر چکا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ پیشاب کے مقام کے سوراخ مین دوا کا ڈالنا تاکہ اُسکے اندر جائے روزیکو توڑتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اسمین تردد ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک فرماتے ہین کہ مصنف کے تردد کا منشا مفطر کا پیٹ کی طرف جانا ہے اور کھانے پینے وغیرہ کا کہ جسکا مفطر ہونا ثابت ہوا ہے صادق نہ آنا ہے اور اصل براءت ہے اور اس سے روزے کا فاسد نہونا اصح ہے چوتھی فرع نخامہ یعنی سینہ پر کے بلغم کے نگلجانے سے روزہ نہین ٹوٹتا ہے اور مراد نخامہ سے یہ ہے کہ جو بلغم وغیرہ سینہ کی طرف سے آئے اور تھوک کے نگلنے سے روزہ نہین ٹوٹتا ہرچند کہ عمداً ہو جبتک کہ مُنھ سے الگ نہ ہوا ور جو فضلات کہ سر سے نیچے اُترتے ہین اگر آپ سے اُترین اور بے قصد حلق سے اُتر جائین تو مفسد صوم نہین ہین اور اگر عمداً حلق سے اُتار جائیگا تو روزہ باطل ہوجائیگا جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ محمد ابن خاتون نے جامع عباسی کے حاشیہ مین کہا ہے کہ بعضے مجتہدین مثل شیخ ابو القاسم اور علامہ کے تذکرے مین دماغ اور سینہ کے بلغم کے نگلنے کو مطلق روزے کا مبطل نہین جانتے ہین جب تک وہین کی فضا سے باہر نہ آیا ہو کہ اُسوقت مین تو مبطل ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور مدارک مین سید نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے اور معتمد جانا ہے اور کئی دلیلین بیان کی ہین کہ اکثر قوت سے خالی نہین اور مصنف نے بھی یہی قول رسالۂ صومیہ مین اظہر جانا ہے اور ابطال کی تقدیر پر اصح یہ ہے کہ کفارہ نہین ہے اور تنہا قضا کافی ہے اور بعضے قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم جانتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ کفارہ جمع چاہیے اسواسطے کہ نگلنا اسکا روزہ دار پر حرام ہے اور حرام چیز کا حلق سے اُتارنا جب روزے مین کفارہ جمع کا موجب ہے اور یہ قول نہایت ضعیف ہے اور اسکی حرمت بھی روزہ دار پر منع کے معرض مین ہے اور دلیل حرمت پر قائم نہین ہوئی اور وہ حدیث کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہوئی ہے کہ جسکا مفاد یہ ہے کہ جو شخص مسجد مین کھنکھار سا اور سینہ پر کا بلغم نگلجائے تو وہ بلغم پیٹ کے جس مرض پر ہو کر گزرے گا اُسے اچھا ہی کردیگا یہ حرام نہونے پر صریح دلالت کرتی ہے اردو مترجم کہتا ہے کہ محمد یعقوب کلینی کی کتاب کافی مین روزہ دار نخامہ یعنی بلغم کے نگلنے اور مکھی کے نگلجانے کے باب مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہوا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے لَا بَأسَ بِاَنْ یَزْدَرِدَ الصَّائِمُ نُخَامَتَہٗ یعنی کوئی ڈر نہین ہے کہ روزہ دار اپنے بلغم کو نگلجائے پس یہ حدیث سے صاف جواز نگلنا ہے پھر نہ تو حرمت رہی نہ قضا نہ کفارہ مگر جسوقت فضائے حلق سے خارج ہوجائے تو اُسوقت مبطل ہے۔ پانچوین فرع جس چیز کے لیے مزا ہو جیسے مصطگی ہے کہ اُسکے چبانے کو بعضون نے روزے کا مبطل کہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مبطل نہین اور یہی اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صاحب مسالک فرماتے ہین کہ جسکے لیے مزا ہو اُس سے مراد وہ چیز ہے کہ جسکے لیے مزا ہو جسوقت تھوک اُس سے متغیر ہو جائے اور اُس سے ریزے جدا ہون اور اُس مزے سے متغیر تھوک کو روزہ دار نگلجائے تو اُسکے روزے کے بطلان مین دو قول ہین ایک بطلان کا ہے اسلیے کہ مزا ایک عرض ہے کہ اُسکا جدا ہونا محل سے محال ہے بس مزے کا تھوک پائےجانا اُسکے ساتھ اُسکے محل کے اجزا کے تحلیل ہونے پر دلیل ہے اور اسکا جواب کبری کا نماننا ہے یعنی ہم نہین مانتے کہ مزے کا پائےجانا تحلل اجزا پر دلیل ہے یا دونون صغری اور کبری کا نماننا ہے یعنی ہم نہین مانتے کہ مزے کا اپنے محل سے جدا ہونا ہر نہج پر محال ہے اور ہم نہین مانتے کہ مزے کا پائے جانا اجزا کے تحلل پر دلالت کرتا ہے یعنی پہلی ہی اثبات پر قائم کرنا ضرور ہے علاوہ اسپر سند یہ ہے کہ تھوک مجاورۃ سے مزے دار چیز کا اثر قبول کرلیتا ہے جیسے کہ ہوا بو سے منفعل ہوتی ہے اور علامہ علیہ الرحمہ نے کتاب منتہی اور کتاب تذکرہ مین نقل فرمایا ہے کہ جو کوئی حنظل یعنی اندراین کو اپنے تلوون مین لگائے تو اُسکا مزا اُسے محسوس ہوگا اور اس مزے کے پائے جانے سے روزہ باطل نہین ہوتا ہے

چھٹی فرع جب کسی کے منہ مین کھانا وغیرہ کوئی مفطر ہو اور صبح ہو جائے تو اُسے تھوک دے اور اگر نگلجائیگا تو اُسکا روزہ فاسد ہو جائیگا اور ٹوٹ جائیگا اور اُسپر قضا روزہ رکھنا اور کفارہ دینا واجب ہوگا اردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مسالک نے فرمایا ہے کہ اس حکم پر علما کا اتفاق ہے کسی نے اختلاف نہین کیا ہے

ساتوین فرع جو شخص اکیلا رمضان کا چاند دیکھے پھر وہ افطار کریگا اور روزہ نرکھیگا تو اُسے قضا روزہ رکھنا اور کفارہ دینا واجب ہے اردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک فرماتے ہین کہ اُسکے حق مین شہر یعنی رمضان کے ثبوت کی وجہ یعنی چاند دیکھنا ظاہر ہے تو اورون پر تکلیف نہونے سے اُسپر سے تکلیف ساقط نہوگی اور یہ اجماعی ہے اور مخالفین کے خلاف پر ایمن تنبیہ ہے اسلیے کہ وہ اس اکیلے کے چاند دیکھنے سے اُسپر روزہ واجب نہین جانتے ہین جبتک کہ شرعًا ثابت نہو اردو مترجم کہتا ہے کہ معلوم نہین کہ شرعی ثبوت سے چاند کا ثبوت مراد لیتے ہین یا روزے کے وجوب کا ثبوت مراد لیتے ہین یا فقط اُس دیکھنے والے پر یا سب پر اُس دیکھنے والے کے روزے کے وجوب پر اور چاند کے ثبوت پر عقل اور نقل دونون کو دلالت ہے عقل تو یہ ہے کہ چاند کو اُسنے انکھون سے دیکھا اسکا انکار بداہت کا انکار ہے اور روزے کا وجوب چاند کے دیکھنے پر ہے سو دیکھ لیا اور نقل مین یہ آیت کافی ہے مَنْ شَهِدَ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنی جو رمضان کا چاند دیکھے تو اُسے واجب ہے کہ اُسکا روزہ رکھے ان دونون دلیلون سے اُس دیکھنے والے پر روزے کا وجوب ثابت ہوگیا

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اُسکے سوا اور سب مین ہماری بحث نہین۔ دسوان مسئلہ جبتک صبح ہونے مین جماع اور نہا لینے بھر کا وقت باقی ہو جماع کرنا جائز ہے اور اگر وقت کی تنگی کا یقین رکھتا ہو اور پھر مباشرت کرے تو اُسکا روزہ باطل ہوگا اور اُسپر قضا اور کفارہ واجب ہوگا اور وقت کی وسعت کے گمان پر رعایت صبح کرلے تو اُسپر قضا اور کفارہ کچھ نہین اور اگر مراعات نہین کی ہے تو قضا واجب ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک کہتے ہین کہ جماع اور نہانے بھر کے وقت تنگ ہونے کے یقین پر جماع کے حرام ہونے مین اور روزے کے فساد مین کوئی شک نہین کلام فقط کفارے کے واجب ہونے مین ہے اور مخفی نرہے کہ یہ مقید ہے اِس امر سے کہ مکلّف کو صبح کا روزہ رکھنا یاد ہو اور اگر یاد نہ ہو تو اُسپر کچھ بھی نہین۔ گیارھوان مسئلہ کفارہ مکرر ہوگا اگر کفارے کے موجب کو مکرر عمل مین لائیگا دو روزون مین ایسے روزے کہ جنمین کفارہ ہوتا ہے اور اگر کفارے کے موجب کی تکرار ایکدن ہو تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ کفارہ مطلق مکرر ہوگا خواہ دو کفارون کے موجبون کے بیچ مین کفارہ دیچکا ہو خواہ نہ دیچکا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ اگر بیچمین کفارہ دیچکا ہے اور پھر اُسدن کفارے کا موجب عمل مین لایا ہے تو پھر کفارہ واجب ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ تکرار موجب سے تکرار کفارے مین نہین ہوتی ہے اور یہی اشبہ ہے خواہ دونون موجب ایک جنس کے ہون یا مختلف ہون جیسے کھانا اور جماع کرنا ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مسالک نے فرمایا ہے کہ علما نے اجماع کیا ہے اِس امر پر کہ دو دن یا زیادہ مین روزہ دار کفارے کے موجبون کی تکرار کو عمل مین لائیگا تو کفارہ بھی مکرر دینا واجب ہوگا خواہ پہلے دن کا کفارہ دیا ہو خواہ نہ دیا ہو فقط اختلاف اسمین ہے کہ اگر ایکدن روزہ دار کفارے کے باعث اور موجب کئی امر کرے تو شیخ علیہ الرحمہ نے مبسوط کتاب مین فرمایا ہے کہ اسمین ہمارے علما کی کوئی نص نہین اور جس بات کو کہ ہمارا مذہب مقتضی ہے کفارہ مین تکرار نہونا ہے اور یہی کو ابن حمزہ نے اور مصنف نے اپنی تین کتابون مین اختیار کیا ہے اور سید مرتضیٰ کہتے ہین کہ عورت سے دخول کی تکرار مین کفارہ متکرر ہوگا اور ابن جنید کہتے ہین کہ اگر پہلے کا کفارہ دیچکا ہوگا تو دوسری بار بھی دیگا اور نہین تو ایک ہی کفارہ دونون کا دیگا اور علامہ علیہ الرحمہ کتاب مختلف مین فرماتے ہین کہ اگر کفارے کی جنس متعدد ہوگی تو کفارہ بھی متعدد ہوگا اور اگر نہ متعدد ہوگی تو نہ متعدد ہوگا اور محقق مطلق موجب کے تکرر سے کفارے کے تکرر کو ترجیح دیتے اگر پہلے سے اجماع نہوتا اور راجح یہی ہے کہ ایکدن کسی سبب کو کفارے کے عمل مین لانے سے کفارہ متکرر نہوگا یعنی کئی بار نہ دینا پڑیگا۔ فرع

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو کوئی شخص ایسا کام کرے کہ جس سے کفارہ لازم ہو پھر سفر یا حیض وغیرہ کے سبب سے اُس روزے کا فرض
ساقط ہو جائے تو بعضوں نے کہا ہے کہ کفارہ بھی اُس پر سے ساقط ہو جائیگا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ کفارہ
ساقط نہوگا اور یہی قول اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مسالک فرماتے ہین کہ مطلق کفارے کا
ساقط نہونا صحیح ہے اسلیے کہ روزے مین وہ فعل ہوا ہے کہ جس سے یہ کفارہ واجب ہوتا ہے اسحالت
مین یعنی روزے کی حالت مین اور اسلیے کہ روزے کی حرمت کی ہتک کی ہے اور کفارے کے ساقط ہونیکا سبب
یہ ہے کہ اُسپر خدا کے علم مین یہ روزہ واجب ہی نتھا اور حال یہ ہے کہ عذر کے نئے پیدا ہو جانے سے منکشف
بھی ہوگیا بس کفارہ بھی واجب نہین جیسے کہ شوال کا دن منکشف ہو جاتا ہے اور ان دونون امرون
مین فرق واضح ہے اور بعضون نے یون فرق کیا ہے کہ اگر مسقط اختیاری ہو جیسے غیر ضروری سفر ہے
یا غیر اختیاری جیسے حیض اور ضروری سفر ہے تو دوسرے مین کفارہ ساقط ہو جائیگا اور پہلے مین ساقط
نہوگا۔ بارھوان مسئلہ جو کہ ماہ رمضان مین دن کو عمداً جانکر کہ یہ رمضان کا مہینا ہے کہ جسمین دن کو
افطار حرام ہے افطار کرے اُسے ایک مرتبہ مین تعزیر دیجائیگی اور پھر عود کریگا تو پھر تعزیر دیجائیگی اور پھر عود
کریگا تو اس تیسری مرتبہ مین قتل واجب ہو جائیگا اور متاخرین نے کہا ہے کہ چوتھی بار مین قتل واجب
ہوگا۔ تیرھوان مسئلہ جو اپنی جورو سے زبردستی ماہ رمضان مین دونون کے روزہ دار ہونے پر
ہمبستر ہو تو اُسپر دو کفارے ایک اپنی طرف سے اور ایک اپنی جورو کی طرف سے واجب ہے اور اُس عورت پر
کفارہ نہین ہے اور اگر عورت بھی موافقت کرے تو دونون کا روزہ فاسد ہوگا اور ہر ایک پر اپنا اپنا
کفارہ دینا واجب ہوگا اور ہر ایک کو پچیس پچیس دُرّون سے تعزیر دینگے اور بعضون نے کہا ہے کہ
اس صورت مین مرد اجنبیہ عورت کے کفارے کا متحمل نہوگا اور یہی اشبہ ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے
ہین کہ کوئی شخص روزہ دار اپنی روزہ دار بی بی سے زبردستی ہمبستر ہو تو نص کے موافق بی بی کے کفارے
کا بھی متحمل ہوگا۔ اور اگر اجنبیہ عورت سے زبردستی جماع کرے تو صحیح یہی ہے کہ اُس عورت کے کفارے کا
متحمل نہین ہوگا اور نہ اُس مجبورہ عورت پر کفارہ ہے اور اگر یہ کہین جب اپنی بی بی پر زبردستی سے ہمبستری
روزے مین کفارے کا موجب ہے تو اجنبیہ عورت مین کفارے کا موجب ہونا اولیٰ ہے تو اسکا جواب یہ
ہے کہ کفارہ گناہ کی تخفیف اور تدارک کے لیے ہو تو ہوسکتا ہے کہ یہ معصیت شدت کے سبب سے کفارہ
دینے کے قابل نہو جیسے احرام مین عمداً شکار مارنے کا کفارہ نہین اور خطا مین کفارہ ہے اور اجنبیہ عورت پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زبردستی کرنے مین کوئی نص وارد نہین ہوئی ہے بس فقط مار موضع نص پر چاہیے یعنی اُس سے آگے نہ بڑھنا چاہیے چودھوان مسئلہ جسپر دو مہینے کے پیاپے روزے واجب ہون اگر اُس سے عاجز ہو تو اٹھارہ دن کے روزے رکھے اور اگر مطلق روزے سے عاجز ہو تو درگاہ خدا مین استغفار کرے کہ یہی اُسکا کفارہ ہی پندرھوان مسئلہ اگر کسی کی طرف سے کوئی تبرعاً کفارہ دے تو جائز ہے لیکن کفارہ اگر روزے کا ہوگا تو صاحب کفارہ کے حین حیات مین دوسرے کو کفارہ دینا جائز نہین ہے مگر وفات کے بعد جائز ہے۔

اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک فرماتے ہین کہ کفارہ دینے مین مطلق تبرع کا جائز ہونا اصح ہے اسلیے کہ کفارہ دینے کا حکم خطاکے فاعل کیطرف متوجہ ہوا ہے لیکن دوسرے کے بجالانے سے اُسکا امتثال حاصل ہوگا اور شیخ علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اگر زندہ کی طرف سے کفارہ تبرعاً دیا جائیگا تو کافی ہو جائیگا اور انکے کلام کا اقتضا روزے اور غیر روزے مین کچھ فرق نہین چاہتا ہے اور مصنف نے اسی کو بعض تصانیف مین اختیار کیا ہے اور مُردے کی طرف سے تو تبرعاً کفارہ دینا مطلق جائز ہے کیونکہ ... انستیں مطلق دلالت کرتی ہین

تیسرا مقصد اُن چیزون کے بیان مین ہی جو روزہ دار پر مکروہ ہین اور وہ نو چیزین ہین ایک بوسہ لینا عورت کا اور مساس کرنا دوسرے آنکھ مین لگانا اُس چیز کا جسمین ایلوا یا مشک ہو تیسرے اتنا خون نکلوانا کہ جس سے ضعف ہو جائے چوتھے حمام جس سے ضعف ہو پانچوین ناک مین ایسی چیز کا ڈالنا جو حلق مین نہ پہونچے چھٹے نرگس کے پھول کا سونگھنا ساتوین سوکھی دوا کا حقنہ یعنی عمل لینا آٹھوین کپڑے تر کرکے بدن پر ڈالنا نوین عورت کا پانی مین بیٹھنا۔ جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ جو سعوط یعنی ناک مین ڈالنے والی چیز حلق مین پہونچے تو اُسکا عمداً استعمال بعضے فقہا کے نزدیک قضا اور کفارے کا موجب ہے اور بعضے اِسے بھی مبطل نہین جانتے ہین اور مصنف کا یہ قول کہ ناک مین ڈالنا کسی چیز کا کہ حلق مین نہ پہونچے مشعر ہی اس امر پر کہ اگر حلق مین پہونچیگی تو روزے کی مبطل ہوگی لیکن روزے کے مفسدات مین مصنف نے صریح کہین نہین بیان فرمایا

تیسرا رکن اُس زمانے کے بیان مین کہ جسمین روزہ رکھنا صحیح ہے اور وہ زمانہ دن کا ہے نہ رات کا اور اگر رات کو روزہ رکھنے کی نذر یعنی منت مانے تو وہ نذر منعقد نہوگی کہ رات کے روزے کی شرع مین کوئی عبادت نہین اسیطرح اگر کوئی ایک معین دن کا روزہ مانے اور اتفاق سے اُس دن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دونون عیدون مین سے کوئی عید پڑے تو اُسدن کا روزہ صحیح نہین ہے اور اُس روزے کی قضا بجا لانا واجب ہے یا نہین بعضے فقہا کہتے ہین کہ واجب ہے اور بعضے کہتے ہین کہ واجب نہین اور یہی اشبہ ہے اور یہی حکم ہے تشریق کے دنون کے روزون کا اُس شخص کے لیے کہ جو منی نامے مقام مین ہو اور تشریق کے دن گیارھوین بارھوین تیرھوین ہین اور جو شخص کہ منی مین ہو اُسپر ان دنون مین روزہ رکھنا حرام ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ بعضے علماء نے جو شخص منی مین ہو اُسپر تشریق کے دنون مین روزے کی حرمت پر اجماع کے تحقق کو نقل کیا ہے بس یہ دن روزے کے حرام ہونے مین منی والے کے لیے عیدین کا حکم رکھتے ہین اور بعضے علما نے یہ قید لگائی ہے کہ منی مین حج کے اعمال مین مشغول ہو یعنی تو ایام تشریق مین روزہ اُسپر حرام نہین لیکن روایت مطلق ہے ان اشغال سے مقید نہین ہے ۔

چوتھا رکن اُس شخص مین کہ جسکا روزہ رکھنا درست ہو اور وہ عاقل مسلمان ہے پس کافر کا روزہ صحیح نہین ہرچند اُسپر بھی واجب ہو اور نہ دیوانہ کا اور نہ بیہوش کا روزہ صحیح ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر بیہوش نے بیہوشی سے پہلے نیت کی ہوگی تو وہ روزہ دار کے حکم مین ہوگا اور پہلا قول اصح ہے اور نابالغ ممیز لڑکے کا روزہ اس معنی سے صحیح ہے کہ اُسپر ثواب مترتب ہوتا ہے اور وہ روزہ دار کے حکم مین ہوتا ہے اور صحیح ہے روزہ اُس شخص کا جو سوتا ہو اور پہلے سونے سے نیت کرچکا ہو ہرچند کہ وہ خواب مین شام تک رہے اور اگر نیت نہ باندھے اور روزہ واجب ہو اور صبح ہو جائے اور یونہین بے نیت ہونیکی حالت مین آفتاب کو زوال ہو جائے تو قضا روزہ رکھنا واجب ہو اور حائض اور نفساء عورت کا روزہ درست نہین خواہ وہ عذر آفتاب کے غروب سے حادث ہو یا صبح کے بعد منقطع ہو اور مستحاضہ عورت کا روزہ صحیح ہے جبکہ ایک غسل کرے یا جتنے غسل اُسپر واجب ہون بجالائے اور اُس مسافر کا روزہ صحیح نہین کہ جسے قصر نماز لازم ہو مگر تین روزے ہدی کے بدلے اور اٹھارہ روزے اونٹ کی قربانی کے عوض کے جو آفتاب کے غروب سے پہلے عمداً عرفات سے کوچ کرے جیسا کہ کتاب حج مین بیان ہوگا یا جسنے نذر کیا ہو تو وہ مشہور قول پر نذر کا روزہ سفر اور حضر مین رکھیگا اور آیا مستحبی روزہ سفر مین رکھ سکتا ہے یا نہین بعضے فقہا کہتے ہین کہ درست نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ درست ہے اور کچھ لوگ کہتے ہین کہ اس طرح کا روزہ رکھنا مکروہ ہے یعنی ثواب کم ہے اور یہی اشبہ ہے اردو مترجم کہتا ہے کہ سفر مین مستحبی روزہ رکھنے مین علما نے اختلاف کیا ہے شیخ مفید علیہ الرحمہ کہتے ہین کہ جائز نہین مگر حاجت کے لیے روضۂ نبی صلی ا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وآلہ کے وہان یا ائمہ علیہم السلام کے مشاہد مین سے کسی مشہد مین اور شیخ علیہ الرحمہ کہتے ہین کہ سنتی روزہ
سفر مین ہر حال پر مکروہ ہے اور ابن بابویہ کہتے ہین کہ کوئی سنتی روزہ سفر مین نہین کہ جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام فرماتے ہین سفر مین روزہ رکھنا بھلائی سے نہین اور صاحب مدارک کہتے ہین کہ سفر مین
سنتی روزے کی منع اصح ہے مگر تین دن حاجت کے لیے روضہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ پر۔ اور سب
روزے خواہ واجبی خواہ سنتی سفر مین صحیح ہین اُس شخص کے جو مقیم کا حکم رکھتا ہو جیسے کثیر السفر ہے یعنی
زیادہ سفر مین رہتا ہو یا وہ شخص کہ جسکا سفر مباح نہو یا دس دن رہنے کی نیت کر چکا ہو جیسا کہ کتاب الصلوٰۃ
کے بحث قصر مین بیان ہو چکا ہے اور روزہ جنب کا کہ عمداً غسل نہ کرے اور صبح ہو جائے صحیح نہین اور اگر
جاگے حالت جنب مین تو اُسکا روزہ رمضان کے روزے کی قضا کی نیت سے منعقد نہوگا اور بعضے کہتے
ہین کہ سنتی روزہ بھی منعقد نہین ہوگا اور اگر اسطرح کا جاگنا ماہ رمضان مین ہوگا تو اُسکا روزہ صحیح ہے
اور اسی طرح پر معین نذر کا بھی روزہ صحیح ہے اور روزہ مریض کا درست ہی جب تک مرض سے ضرر نہ اُٹھائے
جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ خوف ضرر مرض کہ مصحح افطار ہے اُس سے عبارت خوف حدوث مرض
اور خوف طول مرض اور خوف اشتداد مرض سے ہے اور مشقت شدید کہ عادت سے اُسکا تحمل نہو سکے اور ان
سب کا مرجع مریض کی شناخت پر یا حکیم حاذق کے حکم پر ہے خواہ عادل ہو خواہ فاسق ہو خواہ کافر ہو۔
دو مسئلے پہلا مسئلہ وہ بلوغ کہ جس سے عبادتین واجب ہوتی ہین ایک علامت اُسکی احتلام یعنی منی کا نکلنا
ہے دوسری ہونے زہار یعنی کالے بالون کا نکلنا ہے تیسری پندرہ برس کے سن پر مردون کا اور نو پر
عورتون کا پہونچنا ہے اور پہونچنے سے مراد یہ ہے کہ پندرہ یا نو برس کا پورے بھر جاتا ہے اور بعضون نے
پندرھوین اور نوین مین داخل ہونے کو کہا ہے اور بعضون نے مردون مین چودہ برس پر پہونچنے کو
کہا ہے اور بعضون نے تیرہ برس بھر کر چودھوین مین پانوں رکھنے کو کہا ہے اور عورتون مین ایک قول
دس برس کا بھی ہے اور اللہ بڑھکر جاننے والا ہے دوسرا مسئلہ بلوغ سے پہلے لڑکا لڑکی کو روزہ رکھنے
کی عادت ڈالنی چاہیے اور سات برس کے سن مین اگر طاقت ہوتے پر سختی اور شدت کرنا چاہیے۔
دوسری نظر روزے کی قسمون مین اور روزے کی چار قسمین ہین ایک واجب دوسری سنت تیسری
مکروہ چوتھی حرام اور واجب روزے کی چھ قسمین ہین پہلی قسم رمضان کے روزے دوسری قسم کفارہ
کے روزے تیسری قسم حج تمتع مین ہے یعنی قربانی کے عوض کے روزے چوتھی قسم نذر یعنی منت عہد قسم کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روزے پانچوین قسم اعتکاف کے روزے چھٹی قسم واجب روزون کے قضا کے روزے **قول** رمضان مین اور اُسکی علامتون مین اور شرطون مین اور حکمون مین پہلی علامت رمضان ہلال یعنی رمضان کا مہینا رمضان کا چاند دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے اور جو چاند دیکھیگا اُسپر روزہ رکھنا واجب ہوگا گو اُسی اکیلے نے دیکھا ہوا اور کسی اَور نے نہ دیکھا ہوا اور یوہین خود روزہ رکھے گو حاکم اُسکو قبول نکرے اور یوہین عید کا چاند دیکھنے والا روزہ کھول ڈالیگا گو اُسی اکیلے نے دیکھا ہو یا اُسنے گواہی دی ہو اور قبول نہ کی گئی ہو اور جو رمضان کا چاند نہ دیکھے گا تو اُسپر روزہ واجب نہوگا مگر شعبان کے تیس ۳۰ دن گزر جاتین یا اسطرح پر چاند نظر آئے کہ شیاع کو پہونچ جائے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ شیاع مین گمان غالب کے حصول کا علماء نے اعتبار کیا ہے اور کہا ہے کہ شیاع اتنے لوگون کے خبر دینے سے عبارت ہے کہ جنکی خبر سے گمان قریب علم کے حاصل ہو جائے اور علامہ علیہ الرحمہ نے یقین حاصل ہونے کے اعتبار کی قید لگائی ہے اور صاحب مدارک نے بھی اسی قول کو معتبر جانا ہے بس اُنکے نزدیک شائع خبرین اور متواتر خبرین کوئی فرق نہین۔ اور اگر اتفاق سے چاند دکھائی نہ دے اور نہ شیاع ہو اور دو عادل گواہ گواہی دین بعضون نے کہا ہے کہ مطلق قبول نہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ اگر کوئی علت مثل ابر اور غبار کے اور بخارات کے ہوگی تو قبول ہوگی اور نہین تو نہین قبول ہوگی یعنی اُن دو عادلون کی گواہی اور بعضے کہتے ہین کہ قبول کرنا چاہیے خواہ مطلع صاف ہو یا ابر ہو اور گواہ اُسی شہر کے ہون یا باہر کے ہون اور یہی قول اظہر ہے اور جبکہ چاند نزدیک کے شہرون مین مثل کوفے کے اور بغداد کے دیکھا جائے تو وہان کے سارے شہرون کے رہنے والون پر روزہ واجب ہی اور اگر دور کے شہرون مین مثل عراق اور خراسان کے دیکھا جائے تو خاص جہان دکھائی دیا ہے وہین کے رہنے والون پر روزہ واجب ہوگا اور چاند ایک عادل کی گواہی سے ثابت نہین ہوتا ہے اور نہ عورتون کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے اُردو مترجم کہتا ہی کہ صاحب مدارک فرماتے ہین کہ چاند خواہ اکیلی عورتون کی گواہی اور نہ مردون کے ساتھ ملکر گواہی دینے سے ثابت ہوتا ہے اور یہ حکم اجماعی ہے اور شرع مین نہ تو نجوم کی تقویم کو اعتبار ہے اور نہ گنتی کو اس معنی سے کہ ایک مہینے کو پورا لین اور ایک کو کم لین اور رمضان کو کبھی کم نشمار کرین اور شعبان کو ہمیشہ کم لین جیسا کہ بعضے حشویہ اہل حدیث مین سے کہتے ہین اور نہ شفق کے بعد چاند کے غائب ہونے کو اور نہ بعد زوال کے شعبان کی تیسوین مین چاند کے دیکھنے کو اور نہ چاند کے مطوق ہونے کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور نہ گذشتہ سال کے پہلے چاند کے پانچ روز گننے کو اور اُن پانچ روز کی طرح سے چھٹے دن کو پہلے مہینے کے پہلا دن لینے میں اعتبار ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ منجم کے قول پر اعتبار شرع میں جائز نہیں اور اُنکی غلطیاں چاند کی رویت نکالنے پر واقع ہونے میں متحقق ہیں اور گنتی کہ وہ اس سے عبارت ہے کہ ایک مہینے کو پورا لینا اور ایک کو کم لینا اور شعبان پر ہمیشہ کم ہونے کا حکم کرنا اور رمضان کو ہمیشہ پورا لینا بھی معتمد نہیں ہے اسلیے کہ اسکے خلاف دیکھنے میں آتا ہے اور مشہور اور معروف ہے اور جو روایت اس باب میں ذکر کی ہے علمانے اُسکے شاذ ہونے کا حکم کیا ہے اور اُسے معتبر نہیں جانتے ہیں۔ اور شعبان کی تیسویں کو روزہ رکھنا سنت کی نیت سے مستحب ہے اگر وہ دن ماہ رمضان سے ظاہر ہو جائیگا تو وہی روزہ کافی ہو جائیگا اور اگر کوئی یوم الشک یعنی شعبان کی تیسویں کو کسی علامت سے رمضان کی نیت سے روزہ رکھے تو بعضے فقہا کہتے ہیں کہ اگر بعد میں ظاہر ہو جائے کہ وہ دن رمضان میں کا تھا تو وہی روزہ کافی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ کافی نہیں اور یہی اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مسالک نے فرمایا ہے کہ علامت اور امارت سے مراد یہاں ایک گواہ کی گواہی ہو کہ جس سے شیوع نہیں ہوتا ہے اور کبھی مراد وہ چیز ہوتی ہے کہ جس سے ظن رمضان کے داخل ہونے کا حاصل ہو گو حساب اور اسکے مثل ہو اور مطلق کافی ہونا اصح ہے اور اگر اس دن روزہ افطار کرے بعد اُسکے اُسی اُنتیسویں شب کو رمضان کی عید کا چاند دکھائی دے تو اُس پہلے دن کی قضا کا روزہ رکھے گا اسلیے کہ ہلالی مہینا اٹھائیس دن کا نہیں ہوتا ہے اور یہی حکم ہے کہ اگر بینہ گواہی دے کہ چاند تیسویں کو ماہ شعبان کی دکھائی دیا ہے یعنی تیسواں دن شعبان میں حساب کیا جائے اور اُس دن روزہ نہ رکھا جائے اور پھر ثابت ہو کہ وہ دن شعبان کا نہ تھا اور چاند کی رویت شعبان کی تیسویں شب یعنی اُنتیسویں تاریخ ہوئی ہے تو اس صورت میں بھی ایک روزے کی قضا واجب ہے اور جس مہینے میں کہ چاند کی رویت مشتبہ ہو اُسکے اگلے کو تیس دن کا شمار کرنا چاہیے اور اگر اشتباہ سال بھر رہیگا تو ہر مہینا تیس دن کا لیا جائیگا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ تیس دن سے کم بھی عادت کے حکم سے لینا چاہیے اسلیے کہ عادت جاری نہیں ہوئی ہے کہ سال بھر کے مہینے پورے تیس تیس دن کے ہوں بلکہ بعضے کم یعنی اُنتیس اُنتیس دن کے ہوتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ خمسہ والی روایت پر عمل کرنا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ اگلے رمضان کے پہلی کا حساب کرنا چاہیے اُس دن اور پانچویں تک کو افطار کرے اور اُسکے بعد روزہ رکھے اور پہلا قول اشبہ ہے اور جو شخص قیدی کی طرح ایسے مکان میں ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جہاں مہینا معلوم نہوتا ہو تو وہ اندازے ایک مہینے کے روزے رکھیگا اور اگر اُسے یہی اشتباہ رہے تو وہ بری الذمہ ہے اور اگر اتفاق سے کہ جس مہینے مین اُسنے روزے رکھے تھے وہی مہینا رمضان کا تھا یا رمضان گزر گیا تھا تو اُسکے وہی روزے کافی ہین اور اگر وہ رمضان سے پہلے تھا تو قضا بجالائیگا اور مفطرات سے کف یعنی باز رہنے کا وقت دوسری صبح کے طلوع کا وقت ہے اور افطار کا وقت آفتاب کے غروب کا وقت ہے اور اُسکی حد شرقی سرخی کا برطرف ہو جانا ہے اور سنت ہی کہ مغرب کی نماز پڑھکر افطار کرے مگر جبکہ نفس افطار کی طرف کشش کرے یا کوئی شخص اُسکے افطار کا منتظر ہو جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ ماہ مبارک رمضان مین قرآن کی تلاوت بہت کرنا مستحب ہی اور ماثورہ دعائین یا تسبیحین پڑھنا اور تصدق کرنا اور روزے افطار کروانا اور سحری یعنی پچھلے کو کھانا اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی کا ہو اور بہتر ستو اور چھوارے ہین اور سحری کھانا واجب روزے مین سنت موکدہ ہے اور ماہ رمضان مین زیادہ موکد ہے جتنا صبح سے زیادہ نزدیک ہو اتنا ہی بہتر ہے اور مستحب ہی کہ گرم پانی سے یا میٹھی چیز سے مثل چھوارے اور منقے کے افطار کرے اور بی بی سے ہمبستری پہلی شب مین ماہ رمضان کی مستحب ہی اور افطار کے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا ذَہَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَبَقِیَ الْاَجْرُ یعنی بارخدایا تیرے ہی قرب کے لیے ہمنے روزہ رکھا ہے اور تیری ہی دی روزی سے ہمنے افطار کیا ہے پیاس جاتی رہی اور رگین تر ہو گئین اور ثواب باقی رہ گیا اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا وَاَعِنَّا عَلَیْہِ وَسَلِّمْنَا فِیْہِ وَتَسَلَّمْہُ مِنَّا یعنی بارخدایا ہمارے روزے کو قبول فرما اور ہمین روزہ رکھنے پر مدد دے اور ہمین روزے مین سلامت رکھ اور ہماری کمی سے روزے کو سالم رکھ۔ دوسری روزے کی شرطین اور انکی دو قسمین ہین پہلی قسم روزے کی وجوب کی شرطین اور وہ سات ہین۔ پہلی اور دوسری بلوغ اور کمال عقل ہے پس نابالغ پر اور دیوانے پر روزہ واجب نہین مگر یہ کہ نابالغ صبح ہونے کے پہلے بالغ ہو جائے اور دیوانہ اسوقت ہوش مین آجائے اور اگر صبح کے بعد کامل ہون تو بنابر اظہر کے اُسدن کا روزہ اُنپر واجب نہین اور یہی حکم بیہوش کا ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اگر بیہوشی سے پہلے نیت روزے کی کرلی ہے تو اسکا روزہ صحیح ہے اور نہین تو اُسپر قضا واجب ہی اور پہلا قول اشبہ ہے۔ تیسری شرط مرض سے صحت ہے پس زوال سے پہلے مرض جاتا رہے اور تندرست ہو جائے اور کچھ کھایا بھی نہو تو واجب ہی کہ روزہ رکھلے اور اگر کچھ کھایا ہے یا زوال کے بعد صحت ہوئی ہے تو مستحب ہی کہ مفطرات سے امساک کرے یعنی باز رہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور قضا لازم ہے چوتھی اور پانچوین شرط اقامت یعنی مقیم ہونا یا مقیم کے حکم مین ہونا ہے بس مسافر پر روزہ واجب نہین اگر وہ روزہ رکھے تو صحیح نہ ہوگا اور اُسپر قضا لازم ہوگی اُس صورت مین کہ سفر مین افطار کے واجب ہونے سے اور قضا روزے رکھنے کی تعیین سے عالم ہو اور اگر اس سے جاہل ہوگا تو اُسکا وہی روزہ کافی ہے اور اس مسئلہ مین بھی جاہل مسئلہ معذور ہے اور اگر مسافر اپنے شہر مین پہونچے یا ایسے شہر مین پہونچے کہ جہان دس دن مقیم ہونے کا ارادہ کرے تو اسکا اور مریض کا حکم روزے کے واجب ہونے مین اور نہونے مین اس معنی سے ایک ہے کہ اگر زوال کے پہلے اپنے شہر مین یا اُس شہر مین کہ جہان دس روز اقامت کا ارادہ کرتا ہے پہونچے اور کچھ کھایا بھی نہو تو واجب ہے کہ روزہ رکھے اور اگر ایک اِن دو امر مین سے نہوگا تو وجوب نرہیگا اور مقیم کے حکم مین وہ شخص ہے جو کہ کثیر السفر ہو مثل کرایہ والون اور ملاحون وغیرہ کے جبتک کہ انھین دس دن اقامت کسی ایک مقام پر نہو۔ چھٹی اور ساتوین شرط حیض اور نفاس سے خالی ہونا ہے بس انکو روزہ واجب نہین اور انکا روزہ صحیح نہین اور اِن پر قضا لازم ہے دوسری قسم وہ چیز ہے کہ جسکے اعتبار سے قضا واجب ہوتی ہے اور وہ تین شرطین ہین بلوغ اور کمال عقل اور اسلام بس نابالغ پر قضا روزے کی واجب نہین مگر اُس روزے کی قضا کہ جسکے دن صبح ہونے سے پہلے بالغ ہوا ہے اور یہی حکم دیوانے اور کافر کا ہے ہرچند کہ روزہ کافر پر بھی واجب ہے مگر قضا واجب نہین لیکن اُس دن کی قضا واجب ہے کہ جس روزے کے صبح سے پہلے مسلمان ہوا ہے اور اگر اثناے روزہ مین مسلمان ہو تو باقی دن کی امساک استحباب سے کریگا اور آگے کے دنون روزے جو واجب ہونگے تو وہ بار وزے رکھیگا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اگر زوال سے پہلے مسلمان ہوگا تو روزہ رکھیگا اور اگر ترک کریگا تو اُس روزے کی قضا بجا لائیگا اور پہلا قول اشبہ ہے تیسری قسم ماہ رمضان کے ملحق احکام مین جس کیلیے کہ سارے مہینے کے روزے یا کچھ دنون کے نابالغ ہونے سے یا دیوانہ ہونے سے یا اصلی کافر ہونے سے فوت ہوگئے ہون تو اُسپر اُن روزون کی قضا واجب نہین اور یہی حکم ہے جب روزہ فوت ہو جائے بیہوشی اور غشی سے بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اگر بیہوشی سے پہلے نیت نہین کی ہے تو جب ہوش مین آئیگا قضا بجا لائے گا اور پہلا قول اظہر ہے اور مرتد پر روزے کی قضا واجب ہے خواہ مرتد فطری ہو اور یہ وہ ہے کہ جسکے ماں باپ مین سے کوئی یا دونوں مسلمان ہون اور پھر کافر ہو جائے خواہ مرتد ملی ہو اور یہ وہ ہے کہ جو اصلی کافر ہو اور نو مسلم ہوا ہو اور پھر کافر ہو گیا ہو ۱۵۱

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور مرتد جب توبہ کرینگے تو اُنپر ارتداد کے دنون کی قضا واجب ہی اور اسیطرح پر حائض اور نفسا عورت پر
روزون کی قضا واجب ہی جنھون نے روزون کے واجب ہونے کے بعد نہین رکھا ہے اور کچھ خوف
اُن پر مقرر نہین کہ اگر بدل مقرر ہوگا تو روزہ اُنسے ساقط ہو جائیگا جیسے بہت بڑے مرد اور عورت اور پیاس
کی تاب نہ رکھنے والے لوگ ہین اور جس شخص سے کہ بیماری کے سبب سے رمضان کے روزے چھوٹ گئے
ہون اور دوسرے سال کے رمضان تک مرض چلا آئے تو اُس پر ماہ رمضان کے روزون کے
بدلے فدیہ قضا کے قائم مقام ہے ماہ رمضان کے قضا روزون مین احتیاط اور برائت ذمہ کے لیے
پیاپے روزے رکھنا مستحب ہی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ تفریق سے رکھنا مستحب ہی کہ اصلی روزون مین اور
قضا کے روزون مین فرق رہے اور بعضے کہتے ہین کہ اگرچہ روزے کے ذمے مین ہون تو پیاپے رکھے اور
اگر زیادہ یا کم ہون تو چھ پے در پے قضا بجا لائے اور انکا مستند روایت ہی اور پہلا قول اشبہ ہی اور اِس بات
مین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ یہ ہے کہ مرض کے سبب سے سارے ماہ رمضان کے یا کچھ روزے فوت
ہو جائین پس اگر اُس مرض مین مرجائے تو اُن روزون کی اُسکی طرف سے قضا کروانا واجب نہین ہاں
مستحب ہی اور اگر دوسرے ماہ رمضان تک اُسکا مرض مستمر ہو تو بنا بر اظہر کے قضا اُسپر سے ساقط ہے اور
واجب ہے کہ ہر روزے کے بدل ایک مد اناج کفارہ دے اور اگر دو رمضانون کے بیچ مین تندرست ہو جائے
اور قضا ارادے کے ساتھ بجا لانے مین تاخیر کرے یہانتک کہ دوسرا ماہ رمضان آجائے تو
قضا کریگا اور کفارہ نہین ہے اور اگر سہل انگاری اور غفلت سے ترک قضا کریگا تو ہر روزے کے بدلے
مین ایک مد اناج کفارہ دیگا جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ اس کلام سے سمجھا جاتا ہے کہ سہل انگاری کے
عبادت مین معنے واقع کرنے پر عزم نہ رکھنا ہے خواہ ترک پر عزم ہو خواہ اُسپر بھی عزم نہو اور کہہ سکتے ہین کہ
غیر متہاون سے مراد وہ شخص ہے جو قضا پر عزم رکھتا ہو اور وسعت وقت پر اعتماد کرکے تاخیر کرے اور
جب وقت تنگ ہو جائے تو مانع پیش آئے کہ اُسکے سبب سے قضا اُس حال مین نہ بجا لا سکے اور یہی
متداول روایتون کے مناسب معنی ہین دوسرا مسئلہ ولی پر واجب ہی قضا اُس روزے کی جو میت
سے فوت ہو گیا ہو خواہ ماہ رمضان کا وہ روزہ واجب ہو یا غیر ماہ رمضان کا مثل کفارہ اور نذر کے
ہو خواہ مرض کے سبب سے فوت ہوا ہو خواہ غیر مرض سے اور ولی قضا میت کے ذمہ کی اُنھین روزون
کی کریگا کہ جنکی قضا پر میت کو قدرت ہو جائے اور اہمال کرے مگر جو روزے کہ سفر مین میت سے فوت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوے ہون تو انکی قضا ولی بجا لائیگا گو وہ سفر ہی مین مرگیا ہو موافق ایک روایت کے اور ولی بڑا بیٹا ہوتا ہے گو میت کی بیٹی اُس سے بڑی ہو تو اُس بڑی لڑکی پر قضا واجب نہین اور اگر میت کے دو ولی سن مین برابر ہون تو سب روزے میت کے انہین برابر بانٹ کر قضا بجا لائین اور اسمین تردد ہے اور اگر بعضے ادا یا تبرع سے پورے اپنے اوپر رکھ لین تو اَورون سے ساقط ہو جائینگے آیا عورت کے ولی پر واجب ہی کہ اُس عورت کے روزے کی قضا کرے اسمین تردد ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ بعضے فقہا نے کہا ہے کہ بڑی اولاد اگر بیٹی ہو تو اُسپر باپ کے روزے کی قضا واجب نہین اور وہ بیٹا جو بیٹی سے چھوٹا اور بھائیون سے بڑا ہو اُسپر واجب ہی تیسرا مسئلہ جبکہ میت کے لیے ولی نہو یا اولاد اکبر عورت ہو تو قضا ساقط ہوگی اور اُسکے ترکہ سے ہر روزے کے عوض مین ایک مد اناج تصدق کیا جائیگا اور اگر میت پر دو مہینے کے پیاپے روزے ہون تو ایک مہینے کے ولی رکھیگا اور ایک مہینے کے روزون کے عوض مین میت کے متروکہ مین سے تصدق دیگا اُردو مترجم کہتا ہے کہ جناب شمس العلماء مفتی سید محمد عباس صاحب طاب ثراہ نے بناء الاسلام مین فرمایا ہے اگر ازمردان وارثے نباشد فالاحوط لہا القضاء علی ما فی الفقیہ یعنی اگر مردون مین سے کوئی وارث نہو تو موافق اُس حکم کے جو من لایحضرہ الفقیہ مین ہے احوط اُس ولیہ کو قضا بجا لانا ہے چوتھا مسئلہ ماہ رمضان کے روزون کی قضا بجا لانے والے پر زوال کے پہلے افطار کسی عذر وغیرہ کے سبب سے حرام نہین اور زوال کے بعد حرام ہو جائیگا اور اُسکے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا اور وہ دس مسکینون کا طعام ہے ہر مسکین کے لیے مد بھر بس اگر یہ نہو سکے تو تین روزے رکھے گا پانچوان مسئلہ جو غسل جنابت کو بھول جائے اور گزر جائین کچھ دن یا سارا مہینا تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ روزے نماز کی قضا بجا لائے اور بعضون نے کہا ہے کہ نماز کی قضا بجا لانا کافی ہے اور یہی اشبہ ہے چھٹا مسئلہ جب ماہ رمضان کی تیسوین تاریخ روزے سے ہو اور ہلال کی رویت انتیسوین کی ثابت ہو جائے تو روزہ افطار کر ڈالے اور عید کی نماز پڑھے اور اگر زوال کے بعد ثابت ہو تو نماز عید کی فوت ہوگی قول کفارون کے روزون مین کفارے بارہ ہین اور چار قسمون پر منقسم ہوتے ہین پہلی قسم جسمین روزہ اپنے غیر کے ساتھ ہوتا ہی وہ کسیکو عمداً مار ڈالنے کا کفارہ ہی کہ اُسکی تین خصلتین ہین اور وہ سبکی سب واجب ہین اور یہ بندہ آزاد کرنا اور دو مہینے کے پیاپے روزے رکھنا اور ساٹھ مسکینون کا کھلانا ہی اور اِسی سے ملحق کیا گیا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک روایت سے وہ شخص کہ جو روزے کو کسی حرام چیز سے توڑ ڈالے دوسری قسم وہ ہے جسمین بوجہ
اپنے سوا سے عاجز ہونے پر واجب ہوتا ہے اور وہ چھ طرح کے ہین قتل خطا کے کفارے کے روزے
ظہار کے کفارے کے روزے زوال کے بعد ماہ رمضان کی قضائے افطار کے کفارے کے روزے
یمین یعنی قسم کے کفارے کے روزے عرفات سے غروب کے پہلے عمداً کوچ کرنیکے روزے اور جزائے صید کے
کفارے مین تردد ہے اور مرتبہ کفارہ مین اسکا شمار کرنا اظہر ہے اور اسی سے ملحق کیا گیا ہے کفارہ
مرد کے کپڑے پھاڑنے کا جورو کے غم مین اور عورت کے خاوند کے غم مین منھ اور بال نوچنے کا کفارہ
اور مترجم کہتا ہے کہ کفارہ کی تیرہ طرحین ہین چار قسمون کے تحت مین اور صاحب شرائع الاسلام
کا بارہ کہنا سہو سے خالی نہین پہلی قسم کفارہ جمع ہے کہ روزون پر اور دو خصلتون پر مشتمل ہے اور
یہ قتل عمد کا کفارہ ہے کہ جسکی تین خصلتین ہین ایک بندہ آزاد کرنا دوسرے دو مہینے کے پیاپے روزے
رکھنا تیسرے ساٹھ مسکینون کو طعام دینا اور یہ تینون خصلتین اجماع سے واجب ہین اور یہی مستند
ابن سنان اور ابن بکیر کی صحیحہ ہے اور بعض روایتون سے جو شخص حرام چیز سے اپنے روزے کو توڑے
اسپر بھی یہی کفارہ واجب ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے دوسری قسم کفارہ مرتبہ ہے کہ انمین روزہ
دو خصلتون سے عاجز ہونے پر واجب ہوتا ہے اور یہ چھ طرح پر ہے ایک طرح کفارہ قتل خطا کے روزے
ہین کہ جسپر آیت اور اخبار کو دلالت ہے اور یہ بندہ آزاد کرنے پر مشتمل ہے اور اگر اس سے عاجز ہو
تو دو مہینے کے روزے رکھے دوسری طرح کفارہ ظہار ہے یعنی نص قرآن سے ثابت ہے کہ وہ بندے کا
آزاد کرنا ہے اگر اس سے عاجز ہو تو دو مہینے کے روزے رکھے اگر اس سے بھی عاجز ہو تو ساٹھ مسکینون
کو طعام دے تیسری طرح زوال کے بعد ماہ رمضان کی قضا کے روزے کے افطار کا کفارہ ہے یعنی
دس مسکینون کو طعام دینا ہے اور نہو سکے تو تین روزے رکھے چوتھی طرح کفارہ قسم ہے یعنی نص قرآن
سے ثابت ہے اور وہ دس مسکینون کا اطعام یا کپڑا دینا ہے یا بندہ آزاد کرنا ہے اور نہو سکے تو تین دن
کے روزے رکھنا ہے پانچوین طرح کفارہ افاضہ یعنی عرفات سے عمداً غروب کے پہلے کوچ کرنے کا
کفارہ ہے یعنے اگر اونٹ قربانی کرنے پر قادر نہ ہو تو اٹھارہ دن کے روزے کفارے مین رکھیگا
چھٹی طرح دو قولون کے اجود قول پر کفارہ جزاء صید ہے یعنی جب شتر مرغ کو حج مین مارے تو ایک اونٹ
قربانی کرے اور اس سے عاجز ہو تو اسکی قیمت سے گیہون ساٹھ مسکینون کو دو دو مد کے حساب سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دے اگر اس سے بھی عاجز ہو تو اٹھارہ دن کے روزے رکھے اور جنگلی گائے کے مارنے میں پایو گا۔
کی قربانی کرے اور اگر نہو سکے تو اُسکی قیمت کے گیہون لیکر تیس مسکینون کو دو دو مد کے حساب سے دے
اگر یہ بھی نہو سکے تو نو دن کے روزے رکھے اور ہرن کے مارنے مین بکرے کی قربانی کرے اگر نہ ہو سکے
تو اسکی قیمت کے گیہون دس مسکینون کو دو دو مد کے حساب سے دے اگر نہو سکے تو ہر دو دو مد کے عوض
مین ایک ایک روزہ رکھے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو تین روزے رکھے تیسری قسم کفارہ مخیرہ ہے کہ جسمین
روزے مین اور غیر روزے مین اختیار ہوتا ہے اور یہ پانچ طرح پر ہے پہلی طرح اُس کا کفارہ جو ماہ
رمضان مین بے عذر شرعی کے افطار کرے اور خصلتین اِس کفارے کی اوپر گزر چکین دوسری تیسری طرح
نذر اور عہد کے خلاف کرنیکے کفارے ہین اور یہ کفارہ ماہ رمضان کے کفارے کی طرح ہے چوتھی طرح واجب
اعتکاف کے ترک کا کفارہ یعنی جبکہ اعتکاف مین روزہ شرط ہے تو جو چیز روزے کی مفطر ہے وہی اعتکاف کی مبطل
ہے اور اسکا کفارہ ماہ رمضان کے کفارے کی طرح سے کفارہ مخیرہ ہے۔ پانچوین طرح احرام مین سر مونڈوانے کا کفارہ
ہے یعنی ایک بکری قربانی کرے یا دس مسکینون کو فی آدمی ایک ایک مد طعام دینا ہے یا تین دن کے روزے
رکھنا ہے اور بعضون نے چھ مسکینون کو دو دو مد کے حساب سے دینے کو کہا ہے اور اس سے غم مین عورت کے
سر کے بال نوچنے کا کفارہ ملحق ہوا ہے چوتھی قسم کفارہ مرتبہ ہے کہ روزے کے سوا پر مرتب ہے اور جسمین روزے
اور اوسکے کرنے مین اختیار ہے ۔ یہ اُس شخص کا کفارہ ہے جو اپنی لونڈی سے کہ اُسکی اجازت سے احرام
باندھے ہے ہمبستر ہوا اور مترجم کہتا ہے کہ اسکا کفارہ یہ ہے کہ اونٹ یا گائے قربانی کرے اگر اس سے
عاجز ہو تو بکری قربانی کرے یا تین دن کے روزے رکھے پس اس کفارے مین روزہ اپنے سوا یعنی اونٹ
یا گائے پر مرتب ہے اور درد زردی متعین نہین بلکہ اسمین اور بکری مین تخییر ہے پس یہ تیرہ طرح کے روزے
کہ جنہین مصنف نے بولے ہے بارہ طرح کا کہا ہے یا تردد والی طرح کو کم کیا ہے تین طرح کے ملحقون سمیت
ان چار قسمون مین داخل ہین اور اسی طرح پر تقسیم فقہ مین وارد ہے اور حدیث مین چند طرح کے روزے
زائد ہین کہ وہ بھی انہین چار قسمون کی طرف عائد ہین اِن سب روزون کو پیاپے بجالانا واجب ہے
مگر چار یہ مین واجب نہین ایک نذر اور جو اُسکی مثل قسم اور عہد مین سے ہے کہ اسمین تتابع نہین ہے دوسرے
قضا کے روزے تیسرے جزاء صید کے کفارے کے روزے چوتھے ہدی یعنی حج کی قربانی کے عوض کے
روزے ہین کہ انمین تتابع نہین ہے اور جنمین کہ تتابع مشروط ہے جب اُنکے بیچ مین کسی عذر سے افطار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کریگا تو وہین سے رداں عذر پر بنا رکھیگا اور اگر بے کسی عذر کے افطار کریگا تو نئے سرے سے شروع کریگا
مگر تین جگہ مین نہ کریگا ایک تو جسپر دو مہینے کے پیاپے روزے واجب ہین اور اُسنے مہینے بھر کے روزے
رکھے اور دوسرے مہینے مین سے بھی کچھ رکھ چکا ہے گو ایک ہی روزہ ہو وہ بیچ مین افطار کریگا تو وہین
سے بنا کریگا اور اگر اس سے پہلے افطار کریگا تو پھر نئے سرے سے شروع کریگا دوسرے وہ شخص جسپر ایک مہینے
کے روزے پیاپے نذر سے واجب ہین اور پندرہ دن کے رکھ چکا ہے پھر وہ افطار کرے تو اُسکے
روزے نہ باطل ہونگے اور وہین سے بنا رکھیگا اور اگر اس سے پہلے افطار کریگا تو نئے سرے سے شروع کریگا
تیسرے قربانی کے بدلے کے تین روزون مین اگر ترویہ یعنی ذیحجہ کی آٹھوین کو روزہ رکھا اور عرفہ یعنی
نوین کو رکھا پھر عید قربان کے دن افطار کیا تو اُسے جائز ہے کہ ایام تشریق یعنی گیارھوین بارھوین تیرھوین
گزر جانے کے بعد وہین سے بنا کرے اور اگر اس سے کم ہونگے تو نئے سرے سے رکھیگا اور اسی طرح اگر دو
دنون ہین اور تیسرے دن کے روزے مین عید کے سوا فاصلہ افطار سے کریگا تو بھی نئے سرے سے رکھیگا
اور اسی پیاپے روزے رکھنے سے ملا یا گیا ہے قتل خطا کا کفارہ اور ظہار کا کفارہ کہ وہ بندہ ہو کیونکہ بندے کا کفارہ آزاد
سے آدھا ہوتا ہے اور اسمین تعدد ہے اور جسپر پیاپے روزے رکھنا واجب ہون تو وہ ایسے وقت مین شروع کرے
کہ اسمین پیاپے ہونا سالم رہے بس جسپر دو مہینے کے پیاپے روزے واجب ہین وہ شعبان کے مہینے مین نہ پہلے کچھ رکھے
گو ایک ہی روزہ ہو نہ رکھیگا کیونکہ رمضان آجائیگا پھر ایک مہینا اور ایک روز پیاپے نہوگا مگر یہ کہ رجب مین سے ایکدن ملالے
اور اسیطرح نہ شوال مین ایکدن ذیقعدہ سے لیکر رکھے پھر افطار کرے کیونکہ وہ دن عید کے بدل کا ہے ایک مہینے ایکدن کے
روزے نہوئے اور تتابع دو مہینے کا ٹوٹ گیا اور اسیطرح یہ حکم ذیحجہ کا ہے دوسرے مہینے کے ایکدن کے ساتھ خواہ قبل کا ہو خواہ بعد
کا ہو بس ایسے ملانے سے روزہ صحیح نہوگا اور بعضے علما نے کہا ہے کہ قاتل حرام مہینون مین یعنی جن مہینون مین لڑائی حرام ہے وہ دو مہینے
کے روزے رکھیگا گو عید اور ایام تشریق ان دونون مہینون مین آجائین اور پہلا قول اشبہ ہے سنتی روزے کبھی معین وقت
سے مخصوص نہین ہوتے ہین جیسے سنت کے دنونکے روزے ہین یعنی جن دنون مین روزہ رکھنا نہ تو واجب ہے نہ حرام ہے
اسلیے کہ حدیث مین ہے کہ روزہ آتش جہنم کی سپر ہے اور کبھی معین وقت سے مخصوص ہوتا ہے اور موکد سنتی روزہ دن تین
چودہ قسم کے روزے ہین پہلی قسم ہر مہینے مین تین دن کے روزے ہین ایک تو پہلی جمعرات کا روزہ دوسرا آخر
کی جمعرات کا تیسرا مہینے کے دوسرے عشرے یعنی دوسرے دہے کی پہلے دن کا روزہ ہے اور جو انھین نذر کے
اُسے انکی قضا بجالانا مستحب ہے اور انکی تاخیر گرمی سے جاڑے تک جائز ہے یعنی جائز ہے کہ انھین گرمیون مین

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ رکھے اور جائز نہین انکے عوض رکھے بس اگر عاجز ہو تو ہر روزے کے عوض ایک درہم یا ایک مد اناج تصدق کرے دوسری قسم ایام بیض یعنی چاندنی راتون کے دنون کے روزے ہین کہ وہ تیرھوین چودھوین پندرھوین چاند کی ہے تیسری قسم عید غدیر کا روزہ ہے یعنی اٹھارھوین تاریخ ذیحجہ کو روزہ رکھنا سنت موکدہ ہے چوتھی قسم رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی پیدایش کے دن کا روزہ ہے یعنی سترھوین تاریخ ربیع الاول کو روزہ رکھنا سنت موکدہ ہے پانچوین قسم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی بعثت کے دن کا روزہ ہے یعنی رجب کی ستائیسوین تاریخ کو روزہ رکھنا سنت موکدہ ہے کہ اسدن حضرت کو ظاہری نبوت ہوئی ہے چھٹی قسم دحو الارض کے دن کا روزہ ہے یعنی زمین کے پھیلانے اور بچھانے کے دنکا روزہ سنت موکدہ ہے اور وہ ذیقعدہ کی پچیسوین تاریخ ہے ساتوین قسم عرفہ کے دن کا روزہ ہے جسکے دعا مین روزے سے ضعف نہو اور چاند متحقق ہو یعنی ذیحجہ کی نوین تاریخ کا روزہ سنت موکدہ ہے کہ عرفہ مشتبہ نہو اردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک فرماتے ہین کہ مصنف کی مراد اس قول سے یہ ہے کہ عرفہ کے دن کے روزہ کا استحباب دو شرطون سے مشروط ہے پہلی شرط یہ ہے کہ روزہ رکھنے والے کو روزہ کے اپنے ارادے کے موافق دعا کی مقدار مین اور کیفیت مین ضعف مانع نہو اس سے یہ نکلتا ہے کہ اسدن کی دعا روزے سے افضل ہے اور دوسری شرط یہ ہے کہ چاند کی ابتدا مین چاند کا ہونا ایسا ثابت ہو کہ کوئی شک اور التباس نرہے کہ اسدن عید کا احتمال بالکل نہو آٹھوین قسم عاشورہ کے دن کا روزہ رنج کی راہ سے سنت موکدہ ہے اردو مترجم کہتا ہے کہ محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ معتبر روزہ نہین بلکہ فقط امساک بے روزے کی نیت کے مستحب ہے جیسا کہ روایات مین وارد ہوا ہے کہ عاشورے کے دن فقط کھانے پینے وغیرہ سے باز رہنا رنج کے رو سے عصر کے بعد تک مستحب ہے پھر افطار سے اور وارد ہوا ہے کہ اسدن کا روزہ شہادت امام حسین علیہ السلام کی خوشی مین بنی امیہ کا شعار ہے اور امامیہ مذہب مین متروک ہے اور سزاوار ہے کہ امساک مذکور عبادت کی نیت سے ہو نوین قسم عید مباہلہ کا روزہ ہے اردو مترجم کہتا ہے کہ ذیحجہ کی چوبیسوین تاریخ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب امیر اور جناب سیدہ اور جناب امام حسن اور جناب امام حسین علیہم السلام کو ساتھ لیکر نصاری سے مباہلہ کو نکلے تھے اور اس دن کا روزہ سنت موکدہ ہے دسوین قسم ہر جمعرات کا روزہ یعنی ہر جمعرات کو روزہ رکھنا سنت موکدہ ہے گیارھوین قسم ہر جمعہ کا روزہ ہے یعنی ہر جمعہ کے دن روزہ رکھنا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سنت موکدہ ہے بارھوین قسم ذیحجہ کی پہلی تاریخ کا روزہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مسالک نے
فرمایا ہے کہ پہلی تاریخ ذیحجہ کی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام پیدا ہوئے ہین اِس دن کا روزہ
سنت موکدہ ہے تیرھوین قسم ماہ رجب کے روزے ہین یعنی ماہ رجب کے مہینے بھر روزے رکھنا موکدہ
سنت ہے چودھوین قسم شعبان کے روزے ہین یعنی شعبان کے مہینے بھر کے روزکے روزے رکھنا
سنت موکدہ ہے اور سات مقامون مین مفطرات سے باز رہنا اور امساک کرنا روزہ نہونے پر مستحب ہے
ایک یہ کہ مسافرون کو ماہ رمضان مین اپنے گھر مین یا ایسے شہر مین کہ جہان دس دن یا زیادہ رہنے کا
قصد ہے پہونچنے پر یعنی اُس باقی دن کی امساک مستحب ہے اور یہ جب ہے کہ زوال کے بعد پہونچے یا کچھ کھا
پی لے اور اگر کچھ نہ کھایا پیا ہوگا اور زوال کے پہلے پہونچیگا تو امساک واجب ہوگی اور وہ روزہ ہوجائیگا دوسرا
مریض ہے جب تندرست ہوجائے یعنی جب بیمار ماہ رمضان مین دن کو اچھا ہو جائے پھر اگر بعد زوال
کے صحت پائی ہے یا قبل زوال کے صحت پائی ہے مگر مفطرات کا استعمال کرچکا ہے تو اُسے اُتنے دن
کی امساک مستحب ہے نہین تو واجب روزہ رکھیگا تیسرا چوتھا حائض اور نفسا جب ماہ رمضان مین
دن کو طاہر ہو جائین تو انھین بھی باقی دن کی امساک مستحب ہے پانچوان کافر جب ماہ رمضان مین
صبح کے بعد مسلمان ہو تو اُسے بھی باقی دن کی امساک مستحب ہے چھٹا نابالغ جب بالغ ہو جائے یعنی
نابالغ جب ماہ رمضان مین صبح کے بعد کسی وقت بالغ ہوجائے تو اُسے بھی اُس باقی دن کی امساک
مستحب ہے ساتوان دیوانہ جب ہوش مین آئے یعنی جب دیوانہ ماہ رمضان مین دن کو کسی وقت ہوش مین
آئے اور مفطرات کا استعمال کرچکا ہے اور زوال ہوچکا ہے تو اُسے بھی باقی دن کی امساک مستحب ہے
اور بیہوش اُسکا بھی حکم دیوانے کا ہے جب ہوش مین آئے اور سنت روزہ روزے مین داخل
ہونے سے واجب نہین ہوجاتا ہے اور سنت روزہ دار جب چاہے اُسے افطار کرنا جائز ہے اور زوال
اور ظہر سے افطار کرنا مکروہ ہے اور چار روزے مکروہ ہین ایک عرفہ کا روزہ جب دعا سے ضعیف ہو اور
چاند مین بھی شک ہو دوسرا سفر کا روزہ مدینہ منورہ کے حاجت والے تین روزون کے سوا مکروہ ہے
تیسرا مہمان کا سنت روزہ بے مہمان دار کی اجازت مکروہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ شرع مین اُسکی مناہی
ہونے سے منعقد بھی نہین ہوتا ہے اور یونہین بیٹے کا روزہ باپ کے بے اذن مکروہ ہے چوتھی
قسم سنت روزہ اُس شخص کو کہ جسے مومن کھانا کھانیکی دعوت دے مکروہ ہے اور کو روزے سے [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک عیدین یعنی عید فطر اور عید قربان کا روزہ حرام ہے دوسرا منی والے شخص کے لیے ایام تشریق
کے روزے رکھنا حرام ہین تیسرا فرض کی نیت سے شعبان کی تیسوین کا روزہ حرام ہے چوتھا گناہ
کے کام پر مانا روزہ رکھنا حرام ہے پانچوان چپ کا روزہ رکھنا حرام ہے یعنی روزہ بھر چپ رہے اور
جب [illegible] لیے یہ روزہ شرع مین حرام ہے چھٹا صوم وصال حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک صبح
سے دوسری صبح تک کی نیت کرے اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ وہ دو دن کا درمیان کی دونون
راتون کے ساتھ کا روزہ رکھنا ہے ساتوان جورو کا سنتی روزہ شوہر کی بے اجازت یا منع کرنے پر
حرام ہے آٹھوان مملوک یعنی بندہ کا سنتی روزہ مالک کی بے اجازت یا اُسکے منع کرنے پر حرام ہے
نوان سفر مین واجب روزہ اُن روزون کے سوا جو مستثنی ہین حرام ہے تیسری نظر واجب مین ہے
اور اسمین مسائل ہین پہلا مسئلہ جس مرض مین کہ افطار واجب ہے یہ وہ مرض ہے کہ روزہ رکھنے
سے جسکے بڑھجانے کا ڈر ہو اور اسمین مدار اپنے نفس کے علم یا گمان پر یا کسی ماہر کے کہنے پر کریگا اور اگر
ضرر پائے جانے پر تکلف کرکے روزہ رکھیگا تو قضا کا روزہ بجا لائیگا دوسرا مسئلہ مسافر مین جب قصر کے
آثار پائے جائینگے تو قصر واجب ہوگا اور اگر قصر کا وجوب جانکر روزہ رکھیگا تو قضا بجا لائیگا اور اگر قصر کے
وجوب سے جاہل ہوگا اور روزہ رکھیگا تو قضا نکریگا تیسرا مسئلہ نماز کے قصر مین کی معتبر شرطین روزہ
کے قصر مین بھی معتبر ہین اور اسپر زائد رات سے سفر کی نیت کرنا ہے اور بعضے فقہانے کہا ہے
کہ یہ نیت بھی اعتبار نکیجائیگی بلکہ زوال سے پہلے نکل کھڑے ہونا ہی کافی ہے اور بعضون نے کہا
ہے کہ زوال کا بھی اعتبار نکیا جائیگا بلکہ قصر واجب ہوگا گو غروب سے پہلے سفر کرے اور پہلا قول
اشبہ ہے اور جس سفر مین نماز کا قصر واجب ہو اسمین روزے کا قصر واجب ہے اور عکس بھی یعنی
جس سفر مین روزے کا قصر واجب ہے اسمین نماز کا قصر واجب ہے مگر ایک قول پر شکار کی تجارت
کا سفر کہ اسمین قصر نہین چوتھا مسئلہ جنھین سفر مین اتمام نماز لازم ہے انھین روزہ بھی لازم ہے
اور یہ لوگ وہ ہین کہ جن کا سفر اُنکے حضر سے زیادہ ہوتا ہے جبتک کہ انمین سے کسی کیلیے دس دن یا زیادہ
کا قیام اپنے شہر مین یا اور کسی شہر مین نہو سوا کرایہ والے لوگون کے پانچوان مسئلہ مسافر جب ہی
روزہ افطار کریگا جب اُسکے شہر کی دیوارین نظر نہ آئینگی اور اذان سنائی نہ دیگی پھر اگر اس سے پہلے
افطار کریگا تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا چھٹا مسئلہ بہت بڈھا اور بہت بڑھیا اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہت پیاس لگنے والا شخص ماہ رمضان مین افطار کرے گا اور ہر روزہ کے بدل ایک مد گیہون دیگا پھر اگر اُسنے قضا ہو سکیگی تو قضا واجب ہوگی اور نہین تو ساقط ہوگی اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اگر بڈھے بڈھیا ایک مد بھر دینے سے بھی عاجز ہونگے تو وہ کفارہ بھی اُنپر سے ساقط ہے جسطرح کہ روزہ ساقط ہے اور اگر مشقت سے روزے کی طاقت رکھتے ہونگے تو ایک ایک مد گیہون کفارہ دینگے اور پہلا قول اظہر ہے ساتوان حاملہ عورت جسکے پورے دن ہون اور دودھ پلانے والی عورت جسکے دودھ کم ہو انکو ماہ رمضان مین افطار کرنا جائز ہے اور بعد مین قضا ادا کرینگی اور ایک مد گیہون ہر روزہ کا تصدق دینگی جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ اُس صورت مین ہے کہ جب لڑکے کو ضرر پہونچنے کا ڈر ہو اور اگر خود اپنے ضرر کا ڈر ہو تو اُنکا مریض کا حکم ہے کہ قضا بجا لاوینگی اور کفارہ نہ دینگی آٹھوان مسئلہ جو شخص ماہ رمضان مین سو گئے اور برابر اول صبح سے شام تک سوتا رہے بس اگر اُسنے روزے کی نیت کر لی ہے تو اُسپر قضا نہین ہے اور اگر نیت نہین کی ہے تو اُسپر قضا واجب ہے نوان مسئلہ جسے ماہ رمضان مین افطار کرنا جائز ہے اُسے پیٹ بھر کے کھانا اور پیاس بھر کے پانی پینا مکروہ ہے اور یہی طرح جماع کرنا مکروہ ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ حرام ہے اور پہلا قول اشبہ ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ حکم اُس شخص کا ہے کہ جسے اصالۃً افطار جائز یا واجب ہو جیسے مسافر ہین لیکن بڈھا بڈھی اور بہت پیاس والے لوگ احتمال ہے کہ اُنکا یہی حکم ہو اور اقرب یہی ہے کہ اُنکا یہ حکم نہین ہے یہ لوگ سیر کھا پی سکتے ہین اسلیے کہ نص اُن لوگون سے مختص ہے کہ جنہین اصالتاً افطار کرنا جائز ہے۔

کتاب الاعتکاف

یہ کتاب اعتکاف کے بیان مین ہے اور لفظ اعتکاف کے معنون مین اور قسمون مین اور حکمون مین ہے واضح ہو کہ اعتکاف لغت مین حبس یعنی قید کے معنون مین ہے اور شرع کے عرف مین وہ دراز دیر ہے جو عبادت کے لیے کرتے ہین اور اعتکاف صحیح نہین مگر اُس شخص کا کہ جو مکلف اور مسلمان ہو اور اعتکاف کی شرطین چھ ہین پہلی شرط نیت اور اُسمین قربت کا قصد واجب ہے پس اگر اعتکاف نذر کیا ہو یعنی مانا ہو تو اُسکی نیت وجوب کے قصد سے کرے اور اگر سنت ہو تو سنت کا قصد کرے پس اگر دو دن گزر جاوینگے تو تیسرے دن اظہر کی بنا پر اُسپر اعتکاف واجب ہو جائیگا اور نئے سر سے وجوب کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نیت کریگا دوسری شرط روزہ ہے پس اعتکاف اُسی وقت مین صحیح ہو گا کہ جسوقت مین روزہ صحیح ہوگا اور اُسی کا اعتکاف صحیح ہوگا کہ جسکا روزہ صحیح ہو گا پس اگر عیدین مین اعتکاف کرے تو صحیح نہین اور اسی طرح پر حائض و نفسا عورت اعتکاف کرے تو صحیح نہین تیسری شرط اعتکاف صحیح نہین مگر تین دن مین پس جو کہ مطلق اعتکاف نذر کرے تو اُسپر واجب ہی کہ تین دن معتکف رہے اور اسی طرح جسپر اعتکاف کے ایک دن کی قضا واجب ہوگی وہ بھی تین روز اعتکاف کریگا تا کہ وہ ایک روز اُس سے صحیح ہو جائے اور جو سُنّتی اعتکاف شروع کرے وہ مختار ہے چاہے بجا لائے اور چاہے فسخ نیت کرے اور جب دو دن اعتکاف کر چکیگا تو تیسرے دن اُسپر اعتکاف واجب ہو جائیگا اور اسی طرح جب تین دن معتکف رہیگا اور بعد اسکے پھر دو دن اعتکاف کریگا تو چھٹا روز واجب ہوگا اور اگر ساتوین اور آٹھوین دن نہ نکلے گا تو نوان دن واجب ہو جائیگا اور اسی قیاس پر ہے اور اگر عید سے ایک دو دن پہلے اعتکاف مین داخل ہو تو صحیح نہین اور اگر کوئی تین دنکا اعتکاف راتین چھوڑ کر نذر کرے تو بعضے کہتے ہین کہ صحیح ہے اور بعضے کہتے ہین کہ صحیح نہین اسلیے کہ راتون کا قید اعتکاف سے نکلنا اُس دن کے اعتکاف کو باطل کرتا ہے اور جو تین دن سے زیادہ کا اعتکاف مانے تو اُسے پیاپے بجا لانا واجب نہین بلکہ ضرور ہے کہ تین تین دن اعتکاف بجا لائے یا تین دن سے زیادہ مگر جب نذر مین پیاپے بجا لانیکا طریق شرط کرے خواہ اس شرط کا تلفظ کرے خواہ نہ کرے اور ایسے لفظ کہے کہ جسے پیاپے بجا لانے پر دلالت ہو جیسے ماہ رجب کا اعتکاف نذر کرے یا اُسکے پہلے عشرہ کا اعتکاف نذر کرے چوتھی شرط مکان ہے پس اعتکاف صحیح نہین مگر جامع مسجد مین کہ جہان جمعہ کی نماز پڑھتے ہون اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اعتکاف چار مسجدون سے خاص ہے مسجد مکہ مسجد پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ مسجد جامع کوفہ مسجد بصرہ اور فقہا مین سے ایک شخص نے مسجد مدائن کو بھی اعتکاف کیلیے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ قاعدہ اسکا یہ ہے کہ جس مسجد مین کسی پیغمبر یا وصی نے نماز جماعت پڑھی ہو اُسمین اعتکاف کرینگے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ جسمین نماز جمعہ ہو اور ان شرطون مین عورت اور مرد کا اعتکاف برابر ہے پانچوین شرط ولی کی اجازت اعتکاف کیواسطے مثل آقا کی اجازت کے بندے کے حق مین اور شوہر کی اجازت کے زوجہ کے حق مین شرط ہے اور جبکہ اعتکاف کی اجازت دے وہ شخص کہ کسی پر ولی ہو تو اُس ولی کو پہونچتا ہے کہ اُسے اعتکاف مین داخل ہونے سے پہلے اور بعد بھی جبتک دو دن نہ گزرین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روکے اور جب دو دن گزر جائین گے تو تیسرے دن واجب ہو جائیگا اور اسمین منع جائز نہین یا یہ کہ اسمین
نذر وغیرہ سے واجب ہو کہ اس صورت مین بھی منع نہین کر سکتا ہے یہان دو فرعین ہین پہلی فرع جس
بندے کو اسکے آقا نے اسکا کوئی حصہ ہبہ کیا ہو جیسے اسکا نصف غلام ہو اور نصف آزاد ہو اور اسکے
آقا نے دنون کی تقسیم کر لی ہو تو اسے اپنے حصے مین اعتکاف کرنا جائز ہے گو اسکا آقا اسے اجازت
نہ دے اس شرط سے کہ اسکے دن تین دن سے کم نہون اور اسے اعتکاف سے ایسا ضعف نہو جائے کہ
آقا کے حصے کے دنون مین اسکی خدمت کا مانع ہو دوسری فرع جبکہ اس اعتکاف کے اثنا مین
جو اپنے آقا کی بے اجازت کر رہا ہے آزاد ہو جائے تو اسے اس اعتکاف کا پورا کرنا لازم نہین مگر
اسوقت مین کہ اپنے آقا کی اجازت سے شروع کیا ہو اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے اور جب
نذر کیا ہو یا دو دن اعتکاف پر گزر گئے ہون کہ تیسرے دن واجب ہو جاتا ہے چھٹی شرط ہر وقت
مسجد مین رہنا بس اگر بے سبب شرع کے نکلیگا تو اسکا اعتکاف باطل ہو جائیگا خواہ اختیار سے
نکلے یا جبر سے نکلے بس اگر بے تین دن کے مسجد سے نکلیگا تو اعتکاف باطل ہو جائیگا اور اگر تین دن
گزر جائین گے تو اعتکاف نکلنے کے وقت تک صحیح ہوگا اور اگر کوئی کچھ معین دنون کا اعتکاف نذر کرے
اور توالی یعنی پیاپے بجا لانا بھی شرط کرے پھر ان دنون کے تمام کرنے سے پہلے نکل آئے تو وہ سارا
اعتکاف باطل ہے پھر نئے سرے سے اس نذر کے اعتکاف کو بجا لائے اور مثل قضائے حاجت کے
خواہ طبعی ہو جیسے جا ضرور جانے کو یا غیر طبعی ہو مثل اپنی اور عورتون کے یا اور مومنین کی ضرورت
ہو جیسے نہانا اور نماز جنازہ اور بیمارون کی عیادت اور مومنون کی مشایعت اور گواہی دینا ہے انکا
ضروری امرون کے لیے مسجد سے نکلنا جائز ہے اور جب انہین سے کسی ضرورت کے لیے مسجد سے
باہر نکلے تو اسے نہ تو بیٹھنا اور نہ سایہ مین رستہ چلنا اختیار ہے نہ مسجد کے باہر نماز پڑھنا جائز ہے مگر مکہ مین
کہ معتکف جہان چاہے مکہ مین نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر بھولے سے مسجد سے باہر نکل آئیگا تو اعتکاف باطل نہوگا
تتمہ مسائل پہلا مسئلہ جو معین مہینے کا اعتکاف نذر کرے اور پیاپے بجا لانے کی شرط نکرے بس کچھ
دن اعتکاف کرے اور باقی کو بجا نہ لائے بس صحیح ہے جتنا کر لیا ہے اور قضا بجا لائے اتنے کی جتنا کہ
نہین کیا ہے اور اگر نذر مین اعتکاف کے توالی کا تلفظ کر لیا ہے تو نئے سرے سے بجا لائیگا دوسرا مسئلہ
جو کوئی معین مہینے کا اعتکاف نذر کرے اور اسے اس مہینے کی خبر نہو جیسے کہ قید مین ہو یا بھول جائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہانتک کہ وہ مہینا گزر جائے تو اس صورت مین قضا بجا لائیگا تیسرا مسئلہ جو چار دن کا اعتکاف نذر کرے اور ایکدن کم پر چھوڑ دے تو اُس دن کے اعتکاف کی قضا کرے مگر چاہیے کہ اُس ایکدن مین دو دن اور ملا دے کہ اُسدن کا بجا لانا درست ہو اسلیے کہ اعتکاف تین دن سے کم نہین ہوتا ہے چوتھا مسئلہ جو ایک ہی دن کا اعتکاف نذر کرے نہ کچھ بڑھے تو وہ نذر منعقد نہین ہوگی اور اگر کسی معین شخص کے سفر سے پھر آنیکے دوسرے دن کا اعتکاف نذر کرے تو یہ نذر صحیح ہے اور اسمین دو دن اور بھی ملا کر اعتکاف کریگا اعتکاف کے اقسام پس اعتکاف کی دو قسمین ہین ایک واجب دوسرا سنت واجب اعتکاف وہ ہے جو نذر یا مثل نذر سے واجب ہو اور سنت اعتکاف وہ ہے جسے تبرعاً بجا لائین پس پہلی قسم اعتکاف کی بجا لانیکی شروع سے واجب ہوتی ہے اور دوسری قسم اعتکاف پر دو دن گزرنے کے بعد تیسرے دن واجب ہوتی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ واجب نہین ہوتی ہے اور پہلا قول اظہر ہے اور اگر نذر مین یہ شرط کرلے کہ جب چاہے اعتکاف کو چھوڑ دے تو اُسے پہونچتا ہے کہ جب چاہے اعتکاف کو چھوڑ دے یعنی اگر چاہے تو دو دن بعد ہی چھوڑ دے اور قضا نہین ہے اور اگر یہ شرط نکرے اور اعتکاف کو قطع کرے تو واجب جو نذر کیا ہے اُسے پھر نئے سر سے بجا لائے لیکن اعتکاف کے احکام پس اعتکاف کے احکام کی دو قسمین ہین پہلی قسم معتکف پر فقط چھ چیزین حرام ہین پہلی چیز معتکف کو عورتون کا چومنا اور اُنسے مساس کرنا اور جماع کرنا حرام ہے اور اظہر کی بنا پر خشبو کا سونگھنا حرام ہے اور اسی طرح پھولون کا سونگھنا شیخ علی علیہ الرحمہ کے قول پر حرام ہے اور ہنسی نکلنے کی خواہش کرنا اور بیچنا اور مول لینا اور مجادلہ کرنا یعنی امور دنیا کے لیے حرام ہے اور شیخ علی نے فرمایا ہے کہ مول لینے اور بیچنے کے حکم مین اجارہ لینا دینا ہے پس یہ بھی جائز نہین اور کاریگرون کا اشتغال جیسا سینا بُننا وغیرہ ہے جائز نہین پس جبکہ ان چیزون کے بغیر کیے چارہ نہو تو درست ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ معتکف پر حرام ہے جو کچھ کہ محرم پر حرام ہے اور یہ ثابت نہین پس معتکف پر نہ تو سیے کپڑے کا پہننا حرام ہے اور نہ بال منڈوانا اور نہ شکار کا گوشت کھانا اور نہ عقد نکاح حرام ہے اور جائز ہے اُسے فکر و غور امر معاش یعنی ضروریین نہ غیر ضروری مین اور مباح امرون مین خوض کہ فائدہ رکھتے ہون دعا کے قبیل سے اور ذکر سے اور قراءت سے لیکن پڑھنے اور پڑھانے مین اشتغال اور علم دینی کا مطالعہ تو سارے علمونسے بہتر ہے اور وہ سب جو کہ معتکف پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کے حرام مذکور ہوئے ہین وہی اُسپر ایک افطار چھوڑ کر رات کو بھی حرام ہین اور جو واجب اعتکاف کے ہو چکنے سے پہلے مرجائے تو بعضے فقہانے کہا ہے کہ اُسکے بعد اُسکے ولی پر اُس اعتکاف مین قیام واجب ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اُس اعتکاف کے لیے مزدوری پر ٹھہرالین گے اور پہلا قول اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ ولی پر واجب نہین ہے مستحب ہے۔ دوسری قسم اعتکاف کے مفسدات مین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جس سے روزہ فاسد ہوتا ہے اُس سے اعتکاف بھی فاسد ہوتا ہے جیسے جماع کھانا پینا انزال منی ہے بس اگر پہلے یا دوسرے دن مین افطار کر ڈالے تو اُس سے کفارہ واجب نہین ہوتا ہے مگر جبکہ اعتکاف واجب ہوگا تو اُس سے کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیسرے دن افطار کریگا تو اُس سے کفارہ واجب ہوگا اور بعضے علما نے فقط جماع ہی سے افطار کرنے پر کفارہ واجب ہونیکو کہا ہے اور اسکے سوا مفطرات کے استعمال مین فقط قضا بجالانے پر اقتصار کیا ہے اور یہی قول اشبہ ہے اور اگر معتکف رات کو مجامعت کرے تو ایک کفارہ واجب ہوتا ہے اور اسی طرح ایک ہی کفارہ واجب ہوگا اگر ماہ رمضان کے سوا دنکو مجامعت کریگا اور اگر ماہ رمضان مین دنکو مجامعت کریگا تو دو کفارے واجب ہونگے دوسرا مسئلہ ارتداد مسجد سے نکلنے کا موجب اور اعتکاف کا مبطل ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ مبطل نہین بس اگر توبہ کریگا تو بنا اُسی پہلے اعتکاف پر کریگا اور پہلا قول اشبہ ہے تیسرا مسئلہ علما نے کہا ہے کہ جو مرد ماہ رمضان مین دن کو اپنی عورت پر جماع کے لیے جبر کرے اور وہ دونون معتکف ہون اور اعتکاف پر دو روز گزر چکے ہون تو اُس مرد پر چار کفارے واجب ہین اور یہی قول اشبہ ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ چار کفارون کی دلیل ظاہر ہے اسلیے کہ اپنے روزے کو اور اپنے اعتکاف کو اور اپنی عورت کے روزے کو اور اعتکاف کو باطل کیا ہے بس چار کفارے اُسپر لازم ہین اور دو کفارون کا استبعاد یہ ہے کہ دوسرے کے کفارے کا متحمل ہونا اصل کے خلاف ہے اور سند چاہتا ہی ہوا اگرچہ کہین کہ کتاب صوم مین کہا ہے کہ اگر مرد اپنی عورت پر روزے مین دنکو جماع کے لیے جبر کریگا تو عورت کے کفارے کا بھی متحمل ہوگا بس تین کفارے دینا چاہیے تو جواب مین کہا جائیگا کہ روزے کے نفالیکہ متحمل ہونے کی صورت مین ہے جیساکہ بعضے فقہا کا مذہب ہے اور اغلب یہ ہے کہ مصنف نے مجبورہ عورت کے کفارہ کے تحمل سے جیساکہ پہلے قائل ہوئے تھے سند کے ضعف سے عدول کیا ہوا اور خدا خوب جاننے والا ہے چوتھا مسئلہ جبکہ معتکفہ عورت رجعی طلاق سے مطلقہ ہو کہ بعد اسکے بیان ہوگی تو چاہیے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ وہ عورت اپنے گھر پھر جائے اسلیے کہ اُسپر واجب ہے کہ عدہ کے دن گذرنے تک اپنے گھر میٹھے اور عدہ کے گزرنے کے بعد وجوب کی نیت سے اعتکاف کرے اگر اعتکاف واجب ہو یا اعتکاف پر دو دن گزر چکے ہون اور اگر واجب نہو تو سنت کی نیت سے قضا بجالائے گی - پانچوان مسئلہ جو خرید فروخت کریگا تو اُسکا اعتکاف باطل ہو جائیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ گنہگار ہو گا اور اعتکاف باطل نہو گا اور یہی اشبہ ہے چھٹا مسئلہ جو کہ تین دن تفرقہ سے اعتکاف کرے تو بعضے فقہانے کہا ہے کہ صحیح ہے اسلیے کہ توالی یعنی پیلیپے بجالانا لازم نہین مگر جبکہ شرط کرلے اور بعضے کہتے ہین کہ صحیح نہین اور یہی قول اصح ہے

کتاب الحج

یہ کتاب حج کے مسائل مین ہے اور تین رکنون پر مشتمل ہے

پہلا رکن حج کے مقدمون مین سے اور وہ چار مقدمے ہین پہلا مقدمہ حج لغت مین قصد کے معنون مین ہے اور عرف شرع مین اس مجموع عبادت کا نام ہے جو اپنے خاص مقامون مین بجالائی جاتی ہے اور فرض ہے اُس شخص پر جسمین وہ شرطین جو آگے بیان ہونگی پائی جائین خواہ مردون مین سے ہو یا عورتون مین سے ہو یا خنثی ہو اور اصل شرع سے حج عمر بھر مین ایک ہی مرتبہ وجوبی شرطون کے پائے جانے پر فوری واجب ہوتا ہے اور حجۃ الاسلام کہلاتا ہے اور حج مین دیر کرنا گناہ کبیرہ اور سخت عذاب کا موجب ہے اور کبھی حج نذر جیسے اور مثل نذر یعنی عہد اور قسم سے واجب یا سنت حج کے فاسد کرنے کے سبب سے اور دوسرے کی نیابت کے اجارہ لینے کے سبب سے واجب ہوتا ہے اور وجوب و سنت کی تکرار ہے حج کے وجوب مین تکرار ہوتی ہے اور جو حج ان مذکورہ قسمون کے سوا ہے وہ سنت ہے اور جسمین حج کے وجوب کی شرطین نپائی جاتی ہون اُسے حج کرنا سنت ہے جیسے کوئی راہ خرچ اور سواری نرکھتا ہو اور محنت مشقت سے ادا کرے خواہ راہ چلنا شاق ہو یا ایسا ہو جیسے کوئی آقا اپنے مملوک کو اجازت دے تو اُسپر بھی مستحب ہے - دوسرا مقدمہ حج کی شرطون مین ہے اور نظر حجۃ الاسلام مین اور اُس حج مین جو نذر اور عہد اور قسم سے واجب ہوتا ہے اور نیابت کے حکمون مین ہے قول حجۃ الاسلام مین ہے اور حجۃ الاسلام کی وجوب کی پانچ شرطین ہین پہلی شرط کمال عقل ہے بس نابالغ اور دیوانے پر حج واجب نہین اور اگر نابالغ حج کرے یا اُسکی طرف سے یا مجنون کی طرف سے حج کیا جائے تو حجۃ الاسلام سے کافی نہو گا اور اگر حج کے افعال مین ممیز لڑکا اور دیوانہ داخل ہو اور ہر ایک اِن دونون مین سے کامل ہو جائے اور مشعر الحرام کا ادراک عقل اور بلوغ کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حال مین کرے تو وہ حج حجۃ الاسلام سے تردد پر کافی ہو جائیگا اور ممیز لڑکے کا احرام صحیح ہے گو حج واجب نہو اور صحیح ہے کہ ولی غیر ممیز لڑکے کو اور دیوانے کو احرام بندھوائے اور جو فعل کہ آنسے نہو سکین آپ بجا لائے خواہ خود بھی محرم ہو یا نہو اور جو فعل کفارے کا موجب اُنسے صادر ہو تو اُنکے عوض کفارہ دے اور ولی وہ شخص ہے جسے مال کی ولایت پہونچتی ہے جیسے باپ اور جد باپ کی طرف کا اور وصی ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ چھوٹے لڑکے کے احرام باندھنے کی ولایت مان کو بھی پہونچتی ہے اور جو نابالغ کے نفقۂ مقرر سے زیادہ خرچ پڑیگا وہ ولی کے مال سے ہے نہ لڑکے کے مال سے دوسری شرط آزادی ہے یعنی کسی کا لونڈی غلام نہو پس بندے پر حج واجب نہین گو اُسکا آقا اُسے اجازت دے اور اگر تکلف سے بندہ آقا کی اجازت سے حج بجا لائے تو وہ حج صحیح ہے لیکن حجۃ الاسلام سے محسوب نہوگا بلکہ جسوقت آزاد ہوگا اور استطاعت پیدا کریگا تو اُسپر حجۃ الاسلام واجب ہوگا پس اگر آزادی کی حالمین مشعر کے وقوف کو پا جائیگا تو اُسے حجۃ الاسلام سے کافی ہو جائیگا اور اگر بندہ اپنے حج کو فاسد کر ڈالے اور مشعر الحرام کے وقوف کے پہلے آزاد ہو جائے تو اُس فاسد حج کو پورا کرے اور کفارے مین اونٹ قربانی کرے اور دوسرے سال حج کی قضا بجا لائے تو حجۃ الاسلام سے وہی کافی ہو جائیگا اور اگر عرفات اور مشعر الحرام کے دونون وقوفون کے بعد آزاد ہو جائے تو اُسے واجب ہے کہ آیندہ سال مین حج فاسد کرنے کی عقوبت کے خیال سے قضا بجا لائے اور حجۃ الاسلام سے وہ حج کافی نہین تیسری شرط زاد و راحلہ یعنی راہ خرچ اور سواری اور یہ دونون اُس شخص مین شرط ہین جسے قطع مسافت کی ضرورت پڑتی ہو نہ مکہ کے لوگون مین اور مستعمل کپڑے اور خادم اور خادمہ اور رہنے کا گھر حج کے لیے بیچے نہ جائینگے یعنی یہ چیزین بیچکر حج کرنا واجب نہین اور مراد راہ خرچ سے جو حج کے وجوب کی شرط ہے کھانے اور پینے سے جانے آنے بھر کی ہے اور سواری سے مراد وہ سواری ہے کہ جو اُسکے امثال کے حال کے لائق ہو اور استطاعت کی صورت مین سواری کا مول لینا واجب ہی ہر چند قیمت بہت ہو اور بعضے فقہا نے کہا ہے اگر مثل کی قیمت سے بڑھجائے تو اُسکا مول لینا واجب نہین اور پہلا قول اصح ہے اور اگر کسیکا قرض کسی پر ہو اور وہ اُس سے وصول کرنے کی قدرت رکھتا ہو تو اُسپر واجب ہے کہ اُس سے اپنا قرض وصول کرے اور حج بجا لائے اور اگر اُس قرض کے وصول کرنے مین کوئی مانع ہو اور اس دین کے سوا اُسے مقدور نہو تو اُسپر سے حج کا فرض ساقط ہو جائیگا جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ قرض وصول کرنے کی قدرت یون متحقق ہوتی ہے کہ اپنی ذات سے یا اپنے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غلام وغیرہ سے وصول کر سکے اور یوں ہی ہے اگر حاکم شرع کی مدد کا محتاج ہو اور اگر اپنے حق کے لینے میں حاکم جور کی مدد کی احتیاج پڑے اور اُسمین کوئی ضرر جانی یا مالی لازم نہ آتا ہو تو رجوع کر سکتا ہے اور اللہ سب سے بڑھکر جاننے والا ہے اور اگر اُسکے پاس کچھ مال ہو اور اُسیقدر اُسکے ذمے قرضہ ہو تو اُسپر حج واجب نہیں مگر جبکہ قرض سے اتنا بڑھکر ہو کہ حج کو پورا پڑے تو اُسپر واجب ہو جائیگا اور حج کے لیے قرض کرنا واجب نہیں مگر جبکا کوئی غائب مال ہو یا کچھ جنس اتنی ہو کہ حج کے وجوب میں جنکی ضرورت ہے اور جن چیزوں کو کہ مستثنی کیا ہے اُنسے بڑھکر ہو کہ جنکا بیچنا واجب نہیں پرانے کپڑے اور رہنے کا گھر اور خادم وغیرہ سے تو اِس صورت میں نقد قرض اس مال سے ادا کرنے کی امید پر لے لیگا اور اگر اُسکے پاس مال حج کے بجا لانے کے موافق ہو اور دل نکاح کرنیکو چاہے تو اُسے اُسکا نکاح میں صرف کرنا جائز نہیں ہرچند اُسپر ترک کرنا نکاح کا شاق ہو اور اُسپر واجب ہی کہ حج بجا لائے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ صاحب مسالک نے کہا ہے کہ اگر ترک نکاح سے تکلیف اور مشقت بہت ہو کہ عادت اُسکی متحمل نہو یا زنا کے وقوع کا ڈر ہو تو نکاح مقدم ہے اور اگر کوئی زاد و راحلہ اُسکے لیے اور اُسکے عیال کے لیے بذل کرے تو اُسپر حج واجب ہوگا جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ زاد و راحلہ کا دینا کہ جس سے حج واجب ہوتا ہے یہ ہے کہ وہ اُس دینے کو اپنے ذمے نذر وغیرہ سے واجب کر لے اور یہی زاد و راحلہ کے بذل میں اور ہبہ میں فرق ہے کہ ہبہ میں دینا واجب نہیں اور قبول کرنا بھی واجب نہیں اور اسی لیے مصنف نے کہا ہے اگر کوئی اُسے کچھ مال بخشے کہ جس سے وہ حج کرنے کا مستطیع ہوتا ہو تو اُسے اُس ہبہ کا قبول کرنا واجب نہیں اسلیے کہ قبول بھی کسب مال ہے اور حج کی استطاعت حاصل کرنے کے واسطے مال کمانا واجب نہیں اور اگر قبول کر لیگا تو حج واجب ہو جائیگا جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کے راہ خرچ اور سواری کا متکفل ہو جائے اور دے دیتا ہے تو اِس صورت میں استطاعت کہ حج کی شرط ہے عمل میں آگئی اور شارحوں نے کہا ہے کہ اِس سے شرط ہے کہ اُسکے تکفل پر اعتماد اور وثوق ہو مثل اُسکے کہ نذر یا عہد کیا ہو کہ بذل کریگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ وجوب میں فقط بذل کافی ہے اور جب بذل یعنی خرچ دینا منقطع ہو جائیگا جیسے کہ اگر استطاعت منقطع ہو جائیگی تو وجوب ساقط ہو جائیگا اس شرط سے کہ استطاعت کے حاصل ہوتے ہی روانہ ہو جائے اور اختیار بھر اہمال نہ کرے اور اگر کسی کو سفر میں مدد اور اعانت کے لیے اجارہ لیں اور سارا راہ خرچ اور سواری یا کچھ اُسمین سے اُس سے شرط کر لیں اور باقی کا اُسکے پاس موجود ہو یا اُسکے عیال کا نفقہ شرط کر لیں تو اُسپر حج واجب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہو جائیگا اور اگر اپنی طرف سے حج کریگا تو وہ حجۃ الاسلام سے کافی ہو جائیگا اور اگر خود حج سے عاجز ہو اور دوسرے کی نیابت سے حج کرے تو وہ حج حج کے فرض سے کافی نہوگا اور جب استطاعۃ ہو جائیگی تو حج واجب ہو جائیگا چوتھی شرط یہ ہے کہ آدمی کے پاس کچھ ایسا ہو کہ حج کے جانے سے اتنا بعقدر ہو کہ اُسکے عیال کے بسر کو اور پھر آنے تک کو کافی ہو تو حج واجب ہے اور اگر کچھ کم ہو تو حج واجب نہیں۔ اور اگر کسی ایسے شخص کی طرف سے جو خود حج کرنے پر قدرت رکھتا ہو حج کرے تو اُس شخص کے ذمے سے حجۃ الاسلام ساقط نہوگا خواہ اُسوقت وہ زاد و راحلہ موجود رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو اور اسیطرح پر غیر مستطیع شخص محنت اور مشقت سے حج بجالائے تو وہ بھی حجۃ الاسلام مین محسوب نہوگا بلکہ وجوب کی شرطون کے حصول کے بعد اُسپر واجب ہے کہ حج کو بجالائے۔ جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ زاد و راحلہ رکھنے والا اور ایسے حج پر مستطیع شخص محنت سے حج بجالائے تو حجۃ الاسلام سے کافی ہو جائیگا اور بیٹے پر باپ کو حج کے لیے اپنا مال دینا واجب نہین اور اسیطرح باپ پر بیٹے کو حج کے لیے اپنا مال دینا واجب نہین پانچوین شرط امکان جانے کا ہے اور یہ مرض سے صحت پر اور راہ کے موانع سے خالی ہونے پر اور سواری پر بیٹھنے کی قدرت پر اور قطع مسافت کے لیے وسعت وقت پر مشتمل ہے پس اگر اتنا بیمار ہو کہ سواری پر بیٹھنے سے ضرر پائے تو اُسپر حج واجب نہین اور اگر ایسے مرض کے ہوتے ہوتے سوار ہو سکیگا تو اُس سے حج ساقط نہوگا اور اگر کوئی دشمن مانع ہو یا لولا اپاہج ہو کہ سواری پر رک نسکے یا ضروری ساتھی نہ ملے تو اُس سے حجۃ الاسلام ساقط ہو جائیگا اور مرض اور دشمن کے حج سے مانع ہونے پر آیا حج کے لیے نائب بھیجنا واجب ہے یا نہین بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان واجب ہے اور یہی روایت مین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ واجب نہین اور اگر اُسکی طرف سے کوئی نائب حج بجالائے اور مانع دور نہو تو قضا نہین ہے اور اگر مانع جاتا رہے اور خود حرکت پر قادر ہو جائے تو اپنی ذات سے حج کا بجالانا واجب ہی اور اگر حج کے استقرار وجوب کے بعد مرجائے اور خود ادا نکیا ہو تو اُسکی طرف سے قضا حج کروایا جائیگا اور اگر اُسکی پیدائش اسطرحکی ہو کہ سواری پر بیٹھ نسکے تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اُسکے نفس سے اور مال سے حج کا وجوب ساقط ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اُسے نائب بھیجنا لازم ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر سفر مین کسی حرکت کی ضرورت پیچھے کے لوگون سے ملنے کی پڑے یا دشمن سے بھاگ بچنے کے لیے ضرورت ہو اور یہ شخص اُسپر قادر نہو تو اُسپر سے اس سال مین حج کا وجوب ساقط ہو جائیگا اور آیندہ زمانے مین قدرت پانے کا انتظار کریگا اگر قدرت نہ پہنچنے کے سال مین مرجائیگا تو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واجب نہین کہ اُسکی طرف سے قضا حج کرایا جائے اور اگر ضروری سفر کی چیزون مین سے ہلین جیسے مشک اور برتن وغیرہ ہین تو بھی اُس سے حج کا فرض ساقط ہو جائیگا اور اگر دو راہین حج کے جانے کی ہون اور ایک مین مانع ہو تو دوسرے رستے سے جہان مانع نہین ہے جائیگا خواہ دور ہو یا نزدیک ہو اور اگر رستہ مین ایسا دشمن ہو جو بے مال کے دفع نہوتا ہو تو بعضے فقہانے کہا ہے کہ حج کا وجوب ساقط ہو جائیگا ہرچند وہ مال تھوڑا ہی سا ہو اور اگر یہ کہین کہ اُس مال کے دیدینے کا تحمل مقدور بھر کرنا واجب ہے تو بہتر ہوگا اور اگر کوئی دوسرا اپنا مال اُس دشمن کو اُسکی طرف سے دیدے تو اُس شخص پر حج واجب ہو جائیگا اس لیے کہ مانع جاتا رہا ہان اگر کوئی یہ کہے کہ یہ مال مین تمھین دیتا ہون یہ تم لو اور اُس دشمن کو دیدو تو یہ قبول کرنا واجب نہین اسلیے کہ یہ مال کا کسب کرنا ہے اور مال کا کسب یعنی کمانا حج کے لیے واجب نہین جیسا کہ بیان ہو چکا اور دریا کی راہ بھی خشکی کی راہ کی طرح ہے اگر گمان غالب ہو کہ دریا مین سفر کرنے سے سلامت رہیگا تو اُسپر دریا کی راہ سے حج واجب ہے ورنہین تو ساقط ہے یعنی اگر سلامتی کا گمان غالب نہین ہے تو حج اُس سے ساقط ہوگا اور اگر خشکی اور دریا کی راہ سے پہونچنا ممکن ہو اور دونون راہین سلامتی کے غلبۂ گمان مین برابر ہون تو چلنے والے کو اختیار ہے جس راہ سے چاہے جائے اور اگر سلامتی کے غلبۂ گمان مین ایک ہی راہ خاص ہو تو اُسی راہ سے جانا متعین ہو جائیگا اور اگر دونون راہین ہلاکت کے گمان مین برابر ہونگی تو حج کا فرض اُس پر سے ساقط ہو جائیگا اور جو شخص احرام کے باندھنے اور حرم مین داخل ہونے کے بعد مر جائے گا تو وہ حج سے بری الذمہ ہوگیا اور بعضون نے کہا ہے کہ فقط احرام باندھ لینا کافی ہے اور پہلا قول اظہر ہے اور اگر احرام باندھنے سے اور حرم مین جانے سے پہلے مر جائیگا تو اُسکی طرف سے حج کے وجوب کے مستقر ہونے پر قضا حج کروایا جائیگا اور اگر وجوب مستقر نہین ہوا ہے تو حج کی قضا اُسکے ذمے سے ساقط ہوگی اور حج ذمے پر جب مستقر ہوتا ہے کہ حج کے وجوب کی ساری شرطین جو بیان ہوئی ہین پائی جائین اور یہ شخص بجا لانے اور بے کسی شرعی مانع کے اہمال کرے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ حج کی شرطون کا پورا پورا پائے جانا مستطیع کے ذمے حج کے استقرار کا موجب ہے اس شرط سے کہ روانگی کے وقت سے سارے حج کے مناسک کے ادا تک شرطین پائی جائین اسلیے کہ اگر سفر کے وقت سب شرطین پائی جائین اور پھر اُنمین کوئی شرط جاتی رہے تو حج کا وجوب بھی ساقط ہو جائیگا اور کافر پر بھی حج واجب ہے اور اگر کفر کی حالت مین حج بجا لائے تو صحیح نہین پس اگر کافر احرام باندھے اور پھر مسلمان ہو تو اُسے نئے سرے سے احرام باندھنا چاہیے اور اگر میقات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی احرام کے باندھنے کے مقام تک جانے پر قدرت نہ ہو تو جہاں مسلمان ہوا ہے وہیں سے پھر احرام باندھے اور اگر کافر احرام باندھکر مشعر کے وقوف پر فائز ہو جائے تو وہ احرام کافی نہیں مگر یہ کہ مسلمان ہونے کے بعد نئے سر سے احرام باندھے اور اگر وقت تنگ ہو تو بھی پھر احرام باندھے ہر چند عرفات میں پہونچ گیا ہو اور اگر مسلمان حج کرے اور پھر مرتد ہو جائے اور پھر توبہ کرے تو صحیح قول پر حج کا اعادہ نہ کرے گا اور اگر کوئی شخص اسلام کے حال میں مستطیع نہو اور ارتداد کے حال میں استطاعت ہو جائے تو حج واجب ہوگا اور جب توبہ کریگا تو صحیح بھی ہوگا اور اگر حالت اسلام میں احرام باندھے اور پھر مرتد ہو جائے اور پھر توبہ کرے تو صحیح قول پر اُسکا احرام باطل نہوگا اور اگر مخالف مذہب ایمان لائیگا تو حج کا اعادہ نکریگا مگر جب کسی رکن میں خلل ڈالیگا تو اعادہ کریگا یعنی اگر مخالف مذہب نے اپنے ضلالت کے زمانے میں حج کیا ہو اور اہل حق کے نزدیک کسی رکن میں خلل نہ ڈالا ہو تو مذہب حق قبول کرنے کے وقت حج کا اعادہ نہ کریگا اور وہی پہلا حج کافی ہے اور اگر کسی رکن میں خلل ڈالا ہوگا تو حق پر پہونچنے کے بعد اعادہ حج کا کریگا خواہ وہ رکن حق کے مذہب کا ہو یا اُسکے اگلے باطل مذہب کا ہو اور رکن حج کے فعلوں میں سے وہ فعل ہے کہ جسکے عمداً یا سہواً خلل پڑنے سے حج باطل ہو جاتا ہے اور اسکے بعد بیان ہونگے اور آیا پھرنے کے بعد تک کافی ہونا مال کا یا کاریگری کا یا پیشہ کا حج کے وجوب میں شرط ہے یعنی پھرنے کے بعد گھر پہونچنے پر کوئی ایسی چیز صناعت اور مال وغیرہ میں سے رکھتا ہو جو اُسکی بسر کو کافی ہو تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ ہاں روایت ابوالربیع شامی کے مفاد سے شرط ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ آیہ شریفہ کے عموم پر عمل کرنے سے کہ وہ کسی سے مقید نہیں شرط نہیں ہے اور یہی اولیٰ ہے اور جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ صناعت اور حرفہ یعنی کاریگری اور پیشہ میں فرق ہے کہ صناعت اُس ملکہ کو یعنی قوت راسخہ کو کہتے ہیں کہ جو کسی کام کے ممارست سے حاصل ہوتی ہے جیسے لکھائی اور سلائی ہے اور حرفہ اُس چیز کو کہتے ہیں کہ جس سے کما سکیں لکڑیاں باندھنا اور گھاس کاٹنا کہ اسمیں ملکہ اور ممارست کی ضرورت نہیں اور جبکہ حج کے وجوب کی شرطیں ہوں پس اگر حج کو محنت اور مشقت سے یا پیدل یا دوسرے کے ساتھ کماتا پیتا بجا لائے تو وہی حج حجۃ الاسلام سے کافی ہو جائیگا اور جسپر حج واجب ہوا سے سوار ہو کر جانے سے پیدل جانا بہتر ہے اگر پیدل چلنے سے ضعف نہوتا ہو اور ضعف ہونے کی صورت میں پیدل چلنے سے سواری پر جانا بہتر ہے۔ چار مسئلے۔ پہلا مسئلہ جب کسی کے ذمے حج مستقر ہو اور اسکے بعد وہ مرجائے تو اصل ترکہ سے نہ ثلث مال سے اُسکی طرف سے حج ادا کر دیا جائیگا پھر اُسکے ذمے اگر قرض بھی ہو اور اُسکے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

متروکہ حج اور قرضہ سے کمی کرتا ہو یعنی دونون کے ادا مین پورا نہ پڑتا ہو تو اُسکے ترکے کو قرضے او حج پر مساوی حصے سے تقسیم کرین گے اور جس جگہ سے حج کے حصہ مین حج کی ادا ہو سکتی ہو گی وہین سے نائب مقرر کرینگے دوسرا مسئلہ متوفی کی نیابت سے زیادہ نزدیک مقام سے حج کرینگے یعنی مواقیت حج مین سے جو مقام زیادہ قریب ہوگا وہان سے حج کروائینگے اور بعضون نے کہا ہے کہ جس شہر مین متوفی کا گھر تھا وہانسے اُسکے حج کے لیے نائب کو اجارہ دینگے اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر متوفی کے شہر سے نائب مقرر کرنے کی اُسکے متروکہ مین گنجایش ہوگی تو وہین سے نہین جہان سے ہو سکے گا وہان سے نائب مقرر ہوگا اور پہلا قول اشبہ ہے تیسرا مسئلہ جسپر حجۃ الاسلام واجب ہو وہ دوسرے کی نیابت حج اور سنتی حج نہین کر سکتا اور یہی حکم ہے اُس شخص کا بھی کہ جسپر حج نذر وغیرہ سے یا حج کے فاسد ہونے سے واجب ہوا ہے۔ چوتھا مسئلہ عورتون کے لیے محرم کی شرط نہین بلکہ سلامتی کا گمان کافی ہے اور سنتی حج عورت کا بے شوہر کے اذن کے صحیح نہین اور اُسے ہر طرح پر واجبی حج بجالانا ہو سکتا ہے خواہ شوہر اجازت دے یا نہ دے اور رجعیہ طلاق والی عورت کا بھی جسکا عدہ منقضی نہین ہوا یہی حکم ہے اسلیے کہ اُسمین ابھی زوجیت باقی ہے بس بے شوہر کی اجازت کے سُنتی حج نہین کر سکتی ہے اور واجبی حج کر سکتی ہے اور باین طلاق کے عدہ مین عورت بے اجازت شوہر کی سنتی حج کر سکتی ہے **قول** اُس حج کی شرطون مین جو نذر اور قسم اور عہد سے واجب ہوتا ہی اور شرطین اس حج کی دو ہین پہلی شرط کمال عقل ہے بس نذر نابالغ بچے کی اور دیوانے کی منعقد نہین ہوتی دوسری شرط آزادی ہے بس آقا کی بے اجازت بندہ کی نذر صحیح نہین ہے اور اگر آقا بندہ کو نذر کرنے کی اجازت دے تو حج اُسپر واجب ہو جائیگا اور اُسے آقا کی بے اجازت اُس حج کا ادا کرنا جائز ہے اور یہی شوہر دار عورت کا حکم ہے اگر شوہر کی اجازت سے نذر کریگی تو نذر منعقد ہو جائیگی پھر شوہر کی بے اجازت بجالا سکے گی مگر شوہر کی بے اجازت نذر صحیح نہین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ بے شوہر کی اجازت عورت کو نذر کرنا جائز نہین خواہ دائمی عقد مین ہو یا منقطع مین یعنی متعہ مین ہو اور یہی لڑکے کا حکم ہے کہ باپ کی بے اجازت اُسکی نذر صحیح نہین اور عہد و قسم کا حکم بھی یہی ہے تین مسئلے۔ پہلا مسئلہ حج مطلق یعنی بے تعیین وقت کے نذر کرے اور کوئی مانع پیش آ جائے تو مانع برطرف ہونے کے وقت تک تاخیر کر سکتا ہے اور اگر اُس حج کے ادا کرنے پر قادر ہوا اور مر جائے تو اُسکے اصل ترکہ سے یہ حج قضا کروایا جائیگا اور اگر اُسکی ادا پر اُسے قدرت بہم نہ پہونچی ہو تو یہ نذر حج اُس متوفی کی طرف سے نکروانا جائیگا اور اگر نذر کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حج کے لیے کوئی وقت معین ہو اور قدرت رکھتے ہوئے بجا نہ لائے تو اُسکے مرنے کے بعد اس حج کی قضا مع نذر کے کفارہ کے ساتھ بجالائی جائیگی اور اگر کوئی مانع مثل مرض اور دشمن کے پیش آئے یہانتک کہ مرجائے تو اُسکی قضا اُسکی طرف سے واجب نہین اور اگر حج نذر کرے یا حج کو فاسد کر دے اس حال مین کہ لولا اپاہج ہو یعنی ضعف سے یا اپاہج ہونے سے اُسکے بجالانے پر قادر نہو تو بعضے فقہانے کہا ہے کہ نائب بھیجنا واجب ہے اور یہی قول خوب ہے دوسرا مسئلہ جو کوئی حج نذر کرے اور حجۃ الاسلام کا قصد کرے اور حج بجالائے تو یہ دونون متداخل ہو جائینگے یعنی حجۃ الاسلام کے بجالانے سے نذر والا حج بھی ادا ہو جائیگا اور اگر حجۃ الاسلام کے سوا کی نیت کریگا تو دوسرا متداخل نکریگا اور دو حج اُسپر واجب ہونگے اور اگر مطلق نذر کرے اور حجۃ الاسلام کی قید نذر مین نہ لگائے تو بعضے فقہانے کہا ہے کہ اگر نذر کی نیت سے حج کریگا تو وہی حج حجۃ الاسلام سے بھی کافی ہو جائیگا اور اگر حجۃ الاسلام کی نیت کریگا تو نذر والے حج سے کافی نہوگا اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ کوئی انمین کا دوسرے کے لیے کافی نہین یعنی ایک حج کی نیت سے بجالانا دوسرے حج کے لیے کافی نہوگا اور یہی قول اشبہ ہے تیسرا مسئلہ جو کوئی پیدل حج کرنا نذر کرے تو اُسپر واجب ہے کہ پیدل حج کو جائے اور جہان کہ کشتی کی سواری ہو تو اُسپر کھڑا رہے اور اگر حج کے رستے مین سوار ہو گا تو حج کا اعادہ پیدل کرے گا اور اگر کچھ دور رستہ مین سوار گیا ہے تو بعضے فقہانے کہا ہے کہ جہان رستے مین سوار گیا ہے حج کے اعادے مین وہان پیدل جائیگا اور جن جن مقامون مین پیدل چل چکا ہے وہان سوار ہو کر چل سکتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حج کا اعادہ کریگا اور ساری راہ پیدل چلیگا اسلیے کہ جس صفت سے حج کو نذر کیا تھا اُس صفت سے نہین بجالایا ہے اور یہ قول اشبہ ہے اور اگر پیدل چلنے سے عاجز ہوگا تو سوار ہو کر جائیگا اور منی مین ایک اونٹ کفارہ کے لیے لیتا جائیگا اور اُسے منی مین قربانی کریگا اور بعضے کہتے ہین کہ سوار ہو کر بھی جائیگا اور کفارہ نہ دیگا اور بعضے کہتے ہین کہ اگر نذر معین وقت کی نہین ہے اور مطلق ہے تو پیدل چلنے پر قدرت حاصل ہونیکا منتظر رہیگا اور اگر نذر کسی معین وقت سے مقید ہے تو عجز سے اور قدرت نہونے سے پیدل چلنے کا فرض اُسپر سے ساقط ہو جائیگا اور پہلا قول روایت مین وارد ہوا ہے اور اونٹ کفارے کے لیے لیجانا سنت ہے

قول حج کی نیابت مین ہے۔ نائب کی شرطین تین ہین ایک اسلام دوسری کمال عقل تیسری اُسکے ذمے کوئی واجب حج کا نہونا ہے پس کافر کا نائب ہونا صحیح نہین اسلیے کہ وہ قربت کی نیت سے عاجز ہے اور مسلمان کا کافر کی طرف سے نائب حج ہونا درست نہین اور نہ مخالف کی طرف سے صحیح ہے مگر جبکہ مخالف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مومن نائب کا باپ ہو تو درست ہے اور دیوانے کی نیابت درست نہین اسلیے کہ اُسکی عقل مرحل کے سبب سے کہ نیت کے حصول کا مانع ہے بجا نہین اور یہی حکم غیر ممیز لڑکے کی نیابت کا ہے اور آیا ممیز لڑکے کی نیابت درست ہے یا نہین بعضے کہتے ہین کہ نہین اِس سبب سے کہ اُس سے قلم مرفوع ہے یعنی وہ ایسی صفت سے متصف ہے کہ اُس سے تکلیف مرتفع ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ہان درست ہے اسلیے کہ وہ سنتی حج بجالانے پر قادر ہے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ نابالغ ممیز لڑکون کے افعال نیک کامون کی عادت پڑنے کے لیے ہوتے ہین اور شرعی نہین ہین کیا واجب کیا سنت اور اصح یہی ہے کہ نابالغ کی نیابت مطلق درست نہین ۔ اور ضرور ہے کہ نائب نیابت کی نیت کرے اور منوب عنہ یعنی جسکی طرف سے نائب ہے اُسکی بھی نیت مین تعیین کرلے اور بندہ کی نیابت اُسکے آقا کی اجازت سے درست ہے اور ایسے شخص کا نائب ہونا کہ جسپر حج واجب ہو اور حج کا وجوب اُسکے ذمے قرار پکڑ چکا ہو درست نہین مگر جبکہ وہ اپنے حج کے بجالانے سے مطلق عاجز ہو گو پیدل ہی ہو تو ایسی صورت مین دوسرے کیطرف سے نائب ہو کر حج کو جانا اور حج کا بجالانا درست ہے اور اسیطرح اُسنے سنتی حج کرنا درست نہین جبتک کہ واجب بجانہ لانے اور اگر سنت کی نیت سے حج کریگا تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ وہ حجۃ الاسلام کے حساب مین محسوب ہوگا اور یہ دعوی اُنکا بیدلیل ہے اور جسپر کہ حج واجب ہے اور وجوب مستقر یعنی قرار پکڑ چکا ہو پھر وہ دوسرے کی نیابت سے حج کریگا تو یہ حج دونون شخصون مین سے کسیکے حساب مین محسوب نہوگا اور جسپر کہ حج واجب ہے اُسے دوسرے کی طرف سے عمرہ حج بجالانا درست ہے اُس صورت مین کہ اُسپر عمرہ نذر وغیرہ سے واجب نہو اور اسیطرح جسپر عمرہ واجب ہو اُسے دوسرے کیطرف سے حج کا بجالانا درست ہے اُس صورت مین کہ اُسپر حج واجب نہو اور ایسے شخص کا نائب ہونا سنت ہے کہ جسمین حج کے وجوب کی ساری شرطین نہون ہرچند کہ وہ صرورہ یعنی پہلے پہل حج کو چلا ہو اور اُسنے کوئی حج نہ کیا ہو اور جائز ہے کہ عورت مرد کی نیابت سے اور عورت کی نیابت سے حج کرے اور جسنے حج کیلیے اجارہ کیا ہو اور وہ رستے مین مر جائے پس اگر احرام باندھکر اور حرم مین داخل ہو کر مرا ہے تو جسکی طرف سے نائب ہے اُسکے حج کے لیے اتنا کافی ہوگیا اور اگر احرام باندھنے سے اور حرم مین داخل ہونے سے پہلے مرا ہے تو کافی نہین اور اُسکی اجرت سے اتنی راہ کے جانے کی اور پورے پھر آنے کی پھیر لین گے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ فقط احرام باندھ لینا کافی ہے نائب کا گو حرم مین داخل نہوا ہو اور پہلا قول اظہر ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ پھیر لینے کا طریقہ یہ ہے کہ اجرۃ مثل شخص کرینگے اور چھوٹے ہوئے کامون کی اجرت مثل نکالین گے کہ چھوٹے ہوئے کامون کی اُجرت کو نائب حج کی اجرت مثل سے کیا نسبت ہے بس آمی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نسبت سے جو اُجرت کہ اجیر یعنی نائب نے لی ہے واپس لین گے جیسے نائب حج کی اجرۃ ایک ہزار اشرفی ہو اور چھوٹے ہوے کامون کی اُجرت پانسو اشرفی ہے اور پانسو کی نسبت ہزار سے آدھے کی ہے پس اُس اُجرت سے کہ نائب حج کو دی ہے جیسے وہ دو ہزار اشرفی ہے اُس سے ہزار پھیر لین گے اور کمی اور زیادتی مین بھی یہی قیاس کرنا چاہیے اور نائب کو جو اُسپر حج تمتع یا قران یا افراد سے شرط کیا ہے اُسی کا بجالانا واجب ہے اور روایتون مین وارد ہوا ہے کہ جو کہ حج قران یا افراد بجالانے کے لیے مامور ہوا اور وہ حج تمتع کرے تو جائز ہے اسلیے کہ اُنسے بہتر کی طرف اُسنے عدول کیا ہے اور اسوقت مین یہ صحیح ہے کہ جب حج سنتی ہو اور مستاجر یہ قصد کرے کہ اُس سے بہتر کو بجالائے نہ اُس صورت مین کہ کوئی خاص غرض حج قران اور افراد سے متعلق ہو تو ایسی صورت مین حج تمتع کا بجالانا جائز نہین اور اگر نائب سے یہ شرط کرین کہ حج کے لیے اُس معین رستے سے جائے تو اُس سے دوسرے رستے سے جانا درست نہین اس صورت مین کہ اُس راہ مین کوئی دینی دنیوی غرض ہو دنیوی غرض جیسے تجارت ہے اور دینی غرض جیسے زیارت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ دوسری راہ سے جانا جائز ہے خواہ اُس راہ سے کوئی غرض متعلق ہو خواہ نہو اور جبکہ اجیر یعنی نائب حج بجالانے کے لیے اجارہ لے لیا جائے تو اپنا دوسرے کو اُسے اجارہ دینا جائز نہین جبتک کہ پہلی حج کو بجا نہ لائے اور امکان رکھتا ہے کہ ہم دوسرے اجارے کے جواز کے اس صورت مین قائل ہون کہ دوسرے سال کے لیے ہو اور اس اجارہ والے سال کے سوا ہو اور اگر نائب احرام باندھنے سے اور حرم مین جانے سے پہلے روکا جائے تو جو کام کہ اُس سے رہگئے ہین اُسکی اُجرت اُس سے پھیر لے اور اگر اگلے سال بجالانے کا ذمہ کرے تو اُسکا قبول کرنا لازم نہین اور بعضوان نے کہا ہے کہ لازم ہے اور اگر کچھ معین روپیہ پر اجیر یعنی نائب اجارہ لے اور وہ روپیہ کم پڑتا ہو تو منوب عنہ یعنی جسکی طرف سے وہ نائب ہوا ہے اُسے عمل پورا کرنے کے موافق اور دینا لازم نہین اور اسیطرح اگر بڑھ جائے تو اجیر سے پھیر لینا جائز نہین اور درست نہین کہ خانۂ کعبہ کے طواف کے لیے وہ شخص نائب کرے جو وہین رہتا ہو مگر ایسی صورت مین کہ جب وہان کے رہنے والے کو مثل بیہوشی اور پیٹ چلنے کے طواف سے کوئی مانع ہو اور حج کرنے والے کو اپنی ذات سے طواف کرنا واجب ہے اور اگر کسیکو کوئی اُٹھا کر طواف مین کعبہ کے گرد پھرائے یعنی محمول کی عجز کیصورت مین تو ہو سکتا ہے کہ ہر حامل اور محمول کہ طواف کو اپنی اپنی طرف سے حساب کرے اور جو مُردے کی طرف سے تبرع کے طریق سے حج بجالائیگا تو وہ مردہ بری الذمہ ہو جائیگا اور جو کفارہ کہ نائب پر لازم آئیگا وہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُسی نائب کے مال سے تعلق رکھتا ہے اور اگر نائب حج کو فاسد کر ڈالے تو اُسے دوسرے سال مین حج عقوبت بجالانا واجب ہوا اور آیا اُس سے اُجرت حج فاسد کرنے کی وجہ سے پھیر لین گے یا نہین یہ مسئلہ دو قولون پر مبنی ہے اور اسکا بیان اسطرح پر ہے کہ اگر اجارہ مطلق ہو اور حج بجا لانے کا سال معین نہو تو اِس صورت مین جبکہ پہلے سال اُسنے حج کو فاسد کر ڈالا تو جب دوسرے سال مین بجالایا عہدۂ اجارہ سے بری ہو گیا اور اُجرت کا مستحق ہوا اور اگر اجارہ پہلے سال سے مقید ہے تو اگر ہم کہین کہ حج فاسد محسوب نہین اور دوسرے سال جو بجالایا وہ اُسمین محسوب نہین جیسا کہ بعضے فقہانے کہا ہے بس اُجرت کا پھیر لینا پہونچتا ہے اسلیے کہ اجیر نے اجارے کے عقد کے موافق کام نہین کیا اور عمل مطلوب کو فاسد کر ڈالا بس اُجرت کا مستحق نہین اور دوسرے سال جو حج کیا ہے وہ افساد حج کی عقوبت مین ہے نائب کرنیوالے کی طرف سے نہین ہے اور اگر اسکے ہم قائل ہون کہ فاسد حج بھی درست ہے اور دوسرے سال کا حج فاسد کرنے کی عقوبت کا اور پہلے کے نقصان کے اتمام کا حج ہے تو اجیر نے اپنے اجارے کے کام کو کیا اور اُجرت کا مستحق ہو گیا اور پھیرنا اُجرت کا جائز نرہا اور جبکہ اجارہ مطلق دے اور کسی معین زمانے سے مقید نکرے تو اطلاق کام کی تعجیل کو مقتضی ہے اسلیے کہ مطلق فرد اکمل کی طرف منصرف ہوتا ہے اور یہان فرد اکمل معجل ہے یعنی جب اسمین کوئی وقت معین کی قید نہین تو یہ مطلق یعنی بے قید ہوا تو اِس اجارے کا کام کسیوقت مخصوص اور مقید نہ ٹھہرا اور جس جس وقت مین یہ کام ہو سکتا ہے سب اُسکی فردین ہین اور ان سب مین عمدہ اور کامل اُسی وقت کی فرد ہے جو وقت قریب اور جلد آنیوالا ہے تو معجل اُس مطلق کی فرد اکمل ہوا اور مطلق کو اُسی فرد اکمل کے معنون مین لینا یہ ایک اصول فقہ کا قاعدہ ہے کہ مطلق کو بے کسی مانع کے اکمل فرد کے معنون مین لیتے ہین تو بس معجل موجل سے اکمل ہے اور نائب کو جلد اُسی سال حج کا بجالانا لازم ہے اور دو شخصون کی ایک شخص کو ایک سال مین نیابت لینا درست نہین اور اگر ایک شخص کو دو شخصون نے ایک ہی سال مین اجارہ لیا ہو تو پہلے اجارہ کرنیوالے کا اجارہ صحیح ہے اور دوسرے کا صحیح نہین اور اگر ایک ہی شخص سے ایک ہی عبارت سے دونون اجارے ایک ہی وقت مین واقع ہوئے ہون تو دونون اجارے باطل ہین اور جبکہ نائب حج سے مرض وغیرہ کے سبب سے رُک جائے تو قربانی بھیجیگا اور دوسرے حج کی ادا اُسپر نہین جس صورت مین کہ اجارہ پہلے سال سے معین ہوا اور باقی اعمال کے مقابلہ کی اُجرت اُس سے پھیر لین گے اور نائب بھیجنے والے کے ذمے حج باقی رہیگا اور اگر اجارہ مطلق ہو یعنی کسی وقت سے مقید نہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو نائب پر لازم ہے کہ ایام حصر کے بعد یعنی زوال مانع کے بعد اگر حج کے ادا کا وقت باقی ہے تو اُسی سال میں حج بجالائے نہیں تو دوسرے سال میں حج کریگا اور جسپر دو مختلف حج واجب ہوں جیسے حجۃ الاسلام اور حج نذر ہے اور کوئی مانع عارض ہو تو اُسے جائز ہے کہ دو نائب دو حجوں کے لیے ایک سال میں اجارہ لے اور سنت ہے کہ نائب اپنے نائب کرنیوالے کے نام سے اپنی زبان پر ذکر لائے عبادت کے مکانوں میں اور ہر کام میں حج وعمرہ کے کاموں میں سے اور حج کے بعد پھیر دے جو کہ اُجرت میں سے بڑھجائے اور مخالف کو مذہب حق پر پہونچنے کے بعد اپنے حج کا اعادہ کرنا سنت ہے گو پہلا حج اُسے کافی ہے اور مکروہ ہے کہ عورت حج بجالانے کے لیے نائب ہو جبکہ صرورہ یعنی پہلے پہل چلی ہو جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ متاخرین فقیہوں نے حج کی نیابت میں عدالت بھی شرط کی ہے اور یہی روزہ نماز کی قضا کی نیابت میں بھی کہا ہے اور مصنف کے نزدیک اور قدما کے مسلک پر یہ شرط نہیں اور جس جماعت نے کہ عدالت شرط کی ہے نہ اس سے کہ بدکار غیر عادل کا حج قبول نہیں بلکہ اسلیے کہ اُسکے قول پر وثوق اور اعتماد نہیں بس متوفی کے براءت ذمہ کا علم اُسکے خبر دینے سے نہوگا اور اگر بدکار بھی حج ادا کرے تو صحیح ہے اور حج کے افعال کا علم بھی نیابت میں شرط ہے یا کسی عالم کو ساتھ لیلے کہ اُسے تعلیم کرے علمانے کہا ہے کہ مذہب حق کے مخالف کو عبادتوں سے اور طاعتوں سے عقبی میں کوئی نفع نہیں اور اس قول کی مستند صحیحہ روایتیں بھی ہیں اس صورت میں مومن بیٹا جو مخالف باپ کی نیابت سے حج بجالائے تو اُسکے لیے اُس سے کوئی ثواب اور اجر نہوگا لیکن حدیث صحیح میں اس نیابت کی صحت وارد ہوئی ہے اسلیے بعضے فقیہوں نے اسکے جواز کا حکم کیا ہے اور مصنف بھی اُسکے تابع ہوے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ نائب کے درجے بلند کرنے کے لیے یہ تجویز ہوئی آگے خدا جانے اور جسپر حجۃ الاسلام واجب ہے اور وہ اُسکی ادا میں اہمال کرے بعد اسکے اُس سے استطاعت جاتی رہے تو اُسپر واجب ہے کہ جسطرح ہوسکے بجالائے گو مشقت سے اور رنج سے اور پیدل چلنے سے ہو اور اگر پیدل چلنے پر قادر نہو اور سب طرح سے ادا سے واجب میں عاجز آجائے تو جائز ہے کہ دوسرے کو نائب کرے اور نیابت سے وہ واجبی حج بجالائے اور نہیں تو جائز نہیں یعنی سب طرح سے بالکل عاجز آئے نائب بھیجنا جائز نہیں آٹھ مسئلے۔ پہلا مسئلہ جبکہ کوئی اپنی طرف سے حج بجالانے کی وصیت کرے اور اُسکی اُجرت مقرر نہ کرے تو اُسکی طرف سے اُجرت مثل سے حج کردایا جائیگا اور اگر حج واجب ہوگا تو اصل ترکے سے اُجرت دیجائیگی اور اگر سنتی ہوگا تو ثلث مال سے دیجائیگی اسلیے کہ ثلث مال یعنی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تہائی میں وصیت جائز ہے اور اجرت کا مالک اجیر اجارہ کے عقد کے سبب سے ہوتا ہے اور اس اجرت کی ادا کام کے بعد واجب ہے اور اگر کوئی بے اجرت لیے راضی نہو تو حج سے پہلے بھی دیدینگے اور اگر شرط کی مخالفت کرے جیسے حج شرط ہوا ہو اور عمرہ بجالائے تو بعضے فقہانے کہا ہے کہ اجرت مثل اسے دینا چاہیے اور وجہ یہی ہے کہ کچھ بھی اجرت کا مستحق نہیں جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ آدمی کی زندگی میں جو واجب کہ مال سے متعلق ہو جیسے کہ زکوۃ ہے اور خمس ہے اور کفارہ ہے اور حج ہو تو وفات کے بعد واجب ہے کہ اسکا اخراج اصل متروکہ سے کریں اور مردے کی وصیت پر موقوف نہیں اور جو کہ مال سے متعلق نہو جیسے روزہ نماز ہے تو مرنے کے بعد اسے ثلث مال سے بجالائینگے اگر وصیت کی ہوگی اور اسی طرح نذر کے اعمال ہیں کہ مردے پر نذر سے واجب ہوئے ہوں اور اگر مال سے متعلق واجب کے لیے اجرت مثل سے زیادہ مال پر وصیت کرے تو اجرت مثل سے زیادہ اجرت کو ثلث مال سے اعتبار کرینگے اور اجرت مثل کو اصل ترکہ سے دینگے دوسرا مسئلہ جو اپنی طرف سے حج کرنے کی وصیت کرے اور معین نہ کرے کہ کئے مرتبہ حج کریں پس اگر حج کی تکرار کا قصد معلوم نہو تو ایک مرتبہ سے نہ بڑھنا چاہیے اور اگر معلوم ہو کہ حج کی تکرار کا قصد ہے تو اسکے مرنے کے بعد اسکی طرف سے اتنے حج کروانا چاہیے کہ جتنوں کو اسکے متروکہ کا تیسرا حصہ وفا کرے تیسرا مسئلہ اگر کوئی وصیت کرے کہ میری طرف سے ہر سال اتنے معین مال پر حج کروایا جائے اور وہ مقدار ایک سال کے حج کو کافی نہو تو دوسرے سال کی مقدار اسمیں ملا کر ایکسال کے حج کا اجارہ دینگے پھر بھی اگر کافی نہو گی تو تیسرے سال کی ملا دینگے چوتھا مسئلہ اگر کسی کے پاس کسی شخص کی کچھ امانت ہو اور وہ مرجائے اور اسپر حجۃ الاسلام ہو اور امین جانتا ہو کہ وارث حج کو ادا نکرینگے تو اس امانت کے مال سے حج کی اجرت کے موافق اسے نکال لینا جائز ہے پس اسکی طرف سے نائب اجارہ کرینگے اور حج بجالانے کو بھیجینگے اسلیے کہ حج کی اجرت بھر کا مال وارثوں کی ملک نہیں اور باقی مال وارثوں کو پہونچا دے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ شیخ شہید علیہ الرحمہ نے کتاب دروس میں فرمایا ہے جیسا کہ مال امانت میں حج کی اجرت کا نکال لینا جائز ہے اسیطرح قرض میں اور امانت میں اور غصب میں اور گرو میں بھی جائز ہے اور اگر کئی شخص ہوں کہ جنکے پاس مردے کی امانت ہو تو ہوسکتا ہے کہ ہم کہیں کہ حج کی اجرت تقسیم کرکے سب دیں اور ہوسکتا ہے کہ کہیں کہ تنہائی واجب ہے ایک کے نکالنے سے اور سب بری ہوجائینگے اور احتمال ہے کہ یہی حکم نذر کے حج میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور عمرہ واجبہ میں اور قرض کی ادائیں اور زکوٰۃ میں اور خمس میں بھی ہو اور جبکہ اجرت مذکورہ کا نکالنا جائز ہو
تو واجب ہو جائیگی جیسا کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے **پانچواں مسئلہ** جو شخص کہ احرام باندھے نائب
کرنیوالے کی طرف سے حج کرنے کی نیت سے پھر اپنی طرف اُس نیت کو پھیرلے تو یہ نیت صحیح نہیں اور جب
حج تمام ہوگا تو اُسی بھیجنے والے کی طرف سے واقع ہوگا اور اجرت کا نائب مالک ہوگا اور جو نیت کہ
اپنی طرف سے کی ہے لغو ہوگی اور مصنف کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہی ظاہر ہے کہ یہ حج کسی کیطرف سے
واقع نہوگا لیکن نائب کی طرف سے اسلیے واقع نہوگا کہ نیت کا بدلنا جائز نہیں اور نائب کرنیوالے کی
طرف سے اسلیے واقع نہوگا کہ باقی اعمال اُسکی نیابت کی نیت سے واقع نہیں ہوئے **چھٹا مسئلہ** جو اپنی طرف سے
حج بجالانے کی وصیت کرے اور روپیہ کو معین کردے پس اگر وہ روپیہ اُسکے ترکے کی تہائی کے برابر
ہو یا کم ہو تو وصیت صحیح ہے خواہ حج واجب ہو یا سنت ہو اور اگر وہ روپیہ ترکے کے ثلث سے زیادہ ہو اور حج
واجبی ہو اور وارث اجازت دیتے ہوں تو اس صورت میں حج کی اجرت مثل اصل ترکہ سے نکالینگے
اور جتنی کہ اُس سے زیادہ ہوگی اُسے ثلث ترکہ سے نکالینگے اور اگر سُنتی حج کی وصیت ہوگی تو اُسکے
وفات کے شہر سے حج کروائینگے اگر ثلث ترکہ اُسکے بھرکا ہوگا اور اگر ثلث مال اُسے وفا نکریگا تو جہاں سے
وفا کریگا وہاں سے حج کروائینگے گو میقات ہی کے پاس سے ہو اور اگر اتنی مقدار حج کو وفا نکرتی ہو اور کوئی اجیر
اُسپر راضی نہوتا ہو تو اُسے نیک کاموں میں مثل مسجدیں بنانے کے اور پل بنانیکے صرف کرینگے اور بعضے
فقہا نے کہا ہے کہ میراث میں پھر جائیگا اور وارثونکو دیدینا چاہیے **ساتواں مسئلہ** اور جب کوئی وصیت
واجب حج اور کچھ کاموں کے لیے کرے تو پہلے واجب حج بجالایا جائیگا پس اگر وہ کام اُسپر واجب ہیں اور جبکے
ادا کو ترکہ وفا نہیں کرتا ہے تو اُسکے ترکے کی تقسیم حج پر اور اُن کاموں پر برسدی کرینگے جامع الرضوی کے
مترجم کہتے ہیں کہ ترکے کی تقسیم سب واجبوں پر برسدی حصوں سے اُسوقت میں ہے جبکہ سارے واجب مثل
حج کے مالی ہوں اور اگر بعضے غیر مالی مثل روزہ نماز کے ہونگے تو مالی غیر مالی پر مقدم ہونگے **آٹھواں مسئلہ**
واجب حجۃ الاسلام ہوگا اور وہ دوسرا حج نذر کریگا اور دونوں حجوں کے استقرار کے بعد مرجائیگا تو اُسکے اصل
ترکے سے حجۃ الاسلام نکالینگے اور ثلث سے حج نذر نکالینگے اور اگر فقط حجۃ الاسلام ہی کو مال کفایت کریگا
تو اُسی پر اقتصار کرینگے اور اُسکی طرف سے نذر کے حج کا بجالانا مستحب ہوگا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ حج نذر
بھی مثل حجۃ الاسلام کے ہے اُسے بھی اصل ترکے سے نکالنا چاہیے اور اگر ترکہ دونوں کو وفا نہ کرے گا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو دونون پر پھیلا کر برابر حصہ نکالین گے اور یہی قول اشبہ ہے اور روایت مین وارد ہوا ہے کہ اگر کوئی نذر کرے کہ کسی کو حج کرنے کو بھیجیگا اور مر جائے اور اُسپر حجۃ الاسلام بھی ہو تو خرچ حجۃ الاسلام کا اُسکے اصل ترکے سے نکالا جائیگا اور جو حج کہ نذر کیا ہے وہ ثلث سے نکالین گے اور وجہ یہی ہے کہ یہ دونون برابر ہین اسلیے کہ مُردے پر دونون دین ہین اُردو مترجم کہتا ہے کہ یہ اصح ہے اور روایت غیر لازم نذر پر محمول ہوگی تیسرا مقصد حج کی قسمون مین ہے حج تمتع حج قرآن حج افراد پہلا حج تمتع صورت اُسکی یہ ہے کہ میقات سے یعنی اُس مقام سے کہ اُسکے مُلک کے لوگون کے احرام باندھنے کی جگہ ہے عمرۂ متمتع بہا کا احرام باندھے اور تمتع بہا اسلیے کہتے ہین کہ یا اِس سے تلذذ و محل ہونے کا ہے یا اس عمرہ سے تمتع ثواب کی حج سے پہلے حاصل ہوتی ہے پھر احرام باندھنے کے بعد مکہ مین داخل ہو اور سات بار خانۂ کعبہ کے گرد پھرے اور مقام ابراہیم مین طواف کی نماز کی دو رکعتین پڑھے اسکے بعد صفا اور مروہ دونون مقامون کے درمیانین سات بار سعی کرے یعنی دَوڑے اور تقصیر کرے یعنی قینچی وغیرہ سے ناخن اور بال کٹوائے اور محل ہو جائیگا یعنی جو چیزین کہ اسپر حرام ہوئی تھین ایک سر مُنڈوانے کے سوا سب اُسپر حلال ہوگئین پھر مکہ سے ترویہ کے دن کہ ذیحجہ کی آٹھوین تاریخ ہے حج کے لیے احرام باندھے اور اگر یہ دن نہو تو جسوقت جانے کہ ادراک وقوف کا کر سکیگا اُسوقت باندھے اسکے بعد عرفات مقام مین آئے اور اُسمین آفتاب کے غروب تک ٹھہرے پھر مشعر الحرام کی طرف کوچ کرے اور وہان صبح تک توقف کرے اور منیٰ مین عید کے دن سر منڈوائے اور قربانی ذبح کرے اور جمرہ عقبہ کو پتھر مارے اسکے بعد اگر چاہے اُسی دن خواہ اُسکی صبح کو مکہ مین آئے اور حج کا طواف بجالائے اور نماز طواف کی دو رکعتین پڑھے اور صفا اور مروہ مین دوڑے پھر طواف نساء کرے اور نماز طواف نساء کی دو رکعتین پڑھے پھر وہان سے منیٰ کی طرف باقی جمرون کو کہ جنھین پتھر نہین مارے تھے پتھر مارنے کے لیے پھرے اور اگر چاہے منیٰ مین قیام کرے یا تینون جمرون کو گیارھوین کو پتھر مارے اور اسی طرح بارھوین کو پتھر مارے اور زوال آفتاب کے بعد کوچ کرے اور اگر چاہے منیٰ مین دوسرے کوچ کے وقت تک کہ ذیحجہ کی تیرھوین ہے ٹھہرا رہے اور اسکے بعد مکہ کی طرف طواف حج اور طواف نساء اور صفا مروہ مین کی سعی کے ادا کرنے کے لیے پھر آئے اور یہ حج تمتع اُسپر واجب ہے کہ جسکے گھر اور مکہ معظمہ کے بیچ مین بارہ میل یا زیادہ کا ہر طرف سے فاصلہ ہو اور بعضون نے اڑتالیس میل کے فاصلے کو کہا ہے پھر اتنے فاصلہ رکھنے والے حج تمتع سے حجۃ الاسلام مین حج قرآن یا افراد کیطرف اختیار کے حال مین عدول کرینگے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توکافی نہین اور اگر حالت اضطرار مین عدول کرین گے تو کافی ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ حالت اضطرار کی مثال عورتون مین حیض آنے کا ڈر ہے کہ اگر عمرہ کے افعال بجا لائے تو بعد اسکے حیض آجائے اور حج باقی رہجائے اور فوت ہوجائے یا اگر عمرہ کے افعال مین مشغول ہو تو ساتھی اسکے عرفات کو چلے جائینگے اور اُنکے ساتھ ہونے کی احتیاج ہے پس ایسی صورتون مین حج تمتع کو حج افراد سے بدل سکتے ہین اور حج تمتع کی چار شرطین ہین پہلی نیت ہے اور اسکا وقوع حج کے مہینون مین ہے اور حج کے مہینے شوال ذیقعد ذیحجہ ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ ذیحجہ کی دسوین تک ہی اور بعضون نے کہا ہے کہ ذیحجہ کی نوین تک ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ عید قربان کی صبح کے طلوع تک ہے اور احرام باندھنے کا قاعدہ یہ ہے کہ مناسک کی ادا وقت مین ہوجانا یقینی ہو جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ باری تعالیٰ کے قول اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ مین مفسرین نے مضاف کو مقدر کیا ہے یعنی وقت الحج پس معلوم ہوا کہ حج کا وقت شوال اور ذیقعد اور ذیحجہ ان معنون سے ہے کہ حج کے بعضے فعلون کا شوال اور ذیقعدہ مین بجا لانا کافی ہے ہر چند کہ بعضے فعل ذیحجہ کے سوا نہین کرسکتے ہین جیسے قربانی ہے کہ عید قربان کے دن سے مخصوص ہے اور جو افعال کہ شوال اور ذیقعدہ مین بھی بجا لاسکتے ہین وہ مثل احرام اور تلبیہ اور اشعار اور تقلید کے ہین - اور چاہیے کہ حج اور عمرہ کو ایک ہی سال مین بجا لائے اور حج تمتع کا احرام کعبہ کے گھر مین سے باندھے اور سب مقامون سے بہتر مسجد الحرام ہے اور اس سے بہتر مقام ابراہیم ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ فضیلت مین اسکے متصل حجر مین احرام باندھنا ہے پھر میزاب کے نیچے ہے - اگر حج کے مہینون کے سوا مین عمرہ متمتع بہا کا احرام باندھے تو اس عمرہ کے ساتھ حج تمتع بجا لانا درست نہین اور یہی حکم ہے کہ جب بعضے فعل عمرہ کے مہینون مین اور بعضے حج کے مہینون کے سوا مین بجا لائے تو اسکی اُسپے ہدی یعنی قربانی لازم نہین اسلیے کہ جب صورت مذکور مین حج تمتع درست نہین تو ہدی کہ اُسکے لوازم مین سے ہے کیونکر لازم ہوگی اور اختیار کے حال مین عمرہ متمتع بہا کا احرام میقات سے باندھے اور اضطرار کے حال مین حل کے نزدیک سے بھی باندھنا جائز ہے اور اگر حج تمتع کا احرام مکہ کے سوا باندھے تو قول اشبہ پر کافی نہین ہر چند کہ احرام باندھے مکہ مین داخل ہو اور اس صورت مین واجب ہے کہ نئے سر سے حج تمتع کا احرام مکہ سے باندھے اور اگر مکہ سے احرام باندھنا متعذر ہو تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ وہی احرام کافی ہے اور موجہ یہی ہے کہ مکہ کے اندر سے جہان سے ممکن ہو نئے سر سے احرام باندھے گو عرفات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہین سے ہو اگر عمداً مکہ سے احرام باندھنا ترک نہین کیا ہے اور جب بے قصد کے مکہ سے احرام نہ باندھے تو آیا قربانی ساقط ہو گی اسمین تردد ہے بعضے فقہا نے کہا ہے کہ ساقط ہو جائے گی اسلیے کہ قربانی مکہ مین احرام باندھنے کا کہ میقات سے حج تمتع کا احرام عمل مین نہ آیا جبر نقصان ہے اور اس کمی کے تدارک کے لیے ہدی یعنی قربانی حج تمتع مین لازم ہوتی ہے اردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ اس صورت مین حج تمتع کی قربانی کے سقوط مین تردد کی کوئی وجہ نہین اسلیے کہ فاسد حج مین قربانی واجب نہین ہوتی اور اسکے ساتھ پھر بھی قربانی کے سقوط مین اُس شخص سے جسنے عذر کے سبب سے مکہ سے سوا احرام باندھا ہے تردد کی کوئی وجہ نہین اسلیے کہ ہدی یعنی قربانی حج کے اور فعلون کی طرح سے نسک یعنی عبادت ہے اُسے احرام سے کوئی تعلق نہین ہان عامہ یعنی اہل خلاف کا یہ مذہب ہے کہ وہ میقات سے حج تمتع کا احرام نہ باندھنے کا جبر نقصان یعنی اس کمی کا تدارک جانتے ہین اور یہی مبسوط مین اختیار شیخ کا ظاہر ہے اور اس بنا پر مفروضہ مسئلہ مین قربانی کا سقوط واجب ہو سکیگا کہ میقات سے اضطرار کے حال مین احرام کے حصول کا یا احرام باندھے اُسپر گزرنے کا اتفاق پڑے اور مکہ کے سوا سے احرام باندھنے والے پر سے قربانی کے سقوط کی اصلا کوئی وجہ نہین لیکن جبکہ مکے کے سوا کے احرام کا اطلاق میقات سے احرام کے حاصل ہونے کو شامل ہو تو بعضے فردون کی نظر سے تردد کا اطلاق اسمین ممکن ہو گیا۔ اور جبکہ صورت مذکور مین احرام مکہ مین نہین باندھا اور باہر سے باندھے تو قربانی لازم نہو گی اور بعضون نے کہا ہے کہ قربانی بھی ایک علیحدہ نسک یعنی عبادت ہے تو بھولکر احرام مکہ مین نہ باندھنے اور باہر کے نہ باندھنے سے ساقط نہو گی اور یہی قول شارحون کے کہنے پر اقوی ہے اور جبتک حج نہ بجا لائے حج تمتع کے کرنیوالے کو مکے کے باہر نکلنا جائز نہین اسلیے کہ اُسکا حج عمرہ کے ساتھ مربوط ہو چکا ہے بس چاہیے کہ عمرہ کے بعد ہی حج کو بجا لائے مگر اسطرح سے نکلے کہ عمرہ کی تجدید کی احتیاج نہ پڑے یعنی مہینے کے گزرنے سے پہلے پھر آئے اور اگر حج کے مہینون مین عمرہ کی تجدید کرے تو حج تمتع کو اخیر عمرہ کے نزدیک بجا لائے اور اگر عمرہ تمتع کی نیت سے مکہ مین داخل ہوا اور ڈرے کہ اگر پہلے عمرہ کے افعال بجا لائیگا تو حج کا وقت نکلجائیگا تو اُسے نیت کا حج افراد کیطرف پھیر لینا جائز ہے اور حج افراد کے بجا لانے کے بعد عمرہ مفردہ کرلے اور اسی طرح پر حائض اور نفسا حج تمتع کی نیت کو حج افراد کی نیت کی طرف پھیر ڈالین گے جبکہ حیض اور نفاس کے خون کے آنے کا خطرہ ہو گا اور اگر تنگی وقت کے سبب سے اسقدر فرصت نہ ہو کہ عمرہ کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

افعال تمام کرکے محل ہو جائین اور اسکے بعد حج تمتع کا احرام باندھین اور اگر طواف کعبہ کی چار شوط یعنی پھیرون کے بعد حائض اور نفسا کو خون دکھائی دے تو عمرہ تمتع صحیح ہو گیا اور صفا اور مروہ مقامون مین سعی کرے اور حج کے باقی مناسک بجا لائے اور پاک ہونے کے بعد باقی تین شوطون کو کعبہ کے گرد قضا بجا لائے اور نماز طواف کی دو رکعتین پڑھے اور جسوقت کہ حج تمتع صحیح ہوا عمرہ مفردہ ساقط ہو گیا اور حج افراد کی صورت یہ ہے کہ میقات سے یا جہان سے اُس حج کا احرام باندھنا جائز ہے احرام باندھے یعنی اُسکا گھر اگر میقات سے بڑھکر مکہ کے نزدیک ہے تو اپنے گھر ہی سے احرام باندھے اور اسکے بعد عرفات مین جائے پھر وقوف عرفات کرے پھر مشعر الحرام مین جائے اور وہان توقف کرے پھر منی مین آئے اور منی مین کی عبادتون کو بجا لائے اور سعی کرے پھر خانہ کعبہ کا طواف کرے اور نماز طواف کی دو رکعتین بجا لائے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے پھر طواف نساء کرے اور نماز طواف نساء کی دو رکعتین بجا لائے اور اُسپر لازم ہے کہ حج کرنے کے اور محل ہونے کے بعد علیحدہ عمرہ بجا لائے اور ادنائے حل یعنی اُس جگہ سے کہ جو حرم کے باہر سے زیادہ نزدیک ہے عمرہ کا احرام باندھے اور عمرہ تمتع بخلاف حج کے مہینون کے سوا مین عمرہ مفردہ کا واقع ہونا جائز ہے اور عمرہ تمتع بخلاف حج کے مہینون مین بجا لانا ضرور ہے اور اگر ادنائے حل سے زیادہ نزدیک مقام سے عمرہ مفردہ کا احرام باندھے پھر ادنائے حل کیطرف آئے تو وہ احرام اُسے کافی نہین اور ادنائے حل سے دوسرے احرام باندھنے کی احتیاج ہے اور اہل مکہ پر اور اُن لوگون پر کہ جنکے مکانون مین اور مکہ مین ہر طرف سے دس میل سے کم کا فاصلہ ہے حج افراد اور حج قران واجب ہے بس اگر یہ لوگ اضطرار مین حج تمتع کیطرف عدول کرین تو جائز ہے اور اضطرار کی مثال یہ ہے کہ حیض کے دن نزدیک ہون اور ڈرے کہ حج افراد کریگی پھر اُسکے بعد حیض کا خون آجائیگا اور عمرہ مفردہ نکر سکے گی یا کسی دشمن سے کوئی ڈرے کہ لوگون کے کوچ کے بعد یا اُسکے ساتھ نکلے جانیکے وہ اُسپر ہجوم کریگا اور عمرہ مفردہ کے بجا لانے کی فرصت نہ دیگا اور آیا اہل مکہ کو حج افراد اور قران سے حج تمتع کیطرف حالت اختیار مین حجۃ الاسلام مین عدول کرنا جائز ہے یعنی جائز ہے کہ یہ لوگ اختیار رکھتے ہوئے حج تمتع بجا لائین بعضے فقہا نے کہا ہے کہ جائز ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جائز نہین اور یہی اکثر ہے اور اگر ہم کہین کہ جائز ہے تو اُسپر ہدی یعنی قربانی واجب نہین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شرح نے کہا ہے کہ ہدی حج تمتع کے لوازم مین سے ہے جیسا کہ باب ہدی مین مصنف نے کہا ہے بس جب کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حج تمتع کیطرف عدول کریگا تو ہدی بھی لازم ہوگی آگے خدا جانے اور حج افراد کی شرطین تین ہین پہلی نیت دوسری حج کے مہینون مین واقع ہونا تیسری احرام کو میقات سے یا اپنے گھر کے اطراف سے باندھنا جبکہ وہ میقات سے بڑھکر نزدیک ہو جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ جو میقات سے احرام حج قران کی نیت سے باندھے اور مکہ مین داخل ہو اُسے امامیہ مذہب کے علما کے نزدیک حج قران سے حج تمتع کی نیت کو بدلنا جائز نہین اور احرام حج کو احرام عمرہ تمتع ٹھہرانا جائز نہین اسلیے کہ حج قرآن مین قربانی کا لیجانا لازم ہے کہ وہ تمتع کی منافی ہے برخلاف حج افراد کے کہ اگر حج افراد کا کرنیوالا میقات سے احرام باندھکر مکہ مین داخل ہو اور نیت بدل کر اُسے عمرہ تمتع کا احرام کرلے اور محل ہو جائے اور بعد اسکے حج تمتع بجا لائے تو جائز ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے روایت کی گئی ہے کہ حضرت اصحاب کے ساتھ مکہ معظمہ مین آئے اور حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور مکہ مین داخل ہونے کے بعد فرمایا کہ لوگ عمرہ کا احرام کر ڈالین اور محل ہوجائین اور اسکے بعد حج تمتع کرین اور آپ محل نہوئے اور فرمایا کہ مین قربانی لایا ہون اور مین نے حج قران کیا ہے مجھے محل ہونا جائز نہین جب تک ہدی اپنے مقام پر نہ پہونچے گی جیسا کہ اسی پر آیہ کریمہ بھی ناطق ہے اور ایسے تمتع کو خلیفہ ثانی نے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ متعتان کانتا فی عہد رسول اللہ و انا احرمہما و اعاقب علیہما متعۃ الحج و متعۃ النساء یعنی دو متعہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے زمانے مین تھے اور مین اُن دونون کو حرام کرتا ہون اور اُن دونون پر سزا دونگا اور وہ دونون متعہ حج ہے اور متعہ عورتون کا ہے۔ حج قران کے افعال اور اسکی شرطین حج افراد کے افعال اور اسکی شرطون کی طرح ہین مگر فرق یہ ہے کہ حج قران مین میقات سے احرام باندھکر ہدی کا ہنکاتے چلنا ہے اور جبکہ احرام کے بعد تلبیہ کو شروع کرے تو مستحب ہے کہ جس ہدی کو ہنکاتا ہے اس سے اسپر نشان کرے اگر اونٹ ہو تو اشعار کرے یعنی اسکے کوہان کو داہنی طرف سے چیرے اور اسکے خون کو اسکے منھ پر ملدے اور اگر کئی اونٹ ہون تو انمین سے کسی کے داہنے کوہان اور کسی کے بائین کوہان کو چیرے اور تقلید یہ ہے کہ جو قربانی کہ ساتھ لیجاتا ہے اسکی گردن مین اپنی عربی جوتیان کہ جنمین نماز پڑھی ہے ڈالدے خواہ فریضہ نماز ان عربی جوتیون کو پہنکر پڑھی ہو خواہ سنتی نماز پڑھی ہو اور اگر نماز اُسے پہنکر نہ پڑھی ہوگی تو کافی نہین اور اشعار اور تقلید دونون اونٹون کے لیے ہے اور ہدی اگر گائے اور بکری ہوگی تو تقلید ہی سے مخصوص ہوگی اور اگر قارن یعنی حج قران کرنیوالا یا مفرد یعنی حج افراد کرنیوالا مکہ مین داخل ہو اور طواف کا ارادہ کرے تو جائز ہے مگر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تلبیہ کی تجدید ہر طواف کیوقت کرتا رہے تاکہ ایک قول پر محل نہو جائے اور بعضون نے کہا ہے کہ محل نہو گا مگر وہ شخص کہ حج افراد کرتا ہو گا نہ وہ کہ جو حج قران کرے اسلیے کہ اُسکے ساتھ محرم ہونے کی علامت تلبیہ کے سوا قربانی کا لیجانا ہے اور تحقیق یہی ہے کہ قارن اور مفرد کوئی محل نہو گا جبتک تحلیل کی نیت نہ کریگا لیکن تلبیہ کی تجدید کرنا بہتر ہے اور مفرد کو مکہ مین داخل ہونیکے بعد حج تمتع کی طرف عدول کرنا جائز ہے یعنی جس صورت مین اصل شرع سے یا نذر اور مثل نذر سے اُسپر حج افراد واجب نہوا اور جو کہ حج قران کرے اُسے حج تمتع کیطرف عدول کرنا جائز نہین اسلیے کہ حج قران مین قربانی لیجانا لازم ہے اور یہ تمتع کی منافی ہے اور جو کہ مکہ کا رہنے والا ہو جب اپنے اہل و عیال سے دور جا پڑے اور حجۃ الاسلام کے لیے میقات کی راہ آئے تو میقات سے وجوب کی نیت سے احرام باندھے اور جسپر کہ حج تمتع واجب ہے برس یا دو برس مکہ مین جا کر رہے تو اُسکا فرض تمتع سے حج قران اور افراد کی طرف منتقل نہوگا اور اُسپر واجب ہے کہ حجۃ الاسلام کے لیے میقات پر حج تمتع کی نیت سے جائے اور اگر میقات جانے پر قادر نہو تو حرم کے باہر احرام باندھنے کو نکلے اور اگر یہ بھی مشکل ہو تو اُسے اپنی جگہ سے احرام باندھ لینا کافی ہے اور اگر تیسرا سال اُسے وہان رہتے آجائیگا تو مکہ کے رہنے والون کا حکم بہم پہونچائیگا اور اسکے بعد جو حجۃ الاسلام بجالائیگا تو اُسکا فرض قران یا افراد کی طرف منتقل ہو جائیگا جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ تین برسون کی اقامت مین مکہ کے رہنے والون کا حکم بہم پہنچائیگا بس چاہیے کہ وہ طرح کے حجون مین سے ایک کو حجۃ الاسلام مین بجالائے اور زاد و راحلہ کی استطاعت کی شرط بھی اُس سے نکلجائیگی اور اگر ایک ہی شخص کے دو گھر ایک مکہ مین اور دوسرا مکہ کے سوا اور کسی شہر مین ہون تو اُسپر اُس مکان کی نسبت کا فرض ہے جسمین زیادہ رہا کرتا ہے اور اگر دونون مکانون مین برابر رہتا ہو تو اُسے پہونچتا ہے کہ جس نوع کا چاہے اُس نوع کا حج بجالائے اور قربانی کا وجوب اُس شخص سے ساقط ہے جو حج افراد یا قران کرے اور استحباب کی نیت سے قربانی کرنا ساقط نہین اور قارن کہ ہدی لیجاتا ہے استحباب کی نیت سے نہ وجوب کی نیت سے اور ایک نیت سے حج اور عمرہ مین جمع کرنا جائز نہین اسلیے کہ ہر ایک جدا جدا عبادت ہی اور ایک کا دوسرے مین داخل کرنا اس معنی سے جائز نہین کہ دوسرے مین پہلے سے فراغت کرنیکے پہلے شروع کرے جیسے حج کے احرام کی نیت عمرہ سے محل ہونے کے پہلے کرے یا اعمال حج سے فارغ ہونے کے پہلے حج کا احرام باندھ لے اور اگر اسطرح سے کریگا تو دوسری عبادت فاسد ہو جائے گی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور دو عمرہ اور دو حج کی نیت ایک سال مین صحیح نہین اور اگر کریگا تو بعضون نے کہا ہے کہ ایک کے لیے نیت منعقد ہو جائیگی اور اسمین تردد ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اس تردد کا منشا یہ ہے کہ یہ نیت دو امرون پر متضمن ہے کہ ایک اُنمین غیر مشروع ہے تو وہ باطل ہوگا اور دوسرا صحیح ہوگا اور صحت اور بطلان کی نسبت دونون کی طرف برابر ہے پس ایک کو باطل کہنا اور دوسرے کو صحیح جاننا ترجیح بلا مرجح ہے یعنی ایسی ترجیح ہے کہ جسکی ترجیح والی وجہ نہین ہے اور یہ امر عقلاً محال ہے تب تو بطلان ہے چوتھا مقدمہ مواقیت کے بیان مین ہے۔ مواقیت میقات کی جمع ہے اور میقات وہ مقام ہے جسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے احرام باندھنے کو مقرر فرمایا ہے اور لفظ میقاتون کی قسمون مین ہے اور میقات چھ ہین اہل عراق کا میقات عقیق نامے مقام ہے اور عقیق کے سب مقامون سے بہتر مسلخ ہے اور اُسی کے قریب فضیلت مین غمرہ مقام ہے اور آخر مین ذات عراق نامے ہے اور اہل مدینہ کے لیے اختیار کے حال مین مسجد شجرہ نامے ہے اور حالت اضطرار مین جحفہ نامے ہے اور اہل شام کے لیے جحفہ ہے اور اہل یمن کے لیے یلملم نامے ہے اور اہل طائف کے لیے قرن المنازل نامے ہے اور اُس شخص کا میقات کہ جسکا گھر میقات سے بڑھکر نزدیک ہے اُسی شخص کا وہی گھر ہے اور جو شخص کہ میقات کے رستے سے حج کرنے کو آئے اُسے لازم ہے کہ اُسی میقات سے احرام باندھ لے اور اگر ایسی راہ سے حج کرے کہ کوئی میقات راہ مین نہ پڑے تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ وہ ایسے مقام سے اپنے احرام کا باندھنا عمل مین لائے کہ جسپر گمان غالب ہو کہ یہ سب میقاتون سے بڑھکر مکہ سے نزدیک میقات کے برابر ہے اور یہی حکم اُس شخص کا ہے جو دریا کی راہ سے حج کرے اور حج اور عمرہ دونون میقات مین برابر ہین اور چاہیے ہے کہ چھوٹے بچون کے سیے ہوے کپڑے اُتار لین یعنی فخ نامے کنوئین کے وہان سے اُنھین احرام کے کپڑے پہنا دین اور فخ نامے مشہور کنوان مکہ سے ایک فرسخ کے فاصلے پر ہے اور میقات سے زیادہ مکہ سے قرب رکھتا ہے اور میقاتون کے حکمون مین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جو کہ میقات پہونچنے سے پہلے احرام باندھیگا اُسکا احرام منعقد نہ ہوگا مگر جبکہ اُسنے نذر کرلی ہو کہ میقات سے پہلے احرام باندھے گا اس شرط سے کہ حج کا احرام حج کے مہینون مین واقع ہو یا اُس شخص کے لیے جو فضیلت کے ادراک کے واسطے ماہ رجب مین عمرہ مفردہ کا ارادہ کرے اور یہ ڈرتا ہو کہ میقات تک پہونچنے کا انتظار کرنے مین رجب کا مہینا گزر جائیگا دوسرا مسئلہ جو میقات کے پہلے احرام باندھیگا اُسکا احرام منعقد نہ ہوگا اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

احرام باندھے میقات پر ہو کر جانا کافی نہو گا جبتک کہ نئے سرے سے احرام نہ باندھیگا اور اگر کسی مانع کے سبب سے احرام مین تاخیر کرے گا تو مانع کے برطرف ہونے کے بعد پھر احرام باندھنے کے لیے میقات کی طرف عود کریگا اور اگر میقات پر پھر کر آنا متعذر ہو گا تو جہان مانع کے برطرف ہونے کی خبر پائی ہے وہین سے احرام کی تجدید کریگا اور اگر مکہ مین داخل ہو جائیگا تو وہان سے پھر میقات کی طرف احرام باندھنے باہر آئیگا اور اگر میقات تک جانا متعذر ہو گا تو حرم سے باہر آکر تجدید احرام کریگا اور اگر یہ بھی متعذر ہو گا تو مکہ سے تجدید احرام کریگا اور یہی حکم اُس شخص کا ہے جو بھولے سے احرام نہ باندھے یا حج کے قصد سے نہ آیا ہو اور پھر حج کا قصد ہو جائے اور یہی حکم اُس شخص کا ہے کہ جو مکہ مین مقیم ہو اور اُسکا فرض حج تمتع ہو وہ بھی احرام کے لیے میقات پر آئیگا اور اگر متعذر ہو گا تو دستور مذکور پر عمل کریگا لیکن جو عمداً احرام میقات سے نہ باندھیگا تو اُسکا احرام صحیح نہین جبتک میقات پر جا کر احرام نہ باندھیگا گو پھر جانا متعذر ہو۔ مسئلہ جو احرام بھولجائے اور یاد نہ آئے یہانتک کہ سب حج کے مناسک بجا لائے تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اگر حج واجب ہے تو قضا بجا لائیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ کافی ہے اور یہی اقویٰ ہے دوسرا رکن حج کے فعلو ین ہے اور بارہ فعل واجب ہین ایک احرام ہے دوسرا عرفات مین وقوف ہے تیسرا واجب مشعر مین وقوف چوتھا واجب منیٰ مین اُترنا پانچوان واجب رمی جمرہ یعنی جمرہ پہ پتھر مارنا چھٹا واجب ذبح ہدی یعنی قربانی کو ذبح کرنا ساتوان واجب سر منڈوانا یا بال یا ناخن کتروانا آٹھوان واجب حج کا طواف کرنا نوان واجب نماز طواف کی دو رکعتین بجالانا دسوان واجب صفا اور مروہ مین سعی یعنی دوڑنا گیارھوان واجب طواف نساء کرنا بارھوان واجب نماز طواف نساء کی دو رکعتین بجالانا اور مستحب ہے کہ گھر سے بیت اللہ کو چلتے وقت کچھ تصدق کرے اور دو رکعت نماز بجالائے اور اپنے دروازے پر کھڑا ہو کر اپنے منہ کے سامنے سورۂ فاتحہ پڑھے اور داہنے بائین کو آیۃ الکرسی پڑھے اور فرج کے کلمون سے دعا بجالائے اور اہلبیت علیہم السلام سے مروی دعائین پڑھے اور جب پاؤن رکاب مین رکھے تو کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم وباللہ واللہ اکبر یعنی اللہ کے نام کی برکت سے شروع کرتا ہون مین اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہون مین اور اللہ ہی ہر چیز سے بڑا ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ مخفی نرہے کہ نیت بھی واجبات مین سے ہے اور بے نیت کے کوئی عبادت صحیح نہین لیکن اظہر یہی ہے کہ نیت عبادت کی شرط ہے اور عبادت کے کامون مین داخل نہین ہے اسلیے اُسے مصنف نے حج کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کاموں میں درج نہیں کیا اور صورت نیت کی یہ ہے کہ بیت اللہ کی طرف توجہ کے بعد یہ نیت میں لائے کہ میں بیت اللہ اور مشاعر عظام کی طرف جاتا ہوں تاکہ عمرہ تمتع اسلام بجا لاؤں اسلیے کہ مجھ پر واجب ہے قربۃً الی اللہ یعنی خدا کے تقرب کے واسطے اور تحت الحنک باندھے نکلے تاکہ سلامت پھر آئے اور وضو کیے ہو تاکہ حاجتیں بر آئیں اور جبکہ سواری پر سیدھا اور درست ہو بیٹھے تو دعائے ماثور پڑھے **قول احرام** میں ہے اور نظر احرام کے مقدموں میں اور کیفیت میں اور حکموں میں ہے اور احرام کے سارے مقدمے مستحب ہیں اور وہ ذیقعدہ کی پہلی سے سر کے بالوں کا بڑھانا ہے جبکہ حج تمتع کا قصد رکھتا ہو اور ذی الحجہ کے چاند ہونے پر قول اشبہ پر سنت موکدہ ہے اور بدن کا پاک اور پاکیزہ کرنا اور ناخن کٹوانا اور لبیں کھلوانا اور بغلوں کے اور بدن کے بال دور کرنا اور نورہ لگانا ہے اور اگر نورہ لگا چکا ہو تو وہی کافی ہے جب تک پندرہ دن نہ گذر جائیں اور احرام کے لیے غسل کرنا اور بعضوں نے کہا ہے اگر پانی نہ ملے تو احرام کیلیے تیمم کرے اور اگر غسل کرے اور کھائے وہ چیز اور پہنے وہ کپڑا جسکا کھانا پہننا محرم یعنی احرام باندھنے والے کو جائز نہیں تو غسل کا اعادہ استحباب کی نیت سے کرے اور میقات سے پہلے غسل کر لینا جائز ہے اگر میقات میں پانی نہ ملنے کا خطرہ ہو اور اگر پھر میقات میں ملجائے تو سنت ہے کہ غسل کا اعادہ کرے اور احرام باندھنے کے دن اول دن کا غسل اخیر دن تک اور احرام باندھنے کی رات کو اول شب کا غسل ساری رات کو جبتک کہ غسل کے بعد سو نہ رہے کافی ہے پس اگر بے غسل یا وہ بے نماز پڑھے احرام باندھ لے اور پھر یاد آئے تو غسل اور نماز بجا لائے اور احرام اعادہ کرے اور سنت ہے کہ احرام ظہر کے بعد یا کسی فریضہ کے بعد باندھے اور اگر کسی فریضہ کے وقت کا اتفاق نہو تو احرام باندھنے کے لیے چھ رکعتیں تین سلاموں سے پڑھے اور کم سے کم دو رکعتیں بجا لائے کہ پہلی رکعت میں الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں الحمد اور قل ہو اللہ پڑھے اور اسمیں اور روایت بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں قل ہو اللہ اور دوسری میں سورہ جحد سورہ فاتحہ کے بعد پڑھے اور دونوں طرح جائز ہے اور احرام کا نافلہ احرام باندھنے کے بعد ہی کے مقارن بجا لائے ہر چند فریضہ کا بھی وقت آگیا ہو نافلہ کی تقدیم فریضہ پر کرے جبتک کہ فریضہ کا وقت تنگ نہو جائے **نظر احرام کی کیفیت** میں اور یہ واجب اور سنت پر مشتمل ہے اور واجبات تین ہیں پہلا واجب نیت ہے اور یہ دلسے چار امروں کا قصد کرنا ہے ایک اس چیز کا قصد کرنا جسکے لیے احرام باندھتا ہے خواہ عمرہ ہو خواہ حج ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اللہ تعالیٰ کے تقرب کا قصد اور حج کی نوع کا قصد کرنا کہ تمتع ہے یا قران ہے یا افراد ہے اور اُسکی صفت کا قصد کرنا واجب ہے یا سنت ہے اور اُس چیز کا قصد کرنا جسکے لیے احرام باندھتا ہے وہ حجۃ الاسلام یا اور کوئی حج ہے پس اگر حج کی کسی نوع کا قصد کرے اور زبان سے دوسری نوع نکلے تو نیت پر عمل کریگا اور اگر نیت مین عمداً یا سہواً خلل ڈالیگا تو اُسکا احرام صحیح نہو گا اور اگر احرام حج اور عمرہ دونون کا باندھے اور یہ احرام حج کے مہینون مین ہو تو اختیار ہے چاہے حج کا احرام کرے اور چاہے عمرہ کا قرار دے جبکہ دونوں مین سے کوئی اُسپر واجب نہو اور اگر اِس احرام کے بطلان کے قائل ہون تو اشبہ یہی ہے کہ نئے سرے سے احرام کی نیت کرنا چاہیے اسلیے کہ دو کامون کے لیے ایک احرام شارع سے منقول نہین ہوا کہ اُس سے تعبد جائز ہو اور اگر اسطرح کا احرام حج کے مہینون مین نہو گا تو عمرہ مفردہ متعین ہو جائیگا جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ اِن دونون صورتون مین نیت نئے سرے سے کرنا لازم ہے اور اگر کوئی کہے کہ احرام میرا مثل فلان شخص کے احرام کے ہے اور یہ جانتا ہو کہ اُسنے کونسا احرام باندھا ہے تو اُسکا احرام صحیح ہے اور اگر نجانتا ہو تو بعضون نے کہا ہے کہ اِس صورت مین احتیاطاً حج تمتع کو بجا لائے کہ وہ حجون کی سب قسمون سے بہتر ہے اور اگر بھول جائے کہ اُنمین کس ایک کے لیے احرام باندھا ہے پس اگر اُسکے ذمے حج اور عمرہ مین سے کوئی واجب اور لازم نہین ہے تو ایسی صورت مین اُسے اختیار رہے کہ چاہے حج کو بجا لائے اور چاہے عمرہ کرے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ جس صورت مین دوسرے شخص کے احرام سے واقف نہو اور نیت کرے کہ میرا احرام اُسکے احرام کی طرح پر ہے تو بعضے فقہا نے اِس احرام کی صحت کا حکم دیا ہے اور اُنکی دلیل اِسپر یہ ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے یمن سے پھرتے وقت اسی نیت سے احرام باندھا تھا اور حضرت کی نیت یہ تھی کہ میرا احرام مثل رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے احرام کے ہے اور حضرت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ کے احرام کی نوع سے واقف نہ تھے اور بعضے فقیہون نے عدم جواز کا حکم کیا ہے اور یہی احوط ہے دوسرا واجب چار تلبیہ ہین یعنی لبیکین کہنا ہین اور کسی متمتع اور مفرد کا احرام منعقد نہین ہوتا اگرچہ نیت کے نزدیک ہی تلبیات کے کہنے سے اور اگر گونگا ہو تو اُنگلی کا اشارہ اور زبان کا ہلانا اور دل مین تلبیون کا قصد کرنا قائم مقام تلبیہ کہنے کے ہے اور اگر حج قران کرے تو اُسے اختیار ہے چاہے تلبیہ کہکر احرام باندھے خواہ تقلید کرے یا اشعار کرے اظہر پر جیسا کہ اسکا بیان گزر چکا اور اُنمین سے جس کسی سے ابتدا کریگا احرام اُس سے منعقد ہو جائیگا اور دوسرا مستحب ہو جائے گا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور تلبیہ کی صورت یہ ہے اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ یعنی بار خدایا حاضر حاضر نگاہ روبرو نہیں ہے کوئی شریک تیرا میں حاضر ہوں نگاہ روبرو اور بعضے اسپر یہ بڑھاتے ہیں اَنِ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ یعنی یہ کہ تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لیے ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بعضے کہتے ہیں بلکہ یہ کہنا چاہیے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَنِ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ یعنی حاضر نگاہ روبرو بار خدایا حاضر حاضر نگاہ روبرو یہ کہ حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی لیے ہے تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں نگاہ روبرو اور پہلا ہی تلبیہ اظہر ہے اور اگر احرام کی نیت باندھے اور دونوں کپڑے احرام کے پہنے اور تلبیہ نہ کہے اور کوئی ایسا کام کرے جو محرم کو جائز نہیں تو اُس کوئی کفارہ لازم نہیں آتا جبکہ حج تمتع یا افراد کا کرنیوالا ہو اور یہی حکم ہے اگر حج قران کرے اور اشعار اور تقلید نکرے تیسرا واجب دو احرام کے کپڑوں کا پہننا ہے اور یہ دونوں کپڑے واجب ہیں جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ احرام کے دونوں کپڑوں کا پہننا واجب ہے اسطور پر کہ ایک کی تہمت باندھے اور دوسرے کو چادر کی طرح سے دونوں کندھوں پر ڈالے یا توشیح کرے اور توشیح ایک کندھے کے ڈھانکنے کو اور دوسرے کے کھلے رکھنے کو کہتے ہیں اور ایسے کپڑے سے احرام باندھنا جائز نہیں کہ جسکا نماز میں پہننا درست نہیں آیا نرے ریشمی کپڑے کا عورتوں کو احرام باندھنا جائز ہے یا نہیں بعضے فقہا نے کہا ہے کہ ہاں اسلیے کہ عورتوں کو نماز میں نرے ریشم کا کپڑا پہننا جائز ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ جائز نہیں اور یہی قول احوط ہے اور دو کپڑوں سے زیادہ بھی محرم کو پہننا جائز ہے اور جائز ہے کہ احرام کے کپڑے بدل ڈالے اور جب چاہے طواف کرے اور بہتر یہ ہے کہ اُنھیں پہلے دونوں کپڑوں میں طواف کرے اور جس کسی کے پاس احرام کے دو کپڑے نہوں اور اُسکے پاس سیا کپڑا ہو تو جائز ہے کہ اُسکو اُلٹ کر پہنے اسطور پر کہ دامنوں کو کندھوں پر ڈالے اور آستینوں کو دامنوں کی جگہ لٹکائے یا اُلٹا کرکے پہنے مگر ہاتھوں کو آستینوں میں سے نہ نکالے کہ سیے کپڑے کے پہننے کا کفارہ لازم ہو جائے اور احرام کے حکموں میں کئی مسئلے ہیں پہلا مسئلہ محرم کو جائز نہیں کہ دوسرا نیا احرام باندھے یہانتک کہ پورے کام اُس چیز کے کہ جسکے لیے احرام باندھا ہے بجا نہ لاچکے بس اگر عمرہ تمتع کا احرام باندھے اور مکہ میں داخل ہو اور بھولکر حج کا احرام تقصیر کے پہلے باندھ لے تو اُسپر کوئی کفارہ نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُسے دنبہ ذبح کرنا چاہیے اور یہ قول اظہر کے بنا بر استحباب پر محمول ہے اور اگر عمداً ایسا کریگا تو حج تمتع کا عمرہ اور حج باطل ہو جائے گا اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمرہ سے جدا ہو کہ حج مفرد ہوگا اور بعضون نے کہا ہے کہ پہلا احرام باقی رہتا ہے اور دوسرا احرام باطل ہوتا
ہے اور پہلا قول مروی ہے دوسرا مسئلہ اگر حج افراد کی نیت کرے اور پھر مکہ مین داخل ہو تو جائز نہی
کہ طواف اور سعی اور تقصیر کرے اور حج تمتع کا عمرہ اُسے کرے جس صورت مین طواف اور سعی کے بعد
تلبیہ نکیا ہو اور اگر تلبیہ کریگا تو حج افراد کا احرام منعقد ہو جائیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ اُس تلبیہ کا
اعتبار نہین اور قصد پر اعتبار ہے اور جسوقت کہ عمرہ تمتع کا قصد کر لیا تو جائز ہے کہ محل ہو جائے اور اسکے
بعد حج تمتع کا احرام باندھے تیسرا مسئلہ جبکہ ولی چھوٹے بچے کو احرام بند ہوائے تو اُسے فخ نامے کنوین
کے وہان سے جیسا کہ مذکور ہوا ہے ننگا کرے یعنی احرام بند ہوائے اور جو کام کہ محرم پر واجب ہین وہ
اُس سے کروانا ہے اور جو کام کہ محرم پر نا جائز ہین اُنسے روکتا رہے اور اگر وہ لڑکا کوئی کفارہ دینے کا
کام کرے تو اُسکے ولی کے مال سے دیا جائیگا نہ اُسکے مال سے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ
صاحب مسالک نے فرمایا ہے کہ ولی پر کفارے کا واجب ہونا مشروط ہے اِس سے کہ کفارے کا فعل
لڑکے سے عمداً صادر ہوا اور اگر سہو سے یا مسئلے سے جاہل ہونے سے صادر ہو تو کوئی کفارہ نہین ۔ اور
شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر وہ فعل متعلق کفارے کا موجب ہو خواہ محرم سے عمداً صادر ہو یا سہواً
صادر ہو مثل شکار کرنیکے اور ایسا فعل لڑکے سے خواہ عمداً یا سہواً صادر ہو تو اُسکا کفارہ ولی کے ذمے
واجب ہوگا اور آگے خدا جانے ۔ اور جس کام سے وہ لڑکا عاجز ہو تلبیہ اور طواف سعی وغیرہ مین سے اُسے
اُسکی طرف سے ولی بجا لائے اور ولی کو اپنے مال سے ہدی یعنی قربانی بھی واجب ہے اور روایت
مین وارد ہوا ہے کہ اگر لڑکا صاحب تمیز ہو اور قربانی سے عجز ہو تو اُسے ولی قربانیکے بدلے مین روزہ رکھنے
کو کہے اور اگر روزہ رکھنے پر وہ قادر نہو تو اُسکی طرف سے ولی روزہ رکھے چوتھا مسئلہ جبکہ کوئی اپنے
احرام مین یہ شرط کر لے کہ اُسے حق تعالیٰ جہان وہ محصور ہو جائے یعنی عارضہ وغیرہ کے سبب سے حج
افعال بجا نہ لا سکے محل کردے اور اسکے بعد محصور ہو جائے تو محل ہو جائیگا اور اپنے کو احرام سے خارج
کریگا آیا ایسی صورت مین ہدی یعنی قربانی اُس سے ساقط ہو گی یا نہ بعضون نے کہا ہے کہ ایسی
صورت مین ہدی بھیجنا لازم نہین اور بعضے کہتے ہین کہ ہدی ساقط نہین ہوتی ہے اور یہی قول اشبہ ہے
اور اگر کہین کہ جبکہ ہدی ساقط نہو گی تو شرط کا کیا فائدہ ہے تو جواب مین کہین گے کہ شرط کا فائدہ یہ ہے
کہ محرم اس صورت مین محصور ہونے کے وقت محل ہو سکتا ہے اور اگر شرط نکریگا تو تحلل جائز نہین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جبتک کہ قربانی اپنے مقام پر پہونچ نہ لیگی اور بعضون نے کہا ہے کہ بے شرط کے بھی تحلل جائز ہے اور پہلا قول اظہر ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ علماء نے اجماع کیا ہے اسپر کہ مستحب ہے اُس شخص کے لیے کہ جو حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھے یہ کہ شرط کرے احرام باندھنے کے وقت اپنے پروردگار سے کہ اُسے حق تعالیٰ مُحِل کر دے اگر اُسے کسی جگہ پر حبس کرے اور صورت اُسکی یہ ہے۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ عَلٰی کِتَابِکَ وَسُنَّۃِ نَبِیِّکَ فَاِنْ عَرَضَ لِیْ شَیْءٌ یَحْبِسُنِیْ فَحُلَّنِیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ لِقَدَرِکَ الَّذِیْ قَدَّرْتَ عَلَیَّ اَللّٰھُمَّ اِنْ لَمْ تَکُنْ حَجَّۃٌ فَعُمْرَۃٌ یعنی بار الٰہا مین حج کا عمرہ تمتع کے ساتھ تیری کتاب اور تیرے نبی کی سُنت کے موافق قصد کرتا ہون پھر اگر مجھے ایسی چیز عارض ہو جائے کہ وہ مجھے افعال سے روک رکھے تو مجھے محل فرما دے جہاں کہ تو نے مجھے روک رکھا ہے اپنے ایسے حکم سے جسکا تو نے مجھپر اندازہ فرمایا ہے بار خدایا اگر حج مقدر مین نہو سکے تو عمرہ مفردہ ہی کی قدرت عطا فرما پانچوان مسئلہ جبکہ محصور محل ہوگا تو آیندہ دو برسین اُس سے حج اگر واجب ہے تو ساقط نہوگا اور اگر حج سنتی ہے تو اُس سے ساقط ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ جب اُسکے ذمے حج کا وجوب قرار پا چکا تو محصور ہونے سے ساقط نہوگا بلکہ سال آیندہ بجا لانا واجب ہے اور اگر اُسکے ذمے حج کا وجوب مستقر نہین اور اُسی سال اُسپر واجب ہوا ہے اور محصور ہو جائے پس اُس سے استطاعت نرہی تو حج کا وجوب ساقط ہوگیا پھر آیندہ سال مین استطاعت بہم پہونچائیگا تو پھر واجب ہوگا ایسی ہی شراح نے تصریح کی ہے چھٹا حکم مردون کو بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور سونے جاتے وقت اور جاگتے وقت تلبیہ کی تکرار کرنا اور بلندیون پر چڑھتے وقت اور پستیون مین اُترتے وقت تلبیہ کی تکرار کرنا سنت ہے پس اگر حج کرنیوالا ہے تو عرفے کے دن کے زوال تک تلبیہ کہے اور پھر قطع کرے اور اگر عمرہ تمتع کرنیوالا ہے تو کعبہ کے گھرو دکھائی دینے کے وقت تلبیہ قطع کرے یعنی نکہے اور اگر عمرہ مفردہ کا احرام باندھے ہو تو بعضون نے کہا ہے کہ حرم مین داخل ہوتے وقت چاہیے کعبہ کے نظر آنے کے وقت تلبیہ قطع کرے اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر مکہ سے باہر اگلا احرام باندھا ہے تو جس وقت کعبہ دکھائی دے تلبیہ قطع کرے اور اگر خارج حرم سے احرام باندھا ہو تو جب حرم مین داخل ہو تلبیہ نہ کہے اور یہ سب جائز ہے اور اپنی آواز تلبیہ مین بلند کرے جبکہ مدینہ کی راہ سے حج کو آیا ہو اور اُسکی سواری بیداء تا سے زمین پر پہونچے اور اگر پیدل ہو تو جس جگہ سے احرام باندھے حج جسکا عزم کیا ہے اُسکا زبان سے کہنا سنت ہے خواہ حج ہو یا عمرہ ہو یعنی تلبیہ مین تلفظ کرنا اُس حج کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جسکا قصد کیا ہے سنت ہے جیسے سنتی تلبیہ مین کہے لَبَّیْکَ بِالْعُمْرَةِ الْمُتَمَتَّعِ بِهَا اِلَی الْحَجِّ لَبَّیْکَ یعنی حاضر تیری نگاہ روبرو عمرہ متمتع بہا سے حج تمتع کیطرف تیری نگاہ روبرو حاضر اور اگر عمرہ کے سوا ہو تو اُسے ذکر کرے اور شرط کرنے کا ذکر کرے کہ حقتعالی اُسے محل کروے جہان اُسے محبوس کرتے اور اگر حج نہو سکے تو عمرہ مفردہ ہی ہو جسطرح کہ بیان ہو چکا اور روئی کے بُنے ہوے کپڑے سے احرام باندھے اور سفید بہتر ہے اور جبکہ مکہ سے حج کے لیے احرام باندھے تو منی اور مکہ کے ابطح مقام پر چڑھتے وقت اپنی آواز تلبیہ کہنے مین بلند کرے اور ملحق احرام سے وہ چیزین کہ جنھین نہ کرنا چاہیے اور اُنکی دو قسمین ہین ایک وہ کہ جنکا کرنا حرام ہے اور دوسری وہ کہ جنکا کرنا مکروہ ہے حرام میں چیزین ہین خشکی کے جانورون کا شکار کرنا جیسے چکور تیتر ہرن ہین محرم پر حرام ہے انکا شکار کرنا اور انکے گوشت کا کھانا ہرچند کسی محل نے جو احرام نہ باندھے ہو شکار کیا ہو اور شکار کی طرف اشارہ کرنا اور راہ بتانا صیاد کو اور اسپر دروازہ بند کرنا اور ذبح کرنا اور اگر ذبح کرے تو مُردے کے حکم مین ہے اور محل اور محرم پر حرام ہے اور اسی طرح خشکی کے جانورون کے بچے اور انڈے حرام ہین اور ٹڈی کا پکڑنا اور کھانا یوہین حرام ہے اور دریائی جانورون کا شکار محرم پر حرام نہین اور یہ وہ حیوان ہین کہ جو دریا ہی مین انڈے دیتے ہین اور دریا ہی مین بچے نکالتے ہین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ جو جانور خشکی مین انڈے دیتے ہین اور دریا مین رہتے ہین مانند بط کے خشکی کے جانور کا حکم رکھتے ہین اور اگر ایسا جانور ہو کہ جسکے بعضے اقسام خشکی کے اور بعضے دریائی ہوتے ہین جیسے کچھوا ہے تو ہر ایک اپنا اپنا حکم رکھتا ہے اور فقہا نے کہا ہے کہ حبشی مُرغیان ہمارے نزدیک شکار نہین اور جو جانور خشکی کے اور دریا کے جانورون سے ملکر پیدا ہو تو جسکے نام کا اطلاق اسپر ہوگا اسی کے حکم مین ہوگا اور اگر ماں باپ مین سے کسی کے نام کا اطلاق اسپر نہوتا ہو تو اگر رم کرنے والا ہو یعنے بھاگتا ہو تو شکار کا حکم رکھتا ہے اور اگر نہ بھاگتا ہو تو شکار نہین اور حرام ہین محرم پر عورتین یعنی اُنسے جماع کرنا اور عقد نکاح کرنا اُنسے اپنے لیے یا اور کے لیے اور عقد کا گواہ ہونا اور نکاح کی گواہی دینا ہرچند گواہی کا تحمل احرام سے پہلے کیا ہو اور محل ہونے کے بعد اگر نکاح کی گواہی دے تو کوئی ڈر نہین اور عورتون کے بوسے لینا اور اُنکی طرف شہوت کی نظر کرنا اور منی نکلنے کی خواہش کرنا حرام ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ فقہا نے کہا ہے کہ محرم کو نکاح پر شاہد کھڑے کرنا حرام ہے اور اگر زنا مین پڑنے کا ڈر ہو تو حاکم کو جتا دے کہ میرے پاس گواہی ہے محل ہونے کے بعد اُسے ادا کر دیگا تا کہ اُسوقت تک حکم کو حاکم موقوف رکھیگا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تفریع پہلی فرع جبکہ مرد عورت نکاح مین نزاع کرین ایک اُنمین سے کہے کہ یہ عقد نکاح احرام مین واقع ہوا ہے اور دوسرا منکر ہو تو قول قبول کرنے کا اُسی کا قول ہے کہ جو حلال ہونے کے وقت مین نکاح کے وقوع کا دعوی کرتا ہے اسلیے کہ وہ عقد کی صحت کا مدعی ہے اور مسلمانون کے افعال صحت پر محمول ہین جبتک کہ فساد ثابت نہو مگر بعضے فقیہون نے کہا ہے کہ اگر منکر عورت ہو تو اُسے آدھا مہر پہونچتا ہے اسلیے کہ شوہر نے احرام مین نکاح کے واقع ہونے کا اقرار کیا ہے اور وہ حرام ہے اور ہمبستری واقع ہونے کا مانع ہے اور جب شوہر اور زوجہ مین جدائی بے ہمبستری کے ہوتی ہے تو زوجہ کو آدھا مہر پہونچتا ہے اور مصنف کہتے ہین کہ اگر اُسکے ہم قائل ہون کہ پورا مہر اُسے پہونچتا ہے تو بہتر ہے اسلیے کہ وہ عقد کے فاسد ہونے کا انکار کرتی ہے بس اُسکے نزدیک عقد صحیح ہے اور عقد سے پورے مہر کی مستحق ہے اور جب طلاق بے ہمبستری کے واقع ہوتی ہے تو آدھے مہر سے زیادہ نہین پہونچتا ہے اور یہان تفریق طلاق سے نہین ہے بلکہ اگر شوہر ثبوت کو پہونچاوے کہ عقد احرام کے حال مین ہوا تھا تو تفریق زوجہ اور شوہر مین نکاح کے صحیح نہونے سے ہوگی کچھ طلاق سے نہوگی تو اس صورت مین زوجہ کو کچھ استحقاق نہین اور اگر مرد ثابت کرنے سے عاجز ہو تو عورت قسم کھائے اور اِس صورت مین ظاہر شرع کے موافق ثبوت عقد کا حکم کرنا چاہیے ہے اور عورت کو پورے مہر کا مطالبہ پہونچتا ہے مگر دونون پر واجب ہے کہ جو کچھ واقعی امر ہو عند اللہ اُس سے تجاوز نکرین اور ظاہر شرع کے حکم پر اکتفا نکرین **دوسری فرع** جبکہ محرم کسیکو وکیل تزویج کے لیے کرے اور وکیل نکاح کے عقد کو واقع کرے بس اگر یہ عقد موکل کے محل ہونے سے پہلے وکیل نے واقع کیا ہے تو باطل ہے اور اگر محل ہونے کے بعد واقع ہوا ہے تو صحیح ہے اور محرم کو طلاق رجعی مین طلاق دی ہوئی عورت کی طرف رجوع کرنا اور لونڈیان مول لینا حالت احرام مین جائز ہے اور محرم پر خلوق کعبہ نامے خشبو کے سوا سب خشبوئین لگانا سونگھنا حرام ہے اور خلوق کعبہ وہ خشبو ہے کہ جسے کعبہ پر ملتے ہین گو اُسے کھانے مین بھی ڈالین اور اگر ایسی چیز کے کھانے کی طرف مضطر ہو کہ جسمین خشبو پڑی ہے اور یا چھونے کیطرف مضطر ہو تو اپنی ناک بند کر لے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ محرم پر حرام نہین مگر مشک اور عنبر اور زعفران اور عود اور کافور اور ورس اور یہ ایک سرخ رنگ کی گھاس ہے کہ یمن کے بعضے درخت کے پوست پر ملتی ہے اور بعضے فقیہون نے اقتصار چار خشبوؤن کی حرمت پر کیا ہے کہ وہ مشک اور زعفران اور ورس ہین اور پہلا قول اظہر ہے اور سیے ہوے کپڑے کا پہننا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرد و پر حرام ہے اور عورتون مین اختلاف ہے اور اظہر جواز ہے چاہے حالت اختیار مین پہنے چاہے حالت اضطرار مین پہنے اور غلالہ غین کے زبر سے کہ ایک کرتہ ہے جسے عورتین کپڑون کے نیچے پہنتی ہین حائض عورت کو اُسکا پہننا اجماع علما سے جائز ہے اور تہمت نہ ملنے پر مرد کو پاجامہ کا پہننا جائز ہے اور اسی طرح طیلسان کا کہ جسمین بند اور تکمے ہوتے ہین اُوڑھنا جائز ہے مگر اُسکے بند نہ باندھے اور طیلسان کی تعریف مین کہا ہے کہ وہ ایک ایسا کپڑا بنا ہوا ہے کہ بے سیے سارے بدن کو ڈھانپ لیتا ہے اور کالا سرمہ بھی لگانا ایک قول پر حرام ہے اور آنکھ مین ایسی دوا کا لگانا جسمین خوشبو ہو حرام ہے اور اِس حکم مین مرد اور عورت برابر ہین اور قول اشہر پر محرم کو آئینہ دیکھنا حرام ہے اور موزہ پہننا اور جو چیز کہ پشت قدم کو چھپا لے اُسکا پہننا حرام ہے بغیر اضطرار ہو جائے تو جائز ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اُسے چیر دے اور اِس قول پر عمل متروک ہے اور محرم پر فسوق یعنی جھوٹ بولنا حرام ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ سباب بھی فسوق مین داخل ہے یعنی طعن کرنا اور جدال اور یہ کہنا لا واللہ اور بلی واللہ کا ہے اور بدن کے کپڑون کی شپش جوؤن اور کلیون کے مارنا حرام ہے اور جائز ہے کہ بدن کی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھدین اور قراد کا کہ وہ بڑی کلی ہے اور حلم کا کہ وہ میانہ کلی ہے دور پھینکدینا جائز ہے اور محرم کو زینت کے لیے انگوٹھی پہننا جائز نہین اور سنت کے قصد سے جائز ہے اور عورت کو بھی زینت کے لیے گہنے پہننا جائز نہین اور جس زیور کے پہننے کی عادت نہو اُسکا پہننا اولی طرق سے حرام ہے اور جس عورت کو جس گہنے کی عادت ہو اُسکے پہننے مین کوئی مضائقہ نہین مگر احرام کے حال مین اُس گہنے کا اپنے شوہر کو دکھانا حرام ہے اور محرم کو خوشبودار تیل لگانا حرام ہے اور جبکہ بو احرام تک باقی رہے تو احرام کے پہلے بھی ایسے تیل کا استعمال حرام ہے اور محرم پر بالون کا دور کرنا خواہ تھوڑے ہون خواہ بہت ہون حرام ہے اور اگر مضطر ہو تو کوئی گناہ نہین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ جو بال آنکھ مین نکلتا ہے محرم پر اُسکا نکالنا حرام نہین اور اسیطرح اگر اُسکے پنڈے پہ بال بہت ہون اور ہوا سخت گرمیون کی ہو اور بال اذیت دیتے ہون تو انکا بھی دور کرنا جائز رکھا ہے اور اگر جوئین پڑ گئی ہون اور اُن بالون کو موذی کا امکان جانکر دور کرے تو چاہیے کہ فدیہ دے اسلیے کہ بال موذی نہ تھے اور اسیطرح اگر بھوؤن کے بال بڑھجائین اور دیکھنے کے مانع ہون تو انکا دور کرنا بھی جائز جانا ہے اسلیے کہ موذی ہین جیسے کہ کوئی ایسا جانور محرم پر حملہ کرے کہ جسکا شکار کرنا احرام کے حال مین حرام ہے تو ایسے وقت مین اذیت کے دفع کرنے کے واسطے اُسکا مارنا جائز ہوتا ہے اور محرم کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سر ڈھانکنا بھی حرام ہے اور اِسی کے مضمون مین پانی مین غوطہ اِسطرح لگانا ہے کہ سر پانی کے اندر چھپ جائے اور اگر سر کو ڈھانک لے تو واجب ہے کہ اُس پردے کو دُور پھینک دے اور تلبیہ کہنے کی تجدید استحباب کی قصد سے کرے اور جائز ہے سر ڈھانکنا عورتونکو مگر مُنھ کھلا رکھنا واجب ہے اور اگر اپنے سر سے مقنع کو لٹکائے تو ناک تک لٹکانا جائز ہے اور سر پر سایہ کرکے رستہ چلنا حرام ہے اور اگر مضطر ہو جائے تو حرام نہین اور اگر بیمار کے یا عورت کے ساتھ ایک کجاوے مین ہو تو بیمار اور عورت کو سایہ کی طرف سے مخصوص کردے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ مخصوص تظلیل کی حرمت محرم پر راہ چلنے کے وقت مین ہے اور نہ محرمہ پر جس صورت مین کہ سایہ اُسکے سر پر ہو اور اضطرار نہو اور گھر مین اور خیمہ مین اُترنے کے وقت مین حرام نہین - اور بدن سے خون کا نکلوانا بھی حرام ہے مگر ضرورت کے وقت مین اور بعضے فقہائے کہا ہے کہ مکروہ ہے اور اِسیطرح حرام کہا ہے بدن کے کھجانے کو کہ خون نکلنے کا باعث ہو اور مسواک کرنے کو کہ دانتون کی جڑون سے خون نکلنے کا سبب ہو اور ماظہر کراہت ہے اور ناخن کاٹنا اور درخت اور گھانس کا کاٹنا حرام ہے مگر جبکہ محرم کی مِلک مین اُگے اور جائز ہے میوہ دار درخت کا کاٹنا اور اذخر نامے گھانس یعنی جڑ انکس کا اور کھجور کا کاٹنا اور حرم کی لکڑی کا کاٹنا کنوئین کی لکڑیان پانی کھینچنے کو بنانے کے لیے بنا بر ایک روایت کے اور حرام ہے محرم کے مُردے کو کافور سے غسل دینا اور حرام ہے بضرورت محرم کو ہتیار باندھنا اور بعضون نے مکروہ کہا ہے اور یہی اشبہ ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ فقہائے کہا ہے کہ ہری گھانس کے درخت کا کاٹنا محرم پر حرام ہے اور سوکھی کا حرام نہین اور جائز ہے کہ اپنے چوپایہ کو چھوڑدے کہ وہ اپنے مُنھ سے حرم کی گھانس چرلے اور اُسکی جڑون کا کھودنا جائز نہین اسلیے کہ ہری ہونے کی اُمید ہے اور حرم کے اُس درخت اور گھانس کا کاٹنا حرام ہے جو خدا کی طرف سے اُگی ہے اور جو ترکاریان اور درخت کہ آدمیون نے بوئے ہین اُنکا کاٹنا حرام نہین مکروہات احرام دس ہین - رنگین سُرخ اور سیاہ رنگ کے اور مثل اِسکے رنگون کے کپڑون کا احرام باندھنا اور سیاہ پہننے مین کراہت ہو کدہ ہے اور رنگین بچھونون مین سونا اور زینت کے لیے مردون اور عورتونکو مہندی ملنا گو احرام سے پہلے ہو اور نزدیک ہو اور عورت کو تردد والے قول پر مُنھ پر نقاب ڈالنا اور حمام مین جانا اور وہان بدن ملنا اور جو پکارے اُسے لبیک کہنا اور پھولون کا استعمال کرنا اور بعضون نے حرام جانا ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ جمہور فقہا کے نزدیک عورتون کو احرام مین مُنھ پر نقاب ڈالنا حرام ہے اور مصنف نے سابق مین کہا ہے کہ اپنا مُنھ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کھلا رکھنا عورت پر لازم ہے اور یہان تردد کیا ہے اور اگر نقاب سے مراد یہ ہے مقنعہ کا لٹکانا ناک کے
دونون طرف ہے تو وہ جائز ہے جیسا کہ آگے بیان کیا ہے بس اس کلام مین اشکال ہے آگے خدا جانے
خاتمہ جو کہ مکہ مین داخل ہو اُسے واجب ہی کہ احرام باندھے ہو مگر یہ کہ پہلے احرام باندھے داخل ہو چکا ہو اور
جب سے اُسوقت تک ایک مہینا نہوا ہو یا یہ کہ اُسکی آمد و رفت ہمیشہ رہتی ہو جیسے لکڑہارے اور گھسیارے
ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ جو دشمن سے لڑنے جائے اُسے جائز ہے کہ بے احرام کے داخل ہو جیسا کہ
جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مکہ کی فتح کے سال مین داخل ہوئے تھے اور حضرت کے سر اقدس پر
خود تھا اور عورتون کا احرام مردون کے احرام کی طرح ہے مگر جن امرون مین کہ ہم مستثنیٰ کر چکے ہین اور
وہ سیے کپڑے کا عورتون کو پہننے کا جواز ہے اور سر اور پاؤن کا ڈھانکنا اور سر پر سایہ کرنا ہے اور مُنھ کھلا
رکھنے کا واجب ہونا ہے اور اگر عورت میقات مین حاضر ہو تو اُسے احرام باندھنا جائز ہے گو حائض ہو
نماز احرام نہ پڑھیگی اور اگر احرام اس گمان سے چھوڑ جائیگی کہ اُسے احرام باندھنا جائز نہین پھر اگر وہان
سے میقات تک پھر آنے کا کوئی مانع نہوگا تو پھر میقات پر آکر احرام باندھیگی نہین تو اُسی مقام سے
احرام باندھ لیگی اور مکہ مین جا چکی گی تو باہر ایسے مقام پر آئے گی جو حل سے نزدیک ہے اور وہان سے
احرام باندھیگی اگر اس پھرنے سے بھی کوئی مانع ہوگا نہین تو مکہ ہی سے احرام باندھ لیگی قول عرفات
کے وقوف مین ہے اور کلام اُسکے مقدمہ مین اور کیفیت مین اور لواحق مین ہے مقدمہ حج تمتع
کرنیوالے کو ترویہ یعنی آٹھوین ذیحجہ کو نماز ظہرین کے بعد عرفات کی طرف جانا مستحب ہے مگر جو شخص کہ
مضطر ہو مثل بہت بڈھے کے اور بیمار کے اور جو کہ خلائق کے اژدحام سے ڈرے یہ ظہرین کے پہلے
ایک دو دن مکہ سے نکل سکتے ہین اور رات کو عرفے کی صبح تک منیٰ مین رہین گے اور وادی محسر سے
آگے نہ بڑھین گے مگر آفتاب نکلنے کے بعد اور عرفات سے صبح کے پہلے نکلنا مکروہ ہے مگر کسی ضرورت
سے مثل بیمار کے اور جو کہ ڈرتا ہو اور پیشنماز کو طلوع آفتاب تک عرفات مین ٹھہرنا سنت ہے اور عرفات
سے نکلتے وقت ماثورہ دعائین پڑھنا مستحب ہی اور عرفات مین وقوف کے لیے غسل کرنا مستحب ہے
اور اس غسل کا وقت عرفے کے دن آفتاب کے زوال کے بعد ہے اور کیفیت وقوف کے واجبی اور
سنتی امرون پر مشتمل ہے اور واجب عرفات مین غروب آفتاب تک ٹھہرنے کی نیت کرنا ہے بس اگر
نمرہ مین یا عرنہ مین یا ثویہ مین یا ذو المجاز مین یا درخت اراک کے نیچے کہ یہ پانچون مقام عرفات کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طرفین مین ٹھہرے تو کافی نہین اور اگر عرفات سے آفتاب کے غروب کے پہلے نادانی یا بھول کر چل کھڑا ہو تو اُسپر کچھ نہین ہے اور اگر عمداً کوچ کریگا تو کفارے مین ایک اونٹ قربانی کریگا اور اگر اسکا مقدور نہو گا تو اُٹھارہ روزے رکھیگا اور اگر آفتاب کے غروب کے پہلے واپس آجائیگا تو کوئی کفارہ نہین اور عرفات کے وقوف کے احکام مین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ عرفات کا وقوف حج کے رکنون مین کا ایک رکن ہے جو اِسے عمداً ترک کریگا اُسکا حج فاسد ہو جائیگا اور جو کہ بھولے سے اسے چھوڑدیگا تو جبتک وقت باقی رہیگا بجا لائیگا اور اگر وقت نکل جائیگا تو مشعر الحرام کے وقوف پر اکتفا کرے گا جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ عرفات کا وقوف حج مین رکن ہے اگر بھولے سے چھٹ جائیگا اور مشعر کا وقوف بجا لائیگا تو حج فاسد نہوگا مگر جبکہ دونون وقوفون کو بھولے گا تو حج فاسد ہوگا اور حج کے رکنون مین بھولے سے ترک مطلق موجب ابطال نہین ہے جسطرح کہ ارکان نماز مین مطلق ہے اور جاہل عامد کا حکم رکھتا ہے دوسرا مسئلہ عرفات مین۔ اختیاری وقوف کا وقت ذیحجہ کی نوین تاریخ زوال آفتاب سے اُسیدن کے غروب تک ہے جو عمداً ترک کریگا اُسکا حج فاسد ہو جائیگا اور اضطراری وقت عید کے دن کی صبح کے طلوع تک ہے تیسرا مسئلہ جو عرفات کے وقوف کو بھولجائے تو پھر آئے اور توقف کرے ہرچند کہ صبح عید کے طلوع تک ہو جبتک کہ جانے کہ مشعر مین سورج کے نکلنے سے پہلے پہونچیگا اور اگر یہ گمان غالب ہو کہ عرفات مین ٹھہریگا تو اتنا وقت باقی نرہیگا کہ صبح کے طلوع سے پہلے مشعر مین پہونچے مشعر کے وقوف پر آفتاب کے نکلنے سے پہلے اکتفا کریگا اور اُسکا حج صحیح ہوگا اور یہی حکم ہے اگر عرفات کے وقوف کو غروب سے پہلے بھولجائے اور یاد نہ آئے مگر مشعر کے وقوف کے بعد وہ آفتاب کے طلوع کے پہلے یعنی اس صورت مین بھی اکتفا مشعر کے وقوف پر ہوگا اور حج صحیح ہو جائیگا چوتھا مسئلہ جو کہ عرفات مین عرفہ کے دن آفتاب کے غروب سے وقوف کرے اور مشعر کے وقوف کے ادراک کا اتفاق آفتاب کے زوال تک نہو تو حج اُسکا صحیح رہیگا پانچوان مسئلہ جس سے عرفات مین دن کا وقوف فوت ہو جائے اور عید کی رات کو وہان وقوف کرے اور مشعر مین آفتاب نکلنے سے پہلے نہ پہونچے بلکہ طلوع کے بعد پہونچے اس صورت مین اُسکا حج فاسد ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اگر عید کے دن زوال سے پہلے مشعر مین پہونچ جائے گا تو حج کا ادراک کریگا اور یہی قول خوب ہے عرفات کے وقوف کے مستحبات مکہ سے آنے والے کو بائین طرف پہاڑ کے سفح جبل مین یعنی پہاڑ کے نیچے ٹھہرنا مستحب ہے اور دعا کا اہلبیت علیہم السلام سے منقول ہے اُسکا پڑھنا یا اسکے سوا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور دعائین پڑھنا اور اپنے بیے اور اپنے ماباپ اور مومنو نکے لیے دعا کرنا اور خیمہ نمرہ میں کھڑا کرنا اور برابر زمین پر ٹھہرنا اور سامان جمع کرنا اور اپنے اسباب سے اور اپنے نفس سے سد خلل کرنا یعنی اگر بھوکا ہو تو کھالے اور پیاسا ہو تو پانی پی لے تاکہ خوب دعا مین متوجہ ہو سکے اور اسیطرح اپنے سواری کے جانور کو سیر کرلے اور بعضون نے یون تفسیر کی ہے کہ اپنے سے اپنے اسباب کو چسپیدہ کرلے کہ دو سرا بیچ مین نہ آسکے کہ دل کو تشویش کا سبب نہو اور دوسرے معنے بھی حدیث سے مستفاد ہوتے ہین اور کھڑے ہو کر دعا کرنا مستحب ہے اور مکروہ ہے پہاڑ کے اوپر جا کر ٹھہرنا اور بیٹھکر وقوف کرنا مکروہ ہے - کلام مقدمہ مین اور مشعر کے وقوف مین اور اُسکی کیفیت مین ہے مقدمہ مشعر کو آتے وقت راہ مین درمیانی چال مستحب ہے اور جسوقت کثیب احمر پر یعنی سُرخ ریت کے ٹیلے جو عرفات سے مشعر کو آنیوالے کی راہ سے داہنی طرف ہین پہونچے تو یہ کہے اللّٰھُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِیْ وَزِدْ فِیْ عَمَلِیْ وَسَلِّمْ لِیْ دِیْنِیْ وَتَقَبَّلْ مَنَاسِکِیْ یعنی بارخدایا رحم کر میرے ٹھہرنے پر اور میرے عملین زیادتی کر اور میرے لیے میرے دین کو سلامت رکھ اور قبول کر میری عبادتون کو اور مستحب ہے کہ مغرب وعشا مین اتنی دیر کرے کہ مزدلفہ یعنی مشعر تک پہونچ جائے گو اُس تاخیر مین ثلث رات گذر جائے بس اگر کوئی مانع یا دشب تک مشعر مین پہونچنے سے ہو تو مغربین مین جمع کرے اور ایک اذان اور دو اقامتون سے بجالائے اور انکے بیچ مین نوافل نہ پڑھے بلکہ مغرب کے نوافل کی تاخیر عشا کے بعد تک کرے اور کیفیت بس واجب نیت ہے اور مشعر کا وقوف ہے اور اُسکی حد مازمین کے حیاض تک ہے اور وادی محسّر تک ہے اور مازم زبر دار میم اور ساکن ہمزہ اور نقطہ دار زے کی زیر سے دو پہاڑون مین کی تنگ راہ کو کہتے ہین اور اسی سے یہ موضع نامزد ہوا ہے اور توقف نکرے مگر مشعر مین اور ازدحام کے وقت پہاڑ پر چڑھ جانا جائز ہے اور اگر مشعر کے وقوف کی نیت کرے اور پھر دیوانہ یا بیہوش ہو جائے تو اُسکا وقوف صحیح ہے اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ صحیح نہین اور پہلا قول اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صحت اسمین ہے اِسلیے کہ رکن وقوف سے وقوف کا مسما ہے اور وہ نیّت کے بعد حاصل ہو گیا اور سارے وقت کے استیعاب کو رکنیت مین دخل نہین تو بے سارے وقت کے وقوف پورا ہو جائے گا - اور صبح کے بعد وقوف کرے بس اگر اس سے پہلے عمداً کوچ کر لیا بعد اسکے کہ وہان رات کو رہ چکا ہے گو تھوڑی دیر رات کو رہا ہو تو اُسکا حج باطل نہو گا اگر عرفات مین وقوف کیا ہو گا اور دنبہ کے فدیہ سے تدارک کریگا اور صبح سے پہلے بھی کوچ کرنا عورتون کے لیے اور جسے اپنی جان کا ڈر ہو بے کفارے کے جائز ہے اور اگر بھولے سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صبح سے پہلے کوچ کرے تو اُسپر کچھ نہین ہے اور مستحب ہے کہ نماز صبح کے بعد توقف کرے اور اہلبیت علیہم السلام سے ماثور دعا یا جو دعائین کہ حمد و ثنائے الٰہی پر مشتمل ہون پڑھے اور درود پیغمبر اور آل پیغمبر علیہم السلام پر بھیجے اور پہلا حج کرنیوالا پیدل مشعر الحرام کو طے کرے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ سنت ہے کہ مزدلفہ مین کے قزح نامے پہاڑ پر چڑھے اور ذکر خدا اُس پہاڑ پر کرے پانچ مسئلے ہین - پہلا مسئلہ مشعر کے وقوف کا وقت عید کی صبح کے طلوع سے آفتاب کے طلوع تک حالت اختیار مین ہے اور اضطرار کی حالت مین زوال آفتاب تک ہے دوسرا مسئلہ جو کہ مشعر مین عمداً نہ تو رات کو توقف کرے اور نہ صبح کو تو اُسکا حج باطل ہو جائیگا اور اگر بھولے سے ترک کریگا اور عرفے مین توقف کر چکا ہوگا تو اُسکا حج باطل نہوگا اور اگر دونون توقفون کو عمداً یا سہواً ترک کریگا تو اُسکا حج باطل ہو جائیگا تیسرا مسئلہ جو کہ عرفات مین توقف کرے اور آفتاب کے طلوع سے پہلے مشعر کے وقوف کا ادراک کرلے تو اُسکا حج صحیح ہے اور اگر صبح کے طلوع سے پہلے مشعر کا وقوف نکرے تو اُسکا حج باطل ہو جائیگا اور اگر عرفات مین وقوف کر چکا ہو اور مشعر کا وقوف آفتاب کے طلوع سے پہلے نہین کیا ہے تو جائز ہے کہ مشعر کے وقوف کا تدارک عید کے دن کے زوال سے پہلے کرلے چوتھا مسئلہ جس کسی سے حج فوت ہو جائے یعنی احرام باندھنے اور مکہ مین داخل ہونے کے بعد عمرہ مفردہ کے قصد سے محل ہو جائے تو اسکے بعد دوسرے سال اگر حج واجب ہو جس صفت سے اُسی صفت سے بجا لائے خواہ حج تمتع ہو خواہ حج قران ہو خواہ حج افراد ہو پانچوان مسئلہ جس کسی سے حج فوت ہو جائے گا اُس سے اسکے افعال بھی ساقط ہو جائینگے اور اُسے مستحب ہے کہ منی مین ایام تشریق کے گزرنے تک کہ وہ گیارھوین بارھوین تیرھوین ہین ٹھہرا رہے اور اسکے بعد عمرہ کے افعال بجا لائے اور محل ہو جائے خاتمہ جبکہ مشعر مین وارد ہو تو مستحب ہے کہ مشعر سے پتھریان رمی کے لیے چُنے اور وہ ستر پتھریان ہین اور اگر مشعر کے سوا سے بھی لے تو جائز ہے مگر حرم سے مساجد کے سوا لینا بہتر ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مسجد الحرام اور مسجد خیف کی نہون اور ان کنکریون مین تین شرطین واجب ہین ایک وہ ایسی ہون کہ جنھین پتھر کہ سکین دوسری حرم کی ہون تیسری رمی مین بے استعمال کی ہون جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ اُن پتھریون کا صحیح استعمال نکیا ہو اور اگر غیر صحیح استعمال کیا ہو تو وہ کوری ہونی سے نکل نہ جائینگی جیسے عمرہ پر پہونچی ہون یا بے نیت کے رمی کی ہو اور مستحب ہے کہ وہ پتھریان رنگدار ہون اور نرم ہون

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور انگلی کی پور کے برابر ہون سیاہ رنگ نقطہ دار چنی ہوئی ہون اور مکروہ ہے کہ سخت ہون اور ٹوٹی ہوئی ہون اور طلوع آفتاب سے کچھ دیر پہلے پیشنماز کے سوا کوچ کرنا مستحب ہے مگر وادی محسر سے نہ بڑھے مگر آفتاب کے طلوع کے بعد اور پیشنماز آفتاب کے طلوع کے وقت تک تاخیر کرے اور وادی محسر مین سو گز شرعی اسو قدم سعی کرے یعنی دوڑے اور یہ پڑھتا جائے اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَھْدِیْ وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَاخْلُفْنِیْ فِیْمَنْ تَرَکْتُ بَعْدِیْ یعنی بار خدایا سالم رکھ میرے عہد کو اور میرے توبہ کو قبول کر اور میری دعاؤن کو قبول فرما اور مجھے آنیوالا کر انمین کہ جسے مین نے اپنے بعد چھوڑا ہے اور وادی محسر مین سعی نکریگا تو پھر آئے گا اور استحباباً بجا لائے گا قول منی کے اترنے مین اور اُس عبادت مین جو وہان بجا لانا چاہیے بس جبکہ منی مین اُترے تو مستحب ہے کہ ماثورہ دعائین پڑھے اور منی مین عید کے دن عبادت کی تین چیزین ہین ایک پتھریان جمرہ عقبہ پر مارنا دوسری قربانی ذبح کرنا تیسری سر منڈوانا جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ منی تمنی سے مشتق ہے یعنی آرزو کرنے کے معنون مین اور اس مقام کا نام منی اس سبب سے ہوا کہ یہان حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے یہ تمنا کی تھی کہ حق تعالیٰ اُنکے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بدلے مین ایک دنبہ عطا فرمائے کہ اُسے وہ اُنکے بدلے قربانی کرین حقتعالیٰ نے یہ آرزو اُنکی قبول فرمائی اسلیے اس مقام کا نام منی ہوا اور اور وجہین بھی مذکور ہوئی ہین پہلی عبادت رمی یعنی پتھریان مارنا اسمین نیت کرنا واجب ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ فقہانے کہا ہے کہ رمی کی نیت مین معتبر ہے تعیین فعل کی کہ وہ پتھریون کا مارنا ہے اور جہت اُسکی کہ واجب ہے یا سنت ہے اور یہ کہ حجۃ الاسلام مین ہے یا اُسکے سوا مین ہے اور قصد قربت کا پہلی ہی پتھری مارنے کے نزدیک اور ہمیشہ فراغت پانے تک نیت کے حکم مین رہنا اور سات پتھریان اسطرح سے مارنا واجب ہے کہ جسے مارنا کہین اور اپنی تحریک سے جمرہ تک پہونچانا بلکہ کسی چیز پر پڑے اور اُس سے اُچٹ کر جمرہ پر جا لگے تو جائز ہے اور اگر جمرہ تک پہونچنے سے بیچ مین کوتاہی ہو اور اُسے کوئی جانور یا آدمی اپنی تحریک سے جمرہ تک پہونچادے تو کافی نہین اور یہی حکم ہے اگر شک کرے اور نجانے کہ جمرہ تک پہنچین یا نہین اور اگر جمرہ پر سب مارنیکے چھوڑ دے تو کافی نہین اور رمی مین چھ چیزین مستحب ہین طہارت اور ارادۂ رمی کے وقت دعا پڑھنا اور رمی اور جمرہ کے بیچ مین دس یا پندرہ شرعی گز کا فاصلہ ہونا اور خذف کے طریق سے پتھریان مارنا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور خذف خے کے زبر سے اور دال نقطہ دار سے اور فے سے ڈالنے کے معنون مین اور صحاح اور صراح مین کہا ہے کہ خذف خے سے پتھریان انگلیون سے مارنے کے معنون مین ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ پتھر کو انگوٹھے کے پور کی پیٹ یعنی گدی پر رکھے اور کلمے کی انگلی کے ناخن سے حرکت دیکر مارے اور بعضے فقیہون نے کہا ہے کہ بیچ کی انگلی کے ناخن سے حرکت دیکر لگائے اور ہر پتھری مارنے کے ساتھ دعا پڑھنا اور پیدل ہونا اور اگر سوار ہو تو بھی جائز ہے اور جمرہ عقبہ کی رمی مین جمرہ کیطرف منھ کرنا اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا اور باقی جمرات مین قبلہ رو ہونا دوسری عبادت قربانی ہے اور اسمین کئی طرفین ہین پہلی طرف ہدی ہین یعنی قربانی کرنے مین ہے اور حج متع کرنیوالے پر قربانی واجب ہے دوسرے پر واجب نہین خواہ وہ حج متع واجب ہو خواہ سنّت ہو اور اگر مکہ کا رہنے والا حج تمتع کریگا تو اسپر بھی قربانی واجب ہو گی اور اگر بندہ ہو اور اسکا آقا حج تمتع کی اُسے اجازت دے تو اسکے آقا کو اختیار ہے خواہ اسکی طرف سے قربانی کرے یا قربانی کے بدلے مین اُسے روزے رکھنے کا حکم کرے اور اگر بندہ آزادی کے حال مین عرفات یا مشعر کے وقوف کا ادراک کریگا تو مقدور رکھنے پر اُسے قربانی کرنا لازم ہو جائیگا نہین تو قربانی کے بدلے روزے رکھے گا اور قربانی کے ذبح مین نیّت شرط ہے اور جائز ہے کہ حاجی کی طرف سے قربانی کا ذبح کرنیوالا نیت کر لے اور منی ذبح ہدی کو ذبح کرنا واجب ہے اور حج واجب مین ایک ہدی ایک ہی شخص کی طرف سے کافی ہو گی اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ ضرورت کے وقت مین پانچ سات شخصون مین بھی ایک قربانی جائز ہے جب کہ ایک دسترخوان پر کے کھانے والے ہون اور آپسمین مخلوط اور مربوط ہون اور پہلا قول اشبہ ہے اور یہ شراکت قربانی کی حج کے سوا اور سنت قربانی مین جائز ہے اور حج مین خواہ واجب ہو یا سنت ہو ایک ہی شخص کے لیے ایک قربانی چاہیے ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ ایک دسترخوان کے لوگون سے مراد وہ لوگ ہین کہ ایک گھر کے ہون اور صحیح یہ ہے کہ ایک قربانی دو شخصونکو مطلق کافی نہین اور ایک مستحب قربانی پانچ سات شخصون کو جائز ہونے کے معنے یہ ہین کہ سنّتی حج مین نہو اسلیے کہ سنتی حج بھی شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہے جیسا کہ فقہا نے کہا ہے بس یہ قربانی مستحب نہو گی اور علامہ نے تذکرے مین فرمایا ہے کہ مستحب قربانی کا ایک اونٹ یا ایک گائے یا ایک بکری متعدد شخصونکی طرف سے شرکتمین جائز ہے اور واجب نہین کہ عید وغیرہ کے لیے تجمل کے بنائے ہوئے کپڑے بیچ کر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قربانی مول سے بلکہ ممکن نہونے پر روزے رکھے اور اگر وہ جانور جو قربانی کے لیے کوئی لایا ہو گم ہو جائے
اور اُسکے مالک کے سوا اور شخص اُسے ذبح کرے تو وہ قربانی اُسکے مالک کی طرف سے کافی نہین
جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ غیر مالک کا گم ہوئے قربانی کے جانور کا ذبح کرنا مالک کے لیے کافی نہونا اسوجہ
سے ہے کہ ہدی مول لینے سے واجب کے ادا کے لیے متعین نہین ہوتی ہے بلکہ مالک یا وکیل کی ذبح کی
نیت سے متعین ہوتی ہے اور جبکہ غیر مالک ذبح کرے اور مالک کی طرف سے نیت متحقق نہو تو وہ
قربانی کافی نہین اور صحیح یہی ہے کہ اگر اُسے غیر مالک ذبح کی نیت مین اُسکے مالک کی طرف سے قصد
کرے کہ اُسکے مالک کی طرف سے مین ذبح کرتا ہون تو کافی ہو جائیگی جیسا کہ صاحب مدارک نے فرمایا
ہے - اور منی مین کی ذبح کی قربانی مین کا کچھ منی سے باہر لیجانا جائز نہین بلکہ منی ہی مین اُسے خرچ
کر ڈالین اور عید کے دن سر منڈوانے سے پہلے ہدی کا ذبح کرنا واجب ہے اور اگر سر منڈوانے کے
بعد قربانی کریگا تو گنہگار ہوگا اور قربانی کافی ہے اور یہی حکم ہے اگر ہدی کو نہ بیچ کے باقی دونون بھی ذبح
کرے تو جائز ہے دوسری طرف قربانی کی صفتون مین ہے اور انمین تین واجب ہین پہلی واجب
صفت ہدی کی جنس ہے اور واجب ہے کہ چوپاؤن مین سے اونٹ یا گائے یا بھیڑ ہو اور بکری بھی بھیڑ
کی جنس ہے دوسری واجب صفت اُس قربانی کا سن ہے بس کافی نہین اونٹ مین سے مگر ثنی
اور یہ وہ اونٹ ہے کہ جسنے پانچ سال بھر کر چھٹے سال مین پاؤن رکھا ہو اور گائے بکری سے وہ ہے جو
ایک سال کو تمام کرکے دوسرے سال مین داخل ہو اور بھیڑ بکری مین جذع بھی کافی ہے
اور جذع وہ ہے جو سات مہینے سے آٹھوین مین داخل ہو اور بعضون نے چھ مہینے بھی کہے ہین تیسری
واجب صفت ہدی پیدایش مین کامل ہونا ناقص نہو بس ظاہر کا لنگڑا جانور کافی نہین اور نہ جسکا سینگ
اندر سے ٹوٹا ہو اور نہ جس کا کان کٹا ہو اور نہ مزجا نورون مین سے خصی کافی ہے اور نہ دُبلا کافی ہے
کہ جسکے گُردون پر چربی نہو اور اگر اُسے دُبلا مول لے اور ذبح کے بعد بھی دُبلا نکلے تو کافی نہین ہے
اور اگر موٹا نکل آئے تو کافی ہے اور اگر موٹا دیکھ لے پھر دُبلا نکل آئے تو وہ بھی کافی ہے اور اگر بے عیب
جانکر لے اور عیب دار ظاہر ہو تو کافی نہین اور سنت ہے کہ بہت تیار ہو کہ سواد ہی مین سوئے اور
سواد ہی مین رستہ چلے اور یہ حدیث سے مستفاد ہے اور اسکی تین طرح سے تفسیر ہوئی ہے ایک
یہ کہ اُس جانور کے لیے سایہ ہو کہ اُسمین چلے یعنی بڑا سایہ رکھتا ہو نہ مطلق سایہ کہ ہر جسم کثیف کو لازم ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور ظاہر مراد اِس سے یہ ہے کہ بیٹھنے مین اور راہ چلنے مین اور زمین پر سونے مین اُس سے بڑا سایہ زمین پر پڑتا ہو دوسری تفسیر یہ ہے کہ موضع نگاہ یعنی اُسکی آنکھ اور اُسکے سارے بدن کے اجزا کہ بیٹھنے اور سونے کے وقت اور اُسکے پانون رستہ چلنے کے وقت کہ زمین پر پڑنے مین سیاہ ہون اور علما دنے تفسیر تیسری یون کی ہے کہ سواد سے مراد سبزہ ہے یعنی سبزہ مین ملا ہوا ور جب اسطرح پر ہوگا تو ضرور وہ جانور موٹا ہوگا اور سنّت ہے کہ قربانی کو عرفات مین بھی لائے ہون اور قربانی کے لیے اونٹ اور گائے مین سے مادین بہتر ہے اور بھیڑ بکری مین سے نر بہتر ہے اور سنّت ہے کہ اونٹ کا نحر کرنے والا اُس حال مین کھڑا ہو کہ اونٹ کے پانون اور زانو بندھے ہون اور پانون اور زانو کے درمیان کھڑے رہکر داہنی طرف سے اونٹ کے نحر و مقام مین چھری یا نیزہ چھبوئے اور قربانیکے ذبح کے وقت درگاہ الٰہی مین دعا کرے اور اپنے ہاتھ کو ذبح کرنیوالے کے ہاتھ پر رکھے اور بہتر یہی ہے کہ اگر خود خوب ذبح کر جانتا ہو تو آپ ہی ذبح کا متولی ہو اور سُنّت ہے کہ قربانی کے تین حصے کرے ایک حصہ کھائے اور دوسرا حصّہ تصدق کرے اور تیسرا حصّہ ہدیہ بھیجے اور بعضون نے کہا ہے کہ قربانی مین سے چکھنا واجب ہے اور یہی اظہر ہے اور مکروہ ہے یعنی کم ثواب ہے قربانی کرنا بھینس اور بیل کا اور خصی جانور کا تیسری طرف ہے یعنی قربانی کے بدل مین ہے جو کوئی کہ قربانی نرکھتا ہو اور قیمت رکھتا ہو تو بعضے فقہانے کہا ہے کہ کسی کے پاس رکھوا دے کہ وہ ذیحجہ بھر مین خرید لیگا اور بعضے کہتے ہین کہ اُسکا فرض روزون کی طرف منتقل ہوجائیگا اور یہی اشبہ ہے اور جبکہ نہ ہدی ہو اور نہ قیمت ہو تو دس دن کے روزے رکھیگا ایک دن ترویہ یعنی آٹھوین سے پہلے اور ایک ترویہ کے دن یعنی آٹھوین اور ایک عرفہ کے دن یعنی نوین کو روزہ رکھیگا اور اگر ان تینون روزہ رکھنے کا اتفاق نہو تو ترویہ کے دن پر اور عرفہ کے دن پر اقتصار کریگا اور اسکے بعد عید کے دن اور تشریق کے دنونمین افطار کریگا اور تیسرے دن کا روزہ کوچ کے بعد رکھیگا اور جو اُس سے ترویہ کے دنکا روزہ فوت ہوجائے تو کوچ کے بعد تک ان روزونمین تاخیر کریگا اور جائز ہی کہ ان تین روزونکو ذیحجہ کی پہلی سے رکھے پھر حج تمتع مین ملبس ہو اور جائز ہی کہ ان تین روزونکو ذیحجہ بھر مین رکھے اور اگر دو دن روزہ رکھے اور تیسرے دن افطار کرے یعنے روزہ نہ رکھے تو کافی نہین اور پھر سرے سے شروع کرے اور اگر تیسرے دن عید ہو تو افطار کرے اور تیسرے دن کا روزہ کوچ کے بعد رکھے اور صحیح نہین قربانی کے بدل کے ان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

تین روز دن کا رکھنا اگر ذیحجہ ہی مین حج تمتع مین شروع کے بعد اور اگر ذیحجہ کا مہینا نکلجائے اور ان
تین روزون کو نہ رکھا ہو تو ہدی متعین ہوگی کہ دوسرے سال بجالائے اور اگر تین دن کے
روزے رکھ چکے اور اسکے بعد قربانی بہم ہو جائے گو یہ سات دن کے روزون مین شروع کے
پہلے ہو تو اُسپر ہدی واجب نہین اور اُسے اُنہین روزون کا تمام کرنا پہونچتا ہے اور اگر قربانی کی
طرف رجوع کریگا تو بہتر ہوگا اور سات دن کے روزے اپنے اہل وعیال مین پہونچنے کے بعد
ہین اور اُنہین پیاپے رکھنا اصح قول پر شرط نہین بس اگر مکہ مین اقامت کرلے تو اتنے زمانے
کے گزرنے کا انتظار کرے جسمین اپنے اہل تک پہونچ جاتا جب تک کہ ایک مہینے سے زیادہ نہو
اور اگر ایک مہینے پر زیادہ ہو تو مہینے بھر کا انتظار کافی ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ
شیخ علی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ اُس صورت مین ہے کہ مکہ مین انتظار کرے اور اگر کسی اَور
شہر مین توقف کریگا تو ایک مہینے سے زیادہ ہو جائے تو وہان یہ سات روزے جائز نہین جبتک
اپنے اہل تک پہونچنے کی مدت گزر نہ لے۔ اور اگر حاجی مرجائے اور اُسکے ذمے یہ واجب روزے
رہجائین اور اُسنے نہ رکھے ہون تو واجب ہے کہ اُسکی طرف سے ولی تین دن کے روزے رکھے
نہ سات دن کے اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ پورے دس دن کے روزے رکھیگا اور یہی قول
اشبہ ہے اور جسپر نذر یا کفارے مین اونٹ واجب ہو اور وہ نہ ملے تو اُسپر سات بکریان واجب ہین اور
جسپر قربانی واجب ہو اور مرجائے تو اُسے اُسکے اصل ترکے سے نکالینگے چوتھی طرف حج قران
کی ہدی مین ہے کہ حج قران کرنے والا ہدی کو ہنکاتا ہے اور ہدی اپنے مالک کی ملک سے نہ نکلیگی
اور اُسے پہونچتا ہے کہ اُس ہدی کے بدلے دوسری ہدی لیجائے اور جو چاہے اُسمین تصرف کرے
گو اشعار اور تقلید کرچکا ہو مگر جبکہ اُسے ہنکا چکے گا تو ضرور ہے کہ اُسے منی مین نحر کرے اگر حج کا
احرام باندھے ہو اور اگر عمرہ کا احرام باندھے ہو تو کعبہ کے پاس حزورہ مین ذبح کرنا چاہیے اور
حزورہ حاے مہملہ کے زیر سے اور زاے منقوطہ کے سکون اور تخفیف اور واو کے زبر سے بعد اسکے
راے مہملہ اور ہاے ہوز ہے یہ باہر مسجد کے ایک بلند مکان ہے کہ صفا اور مروہ کے بیچ مین ہے کہ
ذبح کے سارے مکانون سے مکہ ہی بہتر ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ مراد اِس سے
یہ ہے کہ احرام باندھنے کے بعد حج قران کرنیوالا میقات سے ہدی کو ساتھ لائیگا یا جس مقام سے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ اُسے احرام باندھنا جائز ہوگا اور اُسکی ملک سے نہ نکلجائیگی جس صورت مین اشعار اور تقلید بھی کر چکا ہو مگر جبکہ اُسنے اشعار اور تقلید سے احرام باندھا یا احرام کی تاکید اُس سے کی ہو اس طریق سے کہ احرام باندھنے کے بعد تلبیہ کہا ہو اور اشعار اور تقلید کو اُسکا موکد کیا ہو اسلیے کہ اگر ایسا کر چکیگا تو پھر اُس ہدی کا بدل ڈالنا جائز نہین اور واجب ہے کہ نحر یا ذبح کرے اور ہدی مرجائے تو اُسکے بدلے اور ہدی لانا واجب نہین اسلیے کہ ہنکانے اور لانیوالا ضامن اور ذمہ دار نہین ہے اور نہ وہ ہدی مضمون ہے یعنی نہ ذمہ داری رکھی گئی ہے مثل اسکے کہ کفارے کی بدل ہو تو واجب ہے کہ اُسکے بدل کو اُسکی جگہ پر لین اور اگر وہ ہدی ہنکانے سے ذبح کے مقام تک نہ پہونچ سکے تو جائز ہے کہ جہانتک وہ پہونچی ہے اوسی مقام پر ذبح یا نحر کر ڈالے اور کوئی پہچان اُسپر کر دے کہ وہ اسپر دلالت کرے کہ یہ ہدی ہے جیسے اُسکے پاؤن کو اُسکے خون کے اندر کر دین یا اُس مقام پر لکھکر چھوڑ دین کہ یہ ہدی ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ جب ہدی ہنکانے سے ذبح کے مقام تک نہ پہونچ سکے تو جہان تک کہ پہونچی ہے وہین اُسے ذبح کر ڈالے اور ہدیون کے ذبح کے مقام تک پہونچانا واجب نہین۔ اور اگر ہدی کو کوئی شکستگی پہونچے جیسے پاؤن یا ہاتھ ٹوٹ جائے تو جائز ہے کہ اُسے بیچ ڈالے اور بہتر یہ ہے کہ اُسکی قیمت کو تصدق کر دے اور اُسکی جگہ دوسری ہدی مول لے لے اور ہدی ہنکانے سے صدقہ کے لیے اس معنی سے معین نہین کہ اُسکے گوشت کو تصدق ہی کرنا چاہیے بلکہ اُسکا ذبح کرنا واجب ہے بعد اُسکے اُسکے گوشت کو جو چاہے کرے مگر جبکہ مانا ہو کہ اُسکے گوشت کو تصدق کر دیگا اور اگر کوئی ہدی کو چرا لے اور اُسنے محافظت مین بے پروائی نہ کی ہو تو لیجانیوالا ذمہ دار نہین کہ اُسکے بدلے مین اور لائے اور اگر گم ہو جائے اور جسنے کہ پائی ہے وہ اُسے ذبح کرے تو اُسکے اصل مالک کے لیے کافی ہے اور اگر گم ہو جائے اور اُسکی جگہ اُسکے بدلے مین لائے اور اُسکے بعد وہ گم ہوئی ملجائے تو اُسی کو ذبح کرے اور اس نوخرید بدل کا ذبح کرنا واجب نہین اور اگر دوسری نوخرید کو ذبح کرنے تو مستحب ہے کہ پہلی کو ذبح کرے مگر جبکہ اُسکے ذبح کی نذر کی ہو تو اس صورت مین اُسی کا ذبح کرنا واجب ہے اور ہدی کے اونٹ پر سوار ہونا جائز ہے جس صورت مین اُسے سواری مُضر نہو اور اُسکے دودھ کا کھانا جائز ہے جبتک کہ اُسکے بچے کو دودھ نہین مضر نہو اور جو ہدی کہ واجب ہو مثل کفارون کی قربانیون کے تو جائز نہین کہ قصاب کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُسمین سے کچھ دین اور کچھ پوست مین سے اسکے لیجانیوالے کو لینا جائز نہین اور اُسکے گوشت کا بھی کھانا کفارہ کرنیوالے کو جائز نہین بس اگر اُسمین سے کچھ لیا ہے تو اُتنے کی قیمت تصدق کردے اور جو کہ اونٹ کے نحر کرنے کی نذر کرے بس اگر نحر کے لیے کوئی مقام نذر مین معین کرے تو اُسی مقام مین نحر کرنا واجب ہی اور اگر معین نکرے اور مطلق چھوڑ دے تو چاہیے کہ اُسے مکہ مین نحر کرے اور سنت ہی کہ لنگی ہوئی ہدی مین سے کچھ کھاوے اور تیسرے حصے کو صدقہ کرے اور دوسرے تہائی حصے کو ہدیہ بھیجے جسطرح کہ حج تمتع مین کرتا ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ فقہا نے کہا ہے کہ سیاق یعنی ہنکائی قربانی کہ حج قران مین عمل مین آتی ہے واجب نہین کہ اُسکے گوشت کو تصدق کرین بلکہ نحر یا ذبح واجب ہے اور اُسکے گوشت کو جو چاہے کرے یعنی آپ کھاوے اور دوستون کو ہدیہ بھیجے یا تصدق کرے مگر جسنے نذر کیا ہو کہ مستحقون کو دیگا تو اُس صورت مین تصدق کر ڈالنا واجب ہوگا اور شہید علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اسکے ہدی تمتع کی طرح تین حصے کرنا چاہیے جسطرح کہ بیان ہوچکا۔ اور یہی مستحب قربانی کے گوشت کا حکم ہے پانچوین طرف قربانی کے باب مین ہے۔ قربانی کا وقت منی مین چار دن تک ہی اور اُسکا پہلا دن عید کا دن ہی اور اور شہرون مین تین دن ہین اور مستحب ہی کہ قربانی کے گوشت مین سے کچھ کھائین اور اُسکے گوشت کے جمع کرکے رکھنے مین کوئی ڈر نہین اور مکروہ ہے کہ اُسکے گوشت کو منی کے باہر لیجائین اور کوئی ڈر نہین اگر دوسرے کے گوشت کو برابر وزن سے بدل لائین اور جو کہ واجب ہدی کو ذبح کریگا قربانی مین بھی محسوب ہوگا اور اگر دونون قربانیان کرے تو بہتر ہے اور جسے جانور قربانی کا نہ ملے وہ اُسکی قیمت تصدق کرے اور اگر اُسکی قیمت مختلف ہو تو اعلی اور اوسط اور ادنی قیمتون کو جمع کرے اور اُسکی تہائی کو تصدق کرے اور مستحب ہی کہ اُس جانور کی قربانی کرین کہ جسے مول لیا ہو اور مکروہ ہے کہ اپنے پالو جانور کی قربانی کیجیے اور مکروہ ہی کہ قربانی کی کھال مین سے خود لے یا قصاب کو دے اور بہتر یہ ہے کہ اُسے بھی تصدق کردے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ قصاب کو دینے مین کراہت ذبح کی اُجرت مین دینے سے مشروط ہے اور اگر قصاب فقیر ہو تو فقرا کے حصہ مین سے اُسے دینا جائز ہے تیسری عبادت حلق اور تقصیر ہے اور جب ذبح سے فارغ ہو تو مختار ہی خواہ حلق کرے یعنی سر منڈوائے یا تقصیر کرے یعنی ناخن کٹوائے یا بال کم کرے اور حلق بہتر ہے خصوصاً حج کرنے والے کو اور اُسکو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

شہد اور گوند جوئون کی محافظت کے لیے سر پر ملے ہو اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ انکحین کافی نہین مگر حلق اور پہلا قول اظہر ہے اور سر مُنڈوانا عورتون پر نہین اور اُنکے حق مین تقصیر متعین ہے اور عورتین حلق سے تقصیر پر اکتفا کرینگی گو کم کرنا بالون کا اُنگلی کے پورہی بھر ہو اور تقصیر کی تقدیم خانہ کعبہ کی زیارت پر طواف اور سعی کے لیے واجب ہے بس اگر کوئی زیارت کعبہ کو تقصیر پر عمداً مقدم کریگا تو بکری سے تدارک کریگا اور اگر بھولے سے مقدم کر دیگا تو اُسپر کچھ نہین اور اُسپر طواف کا اعادہ تقصیر کے بعد بنا بر اظہر کے واجب ہے اور منی مین سر مُنڈوانا واجب ہے اور وہان سے کوچ کر چکے تو پھر آئے اور وہین حلق کرے اور جسکے سر پر بال نہون اُسے سر پر اُسترا پھروا لینا کافی ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ فقہا نے کہا ہے جس کے سر پر بال نہون وہ داڑھی ہی کے بالون کو کتروائیگا اور اگر وہ بھی نہو تو ناخن کٹوائے گا اسلیے کہ یہ حلق کے اختیاری بدل ہین اور اگر داڑھی کے بال اور ناخن بھی نہون تو استرا سر پر پھروائے کہ یہ اضطراری بدل ہے اور یہ ہین مسالک مین ہے اور ان عبادتون مین ترتیب واجب ہے اور عید کے دن پہلے رمی ہے پھر ذبح ہے پھر حلق ہے پھر اُنمین سے اگر کسی کام کو کسی پر مقدم کرے گا تو گنہگار ہوگا اور اعادہ نہین ہے یہان تین مسئلے ہین پہلا مسئلہ محرم کے محل ہونے کے تین مقام ہین پہلا سر منڈوانے یا ناخن یا بال کتروائے بعد محرم سب کامون سے محل ہو جاتا ہے مگر خوشبو لگانے کے لیے محل نہین ہوتا ہے دوسرا جبکہ طواف زیارت کر لیتا ہے تو اُسپر خوشبو کا استعمال حلال ہو جاتا ہے تیسرا جب محرم طواف نساء کرتا ہے تو اُسپر عورتین حلال ہو جاتی ہین اور مکروہ ہیگا سیے کپڑے کا پہننا یہانتک کے طواف زیارت سے فارغ ہو اور یونہین مکروہ ہے خشبو کا استعمال جبتک طواف نساء سے فارغ ہو دوسرا مسئلہ جبکہ حاجی عید کے دن اپنی عبادتین بجا لا چکے بس بہتر ہے کہ مکہ کو اُسی دن طواف اور سعی کے لیے جائے اور اگر تاخیر کرے تو دوسرے دن جائے اور یہ حج تمتع کے حق مین موکد ہے اور اگر اُس سے بھی تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا اور طواف اور سعی صحیح رہیگی اور حج قران اور افراد کرنیوالے کو ان کامون مین تاخیر ماہ ذیحجہ کے پورے ہونے تک کراہیت پر جائز ہے تیسرا مسئلہ مکہ مین طواف اور سعی کو جانیوالے کے لیے بہتر ہے کہ غسل کرے اور ناخن کٹوائے اور لبین کتروائے اور دعا پڑھنا اور اپنے مطلب کو مانگنا جبکہ دروازہ مسجد پر موقف ہو

Presented by: Rana Jabir Abbas

قول طواف مین اور اِسمین تین مقصد ہین پہلا مقصد طواف کے مقدمون مین بعضے اونمین سے واجب ہین اور بعضے سنت ہین بس واجبات ہین طہارت ہے اور کپڑون سے اور بدن سے نجاست کا دور کرنا ہے اور ختنہ کیے ہونا ہے اور عورتون مین مختون ہونا معتبر نہین اور مستحب آٹھ امر ہین مکہ مین داخل ہونے کو نہانا اور اگر کوئی عذر بہم پہونچے تو مکہ مین داخل ہونے کے بعد نہالے اور بہتر ہے کہ میمون نامے کنوئین کے پانی سے یا فخ نامے کنوئین کے پانی سے نہائے اور نہین تو اپنے گھر نہالے اور چبانا اذخر نامے گھانس کا اور اونچی طرف سے مکہ مین داخل ہونا اور ننگے پاؤن اور تمکین اور وقار سے اور مسجد الحرام مین داخل ہونے کے لیے نہانا اور بنی شیبہ کے دروازے سے وہان تھوڑی توقف کرنے کے بعد داخل ہونا اور سلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ پر بھیجنا اور ماثورہ دعائین پڑھنا جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ علمانے کہا ہے کہ بنی شیبہ کے دروازے سے داخل ہونے کے استحباب کا سبب یہ ہے کہ کعبہ کے بہت بڑے بت کو کہ ہبل نام تھا اسکی چوکھٹ کی مٹی کے نیچے دفن کیا ہے جو کہ اُس دروازے سے آتا ہے اُسے ٹھکراتا ہے اور اس زمانے مین باب بنی شیبہ مسجد مین داخل ہے اور باب السّلام کے برابر ہے اور جو شخص کہ باب السّلام سے داخل ہوتا ہے اور سیدھا جاتا ہے تو مسجد کے ستونون سے تجاوز کرنے تک ہبل اُسکے پاؤن کے تلے آتا ہے دوسرا مقصد طواف کی کیفیت مین ہے اور وہ واجب اور سنت امرون پر مشتمل ہے بس واجب سات ہین نیّت اور حجر اسود سے طواف کی ابتدا کرنا اور حجر اسود ہی پر ختم کرنا اور اپنی بائین طرف پر طواف کرنا یعنی خانہ کعبہ کو طواف مین بائین طرف لینا اور حجر اسمٰعیل کا اپنے طواف مین داخل کر لینا اور حجر اسمٰعیل ایک معین جگہ ہے اُسے اپنے طواف کے دورے کے اندر لے لے یعنی اُسکے باہر باہر سے دورہ کرے کہ حجر طواف مین داخل ہو جائے اور سات پھیرون مین طواف کو پورا کرنا اور طائف یعنی طواف کرنیوالے کا خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم کے اندر ہونا ہے اور اگر طواف مین کعبہ کی نیو پر یا دیوار حجر پر چلے تو کافی نہین اور طواف کے لوازم مین سے یعنی واجب طواف مین کے واجب سے نماز طواف کی دو رکعتین ہین کہ یہ دونون واجب مین واجب ہین اور اگر اِن دونون رکعتون کو بھول جائے تو اُسی مقام پر پھر آنا واجب ہے اور اگر پھرنا شاق ہو تو اُنھین جہان کہ یاد آئین وہین بجا لائے اور اگر بے پڑھے مر جائے تو اُسکا ولی اِن دونون رکعتون کو قضا بجا لائے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

چھ مسئلے۔ پہلا مسئلہ واجب طواف میں سات پھیروں سے سوا بنا بر اظہر کے حرام ہیں اور سنت طواف میں مکروہ ہیں دوسرا مسئلہ طہارت واجب طواف میں شرط ہے نہ سنتی طواف میں چنانچہ کہ مسنون طواف میں ابتدا کرنا بے طہارت کے جائز ہے ہرچند کہ طہارت بہتر ہے تیسرا مسئلہ نماز طواف کی دو رکعتوں کا مقام ابراہیم علیہ السلام میں پڑھنا واجب ہے یعنی اُس مکان میں کہ جہاں مقام ابراہیم اب ہے اور اُسکے سوا میں پڑھنا جائز نہیں اور اگر لوگوں کی کثرت سے وہاں تک نہ پہونچ سکے تو عقب میں یا ایک طرف میں دو طرفوں میں سے نماز طواف پڑھے چوتھا مسئلہ جبکہ نجس کپڑے میں نجاست کا علم رکھتے ہوئے طواف کرے تو اُسکا طواف صحیح نہیں اور اگر معلوم نہو کہ نجس ہے اور اگر اثنائے طواف میں معلوم ہو جائے تو اُسے بدن پر سے گرا دے اور طواف کو پورا کرے اور اگر طواف سے فارغ ہونے تک معلوم نہو تو اُسکا طواف صحیح ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر نجس کپڑے میں طواف کرے اور طواف کے اثنا میں معلوم ہو جائے کہ یہ کپڑا نجس تھا بس اگر آدھے پھیروں سے تجاوز کر چکا ہے تو اُس نجس کپڑے کو اپنے بدن پر سے گرا دے اور طواف کو پورا کر لے ورنہیں تو نئے سرے سے طواف کرے پانچوان مسئلہ نماز طواف کی واجب دو رکعتوں کا پڑھنا جائز ہے ہرچند کہ ایسے وقتوں میں ہوں کہ جن میں نوافل پڑھنا مکروہ ہے چھٹا مسئلہ جو اپنے طواف میں کچھ کم کرے پھر اگر آدھے طواف سے بڑھ گیا ہے جیسے چار پھیرے سات میں سے کر چکا ہے تو وہیں سے پھر پڑیگا اور باقی کو بجا لائیگا اور اگر عود کر کے اپنے اہل میں پہونچ گیا ہے اور یاد آئے کہ کمی کر گیا ہے تو کسی سے کہدے کہ اُسکی طرف سے باقی پھیرے بجا لائے اور آدھے سے کم کیا ہو تو پھر آکر نئے سر سے طواف کرے اور یہی حکم ہے جو کہ واجب طواف کو خانہ کعبہ میں جانے کے لیے یا کسی حاجت میں کوشش کے لیے توڑ ڈالے اور یہی حکم ہے اگر طواف کے اثنا میں بیمار ہو جائے اور بیماری استمرار کرے اس درجہ پر کہ اُسے کندھوں پر اُٹھا کر پاؤں زمین پر گرتے ہوئے طواف کروانا ممکن نہو تو اُسکی طرف سے طواف کروایا جائیگا اور یہی حکم ہے اگر اثنائے طواف واجب میں حدث یعنی طہارت توڑنے والی چیز صادر ہو اور اگر سعی میں داخل ہو جائے اور یاد آئے کہ طواف پورا نہیں کیا تو پھر آئے اور باقی کو بجا لائے اگر آدھے سے تجاوز کر چکا ہو اور اسکے بعد سعی کو بجا لائے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ مصنف علیہ الرحمہ نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طواف مین قید واجبی طواف سے دی ہے اِسلیے کہ اگر سنتی طواف کعبہ مین داخل ہونے کے لیے یا اور کسی حاجت کے لیے توڑ ڈالیگا خواہ آدھے سے تجاوز کیا ہو یا نکیا ہو بنا وہین پر کریگا اور حاجت اِس سے عام ہے کہ اپنی ہو یا دوسرے کسی مومن کی ہو اور اگر طواف کے اثنا مین کوئی نجاست اُسے عارض ہو تو اُسکا ازالہ کرے اور اگر آدھے سے تجاوز نہین کیا ہے تو نئے سرے سے طواف بجالائے اور اگر آدھے سے تجاوز کرچکا ہے تو اُسی پر بنا کرکے باقی کو بجا لائیگا اور فقہانے کہا ہے کہ قضاے حاجت مین یا ازالۂ نجاست مین معتاد بھر توقف چاہیے اور واجب نہین کہ معتاد سے کم توقف ہو اور اگر معتاد پر زیادہ توقف کریگا بے عذر کے تو قطع طواف کا حکم رکھتا ہے نئے سرے سے طواف کرنا چاہیے طواف کے سنتی امر پندرہ ہین حجر اسود کے پاس کھڑے ہونا اور حمد و ثناے الٰہی بجا لانا اور صلوات نبی پر اور آل نبی پر بھیجنا اور دعا کے لیے دونون ہاتھون کو اُٹھانا اور اصح قول پر حجر اسود کو ہر پھیرے مین چھونا اور حجر اسود کو چومنا اور اگر اُسکے چومنے پر قادر نہو تو ہاتھ حجر کو چھوا کر ہاتھ کو چومے اور اگر ہاتھ کٹا ہو تو جائے قطع کو حجر تک پہونچائے اور اگر ہاتھ ہی نرکھتا ہو تو اشارے ہی پر اقتصار کرے اور یہ دعا پڑھے اَمَانَتِی اَدَّیْتُهَا وَمِیْثَاقِی تَعَاهَدْتُهٗ لِتَشْهَدَ لِیْ بِالْمُوَافَاةِ اَللّٰهُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ آخر تک اور طواف مین دعا کرے اور خدا کا ذکر اطمینان اور وقار سے کرے اور اپنی چال مین میانہ روی اختیار کرے اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ تین پھیرون مین تیز اور چار مین بیچ کی چال چلے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی ظُلَلِ الْمَاءِ آخر تک کہ عبادت کی کتابون مین مذکور ہے اور ساتوین پھیرے مین مستجار کو کہ وہ کعبہ کی دیوار کا ایک حصہ ہے پکڑلے کہ کعبہ کے دروازے کے برابر رکن یمانی کے نزدیک اور اپنے دونون ہاتھ کعبہ کی دیوار پر پھیلا دے اور لپٹا دے اپنے پیٹ کو اور منھ کو اور دعاے ماثور پڑھے اور اگر مستجار سے رکن تک بڑھجائیگا تو نہ پڑھے گا اور لپٹے سارے رکنون سے اور سنت موکدہ ہے کہ جہان حجر اسود ہے اور رکن یمانی ہے اور مستحب ہے کہ تین سو ساٹھ طواف کرے اور اگر نہوسکین تو تین سو ساٹھ پھیرے اس مین کرے اور جو کچھ سات سے اس عدد مین زیادہ ہین اُسے اخیر کے طواف مین ملا دے اور اس صورت مین سات سے زیادہ پھیرون کی کراہت اس اعتبار سے ساقط ہوگی اور نماز طواف کی دو رکعتون مین کی پہلی رکعت مین الحمد قل ہو اللہ کے ساتھ اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسری میں قل یا ایہا الکافرون کے ساتھ پڑھے اور جو کہ واجب طواف میں سات پھیروں پر بھولے سے بڑھا دے تو انہیں پورے چودہ کرکے دو طواف بجا لائے اور فریضہ طواف کے پہلے پڑھے اور نافلہ سعی سے فراغ کے بعد پڑھے اور خانۂ کعبہ کے نزدیک طواف کرے اور دعا اور قرآن کے پڑھنے کے سوا طواف میں بولنا مکروہ ہے تیسرا مقصد طواف کے حکموں میں ہے اور اس بارہ مسئلے ہیں پہلا مسئلہ طواف حج کا رکن ہے جو اسے عمداً ترک کریگا اُسکا حج باطل ہو جائے گا اور اگر بھولے سے ترک کریگا تو قضا بجا لائیگا گو حج کے افعال کے بعد ہو اور اگر مکہ میں پھر آنا متعذر ہو تو دوسرے کو طواف کے لیے نائب کرے جو طواف سے فارغ ہونے کے بعد گنتی میں شک کرے تو اُس شک کی طرف التفات نکرے اور اگر طواف کے اثنا میں شک ہو کہ سات سے زیادہ ہو گئے تو طواف کو قطع کرے اور اُسپر کچھ نہیں ہے اور اگر سات سے کم ہونے میں شک ہو پس اگر طواف واجب ہے تو نئے سر سے طواف بجا لائے اور اگر سنت ہو تو زیادہ کم پر بنا کرکے پورا کرلے دوسرا مسئلہ جو کہ بھول کر سات پھیروں سے زیادہ طواف میں کرے اور حجر اسود والے رکن پر پہونچنے سے پہلے یاد آئے تو وہیں سے قطع کر دے اور اُسپر کچھ نہیں تیسرا مسئلہ جو کہ طواف کرے اور یاد آئے کہ طہارت نہیں کی تھی پس اگر طواف واجب ہے تو اعادہ کریگا اور اگر سنتی ہے تو اعادہ نکریگا اور نماز طواف کا اعادہ کریگا اگر واجب ہو تو واجب کی نیت سے اور اگر سنت ہے تو سنت کی نیت سے چوتھا مسئلہ جو طواف زیارت کو بھولجائے اور یہانتک یاد نہ آئے کہ گھر پہونچ جائے اور اپنی زوجہ سے ہمبستر ہو تو بعضے فقہانے کہا ہے کہ اُسپر اونٹ کی قربانی اور طواف کی قضا کے لیئے مکہ میں پھر آنا واجب ہے اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ اُسپر کفارہ نہیں اور یہی اصح قول ہے اور پہلے قول کو اسپر حمل کیا ہے کہ جب طواف بھول آنے کو یاد کرے اور زوجہ سے ہمبستر ہو اور اگر طواف نساء کو بھول آئے تو جائز ہے اُسے کہ نائب بھیجدے اور اگر مر جائے تو اُسکا ولی اُسکی نیابت سے قضا بجا لائے پانچواں مسئلہ جو طواف کر چکے تو اُسے سعی کی تاخیر میں دوسرے دن کی صبح تک اختیار ہے اور اسکے بعد قدرت رکھنے پر تاخیر جائز نہیں چھٹا مسئلہ حج تمتع کرنیوالے کو طواف اور سعی میں اتنی تاخیر کرنا واجب ہے کہ عرفات اور مشعر میں وقوف کرے اور عید کے متعلقہ اعمال کو بجا لائے اور اس سے پہلے طواف کرنا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائز نہیں ہے مگر جو کہ بیمار ہو یا وہ عورت جو حیض آنے سے ڈرتی ہو یا عاجز بڈھا ہو اور کراہت سے
تقدیم طواف اور سعی کی حج قران اور افراد کرنے والے کو جائز ہے ساتوان مسئلہ کسی
حج تمتع کرنیوالے کو نہ غیر تمتع کرنیوالے کو سعی پر طواف نساء کی تقدیم اختیار سے جائز نہیں اور
اضطرار اور حیض آنے سے دیر کی صورت مین جائز ہے آٹھوان مسئلہ جو کہ بھولے سے طواف
نساء کو سعی پر مقدم کرے تو اُسکا طواف کافی ہے اور اگر عمداً مقدم کرے تو کافی نہیں
نوان مسئلہ بعضے فقہا نے کہا ہے کہ طواف کرنا اس حال مین جائز نہیں کہ طائف کے سر
پر ٹوپی ہو اور یہ ایک لمبی ٹوپی ہے کہ جسے اگلے زمانے مین پہنتے تھے اور مروی ہے کہ یہودیونکا
لباس تھا اور جب علماء مین سے وہ شخص ہین کہ جنھون نے اسے عمرہ کے طواف سے مختص
کیا ہے کہ عمرہ کے طواف مین سر کا ڈھانکنا حرام ہے اور طواف حج مین سر منڈوانے سے
اُسے محل ہو جاتا ہے لہٰذا حرام نہین جیسا کہ گزر چکا دسوان مسئلہ جو نذر کرے کہ چار دن
ہاتھ پاؤن سے طواف کرونگا تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اُسپر دو طواف بجالانا واجب ہین
اور بعضے کہتے ہین کہ یہ نذر منعقد نہوگی اور بعضون نے کہا ہے کہ دو طوافون کا وجوب جب ہوگا
جب نذر کرنیوالا عورت ہو اسلیے کہ روایت عورت کے باب مین وارد ہوئی ہے اُسی پر اقتصار
کرنا چاہیے گیارھوان مسئلہ کوئی مضائقہ نہین اگر آدمی دوسرے پر طواف کے پھیرون کی
گنتی کرنے مین اعتماد کرے اسلیے کہ دوسرے کا شمار بھی گنتی مین مثل علامت رکھنے کے ہے اور اگر
دونون کو گنتی مین شک پڑے تو اگلے حکمون پر جو مذکور ہو چکے ہین اعتماد کرین بارھوان مسئلہ
عمرہ مفردہ مین اور حج مین طواف نساء واجب ہے اور عمرہ تمتع بیامین واجب نہین اور یہ طواف
نساء مردون پر اور عورتون پر اور لڑکون پر اور خنثی پر اور خواجہ سراؤن پر بھی واجب ہے قول
صفا اور مروہ کے درمیان کی سعی مین ہے اور سعی کے مقدمے دس ہین سب کے سب سنت ہین
طہارت اور استلام حجر یعنی چھونا ہے اور آب زمزم پینا اور بدن پر اُس ڈول سے جو حجر کے مقابل
ہے زمزم کا پانی ڈالنا اور حجر کے سامنے کے دروازے سے نکلنا اور صفا کے اوپر چڑھنا اور رکن
عراقی کے مقابل ہونا اور حمد و ثناے الٰہی بجالانا اور صفا پر کے وقوف مین دیر کرنا اور تکبیر خدا تعالیٰ
سات بار کہنا اور سات بار تہلیل کہنا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یعنی اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہین اس حال مین کہ وہ یکتا ہو کوئی اُسکا شریک نہین اُسی کے لیے ملک کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے ساری تعریفین ہین وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہی ایسا زندہ ہے کہ جسے موت نہین اُسی کے اختیار مین نیکی ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے - اور تین مرتبہ ماثور دعا جو عبادت کی کتابون مین مذکور ہے پڑھے اور سعی مین چار امر واجب ہین نیت اور صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا اور سات مرتبہ سعی کرنا اور جانیکو ایک اور آنیکو دوسرا پھیرا گننا چاہیے اس طرح سے جبکہ صفا سے نکلے تو ایڑی صفا کی پہلی سیڑھی پر لگائے اور جب مروہ پر پہونچے تو اپنے پیرون کو مروہ کے پہلے زینے پر لگائے اور سعی مین چار چیزین مستحب ہین پیدل جانا اور اگر سوار ہو کر بھی جائے تو جائز ہے اور اُسکے دونون طرف پیدل جانا اور منارہ اور کوچۂ عطار مین ہرولہ یعنی پوئی دوڑنا خواہ پیدل ہو یا سوار ہو اور فقہا نے کہا ہے کہ پوئی جانا مردون کے لیے اور لڑکون کے لیے مستحب ہے نہ عورتون کے لیے اور نہ چھوٹی لڑکیون کے لیے اور ہرولہ ایک قسم کی رفتار ہے کہ فارسی زبان مین لوک لوک دوڑنے کو کہتے ہین اور اہل لغت کہتے ہین کہ ہرولہ تیز دوڑنے اور قدم قدم چلنے کے درمیان کی حرکت ہے اور صاحب مسالک نے کہا ہے کہ ہرولہ سے تیز چلنا مراد ہے اور بس اسی سرعت سے قدم ایک دوسرے پر رکھے - اور اگر پویہ دوڑنے کو بھول جائے تو اُلٹے پاؤن پھرے اور پیچھے پھر کر ہٹے پھر وہان تک جائے اور ہرولہ بجا لائے اور دوڑنے کے وقت دعا پڑھے اور سعی کے بیچ مین دم لینے کے لیے بیٹھنے مین کوئی مضائقہ نہین اور اس باب سے کئی مسئلے متعلق ہین پہلا مسئلہ سعی حج مین رکن ہے جو اسے عمداً چھوڑ دیگا اُسکا حج باطل ہوگا اور اگر بھولکر چھوڑ دے تو بجا لانا واجب ہے اور اگر مکہ سے نکل آئے تو سعی کے لیے پھر جائے اور اگر سعی کے لیے پھر کر جانا مشکل ہو تو سعی بجا لانے کو اپنی طرف سے نائب بھیجے دوسرا مسئلہ جائز نہین کہ سات پھیرون سے زیادہ کرے اور اگر عمداً سات سے زیادہ کریگا تو سعی باطل ہو جائیگی اور اگر بھولے سے زیادہ کر جائیگا تو سعی باطل نہ ہوگی اور جبکہ پھیرون کی گنتی کا تو یقین ہو اور شک اس امر مین ہو کہ شروع صفا سے کی ہے یا مروہ سے کی ہے بس اگر عدد کے جوڑے مین صفا پر ہو تو بیشک اُسکی سعی صحیح ہے اسلیے ابتدا اُسنے صفا سے کی تھی اور اگر جفت عدد مین مروہ پر ہو تو سعی کا اعادہ کرے اسلیے کہ معلوم ہو گیا کہ صفا سے شروع

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین ہوئی ہے مروہ سے شروع ہوئی ہے اور اگر اسکے عکس سے ہے یعنی اگر طاق کے عدد مین مروہ
پڑے تو سعی صحیح ہے اور اگر صفا پڑے تو باطل ہے تیسرا مسئلہ جسے نہ معلوم ہو کہ کتنے پھیرے
کیے ہین وہ اعادہ کرے گا اور جسے پھیرون کی گنتی مین کمی کا یقین ہو وہ کمی کو بجا لائیگا اور اگر
عمرہ تمتع کی سعی مین کمی کرے اور گمان کرے کہ پورے پھیرے کر چکا ہے اور محل ہو جائے اور
عورتون سے ہمبستری کرے اور اسکے بعد یاد آئے کہ سعی کے پھیرون مین کمی ہوئی ہے تو اُسپر
ایک گائے کی قربانی اور سعی کی کمی کا پورا کرنا ایک روایت کے موافق واجب ہے اور یوہین
حکم ہے اُس شخص کا کہ جو ناخن یا بال کٹوائے اور پھر یاد آئے کہ سعی کے پھیرون مین کمی واقع
ہوئی ہے چوتھا مسئلہ اگر سعی کرنے کے حال مین نماز فریضہ کا وقت داخل ہو جائے تو سعی توڑکر
فریضہ کو بجا لائے اور نماز کے بعد باقی سعی کو پورا کرے اور یونہین پورا کریگا جو اپنی کسی حاجت
کے لیے یا اور کسی برادر مومن کی حاجت کے لیے سعی قطع کریگا پانچوان مسئلہ سعی کو طواف پر
مقدم کرنا جائز نہین پھر اگر کوئی سعی کو طواف پر مقدم کریگا تو طواف کے بعد پھر سعی کو بجا لائیگا
اور اگر سعی کے اثنا مین یاد آئے کہ طواف مین سے کچھ رہگیا ہے تو سعی کو توڑکر طواف کو پورا کریگا
پھر سعی کو پورا کریگا قول منی مین پھر کر آنے کے حکمون مین جبکہ حاجی مکہ کے متعلق طواف زیارت
اور سعی اور طواف نسا بجا لا چکے تو اُسے رات کو رہنے کے لیے منی مین پھر آنا واجب ہے اور اُسپر
واجب ہے کہ گیارھوین اور بارھوین رات کو منی مین رہے اور اگر ان دو راتون کو کہین اور
منی کے سوا گزرانیگا تو ہر رات کے کفارے مین ایک ایک دنبہ قربانی کرنا واجب ہوگا مگر مکہ مین
ان راتون مین رہے اور ساری رات خدا کی عبادت کرے یا آدھی رات کے بعد منی سے نکلے تو
اُسپر کچھ نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ آدھی رات کے بعد نکلنا مشروط ہے اِس سے کہ مکہ مین
داخل نہو مگر صبح کے بعد اور بعضون نے کہا ہے کہ تشریق کی راتونکو چھوڑنے کے سوا کہین گزرانیگا اُسپر
تین دنبے قربانی کرنا لازم ہونگے اور یہ قول اسپر محمول ہے کہ تیسری رات کو آفتاب کا غروب اِس
حال سے ہو کہ منی مین ہوا اور وہان رات کو رہے اسلیے کہ اگر آفتاب کے غروب کے پہلے کوچ
کریگا تو تیسری رات کا رہنا اُسپر واجب نہین یا جسنے کہ خشکی کے شکار اور عورتون کی ہمبستری سے پرہیز
نکیا ہو کہ اس صورت مین واجب ہے کہ تین راتین منی مین رہے اور واجب ہے کہ تشریق کے دنون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہر روز تینون جمرون کی رمی کرے اور ہر جمرہ کو سات سات پتھریان مارے اور یہان رمی کی ترتیب
جو بیان ہوئی ہین زیادہ ترتیب اسطرح سے واجب ہے کہ پہلے جمرے کی رمی سے ابتدا کرے اور پھر جمرۂ وسطی یعنے
درمیان کے جمرے کی رمی کرے پھر جمرۂ عقبہ کی رمی کرے اور اگر برعکس کریگا تو جمرۂ وسطی اور عقبہ کی
رمی کا اعادہ کریگا کہ ترتیب عمل مین آجائے اور رمی کا وقت طلوع آفتاب سے غروب تک ہے
اور رات کو رمی کرنا جائز نہین مگر کسی عذر سے جیسے کسی دشمن سے ڈرتا ہو یا بیمار ہو کہ دن کو رمی کی
طاقت نہ پاتا ہو یا چرواہا ہو کہ ونگو گائے بھینس بکری چراتا ہو اور فرصت نہ رکھتا ہو یا بندہ ہو اور جو
کہ چار پتھریان ایک جمرہ کی رمی مین مارے پھر دوسرے جمرے کی رمی کرنے لگے تو پہلے جمرے کی
باقی رمی پوری کریگا پھر دوسری رمی کریگا کہ ترتیب حاصل ہو جائے اور اگر ایکدن کی رمی بھول جائے
تو اُسکی قضا دوسرے دن ترتیب سے بجا لائے کہ پہلے گذرے دن کی رمی کی قضا کرے پھر اُس
دن کی رمی کرے اور سنت ہے کہ گذشتہ دن کی رمی اول دن کرے اور اُسدن کی رمی زوال
کے وقت کرے اور اگر جمرون کی رمی بھولجائے یہانتک کہ مکہ مین پہونچ جائے تو پھر آئے اور رمی
بجا لائے اور اگر مکہ سے باہر چلا گیا ہو اور یاد آئے اور رمی کا زمانہ بھی گذر گیا ہو تو اُسپر کچھ نہین ہے
پس اگر دوسرے سال پھر آئے تو اُس قضا رمی کو بھی بجا لائے اور اگر معذور ہو اور رمی کی طاقت
نہ رکھتا ہو جیسے بیمار ہو تو نائب کرنا بھی جائز ہے کہ وہ اُسکی طرف سے رمی بجا لائے اور سنت ہے
کہ آدمی منی مین تشریق کے دنون مین اقامت کرے اور پہلے جمرے کی رمی اپنے داہنے سے
کہ بائین طرف جمرہ ہوگا کرے جسطرح کہ روایت مین وارد ہوا ہے اور کتاب کے بعضے نسخون مین
عن یمینہا یعنی جمرہ کے داہنے سے شروع کرے واقع ہوا ہے اور یہی قواعد علامہ کی عبارت
کے موافق ہے اور یہی بعضے فقہا کی کتابون مین ہے اور کھڑا ہو اور دعا پڑھے اور اسی طرح
دوسرے اور تیسرے جمرون کی رمی کرے اس حال سے کہ قبلہ کی طرف پیٹھ اور جمرے کی طرف
منھ ہو اور تیسرے جمرے کے پاس توقف نہ کرے اور منی مین تکبیر کہنا مستحب ہے اور بعضے واجب
کہتے ہین اور اُسکی صورت یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ہَدٰنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا
وَرَزَقَنَا مِنْ بَہِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ یعنی اللہ ہی ہر چیز سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہین اور اللہ
سب سے بڑا ہے اوپر اس بات کے کہ ہمین سیدھی راہ پر پہونچا دیا ہے اور سب تعریفین خدا ہی

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے لیے ہین اِس بات پر کہ ہمین نعمت دی ہے اور ہمین چوپائے جانورون سے رزق عطا فرمایا ہے۔ اور منی سے پہلے کوچ کے دن کہ وہ بارھوین ذیحجہ کی ہے اُس شخص کو جسنے عورتون کی ہمبستری سے اور خشکی کے شکار سے اپنے احرام مین پرہیز کیا ہو کوچ کرنا جائز ہے اور دوسرا کوچ ذیحجہ کی تیرھوین ہے اور جو پہلے دن کوچ کرے تو اُسے زوال کے بعد ہی کوچ جائز ہے اور دوسرے کوچ مین زوال کے پہلے بھی کوچ جائز ہے اور سنّت ہے پیش نماز کو خطبہ پڑھنا اور اِس مسئلے سے لوگون کو خبردار کرنا اور جسنے کہ اپنے حج کے اعمال مکہ مین ادا کیے ہون تو تینون جمرون کی رمی کے بعد اُسے کوچ کرنا جائز ہے اور جہان چاہے چلا جائے اور جسے کچھ مکہ کے اعمال مین سے باقی رہگیا ہو تو اُسے اُس باقی کے بجالانے کو پھر مکہ مین جانا واجب ہے کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جو شخص کوئی شرعی حد یا تعزیر یا قصاص کا موجب کوئی کام کرکے اور حرم مین پناہ لے تو اُسے کھانے پینے مین ایسا تنگ پکڑین کہ خود حرم سے نکل آئے اور اگر ناشروع کام تعزیر اور حد یا قصاص کا موجب حرم مین کرے تو اُسکے گناہ کی پاداش وہین حرم مین کرینگے دوسرا مسئلہ مکہ کے گھرون مین سے کسی گھر مین کسیکو رہنے سے روکنا مکروہ ہے اور بعضے فقہانے حرام کہا ہے اور پہلا قول اصح ہے تیسرا مسئلہ خانۂ کعبہ سے ہر کسی کو اپنے گھر کا بلند کرنا حرام ہے اور بعضے مکروہ کہتے ہین اور یہی قول اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ کراہت ہی اقوی ہے اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام کی حدیث بھی کراہت مین ظاہر ہے چوتھا مسئلہ حرم مین سے کسی کی گری چیز اُٹھانے سے حلال نہین ہوتی ہے تھوڑی ہو یا بہت ہو اور ایک سال تک پہچنوا مین جسطرح سے کہ لقطہ مین یعنی پڑی چیز پانے مین بیان ہوگا اور اسکے بعد اگر چاہے اُسکے مالک کی طرف سے تصدق کردے اور اگر مالک پیدا بھی ہو تو اُسپر اُسکا تاوان دینا لازم نہین اور اگر چاہے اپنے پاس امانت رکھے جب اُسکا مالک ملجائے اُسے دیدے پانچوان مسئلہ جو لوگ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ترک کرین تو حکام کو چاہیے کہ اُنپر جبر کرین کہ حضرت کی زیارت کرین اِسلیے کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جسنے حج کیا اور میری زیارت نہین کی اُسنے مجھپر جفا کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ پر جفا کرنا حرام ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ مخفی نرہے کہ زیارت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات مین سنّت ہے اور حدیث نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ حاجی پر واجب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِسلیے کہ اُسکا ترک حضرت پر جفا کا موجب ہی اور یہ حرام ہے اور سنت کا ترک حرام نہین اِسلیے بعضے فقہانے حدیث کی صحت کا حکم کیا ہے مگر اکثر فقہا حدیث کی صحت کے قائل ہوے ہین اور کہا ہے کہ سنتین بھی استحباب کی تاکید مین اِس پایہ پر پہونچی ہین کہ اُنکا تارک عقوبت کا مستحق ہو جاتا ہے جیسے اذان کہنا ہے کہ اگر شہر کے سبکے سب اتفاق کرکے چھوڑ دین تو حاکم کو واجب ہے کہ اذان کہنے کے لیے اُنپر جبر کرے اور اگر پھر ترک کرین تو اُنسے قتال کرے مگر یہ دلیل عقوبت دنیوی کی مستحب کے ترک پر ہے نہ عقوبت اخروی کے مستحب کے ترک پر دلیل ہے کہ پیغمبر پر جفا کرنیکو لازم ہے۔ اور سنت ہے کہ منیٰ کے اعمال بجالانے کے بعد کعبہ معظمہ کے وداع کے لیے پھر مکہ مشرفہ مین جائے اور رجعت کے پہلے چھ رکعت نماز مسجد خیف مین بجا لائے اور موکد سنت ہے کہ منارے کے پاس کہ وسط مسجد مین ہے پڑھے اور منارے کے پاس بلند زمین پر کہ تیس گز شرعی قبلہ رُخ اور اسیطرح داہنے اور بائین ہے اور سنت ہے تحصیب یعنی حصبا مسجد مین آنا اُس شخص کو جو اخیر یعنی تیرھوین کو کوچ کرے اور اُس مسجد مین چت لیٹنا اور فقہانے کہا ہے کہ مسجد حصبا اِس زمانہ مین معلوم نہین کہ کہان ہے اور منہدم ہو گئی اُسکا کوئی نشان باقی نہین رہا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اُس مسجد مین تشریف فرما ہوتے تھے اور اِس زمانے مین محصب نامے ایک مشہور مقام جو کہ مکہ اور عقبہ کے درمیان ہے اُنمین نزول ہوتا ہے اور جب مکہ کی طرف عود کرے تو سنت ہے کہ کعبہ مین داخل ہو اور نئے حج کرنیوالے کے حق مین موکد سنت ہے اور مکہ مین داخل ہونے کے لیے غسل کرے اور دو رکعت دو اسطوانون کے بیچ مین سنگ سرخ ہے کہ مولد جناب امیر علیہ السلام ہے پڑھے اور پہلی رکعت مین سورہ الحمد اور حم سجدہ اور دوسری رکعت مین حم سجدہ کی آیتون کی گنتی کے برابر قرآن کی آیتین پڑھے اور وہ چوّن یا ترپن آیتین ہین اور خانہ کعبہ کے ہر ہر کُنج مین دو دو رکعت نماز پڑھے اور اسکے بعد ماثور دعا پڑھے اور استلام یعنی لمس ارکان کرے خصوصاً رکن یمانی کا اور اسکے بعد خانہ کعبہ کا طواف سات پھیرون سے کرے اسکے بعد پھر استلام ارکان کرے اور مستجار کا استلام کرے یعنی اپنے پیٹ کو اُس سے چپکا دے اور دعا جس سے جسے چاہے اختیار کرے اور اُسکے بعد چاہ زمزم کے آئے اور اُسکا پانی پیے بس باہر دعا پڑھتا ہوا نکلے اور سنت ہے کہ حناطین یعنی گیہون والون کے دروازے سے نکلے اور شیخ شہید علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ دروازہ رکن شامی کے برابر ہے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِسلیے کہ اُسکا ترک حضرت پر جفا کا موجب ہی اور یہ حرام ہے اور سنت کا ترک حرام نہین اِسلیے بعض فقہا نے حدیث کی صحت کا حکم کیا ہے مگر اکثر فقہا حدیث کی صحت کے قائل ہوے ہین اور کہا ہے کہ سنتین بھی استحباب کی تاکید مین اِس پایہ پر پہونچی ہین کہ اُنکا تارک عقوبت کا مستحق ہو جاتا ہے جیسے اذان کہنا ہے کہ اگر شہر کے سبکے سب اتفاق کرکے چھوڑ دین تو حاکم کو واجب ہے کہ اذان کہنے کے لیے اُنپر جبر کرے اور اگر پھر ترک کرین تو اُنسے قتال کرے مگر یہ دلیل عقوبت دنیوی کی مستحب کے ترک پر ہے نہ عقوبت اخروی کے مستحب کے ترک پر دلیل ہے کہ پیغمبر پر جفا کرنیکو لازم ہے۔ اور سنت ہے کہ منی کے اعمال بجالانے کے بعد کعبہ معظمہ کے وداع کے لیے پھر مکہ مشرفہ مین جائے اور رجعت کے پہلے چھ رکعت نماز مسجد خیف مین بجا لائے اور موکد سنت ہے کہ منارے کے پاس کہ وسط مسجد مین ہے پڑھے اور منارے کے پاس بلند زمین پر کہ تیس گز شرعی قبلہ رخ اور اسیطرح داہنے اور بائین ہے اور سنت ہے تحصیب یعنی حصبا مسجد مین آنا اُس شخص کو جو ابطح یعنی تیرھوین کو کوچ کرے اور اُس مسجد مین چت لیٹنا اور فقہا نے کہا ہے کہ مسجد حصبا اِس زمانہ مین معلوم نہین کہ کہان ہے اور منہدم ہو گئی اُسکا کوئی نشان باقی نہین رہا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اُس مسجد مین تشریف فرما ہوتے تھے اور اِس زمانے مین محصب نامے ایک مشہور مقام جو کہ مکہ اور عقبہ کے درمیان ہے اُسمین نزول ہوتا ہے اور جب مکہ کی طرف عود کرے تو سنت ہے کہ کعبہ مین داخل ہو اور نئے حج کرنیوالے کے حق مین موکد سنت ہے اور کعبہ مین داخل ہونے کے لیے غسل کرے اور دو رکعت دو اسطوانون کے بیچ مین سنگ سرخ پر ہے کہ مولد جناب امیر علیہ السلام ہے پڑھے اور پہلی رکعت مین سورہ الحمد اور حم سجدہ اور دوسری رکعت مین حم سجدہ کی آیتون کی گنتی کے برابر قرآن کی آیتین پڑھے اور وہ چون یا ترپن آیتین ہین اور خانہ کعبہ کے ہر ہر کنج مین دو دو رکعت نماز پڑھے اور اسکے بعد ماثور دعا پڑھے اور استلام یعنی لمس ارکان کرے خصوصاً رکن یمانی کا اور اسکے بعد خانہ کعبہ کا طواف سات پھیرون سے کرے اسکے بعد پھر استلام ارکان کرے اور مستجار کا استلام کرے یعنی اپنے پیٹ کو اُس سے چپکا دے اور دعاؤن سے جسے چاہے اختیار کرے اور اُسکے بعد چاہ زمزم آئے اور اُسکا پانی پیے بس باہر دعا پڑھتا ہوا نکلے اور سنت ہے کہ حناطین یعنی گیہون والون کے دروازے سے نکلے اور شیخ شہید علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ دروازہ رکن شامی کے برابر ہے اور ۳۰۰

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اِسوقت مین اُسکا کوئی نشان ظاہر نہین اِسلیے کہ مسجد کو وسیع کیا ہے اور سجدہ کرے اور قبلہ کی طرف مُنھ کرے اور دعا کرے اور ایک درہم کے خُرمے لے اور احرام کی احتیاط کے واسطے تصدق کرے یعنی جو فعل کہ منافی احرام سہواً عمل مین آیا ہو تو اُسکا تدارک کرے اور حج مین نجاست خوار اونٹ پر سوار ہونا مکروہ ہے اور حج کرکے جانیوالے کو پھر آنے کا قصد کرنا مستحب ہے اور منٰے باہر سے آنیوالے مجاورون کو کعبہ مین نماز پڑھنے سے طواف بہتر ہے اور مکہ کے رہنے والون کو طواف کرنے سے نماز پڑھنا بہتر ہے اور مکہ کا مجاور ہونا مکروہ ہے اور اسکی وجہ مین یون بیان کیا ہے کہ مباوا مجاورت کے سبب سے کوئی ملال دل مین مکان مقدس کیطرف سے آجائے یا بزرگی کعبہ کی اُسکی نظر مین کم ہوجائے یا اُس سے کوئی معصیت وہان ہوجائے کیونکہ وہان کی معصیت کا اور جگہ سے بڑا گناہ ہے اور سنّت ہے جو کہ مدینہ منورہ کیطرف سے آئے معرس مین کہ میم کے پیش اور عین مہملہ کے زبر اور زبر وا بر رے کی تشدید اور سین سے ایک مسجد کا نام ہے کہ مسجد شجرہ کے پاس ہے اُترے کہ مدینہ منورہ کی صحرا ہے اور دو رکعت نماز وہان بجا لائے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ بعض روایتون مین مکہ معظمہ کی مجاورت کا استحباب بھی وارد ہوا ہے اور کہا ہے کہ یہ استحباب اُس شخص کے لیے ہے جو اِن محذورون مین پڑنے سے کہ کراہت کا سبب ہین مطمئن ہو اور جب کراہت کا سبب روایت مین وارد ہوچکا ہے تو کہہ سکتے ہین اور مشرف مکانون مین بھی انھین سببون سے اقامت کرتا رہیگا اور یہ قیاس اُس قبیل سے ہے کہ جسکی علت منصوص ہوچکی ہی نہ مطلق قیاس کہ باطل ہے۔ تین مسئلے پہلا مسئلہ مدینہ منورہ کے لیے بھی حرم ہے کہ اُسکی حد عایر سے وعیر تک ہے اور یہ دو پہاڑون کے نام ہین جو مدینہ طیبہ مین واقع ہین کہ اُسکے درختون کو نہ کاٹ سکین گے اور اِس حرم مین شکار کرنے مین کوئی ڈر نہین مگر حرمین یعنی دو حرمون مین کہ وہ دو مقام ہین کہ دونون پہاڑون کے بیچ مین واقع ہین کہ اُسمین شکار کھیلنا موکد مکروہ ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ حرم مکہ مین اور حرم مدینہ مین کئی وجہ سے فرق ہے ایک یہ کہ حرم کعبہ مین بے احرام کے داخل ہونا جائز نہین خلاف مدینہ منورہ کے دوسرے حرم مکہ مین شکار کھیلنا کفارے کا سبب ہے اور حرم مدینہ مین کفارے کا سبب نہین تیسرے جب حرم مکہ مین داخل ہو تو جو شکار کہ ساتھ ہو اُسے چھوڑ دینا واجب ہے اور حرم مدینہ مین یہ حکم نہین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسرا مسئلہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی زیارت حاجی کے لیے موکد استحباب سے مستحب ہے تیسرا مسئلہ جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی زیارت روضۂ اقدس مین اور ائمہ علیہم السلام کی زیارت بقیع مین مستحب ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی زیارت تین مقامون مین مستحب ہے ایک روضہ مین دوسرے اُن حضرت علیہا الصلوۃ و السلام کے گھر مین تیسرے بقیع مین اور اصح یہی ہے کہ اُن حضرت کو گھر ہی مین مدفون کیا ہے اور بنی امیہ نے جب مسجد کو وسیع کیا تو مقام دفن مسجد مین داخل ہو گیا اور مدفن شریف کے اختفا کا سبب اتفاق و مخالف کے قول پر یہ ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام سے وصیت فرمائی تھی کہ جسد مطہر معصومہ کو شب کو دفن کرین کہ ناگوار تھا اُن لوگون کا آنا اور شریک ہونا جنھون نے اُن معصومہ کو اذیت دی تھی اور اُنکے حق کو چھین لیا تھا خاتمہ مدینہ منورہ مین مجاور رہنا سنت ہے اور مدینہ مین داخل ہوتے وقت غسل سنت ہے اور قبر مطہر اور منبر کے بیچ مین کہ وہی روضہ ہے نماز پڑھنا سنت ہے اور حاجت بر آنے کے لیے مدینۂ منورہ مین تین روزے رکھنا اور شب چہارشنبہ کو ستون ابی لبابہ کے پاس اور شب پنجشنبہ کو اُس ستون کے پاس جو متصل مقام پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ ہے نماز پڑھنا سنت ہے اور مدینۂ منورہ کی اور مسجدون مین جانا جیسے مسجد احزاب ہے اور مسجد فتح ہے اور مسجد فضیخ ہے اور احد کے شہیدون کی قبرون پر جانا خصوصاً قبر حضرت حمزہ علیہ السلام پر سنت ہے اور مسجدون مین سونا مکروہ ہے خصوصاً مسجد پیغمبر مین سونا کراہت شدید رکھتا ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ صاحب مدارک نے فرمایا ہے کہ جو مسجد کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت مین بنی ہے اُسمین سونا مکروہ ہے اور ہر مسجد مین سونا مکروہ نہین اور اِس باب مین ایک حدیث صحیح جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اور فضیخ فے کے زبر ضاد اور خے نقطہ دارون کے بیچ مین یے سے ایک گھر کا نام ہے کہ جس مین جاہلیت کے زمانے مین کچے خرمون کی شراب بناتے تھے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ اسے ویران کر ڈالین اور مسجد بنالین اور اِسی مسجد مین جناب امیر علیہ السلام کے لیے رد شمس ہوا تھا یعنے سورج پھرا تھا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے مین ابو لبابہ بشیر بن احمد المنذر ایک انصاری تھے کہ انھون نے بعضی لڑائیون مین حضرت کا ساتھ چھوڑ دیا تھا اسکے بعد انھون نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ اپنے کو اس ستون مین باندھا تھا اور قرار دیا تھا کہ کوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سوا اُنھین نہ کھولے حضرت نے جہاد سے مراجعت کے بعد اُنکی توبہ کو قبول فرمایا اور اُنھین اُس ستون سے کھول دیا

تیسرا رکن ملحقات مین ہے اور اسمین کئی مقصد ہین پہلا مقصد احصار اور صد کے حکمون مین ہے اور صد وہ ہے کہ کوئی دشمن احرام کے بعد حج کے سارے کامون سے حائل ہو اور احصار وہ ہے کہ مرض کے سبب سے حج کے کامون پر قدرت نہ ہے اور جبکہ احرام سے متلبس ہوا اور اسکے بعد اُسے دشمن مانع ہو جس سے کہ محرم ہوا تھا محل ہو جائیگا اگر کوئی راہ سوا اُس راہ کے کہ جسمین دشمن ہے نہو یا اور راہ تو ہو مگر اُس راہ بھر کا خرچ نہو اور اپنے حال پر احرام باقی رہے گا اگر دشمن والی راہ کے سوا کوئی اور راہ اور خرچ راہ ہو ہر چند وہ دوسری راہ کتنی ہی دور ہو اور اگر حج کے فوت ہو جانے کا بھی ڈر ہو تو بھی محل نہو گا جب تک کہ حج کے فوت کا یقین نہو گا اور اسکے بعد عمرہ مفردہ کرکے محل ہو گا اور دوسرے سال مین حج کو اگر واجب ہے تو وجوب کی نیت سے اور اگر مستحب ہے تو مستحب کی نیت سے بجا لائیگا اور محل نہو گا مگر قربانی کرنے سے قربانی کے مکان مین یا مکان صد مین اور محل ہونے کی نیت سے اور یہی حکم معتمر مین بھی ہے کہ جب مکہ پہونچنے سے ممنوع ہو جائے اور اگر قربانی کو اپنے ساتھ لیگیا ہو تو بعضے فقہانے کہا ہے کہ اُس قربانی کے سوا محل ہونیکے لیے اور قربانی کی حاجت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اُسی قربانی کو ذبح کرے اور یہی قول اشبہ ہے اور محل ہونے کے لیے جو قربانی کرنا مصدود کو واجب ہے اُسکے لیے بدل نہین پس اگر اُس سے اور اُسکی قیمت سے عجز ہو گا تو اپنے احرام پر باقی رہیگا اور فقط محل ہونیکی نیت سے محل نہو گا اور متحقق ہوتا ہے صد جس صورت مین موقف عرفات سے اور مشعر سے ممنوع ہو جائے اور اسی طرح صد مکہ پہونچنے مین ممنوع ہونے سے ثابت ہوتا ہے اور تینون جمرون کی رمی اور شب باشی کے لیے منی مین پھر آنے کے رکجانے سے صد متحقق نہین ہوتا بلکہ اس صورت مین حج کی صحت کا حکم کرینگے اور جمرون کی رمی کے لیے نائب بھیجیگا جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ محل ہونے کی نیت قربانی کے ذبح کے بعد ہوتی ہے اور فقہانے کہا ہے کہ اصح یہی ہے کہ ذبح کے بعد تقصیر بھی کرنا چاہیے کہ بے اُس کے محل نہو گا اور قربانی کے ذبح کا وہی مقام ہے جہان مصدود ہوا ہے یعنی کرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو مقام کہ ہو اور اسی سے احرام کے سارے محرمات سے مصدود محل ہو جاتا ہے یہانتک کہ عورتوں سے بھی محل ہو جاتا ہے اور طواف نساء پر حلت اُسکو نہیں رہتی برخلاف محصور کے کہ جبتک طواف نساء بجا نہ لائیگا عورتین اُسپر حلال نہونگی اوپر کی بیان کی اصلونکی فرعین پہلی فرع جبکہ حاجی اپنے ذمے کے قرضہ کے سبب سے قید ہو جاوے اور قرضخواہ اُسے روکتا ہو بس اگر اُس قرضہ کے ادا کرنیکی قدرت رکھتا ہوگا تو اُسے ادا کر دیگا اور محل نہوگا اور اگر عاجز ہوگا تو محل ہو جائیگا اور یہی حکم ہے جب کسی ظالم کے ظلم سے محبوس ہو جائے دوسری فرع جبکہ مصدود صد کی وجہ مین صبر کرے اور قربانی سے اپنے کو محل نکرے اور حج فوت ہو جائے پھر اُسے قربانی کے ذبح سے محل ہونا جائز نہیں بلکہ عمرہ بجا لائے تو محل ہو اور دوسرے سال اگر حج واجب تھا تو اُسے اُسکی قضا بجا لانے گا تیسری فرع جبکہ گمان غالب ہو جائے کہ دشمن دفع ہو گیا اور ابھی حج کا وقت باقی ہے پھر بھی قربانی سے محل ہونا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ احرام پر باقی رہے پس جبکہ دشمن کا دفع ہو جانا تحقیق ہو جائے تو حج کو پورا کرے اور اگر اتفاق سے حج کا زمانہ جاتا رہے تو عمرہ بجا لا کر محل ہو جائے چوتھی فرع اگر کوئی اپنے حج کو فاسد کر ڈالے اور اسکے بعد مصدود ہو جائے تو اُسپر ایک اونٹ کفارے مین قربانی کرنا واجب ہے اور ایک قربانی تحلل کے لیے کرنا چاہیے اور سال آیندہ مین حج کرنا واجب ہے اور اگر دشمن ایسے وقت مین برطرف ہو جائے کہ جسمین اُسی برس سے حج کی قضا بجا لانے کی گنجایش ہو تو واجب ہے کہ قضا بجا لائے اور یہ وہ حج ہے جو فاسد ہوا اور اُسی سال مین اُسکی قضا بجا لائے اور جو کچھ کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اُسکے موافق حج عقوبت اسپر باقی ہے کہ اگلے سال بجا لائیگا اور اگر محل نہوا ہو تو اُسی حج کو پورا کرے اور دوسرے سال مین اُسکی قضا بجا لائے پانچوین فرع اگر دشمن بے لڑے دفع نہو سکے تو لڑنا واجب نہیں خواہ اپنی سلامتی اور دشمن پر غالب آنے کا گمان غالب ہو یا ہلاکت کا گمان غالب ہو اور صاحب مسالک نے کہا ہے کہ اگر دشمن لڑائی کی ابتدا کرے تو اُسکا دفع کرنا واجب ہے گو سلامتی کا گمان بھی غالب نہو اور اس صورت مین اگر اُسکے صد پر صبر کریگا تو فدیہ دیگا اور اگر دشمن کی لڑائی مین کچھ مال تلف کریگا یا کوئی جان کو مار ڈالیگا تو اُسکا ضامن نہیں ہے اور اگر کوئی ایسا شکار مارے گا کہ جسکے لیے کفارہ ہے تو اُسکا کفارہ دیگا اور اگر دشمن کچھ مال مانگتا ہو اور اُسکے دیدینے سے اُسکی ممانعت جاتی رہتی ہو تو مال دینا واجب نہیں ہے اور اگر کہیں کہ اگر ایسی زیادہ طلبی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نکرے جو اسوقتمین مضر پڑے یعنی اِس صورت مین دیدینا واجب ہی تو بہتر ہو گا اور محصور وہ شخص ہے جو مرض کے سبب سے مکہ مین یا دونون موقفون مین نہ پہونچ سکے تو یہ شخص جو قربانی کہ ساتھ لائیگا بھیجدیگا اور اگر قربانی ساتھ نہین لایا ہے تو دوسری قربانی یا اُسکی قیمت بھیجدیگا کہ مول لیکر منی مین ذبح کر دینگے اور اگر عمرہ کرنیوالا تھا تو مکہ مین ذبح کردینگے اور جبکہ ہدی یعنی قربانی اپنے محل مین یعنی منی مین یا مکہ مین پہونچ جائے تو تقصیر کریگا یعنی یا ناخن یا بال کترواے گا اور محل ہو جائیگا مگر عورتون سے محرم باقی رہیگا جب تک کہ اگلے سال اگر واجبی تھا حج نہ کریگا اور اگر سنتی حج تھا تو اُسکی طرف سے طواف نسا نہولے گا اور اگر ظاہر ہو جائے کہ اُسکی ہدی ذبح نہین ہوئی تو بھی اُسکا محل ہونا باطل نہو گا اور اُسپر اگلے سال قربانی کرنا واجب ہے اور اگر ہدی بھیج چکے پھر مانع برطرف ہو جائے تو حاجیون سے ملجائیگا بس اگر دو موقفون مین سے ایک کو بھی وقت پر پاجائے گا تو حج کو پا گیا اور نہین عمرہ مفردہ بجا لائیگا اور محل ہو جائے گا اور اگلے سال اگر حج واجب ہی تو وجوباً قضا اور اگر سنت ہے تو استحباباً بجا لائیگا اور جو عمرہ کرتا ہو اور حصر کے سبب سے محل ہو جائے تو عذر کے زوال کے وقت عمرہ کی قضا بجا لائے گا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اُس مہینے کی اگلے مہینے مین قضا بجا لائیگا نہ اُسی مہینے مین اور اگر حج قران کرنیوالا محصور ہو گا تو محل ہو جائیگا اگلے سال اُسے حج قران بجا لانا چاہیے اور بعضون نے کہا ہے کہ جو حج اُسپر واجب ہے اُسی کو بجا لائیگا خواہ قران ہو یا افراد ہو یا تمتع ہو اور اگر سنتی ہو گا تو اگلے سال جس نوع کا چاہے گا بجا لائیگا ہر چند بہتر یہی ہے کہ جس نوع کا سابق مین تھا اُسی نوع کا بجا لائے اور روایت مین وارد ہوا ہے کہ جو سنت حج کی ہدی بھیجے تو لیجانے والون سے ذبح یا نحر کا وقت مقرر کرلے اسکے بعد جس جس سے محرم پرہیز کرتا ہے پرہیز کرے اور جب وعدہ کا وقت پہونچیگا تو محل ہو گا لیکن تلبیہ نہ کریگا اور اگر اُس مدت مین وہ کام کریگا جو محرم پر حرام ہی تو اُسے مستحب ہے کہ اُسکا کفارہ دیدے دوسرا مقصد محرم کے شکار کرنے کے حکمون مین اور شکار وہ جانور ہی جسکا انتفاع حرام نہو اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ شرط ہے کہ حلال ہو اور اسمین کلام کرنا کئی فصلون کا مقتضی ہے۔

پہلی فصل شکار کی دو قسمین ہین پہلی قسم شکار کی وہ ہے کہ جسمین کفارہ نہو اور وہ دریائی جانور ہین جو پانی مین انڈے بچے دیتے ہین اور اسی کی مثل مین حبشی مرغ ہے کہ یہ خاکی رنگ کا پرندہ خانگی مرغ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے برابر ہوتا ہے کہ اُسکی اصل دریائی ہے اور اسی طرح پر کفارہ نہیں رکھتا ہے چوپاؤن کا ذبح کرنا جیسے گائے بکری ہے اور اونٹ کا نحر کرنا گو یہ جانور وحشی بھی ہو جائین اور درندے جانورون کے مارنے مین کوئی کفارہ نہین جیسے ریچھ یا بھیڑیا یا باز ہے خواہ چرندے ہون خواہ پرندے ہون سوا شیر کے اگر محرم بے اُسکے اپنے اوپر حملہ کرنے کے مار ڈالیگا تو ایک دنبہ کفارے مین دیگا اور اگر شیر محرم پر حملہ کریگا اور وہ دفع کے قصد مین مار ڈالیگا تو کچھ کفارہ نہین اور یہ قول موافق ایک ایسی روایت کے ہے کہ جسمین ضعف ہے اور یونہین اُس جانور کے مارنے مین کفارہ نہین ہے جو پالو اور جنگلی جانور سے ملکر پیدا ہوا ہو اور اُس حلال جانور سے پیدا ہوا ہو کہ جسکا شکار محرم پر حلال ہو اور اُس جانور سے کہ جس کا شکار محرم پر حرام ہو ملکر پیدا ہوا ہو اور اگر یہ کہین کہ اسمین یہ لحاظ کرینگے کہ اگر عرف مین اُسپر محلل جانور کے نام کا اطلاق ہو تو اُسکا حکم رکھتا ہے اور اگر محرم کے نام کا اطلاق ہو تو اُس کا حکم رکھتا ہے تو یہ بہتر ہوگا اور سانپ اور بچھو اور چوہے کے مارنے مین اور چیل اور کوّے کو ایک پتھر مارنے مین کوئی مضائقہ نہین اور پسّو کے مارنے مین کوئی مضائقہ نہین اور بھڑ کے مارنے مین تردد ہے اور منع موجہ ہے اور اگر دھوکے سے بھڑ کو مار ڈالے تو کوئی کفارہ نہین اور اگر عمداً مار ڈالے گا تو صدقہ دیگا گو ایک ہی انجل گیہون ہون اور محرم کو فاختہ کا مول لینا اور قُبّی کا کہ ایک پرندہ کالے رنگ کا سرخی مارتے فاختہ کے برابر ہوتا ہے مول لینا اور اِن دونون کا مکہ سے باہر لیجانا ایک روایت پر جائز ہے اور انکا مارنا اور کھانا محرم کو جائز نہین دوسری قسم شکار کے وہ جانور ہین جو کفارہ رکھتے ہین اور یہ بھی دو قسم ہین پہلی قسم وہ جانور ہین کہ جنکے کفارے کا بدلا ہوا اور یہ وہ ہین کہ جنکے لیے پاؤن چوپائے جانور کی مثل ہون اور یہ پانچ طرح کے ہین پہلی شترمرغ ہے کہ اُسکا نظیر چوپاؤن مین اونٹ ہے کہ اُسکے مارنے مین ایک اونٹ دے اور اگر اونٹ نہ ملے تو اُسکے دامون کے گیہون لیکر محتاجون کو تقسیم فی آدمی دو دو مد بانٹ دے اور اگر اُسکی قیمت ساٹھ محتاجون سے زیادہ ہو تو ساٹھ کو دینا واجب ہے اور زیادہ واجب نہین اور اگر ساٹھ سے کم ہو تو اُسیقدر کو دے گو ساٹھ محتاجون کو نہ پہونچے اور اگر اِس سے بھی عاجز ہو تو ہر دو دو مد کے بدلے مین ایک ایک دن کا روزہ رکھے اور اگر اِس سے بھی عاجز ہو تو اٹھارہ دن کے روزے رکھے اور شترمرغ کے بچّے کے مارنے مین دو روایتین ہین ایک مین بڑے شترمرغ کی طرح اونٹ کفارہ ہے اور دوسری مین اونٹ کا بچہ ہے اور یہی اشبہ ہے دوسری نیل گائے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گورخر ہین کہ اُنمین سے کسی ایک کے مارنے کے کفارے مین پالوگائے ہے اور اگر نہ مل سکے تو اُسکی قیمت کے گیہون لیکر ہر محتاج کو دو دو مد کے حساب سے صدقہ دے اور تیس محتاجون سے زیادہ کا دینا واجب نہین اور اس سے بھی عاجز ہو تو ہر ایک دو دو مد کے بدلے مین ایک ایک دن کا روزہ رکھے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو نو دن کے روزے رکھے تیسری ہرن ہین ایک ہرن کے مارنے مین ایک دنبہ دے اگر اس سے عاجز ہو تو اُسکے داموں کے گیہون خرید کرکے فی محتاج دو دو مد کے حساب سے صدقہ دے اور دس محتاجون سے زیادہ کا دینا واجب نہین اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو ہر دو دو مد کے بدلے ایک ایک دن کا روزہ رکھے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو تین دن کے روزے رکھے اور لومڑی اور خرگوش کے مارنے مین ایک دنبہ ہے اور یہی روایت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اسکا کفارہ وہی ہرن کے مارنے کا کفارہ ہے اور یہ جو تینون کفارے کے بدلے لکھے گئے ہین بعضے فقہا کے نزدیک اختیاری بدل ہین خواہ مبدل منہ یعنی جسکے بدل ہین اُسے کرے یا بدل کرے اور بعضے فقہا ترتیبی کہتے ہین کہ جب مبدل منہ سے عجز ہوگا تب بدل کو کریگا اور یہی اظہر ہے چوتھی قسم شترمرغ کے انڈے توڑنے مین جبکہ اُنمین بچہ ہلتا ہو تو اُسکے کفارے مین ہر انڈے کے لیے ایک ایک اونٹنی کا بچہ ہے جسنے ایک سال بھر کر دوسرے سال مین پانٔون رکھا ہو اور اگر بچے کے ہلنے سے پہلے توڑا ہو تو اُسکا کفارہ یہ ہے کہ ہر انڈے کے عوض مین اونٹ کو اونٹنی پر چھوڑے اور اُس سے جو پیدا ہو اُسے ہدی کرے اور اگر اس سے عاجز ہو تو ہر انڈے کے عوض مین ایک دنبہ دے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو دس محتاجون کو طعام دے اور اگر اس سے عاجز ہو تو تین دن کے روزے رکھے پانچوین قسم مرغ سنگ خوار اور چکور کے انڈے توڑنے مین جبکہ بچہ ہلتا ہو تو ان مین سے ہر ایک کے ہر انڈے کے توڑنے مین ایک بکری کا بچہ ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ ہر انڈے کے عوض مین ایک دودھ والی دنبی یا بکری ہے اور ہلنے سے پہلے توڑنے مین انکی گنتی کے برابر بکرے کو بکری پہ چھوڑے بس جو پیدا ہو اُسے ہدی کرے اور اگر اس سے عاجز ہو تو شترمرغ کے انڈے توڑنے کا کفارہ جسطرح کہ مذکور ہوا ہے دے دوسری قسم اُن جانورون کی ہے کہ جنکے کفارے کے لیے کوئی مخصوص بدلا نہین اور وہ پانچ طرح کے ہین پہلی طرح حمام ہین اور یہ وہ جانور ہین جو منہ سے پے در پے آوازین نکالتے ہین اور پانی پر منہ رکھکے پانی پیتے ہین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جیسے کبوتر اور فاختہ ہے نہ مثل مرغ کے اور نہ چڑیا کے کہ یہ پانی کو اُٹھا لیتے ہین اور چونچ کو اونچا کرکے پانی اُتارتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ حمام نام اُس ایک جانور کا ہے کہ جسکے طوق ہو اگرتا ہے اُسکے مارنے مین ایک دنبہ ہے اگر محرم حل مین مارے اور اگر محل حرم مین مارے تو ایکدرہم ہے اور اگر اُسکے بچے کو حل مین مارے تو ایک بکری کا بچہ دے اور اگر محل حرم مین مارے تو آدھی درہم دے اور اگر محرم حرم مین مارے تو اُسپر دو کفارے جمع ہونگے اور کبوتر کے بچے کے بدلے انڈے کے توڑنے مین ایک بکری کا بچہ ہے اور بچہ ہلنے سے پہلے اگر محرم حل مین توڑیگا تو ایکدرہم دیگا اور اگر محل حرم مین توڑیگا تو پاؤ درہم دیگا اور اگر محرم حرم مین توڑیگا تو اُسپر ایک درہم اور پاؤ درہم لازم ہے اور پالو کبوتر اور حرم کے کبوتر قیمت مین برابر ہین اگر اُنھین حرم مین مارے مگر حرم کے کبوتر کی قیمت مین شرط یہ ہے کہ اُسکا دانہ حرم کے کبوترون کیلیے مول لے دوسری فرع ہر ایک مین مرغ سنگ خوار اور چکور اور تیتر سے وہ بکری کا بچہ ہے کہ جو دودھ چھوڑکر چرنے لگا ہو جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ دودھ چھوڑنے سے دودھ چھوڑنے کا سن مراد ہے اور وہ چار مہینے کا ہے خواہ دودھ چھوڑا ہو یا نچھوڑا ہو تیسری ساہی اور سوسمار اور جنگلی چوہے مین سے ہر ایک کے مارنے مین ایک بزغالہ ہے چوتھی چڑیا اور چکاوک اور صعوہ دُم ہلاتے پرندون مین سے ہر ایک کے مارنے مین ایک مد گیہون ہین ۔ پانچوین ٹڈی کے مارنے مین ایک چھوارہ ہے اور اظہر یہ ہے کہ ایک کف بھر گیہون دے اور یہی حکم جونکو اپنے بدن سے گرا دینے مین ہے اور بہت سی ٹڈیان مارنے مین ایک بکری قربانی کرے اور اگر بچانا ممکن نہو اسطرح سے کہ راہ پر ہون تو کوئی گناہ نہین ہے اور اُسپر کوئی کفارہ بھی نہین ہے اور مراد حفاظت نہ ممکن ہونے سے یہ ہے کہ اپنے اُنکے مارنے سے بچانے مین بڑی مشقت ہو کہ عادت اُس مشقت کی متحمل نہو اور جس جانور کے مارنے مین شرع مین کوئی فدیہ مقرر نہو تو اُس کے مارنے مین فدیہ اُسکی قیمت ہی یعنی اگر محرم حل مین اور محل حرم مین اُسے مارے تو اُسکے کفارے مین اُسی کی قیمت دے اور اگر محرم حرم مین مارے تو کفارہ دوچند دیگا اور یہی حکم اُن انڈون مین ہے کہ جنھین فدیہ مقرر نہین تو اُسکا بھی کفارہ اُسکی قیمت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اردک اور قاز اور کلنگ کے مارنے مین کفارہ ایک دنبہ ہے اور یہ دعوی بے دلیل کے ہے یہان پانچ فرعین ہین پہلی فرع جو عیب دار جانور جیسے ہاتھ ٹوٹے پانون ٹوٹے کانے کو مارے تو اُسکے فدیہ مین صحیح دے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اگر اُسی کی طرح کا دے تو بھی جائز ہے اور نر کے فدیہ مین مادین اور نر دونون جائز ہین اور اسیطرح
پر مادین کے فدیہ مین مادین اور نر دونون جائز ہین اور اگر مادین کے فدیہ مین مادین اور نر کے
فدیہ مین نر ہو تو بہتر ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ فقہانے کہا ہے کہ عیبدار جانور کے فدیہ مین
عیبدار جانور کے دینے کے جواز کیواسطے عیب مین تساوی شرط ہے بس کانے کے بدل لنگڑا نہین دے سکتا ہے
اور اگر کانے کے بدل کانا دین تو جائز ہے گو ایک کی داہنی آنکھ اور دوسرے کی بائین آنکھ نہو اور اسیطرح پر لنگڑے کے
بدل لنگڑا دے سکتا ہے کہ ایک کا داہنا اور دوسرے کا بائیان نکما ہو دوسری فرع جس جانور کو صید کے عوض مین
دین اُسکی قیمت کا اعتبار اُسکے نکالنے کے وقت کا ہے یعنی جو کچھ کہ پہلے مذکور ہو چکا ہے کہ بعضے
جانورون کے بدلے مین اُنکی مثل ہین اور اگر موجود نہو تو اُسکی قیمت سے مراد اُسکے اخراج کے وقت کی ہے
اور جس جانور کا مثل نہین ہے تو اُسکا فدیہ اُسکی قیمت اُسکے تلف کرنے کے وقت کی ہے تیسری
فرع جو ایسے جانور کو مارے جو گابھن ہو اور شرع مین مثل کفارہ ہو تو چاہیے کہ وہ مثل بھی گابھن ہو اور
اگر بہم نہ پہونچے تو گابھن کی قیمت دے چوتھی فرع جبکہ کسی گابھن شکار کو مارے بس وہ زندہ
بچہ ڈالدے اور دونون مرجائین تو اُن کا فدیہ مثل اُسکے دے جیسا کہ مذکور ہوا اور چھوٹے بچہ کا
فدیہ چھوٹا بچہ دے اور اگر دونون زندہ رہین اور کوئی عیب مارے اُنہین نہو گیا ہو تو کچھ فدیہ نہین
اور اگر معیوب ہو جائے تو اُسکی قیمت کا تفاوت دے اور اگر ایک مر جائے اور ایک زندہ رہے تو مردے کا
فدیہ دے اور زندے کا فدیہ نہ دے اور اگر مارے سے مردہ بچہ ڈالدے تو اُسکی قیمت لازم ہے یعنی قیمت کا
تفاوت اسطرح پر کہ حاملہ کی قیمت اور غیر حاملہ کی قیمت کرینگے اور دونون قیمتون کے تفاوت کو فدیہ دینگے
پانچوین فرع جو کہ محرم کسی جانور کو مارے اور شک کرے اسمین کہ یہ شکار تھا یا نہ تھا تو اُسکا ضامن یعنی ذمہ دار نہین
دوسری فصل ضمان یعنی ذمہ داری کے موجبون مین ہے یعنی اُن امرون مین ہے کہ جنکے سبب
شکار کا کفارہ لازم ہوتا ہے اور وہ تین چیزین ہین ایک شکار کے تلف کی مباشرت یعنی کام کرنا دوسرے دست تصرف
کرنا تیسرے سبب بنانا بس تلف کرنا مار ڈالنا شکار کا ہے کہ اُسکے فدیہ کا موجب ہے بس اگر اُسمین سے کھالے
تو دوسرا فدیہ بھی لازم ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ فدیہ اُسکا دے کہ جسے مارا ہے اور جسے کھایا ہے اُسکی
قیمت بھی دے اور یہی قول مرجح ہے اور اگر کوئی تیر یا پتھر یا اُسکی طرح کی کوئی چیز کسی شکار کو مارے
اور وہ اُسے لگے مگر کچھ اثر نکرے تو کچھ فدیہ نہین ہے اور اگر اُسے زخمی کر دے اور اُسکے بعد اُسے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اچھا ہو دیکھے تو اُسکی قیمت کے تفاوت کا ذمہ دار ہوگا اِسطرح پر کہ اُسکے صحیح کی قیمت کرینگے اور مجروح کی بھی قیمت کرینگے اور دونوں قیمتوں کے تفاوت کو تصدق کر دیگا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ صحیح کی قیمت کی چوتھائی دیگا اور اگر اُس شکار کا حال معلوم نہو کہ صحیح سالم ہے یا نہیں تو اُسے پورا فدیہ دینا لازم ہے اور یہی حکم ہے اگر نہ معلوم ہو کہ ضرب نے اُسمین اثر کیا ہے یا نہیں اور روایت مین وارد ہوا ہے کہ اگر ہرن کے دونوں سینگوں کو توڑ ڈالے تو ہرن کی آدھی قیمت دے اور اسی طرح پر دونوں سینگوں میں سے ہر ایک کے لیے چوتھائی قیمت دے اور اسیطرح پر دونوں پاؤن میں سے ہر ایک کے لیے حکم ہے اور اس روایت مین ضعف ہے اور اگر ایک جماعت محرمون کی ملکر شکار کرے تو اُنمین سے ہر ایک پورا فدیہ دیگا اور جو شخص کسی جانور کو پکڑے اور زمین پر دے مارے یعنی اسطرح دے مارے کہ وہ جانور مرجائے تو اُسپر ایک بکری اور اُس جانور کی قیمت دینا واجب ہے دو سبب اس سبب سے کہ حرم مین مار ڈالا ہے اور قیمت اِس سبب سے کہ اُس پرندے کو حقیر کرکے زمین پر مارا ہے اور جو شخص کہ ہرن کا دودھ حرم مین پیے تو اُسے ایک بکری اور دودھ کی قیمت دینا لازم ہے یعنی جس صورت مین کہ محرم ہو اور اگر محل ہونیکے حال مین کسی شکار کو تیر مارے اور احرام کے حال مین اُسکے لگے تو اُسکا ذمہ دار نہیں اور اگر اپنے سر پر کچھ رکھے کہ وہ جوئون کو مارے اور اسکے بعد احرام باندھے اور یہ چیز جوئون کو مارے تو ذمہ دار نہیں جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اِس حکم کو اِس سے مقید کرنا ضرور ہے کہ جسکا دور کرنا احرام کے بعد ممکن نہو اسلیے کہ اگر دور کرنا ممکن ہوگا تو اُسکا دور کرنا واجب ہے اور نہیں تو کفارہ لازم آئیگا اور یہی حکم ہے کہ اگر محل ہونے کے حال مین شکار کے لیے جال بناوے اور لگاوے اور اسکے بعد احرام باندھے اور اگر پانی کے واسطے کنوان کھودے تو ظاہرا اُسکا بند کرنا اُسپر واجب نہیں اور اگر شکار کے لیے کھودے اور پھر محرم ہو تو شبکہ کا حکم رکھتا ہے دوسرا موجب دست تصرف ہے جو شخص کہ اُسکے پاس کوئی شکار ہو اور وہ احرام باندھے تو اُسکی ملکیت اُس شکار پر سے اُٹھ گئی اور اُسپر واجب ہے کہ اُسے چھوڑ دے اور اگر چھوڑ دینے سے پہلے مرجائیگا تو اُسپر اُسکا تاوان دینا لازم آئیگا اور اگر وہ شکار اُس سے دُور ہو یعنی اُسکے ساتھ نہو اور اُسکے اہل کے پاس ہو تو اُسپر سے اُسکی ملکیت نجائیگی اور اگر ایک محرم ایک شکار پکڑے اور دوسرا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محرم اُسے ذبح کرے تو ہر ایک پورے پورے فدیہ کا ذمہ دار ہے اور اگر یہ کام حرم میں کرینگے تو دونا فدیہ دینگے جبتک کہ فدیہ اونٹ نہو گا اسلیے کہ اگر فدیہ اونٹ ہے تو اُسکے لیے دوچند نہیں ہے اور اگر دونوں محل ہوں اور حرم میں شکار کریں تو فدیہ دونا نہو گا اور اگر ایک محرم ہو اور دوسرا محل ہو تو محرم پر دونا اور محل پر اکہرا فدیہ دینا واجب ہے اور اگر محرم شکار کو حل میں پکڑے اور اُسے محل ذبح کرے تو محرم فدیہ کا ذمہ دار ہوگا اور محل نہوگا اور اگر محرم کسی شکار کے انڈے کو اُسکی جگہ سے اُٹھا لے اور وہ انڈا ضایع ہو جائے تو اُسکا ذمہ دار ہے اور اگر انڈے کے نکالنے کے بعد پھر اُسی جانور کے نیچے رکھدے اور بچہ سالم نکلے تو ذمہ دار نہیں ہے اور اگر محرم کسی شکار کو ذبح کرے تو حکم آپ سے مرے جانور کا رکھتا ہے اور محل پر بھی حرام ہے اور اگر محرم شکار کرے اور محل ذبح کرے تو ویسا حکم نہیں ہے تیسرا موجب سبب ہے اور وہ کئی مسئلوں پر مشتمل ہے پہلا مسئلہ جو کہ حرم کے کبوتر پر اور اُسکے بچے پر اور اُسکے انڈے پر دروازہ بند کرلے تو دروازہ بند کرنے سے اُسکا ضامن یعنی ذمہ دار ہو جائیگا پس اگر یہ سبب جاتا رہے اور اُسے صحیح سلامت چھوڑ دے تو ضامنی ساقط ہو جائے گی اور اگر مر جائیگا تو ایک کبوتر کے بدلے ایک بکری دیگا اور بچہ کے بدلے بچہ بکری کا دیگا اور ہر انڈے کے بدلے ایک درہم دیگا اگر یہ کام محرم کریگا اور اگر محل کریگا تو کبوتر کے بدلے ایک درہم اور بچہ میں آدھی درہم اور انڈے میں پاؤ درہم دیگا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ ضمان اُسی دروازہ بند کرنے سے قرار پاجاتا ہے خواہ ہلاک ہو یا نہو ظاہر حدیث پر نظر کرنے سے مگر پہلا قول اشبہ ہے دوسرا مسئلہ کہا گیا ہے کہ اگر حرم کے کبوتروں کو کوئی اُڑا دے پس اگر پھر کر چلے آئیں تو ایک بکری دے اور اگر پھر کر نہ آئیں تو فی کبوتر ایک بکری دے تیسرا مسئلہ جبکہ دو شخص تیر پھینکیں اور اُن تیروں میں سے ایک تیر لگے اور دوسرا خطا کرے تو اُس تیر انداز پر کہ جسکا تیر لگ گیا ہے جنایت کا کفارہ لازم ہے اور مخطی یعنی جسکے تیر نے خطا کی ہے اور نہیں پہونچا ہے اُسپر بھی یہی کفارہ واجب ہے اسلیے کہ اُسنے بھی مدد کی ہے چوتھا مسئلہ جبکہ چند لوگ آگ جلائیں اور اُس آگ میں کوئی شکار گر پڑے تو اُن میں سے ہر ایک پر اُس شکار کا فدیہ لازم ہے اگر شکار کے قصد سے آگ جلائی ہے اور نہیں تو ایک فدیہ ہے پانچواں مسئلہ اگر کوئی کسی جانور کو تیر مارے اور وہ جانور تڑپے اور بچہ کو یا دوسرے شکار کو مار ڈالے تو اُسپر سب کا فدیہ دینا واجب ہے اس لیے کہ وہی ان سب کے تلف ہونے کا سبب ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چھٹا مسئلہ جو کسی چوپایے جانور کو ہنکائے اگر وہ جانور کسی شکار کو مار ڈالے تو وہ ہنکانے والا اُسکا ضامن یعنی ذمہ دار ہے اور یہی حکم سواری کے جانور کا بھی ہے جو اُسے ٹھہرائے اور اُسوقت وہ چوپایہ کسی جانور کے ہلاک کا باعث ہو اور اگر راہ چلنے مین بھی وہ جانور کسی کو ہلاک کریگا تو جو ہاتھون سے اُسکے ہلاک ہونگے اُنکا سوار ذمہ دار ہے اور پانؤن سے جو ہلاک ہونگے اُنکا ذمہ دار نہین ہے ساتوان مسئلہ کسی جانور کو پکڑے اور اُسکے پکڑنے کے سبب سے اُسکا بچہ مرجائے تو اُسکا ضامن ہے اور یہی حکم ہے اگر کوئی محل ایسے شکار کو پکڑے کہ جسکا بچہ حرم مین ہے آٹھوان مسئلہ اگر کوئی محرم اپنے کسی کتے کو کسی شکار پر چھوڑ دے اور وہ کتا اُسے مار ڈالے تو وہ شخص اُسکا ذمہ دار ہے خواہ حرم مین چھوڑا ہو خواہ حل مین اگر حرم مین چھوڑیگا تو دونا فدیہ دیگا نوان مسئلہ جو کسی شکار کو بھگائے بعد اسکے وہ شکار اُس صدمہ سے مرجائے یا اُسے کوئی شکاری جانور پکڑلے تو اُسکے فدیہ کے دینے کا ذمہ دار ہے دسوان مسئلہ جو کوئی شکار کسی جال مین پھنس جائے اور کوئی اُسکے چھڑانے کا ارادہ کرے اور اُس سے وہ ہلاک یا عیب دار ہو جائے تو ذمہ دار ہے گیارھوان مسئلہ جو کسی کے شکار پر رہنمائی کرے اور وہ اُسے مار ڈالے تو وہ اُسکا ذمہ دار ہے۔

تیسری فصل حرم کے شکار کے حکمون مین ہے اور شکار مین محل پر حرم مین وہی حرام ہے جو محرم پر حل مین حرام ہے اور جس تفصیل سے کہ مذکور ہو چکا ہے پس جو کہ حرم مین شکار مارے تو اُسکے ذمے اُس شکار کا فدیہ ہے اور اگر کئی شخص اُسکے مارنے مین شریک ہون تو اُسمین سے ہر ایک پر اُسکا فدیہ ہے اور اِسمین تردد ہے آیا اُس شکار کا جو کہ حرم کیطرف جاتا ہو مارنا حرام ہے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ حرام ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مکروہ ہے اور یہی اشبہ ہے لیکن اگر اُس جانور کے زخم لگجائے اور حرم مین چلا جائے اور وہان مرجائے تو ذمہ دار ہوگا اور اِسمین تردد ہے اور حرم مین اور بریدہ مین شکار کرنا مکروہ ہے اور بریدہ کہ وہ حرم ہے کہ چار فرسخ کے فاصلے سے حرم کے باہر اشبہ یہ ہے اور اگر کسی شکار کو بریدہ مین کچھ مارے کہ اُسکی آنکھ پھوٹ جائے یا سینگ ٹوٹ جائے تو اُسے صدقہ دینا مستحب ہے اور اگر حل مین کوئی شکار کو بند کرے اور حرم مین داخل ہو تو اُسکا حرم سے باہر لانا جائز نہین ہے اور اگر حل مین ہو اور کسی ایسے شکار کے تیر مارے کہ وہ حرم مین ہو اور وہ تیر اُسے ہلاک کرے تو اُسکا فدیہ دیگا اور یہی حکم ہے کہ اگر حرم مین ہو اور اُس شکار کو تیر مارے کہ حل مین ہو اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ تیر اُسے ہلاک کرے اور اگر کوئی حصہ اُس شکار کے اعضا کا حرم میں اور کوئی حصہ حل میں ہو بس اگر تیر اُسکے اُس عضو پر مارے جو حل میں ہے یا حرم میں ہے اور اُس سے وہ مر جائے تو اُسکا ضامن ہے اور اگر شکار کسی درخت کی شاخ پر ہو کہ وہ حل میں ہے اور اُسے تیر مارے تو اُسکے فدیہ کا ضامن ہے جبکہ اُس درخت کی جڑ حرم میں ہوگی اور جو کہ شکار لیکر حرم میں داخل ہو تو اُسپر اُسکا چھوڑ دینا واجب ہے اور اگر اُسے حرم کے باہر لائیگا اور وہ تلف ہو جائیگا تو اُسکا ذمہ دار ہے خواہ وہ شکار اُسکے سبب سے تلف ہو یا اَور کے سبب سے تلف ہو اور اگر کسی شکار کے پر اُکھڑے ہوئے ہوں تو اُسکی حفاظت اُسوقت تک واجب ہے کہ اُسکے پورے پر نکل آئیں اور اُڑ سکے اور اُسکے بعد اُسے چھوڑ دے آیا حرم کے کبوتروں کا شکار کرنا حل میں جائز ہے بعضوں نے کہا ہے کہ ہاں جائز ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے اور یہی احوط ہے اور جو حرم کے کبوتر کا کوئی پر اُکھیڑ ڈالے تو اُسکو واجب ہے کہ ایک انجلی گیہوں صدقہ اُسی ہاتھ سے دے کہ جس سے اُسکا پر اُکھیڑا تھا اور جو کسی جانور کو حرم سے نکالے تو اُسے اُسکا وہاں پھیر لانا واجب ہے اور اگر پھیر لانے سے پہلے تلف ہو جائیگا تو ذمہ دار ہے اور اگر کوئی تیر حل سے مارے اور وہ تیر حرم میں جائے اور وہاں سے اُچٹکر حل میں آئے اور کسی شکار کو ہلاک کرے تو اُسکا فدیہ واجب نہیں اور اگر محل حرم میں کوئی شکار کو حلال کرے تو وہ شکار آپسے مرے ہوئے جانور کا حکم رکھتا ہے اور اگر محل حل میں اُسے ذبح کرے پھر حرم میں لیجائے تو وہ محل پر حرام نہیں اور محرم پر حرام ہے اور محرم کی ملک میں کوئی شکار قول اشبہ پر داخل نہیں ہوتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ ملک میں تو داخل ہوتا ہے مگر اُسپر اُسکا چھوڑ دینا واجب ہے اگر وہ شکار اُسکے پاس موجود بھی ہو

چوتھی فصل شکار کے توابع کے حکموں میں ہے جو شکار کا کفارہ محرم پر حل میں لازم آتا ہے یا محل پر حرم میں لازم آتا ہے ان دونوں کفاروں کا مجموعہ محرم پر حرم میں شکار سے واجب ہوتا ہے یہاں تک کہ انتہا اونٹ کے کفارے تک پہونچے کہ اس صورت میں دونا ہوگا اور وہی ایک اونٹ کا دینا رہیگا اور جبکہ محرم سے بھولکر کئی بار شکار ہو تو اُسپر اُنمیں سے ہر ایک کا فدیہ ہے اور اگر عمداً کریگا تو پہلی مرتبہ میں کفارہ دیگا اور پھر جو عمداً کریگا تو اُسکا کفارہ نہیں ہے بلکہ یہ وہ گناہ ہے کہ جسکا بدلا منتقم حقیقی لیگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ کفارہ مکرر ہوگا اور پہلا قول اشبہ ہے اور شکار کے عمداً یا سہواً مارنے سے اُسکا ذمہ دار ہوتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور جو کہ تیر کسی شکار کو مارے اور وہ تیر اُس شکار کو توڑ کر دوسرے شکار کے لگے تو اس شخص پر دو فدیہ واجب ہین اور یہی حکم ہے اگر تیر کسی نشانے پر مارے اور وہ کسی شکار کے لگے تو وہ ذمہ دار ہے اور اگر کوئی محل شترمرغ کا انڈا کسی محرم کے لیے مول لے اور وہ محرم اُسے کھائے تو اُس محرم پر انڈے کے بدلے ایک دنبہ اور اُس محل پر ہر انڈے کے عوض ایک درہم کفارہ واجب ہے اور محرم کی ملک مین شکار نہ تو شکار کرنے سے اور نہ مول لینے سے اور نہ کسی کے بخشنے سے اور نہ میراث سے پہونچتا ہے اور یہ سب اُس صورت مین ہے کہ شکار محرم کے پاس ہو اور اگر اُسکے شہر مین ہو تو اسمین تردد ہے اور اشبہ یہی ہے کہ اُسکی ملکیت سے باہر نہین ہوتا اور اگر محرم شکار کے گوشت کے کھانے کی طرف مضطر ہو تو کھالے اور فدیہ دیدے اور اگر محرم کے سامنے مُردہ اور شکار دونون ہون اور اُسے اضطرار ہو اگر فدیہ پر قادر ہو تو شکار کو کھائے اور اگر نہو تو مُردہ کو کھائے اور اگر شکار کسی اَور کی ملک مین ہو تو اسکا فدیہ اُسکے مالک کو دے اور اگر شکار کسی کی ملک مین نہو تو اُسکے فدیہ کو تصدق کرے اور جو فدیہ کہ محرم پر لازم ہو تو اُسے چاہیے کہ ذبح کرے اگر اونٹ ہے تو نحر کرے اگر عمرہ کے احرام مین واجب ہوا ہے تو مکہ مین اور اگر حج کے احرام مین واجب ہوا ہے تو منی مین ذبح یا نحر کرے اور روایت مین وارد ہوا ہے کہ جسپر دنبہ شکار کے کفارے مین واجب ہوا ہے اور اُس سے وہ عاجز ہو تو دس محتاجون کو طعام دیوے اور اگر اِس سے بھی عاجز ہو تو حج مین تین روزے رکھے اور اگر اِس سے بھی عاجز ہو تو درگاہ الٰہی مین استغفار کرے تیسرا مقصد احرام کی باقی ممنوع چیزون مین ہے اور ممنوع سات چیزین ہین پہلی عورتون سے متمتع ہونا پس جو اپنی عورت سے آگے وار یا پیچھے وار عمداً حرام ہونے سے واقف ہو کر ہمبستری کریگا تو حج فاسد ہو جائیگا اور اُسپر واجب ہے کہ اِس فاسد حج کو پورا کرے اور ایک اونٹ کفارے مین دے اور اگلے سال حج کو بجا لائے خواہ یہ فاسد فرض ہو یا سنت ہو اور یہی حکم ہے اگر لونڈی سے احرام کے حال مین ہمبستر ہوا اور اگر اُسکی عورت بھی احرام مین ہو اور اُس سے موافقت کیے تو اُس عورت پر بھی واجب ہے جو اس مرد پر واجب ہے اور اِس عورت پر اور اِس مرد پر واجب ہے کہ جب اُس جگہ پر کہ جہان ہمبستر ہوئے تھے پہونچین تو افتراق کرین جب تک حج کے کامون سے فارغ نہون جسوقت کہ اُسی رستے حج کو آئین افتراق کے معنی اِس مقام مین یہ ہین کہ وہ دونون اکیلے مقام مین نہون کہ جہان تیسرا نہو اور اگر مرد نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عورت پر ہمبستری کے لیے جبر کیا ہے تو عورت کا حج صحیح ہے اور مرد پر دو کفارے ایک اپنی طرف سے ایک اپنی عورت کی طرف سے دینا واجب ہیں اور مرد عورت کی طرف سے کفارے کے سوا کسی اور چیز کا متحمل نہو گا اور اگر مشعر کے وقوف کے پہلے ہمبستر ہو گو طواف نساء سے پہلے ہو یا طواف نساء کے تین پھیرے یا اُس سے کم کیے ہوں یا وقوف سے پہلے عورت کے آگے وا کے سوا ہمبستری کرے تو ان دونوں صورتوں میں اُسکا حج صحیح ہے اور ایک اونٹ کفارہ دینا واجب ہے اور اسپر کچھ اور نہیں ہے تفریع جبکہ حج فاسد کرنے کے سبب سے دوسرے سال حج کرے پھر اُسے بھی فاسد کر ڈالے تو بھی اُسپر وہی واجب ہے جو پہلے واجب ہوا تھا اور بے ہمبستر ہونے کے منی کے انزال میں ایک اونٹ کفارہ دینا واجب ہے اور آیا اِس سے اُسکا حج فاسد ہو جائیگا اور دوسرے سال میں حج کی قضا واجب ہوگی بعض فقہا نے کہا ہے کہ ہاں اور بعضے کہتے ہیں نہیں اور یہی قول اشبہ ہے اور اگر اپنی لونڈی سے جو اُسکے اذن سے احرام باندھے ہے پھر سے ہمبستر ہو اور خود محل ہو تو اُس لونڈی کی طرف سے اونٹ یا گائے یا دنبہ کفارے میں دینے کا متحمل ہوگا اور اگر تنگدست ہوگا تو ایک دنبہ دیگا یا تین دن کے روزے رکھیگا اور اگر محرم طواف زیارت کے پہلے اپنی عورت سے ہمبستر ہوگا تو اُسپر ایک اونٹ لازم ہے اور اگر اُس سے عاجز ہو تو ایک بکری دینا لازم ہے اور اگر محرم طواف نساء کے پانچ پھیرے کر چکے اور پھر ہمبستری کرے تو اُسپر کچھ نہیں ہے بنا کرا باقی شوط یعنی پھیرے پھریگا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اسقاط میں اور اتمام میں آدھے پھیروں سے بڑھ جانا کافی ہے اور وہ کہ پہلے بیان ہوا ہے وہی روایت میں وارد ہوا ہے اور اگر کوئی محرم کا کسی محرم کسی عورت سے عقد نکاح کرے اور اُسی نکاح سے وہ محرم اُس عورت سے ہمبستر ہو تو اِن دونوں محرموں میں سے ہر ایک پر مذکور کفارہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ یہ دونوں ایک ایک اونٹ کفارہ دینگے اور اپنے حج فاسد کو پورا کرینگے اور اگلے سال میں قضا حج کی بجا لائیں گے۔ اور یہی حکم ہے اگر عقد کرنیوالا محل ہو تو موافق روایت سماعہ کے اُسپر بھی کفارہ واجب ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے بیان عمل روایت پر ہے اسلیے کہ اُسکا مضمون علما میں مشہور ہے اور اسی طرح اُس محلہ عورت پر واجب ہے جو اپنے شوہر کے احرام باندھنے سے خبردار ہے موافق اِسی روایت کے جو عمرہ مفردہ میں سعی سے پہلے ہمبستری کریگا تو حج اُسکا فاسد ہوگا اور ایک اونٹ کفارہ دینا واجب ہوگا اور اُس عمرہ کی قضا بجا لانا واجب ہوگا اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہتر یہی ہے اس سے کہ اگلے ہی مہینے مین قضا بجالائے اور اگر اپنی عورت کے سوا اَوْر عورت کی طرف دیکھے اور انزال ہو تو اُسپر مالدار ہونے پر ایک اونٹ اور متوسط ہونے پر ایک گاے اور تنگدستی پر ایک بکری دینا واجب ہے اور اگر اپنی عورت کیطرف بے شہوت کی نظر سے دیکھے اور انزال ہو جاے تو اُسپر کچھ کفارہ نہین اور اگر شہوت کی نظر سے دیکھے اور انزال ہو جاے تو ایک اونٹ کفارہ دینا واجب ہے اور اگر ملامست بے شہوت کے کرے تو اُسپر کچھ نہین گو انزال بھی ہو جائے اور اگر شہوت سے اپنی عورت سے مساس کرے تو اُسپر ایک دُنبہ واجب ہے مگر انزال نہو اور جو اپنی عورت کا بوسہ لے تو اُسپر بھی ایک دُنبہ واجب ہے اور اگر شہوت سے بوسہ لے تو ایک جزور اُسپر واجب ہے اور جزور وہ اونٹ ہے جو پانچ برس پورکر چھٹے مین داخل ہوا ہو اور یہی حکم ہے اگر دست بازی سے انزال ہو جائے اور اگر ہنسے کسی کو مجامعت کرتے ہوے اور انزال ہو جائے تو بے دیکھے اُسپر کچھ لازم نہین تفریع اگر سنّت کی نیت سے حج کرے اور اُسے فاسد کر ڈالے اور اسکے بعد مرض کے سبب سے محصور ہو جائے تو اُسپر حج فاسد کرنے کا ایک اونٹ کفارے مین ہے اور ایک اونٹ محصور ہونے کے لیے ہے پھر اُسے اگلے سال ایک قضا بجالانا کافی ہے دوسری منع چیز خشبو کا استعمال ہے بس جو کہ خشبو کا استعمال کرے اُسپر ایک دنبہ واجب ہے خواہ اُس خشبو سے کپڑے رنگے ہون یا ملا ہوا احرام کے بعد یا احرام کے پہلے کہ وہ خشبو احرام مین بھی ہو یا خشبو کو جلایا ہو یا کھانے مین ڈالا ہو اور کعبہ کی خشبو مین کوئی مضائقہ نہین اگر وہ محرم کے کپڑون مین لگجائے اور اُسکا ازالہ واجب نہین گو اُسمین زعفران بھی ہو اور اسیطرح خشبو دار میوون مین بھی کوئی مضائقہ نہین مثل ترنج اور سیب کے اور پھولون کے مثل نیلوفر اور گلاب کے تیسری منع چیز ناخن کٹوانا ہے اور ہر ناخن کٹوانے کے کفارے مین ایک مد گیہون دینا ہے بس اگر سارے ناخن دونون ہاتھ اور پاؤن کے ایک جلسہ مین کٹوائے تو ایک دنبہ دے اور اگر دو جلسون مین اسطرح کہ ایک مین دونون ہاتھون کے اور دوسرے مین دونون پاؤن کے کٹوائے تو اُسپر واجب ہے کہ دو دُنبہ دے اور اگر اُسے کوئی ناخن کٹوانے کا فتویٰ دے اور اُسکے فتوے پر وہ ناخن کٹوائے اور اُس سے خون نکل آئے تو مفتی پر ایک دنبہ کفارے کا لازم ہے چوتھی منع چیز سیے کپڑے کا پہننا محرم پر حرام ہے اور اگر پہن لے تو ایک دنبہ کفارہ دے اور اگر گرمی یا سردی کے بچاوے کے لیے سیے کپڑے پہننے کی طرف مضطر ہو تو جائز ہے اور ایکدنبہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کفارہ اُسپر لازم ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ سیے کپڑے کو ایک مجلس مین پہننے سے ایک کفارہ ہے اور دو مین پہننے سے دو کفارے ہین اور یہی حکم ہے اگر کئی سیو نون کے سیے کپڑے پہنے تو اُسپر لازم ہے کہ ہر سیئون کے مقابل مین کفارہ دے پانچوین منع چیز سر مُنڈوانا ہے اور سر مُنڈوانے مین کفارہ ایک دنبہ ہے یا دس مسکینون کو ایک ایک مد گیہنون دینا ہے اور بعضے فقہانے کہا ہے کہ اسمین چھ فقیرون کو دو دو مد گیہنون دے یا تین دن کے روزے رکھے اور اگر اپنی داڑھی پر یا سر پہ ہاتھ پھیرے اور کوئی بال گرے تو ایک انجل گیہنون دے اور اگر نماز کے لیے وضو مین ہاتھ پھیرے اور بال گر پڑے تو اُسپر کچھ لازم نہین اور اگر دونون بغلون مین سے ایک بغل کے بال لے تو تین فقیرون کو گیہون دے اور اگر دونون کے لے تو ایک دنبہ لازم ہے اور اگر رستہ چلتے مین اپنے اوپر سایہ کرے تو ایک دنبہ اور یہی حکم ہے اگر کپڑے سے سر کو ڈھانکے یا مٹی لگا کر سر کو چھپائے یا پانی کے اندر سر کو لیجائے یا سر پر ایسی چیز اُٹھائے جو اُسے چھپالے تو اُسپر ایک دنبہ واجب ہے چھٹی منع چیز جدال ہے اور وہ قسم کھانا ہے اور جھوٹی قسم اگر ایک مرتبہ کھائے تو ایک دنبہ اور اگر دو مرتبہ کھائے تو ایک گائے دے اور اگر تین مرتبہ کھائے تو ایک اونٹ دے اور اگر سچ ہو اور تین مرتبہ کھائے تو ایک دنبہ ہے اور اس سے کم مین کچھ کفارہ نہین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جھوٹی قسم مین قسم کے تعدد کی صورت مین کفارے کے تعدد کا اختلاف مشروط ہے اس سے کہ پہلی قسم کا کفارہ نہ دیا ہو اسلیے کہ اگر پہلی قسم کا کفارہ دے دیا ہوگا اور اسکے بعد دوسری قسم کھائیگا تو ہر ایک قسم کے لیے ایک ایک دنبہ دیگا۔ ساتوین منع چیز حرم کے بڑے درخت کا اکھاڑنا ہے بس اگر بڑے درخت کو اکھاڑے تو ایک گائے دے گو محل ہو اور چھوٹے درختون مین ایک دنبہ ہے اور اگر کوئی ٹکڑا اُن درختون مین سے کسی کا توڑے تو اُسکی قیمت دے اور صاحب شرائع فرماتے ہین اور میرے نزدیک ان سب مین تردد ہے اور اگر کوئی درخت حرم کا اُکھاڑے اور پھر لاکر وہین لگا دے اور وہ سوکھ جائے تو بعضے فقہانے کہا ہے کہ اُسکا ضامن یعنی ذمہ دار ہے اور گھانس اُکھیڑنے مین کوئی کفارہ نہین ہر چند کہ گنہگار ہوتا ہے اور جو شخص کہ خوشبو دار تیل کا احرام مین استعمال کرے گو ضرورت سے استعمال کیا ہو تو بعض کے قول پر اُسپر ایک دنبہ ہے اور یہی حکم اُس شخص کا ہے جو اپنے دانت لوا کھاڑ ڈالے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِن سب مین تردد ہی اور جائز ہے اُس چیز کا کھانا کہ جس مین خشبو نہو روغنون سے جیسے گاے کا گھی اور تلی کا تیل ہے اور تیل ملنا جائز نہین خاتمہ اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جبکہ مختلف اسباب کفارے کے وجوب کے جمع ہون جیسے سیے کپڑے کا پہننا اور ناخن کٹوانا اور خشبو کا استعمال کرنا ہے تو ہر ایک کا کفارہ لازم ہی خواہ ایک وقت مین دے خواہ دو وقتون مین دے خواہ پہلے فعل کا دیا خواہ ندیا ہو دوسرا مسئلہ جبکہ کئی مرتبہ عورت سے ہمبستر ہو تو ہر مرتبے کے لیے کفارہ دیگا اور اگر کئی مرتبہ سر مُنڈوائے پس اگر ایک وقت مین ہے تو کفارہ مکرر نہوگا اور اگر دو وقتون مین ہے تو کفارہ مکرر ہوگا اور اگر محرم کئی بار سیا کپڑا پہنے یا خشبو کا استعمال کرے تو اگر ایک مجلس مین یہ تکرار ہوئی ہے تو کفارہ مکرر نہوگا اور اگر کئی جلسو نمین یہ تکرار استعمال وغیرہ کی ہوئی ہے تو کفارہ بھی مکرر ہو جائیگا تیسرا مسئلہ اگر محرم پہنے یا کھائے وہ چیز کہ جسکا پہننا یا کھانا اُسے جائز نہین تو اُسے ایک دنبہ کفارہ دینا واجب ہے چوتھا مسئلہ کفارہ ساقط ہو جاتا ہی اُس شخص پر سے جو مسئلہ کو نجانتا ہو یا بھولے سے اُسنے کیا ہو یا دیوانہ ہو مگر شکار کا کفارہ لازم ہی ہے ہر چند کہ وہ سہو سے بھی کرے

کتاب العمرہ

یہ کتاب عمرہ کے بیان مین ہے اور عمرہ کے معنی لغت مین زیارت کے ہین اسلیے کہ معتمر اپنی زیارت کے سبب سے تعمیر مکان کرتا ہے اور شرع مین اُن مخصوصہ عبادتون کو کہتے ہین کہ جنھین میقات و مکہ مین بجالاتے ہین اور یہ بھی اُسپر واجب ہوتا ہی کہ جسپر حج واجب ہوتا ہی اور صورت عمرہ کی یون ہے کہ پہلے اُس میقات سے کہ جس سے احرام باندھنا جائز ہے احرام باندھے اور اسکے بعد مکہ مین داخل ہو پھر طواف کرے اور نماز طواف کے بعد دو رکعتین پڑھے پھر صفا اور مروہ مین سعی کرے اور تقصیر کرے یعنی ناخن اور بال کتروائے اور عمرہ کے وجوب کی بھی وہی شرطین ہین جو حج کے وجوب کی شرطین ہین اور جب شرطین متحقق ہونگی تو عمر بھر مین ایک مرتبہ واجب ہوگا اور کبھی عمرہ نذر سے اور شبہ نذر سے کہ عہد و قسم ہے واجب ہوتا ہے اور کبھی اجارہ کرنے سے اور عمرہ کے فاسد کرنے سے اور حج کے فوت ہونے سے جو حج کا احرام باندھے ہو واجب ہوتا ہے اسلیے کہ اُسپر واجب ہے کہ عمرہ مفردہ سے مکہ مین داخل ہونے کے سبب سے محل ہو جائے اس شرط سے کہ کوئی شرعی عذر نہ رکھتا ہو جیسے آقا کی بے اجازت کا

بغیر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بندہ نہو یا لڑائی کے لیے داخل ہو یا لکڑہاروں کی طرح سے بہت آمد و رفت رکھتا ہو اور عمرہ کے اسباب کے کئی بار پائے جانیسے عمرہ کئی بار واجب ہوتاہے اور عمرہ کے آٹھ فعل ہین نیّت اور احرام باندھنا اور طواف اور دو رکعت نماز طواف اور سعی اور تقصیر اور طواف نساء اور طواف نساء کی دو رکعت نماز اور عمرہ کی دو قسمین ہین ایک عمرہ تمتع بہا دوسرا عمرہ مفردہ اور پہلی قسم اُن لوگون پر واجب ہے جو مکہ کے رہنے والے نہون اور عمرہ کا بجالانا حج ہی کے مہینون مین صحیح ہے اور حج کے مہینے شوال اور ذیقعدہ اور ذیحجہ ہین اور عمرہ تمتع سے عمرہ مفردہ ساقط ہو جاتا ہے اور اسمین تقصیر یعنی بالونکا کم کرنا یا ناخن کتروانا لازم ہے اور سر مُنڈوانا جائز نہین اور جو عمرہ تمتع مین سر مُنڈوائیگا اُسے ایک دنبہ کفارہ دینا لازم ہے اور اسمین طواف نساء واجب نہین اور جو لوگ مکہ کے رہنے والے ہین اُنکو عمرہ مفردہ واجب ہے اور سال کے سب دنون مین درست ہے اور سال بھر کے عمرہ مفردہ سے بہتر ہے جسے ماہ رجب مین بجالائین اور جو کہ عمرہ مفردہ کا احرام باندھے اور مکہ مین داخل ہو تو اُسے اسکی نیت کا عمرہ تمتع کی نیت سے بدلنا جائز ہے اور قربانی لازم ہو جائیگی اور اگر عمرہ مفردہ حج کے مہینون کے سوا کا ہوگا تو اسکی نیت کا عمرہ تمتع کی نیت سے بدلنا جائز نہین اور جو عمرہ تمتع کی نیت سے مکہ مین داخل ہو تو اُسے بے حج کیے مکہ سے باہر نکلنا جائز نہین اسلیے کہ اُسکا احرام حج سے مربوط ہے اور ایک دوسرے پر مترتب اور ایک دوسرے کا مثل جزو کے ہے ہان اگر اسطرح سے نکلے کہ جس سے نئے احرام باندھنے کی ضرورت نہ پڑتی ہو تو نکلنا جائز ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اسطرح سے باہر نکلے اور پھر آئے کہ اُسکے محل ہونے کا مہینا نگزرنے پائے۔ اور اگر نکلے اور نئے سرے سے عمرہ تمتع کرے تو حج تمتع اخیر عمرہ کے مقارن بجالائے اور ہر مہینے مین عمرہ مفردہ مستحب ہے اور دو عمرون کے بیچ مین کم سے کم دس دن کا فاصلہ کرنا چاہیے اور جن دو عمرون کے بیچ مین دس دن سے کم کا فاصلہ ہو وہ مکروہ ہین اور بعضے فقہانے حرام کہا ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور عمرہ مفردہ سے محل ہو جاتا ہے ناخن کٹوانے سے یا بال کتروانے سے اور اس مین سر کا مُنڈوانا افضل ہے بس جبکہ تقصیر یعنی ناخن یا بال کٹوا چکیگا یا حلق یعنی سر مُنڈوا لے گا تو جو جو چیزین اُسپر احرام باندھنے سے حرام ہوئی ہین حلال ہو جائینگی مگر عورتین حلال نہونگی پھر اسکے بعد طواف نساء کرے کہ عورتین بھی حلال ہو جائین اور طواف نساء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعی کے بعد ہر عمرہ کرنیوالے پر عمرہ مفردہ مین واجب ہے خواہ عمرہ کرنیوالا مرد ہو یا عورت ہی ہو اور خواجہ سرا ہو اور بچہ ہو اور عمرہ بھی واجب فوری ہے تاخیر اس مین جائز نہین

کتاب الجہاد

یہ کتاب جہاد کے بیان مین ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ صاحب تنقیح نے فرمایا ہے کہ جہاد مین ایسی دو خاصیتین ہین کہ وہ اور عبادتون مین نہین ہین ایک یہ کہ نیابت زندہ ہی کی طرف سے قبول کرتی ہے مُردہ کیطرف سے جہاد مین نیابت نہین ہوتی ہے دوسری خاصیت یہ ہے کہ جب جہاد جائز ہوتی ہے تو اُسکا بجالانا واجب ہوتا ہے اسکا جواز وجوب سے جدا نہین ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ جہاد جیم کے زبر دار جہد سے فعال ہے اور اسکے معنی لغت مین مشقت کے ہین یا اُس جہد سے ہے کہ جسکے جیم کو پیش اور زیر ساتھ ہی ہے اور اُسکے معنی وسعت اور طاقت کے ہین اور شرع مین مشرک اور باغیون کی لڑائی مین وجہ خاص پہ جان اور مال وغیرہ سے کوشش کرنے کو جہاد کہتے ہین اور شیخ شہید علیہ الرحمہ نے جہاد کی یون تعریف کی ہے کہ کلمہ اسلام کے بلند کرنے مین اور ایمان کے شعار قائم کرنے مین جان اور مال کا صرف جہاد ہے تو پہلے کلمہ اسلام کے بلند کرنے مین مشرکون کی جہاد داخل ہوتی ہے اور ایمان کے شعارون کے قائم کرنے مین باغیون کی جہاد شامل ہوتی ہے۔ اور جہاد کے رکن چار ہین۔

پہلا رکن اُن لوگون مین ہے جنپر جہاد واجب ہوتی ہے اور جہاد ہر بالغ عاقل آزاد مرد بجز بڈھے کے سوا پر واجب ہے بس جہاد نتو نابالغ لڑکے پر اور نہ دیوانے پر اور نہ عورتون پہ اور نہ بندے پر واجب ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ بندے کو ہرچند آقا جہاد کی تکلیف دے اُسے جہاد کرنا واجب نہین اسلیے کہ آقا بندے کی شرعیہ تکلیفون کا مالک نہین مگر بندے پر بھی دو مقامون مین جہاد واجب ہے ایک اُس جگہ پہ جہان مسلمانون پر ایسی جماعت غالب آجائے کہ جس سے فریضہ اسلام پہ ضرر پہونچے تو ایسی صورت مین بندون پر بلکہ عورتون پر بھی جہاد واجب ہو جاتی ہے دوسرے جس مقام مین اپنی جان کا ڈر ہو تو ایسی صورتین جان بچانے کے لیے واجب ہے کہ جہاد کرے گو اُسکا آقا منع بھی کرتا ہو۔ اور جہاد کفائی واجب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِن معنوں سے ہے کہ جب بعض جہاد پر اقدام کرینگے تو بعضوں سے ساقط ہو جائیگی اور جہاد کی صحت مین امام علیہ السلام کا وجود یا اُن حضرت کے نائب کا وجود کہ جسے حضرت نے جہاد کے لیے مقرر فرمایا ہو شرط ہے اور امام علیہ السلام کے وجود سے مراد یہ ہے کہ وہ حضرت ظاہر ہون اور امامت کے امور مین تصرف پر قادر ہون اور جہاد واجب عینی کسی پر نہین ہوتی ہے مگر جسے امام علیہ السلام خاص جہاد کی کسی مصلحت سے دشمنون کے مقابلہ مین جہاد کرنیوالون کی کوتاہی سے اور بسبب اجتماع کے اُنکی دفع دشوار ہونیسے طلب فرمائین یا خود وہی نذر اور شبہہ نذر یعنی عہد اور قسم سے اپنے اوپر واجب کرے اور کبھی دشمنون سے لڑنا شر کے دفع کرنے کے واسطے واجب ہوتا ہے جیسے کوئی مسلمان حربی کافرون مین ہو اور اُنپر کوئی دشمن چڑھے اور یہ ڈرے کہ مبادا مجھے بھی جانی یا مالی اذیت پہونچ جائے تو ایسے وقت مین یہ مسلمان اُس دشمن کو اپنے سر سے دفع کرنے کے لیے اُن حربی کافرونکی مدد کرے تو یہ جہاد نہین کہلاتا ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ یہان دشمن سے کافر دشمن مراد ہے اسلیے کہ اگر مسلمان دشمن حربی کافر پر آئے اور ایک مسلمان اُنہین ہو تو اُسے ان حربی کافرون کی مدد کرنا جائز نہین اور اگر کافر اُن کافرون پر غلبہ کرین تو اُس مسلمان کو اپنے نفس سے شر دور کرنے کے لیے اُس کافر کی لڑائی مین اُن کافرون سے موافقت کرنی جائز ہے اور یہ اِن معنون کی جہاد نہین کہ ایسی لڑائی سے بھاگنا جائز نہو یا مقتول کا غسل دینا اور کفن دینا جائز نہو اور ایسی لڑائی مین اپنے نفس سے دفع کرنے کی نیت کرے اور کافرون کی مدد کی نیت نکرے اسیطرح جو شخص جسے اپنی جان کا ڈر ہو تو اُسے دشمن سے محاربہ کرنا واجب ہے خواہ غلبہ کا گمان ہو یا نہو یا مال کا ڈر ہو تو اس صورت مین اِس شرط سے لڑیگا جب کہ اپنے اور اپنے مال کے سلامت رہنے کا گمان غالب ہوگا اور جہاد کا وجوب چار عذرون سے ساقط ہوتا ہے ایک نابینائی ہے کیونکہ اندھون پر جہاد واجب نہین دوسرا زمین گیر ہونا یعنی زمین سے ہل نسکنا اور زمین پر کھڑے نہوسکنا ہے تیسرا وہ مرض ہے کہ جسکے سبب سوار ہونے پر اور دوڑنے پر قدرت نہو چوتھا وہ فقر ہے کہ جس سے راہ جہاد مین اپنے اور عیال کے قوت سے اور ہتھیار بہم کرنے سے عاجز ہو اور یہ عجز اشخاص کے احوال کے اختلاف کے موافق مختلف ہوا کرتا ہے تین فرعین ہین - پہلی فرع جبکہ کسی مجاہد پر کسیکا قرضہ ہو کہ جسکی ادا کا وعدہ نہ پہونچا ہو تو اُس قرضخواہ کو ایسے قرضدار مجاہد کا جہاد سے روکنا نہین پہونچتا ہے اور اگر قرض کی میعاد پوری ہو گئی ہو اور اُس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرضدار کو اُسکے ادا کرنے کی قدرت نہو تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اُس قرضخواہ کو اُس قرضدار کا جہاد کے جانے سے روکنا پہونچتا ہے اور اپنے قرض کے ادا کرنے کی تکلیف دے سکتا ہے مگر یہ قول شرع کے قواعد سے بعید ہے دوسری فرع ماں باپ کو جہاد میں جانے سے اپنے بیٹے کا روکنا پہونچتا ہے جبتک کہ اُسپر جہاد واجب عینی نہو ئی ہو جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ مسلمان ماں باپ کہ اپنے بیٹے کو جہاد مین جانے سے منع کرتا اِس شرط پر پہونچتا ہے کہ اُسپر خاص وہ جہاد واجب نہوئی ہو اور اگر ماں باپ کافر ہون تو اُنکی اطاعت اور اجازت واجب نہین اور دادا دادی بھی اقوی قول ماں باپ کے حکم مین ہین اور سارے مباح سفرو نمین خواہ سنت یا واجب کفائے ہون ماں باپ کی اجازت بھی شرط ہے لیکن عینیہ واجبات کے علم کی تحصیل کے لیے جیسے عقائد ایمان کا جاننا ہے اور روزہ اور نماز کے آداب کا سیکھنا ہے کہ ہر مکلف پر انکا جاننا واجب ہے اور اُس شہر مین کوئی معلم نہو تو ماں باپ کی بے اجازت سفر کرسکتا ہے اور کفائی واجبون کے لیے جیسے فقہ کا سیکھنا اور فقاہت کی تحصیل ہے کہ ہر مکلف پر واجب نہین بلکہ کفائی واجب ہے تو سفر کے اختیار کرنے مین ماں باپ کی اجازت ضرور ہے تیسری فرع لڑائی کی کشش کے وقت نئے عذر کے پیدا ہونے سے لڑائی کا فرض ساقط نہوگا اور اِسمین تردد ہے مگر جبکہ لڑائی مین قیام سے عجز طاری ہو اور جبکہ محتاج کو اُسکی احتیاج کی چیزین دینگے تو اُسپر دشمنون سے جہاد مین محاربہ کرنا واجب ہو جائیگا اور اگر اُجرت کے طور پر دین تو قبول کرنا اُسپر واجب نہین اور جو کہ اپنی ذات سے جہاد کرنے مین عاجز ہو اور وہ مالدار ہو تو اُسپر دوسرے شخص کو اُجرت دیکر بھیجنا واجب ہے اور بعضون نے سنت کہا ہے اور یہی قول اشبہ ہے اور اگر خود جہاد کرنے پر قدرت رکھتا ہو اور دوسرے کو بھیجدے تو جبتک اُسپر جہاد عینی واجب نہوگی جہاد اُس سے ساقط رہیگی اور حرام مہینون مین جہاد کرنا حرام ہے اور یہ چار مہینے ذیقعدہ ذیحجہ محرم رجب ہین مگر جبکہ دشمن اپنی طرف سے اِن مہینون مین پہل کرین یا دشمن اِن مہینون کی حرمت کا اعتقاد نرکھتے ہون اور حرم کعبہ مین بھی دشمنون سے مقابلہ جائز ہے اور ابتداے اسلام مین حرام تھا پھر منسوخ ہوگیا اور جو شخص جس شہر مین اپنے اسلام کے شعار کو ظاہر نکرسکے اُسے اُس سے نکلنا واجب ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جس شہر مین ایمان کے شعار ظاہر نکرسکے اُس شہر کیے بھی مہاجرت مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہی حکم ہے اور اس قول کو شیخ شہید علیہ الرحمہ نے نقل کرکے فرمایا ہے کہ ظاہر یہی ہے کہ یہ حکم امام
علیہ السلام کے ظہور کے وقت کا ہے کہ اُس وقت مین تقیہ کا حکم بالکل برطرف ہو جائیگا یا ائمہ کی
غیبت کے زمانے مین سارے مقام تقیہ کے واجب ہونے مین برابر ہین اور ایا نکے احکام چھپانے ہی کیطرح
جاری ہوتے ہین ہرچند کہ شہرون کے تفاوت سے چھپانے مین تفاوت ہوا کرتا ہے ۔ اور یہ ہجرت
کی قدرت کی صورت مین ہر اور شرک کے شہر سے نکلنے کے وجوب کا حکم باقی ہے جبتک کہ اُس شہر
مین کفر باقی رہیگا اور جہاد کے اس رکن کے لواحق مین سے مرابطہ کا حکم ہے اور مرابطہ سرحدون کی
حفاظت کو منتظر اور آمادہ رہنا ہے کہ دین کے دشمن اُن طرفون سے گھس نہ آئین اور مرابطہ مستحب ہے ہرچند
کہ امام علیہ السلام غائب ہون اِسلیے کہ مرابطہ محاربہ پر اور مقاتلہ پر مشتمل نہین ہے بلکہ محافظت کے
لیے ہے اور اہل شہر کو دشمنون کی آمد سے خبردار کرنے کے واسطے ہے جو اپنی ذات سے مرابطہ پر
قادر نہو تو اُسے مستحب ہے کہ اپنے گھوڑے کو اُس سرحد مین مرابطہ کرنیوالون کے لیے بندھوا دے
اور جو کوئی مرابطہ کرنیکو نذر کریگا تو اُسپر مرابطہ واجب ہو جائیگا خواہ امام علیہ السلام ظاہر ہون یا
غائب ہون اور یونہین جو کوئی مرابطہ کرنیوالون کی احتیاج مین کچھ مال صرف کرنیکی نذر کریگا
تو وہ بھی اصح قول پر واجب ہو جائیگا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ یہ نذر منعقد نہو گی اور اس مال کو
مرابطہ کرنیوالون مین صرف کرنا حرام ہے بلکہ اس مال کو نیک کامون مین صرف کرے مگر جب کہ
مخالفون کے بُرا کہنے کا ڈر ہو یعنی مخالف مذہب کو اس نذر سے آگاہی ہو اور ڈرے کہ اگر نذر کے
خلاف کریگا تو اُس مخالف کے نزدیک مطعون ہوگا اور پہلا قول اصح ہے اور اگر اپنی ذات پر
مرابطہ کا ٹھیکہ لے تو اُسکا بجا لانا واجب ہے گو امام علیہ السلام غائب ہون اور بعضے فقہا نے کہا
ہے کہ یہ ٹھیکہ صحیح نہین اور اگر ٹھیکہ دینے والے کو یا اُسکے وارثون کو پائے تو اُس اُجرت کو پھیر دے
اور اگر نپائے تو مرابطہ کو بجا لائے اور اولیٰ یہی ہے کہ ٹھیکہ لینے پر مرابطہ واجب ہے اور یہ تفصیل
جو بیان ہوئی معتبر نہین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ غیبت
کے زمانے مین مرابطہ بھی ساقط ہے بس نذر اُس سے متعلق نہین ہوتی ہے اور نہ منعقد ہوتی ہے
اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ جو مال مرابطون کے لیے نذر کرے اُسے نیک کامون مین صرف کرنا چاہیے
اور جو کوئی مرابطہ کا ٹھیکہ لے اُسے اُجرت پھیر دینا چاہیے اور مصنف کے نزدیک مرابطہ بھی ایک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبادت ہے بس اُسکی نذر منعقد ہوگی اور اجارہ دینا لینا صحیح ہوگا اور فقہا کے نزدیک یہی قول معتبر ہے دوسرا رکن اُن لوگون کے بیان مین جن سے جہاد واجب ہے اور جہاد کی کیفیت مین اور اس رکن مین کئی طرفین ہین پہلی طرف اُن لوگون کے بیان مین جنسے جہاد کرنا واجب ہے اور وہ تین فرقے ہین ایک فرقہ باغی جو امام وقت پر خروج کرین گو مسلمان ہون دوسرا فرقہ اہل ذمہ ہین کہ وہ یہود اور نصاری اور مجوس ہین جبکہ ذمے کی شرطون کے خلاف کرین تیسرا فرقہ اِن تین فرقون کے سوا ہر قسم کے کافر ہین اور جن لوگونسے جہاد کرنا واجب ہے مسلمانون کو اُنکی طرف اگر امام پر باغی ہین تو اُنکے روکنے کے لیے اور اگر ان تین فرقون کے سوا کافر ہین تو اُنھین دین اسلام کی طرف منتقل کرنے کے لیے اور اگر یہود اور نصاری اور مجوس ہین تو اسلام اور جزیہ قبول کروانے کے لیے جانا واجب ہے اور اگر اُدھر سے محاربے کی ابتدا کرین تو اِدھر سے بھی اُسے لڑنا واجب ہے اور اگر وہ لوگ نہ لڑین تو اِدھر والون کو اُنسے مقدور بھر لڑنا واجب ہے اور کم سے کم یہ ہے کہ ہر سال مین ایک مرتبہ لڑا کرین اور اگر اُنسے مصالحہ کرنے کی مصلحت مقتضی ہو تو اُنسے مصالحہ کرنا جائز ہے لیکن صلح کے متولی نہ ہونگے مگر امام علیہ السلام یا وہ شخص جو اُن حضرت کی طرف مصالحہ کرنے مین اجازت پا چکا ہو دوسری طرف اہل حرب سے مقابلہ کی کیفیت مین اور مقابلہ مین ابتدا اُن لوگون سے کرنا بہتر ہے جو زیادہ نزدیک ہون مگر جسوقت مین بہت دُور کے لوگونسے خطرہ زیادہ ہو تو پہلے اُنھین سے کرنا چاہیے اور انتظار کرنا واجب ہے جبکہ دشمن بہت سے ہون اور مسلمان تھوڑے سے ہون یہانتک کہ کثرت بہم ہو جائے اور دشمنون کا مقابلہ ہو سکے پھر لڑائی مین پیشدستی اور جنگ مین ابتدا کرے مگر دونون شہادتون کے اقرار اور مسلمانی کے شعارون کے تکفل کی طرف کہ اسلام کی نیک چیزین ہین دعوت کرنے کی ابتدا کرین اور دعوت کرنیوالا چاہیے کہ امام ؑ یا جسے حضرت نے اِس کام کے لیے مامور فرمایا ہو وہ ہو اور دعوت کا اعتبار اُن لوگون کے حق مین ساقط ہے جو اسلام کی خوبیون کو جان چکے ہین کیونکہ جان بوجھ کر اُنھون نے اسلام کو قبول نہین کیا ہے اور مسلمانون سے دشمن دوچند ہونے یا کم ہونے پر لڑائی کے میدان سے بھاگنا حرام ہے مگر کسی مصلحت سے ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف نقل کرے جیسی کہ لڑائی کے مکان کی وسعت مطلوب ہو یا پانی کی جگہ کی خواہش ہو یا منھ سورج کے سامنے پڑتا ہو اور دوسرا مکان ٹھنڈا ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ سورج کیطرف پیٹھ پڑتی ہو یا ہتھیاروں کی درستی کےلیے یا دوسرے لشکر سے خواہ تھوڑا ہو یا بہت ہو ملنے کے لیے اور اگر مارے بھی جانے کا گمان غالب ہو تو بھی بھاگنا جائز نہیں اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ جائز ہے اسلیے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ یعنی اپنے ہاتھوں سے اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور پہلا قول اظہر ہے اسلیے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا یعنی جبکہ لڑائی میں تم کسی گروہ کے سامنے پر جاؤ تو ثابت قدم رہو اور اگر اہل اسلام کافروں کے نصف سے بھی کم ہوں تو ثابت قدمی واجب نہیں اور اس صورت میں جیتے بچنے کا گمان غالب ہو تو لڑنا مستحب ہے اور اگر ہلاکت کا گمان غالب ہو تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ پھر آنا واجب ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مستحب ہے اور یہی قول اشبہ ہے اور اگر دو باغی یا دو کافر ایک مسلمان کو پکڑیں تو مسلمان کو ثابت رہنا واجب نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ واجب ہے اور یہی روایت میں وارد ہوا ہے اور جائز ہے دشمنوں سے لڑنا گھیر کر اور رسد بند کر کے اور انکے قلعہ میں پتھر مار کے اور قلعہ اور گھر کے کھودنے سے اور اس طرح سے کہ جس سے فتح کی امید پڑے اور آگ لگانا اور درختوں کا کاٹنا اور انپر پانی چھوڑ دینا مکروہ ہے مگر ضرورت کے وقت میں جائز ہے اور زہر ڈالنے سے جہاد کرنا حرام ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مکروہ ہے اور یہی قول اشبہ ہے اور اگر بے اسکے ممکن نہو تو جائز ہے اور اگر کافر اپنی سپر عورتوں کو اور لڑکوں کو بنائیں تو انسے ہاتھ روک لینا جائز ہے مگر لڑائی کی گرمی کے وقت میں اور یہی حکم ہے اگر مسلمان قیدیوں کو اپنی سپر کافر بنائیں تو مسلمان قیدی بھی مارا جائیگا اگر بے اسکے انسے جہاد ممکن نہوگی اور اس صورت میں قاتل پر دیت واجب نہیں اور اسیر قتل کا کفارہ ہے اور احادیث میں وارد ہوا ہے کہ کفارہ نہیں ہے اور اگر قیدی مسلمان کے مارنے سے بچاؤ ممکن ہو سکنے پر عمداً قتل کریگا تو قاتل پر قصاص اور کفارہ دونوں لازم ہیں اور نہ تو دیوانوں کا اور نہ بچوں کا اور نہ انکی عورتوں کا مارنا جائز ہے گو یہ انکی مدد بھی کریں مگر اضطرار کی صورت میں اور مثلہ کرنا یعنی ناک کان کاٹنا جائز نہیں اور اسیطرح امان دینے کے بعد انسے بیوفائی کرنا جائز نہیں جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ جس طرح سے انکی عورتوں کا قتل کرنا جائز نہیں اسی طرح انکے ضعیفوں کا اور بہت بڈھوں کا قتل کرنا جائز نہیں مگر جب یہ کافروں کی مدد کریں تو اس صورت میں انسے بھی جہاد واجب ہوگی۔ اور سنت ہے کہ زوال آفتاب کے بعد مقابلہ ہو اور اسیر شبخون مارا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور زوال سے پہلے مقابلہ کرنا مکروہ ہے مگر کسی حاجت کے لیے جائز ہے اور غازی کو اپنے چوپایہ
کے کوچے کاٹنا مکروہ ہے گو وہ چلنے سے عاجز ہو اور بے حکم امام علیہ السلام کے لڑنے کو نکلنا مکروہ ہے
اور بعضے کہتے ہیں کہ حرام ہے اور سنت ہے لڑنیکو نکلنا جب امام علیہ السلام عام طور سے طلب کریں
اور واجب ہوگا جب خاص طلب کریں گے دو فرعیں ہیں۔ پہلی فرع جبکہ مشرک مسلمان مبارز
کو طلب کرے اور یہ شرط نکرے کہ کوئی اور اُسکی مدد نکرے تو جب وہ دونوں لڑنے لگیں تو مبارز
مسلمان کی مدد کرنا جائز ہے اور اگر شرط ہو کہ کوئی دوسرا مدد نکرے تو شرط پر وفا کرنا واجب ہے بس
مسلمان بھاگ جائے اور حربی اُسے طلب کرے تو اُس حربی کا دفع کرنا جائز ہے اور اگر حربی آگے
طلب نکرے تو جائز نہیں کہ اُس سے محاربہ کرے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ جائز ہے مگر جبکہ اُس حربی
نے شرط کر لی ہو کہ اُسے امان دیے رہیں یہانتک کہ اپنی قوم میں پہونچ لے دوسری فرع اگر حربی
اس شرط سے طلب مبارزی کرے کہ اُس سے وہی لڑیگا پھر اُسکے بعد دونوں آپسمیں لڑیں اور
کافر اپنے ساتھیوں کو پکارے تو بیشک اُسنے اپنی امان کو توڑ ڈالا اور اگر اُسکے مددگار بے بلائے
آئیں اور وہ اُنکو منع کرے تو اپنی شرط باقی ہے اور اگر نہ روکے تو اور اہل اسلام کو بھی جائز ہے
کہ اُس سے اور اُسکے مددگار کافروں سے محاربہ کریں تیسری طرف امان کے بیان میں ہے
اور کلام اُس شخص میں ہے جو عقد امان کرتا ہے اور امان کے کیا معنے ہیں اور امان کا وقت
کونسا ہے لیکن جو کہ امانکا عقد کرے اُسے واجب ہے کہ مسلمان بالغ عاقل مختار ہو نہ مجبور خواہ
امان دینے والا آزاد ہو یا بندہ ہو مرد ہو یا عورت ہو اگر کوئی لڑکا جو بلوغ سے نزدیک ہو اور ابھی
بالغ نہو یا دیوانہ امان دے تو اُسکی امان منعقد نہوگی مگر جو انکی امان سے حربی کافروں میں کا
شہر اسلام میں آجائے اُسے اُسکے مقام تک پھیر دینا چاہیے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ
جو حربی کافر نابالغ یا دیوانے کی امان سے شہر اسلام میں آجائے اور ادعا کرے کہ اِس امان کو
صحیح جانکر آیا ہے تو اُسے پھیر دینا چاہیے اور اگر اِس امان کو نادرست جانتا ہو اور ایسی بنائی ہوئی
فاسد امان پر بھروسا کر کے شہر اسلام میں آئے تو اُسے اُس مقام تک پہونچا دینا لازم نہیں اور
مصنف کا مقصود بیان پہلی شق سے۔ اور یہی حکم ہے کہ اگر کافر حربی دار الاسلام میں امان
کے شبہہ سے آجائے جیسے کوئی لفظ سُنے اور جان لے کہ وہ بھی امان ہے یا مسلمان ساتھ ہونکے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساتھ ہولے اور توہم کرلے کہ یہ بھی امان ہے اور عام مسلمانوں مین سے ہر ایک کیلیے حربی کافرونکے احاد کو امان دینا جائز ہے اور شارحون نے لکھا ہے کہ احاد سے تھوڑی گنتی کے لوگ مراد ہین جیسے دس شخص ہین یا تھوڑا سا قافلہ یا چھوٹا قلعہ ہے اور نہ عام حربی کافرون کو اور نہ ایک اقلیم کے لوگون کو ایک مسلمان امان دیسکتا ہے اور آیا عام مسلمانون مین سے کسی ایک شخص کا کفار مین سے ایک گانوٗن کے لوگون گویا ایک قلعہ کے لوگونکو امان دینا جائز ہے بعضے فقہانے کہا ہے کہ ہان جائز ہے جیسا کہ جناب امیر علیہ السّلام نے ایک قلعہ کے لوگون کو مسلمانون مینا سے ایک شخص کے امان دینے کو قبول فرما لیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جائز نہین اور یہی قول اشبہ ہے اور جو کچھ جناب امیر علیہ السلام نے کیا ہے وہ معاویہ کے واقعون مین کی ایک حکایت ہے اُسکا حکم اور واقعون مین سرایت نہین کرتا ہے اور اگر امام علیہ السّلام چاہین تو سارے اہل حرب کو عام امان دیدین اور خاص بعضون کو چاہین خاص امان دین اور یہی حکم ہے اُس شخص کا جسے امام علیہ السلام کسی طرف مین حکومت کیلیے مقرر فرمائین اور وہ اُس طرف کے سارے لوگون کو امان دیدے تو دیسکتا ہے اور جب تک کوئی امر شرع کے خلاف پر متضمن نہو اُسوقت تک امان کی وفا کرنا واجب ہے جیسے اُنھین امان دین اور وہ برملا شراب پیا کرین یا نئے بتخانے بنائین اور اگر جبر سے امان لین تو امان منعقد نہوگی اور امان کی عبارت اور صیغہ یہ ہے اَمَنْتُکَ وَاَجَرْتُکَ وَاَنْتَ فِیْ ذِمَّۃِ الْاِسْلَامِ یعنی مین نے تجھے امان دی اور مین نے تجھے اپنی پناہ مین لیا اور تو اسلام کی امان مین ہے اور اسیطرحپر جو لفظ ان معنون پر صریحاً دلالت کرے اور اسیطرحپر جو عبارت کنایہ سے دلالت کرے اور معلوم ہو جائے کہ امان کے عقد کرنیوالے یعنی امان کے دینے والے نے اس عبارت سے امان دینے کا قصد کیا ہے اور اگر کہے کہ کچھ ڈر نہین یا نہ ڈر تو یہ امان نہین ہے جبتک کہ اِسمین کوئی اور عبارت نملے کہ جو امان پر دلالت کرتی ہو اور امان کا وقت اُس کافر کے قید ہونے کے پہلے ہے اور اگر لشکر اسلام فتحیاب ہو اور دشمن امان مانگے اور امان دینے مین مصلحت ہو تو امان دینا جائز ہے اور اگر اسیر ہونے کے بعد امان مانگین اور انھین امان دین تو صحیح نہین اور کسی کافر کو امان دینے کا مسلمان اقرار کرے اور وہ اقرار ایسے وقت پر ہو کہ جسوقت مین امان دینا صحیح ہے تو اُسکا کہنا قبول کرینگے اور اگر بیوقت ہو تو قبول نکرینگے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ امانکی صحت کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقت سے یہ مراد ہے کہ امان کا دینے والا امان کے عقد مین کی معتبر صفتون کا جامع ہو اور یہ اقرار
کافر کے گرفتار ہونے کے بعد ہو ہرچند کہ پکڑے جانے کے پہلے سے اسے نسبت دیتا ہو۔ اور اگر حربی
مسلمان پر دعوی کرے کہ اُسنے امان دی اور مسلمان منکر ہو تو قول مسلمان ہی کا قول ہے —
جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ قول مسلمان کا قول ہے اِس مقام مین اِس سے مراد یہ ہے کہ
امان نہ حاصل ہونے کا حکم جاری ہوگا مسلمان کی طرف قسم کی تکلیف راجع ہوگی اِسلیے کہ قید اور
قتل کے دونون حکم حربی کافر پر جاری ہین اور امان کے فقط دعوی کرنے سے یہ حکم اُسپر سے ساقط ہونگے
اور اگر مسلمان حربی کے دعوی کرنے کے بعد اور جواب دینے سے پہلے مرجائے یا بیہوش ہوجائے
تو اِن دونون صورتون مین اُسے اُسکے اصحاب پاس بھیجدینگے اور اسکے بعد حربی کافر کا حکم رکھیگا
اور اگر کافر حربی اپنے لیے امان حاصل کرے کہ شہر اسلام مین سکونت اختیار کرے تو اس حربی کی تبعیت
مین اُسکا مال بھی آجائیگا اور اگر دار الحرب مین سکونت کے لیے ملحق ہو تو جو امان کہ اپنی جان کیلیے
حاصل کی تھی وہ جاتی رہیگی مگر جو مال اُسکا شہر اسلام مین رہ گیا ہے وہ امن مین رہیگا اور اگر وہ
حربی دار الحرب مین وطن اختیار کرنے کے بعد مرجائے پھر اگر وارث مسلمان رکھتا ہے تو وہ مال
اُسی سے متعلق ہوگا اور اگر اُسکا وارث حربی ہوگا تو امان ٹوٹ جائیگی اور اُسکا مال غنیمت کا حکم
رکھیگا اور امام علیہ السلام سے مختص ہوجائیگا اِسلیے کہ بے لڑائی کے ہاتھ آیا ہے اور اگر دار الاسلام مین
بھی مرے تو بھی یہی حکم ہے اور اگر مسلمان لوگ اُسی حربی کو جسکا مال دار الاسلام مین ہے گرفتار
کرلین تو اُسکی تبعیت مین اُسکا مال بھی مملوک ہوگا یعنی امام علیہ السلام کا مملوک ہوجائیگا اور غازی ہونگا
مملوک نہ ہوگا جیسی کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے تصریح کی ہے اور اگر مسلمان امان کے طریق پر دار الحرب
مین داخل ہو اور وہان چوری کرے تو اُس چوری کے مال کو اُسکے مالک کو پھیر دینا اُس مسلمان پر
واجب ہے خواہ وہ مالک دار الاسلام مین ہو یا دار الحرب مین ہو اور اگر کسی مسلمان کو کافر گرفتار
کرلین اور اُسے اِس شرط سے چھوڑ دین کہ دار الحرب مین امن سے ہے تو اُسے دار الحرب مین
رہنا واجب نہین اور اُس مسلمان پر امن کی شرط کے ساتھ اُن حربیون کا مال لینا حرام ہے اور
اگر اُسے کچھ مال پہونچانے کی شرط سے رہا کرین تو اُس شرط پر وفا کرنا اُس مسلمان پر واجب نہین
اور اگر کوئی حربی مسلمان ہوجائے اور اُسکی جورو کا اُسکے ذمہ مہر ہو تو اُسکی عورت کو اُس سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہر کا مطالبہ نہین پہونچتا ہے اور اُس عورت کے وارث کو بھی مطالبہ مہر کا نہین پہونچتا ہے اور اگر عورت پہلے مرجائے پھر اُسکا شوہر کافر حربی مسلمان ہو یا مسلمان ہوجائے عورت اپنے شوہر سے پہلے اور اُسکے بعد وہ عورت مرجائے تو اُس عورت کے مہر کا مطالبہ اُس عورت کے مسلمان وارث کرین گے اور حربی وارث نکرسکین گے خاتمہ اور اسمین دو فصلین ہین

پہلی فصل حربی کافرون سے امام علیہ السّلام کے حکم پر یا غیر امام علیہ السلام کے حکم پر اُن سے صلح کے عقد کا باندھے جانا جائز ہے یعنی جو کچھ امام علیہ السلام کہین اُسپر صلح کیجائے یا غیر جو امام کے حکم سے حکومت کے لیے منصوب ہو تو اُس صلح کو قبول کرین اِس شرط سے کہ وہ حکم ایسے حاکم کا ہو کہ جسکی عقل کامل ہو اور عادل مسلمان ہو اور آیا مرد اُسکا ہونا اور آزاد ہونا بھی شرط ہے یا نہین بعضے فقہانے کہا ہے کہ وہ بھی شرط ہے اور اسمین تردد ہے اور اُس حاکم کے حکم پر جسے امام علیہ السلام نے پسند فرمایا ہے صلح کرنا جائز ہے نہ اُس شخص کے کہنے پر کہ جسے اہل حرب پسند کرین مگر یہ کہ وہ لوگ حکم کرنے کے لیے ایسے شخص کو مقرر کرین جسے شرع کی روسے حکم کرنے کی لیاقت ہو اور اگر حاکم حکم دینے کے پہلے مرجائے تو امان جاتی رہے گی اور اُن حربی کافرون کو اُنکے لوگون مین بھیجدینگے اور دو شخصون کو یا زیادہ کو مصالحہ کرنے کے لیے حاکم کرنا جائز ہے اور اگر اُنمین سے ایک مرجائے تو سب کا حکم باطل ہوجائیگا اور حاکم کے حکم کی پیروی کرینگے مگر جبکہ اُسکا حکم شرع کے منافی ہو اور اگر حاکم حکم دے کہ اہل حرب کو قتل کردو اور اسیر کردو اور اُنکا مال لیلو اور اِسکے بعد کافر مسلمان ہوجائین تو اُنپر سے قتل کا حکم ساقط ہوجائیگا اور وہ حکم کہ جو اُنکے مال کے لوٹ لینے اور اُنکے بندہ کرنے مین ہوچکا ہے وہ ساقط نہوگا اور اگر مسلمان قیدیون کے بارے مین مشرک لوگ کچھ فدیہ مقرر کرین تو اُسپر وفا کرنا واجب نہین اسلیے کہ آزاد کے لیے کوئی عوض نہین ہوتا ہے۔

دوسری فصل کسی مصلحت پر رہنمائی کرنے والے کے لیے لشکر اسلام کے سردار کو اُجرت مقرر کرنا جائز ہے جیسے چھپی چیزون کو دکھا دینا اور قلعۂ کفار کے اور شہر کے پوشیدہ رستونکو بتانا ہے بس اگر وہ اُجرت اپنے مال مین سے مقرر کرے اور وہ عین مال موجود نہو اور قرض قرار دے اور اپنے ذمہ پر لیلے تو شرط ہے کہ اُسکی صفت اور مقدار معلوم ہو اور اگر عین ہو تو چاہیے کہ اُسے دکھا دین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا اسطرح سے اُسکی صفت بیان کرین کہ اُس سے نا واقفیت جاتی رہے اور اگر غنیمت کے مال مین سے سردار کچھ اُجرت مقرر کرے تو نا معلوم ہونا جائز ہے جیسے کوئی لونڈی یا کپڑا مقرر کرے تفریع اگر جعالہ یعنی اُجرت جو کچھ سردار لشکر نے مقرر کی ہے عین ہو اور شہر کی فتح امان کے طور پر ہو اور وہ اُجرت اُن چیزون مین داخل ہو کہ جو اُن کے مالکون پر چھوڑ دی گئی ہون بس اگر اُن چیزون کے مالک اور وہ اُجرت پانے والا اِس امر پر اتفاق کرین کہ اُسکا عوض اُسے دیدین یا وہی عین چیزین اُسے حوالہ کر دین تو جائز ہے کہ تو نہین کرین اور اگر آپس مین تنازع ہو اور تراضی نہوتی ہو تو اُن کافرونکو جو اِس صلح کے بھروسے پر آئے ہین اُنکی قوم کیطرف پھیر دینگے اور صلح کو فسخ کر دین گے اور اگر وہ اُجرت کوئی ایسی لونڈی ہوگی کہ فتح کے پہلے مسلمان ہو چکی ہوگی تو وہ اُس اُجرت پانے والے کو نہ دین گے خواہ کافر ہو خواہ مسلمان ہو اسلیئے کہ اسلام کے پہلے ہونے کے سبب سے لونڈی بننے کی صلاحیت سے نکل گئی ہے اور اُسکے عوض مین اُسکی قیمت دیدینگے اور یہی حکم ہے اگر فتح کے بعد بھی مسلمان ہوئی ہو اور اگر اجرت پانیوالا کافر ہو اور وہ لونڈی فتح کے پہلے یا فتح کے بعد مر جائے تو اُسکا عوض دینا واجب نہین چوتھی طرف اسیرون کے حکم مین اور اسیر لوگ مرد اور عورتین اور چھوٹے بچے ہین بس عورتین گرفتار ہونے کے سبب سے اور ہاتھ آجانے سے ملک ہو جاتی ہین گو ابھی لڑائی برپا ہو اور یہی حکم کم سن لڑکون کا ہے اور اگر لڑکا بالغ سے مشتبہ ہو جائے تو اُسکی ناف کے تلے کے بالون سے امتیاز کرین گے بس جسکے بالون کا اثبات نہو اور اُسکا سن معلوم نہو تو اُسے لڑکون مین ملحق کر دینگے اور اُنکے بالغ مردون کو اگر لڑائی ہو رہی ہوگی اور اسلام قبول نہ کرتے ہونگے تو قتل کرین گے اور امام علیہ السلام کو اختیار ہے اُنہین کہ چاہین اُنھین گردن ماریں یا اُنکے ہاتھ پاؤن کاٹ کر چھوڑ دین کہ خون اُنہین سے بہتا ہے یہان تک کہ مر جائین اور اگر لڑائی تمام ہونے کے بعد گرفتار ہونگے تو اُنھین قتل نہ کرینگے اور امام علیہ السلام کو اختیار ہے کہ چاہین اُنپر منت یعنی احسان رکھین اور چھوڑ دین یا فدیہ لین یا بندہ بنائین اور اگر گرفتار ہونے کے بعد مسلمان بھی ہو جائین گے تو بھی یہی حکم ہے اور جو قیدی چلنے سے عاجز ہو تو اُسکا قتل کرنا واجب نہین اسلیئے کہ معلوم نہین کہ اُسکے حق مین امام علیہ السلام کیا حکم دینگے اور اگر مسلمان پیشدستی کرکے اُسے مار ڈالیگا تو خون اُسکا ہدر یعنی ماذون ہوگا واجب ہے کہ قیدی کو کھانا پینا دین ہر چند کہ اُسکا قتل منظور ہو اور مکروہ ہے کہ کافر قیدی کو بھوک مین اور پیاس مین قتل کرین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا اُسکا سر معرکۂ جہاد سے کاٹ کر لیجائیں جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ اگر کافر قید ہی کے سر کاٹ کر معرکہ سے باہر لیجانے مین کافرون کی ذلت ہوتی ہو تو بے کراہت کے جائز ہے اور شہید کا دفن کرنا جائز ہے نہ حربی کا اگر اہل اسلام کے مقتول کافرون کے کشتون سے ملجائین اور پہچان نہ پڑین تو اُسے دفن کرین کہ جسکے پیشاب کرنے کا عضو چھوٹا ہو اور بچے قیدی کا حکم اُسکے مان باپ کا حکم ہے بس اگر دونون مسلمان ہون یا ایک مسلمان ہو تو لڑکا اُسی کا تابع ہی اور اگر تنہا بے مان باپ کے پکڑا جائے تو بعضے فقہانے کہا ہے کہ پکڑنے والے کا اسلام مین تابع ہے تفریع جب کسی عورت کا مرد گرفتار ہو تو اُسکا نکاح فسخ نہوگا اور اگر اُسے بندہ بنائین تو نکاح ٹوٹ جائیگا اسلیے کہ ملکیت کا حادث ہوجانا فسخ نکاح کا موجب ہی اور اگر قیدی لڑکا یا عورت ہوگی تو اُسکا نکاح ٹوٹ جائیگا اسلیے کہ وہ قید ہوتے ہی بندے ہوجاتے ہین اور بندہ ہونیکا پائے جانا اُنکے نکاح کے فسخ کا موجب ہے اور نہین ہے اگر عورت مرد دونون قید ہون اور اگر عورت مرد دونون دارالحرب کے مملوک ہون اور پکڑے جائین تو اُنکا نکاح نہ ٹوٹیگا اسلیے کہ اُنکا نیا بندہ ہونا نہین ہوا ہی بلکہ پہلے سے ہے اور اگر کہین کہ غازی کو اختیار ہے کہ چاہے اُنکا نکاح فسخ کرے اور چاہے بحال رکھے تو یہ کہنا خوب ہوگا اور اگر کسی عورت کو گرفتار کرین پھر اُسکی قوم سے مصالحہ ہوجائے اِس بات پر کہ اپنے پاس کے مسلمان قیدیون کو چھوڑ دین اور وہ چھوڑ دین تو بھی اس عورت کا پھیر دینا واجب نہین اور اگر کسی عوض کے بدلے آزاد کیجائے تو جبتک جائز ہے کہ مسلمان سے اُسکے یہان لڑکا نہین ہوا ہے اور اس طرف سے دو مسئلے ملائے جاتے ہین پہلا مسئلہ جب حربی دارالحرب مین مسلمان ہوجائیگا تو اُسکی جان اور منقولہ مال محفوظ رکھا جائیگا نہ غیر منقولہ مثل زمین اور املاک کے اسلیے کہ وہ مسلمانون کے لیے ہے اور اُس سے اُسکے چھوٹے بچے ملحق کیے جائین گے ہرچند کہ اُنہین اُنکا پیٹ بھی ہو اور اگر ایسے حمل والی پکڑی جائیگی تو وہ عورت لونڈی ہوگی اور بچہ اُسکا غلام ہوگا اور یہی حکم ہے اگر حربیہ کافرہ عورت مسلمان مرد سے مباح طور پر حاملہ ہوگی اور اگر کوئی مسلمان ذمی غلام کو نذر سے آزاد کرے اور وہ دارالحرب مین جا ملے پھر اُسے مسلمان پکڑین تو اُسکا بندہ بنانا جائز ہے اور کہا گیا ہے کہ نہین جائز ہے اسلیے کہ اُس سے مسلمان کی ولاء تعلق رکھتی ہے اور اگر اُسکا آزاد کرنے والا ذمی کافر ہو تو اجماع علما سے اُس آزاد کیے بندے کا دارالحرب مین جا ملنے پر پکڑنے والے کو غلام بنانا جائز ہے دوسرا مسئلہ جبکہ اپنے آقا سے پہلے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حربی کافر کا غلام مسلمان ہو جائے تو اپنے نفس کا مالک اور اُسکی ملک سے باہر اس شرط سے ہے
کہ اپنے آقا کے پہلے دار الحرب سے نکل کھڑا ہوا ور اگر اُسکے بعد نکلیگا تو اُسکے غلام ہونے پر باقی رہیگا
اور فقہا مین سے وہ ہو جو نکلنے کو شرط نہین لیتا ہے اور پہلا قول اصح ہے پانچوین طرف غنیمت
یعنی لوٹ کے مال کے حکمون مین اور کلام اُسکی قسمو نمین ہے اور غنیمت کی زمین کے حکمون مین اور
اُسکے بانٹنے کی کیفیت مین ہے لیکن پہلی غنیمت بس وہ حاصل کیا ہوا فائدہ ہے خواہ مال کی پونجی
سے کمایا جائے جیسے تجارت کے نفعے ہین یا تجارت کے سوا سے ہو جیسا کہ مثل اُن چیزون کے کہ جنکا
حصول دار الحرب سے ہوتا ہے اور نظر یا ان قسم اخیر سے متعلق ہوتی ہے اور غنیمت اخیر قسم کے
معنون سے تین طرح ہے ایک منقول جیسے سونا چاندی وغیرہ دوسری غیر منقول جیسے زمین اور املاک
تیسری بندی جیسے عورتین اور بچے اور منقول غنیمت کی دو قسمین ہین ایک وہ کہ جسکی ملکیت مسلمان
کو درست ہوتی ہے اور غنیمت مین داخل ہوتی ہے اور یہ قسم خمس اور اُجرتین دینے کے بعد
غازیون سے مختص ہے اور ان لوگون کو اسمین تقسیم اور اختصاص سے پہلے کوئی تصرف جائز
نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ انمین ضروری چیزون کا لے لینا جائز ہے جیسے جانورون کا چارہ
اور کھانے کا کھا لینا ہو دوسری قسم وہ کہ جسکی ملکیت مسلمان کو نہین پہونچتی ہے جیسے شراب اور
سؤر ہے اور یہ غنیمت مین داخل نہین بلکہ اسکا تلف کر ڈالنا چاہیے جیسے سؤر ہو یا تلف کرنا اور باقی
رکھنا چاہیے جیسے شراب سرکہ کا بنانے کو فرعین۔ پہلی فرع جبکہ کوئی غازی غنیمت پانے والا
دوسرے غازی غنیمت پانے والے کے ہاتھ کوئی چیز غنیمت کی بیچے یا اُسے ہبہ کرے تو درست
نہین اور ہو سکتا ہے کہ کہا جائے کہ اُسکے حصہ کے موافق مین درست ہو اور ایک قول یہ ہے کہ خریدار
یا ہبہ لینے والا اُس دینے والے سے بڑھ کر اُس چیز کا حقدار ہوگا اور اگر یہ شخص دار الحرب کو جانے
لگے تو اُس چیز کو غنیمت مین داخل کر دیگا اور دینے والے کو نہ پھیرے گا اور اگر قابض غنیمت
پانے والا غازیون مین سے نہو تو اُسکا قبضہ اُسپر قرار نہ پائیگا دوسری فرع اصل مین کی مباح چیزین
مثل شکار اور درختون کے کسی مسلمان سے مختص نہین اور ہر مسلمان کو اُسپر قبضہ کرنا پہونچتا ہے
اور اگر اُسپر ملک کی کوئی علامت ہو اور وہ دار الحرب مین ہو تو بنا بر ظاہر کے یہ چیز غنیمت مین
داخل ہوگی جیسے پر کٹے پرندے اور کٹے ہوئے درخت ہین تیسری فرع جبکہ دار الحرب مین کوئی چیز

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مثل خیمہ اور ہتھیارون کے ملے اور احتمال ہوا کہ مسلمانون کا مال ہے یا اہل حرب کا مال ہے تو اُسکا حکم لقطہ یعنی پڑی چیز پانے کا حکم ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ایکسال تک پہنچوائی جائے گی اور مالک کی تلاش کیجائیگی پھر غنیمت مین داخل کریجائیگی اور یہ تحکم ہے اسلیے کہ حقیقت مین یہ لقطہ ہے بس لقطہ کا حکم اسکا حکم ہونا چاہیے پھر کیونکر غنیمت مین داخل ہو جائیگی چوتھی فرع جب کہ غنیمت مین ایسے لوگ ہون کہ جنکا آزاد ہونا بعضے غنیمت پانے والون پر لازم ہو تو بعضون نے کہا ہے کہ اُسکے حصے بھر کا آزاد ہو گا اور باقی غازیون کے حصون کا مول لینا اُسپر واجب نہین اور بعضے کہتے ہین کہ آزاد نہونگے مگر جبکہ امام انھین اُسی غازی کا حصہ قرار دین یا ایسے لوگون کے حصے مین دین کہ نہین یہ شخص بھی داخل ہوا ورنہ اِس تقسیم پر بھی راضی ہو تو بالدار ہونے پر باقی لوگون کے حصون کا مول لینا اُسے لازم ہوگا اور غیر منقولہ غنیمت تو سارے مسلمانون ہی کے لیے ہے اور اسمین خمس ہے اور امام علیہ السلام کو اختیار ہے کہ چاہین خمس اُسکے مستحقون کے لیے جدا کرین اور چاہین باقی رہنے دین اور اُسکی آمدنی سے خمس نکالین اور عورتین اور بچے غنیمتون مین داخل ہین اور غازی غنیمت پانے والے ان سے مختص ہین اور انمین خمس کے مستحقون کے لیے خمس ہے دوسری نظر زمینون کے حکمون مین۔ جو زمین کہ غلبہ سے فتح کیجائے اور آباد ہو تو وہ سارے مسلمان اور غنیمت پانیوالون کے لیے ہے اور اسمین امام علیہ السلام کا بھی حصہ ہے اور مصرف خاص اسکا مالک نہوگا اور اُسکا بیچنا اور ہبہ کرنا اور وقف کرنا درست نہین اور اِسکے حاصل کو امام علیہ السلام مسلمانون کے مصالح مین جیسے خوف کے مقامون کے بند کرنے مین اور غازیون کے مدد خرچ مین اور پلون کے بنانے مین صرف فرمائین گے اور جو زمین کہ فتح کے وقت افتادہ ہو گی تو وہ خاص امام علیہ السلام ہی کے لیے ہے اور بے اذن امام علیہ السلام کے ظاہر ہونے کے وقت مین آباد کرنا درست نہین اور اگر بے اذن اُسمین کوئی تصرف کریگا تو اُسکا خراج متصرف کے ذمے ہے اور بے اذن اُسکا آباد کرنے والا امام علیہ السلام کی غیبت مین اُسکا مالک رہیگا اور جو زمین کہ صلح سے مفتوح ہو تو وہ اُسکے مالکون ہی کیلیے ہے اور اُنپر اُس چیز کا ادا کرنا ہے کہ جسپر اُنسے امام علیہ السلام نے صلح فرمائی ہو اور اسپر خاص ملکیت ہوگی اور اسکی بیع اور اُسمین ہر طرح کا تصرف درست ہے اور اگر اُسے اُسکا مالک کسی مسلمان کے ہاتھ بیچ ڈالے تو بیع درست ہے اور اُسپر کا جزیہ اسکے اُسی بائع کے ذمے منتقل ہو گا اور یہ سب اُسوقت مین ہے کہ جب اسطرح صلح کیجائے کہ زمین اُنھین لوگون سے متعلق رہیگی اور اگر یون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صلح کیجائے کہ زمین مسلمانون کے لیے ہے اور وہ فقط آبادرہین اور اُنکے سر پر جزیہ رہے تو اِس زمین کا حکم اور غلبہ سے فتح کی ہوئی زمین کا حکم ایک ہی ہو اُسکی آباد زمین مسلمانون کے لیے ہے اور افتادہ امام علیہ السلام کے لیے ہے اور اگر ذمی مسلمان ہو جائے تو اُسکی زمین پر کا لگان ساقط ہو جائیگا اور خاص وہی اُس زمین کا مالک ہوگا اور جو زمین کہ جسکے لوگ اُسی سر زمین پر مسلمان ہو جائین گے تو وہ زمین اُنھین سے مختص ہوگی اور اُنکے ذمّے سوا زکوٰۃ کی شرطون کے پائے جانے پر کچھ اور نہ ہوگا۔ خاتمہ جو زمین کہ اُسکے رہنے والے اُسے چھوڑ کر چلے جائین تو امام علیہ السلام کو ایسے شخص کو جو اُسکا انتظام کر سکے اُس زمین کا اجارہ دینا جائز ہے اور اُس اجارہ لینے والے کے ذمّے اُسکا خراج ہے اور اگر کوئی مسلمان کسی حربی کا فر سے کوئی گھر ٹھیکہ لے پھر زمین مفتوح ہو جائے تو یہ اجارہ باطل نہوگا ہر چند کہ مسلمان اُس گھر کے مالک ہو جائین تیسری نظر غنیمت کی تقسیم مین اور غنیمت کی تقسیم مین ابتدا اُس چیز سے کرنا واجب ہے کہ جس سے شرط امام علیہ السلام نے کر لی ہے جیسے اُجرتین ہین اور مقتول کا سامان ہے جبکہ قاتل کے لیے مشروط ہے اور اگر شرط نہو تو کسی سے مختص نہین پھر ابتدا اُس چیز سے ہوگی کہ جسکی ضرورت اُس غنیمت کی تقسیم کے لیے باقی رہنے کی مدت مین پڑتی ہے جیسے نگہبان ہین اور چرواہے اور اُٹھانیوالے ہین اور اُس چیز سے ابتدا ہوگی جو عورتون کو اور غلامون کو اور کافرون کو قلیل سا دیا جاتا ہے اگر اِن لوگون نے امام علیہ السلام کے اذن سے قتال کی ہے اسلیے کہ اِن تینون کے لیے کوئی حصہ نہین ہے پھر خمس نکالی جائیگی اور بعضے کہتے ہین بلکہ خمس آیت پر عمل کرنے کے سبب سے سب سے پہلے نکالی جائیگی اور پہلا قول اشبہ ہے پھر چار خمس غازیون پر جو لڑائی مین موجود تھے تقسیم ہونگے ہر چند لڑا بھی ہوا اور یہانتک کہ بچہ ہو گو غنیمت جمع ہو جانے کے بعد اور تقسیم کے پہلے پیدا ہوا ہو اور یہی حکم ہے اُس شخص کا جو لڑائی مین مدد کے لیے آملا ہو ہر چند کہ غنیمت کے جمع ہو جانے کے بعد اور تقسیم کے پہلے آملا ہو پھر پیدل کو ایک حصّہ اور سوار کو دوہرا حصّہ دینگے اور بعضے تہرا حصّہ کہتے ہین اور پہلا قول اظہر ہے اور جسکے دو گھوڑے یا زیادہ ہون تو اُسے دو گھوڑون کا حصّہ دینگے اور دو سے زیادہ کا حصّہ نہ دینگے اور یہی حکم ہے اگر کشتیون مین لڑین گو گھوڑون سے اُسوقت مین بے پروائی ہے اور اونٹون اور خچرون اور گدھون کا حصّہ نہ لگیگا فقط گھوڑے ہی کا حصّہ دیا جائیگا گو گھوڑا عربی بھی نہو اور بہت بڈّھے اور دُبلے اور بچّے گھوڑے کا حصّہ نہ رکھا جائیگا اِسلیے کہ لڑائی مین اُنسے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی فائدہ نہین اور بعضے کہتے ہین کہ نام کی رعایت سے حصّہ لگایا جائیگا اور یہی خوب ہے اور اپاہج گھوڑے کا حصّہ بھی نہ لگایا جائیگا جبکہ اُسکا مالک موجود نہوگا اور جبکہ اُسکا مالک موجود ہوگا تو اُسکے مالک کو اُسکا حصّہ دینگے اور اُجرت پر اور رمانگے لیے گھوڑے کا حصّہ لگایا جائیگا اور حصّہ مقاتل یعنی لڑنے والے کو ملیگا اور گھوڑے کے مالک کو کہ جس سے اُسنے مانگے یا اُجرت پر لیا ہے نہین ملیگا اور غنیمت کے جمع ہونے کے وقت سوار ہونے کا اعتبار ہے معرکہ مین داخل ہونے کے وقت سوار کا ہونا ضرور نہین اور جس لشکر مین سے فوج کے ٹکڑی جنکو بھیجین گے تو اُسکی غنیمت مین لشکر شریک رہیگا اور یہی حکم غنیمت مین لشکر کے شریک رہنے کا ہے جبکہ دو ٹکڑیاں اُس لشکر سے بھیجی جائین گی مگر جب دو لشکر ایک شہر سے دو طرف بھیجے جائین گے تو ایک لشکر دوسرے لشکر کی غنیمت مین شریک نہوگا اور جب شہر کے لشکر مین سے ایک ٹکڑی فوج کی بھیجی جائیگی تو وہ لشکر اُسکی غنیمت مین شریک نہوگا اسلیے کہ وہ لشکر مجاہد نہین اور دار الحرب مین غنیمت کی تقسیم مین دیر کرنا مکروہ ہے مگر کسی عذر سے اور ایسے ہی دار الحرب مین حدوں کا قائم کرنا مکروہ ہے اور مترجم کہتا ہے کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ کراہت کا سبب یہ ہے کہ محدود غیرت کھا کر دار الحرب مین نہ چلا جائے اور اگر عمداً قتل کا فعل واقع ہوگا تو اُسکا قصاص اُسی دار الحرب مین ہوگا چار مسئلے۔ پہلا مسئلہ جہاد کا مستعد منتظر شخص اپنے وظیفہ کا مالک بیت المال یعنی خزانے سے قبضہ پانے پر ہوگا پس اگر دینے کا وقت آجائے اور مر جائے تو اُسکے وارثونکو اُسکا مطالبہ پہونچتا ہے اور اسمین تردد ہے اور مترجم کہتا ہے کہ اِس تردد کا منشا یہ ہے کہ اُس متوفی کو اُس وظیفہ کا مطالبہ پہونچتا ہے اور جبکہ قبضہ پانے ہی پر ملکیت مین آتا ہے تو اُسکے حق مین اُسکی ملکیت ممتنع ہوگی اور اصح یہی ہے کہ اُسے مطالبہ نہین پہونچتا ہے کہ خزانہ سے وظیفہ اُسکے مصرف سے زیادہ نہ ملیگا اور زکوٰۃ کی نسبت مین فقیر کی طرح پر تھا۔ دوسرا مسئلہ جنگلی عربون کے لیے غنیمت مین سے کچھ نہین ہے گو مہاجرون کے ساتھ ہو کر لڑین بلکہ اُنھین کچھ تھوڑا سا دیدیا جائیگا اور اُن عربون سے وہ لوگ مراد ہین جو اسلام کے مظہر ہون اور اُسکے یعنی کے جانتے ہون اور دار الاسلام کیطرف کی مہاجرت سے باز رہنے پر اور حصّہ چھوڑ دینے پر اُنسے صلح کر لی گئی ہے تیسرا مسئلہ کسی اُجرت کا غنیمت مین سے اور نہ کسی مقتول کے بدن پر کے سامان کا جہاد کو آنے اور پھر جانیوالے کوئی مستحق ہوگا مگر جبکہ امام علیہ السلام اُسکے لیے شرط فرما دین چوتھا مسئلہ کافر حربی مسلمانون کا مال لوٹ لیجائینگے مالک نہوگا اور اگر مشرک مسلمانون کے مال اور عورتین اور بچے لوٹ لیجائین پھر مسلمان اُنھین پھیر لائین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو انہیں سے آزاد لوگون پر کسی کو کوئی اختیار نہین اور مال اور بندی تقسیم سے پہلے اُنکے مالکون کے واسطے ہین اور اگر تقسیم کے بعد پہچانے جائین گے تو اُنکے مالکون کے لیے خزانہ امام علیہ السلام سے ملنا چاہیے اور تقسیم مین ایک روایت ہے کہ اُنکے مالکون کو اُنکی قیمت پھیر دیجائیگی اور موجہ یہی ہے کہ مالکون کو وہی پھیر ملین گے اور غازی غنیمت پانیوالا ستفرق ہو جانے پر اُنکی قیمت امام علیہ السلام سے لے لے گا

تیسرا رکن ذمی لوگون کے حکمون مین اور کئی امرون مین نظر ہے پہلا امر یہ ہین جس سے جزیہ لیا جاتا ہے جزیہ اُس شخص سے لیا جاتا ہے جو اپنے دین پر برقرار رہتا ہے اور یہ یہود اور نصاری ہین اور وہ لوگ ہین کہ جنکے لیے کتاب سماوی کے آنے کا شبہہ پڑتا ہے اور وہ مجوس لوگ ہین اور ان لوگون کے سوا اور کسی کافر سے مسلمان ہونے کے سوا جزیہ قبول نہ کیا جائیگا اور یہ تینون فرقے جبکہ ذمے کی شرطون کی پابندی کرین تو اپنے حال پر چھوڑ دیے جائینگے خواہ وہ اہل عرب ہون خواہ اہل عجم ہون اور اگر اہل حرب دعا کرین کہ یہ لوگ انھین مین سے ہین اور یہ جزیہ دیے جاتے ہون تو ثبوت کی تکلیف انھین نہ دیجائیگی اور اپنے حال پر چھوٹے رہین گے اور اگر اہل حرب کا دعوی ثابت ہو جائیگا تو عہد ٹوٹ جائیگا اور لڑکون سے اور دیوانون سے اور عورتون سے جزیہ نہ لیا جائیگا اور آیا بہت بڈھے شخص سے جزیہ ساقط ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان ساقط ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ساقط نہین اور بعضے کہتے ہین کہ بندون سے جزیہ ساقط ہے اور ان لوگون کے سوا سب سے جزیہ لیا جائیگا گو رہبان یعنی تارک دنیا اور گوشہ نشین ہون اور فقیر پر بھی جزیہ واجب ہے اور اُسے کشایش کے وقت تک مہلت دیجائیگی اور اگر اُنپر جزیہ لگایا جائے اور عورتون پر بھی جزیہ لگانے کی شرط کرلین تو یہ صلح درست نہین اور اگر جزیہ بندھنے کے پہلے مرد مار ڈالے جائین اور عورتین جزیہ دیکے اپنے دین پر رہنے کی درخواست کرین تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ صحیح ہے اور بعضے کہتے ہین کہ صحیح نہین اور یہی قول اصح ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ مصنف کا مختار اقوی ہے اسلیے کہ عورتون پر جزیہ نہین ہے اور اگر یہ درخواست عورتون کی جزیہ بندھنے کے بعد ہوگی تو مستحب یعنی جزیہ کا باقی رہنا خوب ہے اور اگر ذمی اپنے غلام کو آزاد کرے تو اُس غلام کو بے جزیہ قبول کیے دار الاسلام مین رہنے نہ دینگے اور دائمی سڑی پر جزیہ نہین ہے اور اگر کسی زمانے مین افاقہ ہو جاتا ہو تو بعضے کہتے ہین اُسکے اغلب حال پر عمل کیا جائیگا اور اگر ایک سال افاقہ پائے رہیگا تو اُسپر جزیہ واجب ہے ہر چند اُسکے بعد مجنون بھی ہو جائے اور جو اُنکے لڑکون مین سے بالغ ہو جائیگا اُسے اسلام قبول

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرینگا یا جزیہ دینے کا حکم کیا جائیگا پھر اگر نہ مانیگا تو حربی ہو جائیگا دوسرا قول جزیہ کی مقدار مین ہے اور جزیہ کی کوئی حد نہیں بلکہ اُسکی مقدار مقرر کرنیکا امامؑ کو مصلحت کے موافق اختیار ہے اور جو مقدار کہ جناب امیرؑ نے مقرر فرمائی تھی کہ فقیر پر بارہ درہم اور متوسط پر چوبیس اور غنی پر اڑتالیس تھے وہ اُسحالت کی مصلحت کے مقتضا پر محمول ہے اور جب امام زمانہ کا مقتضی امر ہو تو اسطرح کرین اور جو کچھ کہ مصلحت حال کے موافق اُنکی خوراک کا موجب ہو وہ لینا بہتر ہے اور سر ہر ذمی پر اور زمین پر جزیہ لگانا جائز ہے اور دونون امر مین جمع نکرینگے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ شرع نے دونون پر مقرر کرنا جائز ہے اور یہی قول اشبہ ہے اور اُنپر جزیہ سے زیادہ اُدھر سے ہو کر نکلنے والے لشکرون کی ضیافت کا بڑھانا جائز ہے اور خوراک کی مقدار معلوم ہونا ضرور ہے اور اگر شرط ہی پر اقتصار کر لیا جائیگا تو خرچ ضیافت چھوٹے جزیہ سے بڑھکر ہونا جائز ہے اور اگر ذمی سال گزرنے سے پہلے یا بعد مسلمان ہو جائے اور جزیہ ادا نکیا ہو تو بنا بر اظہر کے جزیہ ساقط ہو جائیگا اور اگر سال گزرنے کے بعد ذمی مر جائیگا تو جزیہ ساقط نہوگا اور اُسکے متروکہ سے قرضہ کی طرح سے وصول کر لیا جائیگا تیسرا قول ذمہ کی شرطون مین ہے اور اُسکی چھ شرطین ہین پہلی شرط جزیہ کا قبول کرنا ہے دوسری شرط امان کے منافی امر کا نکرنا ہے جیسے مسلمانون سے لڑنے کا قصد کرنا یا مشرکون کی مدد کرنا ہے اور ان دونون شرطون کے خلاف کرنے سے ذمے یعنی امان سے نکل جائین گے تیسری شرط مسلمانون کو نہ ستانا جیسے اُنکی عورتون سے زنا کرنا یا لڑکون سے اغلام کرنا اور اُنکے مال چرانا اور مشرکون کے مخبرون کا چھپانا اور مشرکون کی مخبری کرنا ہے پھر اگر کوئی بات ایسی کرینگے کہ جسکے نکرنے کی اُنسے صلح مین شرط کر لی گئی ہے تو عہد ٹوٹ جائیگا اور اگر صلح مین شرط نہین کر لی گئی ہے تو اپنے عہد پر رہین گے اور جس حد اور تعزیر کا فعل اُنھون نے کیا ہے اُسکی سزا دیجائیگی چوتھی شرط یہ ہے کہ علانیہ بُرے کام نکرین جیسے شراب پینا ہے اور زنا کاری ہے اور سُؤر کے گوشت کا کھانا ہے اور حرام عورتون سے نکاح کرنا ہے اور اگر یہ کام علانیہ کرین گے تو عہد ٹوٹ جائیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ عہد نہ ٹوٹیگا بلکہ اُنھین وہ حد اور سزا دیجائیگی جو شرع اسلام کا مقتضی ہے پانچوین شرط یہ ہے کہ نئے معبد نہ بنائین اور نہ اپنی نماز کے وقت گھنٹا بجائین اور بڑے بڑے مکان نہ بنائین اور اگر اسکے خلاف کرینگے تو سزا پائینگے اور اگر ان باتون کے نکرنے کی عہد مین شرط ہوگی تو عہد ٹوٹ جائیگا چھٹی شرط یہ ہے کہ اُنپر مسلمانون کے حکم جاری کیے جائین اور یہان کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جب کہ مخالف شروط کرین دار الاسلام مین تو امام علیہ السلام کو جائز ہے کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

انھین اُنکے حفظ کے مقام مین بھیجدین اور آیا امام علیہ السّلام کو اُنکا قتل کرنا اور غلام بنانا اور اُنسے فدیہ لینا جائز ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان جائز ہے اور اِسمین تردد ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ تردد کا منشأ یہ ہے کہ دارالاسلام مین امان کے ساتھ آئے ہین تو اُنکی پناہ کی جگہ مین اُنکا پھیر بھیجنا واجب ہے اور اُنھون نے امان کو توڑ ڈالا ہے تو اُنکے لیے نہ امان ہے اور نہ امان کا شبہہ رہا اور امام علیہ السلام کو اُنکے پھیر بھیجنے مین اور قتل اور بندی بنانے مین اور فدیہ لینے مین اختیار ہے اور یہی اصح ہے۔ دوسرا مسئلہ جبکہ ذمی ذمہ توڑنے کے بعد حکم قتل وغیرہ کے پہلے مسلمان ہو جائے تو اُسپر کے قتل وغیرہ کے سارے حکم قصاص اور حد سے مال کے پھیر دینے کے سوا ساقط ہو جائینگے اور اگر بندہ بنانے اور فدیہ لینے کے بعد مسلمان ہوگا تو اُس سے یہ حکم مرتفع نہوگا تیسرا مسئلہ جبکہ امام علیہ السّلام انتقال فرمائین اور جزیہ کے کے لیے ایک معین مدت قرار دیچکے ہون یا ہمیشہ کی شرط کر لی ہو تو اُنکے بعد کے امام کو اِس امر کا جاری کرنا واجب ہے اور اگر اگلے امام نے مطلق چھوڑا ہو یعنی کوئی مدت معین نفرمائی ہو تو بعد کے امام کو اُسکا بدلدینا مصلحت وقت کے موافق جائز ہے اور ذمی کو سلام کرنا مکروہ ہے اور راہون مین سے تنگ راہ سے چلنے پر ذمی کو مجبور کرنا مستحب ہے۔ چوتھا قول عمارتون کے حکمون مین ہے اور گرجون اور گھرون اور مسجدون کے بیان مین ہے انھین کنیسون کا اور گرجون کا دارالاسلام مین بنانا جائز نہین اور اگر بنالئے ہین تو اُنکا نکال ڈالنا واجب ہے برابر ہے کہ وہ شہر نیا مسلمانون نے بسایا ہو یا لڑائی سے وہ زمین مسلمانون کی ملک ہوئی ہو یا صلح سے فتح ہوا ہو اور فتح کے پہلے بنانے مین کچھ مضائقہ نہین یا اُس زمین مین کہ وہ اُنکی ملک مین رہنے پر صلح ہوئی ہو اُسمین نیا کنیسا گرجا بنا لینے مین کوئی مضائقہ نہین اور اگر وہ کنیسا کہ جسکا ہمیشہ رکھنا انھین چاہیے گر پڑے تو اُسکا پھر انھین بنا لینا جائز ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز نہین اور جو مکان ذمی نیا بنائیگا تو اُسے یہ جائز نہین کہ اپنے ہمسایہ کے مسلمانون کے مکانونسے اونچا بنائے اور اُن کے مکانون کے برابر بنانا جائز ہے اور جتنا بلند مکان کسی مسلمان سے مول لیگا وہ برقرار رکھا جائیگا اور اگر وہ گر پڑیگا تو مسلمانون کے مکانون سے اونچا بنانا اُسے جائز نہوگا اور نہ بہت اونچا بنانے اور نیچا بنانے پر اقتصار کریگا اور مسجدون مین سے مسجد الحرام مین اجماع اہل اسلام سے ذمیونکو جانا جائز نہین اور ہمارے مذہب پر کسی مسجد مین جانا جائز نہین اور اگر کوئی مسلمان انھین اجازت دے تو مسجد مین رہنے کی اور بر کر نکلجانے کی اور اناج بیچنے جانے کی اجازت درست نہین اور ذمیونکو حجاز مین متوطن ہونا مشہور قول کی

بنا

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائز نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ حجاز سے مکہ اور مدینہ مراد ہین اور ہو کر نکلجانے مین اور اناج بیچنے اور
مول لینے جانے مین تردد ہے اور جسنے جائز رکھا ہے اُسنے تین دن کی حد کردی ہے یعنی تین دن
سے زیادہ نرہے اور جزیرۂ عرب کو بھی وطن نہ بنائین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جزیرۂ عرب سے مکہ اور مدینہ
اور یمن اور اُسکے گانون اور قصبے مراد ہین اور بعضے کہتے ہین کہ عدن سے عبادان کے کھیتون کی
زمین تک لنبان مین مراد ہے اور تہامہ اور اُسکے قرب وجوار سے شام تک عرض مین مقصود ہے پانچوان
قول مہادنت مین یعنی ایک مدت تک لڑائی بند کرنے کے معاہدے اور صلح مین اور اسطرح کی صلح
مسلمانون کے لیے اصلح ہونے پر یا اُنکا مقابلہ سخت ہونے کے سبب سے یا قوت حاصل کرنے کو یا انتظار
مین مسلمان ہو جانے کی امید پر جائز ہے اور جبکہ یہ امر نہ پائے جائین اور مسلمانون کو دشمنون پر قوت
ہو تو جائز نہین اور چار مہینے تک کی صلح جائز ہے اور قول مشہور پر سال بھر سے زیادہ کی صلح جائز نہین
اور آیا چار مہینے سے زیادہ کی صلح جائز ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ نہین جائز ہے اسلیے کہ خدا نے فرمایا ہے
قرآن مین کہ جسکا مفاد یہ ہے کہ جہان مشرکون کو تم پاؤ قتل کر ڈالو اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان جائز ہے
اسلیے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ جسکا مقصود یہ ہے کہ اگر کفار صلح پر میل کرین تو تو بھی صلح پر مائل ہو اور
مسلمانون کے حق کی اور بہتر بات کی رعایت کرنا موجب ہے اور نامعلوم مدت تک اور بے کسی مدت
کی قید کے صلح درست نہین مگر یہ کہ امام علیہ السلام اپنی ذات کے لیے صلح کے توڑنے کے اختیار
کو شرط فرمالین اور اگر صلح ایسے کام پر واقع ہو کہ جس کام کا کرنا درست نہو تو اُسکی وفا جائز نہین
جیسے علانیہ برے کامون کا کرنا اور دار الحرب سے نکل آئی عورت کا پھیر دینا ہے پس اگر کوئی عورت
دار الحرب کو چھوڑ کر چلی آئے گی اور اُسکا مسلمان ہونا ثابت ہو جائیگا تو پھیر کر نہ دیجائیگی مگر اُسکے
شوہر کو خاص وہی جو اُسنے اُسے مہر مین دیا ہے اور وہ اُسپر مباح بھی تھا پھیر دیا جائیگا اور اگر وہ
اُسپر حرام تھا تو نہ پھیرا جائیگا اور نہ اُسکی قیمت دیجائیگی - تفریع - پہلی فرع جب کوئی عورت دار الحرب
سے دار الاسلام مین مسلمہ ہو کر آئے پھر مرتدہ ہو جائے تو اُسکو اُن کو پھیر کر نہ دیجائیگی اسلیے کہ مسلمان عورت
کے حکم مین ہے دوسری فرع اگر دار الحرب سے مسلمہ ہو کر آنیوالی عورت کا شوہر آئے اور مہر کا مطالبہ
کرے اور بعد اُس مطالبہ کے وہ عورت مرجائے تو مہر دے دیا جائیگا اور اگر مطالبہ سے پہلے وہ عورت
مرجائیگی تو اِس صورت مین وہ مہر نہ دیا جائیگا اور اِس مسئلہ مین تردد ہے اور مترجم کہتا ہے کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اصح یہی ہے کہ اُسے کچھ نہ ملیگا۔ اور اگر عورت مسلمہ ہو کر دار الاسلام مین آئے اور اُسکا شوہر باین طلاق کہ کتاب الطلاق مین ذکر ہوا کر دے تو اُس عورت کے مہر کا مطالبہ اُسکے شوہر کو پہونچتا ہے اور اگر وہ مرد اُسکی عدۂ رجعی مین مسلمان ہو جائے تو اُسکا زیادہ مستحق وہی مرد ہے اگر وہ مرد چاہے تو اُسکے جورو ہونے کو بحال رکھے اور عورت کو اُسکا قبول نہ کرنا نہیں پہونچتا ہے لیکن دار الحرب سے دار الاسلام مین آئے کافرون کا پھیر بھیجنا ایسی صورت مین جائز ہے کہ جس مین اُنکی فتنہ پردازی اور فساد برپا کرنے سے بے خوفی ہو خواہ اِس سبب سے کہ اُنکے کنبے قبیلے کے لوگ بہت سے اسلام کے ملکون مین ہون اور وہ کافر اِس سبب سے مسلمانون سے بد اندیشی نکر سکتے ہون یا اور کسی وجہ سے قوت اسلام وغیرہ سے اطمینان ہوا ور نہیں تو اُنھین حربی کافرون مین جا کر ملنے نہ دینگے اور اگر صلح کے وقت یہ شرط قرار پائے کہ مطلق کافر مردون کو چھوڑ دین کہ دار الحرب مین چلے جائین یعنی خواہ اُنکی فتنہ انگیزی سے بے خوفی ہو خواہ نہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ ایسی صلح باطل ہے اِسلیے کہ یہ صلح جنکے فساد سے بے خوفی اور جنکے فساد سے بے خوفی نہین اُن سب کے پھیر بھیجنے کو شامل ہے اور کافرون مین سے جس شخص کا پھیر بھیجنا دار الحرب مین واجب ہے تو دار الحرب مین اُسکا پہونچا دینا واجب نہین بلکہ اُسے رہا کر دینگے یعنی چھوڑ دینگے اور اُسکے درمیان سے کافرون سے ملنے والی روکون کو اُٹھالینگے اور عموماً یا کسی خاص شہر کے کافرون سے صلح کے متولی امام ہی علیہ السّلام یا اُن کے قائم مقام ہونگے اور ہِطرف کے لواحق مین سے کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جو ذمّی کافر اپنے دین کو چھوڑ کر ایسے کافرون کے دین کو اختیار کرے کہ جنپر جزیہ مقرر نہو اور اُنھین امام علیہ السلام اُنکے حال پر رہنے دیتے ہون تو اُس ذمی کا یہ دین مقبول نہوگا بلکہ اُسے مسلمان ہونے کی تکلیف دینگے اور اگر قبول اسلام نہ کریگا تو اُسے قتل کرینگے اور اگر ذمّی اپنے دین کو چھوڑ کر ایسے دین مین آئے کہ اُس دین کے لوگون سے محاربہ نکرتے ہون تو اُس ذمی کا اُسکے حال پر چھوڑنا جزیہ دینے کے شرط سے جائز ہی جیسے یہودی نصرانی یا مجوسی ہو جائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسکا اپنے پہلے دین کا بدلنا مقبول ہوگا اسلیے کہ کفر ایک ہی ملت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ قبول نہ کرینگے اسلیے کہ حق تعالی قرآن مین فرماتا ہے وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ یعنی جو کہ اسلام کے سوا کسی دین کا اتباع کریگا تو وہ اُس کا دین ہرگز مقبول نہوگا اور اگر وہ کافر پھر اپنے دین کی طرف رجوع کریگا تو بعضے فقہا کہتے ہین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ اُسکی رجوع اپنے پہلے دین کی طرف مقبول ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ قبول نہوگی اور یہی اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ قبول نکرنا زیادہ قوی ہے اسلیے کہ آیت عام ہے اور اُس دین کے دائم رہنے و دینے کے جائز ہونے سے اُسکے نئے سرے سے شروع جائز ہونا لازم نہین اسلیے کہ آیت معارض ہے اور اِس سبب سے کہ دائم اُسکی حالت پر رہنے دینا ابتدا سے زیادہ قوی ہے بس اقرار مین قوی کے اثر کرنے سے ضعیف کا اثر کرنا لازم نہین - اور اگر وہ کافر اسلام کے نہ قبول کرنے پر اصرار کرے اور قتل کیا جائے تو آیا اُسکے بچون کے مسلمان مالک ہونگے یا نہونگے بعضے فقہا کہتے ہین کہ حکم استصحاب سے مالک نہونگے یعنی انکے حال پر چھوڑے رکھنے کو بحال رکھنے سے ملکیت نہ پہونچیگی جب تک کوئی حجت اِس لاحق حکم پر بہم نپہونچے دوسرا مسئلہ جبکہ کوئی ذمی ایسا کوئی کام کرے جو اُسکے مذہب مین جائز ہے اور ملت اسلام مین جائز نہین تو اُس سے تعرض نکرینگے کہ ایسا تونے کیون کیا ہے اور آشکارا کوئی گناہ کا کام کریگا تو اُسے شرع کے موافق حد و سزا دینگے اور اگر ایسا کام کرے کہ اُسکے مذہب مین جائز نہین جیسے لواطہ یعنی اغلام و سحق اور جیسے زنا ہے تو اُسمین حکم سزا کا یہ ہے کہ جو سزا مسلمانون کو دینگے وہی اُسے بھی دینگے اور اگر حاکم شرع چاہے تو اُسکی ملت کے لوگون کو حوالے کر دے کہ وہ لوگ اپنے آئین کے موافق اُسپر سزا جاری کرین جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اُسکی ملت کے لوگون کو پھیر دینے کا جواز اس سے مشروط ہے کہ مواخذہ کے واجب کرنے مین اُنکی ملت اسلام کی ملت کے برابر ہو گو مواخذہ کی مقدار و کیفیت مین تفاوت ہو نہین تو اسلام کی حد جاری کرنا اُسپر واجب ہے اور حق تعالیٰ کی حد کا معطل رکھنا جائز نہین تیسرا مسئلہ جب کافر کوئی قرآن مول لے تو وہ بیع صحیح نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ بیع تو صحیح ہے مگر اُس کافر کو اُس قرآن پر تصرف نکرنے دینگے اور پہلا قول قرآن کی تعظیم سے زیادہ مناسب ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیثون کی کتابون کا بھی یہی حکم ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ذمی کا قرآن مول لینا کراہیت پر جائز ہے اور یہی اشبہ ہے چوتھا مسئلہ اگر ذمی وصیت کرے کہ اُسکے مال سے کنیسہ یا گرجا اُسکے مرنے کے بعد بنائین تو جائز نہین اِسلیے کہ یہ گناہ کا کام ہے اور یہی حکم ہے اگر وصیت کرے توریت اور انجیل لکھوانے مین اُسکے مال کو خرچ کرین تو جائز نہین اِسلیے کہ اُنھون نے اُنمین تحریف کی ہے اور اگر وصیت کرے کہ اُسکے مال کو اُسکے مذہب کے پارسا اور علما کو دین تو جائز ہے جیسے کہ اُنھین صدقہ دینا جائز ہے پانچوان مسئلہ مسلمانون کو ذمیون کے کنیسون کی اور گرجون کی مرمت کی مزدوری لینا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مکروہ ہے خواہ تھوڑی گری ہو یا بڑھتی گری وغیرہ ہو۔

چوتھا رکن باغیون کے مقابلہ مین ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ مصنف کی عبارت باغی کی تعریف مین اِس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو برحق امام پر خروج کرے خواہ تن تنہا ہو یا بہت سے ہون وہی باغی ہے اور باغی سے لڑنا واجب ہے اور خروج سے تلوار پکڑ کے خروج کرنا مراد ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر باغی اکیلا ہوگا تو رہزنون کا حکم رکھتا ہے اور بغاوت مین یہ بھی شرط کی ہے کہ امام علیہ السلام کے قبضہ سے خارج ہو یعنی کسی دوسرے شہر یا جنگلین رہتا ہو کیونکہ اگر قبضے مین ہوگا تو وہ باغی نہین ہے اور جو امام عادل پر خروج کرے اُس سے لڑنا واجب ہے جب امام علیہ السلام یا اُن کے نائب عام یا خاص طلبی سے طلب کرین اور جانے مین دیر لگانا کبیرہ گناہ ہے اور اگر کافی جماعت باغیون کی لڑائی مین مشغول ہو تو باقی لوگون سے وجوب اُتر جائیگا اور جبتک امام علیہ السلام کسی کو خاص طرح پر طلب نفرمائین گے جانا واجب نہوگا اور باغیون کی لڑائی مین سے بھاگنے کا حکم مشرکین کی لڑائی سے بھاگنے کی طرح پر ہے اور باغیون سے ہاتھ نروکنا جب تک واجب ہے جبتک وہ بغاوت کو چھوڑ دین یا سب کے سب مارے نجائین اور جو شخص باغیون مین سے زخمی ہو اور وہ جماعت رکھتا ہو اور اُسے مِلسکتا ہو تو اُسے پورا مار ڈالنا جائز ہے اور اِسی طرح پر جو باغی بھاگے یا گرفتار ہو اگر مددگار رکھتا ہو اور اُسے مل سکتا ہو اور فتنہ پیدا کرنے کا اُس سے خطرہ ہو تو ایسے کا پیچھا کرنا اور ایسے قیدی کا مار ڈالنا جائز ہے اور جو لوگ اِسطرح کے ہون کہ جنکے پاس جماعت نہو کہ جنکی پناہ مین جاسکتے ہون تو اُنکی لڑائی سے مقصود یہ ہے کہ اُنکی جماعت پریشان ہو جائے بس ایسے لوگون مین سے بھاگے کا پیچھا نہ کرینگے اور زخمی کو پورا نہ مارینگے اور قیدیون کو قتل نکرینگے یہان کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ باغیون کے بچون کا لونڈی غلام بنانا جائز نہین اور اجماعی حکم ہے اُنکی عورتون پر ملکیت نہین کرسکتے ہین دوسرا مسئلہ اُنکے ایسے مال پر ملکیت کرنا جائز نہین جسے لشکر نے جمع نہ کیا ہو خواہ وہ منقولہ مال ہو جیسے کپڑے وغیرہ یا غیر منقولہ ہو جیسے املاک اسلیئے کہ اُنکا اسلام اُنکی جان اور مال کی حفاظت کا مقتضی ہے اور جو منقولہ مال کہ لشکر نے اکٹھا کیا ہے آیا اُسمین تصرف جائز ہے یا نہین بعضے فقہا کہتے ہین کہ بسبب مذکور سے جائز نہین اور بعضے کہتے ہین کہ ہان جائز ہے اسلیے کہ جناب امیر علیہ السلام نے باغیون کے ساتھ اِسیطرح پر کیا ہے اور یہی اظہر ہے تیسرا مسئلہ جو کچھ باغیون کے مال مین سے لشکر اکٹھا کریگا وہ غازی یعنی لڑنے والونکا حق ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سوار کا دوہرا حصہ اور دو گھوڑے والے اور تین گھوڑے والے کا تہرا حصہ ہوگا خاتمہ جو مال کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو اور زکوٰۃ نہ دینے کو حلال بجانتا ہو وہ مرتد نہیں اور اس سے زکوٰۃ کے وصول کرنے کے لیے لڑنا جائز ہے اور جو شخص کوئی بیہودہ کلمہ امام عادل کو کہ وہ صاحب الزمان اور ائمہ معصومین علیہم السلام میں کہے تو سننے والے کو امن کی حالت میں اسکا مارڈالنا واجب ہے اور اگر ذمی باغیون کا شریک لڑائی میں ہو جائے تو وہ مسلمانون کی پناہ سے نکل جائیگا اور باغیون کی لڑائی میں امام علیہ السلام کو اہل ذمہ سے مدد طلب فرمانا جائز ہے اور اگر باغی مال یا جان کسی مطیع امام علیہ السلام کی اہل ذمہ وغیرہ میں سے لڑائی کے وقت تلف کریگا تو اسکا ذمہ دار رہیگا اور جو باغیون میں کوئی حد کے قابل کام کرکے اور کفار حربی کے پاس جا چھپے تو فتح کے وقت اسپر حد شرعی جاری کرینگے۔

کتاب امر معروف و نہی منکر

یہ کتاب امر معروف و نہی منکر کے بیان میں ہے معروف وہ مامور بہ کام ہے یعنی جسکے بجالانے کا حکم کیا گیا ہے جبکہ اسکا کرنیوالا جان لے یا بتایا جائے تو اسمین اچھا کام ہونے کے سوا کوئی صفت وجوب اور نیت کیطرح کی ہوتی ہے اور منکر وہ منہی عنہ یعنی وہ منع کیا ہوا برا کام ہے کہ جسکی برائی کو اسکا کرنیوالا خود یا بتانے سے جان لیتا ہے اور امر معروف اور نہی منکر علما کے اجماع سے واجب ہے اور انکا وجوب کفائی ہے کہ جب کوئی انپر اقدام کرے اور دوسرے کی مدد کی احتیاج نہو تو اورون سے انکا وجوب ساقط ہو جاتا ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ انکا وجوب عینی ہے اور یہی قول اشبہ ہے اور معروف کی دو قسمین ہین ایک واجب دوسری سنت اور اس معروف مین مباح داخل نہین اور واجب امرون کا امر یعنی حکم کرنا واجب ہے اور سنت کا سنت ہے اور منکر حرام کام ہے اور اسکی قسمین نہین نکلتی ہین لبس نہی یعنی منع کرنا اور روکنا واجب ہی مین منحصر ہے اور نہی یعنی روکنا منکر یعنی برے کام سے جبتک چار شرطین نپائی جائین واجب نہین پہلی شرط یہ ہے کہ اسکے منکر ہونے کو جانتا ہو کہ اسکے منکر ہونے مین غلطی نہ پڑے دوسری شرط یہ ہے کہ اسکے روکنے مین اور منع کرنے مین تاثیر کا امکان ہو بس اگر تاثیر نہونے کا گمان غالب یا یقین ہو تو واجب نہین تیسری شرط یہ ہے کہ کرنیوالا اسپر مصر ہو یعنی کیے جاتا ہو بس اگر چھوڑ دینے کی کوئی علامت ظاہر ہو جائے تو بھی انکار یعنی روکنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واجب نہین چوتھی شرط یہ ہے کہ انکار مین کوئی مفسدہ نہو بس اگر گمان ہو کہ امر معروف اور نہی بعضے منکر کے سبب سے خود کو یا اور کسی مسلمان کو کوئی مالی یا جانی ضرر پہونچیگا تو اس صورت مین وجوب ساقط ہو جائیگا اور منکر کے انکار یعنی منع کرنے کے تین مرتبے ہین پہلا مرتبہ یہ ہے کہ نہی کرنے والا اُس کام سے دل سے بیزار اور متنفر ہو اور یہ مطلق واجب ہے اور کسی شرط سے مشروط نہین ہے دوسرا مرتبہ زبان سے نہی کرنے کا ہے تیسرا مرتبہ ہاتھ سے نہی کرنے کا ہے پہلے منکر یعنی بد کام کا دل سے دور کرنا ہے اور یہ اُسوقت مین ہے کہ جان لین کہ منکر کام کا کرنیوالا اُس شخص کی ناخوشی ظاہر کرنے سے اس کام سے باز رہیگا تو یونہین کرنا واجب ہے اور اسی طرح پر اگر جان لے کہ ناخوشی ظاہر کرنا کفایت نہین کرتا اور جانتا ہو کہ تھوڑے سے اعراض سے منزجر ہو جائیگا جیسے جدا ہو جانا تو واجب ہے کہ یونہین کرے اور اس سے زیادہ کرے اور اگر یہ جان لے کہ اس سے وہ منکر نہ چھٹے گا تو ترتیب سے انکار پہلے زبان کی طرف منتقل ہوگا یعنی پہلے نصیحت منع کرے پھر سختی کرے اور اسی قیاس پر اور اگر منکر کا دور ہونا ہاتھ ہی پر منحصر ہو مارنے وغیرہ کی طرح پر تو ایسا ہی کرنا جائز ہے اور اگر زخم لگانے یا مار ڈالنے کی احتیاج پڑے تو آیا واجب ہی یا نہین بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان واجب ہے اور بعضے کہتے ہین کہ امام علیہ السلام کی بے اجازت کے جائز نہین اور یہی اظہر ہے اور امام علیہ السلام کے ظاہر ہونے کی صورت مین یا نائب امام کے ہونے پر جسے امام نے مقرر فرمایا ہے کسی کو شرعی حد کا جاری کرنا جائز نہین اور اگر امام علیہ السلام نہون یا نائب بھی نہو تو مالک کو اپنے بندے پر حد لگانا جائز ہے آیا آدمی اپنی اولاد کو اور بی بی کو حد لگا سکتا ہے یا نہین اسمین تردد ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ امام کے نہونے سے ظاہر نہونا مراد ہے اور وہ غیبت کا زمانہ ہے اور مملوک پر حد قائم کرنے کا جواز مشہور ہے بلکہ کہہ سکتے ہین کہ اجماعی ہے اور مالک کو نائب امام علیہ السلام ہونے کی شرطون کا رکھنا شرط نہین مگر اتنا لازم ہے کہ شرع کے حکمون کو جانتا ہو اور یہ شرط ہے کہ اُس منکر کو کہ اُسنے مملوک سے صادر ہوتے خود اپنی آنکھون سے دیکھا ہو کیونکہ گواہی سے ثبوت پر حد لگانا جائز نہین اسلیے گواہی لینا حاکم شرع کا کام ہے اور اگر ایسا شخص بادشاہ کی طرف سے حاکم ہو کہ جسمین امام علیہ السلام کے نائب ہونے کی شرطین موجود ہون اور حد لگانے پر قدرت رکھتا ہو تو آیا وہ حد جاری کر سکتا ہے یا نہین بعضے فقہانے کہا ہے کہ ہان جاری کر سکتا ہے اس اعتقاد سے کہ امامؑ کے اذن سے حد لگاتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جائز نہین اور یہی احوط ہے اور اگر جابر بادشاہ کسی کو حد لگانے پر مجبور کرے تو اُسے حد کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جاری کرنا یہانتک جائز ہے کہ کسی کے ناحق قتل کرنے پر نہ پہونچتا ہو اسلیے کہ لوگون کے خون مین تقیہ نہین ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ بادشاہون کی ضرر رسانی سے مطمئن ہونے پر مسائل کے جاننے والونکو مقدمات کی طرح سے حد لگانا بھی جائز ہے اور لوگون پر اُنکی مدد کرنا فیصلون مین واجب ہے اور حد کے جاری کرنے مین اور فیصلۂ مقدمات مین کسی کو اُنکا متعرض ہونا جائز نہین مگر جو شخص کہ احکام سے ماہر اور دلائل سے واقف ہو اُسے البتہ تعرض پہونچتا ہے اور جو شخص کہ اِن صفتون سے متصف ہو اُس کیطرف لوگون کو رجوع کرنا جائز ہے اور مدعا علیہ کو اُس حاکم کے طلب کرنے پر مدعی کے مقدمے کے انفصال کے لیے جواب دینا واجب ہے اور اگر اُسکے بیان حاضر نہوا اور حکام جور کی طرف رجوع کرے تو امر قبیح اور بد کا مرتکب ٹھہریگا جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ حکام جور کی طرف رجوع کرنے سے روکنا قدرت پر زبان سے یا ہاتھ سے ہر مکلف پر واجب ہے اور قاضی حق کیطرف مدعا علیہ کے رجوع کرنے کو مدد کرنا واجب ہے اور اگر بادشاہ جابر اہل حق مین سے کسی کو زبردستی کہین کا قاضی بنایا چاہے تو اُسے مجبوری کے ساتھ اپنے ضرر کے دفع کرنے کو اُس خدمت کا قبول کرلینا جائز ہے مگر امکان بھر حق احکام پر عمل کرنا اور اعتماد کرنا واجب ہے اور اگر حق کے مخالفون کے قولون پر بھی عمل کرنے مین مجبوری ہو اور چھٹکارا ممکن نہو تو وہ بھی جائز ہے یہانتک کہ قتل ناحق پر منجر نہوا اور اُس شخص پر مقدور بھر حق کے پیروی واجب ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ مجبوری کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ بے اِسکے جائز نہین اور تحقیق وہی ہے جو شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص قضا کے علم کی حیثیت رکھتا ہو اور احکام کے اجرا پر قادر ہو اور امر معروف اور نہی منکر کرسکتا ہو اُسے جابر حاکم کی حکومت قبول کرنا اور مانگنا جائز ہے اور اِسکے بغیر قبول کرنا جائز نہین اسلیے کہ اپنے کو حرام کامون کے کرنے کے اور گناہون کے فعلون کی مدد دینے کے مفسدون مین ڈالنا لازم آتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و ثنائے بے منتہا مختص ذات خدا ہے کہ جسنے طرح طرح کی نعمتین عطا کی ہین اور حلال و حرام سے واقفیتین دی ہین اور صلوات مقرب درگاہ خدا یعنی محمد مصطفےٰ اور اُنکی عترت مجتبیٰ ائمہ ہدیٰ پر نازل ہو کہ جنکی ہدایت سے چراغ دین کا شمع طور ہے اور جنسے کفر و بدعت کی ظلمت دُور ہے اور اِسکے بعد مخفی نرہے کہ جامع الرضوی ترجمہ شرائع کے ترجمہ کی پہلی قسم جسمین مسائل عبادات تھے تمام ہوئی اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مفید عام ہوئی اب یہان سے دوسری قسم آغاز ہوتی ہے علم فقہ کی دوسری قسم کہ جسمین عقود کا بیان ہے اور اسمین پندرہ کتابین ہین

پہلی کتاب تجارت

اِس کتاب مین تجارت کے مسئلون کا بیان ہے اور اِسکی بنا کئی فصلون پر ہے۔

پہلی فصل اُن چیزون کے بیان مین ہے کہ جن سے معیشت پیدا ہو سکتی ہے اور یہ تین طرح کی ہین مباح حرام مکروہ اور حرام کی کئی قسمین ہین پہلی قسم انگور چھوارے وغیرہ کی شراب کی طرح کی نجس چیزکا مول لینا اور بیچنا حرام ہے اور ہر ایک نجس چیز کی تیل کے سوا خرید فروخت حرام ہے کہ تیل کا آسمان کے نیچے چراغ جلانے کے لیے مول لینا بیچنا جائز ہے اور چھت کے نیچے جلانے کے لیے جائز نہین اور اِس سبب سے عدم جواز نہین ہے کہ چھت کے نیچے نجس تیل کے جلانے سے چھت نجس ہو جائیگی اِسلیے کہ نجس تیل کا دھوان نجس نہین ہوتا ہے بلکہ یہ حکم محض تعبدی ہے اور شارع کی طرف منصوص ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ جس طرح سے کہ آسمان کے تلے چراغ جلانے کے لیے نجس تیل کا مول لینا اور بیچنا جائز ہے اسیطرح اور اور انتفاع کے لیے سوا چھت کے نیچے جلانیکو اور سوا کھانے پینے کو خرید فروخت جائز ہے جیسے صابون بنانے کو اور جانورون کے پنڈے پر ملنے کو لین دین اور یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ تیل مین نجاست عارض ہو گئی ہو اور اصلی نجاست نہو اور اگر نجاست اصلی ہو گی جیسے مُردہ بکری کی چربی ہو تو اُس سے کوئی طرح کا فائدہ لینا جائز نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ خود اصلی نجس کے سوا مرے جانورون کی وہ چیزین کہ جسمین حیات نے حلول نہین کیا ہے جیسے پشم ہین اور ناخن اور سینگ ہین نجس نہین اور اِسکی خرید و فروخت کر سکتے ہین اور حلال گوشت جانور کا پیشاب اگر کوئی فائدہ رکھتا ہو تو اقوی یہی ہے کہ اُسکی بھی خرید و فروخت جائز ہے مگر لید کہ کھیتی وغیرہ کی منفعت پر مشتمل ہے اُسکا مول لینا اور بیچنا بھی جائز ہونا قوی ہے اور حرام گوشت جانور کی لید اور پیشاب نجس ہے گو اُسمین منفعت بھی ہو اُسکی بیع جائز نہین اور کتون کی بعضی قسمون کی خرید و فروخت جیسے شکاری اور رکھوالے مین جائز ہے اور کتّے کے گوشت اور پوست وغیرہ کا مطلق مول لینا اور بیچنا جائز نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ سارے پیشابون کی خرید و فروخت حرام ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خواہ حلال گوشت کا پیشاب ہو یا حرام گوشت کا ہو مگر اونٹ کے پیشاب کی خاص استسقے کی بیماری کے لیے خرید فروخت جائز ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اسی طرح سؤر اور کتے کے پوست اور اجزا کا بیچنا حرام ہے دوسری قسم اُن چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے کہ جنکی غایت حرام ہے جیسے کھیل کود کی چیزیں اور باجے اور بدعت کی عبادتوں کی صورتیں ہیں جیسے صلیب کہ جسے نصاریٰ پوجتے ہیں اور گلو میں ڈالے رہتے ہیں اور بت اور مورتیں اور جوے کھیلنے کی چیزیں جیسے گوٹیں اور شطرنج کہ ان چیزوں کی خرید فروخت حرام ہے اور اُن چیزوں کا بیچنا حرام ہے کہ جنسے فعل حرام کی مدد لازم آتی ہو جیسے دین کے دشمنوں کے ہاتھ ہتیاروں کا بیچنا ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ دین کے دشمنوں کے ہاتھ ہتیاروں کے بیچنے کی حرمت لڑائی کے زمانے سے مختص ہے اور اگر اُنسے صلح ہو اور کافروں کے دفع کرنے میں مسلمانوں کے مددگار ہوں تو اُنکے ہاتھ ہتھیاروں کا بیچنا حرام نہیں اور دین کے دشمنوں سے رہزن ڈاکو مُحق ہیں کہ اُنکے ہاتھ ہتھیار بیچنا حرام ہے اور کہا گیا ہے کہ خود اور زرہ ہتیاروں میں داخل نہیں اُنکا اُن لوگوں کے ہاتھ ہر حال میں بیچنا جائز ہے آگے خدا خوب واقف ہے۔ اور حرام کاری کے لیے گھر اور ناوین کرایہ پر دینا حرام ہے اور انگور شراب بنانے کے لیے اور لکڑی بُت بنانے کے لیے بیچنا حرام ہے اور جو لوگ اِن چیزوں کا کام کرتے ہوں اُنکے ہاتھ اِن چیزوں کا حرام چیزوں کے بنانے کا یقین نہ ہونے پر بیچنا مکروہ ہے اور یقین کی صورت میں حرام ہے تیسری قسم خرید فروخت اُس چیز کی کہ جس سے کچھ انتفاع نہ ہو حرام ہے جیسے مسخ جانور خواہ خشکی کے ہوں جیسے بندر اور ریچھ ہیں اور ہاتھی میں تردد ہے اسلیے کہ اُسکی ہڈی سے کنگھی وغیرہ بنانے کا انتفاع جائز ہے خواہ تری کے ہوں جیسے مارماہی اور مینڈک اور کچھوا ہے اور پانی کی مری مچھلی کا بھی یہی حکم ہے اور اسی طرح سارے درندوں کی خرید فروخت جائز نہیں مگر بلی کی خرید فروخت جائز ہے اور یونہیں شکاری پنجہ دار جانوروں کا بیچنا مول لینا جائز نہیں خواہ وہ چرند ہوں جیسے چیتا ہے یا پرند ہوں جیسے باز ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ سارے درندوں کی خرید فروخت کر سکتے ہیں اسلیے کہ اُنکی کھالوں سے اور پروں سے انتفاع جائز ہے اور یہی قول اشبہ ہے چوتھی قسم وہ کام جو اصل میں حرام ہیں جیسے سایہ رکھنے والی تصویر جانور اور پھول وغیرہ کی بنانا ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہیں کہ سایہ دار کی تصویر سے وہ جسم مراد ہیں کہ جب اُنپر روشنی پڑے تو اُنسے سایہ ظاہر ہو اگر وہ جاندار کی تصویر ہو تو بیشک اُسکا بنانا حرام ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اگر اسکی صورت دیوار اور صفحۂ کاغذ پر کھینچین تو بعضے فقہا اِس فعل کو بھی حرام جانتے ہین اور بعضی حدیثون سے بھی کراہت معلوم ہوتی ہے مگر جاندار کی صورت ہونے پر حرام جاننا احوط ہے اور بعضے فقہانے جاندار کی صورت ہونے سے مخصوص کیا ہے اور اگر بیجان والی چیزون کی صورتین کھینچین تو حرام نہونے کو زیادہ قوت ہے اور گانے کا پیشہ بھی حرام ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے کتاب حق الیقین مین فرمایا ہے کہ گانے کی حرمت یقینی ہے اور گناہ کبیرہ ہونے مین اختلاف ہے اور بہت سی حدیثین دلالت کرتی ہین کہ گانا حرام ہے اور گانا سُننا حرام ہے اور غنا یعنی گانا آواز کے گلے مین تکرار کرنے کو یعنی ٹکڑی کو کہتے ہین کہ خوشی یا رنج کا سبب ہوتی ہے اور مشہور یہی ہے اور قرآن اور دعا اور ذکر وغیرہ مین سے کسی مین غنا جائز نہین اور اکثر علمانے حرام غنا سے اونٹ کے تیز کرنے کے لیے عرب جو پڑھتے ہین اُسے نکال ڈالا ہے اور بعضون نے مرثیہ امام حسین علیہ السلام کا بھی استثنا کیا ہے اگر عرب کی طرح پر نوحہ خوانی کرین تو ایک طرح کی قوت سے خالی نہین اور بعضون نے شادیون مین عورتون کے گانے کو اس شرط سے کہ مرد وہان نہ آتے ہون غنا سے نکال ڈالا ہے اور عورتون کے نوحہ کو ماتمون مین اگر جھوٹ پر مشتمل نہو تو جائز جانا ہے اور یہ استثنا بھی قوت سے خالی نہین اسلیے کہ معتبر حدیثین اِسمین وارد ہوئی ہین اور ابن ادریس اور بعضے علما اِن سب کو حرام جانتے ہین اور ان سب کا ترک احوط ہے اور گانا بجانا اور ظالمون کی مدد حرام کامون مین حرام ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ ظلم مین ظالمون کی مدد کرنا حرام ہے گو قلم بنا دینا بھی ہو اور اگر معاونت ظلم مین نہو جیسے کپڑا سینا وغیرہ ہے تو صاحب مسالک نے جائز کہا ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ جائز کامون مین ظالمون کی معاونت تو جائز ہے مگر اجرت لینا مکروہ ہے کیونکہ ظالمون سے معاملہ کرنا ہے۔ اور جھوٹ باتون سے بین کرکے جو روپیہ لیا ان کماتی ہین وہ بھی حرام ہے اور اہل ضلالت کی کتابون کی حفظ بے قصد رد حرام ہے جامع الرضوی کے مترجم کہتے ہین کہ اہل ضلالت کی کتابون کی حفظ سے مراد یا تلف ہونے سے بچانا ہے یا یاد کر لینا ہے اور یہ دونون امر حرام ہین مگر یہ کہ رد اور ابطال کے لیے حفظ ہو تو اِس شرط سے جائز ہے کہ حافظ کو رد اور ابطال کی قدرت بھی ہو۔ اور اسی طرح سے ایسی کتابون کا لکھنا اور بیچنا اور اُنکی تجارت کرنا حرام ہے اور تقیہ کے لیے ایسی کتابون کی حفظ کرنا اور لکھنا اور لکھانا بھی جائز ہے اور یونہین حرام ہے مومنون کی ہجو کرنا اور

۶۶۵

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جادو کے علم کا سیکھنا مترجم کہتے ہین کہ سحر وہ کلام یا نوشتہ یا عزائم وغیرہ ہے کہ جس سے کسی کو ضرر پہونچتا ہے اور اسی قبیل سے مرد کا اپنی منکوحہ سے ہمبستر ہونے سے باندھ دینا ہے اور زوجہ اور شوہر مین دشمنی ڈلوا دینا ہے اور جن اور ملائکہ کو تابع کرنا اور شیطانون کو بلانا غائب باتون کے اور خرق عادت کے ظاہر کرنے کے لیے ہے اور حاضرات سے جن وغیرہ کا اُتارنا ہے اور لڑکے یا عورت کے بدن پر غائب چیزین اُسکی کہوانے کو کسی چیز کا چپکانا ہے اور سیکھنا اور سکھانا سحر کا سب حرام ہے اور اس سے کمانا بھی حرام ہے اور جو اِسے حلال سمجھے اُسکا قتل کرنا واجب ہے اور اگر سحر کو رد سحر کے قصد سے کہ جھوٹے دعوے کرنیوالے کے دعوے کو جو سحر سے ثابت کرتا ہے دفع کر سکے سیکھے تو ظاہر یہی ہے کہ جائز ہے اور بعضون نے اِسلیے سیکھنے کو واجب کفائی جانا ہے جیسا کہ شہید علیہ الرحمہ نے دروس مین فرمایا ہے اور سحر کا دفع کرنا قرآن اور دعا سے جائز ہے۔ اور کہانت کے علم کا سیکھنا حرام ہے مترجم کہتے ہین کہ کہانت کاف کے زیر سے وہ علم ہے کہ جسکے سبب سے بعضے شیطان اسطرح کی اطاعت کرتے ہین کہ اُس سے غائب چیزین کہتے ہین اور یہ بھی سحر ہی کے قریب ہے اور شرعین قیافہ کا علم بھی سیکھنا سکھانا حرام ہے مترجم کہتے ہین کہ قیافہ اُن علامتون اور مقدارون کا جاننا ہے کہ جنکے سبب سے بعضے آدمی کو بعضے سے ملحق کرتے ہین جیسے کسی کی صورت دیکھنے سے یہ حکم کر دیتے ہین کہ یہ فلان شخص کا بیٹا یا باپ ہے اور صاحب مسالک نے کہا ہے کہ اِسکی حرمت اِس سے مشروط ہے کہ جزم اور یقین سے کہے اور اِس پر کسی حرام امر کو مرتب کرے۔ اور شعبدہ اور جوا حرام ہے مترجم کہتے ہین کہ جوا معدود چیزون سے کھیلنا ہے جیسے گوٹ اور شطرنج وغیرہ ہے اور اِسی قبیل سے انگوٹھی اور چار مغز سے لڑکے کھیلتے ہین کھیلنا ہے۔ اور چھل کرنا چیزون مین اِسطرح کہ وہ کھوٹی ملائی چیز چھپ جائے حرام ہے جیسے دودھ مین پانی ملانا اور مشاطہ کا عورت کو اِسطرح آراستہ کرنا کہ اُسکا عیب اُس مرد سے چھپ جائے جو اُس سے نکاح کی خواہش رکھتا ہے اور اِسیطرح مردون کو اپنے اوپر کی حرام چیزون سے زینت کرنا حرام ہے جیسے سونا پہننا ہے پانچوین قسم جن کا بجالانا واجب ہے اُنسے کمانا حرام ہے جیسے مُردون کا نہلانا اور کفن پہنانا اور دفن کرنا ہے اور کتنی اور ایسی چیزون پر مزدوری لینا حرام ہے کہ جنکا ذکر اُنکے مقامون مین انشاءاللہ تعالیٰ ہوگا مسئلہ اذان کہنے پر مزدوری لینا حرام ہے اور اِسمین کچھ مضائقہ نہین کہ اگر موذن بیت المال یعنی خزانہ حاکم شرع سے اپنا قوت لے لیا کرے اور اِسیطرح پیش نمازی کرنے پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور قاضی بننے پر اُجرت لینا جس تفصیل سے کہ آگے بیان ہوگا حرام ہے اور عقد نکاح پر اُجرت لینے مین کوئی ڈر نہین مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ جواز اُس صورت مین ہے کہ عورت مرد نکاح کرنیوالون کی طرف سے وکیل ہو مگر نکاح کے صیغے یا اور عقود کے صیغے سکھانے پر اجماع سے اُجرت لینا جائز نہین اسلیے کہ واجب کفائی ہے مکروہ چیزین بھی تین ہین ایک وہ مکروہ کام ہے کہ جسکا انجام غالبًا کسی حرام یا مکروہ کام کی طرف ہو جیسے صرّافی ہے یعنی سونے چاندی کا ایک دوسرے سے بیچنا ہے کہ ربا پر پہونچتا ہے اور مُردون کے کفنون کا بیچنا ہے کہ وبا کی خواہش پر پہونچتا ہے اور جیسے غلہ کا بیچنا بھی کہ احتکار یعنی ضرورت پر لوگون کی نہ بیچنے کی رغبت پیدا کرتا ہے اور بردہ فروشی کرنا ہے اور جانور کا ذبح اور نحر کا پیشہ کرنا ہے کہ قساوت قلبی کا موجب ہے دوسرے وہ مکروہ کام ہے جسکے حرفہ مین خساست ہو جیسے کپڑا بننا ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جولاہے کی اولاد نجیب نہین ہوتی ہے مگر سات پشت کے بعد اور حجامت ہے مگر جبکہ اُسپر اُجرت ملے اور اگر بے شرط اُجرت کے ہو تو مکروہ نہین گو بعد مین اجرت بھی اُسے دین اور اسیطرح مکروہ ہے کہ جسمین شبہہ کو راہ ہو جیسے چھوٹے بچون کی کمائی ہے اسلیے کہ وہ اکثر کمانے کی شرطون پر قائم نہین رہتے بس جو یہ بہم پہونچاتے ہین اُسے انکے ولیون سے مول لینا اور صرف کرنا مکروہ ہے اور اسی طرح کسب اُس شخص کا ہے کہ جو حرام سے کار ہو جس صورت مین یہ نجانتا ہو کہ یہ خاص چیز حرام سے بہم پہونچائی ہے اور بعضی چیزین انکے سوا اور بھی مکروہ ہین کہ انشاءاللہ تعالیٰ اپنے مقام پر بیان ہونگی اور ان مکاسب کے سوا اور مباح ہین

متفرق مسائل - پہلا مسئلہ کتے کی قسمون مین سے کسی کتے کا بیچنا جائز نہین مگر شکاری کتے کا بیچنا جائز ہے اور کھیت اور گلہ اور گھر کے نگہبانی کرنیوالے کتون کے بیچنے مین تردد ہے اور بیچنا جائز ہونا اشبہ ہے گو ایسے کتون کا اجارے دینا جائز ہے اور ان چارون قسمون کے کتون مین خونبہا بھی ثابت ہے جب کوئی مالک کے سوا انھین مار ڈالیگا تو اُسے چاہیے کہ مالک کو خونبہا دے دوسرا مسئلہ رشوت حرام ہے اور رشوت وہ چیز ہے کہ جو کچھ کوئی فریقین مین سے حاکم اور قاضی کو اپنے موافق حکم لینے کے لیے دے خواہ وہ حاکم اُسکے موافق یا ناموافق حق یا ناحق حکم دے اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ رشوت دینا لینا حق تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا ہے تیسرا مسئلہ جو کسیکو کچھ مال دے کہ وہ اُسے ایک جماعت کے دینے مین صرف کرے اور وہ شخص بھی اُسی جماعت مین سے ہو پس اگر مالک نے اُسکے لیے کوئی حصہ

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقرر کر دیا ہو یا اُسے اُسمین سے لینے کو منع کر دیا ہو تو اُس شخص کو چاہیے کہ موافق اُسکے کہنے کے عمل کرے اور اگر اُسنے مطلق چھوڑ دیا ہو اور معین نکیا ہو تو اُسے جائز ہے کہ اُس جماعت کے اشخاص کے حصے کے برابر ایک حصہ آپ بھی لے لے اور زیادہ کسی کے حصے سے نلے مگر اسمین شرط یہ ہے کہ قرینہ حالی یا مقالی اِسپر دلالت کرتا ہو کہ اِسکا لینا مالک کو نامنظور نہین ہے اور فقہانے کہا ہے کہ اِس صورت مین اُسے جائز ہے کہ اپنے عیال کو بھی حصہ دے مگر غلام کو نہ دیگا چوتھا مسئلہ عادل بادشاہ کہ وہ امام علیہ السلام ہین اُنکی طرف سے حکومت لینا جائز ہے اور کبھی واجب ہو جاتا ہے جسوقت کہ امام علیہ السلام اُسے حکومت کے لیے معین فرما دین یا دفع منکر اور معروف بے اُسکے نہو سکتا ہو اور ظالم بادشاہ کی طرف سے حکومت کرنا حرام ہے جبکہ حرام کامون مین پڑ جانے سے ایمن نہو اور اگر اِس سے یقینی ہو اور ظالم کی نیابت مین امر معروف اور نہی منکر پر قادر ہو تو ایسی حکومت کا قبول کرنا مستحب ہے اور اگر ظالم بادشاہ حکومت لینے پر جبر کرے اور نہ لینے کی صورت مین کچھ ضرر کا گمان ہو تو اُسے قبول کر لینا جائز ہے مگر مکروہ ہے اور اگر بہت سے ضرر کا ڈر ہو جیسے جان جانے کا ڈر ہو یا مال چھن جانے کا خوف ہو یا اور کسی مومن کو ضرر پہونچنے کا خطرہ ہو تو ایسی صورت مین کراہت بھی نہین پانچوان مسئلہ جبکہ جابر حاکم کسی پر حکومت لینے کے لیے جبر کرے تو اُسے لے لینا جائز ہے اور اُسکے حکم کے موافق عمل کرنا بھی جائز ہے جسوقت مین کہ اُس مہلکہ سے رہائی ممکن نہو مگر ناحق خون کرنے مین تقیہ نہین ہے چھٹا مسئلہ ظالمون کا عطیہ اگر معلوم ہو کہ اُنھون نے وجہ حرام سے لیا ہے تو حرام ہے اور اگر نہ معلوم ہو تو حلال ہے بس اگر حرام مال کو ظالم کے عطیہ مین لیا ہے تو لینے والے پر واجب ہے کہ اُسے اُسکے مالک کو پہونچا دے اور اگر مالک معلوم نہو یا قدرت نہو تو اُس مال کو اُسکے مالک کی طرف سے صدقہ کر دے اور قدرت رکھنے پر جائز نہین کہ مالک کے سوا اور کسیکو پھیر دے ساتوان مسئلہ جو کچھ بادشاہ جابر غلہ بٹائی کے نام سے اور روپیہ خراج زمین کے نام سے اور چوپایون مین سے زکوۃ کے نام سے لیتے ہین تو اُسکا مول لینا اور اگر مفت دے تو قبول کر لینا بھی جائز ہے اور اُسکے مالک کو پھیر دینا واجب نہین گو اُن لوگون کو جانتا بھی ہو مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ بٹائی ایک معین مقدار زمین کے حاصل مین سے لیجاتی ہے کہ اُسکے حاصل کا کوئی جز ہوتی ہے جیسے آدھا یا تہائی ہے اور خراج وہ معین مقدار ہے کہ جو جزیہ وغیرہ کے حساب سے زمین پر لگے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیلیتے ہین اور اُسکا لینا جابر کے دینے پر خواہ اُسکے نوکرون نے مالکون سے لیا ہو یا جابر نے کسی اہل حق کے حوالہ کردیا ہو علما کے اجماع سے اور متواتر ائمہ علیہم السّلام کی احادیث سے جائز ہے گو لینا امام علیہ السلام کا کام ہے مگر اُن حضرات علیہم السّلام کا اذن متواتر اہل حق کو پہونچا ہے اور نہین تو حرج عظیم لازم ہوتا اور بے جابر کے حکم کے اُسکا لینا یقین سے جائز نہین اور مقرر سے بھی زیادہ لینا حرام ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے چرپایون کا ذکر زکوۃ مین کیا ہے اور غلہ اور مال کی زکوۃ کا بھی یہی حکم ہے اور شیخ علی رح نے بھی شرح قواعد مین فرمایا ہے کہ فقہا کی عبارتون کے ظاہر کی اور روایتون کی دلالت اسی امر پر ہے کہ اِسے ہر شخص لے سکتا ہے گو مالدار بھی ہو

دوسری فصل عقد بیع اور اُسکے شرائط اور آداب مین ہے عقد بیع ایک ایسا لفظ ہے جو ایک معلوم عوض پر کسی ملک کے ایک مالک سے دوسرے مالک کی طرف نقل ہونے پر دلالت کرتا ہے اور دونون بدلون پر قابض کا قبضہ اُس لفظ کے لیے کفایت نہین کرتا ہے گو علامتون سے ظاہر بھی ہوتا ہو کہ اِس تقابض سے بیع مقصود ہے خواہ بڑے مال مین ہو خواہ چھوٹے مال مین ہو اور جو اُسکے تلفظ پر قدرت نرکھتا ہو تو اُسکا اشارہ کرنا بھی تلفظ کے قائم مقام ہے اور بیع منعقد نہین ہوتی ہے مگر ماضی کے صیغہ سے جیسے بائع یعنی بیچنے والا کہے عربی مین بعت اور فارسی مین فروختم اور ہندی مین بیچا مین نے اور مشتری یعنی خریدار کہے کہ اشتریت و خریدم یعنی مول لیا مین نے پس اگر بائع کہے کہ مول لے اِس چیز کو اور مشتری کہے کہ بیچ اسے اور بائع کہے کہ بیچتا ہون مین تو ایسی عبارتون سے بیع صحیح نہین گو قبول متحقق ہو جاتا ہے اور اسی طرح سے قبول کی طرف بھی ماضی کا صیغہ چاہیے اور اگر کہے کہ میرے ہاتھ بیچ یا تو بیچ میرے ہاتھ تو اُس سے قبول نپایا جائیگا اسلیے کہ یہ عبارتین بیچنے کی درخواست اور استعلام پر اشبہ ہین اور بیع کے واقع ہونے اور واقع کرنے پر دال نہین ہین اور آیا بیع مین ایجاب کا قبول پر مقدم ہونا شرط ہے یا نہین اسمین تردد ہے اور یہی اشبہ ہے کہ شرط نہین اور اگر کوئی خریدار کوئی مال بیع فاسد عقد کے طریق سے قبضہ کریگا تو پھیر دینے کا ذمہ دار ہے مترجم کہتے ہین کہ شہید ثانی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ علما مین مشہور ہے بلکہ کہ سکتے ہین کہ اجماعی ہے کہ معاطاۃ یعنی قیمت دیدینا اور چیز لے لینا بے عقد بیع کے الفاظ کے کہے ہوئے اور بے ایجاب قبول کیے ہوے بیع نہین ہے گو اسمین عوض پر تصرف کی اباحت مین ہر ایک کے لیے بیع کا فائدہ ہے مگر معاطاۃ یعنی ایسے لین دین مین جبتک وہ عین باقی ہین ہر ایک اپنے عوض کو پھیر لیسکتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور جبکہ عوض تلف ہو جائیگا تو اُسوقت مین پھیر مانگنا جائز نہین اور اُسکا لزوم ہو جائیگا اور ظاہر یہی ہے کہ دونون بدلون مین کسی کا ضایع ہو جانا لزوم مین کفایت کرتا ہے اور ملک کا منتقل ہو جانا ضایع ہونے کے حکم مین ہے اور اسطرح کا مل جانا کہ جدا ہی نہو سکے اور صفت کا بدل جانا جیسے کپڑے کا سی جانا اور رنگ ڈالنا بھی یہی حکم رکھتا ہے اور باقی تصرفات مثل استعمال کے پھیر لینے کے جائز ہونے مین قدح نہین کرتے ہین شرائط بیع مین بعضی شرطین جو متعاقدین یعنی بیچنے مول لینے والون سے متعلق ہین وہ بلوغ اور عقل اور اختیار ہین بس بیچنا اور مول لینا نابالغ لڑکے کا درست نہین گو اُسے اُسکے ولی نے اجازت دی ہو اور اسی طرح پر ہے اگر دس برس کے سن کا لڑکا عاقل ہو تو اُسکی بھی خرید فروخت اظہر یہ درست نہین اور یونہین ہے خرید فروخت دیوانے اور بیہوش کی اور ایسے مست کی کہ جو تمیز نکر سکتا ہو اور اُس شخص کی جو بیچنے کے لیے جبر کرین اور مجبور کرین گو یہ لوگ عذر کے زائل ہو جانے پر راضی بھی ہو جائین سوا مجبور کے کہ وہ اگر بعد مین راضی ہو جائے تو بیع صحیح ہے اسلیے کہ اُسکی عبارت معتبر ہے مترجم کہتے ہین مجبور کی بیع کا جائز نہونا اُس صورت سے مخصوص ہے کہ جبر شرعی نہو اور اگر جبر شرعی ہوگا تو بیع بھی شرعی ہوگی جیسے قرضدار کے قرضے ادا کرنے کے لیے اُسکی چیزون کی بیع ہوتی ہے اور محتکر یعنی غلہ بند کر رکھنے والے کے غلے کی بیع ہے اور جیسے واجب نفقہ نہ دینے والے کی چیزونکی نفقہ دینے کے لیے ہے اور جیسے مول لینا آزاد کرنیوالے کا غلام کے حصّہ کو ہے جبوقت مین آزادی اور مالکون کے حصون مین بھی سرایت کرتی ہو کہ اس صورت مین سارا غلام اُسکے ہاتھ بکیگا اور شریک معتق سے اپنے حصّون کی قیمتین لیلین گے گو وہ راضی نہو اور اگر لونڈی غلام نے مالک کی اجازت خرید فروخت کرینگے تو صحیح نہوگی اور اگر مالک اجازت دیدے تو صحیح ہے اور اگر کوئی شخص کسی غلام سے کہے کہ تو اپنے کو اپنے مالک سے میرے لیے مول لیلے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ ایسی خرید فروخت صحیح نہین اور جواز اشبہ ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ بیچنے والا اُس مال کا مالک ہو یا مالک کی طرف سے اُسے اُس مال کا بیچنا جائز ہو جیسے وکیل ہو یا باپ ہو یا دادا ہو یا وصی ہو یا حاکم شرع ہو یا حاکم شرع کا امین یتیمون کے مالون مین ہو اور اگر کوئی شخص کسی کے مال کو بیچ ڈالے تو مالک کی اجازت پر بنا بر اظہر کے ولی کی اجازت پر بیع کی صحت موقوف رہیگی اور مالک کا چپ ہو رہنا بیع کے علم کے وقت کافی نہین بلکہ صریح اجازت معتبر ہے اور اسی طرح پر مالک کا سکوت بیع کے وقت موجود ہونے پر بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کافی نہین پس اگر مالک اجازت نہ دے تو اُسے خریدار سے چھین لینا پہونچتا ہے اور خریدار قیمت بیچنے والے سے پھیر لیگا اور اسی طرح جو اُسے حرج پہونچا ہوگا اُسے بھی بایع ہی سے لیگا مثل نفقہ کے اور کرایہ کے کہ جو اُس سے مالک نے پھیر لیا ہے اور جو نما یعنی بڑھوتی اُس مال مین ہوئی ہوگی اُسے بھی مالک لیجائیگا اور تاوان بایع کے ذمے ہے اُس صورت مین کہ خریدار کو یہ نہ معلوم ہو کہ یہ مال بایع کا نہین ہے یا بایع نے دعوی اِس بات کا کیا ہو کہ مین مالک کی اجازت سے بیچتا ہون اور اگر اِسطرح نہو بلکہ اسباب کو خریدار جانتا ہو کہ غیر مالک نے بیچا ہے اور مالک کی بے اجازت بیع کیا ہے تو اُسی صورت مین بایع سے اصل قیمت پھیر لیگا اور جو تاوان کہ پڑے ہین وہ اُسی خریدار کے ذمے ہین اسلیے کہ اُسنے جان بوجھکر فاسد بیع اختیار کی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ غصب ہونے کے علم رکھنے پر قیمت بھی بایع سے نہین لے سکتا ہے اور یہی حکم ہے جو اپنا مال اور دوسرے کا مال ملا کر بیچے تو اُسکے مال مین بیع جاری ہو جائیگی اور دوسرے کے مال مین اُسکی اجازت پر موقوف رہیگی اور اگر مالک اجازت نہ دیگا تو اُس صورت مین خریدار دوسرے کے مال کے موافق کی قیمت بایع سے یون پھیر لیگا کہ دونون مالون کی اکٹھا قیمت وقت کو مشخص کریگا پھر اُسکے بعد دوسرے کے مال کی الگ قیمت کی تشخیص کریگا پھر جو تفاوت دونون قیمتون مین ہوگا اُسی کے موافق معین قیمت سے کہ جسپر بیع ہوئی ہے پھیر لیگا اور اُسکی مثال اِسطرح ہے کہ جیسے کسی شخص نے دو غلام ایک معین قیمت پر بیچے پھر ظاہر ہوا کہ ایک غلام بایع کا مال ہے اور دوسرا غلام دوسرے کا مال ہے کہ وہ بیع پر راضی نہین تو اس صورت مین بیع ایک غلام مین جو بایع کا مال ہے جاری ہوگی اور دوسرے مین جاری نہوگی اور اُسوقت کی دونون غلامون کی اکٹھا قیمت تجویز کرینگے کہ وہ قیمت مثلاً دو سو اشرفیان ہین پھر تنہا اُس غلام کی جو دوسرے کا مال ہے قیمت تشخیص کرینگے اور وہ قیمت جیسے سو اشرفیان ہین اور دیکھین گے کہ ایکسو کو دوسو سے کیا نسبت ہے اور وہ نسبت آدھے کی ہے پس آدھا اُسکا جو بایع کو دیا ہے پھیر لین گے خواہ بیع دوسو اشرفی پر ہوئی ہو خواہ اِس سے کم یا زیادہ پر ہوئی ہو اور اِس صورت مین اگر خریدار چاہے تو دونون کو پھیر دے اور اُسے جائز ہے کہ اپنی پورا پور قیمت بایع سے بھر لے اور یہی حکم ہے اگر مسلمان ایسی چیز کو کہ جسکا مالک ہو سکتا ہے ایسی چیز مین ملا کر بیچے کہ جسکا مالک نہین ہو سکتا ہے یا ایسی چیز کے ساتھ بیچے کہ جسکا کوئی مالک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین ہو سکتا ہے جیسے کسی غلام کو کسی آزاد شخص کے ساتھ یا بکری کو سوٗر کے ساتھ یا سرکہ شراب کے ساتھ بیچے تو اِس صورت مین بھی بیع اُس چیز مین جاری ہو گی کہ جسکا مسلمان مالک ہو سکتا ہے اور اُس چیز مین نہ جاری ہو گی کہ جسکا مسلمان مالک نہین ہو سکتا ہے اور اکٹھا دونون کی قیمت مشخص کرینگے پھر تنہا سوٗر یا شراب کی قیمت اُسکے حلال جاننے والون کے نزدیک کی تشخیص کرینگے پھر اُسی قاعدے سے دونون کی نسبت دریافت کرینگے اور اُسی نسبت سے اُس روپیہ مین سے کہ جسپر بیع واقع ہوئی ہے خریدار بایع سے پھیر لیگا اور باپ دادا چھوٹے لڑکے غیر رشد والے کے مال مین تصرف کر سکتا ہے جبتک کہ وہ لڑکا رشد اور بلوغ کو نہ پہونچے اور رشد اور بلوغ کے بعد اُنھین تصرف جائز نہین اور باپ دادے کو چھوٹے لڑکے کے مال مین خرید فروخت کرنا اور عقد کا دو طرفون سے متولی ہونا جائز ہے کہ وہی اُس لڑکے کے ولی ہین اور وکیل کے بھی تصرفات موکل کی طرف سے جبتک کہ اُسکا موکل زندہ ہے اور اُسکا تصرف جائز ہے جاری رہین گے یعنی دیوانہ یا مفلس نہ ہو جائے اور آیا جائز ہے کہ وکیل عقد کی دونون طرفون کا اسطرح متولی ہو کہ اپنے مال کو اپنے متولی کیلیے خریدے اور موکل کے مال کو اپنے ہاتھ بیچے بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جائز نہین اور تیسرا مذہب یہ ہے کہ اگر موکل کی اطلاع سے ایسا کرے تو جائز ہے اور نہین تو جائز نہین اور یہی قول اشبہ ہے بس اگر اسطرحکا عقد کوئی وکیل واقع کریگا تو موکل کی اجازت پر موقوف رہیگا اور وصی یتیم کے مال مین تصرف نہین کر سکتا ہے مگر موصی کے مرنے کے بعد اور جسطرح کہ عقد کے دونون طرفون کی وکیل کی تولیت مین تردد ہے وصی مین بھی تردد ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر وصی مالدار ہو تو وہ چھوٹے بچے کے مال کو اپنے ہاتھ بیچ سکتا ہے اور اُس مال سے تجارت کر سکتا ہے مگر حاکم شرع اور وہ امین کہ جو حاکم کی طرف سے محافظت کے لیے ہوتا ہے اُنھین ولایت نہین مگر اُن لوگون پر کہ جو شرع سے تصرف مین ممنوع ہین کم سنی سے یا سفاہت سے یا افلاس سے یا یہ کہ غائب کا مال ہو اور خریدار کا مسلمان ہونا شرط ہے جبکہ کسی مسلمان غلام کو مول لے اسلیے کہ حق تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہے لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا یعنی کافرون کے لیے ایماندارون پر حق تعالیٰ زنہار کبھی کوئی راہ نہ نکالیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز ہے کہ کافر مسلمان غلام کو مول لے لے مگر اُس کافر پر جبر کرینگے کہ اِس مسلمان غلام کو کسی مسلمان کے ہاتھ بیچ ڈالے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کافر اپنے باپ کو کہ وہ مسلمان ہو اور کسی مسلمان کا غلام ہے مول لے آیا درست ہے یا نہیں اشبہ یہی ہے کہ درست ہے اسلیے کہ مول لینے کے ساتھ ہی آزاد ہو جائیگا کیونکہ باپ بیٹے کا مملوک نہیں ہو سکتا ہے پس کافر کو مسلمان پر حکومت کی کوئی راہ نہو گی بعضی شرطین کہ مبیع یعنی بکری کی چیز سے متعلق ہین اور بعضی شرطین اسکے پہلے باب مین ذکر ہو چکی ہین اور باقی شرطین بیان بیع کی صحت کے لیے زیادہ ہوتی ہین پہلی شرط یہ ہے کہ بکری کی چیز مملوک ہو پس آزاد کا بیچنا درست نہین اور اسی طرح اُس چیز کا بیچنا درست نہین کہ جسمین کچھ منفعت نہو اور رُسے شرع مین اور عرف مین مال نکلتے ہون جیسے گوبر کا کیڑا اور کیڑے اور بچھو اور وہ فضلے جو آدمی کے بدن سے نکلتے ہین جیسے بال اور ناخن اور رطوبتین مین سوا بیلے دودھ کے کہ اُس سے بچون کی پرورش ہوتی ہے پس اُسکی خرید فروخت جائز ہے اور یونہین جائز نہین بیچنا ایسی چیز کا کہ جسمین سارے مسلمان شریک ہون جیسے غیر مملوک جنگلوں کی گھاسین جن اُس سے پہلے کسی نے اُسے تیج کر لیا ہو یا دریاؤن کی مچھلیان اور وحشی جانور شکار کرنے سے پہلے ہین اور یونہین اُس زمین کا بیچنا جائز نہین جو کافرون سے لڑائی مین مسلمانون کے تصرف مین آئی ہے اسلیے کہ ایسی زمین کا کوئی خاص شخص مالک نہین بلکہ سارے مسلمان اُسمین شریک ہین اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ ایسی زمین کو آثار اور غلہ کی تبعیت کے ساتھ کہ جنمین متصرف نے اُسپر بنایا ہے خرید فروخت کر سکتے ہین اور مکہ معظمہ کے گھرون کے بیچنے مین تردد ہے اور روایت مین ممانعت وارد ہوئی ہے اور کنوئین کا پانی اُس شخص کی ملک مین ہے جسنے اُس کنوئین کو کھودا ہے اور نہر کا پانی اُسکی ملک ہے جسنے اُس نہر کو نکالا ہے اور یہی حکم زمین سے نکلنے والی چیزون کا ہے جیسے کھانون کی چیزین ہین کہ یہ اُس زمین کے مالک کی ملک مین اُس زمین کی تبعیت سے ہین دوسری شرط یہ ہے کہ طلق یعنی چھوٹی ہوئی ہو یعنی محبوس نہو مثل ایسی چیز کے کہ جسے کسی جماعت پر وقف کیا ہو اور اگر وقف کا باقی رکھنا موقوف علیہم کی مخالفت کے سبب سے خرابی کا باعث ہو اور اُن کے حق مین اُسکا بیچنا انفع ہو تو ایسی صورت مین اظہر کے بنا پر یعنی فتوے کے موافق ایسی موقوفہ چیزون کا بیع ڈالنا جائز ہے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ معتمد یہ ہے کہ تین مقامون مین موقوف کی بیع جائز ہے ایک ایسی جگہ پر کہ جب خراب اور مضمحل اسطرح پر ہو کہ انتفاع سے ساقط ہو جائے جیسے مسجد کی پرانی چٹائیان اور ٹوٹی پھوٹی لکڑیان ہین دوسرے جہان موقوف علیہم مین ایسی نزاع پڑ جائے کہ جسمین مال و جان نکلے اور جانو نکلے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جانے کا خطرہ ہو اور ان دونون مقامون مین اُسکی قیمت سے کوئی چیز خرید لین گے اور وہ وقف رہیگی اور اُسکا ناظر مبیع کا ناظر یا حاکم شرع رہیگا تیسرے اُس جگہ جہان ارباب وقف کو ایسی سخت حاجت ہو اور کچھ اُنکے پاس ایسا نہو کہ جو اُنکی کفایت غلہ وغیرہ سے کرے اور اِس جواز کو صحیح روایتون سے مستند کیا ہے۔ اور اسیطرح ام ولد کا بیچنا جائز نہین اور ام ولد وہ لونڈی ہے جو اپنے مالک سے بچہ جنی ہو جبتک کہ وہ لڑکا زندہ ہے اُسکا بیچنا جائز نہین اور اگر کوئی شخص کوئی لونڈی مول لے اور اُس سے ہم بستر ہو اور لڑکا پیدا ہو اور ابھی قیمت نہ دی ہو اور بائع اُسکے دام مانگے اور خریدار کو اُسکے دینے پر قدرت نہو تو جائز ہے کہ اُس اُم ولد کو اُسکی قیمت ادا کرنے کے لیے بیچ ڈالے اور اس صورت مین آیا شرط ہے کہ اُسکا مالک مرچکا ہو یا اُسکے جین حیات مین بھی اُسکا بیچنا جائز ہے اسمین تردد ہے بعضے شراح نے کہا ہے کہ اس شرط کے نہ لگانے کو زیادہ قوت ہے اور یونہین گروی چیز کا بیچنا بے چھڑائے ہوئے جائز نہین مگر جبکہ مرتہن اجازت دیدے اور اگر کسی غلام نے کوئی شرعی قصور کیا ہو جیسے کسی کا ہاتھ کاٹ ڈالا ہو یا کسی کو مار ڈالا ہو تو اس صورت مین دیت اُسپر لازم ہوگی اور اُسکا مالک اُسے بیچ سکتا ہے اور آزاد کر سکتا ہے خواہ وہ قصور قصد سے کیا ہو یا دھوکے سے واقع ہوا ہو اسمین تردد ہے یعنی قصد سے قصور کے ہونے پر بیع اور عتق کے جائز ہونے مین تردد ہے اسلیے کہ جسکا اُسنے قصور کیا ہے اُسکے حق نے اُسکی گردن سے تعلق کیا ہے بس علق یعنی چھٹا نہو گا خلاف دھوکے والے قصور کے کہ اِس مین دیت لازم ہوتی ہے اور قصاص لازم نہین ہوتا ہے تیسری شرط یہ ہے کہ بائع مبیع خریدار کے حوالے کر سکتا ہو بس بھاگے ہوئے غلام کا تنہا بیچنا جائز نہین اور اگر اسے کسی ایسے دوسرے مال کے ساتھ ملا کر کہ جسکا بیچنا درست ہے بیچین تو جائز ہے اور اگر اس صورت مین وہ بھاگا ہوا غلام نہ ہاتھ لگے تو پوری قیمت اُس ضمیمے کے مقابل مین پڑجایگی اور خریدار کو اُس بھاگے ہوئے غلام کے حصے بھر کی قیمت کی طلب بائع سے جائز نہین اور صحیح ہے اُن چیزون کا بیچنا کہ جن کے پھر آنے کی عادت جاری ہوتی ہے جیسے اڑتے کبوترون کا بیچنا ہے اور محصور حوض کی دکھائی دینی مچھلیون کا بیچنا کہ جسمین باہر نکلجانے کا راستہ نہو جائز ہے اور اگر کوئی ایسی چیز کو بیچے کہ جسکا حوالے کرنا مشکل ہو مگر ایک مدت کے بعد تو اسمین تردد ہے اور اگر اسکے قائل ہون کہ ایسی بیع تو جائز ہے اور خریدار کو حقیقت حال کے جاننے کے بعد اختیار ہے کہ خواہ مبیع کو درست رکھے یا فسخ کرے تو یہ قول قوی ہوگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چوتھی شرط یہ ہے کہ قیمت کی قدر اور جنس اور صفت معلوم ہو بس اگر کسی مال کو بیچے اور قیمت معین نہ کرے بلکہ خریدار کے یا اپنے اختیار مین رکھے تو یہ بیع فاسد ہے اور ایسی صورت مین اگر خریدار اُس مال کو ایسی بیع سے لے اور وہ مال ضایع ہو جائے تو اُسکے بھر دینے کا ضامن اور ذمہ دار ہے یعنی قبضے کے دن کی قیمت کا تاوان دے دیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ قبضہ کے وقت سے تلف کے وقت تک کی قیمت بھر دیگا اور اگر قیمت مین کمی اور زیادتی ہو گی تو اعلی قیمت دیگا اور اگر کوئی کمی اُسکی قیمت مین ہو جائے تو بایع کو یہ پہنچتا ہے کہ قیمت کے تفاوت کو خریدار سے پھیر لے اور اگر کسی کام کے سبب سے کہ جسے خریدار نے اُسمین کیا ہے اُسکی قیمت بڑھجائے تو وہ زیادتی خریدار کا مال ہے گو وہ زیادتی عین نہ بلکہ وصف ہو جو چیز کہ اُس وصف کے مقابل بڑھوتی پائے وہ اُسی خریدار کو دیدینا چاہیے یعنی اس شرط سے کہ خریدار بیع کے فساد سے واقف نہو اور اگر بیع کے فساد کو جانتا ہو تو غاصب کا حکم رکھتا ہے۔

پانچوین شرط یہ ہے کہ بکری کی چیز کی مقدار معلوم ہو بس ناپ اور تول اور گنتی کی چیزون کا اندازے اور تخمین کے طور پر بیچنا جایز نہین گو دکھائی دیتی ہو جیسے غلہ کا ڈھیر ہے اور یونہین ناپ کی چیزونکا نامعلوم قدر کے پیمانے سے بیچنا جایز نہین اور معلوم مال مین سے ایک مشترک جز کو بے جدا کیے مول لینا جایز ہے جیسے تہائی اور چوتھائی اور آدھوا رہے خواہ اُسکے اجزا برابر ایک دوسرے کے ہون جیسے گیہون ہین یا تفاوت رکھتے ہون جیسے کپڑا اور زمین ہے اور کسی معین مقدار کا مول لینا ایسے مال مین سے جسکے اجزا برابر نہون جایز نہین جیسے ایک گز کپڑے مین سے یا ایک جریب ایسی زمین مین سے جسکے اجزا برابر نہون یا ایک غلام دو غلامون یا زیادہ مین سے یا ایک بکری گلّے مین سے اور یونہین جایز نہین ہے کہ گلّے کو بیچے اور اُسمین ایک نامعلوم بکری کا استثنا کرے یا کئی نامعلوم بکریون کا استثنا بے اُنکی طرف کے اشارے سے تعیین کیے کرے اور ایسی بیع اور استثنا اُن چیزون مین جایز ہے کہ جنکے اجزا برابر ہین جیسے ایک من گیہون مین سے اور یونہین جایز ہے مول لینا مقدار معین کا برابر اجزا والے مال مین سے گو اُس مال کی پوری مقدار بھی معلوم نہو جیسے ایک من یا کئی من خریدنا ایسے کھریان مین سے جسکی قدر معلوم نہو اور جبکہ گنتی کی چیزون کا گننا دشوار ہو تو جایز ہے کہ پیمانہ بنا لین اور گنتی کی چیز کو گن کر اُسمین اتنا بھرین کہ وہ پیمانہ بھر جائے اور اِسی پیمانے کے شمار سے اُس گنتی کی چیز کا حساب کر لین اور زمین اور کپڑے کا بیچنا دکھانے کے طریق سے جایز ہے گو اُسے ناپا نہو اور اگر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ناپ بھی لین تو احوط ہے کہ کپڑے کی مقدار کے سبب سے غرض مین تفاوت پڑجاتا ہے اور دیکھنے سے مقدار معلوم نہین ہوتی ہے اور اگر خریدار نے کسی مال کو دیکھا ہو اور اُسے بایع سے مول لے ہر چند کہ بیع کے وقت وہ مال موجود نہو اور بایع نے اُسکی توصیف نکی ہو تو یہ بیع جائز ہے مگر یہ کہ دیکھے کو ایک ایسی مدت گزر گئی ہے کہ جسمین عادت سے مبیع متغیر ہو جاتا ہے اور اگر تغیر کا احتمال ہو تو بھی اگلے دیکھنے کے اعتماد پر خریدنا جائز ہے اور خریدنے کے بعد اگر تغیر ظاہر ہو تو خریدار کو اختیار ہے چاہے بیع درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر بایع اور مشتری دونون مال کے متغیر ہو جانے نہو جانے مین جھگڑا کرین بس معتبر قول مشتری یعنی خریدار کا قول ہے اسلیے کہ اس صورت مین بایع دعوی کرتا ہے کہ مبیع اُسی صفت پر ہے کہ جسپر خریدار نے اُسے دیکھا تھا اور مشتری منکر یعنی انکار کرتا ہے کہ اُس صفت پر نہین ہے بس اُسے قسم کھانا پہونچتا ہے اور اس صورت مین بایع پر ثبوت دعوی کا لازم ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ قابل قبول بایع کا قول ہے اسلیے کہ مشتری تغیر حادث ہونے کا دعوی کرتا ہے اور بایع منکر ہے اور اس مسئلہ مین تردد ہے اور اگر مبیع سے مطلوب مزا یا بو ہو تو ضرور ہے کہ خرید فروخت کے وقت چکھنے اور سونگھنے سے آزمایش کرلین اور جائز ہے کہ بے آزمایش کے بھی اُسکی صفت کو بیان کر کے بیچین جسطرح اندھا دیکھنے کی چیزین مول لیا کرتا ہے اور آیا بے آزمایش اور وصف کے جائز ہے مول لینا اُن چیزون کا کہ جن سے مزا اور بو مطلوب ہے فقط آنکھ سے دیکھ لینے پر اس نظر سے کہ اصل یہی ہے کہ کھری ہوگی اور کھوٹی نہوگی اسمین تردد ہے اور جواز اولی ہے پھر بعد مین اگر کھوٹی نکلے گی تو خریدار کو پھیر دینے کا اور قیمت کا تفاوت لے لینے کا اختیار ہوگا اور اگر خریدار اسمین کچھ تصرف کریگا تو پھیرنا جائز نہین اور قیمت کا تفاوت بایع پر دینا لازم ہوگا خواہ خریدار اندھا ہو یا آنکھون والا ہو اور اسی طرح جو مال کہ امتحان کے سبب سے فاسد ہو جاتا ہے جیسے چار مغز اور انڈا ہے تو اُسکی خرید فروخت بے اندر کے حال کے جانے جائز ہے پھر اگر توڑنے کے بعد بیان کے خلاف ناقص نکلے تو قیمت کا تفاوت بایع سے پھیر لیگا اور پھیر دینا جائز نہین اور اگر وہ کچھ قیمت ہی نرکھتا ہو تو پوری قیمت بایع سے خریدار پھیر لیگا اور جائز نہین ہے بیچنا پستانون کی پھلیونکا ہر چند وہ پستان بیچنے والے کے مملوک بھی ہون کیونکہ نامعلوم چیز کی بیع ہے گو اُن پھلیون کے ساتھ اُن پستانون کے نیزے بھی ضم کر کے بیچین یا نرون کے سوا اور کچھ چیزین ضم کر کے بیچین تو بھی صحیح قول پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائز نہیں اور یونہیں جانوروں کی چھاتیوں میں دودھ کا بیچنا جائز نہیں گو اُسکے ساتھ دوہا ہوا دودھ بھی ملا کر بیچیں اور اسیطرح جیسے کھالون کا اور اونون کا اور روئن کا اور بالون کا جانورون کے پیٹھون پر بیچنا جائز نہیں اسلیے یہ بھی نامعلوم چیز کی بیع ہے ہرچند انمین دوسری چیزین بھی ملا کر بیچین تو بھی جائز نہیں اور یونہیں جو مادین پر نر چھوڑنے سے گابھ وغیرہ ہوتا ہے بے پیدا ہوئے اُسکا بھی بیچنا جائز نہیں اور شہید ثانی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اقوی یہی ہے کہ اصلی مقصد بیان سے یا دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا اور تبعی مقصد نامعلوم رہیگا تو بیع دونون کی ایک مین جائز ہے۔ **دو مسئلے**۔ پہلا مسئلہ مشک پاک ہے اور اُسکا نافے مین بیچنا جائز ہے اور نافہ وہ کھال ہے کہ جسمین مشک ہوتا ہے گو اُسکی کھال چاک کرکے دیکھا بھی نہو اور اگر چاک کر دیکھ لین تو احوط ہے دوسرا مسئلہ جائز ہے کہ کسی چیز کو اُسکے برتن کے ساتھ بیچین اور برتن کی بابت کوئی مقدار اُسکے وزن مین سے کم کر لین گو اُسمین زیادتی کمی کا احتمال ہے اور جائز نہیں کہ برتن کے حصے مین سے اتنا کم کرین کہ جس سے زیادتی یقینی ہو مگر اُس صورت مین جب بیچنے والا راضی ہو اور جائز ہے کہ چیز کو اُسکے برتن کے ساتھ بے برتن کے حصے کے موافق کم کیے مول لین **آداب تجارت** سنت ہے کہ فقہ کو حاصل کرے یعنی اپنی مخصوص تجارت کے متعلقہ مسائل سیکھ لے اور سب خریداروں مین برابری رکھے اور فرق نکرے اس امر مین کہ بعضے خریدارون سے زیادہ قیمت لے اور بعضون سے کم لے بلکہ انصاف کی راہ چلے اور اگر کوئی چیز کوئی پھیرے تو پھیر لے اور خرید و فروخت کے وقت کلمہ پڑھے اور جب کسی چیز کو مول لے تو تکبیر کہے اور جب چیز کو خریدے تو بیچنے والے سے ناپ تول مین حق سے کم لے اور بائع ہونیکی صورت مین حق سے زیادہ دے اور بائع کو مکروہ ہے کہ اپنی چیز کی آپ تعریف کرے اور خریدار کا مذمت کرنا مکروہ ہے اور خرید و فروخت پر سچ قسم کھانا مکروہ ہے اور جھوٹی حرام ہے اور ایسے مکان مین کہ جہاں چیز کا عیب نظر نہ آئے بیچنا مکروہ ہے اور بائع کو مومن سے نفع لینا مکروہ ہے مگر اضطرار کی حالت مین اور شہید ثانی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی مومن سو درم کی خرید کرے یا اپنی تجارت کے لیے لے تو اُس سے نفع لینا مکروہ نہیں اور روایتین اس باب مین بیان کی ہین اور اسیطرح اُس خریدار سے نفع لینا مکروہ ہے کہ جس سے احسان کرنے کا وعدہ فروخت مین کر چکا ہے اور طلوع صبح سے آفتاب کے نکلنے تک سودا کرنا مکروہ ہے اور سب سے پہلے بازار مین آنا مکروہ ہے اور ادنی لوگون سے سودا کرنا مکروہ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور دنی وہ لوگ ہین جو کسی کے اپنے کو بُرا کہنے سے پروا نہین کرتے اور اپنی بات چیت مین بھی بُری باتین کہنے کا لحاظ نہین کرتے ہین مترجم کہتے ہین کہ فقہائے کہا ہے کہ دنی لوگون کی تفسیر مین طنبورہ بجانیوالے اور وہ لوگ بھی جو محسنون کے احسانون سے خوش نہون اور بدی سے ناخوش نہون داخل ہین اور یونہین اُن لوگون سے سودا کرنا مکروہ ہے کہ جنکے بد ہونین بچا سکے کوئی کمی ہوا اور بہادُرون سے معاملہ کرنا مکروہ ہے اسلیئے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ جنون کے قبیلے سے ہین کہ پردہ اُنسے اُٹھا لیا گیا ہے اور آدمیون مین آگئے ہین اور یونہین ناپ تول کے اچھی طرح نجاننے پر ناپ تول کا معترض ہونا مکروہ ہے اور عقد بیع کی قیمت سے تخفیف مکروہ ہے اور نیلام کی بولی بولنے والے کے پکارتے وقت خریدار کا قیمت بڑھانا مکروہ ہے اور اُس کے چُپ ہونے کے وقت جائز ہے اور ایک مؤمن کو دوسرے مؤمن کے معاملے مین داخل ہونا مکروہ ہے اور یہ ظاہر ہے اگر کوئی مؤمن کسی چیز کے خریدنے کا قصد کرے اور بایع سے تشخیص قیمت کی کر چکا ہو اور دوسرا اُسکے بیچ مین آجائے اور اُس چیز کو مول لے تو یہ جابر امر کے بھی مکروہ ہے اور یونہین شہر کے رہنے والے کو باہر کے رہنے والون کا وکیل ہونا مکروہ ہے یعنی کوئی مسافر کوئی چیز کسی شہر مین لائے اور وہ اُسکے نرخ سے واقف نہو اور کوئی اُس شہر کے رہنے والون مین سے اُس سے کہے کہ تو اِسکے بیچنے کو میرے سپرد کر دے اور مجھے وکیل کر دے نہین تو دھوکا کھائیگا پھر وہ بیچنے کے لیے وکیل بنجائے سبب اسکے کہ اُسے بازار کے نرخ سے واقفیت ہو اور یہ کام مکروہ ہے اور بعضے فقیہ اِس کام کی حرمت کے قائل ہوئے ہین اسلیئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس کام سے منع فرمایا ہے اور یہ حکم فرمایا ہے کہ چھوڑ دو تم لوگون کو کہ بعضے بعضون سے فائدہ اُٹھائین اور پہلا قول یعنی کراہت اشبہ ہے اِس مسئلے کے لواحق دو مسئلے ہین پہلا مسئلہ تلقی رکبان یعنی سوداگرون کا استقبال چار فرسخ تک چیزون کے مول لینے کے لیے مکروہ ہے اِس شرط سے کہ چار فرسخ یا زیادہ کے قصد سے جائے اور اگر مسافت مذکورے بقصد کیے روانہ ہوا اور اتفاق سے اُتنی مسافت طے ہو جائے تو مکروہ نہین اور اگر قصد سے جائے اور کچھ سوداگرون سے شہر کے باہر خرید کرے تو بیع صحیح ہے اور بایع کو بیع کا توڑنا نہین پہونچتا ہے لیکن مکروہ ہے مگر جبکہ ایسی بڑی غبن ہو کہ عادت سے سوداگر اُس غبن کے متحمل نہوتے ہون؛ تو ایسی صورت مین بایع کو بیع کے توڑ ڈالنے کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اختیار ہے اور یہ فوری قدرت کی صورت مین ہے اور اگر فوراً بیع کو فسخ نکریگا تو اسکے بعد بیع لازم ہو جائیگی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ بڑے غبن کے کھلنے پر فسخ کا اختیار ساقط نہین ہوتا ہے مگر خریدار یا بایع سے بلکہ ساقط کر ڈالے اور یہی اشبہ ہے اور یہی حکم بخش کا ہے اور بخش نون کے زبر جیم کے سکون اور نقطہ دار شین سے اس معنون مین ہے کہ بایع کسی شخص سے ساز کرے اور کہے کہ قیمت کی تشخیص کے وقت تو خریدار کے پاس کھڑا ہو کر کہ کہ مین اس چیز کو اس قیمت پر خریدتا ہون یعنی خریدار کی کہی ہوئی قیمت سے زیادہ دیتا ہون تا خریدار بھی اُس سے بڑھائے یہ بات بھی بعضون کے نزدیک مکروہ ہے اور بعضون کے نزدیک حرام ہے اور بڑا غبن کھلنے پر خریدار کو بیع کے فسخ کا اختیار ہے دوسرا مسئلہ احتکار یعنی روک رکھنا اور نہ بیچنا مکروہ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حرام ہے مگر پہلا قول اشبہ ہے اور احتکار نص کے موافق گیہون اور جَو اور منقے اور کھجور اور چکنائی مین ہوتا ہے اور بعضون نے نمک مین بھی کہا ہے اور احتکار اس شرط سے منع ہے کہ قیمت بڑھانے کے لیے روک رکھے اور کوئی دوسرا بیچنے والا نہو کہ وہ بیچے یا کوئی لون دینے والا نہو کہ دیڈالے اور بعضے فقہا گرانی مین تین دن اور ارزانی مین چالیس دن روک رکھنے کی شرط کرتے ہین اور محتکر یعنی بھرسالی پر جبر کرین گے کہ بیچے اور قیمت معین نہ کرینگے اور بعضے کہتے ہین کہ حاکم نرخ ٹھہرا دیگا اور پہلا قول اظہر ہے۔

تیسری فصل بیع کے فسخ کے اختیارون مین ہے اور بحث اُسکی قسمون مین اور حکمون مین ہے اور اُسکی قسمین پانچ ہین پہلی قسم خیار مجلس ہے جبکہ ایجاب اور قبول بایع اور مشتری مین ہو جاتا ہے تو بیع واقع ہو جاتی ہے لیکن ہر ایک کو اِن دونون مین سے پہونچتا ہے کہ جبتک اُس مجلس مین ہین اِس بیع کو توڑ ڈالے اور اُس مجلس سے اُٹھ جانے کے بعد فسخ بیع کا اختیار نہین ہے اور اگر بایع مشتری کے بیچ مین پردہ ڈالدیا ہو تو یہ امر اس اختیار کا کچھ مانع نہین پڑتا اور اگر انھین زبردستی اور جبر سے اُٹھا دین اور متفرق کر دین اور فسخ بیع پر قادر نہ ہون تو بھی اِس اختیار مین برہمی نہین ہوتی ہے اور اجتماع کے بعد فسخ کا اختیار رہتا ہے اور اگر عقد کے وقت خیار مجلس کے ساقط ہونے کی شرط کرلین یا کوئی دونون مین سے اِس اختیار کو ساقط کرلے تو اس صورت مین فسخ نہین کر سکتے ہین اور بیع لازم ہو جاتی ہے یا دونون کی طرف سے یا ایک کی طرف سے جسنے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسنے اِس خیار کو ساقط کرلیا ہے اور جبکہ دونون جُدا ہو جاتے ہین تو یہ اختیار جاتا رہتا ہے گو ایک پہر کی جدائی بھی ہو اور یونہین یہ اختیار جب بھی جاتا رہتا ہے کہ جسوقت مین کہ بایع مشتری نے بیع کو لازم کرلیا ہے یا ایک نے اِن دونون مین سے لازم کیا ہے اور دوسرا اُسپر راضی ہو گیا ہو اور اگر ایک اِن دونون مین سے بیع کا لزوم کرلے تو اُسکی طرف سے بیع لازم ہو جاتی ہے اور دوسرے کیطرف سے لازم نہین ہوتی ہے بلکہ وہ بیع کو فسخ کرسکتا ہے اور اگر خریدار اور بایع دونون مین سے ایک دوسرے سے کہے کہ اِس بیع کو لازم کرلے اور وہ چپ ہو رہے اور کچھ نہ بولے تو اِس چپ ہو رہنے سے عقد بیع لازم نہین ہوتا ہے بلکہ اُسے فسخ کا اختیار باقی رہتا ہے اور اسیطرح جو شخص کہے کہ لازم کرلے تو اُس سے فسخ کا اختیار سلب نہین ہوتا ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ ایسے کلام سے بیع لازم ہو جاتی ہے اور فسخ جائز نہو گا مگر پہلا قول اشبہ ہے اور اگر ایک ہی شخص خریدار اور بایع کی طرف سے عقد بیع واقع کرے جیسے باپ دادا ایک چھوٹے بچے کے مال کو دوسرے چھوٹے بچے کے ہاتھ بیچے اور ولایت کے سبب سے دونون طرفون کا ایجاب اور قبول واقع کرے تو فسخ کا اختیار باقی ہے بعض کے قول پہ جبتک اُس مجلس سے نہ اُٹھ جائیگا یا خیار مجلس کے سقوط کی شرط نہ کرلیگا یا عقد کے بعد دونون طرف سے بیع کو لازم نہ کریگا دوسری قسم خیار حیوان ہے یعنی جاندار کی بیع کے فسخ کا اختیار ہے جو شخص کوئی جاندار چیز خریدے تو تین روز تک خریدار کو پہونچتا ہے کہ بیع کو توڑ ڈالے اور بایع کو اظہر یہ اختیار نہین اور خیار مجلس اور خیار حیوان جاتے رہتے ہین جبکہ عقد بیع مین اُنھین ساقط کر ڈالین یا عقد کے بعد لازم کرلین یا یہ کہ مبیع مین خریدار کوئی تصرف کرلے جیسے لونڈی لی ہے تو اُس سے ہمبستر ہو جائے یا کپڑے کو قطع کر ڈالے خواہ وہ تصرف لازم ہو مثل بیچ ڈالنے کے خیار ساقط کرنیکی شرط سے یا لازم ہو جیسے دے ڈالنا مبیع کا قبضہ کرنے سے پہلے اور وصیت کر دینا کہ اِسے میرے بعد فلان شخص کو دے ڈالین تیسری قسم خیار شرط ہے کہ بایع مشتری عقد مین شرط کرلین اور یہ اختیار پھیر دینے لینے کا اُس مدت تک رہتا ہے کہ جسے معین کرلین خواہ ایک طرف سے خواہ دونون طرفون سے ہو اور واجب ہے کہ مدت کو اسطرح پر معین کرین کہ جسمین کمی زیادتی کا احتمال نہ رہے اور جائز نہین ہے کہ فسخ کے اختیار کی شرط نامعلوم مدت تک کرین کہ کمی اور زیادتی کا احتمال رہے جیسے یہ شرط کرین کہ حاجیون کے پھر آنے تک اسلیے کہ اُنکے پھر آنے کا کوئی وقت معین نہین ہے اور اگر ایسی شرط کرینگے تو بیع باطل ہو جائیگی اور ہر بایع

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

مشتری کو جائز ہے کہ فسخ کا اختیار اپنے اوپر رکھے یا دوسرے اجنبی شخص پر رکھے جیسے اسطرح کہدے کہ یہ بیع موقوف ہے اِس امر پر کہ فلان شخص راضی ہو یا اپنے کو بھی اُس اجنبی کا شریک کرلے اور جائز ہے کہ بیع مین مشورے کی شرط کرلین جیسے کہین کہ یہ بیع مشروط ہے اِسپر کہ فلان شخص سے ہم مشورہ کرینگے اگر وہ صلاح دیگا تو بیچین گے نہین تو پھیر لین گے اور جائز ہے کہ کسی چیز کو بیچین اور یہ شرط کرلین کہ اگر فلان مدت تک بایع قیمت پھیر دیگا تو بیع فسخ ہو جائیگی اور اگر نہ دیگا تو بیع لازم ہو جائیگی چوتھی قسم خیارِ غبن ہے جو شخص کوئی چیز خریدے اور اُس متاع کے رائج نرخ سے بیع کے وقت واقف نہوا ور بیع کے بعد کھلے کہ اِس قیمت مین اِتنا بڑا غبن پڑا ہے کہ عادت کے خلاف ہے کہ ایسے غبن کا تحمل خرید فروخت مین کوئی نکرے تو خریدار کو پہونچتا ہے کہ جب چاہے اِس بیع کو فسخ کرڈالے اور یہ اختیار بیع مین خریدار کے تصرف کرنے سے نہین جاتا ہے بلکہ تصرف کرنے کے بعد بھی غبن کے کھلتے ہی فسخ جائز ہے اُس صورت مین کہ خریدار نے اُس چیز کو اپنی ملک سے باہر نہ کردیا ہو یا وہ تصرف پھیرنے کا مانع نہو جیسے لونڈی کو اُم ولد کردیا ہو یا غلام آزاد کردیا ہو اور اگر دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالا ہو یا لونڈی کو حاملہ کردیا ہو تو اِس صورت مین غبن کھلنے پر پھیر نہین سکتا ہے اور غبن کھلنے پر پھیر دینا اور قیمت کا تفاوت بھر لینا ثابت نہین ہوتا ہے بلکہ خریدار اُسی قیمت پر کہ جسپر لیچکا ہے قبول کرلیگا یا پھیر دیگا مترجم کہتے ہین کہ خیارِ فسخ یعنی بیع توڑنے کا اختیار غبن کے کھلنے پر بایع کو بھی ہوتا ہے اور خریدار کا تصرف اُسکا مانع نہین جیسا کہ صاحب مسالک نے تصریح فرما دیا ہے پانچوین قسم خیارِ تاخیر جو شخص کوئی چیز بیچے اور اُسکے دام نپاوے اور اُس چیز کو بھی خریدار کو نہ دے بلکہ ایجاب قبول واقع ہوا ہو اور یہ شرط بھی نہین کی ہے کہ دام فلان مدت کے بعد دیگا تو وہ بیع تین دن تک لازم رہے گی اگر خریدار اِس زمانے مین دام لایا اور دے دیے تو بیع لازم ہو گئی اور اگر خریدار دام نہ لایا تو بایع اپنے مال سے اولیٰ ہے اور اگر وہ مبیع اِس تین دن مین تلف ہو جائے تو قول اشبہ پر بایع کا مال ہے کہ تلف ہوا ہے اور اگر خریدار نے ایسی چیز کو مول لیا ہے کہ وہ ایک دن مین ضایع ہو جاتی ہے پھر اگر خریدار دامون کو رات کے آنے سے پہلے دے دیگا تو اُسکا مال ہے نہین تو بیع منعقد نہین ہوئی اور خیار عیب بھی خرید فروخت متحقق ہے کہ اگر مبیع مین کوئی عیب بیع کے بعد ظاہر ہو تو خریدار کو اختیار ہے کہ چاہے بیع کو جلدی

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اِسکی تفصیل اِسکے بعد اپنی جگہ پر بیان ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ لیکن احکام تو کئی مسئلون پر مشتمل ہین پہلا مسئلہ خرید فروخت سے خیار مجلس مخصوص ہے اور مثل اجارے کے اور نکاح وغیرہ کے اور عقدون مین نہین ہے اور خیار شرط کہ بیان ہوچکا ہے ہر عقد مین نکاح اور وقف اور ابرا اور طلاق اور عتق کے سوا جائز ہے مگر عتق مین ایک شاذ روایت آگئی ہے مخفی نرہے کہ وقف اور طلاق کا خیار شرط کے نہونے مین عقود سے مصنف کا استثنا منقطع کے طور پر ہوا اِسلیے کہ یہ عقود مین داخل نہین بلکہ ایقاعین سے ہین اور یہ بھی احتمال ہے کہ عقد سے مراد اِس مقام مین عام معنی ہون کہ مجاز سے ایقاعکو بھی شامل رہین تو اِس صورت مین استثنا متصل ہوجائیگا دوسرا مسئلہ مبیع مین تصرف خیار شرط کو کھو دیتا ہے جسطرح کہ جاندار کے تین دن والے خیار کو کھو دیتا ہے اور اگر خریدار یا بایع دونون کو خیار ہو اور ایک اُن دونون مین سے تصرف مبیع مین کر بیٹھے تو تصرف کرنے والے کا خیار جاتا رہیگا اور نکرنیوالے کا خیار باقی رہیگا اور اگر ایک اِن دونون مین سے دوسرے کو تصرف کی اجازت دے اور وہ مبیع مین تصرف کرے تو دونوکا خیار جاتا رہیگا تیسرا مسئلہ جبکہ کوئی ایسا شخص مرجائے کہ اُسے کسی بیع کے فسخ مین اختیار تھا تو اُسکا خیار اُسکے وارثون کیطرف منتقل ہوگا جس نوع کا خیار ہوگا اُسی نوع کا منتقل ہوگا یعنی خواہ خیار مجلس ہوگا یا خیار شرط ہوگا یا خیار عیب ہوگا جیسا کہ گزرچکا اور اگر بایع مشتری مین سے کوئی دیوانہ ہوجائے تو خیار کے سارے حکمون مین اُسکا ولی قائم مقام ہوگا اور اگر ولی کے تصرف کے بعد اُسکا جنون جاتا رہے تو ولی کا تصرف درہم برہم نہوگا اور اگر بایع مشتری مین سے کوئی ایک غلام اجازت خرید فروخت کی لیے ہوئے ہو اور عقد بیع کے بعد غلام ماذون مرجائے تو اُسکا خیار اُسکے آقا سے متعلق ہوگا چوتھا مسئلہ فقط عقد بیع کے واقع ہوتے ہی مبیع خریدار کا مال ہوجاتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ عقد بیع کے بعد اور خیار فسخ کے گزر جانے پر خریدار کا مملوک ہوتا ہے اور پہلا قول اظہر ہے بس اگر بیع کے عقد کے بعد مبیع سے کوئی منفعت حاصل ہو جیسے گائے دودھ دینے لگے اور درخت مین پھل لگ آئے تو یہ مال خریدار کا ہے اور اگر بیع فسخ ہوجائے گی تو خریدار مبیع کی قیمت بایع سے پھیر لیگا اور بایع کو یہ نہین پہونچتا ہے کہ مبیع کی منفعت خریدار سے طلب کرے پانچوان مسئلہ جو مبیع یعنی بکی چیز بایع سے خریدار کو سپرد کرنے سے پہلے تلف ہوجائے تو وہ مال بایع کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تلف ہوا ہے اور اگر خریدار کے قبضے کے اور خیار فسخ کے زمانے کے بعد تلف ہو تو وہ مال خریدار کا ضایع ہوا ہے اور اگر فسخ کے خیار کے زمانے مین تلف ہو اور تفریط یعنی بے پروائی بھی نہین ہوئی تھی اور خیار بایع کا ہے تو وہ مال خریدار کا تلف ہوا ہے اور نقصان اُسی کیطرف عائد ہوگا اور اگر خریدار کے خیار کے زمانے مین بے تفریط کے تلف ہو تو مال بایع کا تلف ہوا ہے اور نقصان اُسی کی طرف ہے دو متفرعہ مسئلے۔ پہلا مسئلہ علما نے اختلاف کیا ہے کہ خیار شرط مین جو مدت مقرر کرتے ہین اُس مدت کی شروع کا وقت عقد بیع کے وقت سے ہے یا تفرق مجلس کے وقت سے ہے بعضے کہتے ہین کہ ابدا ان کے تفرق کے وقت سے یعنی مجلس سے اُٹھکر متفرق ہو جانے کے وقت سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عقد بیع کے واقع ہونے کے وقت سے ہے اور یہی قول اشبہ ہے دوسرا مسئلہ اگر کوئی شخص دو چیزین ایک ساتھ ایک عقد بیع مین مول لے اور ایک معین چیز مین خیار شرط کرلے تو اُسمین صحیح ہے اور اگر مبہم چھوڑ دے اِسطرح کہ ایک چیز مین بیع جاری رکھنے نرکھنے کا مجھے اختیار ہے اور اُس چیز کو معین نکرے تو اِس صورت یہ خیار باطل ہے اور ملحق اِس سے خیار رویت ہو اور یہ بے دکھائی چیز کا بیچنا ہے اور اِسمین ایک تو جنس کے بیان کی احتیاج ہے یعنی حقیقت کی فردون مین کی قدر مشترک کے بیان کرنے کی ضرورت پڑتی ہے جیسے گیہون اور جوا ور چانول اور ریشم ہے کہ انمین سے ہر ایک کی فردین اِن نامون سے مشترک ہین اور دوسرے اِس بیع مین وصف کے بیان کی ضرورت پڑتی ہے اور وصف ایسی لفظ ہے کہ جس سے نوعی فردین ایک دوسرے سے جدا ہوا کرتی ہین جیسے ضرابت گیہون مین ہے اور یہ پاک اور صاف ہوتا ہے دوسری جنس کے ملنے سے اور جیسے پتلا اور موٹا ہونا گیہون کا ہے اور واجب ہے کہ ہر ایک ایسے وصف کو بیان کرین کہ جس سے مبیع کا نامعلوم ہونا جاتا رہتا ہو اور اگر بیان نکریگا تو مبیع کے نامعلوم رہنے کا موجب ہو جائے گا اور جس وقت جنس اور وصف بیان نکریگا تو بے دکھائی چیز کی بیع درست نہوگی اور اگر ذکر ان دونون امرون کا کردے تو عقد بیع صحیح ہے ہر چند مبیع کو خریدار یا بایع دونون نے ندیکھا ہو اور تیسرے شخص نے بیان کیا ہو یا ایک نے دیکھا ہو اور دوسرے نے ندیکھا ہو پھر اگر مبیع اُس بیان کے موافق نکلے تو عقد بیع لازم ہوگا اور اگر اُس صفت سے نہ نکلے گا تو خریدار کو اختیار ہے خواہ فسخ کر ڈالے یا لازم کرلے اور اگر خریدار نے دیکھا ہو اور بایع نے نہ دیکھا ہو تو دیکھنے کے بعد بایع کو بیع کے جاری رکھنے نرکھنے مین اختیار ہے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر دونون نے نہ دیکھا ہو توان دونون مین سے ہر ایک کو بیع کے فسخ کرڈالنے کا اختیار ہے اور اگر ایسی چیز مول لے کہ کچھ اُسمین کی دیکھی ہو اور کچھ نہ دیکھی ہو اور نہ دیکھے کی توصیف بائع نے کی ہو اور دیکھی بے دیکھی کو ایک ہی عقد مین لیا ہو اور بعد اسکے وہ اُس صفت پر نہ نکلے تو خریدار کو اختیار ہے خواہ پوری لے لے یا پورا پور پھیر دے

چوتھی فصل عقود کے بیان مین ہے اور نظر چھ امرون مین ہے پہلی نظر نقد اور نسیہ یعنی نقد اور قرض مین ہے جو شخص کچھ خرید کرے اور نقد اور قرض کچھ ذکر نکرے یا دام مین تعجیل کی شرط کرلے تو اُسکی قیمت حال ہی مین دینی پڑیگی اور چاہیے کہ خریدار دام اُسی وقت اُسے دیدے اور اگر عقد بیع مین قیمت دینے کی شرط کسی مدت پر کرلے تو یہ بیع بھی اِس شرط سے صحیح ہے کہ اُس مدت مین کوئی ابہام نہو کہ کمی زیادتی کا احتمال ہوتا ہو اور اگر مدت قیمت دینے مین شرط کرلے اور معین نکرے یا اسطرح معین کرے کہ جسمین پوری جہالت بجاتی ہو جیسے حاجیون کے حج کے پھر آنے کی مدت کرے تو ایسی بیع باطل ہے اور اگر کوئی شخص کسی چیز کو کسی معین قیمت پر اِس شرط سے بیچے کہ خریدار ابھی قیمت دے اور زیادہ اُس معین قیمت سے اِس شرط پر بیچے کہ ایک معین مدت کے بعد خریدار قیمت ادا کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اسطرح کی بیع باطل ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ بیع مؤجل ہوگی یعنی روپیہ تو مدت کے بعد ملیگا اور وہی کم قیمت دینا لازم ہوگا اور یہ روایت جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے منقول ہے اور اِسکی سند مین جہالت اور ضعف ہے اور اِسی لیے اکثر فقہا نے اسپر عمل نہین کیا ہے اور اگر اِس طریق سے دو مدتون پر بیچے جیسے کہے کہ یہ کپڑا مین نے تیرے ہاتھ دس روپیہ کو بیچا ہے اس شرط سے کہ قیمت تو ایک مہینے کے بعد دیدے اور بارہ روپیہ کو بیچا ہے اس شرط سے کہ تو روپیہ دو مہینے کے بعد دے تو یہ عقد باطل ہے اور اگر قیمت دینے مین ایک معین مدت شرط کرلین اور اُس کے پہونچنے سے پہلے بائع خریدار سے اُسی چیز کو مول لے لے تو اُسے جائز ہے خواہ اُسی قیمت پر یا کم زیادہ کرکے خریدے خواہ نقد لے خواہ قرض لے اور یہ اُس صورت مین ہے کہ پہلے عقد بیع مین اِس دوسری بیع کی شرط نہو چکی ہو اور اگر مدت گزر جائے اور اُسکا مشتری اُسے بیچے اور بائع مول لے اُسی جنس اور صفت کی پہلی قیمت پر بے زیادتی کمی کے تو جائز ہے اور اگر پہلی قیمت کی غیر جنس سے خرید کرے تو بھی جائز ہے خواہ پہلی قیمت

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے زیادہ ہو یا کم ہو خواہ نقد ہو یا قرض ہو اور اگر اُسے پہلی قیمت کی جنس سے خرید کرے اور قیمت مین کچھ زیادتی کمی ہو تو اسمین دو روایتین ہین اور اشبہ یہی ہے کہ جائز ہے اور اگر کوئی کسی چیز کو قرض خرید کرے ایک معین مدت کی شرط سے تو اُسپر واجب نہین کہ مدت گزرنے سے پہلے قیمت ادا کردے گو وہ اُس سے مطالبہ بھی کرے اور اگر تبرع کے طور پر مدت سے پہلے دیدے تو بایع پر لینا واجب نہین بلکہ لینے نہ لینے مین اختیار ہے اور اگر مدت گزر جائے اور خریدار قیمت لائے تو بایع پر لے لینا واجب ہے پھر اگر نہ لے اور خریدار کے پاس سے بے کسی بے پروائی کے ضایع ہو جائے اور خریدار نے اُسمین کوئی تصرف نکیا ہو تو یہ بایع کا مال ضایع ہوا ہے اور خریدار کے ذمے اظہر کی بنا پر تاوان نہین ہے مترجم کہتے ہین کہ بعضے فقہا نے فرمایا ہے کہ تاوان بھرنے کا ذمہ دار نہونا اُسصورت مین ہے کہ حاکم سے نالش کر چکا ہو اسلیے کہ مدت گزرنے کے بعد اور خریدار کے قدرت دینے پر اگر بایع قیمت لینے سے انکار کرے تو خریدار پر واجب ہے کہ حاکم شرع کی طرف رجوع کرے اور اُسکے بعد حکم حاکم سے بھی نہ لے یا حاکم کیطرف رجوع کرنا مشکل ہو تو ایسی صورت مین ذمہ داری ساقط ہو گی اور خریدار کے ذمے تاوان بھرنا نہین ہے اور یہی حکم بایع کی طرف بھی بیع سلم مین ہے کہ اگر کوئی کچھ بیچے اور قیمت اُسیوقت لے لے اور ایک معین مدت کا وعدہ اُس چیز کے دینے مین کرے اور اُس مدت کے بعد وہی چیز لا کر موجود کر دے تو خریدار پر واجب ہے کہ اُسے لیلے اور اسیطرح پر ہے کہ جس کسی کے ذمے کسی کا کوئی حق ہو اور اُس کے ذمے کے حق کی ادا کا وقت پہونچ جائے اور وہ دے اور صاحب حق نہ لے اور اُسکے بعد بے کسی تفریط کے ضایع ہو جائے تو وہ ذمہ دار تاوان دینے کا نہین ہے اسلیے کہ خود مالک نے نہین لیا اور اِس صورت مین ضایع ہونیکا تو موجب ہوا اور جائز ہے کہ کوئی شخص کچھ مال نقد یا قرض رائج قیمت سے زیادہ پر بیچے جبکہ خریدار جان بوجھکر مول لیتا ہو اور اگر خریدار رائج قیمت سے ناواقف ہو اور رائج قیمت سے زیادہ پر بیع ہوئی ہو تو ایسی صورت مین خریدار کو اُس بیع کے فسخ کر ڈالنے کا اختیار ہے اور بایع کو جائز نہین کہ مدت کے حلول کے بعد قیمت کی ادائی کی مہلت کے عوض مین کچھ بڑھا لے اور یونہین حکم اُن باقی مال کے حقوق مین ہے جو کسی کے ذمے ہون اور ادائی کے مطالبے کی مہلت کے عوض مین کچھ بڑھایا جائے اور جائز ہے کہ کسی مدت پر کی ادائی والی قیمت یا چیز مدت گزرنیکے پہلے

بیعنی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لے لین اور کچھ اُسمین سے کم کر دین اور جو شخص کوئی چیز ایک معین مدت کے وعدے قرض مول لے اور اُسکے بعد چاہے کہ اُسی چیز کو مرابحہ کے طریقے سے بیچ ڈالے اور بیع مرابحہ وہ بیع ہے کہ بایع اصل قیمت کو خریدار سے کہدے اور معین نفع کی توقع کرے تو اِس صورت مین اگر کسی مدت پر لی ہے تو چاہیے کہ اصل قیمت کی تعیین کر دے اور یہ بھی کہدے کہ اِس مدت پر مین نے اسے خرید کیا ہے اور اب اِتنا نفع لیکر بیچتا ہون اور اگر قیمت بیان کر دے اور مدت نکہے اور پھر خریدار کو معلوم ہو جائے تو خریدار کو اُس بیع کے فسخ مین اور امضاء مین اختیار ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ خریدار کو بھی اُتنی مدت تک قیمت کا ادا کرنا پہونچتا ہے جتنی مدت تک بایع نے قیمت نہین دی ہے وہ بھی نظر اُس چیز مین ہے جو بیع مین داخل ہوتی ہے اور اُسکا قاعدہ یہ ہے کہ بیع کا لفظ لغت اور عرف کی رو سے جس چیز پر بولا جائے گا بیع اُسکو شامل ہو گی پس جو شخص کہ کوئی باغ خریدے تو درخت اور زمین کے مکانات اُسی باغ مین داخل ہونگے اور اسیطرح جو کوئی گھر خریدے تو اُسکی زمین اور دیوار اور اوپر کے درجے اور نیچے کے درجے سب اُسمین داخل ہونگے مگر جبکہ اوپر کا درجہ الگ ہو اور اُسمین علیحدہ جماعت رہتی ہو کر عادت سے اُس گھر کی ملک کے توابع مین سے نہو تو اِس صورت مین اُس گھر کے لفظ سے وہ اوپر کا درجہ نکل جائیگا اور گھر کی بیع مین دروازے اور بند کرنے کی چیزین جو اُسمین جڑی ہون اور بیع کے وقت علیحدہ نہ کر لی گئی ہون اور اسیطرح لکڑیان بنا مین کی اور کیلین اور کھونٹیان جو گڑی اور جڑی ہین اور سیڑھیان جو درجون کے مقابلے مین ہین اِس شرط سے کہ اُس گھر مین بند کر دی ہون داخل ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ کنجیان کہ جن سے وہ بند شین کھلتی ہین وہ بھی گھر کی بیع مین داخل ہین اور اِسمین تردد ہے اسلیے کہ گھر مین جڑی نہین ہین اور قفلون کی کنجیون کی قبیل سے ہین کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل ہوتی ہین جسطرح کہ قفل کی بیع گھر کی بیع مین داخل نہین کنجی کی بیع بھی گھر کی بیع مین داخل نہین اور اشبہ یہی ہے کہ کنجی وغیرہ گھر کی بیع مین داخل ہے کہ تالی وغیرہ کے جزو کے منزلے مین ہے اور گھر کے توابع مین سے ہے جبکہ قفل گھر کی بیع مین داخل ہوتے ہین تو اُنکی کنجیان بھی داخل ہون گی اور جو چکی کہ گھر مین گڑی ہو وہ گھر کی بیع مین داخل نہین اسلیے کہ چکی گھر کا جز نہین ہے مگر یہ کہ چکی سمیت یا چکی کی شرط سے گھر کوئی مول لے اور اگر گھر مین کوئی درخت ہو اور اُس گھر کو بیچے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو وہ درخت بیع مین داخل نہین اور اگر یہ کہے کہ اِس گھر کے سارے حقوق کے ساتھ مین نے بیچا ہے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اِس صورت مین درخت بھی مبیع مین داخل ہو جائیگا اور مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ یہ بات معقول نہین ہے بلکہ اگر یہ کہے کہ اِس گھر کو مین نے اُن سب چیزون کے ساتھ جو اِس گھر کی دیوارون کے اندر ہین بیچا ہے یا مثل اِسی عبارت کے تلفظ کرے تو درخت بھی داخل ہو جائیگا اور اگر کو سارے درختون سمیت بیچے اور اُسمین سے ایک درخت کا استثنا کرے بس وہ درخت اور آنے جانے کی راہ بھر کی زمین اُس درخت تک کی اور درخت بھر کی زمین اور میوہ جو اُس درخت کی شاخون پر ہے بایع کی ملک سے ہے اور اگر کسی زمین کو بیچے اور اُسمین درخت ہون تو بھی یہی حکم ہو کہ درخت اور اُن تک آنے جانے کی راہ بھر کی زمین بایع کی ملک رہیگی اور اگر اُس زمین مین کوئی کھیت ہو تو وہ بھی بایع کا مال ہے اور بیع مین داخل نہین خواہ اُس کھیت کی جڑین مضبوط ہون کہ پیداوار ہی کاٹ لینے پر بھی باقی رہتی ہون یا نہون لیکن واجب ہے کہ اُس کھیتی کو کاٹنے کے وقت تک باقی رکھین اور کھجور کے درخت کہ اُسکی تابیر کر چکے ہون اور تابیر نر کے شگوفے کی گرد مادین کے شگوفے کو چیر کر اُسمین ڈالنا ہے تو اُسکا میوہ بایع کی ملک ہے اسلیے کہ پھل اُس درخت کے نام مین داخل نہین اور اُس سے باہر ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے من باع نخلا موبرا فثمرہا للبایع الا ان یشترط المشتری یعنی جو درخت خرمے کا تابیر کیا ہوا بیچے تو خرمے اُسکے بایع کی ملک ہین مگر یہ کہ خریدار شرط کرے کہ خرمے بھی اُسی کی ملک مین ہون اور شرط نکرنے کی صورت مین خریدار پر واجب ہے کہ عرف اور عادت سے اُسے توڑنے کے وقت تک چھوڑ رکھے اور اِسی طرح جو شخص کسی درخت کے ایسے میوے کو خریدے جو ابھی پک چکا ہو تو خریدار کو پہونچتا ہے کہ اُس میوے کو اُس درخت پر اُسوقت تک باقی رکھے جبتک کہ اُس درخت پر باقی رکھنے کی عادت ہو اور اگر کوئی خرمے کا درخت بے تابیر کیا بیچے تو اُسکا میوہ عالمون کے فتوے پر خریدار کا مال ہے اور اگر کوئی خرمے کا درخت بے عقد بیع کے کسی شخص کی ملک سے دوسرے کیطرف منتقل ہو تو اُسکے خرمے پہلے مالک کی ملک مین ہین خواہ تابیر کر چکا تھا یا نکر چکا تھا خواہ عقد معاوضہ سے ملک کا انتقال ہوا ہو جیسے اجارہ اور نکاح ہے یا غیر معاوضے سے ہوا ہو جیسے ہبہ ہے اسلیے کہ ہم نے خرمے کے درخت سے تعلق کیا ہے نہ خرموں سے اور بے تابیر کیے خرمے کے درخت کی بیع مین جو خرمون کے ملک کے انتقال کا حکم کیا ہے یہ حکم نص سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مستفاد ہوا ہے اور قیاس ہمارے مذہب مین باطل ہے اور خُرمے کے درخت کی تابیر یون پائی جاتی ہے کہ درخت نر کی گرد مادہ تک پہونچ جائے خواہ مادین کے شگوفے کو چیر کر گرد اُسمین ڈالدین یا وہ آپ سے پھوٹ جائے اور گرد اُس تک پہونچ جائے اور تابیر خُرمے کی مادین درخت مین معتبر ہے نہ نر مین اور نہ اسکے سوا اور درختون مین اسلیے کہ خُرمے کے درخت مین عالمون کا اتفاق ہے کہ بیع مین تابیر کے ہونے اور نہونے سے حکم بدلجاتا ہے بس اگر کوئی دوسرا درخت بیچے تو اُسکے پھل بایع کا مال ہین اگر بیع کے وقت نکل چکے ہون وہ پھل خواہ غلاف مین ہون مثل روئی وغیرہ کے یا غلاف مین نہون مثل سیب اور انار کے اور بایع کو پہونچتا ہے کہ پکنے کے اور توڑنے کے وقت تک اُنھین اُسی درخت پر رکھ چھوڑے اور خریدار کو اُنکا نکال ڈالنا جائز نہین مگر جبکہ خریدار نے شرط کر لیا ہو کہ پھل بھی اُسی کی ملک سے ہو جائین اور اگر بیع کے وقت مین پھل نہ نکلے ہون اور پھر نکلین تو وہ پھل خریدار کا مال ہین اور یہی حکم ہے جبکہ درخت سے مقصود پھول یا پتے ہون اور بیع کے وقت نکل چکے ہون گو کلیان بھی ہون تو وہ بایع کا مال ہین اور اگر بیع کے بعد نکلین تو خریدار کا مال ہین مترجم کہتے ہین کہ صاحب مسالک نے فرمایا ہے کہ اگر کچھ نکلے ہون اور کچھ بعد نکلین تو جو نکل چکے تھے وہ بایع کا مال ہین اور جو بعد نکلے ہین وہ خریدار کا مال ہین اور جبکہ بایع اور خریدار کے مالون مین خلط ہو گیا ہو اور تمیز نہو سکتا ہو تو اُسوقت صلح سے فیصلہ کر لینا چاہیے۔ فرعین۔ پہلی فرع جسکے پاس خُرمے کے درخت تابیر کیے اور بے تابیر کیے ہون اور سب کو اکٹھا بیچے تو خُرمے تابیر کیے درختون کے بایع کے ہین اور بے تابیر والون کے خریدار کے ہین اور یہی حکم ہے اگر تابیر کیے ہوئے تو ایک کے ہاتھ اور بے تابیر کیے کو دوسرے کے ہاتھ بیچے دوسری فرع باقی رکھنا میوے کا درخت پر عادت سے تعلق رکھتا ہے کہ اُس میوے کو کسوقت مین توڑتے ہین بس جس درخت کے پھل عادت مین اَدھ پکے توڑتے ہین تو اُنھین اُسوقت تک درخت پر رہنے دینا چاہیے اور جن درختون کے پھل پکے توڑتے ہین اُنھین اُسوقت تک اُن پر رہنے دینگے تیسری فرع جبکہ پھل بایع کے اور درخت خریدار کا ہو تو پھل یا درخت کے فائدے کے لیے کسی کو مضر نہونے کی صورت مین اُسے پانی دین اور اگر ایک اُن دونون مین سے منع کرے تو اُسے مجبور کرنا چاہیے اور اگر پانی دینا ایک کے لیے مفید اور دوسرے کے لیے مضر ہو تو مصنف کے نزدیک خریدار کی مصلحت کو ترجیح دینا چاہیے اسلیے کہ بایع نے خود اپنے اوپر اصل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

درخت کو بیچا ضرر کو داخل کر لیا ہے اور خریدار کو اپنے اوپر تسلط دیدیا ہے مگر ضرورت سے بڑھ کر سینچنا جائز نہیں اور قدر ضروری پر اکتفا کرنا چاہیے اور اگر ضرورت کی مقدار میں اختلاف پڑے تو اس کام کے واقف کے حکم کیطرف رجوع کرینگے چوتھی فرع جو پتھر کہ زمین میں پیدا ہو چکے ہوں وہ اس زمین کے بیع میں تابع ہیں اور یہی کھانوں کا حکم ہے کہ جب زمین بیچ ڈالیں گے تو بیع کھان کو بھی شامل ہو جائیگی اسلیے کہ وہ بھی زمین کے جز ہیں اور اسمین تردد ہے تیسری نظر دام اور مال کے حوالے کرنے میں ہے جب بیع کا عقد مطلق ہو اور مدتین یا حال میں دام اور مال یا ایک کے دینے کی تصریح نہو تو دام اور مال دونوں کے دینے کو مقتضی ہے کہ بایع مال دیدے اور خریدار دام دے دے جبکہ طلب کریں اور جبکہ دونوں ٹال مٹول کریں اور ندیں تو جبر سے لیں گے اور اگر ایک اُن دونوں میں سے اپنے ذمے کے واجبی حق کو ادا کرے تو اُسپر جبر کرنا چاہیے خواہ خریدار ہو یا بایع ہو اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ پہلے بایع پر جبر کریں گے کہ مبیع یعنی مال بیچا ہوا خریدار کے حوالے کردے پھر خریدار پر دام دیدینے کے لیے جبر کریں گے اور پہلا قول اشبہ ہے خواہ دام نقد موجود ہوں یا خریدار نے اپنے ذمے کر لیے ہوں اور اگر بایع شرط کرلے کہ مبیع کو کسی معین مدت کے بعد حوالے کریگا تو جائز ہے جیسا کہ خریدار داموں کے دینے میں ایک معین مدت کی شرط کر لے اور اسی طرح پر اگر بایع عقد بیع میں گھر میں رہنے کی اور چوپایوں میں سوار ہونیکی ایک معین مدت تک شرط کرلے تو بھی جائز ہے اور دام اور مال پر قبضہ دینے سے مطلب یہ ہے کہ اُسے چھوڑ دیں اور اُسپر سے اپنے تصرف کو اُٹھا لیں خواہ وہ مال غیر منقول ہو جیسے گھر اور کھیت وغیرہ ہیں یا منقول ہو جیسے کپڑا اور جواہرا ور چوپائے ہیں اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ منقول چیزوں کے قبضہ دینے میں یوں ہے کہ دوسرے کے ہاتھ میں دیدیں یا ناپ دیں اگر وہ چیز نپتی ہے اور اگر چوپایہ ہو تو اُسے گھر کے باہر نکال کر سپرد کردیں اور پہلا قول اشبہ ہے اور جبکہ خریدار کے حوالے کرنے سے پہلے مبیع تلف ہو جائے تو بایع کے مال سے تلف ہوا ہے اور اسیطرح پر ہے اگر مبیع کی قیمت میں کچھ کمی آجائے کسی امر کے سبب سے جو اُسمین پیدا ہو گیا ہے خریدار کے حوالے کرنے سے پہلے تو خریدار کو اختیار ہے خواہ وہ قبول کرلے خواہ پھیر دے اور بعضے کہتے ہیں کہ قیمت کے تفاوت کے کاٹ لینے میں بھی خریدار کو اختیار ہے اور اِسمین تردد ہے متعلقات اسباب کے کئی مسئلے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلا مسئلہ جبکہ مبیع مین کچھ بڑھوتی عقد بیع کے بعد اور قبضہ دینے کے پہلے حاصل ہو جیسے جانور بچہ دیدے یا درخت پھلے یا غلام کچھ پڑا پائے کہ اُسکا مالک اُسکا آقا ہو سکتا ہو تو سب خریدار سے متعلق ہے اسلیے کہ یہ بڑھوتی اُسی کی ملک مین حاصل ہوئی ہے پھر اگر مبیع قبضہ دینے سے پہلے ضایع ہو جائے تو اُسکی قیمت خریدار کیجانب سے ساقط ہوگی اور جو بڑھوتی کہ ہوئی ہے وہی اُسکا مال ہے اور اگر وہ بڑھوتی بایع کی تفریط سے ضایع ہو جائے گی تو بایع کے ذمے اُسکا تاوان بھرنا نہین دوسرا مسئلہ جبکہ بایع کے پاس خریدار کو قبضہ دینے سے پہلے بکا مال بے بکے مال سے اسطرح ملجائے کہ الگ نہو سکے تو اگر بایع اُس سب کے سب کو بھی خریدار کو دیدے تو جائز ہے اور اگر سب کے سب دینے سے انکار رکھے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ بیع فسخ ہو جائے گی اسلیے کہ مبیع کا حوالے کرنا ممکن نہین اور مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ میرے نزدیک یہ ہے کہ خریدار کو اختیار ہے کہ چاہے فسخ کرے یا چاہے بایع اُس مین شریک ہو جائے جیسا کہ اگر قبضہ دینے کے بعد ملجاتے تو دونون شریک ہونگے تیسرا مسئلہ جبکہ کوئی شخص چیز رکھنے والا مال بیچے اور خریدار کے قبضے سے پہلے کچھ اُس مال مین سے ضایع ہو جائے بس اگر اُس ضایع ہوئے کو کوئی حصہ قیمت مین سے ہے تو خریدار کو اختیار ہے خواہ بیع فسخ کر ڈالے یا اس بات پر راضی ہو جائے کہ موجود ہے لیلے اور جو اُسکی قیمت کا حصہ ہے وہ لیلے جیسے دو غلام مول لیے ہین اور ایک ضایع ہو گیا یا ایک خرمے کا درخت مول لیا ہے کہ جسمین بے تابیرکیے خرمے ہین اور اگر ضایع ہوئے کی کوئی قیمت نہو تو خریدار کو اختیار ہے کہ چاہے اُس مبیع کو پھیر دے یا ضایع ہونے سے پہلے جس قیمت پر لیا تھا لیلے جیسے غلام کا ہاتھ کاٹ ڈالا جائے چوتھا مسئلہ مبیع کا سپرد کرنا اُس حال سے چاہیے کہ مفرغ یعنی خالی کیا ہوا ہو بس اگر اُسمین کوئی چیز رکھی ہوئی ہو تو واجب ہے اُسے اُسمین سے نکال لے اور اگر کوئی کھیتی ہو کہ جسے کاٹ چکے ہون تو اُسے بھی اُٹھالے اور اگر بایع کی کھیتی کی جڑین اور شاخین ہون کہ اگلے بونے کو مضر ہون جیسے روئی اور باجرہ ہے یا زمین مین پتھر گاڑ دیے ہون اور مثل اسی کے تو بایع پر واجب ہے کہ ان سب کو دور کرکے زمین برابر کرکے خریدار کے حوالے کر دے اور یہی حکم ہے اگر گھر مین کوئی چوپایہ چھوڑ رکھا ہو یا ایسی چیز رکھی ہو کہ جسکا نکالنا بنا کے توڑنے پھوڑنے پر موقوف ہو تو بایع پر واجب ہے کہ اُسے نکال لے اور خرابی کی اصلاح کر دے پانچوان مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی چیز بیچے اور خریدار کے قبضے مین دینے سے پہلے کوئی غاصب بایع کے ہاتھ سے چھین لے بس اگر تھوڑے زمانے مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غاصب کے ہاتھ سے پھیر لینا ممکن ہو تو خریدار کو بیع کا فسخ کرنا نہیں پہونچتا ہے اور نہیں تو فسخ جائز ہے اور غاصب کے تصرف کی مدت بھر کا کرایہ بایع کو بھرنا لازم نہیں مگر جبکہ بایع مبیع کے حوالے کرنے مین خود دیر کرے اور ایک مدت کے بعد اُسپر قبضہ دے تو خریدار کو پہونچتا ہے کہ تاخیر کی مدت بھر کی اُجرت مثل بایع سے مانگ لے اور ملحق اس سے غیر مقبوض کے بیچنے کا بیان ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جو شخص کوئی چیز مول لے اور ابھی اُسپر قبضہ نکیا ہو اور دوسرے کے ہاتھ بیچنے کا ارادہ کرے اور وہ نپتی یا تلتی ہو یعنی ناپ اور تول سے اُسکی خرید فروخت ہوتی ہو تو یہ بیع مکروہ ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر غلہ ہو تو جائز نہین اور حرام ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ غیر مقبوض چیز کی بیع نفع کے ساتھ حرام ہے اور اگر بے نفع کے اُسے خرید کی قیمت پر بیچڈالے تو حرام نہین ہے اور اگر کسی چیز کی ملکیت بے بیع کے پہونچے جیسے میراث سے یا خلع سے کہ خلع کا بیان اسکے بعد کتاب طلاق مین آنے کو ہے تو قبضہ پانے سے پہلے ایسی چیز کا بیچڈالنا جائز ہے دوسرا مسئلہ اگر خریدار کا غلہ بیع سلم کی رو سے کسی دوسرے شخص کے پاس ہو اور اسیقدر کسی دوسرے شخص کا اُسکے ذمے ہو اور خریدار اپنے قرضخواہ سے کہے کہ تو اپنے قرض مین اُس شخص سے یہ غلہ لے لے تو یہ مصنف علیہ الرحمہ کے قول پر مکروہ ہے اور دوسرے فقہا کے قول پر حرام ہے اسلیے کہ اپنے مال کے عوض مین دوسرے سے ایسی چیز کو لیا ہی کہ وہ چیز ابھی اُس شخص کے قبضے مین نہین آئی ہے جیسا کہ اگلے مسئلے مین ہم کہچکے ہین اور ایسطرح ہے اگر قرضخواہ کسو کچھ مال دے اور کہے کہ اس سے غلہ خرید کر پھر اگر کہے کہ میرے لیے خرید کر اور اسکے بعد وہ اُسے اپنے قرضے کے عوض مین لے لے تو خریدار کی طرف سے خرید کرنا درست ہے اور اپنے لیے قبضہ کرنا درست نہین ہے اسلیے کہ ایک شخص کو دو طرفون کا متولی بننا جائز نہین اور اسمین تردد ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز ہے اور اگر یہ کہے کہ اس مال سے اپنے لیے مول لے تو خرید کرنا بھی درست نہین اور فقط قبضہ کر لینے سے اُسکی ملک نہو جائیگا اسلیے کہ دوسرے کے مال سے اپنے لیے کسی چیز کا مول لینا جائز نہین — مترجم کہتے ہین کہ یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ کوئی قرینہ صحیح قصد پر دلالت نہ کرتا ہو اور اگر کوئی قرینہ ایسا ہو کہ یہ دلالت کرتا ہو کہ کہنے والے کی مراد اپنے لیے اس مال سے غلہ خرید کر کہنے سے اُس مال کا اُسے قرض دینا مطلوب ہے کہ اُس سے غلہ مول لے اور میرے ذمے کے غلے کے بدلے مین اُسپر تصرف کرلے تو اس صورت مین کہہ سکتے ہین کہ یہ معاملہ مسالک مین کے بیان کے موافق صحیح ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

تیسرا مسئلہ اگر کسی کے ذمے کسی کا کچھ قرض ہو اور اُس دیندار کا کسی اَور کے ذمے قرضہ ہو اور ایک اپنے ذمے کے قرضے کو دوسرے دیندار پر اُتروا دے تو یقین سے صحیح ہے، اور اسیطرح اگر اُتروانیوالا قرضدار نہو اور جسپر اُتروایا ہو وہ قرضدار ہو تو بھی جائز ہے چوتھا مسئلہ جبکہ خریدار کسی مول کی چیز پر قبضہ کر لے اور اُسکے بعد بایع یہ دعوی کرے کہ کم دی ہے بس اگر ناپ یا تول کے وقت خریدار موجود نتھا تو قبول کے قابل خریدار کا قول ہے اِس معنی سے کہ بایع سے دو گواہ مبطل پورا دیدینے کے ثابت کرنے کے لیے طلب کرینگے اگر بایع گواہ دینے سے عاجز آئیگا تو خریدار سے پورا حق وصول نپانے پر قسم لینگے اور اگر ناپ یا تول کے وقت خریدار موجود ہوگا تو قبول کے قابل بایع کا قول ہو اور جسوقت مین خریدار ثبوت دینے سے عاجز ہوگا تو بایع سے قسم لینگے مترجم کہتے ہین کہ اِس مسئلے مین خریدار کو حق کے پورا وصول ہونے کا منکر ہے اور اصل منکر سے قسم لینا ہے مگر جب ناپ تول کے وقت موجود تھا تو ظاہر ہے کہ اُسنے اپنا حق پورا پور وصول کر لیا ہوگا اور اِس مسئلے مین بھی ظاہر کو اصل پر غالب کر دیا ہے پانچوان مسئلہ جبکہ کوئی غلّے کی بیع سلم عراق مین ہوا اور بعد اِسکے خریدار اُس غلّے کو بایع سے مدینے مین طلب کرے تو اُسے یہان ادا کرنا واجب نہین اور اگر اُس غلّے کی قیمت کا اُس سے مطالبہ کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز نہین اسلیے کہ غلّے کی بیع قبضہ پانے سے پہلے ہوئی جاتی ہے اور مصنف علیہ الرحمہ کے قول پر جیسا کہ پہلے کہہ چکے ہین مکروہ ہے اور اگر کسی کے ذمے غلّہ قرض کے طریق پر ہو کہ عراق مین قرض لیا تھا تو جائز ہے کہ اُس سے عراق کے نرخ سے قیمت کا مطالبہ کرے اور اگر غصب سے غلّہ لے لیا ہو تو واجب نہین کہ مثل اُسی کے دے اور جائز ہے کہ غصب کرنے کے مقام کی رائج قیمت دیدے اور اشبہ یہی ہے کہ مالک کو اُس غلّے کے مثل کا مطالبہ جہان ہو پہونچتا ہے اور اگر اُسکا مثل نملتا ہو تو مطالبے کے وقت کے نرخ سے قیمت لیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ غصب کے وقت سے دینے کے وقت تک جو اعلی قیمت ہے اُسکا مطالبہ مالک کو پہونچتا ہے چھٹا مسئلہ اگر کوئی چیز کسی چیز سے خرید کرے اور ایک شخص اُن دونون مین سے اپنے بدل پر قبضہ دیدے اور قابض اُسے بیچڈالے اور دوسری چیز بایع کے قبضے مین ضایع ہو جائے تو پہلی بیع باطل ہوگی اور دوسری بیع سے جو قابض نے اپنی قبضہ پائی چیز کو بیچڈالا ہے اُسے پھیر نہین سکتا ہے بلکہ اُس بایع پر لازم ہے کہ اُسکے دام جو ہین وہ اُسکے مالک کو دیدے مترجم کہتے ہین کہ

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عین اُس چیز کے نہ پھیرنے کا سبب یہی ہے کہ بایع نے اپنے ایسے مال کو کہ جسپر صحیح طور سے قبضہ کیا تھا بیچا ہے اور اُسوقت مین وہ پہلا عقد بیع فاسد نہوا تھا اور اس عقد کا فساد دوسری چیز کے ضایع ہو جانے کے سبب سے اِسکے بعد عارض ہوا ہے اور دوسرے عقد کے بطلان کا موجب نہین ہے کہ قیمت پھیر دینا لازم ہو چوتھی نظر تنازع مین ہے جب خریدار کسی نقد کو معین کر دے تو اُسپر واجب ہے کہ وہی نقد دے اور اگر مطلق چھوڑ دے اور تعیین نقد کی نہو تو نقد شہر کی طرف راجع ہوگی پھر اگر اُس شہر مین کوئی نقد اکثر چلتی ہوگی تو بیع درست ہوگی نہین تو باطل ہو جائے گی اور یہی حکم تول مین بھی ہے اگر ایک من گیہون کوئی ایک روپیہ پر بیچے اگر من کو معین کر دے کہ فلان من ہے تو اُسی من سے دینا چاہیے اور نہین تو جو من اُس شہر مین بہت چلتا ہو اُس سے دیگا اور اگر اِسطرح کا کوئی من اُس شہر مین نہوگا تو بیع باطل ہو جائیگی اور اگر آپس مین خریدار بایع اختلاف کرین تو اُسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ داموں کی مقدار مین اختلاف کرین جیسے بایع کہے کہ مین نے دو روپیہ کو بیچا ہے اور خریدار کہے کہ مین نے ایک روپیہ پر مول لیا ہے پس اگر مبیع باقی ہو اور ضایع نہوا ہو تو قبول کے قابل قسم کے ساتھ بایع کا قول ہے یعنی خریدار کے ثبوت دینے سے عاجز آنے پر بایع سے قسم لیلین گے اور اگر مبیع ضایع ہو چکا ہے تو قبول کے قابل قسم کے ساتھ خریدار کا قول ہے یعنی بایع کے ثبوت دینے سے عاجز ہونے پر خریدار سے قسم لین گے دوسرا مسئلہ اگر بایع اور خریدار نقد اور قرض داموں مین یا مدت کی مقدار مین تنازع کرین یا اس امر مین اختلاف کرین کہ بایع نے اِس چیز کو اِس شرط سے بیچا ہے کہ کوئی چیز خریدار کے پاس گرو رکھدیگا کہ اگر مبیع دوسرے کا مال نکلے گا تو خریدار اپنے دام اُس گرو سے وصول کر لیگا یا کوئی ضامن بایع دیگا پس اِس صورت مین قول قبول کے قابل قسم کے ساتھ بایع کا قول ہے اور اثبات خریدار کے ذمے ہے تیسرا مسئلہ اگر مبیع مین تنازع کرین پس بایع کہے کہ ایک ٹکڑا کپڑے کا مین نے تیرے ہاتھ بیچا ہے اور خریدار کہے کہ دو ٹکڑے بیچے ہین اِس صورت مین بھی مقبول بایع کا قول قسم کے ساتھ ہے اور تکلیف ثابت کرنے کی خریدار کو دینگے اور عجز کی صورت مین بایع سے قسم لے لین گے اور اگر بایع کہے کہ یہ کپڑا مین نے بیچا ہے اور خریدار کہے بلکہ تو نے اُس کپڑے کو بیچا ہے اِس صورت مین دو دعوے ہین اور دونون سے قسم لین گے اور دونون کے دعوے باطل ہونگے اور اگر بایع مشتری دونون مر جائین اور دونونکے وارثون مین تنازع پڑے پس اگر مبیع مین نزاع ہوگی تو قول بایع کے وارثونکا مقبول ہوگا

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور انھین قسم دینا پہونچتا ہے اور اگر اختلاف مبیع کی قیمت مین ہے تو قول خریدار کے وارثون کا قول ہے چوتھا مسئلہ جبکہ کوئی شخص کسی پر دعوی کرے کہ یہ چیز مین نے تیرے ہاتھ اس غلام کے عوض مین بیچی ہے اور خریدار کہے کہ تو نے آزاد شخص کے عوض بیچی ہے یا کہے کہ مین نے سرکے کے بدل بیچی ہے اور دوسرا کہے کہ شراب کے بدل بیچی ہے یا کہے کہ مجلس کے متفرق ہونے سے پہلے مین بیع کو فسخ کر چکا ہون اور دوسرا انکار کرے تو ان ساری صورتون مین اعتبار کے قابل عقد کی صحت کے مدعی کا قول قسم کے ساتھ ہے اور دوسرے کے ذمے ثبوت ہے پانچوین نظر بیع کی شرطون مین ہے اور ضابطہ شرط کا یہ ہے کہ کوئی شرط دام یا مبیع کی جہالت کی موجب اور خدا کی کتاب کے اور سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف نہو اور جائز ہے کہ خرید فروخت مین ایسی شرطین کرین جو شرع شریف مین جائز ہو اور وہ ممکن اور مقدور ہو مثل کپڑے کے دھونے اور سینے کے اور جائز نہین کہ ایسی شرط کرین کہ جو آدمی کی قدرت سے باہر ہو جیسے کھیت کو اس شرط سے بیچین کہ اُسمین بالیان نکال دین یا کچے خرمے کو اس شرط سے بیچین کہ اُسے پکا دین اور معین مدت تک درخت پر باقی رہنے دینے کی شرط سے بیچنا جائز ہے اور جائز ہے کہ غلام کو اس شرط سے مول لین کہ اُسے آزاد کر دینگے یا مدبر کر دینگے اور تدبیر یہ ہے کہ کہدے کہ میرے مرجانے کے بعد تو آزاد ہے یا کتابت کی شرط سے لین تو جائز ہے اور کتابت کسی قدر روپیہ کا معین کر دینا ہے کہ اُسے غلام کما کر اپنے آقا کو دیدے تو آزاد ہو جائے اور اگر بیع مین شرط کرے کہ بیچتے وقت نقصان نہ پڑے یا لونڈی خریدے لیکن شرط کرے کہ ہمبستر نہو یا آزاد نکرے تو بعضے فقہا نے کہا ہے کہ بیع صحیح ہے شرط باطل ہے اور اگر بیع مین یہ شرط کرے کہ کوئی شخص پوری قیمت کا یا کچھ حصہ قیمت کا ضامن ہو تو بیع اور شرط دونون صحیح ہین تفریع جب کسی غلام کی بیع مین آزاد کرنے کی شرط کرے پھر اگر آزاد کر دیگا تو بیع صحیح اور لازم ہوگی اور اگر آزاد نکرے تو بایع کو جائز ہے کہ بیع کو فسخ کر ڈالے اور اگر وہ غلام آزاد کرنے سے پہلے مرجائے تو پھر بھی بایع کو بیع کے فسخ کر ڈالنے کا اختیار ہے چھٹی نظر عقد کے احکام کے لواحق مین ہے غلے کے ڈھیر کا بیچنا بے ناپ یا پیمانے سے معلوم ہوئے جائز نہین پھر اگر اُس ڈھیر کو بیچے یا کچھ جز اُسمین کہ جو مشترک ہو یعنی معین نہو مثل آدھا اور تہائی اور چوتھائی کے تو اُسکی مقدار نہ معلوم ہونیکی صورت مین جائز نہین اور اگر کہے کہ تیرے ہاتھ مین نے فی من اِس ڈھیر مین سے ایک روپیہ پر بیچا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا تیرے ہاتھ اِس ڈھیر کو روپیہ من کے حساب سے مین نے بیچا تو بھی جائز نہین اِسلیے کہ دونون صورتون مین مبیع وہی ڈھیر ہے اور اُسکی مقدار نامعلوم ہے اور اگر یہ کہے کہ اِس ڈھیر مین سے ایک من یا دو من تیرے ہاتھ اتنے دامون پر بیچا تو بیع صحیح ہے اور جس چیز کی شناخت مین آنکھ سے دیکھ لینا کافی ہے تو اُس چیز کا بیچنا فقط نظر سے دیکھ لینے پر جائز ہے جیسے کہے کہ اِس زمین کو تیرے ہاتھ یا اِس انگنائی کو یا اِسکے کسی مشترک جزکو مین نے بیچا اور اگر یہ کہے کہ تیرے ہاتھ مین نے ہر ایک گز اِسمین سے روپیہ پر بیچی تو صحیح نہین مگر اُسکے مشترک جُز کی بیع صحیح ہے مگر جبکہ گزون کی مقدار معلوم ہو جائے اور اگر کہے کہ دس گز اِسمین سے مین نے تیرے ہاتھ اتنے پر بیچی اور جگہ کو بھی معین کر دے تو جائز ہے اور اگر مبہم چھوڑ دے تو جائز نہین اِسلیے کہ بیع نامعلوم ہوا جاتا ہے اور زمین کے اجزا اور اطراف مین تفاوت ہوا کرتا ہے برخلاف غلّے کے ڈھیر کے کہ اُسکے اجزا مین تفاوت نہین ہوتا ہے اور اگر کسیکے ہاتھ اِس اقرار سے کوئی زمین بیچے کہ مثلاً ناپ کی وہ جریب ہیں اور حق سے کم نکلے تو خریدار کو اختیار ہے خواہ بیع کو فسخ کر ڈالے یا بیع کو درست رکھے اور کمی کے موافق اُسکے دامون سے قیمت کو کاٹ لے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ بیع کے فسخ مین اور پوری قیمت پر قبول کرنے مین اختیار ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر وہ زیادہ نکلے تو بائع اُس زمین کا مختار ہے خواہ بیع کو فسخ کرے یا اُسی قیمت پر اُس سب زمین کو جاری رکھے اور یہی حکم سب مبیعہ چیزون مین جنکے اجزا برابر نہین جاری ہے کچھ زمین ہی سے مخصوص نہین اور اگر مبیع کے اجزا برابر ہون اور بائع اُسے بیچے اور اُسکی مقدار معین کر دے اور دام معین کر دے اور ناپنے تولنے کے بعد کم نکلے تو خریدار کو اختیار ہے کہ چاہے پھیر دے اور چاہے بیع کو جاری رکھے اور اُتنے حصّے کے موافق دام دامون مین سے وضع کر لے اور اگر دو مختلف چیزونکو جمع کر کے ایک دامون پر ایک عقد بیع مین بیچے جیسے ایک چیز کو بیچے اور دوسری کو بیع سلم کرے یا ایک چیز کو اجارے دے اور دوسری بیچے یا کسی عورت کا نکاح کرے اور گھر کو کرایہ معین پر دیدے تو یہ عقد صحیح ہے اور دامون کو حصے اور رسدی کر دیگا بیع کی قیمت کے لحاظ سے اور اجرۃ مثل اجارے اور مہر مثل نکاح کے انضمام مین رسدی حصّہ قرار دیگا اور اِسکی مثال اِسطرح ہے کہ کوئی شخص کہے کہ اِس غلام کو مین نے تیرے ہاتھ بیچا اور اِس گھر کو ایک سال کی مدت کو تجھے اجارے دیا مین نے سو اشرفی پر تو ایسی صورت مین دیکھین گے کہ رائج قیمت غلام کی کیا تھی مثلاً

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سَو اشرفیان ہین اور حال کے موافق گھر کا کرایہ پچاس اشرفیان ہین اور نسبت غلام کی قیمت اور کرایہ مکان مین ایک تہائی اور دو تہائی کی ہے بس سو اشرفیون کو جسپر غلام کا عقد بیع اور مکان کا اجارہ ہوا تھا تین حصّون پر بانٹین سگے تو دو حصے غلام کی قیمت ٹھہرینگے اور ایک حصہ گھر کا کرایہ ہوگا اور اِسی قیاس پر باقی دو صورتون مین بھی عمل ہوگا اور اِسی طرح چکنائی کا اُسکے برتن سمیت بیچنا جائز ہے اور اگر یہ کہے کہ مین نے تیرے ہاتھ یہ چکنائی اسکے برتن سمیت روپیہ سیر بیچی تو یہ بھی جائز ہے

پانچوین فصل عیبون کے حکمون مین ہے جو کوئی چیز مطلق یا عیب سے سالم ہونے کی شرط سے مول لے بس اسکا اقتضا یہ ہے کہ اُسنے عیب سے سالم چیز خریدی ہے پھر اگر اُس چیز مین عقد بیع سے پہلے کا کوئی عیب نکل آئے تو خریدار کو اختیار ہے چاہے بیع کو فسخ کرے یا عیب کی بابت کی کمی کو دامون مین سے لے لے اور اگر بایع کو بری الذمہ سارے عیبون کے دعوے سے عقد بیع کے وقت پہلے عقد کے عیب سے واقف ہوکر یا بعد بیع کے عیوبکے دعوی کو ساقط کرکے کر دیا ہو تو ان سب صورتون مین خریدار کو نہ تو فسخ بیع کا پہونچتا ہے اور نہ عیب کی کمی لینا پہونچتا ہے اور اگر خریدار قبضہ کرنے کے بعد بیع مین کوئی تصرف کر ڈالے جیسے غلام کو آزاد کر دے اور کپڑے کو پیونت ڈالے خواہ عیب سے واقف ہونے کے پہلے یہ تصرف ہو یا بعد ہو تو اُس بیع کا پھیر دینا نہین پہونچتا ہے اور اِسیطرح اگر اُس بیع مین کوئی دوسرا عیب قبضے کے بعد پیدا ہو جائے تو اگلے عیب کے ظاہر ہونے سے اُسکا پھیر دینا جائز نہین بس جسے عیب دار چیز کے بیچنے کی خواہش ہو تو بہتر اُسے یہی ہے کہ اُس عیب کو خریدار کو جتا دے یا اُس سے اُس معین عیب کے دعوے سے براءت ذمہ طلب کرے اور اگر مجمل بھی براءت ذمہ طلب کرلے تو بھی جائز ہے اور اگر دو چیزین ایک عقد بیع مین مول لے اور اُسکے بعد ایک مین عیب نکل آئے تو اُس عیب دار کا تنہا پھیر دینا اور بے عیب کا رکھ لینا جائز نہین بلکہ یا دونون کو پھیر دیگا یا تفاوت قیمت کا لے لیگا اور یہی حکم ہے اگر دو شخص ایک چیز خریدین کہ اُسمین عیب نکلے تو دونون کو پہونچتا ہے کہ اُس چیز کو پھیر دین یا تفاوت قیمت کا لے لین اور جائز نہین کہ ایک شخص اپنا حصہ پھیر دے اور دوسرا نہ پھیرے اور اگر کوئی لونڈی مول لے اور اُس سے ہمبستر ہوا اور اُسکے بعد عیب دار نکلے تو اُس لونڈی کا پھیر دینا جائز نہین اور اگر حمل کا عیب نکلے تو اُس لونڈی کا ہمبستر ہونے کے بعد بھی پھیر دینا جائز ہے اور اُسکی قیمت کا بیسوان حصہ بایع کو دیدے کیونکہ اُس لونڈی سے ہمبستر ہوا ہے اور ہمبستر ہونے پر کسی عیب کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نکلنے سے پھیر نہین سکتا ہے مگر حاملہ نکلنے سے پھیر سکتا ہے کلام عیبون کے قسمون مین اور قاعدہ یہ ہے کہ جو آدمی کی اصل پیدایش ہے اگر اُس سے کچھ زیادہ ہو یا کم ہو تو وہی عیب ہے مثال زیادتی کے جیسے اُنگلی کا زیادہ ہونا ہے اور کمی کی مثال جیسے کوئی عضو اعضا مین سے نہو اور کمی صفتون کی جیسے مزاج کا طبیعی حالت سے خارج ہونا ہی خواہ ہمیشہ کو ہو جیسے دائم المرض ہو یا عارض ہوتا ہو اور زائل ہو جاتا ہو جیسے باری کا بخار ہے اور جو شرط کہ بایع اور مشتری کرین اور وہ شرط شرع شریف مین جائز ہے تو بایع پر لازم ہوگا کہ مبیع اُسی شرط پر ہو اور اگر اُس شرط پر نہو تو خریدار کو رد و قبول مین اختیار ہے گو اُس شرط کا نہونا کوئی عیب مین نہ گنا جاتا ہو جیسے کوئی لونڈی بیچے اس شرط سے کہ اُسکے گھونگروالے بال ہون یا اُسکے دانت نکیلے اور تیز ہون یا اُسکی بھنوین باریک اور لمبی ہون اور اس مقام پر کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جانور کی چھاتیون مین دودھ کا جمع کرنا تدلیس ہے یعنی اُسکے عیب کا چھپانا ہے اِسکے ساتھ بھی خریدار کو پھیر دینے مین اور رکھ لینے مین اختیار ہے مگر پھیر دینے کی صورت مین جسقدر دودھ اُس جانور کا لیا ہے اُتنا دودھ دیدے اور اگر دودھ بہم نہ پہونچے تو اُسکے دام دیدے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ تین مُد گیہون دیدے اور تدلیس مذکور کا امتحان تین روز تک رہتا ہے اور اسطرح کی تدلیس بکری مین یقینی ہوتی ہے اور اونٹنی مین اور گائے مین بھی ہوتی ہے مگر اُمین تردد ہے اور اگر لونڈی مین اسطرح کی تدلیس کیجائے اِس صورت مین اگر عقد بیع مین اُسکے دودھ کی زیادتی اور کمی شرط نہو تو خریدار کو فسخ کا اختیار نہین ہے اور اِسی طرح اگر بایع گدھی کی چھاتیون مین دودھ جمع کرے تو اِسمین بھی خریدار کے لیے فسخ کا اختیار ثابت نہین ہوتا ہے اور اگر بکری کی چھاتیون مین دودھ جمع کرنے کے بعد حاجت جمع کرنے کی نہ پڑے بلکہ اُتنا ہی دودھ دینے کی عادت اُسے تین دن گزرنے سے پہلے ہو جائے تو خریدار کو فسخ کا اختیار نہین پہونچتا ہے اور اگر تین دن کے بعد دودھ کی کمی برطرف ہو اور جمع کرنے کی حاجت نہ پڑے تو پھر فسخ کا اختیار خریدار کو ہے اور یہ اختیار ساقط نہین ہوتا ہے اسلیے کہ یہ اختیار پہلے سے تین دن مین مستقر ہوا ہے اور دودھ کی زیادتی بعد ہوئی ہے اس بعد کی زیادتی سے وہ اختیار جاتا رہیگا دوسرا مسئلہ باکرہ نہونا عورت کا عیب نہین ہے لیکن اگر مشتری لونڈی خریدے اور باکرہ ہونے کی شرط کرلے پھر ثابت ہو جائے کہ بیع کے وقت باکرہ نہ تھی تو جائز ہے کہ اُسے پھیر دے اور اگر معلوم نہو اور مجہول رہے کہ بیع کیوقت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باکرہ تھی یا نتھی تو اُسکا پھیر دینا جائز نہیں اسلیے کہ بکارت کبھی کودنے سے اور رستہ چلنے سے جاتی رہتی ہے تیسرا مسئلہ غلام کا بھاگ جانا خریدار کے پاس سے کوئی عیب نہیں کہ موجب پھیرنے کے جائز ہونیکا ہو اگر بایع کے پاس سے بھاگا ہو تو وہ عیب ہے کہ خریدار اُسکے سبب سے پھیر سکتا ہے چوتھا مسئلہ اگر ایسی لونڈی مول لے کہ جسے چھ مہینے تک حیض کا خون نہ آئے اور دوسری لونڈیوں کو اُس سن مین حیض کا خون آتا ہو تو یہ اُس لونڈی کا عیب ہے کہ اُسکے سبب سے خریدار کو فسخ جائز ہے اسلیے کہ یہ بات بے کسی مرض کے نہیں ہوتی ہے پانچوان مسئلہ اگر زیت یا السی کا تیل خریدے اور اسمین کیٹ ہو اگر عادت مین اُتنی کیٹ رہتی ہو تو خریدار کو نہین پہونچتا ہے کہ اس سبب سے پھیر دے یا تفاوت قیمت کا کاٹ لے اور یونہین اگر کیٹ بہت ہو اور خریدار کو اُس سے وقفیت ہو تو بھی اُسکے سبب سے پھیرنا جائز نہین چھٹا مسئلہ منھ پر غازہ ملنا اور دوسرے کے بال لونڈی کے چپکا دینا اور مثل اِسکے تدلیس ہے کہ اُسکے سبب سے خریدار کو فسخ بیع جائز ہے اور تفاوت قیمت لینا جائز نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ تدلیس نہین اور اِسکے سبب سے خیار ثابت نہین ہوتا ہے اور پہلا قول اشبہ ہے کلام فصل مذکور کے لواحق مین ہے اور اِسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جبکہ بایع کہے کہ مین نے اِس چیز کو عیب کے دعوے سے ابرا کی شرط سے بیچا ہے اور خریدار انکار کرے تو اِس صورت مین اعتبار کے قابل قول خریدار کا قسم کے ساتھ ہے جسوقت بایع دو گواہ نہ دے اور ثابت کرنے سے عاجز ہو جائے دوسرا مسئلہ جبکہ خریدار کہے کہ اِس مبیع مین یہ عیب بایع کے پاس سے ہے مجھے پہونچتا ہے کہ اِس اگلے عیب کے سبب سے پھیر دون اور بایع انکار کرے تو قبول کے قابل قول بایع کا قول قسم کے ساتھ ہے جبکہ خریدار اپنے دعوے کے ثبوت پر دو گواہ نہ دے سکے اور حالی قرینون سے بھی صدق مشتری کا معلوم نہو مثل اُنگلی کے زیادہ ہونے کے اور باوجود زیان بیع کے کم ہونے کے زخم بھر آنے پر کہ اُتنی مدت مین بھر نہ سکتا ہو تیسرا مسئلہ بیع مین عیب نکلنے کی صورت مین ارش یعنی تفاوت قیمت جو لینا جائز ہے اُسکی تعیین اسطرح پر کرین گے کہ اُس مبیع کی بے عیب ہونیکے حال کی قیمت کرینگے اور اُس عیب دار کی قیمت جانچین گے اور عیب دار اور بے عیب کی قیمتون کے تفاوت کو دیکھین گے کہ عیب دار مبیع مین بے عیب سے کسقدر جے کمی ہے اُسی نسبت سے اُس مبیع کی قیمت سے جسپر عقد بیع واقع ہوا ہے کم کر دینگے اور اگر واقف کار آنکنے والے قیمت مین اختلاف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرین تو درمیانی قیمت معتبر ہو گی چوتھا مسئلہ جبکہ معلوم ہو جائے کہ مبیع عیب دار ہے اور خریدار نہ پھیرے تو اس نہ پھیرنے سے فسخ کا اختیار باطل نہین ہوتا ہے گو بہت عرصہ بھی گزر جائے مگر جب کہ خریدار خیار کے ساقط کرنے کی تصریح کر دے اور خریدار کو پہونچتا ہے کہ مبیع مین عیب نکلتے ہی عقد بیع کو فسخ کر ڈالے خواہ بایع موجود ہو خواہ غائب ہو پانچوان مسئلہ جبکہ مبیع مین عقد بیع کے بعد نیا عیب مشتری کے قبضے مین دینے سے پہلے پیدا ہو جائے تو مشتری کو اُسکا پھیر دینا جائز ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ تفاوت قیمت کم کر دے اور اِسمین تردد ہے اور اگر مشتری مبیع مین سے کچھ قابض ہو جائے اور باقی غیر مقبوض ہین بایع کے قبضے مین کوئی نیا عیب پیدا ہو جائے پھر بھی اُس غیر مقبوض مین وہی حکم ہے بعضون کے قول سے اُسے پھیر سکتا ہے اُردو مترجم کہتا ہے یعنی اگر مبیع کے کچھ مین نیا عیب پیدا ہو جائے تو خریدار کو اختیار ہے کہ چاہے سارے مقبوض اور غیر مقبوض عیب دار اور بے عیب مبیع کو پھیر دے اور چاہے تفاوت قیمت لیلے اور فقط عیب دار کو پھیرنا صحیح قول پر جائز نہین گو ظاہر عبارت سے یہی نکلتا ہے۔ اور جو نیا عیب جاندار مبیع مین خریدار کے قبضے کے بعد اور خیار حیوان والے تین دن کے پہلے پیدا ہو جائے تو یہ امر پھیر دینے کا مانع نہین بلکہ اُسی دن پھیر سکتا ہے جبکہ یہ نیا عیب خریدار کے کسی فعل سے پیدا نہوا ہو چھٹا مسئلہ ابو حمام نے جناب امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ لونڈی غلام کو جنون یا جذام یا برص حادث ہو تو ایک سال تک پھیر سکتا ہے اور اسے احداث ستہ کہتے ہین اور علی ابن اسباط کی روایت مین انھین حضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے مروی ہے کہ چار چیزین احداث سنہ ہین کہ بندے کے مول لینے کے وقت سے سال بھر تک اگر مبیع مین حادث ہون تو اس مبیع کو خریدار بایع کو پھیر سکتا ہے اور تین امراض کے بیان ہو چکے اور چوتھا قرن ہے اور قرن وہ ہڈی ہے جو عورت کی شرمگاہ مین نکلا کرتی ہے اور ہمبستر ہونے سے مانع آتی ہے اور اِسی طرح مین انھین حضرت علیہ السلام سے محمد ابن علی والی روایت ہے فرع اِس مسئلے کی یہ حکم مملوک مین اِس شرط سے ہے کہ خریدار مبیع مین کوئی تصرف نکرے کہ عین مملوک مین تغیر کر دے یا اُسکی صفتون مین سے کوئی صفت بدل ڈالے جیسے اُسکے کان کو کاٹ ڈالے یا ازالۂ بکارت کر دے اگر ایسا کوئی تصرف کریگا تو پھیر دینے کا حکم ساقط ہو جائیگا مگر تفاوت قیمت وضع کر سکتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چھٹی فصل بیع مرابحہ اور بیع مواضعہ اور بیع تولیت مین ہے مرآبحہ وہ بیع ہے کہ بایع اپنے مال کو خریدار کے ہاتھ اِس اقرار سے بیچے کہ اصل قیمت سے اسقدر زیادہ لیگا اور مواضعہ وہ ہے کہ جسمین بایع کہے کہ اصل قیمت سے اِسقدر کم پر بیچتا ہون اور تولیت وہ بیع ہے کہ جسمین بایع کہے کہ جس قیمت پر مین نے مول لیا ہے اُسی پر بیچتا ہون اور کلام اِن تینون بیعون کی عبارتون مین اور حکمون مین ہے لیکن عبارت مرابحے کی تو اسطرح پر ہے کہ خرید بتا دے اور کہے کہ اِس مال کو اتنی نفع پر مین نے بیچا اور اِس مین ضرور ہے کہ خرید معلوم ہو اور نفع معین کر دے اور اگر روپیہ اشرفی دو قسم کے ہون تو اُن کی قسم بھی بیان کر دے اور اگر اُنکی تول مین تفاوت ہو تو تول کی بھی تعیین کر دینا چاہیے اور اگر بایع نے یا دوسرے شخص نے اُس مال مین کوئی کام نہ کیا ہو تو قیمت کا بیان اِسطرح پر کرے کہ اِس مال کو مین نے اتنے روپیہ کو مول لیا ہے یا یہ کہے کہ اِس مال مین میری اصل خرید یہ ہے یا یہ کہے کہ یہ مال مجھے اتنے کو پڑا ہے اور اتنا روپیہ اسپر نفع ہو اور اگر بایع نے خود اُسمین کوئی کام کیا ہے کہ اُسکے سبب سے اُسکی قیمت مین زیادتی کرنا چاہے تو یہ کہے کہ اصل خرید کے دس روپیہ ہین اور اپنی مزدوری کے اُسمین پانچ روپیہ بڑھاتا ہون مین اور اگر کسی دوسرے نے اُسمین کوئی کام کیا ہے تو درست ہی کہ کہے کہ یہ مال مجھے اِس قیمت پر یا اِن داموں پر پڑا ہے یا اِس مال پر یہ میری لاگت لگی ہے اور اگر کوئی مال کسی قیمت پر لیا ہو اور اُسمین کوئی عیب نکلا ہو اور تفاوت قیمت بایع سے کم کر دیا ہو تو قیمت کے بیان کے وقت اُس تفاوت کو بھی کم کر دے پھر جو کچھ باقی رہے اُسے بیان کرے اور اگر غلام کسی کا شرعی قصور کرے اور مالک کچھ مال دیکر اُسے چھڑائے تو اُس مال کو اُسکی اصل قیمت پر بڑھانا جائز نہین اور اگر غلام کا کوئی شرعی قصور کرے اور مالک اُس گناہگار سے تفاوت قیمت غلام لے تو اُسے اُس غلام کی اصل قیمت سے کم نہ کریگا مگر اُس قصور کے سبب سے اگر غلام کی قیمت مین کچھ کمی ہو گئی ہو تو اُس حال کو خریدار سے بیان کر دینا واجب ہے اور اِسیطرح پر اگر اُس مبیع کو کوئی حاصل بایع کے لیے ہوا ہو مثل اِسکے کہ چارپائے نے بچہ دیا ہو یا درخت سے میوہ حاصل ہوا ہو تو اُسکی قیمت اصل خرید سے کچھ کم نہو گی اور بیع مرابحہ مین اصل مال سے نفع کی نسبت دینا مکروہ ہے جیسے کہے کہ دہ یک وغیرہ نفع پر مین بیچتا ہون بلکہ یہ کہے کہ اصل خرید میری سو اشرفیان ہین اور دس اشرفیان نفع کی لونگا اور مرابحے کے حکمون مین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جو شخص کسیکے ہاتھ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی چیز بیچے تو اُسے جائز ہے کہ پھر اُسی چیز کو خریدار سے قیمت کم زیادہ کر کے مول لے لے خواہ قیمت نقد ہو خواہ قرض ہو مگر شرط یہ ہے کہ اُس مبیع پر خریدار کو قبضہ دیدیا ہو اور اگر عقد بیع ہو گیا ہو اور ابھی خریدار کو قبضہ نہ دیا ہو تو اِس صورت مین اگر مبیع ناپنے تولنے والی جنس مین سے ہے تو بیع مکروہ ہے اور نہین تو بنا بر اظہر کے جائز ہے اور اگر بیع کے حال مین یہ شرط کر لے کہ مین اِس مال کو تیرے ہاتھ اِس شرط سے بیچتا ہون کہ پھر تو میرے ہاتھ اِسے بیچے تو یہ بیع جائز نہین اور اگر اِس شرط کو بیان نہ کرے تو بیع جائز ہے گو دلون مین ہو کہ پھر خریدار بائع کے ہاتھ اِسے بیچے گا مگر مکروہ ہے جبکہ یہ قاعدہ معلوم ہو چکا تو جاننا ضرور ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے خادم کے ہاتھ کوئی چیز بیچے پھر قیمت بڑھا کر اُسے خود مول لے پھر اُس مال کو دوسرے کے ہاتھ بیع مرابحہ سے بیچے تو جائز ہے کہ خریدار کو وہ دوسری قیمت بتائے اِسلیے کہ اُس وقت کی اُس مال کی اصل خرید یہی ہے اور یہ اُس صورت مین ہے کہ بیچتے وقت خادم سے یہ شرط نہ کر لے کہ یہ مال پھر میرے ہاتھ تو بیچ ڈالنا اور اگر یہ شرط ہو گئی ہو تو پھر جائز نہین کہ اِس دوسری قیمت پر بڑھا کر بیع مرابحہ کرے اِسلیے کہ یہ فریب اور دھوکا دینا اور خیانت کرنا ہے دوسرا مسئلہ اگر کسی مال کو بیع مرابحہ کر کے بیچے پھر کھلے کہ بائع کی اصل خرید کم تھی اور اُسنے زیادہ بیان کی ہے تو ایسی صورت مین خریدار کو اختیار ہے چاہے اُس مال کو پھیر دے یا چاہے اُسی قیمت پر کہ جسپر لے چکا ہے رہنے دے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جو کچھ اُسنے اصل خرید پر بڑھا لیا ہے اُسے کم کر دیگا اور اگر بائع کہنے کہ اصل خرید میری اِس مال مین زیادہ تھی اور مین نے کم بیان کی ہے تو اِس بات کو اُسکی نہ سُنین گے ہر چند ثبوت بھی دے اور خریدار سے بھی قسم لینا نہین ہو سکتا ہے مگر جبکہ بائع خریدار پر اُسکے واقف ہونے کا دعوی کرے اور کہے کہ خریدار جانتا ہے کہ اصل خرید میری زیادہ تھی غلطی سے مین نے کم کہدیا ہے تو اِس صورت مین قسم واقف نہونے کی خریدار پر عائد ہو گی تیسرا مسئلہ اگر بائع قیمت مین سے کچھ خریدار کو بخشدے پھر خریدار اُسی مال کو بیع مرابحہ پر بیچے تو اُسے جائز ہے کہ اُسکی اصل قیمت کے بیان مین وہی پہلی قیمت بے کمی کے بیان کرے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر وہ بخشش اُس بیع کے لزوم سے پہلے ہوئی ہو اسطرح کہ فسخ بیع کے اختیار کا زمانہ گزرا ہو تو اِس صورت مین یہ ہبہ بھی اصل قیمت سے تعلق رکھتی ہے اور اُس ہبہ کے کم کرنے کے بعد جو کچھ باقی رہیگا اُسے خرید مین بیان کرنا پڑیگا اور اگر عقد بیع کے

پہلے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لزوم کے بعد وہ ہبہ واقع ہوئی تو وہ ہبہ تازہ ہی قیمت سے کچھ تعلق نہیں رکھتی ہے پھر اُسے جائز ہے کہ خریدار کو اصل خرید کی جز اُس قیمت سے دے چوتھا مسئلہ جو شخص اکٹھا کئی چیزیں کسی قیمت پر خرید کرے تو اُسے جائز نہیں ہے کہ اُسمین سے کچھ چیزیں نکالکر بیع کرے اِسلیے کہ اُن بعضی چیزون کی جداگانہ قیمت نہوئی تھی خواہ وہ سب چیزیں ایک ہی جنس کی ہون یا مختلف جنسون کی ہون خواہ اُن چیزونکی اپنے مقام مین جدا جدا قیمت آنک لے یا ساری قیمت کو اُن سب چیزون پر برابر تقسیم کر لے اور اچھی کو بیع مرابحہ سے بیچے کیونکہ ان سب صورتون مین اصل قیمت اُن بعضی چیزون کی متحقق نہین ہوئی مگر یہ کہ خریدار سے حقیقت حال کی اطلاع کر دے اور اسیطرح اگر کوئی جانور مول لے اور وہ حاملہ ہو اور بعد اسکے بچہ دے پھر اُس حیوان کے بیچنے کا قصد بیع مرابحہ سے بے بچے کے کرے تو جائز نہیں پانچواں مسئلہ جب کسی مال کی قیمت مشخص کرکے کوئی سوداگر دلال کو دے خواہ اُس مال پر سوداگر نے کچھ نفع رکھا ہو یا نہ رکھا ہو اور دلال کے ہاتھ بیع لازم نہ کی ہو کہ دلال خریدار ہو جائے تو ایسی صورت مین دلال کو جائز نہیں کہ اُس مال کو بیع مرابحہ پر بیچے اِسلیے کہ وہ مال کچھ دلال کا مال نہیں کہ اُسنے اُسے خرید کیا ہے کہ کچھ اُسپر بڑھا کر بیع مرابحہ کرتا ہے مگر خریدار سے یہ بیان کر سکتا ہے کہ مالک کے پاس سے اِس صورت سے لایا ہے اور اگر دلال کچھ زیادہ کرکے بیچے گا تو وہ مال سوداگر کا مال ہے اور سوداگر کو واجب نہیں کہ اُسے دلال کو دیدے اور دلال کو اُجرت مثل دلالی کے دیدے گا خواہ سوداگر نے خود اُس دلال کو بُلا کر وہ مال بیچنے کے لیے دیا ہو خواہ وہ دلال آپ سے سوداگر کے پاس آیا ہو اور بیع تولیت اور وہ یہ ہے کہ مال کو اصل خرید پر بیچے اور کچھ اُسپر نفع نہ بڑھائے بس کہے کہ و لیتاک یعنی تیرے ہاتھ یہ مال مین نے بیع تولیت سے بیچا یا بیع کیا یا مثل اسکے جو الفاظ ہون کہ انتقال ملک پر دلالت کرتے ہون اور بیع مواضعت مواضعت مفاعلت کا صیغہ ہے وضع سے کہ اصل قیمت سے کم کرنے اور گرا دینے کے معنون مین سے مشتق ہے بس جبکہ کہے کہ اِس مال کو مین نے سو روپیہ پر بیچا اور ہر دہائی سے مین نے ایک روپیہ گرا دیا ہے تو قیمت نوے روپیہ ہونگے اور اِسیطرح ہے اگر کہے کہ مین نے دہ ۱ روپیہ کی مواضعت کی ہے تو بھی قیمت نوے روپیہ ہونگے اور اگر کہے کہ مین نے سو روپیہ کو بیچا ہے کہ ہر گیارہ روپیہ مین سے ایک روپیہ کی مواضعت کی ہے تو قیمت اکانوے روپیہ ہوگی اور ۱/۱۱ روپے کم ہونگے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ساتوین فصل ربا یعنی بیاز کے بیان مین ہے اور بیاز قرض مین ثابت ہوتا ہے اور بیع مین دو صفتون کے سبب سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ وہ بیع ناپنے یا تولنے کی جنس کی ہو دوسری یہ کہ اُسی جنس سے اُسکی خرید فروخت کرین یعنی ایک جنس کی دو فردون کا مبادلہ کرین اور ایک کو کم اور دوسرے کو زیادہ لین اور قرض مین بیاز اسطرح پر ثابت ہوتا ہے کہ کسی جنس کو قرض دین اور نفع کی شرط کرلین مگر قرض کے احکام انشاء اللہ تعالیٰ آگے بیان ہونگے لیکن بیع کا بیان کئی امرون پر موقوف ہے پہلا امر جنس کے بیان مین ہے اور ضابطہ اُس کا یہ ہے کہ وہ دونون جنسین ایک نام کی ہون کہ وہ ایک نام اُن دونون جنسون کو شامل ہو جیسے گیہون اور چانول دو جنسین ہین کہ انکی فردون کو برابر بیچنا چاہیے اور اگر ایک من گیہون ڈیڑھ من پر یا ایک من گیہون اور ایک روپیہ پر نقد بیچیگا تو یہ بیاز ہے کہ حرام ہے بلکہ ایک من کو ایک ہی من پر بیچنا چاہیے اور زیادہ نہ لینا چاہیے خواہ ایک طرح کی ہون یا دو طرح کی ہون اور اسیطرح ایک من گیہون کو ایک ہی من گیہون پر بیچے اور ٹھہرالے کہ ایک مہینے بعد دو من بھر دونگا تو یہ بھی جائز نہین اسلیے کہ مدت زیادہ ہے بس خرید فروخت جنس کی جنس سے برابر نہ ٹھہری اور بیاز لازم آیا اور اسے حکمیہ زیادتی کہتے ہین اور یہ بھی اظہر یہ حرام ہے اور جنس کو جنس سے بیچتے ہین یہ شرط نہین کہ قبضہ دونون عوضون کا اُسی جلسے مین ہو اُس مجلس کے ختم ہونے سے پہلے مگر صرف مین یعنی چاندی سونے کی خرید فروخت مین شرط ہے بس اگر سیر بھر چانول کو سیر بھر چانولون سے بیچے تو صحیح ہے گو قبضہ اُس جلسہ بیع کے گذرجانے کے بعد ہوا اور اگر دو مختلف جنسین ہون تو نقد ایک کو دوسری سے برابر یا کم اور زیادہ کرکے بیچنا جائز ہے اور قرض کے طریق پر اگر ایک جنس کو دوسری جنس کے بدل سے بیع کرین اور ایک کو کم اور دوسرے کو زیادہ لین تو اسے بعضے علما نے جائز جانا ہے اور بعضے جائز نہین جانتے ہین اور احوط یہی ہے کہ ممنوع ہے اور اکثر فقہا نے اِس منع کو کراہت پر محمول کیا ہے اور گیہون اور جو شرع کی رو سے بیاز مین ایک جنس ہین اسلیے کہ اسم طعام کا دونون پر بولا جاتا ہے بس اِن دونونکی بیع زیادتی کیساتھ جائز نہین کہ اظہر یہ بیاز ہے اور خرمے کے درخت کے میوے ایک جنس ہین گو بعضے اچھے اور بعضے بُرے ہوتے ہین اور اسیطرح انگور بھی ایک ہی جنس ہین اور جو کچھ ایک جنس سے بنالین اُسے اُسی جنس سے بیچین تو برابر بیچین اور زیادتی حرام ہے جیسے گیہون کو اسکے آٹے کے ساتھ اور جو کو ستوونکے ساتھ

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور خرمے کے شیرے کو خرمے کے ساتھ برابر ہی لین دین کریں اور اسیطرح جو انگور سے بنائیں اُسے انگور کے ساتھ برابر ہی خرید فروخت کرنا چاہیے اور اسیطرح جو چیز دو جنسوں سے بنائیں تو جائز ہے اُسے اُنھیں دونوں جنسوں سے بیچیں یا ایک جنس سے بیچیں اِس شرط سے کہ جو ایک جنس کہ قیمت دو جنسوں کی ہے اُسمیں اپنے مقابل کی جنس سے کچھ زیادتی ہو تاکہ جنس جنس کے برابر ہو جائے اور وہ زیادتی دوسری جنس کے بدلے میں پڑے جیسے ایک من گیہوں کا آٹا اور ایک من چانول کا آٹا ایک من گیہوں اور ایک من چانول پر یا ڈیڑھ من چانول پر بیچیں کہ ایک من چانول ایک من چانول کے آٹے کے برابر ہیں اور آدھ من چانول ایک من گیہوں کے آٹے کی قیمت پڑی اور جانوروں کے ناموں کے اختلاف کے موافق گوشت بھی مختلف ہیں پس گائے اور بھینس کا گوشت ایک جنس ہے اِسلیے کہ دونوں کو بقر کہتے ہیں اور گوشت بھیڑ بکری کا ایک جنس ہے کیونکہ دونوں کو غنم کہتے ہیں اور عربی اور خراسانی اونٹ دونوں ایک جنس ہیں اور کبوتر سب ایک جنس ہیں اور مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک قوی یہی ہے کہ جو حمام کی جنس میں سے جدا جدا نام رکھتے ہیں وہ ایک جنس نہیں ہیں جیسے فاختہ اور قمری کو حمام کے ساتھ ایک جنس ہیں مگر علٰحدہ نام رکھنے سے اُسکی جنس سے نکل گئے اور یونہیں سب مچھلیاں ایک جنس ہیں اور پالو اور جنگلی جانور جنس میں علٰحدہ ہیں جیسے پہاڑی گائے اور پالو گائے پھر اگر پالو گائے کے کا من بھر گوشت پہاڑی گائے کے دو من گوشت سے بیچیں تو ربا نہیں اور دودھ والے جانوروں کے دودھ اُنکے گوشتوں کے ایک جنس ہونے میں تابع ہیں اور جو کچھ دودھ سے حاصل کریں اُسے دودھ کے ساتھ زیادتی سے بیچنا جائز نہیں جیسے سیر بھر مسکہ دودھ سے یا دہی سے یا پنیر سے بیچیں اور ایک کو کم اور دوسرے کو زیادہ لیں اِسلیے کہ یہ دونوں ایک جنس ہیں مترجم کہتے ہیں کہ یہ چیزیں ناموں میں مختلف ہیں مگر اِن میں علماء کے اجماع سے ربا ثابت ہو چکا ہے اور اگر اُسپر اجماع نہوتا تو ہم کہدیتے کہ اِنہیں زیادتی کے ساتھ بیع جائز ہے جیساکہ مسالک میں ہے اور چکنائیاں اُن جنسوں کی تابع ہیں کہ جنسے حاصل کیجاتی ہیں پس تلی کا تیل ایک جنس ہے اور اسیطرح ہر اُس چیز کے حکم کا تابع ہے کہ جسمیں ملایا گیا ہے جیسے بنفشہ کا تیل اور نیلوفر کا تیل ہے کہ دو جنس ہو گئے ہیں اور السی کا تیل ایک جنس ہے اور سرکہ اُس چیز کا تابع ہے جس سے اُسے بناتے ہیں پس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انگور کا سرکہ خرمے کے شیرے کے سرکے کے مخالف ہے کہ اگر نقد بیچین اور ایک کو کم دین اور دو سیر کو زیادہ لین تو اسمین جائز نہین اور قرض بیچنے مین زیادتی کے ساتھ ان سب کی بیع مین اختلاف ہی اور اسمین تردد ہے دوسرا امر ناپ اور تول سے ہونیکا وصف ہے یعنی بیع اور قیمت دونون ناپے اور تولے جاتے ہون پھر اگر برابر مبادلے مین یہ ہون تو حرام نہین اور جو ناپے یا تولے نجاتے ہون تو انکی خرید و فروخت زیادتی کے ساتھ کرنا جائز ہے جیسے ایک ٹکڑے کپڑے کو دو ٹکڑے کپڑون سے یا زیادہ سے بیچین تو جائز ہے اور ایک انڈے کو دو انڈون سے نقد بیچنا جائز ہے اور قرض مین تردد ہے اور نکرنا احوط ہے اور پانی مین جائز نہین اسلیے کہ اسکی بیع کی خرید و فروخت مین ناپ تول شرط نہین اور اس مٹی مین جائز قول اشبہ پر ثابت ہوتا ہے جسے تولکر بیچتے ہین جیسے گیرو وغیرہ ہی اور ناپ تول مین شرع کی عادت معتبر ہے یعنی جو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے مین ناپ کر یا تول کر بکتا تھا وہ ناپ تول کی چیز ہے اور اگر یہ نہ معلوم ہو کہ اسوقت مین اس چیز کا معاملہ کسطرح پر ہوتا تھا تو شہر کی عادت معتبر ہے اور اگر بعضے شہر مین ایک چیز ناپ کر یا تول کر اور بعضے شہرون مین وہی گن کر بکتی ہو تو ہر شہر مین اسی شہر کا حکم ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ ناپ تول کی جانب کی رعایت گنتی کیجانب پر غالب کیجاتی ہے اور حرمت کا حکم عام کر دینا چاہیے اور خرید فروخت کے وقت برابر ہونا معتبر ہے پس اگر گیلے گوشت کو سوکھے گوشت سے بیچین تو چاہیے کہ دونون برابر ہون اور کم اور زیادہ ہونا جائز نہین اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جائز ہے اور اسیطرح اگر گیلے گیہون سوکھے گیہون سے بیچین تو چاہیے کہ برابر ہون اسلیے کہ دونون ایک جنس ہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ بیع جائز نہین اسلیے کہ جب گیلے گیہون سوکھین گے تو گھٹین گے اور تری کے اجزا معلوم نہین کہ کسقدر ہین اور گیلے خرمون کو سوکھے خرمون سے بیچنے مین تردد ہے اور دو روایتون مین کی مشہور روایت پر عمل کرنے سے اظہر یہی ہے کہ منع اسی بیع سے مخصوص ہے اور دوسرے سوکھے میوون کی بیع تر میوون سے جائز ہے اور صاحب مسالک نے فرمایا ہے کہ تر خرمون سے سوکھے خرمون کے بیچنے کی ممانعت کی علت تر کا سوکھکر گھٹ جانا وارد ہوا ہی پس یہ علت منصوص ہے پھر اور میوون مین اسطرح کی بیع کی حرمت کا حکم کرنا چاہیے اور منقے کو تر انگور سے بیچنا جائز نہوگا اسلیے کہ اسمین بھی وہی نقصان ہے اور یہ مسئلہ اصول فقہ سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تعلق رکھتا ہے ان مسئلون کی فرعین۔ پہلی فرع جبکہ مبیع اور قیمت دونون ایک جنس کے حکم مین ہون کہ ایک تلتی ہو اور دوسری نپتی ہو جیسے گیہون اور آٹا ہے کہ گیہون کو پیمانے سے ناپتے ہین اور آٹے کو تولتے ہین تو انہین سے ایک کی بیع دوسرے سے جائز ہے اور آیا آٹے کو بھی ناپنا چاہیے اور گیہون کی ناپ کے برابر دینا چاہیے اسمین تردد ہے اور احتیاط یہی ہے کہ دونون کو برابر تولین گے اسلیے کہ وزن مین فرق نہین پڑتا ہے اور ناپ سے آٹے اور گیہون مین تفاوت پڑتا ہے دوسری فرع انگور کا منقون سے بیچنا جائز ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز نہین اسلیے کہ ترخرمون کو سوکھے خرمون سے بیچنے کی منا ہی کی علت سوکھنے کے بعد گھٹ جانا ہے اور یہی منقون مین اور انگور مین بھی ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور یہی بحث ہر سوکھی چیز کو تر چیز سے بیچنے مین ہے تیسری فرع انکو ایکدوسرے سے برابر بیچنا جائز ہے اور یہی حکم روٹیونکا ہے اور یونہین سرکونکو سرکونکے برابر بیچنا جائز ہے گو یہ معلوم نہو کہ کسمین کسقدر رطوبت ہے اسلیے کہ مبیع کا نام اور قیمت کا نام ایک ہی ہے پھر زیادتی جائز نہین تتمہ اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ صلبی باپ بیٹے مین بیاز نہین بلکہ جائز ہے کہ ہر ایک دوسرے کے ہاتھ ایک جنس کی دو فردین زیادتی سے بیچین یا قرض نفع کی شرط سے دین لیکن بیٹے کا بیٹا حقیقت مین بیٹا نہین اسلیے فقہانے مورد نص پر حصر کرنے کو کہا ہے کہ اس حکم مین وہ صلبی بیٹے کا شریک نہین اور اسی طرح پر آقا اور اسکے مملوک مین بیاز نہین اس شرط سے کہ وہ مملوک خاص اسی کا مملوک ہو اور اگر دوسرے مین مشترک ہو تو یہ حکم نہین یونہین صاحب مسالک نے بیان فرمایا ہے اور جورو اور خاوند مین بھی بیاز حرام نہین خواہ دائمی نکاح ہو یا متعہ ہو اور مسلمان مین اور حربی کافر مین بھی بیاز نہین اس شرط سے کہ مسلمان کافر سے منتفع ہو نہ کافر مسلمان سے بیاز لے اور فقہا کہتے ہین کہ کافر حربی سے بیاز لینے کے جواز مین اسبات کا کچھ فرق نہین کہ وہ کافر دار الحرب مین ہو یا دار الاسلام مین ہو اور اسکے ساتھ امان کا عہد ہوا ہو یا نہوا ہو اور اگر کافر ذمی ہو اور ذمے کی شرطین بجا لاتا ہو تو مشہور قول پر اس سے نفع لینا بیاز کے طریق پر جائز نہین دوسرا مسئلہ کسی جانور کے گوشت کو اسی جنس کے جانور سے بیچنا جائز نہین جیسے بکری کا گوشت بکری کے عوض مین بیچین تو جائز نہین اگر دوسری جنس کے حیوان کے بدلے مین بیچین تو جائز ہے جیسے بکری کے گوشت کو گاے کے بدلے مین بیچین تو جائز ہے مگر یہ اس سے مشروط ہے کہ وہ گوشت موجود ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیسرا مسئلہ ایسی مرغی کو کہ جسکے پیٹ مین انڈا ہے دوسری مرغی کے عوض مین کہ جسکے پیٹ مین
انڈا نہین بیچنا جائز ہے اور جو بکری دودھ دیتی ہے اُسے بے دودھیل کے عوض مین بیچنا
جائز ہے اور فقط دودھ کے عوض مین بھی بیچنا جائز ہے گو وہ دودھ اُسی جنس کی بکری کا ہو اسلیے
کہ مرغی اور بکری زندگی کے حال مین تُل کر نہین بکتی ہے کہ بیاز کا توہم ہو اور یہی حکم ہے اگر دودھیل
بکری کو صرف دودھ کے عوض مین بیع کرین اِسلیے کہ وہ بکری جبتک جیتی رہتی ہے تُلکر نہین
بکتی ہے اور اُسکی خرید فروخت مین بھی بیاز کا توہم نہین چوتھا مسئلہ شریکون پر مشترک چیزون
کی تقسیم بیع نہین ہوتی بلکہ ایک کے حق کو دوسرے کے حق سے جدا کرنا ہے پھر اگر ایسی چیز کو
تقسیم کرین کہ جسمین بیاز ہوتا ہے اور ایک زیادہ لے اور دوسرا کم لے تو وہ تقسیم حرام نہین اور جائز
ہے کہ دو شریک مشترک مال کو پیمانے سے اور اٹکل سے تقسیم کرین اور دو شخص تر خرمون مین
اور سوکھے خرمون مین شریک ہون اور دونون آپس مین برابر کے حصے دار ہون اور ایک سوکھے
لے اور دوسرا تر لے تو یہ بھی جائز ہے پانچوان مسئلہ کئی پیمانے گیہون کے اُتنے ہی پیمانے جَو
گیہون کے برابر بیچنا جائز ہے ہر چند ایک مین جڑین اور تنکے گھانس کے ہون اور دوسرے مین
نہون اور اِسیطرح ایک مین کنکر ہون اور کچھ مٹی ہو اسلیے کہ عادت سے غلے مین اِن چیزون کے
ہونیکا دستور ہے چھٹا مسئلہ ایک اشرفی اور ایک روپیہ کو دو اشرفیون اور دو روپیون پر یا
زیادہ پر بیچنا جائز ہے اور یہ بیاز نہین اِسلیے کہ دو اشرفیان بدلے مین دو روپیون کے ہین اور
دو روپیہ عوض مین ایک اشرفی کے ہین جبکہ اختلاف ثابت ہے تو زیادتی بیاز نہ ٹھہری اور
اِسیطرح اشرفی اور روپیہ کی جگہ پر دوسری جنس ہو جیسے ایک من گیہون اور ایک من چانولونکو
دو من گیہون اور دو من چانولون پر بیچین تو بھی جائز ہے اور اِسیطرح سیر بھر خرمے اور ایک روپیہ
کئی سیر خرمے اور دو روپیہ پر یا دو روپیے سے زیادہ پر بیچنا جائز ہے اور کبھی بیاز سے اس طریق
سے چھٹکارا ملتا ہے کہ دونون بایع مشتریین سے ایک کسی چیز کو دوسرے کے ہاتھ غیر جنس چیز کے عوض پر
بیچے پھر اُسکے بعد اُسکی قیمت سے اُسی پہلی جنس کو خرید کرے اِس صورت مین برابری جنس کی
ساقط ہو جاتی ہے کیونکہ ایک جنس کی دو چیزون مین مبادلہ نہین ہے بلکہ ایک مثل کو ایک قیمت پے
بیچا ہے اور دوسرے مثل کو اُس مثل کی قیمت سے مول لیا ہے اور اِس صورت مین بیاز نہین ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جیسے ایک من گیہون ایک روپیہ کو بیچے اور بعد اِسکے دو من گیہون اُسی خریدار سے اُسی ایک روپیہ سے مول لے تو جائز ہے اور اِسیطرحپر ایک شخص کسی دوسرے شخص کو ایک جنس دے ڈالے اور بعد اِسکے وہ اُسے اُسی قدر وہی جنس دیڈالے اور دو حصے اُدھر دے تو اِس صورت مین بھی کمی اور زیادتی سے بیاز نہین ہوتا ہے اِسلیے کہ بیع نہین ہوئی اور ہبہ مین بیاز نہین ہوتا ہے اور اِسیطرحپر اگر ایک شخص دوسرے شخص کو من بھر گیہون قرض دے اور دوسرا اِسے بھی ڈیڑھ من قرض دے اور اِسکے بعد دونون آپسمین زیادتی سے براءت ذمہ کرلین تو بھی جائز ہے اور یون نہین جائز ہے کہ ایک جنس کو دوسری جنس سے برابر بیچین اور جو زیادتی کہ ہو اُسے ایک دوسرے کو بخشدے تو بھی بیاز نہین مگر اِن سب امرون مین ضرور ہے کہ یہ عقد مین شرط نکرین کہ اگر اثنائے عقد مین اِن امرون کی شرط ہو گی تو بیع صحیح نہین ہو گی مترجم کہتے ہین کہ صاحب مسالک نے فرمایا ہے کہ بیاز سے چھٹکارے کے لیے خرید فروخت مین دو مختلف جنسون کا ہونا جن طریقون سے کہ بیان ہو چکا ہے کفایت کرتا ہے ہرچند یہ امر ذاتی سے مقصود نہون اور عقد مقصود کے تابع ہوتے ہین اِسلیے کہ بیاز سے چھٹکارا پورا نہین ہوتا ہے مگر جبکہ صحیح بیع کا قصد کرے یا قرض وغیرہ کا اُن مقاصد مین سے جو بیان ہوئے قصد کرے اور اِسی قدر بیع کی صحت کے لیے اور بیاز سے چھٹکارے کے لیے کافی ہے اِسلیے کہ کسی عقد کے قصد مین یہ شرط نہین ہے کہ اُسپر کی مرتب ہونیوالی ساری غایتون کا بھی قصد کرے بلکہ اُسکی غایتون مین سے صحیح غایت کا قصد کافی ہے اسواسطے کہ اگر کوئی شخص ارادہ کرے کہ ایک مکان مول لے کہ اُسے کرائے پر چلائے اور اُس سے منفعت حاصل کرے اِس عقد کی صحت مین اِسی قدر کافی ہے گو گھر لینے کی منفعتین اور بھی ہون کہ اُس سے بہتر ہون اور بہت بڑی ہون اور عاقلون کے نزدیک ظاہر ہون اور اِسی طرح کا حال اور عقدون مین بھی ہے اور حدیثون مین بہت کچھ وارد ہوا ہے جو اِسطرح کے قصدون کے حلیت کے ثبوت پر دلالت کرتا ہے یہانسے صاحب مسالک کا کلام ہو چکا تیسرا امر صرف مین ہے اور وہ چاندی سونے کی چاندی سونے سے خرید فروخت کرنا ہے اور اِسے صرافی کہتے ہین اور بیاز والی بیعون مین جو شرطین کہ بیان ہوئی ہین وہی شرطین صرافی مین بھی معتبر ہین اور اُن شرطون کے سوا اِس صرافی مین اُسی جلسۂ بیع مین بایع مشتری کا لینے اپنے مال پر قبضہ کرلینا شرط ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

پس اگر سکہ دار نقدون کی خرید و فروخت کرین اور قبضہ دونون معاوضون پر اُسی مجلس مین نہو تو مشہور قول پر صرف باطل ہے اور اگر کچھ پر قبضہ ہو جائے اور کچھ پر نہو تو جسپر قبضہ ہو چکا ہے اُسمین صحیح ہے اور جو قبضے مین نہین آیا ہے اُسمین صحیح نہین اور اگر بایع مشتری ساتھ ہی مجلس سے اُٹھین اور ساتھ ہی راہ بھر رہین تو صرف باطل نہوگا اِسلیے کہ تفارق بایع مشتری مین واقع نہین ہوا اور اگر ان دونون مین سے ایک کسی اور کو وکیل کردے کہ اُسکی طرف سے وہ مال پر قبضہ کرے پس اگر وکیل ان دونون کے تفرقے سے پہلے قبضہ کرلے تو خرید فروخت یعنی صرف اور صرافی صحیح ہے اور اگر ان دونون کے مجلس سے اُٹھکر متفرق ہو جانے کے بعد وکیل قبضہ کرے تو صرف باطل ہو جائیگا اور اگر ایک شخص دوسرے شخص سے کچھ روپیہ خرید کرے اور اُس روپیہ پر قبضہ کرنے سے پہلے اُسی روپیہ سے کچھ اشرفیان خرید کرے تو یہ دوسری خرید و فروخت صحیح نہین اور اگر اُسی اثنا مین ایک دوسرے سے جدا ہو جائے اور قبضہ کرنے سے پہلے تفرق مجلس ہو جائے تو پہلا عقد بھی صحیح نہین اور اگر کسی شخص کے ذمے کسی شخص کے کچھ روپیہ ہون اور اُنھین روپیون سے وہ قرضخواہ اپنے دیندار کے پاس سے کچھ اشرفیان خرید کرے تو یہ صحیح ہے ہرچند کہ قبضہ دونون معاوضون پر نہوا ہو اور اِسی طرح اگر کسی کے ذمے کسی کی کچھ اشرفیان ہون اور اُسکے عوض مین یہ قرضخواہ اُس دیندار سے کچھ روپیہ خرید کرے تو یہ معاملہ بھی صحیح ہے اِسلیے کہ دونون نقدین ایک ہی شخص کی ہین ایک کے بدلے دوسری دینے مین کوئی قصور نہین اور روپے کو روپئے کے بدلے پر یا اشرفیون کو اشرفیون کے بدلے بیچنے مین کمی یا وفی جائز نہین ہرچند کہ دونون معاوضون پر قبضہ بھی ہو جائے کیونکہ یہ بیاز ہوا جاتا ہے اور دو غیر جنسونکی بیع مین زیادہ لینا جائز ہے جیسے روپیون کو اشرفیون سے بیچین اور ایک جنس کی دو چیزون کے مبادلے مین واجب ہے کہ بیع اور قیمت برابر ہو گو ایک ٹوٹی پھوٹی بھی ہو اور دوسری مین سُناری کام کیا ہوا ہو اور ایک اچھی ہو اور دوسری بُری ہو اِس شرط سے کہ میل نہو اور جس چاندی مین کہ میل ہو اور میل کی مقدار معلوم نہو تو اُسے چاندی سے بیچ نہین سکتے ہین بلکہ اُسے سونے سے یا چاندی کے سوا اور کسی جنس سے بیچنا چاہیے اور یہی حکم میل کے سونے کا ہے کہ جسمین میل کی مقدار معلوم نہو تو اُسے چاندی سے بیچنا چاہیے اور سونے سے نہ بیچین اور اگر میل کی مقدار معلوم ہو تو اُس جنس کو اُسی جنس سے یون بیچنا جائز ہے کہ سونے کے برابر لین اور میل کی مقدار کے عوض مین

Presented by: Rana Jabir Abbas

کچھ زیادہ دیدین کہ بیاز لازم نہ آئے اور چاندی کی کھان کی مٹی کو چاندی سے بیچنا احتیاطاً جائز نہین اسلیے کہ بیاز ہو جانے کا ڈر ہے اور اُسے سونے سے بیچ سکتے ہین اور یہی حکم سونے کی بھی کھان کا ہے کہ اُسے بھی سونے سے نہین بیچنا چاہیے بلکہ چاندی سے بیچنا چاہیے اور اگر سونے کی کھان کی مٹی اور چاندی کی کھان کی مٹی ایک جا کرکے ایک عقد بیع مین بیچین تو جائز ہے اور مبادلے مین سونا چاندی دونون ہون کہ سونے کے مقابلے مین چاندی اور چاندی کے مقابلے مین سونا ہو جائیگا اور رانگے اور کانسے کا چاندی سونے کے بدلے مین بیچنا جائز ہے ہر چند کہ اُنکے جوہرون مین بھی کچھ کچھ چاندی سونے سے ملا ہوا ہے اسلیے کہ وہ اجزا ناپید ہو گئے ہین اور غالب نہین اور اجزا ہین اور کھوٹے ہوئے پیسہ روپیون کا خرچ کرنا جائز ہے جس صورت مین میل کی مقدار نہ معلوم ہو اور لوگون مین چلتے ہون اور اگر یہ بات معلوم نہو کہ ایسے روپئے چلا کرتے ہین تو اُنکا خرچ کرنا جائز نہین مگر یہ کہ جتا دین کہ انہین میل ہے — تین مسئلے پہلا مسئلہ جو کوئی کسی چیز کو کسی معین روپئے اشرفی سے مول لے تو اُسی معین روپئے اور اشرفی کے سوا اور دینا جائز نہین ہر چند عوض بھی وہی وصف اور قیمت رکھتا ہو دوسرا مسئلہ جب کوئی شخص کچھ معین روپئے کچھ معین روپئے سے برابر خرید کرے اور اُسکو معلوم ہو کہ وہ روپئے نہین بلکہ رانگے سے ایسی اور چیز سے بنائے ہوئے ہین تو یہ بیع باطل ہے اور یہی حکم ہے کہ جب کوئی شخص کسی کے ہاتھ کچھ کپڑا اس اظہار سے بیچے کہ کتان کا کپڑا ہے پھر پشمینہ کا ظاہر ہوا اور اگر کچھ اُسمین سے اُسی جنس کا اور کچھ اور جنس کا ہو تو اس صورت مین غیر جنس بھر کی بیع باطل ہے اور جنس بھر کی بیع جائز ہے اور خریدار کو پہونچتا ہے کہ سبکے سب کو پھیر دے اسلیے کہ صفقہ کی تبعیض ہو گئی یعنی اکٹھا سب خرید کیا تھا اور جبکہ کچھ اور جنس کا نکلا تو سب کو پھیر سکتا ہے اور یہ بھی پہونچتا ہے کہ اُسی غیر جنس کو پھیر دے اور اُس کی قیمت لیلے اور اُسکے بدل کا مطالبہ نہین پہونچتا ہے کیونکہ عقد بیع نے بدلے سے تعلق نہین کیا ہے اور اگر سب ایک ہی جنس ہون مگر کچھ مین کوئی عیب ہو اور کچھ مین نہو یعنی جوہر سخت ہو یا سکے کے حرف کھُلے نہون تو اس صورت مین سب کے سب کا پھیر دینا اور رکھ لینا جائز ہے اور یہ جائز نہین کہ عیب دار کو پھیر دے اور بیعیب کو رکھلے اور عیب دار کے بدلے مین اچھے کا مطالبہ کرے کیونکہ عقد بیع نے بدل سے تعلق نہین کیا ہے تیسرا مسئلہ جبکہ کوئی شخص کچھ روپئون کو کسی کے ذمے پر کچھ روپئون سے مول لے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی بیع کے وقت ہین روپئے موجود نہون کہ خاص اُنھین پر عقد بیع واقع ہو بلکہ کچھ روپئے مطلق ہون اُسکے بعد اُسی مجلس مین بایع روپئے لے آئے اور خریدار کو دیدے اور ظاہر ہو کہ وہ چاندی کی نہین تو تفرق مجلس کے پہلے خریدار کو بدل مانگنا جائز ہے اور اگر تفرق مجلس کے بعد بایع روپئے لائے تو صرف اور صرّافی نہین اسلیے کہ صرافی مین قبضے کا ہونا تفرق کے پہلے شرط ہے اور اگر کچھ روپئے چاندی کے ہون اور کچھ نہون تو چاندی والون مین صحیح ہے اور جو چاندی کے نہین ہین اُنھین باطل ہے اور اگر عیب دار عیب کے سبب سے چاندی ہونے سے خارج نہوئے ہون تو خریدار کو اختیار ہے کہ چاہے لیلے اور چاہے پھیر دے اور بٹا لینا جائز نہین اسلیے کہ بیاز ہو جائیگا اور خریدار کو پہونچتا ہے کہ عیب دار روپئون کے بدلے اچھے مانگے تفرق مجلس سے پہلے ہین تو یقین ہے اور بعد مین جائز ہے اگرچہ تردد ہے چوتھا مسئلہ جبکہ کوئی اشرفی کو بدلے اشرفی کے خرید کرے اور اس سے مراد یہ ہے کہ ذمے پر خرید کرے اور قیمت کی اشرفی بایع کو دیدے پھر معلوم ہو کہ وہ اشرفی اتنی زیادہ ہے کہ جسے نہین دیتے ہین مگر بھول کر یا تبرع اور چھوڑ دینے کی راہ سے بس وہ زیادتی بایع کے پاس خریدار کا مال امانت کے طور پر ہے اُسے خریدار کو پھیر دینا چاہیے اور خریدار کی اُس اشرفی مین بایع حصہ دار ہے مترجم کہتے ہین کہ کم وزن اشرفی کی بیع زیادہ وزن کی اشرفی کے بدلے مین جبکہ دونون معاوضے موجود ہون اور کوئی ذمہ داری پر نہو باطل ہے اسلیے کہ بیاز ہوا جاتا ہے اسلیے ذمہ داری کی خرید کی تفسیر کردی ہے پانچوان مسئلہ ایک روایت مین آگیا ہے کہ ایک روپئے کو ایک روپئے کے عوض اس شرط سے بیع کرنا جائز ہے کہ بایع اُس روپئے کی انگوٹھی بنا کر دیدے اور آیا انگوٹھی کے سوا مین بھی یہی حکم جاری ہوگا یا نہ اشبہ یہی ہے کہ جاری نہوگا اسلیے کہ بیع مثل کی مثل سے زیادتی کے ساتھ ہے ہر چند کہ یہ زیادتی عینی نہین ہے اور حکمی زیادتی مین بھی بیاز متحقق ہو جاتا ہے اور جسقدر کہ روایت سے مستثنیٰ ہوا ہے اُتنے ہی پر اکتفا کرنا ضرور ہے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے اس بیع کے جواز کا قول شیخ سے نقل کیا ہے کہ اس جواز پر سند شیخ کی ایک روایت ہے کہ آگئی ہے اور اسکے بعد روایت کی تاویل اُنھون نے کی ہے اور صحیح جائز نہونا ہے چھٹا مسئلہ جن برتنون کو چاندی سونے سے بنایا ہو یعنی اُنھین چاندی بھی اور سونا بھی ہو اگر اُنھین کے سونے کی مقدار اور چاندی کی مقدار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معلوم ہو تو اُنھین اُتنے ہی سونے اور اُتنی ہی چاندی کے بدلے مین بیچنا جائز ہے اور اگر سونے اور چاندی کے سوا اور جنس سے بیچین جیسے پیسون سے اور غلے سے تو ہر چند زیادہ بھی ہو جائز ہے اور اگر ہر ایک کی مقدار معلوم نہو اور سونے چاندی کا چاندی سونے سے جدا کرنا ممکن ہو تو اُنھین محض سونے کے بدلے اور نہ محض چاندی کے بدلے بیچین گے بلکہ دونون کو دونون کے بدلے مین مثل مثل کے برابر کرکے بیچین گے یا اِن دونون جنسون کے سوا اور جنس کے بدلے مین بیع کرینگے اور اگر چاندی کا سونے اور سونے کا چاندی سے جدا کرنا ممکن نہو اور اُنھین ایک جنس زیادہ ہو اور ایک کم ہو تو جو جنس کہ اُن برتنون مین کم ہو اُسی کے بدلے مین اُنکے مول کرینگے اور کچھ اُسپر زیادہ دے دینگے کہ زیادتی اُس دوسری جنس کے مقابل مین پڑ جائے اور اگر گمان غالب مین دونون جنسین برابر ہون تو اُنھین اُنھین دونون جنسون کے بدلے مین مثل مثل کے برابر کرکے بیچین گے یعنے چاندی کے برابر چاندی اور سونے کے برابر سونا لین دینگے ساتوان مسئلہ سونے چاندی کی ہوئی زینون مین اگر سونے چاندی کی مقدار معلوم ہو تو سونے چاندی کی جنسون کے بدلے مثل کی مثل سے برابری کرکے لین دین اِس شرط سے کہ اُسپر کچھ زیادہ لین دین کہ وہ زیادتی مقابلے مین زین کے پڑ جائے یا اُسے ہبہ کر دین اِس شرط سے کہ عقد بیع مین یہ مشروط نہو اور چاندی سونے کی غیر جنسون سے بھی بیچ سکتے ہین خواہ کم ہون یا زیادہ ہون اور اگر اُنکی چاندی سونے کی مقدار معلوم نہو اور جدا کرنا بھی ممکن نہو مگر نقصان سے تو اُسے چاندی سونے کی غیر جنس کے بدلے مین بیع کرینگے اور اگر اُسی جنس کے بدلے مین بیچین تو اُسکے ساتھ کوئی چیز بھی زیادہ کرکے اُسی چاندی سونے سے دین کہ جتنا اٹکل سے اُنھین ہے کہ وہ زین وغیرہ کے مقابلے مین پڑ جائے اور نقصان توڑنے کا نہ پڑے

آٹھوان مسئلہ اگر کسی کپڑے کو ایسے بیس روپئون پر بیچین کہ جسکے بدلے مین ایک اشرفی آتی ہے یہ بیع صحیح نہین اِسلیئے کہ یہ روپئے نامعلوم ہین اور اشرفی کی قیمت بھی مختلف ہوتی ہے نوان مسئلہ اگر سو درم کو ایک درم کم ایک اشرفی پر بیچین تو صحیح نہین اِسلیئے کہ معلوم نہین کہ ایک درم کم ایک اشرفی کی کتنی مقدار ہوتی ہے کیونکہ اشرفی کا نرخ مختلف ہے اور اسیطرح اگر ایک اشرفی ایک روپئے کم قیمت کسی دوسری جنس کی اُن جنسون مین سے کہ جنمین بیاز نہین ہوتا ہے مثل کپڑے وغیرہ کے قرار دین تو جائز نہین اور اگر روپئے کی مقدار اشرفی سے اسطرح معین کر دین کہ یہ روپیہ اشرفی کا فلان حصہ ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو اِس صورت مین یہ بیع جائز ہے اِسلیے کہ جہالت جاتی رہتی ہے دسوان مسئلہ اگر کوئی پانچ درم کو آدھی اشرفی پر بیع کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ خریدار کو پہونچتا ہے کہ اشرفی کو توڑ کر دو حصے کرے آدھا ٹکڑا بائع کو دیدے اور خریدار پر لازم نہین کہ آدھی اشرفی سکہ دار دے مگر یہ کہ آدھے مثقال کا ارادہ کیا ہو مشہور متعارف اعتبار کے موافق کہ آدھی اشرفی سے مراد آدھے مثقال سکہ دار ٹکڑا ہو اور یہی غیر مسکوک کے بیچنے کا بھی حکم ہے مثل اسکے کہ کپڑے کو آدھے درم پر بیع کرے اور سنارونکی دُکانون کی خاک کو سونے چاندی دونون سے بیچنا چاہیے اِسلیے کہ اُسمین سونے چاندی کے ریزے ہوتے ہین پس سونا چاندی کے مقابلے مین اور چاندی سونے کے مقابلے مین پڑیگی یا اِن دونون کے سوا اور جنس کے بدلے مین بیع کرین اور اگر تنہا سونے یا تنہا چاندی کے مقابلے مین بیچین گے تو بیاز لازم آجائے گا اور اِسکے بیچنے کے بعد اِس خاک کے دامونکو اُنکے مالکون کی طرف سے تصدق کرنا چاہیے اسلیے کہ اُنکے مالک متمایز نہین

آٹھوین فصل میوون کی بیع مین ہے اور نظر خرمے کے درخت کے پھلون مین اور میوون مین اور ترکاریون مین اور ساگون مین اور اُنکے لواحق مین ہے خرمے کے درخت کا میوہ بے نکلے ایکسال کو بیچنا جائز نہین اور دو سالہ اور زیادہ کو بے نکلے جائز ہے مگر اِس جواز مین تردد ہے اور روایت مین آگیا ہے کہ جائز ہے اور اسیطرح خرمے کے درخت کا میوہ نکلنے کے بعد اور صلاح ظاہر ہونے کے بعد یعنی آفت قبول کرنے کے درجے سے نکل آنے کے بعد ایک سالہ اور دو سالہ قطع کی شرط سے کہ خریدار توڑ لیجائے اور بے اس شرط کے بھی خواہ تنہا یا ساتھ مین اور کسی چیز کو ملا کر بیچنا جائز ہے اور ظہور صلاح سے پہلے ایک سالہ بیچنا جائز نہین مگر جبکہ اُسکے ساتھ کوئی ایسی چیز ملادے کہ جسکا بیچنا درست ہو یا اُس میوے کو اِس شرط سے بیچے کہ خریدار اُسے اُسیوقت مین توڑ لے یا دو سالہ اور زیادہ کو بیچے اور یکسالہ بے اِن تینون شرطون کے بیچے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ بیع صحیح نہین اور بعضے کہتے ہین کہ مکروہ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اگر آفت سے بچ جائے تو صحیح ہے اور نہین تو صحیح نہین اور پہلا قول اظہر ہے اور اگر خرمے کے درخت کے میوے کو درخت کے ساتھ ظہور صلاح کے پہلے یا بعد بیچین تو جائز ہے اور خرمے کی صلاح کا ظہور اُسوقت ہوتا ہے کہ جب خرما زرد یا سرخ ہو جاتا ہے یا ایسے درجے پہونچے کہ آفت سے محفوظ ہو جائے اور جبکہ خرمے کے باغ کے کچھ میوے پک گئے ہون اور کچھ کچے ہون

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توسب کا ایک جگہ بیچنا جائز ہے اور اگر خرمے کے ایک باغ کے میوے پک گئے ہون تو دوسرے باغ کے میوے کے ساتھ اکٹھا بیع کرنا جائز نہین ہرچند ان دونون باغون کو ملا کر اکٹھا بھی کر لین اور اسمین تردد ہے اور درختون کے پھلون کا بے صلاح کے ظاہر ہوئے بیچنا جائز نہین اور ظہور صلاح کی حد یہ ہے کہ گولیان بندھ جائین اور اس سے زیادہ شرط نہین ہے اور یہی اشبہ ہے اور میوون کے نکلنے سے پہلے دو سالہ بیچنا آیا جائز ہے یا نہین بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان جائز ہے اور اولی جائز نہونا ہے اسلیے کہ نامعلوم چیز کی بیع ہوتی جاتی ہے اور اسیطرح چیز گولی بندھنے سے پہلے کسی اور چیز کو کہ جسکی بیع درست ہے اُسکے ساتھ ملا کر بیچنا جائز نہین اور خرمے مین اس بیع کا جواز جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے نص سے مستند ہے اور ہمارے مذہب مین قیاس جائز نہین اور جبکہ گولی بندھ جائے تو اُسے درخت کے ساتھ اور تنہا بیچنا جائز ہے خواہ میوہ نمودار ہو جیسے سیب زردآلو انگور وغیرہ سے خواہ کسی پوست مین ہو جیسے کہ اخروٹ وغیرہ پر ہے خواہ وہ پوست ایسا ہو کہ جسمین رہنے کے لیے اور پکنے کے لیے محتاج ہو خواہ ایسا ہو کہ جسکی احتیاج نہو جیسے اخروٹ کے اندر کا مغز اور اوپر کا پوست ہے کہ اوپر کا پوست دُور ہو جاتا ہے اور یہی حکم بادام کا بھی ہے اور ہرے باقلے اور مسور کا اور ہرطمان کا ہے کہ ایک اناج ہے کہ مسور سے بڑا اور چنے سے چھوٹا ہوتا ہے اور بعضون نے جو اور گیہون کے درمیان مین کہا ہے اور اسیطرح چیز بالی ہے خواہ دانہ اُسکا ظاہر ہو مثل جو کے یا چھپا ہو مثل گیہون کے خواہ اُن بالیون کو علیحدہ بیچین خواہ اُنکی کھڑی گھانس کے ساتھ بیچین یا کاٹ کر بیچین اور ساگون وغیرہ پتیون کو نکلنے سے پہلے بیچنا جائز نہین اور منعقد ہونے کے بعد ایسی حد پر کہ ایکبار دو بار اور کئی بار توڑ سکین بیچنا جائز ہے اور یہی حکم ہے اُن چیزون کا جنھین ہنسیا سے کاٹتے ہین جیسے ہری گھانس کہ گھوڑے وغیرہ کو کھلاتے ہین اور مثل اور ساگون کے جیسے پالک اور میتھی وغیرہ ہین کہ ایک ہنسیا یا زیادہ کے ہو جائین تو بیچنا جائز ہے اور یہی حکم اُن پتیون کا ہے جو ہاتھ سے سوتی جاتی ہین جیسے مہندی وغیرہ ہے اور ان چیزون کا درختون سے علیحدہ اور انکے درختون کے ساتھ بیچنا جائز ہے اور اگر ان درختون کو پھلون کے انعقاد کے بعد بیچین تو انکے پھل بیع مین داخل نہونگے مگر جب شرط کر لین گے تو وہ بھی داخل ہو جائینگے اور جو شخص کہ ان چیزون کے درختون کو مول لے اُسے واجب ہے کہ پھلونکو پکنے کے وقت تک درختون پر رہنے دے کہ بایع کا نقصان نہو اور جو پھل کہ مول لینے کے بعد نئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نکلین وہ خریدار کا مال ہے لواحق مین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جو شخص باغ کے درختون کے میوے کو بیچے اور کچھ معین درختون کا میوہ یا کئی معین درخت خرمے کے استثنا کرلے تو یہ جائز ہے اور اگر اُسکی پیداوار کے کسی حصّے کو مثل تہائی چوتھائی وغیرہ کے یا کسی معین وزن کو مثل سیر دو سیر وغیرہ کے استثنا کرلے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر اُس میوے مین مول لینے کے بعد کچھ گھٹی ہو تو وہ گھٹی بایع اور مشتری پر رسدی حصے سے پھیلے گی یعنی کُل پیداوار کی گھٹی کا رسدی حصہ مشتری اور بایع کے حصّے مین سے بھی کم ہوگا دوسرا مسئلہ جس میوے کی صلاح کا ظہور ہو چکا ہو اور اُسے اُسکا مالک بیچے تو قبضے سے پہلے اگر ضایع ہوگا تو بایع کا مال ضایع ہوگا اور یہی حکم ہے اگر بایع خود اُس میوے کو ضایع کر ڈالے اور اگر کچھ میوے کو آفت پہونچے اور کچھ سالم رہے تو خریدار سالم بھر کو اُسکے حصے سے لے گا اور اگر اُس میوے کو کوئی بیگانہ ضایع کر ڈالے قبضے سے پہلے تو خریدار کو اختیار ہے کہ خواہ بیع کو فسخ کر ڈالے خواہ ضایع کرنے والے سے بھر لے اور اگر خریدار کے قبضے کے بعد ضایع ہو جائے اور قبضہ اس سے عبارت ہے کہ بایع ہاتھ اُس سے اُٹھا لے اور چھوڑ دے تو بایع پر تاوان بھرنا نہین ہے اور یہی اشبہ ہے اور اگر اُسے خریدار بایع کے قبضے مین ضایع کر ڈالے تو عقد بیع تمام ہوگا اور خریدار کا ضایع کرنا بھی اُسکے قبضے کے حکم مین ہے اور یہی حکم ہے اگر کوئی شخص لونڈی یا غلام مول لے اور اُسے قبضے سے پہلے آزاد کر دے تیسرا مسئلہ درخت پر کے پھلون کو نقد روپئے سے اور کپڑے سے بیچنا جائز ہے اور کسی میوے کو اُسکے درخت کے میوے کے بدلے مین بیچنا جائز نہین اور اِسے بیع مزابنہ کہتے ہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ بیع مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کے خرمون کو خرمون سے بیچین ہرچند کہ یہ خرمے زمین پر ہی ہون اور یہی اظہر ہے اور آیا ایسی بیع اور درختون کے میوون مین جائز ہے یا نہین بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز نہین کہ بیاز کا خطرہ ہے اور اِس سے پختگی نہین ہے اور ساری بالی کو اُسکے دانون کی تعداد کے موافق اُسی کے دانون سے بیچنا جائز نہین اور اِسے بیع محاقلہ کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ بیع محاقلہ بالی کو اُسکی جنس کے دانون سے بیچنا ہے جس جگہ پر کہ ہون ہرچند کہ وہ جنس زمین پر رکھی ہوئی ہو اور یہی اظہر ہے چوتھا مسئلہ ایک درخت پر کے خرمونکو کہ درخت گھر مین ہو یا باغ مین ہو اٹکل کے طور سے اُسی جنس کے خرمون کے بدلے مین کہ دوسرے درخت کے ہین بیچنا جائز ہے اور یہ بیع مزابنہ ممنوع بیعون سے نص کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سبب سے مستثنیٰ ہے جیسا کہ اگلے مسئلے مین بیان ہو چکا ہے اور آیا جائز ہے کہ ایک درخت پکے خرمے انکل سے اُسی درخت کے خرمون سے بیچین اظہر یہی ہے کہ جائز نہین اور اسیطرح جائز نہین ایسی بیع بہت سے درختون کے خرمون پر کہ ایک سے بڑھکر ہون موضع نص پر حصر کرنے کی رو سے مگر جبکہ ہر گھر مین ایک ایک درخت ہو اور اُنھین درختون کو الگ الگ اسی طریق سے بیچین تو جائز ہے اور اس بیع مین شرط نہین ہے کہ خرمون پر قبضہ اُسی مجلس مین تفرق سے پہلے ہو بلکہ تعجیل شرط ہے یعنی بیع سلم اس صورت مین جائز نہین اور واجب نہین کہ اُس مبیع کے خرمے اور قیمت کے خرمے سوکھنے پر برابر ہون بلکہ اگر متفاوت بھی ہون تو بھی ظاہر حدیث پر نظر کرنے سے جائز ہے اور اس بیع کو اصطلاح فقہا مین عریہ کہتے ہین اور عریہ خرمے کے درخت کے سوا اور درختون مین جائز نہین فرع اگر کوئی کہے کہ یہ ڈھیر خرمے کا یا غلّے کا مین نے تیرے ہاتھ اِس ڈھیر کے بدلے بیچا کہ اُسی جنس سے برابر ہے صحیح نہین اسلیے کہ معلوم نہین کہ دونون برابر ہین ہر چند تولنے پر دونون برابر نکل آئین کیونکہ بیع کے وقت یہ نہین معلوم تھا کہ دونون برابر ہین مگر جبکہ خرید فروخت کے وقت دونون کی مساوات کا علم ہو تو جائز ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز ہے ہر چند کہ معلوم نہو جبکہ بعد وزن کے برابر نکلین تو بیع صحیح ہے اور نہین تو باطل ہے اور اگر وہ دونون ڈھیر دو مختلف جنسون کے ہون تو جائز ہے خواہ دونون برابر ہون یا نہون اور ایک دوسرے سے درگزرے تو جائز ہے اور نہین تو بیع فسخ ہو جائے گی اور یہی اشبہ ہے کہ اگر بیچنے کے وقت مقدار نامعلوم ہو تو نامعلوم کی بیع ہوگی اور یہ جائز نہین پانچوان مسئلہ جائز ہے کہ کھیت کو کچا کاٹ لینے کی شرط سے بیچین یعنی بالیان نکلنے اور پکنے سے پہلے کاٹ لینے کی شرط سے گھوڑے وغیرہ کے کھلانے کے لیے بیچین تو جائز ہے اگر خریدار اُسے کاٹ نہ لے تو بایع کو پہونچتا ہے کہ خود کاٹ ڈالے اور زمین خالی کر لے یا رہنے دے اور زمین کا کرایہ کٹنے کے وقت تک کا خریدار سے مانگ لے اور یہی حکم ہے جب کسی درخت کے میوے کو توڑ لینے کی شرط سے مول لے چھٹا مسئلہ درخت کے خریدے میوے کو خرید کی قیمت سے کم زیادہ پر بیچ لینا جائز ہے خواہ اُس میوے پر قبضہ کیا ہو یا نکیا ہو ساتوان مسئلہ جب کہ کوئی درخت خرمے کا یا اور کسی کا دو شریکون مین مشترک ہو اور ایک دوسرے شریک سے اُسکے حصے کو معین معلوم قیمت پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مول لے تو جائز ہے آٹھوان مسئلہ جو کسی درخت باردار یا کھیت پر اتفاق سے ہو کر نکلے تو جائز ہے کہ اُسمین سے کچھ ایسا تھوڑا سا کھالے جو اُسکے خراب کرنیکا باعث نہو اور کچھ اُٹھا کر لے آنا جائز نہین

نوین فصل حیوان کی بیع مین ہے اور نظر اُس حیوان کے بیان مین ہے کہ جسکا مالک ہونا صحیح ہے اور اُسکے خریدنے کے حکمون مین اور لواحق مین ہے **پہلی نظر** اُس حیوان کے بیان مین ہے کہ جسکے مالک ہوسکتے ہین جان لینا چاہیے کہ اصلی کفر سبب اسکا ہے کہ مسلمان اُسکے سبب سے کافر کے اور اُسکی ذریات کے مالک ہوسکتے ہین اس شرط سے کہ وہ کافر حربی ہو تو اُسکی اولاد مین بھی لونڈی غلام ہونا سرایت کرتا ہے ہرچند کہ وہ اصلی کافر لونڈی غلام بننے کے بعد مسلمان بھی ہو جائین جبتک کہ آزادی کا سبب بہم نہ پہونچے کہ کتاب العتق مین انشاء اللہ تعالیٰ بیان آنے کو ہے اور اگر دار الحرب مین لڑکے کو راہ سے اُٹھا لین تو مسلمان کا مملوک ہوجاتا ہے یعنی اُس صورت مین کہ اُس مقام مین کوئی مسلمان نہو کہ وہ لڑکا اُس سے منتسب ہوسکے گو وہ مسلمان وہان قید ہی مین ہو اور اگر دار الاسلام سے اُٹھا لین تو مملوک نہین ہوتا ہے اور اگر وہ اُٹھایا لڑکا بلوغ کے بعد غلام ہونے کا ادعا کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسکے اس دعوے کو قبول نہ کرینگے اور بعضے کہتے ہین کہ قبول کرینگے کہ عاقلون کا اپنے ضرر پر اقرار کرنا مسموع اور مقبول ہوتا ہے اور یہی اشبہ ہے اور صحیح ہے کہ اپنے قرابت دارون کا مالک ہو قرابت سے اِن گیارہ جنس کے سوا ہین اور وہ گیارہ جنسین باپ اور مان اور جد اور جدہ ہین کتنا ہی اوپر جائین یعنی دادی کا دادا وغیرہ اور اولاد اور اولاد اولاد ہین خواہ مرد ہون خواہ عورت ہون اور کتنا ہی نیچے جائین یعنی بیٹے کا بیٹا وغیرہ اور بہنین ہین اور پھپھیان ہین اور خالائین ہین اور بھتیجیان ہین اور بھانجیان ہین اور اگر یہ لوگ دودھ شریک ہون جیسے انا دادا دودھ شریک بہن وغیرہ تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ انکا مالک نہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ مالک ہوجائیگا اور مالک نہونے کا قول علما مین بہت مشہور ہے اِس لیے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الرضاع لحمۃ کلحمۃ النسب یعنی دودھ بھی نسب کے رشتے کیطرح کا ایک رشتہ ہے اور اگر کسی کو اِن لوگون مین سے کوئی مول لیگا تو مول لینے کے ساتھ ہی آزاد ہوجائیگا اور اگر میراث سے کسی کے حصے مین اِنمین کا کوئی پڑیگا تو بھی آزاد ہوجائیگا اور اُسکا مملوک نہوگا اور آدمی کو اِن لوگون کے سوا اور عزیزون کا مالک ہونا مکروہ ہے جیسے بھائی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور چچا ماموں اور اُنکی اور اولاد ہے اور عورت ہر شخص کی مالک ہوسکتی ہے اپنے آبا کے سوا کتنا ہی اوپر کو جائین اور سوا اولاد کے کتنا ہی نیچے کی طرف جائے نسب کی رو سے اور اگر دودھ کے سبب ہوں تو اِسمین تردد ہے اِسلیے کہ بعضے فقہا کہتے ہین کہ عورتین رضاعی ماں باپ اور اولاد رضاعی کی مالک ہوسکتی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نہین مالک ہوسکتی ہین اور جائز نہونا زیادہ علما مین مشہور ہے اور اگر کوئی آزاد عورت غلام کے عقد مین ہو اور وہ عورت اپنے شوہر کو مول لے لے تو شوہر غلام اپنی جورو کا ہو جائے گا مگر زوجیت کا عقد منفسخ ہو جائیگا اور یونہین اِسکے برعکس بھی ہے یعنی کوئی آزاد مرد کی زوجہ لونڈی ہو اور وہ اُسے مول لے لے تو وہ عورت اُسکی لونڈی ہو جاے گی مگر شوہر ہونے کا عقد باطل ہو جائیگا اور اگر کوئی کافر کوئی غلام رکھتا ہو اور وہ غلام مسلمان ہو جائے تو اُس کافر پر جبر کرکے تکلیف دینگے کہ اِس مسلمان غلام کو کسی مسلمان کے ہاتھ بیچ ڈالے اور وہ اُسکے لے لے اور اگر نہ مانے گا تو اُسپر اِس امر کا جبر کرین گے اور اگر کوئی شخص کہ جس کا آزاد ہونا اور اُسکا نسب معلوم نہ ہو اور وہ اپنے نفس پر کسی کے غلام ہونے کا اقرار کرے تو اُسکے غلام ہونے کا حکم کیا جائے گا پھر اگر بعد مین انکار کریگا تو اِس انکار کا اعتبار نہوگا ہر چند کہ مقرلہ یعنی جس کسی کے غلام ہونے کا اقرار کیا ہے وہ کافر ہو اور اِسی طرح اگر کوئی شخص کوئی غلام لے اور بعد مول لینے کے وہ غلام آزاد ہونے کا دعوی کرے تو قبول نہ کرین گے مگر جب دعوے کو ثابت کرے تو قبول کرین گے دوسری نظر حیوان کی خرید فروخت کے حکموں مین ۔ جب کوئی حیوان مول لین اور عقد بیع کے بعد اور اُسپر خریدار کے قبضے سے پہلے اُس حیوان مین کوئی عیب بہم ہو جائے تو خریدار کو اختیار ہے کہ خواہ اُسے لے لے خواہ پھیر دے اور صحیح اور عیب دار کی قیمتوں کا تفاوت لے سکتا ہے یا نہین اِس مین تردد ہے اور اگر خریدار اُسپر قبضہ کر چکا ہو اور اِسکے بعد وہ حیوان خیار حیوان کے تین دن گزرنے کے پہلے ضایع ہو جائے یا اُسمین کوئی نیا عیب پیدا ہو جائے تو بایع کے مال سے ہے جس صورت مین خریدار نے اُسمین کوئی تصرف نہ کیا ہو اور اگر کوئی عیب اُسمین بے خریدار کی تفریط کے پیدا ہو تو وہ عیب اِس امر کا مانع نہین کہ خریدار اُسے تین دن کے خیار کے خیال سے کے سبب سے پھیر دے آیا بایع کو لازم ہے کہ تفاوت قیمت کا کم کر دے اِس مین تردد ہے ظاہر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہی ہے کہ تفاوت قیمت لازم نہین ہوتا ہے اور اگر تین روز گزرنے کے بعد عیب پیدا ہو جائے اور اسکے بعد ظاہر ہو کہ دوسرا عیب بھی اگلا اُس حیوان مین ہے تو اُس اگلے عیب سے اُس حیوان کو پھیر نہین[1] سکتا ہے اور جبکہ کوئی شخص کسی حاملہ لونڈی کو خریدے تو جو بچہ کہ اُسکے پیٹ مین ہے اپنی ماں کی بیع مین داخل نہین ہوتا ہے اور وہ اظہر بایع کا مال ہے مگر جب کہ خریدار شرط کرلے کہ بچہ بھی مال میرا ہوگا اور اگر اُسے نے بچے سمیت مول لین اور بچہ خریدار کے قبضے کے پہلے ماں کے پیٹ سے گر پڑے تو بچے کی قیمت کا حصہ خریدار بایع کو دیگا اور اِس حصے کی وضع کا طریقہ یہ ہے کہ اُس لونڈی کا حمل کے ساتھ بازار کا نرخ معلوم کرینگے اور بے حمل کی قیمت معلوم کرینگے اور جو تفاوت کہ ان دونوں قیمتوں مین ہوگا جسپر خرید فروخت ہوئی ہے وضع کرلینگے خواہ خرید فروخت والی قیمت بازار کے نرخ کے برابر ہو یا کم زیادہ ہو مثلاً ایک حاملہ لونڈی دو سو روپے کو مول لی اور قبضے کے پہلے حمل گر پڑے اور بازار کی نرخ اُس لونڈی کا حمل کے ساتھ سو روپئے کا ہو اور بے حمل کے اسّی کا ہے اور اسّی اور سو مین تفاوت خمس یعنی پانچوین حصے کا ہے بس وہی پانچوان حصہ دو سو روپیون مین سے کم کرینگے کہ وہ چالیس روپئے ہوتے ہین کہ اور اگر کسی حیوان مین سے حصہ مشاع یعنی مشترک کہ معین اور ممتاز نہین جیسے تہائی وغیرہ ہے نہ یہ کہ سر اور پیر اور سارے عضو ہون خرید کرے تو جائز ہے اور اگر سارے حیوان کو بیچے اور اُسکے سر اور کھال کا استثنا کرے تو جائز ہے اور کھال اور سر کی قیمت کے موافق اُس حیوان مین شریک رہے گا اور یہ حکم سکونی کی روایت کے موافق ہے اور فقہا نے کہا ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے اور متاخرین نے اِس روایت پر عمل نہین کیا ہے اِس لیے کہ نامعلوم چیز کی بیع لازم آتی ہے اور یہی قول وجہ دار ہے مگر جب کہ حیوان ذبح کیا ہو یا ذبح کرنے کا ارادہ رکھتے ہون تو قوی صحت ہے ایسا ہی مسالک مین ہے اور اِسی طرح پھر اگر دو شخص یا زیادہ ملکر ایک حیوان خرید کرین اور ایک شخص اُنمین سے اس حیوان کے سر اور کھال کی اپنے لیے شرط کرلے تو ان دونون چیزون کی قیمت کے موافق اُس حیوان مین شریک ہو جائے گا اور اگر یہ کہے کہ اِس حیوان کو میری شرکت مین مول لے تو صحیح ہے اور یہ دونون اُس حیوان مین آدھے آدھے کے شریک ہونگے اور ہر ایک کو آدھی آدھی قیمت دینی لازم ہوگی اور اگر ایک شریک

[1] یعنی تفاوت [illegible] ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسرے شریک سے کہے کہ میرے حصے کی بھی قیمت اپنے پاس سے دیدے تو بھی صحیح ہی اور اگر وہ
حیوان ضایع ہو جائیگا تو نقصان اُٹھانے مین دونون شریک ہونگے اور اُسے پہونچتا ہے
کہ شریک کے حصے کی قیمت جو اُسکے کہنے سے دی ہے پھیر لے اور اگر ایک شریک دوسرے
شریک سے کہے کہ جو منفعت مبیع مین حاصل ہوگی میرے تیرے درمیان مین مشترک ہوگی اور
اگر کچھ نقصان ہوگا تو تجھپر ہوگا اِسمین تردد ہے اور ایک روایت مین آگیا ہی کہ جائز ہے اور جو چاہے
کہ لونڈی مول لے تو اُسے مول لینے سے پہلے اُسکے مُنھ کا دیکھنا اور زینت کے مقامون کو مثل
ہاتھون کی ہتھیلیون اور پاؤن اور تلوون کے دیکھ لینا جائز ہے خواہ اُس لونڈی کا مالک
اجازت دے خواہ نہ دے اور جو شخص کوئی غلام مول لے اُسے سنت ہے کہ اُسکا نام بدل ڈالے
اور کچھ مٹھاس اُسے کھلائے اور کچھ تصدق کرے اور اُس عورت سے ہمبستر ہونا مکروہ ہے جو زنا سے
پیدا ہوئی ہو خواہ ملک سے ہمبستر ہو خواہ عقد سے اور یہی اظہر ہی اور یہ بھی مکروہ ہے کہ مملوک اپنی قیمت
کو دیکھے کہ ترازو مین تولتے ہین کیونکہ نص مین وارد ہوا ہی اذا راہ فی المیزان لا یفلح یعنی جبکہ اُسے
ترازو مین دیکھ لیگا تو موجب فلاح نہوگا اور بعضے فقہا نے کہا ہی کہ ترازو کا ذکر نص مین اسواسطے واقع
ہوا ہی کہ قیمتونکا ترازو مین تولنا متعارف ہی نہین تو ترازو کے سوا مین اگر قیمت ہوگی تو بھی دیکھنا مکروہ
ہی اور اِس امر مین نظر ہے تیسری نظر اِس باب کے لواحق مین ہے اور اِسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ
بندہ کسی چیز کا مالک نہین ہوتا جو کچھ کماتا ہے وہ اُسکے آقا کا مال ہوتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین اگر آقا
بندے پر کوئی مقدار مقرر اور معین کرے کہ وہ اپنے کسب و رکام سے بہم پہونچا کے آقا کو دیدے تو جو کچھ اُس سے
زیادہ حاصل کریگا وہ اُسکا مالک ہوگا اور یہ مروی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اپنے اوپر کی جنایت کی یا
دیت کا مالک ہوتا ہی یعنی اگر کوئی اُسپر ایسی خیانت کرے جو دیت دینے کی موجب ہو مثل ناک یا کان
کاٹنے وغیرہ کے تو اُس دیت کا بندہ مالک ہوتا ہے اور مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اگر ہم کہین کہ
غلام ہر چیز کا مالک ہوتا ہے لیکن بندہ ہونے کے سبب سے بے اپنے آقا کی اجازت اپنے مال
مین تصرف سے ممنوع ہے تو یہ قول اچھا ہے دوسرا مسئلہ جو کہ بندہ مول لے اور اُس بندے کے
پاس کچھ مال ہو تو اُسکا مال اُسکے پہلے آقا کا مال ہے کہ جو اُسکا بایع ہے مگر یہ کہ خریدار بایع سے شرط
کرلے کہ وہ مال بھی میری ملک مین ہوگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر بایع اُس مال سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقف نہو تو وہ مال بایع کا ہے اور اگر واقف ہے تو وہ خریدار کا مال ہے اور پہلا قول زیادہ مشہور ہے اور اگر کوئی مملوک خریدار سے کہے کہ تو مجھے خریدلے یہ روپیہ تیرا میرے ذمے ہے تو وہ روپیہ بندے پر لازم نہوگا گو اُسے وہ مول لے لے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ کہنے کے وقت اگر کچھ مال رکھتا ہوگا تو لازم ہوگا اور اگر نہ رکھتا ہوگا تو لازم نہوگا اور یہی مروی ہے تیسرا مسئلہ جب کوئی شخص کسی غلام کو اُسکے پاس کے مال کے ساتھ خرید کرے بس اگر قیمت اُس مال کی غیر جنس ہو تو یہ خرید و فروخت مطلق یعنے خواہ زیادتی کے ساتھ ہو یا برابر ہو جائز ہے اور اسی طرح پر جائز ہے کہ اُسی مال کی جنس سے خریدے جس صورتین کہ ربوی نہ ہو یعنے مال مین زیادتی کے سبب سے ربا یعنے بیاز متحقق نہ ہو اس طرح سے کہ تول ناپ کی جنس سے نہ ہو اور اگر وہ مال ایسا ہو کہ جسمین زیادتی سے بیاز ہو جاتا ہو اور اُسی جنس سے خرید فروخت ہو تو ضرور ہے کہ اصل مال کی نسبت سے کچھ بڑھا کر دیدے کہ غلام کے مقابلے مین پڑجائے اور بیاز لازم نہ آئے چوتھا مسئلہ بایع پر واجب ہے کہ اگر لونڈی بیچے تو اُسکا استبرا اُسکے بیچنے سے پہلے کرے یعنے دیکھ لے کہ پیٹ سے تو نہین ہے اگر اُس سے ہم بستر ہوا ہو اور یہ استبرا ایک حیض مین ہوتا ہے یا پینتالیس دن مین ہوگا اگر حیض نہ آتا ہو اور حائض کا سن رکھتی ہوگی اور اسی طرح پر خریدار کو بھی استبرا کر لینا چاہیے اگر لونڈی کے حال سے واقف نہو اور اگر کوئی عادل خریدار کو خبر دے کہ استبرا اس لونڈی کا کر لیا ہے یا اُس لونڈی کی آقا عورت ہو یا لونڈی کم سن ہو کہ اُس سن سال مین حیض نہین ہوتا ہے یا حیض کے زمانے سے اُس کی عمر بڑھ گئی ہو یا پیٹ سے ہو یا حیض مین اُسے مول لے تو ان سب صورتون مین واجب نہین اور اُس سے ہمبستر ہو سکتا ہے مگر حیض کے ایام مین اگر حاملہ لونڈی خریدی ہے تو اُس سے آگے کی طرف سے ہمبستر ہونا چار مہینے دس دن ایام حمل کے گزرنے کے پہلے جائز نہین اور اتنے دنون کے بعد ہمبستر ہونا کراہت کے ساتھ جائز ہے اور اگر ہمبستر ہو تو عزل منی کرے اور اگر عزل منی نکرے تو جو لڑکا کہ اُس لونڈی کے یہان پیدا ہوگا اُسے بیچنا مکروہ ہوگا اور سنت ہے کہ اُسکے لیے کوئی حصہ اپنی میراث مین قرار دے پانچوان مسئلہ اگر ایسی بچے والیان لونڈیان خرید کرے گا کہ اُنکے بچے اپنی ماؤن سے مستغنی نہ ہوئے ہون تو اُن بچون کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انکی ماؤن سے جدا کرنا حرام ہے اور بعضے مکروہ کہتے ہین اور یہی اظہر ہے اور لڑکے کو مان سے سات برس کے سن مین استغنا ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ رضاع سے استغنا تفرقے کے جواز مین کافی ہے کہ رضاع کے پورے دو سال ہین اور پہلا قول اظہر ہے چھٹا مسئلہ جو لونڈی خریدے اور اُس سے لڑکا جنوائے اور اُسکے بعد ظاہر ہو کہ اِس لونڈی کو غیر مالک نے بیچا ہے اور یہ دوسرے شخص کا مال ہے اور مالک اُسے خریدار سے چھین لے تو ہمبستر ہونیوالے کو لازم ہے کہ اگر لونڈی باکرہ تھی تو اُسکی قیمت کا دسوان حصہ اور اگر باکرہ نتھی تو اُسکی قیمت کا بیسوان حصہ مالک کو دے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسکے ذمے پر مہر مثل ہے اور پہلا قول مروی ہے اور وہ لڑکا جو اُس لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے آزاد ہے غلام نہین ہے اِسلیے کہ آزاد سے حاصل ہوا ہے اور اُسکے باپ پر واجب ہے کہ اُس لڑکے کی قیمت اگر لونڈی کے پیٹ سے جیتا پیدا ہوا ہے اُس لونڈی کے مالک کو دیدے اسلیے کہ یہ نا یعنی ہمبستری اُسکی ملک مین ہوئی ہے اور اُسکے حق نے لڑکے سے تعلق کیا ہے اور اُسکا تاوان بایع سے بھریگا اور آیا مہر مثل یا اُجرت ہمبستری کا تاوان جیسا کہ بیان ہوا ہے بایع سے لیگا یا نہ لیگا بعضے فقہا کہتے ہین کہ لے لیگا اِسلیے کہ بایع نے اُس لونڈی کو بیچا تھا اور ہمبستری کی اباحت بے عوض کے کی تھی بس اِس ہمبستری کا کوئی عوض نتھا تاوان کا متکفل بایع کو ہونا پڑیگا اور بعضے کہتے ہین کہ جب مہر مثل یا اُجرت ہمبستری کے مقابلے مین ہمبستری متحقق ہے پھر تاوان بھرنا بایع پر نہین ہے ساتوان مسئلہ جو لونڈی غلام دار الحرب سے زمان غیبت امام علیہ السلام مین بے اذن حضرت سیلیے جاتے ہین اُنکی ملکیت اور لونڈیون سے ہمبستر ہونا جائز ہے خواہ اُنھین مسلمان دار الحرب سے لائے ہون یا کافر لائے ہون ہرچند کہ اُسمین امام علیہ السلام کا بھی حق ہے اور بعضے قول پر پورا حق حضرت ہی کا ہے جیسا کہ اپنے مقام مین بیان ہوگا آٹھوان مسئلہ جب کوئی شخص ماذون غلام کو جسے اُسکے آقا کی طرف سے خرید فروخت کی اجازت ہے کچھ مال دے کہ اسمین سے کچھ مال سے غلام خرید کرکے آزاد کرے اور باقی مال سے حج کرے پھر وہ ماذون غلام اپنے باپ کو اُس مال سے خرید کرکے آزاد کرے اور باقی مال بھی اپنے باپ کو دے کہ مالک کی طرف سے حج ادا کرے پھر اُسکے بعد ماذون غلام کا آقا اور اُسکے غلام باپ کا آقا اور صاحب مال کے ورثہ آپسمین تنازع کرین اور ہر ایک دعویٰ کرے کہ اِس ماذون غلام نے میرے مال سے اُسے خرید کیا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو غلام کو اسی غلام کے آقا کے حوالے کرینگے اور دونون مدعیون سے ثبوت مانگین گے جو ثبوت دیدیگا اُسکے دعوے کے ثبوت پر حکم کرینگے اور یہ قول روایت ابن اشیم کے موافق ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے اور بعضون نے اس روایت کے ضعف کا حکم کیا ہے کہ راوی غالی تھا اور ایک جماعت فقہا کی کہتی ہے کہ اُسے ماذون غلام کے آقا کے حوالے کرینگے اگر مدعیون کے پاس ثبوت نہوگا اور یہی قول اشبہ ہے نوان مسئلہ جب کسی غلام کو ذمہ داری پر مول لے یعنی وہ غلام خرید فروخت کے وقت موجود نہو اور بائع اُسکے پاس دو غلام لائے اور کہے کہ ان دونون مین سے جسے چاہے لے لے اور خریدار کے پسند کرنے سے پہلے ایک غلام بھاگ جائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ وہ غلام بھاگا ہوا دونون کا مال ہے اور خریدار آدھا روپیہ قیمت کا بائع سے مانگ لیگا اور اگر وہ بھاگا غلام چلا آئے تو اُسے لے لے اور اگر نہ آئے تو اس موجود غلام مین بائع مشتری دونون آدھے آدھے کے شریک ہین اور یہ قول خریدار کے حق کے ان دو غلامون مین منحصر ہونے کے سبب سے ہے اور اگر ہم یہ کہین کہ وہ غلام خریدار کے پاس سے بھاگ گیا ہے تو خریدار اُسکی قیمت بائع کو پھیر دینے کا ضامن ہے اور خریدار کو پہونچتا ہے کہ اُسکا غلام جو بائع کے ذمے ہے اُس سے اُسے مانگے تو یہ قول خوب ہے اور اگر ایک غلام کو دو غلامون مین سے خرید کرے تو عقد بیع صحیح نہین اسلیے کہ بیع مجہولی ہوئی جاتی ہے اس مسئلے مین دوسرا قول موہوم ہے کہ کوئی دلیل نہین رکھتا ہے اور وہ قول اس بیع کے جواز کا اس صورت مین ہے کہ دونون غلام صفتون مین برابر ہون دسوان مسئلہ جب کوئی لونڈی کئی شریکون مین مشترک ہو اور ایک شریک اُس سے ہمبستر ہو اگر حرمت سے وہ ناواقف ہو تو اُسے حد لگانا نہین پہونچتا ہے اور اگر حرام ہونے سے واقف ہو تو اُسے زنا کی حد سو کوڑے لگانا چاہیے اور اس صورت مین قتل حد زنائے محصن کی نہین ہے اسلیے کہ اُس لونڈی کے کسی حصے کا مالک تھا مگر حد سے اُس حصے کے موافق حصہ کم ہوگا اگر آدھے کا شریک ہوگا تو آدھی حد اور چوتھائی کا شریک ہوگا تو چوتھائی حد ساقط ہو جائے گی اور باقی اسی قیاس پر ہے اور بعض ہمبستر ہونے سے اور شریکون کے حصون کی قیمت اُس سے نلین گے اور اگر لونڈی کو پیٹ رہجائیگا تو اُسکی قیمت کرینگے اور حصہ قیمت کا ایک شریکون کو دینگے اور اگر لڑکا زندہ پیدا ہوگا تو اُسکی بھی قیمت کرکے جتنا اُن شریکون کا حصہ ٹھہریگا اُسمین بھی اُنھین دینگے اور لڑکا آزاد ہوگا اسلیے کہ آزاد سے حاصل ہوا ہے گیارھوان مسئلہ

جب

Presented by: Rana Jabir Abbas

دو غلام کہ اپنے آقا کی طرف سے خرید و فروخت مین ماذون ہین اگر اُن مین سے ہر ایک دوسرے کو اُسکے مالک سے مول لیلے تو پہلے عقد کی صحت کا حکم کرین گے اِسلیے کہ دوسرا عقد دوسرے غلام سے اُسکے آقا کی طرف سے اُسوقت مین واقع ہوا ہے کہ وہ اُسکی غلامی سے نکل آیا تھا اور دوسرے آقا کا غلام ہوگیا تھا بس صحیح نہین ہے اور اگر دونون عقد ایک ہی زمانے مین ہون تو اُنکے بطلان کا حکم کرین گے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ قرعے سے فیصلہ کرنا چاہیے اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ جتنی مسافت پر کہ دونون غلام گئے ہین اُسکی پیمایش کرنا چاہیے جس غلام کی مسافت کم ہوگی اُسکے عقد کی صحت کا حکم کرنا چاہیے اور پہلا قول اظہر ہے بارھوان مسئلہ جو شخص ایسی لونڈی کو مول لے کہ صلح کی زمین سے چرا لائے ہین اُسے پہونچتا ہے کہ اُسے پھیر دے اور بایع سے قیمت لے لے اور اگر بایع مرگیا ہوگا تو اُسکے وارثون سے لیگا اور اگر بایع کا کوئی وارث نہوگا تو وہی لونڈی کما کر اپنی قیمت بھر خریدار کو دیگی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ لونڈی لقطہ کا حکم رکھتی ہے کہ راہ سے اُٹھا لیا ہو اور اپنے مقام مین لقطہ مذکور ہوگا اور اگر اِسکے قائل ہون کہ اُسے حاکم شرع کے سپرد کرین اور قیمت کما کر

بھرنے کی تکلیف نہ دین تو اشبہ ہے

دسوین فصل بیع سلف مین ہے اور اِسے بیع سلم بھی کہتے ہین اور اِسمین کئی مقصد ہین —

پہلا مقصد بیع سلم اُسے کہتے ہین کہ کوئی مال بایع کے ذمے معلوم مدت پر موجود مال یا حکمی موجود مال کے بدلے خرید کرین اور موجود مال وہ ہے جو عقد سلم کی مجلس مین خریدار کے ہاتھ مین دکھائی دیتا ہو اور حکمی موجود مال وہ ہے کہ جو عقد سلم کے وقت بغل مین یا گھر مین یا صندوق مین ہو اور مجلس کے تفرق کے پہلے دیدے اور یہ بیع اسلمت اور اسلفت کے لفظون سے منعقد ہوتی ہے یعنی بیع سلم کی مینے معنے یا بیع سلف کی مین نے خواہ عربی زبان مین یا غیر عربی زبان مین کہے اور بیچنے اور مول لینے کے لفظ سے منعقد ہوجاتی ہے اور اگر موجود کی بیع سلم کے لفظ سے اِسطرح پر کرین کہ مین نے تجھے سلم پر یہ اشرفی بدلے مین اِس کتاب کے دی اِسمین خلاف ہے اشبہ یہی ہے کہ واقع ہوجائیگی اِس نظر سے کہ بایع مشتری کے مقصود بیع موجود ہے اور جائز ہے کہ ایک چیز کو دوسری چیز کے بدلے مین بیع سلم کرین جبکہ وہ دونون چیزین جنس مین مختلف ہون اور اِسیطرح

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چیز کے بدلے چاندی سونا لینا سلم کے طور پر یا چاندی سونے کے بدلے جنس لینا جائز ہے اور جائز نہین کہ چاندی سونے کے بدلے چاندی سونا سلم کے طریق سے لین گو مختلف بھی ہون کہ ایک بدل چاندی اور دوسرا سونا ہو اِسلیے کہ اِنکے معاوضون مین قبضہ شرط ہے جسطرح کہ صرف مین بیان ہو چکا ہے دوسرا مقصد بیع سلم کی شرطون مین ہے اور شرطین چھ ہین پہلی اور دوسری شرط جنس کا بیان اور وصف کا بیان ہے اور اِسکا قاعدہ یہ ہے کہ جو ایسی صفت ہو کہ جسکے سبب سے قیمت بدلجایا کرتی ہے اُس صفت کا بیان لازم ہے اور اُس صفت مین کامل کا مطالبہ نکرینگے کہ انتہا کو پہونچی ہو بلکہ اطلاق کافی ہے اور جائز ہے کہ شرط کرلین جو کہ کھری قسم مین سے دیگا یا ناقص مین سے اور اگر شرط کرین کہ اجود دے تو یہ صحیح نہین اِسلیے کہ اجود کا پیدا کرنا مشکل ہے اور یہی حکم ہے کہ اگر اردی کی شرط کرین اور اگر کہین کہ اردی کی شرط کی صورت مین اگر بایع اجود دے تو واجب ہے کہ مشتری قبول کرلے بس تنازع سے چھٹکارا اور برات ذمہ ہوسکے گی بس یہ شرط جائز ہے تو یہ قول خوب ہے اور ضرور ہے کہ عبارت معلوم وصف پر دال ہو اور بایع اور مشتری کے درمیان مین الفاظ کے معنے ظاہر ہون اور اگر بایع مشتری مین کوئی اختلاف واقع ہو تو معنونکے معلوم ہونے سے تنازع رفع ہوسکے اور اگر مبیع ایسی جنسون مین کا ہو کہ جس کا وصف سے تعین نہوسکتا ہو تو ایسے بیع مین سلم جائز نہین مثل کچے پکے گوشت اور روٹی کے اور حیوان کی کھال مین تردد ہے کہ وصف سے منضبط ہوتی ہے یا نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ کھال مین بیع سلم جائز ہے جس صورتمین کہ اُس کھال کو دیکھ لین اور دیکھ لینا بیع سلم کے منافی ہے اِسلیے کہ بیع سلم مین مبیع کا موجود ہونا شرط نہین اور تراشے ہوئے تیر مین بیع سلم جائز نہین اِسلیے کہ وصف سے منضبط نہین ہوسکتا ہے اور اِسیطرح جواہر اور موتیون مین بیع سلم جائز نہین اِسلیے کہ اُنکی تعین مشکل ہے اور اُنکی قیمتون مین اوصاف کے بدلنے سے بہت فرق ہوجاتا ہے اور اِسیطرح تیر زمین مین اور پانی مین بیع سلم جائز نہین اور ساگ پات ترکاری میوہ مین اور زمین کی روئیدگی مین اور انڈے اور اخروٹ اور بادام اور حیوان اور انسان اور دودھ اور چکنائی اور روئی اور کپڑے اور خوشبو اور پینے کی چیزون مین اور مفرد مرکب دواؤن مین اِس شرط سے کہ اُن مرکب دواؤن کی مقدار اجزا کی معین ہوجائے بیع سلم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائز ہے اور اسی طرح پر دو مختلف جنسون مین بیع سلم ایک عقد سے جائز ہے اور دودھیل بکری کی بیع سلم جائز ہے اور خریدار کو دیتے وقت دودھ کا چھاتون مین ہونا لازم نہین بلکہ اُس بکری کی شان سے دودھ دینا ہو اور بیع سلم ایسی بھیڑ مین جائز ہے کہ جسکے ساتھ بچہ ہو اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ جائز نہین کیونکہ دینے کے وقت کبھی بچہ ہوتا ہے کبھی نہین ہوتا ہے اور بیع سلم مین ضرور ہے کہ مبیع دینے کے وقت عزیز الوجود نہو اور اسیطرح حاملہ لونڈی کی بیع مین تردد ہے اسلیے کہ حمل مجہول ہے اور ریشم کے کیڑون کی بیع سلم مین تردد ہے اسلیے کہ اسکے اندر ایک کیڑا ہوتا ہے اگر زندہ ہوتا ہے تو سوراخ کرکے نکلجاتا ہے اور اگر مرا ہوتا ہے تو میتہ کا حکم رکھتا ہے اور صحیح یہی ہے کہ جائز ہے اسلیے کہ اس سے مقصود ریشم ہے اور وہ میوے کے بیج اور گٹھلی کے قبیل سے ہے تیسری شرط یہ ہے کہ مبیع کی اصل قیمت پر قبضہ تفرق مجلس سے پہلے ہو اور اگر بایع اور مشتری قبضے سے پہلے متفرق ہو جائین تو بیع سلم باطل ہے اور اگر قیمت مین کچھ پر قبضہ کرلے تو اُسیقدر مین بیع سلم جاری ہوگی اور باقی مین باطل ہوگی اور اگر شرط کرے کہ مبیع کی قیمت اُس سارے قرض مین سے ہو جو بایع کے ذمے ہے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ بیع سلم باطل ہو جائے گی اسلیے کہ قرض کی بیع قرض سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مکروہ ہے اور یہی قول اشبہ ہے مترجم کہتے ہین کہ عقد بیع سلم بایع کے ذمے کے دین پر اگر واقع ہوگا تو قرض کی بیع قرض سے ہوگی اور یہ اتفاق سے باطل ہوگی اور اگر عقد نقد پر واقع ہو پھر اُس قرض کا مقاصہ ہو تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اس صورت مین صحت اقوی ہے اور احوط بطلان ہے چوتھی شرط مبیع کی مقدار کی تعیین اُسی ناپ تول سے ہو جو لوگون مین مشہور ہے اور اگر ایسے پیمانے پر جو بیع کے وقت معلوم نہو اعتماد کرین ہرچند وہ پیمانہ واقع مین معین ہو تو صحیح نہین اور بیع سلم کپڑے مین گز سے اور اسی طرح جو چیز کہ گز سے بکتی ہے اُسمین جائز ہے اور جسمین گنتی ہوتی ہے اُسمین آیا بیع سلم گنتی سے جائز ہے یا نہین اسمین تردد ہے اور وجہ دار یہی قول ہے کہ جائز نہین یعنی جسمین گنتی سے انضباط نہین ہوتا ہے اور اُسکے افراد مین اختلاف ہوتا ہے مثل انار وغیرہ کے اُسمین بیع سلم گنتی سے جائز نہین ہے اور تول سے جائز ہے اور اگر اُسکی فردون مین تفاوت نہوتا ہو مثل اخروٹ اور انڈے وغیرہ کہ اُنکی تعیین وصف سے ہوسکتی ہو تو اُسمین جائز ہے اور جائز نہین بیع سلم بالنسل و نیزون مین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہاتھوں کی ناپسے اور لکڑیوں مین گھیون سے اور نہ تولنیوالی چیزون مین ایک توڑ دو توڑ سے اور نہ پانی مین
مشک سے جائز ہے اور اسیطرح لازم ہے کہ اصل قیمت متعین ہو اُس شہر کی مشہور معلوم ناپ
یا تول سے اور قیمت کو صرف آنکھ سے دیکھ لینے پر اکتفا کرنا جائز نہین اور بایع کو غیر معین مقدار
مثل ایک مٹھی روپئے یا ایک ڈھیر گیہون دیدینا کفایت نہین کرتا ہے پانچوین شرط مدت
کی تعیین ہے بس اگر غیر معین کوئی مدت بیان کرے جیسے کہے کہ جب چاہے تو یا وہ زمانہ کہے
کہ جسمین زیادتی کمی محتمل ہو مثل پھر آنے حاجیون کے تو بیع باطل ہے اور اگر بیع کو حال مین بیعت
کے لفظ سلم سے مول لے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ باطل ہے اسواسطے کہ سلم کے معنے حال کی خرید وفروخت
کے نہین ہین اور بعضے کہتے ہین کہ صحیح ہے اور جواز مروی بھی ہے مگر شرط یہ ہے کہ عقد بیع کے
وقت مین اُس بیع کا موجود ہونا عام ہو چھٹی شرط یہ ہے کہ بیع مدت کے تمام ہونے کے وقت مین
اکثر پایا جاتا ہو گو بیع کے وقت معدوم ہو اور لازم ہے کہ دونون بایع مشتری کو مدت معلوم ہو اور جبکہ
جمادی تک کہے تو جمادی اُولے ہو اور اگر ربیع تک کہے تو ربیع اول پر محمول کرنا چاہیے اور اگر
جمعرات یا جمعے کی مدت معین کرے تو پہلی جمعرات پر اور پہلے جمعے پر محمول ہوگی اور اگر مدت ایک مہینے
کے گزرنے کی ہو اور اُس مہینے کو معین نکرے تو دو چاندون کے درمیان کے دنون کی گنتی پر یا
تیس دن کے گزرنے پر محمول ہوگی اور اگر کہے کہ فلان چاند تک تو اُس مہینے کی چاند رات کے پہلے
جز کے آتے ہی وقت عرف کی نظر سے ادا کا پہونچے گا اور اگر دو مہینے تک کی مدت کہے اگر عقد پہلی کو
واقع ہوا ہے تو پورے دو ہلالی چاندون کا حساب کر لینا چاہیے اور اگر اُس مہینے کے اثنا مین عقد
بیع واقع ہوا ہے تو جب تیسرے مہینے کے دن پہلے مہینے کے گزرے دنون کی گنتی کے موافق
گزرلین گے جب بیع سلم کے بیع کی ادا کا وقت پہونچے گا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ عقد کے مہینے کو
تیس دن کا لینا چاہیے اور یہی اشبہ ہے اور اگر جمعرات کے دن تک کو کہے تو ادا کا وقت اُسکی
رات کے پہلے جز کے داخل ہونے کے وقت سے آجاتا ہے اور بیع سلم مین بیع کے دینے کی جگہ کا
ذکر شرط نہین اور یہی اشبہ ہے گو پہونچانے مین حرج ہو کہ مواضع کے اختلاف سے تسلیم یعنی ادا سے
بیع مختلف ہو اسلیے کہ مکان کی شرط ہونے سے براءت ذمہ اصل ہے بے کسی دلیل کے اُسکے واجب
شرط لینے کا حکم نہین ہو سکتا ہے اور جو دلیلین کہ اُسکے اشتراط مین بیان کی ہین وہ ناتمام ہین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیسرا مقصد بیع سلم کے حکمون مین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جب کسی چیز کو بیع سلم سے مول لے تو وعدے کے وقت کے پہونچنے سے اُسے دوسرے کے ہاتھ بیچنا جائز نہین اور اداکے وقت کے پہونچنے کے بعد گو قبضہ بھی نکیا ہو بایع اور غیر بایع کے ہاتھ بیچنا جائز ہے مگر مکروہ ہے اور اگر مبیع کو بایع سے لیلے اور اُسکے بعد بیچے تو کراہت زائل ہوجاے گی اور بعضے فقہا مبیع کی ناپ یا تول کی جنس کے ہونے کی صورت مین قبضے سے پہلے بیع کے حرام ہونے کے قائل ہوے ہین دوسرا مسئلہ جب کہ بایع زیادہ ناقص مبیع کو اُس صفت سے جو مقرر کی تھی خریدار کو دے اور خریدار اُسپر راضی ہوجائے تو بیع سلم صحیح ہے اور بایع بری الذمہ ہوجائیگا اور اگر اُسی معین صفت کا مبیع لائے تو خریدار پر واجب ہے کہ اُسپر قبضہ کرے اور بایع بری الذمہ ہوجائیگا اور اگر خریدار اُسے نلے اور بایع قبضے کے لیے حاکم سے رجوع کرے تو حاکم کو قبضہ کرنا چاہیے اور اگر قرارداد سے بہتر دے تو بھی خریدار پر واجب ہے کہ قبول کرلے اور اگر مقدار سے سوا دے تو زیادتی کا قبول کرنا واجب نہین اور اگر غیر جنس سے دیگا تو بری الذمہ نہوگا مگر جبکہ خریدار کو رضامند کرلیگا تیسرا مسئلہ جب کوئی شخص گیہون کی کوئی مقدار مثلاً سو روپئے کو خریدے اور شرط کرلے کہ پچاس روپئے کسی مدت کے بعد دونگا تو ایک قول پر سلم سب مین باطل ہوجائیگی مترجم کہتے ہین کہ بطلان کا سبب یہ ہے کہ یہان سو روپئے قیمت ہین کہ آدھے اُسکے حال ہین اور آدھے مدت پر ہین اور میعادی قیمت مین بیع سلم باطل ہے اور وہ جو آدھی قیمت نقدی اُسمین بھی بیع سلم پائی نہین جاتی ہے اسلیے کہ نقد مین اور میعادی مین تفاوت ہوتا ہے اور یہان وہ تفاوت معین نہین پس آدھے مین بیع جاری نہوگی اور زیادتی غیر معین ہے اسیواسطے بیع باطل ہوجائیگی کہ مجہول ہوئی اور اگر پچاس دے اور باقی کو بایع کے ذمے کے اپنے قرضے مین جوڑ دے تو جتنے دیے ہین اُسمین بیع سلم صحیح ہے اور قرضے مین کاٹے ہوے کے مقابل مین باطل ہے اور اِس مسئلے مین تردد ہے چوتھا مسئلہ اور اگر بیع کے ادا کرنے کے مقام کی شرط کرلین اور بایع مشتری غیر مشروط پر راضی ہون تو جائز ہے اور اگر اُن دونون مین سے ایک بھی نمانیگا تو اُسپر جبر نکرینگے اُردو مترجم کہتا ہے کہ اُسپر جبر نکرینگے اِس امر مین کہ غیر مشروط مکان مین لے یا دے پانچوان مسئلہ جب خریدار مبیع پر قبضہ کریگا بس وہ متعین ہوجائے گا اور بایع بری الذمہ ہوگا اور اگر اُسمین عیب نکلے اور اُسکے سبب سے خریدار پھیر دے تو اُسکی ملک سے نکل جائیگا اور بایع پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خریدار کا حق باقی رہیگا جبتک کہ بے عیب مال پہونچا نہ دیگا چھٹا مسئلہ جبکہ خرید کی قیمت مین کوئی عیب نکلے بس اگر وہ قیمت اپنی جنس کے خلاف ہے تو عقد بیع باطل ہے اور اگر اپنی جنس سے تو ہے مگر عیب دار ہے تو بایع کو اختیار ہے خواہ تفاوت قیمت لیلے یا پھیر دے ساتوان مسئلہ جب بایع مشتری قیمت کے قبضے مین اس طریق سے اختلاف کرین کہ ایک کہے کہ تفرق سے پہلے قبضہ ہوا ہے اور دوسرا کہے کہ بعد ہوا ہے بس اعتبار کے قابل قول صحتِ عقد بیع کے مدعی کا قول ہے یعنی جو کہے کہ قبضہ تفرق سے پہلے ہوا ہے اور اُسکا مدعی ثبوت نہ دے سکے تو اُسے قسم دینگے اور اُسی کے قول کو قبول کرینگے اور اگر بایع کہے کہ مین نے قبضہ کیا تھا اور پھر تجھے تفرق سے پہلے پھیر دیا تھا تو بایع کا قول اعتبار کے قابل قول ہے قسم کے ساتھ اسلیے کہ صحت بیع کا مدعی ہے مترجم کہتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ دونون اس مین متفق ہین کہ قیمت خریدار کے پاس ہے اور اختلاف تحقیق صحت بیع مین ہے اور بایع ادعائے صحت کرتا ہے تو اس صورت مین قبول کرنے کے قابل بایع کا قول ہے آٹھوان مسئلہ جبکہ بیع کے ادا کرنے مین بایع کسی حادثہ کے پڑ جانے کے سبب سے دیر کرے اور اُس بیع کے پائے جانے کے زمانے کے منقطع ہونے کے بعد خریدار اُسے بایع سے مانگے تو خریدار کو اسمین اختیار ہے کہ خواہ بیع کو فسخ کر ڈالے یا اتنا صبر کرے کہ بیع کے پائے جانے کا زمانہ آجائے اور اگر بیع مین سے کچھ پر قبضہ کر لے تو اس صورت مین مختار ہے کہ باقی کی طلب مین صبر کرے یا سب مین فسخ کر ڈالے اور جتنے پر قبضہ کر چکا ہو اُسے بھی پھیر دے نوان مسئلہ جب کوئی قرضخواہ کو اُسکے قرضے مین کوئی چیز دے اور اُسکی قیمت مشخص نکر دے اُسکا حساب قبضے کے دن کے نرخ سے کرنا چاہیے دسوان مسئلہ جائز ہے بیچنا قرضے کا جو کسی پر ہو بعد میعاد گزر جانے کے خواہ دیندار کے ہاتھ بیچے خواہ اور کے ہاتھ بیچے بس اگر اُسے موجود مال کے عوض مین بیچے تو صحیح ہے اور اگر ایسے مال کے عوض مین بیچے جو کسی کے ذمے ہے اور اُسکی ادا کا وقت آچکا ہے تو یہ بیع بھی صحیح ہے اور اگر یہ شرط کرے کہ بعد کسی معین مدت کے قیمت دے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ بیع باطل ہے اسلیے کہ قرض کی بیع قرض سے ہو جاتی ہے اور بعضے فقہا مکروہ کہتے ہین اور یہی قول اشبہ ہے گیارھوان مسئلہ جبکہ بیع سلف کرے کسی چیز مین مثل گیہون کے اور اُسکے ساتھ شرط کرے کسی دوسری معین چیز کی مثل معین کپڑے کے تو بیع صحیح ہے خواہ وہ معین چیز

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کر شرط کی ہے فوری ہو یا میعادی ہو اور اگر بکریون مین بیع سلم کرے اور اُنکے ساتھ شرط کرے کہ معین بھیڑون کی اون بھی دے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ صحیح ہے اور بعضے کہتے ہین کہ صحیح نہین اسلیے کہ اون تو بیچا تی ہے اور اسکی بیع بکریون کی پیٹھ پر جائز نہین اسلیے کہ مقدار مجہول ہے اور یہی اشبہ ہے اور اگر بیع سلم مین شرط کرے کہ کپڑا معین عورت کے کاتے سوت کا ہو یا غلے مین شرط کرے معین کھیت کی پیداوار کی تو جائز نہین اسلیے کہ شاید وہ عورت بیمار ہو جائے کہ نہ کات سکے یا خود اس کام کو چھوڑ دے اور اسی طرح شاید اس معین کھیت سے غلہ بھی بہم نہو

چوتھا مقصد بیع کے اقالے یعنی اگلی بیع کے فسخ کرنے کے حکم مین ہے اور نئی بیع نہین ہے خواہ بایع و مشتری کے حق مین ہو یا اُنکے سوا کے حق مین ہو جیسے بایع و مشتری کے وارث مین اور بعضے عامہ کہتے ہین کہ اقالہ نئی بیع ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اگلی بیع کا فسخ ہے بایع مشتری کے حق مین اور شفیع کے حق مین اقالہ نئی بیع ہے کہ اقالہ بیع سے شفیع دعوی شفعہ کا کر سکتا ہے اور ہمارے مذہب کے عالمون کے نزدیک مطلق فسخ بیع ہے اور اسپر بیع کے احکام ثبوت شفعہ وغیرہ کی قسم سے مترتب نہین ہوتے ہین اور بایع مشتری کو پہلی قیمت سے کم زیادہ پر بیع کا اقالہ جائز نہین اور اگر کمی اور زیادتی کی شرط کرینگے تو اقالہ باطل ہو جائیگا کیونکہ اقالہ اگلے عقد کا فسخ ہے کہ بایع کو مبیع پھیر دینے کا اور خریدار کو قیمت کے پھیر دینے کا ہے کمی زیادتی کے مقتضی ہے اور بیع کا اقالہ پورے مبیع مین اور بعض مبیع مین صحیح ہے خواہ وہ بیع سلم ہو یا اُسکے سوا ہو تین فرع ہین پہلی فرع شفعہ بیع کے اقالے کے سبب سے ثابت نہین ہوتا ہے اسلیے کہ شفعہ بیع کا تابع ہے دوسری فرع دلال کی دلالی بیع کے اقالے سے جاتی نہین رہتی ہے اسلیے کہ بیع کے واقع کرنے سے پہلے اسکے حق نے تعلق کیا ہے تیسری فرع جبکہ دونون عقد کرنیوالے اقالہ کرتے ہین تو دونون بدلونمین سے ہر ایک اپنے اصلی مالک کو پہونچتا ہے اگر ہر ایک مبیع اور قیمت موجود ہوگا تو اُسکا مالک اُسے لے لیگا اور اگر جاتا رہا ہوگا تو اُسکے مثل کو لے لیگا اگر مثلی ہوگا اور نہین تو اُسکے دام لے لے گا اور اس مسئلے مین اور دوسری وجہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ضایع ہو جانے پر اقالہ مطلق باطل ہے اور بعضے کہتے ہین قیمت کی چیز ہو یعنی اُسکا مثل نہوتا ہو تو اقالہ جائز نہین اور اگر اُسکا مثل ہو تو اقالہ جائز ہے خواہ تلف ہو یا نہ ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پانچوان مقصد قرض کے بیان مین ہے اور نظر تین امر دن مین ہے پہلی نظر قرض کی حقیقت کے بیان مین ہے اور قرض ایک ایسا عقد ہے کہ ایجاب پر مشتمل ہوتا ہے کہ کہے کہ قرض مین نے دیا تجھے یا اور عبارت جو اس مضمون مین ہو جیسے تصرف کر تو اسمین اور تو اس سے منتفع ہو اور تجھ پر اسکا عوض ہے اور قبول پر مشتمل ہوتا ہے یعنی قبول کا محتاج ہوتا ہے اور وہ ایسی ایک لفظ ہے جو ایجاب سے رضامند ہونے پر دلالت کرتی ہے اور منحصر کسی عبارت مین نہین ہے اور قرض دینے مین ثواب عظیم ہے کہ حق تعالی کی رضا کے لیے محتاج کی مدد کرنے مین اور اصل مال پر اکتفا کرنے مین حاصل ہوتا ہے بس اگر نفع کی شرط سے قرض دے تو نفع حرام ہے اور وہ قرض دینے والے کی ملک نہین ہوتا ہے اور اگر تبرع اور چھوڑ دینے کے طور سے قرض لینے والا کچھ دے بغیر شرط یا عوض کے کہ اسمین ایک اور صفت زیادہ ہو جائے اور قرض دینے کے وقت شرط اس صفت کی نکرے تو جائز ہے اور اگر قرض دینے والا شرط کرے کہ چھوٹے روپیون کے بدلے درست روپے لونگا تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز ہے اور درست جائز ہونا ہے اسلیے کہ مثل کا بادلہ مثل سے حکمی زیادتی کے ساتھ ہے اور یہ بھی باطل ہے جس طرح پر کہ بیان ہوچکا دوسری نظر اس چیز کے بیان مین ہے کہ جسکا قرض دینا صحیح ہے اور وہ ہر ایک ایسی چیز ہے جسکا وصف اور مقدار منضبط ہو جائے بس جائز ہے قرض دینا سونے چاندی کا تول کے طور سے اور گیہون اور جو کا ناپ سے اور تول سے اور روٹی کا تول اور گنتی سے زمانہ کے متعارف کی نظر سے کہ روٹی کو گنتی سے بھی اور تول سے بھی بیچتے ہین اور جو جنس کہ جسکے اجزا ایک دوسرے کے مثل ہون تو قرض لینے والے کے ذمے پر ہے کہ وہی دے جیسے جو گیہون چاندی سونا ہے اور جسکے اجزا آپسمین متساوی نہون تو قرض لینے والے کے پر لازم ہوتا ہے کہ اسکی قیمت ادا کرے جو قرض لینے کے وقت مین تھی اور اگر اسکے قائل ہون کہ اسکا مثل بھی لازم ہوتا ہے تو بہتر ہوگا اور قرض دینا لونڈیون کا جائز ہے اور موتیون کے دانون کے قرض دینے کو بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز نہین اسلیے کہ وصف سے منضبط نہین ہوتے ہین کہ مثل سے اسکی ادا کرسکے اور جسمین کہ وصف سے تعیین نہ ہوسکے اسمین قیمت مانگنے والون کے قول کی نظر سے سزاوار ہے کہ ہم قائل ہو جائین کہ موتیون کے دانون کا قرض دینا جائز ہے تیسری نظر قرض کے حکمو نمین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ قرض متعرض یعنی قرض لینے والے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قبضے سے اُسکی ملک ہوجاتا ہے نہ اُسمین تصرف کرنے سے اسلیے کہ تصرف ملکیت کی فرع ہے اور اگر ملکیت تصرف سے مشروط ہوگی تو تصرف کی فرع ہوجائے گی اور شئے کا تقدم اپنے نفس پر لازم آجائے گا اور آیا مقرض یعنی قرض دینے والے کو پہونچتا ہے کہ جو کچھ قرض دیا ہے اُسے قرض لینے والے سے پھیرلے ہر چند قرض لینے والا راضی نہو بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز ہے اور بعضے کہتے ہین کہ پھیرنا جائز نہین اور یہی اشبہ ہے اسلیے کہ جب قرض لینے والے کی ملک ہوجاتا ہے اور فائدہ ملکیت کا یہی ہے کہ مسلط ہے تو اُسے قرض دینے والا زبردستی اور غلبے سے نہین پھیر سکتا ہے دوسرا مسئلہ اگر کوئی معین مدت قرض کی ادا کے لیے شرط کرین تو اُس مدت کا انتظار لازم نہین بلکہ سب وقتون مین مطالبہ پہونچتا ہے اور یہی حکم ہے کہ اگر کسی حق کی ادا حال مین لازم ہو اور اُسمین تاخیر قرار داد ہوجائے اِس قرار داد سے حق مؤجل یعنی میعادی نہوجائیگا اور اِس بارے مین ایک روایت منقول ہوئی ہے کہ تاجیل کے ثبوت پر قرض مین دلالت کرتی ہے اور اُسپر عمل نہین کیا ہے اور اُسے استحباب پر محمول کیا ہے اور اِسمین کوئی فرق نہین کہ وہ حق مہر ہو یا کسی مال بیچے ہوئے کی قیمت وغیرہ ہو اور جس حق کی ادا حال مین ثابت ہو اُسمین تاخیر کرنے حق سے کچھ زیادہ دینے پر تو یہ زیادتی اور تاخیر لازم نہوجائے گی مگر صحیح ہے کہ اگر کسی میعادی حق کو اِس وقت سے تو اُسمین سے کچھ چھوڑ دے تیسرا مسئلہ جس شخص پر کسی کا کچھ آتا ہو اور وہ شخص کہ جسکا ہے دینا چاہتا ہے ایسا غائب ہوجائے کہ اُسکا پتا ہی نہ ملے تو اُس دیندار پر واجب ہے کہ اُسکے ادا کی نیت کیے رہے کہ جب وہ غائب پیدا ہو جائے گا تو ادا کردیگا اور اگر دیندار کی وفات کا وقت آجائے تو وصیت کردے کہ یہ دین اُس شخص کا ہے اسے اُس تک پہونچا دین اور اگر اُس غائب کا مرجانا ثابت ہوجائے تو اُسکے وارثون کو دیدین اور اگر جسکا دین ہے اُسے نہ پہچانتا ہو تو اُسکی تلاش مین بہت کوشش کرے اور جب اُس سے ناامید ہوجائے تو بعضے کہتے ہین کہ اُسے مالک کیطرف سے تصدق کردے چوتھا مسئلہ دین صاحب دین کی ملک نہین ہوتا ہے مگر جبکہ دیندار اُسے اُسپر قابض و متصرف کردے پھر اگر قبضے اور تصرف سے پہلے دیندار کو یا اور کسیکو معاف یا ہبہ کیطرح دیدے تو صحیح نہین ہے پانچوان مسئلہ جب کوئی ذمی کافر ایسی چیز بیچے کہ جسکا مسلمان کو مالک ہونا جائز نہین جیسے شراب ہے اور سور تو اُس حق کے بدلے مین جو کسی مسلمان کا اُس کافر کے ذمّے ہے اُسکے دامون کا دینا جائز نہین اور اگر کسی نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چیز کا بیچنے والا مسلمان ہو تو اُسے اُسکے داموں کا لینا یا اپنے ذمّے کے حق مین دینا جائز نہیں چھٹا مسئلہ اگر دو شخصون کا مال شترک کئی شخصون کے ذمے ہو اور اسکے بعد وہ دونون شخص آپس مین اُن قرضدارن کو اس طریق سے بانٹ لین کہ بعضون کو ایک اپنی طرف اور بعضون کو دوسرا اپنی طرف کرے تو اس صورت مین جو وصول ہوگا وہ مشترک مال رہیگا اور جو کچھ ضایع ہوگا تو وہ بھی مشترک مال ضایع ہوگا ساتوان مسئلہ ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ جب کوئی شخص کسی پر کے اپنے آتے ہوئے کو کسی کے ہاتھ اُس آتے ہوئے سے کچھ کم پر بیچڈالے تو دیندار کو اُس دین کے خریدار کی اصل خرید کی قیمت سے کچھ بڑھکر اُس خریدار کو دینا ضرور نہیں مترجم کہتے ہین کہ فقہا نے کہا ہے کہ اس روایت مین اقوال مذہب کے اصول کے خلاف ہین اسیواسطے اسکی صحت کے مانع ہین اور اسپر عمل نہین کیا ہے اور کہتے ہین اقوی یہی ہے کہ اگر وہ بیچی ہوئی آتی ہوئی چیز ایسی جنس ہو کہ جس مین بیاز نہین ہوتا ہے تو پورا پورا خریدار کو دیدیگا اور اگر ایسی جنس ہے کہ جسمین بیاز ہوجاتا ہے تو برابر خرید کے دیگا کہ بیاز لازم نہ آئے آٹھوان مقصد مملوک کے قرض مین ہے بندہ یعنی لونڈی غلام کو اپنے نفس مین کوئی تصرف جائز نہین جیسے اپنے کو کسی کو اجارے دے یا کسی سے کچھ قرض لے یا کوئی نکاح کرے اور مثل انہین عقدون کے اور اسیطرح جو چیز اُسکے پاس ہو اُسکا بیچنا اور دے ڈالنا جائز نہین مگر آقا کی اجازت سے گو حکم بھی کیا جائے کہ مملوک کسی چیز کا مالک ہوتا ہے اور یونہین ہے اگر اُسکا مالک بھی اُسے اجازت دیدے کہ اپنے لیے تو کچھ خرید لے کیونکہ مملوک کو اپنے لیے کسی چیز کا خریدنا جائز نہین بلکہ جو مول لے گا آقا کی اجازت سے مول لے گا اور وہ اُسی کا مال ہے اور اس مسئلے مین تردد ہے اسلیے کہ کہا ہے کہ اگر آقا اپنے مملوک سے کہے کہ اپنے لیے لونڈی میرے مال سے مول لے تو اُس لونڈی سے ہمبستری کر سکتا ہے اور آقا کی تحلیل کا محتاج نہین اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آقا کی اجازت سے اپنے لیے کچھ خرید سکتا ہے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ بے تحلیل کے اُس لونڈی سے ہمبستری نہین کر سکتا ہے اور جب آقا مملوک کو قرض لینے کی اجازت دیگا تو وہ دین آقا کے ذمے ہوگا اگر اُس مملوک کو اپنی ملک مین بحال رکھیگا یا بیچڈالے گا اور اگر آزاد کریگا تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اس صورت مین مملوک کے ذمے وہ دین ہوجائیگا اُسے خود ادا کر دینا چاہیے اور بعضے کہتے ہین کہ آقا کے ذمے رہیگا اور یہ روایت زیادہ مشہور ہے اور اگر آقا مر جائے تو مملوک کا

بیچا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرضہ بھی اُسکے ترکے سے ادا کرنا چاہیے اور اگر اُس آقا کے اور بھی قرضخواہ ہون تو مملوک کا قرضخواہ بھی انھین کے مثل مین ایک ہوگا اور جبکہ آقا مملوک کو تجارت کی اجازت دے تو تجارت مین مملوک اُسی پر اکتفا کرے جسکی اجازت پاچکا ہے پھر اگر مال مین سے ایک معین مقدار کی تجارت مین آقا اجازت دے تو اُس مقدار سے بڑھکر تصرف نکرسکے گا اور اگر اُسے مال خریدنے کی اجازت دے تو نقد خریدے اور اگر مطلق خرید فروخت کی اجازت دے یعنی خواہ نقد خریدے خواہ نسیہ یعنی قرض میعادی تو اُسے میعادی مال بھی مول لینا جائز ہے اور قیمت کی ادا آقا کے ذمے ہے اور اگر قیمت ضایع ہو جائے تو آقا پر واجب ہے کہ اُسکا بدلا دے اور جب آقا مملوک کو اجازت تجارت کی دے تو یہ اذن اُسی سے مخصوص ہے اور اگر وہ بھی غلام مول لے تو یہ اذن اُس نوخرید غلام کو شامل نہوگا اسلیے کہ بے اجازت صریح مال غیر مین تصرف جائز نہین اور اگر آقا مملوک کو تجارت کی اجازت دے اور قرض لینے کی اجازت نہ دے پھر وہ مملوک قرض لے اور وہ مال ضایع ہو جائے تو وہ قرضہ مملوک کے ذمے ہے کہ جسوقت مین آزاد ہوگا کما کر قرضخواہ کو پہونچا دیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ فی الحال اپنی کوشش سے بہم پہونچا کے قرضخواہ کو دیدے گا اور اگر آقا مملوک کو نہ تو تجارت کی اجازت دے اور نہ قرض کی اجازت دے اور وہ قرض کرے اور مال ضایع ہو جائے تو اِس صورت مین اُسی مملوک کے ذمے ہے اور آقا کے ذمے نہین ہے قرضخواہ کو انتظار کھینچنا چاہیے کہ جسوقت وہ آزاد ہوگا کما کر بھریگا مترجم کہتے ہین کہ فقہا نے کہا ہے کہ مملوک کا قرض آقا کی بے اجازت دو قسم کا ہے ایک وہ کہ آقا کے مال کی تجارت کے ضروریات کے صرف کے لیے ہے تو وہ آقا کے ذمے ہے دوسری جو اِسکے سوا ہو تو وہ مملوک کے ذمے ہے جس طرح کہ بیان ہو چکا ہے دو فرعین ہین پہلی فرع جو مملوک آقا کی بے اجازت کچھ قرض کرے یا کچھ مول لے تو وہ آقا کی اجازت پر موقوف رہتا ہے پھر اگر آقا اجازت نہ دیگا تو وہ معاملہ باطل ہے اور جو بیا ہوگا وہ مالکو پھیر دیگا اور جو ضایع ہوگیا ہوگا اُسکے مالک کو انتظار کرنا چاہیے کہ جب وہ مملوک آزاد ہوگا کما کر ادا کر دیگا دوسری فرع اگر کوئی مملوک آقا کی بے اجازت کچھ مال قرض کرے پھر اُس مال کو آقا اُس سے لیلے اور وہ مال آقا کے پاس سے ضایع ہو جائے تو قرض دینے والے کو اختیار ہے خواہ اُسکے آقا سے مطالبہ کرے یا غلام سے آزاد ہونے اور مالدار ہونے کے وقت مین تقاضا کرے –

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خاتمہ بیع کے ناپنے تولنے والے کی مزدوری بایع کے ذمّے ہے اور داموں کے پرکھنے والے اور تولنے والے کی مزدوری خریدار کے ذمّے ہے اور مال کے بیچنے والے کی مزدوری بایع کے ذمّے ہے اور دوسرے کے لیے خریدنے والے کی مزدوری خریدار کے ذمّے ہے اور اگر کوئی کسیکے لیے تبرعاً یعنی بے اجرت خرید فروخت کرے تو اُسے اُجرت کا استحقاق نہیں ہے گو مالک اُجرت دینے کی بھی اجازت دے اور جب کوئی دلال لوگوں کے لیے خرید فروخت کرتا ہو اور بعضوں کے لیے خریدتا ہو اور بعضوں کی طرف سے بیچتا ہو تو بیچنے کی اُجرت بکوانے والے سے اور مول لینے کی اُجرت خرید کروانے والے سے لیگا جس صورت میں چیزیں متعدد ہوں اور اگر ایک ہی چیز کو ایک کی طرف سے بیچے اور دوسرے کی طرف سے خرید کرے اور عقد بیع کی دونوں طرفوں کا متولی اُس تقدیر پر ہو کہ ایک شخص ایجاب اور قبول کا متولی ہو سکتا ہے تو دونوں اجرتوں کا مستحق نہ ہوگا اسلیے کہ یہ دو کام ایک ہی جنس پر ہیں ایک کام کے حکم میں ہیں پس آدھی اُجرت ایک سے اور آدھی اُجرت دوسرے سے لیگا اور جب کوئی چیز دلال کے ہاتھ میں دیں اور بے اُسکی تفریط کے وہ چیز ضایع ہو جائے تو اُسکا تاوان بھرنا اُسکے ذمے نہیں ہے اور اگر تفریط یعنے بے پروائی کریگا تو تاوان بھرنے کا ضامن اور ذمہ دار ہے اور اگر تفریط کے ثبوت میں اختلاف کریں تو قبول کے قابل دلال کا قول ہے یعنی تفریط کے مدعی سے ثبوت مانگیں گے اور ثبوت دینے سے عاجز آنے کی صورت میں قسم دلال کو کھلوانا چاہیے اور پھر اگر دلال کی تفریط ثابت ہو جاے اور ضایع ہوے مال کی قیمت میں اختلاف پڑے تو بھی قبول کے قابل دلال کا قول قسم کے ساتھ ہے

کتاب رہن

یہ کتاب رہن یعنی گرو کے بیان میں ہے اور اسمیں نظر کئی فصلوں کی مستدعی ہے۔

پہلی فصل رہن کے بیان میں ہے اور رہن ایسا مال ہے جو مرتہن یعنی گرو لینے والے کے قرض کا وثیقہ ہوتا ہے کہ جسکے اعتماد پر وہ راہن کو قرض دیدیتا ہے اور عقد رہن ایجاب اور قبول کا محتاج ہوتا ہے اور ایجاب ایک ایسا لفظ ہے کہ جو گرو رکھنے پر دلالت کرتا ہے جیسے میں نے گرو رکھا ہے اِس چیز کو اور جو اِس معنوں میں ہو اور کلام کرنے اور بولنے سے عاجز ہو تو اُسکا اشارہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کافی ہے اور اگر ایجاب کی عبارت کو عجز کی صورت مین اپنے ہاتھ سے لکھدے اور معلوم ہوجائے کہ اُسکا قصد اِس لکھنے سے رہن کا ایجاب ہے تو جائز ہے اور قبول وہ عبارت ہے جو اُس ایجاب سے رضامند ہونے پر دلالت کرتی ہے اور حضر مین اور سفر مین گرو لینا صحیح ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ گرو کے مال پر قبض رہن مین شرط ہے اور بعضے قبض کو شرط نہین جانتے ہین اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور اگر گرو رکھنے والے کی بے اجازت گرو کے مال پر قبضہ کرلے تو عقد رہن منعقد نہ ہوگا اور اسی طرح پر عقد رہن منعقد نہوگا اگر راہن مال مرہون پر قبضہ کی اجازت دے اور قبضے سے پہلے مانع آئے یا عقد واقع کرنیکے بعد اور قبضے سے پہلے دیوانہ یا بیہوش ہوجائے یا مرجائے اور بقاء رہن کے لیے گرو کا ہمیشہ گرو لینے والے کے قبضے مین رہنا شرط نہین پس اگر مال مرہون راہن کے ہاتھ لگجائے یا کسی طرح کا تصرف اُسمین کردے تو مرہون رہن ہونے سے نکل نجائے گا اور اگر کسی ایسی چیز کو کسی کے پاس رہن رکھے جو گرو رکھنے سے پہلے مرتہن کے قبضے مین ہو تو اُسکا رہن ہونا لازم ہوجائیگا گو وہ قبضہ غصب ہی سے ہوا ہو اسلیے کہ قبضہ ہونا رہن کے لازم ہونے کی شرط ہے وہ متحقق ہوگیا اور اگر کوئی شخص کسی غائب چیز کو رہن رکھے تو وہ چیز گرو نہوگی جبتک کہ مرتہن یا اُسکا وکیل اُس مرہون تک نہ پہونچے اور اُسپر قبضہ نکرلے اور اگر راہن اقرار کرے کہ مرہون کو مرتہن کے قبضے مین دیچکا ہو اور معلوم نہو کہ جھوٹ کہا ہے تو رہن کے لزوم کا حکم کردینگے اور اگر اِسکے بعد پھر جائے اور قبضہ نہ متحقق ہونے کا دعویٰ کرے تو یہ اقرار کے بعد کا انکار ہے اور سماعت کے قابل نہین اور اگر راہن یہ دعویٰ کرے کہ قبضے کا قبالہ رہن کی تحریر اور گواہون کی گواہی کرانے کے لیے تھا تو اُس دعویٰ کو قبول کرلین گے اِسلیے کہ عادت اِسیطرح کے اقرار و نیز جاری ہے اور مرتہن سے اسکی قسم لین گے کہ راہن کا اقرار بے قبضہ دیے تھا اور یہی اشبہ ہے اور مشترک مال کا مرتہن کو حوالہ کردینا بے سب شریکون کی رضامندی کے جائز نہین خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ ہو اور یہی اشبہ ہے۔

دوسری فصل گرو کے شرطون کے بیان مین ہے رہن کی شرطون مین سے ایک یہ ہے کہ رہن عینی چیز ہو اور راہن کی مملوک ہو اور اُسے قبضے مین دیسکتا ہو اور اُسے بیچ سکتا ہو خواہ متاع مشترک ہو یا ایک شخص خاص کا مال ہو پس اگر قرض رہن کریگا تو جائز نہین اور اِسی طرح پر اگر کسی منفعت کو رہن کریگا مثل گھر مین رہنے اور غلام سے خدمت لینے کے تو جائز نہین اور مدبر مملوک کی رہن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہونے کے جواز مین تردد ہے اور تردد کی وجہ یہ ہے کہ جب آقا نے اپنے مدبر مملوک کو رہن رکھا تو تدبیر
کا ابطال کیا یعنی تدبیر تو یہی ہے کہ آقا مقرر کر دے کہ یہ مملوک میرے مرنے کے بعد آزاد ہوگا اور
اگر آقا مدبر مملوک کی خدمت کے رہن کی تصریح تدبیر باقی رکھنے کے ساتھ کر دے تو بعضے فقہا کہتے
ہین کہ یہ رہن صحیح ہے اس نظر سے کہ ایک روایت مدبر مملوک کی خدمت کے بیع کرنے کے جواز
مین آگئی ہے اور جس چیز کا بیچنا جائز ہے اسکا گرو کرنا بھی جائز ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ رہن
جائز نہین اسلیئے کہ بیچنا منفعت کا بے کسی عینی ضمیمہ کے ملائے درست نہین اور یہی اشبہ ہے
اور اگر کوئی شخص ایسی چیز کو گرو رکھے جو اسکی ملک نہین تو بے مالک کی اجازت اسمین رہن جاری
نہوگی اور مالک کی اجازت پر موقوف رہیگی اور اسی طرح پر اگر کوئی اپنے مال کو اور غیر کے مال کو
رہن کرے تو رہن اسکے مال مین جاری ہو جائے گی اور غیر کے مال مین اسکی اجازت پر موقوف
رہیگی، اور اگر کوئی مسلمان شراب کو رہن کرے تو صحیح نہین اسلیئے کہ شراب مسلمان کی ملک نہین
ہو سکتی ہے گو کافر ذمی کے پاس رہن رکھے اور اگر کافر ذمی مسلمان کے پاس شراب کو رہن رکھے
تو بھی صحیح نہین گو اسے ذمی ہی کے پاس رکھے اور اگر غلبہ سے مسلمانون کی فتح کی ہوئی زمین کو
رہن کرے تو صحیح نہین اسلیئے کہ وہ کسی خاص شخص کی ملک نہین ہے بلکہ سارے مسلمان اسمین
شریک ہین جسطرح کہ اپنے مقام پر بیان ہو چکی ہے ہان اُس زمین کے گھرون اور درختون اور
مکانون کے آلات وغیرہ کی رہن اُنکے مالک کر سکتے ہین اور اگر ایسی چیزون کو رہن کرے کہ
جسپر قبضہ نہ ہو سکتا ہو جیسے پرندے کو اڑتے مین اور مچھلیون کو پانی مین تو وہ رہن صحیح نہین اور
اسی طرح پر اگر قبضہ تو صحیح ہو مگر اسے حوالے نکرے تو وہ بھی مرہون نہوگا اور اگر کسی مسلمان مملوک کو
قرآن کے ساتھ کسی کافر کے پاس رہن رکھے تو یہ رہن بھی صحیح نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ
صحیح ہے مگر یہ رہن مسلمان کے پاس رکھنا چاہیے اور یہ قول اولیٰ ہے اور اگر وقفی مال کو رہن
کرے تو جائز نہین اور اُس چیز کا رہن کرنا صحیح ہے جسے خرید کیا ہے اور ابھی اختیار فسخ کا باقی
ہے خواہ بایع کو ہے خواہ بایع مشتری دونون کو ہے اسلیئے کہ مبیع قول اشبہ پر عقد بیع کرتے
ہی خریدار کی ملک ہو جاتا ہے اور مرتد مملوک کا رہن کرنا صحیح ہے خواہ فطری مرتد ہو خواہ ملی
اور اسی طرح جنایت یعنی قصور کیے ہوئے مملوک کا رہن کرنا جائز ہے جیسے اُسنے کسی کا ہاتھ کاٹ ڈالا تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا کسی کو وضو کے سے مار ڈالا ہو تو ایسے مملوک کا بھی رہن کرنا جائز ہے اور اگر قصد سے بھی جنایت کی ہو گی تو بھی بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُس مملوک کا بھی رہن کرنا جائز ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جائز نہین اور اِسمین تردد ہے اور جواز اشبہ ہے اور اگر ایسی چیز کو رہن کرے جو عدیکے گزرنے سے پہلے خراب ہو جائے بس اگر راہن شرط کرے کہ اُسے مرتہن بیچ لے تو اُسکی رہن جائز ہے اور نہین تو باطل ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ رہن تو صحیح ہے مگر مالک کو اُسکے بیچنے کی خبر کر دے۔

تیسری فصل اُس حق کے بیان مین ہے کہ جسپر رہن لینا جائز ہے اور یہ حق ایسا ہر ایک دین ہے جو کسی کے ذمّے ثابت ہو جیسے قرض ہے اور بیع کی قیمت ہے اور ایسے امر پر رہن کرنا صحیح نہین کہ جسکے وجوب کا سبب ابھی متحقق نہوا ہو جیسے ایسی چیز پر رہن کرنا کہ اُسکے بعد قرض لیگا یا ایسی چیز پر کہ جسے آگے بڑھکر خرید کریگا اور اِسی طرح ایسی چیز پر کہ جسکے پائے جانے کا سبب ہم نہ پہونچا ہوا اور ابھی ذمے مین متحقق نہوا ہو جیسے دیت پر مضروب کے مرنے سے اور اُسکے استقرار کے پہلے سے رہن کرے تو صحیح نہین اور ہر سال کی قسط پر اُسکے سال کے گزرنے کے بعد رہن کرنا جائز ہے اور اِسیطرح سے بھاگے غلام کے پھیر لانے کی مزدوری پر پھیر لانے سے پہلے رہن لینا جائز نہین اور پھیر لانے کے بعد جائز ہے اور اِسی طرح مکاتب مملوک سے مال کتابت پر رہن لینا جائز نہین اِسلیے کہ کتابت کا مال ابھی مملوک کے ذمّے نہین ہے اگر ادا کر دیگا تو آزاد ہو جائے گا اور اگر نکریگا تو مملوک رہیگا اِسوقت اُسکی ادا لازم نہین کہ اُسپر رہن لینا درست ہو اور اگر یہ کہین ہم کہ اُسپر رہن لینا جائز ہے تو اشبہ ہو گا اور کتابت مشروط جسوقت فسخ ہو جائیگی تو رہن بھی باطل ہو جائیگی اور صاحب مسالک نے کہا ہے کہ اگر مکاتب مملوک مطلق ہو تو اُس صورت مین مال کتابت کی ادا کے واسطے رہن کا دینا لیننا جائز ہے اِسلیے کہ مکاتب کا عقد طرفین سے لازم ہے اور سقوط کا احتمال نہین رکھتا ہے بخلاف مشروط کے کہ اُسکا عقد مملوک کیطرف سے جائز ہے اور آقا کیطرف سے لازم ہے بس ہو سکتا ہے کہ مملوک تمام مال کتابت کی ادا سے عاجز آئے اور پھر مملوک کا مملوک ہی رہے بس یہ لازم دین نہین ہے اور اُسپر رہن صحیح نہین اور ایسے حق پر کہ جسکا وصول کرنا مرہون سے ممکن نہو اُسپر رہن جائز نہین جیسے اجارۂ خدمت موجر ہی کہ اجارہ لینے والے کی ذات سے متعلق ہے اور ایسے مطلق کام پر رہن جائز ہے جو کسی کے ذمّے ثابت ہو جیسے کسی کو کتاب لکھنے کا اجارہ دے اور یہ شرط نہ کرے کہ آپ ہی لکھے اِس صورت مین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُس اجیرسے رہن لینا جائز ہے کہ اگر وہ نہ لکھے تو اُسی رہن کی قیمت سے دوسرے سے لکھوا سکتا ہے اور اگر کسی دین پر ایک مال کو رہن کرے اور اُسکے بعد دوسرا دین لے اور اُسپر بھی اُسی مال کو رہن کرے تو جائز ہے۔

چوتھی فصل راہن کے حکمون مین ہے۔ راہن مین کمال عقل اور جواز تصرف شرط ہے یعنی اُس کا تصرف مال مین ممنوع نہو اور اگر جبر سے رہن لین تو منعقد نہوگی اور لڑکیکے ولی کو جائز ہے کہ اُسکے مصالح کے لیے قرض لینے کی احتیاج کے وقت لڑکے کا مال رہن رکھدے جیسے اُسکی ملک خراب ہوا ور ترمیم کی ضرورت ہو یا کچھ ایسی چیزین ہون کہ جنکی حفاظت کے لیے خرچ کی ضرور ہو کہ ضایع نہو جائین یا عدم ناقص نہو جائین پس ولی اِن باتون کے لیے لڑکے کے مال مین سے کچھ رہن کریگا جبکہ اُن چیزونکا باقی رکھنا اُس لڑکے کے حق مین مفید ہوگا۔

پانچوین فصل مرتہن یعنی رہن لینے والے کے حکمون مین ہے اور مرتہن مین بھی کمال عقل اور جواز تصرف شرط ہے اور نابالغ لڑکے کے ولی کو اُسکے لیے رہن لینا جائز ہے اور میعادی قرض پر اُسکے مال کا بیچنا جائز نہین مگر جبکہ اُس لڑکے کے لیے مفید ہو جیسے رائج قیمت سے زیادہ معین مدت پر بیچے اور ولی کو لڑکے کا مال قرض دینا جائز نہین اسلیے کہ قرض دینے مین کوئی منفعت نہین ہان اگر یہ ڈر ہو کہ وہ مال ڈوب جائیگا یا لٹیرے وغیرہ لیجائینگے یا اسیطرح کے اور خطرے ہون تو اسصورت مین اُسکا مال قرض دیدینا جائز ہے اور اُسپر رہن لیلے اور اگر رہن لینا ممکن نہو تو ایسے معتمد شخص کو قرض دے جو مالدار ہو اور غالباً لوگون کا مال نہ کھا جایا کرتا ہو اور اگر مرتہن راہن سے عقد رہن کے وقت یہ شرط کرلے کہ راہن کی طرف سے مرتہن کسی دوسرے کے پاس مرہون کے رہن کرنے مین اور بیچنے مین وکیل ہوگا یا یہ شرط کرے کہ دوسرا شخص رہن کرنے یا بیچڈالنے مین وکیل ہوگا یا یہ شرط کرین کہ مرہون کو کسی معین عادل شخص کے پاس رکھین تو یہ شرطین لازم ہو جائینگی اور راہن وکالت کا فسخ کرنا راہن کو نہ پہونچیگا اور اسمین تردد ہے اور وکالت راہن کے مرجانے سے باطل ہو جائیگی اور رہانت باطل نہوگی اور اگر مرتہن یعنی رہن لینے والا مرجائے گا تو یہ وکالت اُسکے وارثون سے متعلق نہوگی مگر جبکہ مرتہن نے عقد رہن مین اور عقد وکالت مین شرط کرلیا ہوگا کہ مرتہن کے مرنے کے بعد وکالت اُسکے وارثون سے متعلق ہوگی اور یہی حکم ہے اگر وکیل مرتہن کے سوا ہوگا اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر مرتہن مرجائے اور مال مرہون اور غیر مرہون مین فرق نہو سکے تو سب مال مردے کے مال کا حکم رکھتا ہے یعنی اُسی مرتہن کا متروکہ قرار پائیگا مترجم کہتے ہین کہ اگر رہن کا علم ہوا ور شناخت عین مرہون کی غیر مرہون سے مشکل ہو تو قیمت معلوم ہوئے پر اُس مرہون کی قیمت اُسکے مالک کو دینگے اور اگر قیمت معلوم نہو گی تو فیصلہ صلح سے کرینگے ۔ اور مال مرہون کا خرید لینا بیع مین وکیل ہونیکی صورت مین مرتہن کو جائز ہے اور مرتہن زیادہ سزاوار ہے اِس بات کا کہ مرہون کی قیمت کو اپنے دین کے بدلے مین لیلے اور قرضخواہون کو نہ دے خواہ راہن جیتا ہو خواہ مرگیا ہوا ور یہی قول زیادہ مشہور ہے اور اگر مرہون کی قیمت مرتہن کے دین کو وفا نکرے اور کچھ باقی رہجائے تو اُسکی بابت اور قرضخواہون کی طرح سے راہن کے مال سے رسدی حصہ لے لیگا اور مرہون مرتہن کے پاس امانت ہے اگر بے تفریط کے ضایع ہو جائیگا تو اُسکے ذمے تاوان بھرنا نہین ہے اور اُسکے ضایع ہو جانے سے کچھ مرتہن کے حق مین سے کم نہو جائیگا مگر جب کہ مرتہن نے کوئی بے پروائی محافظت مین کی ہو گی تو اُس وقت مین تاوان بھرنے کا ذمہ دار ہوگا اور اگر کوئی تصرف مرہون مال مین مرتہن کریگا جیسے گھوڑے پر سوار ہوا اور مکان مین رہے یا کرایہ کو دے اور مرہون ضایع ہو جائے تو مرتہن کو چاہیے کہ تاوان بھر دے اور کرایہ مثل اُسی مالک یعنی راہن کو دے اور اگر مال مرہون کا کچھ خرچ مثل چوپایون کی خوراک کے ہو تو کرایہ کو خوراک مین صرف کرے اور مالک کو حساب دیدے اور اگر اُس مرہون کے لیے خرچ تو ہوا ور کرایہ کچھ نہو تو اُس خرچ کو راہن سے لیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جب گھوڑے کو کھلائے تو اُس مرتہن کو سوار ہونا جائز ہے اور مرتہن کو اپنا دین مقبوض مال رہن سے لے لینا جائز ہے اگر وارث کے منکر ہو جانے کا ڈر رہن کے اقرار پر اور دین کے ادعا پر ہو اور اگر مرتہن رہن کا مقبولہ کرے اور دین کا ادعا کرے تو بے ثبوت کے حکم اُسکے دین کا نکرینگے اور مرتہن کو وارث منکر کے علم کا ادعا ہو تو مرتہن کو وارث منکر سے نہ واقف ہونے کی قسم لینا پہونچتا ہے اور اگر مرہونہ لونڈی سے جبراً ہم بستر ہو تو مرتہن پر واجب ہے کہ اُس لونڈی کی قیمت کا دسوان حصہ اُسکے مالک کو دے اگر باکرہ ہو اور اگر باکرہ نہو تو بیسوان حصہ دے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مہر مثل کا دینا مرتہن پر لازم ہوگا اور اگر وہ لونڈی اطاعت اُسکی کرے یعنی راضی ہو جائے تو مرتہن پر کچھ نہین ہے اِسلیے کہ زانیہ عورت کا کچھ مہر نہین ہے اور صاحب مسالک نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمایا ہے کہ ارش بکارت دینا لازم ہے اور جبکہ راہن اور مرتہن مرہون مال کو کسی عادل شخص کے پاس رکھوا دین تو اُس عادل کو پہونچتا ہے کہ اُس مرہون کو انھین پھیر دے یا کسی ایسے دوسرے شخص کے حوالے کر دے جس سے وہ دونون رضامند ہون اور راہن اور مرتہن کے ہوتے ہوئے حاکم شرع کے سپرد کرنا یا کسی امین کو بے اُنکی اجازت کے حوالے کرنا جائز نہین ہے اور اگر بے اجازت کسی دوسرے کے سپرد کریگا اور وہ مال ضایع ہو جائیگا تو اُسکے تاوان بھر دینے کا ذمہ دار ہوگا اور اگر وہ دونون روپوش ہون تو حاکم شرع کو دیدیگا اور اگر غائب ہونگے تو بے ضرورت حاکم شرع کو دینا یا دوسرے عادل کے سپرد کرنا جائز نہین اور اگر حاکم کے یا کسی امین کے حوالے کریگا اور وہ مال ضایع ہو جائیگا تو ضامن ہوگا اور اسی طرح پر ضامن ہوگا جسوقت کہ ایک اُن دونون مین سے غائب ہوگا اور اگر اُس عادل کو کوئی عذر پیش آئیگا تو جائز ہے کہ اُسے حاکم شرع کے سپرد کرے اور اگر حاکم شرع کے سوا بے حاکم شرع کی اجازت کے اور کسیکے سپرد کرے گا تو ضامن رہیگا اور اگر راہن اور مرتہن دونون مال رہن کو دو عادلون کے پاس رکھوائین تو ایک اُن دونون عادلون مین سے تنہا کوئی تصرف اُس مرہون مین نہین کر سکتا ہے گو وہ دوسرا عادل بھی اُسے اجازت دیدے اور اگر مرتہن یا وہ عادل کہ جسکے پاس مال رہن کو امانت رکھا ہے مرہون کو بیچے اور اُس مرہون کی قیمت مرتہن کو دیدے اور اسکے بعد اُس مال مین کوئی عیب نکلے تو خریدار کو مرتہن سے تفاوت قیمت کا لینا نہین پہونچتا ہے بلکہ راہن سے کہ اُس مال کا مالک ہے چاہیے ہے کہ طلب کرے مگر جبکہ ظاہر ہو جائے کہ وہ مرہون دوسرے کا مال ہو راہن نے غصب کر کے اُسکے پاس رہن رکھا ہے تو اس صورت مین خریدار قیمت مرتہن سے پھیر لیگا اور اگر مرتہن مر جائے تو راہن کو پہونچتا ہے کہ مرہون کو مرتہن کے وارث کے سپرد کرنے کا انکار کرے پس اگر اسپر اتفاق کرین کہ کسی امین پاس رکھوا دین تو بہتر ہے اور نہین تو حاکم شرع جسکے چاہیگا سپرد کر دیگا اور اگر کوئی عادل کہ اُسکے پاس مرہون کو امانت رکھا ہے مرہون مین خیانت کرے اور راہن اور مرتہن مین نزاع واقع ہو تو حاکم شرع اُسے کسی اَور امین کے سپرد کر دے گا۔

چھٹی فصل لواحق مین ہے اور اسمین کئی مقصد ہین **پہلا مقصد** راہن کے متعلق حکمو نمین ہے راہن کو مرہون مین کوئی تصرف کرنا کسی طرح کا جائز نہین اسطرح سے کہ رہن کیے ہوئے غلام سے کوئی خدمت لے یا رہن کیے ہوئے گھر مین خود سکونت کرے یا مرہون گھر کو کسی اور کو کرایے دے اور اگر مرہون کو بیچے یا کسیکو دیدے یا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو مرتہن کی اجازت پر موقوف ہے اور اگر مرہون مملوک کو مرتہن کی اجازت سے آزاد کر دے تو اِس مین تردد ہے اور موجہ یہی ہے کہ جائز ہے اور یہی حکم مرتہن بھی رکھتا ہے کہ راہن کی بے اجازت یہ تصرف جو بیان ہوئے نہین کر سکتا ہے اور اگر مرتہن مرہون غلام لونڈی کو آزاد کر دے اور اِسکے بعد راہن بھی اجازت دیدے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ عتق یعنی آزاد کرنا واقع ہو جائیگا اور موجہ یہی ہے کہ واقع نہوگا اِسلیے کہ مرتہن مالک نہین ہے اور عتق مالک سے تعلق رکھتا ہے اور فضولی معتبر نہین ہے مگر جبکہ مالک کی اجازت آزاد کرنے سے پہلے ہو چکی ہو تو اِس صورت مین مرتہن مالک کا وکیل ہو جائیگا اور اگر گرو لونڈی سے ہم بستر ہوا اور وہ حاملہ ہو جائے اور لڑکا جنے تو عقد رہن باطل نہوگا اور آیا اِس لونڈی کو راہن بیچ سکتا ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ جبتک وہ لڑکا جیتا ہے اُسے بیچ نہین سکتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بیچ سکتا ہے اِسلیے کہ مرتہن کا حق اُم ولد ہونے سے پہلے اُس سے متعلق ہو چکا ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر راہن اُس گرو رکھی ہوئی لونڈی سے مرتہن کی اجازت سے ہمبستر ہو تو بھی رہن سے نہ نکلیگی اور اگر مرتہن راہن کو مال رہن بیچنے کی اجازت دیدے تو رہن باطل ہو جائے گی اور واجب نہین کہ اُسکی قیمت کو رہن کرے اور اگر راہن قرضہ رہن کی مدت کے گزرنے سے پہلے مرتہن کو مال مرہون کے بیچ ڈالنے کی اجازت دیدے تو مرتہن کو میعاد کے گزرنے سے پہلے قیمت مین تصرف کرنا جائز نہین ہے ہان میعاد گزرنے کے بعد تصرف کریگا اور اگر میعاد کے بعد بیچے تو تصرف کرنا جائز ہے اور جب میعاد گزر جائے اور راہن دین کو ادا نکرے تو مرتہن کو پہونچتا ہے کہ مال مرہون کو بیچ ڈالے اگر عقد رہن کے وقت راہن کی طرف سے بیع مین وکالت لے چکا ہے اور نہین تو حاکم شرع کیطرف رجوع کرے کہ حاکم اُس مرہون کے بیچ ڈالنے کا حکم فرمائے اور اگر راہن نمانے تو حاکم شرع کو اُسکا قید کرنا پہونچتا ہے اور حاکم کو ادائے دین کے لیے اُس مرہون کا بیچ ڈالنا پہونچتا ہے۔

دوسرا مقصد رہن کے متعلق حکمون مین ہے عقد رہن راہن کی طرف سے لازم ہے اُسے مرتہن سے مرہون کا پھیر لینا نہین پہونچتا ہے مگر اُسوقت کہ مرتہن کا دین دے چکے یا مرتہن اُسے بخشدے یا تصریح کر دے کہ حق رہانت کو مین نے ساقط کر دیا اور اِن امرون کے بعد مرہون مرتہن کے پاس امانت رہیگا اور مرتہن پر راہن کے حوالے کر دینا واجب نہین مگر جب راہن مطالبہ کریگا تو دیدینا واجب ہوگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اگر مرتہن شرط کرے کہ راہن دین کو نہ دیگا تو مرہون بیع ہو جائیگا تو اس صورت مین رہن اور بیع سے کچھ بھی متحقق نہوگا اور اگر مرتہن کسی چیز کو غصب کرے اور اُسے رہن لے تو جو ضمان یعنی ضایع ہونے پر تاوان بھرنے کی ذمہ داری غصب سے لازم ہوئی تھی اِس رہن کے لینے سے جاتی نرہیگی اور اِسی طرح پر باقی رہے گی اور یہی حکم ہے اگر مرہون پہلے مرتہن کے پاس فاسد بیع سے آیا ہے پھر رہن ہوا ہے اور اگر راہن رہن رکھنے کے بعد ضمان یعنی ذمہ داری کو مرتہن پر سے ساقط کر دے تو صحیح ہے اور جو منفعت اور فائدہ مرہون سے حاصل ہوگا وہ راہن کا مال ہے کہ وہی اُسکا مالک ہے اور اگر درخت پھلے یا چوپایہ بچہ دے یا مملوکہ مرہونہ لونڈی رہن کے بعد حاملہ ہو کر بچّہ جنے تو یہ بھی اصل کی طرح سے مرہون ہونگے اور یہی اظہر بھی ہے اور اگر کسی پاس دو گرویان دو مختلف دینون پر مرہون ہون اور راہن ایک دین کو ادا کرے تو مرتہن کو جائز نہین کہ اُس دین کے مخصوص رہن کو اپنے دوسرے دین کے بدلے مین رکھ چھوڑے اور یہی حکم ہے اگر اُسکے دو دین ہون اور ایک کے بدلے مین کوئی چیز رہن لی ہو تو اُس رہن کو اُن دونون دینون کے مقابلے مین قرار دینا جائز نہین یا کسی نئے دین کی طرف نقل کرے تو بھی جائز نہین مگر جب راہن اجازت دیدے تو جائز ہے اور جو شخص کسی کی اجازت سے اُسکے مال کو گرو رکھے تو اُسکے ضایع ہو جانے یا پھر نا نکل ہو جانے پر اُسکی قیمت پھیر دینے کا گرو کرنیوالا ضامن اور ذمہ دار ہے اور اگر اُسے قیمت مثل سے زیادہ پر بیچ لیگا تو مالک کو اُسی قیمت کا مطالبہ کہ جسپر بکے پہونچتا ہے اور جب کوئی خرمے کے درخت کو رہن کرے کہ خرمے اُسکے پک گئے ہون تو وہ پھل مرہون مین داخل نہونگے گو اُسکی اصلاح بھی نہ کی ہو اور یہی حکم ہے اگر کوئی شخص کھیت کی زمین کو گرو کرے تو کھیتی اُسپر کی اور جو درخت کہ خرمے وغیرہ کا اُسپر ہے اُس مرہون مین داخل نہوگا اور اگر راہن یہ کہے کہ زمین کو اُسکے سارے حقون کے ساتھ مین نے رہن کیا تو اِس صورت مین درخت بھی مرہون مین داخل ہو جائینگے اور اِسمین تردد ہے اِسلیے کہ درخت عرف اور لغت کی رو سے زمین کے حقون مین نہین ہین اور جب تک صاف صاف نہ کہیگا زمین مین داخل نہونگے اور جب یہ کہدیگا کہ مین نے زمین کو اُسکی چیزون کے ساتھ رہن کیا ہے تو اُسوقت مرہون مین درخت اور کھیتی اظہر کی بنا پر داخل ہو جائے گی اور یہی حکم ہے اُس چیز کا کہ جو زمین پر اُگے خواہ اُسے حق تعالیٰ نے اُگایا ہو خواہ راہن کی یا کسی اَور کی سعی سے اُگی ہو وہ بھی مرہون مین داخل نہین ہوگی مگر یہ کہ وہ اُگی ہوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرہون درخت مین سے ہو تو اصل کی تبعیت سے مرہون مین داخل ہے اور جو کچھ مرہون زمین پر اُگے خواہ حق تعالیٰ کی طرف سے ہو یا راہن کی سعی سے ہو آیا مرتہن کو پہونچتا ہے کہ راہن کو اُسکے ازالہ کی اطلاع کرے بعضے فقہا کہتے ہین کہ نہین پہونچتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ پہونچتا ہے اور یہی اشبہ ہے اور اگر ایک لقطہ یعنی ایک توڑ کو جسمین توڑ ہوا کرتے ہین مثل کھیرے وغیرہ کے گرو کرے پھر اگر دوسرے لقطے کا وقت آنے سے پہلے دین کی ادا لازم ہو تو صحیح ہے اسلیے کہ وصول کر لینا اپنے دین کا دوسرے لقطے سے ہو سکتا ہے اگر دین کی میعاد دوسرے لقطے کی نوبت آنے کے بعد پہونچے گی اور بعضے کہتے ہین کہ اِس صورت مین جائز نہین کہ غیر مرہون مرہون سے ملجاتا ہے اور اُس سے دین کو وصول نہین کر سکتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جائز ہے اور باطل نہین اور موجہ دوسرا قول ہے اور یہی بحث اُن چیزون مین ہے جو خرطا ہوتی ہین یعنی جنہین ہاتھون سے سوتتے ہین جیسے مہندی وغیرہ ہے اور اگر مرہون غلام کسی پر عمداً ایسی جنایت کرے جو قصاص کا موجب ہو تو مجنی علیہ یعنی جسپر جنایت کی ہے اُسے اُس سے قصاص لینا جائز ہے اور اگر قصاص کے بدلے مین اُسے اپنی غلامی مین لیلے تو اُسکا غلام ہو جائیگا اور رہن سے چھٹکارا پاجائیگا اور اگر جنایت خطا سے ہو تو اِس صورت مین قصاص ثابت نہین ہوتا ہے اور دیت لازم ہوتی ہے پس اگر اُسکا آقا اپنے مال مین سے اُسکی دیت دیدے تو رہن پر باقی رہے گا اور مرتہن کے پاس مرہون رہیگا اور اگر اُسے مجنی علیہ کے حوالے کر دے تو دیت بھر کا اُسکا مال ہوگا اور باقی مرہون رہیگا اور اگر جنایت غلام کی قیمت بھر کی ہوگی تو مرتہن سے لیکر اُسے مجنی علیہ کے حوالے دیت کے بدلے مین کر دینگے اور اگر اپنے مالک پر عمداً جنایت کرے تو اُس غلام سے قصاص کرینگے اور بعد قصاص کے اگر وہ قصاص قتل نہین ہے تو باقی مرہون رہیگا اور اگر وہ جنایت کسی کا قتل ہے تو اُسے بھی قتل کرینگے اور اگر اُسنے اپنے آقا پر جنایت خطا سے کی ہے تو اُس آقا کا اُس غلام پر کچھ نہین اور رہن رہیگا جبتک کہ اُسے دین دیکر نہ چھڑا لیگا اور اگر مرہون اپنے مالک کے مورث پر یعنی ایسے شخص پر کہ جسکے بعد اُسکے متروکے کا وارث اُس غلام کا مالک ہے جنایت کرے تو اِس صورت مین مالک کو وہی پہونچتا ہے جو اُسکے مورث کو پہونچتا تھا کہ وہ عمداً کے حال مین قصاص ہے اور خطا مین دیت ہے اور اگر جنایت غلام بھر کی ہے تو اُسے مرتہن سے چھین لیگا اور اگر غلام کی قیمت بھر کی نہین ہے تو جنایت بھر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

غلام رہن سے چھوٹ جائیگا اور باقی رہن رہیگا اور اگر تلف کرنیوالا رہن کو تلف کرڈالیگا تو اُسے قیمت بھر دینا لازمی ہے اور وہ قیمت گرو رہیگی اور اگر مرتہن مرہون کو ضایع کرڈالے اگرچہ وہی محافظت یا بیع کا اصل مرہون میں وکیل ہو کہ جب چاہے بیچکر اپنا دین لیلے تو مرتہن اُسکی وکالت سے قیمت مین وکیل نہین ہوسکتا ہے اسلیے کہ وکالت کا عقد اصل کو شامل ہے قیمت کو شامل نہین اور اگر انگور کے پانی کو گرو کرے اور پھر شراب ہوجائے تو رہانت باطل ہوجائیگی پھر اگر سرکہ ہوجائے تو مالک کی ملکیت اور رہانت دونون پھر آئینگی اور اگر مسلمان کے پاس کوئی شراب گرو کرے تو یہ رہن صحیح نہین پھر اگر مسلمان مرتہن کے پاس وہ سرکہ بن جائے تو وہ مرتہن کا مال ہوا اور اُسکی گرو ہے اور یہی حکم ہے اگر کوئی زمین پر کی گری شراب کو اُٹھا کر جمع کرے اور یہ حکم نہین ہے اگر کوئی انگور کے پانی کو غصب کرے اور بعد اِسکے وہ شراب ہوجائے اور پھر سرکہ ہوجائے اسلیے کہ اِس صورت مین وہ سرکہ مغصوب منہ یعنی جس سے اُسنے غصب کیا ہے اُسکا مال ہے اور اگر کوئی مرغی کا انڈا گرو کرے اور اُسے مرتہن مرغی کے تلے بٹھا دے اور اُس سے بچہ نکل آئے تو اُس بچے مین مالک کی ملک اور مرتہن کی رہن دونون باقی رہین گی اور یہی حکم ہے کہ اگر کوئی شخص دانے کو رہن کرے اور اسے مرتہن بو دے تو جو کچھ اُس سے حاصل ہوگا وہ مالک کی ملک ہوگی اور رہن بھی اصل کی طرح باقی رہیگی اور اگر دو شخص ایک غلام کو کہ وہ اُنمین مشترک ہو اپنے اپنے دین کے بدلے مین گرو کرین جب اُنمین کا ایک رہن کا قرضہ دیدیگا رہانت اُسکے حصّے مین چھوٹ جائیگی اور دوسرے کے حصّے مین باقی رہے گی۔

تیسرا مقصد راہن اور مرتہن کی نزاعون مین ہے اور اِسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے بٹے مشترک چیز کو رہن کرے اور شریک اور مرتہن آپس مین اُس چیز کے رکھنے مین جھگڑا کرین تو حاکم اُس مرہون کو امانت رکھیگا اور جو کرایہ وغیرہ اُس سے حاصل ہوگا اُسے راہن اور شریک پر حصّے کے موافق بانٹ دیگا اور اگر اُس سے کرایہ وغیرہ نہ آتا ہوگا تو کسی معتمد امین پاس جھگڑا کاٹنے کیلیے رکھوا دیگا دوسرا مسئلہ جب مرتہن مرجائیگا تو رہانت یعنی رہن لینے کا حق اُسکے وارث سے متعلق ہوگا اور اگر اُسکے وارث پاس راہن امانت چھوڑنے کو روکے تو اُسے یہ روکنا پہونچتا ہے پھر اگر کسی دوسرے امین پاس رکھنے پر متفق ہوجائین تو اُس مرہون کو اُسکے پاس رکھدین اور نہین تو حاکم شرع اُسکی محافظت کیلیے کوئی امین

بھی

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقرر کردیگا تیسرا مسئلہ جب مرتہن رہن کی حفاظت مین بے پروائی کرے اور رہن ضایع ہو جاوے تو مرتہن پر لازم ہے کہ رہن پر قبضے کے دن کے نرخ والی قیمت اُسکے مالک کو دیدے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جسدن ضایع ہوئی ہے اُسدن کے نرخ والی قیمت دے اور اسمین تیسرا مذہب یہ ہے کہ مرہون پر قبضے کے وقت سے اُسکے تلف ہونے کے وقت تک جو اعلیٰ قیمت ہو وہ دے اور اگر قیمت مرہون مین اختلاف کرین تو قبول کے قابل راہن کا قول ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ قول مرتہن کا بہتر قول ہے اور یہی اشبہ ہے چوتھا مسئلہ اگر اختلاف کرین اُس دین مین جو رہن پر ہے تو قبول کے قابل راہن کا قول ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ قول مرتہن کا قول ہے اگر اُس کا دعویٰ مرہون کی قیمت سے کم ہو اور اگر اُسکی قیمت کے برابر یا زیادہ ہو تو قول راہن کا قول ہے اور پہلا قول اشبہ ہے پانچوان مسئلہ اگر کسی مال مین اختلاف کرین ایک کہے امانت ہے اور دوسرا کہے رہن ہے پس قبول کے قابل قول مال کے مالک کا قول ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ کہنا اُسی شخص کا ہے کہ جسکے قبضے مین مال ہے اور پہلا قول اشبہ ہے چھٹا مسئلہ جب مرتہن مرہون مال بیچنے کی راہن کو اجازت دے اور اُسکے بعد پھر جاوے اور آپس مین نزاع کرین اور مرتہن کہے کہ مین نے بیچنے سے پہلے منع کیا تھا اور راہن کہے کہ بیچنے کے بعد تو اپنے کہے سے پھرا ہے تو قول مرتہن کا قول ہے اسلیے کہ اُسکے دین کا وثیقہ ہے اور وثیقہ کی جانب کی رعایت زیادہ میلان رکھتی ہے اور دونون دعوے برابر ہین ساتوان مسئلہ اگر راہن مرتہن اُس روپئے اشرفی مین اختلاف و نزاع کرین کہ جسپر مرہون کو بیچین تو اُس شہر کے اکثر چلتے روپئے اشرفی کے بدلے بیچنا چاہیے اور جو نہ مانے اُسپر قبول کرنے کے لیے جبر کرین گے اور اگر ہر ایک دونون مین سے ایسے روپئے اشرفی مانگتے ہون جو اکثری طور پر چلتے ہون اور اپسمین جھگڑا کرین تو حاکم اُنھین جبر سے اکثر چلتی نقد کی طرف راجع کریگا اسلیے کہ مطلق بیع اکثری نقد کی طرف راجع ہوتی ہے اور اگر اُس شہر مین اکثر چلنے والی دو نقدین ہون تو اُس نقد پر مال مرہون بیچا جاوے گا جو دین رہن کی جنس سے زیادہ ملتی ہوگی آٹھوان مسئلہ جب کوئی شخص کسی چیز کے رہن لینے کا دعویٰ کرے اور راہن منکر ہو کہ رہن اسکے سوا تھی اور ثبوت نرکھتا ہو پس رہن ہونا اُس چیز کا کہ جس کے رہن لینے کا مرتہن منکر ہے باطل ہوگا اور راہن کو دوسری چیز کے رہن نہونے پر قسم کھلاوین گے اور دونون چیزین رہن سے نکلجاوینگی نوان مسئلہ اگر کسی شخص کے دو دین ایک شخص کے ذمے ہون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

اور ایک دین پر اُسنے رہن لے لی ہو پھر وہ ایک دین کو ادا کرے بس اِسمین نزاع کرین اِس طرح پر کہ راہن کہے کہ جس دین کے بدلے مین مین نے رہن کی ہے اُسیکو مین نے ادا کیا ہے اب مرہون کو مجھے دیدے اور مرتہن کہے کہ اُس دین کو تو نے ادا نہین کیا ہے بلکہ بے رہن والے دین کو تو نے ادا کیا ہے تو اِس صورت مین قول راہن کا قول ہے کہ اُسنے ادا کیا ہے اِسلیے کہ وہ اپنے قصد سے بہت خوب واقف ہے اور اگر رہن کے پھیرنے مین نزاع کرین تو قول راہن کا قول قسم کے ساتھ ہے اگر مرتہن کے پاس ثبوت نہو اور اگر ثبوت دے گا تو اُسکے موافق حکم ہوگا

کتاب مفلس

یہ کتاب مفلسون کے حکمون کے بیان مین ہے اور مفلس کے معنی لغت مین ایسے فقیر کے ہین کہ جسکا عمدہ عمدہ مال جاتا رہا ہو اور ناقص ناقص رہ گیا ہو اور شرع کی اصطلاح مین مفلس وہ شخص ہے کہ شرع کے حکم سے اپنے مال مین تصرف سے ممنوع یعنی روکا گیا ہو اور مال کے تصرف سے چار شرطون سے روکا جاتا ہے پہلی شرط یہ ہے کہ اُسکا قرضدار ہونا حاکم شرع کے نزدیک ثابت ہو دوسری شرط یہ ہے کہ اُسکا مال اُسکے ذمّے کے قرضون پر پورا نہ پڑتا ہو اور اُس کے مال مین دینون کے بدلے کی چیزین جنھین میعاد معیّن کے وعدے پر اُسنے قرض خرید کیا ہے شمار کی جائین کیونکہ مفلس ہونے پر وہ چیزین بھی اُسی مفلس کا مال ہین اور اُنکی قیمتین اُسکے ذمّے پر قرضخواہ کا مال ہین گو کہ عین چیزون کے موجود ہونے پر قرضخواہون کو اسمین اختیار ہے خواہ اُنھین چیزونکو پھیر لیجائین یا اَور قرضخواہون کے حصّے مین شریک ہو جائین اور بعضے عامہ کہتے ہین کہ ایسی چیزین مفلس کا مال نہین ہین کہ جنکے دام اُسکے ذمّے باقی ہین اور یہ دین مفلس کے ذمّے کے دینون مین چھوٹے جائینگے اور یہ اُنکا کہنا تحقیق کے سراسر خلاف ہے تیسری شرط یہ ہے کہ اُسکے دین حال ہون یعنی اُن دینون کے ادا کرنے کا وقت گزر گیا ہو چوتھی شرط یہ ہے کہ سارے یا بعضے قرضخواہ حاکم شرع سے درخواست کرین کہ اُسے مال مین تصرف سے روکدے اور اگر کسی مین فلس کی علامتین ظاہر ہون تو حاکم شرع بے درخواست کے تفلیس نہین کرسکتا ہے اور یہی حکم ہے جسے وہ خود منع تصرف کی درخواست حاکم سے کرے اور جبکہ مفلس محجور علیہ ہو جائے یعنی اُسپر حجر کہ جسے قرقی کہ سکتے ہین واقع ہو جائے تو اُسے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اُسکے مال مین تصرف سے روکین گے اِسلیے کہ طلبگارون کے حق اُس سارے مال سے متعلق ہو گئے ہین اور جس قرضخواہ کا عین مال موجود ہوگا وہ اُسی کو لیلے اور مفلس کے مالون کو طلبگارون پر تقسیم کردینگے کلام منع تصرف مین مفلس کو تصرف سے قرضخواہون کی حفاظت کے لیے احتیاط کی رُو سے روکتے ہین پھر اگر وہ کچھ تصرف کرے گا تو وہ تصرف باطل ہوگا خواہ وہ تصرف کسی عوض کے مقابلے مین ہو جیسے بیع اور اجارہ ہو خواہ عوض کے مقابلے مین نہو جیسے ہبہ اور بندے کا آزاد کرنا ہے اور اگر مفلس کسی ایسے دین کا اقرار کرے جسے حجر سے پہلے لیا ہے تو وہ اقرار صحیح ہے اور مقرلہ یعنی جسکے حق کا اقرار کیا ہے وہ اور قرضخواہون کا شریک ہو جائے گا اور اِسی طرح اگر اقرار کریگا کہ یہ مال فلان شخص کا ہے تو اُسے اُسی شخص کو پھیر دینگے اور اِسمین تردد ہے اِسلیے کہ طلبگارون کا حق اُسکے مال کے اعیان سے متعلق ہوچکا ہے اور اگر مفلس کہے کہ یہ مال فلان شخص کا مضاربت کے طریق سے میرے پاس ہے اور مالک اِسکا غائب ہے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ بھی اُسکا قول قسم کھلوا کر مان لیا جائے گا اور اُسی کے پاس رکھوا دیا جائیگا اور اگر یہ کہے کہ مالک موجود ہے اور وہ بھی اُسکے قول کی تصدیق کرے تو اُس مالک کو دیدیا جائیگا اور اگر وہ شخص اُسکی تکذیب کرے تو اُسکو بھی قرضخواہون پر بانٹ دینگے اور جو مال کہ مفلس نے مفلس ہونے سے پہلے خرید کیا ہو اور تفلیس کے بعد بھی اُسکی بیع کے فسخ کا خیار باقی ہو تو اُسے پہونچتا ہے خواہ اُس بیع کو فسخ کرے یا لازم کرے اِسلیے کہ یہ کوئی نیا تصرف نہین ہے اور اگر مفلس کا کچھ قرض کسی پر آتا ہو اور تفلیس کے بعد اُس سے کچھ کم لینے پر راضی ہو جائے تو قرضخواہون کو پہونچتا ہے کہ اِس بخشش سے روکدین اور اگر تفلیس کے بعد کوئی مفلس کو کچھ قرض دے یا اُسکے ہاتھ کوئی چیز قرض بیچے تو وہ شخص باقی قرضخواہون کا شریک نہوگا اور وہ دین مفلس کے ذمے باقی رہیگا اور اگر حجر کے بعد کسی کا مال ضایع کردیگا تو اُسکا ذمہ دار ہے اور مال کا مالک اَور قرضخواہون کیطرح شریک حصے مین کرلیا جائیگا اور اگر کسی دین کا اقرار کرے کہ کس جہت اور کس وقت سے اُسکے ذمے ہے اُسے بھول جائے اور نہ بتا سکے تو اُس شخص کو کہ جسکے دین کا اقرار کیا ہے اور قرضخواہون کے شریک نکرینگے کیونکہ احتمال ہے کہ ایسے سبب سے اُسکے ذمے ہو کہ جو شریک کرنے کا موجب نہو اور جو دینون کی میعاد باقی ہوگی وہ تفلیس کے سبب سے حال نہو جائین گے کہ ابھی ادا کرنے پڑین اور مرجانے سے میعادی دین

Presented by: Rana Jabir Abbas

جنکی میعاد نہ گزری ہوگی حال ہوجائینگے یعنی ابھی ادا کیے جائین گے کلام اُس امر مین ہے کہ اگر عین مال کسی قرضخواہ کا موجود ہو اُسے اُسی قرضخواہ کو دیدینا چاہیے اور جو قرضخواہ اپنا عین مال پائے اُسے پہونچتا ہے کہ وہ اُسے لیلے گو ایسے مالون کے سوا کچھ اور مال مفلس کا نہ بچا ہو اور اُسے پہونچتا ہے کہ اور قرضخواہون کا حصے مین شریک ہوجائے خواہ مفلس کا مال دینون کو پورا پڑتا ہو خواہ نہ پڑتا ہو زیادہ مشہور قول پر اور شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اگر مال سب دینون کے ادا کے موافق ہو تو ایسی صورت مین اپنا عین لیسکتا ہے اور نہین تو اور قرضخواہون کا شریک ہوجائیگا اور مصنف علیہ الرحمہ کا مختار پہلا قول ہے لیکن مُردہ قرضدار کا مال متروکہ اگر سارے دینون کو پورا پڑتا ہوگا یا بڑھتا ہوگا تو جو قرضخواہ اپنا عین مال پائے گا وہ اپنے دین کے بدلے مین لے لیگا اور اگر اُس مُردے کا مال اُسکے ذمّے کے دینون سے کم پڑتا ہوگا تو سارے قرضخواہ اُسکے متروکے مین شریک ہین خواہ بعضون کا عین مال موجود ہو یا نہو اور اختیار عین مال کا بعضون کے نزدیک فوری ہے اور مصنف کے نزدیک فوری نہین تراخی بھی جائز ہے اور اگر کوئی قرضخواہ کچھ اپنے مال مین سے سالم پائے اور کچھ کو غیر سالم پائے تو جو کچھ سالم ہے اُسے اُسکی قیمت کے حصے مین لے لیگا اور باقی مین اور قرضخواہون کا شریک ہوجائیگا اور اِسی طرحپر اگر اپنے کسی مال کو عیب دار پائے کہ کسی غیر کے فعل سے اُسمین عیب پیدا ہوگیا ہو تو عین مال کو لے لیگا اور تفاوت قیمت مین اور قرضخواہون کا شریک ہوجائے گا اور یہ اُس صورت مین ہے کہ جب وہ عیب موجب اُسکا یعنی تفاوت قیمت ہوتا ہو اور اگر وہ عیب حق تعالی کیطرف سے پڑگیا ہو یا مالک یعنے مفلس کے فعل سے پڑا ہو تو اِس صورت مین وہ قرضخواہ بایع مختار ہے خواہ اُس مال کو اُسی اصلی قیمت پر لیلے یا چھوڑ کر اور قرضخواہون کا شریک ہوجائے اور اگر اُس عین مین کوئی نما یعنے بڑھوتی ہو کہ عین مال سے جدا ہو مثل اِسکے کہ اُس سے بچہ پیدا ہوا ہو یا دودھ دیا ہو تو وہ بڑھوتی خریدار کا یعنی مفلس کا مال ہے اور اِس مال کے بایع کو پہونچتا ہے کہ اُس عین مال کو جس قیمت پر بیچا ہے اُسی پر لیلے اور اگر بڑھوتی جدا نہو بلکہ عین مال سے ملی ہو جیسے حیوان کا موٹا ہوجانا اور بڑھ جانا اور چالاک ہوجانا ہے کہ اُسکے تیز ہونے کے سبب سے اُسکی قیمت مین زیادتی ہوجائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ مالک اصل لیلے اور جو کچھ اُس نما کی قیمت ہوگی وہ مفلس کا مال ہے اور بعضے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہتے ہین کہ متصل نما یعنی بڑھوتی جو ہوئی اصل کی تابع ہے اور بایع کا مال ہے اور اسمین
تردد ہے اور یہی حکم ہے اگر کوئی کسی درخت کو یا پھل کو پکنے سے پہلے بیچے اور تفلیس
کے بعد پکنے کے قابل ہون اور اگر دانہ مول لے اور اُسے بو دے اور اُسکی پیداوار کو کاٹے
یا مرغی کے انڈے کو مول لے اور اُسے بٹھائے اور بچہ نکلے تو بایع قرضخواہ کو نہین پہونچتا ہے
کہ اُسکی کھیتی کی حاصل کو یا بچے کو لیلے اسلیے کہ یہ اُسکا عین مال نہین ہے اور اگر کوئی مفلس کے
ہاتھ تفلیس کے پہلے خرمے کا درخت شگوفہ کھلنے کے پہلے بیچے اور مفلس پاس کھلے اگر بایع اُس
درخت کو اصلاح سے پہلے لے تو شگوفے اُسکے تابع نہونگے بلکہ مفلس کا مال ہین اور اُسمین
سب قرضخواہ شریک ہونگے اور یہی حکم ہے کہ اگر کوئی غیر حاملہ لونڈی کو بیچے اور اُسکے بعد وہ
مفلس کی ملک مین حاملہ ہو جائے اور تفلیس کے بعد پہلا مالک اُسی لونڈی کو لیلے تو اُسکا حمل
اُس لونڈی کا تابع ہوگا اور اگر زمین وغیرہ کا کوئی نامقسوم حصہ جسمین شفعہ ہو کوئی بیچے اور
بعد اُسکے خریدار مفلس ہو جائے تو شریک کو پہونچتا ہے کہ شفعہ کا اُس سے مطالبہ کرے بس
اِس صورت مین اُسکی قیمت سارے قرضخواہون مین تقسیم کرینگے کہ بایع بھی ایک اُنمین کا ہوگا
اور اپنے رسدی حصے کے موافق لے گا اور اگر کوئی شخص کسی چیز کو اجارہ لے اور اِسکے بعد
مفلس ہو جائے تو اجارہ دینے والے کو پہونچتا ہے کہ اُس اجارے کو فسخ کر ڈالے اور جو وہ
نہین اُسپر کہ اجارہ بحال رکھے گو قرضخواہ لوگ اجارے کی اجرت بھی دیتے ہون اور اگر کسی
زمین کو قرض میعادی پر خریدے اور اُسپر درخت بٹھائے یا کوئی عمارت بنائے اور بعد اسکے
مفلس ہو جائے تو صاحب زمین اُس زمین کا زیادہ مستحق ہے مگر اُسے یہ نہین پہونچتا ہے کہ
اُن درختون کو یا اُس عمارت کو اُس زمین پر سے نکال ڈالے بلکہ اصل زمین کو لیلے اور درخت
اور عمارت مفلس کا مال ہے قرضخواہون سے تعلق رکھیگا اور اُس سب کی قیمت کرینگے جو زمین
کی قیمت ٹھہریگی وہ بایع لے لیگا اور جو درختون کی اور عمارت کی قیمت ہوگی وہ قرضخواہون پر
بٹے گی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر بایع تفاوت قیمت قائم درختون کا اور کٹے درختونکا اور
بنے مکان اور ڈھئے مکان کا دے تو اِس صورت مین اُس زمین پر سے درختون اور عمارت
کو دور کر سکتا ہے اور موجہ یہی ہے کہ نہین دور کر سکتا ہے اور اگر بایع زمین بیچنے پر راضی ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو زمین کو اسکے لیے باقی چھوڑ دینگے اور درختون کو اور عمارت کو علیحدہ بیچ لین گے اور زمین کے مالک کو اُن درختون کا اور عمارت کا دُور کرنا نہین پہونچتا ہے اور بایع کے لیے زمین باقی رکھنے پر یہ بیع زمین کی اُس بیع کے قبیل سے ہے جسمین درخت اور عمارت کا استثنا کر لیتے ہین کہ اس صورت مین مستثنیٰ بایع کی ملکیت پر باقی رہتا ہے اور بایع کو پہونچتا ہے کہ درختون اور عمارتون کے پاس آیا جایا کرے اور خریدار کو ان مستثنیٰ چیزون کا نکال ڈالنا نہین پہونچتا ہے اور اگر مفلس چراغ کا تیل خریدے اور اُسے اُسکے مثل مین ملا دے اور اسکے بعد مفلس ہوجائے تو اُس تیل کے بایع کو پہونچتا ہے کہ اُسکے عین کو لیلے اسلیے وہی عین تیل موجود ہے اور ملنے سے ناپید نہین ہو گیا ہے اور اگر اُس سے بدتر کے ساتھ مخلوط ہو جائے پھر بھی جائز ہے کہ اُسی عین کو لیلے اسلیے کہ اپنے حق سے بُری چیز کے لینے پر راضی ہو گیا ہے اور جب بایع اپنے نقصان پر راضی ہو جائے گا تو اُسے وہی ملی چیز دیدینگے اور اگر اُس سے بہتر سے ملجائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اس صورت مین اُس عین چیز سے بایع کا حق ساقط ہو جائیگا اور اُسے چاہیے کہ اُسکی قیمت مین اور قرضخواہون کا شریک ہو کر رسدی حصہ لیلے اور اگر سُوت کا کپڑا بن ڈالے یا کپڑے دھو ڈالے یا آٹے کی روٹی پکا ڈالے پھر مفلس ہو جائے تو بایع کا حق عین سے ساقط نہو گا اور جتنا مفلس کے کام سے بڑھ گیا ہے وہ قرضخواہون کا مال ہے اور اگر کپڑے کو رنگ ڈالے تو رنگ کی قیمت اُس مفلس کا مال ہے اور اُسکے موافق بایع کا شریک ہے اور مفلس ہونے کے بعد وہ حصہ قرضخواہون کا حق ہو گا اس شرط سے کہ اُس رنگنے سے کپڑے کی قیمت گھٹ نجائے اور یہی حکم ہے کہ مبیع مین مفلس خریدار اپنی ذات سے کچھ کام کرے مثل اسکے کہ کپڑے کی چکن بنا ڈالے اور اسکے بعد مفلس ہو جائے تو بایع اُس کپڑے کو لیگا اور چکن کے کام بھر کی قیمت حق مفلس کا ہے کہ اُسمین سب قرضخواہ شریک ہین اور اگر کسی چیز کو بیع سلم کے طور پر خرید کرے اور اسکے بعد بایع مفلس ہو جائے اور اُس چیز کی قیمت جو لی تھی اُسوقت تک وہ اُسکے پاس موجود ہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسی قیمت کو کہ اُسکا عین مال ہے لیلے گا اور اگر اُسکی قیمت موجود نہو تو اُس قیمت کے موافق اور قرضخواہون کا شریک حصے مین ہو جائیگا اور بعضے کہتے ہین کہ اُسے اختیار ہے چاہے قرضخواہون کے ساتھ اصل مال کی قیمت مین جو مفلس کو دیا ہے خواہ اُس جنس کی قیمت مین کہ جسے بیع سلم سے خرید کیا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شریک ہو جائے اور یہی قول اقویٰ ہے اور اگر مفلس کوئی لونڈی مول لے اور قیمت دینے سے پہلے اُس سے لڑکا جنوا کر اُسے اُم ولد بنا دے اور اُسکے بعد مفلس ہو جائے تو اُس لونڈی کے مالک یعنی اُسکے بایع کو جائز ہے کہ اُس لونڈی کو لے اور نہ بیچے اور اگر مفلس سے قیمت مانگے تو جائز ہے کہ وہی مفلس اُسے بیچ ڈالے اور اُسکی قیمت دیدے مگر اُسکے لڑکے کو نہ بیچے گا کہ وہ آزاد ہے اور جو کوئی مفلس پر کوئی خیانت سے کوئی خطا کرے اور وہ دیت کی موجب ہو تو اُس دیت سے بھی قرضخواہوں کا حق متعلق ہوگا اسلیے کہ وہ مفلس کا مال ہے اور اگر جنایت عمداً ہے تو مفلس کو اختیار ہے کہ جانی یعنی جنایت کرنے والے سے قصاص لے اور اگر جنایت کرنیوالا دیت دیتا ہو تو اُس مفلس پر اُسکا قبول کرنا متعین نہیں ہے اِسلیے کہ وہ مال کا کمانا ہے کہ واجب نہیں ہے اور اگر مفلس کے پاس کوئی گھر یا گھوڑا ہو تو اُسے کرایے کو دے اور اُس کرایے کو قرضخواہوں پر بانٹ دیا کرے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ حکم اُس صورت میں ہے کہ وہ گھر اور گھوڑا اُسکی ضرورت سے بڑھکر ہو اور اُسکی بیع جائز نہ ہو جیسے وقفی ہو اِسلیے کہ اگر ایسا نہوگا تو اُسی گھر کو اور گھوڑے کو بیچکر قرضخواہوں کو دیگا- اور یہی حکم ہے اگر مفلس کے پاس کوئی مملوک ضرورت سے بڑھکر ہو اور اُسکا بیچنا جائز نہو تو اُسے بھی اجارے دیگا گو وہ اُم ولد بھی ہو اور جبکہ ایک گواہ مفلس کے دعویٰ کرنے کی گواہی دیگا کہ اسکا مال فلان شخص کے پاس ہے تو اُس صورت مین دوسرے گواہ کی جگہ پر مفلس سے قسم لین گے اور ایک گواہ اور قسم دو گواہوں کے برابر ہے پھر اگر مفلس قسم کھالے تو وہ مال قرضخواہوں کے حق سے تعلق کریگا اور اُنپر بٹے گا اور اگر قسم کھانے کو نمانے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ قرضخواہوں سے قسم لین گے اور بعضے کہتے ہین کہ قسم غیر کے حق کے ثابت کرنے کے لیے ہے اور وہ غیر مفلس ہے شرعی نہین ہے اور موجہ یہی قول ہے اور پہلے قول کے قائل کہتے ہین کہ اِس قسم سے قرضخواہوں کے حق کا اثبات ہوتا ہے اور جائز ہے اور اِس مسئلے مین بڑا طول ہے بڑی بڑی کتابوں سے جویا کو معلوم ہو سکتا ہے اور جبکہ مفلس مر جائیگا تو سارے میعادی دین حال ہو جائین گے یعنی ابھی ادا کرنے کے ہو جائین گے اور اگر اُس مفلس کا قرضہ کسی پر میعادی ہوگا تو وہ حال نہوگا یعنی ابھی نہ مانگا جائے گا اور ایک روایت مین آگیا ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اُسکے سب دین خواہ اُسپر کسی کے ہون خواہ اُسکے اوپر کسی پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہون حال ہو جاتے ہین اور اِس روایت کی صحت کا حکم فقہا نے نہین کیا ہے اور مہلت دیجائیگی کشادہ ہاتھ ہونے تک کی اور اُسپر تنگ گیری کرنا جائز نہین یا اُس سے مزدوری کروانا جائز نہین اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ اُس سے مزدوری کسی کی کروائین گے اور کام لین گے اور مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اِس روایت پر عمل نہین کیا گیا ہے اور متروک ہے ۔

کلام مفلس کے مال کی تقسیم مین ہے مستحب ہے کہ اُسکے ہر مال کو اُس بازار مین لیجائین گے کہ جس بازار مین اُسطرح کے مال کی خرید فروخت ہوتی رہتی ہے اِسلیے کہ وہان اُسطرح کے مال کے خواہان بہت ہوا کرتے ہین اور سب قرضخواہ بھی موجود ہون تاکہ اُن سب کا اطمینان رہے اور شاید کہ اُنکے ہونے سے اور اُنکی کوشش سے کچھ قیمت بڑھجائے اور اِسیطرح پر اُس مفلس کا موجود ہونا چاہیے کہ وہ اپنے مال کے عیب صواب اور قیمت سے خوب واقف ہے اور شروع ایسے مال کے بیچنے سے کرینگے کہ جسکے ضایع ہونے اور خراب ہونے کا خطرہ ہو گا پھر گرو کو بیچین گے اِسلیے کہ اُنہین تمام رہن حقدار ہے اور جو کچھ رہن کا دین ادا کرنیکے بعد بچ رہے گا وہ قرضخواہون کے مشترک مال مین شامل ہو جائیگا اور اعتماد اُس منادی پر کرینگے کہ جس سے قرضخواہ اور مفلس دونون راضی ہون گے تاکہ تہمت نہو اور منادی وہ شخص ہے کہ مال کو ہاتھ مین لیکر خریدارون مین پھرائے اور پکارے کہ اِس قیمت پر مول لیتے ہین جو زیادہ دے اُسے مین دونگا اور اگر قرضخواہ اور مفلس منادی کی تعیین مین آپسمین نزاع کرین تو حاکم اپنی طرف سے منادی مقرر کرے اور اگر کوئی شخص بے اُجرت کے بیچنے والا نپایا جائے اور بیت المال یعنی خزانہ شرع سے بھی اُسے اُجرت نہ دیجائے تو واجب ہے کہ اُجرت مفلس کے مال مین سے لیلے اِسلیے کہ اُسی پر بیع واجب ہے اور بے قیمت لیے کسی مفلس کے مال کا دینا جائز نہین مگر جب قیمت لے لین تو مال دین اور اگر آپس کی نزاع سے پہلے دام لینا اور پھر مال دینا دشوار ہو تو ساتھ ہی قیمت پر اور مال پر قبضہ کرین اور اگر مال مفلس کی تقسیم مین مصلحت مقتضی تاخیر کی ہو تو دیر کرنا چاہیے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسکے مال کو کسی مالدار کے ذمے قرض کے طور پر کردینگے اور اگر یہ نہو سکیگا تو ضرورت سے امانت رکھدینگے اور مفلس پر رہنے کے گھر کے بیچنے کے لیے جبر نکرینگے اور اگر حاجت سے زیادہ ہوگا تو زیادتی کی مقدار بھر بیچڈالینگے اور اِسیطرح پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو لونڈی اُسکا کام کاج کرتی ہوگی اُسے بھی نہ بیچین گے اور اگر حاکم یا اُسکا امین مفلس کے مال کو بیچے اور اُسکے بعد کوئی خریدار بہم پہونچے کہ وہ اُس قیمت پر زیادہ دیتا ہو تو عقد بیع فسخ نہوگا اور اگر خریدار سے فسخ بیع کی درخواست کرے تو اُسپر واجب نہین ہے کہ قبول کرلے مگر قبول کرنا مستحب ہے اور مفلس کو اور اُسکے شرعی متعلقین کو روٹی کپڑا اور عادت کی ضروریات مال بٹنے کے دن تک دیے جائین گے اور مال کے بٹنے کے دن کا بھی اُسکو اور اُسکے متعلقین کو خرچ دینگے اور اگر مفلس مرجائیگا تو پہلے کفن اُسکے لیے اُسکے مال سے نکالین گے اور اسکے بعد قرضخواہون پر تقسیم کرین گے مگر اُسکے لیے کفن واجب سے زیادہ نہوگا۔ تین مسئلے پہلا مسئلہ جبکہ حاکم مال مفلس کو تقسیم کرچکے اور بعد اُسکے کوئی اور قرضخواہ نکلے تو اُس تقسیم کو توڑ ڈالنا چاہیے اور اُس قرضخواہ کو بھی اُن قرضخواہون کا شریک کردینا چاہیے دوسرا مسئلہ جبکہ مفلس پر حال کے یعنی ابھی دینے کے دین اور موجل یعنی کسی آنے والی میعاد کے دینے کے دین ہون تو اُسکے مال کو اسوقت کے دینون پر تقسیم کرینگے اور میعادی دینون پر تقسیم نکرینگے تیسرا مسئلہ جبکہ مفلس کا غلام کسی پر کوئی جنایت کرے تو وہ شخص مستحق ہے کہ اُس غلام کو جنایت کے بدلے مین لیلے اور اگر اُسکا آقا کہ مفلس ہے دیت دیکر چھڑانے کا ارادہ کرے تو قرضخواہون کو اُسکا مانع آنا پہونچتا ہے ملحقات مین سے مفلس کی قید مین کلام ہے دین کے ادا پر غیر قادر دیندار کا محتاجی ظاہر ہوجانے پر قید کرنا جائز نہین اور عسرت اور محتاجی قرضخواہون کے اقرار سے یا دو عادل گواہون سے ثابت ہوتی ہے پھر اگر اسمین اختلاف کرین اور مفلس کوئی ظاہر مال رکھتا ہو تو حاکم اُسکے حوالے کردینے کا اُسے حکم کرے گا اور اسکے دیدینے پر راضی نہو تو حاکم اختیار ہے کہ اُسے یہانتک قید رکھے کہ وہ اُس مال کو قرضخواہون کو دینے پر راضی ہوجائے یا اُسی مال کو حاکم بیچ ڈالے اور قرضخواہون کو رسدی حصہ دیدے اور اگر اُس مفلس کا کوئی ظاہری مال نہو اور دعویٰ اپنی محتاجی کا کرتا ہو پھر اگر ثبوت رکھتا ہو تو اُسکے محتاج ہونیکا حاکم حکم کردیگا اور اگر اُس مفلس کے پاس ثبوت نہو اور اصل مین اُسکے پاس کچھ مال تھا اور اُسکے ضایع ہوجانے کا دعویٰ کرے یا اصل دعویٰ اُسی مال کا اسطور سے ہو کہ قرضخواہ نے وہی مال اُسکے ہاتھ بیچا ہو اور اُسکی قیمت مانگتا ہو اور کچھ قرض دیا ہو اور اُسکے ادا کا خواستگار ہو اور وہ محتاج ہونے کا دعوے کرے تو اُسے جبتک اُسکی محتاجی ثابت نہوگی قید رکھین گے اور جب مال کے ضایع ہوجانے کا ثبوت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیدیگا تو اُسکے موافق حکم کرینگے اور قسم کی تکلیف اُسے نہ دینگے اِسلیے کہ ضایع جانا مال کا گواہون سے ثابت ہوچکا اور اِس بات سے تقاضا اور اُسکی محتاجی ثبوت کو پہونچ جاتی ہے گو گواہ اُسکے باطنی احوال کو نجانتے ہون اور اُنھون نے اُسکی طولانی مصاحبت نہ کی ہو اور اگر گواہ اُسکے مطلق محتاج ہونیکی گواہی دین اور اُسکے مال کے ضایع ہونے کا ذکر کرین تو اِس گواہی کو قبول نہ کرینگے اِسلیے کہ یہ گواہی ناکی پر ہے اور نفی پر گواہی مقبول نہین ہے مگر یہ گواہی جب مقبول کرینگے کہ گواہ اُسکے باطنی اور ظاہر احوال اور تکرار صحبت سے واقف ہون کہ اِس صورت مین محتاج ہونے کے ثبوت پر گواہی ہے اور اِس گواہی کو قبول کرتے ہین اور اگر گواہ باطنی امرون سے واقف ہون تو احتمال ہے کہ اُسکے پاس کچھ چھپا ہوا مال ہو اور مال کا ہونا گواہون کو معلوم ہو تو اِس صورت مین قرضخواہون کو مفلس سے مال ہونے پر قسم لینا پہونچتا ہے تاکہ چھپے ہوے مال کے ہونے کا احتمال جاتا رہے اور اگر یہ معلوم ہو کہ مفلس کے پاس اصل مین کچھ مال تھا اور قرضخواہ بھی مال ہونے کا دعوےٰ نکرتے ہون بلکہ اپنے اپنے قرضون کے تقاضے کرتے ہون اور مفلس اپنے محتاج ہونے کا دعوی کرتا ہو تو اُس سے ثبوت نہ مانگین گے اور قرضخواہون کو اُس سے قسم لینا پہونچتا ہے اور جب مفلس کے مال کی تقسیم کا حکم قرضخواہون پر حاکم دیدے تو واجب ہے کہ مفلس کو قید سے رہا کردے آیا قرضخواہون کو اُس مال کے دیدینے سے تصرف کی ممانعت ایسے مال سے جو مفلس کو بہم پہونچے جاتی رہے گی یا حاکم کے حکم پر موقوف ہے اولیٰ یہی ہے کہ قرضخواہون کو وہ مال دیدینے سے تصرف کی ممانعت جاتی رہے گی اِسلیے کہ ممانعت کا سبب قرضخواہ ہین اور اُنپر اُس مال کی قیمت کا مطالبہ اور سبب کا جاتا رہنا مسبب یعنی جو اُس سبب سے پایا گیا ہے اُسکے جاتے رہنے کو مستلزم ہے

کتاب حجر

یہ کتاب حجر کے حکمون کے بیان مین ہے اور حجر لغت مین منع یعنی روکنے کے معنون مین ہے اور شرعی محجور وہ ہے جسے حاکم اُسکے مال مین تصرف سے روکدے اور اِس باب مین کلام دو فصلون کا محتاج ہے۔

پہلی فصل منع یعنی روکنے کے باعث اور سبب کے بیان مین ہے اور اِس روکنے کا سبب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چھ چیزین ہین پہلی چیز نابالغ ہونا دوسری چیز دیوانہ ہونا تیسری چیز بندہ مملوک ہونا چوتھی چیز بیمار ہونا پانچوین چیز مفلس ہونا چھٹی چیز احمق ہونا۔ بس نابالغ کم سن اپنے مال مین تصرف کرنے سے دو صفتون کے حاصل ہونے تک ممنوع رہیگا اور وہ دونون صفتین ایک بلوغ دوسری رشد ہین اور بالغ ہونا پیڑو پر کڑے بالون کے اُگنے سے معلوم ہوتا ہے خواہ مسلمان ہو خواہ کافر اور لڑکے کے عادۃً والے مقام سے منی کا نکلنا ہے جس طرح سے کہ نکلے خواہ سوتے ہین خواہ جاگتے ہین اور ان دونون علامتون مین مرد اور عورت مشترک ہین اور بلوغ سن سے بھی معلوم ہوجاتا ہے اور وہ لڑکے ہین پندرہ برس کی عمر کو پہونچنا ہے یعنی قمری پندرہ برس پورے بھر لینا ہے اور ایک روایت ہین وارد ہوا ہے کہ جب لڑکا دس برس کا ہو اور رشد معاملات مین رکھتا ہو یا اُسکا قد پانچ بالشت ہو تو اُسے اپنے مال مین وصیت کرنا جائز ہے اور اگر کسی کو عمداً مار ڈالیگا تو اُس سے قصاص لین گے اور اگر شرعی حد کے قابل کوئی کام کریگا تو اُسپر حد جاری کرینگے اور لڑکی مین پورے قمری نو برس بھر لینا ہے اور حاملہ ہونا اور حیض آنا بلوغ کی علامت نہین بلکہ ان باتون کو بلوغ کے پہلے ہوجانے پر دلالت ہے تفریع مشکل خنثی کی منی دونون مقامون سے نکلیگی تب اُسکے بالغ ہونے کا حکم کرینگے اور اگر ایک شرمگاہ سے نکلے گی تو اُسکے بالغ ہونے کا حکم نکرینگے اور اگر عورت کی طرح کی شرمگاہ سے خون حیض آئے گا اور مردوالی شرمگاہ سے منی نکلے گی تو بھی اُسکے بالغ ہونے کا حکم کردین گے دوسری رشد کی صفت وہ ہے کہ جس سے عقلی وجہ کی رو سے اپنے مال کا مصلح ہو اور آیا رفع حجر یعنی روک اُٹھ جانے مین اور مال مین تصرف کرنے کی اجازت مین عادل ہونا بھی معتبر ہے یا نہین اسمین تردد ہے اور جبتک لڑکے مین یہ دونون صفتین حاصل نہونگی اُسوقت تک حجر یعنی اُسکے مال پر سے تصرف کی روک نجائے گی گو اُسکا سن بڑھ جائے اور لڑکے کا رشد حال کے مناسب معاملون مین امتحان کرنے سے معلوم ہوتا ہے تاکہ اُس لڑکے کی خرید فروخت مین دانائی اور دھوکا کھانے سے بچے رہنا معلوم ہوجائے اور یونہین لڑکی کا بھی امتحان کرتے ہین اور لڑکی کا رشد یہ ہے کہ اپنے کو فضول خرچی سے بچائے رکھے اور کاتنے مین اور کپڑا بننے مین اگر انمین سے اور مثل انھین کے اور صنعتون مین اپنے مناسب کامون کی خواہش اور انمین اہتمام کرتی ہو اور مردون مین رشد مردون کی گواہی سے اور عورتون مین عورتون کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے سفیہ یعنی احمق وہ شخص ہے جو اپنا مال

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غیر صحیح غرضون مین صرف کرے بس اگر سفیہ ہونے کے حال مین کچھ بیچے تو وہ بیع جاری نہوگی اور یہی حکم ہے اگر کسی کو کچھ دیڈالے یا کسی قرضے وغیرہ کا اقرار کرلے اور اگر اپنی عورت کو طلاق دے یا ظہار کرے سطرحپر کہ بحث ظہار مین مذکور ہے یا خلع لے یا نسب کا اقرار کرے تو یہ سب امر صحیح ہونگے اِسلیے کہ اُسکے منع کا باعث تلف ہونے سے اُسکی نگاہبانی ہے اور جو مال کہ خلع مین عورت سے اُسے ملے تو وہ اُسکے سپرد کر دینا جائز نہین بلکہ اُسے حاکم شرع کے سپرد کر دینگے اور اگر سفیہ کسی دوسرے شخص کو کسی مال کے بیچنے مین یا دیڈالنے مین وکیل کرے تو جائز ہے اِسلیے کہ سفاہت تصرف کی مطلق لیاقت کے سلب کی موجب نہین ہے بلکہ مال ہی مین منحصر ہے اور بیع اور ہبہ کے عقد کا دوسرے کی وکالت سے واقع کرنا مال مین کا تصرف نہین ہے اور اگر اُسے معین مال پر کسی مخصوص عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت دے تو صحیح ہے اور اِسیطرحپر اگر اُسے ولی مال معین کی معین قیمت سے خرید فروخت کی اجازت دے تو بھی صحیح ہے اِسلیے کہ اِسصورت مین فریب کھانے سے بچنیتی ہے اور مملوک یعنی بندہ بھی ہرطرح تصرف سے بے آقا کی اجازت کے ممنوع ہے اور مریض یعنی بیمار تہائی مال سے بڑھکر وصیت کرنے سے اجماع کے روسے ممنوع ہے جبتک کہ اُسکے وارث اجازت نہدین اور امامیہ مذہب مین اختلاف اِس بات مین ہے کہ مرض موت مین جو کوئی کسیکو اپنے سامنے اتنا مال دیڈالے اور بخشدے کہ وہ تہائی سے بڑھکر ہو تو بعضے کہتے ہین کہ یہ جائز ہے اور بعضون نے منع کیا ہے اور منع بہتر ہے۔

دوسری فصل حجر کے حکمون مین ہے اور اُسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ بیجا تصرف سے مفلس کا روکنا فقط حاکم شرع کے حکم سے ثابت ہوگا اور آیا سفیہ مین اُسکی سفاہت کے ظاہر ہوتے ہی بے حاکم کے حکم کے ثابت ہوگا اِسمین تردد ہے اور وجہ یہی ہے کہ ثابت ہوگا دوسرا مسئلہ جس کسی پر حکم حاکم سے حجر ہوا ہو اور حجر کے بعد کوئی اُسکے ہاتھ کوئی چیز بیچے تو یہ بیع باطل ہے پھر اگر وہ مبیع باقی ہوگا تو بائع پھیر لیگا اور اگر محجور علیہ کے قبضے مین وہ ضایع ہوگیا ہوگا تو نقصان مالک کو پہونچیگا گو اِس حجر کے بعد وہ خریدار سے رفع ہو جائے اور اگر محجور علیہ کے پاس کوئی کچھ امانت رکھے اور اُسکے پاس وہ امانت ضایع ہو جائے تو اُسکے تاوان بھرنے کے ذمہ دار نہونے مین تردد ہے اور دلیل اِسی پر ہے کہ وہ اُسکا بھی ذمہ دار نہین مترجم کہتے ہین کہ بیچنے والا یا امانت رکھنے والا حجر ہونے کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جانتا ہو اور مجور علیہ اسے ضایع کر ڈالے تو اُس مایع یا امانت رکھنے والے نے دیدہ و دانستہ اپنے مال کو ضایع کیا ہے اور اگر مجور علیہ کا حال نجانتا ہو تو بھی وہ مصنف کے قول پر ذمہ دار نہین اسلیے کہ مالک نے اپنے مال مین بے پروائی کی ہے کہ اُسنے خود اخرید اریا مودع کا بے حال دریافت کیے یہ معاملہ کیا ہے پھر ان لوگون نے اپنے مال کو آپ ہی ضایع کیا ہے تیسرا مسئلہ اگر حجر اُٹھ جائے اور اسکے بعد پھر مال مین فضولخرچی وغیرہ کرے تو پھر اُسپر حجر کرینگے اور اگر پھر اپنے حال پر آئے اور فضولخرچی نکرے تو حجر بھی زائل کر دینگے اور اسیطرحپر پھر اگر فضولخرچی کرنے لگے گا تو پھر اُسپر حجر ہوگا پھر جب فضولخرچی چھوڑ دیگا تو حجر اُسپر سے اُٹھا دیا جائے گا اور اسیطرحپر حجر ہوتا اور اُٹھتا رہیگا چوتھا مسئلہ دیوانے اور لڑکے کے مال مین ولی اسکا باپ اور دادا ہوتا ہے اور اگر یہ دونون نہون تو اُنکے وصی اُنکے ولی ہوتے ہین اور اگر وصی بھی نہو تو حاکم شرع ان کا وصی ہے مگر سفیہ اور مفلس کی ولایت حاکم شرع سے مخصوص ہے مترجم کہتے ہین کہ صاحب مسالک نے فرمایا ہے کہ فقہا کہتے ہین کہ جب سفیہ سفاہت کے حال مین بالغ ہو تو اُسکے مال کی ولایت اُس کے باپ دادے اور اُسکے وصی سے اور حاکم شرع سے ترتیب کیساتھ یعنی ہر پہلے کے نہونے پر بعد والے سے تعلق رکھتی ہے اور اگر بلوغ اور رشد کے بعد سفیہ ہو جائے تو اُسکے مال کی ولایت حاکم شرع کو ہے نہ باپ کو نہ دادے کو اور نہ اُنکے وصی کو ولایت پہونچے گی پانچوان مسئلہ جب سفیہ واجب حج کا احرام باندھے تو حج کے فریضے کی ادا مین جس خرچ کی اُسے ضرورت ہوگی اُس سے اُسے نہ روکین گے پھر اگر سنتی حج کی نیت سے احرام باندھے تو اگر اُسکا خرچ سفر اور حضر مین برابر ہوگا تو بھی اُسے سنتی حج کے مصارف سے منع نکرینگے اور یہی حکم ہے کہ اگر اُسے ممکن ہو کہ اپنے سفر کی ضروریات کے لیے کچھ کمالے تو بھی نروکین گے اور اگر اسطرحپر نہو اور سنتی حج کا احرام باندھے تو اُسکا ولی اُسے محل کر دیگا اور احرام کھلوا دیگا چھٹا مسئلہ جب سفیہ قسم کھالے کہ فلان کام مین کرونگا یا نکرونگا تو وہ قسم منعقد ہو جائیگی اور اگر قسم کے موافق عمل مین نہ لائیگا تو قسم کے خلاف کرنے کا کفارہ اُسپر واجب ہوگا کہ روزہ رکھنے سے دے نہ بندہ آزاد کرنیسے اور نہ دس محتاج کھلانے سے کفارہ کرے ساتوان مسئلہ اگر اُسکے واسطے قصاص واجب ہو اسطرحپر کہ دوسرے سے اُسکا قصاص لینا واجب ہو تو سفیہ کو اُس قصاص کا معاف کر دینا جائز ہے اور اگر کسی پر اُسکی دیت کا حق ہو تو اُس دیت کے حق کا بخشدینا سفیہ کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائز نہین آٹھوان مسئلہ نابالغ کے بلوغ کی پہلے آزمایش کیجائے کہ بالغ ہوا ہے یا نہین اور آیا نابالغ کی خرید فروخت صحیح ہے یا نہین اشبہ یہی ہے کہ خرید فروخت نابالغ کی صحیح نہین ۔

کتاب ضمان

اِس کتاب مین ضامن ہونے کا بیان ہے کسی مال کی ادا کے لیے یا کسی شخص کے حاضر کرنے کے لیے ذمہ دار ہونے کا ضمان ایک شرعی عقد ہے اور جو شخص کسی کے مال کی ادا کا ضامن ہوتا ہے کبھی مضمون عنہ یعنی جسکا وہ ضامن ہوا ہے اُسکا کچھ مال اُس ضامن کے پاس ہوتا ہے اور کبھی نہین ہوتا ہے بس بیان تینون قسمین ضامنون کی بیان ہونگی پہلی قسم مال کے ایسے ضامن مین ہے کہ جسکا یہ ضامن ہوا ہے اُسکا کچھ مال اسپر نہین آتا ہے اور اِس قسم کے ضامن کو مطلق ضامن کہتے ہین اور اسمین تین بحثین ہین پہلی بحث ضامن مین ہے ضامن مین ضرور ہے کہ مکلف ہو یعنی بالغ عاقل ہو اور ضرور ہی کہ اُسکا تصرف جائز ہو یعنی اُنمین کا نہو کہ جسپر حجر ہوا ہے بس لڑکے کا ضامن ہونا اور نہ دیوانے کا ضامن ہونا صحیح ہی اور نہ مملوک کا ضامن ہونا بے آقا کی اجازت صحیح ہے اور اگر آقا کی اجازت سے ضامن ہو تو وہ مال اُسی مملوک کے ذمّے رہیگا کہ جب آزاد ہو جائے گا ادا کر دیگا اور مملوک کی کمائی سے تعلق نہ رکھیگا مگر جبکہ اُسکے آقا سے شرط ہو جائے کہ اُسکی کمائی سے ادا ہوگا اور یونہین جائز ہے کہ اگر شرط کر لے ضامن کہ ادا اپنے ذمّے اپنے مالون مین سے کسی معین مال پر کرلے اور یہ مضمون لہ یعنی جسکے حق کے واسطے ضامن ہوا ہے اُسکے حق کا تعلق اُس معین مال سے ہو جائے گا اور ضمانت مین شرط نہین ہے کہ ضامن مضمون لہ کو جانتا ہو یعنے اُسکے نسبی و رسمی حال پر محیط ہو بلکہ اگر اِسطرح کی معرفت بھی اُنمین آپسمین نہو تو بھی ایک کو دوسرے کا ضامن ہو جانا درست ہی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ شناسائی شرط ہے اور پہلا قول اشبہ ہے مگر اتنا چاہیے کہ مضمون عنہ یعنی جسکا ضامن ہوتا ہے وہ ضامن کے نزدیک اِطرح پر ہو کہ اُسکی طرف سے ضامن ہونے کا قصد صحیح ہو اور مجہول مطلق یعنی ہر طرح سے نامعلوم نہ ہے اور مضمون لہ یعنی جسکے حق کی ادا کا ذمہ دار ہوتا ہے اُسکی رضامندی شرط ہے اور مضمون عنہ یعنی جسکا ضامن ہوتا ہے اُسکی رضامندی شرط نہین کہ ضمانت دین کے ادا کرنے کے منزلے بیچ اور یہ دیندار کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

راضی ہونے پر موقوف نہین اور اگر ضامن ہونے کے بعد دیندار اُسکے ضامن ہونے پر راضی نہو تو صحیح قول پر اُسکی ضمانت باطل نہوگی اِسلیے کہ جب دیندار کی رضامندی ابتدا مین شرط نتھی تو ضمانت کی استدامت مین کیونکر شرط ہوگی اور جب ضمانت متحقق ہوجاتی ہے تو دیندار کے ذمّے سے ضامن کے ذمّے دین منتقل ہوجاتا ہے اور دیندار بری الذمہ ہوجاتا ہے اور دین کا مطالبہ اُسکے ذمّے سے ساقط ہوجاتا ہے اور اگر صاحب حق یعنی جسکے حق کا ضامن ہوا ہے وہ دیندار کو بری الذمہ کردے تو بھی ہمارے فقہا کے قول کے موافق ضامن بری الذمہ نہوگا مترجم کہتے ہین کہ امامیہ علما کے نزدیک ضامن ضمن سے مشتق ہے اِسلیے کہ اُس سے دین کا انتقال دوسرے کے ذمّے کے ضمن مین ہوجاتا ہے اور مضمون عنہ یعنی دیندار ضمانت کے ہونے پر دین سے بری الذمہ ہوجاتا ہے اور نون ضمان اور ضمانت مین اصلی ہے اور اہل سنّت کے اکثر فقہا کہتے ہین کہ ضم سے مشتق ہے اِسلیے کہ اِسکے سبب سے ایک کے ذمّے کا ضم دوسرے کے ذمّے ہوتا ہے اور قرضخواہون کا مطالبہ ضامن اور مضمون عنہ ہر ایک سے پہونچتا ہے یہان الف اور نون زائد ہین اور فریقین کی دلیلون کا ذکر اس مختصر مین گنجایش نہین رکھتا ہے اور ضامن مین مالدار ہونا شرط ہے یا مضمون لہ یعنی صاحب حق اُسکی محتاجی سے وقفیت رکھتا ہو اور اگر کوئی شخص ضامن ہوا اور بعد اِسکے اُسکی محتاجی معلوم ہوجائے تو مضمون لہ کو پہونچتا ہے کہ اُسکی ضمانت کو فسخ کرڈالے اور اصل دیندار سے اپنے حق کا مطالبہ کرے اور معین وعدے پر ضمانت کرنا اجماع سے جائز ہے اور میعادی دین اِس وقت ادا کرنے پر ضمانت مین تردد ہے اظہر یہی ہے کہ جائز ہے اور اگر دین اسوقت کی ادا کا ہو اُسمین کسی معین میعاد کے گزرنے کے وعدے پر ضامن ہونا جائز ہے تو اِس صورت مین اصل دیندار سے بھی اور ضامن سے بھی مطالبہ نہین کرسکتا ہے مگر جب مدّت وعدے کی گزر جائے گی تو ضامن سے بھر لیگا اور اگر ضامن مرجائے گا تو میعادی ضمانت حال یعنی ابھی کی ہوجائیگی اِس معنی سے کہ اُسکے ترکے سے ابھی ادا لازم ہے اور اگر دیندار پر دین دو مہینے کے وعدے سے ہو اور ضامن اپنے ذمّے میعاد مذکور سے زیادہ کے وعدے پر لیلے تو بھی جائز ہے اور جو کچھ ضامن دیندار کی طرف سے ادا کریگا اُسے دیندار سے مانگنا اِس شرط سے پہونچتا ہے کہ اُسکی اجازت سے ضامن ہوا ہو گو بے اجازت ادا کیا ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ادر اگر دیندار کی بے اجازت ضامن ہوا ہوگا تو ادا کیے ہوئے کا مطالبہ اُس دیندار سے اُسے نہیں پہونچتا ہے گو دیندار کی اجازت سے بھی ادا کرے اور ضمانت ایسی ضمانتکے خط لکھنے سے بھی منعقد ہو جاتی ہے کہ وہ ضمانت پر دلالت کرتا ہو اُس صورت سے کہ اُس تحریر میں کوئی ایسا قرینہ ہو جو عقد ضمانت کے قصد پر دلالت کرتا ہو اور اگر قرینہ نہوگا تو ضمانت منعقد نہوگی مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے اور صاحب مسالک نے تصریح فرمادی ہے کہ محض لکھنے سے ضمانت منعقد نہین ہوتی ہے مگر جب کہ بولنے سے عاجز ہو مثل گونگے کے اور قرینہ ضمانت کے قصد پر ہو دوسری بحث مضمون حق مین ہے اور حق مضمون عنہ وہ مال ہے جو کسی کے ذمّے پر ثابت ہو خواہ وہ حق مستقر ہو جیسے مبیع کی قیمت کا بیع پر قبضے کے بعد فسخ کے زمانے کے گزر جانے پر بایع کے حق کا ضامن ہو یا ایسے حق کا ضامن ہو جو معرض بطلان مین ہو جیسے مبیع کی قیمت کا ضامن فسخ مبیع کے خیار کے زمانے مین قیمت پر قبضے کے بعد بایع کی طرف سے خریدار کے حق کا ضامن ہو کہ اگر مبیع دوسرے کا مال نکلے گا یا عیبدار ہوگا تو خریدار کو بایع کی طرف سے قیمت یا تفاوت قیمت دیدیگا اور اگر بایع کیطرف سے دام لینے سے پہلے ضامن ہوگا تو صحیح نہین اسلیے کہ بایع کے ذمّے مبیع کا ادا کرنا قیمت کے لینے سے پہلے لازم نہین ہے اور ضمانت اُس چیز کی لازم آتی ہے جو خود لازم نہین اور اسیطرح صحیح نہین اُس چیز کی جو مضمون عنہ پر ابھی لازم نہین ہے مثل مزدوری کے مالکی ضمانتکے اُس کام سے پہلے کہ جسے مقرر اور مشروط اُس سے کیا ہے اور مثل گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی کی شرط کے مالون کے سبقت وغیرہ سے پہلے ضامن ہونا درست نہین اسلیے کہ یہ مال ان امرون کے بے تحقق لازم نہونگے اور اسمین تردد ہے اور فقہانے مال کتابت کی ضمانت کے جواز مین اختلاف کیا ہے اور مال کتابت سے یہان اُجرت کتابت مراد ہے جو مکاتب مشروط پر مقرر ہوئی ہو اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اسطرح کی ضمانت جائز نہین اسلیے کہ وہ مال غلام کے ذمے پر ابھی لازم نہین اور یہ ظاہر ہے اور لازم ہونے پر بھی راجع نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اگر بندہ اُس مال کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو مالک کو فسخ مین اختیار ہے اور بندے کو بھی اُسکے فسخ کا اختیار ہے اور مصنّف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اگر اِس ضمانت کا جائز ہونا کہا جاتا تو بہتر ہوتا اِسلیے کہ مال کتابت کی ادا عقد کتابت پر لازم ہو جاتی ہے اور یہ خیار فسخ کی منافی نہین جیسے قیمت مبیع کی ضمانت فسخ کے خیار مین زمانے مین ہے اور یہ مثل اِس کے ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ کوئی شخص کسی مال کا مال کتابت کے سوا بندے کی طرف سے ضامن ہو مترجم کہتے ہین کہ بندہ اگر مکاتب مطلق ہو تو اُسکے ذمے کے مال کی ضمانت صحیح ہے اور مطلق مکاتب وہ ہے کہ جسکے آقا نے کچھ مال مقرر کر دیا ہو کہ اگر بندہ کما کر اتنا مال بھر دیگا تو آزاد ہو جائے گا اور یہ شرط نہ کی ہو کہ پورا ادا کرنے سے آزادی متعلق ہو گی تو ایسا بندہ جسقدر مال کتابت پہونچاتا جائے گا اُتنا آزاد ہوتا جائے گا اور جو اسکا ضامن ہو گا اُسکی ضمانت صحیح ہو گی اِسلیے کہ ضمانت ادا کا حکم رکھتی ہے اور ضمانت کے ہوتے ہی یہ بندہ آزاد ہو جائے گا اور مال کتابت مطلق ضامن کے ذمے جا رہیگا اِسلیے کہ اگلے مسئلے مین کہدیا گیا ہے کہ کتابت مشروط والا مراد ہے نہ مطلق والا اور صحیح ہے کہ کوئی شخص کسی کی جورو کے نفقے یعنی روٹی کپڑے کا ضامن ہو کہ وہ نفقہ اُس شخص کے ذمے پر ہو گیا گزرے زمانے کا نفقہ ہو یا حال کا ہو اِسلیے کہ وہ اُس شخص کے ذمے مستقر ہو چکا ہے اور آیندہ کے روٹی کپڑے کا ضامن نہین ہو سکتا ہے اِسلیے کہ وہ ابھی اُسکے ذمے پر نہین ہے اور مضمون چیز کے ضامن ہونے مین تردد ہے جیسے مغصوب کپڑا ہے کہ کسی نے کسی سے غصب کر لیا ہو یا فاسد بیع سے تصرف اُسپر کیا ہو اور دوسرا شخص اُسے مالک تک پہونچا دینے کا ضامن ہو اور اشبہ یہی ہے کہ جائز ہے اور اگر کوئی شخص کسی چیز کا ضامن ہو جو کسی پاس ہو مثل مال امانت اور مال مضاربت کے تو یہ ضمانت صحیح نہین اِسلیے کہ یہ مال اصل مین مضمون نہین پھر ضامن کے ذمے کیونکر جائے گا اور اگر کوئی شخص کسی دین کا ضامن ہو اور دوسرا اُس ضامن کا ضامن ہو اور یونہین اور شخص دوسرے ضامن کا ضامن ہو اور اِسی قیاس پر تو بھی جائز ہے اور ضمانت مین ضامن کا دین کی مقدار سے واقف ہونا شرط نہین ہے پھر اگر کوئی شخص کسی کا ضامن ہو کہ جو کچھ اسکے ذمے ہے دیدونگا تو قول اشبہ پر جائز ہے اور اِسصورت مین ضامن پر اتنا لازم ہو گا جسقدر مدعی گواہون سے مضمون عنہ پر ثابت کریگا کہ ضمانت کے وقت اتنا تھا نہ وہ جو تمسک مین لکھا ہو گا اور نہ وہ جسکا دیندار اقرار کریگا اور نہ وہ جسپر مضمون لہ یعنی صاحب حق رد قسم قسم کھائیگا اور اگر اُس مال کا ضامن ہو کہ جسپر گواہی دیجائے گی تو صحیح نہین اسلیے کہ یہ معلوم نہین کہ ضمانت کے وقت وہ مال مضمون علیہ یعنی دیندار کے ذمے پر تھا تیسری بحث ضمانت کے لواحق مین ہے اور اِسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ اگر کوئی خریدار کے واسطے مال کی قیمت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ادا کرنے کا بایع کی طرف سے ضامن ہو تو اُسے لازم ہے کہ قیمت کا تاوان بھر دے جب ظاہر ہو جائے کہ یہ بیع شروع سے فاسد ہوئی ہے اور اگر شروع مین فاسد ہوا در صحیح ہوا ور بعد مین فسخ کر ڈالا ہو یا خریدار کے قبضے سے پہلے مبیع ضایع ہو گیا ہو تو ضامن پر قیمت کی ادا لازم نہین بلکہ بایع سے لینا چاہیے اور یہی حکم ہے اگر خریدار اگلے عیب کے مبیع مین نکلنے سے بیع کو فسخ کر ڈالے یعنی ضامن قیمت نہ دیگا بلکہ بایع سے مطالبہ کریگا ہان اگر عیب نکلنے سے تفاوت قیمت کا مطالبہ ہو تو ضامن سے لیگا اِسلیے کہ عقد بیع کے وقت خریدار تفاوت قیمت کا مستحق ہے اور وہ ضامن کے عہدے پر ہے اور اِس مسئلے مین تردد ہے مترجم کہتے ہین کہ بیع کے فساد کی صورتین ضامن کے عہدے پر قیمت کا ادا کر دینا ہے اِسلیے کہ عقد بیع کے وقت قیمت کی ادا کا شغل بایع کے ذمے پر تھا بس اِسکا مطالبہ ضامن سے ہوتا ہے برخلاف اِسکے کہ جب مبیع قبضے سے پہلے ضایع ہو جائے کہ اصل بیع ہی تحقق نہین ہوتی ہے اور اِسیطرح اگر خریدار اگلا عیب نکل آنے سے بیع کو فسخ کر ڈالیگا تو اِس صورت مین بیع کے فسخ کے بعد مطالبے کا استحقاق خریدار کو حاصل ہوتا ہے اور بیع کے وقت یہ استحقاق نتھا اور اِس سے ضمانت متعلق نہین ہوئی ہے **دوسرا مسئلہ** جب ظاہر ہو جائے کہ مبیع دوسرے کا مال تھا تو خریدار ضامن سے قیمت بھر لیگا اور اگر ایک ٹکڑا اُس مبیع کا دوسرے کا مال ہو اور ایک ٹکڑا بایع کا مال ہو تو دوسرے کے مال کے حصّے بھر کے دام ضامن سے خریدار لے لیگا اور بایع کے مال والے حصّے مین اختیار ہے چاہے بیع کو جاری رکھے اور اگر اُس حصّے مین فسخ کریگا تو اُس حصے کے دام خاص بایع سے لیگا **تیسرا مسئلہ** جب کوئی زمین کے بایع کی طرف سے ضامن ہو خریدار کے لیے کہ اگر اُس زمین مین کوئی عمارت یا درخت لگائے اور وہ زمین دوسرے کا مال ظاہر ہو تو وہ اُس عمارت کو کھدوا ڈالے اور درخت کٹوا ڈالے تو اِسکی قیمت کے تفاوت کو پھیر دیگا یہ ضمانت صحیح نہین اِسلیے کہ یہ اُس چیز کی ضمانت ہے جو بیع کے وقت لازم نہ تھی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہی حکم ہے اگر بایع کیطرف سے اِسیطرح کا ضامن ہو اِسی دلیل سے اور موجہ یہی ہے کہ بایع کی اسطرح کی ضمانت جائز ہے اِسلیے کہ یہ ضمانت عقد بیع کی ذات سے ثابت ہے گو درختون اور عمارت کے تاوان کا ضامن ہو سکے اور اگر مبیع مین خریدار کوئی عمارت بنائے یا درخت بٹھائے اور دوسرے وقت مین زمین دوسرے کا مال نکل آئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اور وہ اُس عمارت کو کھودڑالے اور درختوں کو کٹوا ڈالے تو بھی بائع سے تفاوت بے عمارت والی زمین اور عمارت والیکا اور درختوں والی اور بیدرختوں والی زمین کا خریدار لیگا اور یہ بائع کے ذمے واجب ہے اسلیے کہ وہی بائع خریدار کے اِس نقصان کا باعث ہوا ہے پھر اگر کوئی بائع کا ضامن بھی ہوگا تو بھی اُسی ذمہ داری کی تاکید ہوگی اور یہ صحیح ہے **چوتھا مسئلہ** جب کسی شخص کا دین دو شخصوں پر ہو اور ہر ایک اُنمیں سے ایک دوسرے کا ضامن ہو تو ہر ایک کا دین ضامن کے ذمے منتقل ہو جائیگا اور اگر اُن دومین کا اپنی کی ہوئی ضمانت کے دین کو ادا کریگا تو وہ بری الذمہ ہو جائیگا اور جو ادا نکریگا اُسکے ذمے باقی رہیگا اور اگر قرضخواہ ایک کو بری کر دیگا تو دوسرا دونوں کا قرضدار رہیگا جبتک ادا نکریگا **پانچواں مسئلہ** جب قرضخواہ ضامن سے دین سے کچھ کم پر راضی ہو جائے یا کچھ دین کو چھوڑ دے تو ضامن مضمون عنہ سے اُتنا ہی لیگا جتنا اُسنے قرضخواہ کو دیا ہے اور اگر ضامن نے دین کے بدلے کوئی چیز دی ہو تو مضمون عنہ سے دین اور چیز کی قیمت دونوں مین جو کم ہے وہ لے گا یعنی اگر دین چیز کی قیمت سے کم ہے تو دین کی مقدار بھر لیگا اور اگر دین چیز کی قیمت سے زیادہ ہے تو چیز کی قیمت لیگا مقدار دین کی نہ لے سکیگا مترجم کہتے ہین کہ صاحب مسالک فرماتے ہین کہ اگر سارے مال کو مضمون لہ یعنی صاحب حق کے قبضے مین دیدے اور بعد اسکے وہی مضمون لہ کچھ اُسمین سے یا سب ضامن کو بخشدے تو اِس صورت مین ضامن مضمون عنہ یعنی دیندار سے کہ جسکا ضامن ہوا ہے پورا پورا مطالبہ کرسکتا ہے اِسلیے کہ اُسنے سارے دین کو ادا کر دیا ہے **چھٹا مسئلہ** جب کوئی شخص کسی دیندار کا ایک اشرفی کا ضامن اُسکی اجازت سے ہو اور وہ مضمون عنہ یعنی دیندار اُس اشرفی کو ضامن کو دیدے تو اُسنے اپنے ذمّے کے دین کو ادا کر دیا اور اگر ضامن کہے کہ مضمون لہ یعنی قرضخواہ کو دے اور وہ قرضخواہ کو دیدے تو اِس صورت مین وہ اور ضامن دونوں بری الذمہ ہو جائین گے اور اگر اُس اشرفی کو مضمون عنہ مضمون لہ کو ضامن کی بے اجازت دیدیگا تو اِس صورت مین بھی وہ دونوں کے دونوں شخص بری الذمہ ہو جائین گے **ساتواں مسئلہ** جب کوئی شخص مضمون عنہ کی اجازت سے ضامن ہو اور اُسکے بعد ضمانت والے حق کو مضمون لہ پہونچادے اور دوسرے وقت مین مضمون لہ اُسکے وصول کا منکر ہو جائے تو اِس صورت مین قبول کے قابل منکر قول قسم کیساتھ ہے یعنی ضامن سے ثبوت طلب کریگے

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر وہ ثبوت دینے سے عاجز آئیگا تو مضمون لہ سے قسم لینگے اور ضامن سے دلوا دینگے اور اگر مضمون عنہ یعنی دیندار ضامن کے ادا کرنیکی گواہی دیگا تو اُسے قبول کرینگے اگر متہم نہو یعنی اِس گواہی دینے کا فائدہ اُسی کی ذات کی طرف عائد نہو اور یہ بات دین کے مضمون عنہ سے ضامن کیطرف منتقل ہو جانے سے ہے اِسلیے کہ اِس صورت مین مضمون عنہ بری الذمہ ہو جاتا ہے اور اُسکی گواہی ضامن کے حق مین قابل سماعت ہوگی اور اگر اُسکی گواہی قبول نہو تو مضمون لہ سے قسم لیجائیگی اِس بات کی کہ ضامن نے اُسے نہین دیا ہے اور مضمون لہ کو پہونچیگا کہ ضامن سے دوبارہ لے لے اور ضامن مضمون عنہ سے اُتنا لیگا جتنا پہلے مرتبے اُسنے ادا کیا ہے اور اگر مضمون عنہ گواہی نہ دے اور ضامن کی تصدیق نہ کرے اور ضامن سے دوبارہ لیلین تو ضامن مضمون عنہ سے اُسیقدر لیگا کہ جسقدر اخیر مرتبے مین دیا ہے کہ وہ دین سے اور پہلے مرتبے سے زیادہ نہوگا اور نہین تو ضامن اُتنا لیگا کہ جو اِن دو دفعہ مین اور اصل دین سے کم دیا ہوگا اِسلیے کہ ضامن کو جو زیادہ دینا پڑا ہے وہ اُسکے اقرار سے ظلم ہے تو وہ مضمون عنہ کے ذمے نہین پڑ سکتا ہے اِسیطرح جو مسالک مین ہے **آٹھوان مسئلہ** جب کوئی مرض موت کا بیار کسی شخص کا ضامن ہو تو جو کچھ اُس ضمانت کی بابت تاوان دینا پڑیگا اُسے ترکے کے ثلث یعنی تہائی سے ادا کرینگے اور یہی قول زیادہ صحیح ہے اور ثلث ترکے پر کہنے سے مطلب یہ ہے کہ اگر تہائی مین اُسکے ادا کی پوری نپڑے تو باقی دو تہائیون مین سے اُسکا ادا کرنا لازم نہین **نوان مسئلہ** جبکہ دین میعادی ہو اور کوئی ضامن ہو کہ ابھی دیدیگا تو یہ ضمانت صحیح نہین اور اِسیطرح اگر دین کی ادا کا وعدہ دو مہینے پر ہو اور ضامن اپنے اوپر لیلے کہ ایک مہینے مین ادا کردونگا تو یہ ضمانت بھی صحیح نہین اِسلیے کہ فرع کی زیادتی اصل پر لازم آتی ہے اور اِس مسئلے مین تردد ہے **دوسری قسم** حوالے مین ہے اور نظر عقد حوالہ مین اور اُسکی شرطون مین اور اُسکے حکمون مین ہے **پہلی نظر** عقد حوالہ وہ عقد ہے جو مال کے پھیر لیجانے کو ایک کے ذمے سے ایسے دوسرے کے ذمے جو وہ بھی اُتنا ہی اپنے ذمے رکھتا ہے مشروع ہوا ہے اور حوالے مین محیل یعنی حوالے کرنیوالے کی رضامندی اور محال علیہ یعنی جسپر حوالہ کیا ہے اُسکی رضامندی اور محتال یعنی جسکے دین کا حوالہ کیا ہے اُسکی رضامندی شرط ہے اور جب حوالہ متحقق ہو جائیگا تو مال کا حوالہ محال علیہ کے ذمے پر ہو جائیگا اور محیل بری الذمہ ہو جائیگا گو محتال اُسے بری الذمہ نکرے اور یہی قول

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اظہر ہے اور دین کا حوالہ کرنا ایسے شخص پر کہ جسپر اُسکا کچھ آتا نہو صحیح ہے مگر اس صورت مین ضمانت سے زیادہ مشابہ ہے اور اگر اپنے ذمّے کے دین کا ایسے شخص پر حوالہ کرے کہ وہ مالدار نہ ہو تو محتال پر اُسکا قبول کرنا واجب نہین مگر جب قبول کریگا تو لازم ہو جائے گا اور اُسے نہین پہونچتا ہے کہ اس حوالے سے پھر جائے گو وہ محال علیہ حوالے کے بعد محتاج بھی ہو جائے لیکن جب حوالے کو ایسی حالت مین قبول کریگا کہ محال علیہ کے حال سے واقف نہوا اور حوالے کے بعد ظاہر ہو جائے کہ محال علیہ حوالے کیوقت سے محتاج تھا تو اُسے ایسے حوالے کا فسخ اور محیل سے تقاضا پہونچتا ہے اور اگر ایک شخص کسیقدر اپنے ذمّے کے روپئے کا کہ وہ زید کے ہین بکر پر حوالہ کرے اور اسکے بعد وہی بکر اُسی دین کا اُسی شخص پر حوالہ کرے تو بھی جائز ہے اور اسیطرح اگر حوالے کی تراحی یعنی پھینکا پھینکی اسطریق سے کرین کہ محال علیہ دوسرے پر اور وہ دوسرا تیسرے پر اور اسی قیاس پر حوالہ کرین تو یہ بھی صحیح ہے اور اگر محیل دین کی ادا دوسرے پر حوالہ کرنے کے بعد کرے پس اگر محال علیہ کی درخواست پر ادا کیا ہے تو محال علیہ سے اُسے پھیر مانگنا پہونچتا ہے اور اگر تبرع کے طور سے ادا کیا ہے تو محال علیہ سے مطالبہ جائز نہین اور محال علیہ بری الذمہ بھی ہو جائے گا اور حوالے مین مال کی مقدار کا معلوم ہونا شرط ہے اور ذمے پر ثابت ہوا اور اُسکا مثل ہو جیسے گیہون وغیرہ ہین یا نہو جیسے غلام اور کپڑا ہے اور دونون مال کہ محیل اور محال علیہ کے ہین انکا برابر ہونا جنس مین اور صفت مین شرط ہے اسلیے کہ اگر مساوات نہوگی اور ایک کا دین روپیہ ہوگا اور دوسرے کا دین اشرفیان ہونگی تو غلبہ محیل کا محال علیہ پر لازم آئیگا اسلیے کہ محال علیہ پر ایسی ہی مثل کا دینا واجب ہے جو اُسکے ذمّے ہے اور اس مسئلے مین تردد ہے اسلیے کہ اگر دونون شخص غیر مثل پر راضی ہو جائین تو غلبہ متحقق نہو گا کہ حوالے کا مبطل ہو جائے اور اگر کوئی شخص اپنے دین کا حوالہ دوسرے شخص پر کرے اور وہ دوسرا اُس حوالے کو قبول کر کے مال محتال کو پہونچا دے اور اُسکے بعد محیل اُنکی طلب کرے جو حوالہ کرنے سے اُسنے ادا کیا ہے پھر محیل محال علیہ کے ذمے کے اپنے دین کا دعویٰ کرے اور وہ انکار کرے تو اس صورت مین قبول کے قابل قول محال علیہ کا قسم کے ساتھ ثبوت نہونے کی صورت مین ہے اور جو کچھ حوالے کی بابت دیا ہے وہ محیل سے لیگا اور آقا کو مال کتابت کا اپنے مکاتب بندے پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قسط کی ادا کا وقت پہونچنے کی شرط سے حوالہ کرنا صحیح ہے اور آیا قسط کے وقت سے پہلے حوالہ کرنا جائز ہے یا نہین بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز نہین اسلیے کہ اُسکی ادا بندے پر اُسوقت مین لازم نہین اور اگر مکاتب بندے کو بیچڈالے پھر اُسکی قیمت کا حوالہ دوسرے پر کرے تو جائز ہے اور اگر مکاتب کا دین آقا کے سوا کسی غیر شخص کے ذمّے ہو اور وہ مال کتابت کا حوالہ اُس اجنبی شخص پر کرے تو جائز ہے اِسلیے کہ دیندار پر دیدینا اُس مال کا واجب ہے۔ اور حوالے کے احکام مین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جب کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ فلان روپئے کا حوالہ فلان شخص پر مین نے کیا ہے اور وہ اُس سے وہ روپیہ لے اور اسکے بعد محیل کہے کہ حوالے کے لفظ سے مین نے وکالت کا قصد کیا تھا اور محتال کہے کہ میرے آتے روپئے مین تو نے حوالہ کیا ہے تو اِس صورت مین قبول کے قابل قول محیل کا قول ہے اِسلیے کہ وہ اپنی مراد سے زیادہ واقف ہے اور اِس مسئلے مین تردد ہے اور اگر ابھی محتال نے قبضہ نہین کیا کہ یہ اختلاف پڑگیا تو بے تردد کے محیل ہی کا قول قبول کے قابل ہے اِسلیے کہ اُسکے ذمے کا بری ہونا اصل ہے اور پہلی صورت مین محتال کا قبضہ اُسکے دعوے کی ترجیح دینے والا ہے تو تردد کا مقام ہوا جاتا ہے اور اگر نزاع اِسکے برعکس اِسطرح پر ہو کہ محیل کے دیندار ہونیکے اقرار کرلینے کے بعد محتال کہے کہ تو نے مجھے اُس مال کے قبضہ کرنے کا وکیل کیا تھا اور وہ مال میرے قبضے مین نہین آیا اور میرا دین تیرے ذمے ہے تو اِس صورت مین قبول کے قابل قول محتال کا قول ہے اِسلیے کہ دین اقرار سے ثابت ہو گیا اور اُسکا ادا کر دینا ثبوت پر موقوف ہے اور ثبوت سے عاجز آنے کی صورت مین قسم محتال پر عائد ہوگی دوسرا مسئلہ جب کسی کا دین دو شخص پر ہو کہ وہ ایک دوسرے کے ضامن ہوئے ہون اور اُسکے ذمّے بھی دوسرے کا دین اِسی مقدار مین ہو اور وہ اپنے ذمّے کے دین کا اُنھین دونون پر حوالہ کر دے تو یہ حوالہ صحیح ہے گو اِسمین محتال کو اپنے حق کی تحصیل مین بہت آسانی ہے کیونکہ دو شخصون کی نسبت ایک شخص سے مال کا وصول کرلینا زیادہ سہل ہے اسلیے کہ تحصیل کی آسانی حوالے کے جواز کی مانع نہین تیسرا مسئلہ جبکہ خریدار بائع کے مال کی قیمت کا کسی شخص پر حوالہ کر دے اور بعد اِسکے خریدار اُس مال کو بیع سے پہلے کے عیب نکلنے کے سبب سے پھیر دے تو یہ حوالہ باطل ہو جائیگا اِسلیے کہ یہ حوالہ بیع کے تابع ہے اور اِس مسئلے مین تردد ہے اور اِس صورت مین اگر بائع نے اُس محال علیہ سے قیمت کو نپا یا ہوگا تو خریدار کا دین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محال علیہ کے ذمے باقی ہے اور اگر بایع نے خریدار کے حوالے کے موافق قیمت لیلی ہوگی تو محال علیہ بری الذمہ ہوجائیگا اور خریدار بایع سے پھیر لیگا اور اگر بایع نے خریدار پر قیمت کا کسی ایسے شخص کا حوالہ کردیا ہو کہ وہ خرید فروخت سے بیگانہ تھا اور اسکے بعد خریدار مبیع مین اگلے عیب کے نکل آنے سے یا کسی اور امر کے حادث ہوجانے سے کہ جس سے فسخ خیار ہوجاتا ہے بیع کو فسخ کرے تو خریدار پر بایع کا حوالہ باطل نہوگا اسلیے کہ یہ حوالہ بایع مشتری کے سوا بیگانہ شخص سے متعلق ہوا ہے اور توضیح اسکی پہلے مسئلے مین اسطرح سے ہی کہ جو حوالہ بایع مشتری کا ہوتا ہی اُس حوالے کا فسخ بیع کے فسخ ہوجانے سے ہوجاتا ہے اور دوسرے مسئلے مین یون ہے کہ عقد بیع کے بعد قیمت بایع کی اور مال مشتری کا ہوجاتا ہے اور بایع نے دامون کا حوالہ بیگانے شخص کو کردیا ہے اور وہ حوالہ صحیح ہے اور قیمت سے متعلق ہوچکا ہے اور بیع کے فسخ کے سبب سے جو ایک معاملہ مشتری اور بایع مین ہے وہ حوالہ فسخ نہوگا اور یہ معاملہ وہ معاملہ نہین ہے کہ صحیح بیع کے سبب سے بیگانے سے متعلق ہوا ہے اور یہ ظاہر ہے اور اگر حوالے کے بعد ثابت ہوجائے کہ اصل بیع باطل تھی تو اس صورت مین حوالہ اِن دونون صورتون مین جو بیان ہوئی ہین باطل ہوجائیگا تیسری قسم کفالت یعنی حاضر ضامنی مین ہے اور اِسمین کفیل اور مکفول کی رضامندی معتبر ہے اور مکفول عنہ کی رضامندی معتبر نہین اور کفالت اظہر کے موافق اِسوقت اور مدت پر صحیح ہے اور اگر کفالت مطلق ہو یعنی حال کی اور آنے والی مدت کی قید نہو تو حال ہی کیطرف راجع ہوگی اور جبکہ کفالت مین مدت بیان ہو پھر ضرور ہے کہ وہ مدت معین اور مقرر ہو اور مکفول لہ کو کفیل کا مطالبہ بالفعل کرنا کفالت کے مطلق یا معجل ہونے پر جائز ہے اور اگر میعادی ہوگی پھر اگر کفیل مکفول عنہ کو مکفول لہ کے پورا سپرد کردے اسطرحپر کہ کوئی سپرد کرتے وقت روکنے والا اور حمایت کرنیوالا اُسکا نہو تو کفیل بری الذمہ ہوگیا اور اگر کفیل مکفول عنہ کو حاضر نہ کرے تو مکفول لہ کو پہونچتا ہے کہ کفیل قید رکھے جبتک وہ مکفول عنہ کو حاضر نکردے یا اُسکے ذمے کے دین کو ادا نکردے اور اگر کفیل کہے کہ مین اگر مکفول عنہ کو حاضر نکردون تو اسقدر روپئے میرے ذمے ہین تو یہ تاوان بھرنا اُسپر لازم نہین ہی مگر اُسکا حاضر کردینا لازم ہے یا اُسکے ذمے کا دین ادا کرنا لازم ہے اور اگر کفیل یہ کہے کہ مین ہی اسقدر روپیہ دونگا اگر اتنی مدت مین حاضر نکردونگا تو اس صورت مین کفیل پر جو مال شرط کردیا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واجب ہی اور محشی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اِن دونون عبارتون مین کچھ فرق نہین مگر پہلی عبارت مین شرط مقدم ہے اور دوسری عبارت مین شرط اخیر مین ہے اور شرط کے لفظ کے اول اور آخر مین ہونے سے کچھ معنون مین تفاوت نہین ہوتا ہے پھر مال کے لزوم کا حکم دوسری مین نہ پہلی عبارت مین نص اور اجماع کے سبب سے ہے۔ اُردو مترجم کہتا ہے کہ پہلی عبارت مین شرط مطلق یعنی مدت وغیرہ سے مقید نہین اور دوسری عبارت مین شرط مدت کی قید سے مقید ہے اور مطلق اور مقید کے حکمون مین تغایر ہوا کرتا ہے شاید تغیر حکم کا سبب وہی مدت ہو کہ جسمین کفیل کا عذر بالکل منقطع ہو سکتا ہے برخلاف بے مدت کے کہ اسمین تلاش وغیرہ کا عذر باقی رہ سکتا ہے پس حکم بدلنے کا مناط تقدیم و تاخیر شرط نہ ٹھہری اور نص اور اجماع بھی بوجہ نہین ہے جسطرح کہ محشی علیہ الرحمہ اور مترجم جامع الرضوی سمجھے ہین اور جو شخص کسی قرضدار کو کسی قرضخواہ کے ہاتھ سے زبردستی چھڑا دیگا تو وہ اُسکے حاضر کر دینے کا یا اُسکے ذمے کا قرضہ ادا کر دینے کا ضامن ہو جائے گا اور اگر کسی نے خون کیا ہوگا اور اُسے کوئی مدعی کے ہاتھ سے زبردستی سے چھڑا دیگا تو وہ چھڑا دینے والا یا تو اُسے حاضر کر دیگا یا اُسکا خون بہا بھر دیگا اور ضرور ہے کہ مکفول معین ہو پس اگر کفیل کہے کہ اِن دو شخصون مین سے مین ایک کا کفیل یعنی حاضر ضامن ہون تو صحیح نہین اور اگر کفیل کہے کہ زید یا عمرو کا کفیل ہوا ہون مین تو یہ بھی صحیح نہین اور اگر کفیل یہ کہے کہ زید کا کفیل ہوا ہون مین اگر اُسے نہ لا سکون مین تو بکر کا کفیل ہون تو یہ صورت بھی صحیح نہونے مین اُنھین پہلی دونون صورتون کا حکم رکھتی ہے اور اِس سے ملحق کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جبکہ مدت سے پہلے کفیل دیندار کو حاضر کرے تو مکفول لہ پر اُسکا لے لینا اُس صورت مین واجب ہے کہ اُسوقت کے لینے مین کوئی ضرر نہوتا ہو اور اگر یہ کہا جائے کہ واجب نہین ہے تو اشبہ ہوگا اور اگر ایسے وقت مین مکفول کو سپرد کرے جس وقت مین مکفول کسی ظالم کے ظلم سے اُسے پکڑ سکتا ہو تو اِس صورت مین کفیل بری الذمہ نہوگا اور اگر حاکم شرع کے قید خانے مین مکفول قید ہو اور اُسی قید مین کفیل مکفول کو سپرد کرے تو مکفول لہ پر واجب ہے کہ اُسے قبول کر لے اِسلیے کہ وہ اُسی قید خانے مین اپنے حق کو اُس سے وصول کر سکتا ہے اور اگر ظالم کی قید مین ہو تو یہ حکم نہین دوسرا مسئلہ جب مکفول غائب ہو اور کفالت حال یعنی فوری ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میعادی نہو تو کفیل کو اِتنی مہلت دینگے کہ اُسمین مکفول تک جاسکے اور اُسے ساتھ لیکر پھر آسکے اور یہی حکم ہے اگر میعادی کفالت ہو اور وہ مدت گزر چکی ہو تو بھی اِسیقدر مہلت کفیل کو دینا چاہیئے تیسرا مسئلہ جبکہ کفیل مکفول کے حاضر کرنے کا مطلق متکفل یعنی ضامن ہو تو حاضر کر دے اگر سپرد کرنے کا کوئی مکان مقرر نہو تو کفالت یعنی ضمانت والے شہر مین حاضر کر کے حوالے کر دینا واجب ہے اور اگر کوئی مکان معین کر چکا ہو تو اُسی مکان مین لاکہ سپرد کر دینا واجب ہی اور اُس معین مکان کے سوا اور مکان مین سپرد کرے گا تو کفیل بری الذمہ نہو گا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر اُس شہر سے اس معین مکان تک مکفول کے لیجانے مین کچھ محنت ہو اور اُس شہر مین اُس مکفول کے لینے مین مکفول لہ کے واسطے کوئی ضرر نہو تو واجب ہے کہ اُسے اُسی شہر مین لیلے اور اِس مسئلے مین تردد ہے چوتھا مسئلہ اگر کفالت کے تحقق پر متفق ہون اور کفیل کہے کہ تیرا کچھ قرضہ مکفول پر نہین ہے تو قبول کے قابل مکفول لہ کا قول ہے اِس سبب سے کہ کفالت حق کے ثبوت کو مقتضی ہو پانچوان مسئلہ جب دو شخص ایک شخص کے حاضر کرنے کیلیے کفیل یعنی حاضر ضامن ہون اور اُن دو تونین سے ایک شخص مکفول کو حاضر کر دے تو دوسرا کفیل یعنی ضامن بری الذمہ نہو گا اور اگر کہا جائے کہ بری الذمہ ہو جائیگا تو خوب ہے اور اگر دو شخصون کے واسطے ایک شخص کے حاضر کرنیکا حاضر ضامن ہو بعد اسکے ایک کو لاکر مکفول کو دیدے تو دوسرے شخص کے دعوے سے بری الذمہ نہو گا چھٹا مسئلہ جب مکفول مر جائیگا تو کفیل بری الذمہ ہو جائے گا اور اگر مکفول خود حاضر ہو کر اپنے کو مکفول لہ کے حوالے کر دے تو بھی کفیل بری الذمہ ہو جائیگا فرع جبکہ کفیل کہے کہ تو نے مکفول کو بری کر دیا ہے اور مکفول لہ منکر ہو تو قبول کرنے کا قول مکفول لہ کا قسم کے ساتھ ہے اور اگر وہ کفیل کیطرف رد قسم کرے اور وہ قسم کھالے تو وہ کفالت یعنی ضمانت سے بری الذمہ ہو جائے گا اور مکفول مال کی دینداری سے کفیل کے قسم کھالینے سے بری الذمہ نہو گا ساتوان مسئلہ اگر کفیل کا کوئی اور کفیل ہو اور اِسی قیاس پر کفیل ہوتے جائین تو بھی جائز ہے آٹھوان مسئلہ بعضے فقہا نے کہا ہے کہ مکاتب بندے کا اُسکے آقا کے لیے کہ اُسکا مال کتابت اُسکے ذمے ہے کفیل ہونا صحیح نہین یعنی مکاتب مشروط کا حاضر ضامن ہونا صحیح نہین اِسلیے کہ اُسے پہونچتا ہے کہ مال کی ادا سے عاجز آنے کی صورت مین صرف بندہ ہونے پر پھر پڑے بس دین کا استقرار اُسکے ذمے نہین ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور کفالت دین کے ثبوت اور استقرار کی فرع ہے اور اس مسئلے مین تردد ہے اسلیے کہ کفالت مین حاضر کر دینا مطلوب ہوتا ہے اُسکے ذمے کے دین کی ادا مطلوب نہین ہوتی ہے اور اگر مکاتب مشروط کتابت کو فسخ کرڈالیگا اور صِرف بندہ ہو جائے گا تو بھی اُسکے حاضر کرنے کی ضمانت جائز ہے تو مکاتب کی کفالت اولیٰ طریق سے جائز ہوگی نوان مسئلہ اگر کسی کے سر کا یا بدن کا یا منھ کا کفیل ہو تو صحیح ہے اِسلیے کہ اِن عبارتون سے عرف مین کُل کی تعبیر ہوا کرتی ہے اور اگر کسی کے ہاتھ یا پانٔون کا کوئی کفیل ہو اور اُسی پر اختصار کرے تو صحیح نہین اسلیے کہ فقط ہاتھ یا پانٔون کا حاضر کرنا ممکن نہین اور ہاتھ پانٔون سے پورا شخص سمجھا نہین جاتا ہے۔

کتاب صلح

اِس کتاب مین عقد صلح کا بیان ہے جسے شارع علیہ السّلام نے جھگڑے دُور کرنے کے لیے مقرر فرمایا ہے اور یہ اپنی ذات سے عقد ہے کسی دوسرے عقد کی اِن معنون سے فرع نہین ہے کہ اگر کچھ مال کے بے عوض دینے پر صلح کرین تو ہبہ کی فرع نہین ہے کہ ہبہ کی شرطین اُس مین معتبر ہون اور اگر معین زمانے کی خدمت پر صلح کرین تو اجارے کی فرع نہین ہے اور اگر ایک سے کسی دوسرے کی طرف منتقل ہونے پر کسی بدلے سے صلح کرین تو بیع کی فرع نہین گو صلح اور عقدون کے بھی فائدے دیتی ہے اور منازعت بالفعل اور منازعت کے بعد اور اقرار کے ساتھ اور انکار کے ساتھ صلح صحیح ہے مگر وہ صلح جو کسی حرام کے حلال کرنے پر اور حلال کے حرام کرنے پر ہو صحیح نہین ہے اور اِسی طرح پر صلح دونون کے اُس چیز سے واقف ہونے پر کہ جس پر نزاع واقع ہوئی ہے اور نجاننے پر صحیح ہے جیسے کوئی کہے کہ میرے تیرے ذمے گیہون ہین اور اُسکی مقدار مجھے معلوم نہین اور دوسرا کہے کہ میرے بھی تجھ پر چانول ہین کہ مین اُسکی مقدار نہین جانتا ہون اور آپس مین اِسبات پر صلح کرین کہ جو جسکے ذمّے ہے وہ اُسی کا ہے اور ہر ایک کو اُنمین سے بری الذمہ کر دین مگر جب دونون اُسکے فسخ پر متفق ہو جائینگے تو فسخ ہو جائے گی اور جبکہ دو شریک اِس بات پر متفق ہو جائین کہ نفع اور نقصان اُن دونون مین سے ایک کے ذمے ہو اور دوسرے کے لیے اصل مال ہو تو یہ صلح صحیح ہے اور اگر دو شخصون پاس دو درہم ہون اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُن دونون مین سے ایک شخص یہ دعوی کرے کہ یہ دونون روپئے میرے ہین اور دوسرا شخص کہے کہ اُنمین سے ایک روپیہ میرا ہے تو اس صورت مین صلح یون کرینگے کہ دو روپئے کے مدعی کو ڈیڑھ روپیہ دینگے اور دوسرے کو آٹھ آنے دینگے اِسلیے کہ دو روپئے مین نزاع نہین ہے اور وہ اتفاق سے دو روپئے کے دعوی کرنیوالے کا مال ہین اور ایک روپئے مین نزاع واقع ہوئی ہے تو اُسکو تنصیف یعنی آدھا آدھا کرنا چاہیے دونونکے قسم سے اِنکار کرنیکی صورت مین اسلیے کہ دونون ذوالید ہین یعنی دونونکے قبضے مین مال ہے اور اِسیطرح اگر وہ شخص ایک شخص کے پاس ایک ایک روپیہ اور دوسرا دو روپیہ رکھے اور دونون کی امانتین آپس مین ملجائین اور اُنمین سے ایک روپیہ جاتا رہے تو دو روپئے امانت رکھنے والا ڈیڑھ روپیہ اور ایک روپیہ امانت رکھنے والا روپئے کا آدھا یعنی آٹھ آنے اِسی دلیل سے لیگا اور اگر ایک شخص کا بیس روپئے کا کپڑا ہو اور دوسرے کا تیس روپئے کا ہو اور دونون ملجائین اور مشتبہ ہوجائین اور پہچان نہ پڑین کہ کونسا کپڑا کس شخص کا ہے پھر اگر ایک دونون مین سے ایک دوسرے کو اختیار دے کہ جسے چاہے اُٹھالے تو بیشک اُسنے اُسکے ساتھ رعایت کی اور اگر تنازع کرین تو دونون کپڑون کو بیچین گے اور اُن دونون کی ساری قیمت کے پانچ حصّے برابر کرین گے بیس روپئے کے کپڑے والا اُنمین سے دو حصے اور تیس والا تین حصے لیگا اور اگر ظاہر ہوجائے کہ ایک اُن دو عوضون مین سے جن پر آپس مین صلح ہوئی ہے کسی دوسرے شخص کا مال ہے تو صلح باطل ہوجائے گی اور صحیح ہے کہ عین کی صلح عین کے عوض مین جیسے کپڑے پر صلح کپڑے کے بدلے کرین یا عین کی صلح منفعت پر جیسے ایک راس بکری کی صلح غلام کی ایک سال کی خدمت پر کرین یا منفعت کی عین پر یا منفعت پر صلح کرین جیسے گھر مین رہنے کی صلح بکری پر یا دوسرے گھر کے رہنے پر صلح کرین اور اگر روپئون کا مصالحہ اشرفیون پر یا روپئون پر کرین تو بھی جائز ہے اور یہ صلح روپئون اشرفیون سے بیع کی فرع نہین ہے کہ صرف کی شرطین اُسمین معتبر ہون جسطرح کہ گزر چکا ہے اور اگر کوئی کسی کا ایک روپئے کا کپڑا ضایع کرڈالے اور یہ شخص اُس صاحب مال سے صلح دو روپئے پر کرے تو بھی جائز ہے اور یہی جواز اشبہ ہے اِسلیے کہ صلح کپڑے کے عوض مین ہوئی ہے روپئے کے بدلے مین نہین ہوئی ہے مترجم کہتے ہین کہ علما مین اختلاف ہے کہ کسی مال کو بے پروائی سے ضایع کردینے والا اُسی مال کی جنس بے مثل کے بھردینے کا ضامن اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذمہ دار ہے یا ضایع کرنے کے دن کے نرخ والی قیمت کا ذمہ دار ہے فقہا نے کہا ہے کہ زیادہ صحیح یہی ہے کہ قیمت بھرنے کا ذمہ دار ہے مثل کا ذمہ دار نہیں پھر اگر اُسکی قیمت ایک روپیہ تھی تو شخص ذمہ اُسی ایک روپئے کا ہے اور اُسکے عوض مین دو روپئے دینا صحیح نہیں اسلیے کہ صحیح قول پر عین بیاز لازم آتا ہے۔ اور اگر کوئی دعوی مکان کا کرے اور جسکے قبضے مین وہ مکان ہے اُسکا انکار کرے پھر منکر اُس مدعی سے مصالحہ ایکسال رہنے پر کرے تو صحیح ہے اور کسی کو پھر جانا نہین پہونچتا ہے اور یونہین ہے اگر قابض اقرار بھی کرے اور اسکے بعد سال بھر رہنے پر مصالحہ کرے تو صحیح ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسے پھر جانا پہونچتا ہے اسلیے کہ اس صورت مین یہ صلح عاریت کی فرع ہے اور استعارے کا عقد لازم عقد نہین ہے بلکہ یہ طرفین سے ایک جائز عقد ہے اور ہر ایک کو اسکا فسخ کرنا پہونچتا ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر دو شخص ایک گھر کے مدعی ہون اور وہ تیسرے کے قبضے مین ہو ایسے سبب سے کہ شرکت کا موجب ہی بطور یہ کہ دونون شخص کہین کہ ہمین یہ گھر ورثے مین پہونچا ہے کہ آدھے آدھے کی تقسیم ہم دونون پر ہوتی ہے اور ذوالید یعنی قابض اُن دونون مین سے ایک کی تصدیق کرے اور اُس سے وہ آدھے حصے مین کسی معین عوض پر مصالحہ کرے پھر اگر یہ صلح دوسرے مدعی کی اجازت سے واقع ہوئی ہے تو صلح پورا پور آدھے مین نافذ ہوجایگی اور جو کچھ صلح کے عوض مین لیا ہے وہ دونون مدعیون مین بٹ جائیگا اور اگر دوسرے کے بے اذن مصالحہ کیا ہے تو یہ صلح اُسی مقرلہ کے حق سے مختص ہوگی اور دوسری چوتھائی اُس آدھے کی جو ہے اُسمین نافذ نہوگی اور جس آدھے کا اُسکے لیے اقرار کیا ہے وہ اُن دونون مین مشترک ہے پھر صلح چوتھائی ہی مین جاری ہوگی اور پورا پور آدھے مین جاری نہوگی اور دوسری چوتھائی دوسرے شریک سے تعلق رکھتی ہے اور اگر دونون مدعی آدھے گھر کا دعوی ایسے سبب سے کرین کہ جو اُس گھر مین اُن دونون کی شرکت کا باعث نہو اور ذوالید ایک کی تصدیق کرے تو دوسرا اُس مقرلہ کے آدھے مین شریک نہوگا اور اگر کسی پر کوئی کچھ مال کا دعوی کرے اور مدعا علیہ منکر ہو اور مدعی سے مصالحہ اُسکے درخت یا کھیت کو اپنے پانی سے سینچنے پر کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ ایسی صلح جائز نہین اسلیے کہ اس صلح کے بدلے مین پانی ہے اور اُسکی مقدار معلوم نہین تو صلح مجہول ہوئی جاتی ہے اور اس مسئلے مین اور وجہ بھی ہے اور وہی اس صلح کا جائز ہونا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کھیتی سینچنے کے پانی کے بکنے کے جائز ہونیکے اعتبار سے یہہ ہے اور اُسکی بیع کے جائز ہونے کی صورت مین
صلح بھی اسپر جائز ہوگی اور اگر اُسکے ساتھ مصالحہ کوٹھے پر یا صحن مین پانی جاری کرنے پر کرین تو بعد
اسکے کہ پانی جاری ہونیکا مقام لنبان چوڑان مین معلوم ہو تو صحیح ہے اور جب کوئی شخص دوسرے پر کچھ مال کا دعوے
کرے اور مدعی علیہ کہے کہ مجھ سے صلح کرلے تو یہ اقرار نہین ہے اسلیے کہ کبھی صلح انکار کے ساتھ بھی
ہوا کرتی ہے اور اگر یہ کہے کہ بیچڈال یا بخشدے تو یہ اقرار ہو جائیگا اسلیے کہ بیع اور ہبہ کی درخواست
ملک کے اقرار کی فرع ہے اور صلح کے مسئلون سے لحق املاک مین نزاع کے حکم ہین اور اسمین کئی
مسئلے ہین پہلا مسئلہ نکالنا سائبانون کا اور چھجون کا اور کانسون کا اور چھتون کا عام غیر مخصوص
راہون مین کہ کسی طرف سے بند نہون اور یہ چیزین اتنی اونچی ہون کہ رستہ چلنے والون ضرر نہ پہونچاتی
ہون تو جائز ہے گو کوئی مسلمان راضی نہو صحیح قول پر اور اس کہنے سے مصنف رح نے شیخ رح کے خلاف پر اشارہ
کیا ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ایسی راہ ہونکے سب حقدار ہوتے ہین اگر ایک بھی راضی نہو گا تو نہ بناسکیگا اور اگر یہ چیزین مضر
ہونگی تو انکا نکالڈالنا واجب ہوگا اور انھین کے معنون مین وہ بھی نکالنا اسطرح ہے کہ مقابل کی دیوار تک پہونچین
اور اگر انسے راہ مین تاریکی ہو جاتی ہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ جب بھی انکا نکالڈالنا واجب نہین یعنی اس شرط سے کہ وہ
اندھیرا اسقدر نہو کہ بالکل روشنی جاتی رہے اور نئے دروازون کا عام راہ مین نکالنا جائز ہے مگر مخصوص یکطرفسے
بند راہون مین بے شریکون کی اجازت کوئی نیا دروازہ وغیرہ نکالنا جائز نہین کیونکہ اُسکے مالک
لوگ اسمین شریک ہین اور اسیطرح سے اسمین کوئی اور تصرف بھی جائز نہین خواہ رستہ چلنے والونکو
مضر ہو خواہ نہو اسلیے کہ وہ رستہ اُنھین مالکون سے مخصوص ہے اور اسمین وہ سب مشترک ہین
اور مشترک مال مین بے سب شریکون کی اجازت کوئی تصرف کرنا جائز نہین اور اسیطرح جیسے ہے
اگر کسی دروازے کے بنانے کا قصد کرے اور اس سے آمد و رفت کا بھی ارادہ نرکھتا ہو جائز نہین
اسلیے کہ ایک مدت گذرنے کے بعد اُس سے آمد و رفت کے استحقاق کے مشابہ حاصل ہو جاتا ہے
اور روشندان بنانا اور جھرپان لگانا اور ہوا آنے کی جالی اور طاق بنانا جائز ہے اسلیے کہ انمین اس استحقاق
کی مشابہت نہین ہے اور ان چیزون سے گھر روشن ہو جاتا ہے اور رستہ چلنے والون کا اور مالکونکا
کوئی ضرر بھی نہین ہے اور ہر شخص اپنی ملکیت مین اختیار رکھتا ہے کہ جیسا چاہے ویسا تصرف کرے
اور اگر راہ خاص مین شرکا اسے سائبان وغیرہ نکالنے پر مصالحہ کرے تو بھی بعضے فقہا کہتے ہین کہ مصالحہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائز نہین اِسلیے کہ فقط ہوا کا بے زمین کے بیچنا درست نہین اور اِسمین تردد ہے اِسلیے کہ اصلح یہی ہے کہ صلح بیع کے تابع نہین ہے جسطرحپر کہ بیان ہوچکا ہے اور اگر کسی کے دو گھر ہون کہ دروازہ ہر ایک کا خاص کوچے کی طرف ہو تو اُسے اُن دروازون کے بیچ مین تیسرا دروازہ نکالنا جائز ہے اور اگر کوئی مخصوص راہ مین کوئی تصرف کرے تو جو کوئی اُس راہ سے ہوکر نکلے اُسے اُسکا دور کرڈالنا جائز ہے اور اگر مخصوص کوچے مین ایک دروازہ زیادہ اندر کی طرف ہو اور دوسرا زیادہ باہر کی طرف ہو یعنی عام راہ سے زیادہ نزدیک ہو تو اندر والے دروازے کا مالک آمد و رفت کی راہ مین باہر والے دروازے کے مالک کا شریک ہے اور باہر کے نزدیک دروازے والا اندر والے دروازے کے مالک کا شریک راہ نہین ہے بلکہ اُسکے دروازے سے دوسرے گھر کے دروازے تک زیادہ اندر والے کے گھر کی خاص راہ ہے اور اگر خاص گوچہ مین زمین زیادہ اوپر وار اُس کوچے کی ہو کہ جسمین آمد و رفت نہ ہا کرتی ہو اور سامنے کا دروازے والا اور پیچھے کا دروازے والا دونون اُس زمین کا دعوی کرتے ہون بس وہ دونون اُس زمین کے استحقاق مین برابر ہین اور ایک کو دوسرے پر کوئی تفضیل اور ترجیح نہین ہے اور اندر وار کے دروازے والے کو آگے وار عام راہ کیطرف اپنے دروازیکا ہٹا لانا جائز ہے اور اِسیطرحپر باہر والے دروازے والیکو اپنے دروازیکا عام راہ کیطرف آگے لیجانا جائز ہے اور اگلے دروازے والیکو اپنے دروازیکا اوپر ہٹا لیجانا جائز نہین اور اِسیطرح پر پچھلے کو اگلے سے بڑھانا جائز نہین اِسلیے کہ اندر کے دروازے سے باہر کے دروازے تک کی راہ اندر کے دروازے سے مخصوص ہے اور باہر کے دروازے سے راہ عام تک جو راہ ہے وہ دونون داخلی خارجی دروازون مین مشترک ہے اور داخلی سے اوپر وار کی زمین کہ دونون کے گذرنے کی راہ نہین اُسکے دعوے مین دونون صاحب خانہ برابر ہین جسطرح سے کہ بیان ہوچکا اور اگر بعضے راہ عام والون مین سے چھجا یا چھتا عام کی ہوا پر بنائین کہ رستہ چلنے والونکو مضر نہو تو اُنکے سامنے والون کو نہین پہونچتا ہے کہ اُنھین مانع آئین گو سارے راستے کو وہ ڈھانک لین اور اگر وہ چھتا گر پڑے اور پڑوسی اپنے انتفاع کے لیے اُسکے بنانے مین سبقت کر جاوے تو اُس پہلے چھتے والے کو اُسکا روکنا نہین پہونچتا ہے اِسلیے کہ وہ دونون اُس راہ عام کی ہوا مین برابر ہین اور یہ مثل مسجد مین بیٹھنے کے ہے کہ پیچھے آنے والا اگلے بیٹھ کو

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُٹھا کر اُسکی جگہ پر بیٹھ نہین سکتا ہے **دوسرا مسئلہ** جب پڑوسی اپنے مکان کی دھنیون کو پڑوسی کے مکان کی دیوار پر رکھنے کی درخواست کرے تو اس پڑوسی کو اُسکے کہنے کا ماننا واجب نہین گو وہ ایک ہی دھنی کے رکھنے کو کہے مگر مستحب ہے اور اگر اجازت دیدے تو پھر بھی رجوع کر سکتا ہے یعنی منع کر سکتا ہے اجماع سے جبتک وہ رکھ نہ چکے لیکن رکھنے کے بعد منع کرنا جائز نہین اسلیے کہ مراد دھنی رکھنے سے یہ ہے کہ ہمیشہ اُس دیوار پر رہے لیکن اگر رجوع کریگا یعنی روکے گا تو دیوار پر رکھی دھنی اور نہ رکھی کی قیمتون کے تفاوت کا ضامن یعنی تاوان بھر دینے کا ذمہ دار ہوگا اسلیے کہ اُسنے پہلے اُسکی اجازت سے رکھی تھی اور یہی قول بہت خوب ہے اور اگر گر پڑے تو پھر رکھنا نئی اجازت پر موقوف ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگلی اجازت کافی ہے اور اگر پڑوسی اپنے پڑوسی سے اپنے مکان کی دھنیونکو اُسکی دیوار پر رکھنے مین پہلے مصالحہ کرلے پھر ذکر دھنیون کی گنتی کا اور تول کا اور لنبائی کا کرے تو بھی جائز ہے **تیسرا مسئلہ** اگر دو گھرون کے بیچ مین ایک دیوار ہو کہ اُن دو مین سے ایک کی بنا کے قریب ہو یا کسی کی مخصوص زمین مین ہو یعنی دونون گھرون مین سے کسی گھر کی مخصوص زمین مین نہو اور وہ دونون پڑوسی آپس مین اُس دیوار پر نزاع کرین اور کوئی بھی ثبوت نہ رکھتا ہو پھر جو قسم کھا لیگا اُسکے موافق حکم کیا جائیگا کہ وہ دیوار اُسکی ملک ہے اور اگر دونون قسم کھالین یا دونون سکوت کرین تو اُن دونون مین اُس دیوار کے مشترک ہونے کا حکم کر دینگے اور اگر وہ دیوار ایک کی عمارت سے قریب ہوگی تو قبول کے قابل اُسی کا قول قسم کے ساتھ ہے اور اگر دو پڑوسیون مین سے ایک کی ایک یا کئی دھنیان اُس دیوار پر ہونگی تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسکے کھو دینے کا حکم نہ دینگے گو وہ دیوار اُسکی ملک مین نہو اور بعضے کہتے ہین کہ کھو دینے کا حکم دیدینگے قسم لیکر اور یہی قول اشبہ ہے اور ان دونون مین سے ایک کے دعوے کو دوسرے پر ترجیح نہ دینگے دیوار مین کے خارج امرون کے سبب سے مثل نقاشی اور کھونٹیان گاڑنے اور روشندان وغیرہ کے اسلیے کہ ممکن ہے کہ بے پڑوسی کی اطلاع یہ سب چیزین بنالی ہون اور اسیطرح یہ روشندان بھی پڑوسی پڑوسیون کی دیوارون مین بنالیا کرتے ہیں اور اگر پردے کی ٹٹیون مین جو دو گھرون کے بیچ مین ہین آپسمین پڑوسی نزاع کرین تو اُسکی ملکیت کا حکم کرینگے جسکے گھر کی طرف اُن ٹٹیون کی گرہین ہونگی اُس روایت پر عمل کرنے کے اعتبار سے جو اِس باب مین وارد ہوئی ہے **چوتھا مسئلہ** شریک کو کسی دیوار مین تصرف کرنا اُسپر عمارت بنانے سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا چھت بنانے سے یا لکڑی گاڑنے سے بے شریک کی اجازت جائز نہیں اور اگر جائے اور شریک نہ بنائے تو شرکت مین اُسکے بنانے کے لیے اُسپر جبر نکریگا اور یہی حکم کنوئین کے رہٹ کی مشارکت کا اور کنوئین کی مشارکت کا اور نہر کی مشارکت کا ہے اور یونہین نیچے والے درجے کا مالک دیوارین بنانے کا کہ جسپر کوٹھے کا مکان ہے اوپر کے درجے کے مالک پر جبر نہین کرسکتا ہے اور اگر ایک دوسرے شریک کی بے اجازت مشترک دیوار کو گرا دے تو اُسپر واجب ہی کہ اُسے پھر سے بنا دے اور یہی حکم ہے اگر اُسکی اجازت سے بنا دینے کی شرط پر کھود ڈالے تو بنا دیگا **پانچوان مسئلہ** جب گھر کے نیچے کے درجے کے مالک مین اور اوپر کے درجے کے مالک مین گھر کی دیوارون پر نزاع ہو تو قبول کے قابل قسم کے ساتھ قول نیچے کے درجے کے مالک کا ہے اور اگر دونون مین اوپر کے درجے کی دیوارون کی بابت نزاع ہو تو قول کوٹھے کے مالک کا قسم کے ساتھ ہے اور اگر گھر کی چھت مین تنازع کرین تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ دونون قسم کھالین تو حکم اشتراک کا کرنا چاہیے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اوپر کے درجے کے مالک کے نام حکم دینا چاہیے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ قرعے سے فیصلہ کرنا چاہیے اور یہی بہتر ہے **چھٹا مسئلہ** جب درخت کی شاخین کسی پڑوسی کی ملک کی طرف بڑھجائین تو اُنھین اپنی ملک کی طرف جھکا لینا واجب ہی اور نہین تو اپنی ملک کی حد سے کاٹ ڈالنا چاہیے اور اگر درخت والا پڑوسی نمانے تو دوسرے پڑوسی کو کہ جسکی ملک مین گئی ہین پہونچتا ہے کہ خود اُنھین کاٹ ڈالے اور یہ حکم حاکم کی اجازت پر موقوف نہین اور اگر درخت کا مالک پڑوسی سے اُن شاخون کو ہوا مین رہنے دینے پر مصالحہ کرے تو صحیح نہین اور ہمین تردد ہے ہان اگر اُن شاخون کو دیوار پر رہنے دینے مین مصالحہ کرے تو اِس صورت سے جائز ہے کہ اُن شاخون کی زیادتی کی مقدار عقد مصالحہ مین معین کردین یا زیادتی کی نہایت مقرر کرلین کہ پھر اُس سے زیادہ نہو سکین **ساتوان مسئلہ** جب کاروانسرا کے نیچے کے درجے کے گھرون کا مالک اوپر کے درجے کے گھرون کے مالک سے کاروانسرا کے زینے پر نزاع کرے تو اُس زینے کی ملکیت کا حکم اوپر کے درجے کے مالک کے نام قسم لیکر کرینگے اور اگر زینے کے نیچے خزانہ ہوگا تو وہ دونون اُسکے دعوے مین برابر ہین اور اگر اُس سرا کے صحن مین تنازع کرین تو جتنے مین ہوکر اوپر کے درجے والا جاتا آتا ہے اُتنے مین وہ اور نیچے کے درجے والا دونون شریک ہین اور جو اسقدر سے زیادہ ہے وہ نیچے کے درجے والے کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مالک ہے تتمہ جب گھوڑے کی ملکیت مین گھوڑے پر کا سوار اور اُسکی لگام پکڑے شخص تنازع کرین تو قسم کھا لینے کی صورت مین اُسکی ملکیت کا حکم سوار کے نام پر کرینگے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ اِس دعوے مین دونون برابر ہین اور پہلا قول زیادہ قوت رکھتا ہے اور اگر تنازع کرین ایک کپڑے پر کہ ایک کے ہاتھ مین زیادہ ہے اور دوسرے کے ہاتھ مین کم ہے تو اسمین دونون قابض اور مالک ہونے مین برابر ہین اگر پہلے کو دوسرے پر ترجیح نہو اور اِسیطرح اگر تنازع کرین ایک غلام پر کہ ایک کے کپڑے غلام پہنے ہو تو وہ دونون بھی دعوے مین برابر ہین اِسلیے کہ کپڑے کبھی مالک کی بے اجازت پہنتے ہین اور کبھی مانگے لیتے ہین پس کپڑے پہنے ہونا اُسکے دعوے کا مرجح نہین اور لیکن اگر تنازع کرین ایک اونٹ پر کہ ایک کا بوجھ اُس اونٹ پر لدا ہو تو یہ امر اُسکے دعوے کے مرجح ہوگا اور اگر تنازع کرین مکان کے کوٹھے پر کہ ایک کے مکان پر بنا ہوا ہو اور اُسکا دروازہ دوسرے کے کوٹھے کیطرف کھلا ہو تو مدعی گھر کا مالک کہ جسکے کوٹھے پر مکان بنا ہوا ہے راجح ہے۔

کتاب شرکت

یہ کتاب شرکت کے بیان مین ہے اور اِسمین نظر کئی فصلون کی مقتضی ہے۔

پہلی فصل شرکت کی قسمون مین ہے اور ایک چیز مین کئی مالکون کے حق غیر معین طور پر جمع ہونیکو شرکت کہتے ہین اور کبھی شرکت عین مال مین ہوتی ہے جیسے گھر کی شرکت ہے اور کبھی منفعت مین ہوتی ہے جیسے گھر کی سکونت مین کی شرکت ہے اور کبھی حق مین ہوتی ہے جیسے اشتراک ہمسایون مین اور شفعہ مین یا ورثہ مقتول کا اشتراک قصاص مین ہے اور شرکت کا باعث کبھی ارث ہوتی ہے کہ سب وارث مورث کے مال کے شریک ہین اور کبھی عقد ہوتا ہے جیسے دو شخص کوئی زمین یا کپڑا خرید کرین اور کبھی امتزاج یعنی ملجانا ہوتا ہے جیسے دو مالکون کے دو مال اسطرحپر ملجائین کہ کسی کا مال پہچان نہ پڑے جیسے زید کے گیہون بکر کے گیہون سے ملجائین اور کبھی شرکت اکٹھا کرنے سے ہوتی ہے جیسے دو شخص لکڑیان جنگل سے اکٹھا کرین اور اشبہ یہی ہے کہ اِس اخیر قسم مین ہر ایک اپنے اکٹھا کیے ہوئے سے مختص ہے مگر جب ملجائینگے تو اگلی قسم مین داخل ہوجاینگے یا یہ کہ ملکر درخت اکھیڑین یا کاٹین یا ملکر پانی کو اُٹھائین ایک ہی مرتبہ کہ اِس صورت مین حیازت والی قسم متحقق ہوجائے گی اور جب ایک مال دوسرے مال سے اسطرحپر ملجائیگا کہ ایک دوسرے سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہچان نہ پڑیگا تو اُن دونون مالون مین شرکت ہوجائیگی خواہ اُن مالون کا ملنا اختیاری ہو خواہ اتفاقی ہو اور امتزاج والی شرکت ایسے دو مالون مین ہوتی ہے جو ایک جنس اور ایک صفت کے ہون خواہ وہ دونون مال نقد کی قسم سے ہون جیسے روپئے اشرفیان ہین یا متاعون کی قسم سے ہون جیسے گیہون اور چانو لکے افراد ہین اور جو چیزین کہ ایک دوسرے کی مثل نہین ہوتی ہین جیسے کپڑے اور لکڑیون کی فردین اور غلام لونڈی ہین اُنمین امتزاج کے سبب سے شرکت نہین ہوتی ہے بلکہ اُنمین کبھی شرکت ارث سے ہوتی ہے یا کسی ملک کے نقل والے عقد سے ہوتی ہے جیسے بیع اور ہبہ ہے اور اگر کوئی چاہے کہ ایسے دو مالون مین شرکت ہوجائے جو مال آپسمین متماثل نہین ہین جیسے گھوڑا اور موتی ہے تو گھوڑے کا مالک آدھے گھوڑے کو موتی کے آدھے دانے سے بیچڈالے اِس طریق سے اِن دو غیر متماثل جنسون مین دونون شریک ہوجائینگے اور کامون کے سبب سے شرکت صحیح نہین جیسے سینا اور بننا ہے اِس طریق سے کہ دو درزی ایک کپڑے کو سیین اور جو اُسکی مزدوری ہو وہ آپسمین بانٹ لین یا درزی اور بُننے والا آپسمین کپڑے کے کام مین مشارکت کرے اور جو اُن دونون کے کامون سے حاصل ہو اُسے آپسمین بانٹلے بلکہ اُسمین ہر ایک اپنے کام کی اُجرت سے مختص ہو لیکن اگر یہ دونون کسی شخص کی مزدوری پر ساتھ کام کرین تو وہ اِن کو جو چیز دیگا اُسمین شریک ہونگے اور وجوہ سے مشارکت صحیح نہین یعنی وجیہ آدمی معزز کہ جسکی بات سب مانتے ہون کسی چھپے گمنام شخص کا کہ اُسکا مال ہو شریک ہوجائے کہ وہ وجیہ مال کو بیچے اور جو نفع ہو اُسے بانٹ لین یا دو وجیہ الگ الگ کچھ مال خرید کرین اور ہر ایک اُس مال کو جدا جدا بیچے اور آپسمین ٹھہرا لین کہ قرض کے ادا کے بعد نفع مین شریک رہینگے یا وجیہ اُس چھپے گمنام شخص سے مال کچھ نفع بڑھا کر مول لے اور اُس نفع سے بڑھائے جتنے پر اُس چھپے گمنام سے بکتا تھا اور نفع مین شریک ہوجائین تو اسطرح کی شرکتین جائز نہین اور شرکت مفاوضہ جائز نہین اور وہ یہ ہے کہ دو شخص یا زیادہ آپسمین ٹھہرا لین کہ جو تجارت سے اور پیشے سے اور میراث وغیرہ سے پیدا کرینگے اُسمین شراکت رہیگی اور تاوان وغیرہ دینا پڑیگا مثل دیت وغیرہ کے اُسمین بھی شریک رہینگے اور مشارکت صحیح نہین ہے مگر مال کے ساتھ کہ اُس سے ہر شریک نفع اور نقصان مین برابر ہے جس صورت مین دونون کا مال برابر ہو اور اگر ایک شریک کا مال زیادہ ہو تو اُسکے اصل مال کے موافق تقسیم ہوگا اور نقصان بھی اُسی حساب سے ہوگا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اور اگر ایک شریک دوسرے شریک سے اقرار کرلے کہ اصل مال برابر ہونے پر بھی تجھے نفع زیادہ دونگا یا اصل مال کی شرکت کے تفاوت پر نفع اور نقصان مین شرکت برابر رہیگی تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ شرکت باطل ہے اور ہر شخص اپنے مال کا نفع اور اپنے کام کی اُجرت اُسی کے مال کے مقابل کی مزدوری گھٹانے کے بعد لیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ شرکت اور شرط دونون صحیح ہین اور پہلا قول اظہر ہے اور یہ اُس صورت مین ہے کہ دونون شریک مال مین کام کرتے ہون اور اگر کام کرنے والا ایک ہی شخص ہو اور مال دونون کا ہو اور کام کرنے والے سے شرط کرلین کہ اصل مال کے نفع سے کچھ بڑھکر لینا تو صحیح ہے اور یہ مشارکت سے بڑھکر مضاربت سے مشابہ ہے اور جب مال مشترک ہو تو کسی شریک کو بے سب شریکون کی اجازت کوئی تصرف جائز نہین اور جیسے تصرف کی اجازت سب سے ملگئی ہوگی وہی اُس مال مین تصرف کریگا کوئی اور تصرف نکریگا گو سب شریک ہون اور تصرف اجازت کی مقدار ہی بھر کریگا اور اُس سے آگے نہ بڑھیگا اور اگر سب شریک مطلق اجازت دیدین تو اِس صورت مین جس قسم کا تصرف چاہیگا کریگا اور اگر سب شریک ملکر ایک شریک کو مقرر کردین کہ فلان معین سمت مین سفر کرے تو اُسے اُس سمت کے سوا مین سفر شروع کرنا جائز نہین یا تجارت مین ایک قسم کی اجازت دین جیسے کپڑا بیچنا ہے تو اُسے جائز نہین کہ دوسری قسم کی تجارت کرے جیسے جانورون کی خرید فروخت ہے اور اگر دونون شریکون مین سے ہر ایک دوسرے شریک کو تصرف کی اجازت اُس مال مین دے تو ہر ایک کو اُس مال مین اجازت کے موافق تصرف کرنا جائز ہے گو تنہا بھی ہو اور اگر مجتمع ہونے کو آپس کے تصرف مین شرط کردین تو تصرف مین منفرد ہونا جائز نہین اور اگر کوئی شریک تصرف مین اجازت سے بڑھجائیگا تو اُس مال کا ضامن ہوگا اور ضایع ہونے کی صورت مین تاوان اُسکے ذمّے ہے اور ہر شریک کو پہونچتا ہے کہ اپنے دیئے اذن سے پھر جائے اور مال بانٹ لینے کا مطالبہ کرے اِسلیے کہ مشارکت کوئی لازم عقد نہین ہے اور جب شرکت کو فسخ کرڈالین تو شریکون مین سے کسی شریک کو دوسرے شریک سے اصل مال کا مانگنا نہین پہونچتا ہے بلکہ جو کچھ نقد اور جنس مین موجود ہوگا بانٹ لین گے مگر جبکہ اتفاق اِس بات پر ہو کہ سارے مال کو بیچکر نقد کرلین گے تو اِس صورت مین بکنے کے بعد مطالبہ نقد کا کرسکتا ہے اور اگر دو شریک شرط کرلین کہ فلان مدت تک شرکت بحال رکھین گے

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور فسخ نکرینگے تو یہ شرط صحیح نہین ہے اور ہر شریک کو جب چاہے شرکت کا فسخ کرنا پہونچتا ہے اور جو مال کہ شریک کے پاس ہے وہ ضایع ہونے کی صورت مین اُسکا ضامن نہین ہے اِسلیے کہ وہ انمین امین ہے مگر جب محافظت مین بے پروائی کرے تو ضامن ہے اور اگر ضایع ہونے کا دعوی کریگا تو اُسکا قول قسم کے ساتھ مقبول ہوگا خواہ ضایع ہونے کے ظاہر سبب کا دعوی کرے جیسے ڈوب جانا ہے اور جلجانا ہے یا پوشیدہ سبب کا دعوی کرے جیسے چوری جانا ہے اور اِسیطرح اگر ایک شریک دوسرے شریک پر خیانت یا حفاظت مین بے پروائی کا دعوی کرے اور دوسرا انکار کرے تو اُسی کا قول قسم کے ساتھ مقبول ہوگا اور شریک کے مرجانے سے اور دیوانے ہوجانے سے تصرف کی اجازت باطل ہوجائے گی۔

دوسری فصل مشترک مال کی قسمت مین ہے اور یہ حق سے غیر حق کا جدا کرنا ہے اور بیع نہین ہے خواہ باہمی تقسیم مین مشترک مال سے زیادہ حصون کی صحت کے لیے دین جیسا کہ بعضی تقسیمون مین اُسکی احتیاج پڑتی ہے خواہ ندین اور بے شریکون کے اتفاق کے تقسیم صحیح نہین اور تقسیم کی دو قسمین ہین ایک قسمت ایسی چیز کی ہے جسکی تقسیم مین کوئی ضرر نہین پھر اگر کوئی شریک اسکی تقسیم سے مانع آئے گا تو اُسے اِتنا تنگ کرینگے کہ وہ راضی ہوجائے جس صورت مین کوئی قسمت کا خواہان ہوگا اور قسمت برابر حصے لگانے سے اور قرعہ ڈالنے سے ہوتی ہے اور اگر کوئی شریک چاہے کہ بے قرعے کے اپنے حصے کو لے لے تو اور شریکون کی رضامندی کی صورت مین لے لینا جائز ہے دوسری قسم قسمت کی ایسی چیز کی تقسیم ہے کہ جسکی تقسیم مین ضرر ہوتا ہے جیسے جواہر کا دانہ اور تلوار کا قبضہ ہے اور تنگ دُکانین ہین اور یہ تقسیم جائز نہین گو ایسی تقسیم پر شریک سب متفق بھی ہون اِسلیے کہ یہ تقسیم مال ضایع کرنے کی موجب ہے اور وقف کو تقسیم کرنا نہین پہونچتا ہے اِسلیے کہ حق اِنھین پانے والون مین منحصر نہین ہے اور اگر ایک مِلک مین سے کچھ وقف ہو اور کچھ وقف نہو تو اُسکا تقسیم کرنا صحیح ہے اِسلیے کہ یہ وقف کی تقسیم نہین ہے بلکہ غیر وقفی سے وقف کا جدا کرنا ہے۔

تیسری فصل اِس باب کے لواحق مین ہے اور اِسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ اگر کوئی شخص چوپایہ کسی سقے کو دے اور دوسرا اُسے مشک دے اسبات پر کہ جو حاصل ہوگا وہ تینون شخصون مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مشترک ہوگا تو یہ شرکت منعقد نہوگی اسلیے کہ یہ ابدان اور اموال کی شرکت سے مرکب ہے اور امتزاج
پایا نہیں جاتا ہے کہ شرکت کے لوازم مین سے ہے پھر باطل ٹھہیگی اور جو اس سے پانی پلاکر کمایگا وہ سقے ہی کا مال ہے
اور اُسپر لازم ہے کہ چوپائے اور مشک کی اُجرت مثل دے دوسرا مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی شکار پکڑے
یا لکڑی کاٹے جنگل سے یا گھانس کاٹے کسی جنگل سے اِس نیت سے کہ آپس اور دوسرے مین مشترک ہو
تو یہ نیت شرکت کے حصول مین اثر نکرے گی بلکہ سارا مال اُسی کا ہے اور اُس دوسرے کو اُسمین
کچھ نہین اور آیا صیاد یا لکڑی جمع کرنے والا اور گھانس کھودنے والا اِن مباح چیزون کے مالک
ہونے مین تملک کی نیت کا محتاج ہے یا نہین بعضے فقہا کہتے ہین کہ نیت کا محتاج نہین بلکہ جمع کرتے
ہی اور اُٹھا لاتے ہی اُسکا مالک ہوجائے گا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ نیت کا محتاج ہے اور ثانی مین
تردد ہے تیسرا مسئلہ جبکہ دو شخصون مین کچھ مال برابر مشترک ہو پھر ایک دوسرے کو اُس مال
مین تصرف کی اور اُس سے نفع کمانے کی اجازت دے اِس شرط سے کہ منفعت دونون مین مشترک برابر
رہے تو یہ مضاربت نہین اسلیے کہ مضاربت کا حصہ کمنے والے کے مال مین سے ہوتا ہے اور اِس
صورت مین کمنے والے کے مال سے عامل یعنی تجارت کے کام کرنیوالے کو نہین ملتا ہے اور شرکت
بھی نہین ہے گو مال مین امتزاج متحقق ہے اسلیے کہ شرکتمین دونون شریک کام کرتے ہین اور یہان
عامل ایک ہی ہے بس یہ بضاعت ہوگی اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنا مال دوسرے کو دے کہ
اُسکے لیے تبرعاً اُس سے کچھ کام کرے اور جو منفعت اُس سے حاصل ہو وہ صاحب مال کو سب کی سب
دیدے اور اِس صورت مین بھی منفعت برابر تقسیم ہوگی اور عامل کو شریک کے حصے مین سے کچھ ملنا
نہین ہے چوتھا مسئلہ جب کوئی شریک کچھ مال مول لے اور دوسرا شریک دعویٰ کرے کہ میرے
اور اپنے لیے یہ مال اِسنے شرکت مین خرید کیا ہے اور وہ انکار کرے اور کہے کہ مین نے اپنے لیے تنہا خرید
کیا ہے تو قسم کے ساتھ خریدنیوالے کا کہنا مقبول ہوگا اِسلیے کہ وہ اپنی نیت سے خوب واقف ہے —
پانچوان مسئلہ جب ایک شریک کسی مشترک چیز کو دوسرے شریک کی اجازت سے بیچے گا اور اُس
شریک کی طرف سے اُسکے حصے کی قیمت لینے مین وہ وکیل ہوا ہوگا اور خریدار دعویٰ کرے کہ پوری
قیمت مین بایع کو دے چکا اور اُسکی تصدیق شریک کرے تو اِس صورت مین خریدار شریک کے
حق سے بری الذمہ ہوجائے گا اور شریک کی گواہی کو بایع پر آدھے حق کے لینے مین بھی قبول کرینگے

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِسلیے کہ اِس گواہی مین وہ متہم نہین ہے اور کوئی فائدہ اُسکی طرف عائد نہین ہے کہ متہم ہو اور گواہی قبول نہو اور اگر خریدار دعویٰ کرے کہ ساری قیمت بایع کے شریک کو مین نے دیدی ہے اور بایع اُسکے قول کی تصدیق کرے تو اِس صورت مین خریدار بایع اور شریک کسی کے دعوے سے بری نہوگا اِسلیے کہ قیمت مین سے بایع کا حصہ بایع کو نہین دیا ہے اور نہ اُسکے وکیل کو دیا ہے کیونکہ شریک قیمت لینے مین بایع کا وکیل نتھا پھر بایع کا حق اُسپر رہا اور شریک پانے کا منکر ہے اور قسم کے ساتھ اُسی کا کہنا قبول ہوگا پھر اُسکے حق سے بھی بری نہوا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ بایع کی گواہی حق کے وصول مین مقبول ہوگی مگر اشبہ یہی ہے کہ اِن دونون گواہیون مین سے کوئی مسموع نہین اِسلیے کہ پہلے مسئلے مین گواہی کی تبعیض لازم آتی ہے یعنی ساری گواہی مین سے کچھ قبول کرین اور کچھ رد کردین اور اِسمین اختلاف ہے اور مصنف علیہ الرحمہ کے نزدیک جائز نہین پھر یہ گواہی سُنی نہ جائےگی اور دوسرے مسئلے مین وجہ معین ہے چھٹا مسئلہ جب دو شخص اپنے دو غلام ایک بیع مین ایک قیمت پر بیچین کہ ہر ایک اُن دونون مین سے ایک ایک غلام کا ذات سے بے کسی کی شرکت کے مالک ہو اور اُنکی قیمتین مختلف ہون تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ بیع صحیح ہے اور بعضے کہتے ہین کہ باطل ہے اِسلیے کہ دونون غلامون کی قیمتین برابر نہین بلکہ مختلف ہین اور ہر ایک اِن دونون غلامون مین سے علیحدہ مملوک ہے پھر یہ ایک بیع یہان دو بیعون کے مقام مین ہے اور بیع مجہول قیمت مین لازم آتی ہے لیکن اگر وہ غلام دو مالکون کی شرکت مین یا ایک مالک کے ہون تو یہ بیع جائز ہے اور اِسیطرح پر اگر ایک ایک پیمانہ علیحدہ علیحدہ ہر ایک کے گیہون ہون اور ایک بیع سے بیچین تو بھی جائز ہے اِسلیے کہ اِن گیہون کی ساری قیمت دونون پر برابر بٹ جائیگی ساتوان مسئلہ پہلے بیان ہوچکا ہے کہ ابدان کی شرکت باطل ہے پھر اگر دو شخص شرکت مین کوئی کام اجارے لین اور کام پورا کردین پس اگر ہر ایک کے کام کی اُجرت متمیز ہو تو ہر ایک اپنے اپنے کام کی اُجرت لیلے اور اگر مشتبہ ہو تو اُس ساری اُجرت کو ہر شخص کے کام کی اُجرت مثل پر تقسیم کرینگے اور جو جسکی اُجرت مثل کے مقابل ہو وہ اُسے لینا چاہیے اور اُجرت مثل سے حاصل کچھ کم زیادہ ہو تو اُسے بھی اُسی نسبت سے پھیلا لین گے آٹھوان مسئلہ جب دو شریک ایک مال کو ایک بیع مین بیچین اور بعد اسکے ایک اُنمین سے اپنے حصے کے دام لیلے تو دوسرا بھی اُسمین شریک رہیگا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوان مسئلہ جب کوئی کسی کو جنگل سے لکڑی کاٹنے کو یا جنگل سے گھانس لانے کو یا جانورون کے شکار کرنے کو ایک معین مدت پر اجارہ دے تو یہ اجارہ صحیح ہے اور جو کچھ اُس مدت مین اُسکے کام سے حاصل ہوگا اُسکا مالک وہی ٹھیکہ دینے والا ہوگا اور اگر کسی معین جانور کے شکار کرنے کے لیے کسی کو اجارہ کرے تو صحیح نہین ہے اِسلیے کہ اُس خاص شکار کے حاصل ہونے کا اکثر اعتماد نہین ۔

کتاب مضاربت

یہ کتاب مضاربت کے بیان مین ہے اور مضاربت مفاعلت کا صیغہ زمین پر چلنے کے معنونکی ضرب سے ہے یعنی مسافرت کے معنون مین ہے اور جب مضارب مالک کا مال لیکر نفع حاصل کرنے کے لیے زمین کے اطراف مین پھرتا ہے تو اِسلیے اُسے مضارب کہتے ہین اور یہ کتاب چار امر مین نظر کی مقتضی ہے پہلی نظر عقد مضاربت مین ہے اور یہ عقد وہ ہے جو طرفین سے جائز اِن معنون سے ہے کہ ہر شخص کو مالک اور مضارب مین سے پہونچتا ہے کہ جب وہ چاہے فسخ کر ڈالے خواہ وہ مال پورا نقد ہو یا مین جنسین ہون اور اگر مضاربت مین معین میعاد کی شرط کرین تو اِس شرط کی وفا لازم نہین لیکن اگر مالک کہدے مثلاً کہ جب سال گذر جائے تو کچھ خریدنا اور جو کچھ موجود ہو اسی کو بیچنا تو یہ شرط صحیح ہے اِسلیے کہ یہ شرط مضاربت کے عقد کے منافی نہین اور اگر یہ کہے کہ مین نے تجھے مضارب کیا ایک سال کو اِس شرط پر کہ اُس سال بھر مین مجھے تیری مضاربت کے منع کرنے کا اختیار نہین تو یہ صحیح نہین اِسلیے کہ اِس اختیار کا نہونا مضاربت کے منافی ہے اور اگر مالک مال مضارب سے شرط کرے کہ فقط زید سے خرید کرے اور فقط بکر ہی کے ہاتھ بیچے تو بھی صحیح ہے اور اُسے شرط کے موافق عمل کرنا چاہیے اور اِسی طرح اگر یہ شرط کر دے کہ فلان شخص کے کپڑے کے سوا کچھ نہ خریدے یا فلان باغ کے میوے کے سوا کچھ نہ مول لے تو بھی جائز ہے خواہ اُس مال کا بہم پہونچنا جسکے خریدنے کا حکم دیا ہے اکثری ہو یا بہت کم اور نادر ہو اور اگر یہ شرط کرے کہ مضارب ایک اصل چیز خرید کرے اور اُسکے حاصل میں دونون شریک ہونگے جیسے لکڑی یا درخت ہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ شرط فاسد ہے اِسلیے کہ یہ نمو یعنی بڑھوتی عامل کے عمل سے نہین ہے بس مالک کا اصل مال ہے اور اِس مین شرکت عقد مضاربت کے منافی ہے اِسلیے کہ مضارب نفع کا شریک ہوتا ہے اصل مال کا شریک نہین ہوتا ہے اور اِسمین تحقیق ہو اِسلیے کہ اصل کا تحصیل کرنا عامل کا کام ہے کہ اُسی سے یہ حاصل حاصل ہوئے ہین بس اسکی صحت کا قائل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک طرح کی دلیل رکھتا ہے اور اگر مالک مطلق تصرف کی اجازت مال مین مضارب کو دیدے تو اُسے چاہیے کہ جو مالک اپنی ذات سے کرتا ہے خود بھی کرے مثل مال کھولنے کے اور پھیلانے کے اور لپیٹنے کے اور صندوق مین رکھنے کے اور اُجرت پر کام لینے کے جسکا اُجرت پر لینا تجارت مین عادت سے جاری ہو جیسے دلال ہے اور تولنے والا ہے اور مزدور ہے اور اگر مضارب پہلے کامون کے لیے جنھین اُسے ذات سے کرنا چاہیے اُجرت دے تو اُس اُجرت کا تاوان دیگا اور اگر خود اُن کامون کو کرے کہ جنکو اُجرت پر عادت سے تجارت مین لیا کرتے ہین تو اُجرت کا استحقاق نہین رکھتا ہے اور اپنے سارے سفر کی ضروریات کا خرچ اُسی مال سے بنا بر اظہر کے لیگا اور اگر مضارب کے پاس مال مضاربت کے سوا خود بھی مال ہو کہ اُسمین خود اپنے لیے تجارت کرتا ہو تو موجہ یہی ہے کہ اپنے سفر کے ضروری اخراجات کا حصہ اپنے مال سے بھی لیگا اور اگر اتفاق سے صاحب مال بھی سفر کرے اور سفر مین مال مضاربت کو مضارب سے لیلے تو اِس صورت مین جو اُسکے گھر تک پہونچنے کا خرچ ہوگا وہ اُسی عامل کے خاص مال سے ہوگا اور مضارب کو پہونچتا ہے کہ عیب دار چیزین نہ خریدے اور عیب دار چیزون کو پھیر دے اور تفاوت قیمت کا لے اگرچہ سبب منفعت کے گمان کی صورت مین ہے اور جب مالک مطلق بیچنے کی اجازت دے تو مضارب کو چاہیے کہ نقد ہی بیچے میعادی قرض پر نہ بیچے اور قیمت مثل یا زیادہ پر بیچے کم پر نہ بیچے اور جو سکہ کہ اُس ملک مین چلتا ہو اُسی پر بیچے اور اگر اِسکے برخلاف کریگا تو بیع جاری نہوگی ورنہ مالک مال کی اجازت پر موقوف رہیگی اور اِسیطرح پر واجب ہے کہ ایسے مال کو خرید کرے کہ جسمین نفع کا گمان ہو اور عین مال سے خرید کرے قرض کے عنوان سے نہ لے اور اگر میعادی قرض مول لیگا تو صحیح نہین مگر مالک اجازت دیدے تو صحیح ہوگا اور اگر کسی چیز کو بے مالک کی اجازت قرض خرید کرے اور مالک سے اُسکا ذکر نکرے تو اُسکی قیمت ظاہر شرع کے موافق اُس مضارب کے ذمے ہے اور اگر اُسے مالک ایک معین معلوم جہت مین سفر کرنے کو کہے اور وہ اُسطرف کے سوا اور کسی طرف جائے یا کہے کہ فلان چیز مول لے اور وہ اُسکے سوا اور چیزین مول لے تو جو نقصان پہونچیگا اُسکے تاوان بھرنے کا ضامن ہے اور اگر کچھ فائدہ پہونچیگا تو وہ دونون مین جسطرح پر کہ شرط ہوئی ہے مشترک رہیگا اور اگر اِن دونون مین سے ایک بھی مر جائیگا تو مضاربت باطل ہو جائے گی اِسلیے کہ مضاربت وکالت کے معنون مین ہے —

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسری نظر مضاربت کے مال کے بیان مین ہے۔ مضاربت کے مال کی شرطون مین سے یہ ہے کہ عین ہو لبس مضاربت دین مین صحیح نہین اور روپئے اشرفیان ہون یعنی چاندی سونا سکہ دار اور چاندی کے ٹکڑے بے سکہ دار کی مضاربت مین تردد ہے اور مضاربت پیسون کی صحیح نہین اور نہ کھوٹے روپئون سے صحیح ہے خواہ میل کم ہو یا زیادہ ہو مگر یہ کہ میل معلوم ہو اور لین دین مین چلتے ہون شیخ جنسو نسیلے ورمشترک متاع کے مال سے مضاربت صحیح ہے اور اگر کوئی کسی کو گائے کے شکار کرنے کا اوزار دے مثل جال کے اور اُس سے شکار کا حصہ ٹھہرا لے پھر صیاد اُس سے شکار کرے تو وہ شکار اُسی صیاد کا مال ہے اور فقط جال کا کرایہ جال کے مالک کو دیدیگا اور مشترک مال سے مضاربت صحیح ہے مگر ضرور ہے کہ اُسکی مقدار معلوم ہو اور فقط اُس مال کا دیکھ لینا کفایت نہین کرتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مقدار نہ معلوم ہونے پر دیکھ لینے سے مضاربت صحیح ہے اور مال کی مقدار پر نزاع کی صورت مین عامل کا قول قسم کے ساتھ قبول کے قابل ہے مگر یہ کہ مدعی زیادتی کو گواہون سے ثابت کر دے اور اگر کوئی شخص دو مال لے آئے اور کہے کہ مین نے تجھے مضارب کیا اِن دو مالون مین سے ایک سے کہ جسے تو پسند کرے تو مضاربت منعقد نہوگی اور اگر عامل مضاربت کیلیے اتنا مال لے کہ جسکے امور کا انصرام اُس سے نہو سکتا ہو تو اُس مال مین اِس بات کا ضامن ہے کہ کچھ اگر ضایع ہو جائے گا تو تاوان بھر دے گا اور اگر کسی شخص کا کچھ مال کسی غاصب کے پاس ہو اور بعد اسکے مالک مال اُس مال مین مضارب کرے تو صحیح ہے اور اگر وہ مال ضایع ہو جائے گا تو غاصب ضامن ہے کہ اُسکا تاوان دیدے گو بعد مین مضارب ہو گیا ہو اور اگر غاصب کوئی چیز مالک کے اذن سے اُس غصبی مال سے خرید کرے اور اُس مال کو بایع کو دیدے تو غصب سے بری الذمہ ہو جائیگا اِسلیے کہ مالک کے مال کو اُسکی اجازت سے بایع کو دیا ہے اور جو دین کہ اُسکے ذمے تھا اُسے ادا کر دیا ہے اور اگر کسی شخص کا کچھ دین کسی کے ذمے ہو تو جائز نہین ہے کہ اُسی دین کو مضاربت کے طریق سے دیندار کو یا اور کسی کو دے مگر جبکہ پہلے اپنے قبضے مین لے آئے اور پھر دے تو جائز ہے اور یونہین جائز نہین کہ عامل یعنی مضارب کو اجازت دے کہ دیندار سے دین وصول کرکے مضاربت کرے مگر وصول کے بعد نئے سرے سے مضاربت کا عقد واقع کرے تو جائز ہے بیان ہوئے مسئلون کی فرع اگر مالک کہے کہ یہ مال بیچ اور جب نقد ہو جائے تو وہی مال مضاربت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے یہ صحیح نہیں اِسلیے کہ عقد مضاربت کے وقت یہ مال نقد تھا اور اگر صاحب مال مرجائے اور
مال مضاربت مین چیزین نقد کے سوا ہون اور وارث اُس مضارب کو بحال رکھے تو یہ
مضاربت صحیح نہین ہے اِسلیے کہ پہلی مضاربت مالک کے مرنے سے باطل ہوگئی اور مضاربت کی
ابتدا نقد کے سوا متاعون سے اور چیزون سے صحیح نہین ہے اور اگر صاحب مال اور مضارب
اصل مال یعنی پونجی مین نزاع کرین تو قبول کرنے کے قابل عامل کا قول ہے یعنی مضارب
کا قول قسم کے ساتھ دوسری طرف ثبوت نہونے پر مان لین گے اِسلیے کہ نزاع مقبوض مین ہے
اور اگر عامل اپنے مال کو اور مضاربت کے مال کو مالک کی بے اجازت اسطرح ملادے کہ مال مضاربت
پہچان نہ پڑے تو تاوان بھرنے کا ضامن ہے اِسلیے کہ اُسنے نا شروع یعنی ناجائز تصرف کیا ہے
تیسری نظر منافع مین ہے مضارب بوشرط کے موافق نفع مین حصہ دینا لازم ہے نہ کام کی اُجرت اور یہی
قول زیادہ صحیح ہے اور ضرور ہے کہ حصہ مشاع ہو یعنی پورا پورا حصون مین مشترک ہو جیسے آدھا یا
تہائی یا چوتھائی بس اگر مالک کہے کہ یہ روپیہ مضاربت کو لے اور نفع میرا ہے تو یہ مضاربت فاسد
ہوجائیگی اور ممکن ہے کہ اِس صورت مین معنون کی نظر سے بضاعت ہوجائے اِسلیے کہ معنی بضاعت
کے ایسی امانت ہین جسمین عامل تبرعا کام کرے تو سارا نفع مالک کا ہو بس مضاربت کے لفظ سے
بضاعت کا قصد کیا ہے اور اِسمین تردد ہے اور اسیطرح اگر کہے کہ پورا نفع تیرا ہوگا تو اِسمین بھی تردد ہے
لیکن اگر کہے کہ یہ مال تو لے اور اِس سے تجارت کر اور نفع میرا ہوگا تو اِس صورت مین ابضاعت ہے
اور اگر کہے کہ نفع تیرا ہوگا تو قرض ہوگا اور اگر ایک دونون مین سے اپنے لیے کوئی مقدار معین نفع کی
شرط کرلے جیسے سو روپیے یا کم زیادہ اُس سے نفع ہو تو انمین آدھے یا تہائی وغیرہ سے مشترک ہوگا
تو اِسطرح کی مضاربت فاسد ہے اِسلیے کہ زیادتی کے حاصل ہونے پر وثوق اور اعتماد نہین بس شرکت متحقق نہوگی
اور اگر یون کہے کہ اِس مال کو آدھے پر لے تو صحیح ہے اور اگر یون کہے کہ یہ مال لے اِسبات پر کہ نفع میرے
تیرے درمیان مین مشترک ہوگا تو صحیح ہے اور آدھون آدھ نفع کا شریک ہوجائے گا اور اگر یون کہے
کہ اِس مال کو اِسپر لے کہ آدھا نفع تیرے لیے ہے تو بھی صحیح ہے اور اگر یون کہے کہ آدھا نفع میرے لیے ہے
اور اتنے ہی پر چپ ہو رہے تو صحیح نہین ہے اِسلیے کہ عامل کے لیے حصہ معین نہین کیا اور اگر اپنے
غلام کے لیے کوئی حصہ مقرر کرے تو بھی صحیح ہے خواہ وہ غلام اُس مال مین کام کرے یا نکرے اِسلیے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ غلام مال کا مالک نہین ہوتا ہے اُسکا حصہ بھی مالک ہی کا حصہ ہے اور اگر کسی غیر کیلیے کوئی حصے کی شرط کرے اور وہ بیگانہ اُسمین کام کرے تو صحیح ہے اور اگر کام نکرے تو فاسد ہے اور اس مسئلے مین اور وجہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ المؤمنون عند شروطہم یعنی مومن اپنی شرطون پر قائم رہتے ہین اور اوفوا بالعقود سے یعنے عقدون کو پورا کرو بس بیگانہ بھی شریک ہو جائیگا اور ایک قول پر بیگانے کا حصہ بھی مالک ہی سے متعلق ہوگا اور یہ دونون قول ضعیف ہین اسلیے کہ عقد مضاربت کے منافی ہین اور اگر مالک کہے کہ تیرے لیے اس مال کا آدھا نفع ہے یا آدھے مال کا نفع ہے تو صحیح ہے اور اگر دو شخصون سے کہے کہ تمھارے لیے آدھا نفع ہے تو صحیح ہے اور وہ دونون آپس مین برابر ہو جائینگے اور آدھا نفع اُن دونون پر برابر تقسیم ہوگا اور اگر اُن دونون مین سے ایک کے لیے زیادہ قرار دے اور دوسرے کے لیے اُس سے کم تو بھی صحیح ہے خواہ دونون کام مین برابر ہون یا نہ اور اگر عامل کے حصے مین نزاع ہو تو قسم کے ساتھ مالک کا قول مقبول ہے اور اگر مرض موت مین کچھ مال مضاربت کے طریق پر دے اور عامل کے لیے کچھ نفع کی شرط کر دے تو صحیح ہے اور عامل نفع کے حصے کا مالک ہو جائیگا اور اگر عامل کہے کہ اتنا نفع مین نے کمایا ہے اور بعد مین انکار کرے تو قبول نہ کرینگے اور یونہین اگر ادعا کرے کہ مین نے گنتی مین غلطی کی تو بھی قبول نہ کرینگے لیکن اگر کہے کہ پھر مجھے نقصان ہوا یا کہنے کہ اسکے بعد وہ نفع ضایع ہوگیا تو اُسکے کہنے کو مان لین گے اور نفع کے ظاہر ہوتے پر عامل نفع مین اپنے حصے کا مالک ہو جاتا ہے اور سارے مال کے نقد ہونے پر موقوف نہین چوتھی نظر مضاربت کے لواحق مین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ عامل امین ہے اور ضایع ہو جانے کی صورت مین ضامن نہین مگر جب بے پروائی کرے یا خیانت کرے تو تاوان بھر دیگا اور مال کے ضایع ہو جانے کے دعوے مین اُسکا قول مقبول ہے اور آیا اُسکا یہ کہنا کہ مالک کو مین نے مال پھیر دیا مقبول ہوگا یا نہین اسمین تردد ہے اظہر یہی ہے کہ بے ثبوت کے مقبول نہین دوسرا مسئلہ مضاربت جبکہ لیے غلام کو مالک کے مال سے خرید کرے جو صاحب مال کے لینے سے آزاد ہوتا ہے جیسے باپ مان اور بہن بہن اگر مالک کی اجازت سے خرید کیا ہے تو خرید اُسکی صحیح ہے اور وہ آزاد ہو جائے گا اور جسقدر مالک کے مال سے عامل پاس کچھ بچ رہا ہے وہی مضاربت کا مال ہوگا اور اگر اس خرید مین منفعت بھی ہوئی ہوگی تو صاحب مال کو چاہیے کہ اُس نفع کا حصہ عامل کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

دیدے اور وجہ یہی ہے کہ اُس غلام کے مول لینے کی اُجرت دے اور اگر مالک کی بے اجازت مول لیا ہے اور مالک کے عین مال سے خرید کیا ہے تو یہ خرید باطل ہے اور اگر میعادی قرض لیا ہے تو یہ خرید عامل کی ہوگی اور صاحب مال کی نہوگی مگر جب خرید کے وقت ذکر کردے کہ میں مالک کے لیے مول لیتا ہوں تو اس صورت میں مالک کی اجازت پر موقوف رہیگی تیسرا مسئلہ اگر مال کسی عورت کا ہو اور مضارب اُس مال سے اُس عورت کے شوہر کا مول لے پھر اگر اُس عورت کی اجازت سے مول لیا ہے تو اُس عورت کا نکاح باطل ہو جائیگا اور اُسکا شوہر اُسکا غلام ہو جائیگا اسلیے کہ ملکیت اور نکاح ایک ساتھ جمع نہیں ہوتے جیسا کہ کتاب نکاح میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر اُس عورت کی بے اجازت لیا ہو تو بعضے فقہا کہتے ہیں کہ یہ خرید صحیح ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ یہ خرید فاسد ہے اسلیے کہ اِسمیں اُس عورت کا نقصان ہے کہ اُسکا نکاح باطل ہوتا ہے اور یہی قول اشبہ ہے چوتھا مسئلہ اگر مال مضاربت سے عامل اپنے باپ کو خرید کرے پھر اگر اُسکے مول لینے میں کچھ نفع ظاہر ہو تو عامل کے مال کے حصے بھر وہ غلام آزاد ہو جائیگا اور اُس غلام کو چاہیے کہ باقی قیمت خود کما کر مالک کو پہونچا دے خواہ وہ عامل مالدار ہو خواہ محتاج ہو پانچواں مسئلہ جب مالک مال عقد مضاربت کو فسخ کر ڈالے تو وہ فسخ صحیح ہے اور عامل کو پہونچتا ہے کہ اُسوقت تک کی اپنی اُجرت مثل لیلے اور اگر نقد ہونے میں کچھ چیزیں باقی ہوں تو بعضے فقہا کہتے ہیں کہ عامل کو پہونچتا ہے کہ اُنھیں بیچکر نقد روپئے کر دے اور وجہ یہی ہے کہ نہیں پہونچتا ہے اور اگر مالک اُس سے کہے کہ انھیں بیچکر نقد کر دے تو بعضے فقہا کہتے ہیں کہ اُسپر نقد کر دینا واجب ہے اور وجہ یہی ہے کہ واجب نہیں اور اگر صاحب مال ایسے حال میں مر جائے کہ روپیہ نقد نہو اور اسباب اور چیزیں ہوں تو عامل کو پہونچتا ہے کہ اُنھیں بیچڈالے مگر جب وارث منع کرے تو بیچنا نہیں پہونچتا ہے اور اس مسئلے میں اور قول بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ مالک کے مرتے ہی مضاربت باقی نہیں رہتی ہے اور مال میں تصرف وارث کی اجازت پر موقوف ہے اور فقط وارث کا منع نکرنا مضاربت کے مال یا چیزوں کے بیچنے کا جائز کر دینے والا نہیں ہے بلکہ صریح اجازت پر موقوف ہی چھٹا مسئلہ جب کسی اور کو پہلا عامل مضارب کرے پھر اگر مالک کی اجازت سے کیا ہے اور شرط کر دی ہے کہ مال کا نفع مالک میں اور اس دوسرے مضارب میں مشترک ہی

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو صحیح ہے اور اگر اپنے لیے بھی نفع شرط کیا ہے تو صحیح نہین اسلیے کہ اُسکا کوئی کام نہین ہے اور اگر مالک کی بے اجازت کیا ہے تو دوسری مضاربت صحیح نہین پھر اگر دوسرے مضارب کی کوشش سے کچھ نفع ہوگا تو آدھا مالک کا ہے اور آدھا پہلے مضارب کا ہے اور پہلے مضارب پر واجب ہے کہ اُسکی اُجرت اپنے حصے مین سے دیوے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ دوسرا آدھا نفع بھی مالک ہی کا ہے کہ اُس مال مین پہلے عامل نے کچھ کام نہین کیا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ دوسرا آدھا دونون مضاربون مین مشترک ہے اور کام کی اُجرت کا آدھا دوسرا پہلے سے لیگا اور پہلا قول خوب ہے ساتوان مسئلہ جب کوئی شخص کہے کہ اتنے روپئے مین نے فلان شخص کی مضاربت کے لیے دیے ہین اور وہ منکر ہو اور مدعی گواہون سے ثابت کرے پھر عامل اُس مال کے ضایع ہونے کا ادعا کرے تو اُسپر مال کی ضمان یعنی تاوان بھر دینے کا حکم کیا جائیگا کیونکہ تلف کا ادعا مال لینے کا اقرار ہے اور پہلا انکار تعدی اور تفریط ہے کہ ضمان کا موجب ہے اور مضارب کے امین ہونے کے حکم کا دور کرنے والا ہے اور یہی حکم ہر امانت مین ہے جو کسی پاس رکھوائی جاے لیکن اگر پہلی صورت مین جواب مین کہے کہ میرے پاس کچھ تیرا حق نہین ہے اور مثل اسی عبارت کے کہے اور ثابت کرنے کے بعد ضایع ہو جانے کا دعویٰ کرے تو تاوان بھرنے کا ضامن نہوگا اسلیے کہ مضاربت کا انکار نہین کیا ہے اور محتمل ہے کہ بے اُسکی تفریط کے یعنی بے پروائی کے بدون اُسکا مال ضایع ہو گیا ہو اور عامل ضامن نہو اور مضارب کا قول ضایع ہو جانے مین بے تفریط کرنے قسم کے ساتھ قبول کر لیا جائیگا آٹھوان مسئلہ جب مال مضاربت یا کچھ اُسمین سے ضایع ہو جاے اور پہلے اُس مال کو تجارت مین دَورہ ہو چکا ہو تو اُس ضایع ہوئے مال کو تجارت کے نفع مین سے محسوب کر لین گے اور یہی حکم ہے جو کچھ مال دورے سے پہلے ضایع ہو جائے پھر اُس مال کا دَورہ تجارت مین ہوا اور نفع حاصل تو پہلے نقصان کو نفع سے کم لینا چاہیے تاکہ پونجی قائم رہے اور اس مسئلے مین تردد ہے شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ زیادہ صحیح یہی ہے کہ محسوب کر لیا جائیگا نوان مسئلہ جب دو صاحب مال ایک شخص کو مضارب کرین اور اُسکے لیے آدھا نفع اور آپسمین ایک دوسرے کے لیے مال برابر ہونے پر کم اور زیادہ نفع شرط کرین تو یہ مضاربت صحیح نہین اسلیے کہ شرط فاسد ہے کیونکہ نفع مال کے تابع ہے جبکہ دونون مالکون کے مال برابر ہین تو دونون کو نفع مین بھی برابر کا شریک رہنا چاہیے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور نہیں تو لازم ہے کہ ایک زیادہ نفع بے کچھ کام کیے یا بے سوا مال لگائے لیجائے اور اِسمین تردد ہے اِسلیے کہ ممکن ہے کہ وہ زیادتی عامل کے مال مین سے ہو کہ شرط کے سبب سے ایک مالک سے متعلق ہوگئی ہو اور جس قدر کہ دوسرے مالک نے لیا ہے اُسی قدر اُسکی پونجی کے مقابل مین ہے دسوان مسئلہ جب مضارب کسی غلام کو نفع حاصل کرنے کے لیے میعادی قرض لے پھر اُسکی قیمت بے تفریط کے مضارب کے پاس سے بایع کو دینے سے پہلے ضایع ہو جائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ صاحب مال کو لازم ہے کہ وہ قیمت دیدے گو دوسری تیسری بار ہو اور وہ سب جو مالک دیگا اصل مال مین داخل ہو جائے گا اور نقصان کا تدارک نفع سے کر لینا چاہیے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر مالک نے اجازت دی ہوگی کہ قرض لے تو اِس صورت مین یہی حکم ہے جو بیان ہوا ہے اور اگر مالک کی بے اجازت قرض خرید لیا ہے تو یہ خرید باطل ہے اُسکی قیمت کسی پر مالک اور مضارب مین سے لازم نہین ہے مگر یہ شرط ہے کہ خریدنے کے وقت مضارب نے مالک کا نام لے لیا ہو کہ اُسکے لیے مین مول لیتا ہون اور اگر یہ نہ کہا ہوگا تو غلام کی خرید عامل پر لازم ہوگی اور اُسکے دام ظاہر امضارب کے ذمے ہونگے گیارھوان مسئلہ جب نفع کی مقدار نقد ہو جائے اور مالک اور مضارب مین سے کوئی شخص نفع کی تقسیم کا خواہان ہو پھر اگر دوسرا شخص بھی اُسپر متفق ہو تو بانٹ لینا صحیح ہے اور اگر مالک نہ مانے تو اُسپر بانٹنے کا جبر نکرینگے پھر اگر تقسیم کرین اور اصل مال یعنی پونجی مین گھٹی پڑے تو مضارب جو نفع اور نقصان مین سے کم ہوگا وہ پھیر دیگا یعنی جیسے سو روپیے نفع کے پائے ہین اور پچاس روپیے گھٹی کا حصہ ہوا ہے تو وہی پچاس روپیہ حصۂ نفع سے نقصان کی بابت پھیر دیگا اور اِسی حساب پر مالک بھی عمل کریگا یعنی جو کچھ نفع کا پایا ہے نقصان کی مقدار کے موافق اُسے اصل مال مین محسوب کر دیگا اور اگر نفعون کے حصے گھٹی کے حصون سے کم ہونگے تو پورے نفعے کو پھیر دینگے اور اصل مال مین محسوب کر دینگے بارھوان مسئلہ صاحب مال کو مال مضاربت مین سے مضارب پاس سے کوئی چیز کا مول لینا صحیح نہین ہے اِسلیے کہ خود اُسی کا مال ہے اور مضارب سے شفعہ کے سہمے سے کسی زمین کا مول لینا بھی جائز نہین اور اِسی طرح اپنے قابض غلام سے کسی چیز کا مول لینا بھی جائز نہین اور مکاتب غلام سے خرید کرنا جائز ہے اِسلیے کہ جو خالص بندے کے پاس ہے وہ اُسی کے آقا کا مال ہے اور مکاتب مکاتبت کے سبب سے مملوک ہونے سے خارج ہو گیا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور آقا کو فقط مال کتابت پر تسلط ہو گیا ہے پھر اُس سے آقا کوئی چیز خرید کر سکتا ہے تیرھوان مسئلہ جب کوئی شخص کسیکو کچھ مال مضاربت کے طریق پر دے اور شرط کرے کہ کچھ مال بضاعت یعنی ایسی امانت لے کہ جسکا نفع مالک سے مخصوص رہے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ صحیح نہین اسلیے کہ مضارب اُس مال پر کچھ کام نہ کریگا جو اُجرت نرکھتا ہوا ور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مضاربت صحیح ہی اور شرط باطل ہے اُسے چاہیے کہ نفع مین حصہ لیلے اور اگر یہ کہا جائے کہ مضاربت پہلے مال صحیح ہے اور امانت کی اور عامل کے نفع نہونے کی شرط بھی دوسرے مال مین صحیح ہے تو خوب ہوگا اِسلیے کہ ایک مال کی مضاربت دوسرے مالکی عقد بضاعت کے منافی نہین ہے۔

چودھوان مسئلہ جب مال مضاربت سو روپئے ہون اور نقصان سے دس روپئے ہون اور دس روپئے مالک پھیرلے پھر اُس مال مین مضارب عمل کرے اور کچھ نفع حاصل ہو تو اِس صورت مین اصل مال یعنی پونجی نواسی روپئے ایک روپئے کا نوان حصہ کم ہے اِسلیے جو مالک نے لیا ہے اصل مال مین سے محسوب ہوا اور موجودہ کا حکم رکھتا ہے پھر مال نوے روپئے ہوا اور جبکہ نقصانکے دس روپئے نوے روپئے پر تقسیم کیا تو ایک روپیہ اور نوان حصہ دس کا حصہ نکلا اور اِسی کو نوے سے کم کیا تو نواسی روپئے ایک روپئے کا نوان حصہ کم باقی رہتے ہین اور وہی پونجی ہین پندرھوان مسئلہ مضارب کو مال مضاربت سے لونڈی خریدنا اور اُس سے ہمبستر ہونا جائز نہین گو مالک نے اُسے لونڈی خریدنیکی اور اُس سے ہمبستر ہونے کی اجازت بھی دی ہو اِسلیے کہ ہمبستر ہونا اُسکی تحلیل ہے اور مالک ہونے کے پہلے تحلیل کوئی اثر نہین رکھتی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مالک کی اجازت ہونے پر جائز ہے اور یہ قول ضعیف ہے لیکن اُس لونڈی کو مول لینے کے بعد اُسکی تحلیل کرے تو جائز ہے یعنی جس صورت مین کہ اُس مال مین کچھ نفع نہوا ہو اور خاص ملک مالک کی ہو اِسلیے کہ اگر اُس مال مین کچھ نفع ہوا ہو گا تو مضارب خود اُس لونڈی مین نفع کے حصے کے موافق شریک ہو گا اور مشترک لونڈی سے ایک شریک اور شریکون کی اجازت سے ہمبستر نہین ہو سکتا ہے اور اسمین اختلاف بھی ہے یہ سب اپنے مقام مین بیان ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ سولھوان مسئلہ جب مضارب مر جائے اور اُسکے پاس لوگون کے مضاربت کے مال ہون پھر اگر اُن مالکون مین سے کسی ایک کا مال تعیین سے معلوم ہو گا تو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہی مالک اُس مال کا حق ہوگا اور اگر کسی کا مال جان نہ پڑیگا تو سب اُس مال مین برابر ہین اور اگر اُس مال کا مال مضاربت ہونا معلوم نہو تو اُس مال پر میراث کا حکم کر دیا جائے گا ۔

کتاب مزارعت و مساقات

یہ کتاب مزارعت اور مساقات کے بیان مین ہے اور مزارعت زمین کے اُس معاملے کو کہتے ہین جو زمین کی پیداوار کے کسی حصے پر کیا جاتا ہے یعنی بٹائی پر زمین اُٹھوانے کو مزارعت کہتے ہین اور عبارت اسکی یہ ہے کہ زمین کا مالک جیسے زمیندار وغیرہ کہے کہ یہ زمین مین نے تجھے زراعت یعنی کھیتی کرنے کو دی ہے یا یہ کہے کہ تو کھیتی کر اس زمین پر یا یہ کہے کہ یہ زمین مین نے تجھے سپرد کی ہے یا جو اِس معنون مین ہو وہ کہے اِس مدت تک اسکی پیداوار سے اتنے معین حصے پر اور مزارع یعنی کسان اسے قبول کرلے اور یہ عقد لازم ہے ایک طرف والے کو اسکا فسخ جائز نہین مگر جبکہ مالک اور مزارع دونون اِس کے فسخ پر راضی ہو جائین گے تو یہ عقد فسخ ہو جائیگا اور مالک اور مزارع مین سے کسی ایک کے مرنے سے یہ عقد باطل نہین ہوتا ہے اور جب زمین کا مالک مرجائیگا تو اسکے وارث سے متعلق ہوگا اور کلام یا اِسکی شرطون مین ہے یا حکمون مین ہے لیکن شرطین تین ہین پہلی شرط یہ ہے کہ اُس زمین کی پیداوار دونون مین مشترک ہو خواہ حصے برابر ہون خواہ کم زیادہ ہون پس اگر کوئی شرط کرے کہ ساری پیداوار اُسی کی ہوگی اور دوسرے کو کچھ نہ دیگا تو صحیح نہین اور اسیطرح اگر ایک اُن دونون مین سے کھیتی کی کسی قسم کی پیداوار سے اپنے کو مختص کرے کہ دوسرے کے لیے اُس قسم مین سے کوئی حصہ نہ ہو جیسے پہلی پیداوار اپنے سے مختص کرے یا ایک جو کا کھیت اپنے سے مختص کرے اور اُور کا دوسرے سے مختص کرے تو صحیح نہین یا ایک شخص ایک معین مقدار کو اپنے لیے شرط کرلے اور جو اُس سے زیادہ پیدا ہو وہ دونون مین مشترک رکھے تو یہ بھی صحیح نہین اِسلیے کہ ممکن ہے اُسمقدار سے بڑھکر پیدا ہی نہو لیکن اِن دونون مین سے ایک دوسرے کے لیے کسی ایسی چیز دینے کا ضامن یعنی ذمہ دار ہو کہ وہ اُس زمین کے پیداوار مین کے اسکے حصے سے سوا ہو تو بعضے فقہا اسے صحیح کہتے ہین اور بعضے باطل کہتے ہین اور پہلا قول اشبہ ہے اور زمین کو گیہون یا جو کی کھیتی کرنے کے لیے اجارے دینا گیہون یا جو کی کسی معین مقدار کے بدلے جو اُسی زمین کی پیداوار مین سے ہو مکروہ ہے اِسلیے کہ یہ احتمال ہے کہ اُس زمین سے

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیدا نہو اور اسکا حرام ہونا اشبہ ہے اور جتنے پر خود زمین کو اجارے لیا ہے اُس سے بڑھکر اُسی زمین کو دوسرے کو اجارے دینا مکروہ ہے مگر جبکہ اُس زمین مین اجارے دینے والا کچھ کام کر چکا ہو یا جس جنس پر خود اجارے لیا ہے اُسکی غیر جنس سے دوسرے کو اجارے دیا ہے تو زیادہ لینا مکروہ نہین **دوسری شرط** مدت کا معین کرنا ہے جب دونون سے یا مہینون سے کوئی مدت معین کرے تو اُس زمین کا اجارہ صحیح ہے اور اگر فقط بونے کو معین کرے اور مدت قرار نہ دے تو اسمین دو وجہین ہین ایک یہ کہ صحیح ہے اسلیے کہ بونے کا ایک وقت معیّن ہے پھر جو وقت عادت سے ہے وہی سمجھا جاتا ہے مدّت کی تصریح کی کیا ضرورت ہے جسطرح کہ مضاربت مین میعاد کی تصریح درکار نہین اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ مزارعت باطل ہے اِسلیے کہ مزارعت کا عقد اجارے کی طرح سے لازم ہے پس اِسمین شرط ہے کہ مدت معیّن ہو کہ احتمال دھوکے کا اور ضرر کا نہ ہے کیونکہ زراعت کی مدّت معین اور مضبوط نہو گی اور یہی قول اشبہ ہے اور اگر مدّت گزر جاے اور زراعت باقی رہے تو مالک زمین کو اشبہ قول پر اُس کھیتی کا نکالڈالنا جائز ہے خواہ اُس بونی کے پکنے مین دیر معین میعاد سے بڑھکر کسان کی بے پروائی سے ہو کہ اُسنے کھیتی کی ضرورتون مین کمی کی ہو یا خدا کی طرف سے ہو مثل ہوا کے بدلنے اور پانی دیر سے برسنے کے اور اگر دونون میعاد سے زیادہ باقی رکھنے پر اتفاق کرلین تو جائز ہے خواہ عوض پر خواہ بے عوض کے یہ اتفاق ہوا ہو اور اگر عوض شرط کرلین تو اس شرط کے لزوم مین زائد مدت کی تعیین کرلینا ضرور ہے اور اگر عقد مین مدت کی تاخیر نہ پکنے کی تقدیر پر شرط کرینگے تو یہ عقد باطل ہو جائیگا اور یہ بطلان اُن علما کے قول پر ہے جو مدّت کی تعیین کو شرط جانتے ہین اور اگر چھوڑ رکھے زمین کو یعنی بونی نکرے یہانتک کہ مدت گزر جاے تو اُس مزارع کو لازم ہے کہ اُس زمین کی مثل کا لگان دیدے اور اگر زمین کو اجارے ایک مدت تک کسی معین مقدار پر لیا ہے اور اُسپر زراعت نہین کی ہے تو لازم ہے کہ وہی اجارے والی مقدار دیدے **تیسرا مسئلہ** جو زمین انتفاع کے قابل اسطرح ہو کہ اُسکے لیے پانی بھی ہو خواہ نہر سے خواہ کنوئین سے خواہ تالاب سے جب وہ پانی پہونچنا مدت کے درمیان مین منقطع ہو جائیگا تو مزارع کو اُسکی مزارعت کے باقی رکھنے مین اور فسخ کرنے مین اختیار ہوگا اِسلیے کہ اُس زمین سے انتفاع باقی نرہیگا اور یہ اُس صورت مین ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ مزارعت یا اجارے کا عقد کھیتی کرنے کے لیے اُس زمین پر کیا ہو اور جس صورت مین ٹھیکے دار اجارے کا فسخ کرے تو اُسپر واجب ہے کہ اجارے کے باقی رہنے کے زمانے کا کرایہ مالک کو دیدے اور فسخ کے زمانے کا مالک سے پھیر لے اگر پورا پورا دیچکا ہو اور جبکہ مزارعت مطلق ہو تو مزارع کو اختیار ہے جو چاہے بوئے اور اگر کوئی جنس معین ہو گئی ہو تو اُسکے سوا اور کسی جنس کا بونا جائز نہین اور اگر اُس معین جنس کے سوا کچھ اَور بوئے اور اُس سے کچھ زمین کو نقصان اُس معین جنس سے بڑھکر پہونچتا ہو تو اِس صورت مین مالک کو اُس مزارع سے اگر چاہے اُجرت مثل پھیر لے یا جو ٹھیرا ہے وہ لے اور تفاوت اِس ضرر کا جو اُس زمین کو پہونچتا ہے وہ بھی پھیر لے اور وہ بونی جو مزارع نے کی ہے اگر معین کے بونے سے زمین کو ضرر پہونچانے مین کم ہو تو بونا مزارع کو جائز ہے اور مالک کو اُسے متعرض ہونا نہین پہونچتا ہے اور اگر زمین کو کھیتی کرنے کے لیے اجارے دے اور اُس زمین کے لیے پانی نہو اور کسان بھی جانتا ہے کہ اُس زمین کے لیے پانی نہین ہے تو اِس صورت مین مزارعت کا عقد لازم ہے اور فسخ کا اختیار نہین ہے اور اگر مزارع کو پانی نہونا نہین معلوم ہے تو اُسے فسخ کر ڈالنا جائز ہے اور اگر زمین کو بے بونے کی شرط پر اجارے لیگا تو فسخ نہ کرسکے گا اِسلیے کہ ممکن ہے کہ اُس زمین سے زراعت کے سوا کچھ اور انتفاع پائے اور یہی حکم ہے اگر اُس شہر کی زمین مین زراعت کی شرط کرے کہ جسمین مینھ سے کھیتی اکثر ہوا کرتی ہے اور اگر ایسی زمین کا اجارہ کرے جو پانی کے نیچے ہو اور پانی اُس سے جدا نہوتا ہو تو جائز نہین ہے اِسلیے کہ اُس زمین سے کچھ پیدا نہو گا اور اگر اِسپر بھی اجارے لینے والا اجارے پر راضی ہو تو جائز ہے اور اگر کہا جائے کہ جائز نہین تو بہت خوب ہے اِس لیے کہ پانی تلے کی زمین نامعلوم اور مجہول ہوتی ہے اور مجہول چیز کا اجارہ جائز نہین اور اگر اُسکا پانی کم ہو کہ اُس پانی پر بعضی قسموں کی زراعت اُسمین ہوتی ہو تو جائز ہے اور اگر کبھی کبھی اُس اُس زمین سے پانی ہٹ جاتا ہو تو بھی اُسکا اجارہ صحیح نہین اِسلیے کہ معلوم نہین کسوقت اُس سے پانی ہٹ جائیگا اور اگر زراعت کی اور درخت بٹھانے دونون کی شرط کرے تو ضرور ہے کہ معین کرے کہ کسقدر زمین پر کھیتی کریگا اور کتنے پر درخت لگائیگا اِسلیے کہ اِن دونون کے ضرر زمین کیلیے مختلف ہین اور یہی حکم ہے اگر دو قسم کی زراعت کے لیے اور دو قسم کے درخت بٹھانے کے لیے ہے اِسلیے کہ ضرر مختلف ہین تفریع جب کسی زمین کو معین مدت تک ایسے درختون کے بٹھانیکے لیے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

که اکثر وه اس مدت کے بعد باقی رہا کرتے ہین تو بعضے فقہا کہتے ہین که مالک پر اُن درختون کا باقی رکھنا واجب ہی اور اگر نکال ڈالے تو لگے ہوئے درختونکا اور بے لگے درختونکا تفاوت اُس ٹھیکے والے کو دیدے اور بعضے فقہا کہتے ہین که مالک کو اُن درختون کا نکال ڈالنا پہونچتا ہی جسطرح که اجارے کی مدت گزرنے کے بعد وه درخت بوتا تو مالک کو اختیار کٹوا ڈالنے کا ہوتا اور پہلا قول اشبہ ہے اور مزارعت کے احکام کئی مسئلون پر مشتمل ہین پہلا مسئله جبکه ایک کی فقط زمین ہو اور دوسرے کے بیل اور بیج ہون تو یه معامله مزارعت کے لفظ سے صحیح ہے اور اسیطرح اگر ایک کی زمین اور بیج ہون اور دوسرے کی طرف سے کام ہو یا ایک کی زمین اور کام ہو اور دوسرے کا بیج ہو تو اس لفظ سے صحیح ہے که مزارعت مین مطلق اشتراک معتبر ہی اور اس سے مقید نہین ہے که مالک کی زمین ہی فقط ہو اور کچھ نہو یا مزارع کا فقط کام ہی ہو اور کچھ نہو اور اگر مزارعت اجارے کے لفظ سے واقع ہوگی تو صحیح نہین اسلیئے که اجارے کی شرط عوض کی تعیین ہے اور مزارعت مین شرکت حاصل مین مال کی طرح جیسے مضاربت مین گزر چکا ہے ہوتی ہے اور اگر اُس زمین کو معین مالکے بدلے عامل اپنے ذمے کرکے اجارے لے خواه وه اسی جنس مین سے ہو جیسے اُس زمین بولے گا خواه اور جنس کی چیز ہو تو جائز ہے دوسرا مسئله جبکه مالک اور عامل یعنی کسان زمین کے اجارے کی مدت مین نزاع کرین تو قسم کے ساتھ مدت کی زیادتی کے منکر کا قول مقبول ہوگا اگر طرف ثانی پاس ثبوت نہین ہے اور اگر دونون حصے کی مقدار مین اختلاف کرین تو بیج والے فریق کا قول قبول کے قابل ہے اور اگر دونون ثبوت برابر دین تو عامل کے ثبوت کو تقدیم ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین که قرعے پر عمل کرنا چاہیے اور پہلا قول اشبہ ہے تیسرا مسئله جب دونون اختلاف کرین پس مزارع کہے که یه زمین تونے مجھے مانگے دی تھی اور مالک منکر ہو اور پیداوار کے حصے کا یا زمین کے لگان کا دعوی کرے اور کوئی انمین سے ثبوت نرکھتا ہو تو مالک زمین کا قول مقبول ہوگا اور اگر عامل بھی قسم کھالے که حصه یا زمین کی اُجرت مین نے مقرر نہین کی تھی تو اُجرت مثل زمین مالک کو دیگا اور بعضے فقہا نے کہا ہے که قرعے کا استعمال کرنا چاہیے اور پہلا قول اشبہ ہے اور مزارع کو زراعت کا باقی رکھنا اُسکے اٹھانے کے وقت تک پہونچتا ہے اسلیے که وه زمین ماذون ہے اور اگر مزارع دعوی کرے که مالک نے یه زمین مجھے زراعت کے لیے مانگے دی ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور مالک کہے کہ تو نے غصب کر لی ہے تو اِس صورت مین مالک مانگے مد نینے کی قسم کھائے گا اور مالک کو اُس زراعت کا نکلوا ڈالنا اور مزارع سے اُجرت مثل زمین کا مطالبہ پہونچے گا اور تفاوت زمین کا مطالبہ اگر بونے سے معیوب ہوگئی ہوا ور گڈھون کا بھروا لینا جو اُس کے نچوانے سے پڑگئے ہون پہونچتا ہے **چوتھا مسئلہ** مزارع کو دوسرے شخص کو اپنا شریک کر لینا پہونچتا ہے اور یہ کہ دوسرے کو اُسی مزارعت کے لیے دیدے اور یہ مالک کی اجازت پر موقوف نہین مگر جب مالک یہ اُس سے شرط کرلے کہ وہی اُسمین زراعت کرے تو یہ شرط لازم ہوگی اور دوسرے کو شریک کرنا مالک کی بے اجازت جائز نہوگا **پانچوان مسئلہ** زمین کا محصول اور اُسکے ضروری مصارف مثل رہٹ بنانے کے اور نہرا ور دیوار اور دروازے وغیرہ کے اگر ضرور ہون اور اُنپر زراعت وغیرہ موقوف ہو تو یہ سب مالک کے ذمّے ہین مگر جب مالک شرط کرلے کہ عامل دے تو عامل کے ذمّے ہین **چھٹا مسئلہ** جس جگہ کہ مزارعت کے بطلان کا حکم کرین گے وہان مزارع کو واجب ہے کہ مالک کو زمین کی اُجرت مثل دے **ساتوان مسئلہ** صاحب زمین کو اٹکل سے اپنا حصہ معین کر کے مزارع کے ذمّے کرنا جائز ہے اور مزارع کو قبول کرنے نکرنے کا اختیار ہے اگر قبول کرلے گا تو اسکا استقرار سلامتی پر مشروط ہے کہ اگر زراعت ارضی سماوی آفتے ضایع ہوجائیگی تو اُسکے ذمّے کچھ نہین ہے لیکن **مساقات** تو زمین کے مستحکم درختون کے پانی دینے کے لیے اور اُن ضروریات اور اُنکے پھلون کی اصلاح کے واسطے اُنکی پیداوار کے حصّے پر معاملہ کرنے کو کہتے ہین اور مساقات مین لفظ کئی فصلون کی مقتضی ہے۔

پہلی فصل مساقات مین ہے اور اُسکے ایجاب کا صیغہ یہ ہے کہ مین نے تجھے یہ درخت مساقات کو دیے یا تجھے مین نے کام کرنے کے لیے دیے یا تیرے سپرد مین نے کیے اور جو عبارت اِسی طرح کی ہو اور عامل یعنے سینچنے کے کام کے کرنے والے کا قبول بھی مساقات مین ضرور ہے جس کسی عبارت سے وہ قبول ہو کہ وہ مساقات کے قبول پر دلالت کرتی ہو اور یہ عقد اجارے کی طرح سے لازم ہے کہ بے طرفین کے راضی ہوئے فسخ نہین ہوتا ہے اور میوے کے نکلنے سے پہلے صحیح ہے اور آیا میوے کے نکل آنے کے بعد صحیح ہے اسمین تردد ہے اور اظہر یہی ہے کہ اِس شرط سے صحیح ہے کہ جب عامل کے لیے کوئی کام باقی رہا ہو کہ اُسکے سبب سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھل زیادہ ہو جائیں گو وہ کام تھوڑا ہی سا ہو اور مساقات مساقی کے یعنی مالک کے مرجانے سے باطل نہیں ہوتی ہے اور نہ عامل کے مرجانے سے باطل ہوتی اور یہی اشبہ ہے۔

دوسری فصل اُس چیز میں جسپر مساقات کرتے ہیں یعنی اُن درختوں میں جنھیں سینچیں سینچوائینگے اور یہ درخت وہ درخت ہیں کہ جنکی جڑیں زمین میں ثابت ہوں اور ہر سال بونے کے محتاج نہوں اور اُنمیں میوہ ہوتا ہو کہ اُس سے فائدہ پہونچتا ہو اور جڑ باقی رہتی ہو خرمے کے درخت اور انگور کی ٹٹی اور میودں کے درختوں کی مساقات صحیح ہے اور اُن درختوں پر کہ جنمیں میوہ نہوتا ہو اور اُنکی پتیوں سے مثل مہندی وغیرہ کے انتفاع ہوتا ہو مساقات کی صحت میں تردد ہے اور ایسی جڑ یا درخت پر جو زمین میں ثابت نہو مساقات کا معاملہ صحیح نہیں اسلیے کہ علما نے اسی پر اتفاق کیا ہے اور اگر مساقات کریں پودھوں پر پھیلنے کی مدت تک کہ جس مدت تک اُنکی مثل اکثر پھلتے ہیں تو صحیح ہے اور اتنی مدت سے کم زمانے کے مشروط ہوئے پر یا پھلنے نہ پھلنے کے احتمال برابر ہوئے پر صحیح نہیں ہے

تیسری فصل مدت میں ہے اور مدت میں دو شرطیں معتبر ہیں ایک یہ کہ زمانے کا اندازہ ایسی عبارت سے کریں کہ جسمیں زیادتی کا احتمال نہو دوسری شرط یہ ہے کہ اُس مدت میں اکثر پھل نکلتے ہیں۔

چوتھی فصل عمل یعنی مساقات کے کام میں ہے جب مساقات ہو اور کسی کام کے تعیین کی قید نہو تو اِس بات کی مقتضی ہے کہ عامل ایسے سب کاموں کو بجالائے جن سببوں سے پیداوار اُنکی زیادہ ہو جیسے کچھ پھلوں کا نکالنا ہو اور تھاون کی اصلاح کے لیے جب درخت بہت پھلا ہو اور تھالوں کی اصلاح جڑوں کے تر رکھنے کو اور مضر گھانس کا دور کرنا اور سینچنا اور خرمے کے نر درخت کے شگوفے کی خاک مادین کے شگوفے میں ڈالنا کہ جسے تلقیح کہتے ہیں اور اونٹ اور بیل وغیرہ سے پانی کھینچنا جب ضرورت ہو اور میوے کی اصلاح اور اُنکا توڑنا توڑنے کے وقت پر اور مکان درست کرنا سو کھانے کے مکان کا اور میوہ اُس مکان میں لیجانا اور اُسکی نگہبانی کرنا ہے اور صاحب درخت کو چاہیے کہ چار دیواری اور رہٹ اور چرخی اور ڈول یا پُر خوا دے اور نہ کھودے اور نر کے شگوفے کی گرد کا سرانجام کر دے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ عامل پر لازم ہے اور یہی بات خوب ہے اسلیے کہ تلقیح عامل ہی پر واجب ہے اور بے اُسکے نہیں ہو سکتی ہے اور اِن امور میں جو مالک پر واجب ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کچھ کی شرط عامل سے کرے تو صحیح ہے بعد اسکے وہ چیز معلوم معین ہو اور اگر عامل درختوں کے مالک پر کام کی شرط کرے تو مساقات باطل ہے اسلیے کہ بے کام کے عامل درختوں کے فائدے کا مستحق نہوگا اور اگر عامل اپنے کاموں سے کچھ کرے اور کچھ درختوں کے مالک پر چھوڑ کر اسکے عوض مین کچھ اپنی منفعت مین سے دیدے اور کچھ بے عوض کے مالک پر شرط کر دے تو بھی جائز ہے اور اگر عامل شرط کرے کہ مالک کا غلام بھی اُسکی مساقات مین شریک ہو تو بھی جائز ہے اِسلیے کہ جب مالک شریک ہو سکتا ہے تو اُسکا غلام بھی شریک ہو سکتا ہے اور ایک مال کا ایک مال مین ضم کرنا ہے اور اگر یہ عامل شرط کرے کہ غلام مزارعت کا کام عامل کی مخصوص ملک مین کرے تو یہ جائز نہیں اور اسمین تردد ہے اِسلیے کہ اگر عموم آیہ المومنون عند شروطہم پر نظر کیجاے تو شرط کی وفا ضرور ہے اور اگر یہ دیکھا جاے کہ اِس صورت مین وہی غلام کا کام عامل کے کام کے مقابلے مین پڑتا ہے اور عامل نے پھلوں کے مقابلے مین کوئی کام نہین کیا پھر مساقات باطل ہو جائیگی مگر جواز اشبہ ہے اور اِسیطرح اگر مزدوری مُراد ان مزدوروں کی کہ جنکا اپنے کام مین محتاج ہوتا ہے شرط کرے تو جائز ہے اور اگر مزدوں کی مزدوری کے دونوں کے مال مین سے خرچ ہونے کی شرط کرے تو بھی جائز ہے

پانچوین فصل مساقات کے فائدے مین ہے عامل کے لیے کوئی جز اُن درختوں کی پیداوار مین سے مقرر کرنا چاہیے جو مشترک ہو یعنی غیر ممتاز ہو جیسے چوتھائی اور پانچواں حصہ وغیرہ ہے پھر اگر حصہ معین نکرینگے تو مساقات باطل ہو جائیگی اور اِسیطرح اگر ایک اُن دونوں مین سے سارے پھلوں کی اپنے لیے شرط کرے یا ایک معین مقدار کی جیسے دس یا بیس من ہے اپنے واسطے شرط کرے اور زیادہ مین دونوں کی شرکت رکھے تو یہ بھی صحیح نہین یا مالک اپنے لیے کچھ سیر مقرر کرے اور باقی عامل کے لیے رکھے یا اِسکے برعکس کرے تو بھی صحیح نہین یا اُن دونوں مین سے ایک اپنے لیے چند معین درختوں کا میوہ شرط کرے اور دوسرا باقی درختوں کے پھل مقرر کرے تو بھی صحیح نہین اور اگر ہر قسم کے میوے مین حصہ مختلف مقرر کرے جو کہ سب نوعوں سے اُس باغ کے واقف ہو تو بھی جائز نہین اور اگر پیداوار کے حصے کے ساتھ کچھ اصل درخت جو زمین مین ثابت اور مستحکم ہین مقرر کرے تو صحیح نہین اِسلیے کہ مساقات کے عقد کا مقتضا فائدے مین اشتراک ہے اور اصل مین اشتراک نہین اور اس مسئلے مین تردد ہے اور اگر یون مساقات کا عقد کرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کلگراونٹ سے پانی سینچے گا تو آدھی پیداوار لیگا اور اگر نہر سے پانی دیگا تو تہائی پیداوار لے گا تو مساقات باطل ہوگی اِسلیے کہ حصّہ معین نرہیگا اور اِسمین تردد ہے اور اگر صاحب مال نے عامل مساقات کے لیے پھلوں کے حصے کے ساتھ کچھ چاندی یا سونے کی شرط کرے تو مکروہ ہے اور وفا کرنا واجب ہے اور اگر سب پھل ضایع ہوجائین تو کوئی چیز لازم نہین۔

چھٹی فصل مساقات کے حکمون مین اور اِسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جس جگہ پر عقد مساقات فاسد ہوجائے وہان عامل کو اُجرت مثل دینا لازم ہے اور پورے سال کے میوے صاحب درختکے مال ہین دوسرا مسئلہ جب کسی کو کام کے واسطے درختون کے پھلون کے حصے پر لگائے بس اگر یہ امر میوے نکلنے کے اور صلاح کے ظہور سے پہلے ہو اُس میوے کو خامی کے حال مین توڑنے کی شرط پر تو یہ اجارہ اُس صورت مین صحیح ہے کہ جب اُجرت اُسکی وہ سارا میوہ ہو اور اگر اُسے کچھ میوے پر اجارہ کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ صحیح نہین اِسلیے کہ اُس میوے مین شرکت ہے اور ممکن ہے کہ شریک کچے توڑنے سے ممانعت کرے پھر اُجرت دینا مشکل ہے اور موجہ یہی ہے کہ جائز ہے اِسلیے کہ شریک کی اجازت ممکن ہے اور حاکم کے حکم سے بھی حاصل ہوسکتی ہے پھر اُجرت دینا مشکل نہوگی تیسرا مسئلہ جبکہ کوئی کہے کہ مساقات کی مین نے تیرے ساتھ اِس باغ کی اِس شرط سے کہ تو مساقات کرے فلان باغ مین فلان حصے پر تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ باطل ہے اور اشبہ یہی ہے کہ جائز ہے چوتھا مسئلہ اگر دو مالکون کے درخت ہون اور دونون ایک عامل سے کہین کہ ہمنے مساقات تیرے ساتھ کی فلان درختون کے پیداوار سے آدھے تیرے حصّے پر اور فلان درختون کی پیداوار سے تہائی تیرے حصّے پر تو اِس شرط سے صحیح ہے کہ عامل ہر ایک حصّے سے واقف ہو اور اگر نجانتا ہوگا تو مساقات باطل ہوگی اِسلیے کہ حصّہ نامعلوم ہے پانچوان مسئلہ جب عامل بھاگ جائے گا تو عقد مساقات باطل نہوگا پھر اگر کوئی بھاگے عامل کی طرف سے تبرعاً اُس کام کو کرے یا حاکم شرع اپنے بیت المال یعنی خزانے سے کچھ دے اور اُس سے مساقات عامل کی طرف سے ہو تو فسخ کا مالک کو اختیار نہین ہے اور اگر یہ دونون مشکل ہون تو مالک کو اُس عقد مساقات کا فسخ کرنا جائز ہے اِسلیے کہ کام مشکل ہے اور اگر فسخ نکرے اور حاکم کے پاس پہونچنا مشکل ہو تو دو گواہون کے سامنے اُس عامل کیطرف سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسی عامل کو اُجرت پر دیدے اور عامل کے آنے کے بعد وجہ اُجرت جو دوسرے عامل کو دی ہے اُس پہلے عامل سے لیلے اور اسمین تردد ہے اور اگر گواہ نکریگا تو پھیر نہ سکیگا چھٹا مسئلہ جب کوئی دعوےٰ کرے کہ عامل نے خیانت کی ہے یا چوری کی ہے یا مال ضایع کیا ہے یا بے پروائی کی ہے کہ اُس سے مال ضایع ہو گیا اور عامل اُسکے دعوے کا اِنکار کرے تو عامل کا قول قسم کے ساتھ قبول ہوگا اور جس تقدیر پر عامل کی خیانت ثابت بھی ہو جائے تو آیا اُسے پھل چھوڑنے دینا چاہیے یا اُسکے ساتھ ایک اور مزدور محافظت کے لیے کر دینا چاہیے اور اصل میوے سے اُسکی مزدوری دینا چاہیے موجہ یہی ہے کہ عامل کو میوے کے حصّے سے باز نہین رکھ سکتے ہین اِسلیے کہ اپنے کام کے سبب سے اُسکا مستحق ہو چکا ہے اور مالک کو نہین پہونچتا ہے کہ باقی پھلون تو اُسے ہاتھ نہ لگانے دے اور اگر کسی امین کو مالک محافظت کے لیے عامل کے ساتھ رکھے تو اُسکی اُجرت خاص مالک پر ہے عامل اسمین شریک نہین ساتوان مسئلہ جب کوئی شخص یا عامل کچھ درختون پر مساقات کرے اور بعد اِسکے ظاہر ہو کہ یہ درخت دوسرے کا مال ہین تو مساقات باطل ہو جائے گی اور سارے پھل مالک سے متعلق ہونگے اور عامل کی اُجرت اُس شخص پر ہے جسنے اُس سے مساقات کی تھی اور درختون کے مالک پر نہین ہے اور اگر مساقات کرنیوالا اور عامل دونون بلکہ میوے بانٹ لین اور سب میوہ تلف ہو جائے تو مالک کو سارے میوے کا غاصب مساقی سے پھیر لینا پہونچتا ہے اور غاصب جو کچھ عامل نے لیا ہے اُس سے پھیر لیگا اور عامل کو اپنے کام کی اُجرت غاصب سے لینا پہونچتا ہے یا اُن دونون مین سے جسنے جو لیا ہے مالک ہر ایک سے سارا وہ میوہ پھیر لیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر مالک چاہے تو اپنا سارا میوہ اُسی عامل سے بھر لے کہ اُسی کے ہاتھون سے یہ تعدّی ہوئی ہے اور پہلا قول اشبہ ہے مگر جسوقت مین عامل یہ جانتا ہو کہ یہ درخت اور کا مال ہین اور اُسنے جان بوجھکر غیر کے مال مین تصرف کیا ہو پھر اُس سے مالک سارا میوہ بھر سکتا ہے آٹھوان مسئلہ عامل کو کسی دوسرے شخص سے مساقات کرنا نہین پہونچتا ہے اِسلیے کہ مساقات اُنھین درختون پر صحیح ہے کہ جو مساقات کرنیوالے کی ملک ہون اور غیر کے مال پر مساقات صحیح نہین نوان مسئلہ زمین کا لگان مالک پر ہے مگر جب مالک شرط کرلے گا تو عامل پر ہوگا اور اگر مشترک دونون پر ہونے کی شرط کی ہوگی تو دونون عامل اور مالک مین مشترک رہیگا دسوان مسئلہ فائدہ کہ حاصل ہو وہ ظاہر ہو چکی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دونون عامل اور مالک کی ملک ہو جاتا ہے اور پکنے پر اور ٹوٹنے پر اور سوکھنے پر موقوف نہین اور اُس میوے کے حد نصاب کو پہونچنے سے ہر ایک پر زکوۃ واجب ہو گی تتمہ جب کسی کو زمین درخت بٹھانے کے لیے اس شرط سے دے کہ وہ درخت دونون مین مشترک ہون تو یہ مغارست باطل ہے اور وہ درخت اپنے مالک کا مال ہین اور صاحب زمین کو اپنی زمین پر سے اُن درختونکا نکلوا ڈالنا پہونچتا ہے اور جبتک وہ درخت اُس زمین پر لگے رہین اُسوقت تک کا کرایہ لینا پہونچتا ہی اسلیے کہ اذن درخت رکھنے کا شرکت پر تھا اور جب شرکت باطل ہو گئی تو زمین کا کرایہ ثابت ہو گیا اور زمین کے مالک پر لازم ہے کہ اگر اُن درختون کو اُکھڑوا ڈالے تو لگے درخت اور اُکھڑے درختونکی قیمتون کا تفاوت درختون کے مالک کو دے اور اگر زمین کا مالک اُن درختون کی قیمت درخت لگانیوالے کو دے کہ وہ درخت بھی اُسکی ملک ہو جائین تو اُسپر قیمت قبول کرنیکے لیے جبر نہین کر سکتا ہے اور بسیط جبر اگر غارس یعنی درخت لگانے والا اُس زمین پہ درختون کے باقی رکھنے کو زمین کا کرایہ دے تو صاحب زمین پر کرایہ قبول کر لینے مین جبر نہین کر سکتا ہے اگر قبول کرے تو اُسے اختیار ہے۔

کتاب ودیعت

یہ کتاب ودیعت کے حکمون مین ہے اور ودیعت وہ ایک امانت ہے جو کوئی شخص کسی شخص کے پاس رکھتا ہے اور نظر بیان تین امرون مین ہے پہلی نظر عقد ودیعت مین ہے اور عقد ودیعت اپنے مال کی حفاظت مین کسی شخص کو اپنا نائب بناتا ہے اور یہ عقد بھی ایجاب وقبول کا محتاج ہے اور ان معنون پر دلالت کرنیوالی ہر ایک عبارت سے واقع ہو جاتا ہے اور جو فعل کہ قبول پر دلالت کرے وہ کافی ہے جیسے مال کو اپنے صندوق مین رکھ لے اور اگر مالک اپنا مال کسی پاس ڈالدے اور وہ شخص اُس مال کی امانت داری کو قبول نکرتا ہو تو اُس مال کی حفاظت کرنا اُس شخص پر لازم نہین اور بسیط جبر ہے اگر کسی پر جبرا امانت لینے کے لیے کرین اور وہ مجبور ہو کر اُسے لیلے تو بھی امانت نہو گی اور اگر وہ ہتسے پھینکدیگا تو ضامن نہین ہے اور جب ودیعت کسی پاس رکھوائین اور وہ اُسے بے جبر کے لیلے تو اُسپر اُس امانت کی محافظت واجب ہی اور اگر وہ مال بے تفریط یعنی بغیر بے پروائی کے ضایع ہو جائے تو اُس امانت رکھنے والے پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُس امانت کا تاوان بھر دینا لازم نہین اور یہی حکم ہے اگر اُس سے کوئی زور زبردستی سے اُس امانت کو چھین لے ہان اگر وہ اُس ظالم کے دفع کرنے کی قدرت رکھتا ہو تو اُسپر اُسکا دفع کرنا واجب ہے اور اگر قدرت رکھنے پر اُسے دفع نکریگا اور مال ضایع ہو جائے گا تو تاوان بھر دینے کا ذمہ وار ہے اور ظالم کے دفع مین بڑے ضرر اُٹھانا مثل زخم کھانے اور اپنا مال لُٹوانے کے واجب نہین اور ظالم سے امانت ہونے کا اِنکار کرے اور اگر وہ قسم مانگے ظلم سے تو توریہ کے طریق سے اِسطرح پر کہ جھوٹ نہ لازم آئے قسم کھا لینا جائز ہے جیسے قسم اِس بات کی کھائے کہ میرے پاس نہین ہے اور قصد یہ کرے کہ میرے ہاتھ مین نہین ہے یا میری جیب مین یا میرے سامنے نہین ہے اور امانت کا عقد دونون طرف سے جائز ہے دونون مین سے ہر ایک کو فسخ کا اختیار ہے اور دونون مین سے ایک کے مرجانے سے اور سودائی ہو جانے سے عقد امانت باطل ہو جاتا ہے اور رکھنے والے پاس ودیعت امانت اِس معنی سے ہے کہ اگر بے پروائی نکرنے پر ضایع ہو جائے گی تو اُسکا تاوان بھرنا اُسکے ذمّے نہین ہے اور امانت کی محافظت اُس نہج پر کیجائے گی کہ جس نہج پر حفظ مین عادت جاری ہے جیسے کپڑے کو صندوق مین رکھین اور چوپایہ طویلے مین اور بکری بھیڑ کو مراح یعنی اُسکے رہنے کے مکان مین رکھین اور امانت رکھنے والے پر لازم ہے کہ اگر مال جان دار ہو تو اُسے دانہ گھانس پانی خواہ مالک نے کہا ہو خواہ نکہا ہو وے اور جائز ہے کہ دستور اور عادت کے موافق اُنھین آپ پانی پلائے یا غلام سے پلوا دے اور پانی اور گھانس کے لیے اُن جانورون کا گھر سے باہر کر دینا جائز نہین مگر اضطرار کے وقت مین جیسے گھر مین قدرت چارہ پانی لانے کی نرکھتا ہو یا کوئی عذر ہو تو جائز ہے اور اگر مالک کہے کہ چوپایے کو دانہ پانی نہ دے تو اُسکا کہنا ماننا واجب نہین بلکہ دانہ پانی دینا واجب ہے اور اگر دانہ پانی نہ دیگا اور وہ جانور مر جائیگا تو گنہگار ہوگا اور تاوان اُسکے ذمّے نہین ہے اِسلیے کہ مالک نے خود دانہ پانی دینے کو منع کر کے ضمانت کو ساقط کر دیا ہے جیسے اُسنے اپنے مال کو دریا مین ڈالدینے کو کہدیا ہے اور اگر مالک اپنے مال کی محافظت کے لیے کوئی مکان مقرر کرے تو امانت رکھنے والیکو اُسکے مال کو اُسی مقرر مکان مین رکھنا چاہیے پھر اگر اُس مال کو اُس معین مقام سے نکال لائیگا اور وہ ضایع ہو جائیگا تو تاوان بھر دیگا مگر جب کہ دوسرا مکان اُس سے بڑھکر محفوظ ہو یا پہلے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مکان کے مثل مین ہو تو ایک قول پر وہان رکھ سکتا ہے اور اُس مال کو معین مکان سے دوسرے مکان مین لانا جائز نہین گو محفوظ بھی ہو مگر جب پہلے مکان مین رہنے سے ضایع ہوجانے کا ڈر ہو تو اسے دوسرے مکان مین لاکر رکھ سکتے ہین اور اگر مالک کہدے کہ اِس امانت کو اِس مکان محفوظ سے باہر نہ لانا تو اُس مکان سے نکالنے کے سبب سے جس مکان مین کہ لیجائے تاوان بھردینے کا ضامن ہوگا مگر جب مال کے ضایع ہوجانے کا اُس مکان مین رکھنے سے خطرہ ہو تو نکال سکتا ہے ہرچند مالک نے یہ بھی کہدیا ہو کہ گو تلف ہوجائے اور نابالغ اور دیوانے کی امانت رکھنا صحیح ہے اور جو شخص انکا کچھ مال اپنے پاس رکھیگا اگر وہ ضایع ہوجائیگا تو اُسکے تاوان دینے کا ضامن ہوگا مترجم کہتے ہین خواہ تفرط کرے خواہ نکرے مگر جبکہ یہ ڈر ہو کہ اگر امانت نرکھے گا تو یہ مال ضایع ہوجائے گا اور اگر قربت کے قصد سے محافظت کے لیے اُس مال کو لیلے تو اِس صورت مین ضمان یعنی ضایع ہونے کے تاوان بھرنے کی ذمہ داری ساقط ہے اور اسکی تصریح علمانے فرمادی ہے اور اگر اُس نابالغ یا دیوانے کو پھیر دیگا تو بری الذمہ نہوگا بلکہ جو اُنکے ولی ہون اُنھین پہونچا دینا چاہیے اور اسیطرح نابالغ لڑکونکو اور دیوانون کو کسی کی امانت لینا صحیح نہین اور جو اُنکے پاس کچھ مال امانت رکھے اور وہ اُسکی حفاظت نکرین تو تاوان اُنکے ذمے نہین اسلیے کہ مودع یعنی امانت رکھوانے والے نے آپ اپنی چیز ضایع کی ہے مترجم کہتے ہین کہ صاحب مسالک نے فرمایا ہے کہ اگر محافظت مین اہمال کرینگے تو تاوان انپر نہوگا مصنف کے اِس قول سے یہ سمجھ پڑتا ہے کہ اگر یہ عمداً ضایع کردینگے تو انھین تاوان دینا پڑیگا اور یا قوی یہی ہے اگر لڑکا امانت کے مال مین تعدی کریگا تو تاوان اُسکے ذمے عائد ہوگا اور بالغ ہونا نہونا تکلیفی حکمون مین ہے اور تاوان کی ذمہ داری وضعیہ حکمون مین سے ہے اسمین چھوٹے بڑے سبکے سب شریک ہین۔ اور جب امانت رکھنے والے کو موت کی علامتین ظاہر ہون تو اُسپر واجب ہے کہ کچھ لوگون کو اُن چیزون کے امانت ہونے پر گواہ کردے اور اگر گواہ نہ کرکے مرے اور وارث امانت کا انکار کرین تو وارثون کا قول مقبول ہے اور اُنھین قسم کھانا بھی نہین پہونچتا ہے مگر جب مدعی اِسبات کا دعوی کرے کہ وارث اِس امانت سے واقف ہین تو اُسوقت ہین واقف نہونے کی قسم کھانی پڑیگی اور مالک کے مانگنے کے وقت امانت کا دیدینا واجب ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گو مالک کافر بھی ہو مگر جب کہ امانت رکھوانیوالا غاصب ہو اور غصب سے اُس مال کو لیا ہو تو اُسے وہ مال نہ دینا چاہیے اور اُسکے مالک کے پاس پہونچا دینا چاہیے اور اگر امانت رکھوانیوالا مرجائے اور اُسکے وارث دعویٰ کریں تو امانت رکھنے والے پر واجب ہے کہ منکر ہو جائے تاکہ مالک مال کا حق غاصب کے وارثون کو نہ پہونچے اور مغصوب منہ یعنی جس سے اُس مرنیوالے نے غصب کیا ہے اُسے پہونچا دے اگر اُسے جانتا ہو اور اگر اُسے نہ پہچانتا ہو تو ایک سال تک اُس مال کی تعریف جسطرح کہ کتاب لقطہ مین بیان ہوگی کرتا رہے پھر اُس مال کو مالک کی طرف سے تصدق کر دینا جائز ہے کہ ثواب اُسکو پہونچ جائے اور اگر اِسکے بعد مالک پیدا ہو جائے اور اُس تصدق سے راضی نہو تو اُسے تاوان دیدے اور اگر غاصب مال مغصوب کو اپنے مال میں ملا دے اور اُسکے بعد کسی پاس امانت رکھے پھر اگر امانت رکھنے والا اس غصبی مال کو جدا کر سکتا ہے تو غیر مغصوب مال اُسے دیدے اور غصبی مال کو اُسکے مالک کے پاس پہونچا دے اور اگر جدا نہیں کر سکتا ہے تو اُن دونون مالون کو اُسی غاصب کو دیدے دوسری نظر اُن چیزون مین ہے کہ جن کے سبب سے امانت رکھنے والے کے ذمے تاوان پڑتا ہے اور یہ ساری چیزین دو چیزون مین داخل ہین ایک تفریط دوسری تعدّی ہے اور تفریط وہ اسطرحپر ہوتی ہے کہ امانت کے مال کو ایسی جگہ ڈالدے جو محفوظ نہو اور اگر چارپایہ ہو تو اُسے دانہ گھانس نہ دے اور جسکو کپڑے ہوا دینا ضرور ہے اُسے ہوا نہ دے یا امانت کو بے مالک کی اجازت بے ضرورت دوسرے کے پاس امانت رکھوائے یا بیضرورت یا بے اذن سفر مین اپنے ساتھ لیجائے خواہ خطرناک ہو خواہ نہ ہو اور کپڑے کو ایسے مقام مین رکھدے کہ جہان چہنے جائین یا امانت کے جانورون کو اتنی مدت تک آب و دانہ نہ دے کہ جتنی مدت تک عادت سے بے دانہ پانی صبر نہ کر سکتے ہون اور اسیطرح وہ مرجائین۔ دوسری تعدّی اور وہ اسطرحپر ہے کہ کپڑون کو پہنے اور سواری پر سوار ہو اور امانت کو محفوظ مکان سے اپنے انتفاع کے لیے نکال لائے اور اگر انتفاع کی نیت کرے اور اُسے اُس مکان سے نکال نہ لائے تو ضامن تاوان دینے کا فقط نیت کرنے سے نہین ہوگا اور اگر رکھوانیوالا امانت کو مانگے اور پھیر دینے کی قدرت رکھنے پر پھیر نہ دے تو بھی ضامن ہے اور اسیطرحپر ہے اگر ودیعت کا انکار کرے پھر مالک گواہون سے ثابت کرے یا خود

Presented by: Rana Jabir Abbas

انکار کے بعد اقرار کرلے تو بھی ضامن ہے اگر اُسکے بعد امانت اُسکے پاس سے ضایع ہو جاے گی تو تاوان
بھرنا پڑیگا گو حفاظت مین بے پروائی بھی نکی ہو اور اگر مال امانت کو اپنے مال مین اسطرح پر ملا دے
کہ جُدا نہو سکے تو بھی تاوان بھر دینے کا ذمہ دار ہے اور اسیطرح پر ہے کہ اگر مالک کہے کہ اس چوپائے
کو ایک من بوجھ کے کرائے کو دنیا اور وہ دو من بوجھ کے لیے کرایے کو دے یا مالک آن
بوجھ کے لیے کرایہ دینے کو کہے جیسے روئی وغیرہ ہے اور وہ سخت بوجھ کے لیے جیسے لوہا وغیرہ
ہے کرائے دے پس ان سب صورتون مین اگر امانت ضایع جاے گی یا کوئی عیب اُسمین آجائیگا
تو تاوان امانت رکھنے والے کے ذمّے پر پڑیگا اور اگر مالک امانت کو کسی چیز مین قفل لگا کر رکھوائے
اور امانت رکھنے والا اُسے کھولے اور کچھ اُسمین سے نکالے تو اُس ساری امانت کا ضامن ہو جائیگا
اور اگر اُس امانت پر مالک کا قفل نہ لگا ہو یا امانت رکھی ہوا ور امانت رکھوانے والے نے اُسے
صندوق مین رکھا ہو اور اُس امانت مین سے کچھ نکالے تو اِس صورت مین جسقدر رکہ نکالی ہے اُسیقدر
کا ضامن ہے اور اگر اُسکے عوض کا لاکر اُسمین رکھدے تو بھی اُسکی ذمہ داری سے بری نہوگا اور اگر
اُسی مقدار کو جو نکالی تھی لاکر اُسمین ملا کر رکھدے تو بھی ضامن اُس مقدار کا ہے کہ جسے نکال لیا تھا
اور اگر اُسکا عوض لاکر اسطرح پر ملا کر رکھدے کہ جدا نہو سکے تو سارے مال کا ضامن ہو جاے گا ۔
تیسری نظر و دیعت کے لواحقمین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ امانت ضایع ہو جانے کے ڈر پر
اُس شہر مین رکھنے سے ساتھ لیکر سفر کرنا جائز ہے اور اِس صورت مین امانت اگر تلف ہو جائیگی
تو ضامن نہین اور سفر مین ڈر کی علامتین ہونے پر امانت کو ساتھ لیکر سفر کرنا جائز نہین اور اگر ایسی
حالت مین امانت کو ساتھ لیکر سفر کریگا تو ضامن ہو جاے گا اور اگر ودیعت ضایع ہو جاے گی
تو تاوان بھرنا پڑیگا دوسرا مسئلہ امانت رکھنے والا امانت کو بے مالک کو دیے یا بے اُسکے وکیل
کو دیے بری الذمہ نہین ہوتا ہے اور اگر ان دونون کو نپائے تو حاکم شرع کے سپرد کر دے جس صورت
مین کہ اپنے پاس رکھنے مین کچھ عذر ہو اور اگر بے عذر کے رکھے گا تو ضامن رہیگا اور اگر حاکم شرع
موجود نہو اور امانت ضایع ہو جانے کا ڈر ہو تو جائز ہے کہ کسی اور معتمد پاس رکھوا دے اور اس
صورت مین اگر امانت ضایع ہو جاے تو ضامن نہین ہے تیسرا مسئلہ اگر حاکم شرع کے پاس امانت
کے پہونچانے پر قدرت رکھتا ہو اور نہ پہونچائے اور کسی معتمد پاس رکھدے تو ضامن ہے ۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چوتھا مسئلہ جب سفر کا قصد کرے تو امانت کو مقدور بھر مالک کے سپرد کردے یا اُسکے وکیل کو دیدے یا حاکم شرع کے پاس پہونچادے اور اگر ایسا نکریگا اور زمین مین گاڑ دیگا اور ضایع ہوجائیگی تو ذمہ دار ہے مگر جبکہ کسی سانحے کے جلد آپڑنے کا ڈر ہو جیسے لٹیرے ہین اور چور ہین کہ اُنسے مُہلت نہو کہ مال کو مالک یا وکیل یا حاکم شرع کے پاس پہونچا سکے اور اُسوقت مین گاڑ دے تو ضامن نہین ہے پانچوان مسئلہ اگر امانت کو نکال لینے کے بعد پھر لاکر اُسے محفوظ جگہ پر رکھدے تو بری الذمہ نہین اور اگر مالک نئے سرے سے پھر اُسکے پاس اُسے امانت رکھدے تو بری الذمہ ہوجائیگا اور اِسطرح بری الذمہ ہوجائے گا جب مالک اُسے ضامن ہونے سے بری کردیگا اور اگر مالک کے سوا اور کو امانت کے دیدینے پر امانت رکھنے والے پر جبر کرین تو دیدیگا اور ضامن نہین ہے چھٹا مسئلہ جب امانت رکھنیوالا امانت کا منکر ہو اور یا مقر ہو اور تلف ہوجانیکا دعویٰ کرے یا پھیر دینے کا ادعا کرے اور ثبوت نہو تو اُسیکا قول مقبول ہوگا اور مالک کو اُس سے قسم لینا پہونچتا ہے اور یہی قول اشبہ ہے اور اگر مالک کے سوا اور کسیکو امانت دیدے اور یہ دعویٰ کرے کہ مین نے مالک کی اجازت سے دی ہے اور مالک اجازت دینے کا منکر ہو تو مالک کا قول قسم کے ساتھ مقبول ہوگا اور اگر مالک اجازت دینے پر اُسکی تصدیق کردے تو لینے والے کے منکر ہونے پر بھی ضامن نہین ہے گو اُسنے اُسے مال دینے پر گواہ نہ لیے ہون اور یہی اشبہ ہے ساتوان مسئلہ جب کوئی کسی پاس امانت رکھنے کا دعویٰ کرے اور امانت رکھنیوالا انکار کرے پھر مالک گواہونسے ثابت کرے اور اِسکے بعد امانت رکھنیوالا انکار کے پہلے ضایع ہوجانیکا دعویٰ کرے تو سُنا نجائیگا اِسلیے کہ اُسکا جھوٹ کھلگیا اور ضمان یعنی ذمہ داری اُس سے متعلق ہوچکی اب اُسے چاہیے کہ تاوان دیدے اور اگر کہا جائے کہ اُسکا یہ دعویٰ سُنا جائیگا اور اُس سے ثبوت لیا جائیگا تو خوب ہوگا مترجم کہتے ہین کہ جب ہی کہ انکار ایسی عبارت سے کرے جو گواہی کے منافی نہو جیسے کہ میرے ذمے تیرا کچھ واجب الادا نہین اور اگر ایسی عبارت سے انکار کریگا جو ثبوت کے منافی ہے جیسے کہیگا کہ تو نے کچھ امانت نہین رکھوائی اور انکار کے پہلے تلف ہونیکا دعویٰ کریگا تو مسالک کیموافق مسموع نہوگا آٹھوان مسئلہ جب مالک مال ودیعت رکھنے کے لیے مقام محفوظ کہ دور ہو مقرر کردے تو امین پر واجب ہے کہ اُس امانت کو جلد وہان پہونچائے پھر اگر قدرت رکھنے پر دیر لگائے گا تو ضامن ہوگا اور اگر اپنی بی بی کو حفاظت کرنے کے لیے دیگا جب بھی ضامن رہیگا نوان مسئلہ جب امانت رکھنے کا اقرار کرلے پھر مرجائے اور وہ امانت پہچان نہ پڑے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اِسصورت مین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ امانت اُسکے اصل ترکے سے وصیتون پر مقدم کرکے نکالیجائیگی اور اُس مرے ہوئے امین کے قرضخواہ ہون اور اُنکے دینون کی ادا سے اگر ترکہ کم ہو تو یہ امانت رکھنے والا اُنکا شریک سدی حصے مین ہوگا اور اسمین تردد ہے دسوان مسئلہ جب کسی شخص کی کچھ امانت ہو اور اُسپر دو شخص دعویٰ کرین بس اگر وہ امین اِن دونون مین سے جسکی تصدیق کرے تو قبول کرلینگے اور امانت کو اُسی کو دینگے اور اگر وہ امین دونون کو جھٹلائے گا تو بھی قبول کرلین گے اور اگر یہ کہے کہ مجھے نہین معلوم کہ یہ کس کا مال ہے تو جب تک اُس مال کا مالک ثابت ہو اُسوقت تک اُس مال کو اُسی شخص کے پاس رہنے دینگے پھر اگر وہ دونون مدعی اپنی ملکیت کے صحیح ہونے پر اِس امین کی واقفیت کا ادعا کرین تو اُسپر قسم نجانے کی عائد ہوگی گیارھوان مسئلہ جب امین امانت مین تفریط کرے اور تاوان بھرنے مین قیمت کا اختلاف پڑے تو قسم کے ساتھ مالک کے قول کو مان لین گے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ امین کے قول کو قسم کے ساتھ قبول کرینگے اور یہی اشبہ ہے بارھوان مسئلہ جب امانت رکھوانیوالا مرجائے تو اُسکے وارث کو امانت دیدیجائے گی پھر اگر وارث کئی شخص ہونگے تو سب کے سپرد کیجائیگی یا اُسکے قائم مقام کے سپرد کرینگے اور اگر اُن وارثون مین سے بعضے وارثون کے سپرد کردیگا اور باقی وارثون سے اجازت نہ لی ہوگی تو اُن باقی وارثون کے حقون بھر مین ضامن رہیگا۔

کتاب عاریت

یہ کتاب عاریت کے بیان مین ہے اور عاریت ایک عقد ہے کہ جسمین منفعت کا مالک کی طرف سے بے عوض کے تفضل ہوتا ہے اور یہ عقد ہر لفظ سے جو انتفاع کے اِذن پر مشتمل ہو واقع ہوجاتا ہے اور دونون طرفون مین کسی طرف سے یہ عقد لازم نہین اور اِسمین کلام چار فصلون کا مقتضی ہے۔

پہلی فصل معیر یعنی مانگے دینے والے کے بیان مین ہے۔ مانگے دینے والے کو ضرور ہے کہ مکلف بالغ اور عاقل ہو اور ضرور اُسے اپنے مال مین تصرف جائز ہو پھر اگر کوئی نابالغ یا دیوانہ اپنی چیز کسی کو عاریت اور مانگے دے تو صحیح نہین اور اگر نابالغ لڑکے کا ولی اُس لڑکے کی مصلحت مانگے دینے مین دیکھکر لڑکے کو اجازت دینے کی دیدے تو یہ عاریت صحیح ہے اور جسطرح لڑکا اپنی چیز مانگے نہین دے سکتا ہے اِسیطرح چیز اُسکے لیے اور کسی کا مال بھی مانگے دینا درست نہین۔

دوسری فصل مستعیر یعنی مانگے لینے والے کے بیان مین ہے۔ اور مستعیر یعنی مانگے لینے والیکو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُس مانگے کی چیز سے فائدہ اُٹھانا عاریت کی چیز کے دستور کے موافق جائز ہی پھر اگر اُس مانگے کی چیز مین کچھ نقصان آجائے یا بے تعدی کے استعمال سے ضایع ہو جائے تو مستعیر تاوان بھر دینے کا ضامن نہین ہی مگر جبکہ مانگے دینے مین یہ شرط کر لی ہو کہ ضایع نہونے پائے یا کوئی نقصان نہ آنے پائے تو پھر ضامن ہوگا اور کسی محرم یعنی احرام باندھے ہوئے شخص کو کسی محل سے کوئی شکار مانگے لینا جائز نہین اسلیے کہ اُس محرم کو شکار پکڑنا جائز نہین اور اگر اُسے وہ پکڑیگا تو چھوڑ دینا اور مالک کو تاوان دینا واجب ہوگا گو اُس سے ضمانت کی شرط نکیگئی ہو اور اگر شکار محرم کے ہاتھ مین ہو پھر اُسے محل مانگ لے تو جائز ہی اسلیے کہ محرم کی ملک اُسپر سے احرام باندھے سے جاتی رہی اور اُسکے ہاتھ سے اُسکا شکار کا لینا اسطرح ہی جیسے کسی کے ہاتھ سے غیر مملوک شکار لے لینا ہے۔ مترجم کہتے ہین کہ جسطرح محرم کو شکار پکڑنا حرام ہی ویسے پکڑے رہنا حرام ہی چھوڑ دینا چاہیے اور عاریت دینا مالک کے باقی رکھنے اور منفعت مباح کرنیسے عبارت ہی اور عاریت کے جواز کا حکم مشکل ہے جیسا کہ صاحب مسالک نے مصنف پر اعتراض کیا ہی اور اگر کوئی غاصب سے کچھ مانگے لے اور یہ مانگے لینے والا اُس چیز کے مغصوب ہونے سے واقف نہو تو تاوان غاصب پر ہی اور مالک کو مانگے لینے والے سے جسکے استعمال سے وہ مغصوب چیز ضایع ہو گئی ہی منفعت کے حق کا مطالبہ پہونچتا ہی اور وہ غاصب سے بھر لیگا کہ اُسے بعوض کے انتفاع کا اذن دیکر تاوان بھروایا ہی اور موجہ یہی ہے کہ فقط غاصب ہی ضامن ہے اور اسیطرح اگر مانگے لینے والے کے پاس سے وہ مغصوب چیز جسے مانگے لیا ہے اور غصب ہونے کو نہین جانتا ہے ضایع ہو جائے تو اُسپر اُسکا تاوان نہین اور غاصب معیر کو قیمت دینی پڑیگی اور اگر وہ مانگے لینے والا جانتا ہو کہ یہ چیز غصبی ہے اور پھر اُسکے پاس ضایع ہو جائے تو ضامن ہے اور اس صورت مین مالک کو جو تاوان دینا پڑیگا تو وہ اس مانگے دینے والیسے رجوع کر کے نہ پھیر سکیگا

تیسری فصل معار یعنی مانگے لینے والی چیز کے بیان مین ہے اور یہ وہ ہر چیز ہے کہ جس سے اصل کے باقی رہنے پر فائدہ اُٹھانا ممکن ہو جیسے کپڑا ہے اور گھوڑا ہے اور زمین کا مانگے لینا کھیتی کرنے کے لیے اور درخت بونے کے واسطے اور مکان بنانے کے واسطے جائز ہے اور مستعیر یعنی مانگے لینے والا شخص مالک کی اجازت بھر پر حصر کریگا اور اُسقدر سے تجاوز نکریگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اجازت والے استعمال سے اگر دوسرے استعمال مین ضرر کم ہوگا تو تجاوز کرنا جائز ہے جیسے زمین درخت بونے کو مانگے لے پھر اُسپر کھیتی کرے تو جائز ہے اور پہلا قول اشبہ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اِسی طرح ہر جاندار کا جسمین کچھ منفعت ہو مانگے لینا جائز ہے جیسے گابھ رکھنے کا نر اور کتا اور بلی اور خدمت کے لیے غلام اور لونڈی ہے گو مستعیر اُس لونڈی کا اجنبی ہو اور محرم نہو اور دودھ کے لیے دودھیل بکری کا مانگے لینا جائز ہے اور کسی کی لونڈی سے ہمبستر ہونا مانگے لینے سے جائز نہین اور معیر کے مباح کہدینے سے اُس سے ہمبستری کے مباح ہونے مین تردد ہے اور اشبہ یہی ہے کہ معیر کے مباح کردینے پر جائز ہے اور مانگے دینا مطلق بے کسی مدت کے اور معین مدت پر صحیح ہے اور مالک کو مانگے دینے کے بعد اپنے کہے سے پھر جانا پہونچتا ہے گو مکان بنانے کو یا درخت لگانے کو زمین مانگے دیچکے پھر اُسکے نکالڈالنے کو کہے تو مانگے لینے والے پر اُس زمین پر سے اُٹھا لیجانا واجب ہے اور یہی حکم کھیتی کا ہے گو پکنے سے پہلے اُسکے دُور کرنے کو کہے تو بھی دور کروا لنا چاہیے اور یہی اشبہ ہے اور جب مالک اِذن دیچکا ہو اور پھر درخت اُکھڑوا ڈالے یا مکان کھدوا ڈالے یا کھیتی کچوا ڈالے تو مالک پر تفاوت کٹے اور لگے درختوں اور بنے مکان اور کھدے اور لگے کھیت اور اُکھڑے کا دینا لازم ہے اور مستعیر کو مالک کے ایسی چیز کے دُور کروا لینے کے سبب سے کوئی اور مطالبہ تفاوت قیمت کے سوا نہین پہونچتا ہے اور اگر کسی مُردے کے گاڑنے کو زمین مانگے دے تو پھر مالک کو اُس مُردے کے اُکھاڑ لیجانے کے لیے کچھ اُس مستعیر پر جبر نہین پہونچتا ہے اور مستعیر کو جائز ہے کہ اُس زمین پر آئے اور درختوں کے سایے مین بیٹھے کیونکہ وہ درخت اُسیکا ہے اور اگر دیوار کو دھنی رکھنے کیلیے مانگے دے اور اُسکے اُٹھا لینے کو کہے تو جائز ہے مگر جب اُن دہنیون کی اُدھر کی طرفین مستعیر کی عمارت مین گڑی ہون گی تو پھر اُکھڑنا اُسکے مکانکو منہدم کردینے کا موجب ہوگا اور اُسکی مِلک سے اُسکی لکڑی کے نکلوانے پر جبر لازم آئے گا تو ایسی صورتمین جائز نہین اور اِس مسئلے مین تردد ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ بعضے فقہانے کہا ہے کہ اِس صورت مین اُسکی لکڑی کا مالک کو اپنی دیوار پر سے اُکھڑوا دینا جائز ہے گو مستعیر کا نقصان ہو اِسلیے کہ اُسنے جان بوجھکر اپنے مال کو معرض تلف مین ڈالا اِسلیے کہ عاریت کا عقد کسی طرف سے لازم نہین اور اجازت کے بعد مالک کو رجوع اُسمین جائز ہے پھر اُسنے ایسے کمزور عقد پر کیون اپنے مکان کی بنا رکھی۔ اور اگر مالک اپنی زمین پر کسیکو درخت بونیکی اجازت دے پھر مستعیر اُسمین کوئی درخت لگائے اور وہ اُکھڑ جائے تو جائز ہے کہ پہلے اِذن کا استصحاب کرکے اُسپر دوسرا درخت لگادے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ پھر نئے سرے سے اجازت لیکر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لگائے گا اور بے اجازت لیے نہ لگائے گا اور یہی قول اشبہ ہے اور کسی مانگے کی چیز کا بے مالک کی اجازت مانگے دینا صحیح نہین اور مانگے کی چیز کا کرایہ کو دینا بھی جائز نہین اِسلیے کہ اُسکا نفع مستعیر کی مِلک نہین ہے گو اُس سے اُسے خود منفعت اُٹھا لینا جائز ہے۔

چوتھی فصل عاریت کے حکمون مین ہے اور اِسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ عاریت ایک امانت ہے کہ جسمین تاوان بھرنے کی ذمہ داری نہین ہوتی ہے مگر جب حفظ مین بے پروائی کرے یا تعدّی کرے یا مالک تاوان بھرنے کی شرط کرلے یعنے اگر پھر ضایع ہو جائے گی تو تاوان بھر دینا پڑیگا اور اگر مانگے کی چیز سونا چاندی ہوگی تو مستعیر ضامن ہوگا گو مالک نے مانگے دینے کیوقت ضمانکی شرط نکی ہو مگر اُسوقت ضامن نہوگا کہ جسوقت مین ذمہ داری کے سقوط کی شرط کرلی ہوگی دوسرا مسئلہ جب مانگے کی چیز اُسکے مالک کو یا مالک کے وکیل کو پھیر دیگا تو بری الذمہ ہو جائے گا اور اگر اُسکے مکان مین پھیر کر دے آئیگا تو بری نہوگا اور اگر گھوڑے کو کسی معین مسافت کے لیے مانگے لے پھر اُس مسافت سے بڑھجائے تو ضامن ہے اور اگر اُسے پھر پہلی مسافت پر پھیر لائے تو بھی بری الذمہ نہوگا۔ تیسرا مسئلہ مانگے کی زمین پر درخت اور مکان بنانیوالے کو اپنے درختون کا اور مکان کا بیچنا معیر یعنی مالک کے ہاتھ اور اَور کسی کے ہاتھ جائز ہے اور یہی قول اشبہ ہے چوتھا مسئلہ جب ہوا یا پانی کوئی گٹھلی کسی کی مِلک پر لائے اور وہ اُگ کھڑی ہو تو زمین کے مالک کو اُسکا دور کر ڈالنا پہونچتا ہے اور تفاوت قیمت کا ضامن نہوگا جسطرح جبکہ اُسکی ملک کی طرف درختون کی شاخین نکل آئین اور وہ دور کر ڈالے تو ضامن نہین ہے پانچوان مسئلہ جب مانگے کی چیز مین کوئی نقصان استعمال سے آجائے پھر ضایع ہو جائے اور مالک نے ضامن ہونے کی شرط کرلی ہو تو اُسکے ضایع ہونے کے دن کی قیمت دینے کا ضامن ہے کیونکہ جو نقصان مستعیر سے پہلے ہوا ہے اُسمین ضمان نہین ہے۔ چھٹا مسئلہ جب اونٹ کا سوار کہے کہ تو نے مجھے یہ اونٹ مانگے دیا ہے اور مالک کہے کہ مین نے تجھے کرایہ کو دیا ہے تو اِس صورت مین سوار کا قول مقبول ہوگا اِسلیے کہ مالک کرائے کا مدعی اور سوار منکر ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مالک کا قول سُنا جائے گا اِسلیے کہ وہ عاریت کا منکر ہے پھر جب مالک قسم کھا لیگا تو سوار کا دعویٰ باطل ہو جائے گا اور اُسے کرایۂ مثل دینا لازم پڑیگا نہ وہ کرایہ جسے ٹھہرایا ہوا مالک کہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور یہی اشبہ ہے اور اگر عقد کے بعد اختلاف مرکب سے فائدہ اُٹھانیکے پہلے کرین تو مقبول سوار کا قول ہوگا اسلیے کہ مالک جاریکے عقد کا مدعی اور وہ سوار منکر ہے ساتوان مسئلہ اگر کسی چیز کو کسی خاص فائدہ اُٹھانے کے لیے مانگے لے پھر اُس مانگے کی چیز سے اور کسی امر مین فائدہ اُٹھائے تو ضامن ہے اور اگر اُسکے لیے کرایہ ہوتا ہوگا تو اُسکو دینا لازم ہوگا آٹھوان مسئلہ جب کوئی شخص کسی چیز کے مانگے لینے کا منکر ہوگا تو اُسکی امانت داری باطل ہوجائیگی پھر اگر مالک گواہون سے مانگے دینا ثابت کردے پھر وہ ضایع ہونے کا انکار سے پہلے دعوی کرے تو تاوان کا ضامن ہونا لازم ہوگا نوان مسئلہ جب کوئی مستعیر مانگے کی چیز کے ضایع ہوجانے کا دعوی کریگا تو اُسکا قول قسم کے ساتھ مقبول ہوگا اور اگر مالک کو پھیر دینے کا دعوی کریگا تو مالک کا قول قسم کے ساتھ مقبول ہوگا دسوان مسئلہ اگر مستعیر عاریت مین یعنی مانگے کی چیز مین کچھ تفریط یعنی حفاظت مین بے پروائی کرے گا تو اُسکے ضایع ہوجانے پر اُسکی قیمت بھر دینی پڑیگی اگر اُسکا مثل نہوگا اور بعضے علما کہتے ہین کہ تفریط کے وقت سے ضایع ہونے کے وقت تک کی قیمتون مین جو اعلی ہوگی اُسکا دینا اُسپر لازم ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر دونون قیمت مین اختلاف کرین تو مستعیر کا قول مقبول ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مالک کا قول مقبول ہے اور پہلا مذہب اشبہ ہے

کتاب اجارہ

یہ کتاب اجارے کے بیان مین ہے اور اِس مین چار فصلین ہین۔

پہلی فصل اجارے کے عقد مین ہے اور اِسکا فائدہ کسی نفس یا مال کی منفعت کی تملیک کسی معین عوض کے بدلے مین ہے اور یہ عقد ایجاب اور قبول کا محتاج ہے اور صحیح عبارت ایجاب کی یہ ہے کہ کہے مین نے تجھے کرایہ دیا اور یہ کہنا کافی نہین کہ مین نے تجھے مالک کیا اِسلیے کہ مطلق تملیک سے مالک بنانا عین مال کا سمجھا جاتا ہے اور اجارے مین تملیک منفعت کی ہوتی ہے عین کی نہین ہوتی ہے لیکن اگر یہ کہے کہ اِس مکان مین ایک سال کی سکونت کی تملیک مین نے تجھے دی ہے تو صحیح ہے اور اسیطرح ہے اگر کہے کہ مین نے تجھے عاریت سے تملیک دی ہے اسلیے کہ اجارے مین مالک کا مقصود منفعت کی تملیک ہوتی ہے اور عاریت مین بھی یہی مقصود ہے اور اگر یہ کہے کہ مین نے اِس گھر کو تیرے ہاتھ بیچا اور اجارے کا قصد کرے تو صحیح نہین اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسی طرح جیسے اگر کہے کہ تیرے ہاتھ اس گھر کی ایک سال کی سکونت مین نے بیچی تو بھی صحیح نہین اسلیے کہ بیع کا لفظ عین مال کی ملک کی نقل کے واسطے مخصوص ہے اور منفعت کی ملک کی نقل کے واسطے نہین ہے اور اسمین تردد ہے اور اجارہ ایک عقد لازم ہے کہ باطل نہین ہوتا ہے مگر جبکہ دونون فسخ کرڈالین تو فسخ ہو جاتا ہے یا فسخ کے مقتضی اسباب مین سے کہ بیان ہونگے کسی کے پائے جانے سے فسخ ہو جاتا ہے اور اجارہ دیے ہوئے عین مال کے بکنے سے اجارہ باطل نہین ہوتا ہے بلکہ اجارے کی مدت گزرنے تک مبیع مستاجر کے تصرف مین رہیگا اور اسیطرح اجارے کا عقد شرع شریف مین باطل نہین ہوتا ہے کسی عذر کے سبب سے جیسے کوئی زمین بونے کو اجارے کی ہو اور وہ پانی کے نیچے ہو جائے اور اس سے کوئی اور انتفاع ممکن ہو اور آیا اجارہ مرجانے سے موجر یعنی اجارہ دینے والے کے باطل ہو جاتا ہے علما مین مشہور یہی ہے کہ اجارہ دینے والے کے مرجانے سے باطل ہو جاتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اجارہ دینے والے کے مرجانے سے اجارہ باطل نہین ہوتا ہے اور مستاجر کے مرجانے سے باطل ہو جاتا ہے اور ایک جماعت فقہا کی کہتی ہے کہ موجر اور مستاجر مین کسی کے مرجانے سے اجارہ باطل نہین ہوتا ہے اور یہی قول اشبہ ہے اور جس چیز کا مانگے دینا صحیح ہے اُسکا اجارے دینا بھی صحیح ہے اور مشترک چیز کا اجارہ بٹی ہوئیکے اجارے کی طرح پر صحیح ہے اور جو کچھ کسی کے قبضے مین اجارے کے طریق پر دین مثل گھوڑے گائے مکان وغیرہ کے وہ مستاجر کے پاس امانت کے طریق پر ہے ضایع ہو جانے پر تاوان کا ضامن نہین مگر تعدی یا تفریط کے ساتھ ضامن ہو جائیگا اور اگر اجارہ دینے والا ضامن ہونے کی بے تعدی اور تفریط کے شرط کرے تو ظاہر یہی ہے کہ جائز نہین اور اجارے مین خیار مجلس نہین جیسے کہ بیع مین ہوتا ہے اسطرح پر کہ مجلس کے متفرق ہونے کے پہلے اجارے کے عقد کا فسخ جائز ہو بلکہ اجارہ لازم منعقد ہو جاتا ہے اور اگر اجارے کے عقد مین فسخ کا خیار ایک معین شخص کے لیے یا دونون کے لیے شرط ہو جائے تو جائز ہے خواہ اجارہ معین ہو جیسے اس غلام اور اس گھر کا اجارہ ہو یا ذمے پر ہو جیسے اجارہ دے کسی کو کہ دیوار اُٹھا دے

دوسری **فصل** اجارے کی شرطون مین ہے اور وہ چھ ہین **پہلی شرط** یہ ہے کہ دونون متعاقد بالغ اور عاقل ہون اور تصرف اُنکا جائز ہو یعنی مجور علیہ نہون پھر اگر دیوانہ اجارے دے تو منعقد نہوگا اور اسیطرح پر غیر ممیز اور ممیز نابالغ لڑکا بھی اجارے دے تو بھی اجارہ منعقد نہوگا لیکن اگر اُسکا

جے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ولی اجازت دے تو منعقد ہو جائے گا اور اسمین تردد ہے دوسری شرط یہ ہے کہ اُجرت تول سے
یا ناپ سے معلوم ہو اگر تُلنے نپنے کی چیز ہو تاکہ فریب اور دھوکا نہ پڑے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ دیکھ لینا
اُجرت کا کافی ہے اور یہی قول خوب ہے اِسلیے کہ دیکھ لینے سے بھی فریب رفع ہو جاتا ہے محض
اجارے کے عقد سے اجیر اُجرت کا مالک ہو جاتا ہے اور اگر عقد اجارہ مطلق ہو یعنی اُجرت کی ادا
مین میعاد کی قید نہو یا ادا مین تعجیل شرط ہو تو اُجرت کی ادا مین تعجیل یعنی جلدی کرنا واجب ہے اور
اِس مقام مین تعجیل سے مراد یہ ہے کہ اُجرت دینے کے وجوب کے اول وقت مین اُجرت دیدے پس
موجر کے عین کے دیتے ہی اگر اجارہ عین چیز سے متعلق ہو اور اگر کام سے متعلق ہو تو کام کے پورا
کرتے ہی اُجرت کا ادا کرنا واجب ہے اور اگر میعاد کی شرط سے اجارہ ہو تو چاہیے کہ مدت معین
ہو اور مبہم نہ ہے اور اسیطرح اگر اُجرت کی ادا قسطون مین شرط ہو تو قسطون کا معلوم اور معین
ہونا ضرور ہے اور جبکہ اجارہ دینے والا اُجرت مین کے کسی عیب پر جو قبضے سے پہلے تھا واقف
ہو جائے تو اُسے پہونچتا ہے کہ اجارے کا فسخ کرے یا اُجرت کا بدل جو اُسکے ذمّے پر ہے طلب
کرنا اُسے پہونچتا ہے جیسے کوئی سال بھر کی خدمت کے لیے غلام کا اجارہ دس اشرفی پر کرے
اور اجارے کے عقد مین وہ اشرفیان معین نہون اور مستاجر کے ذمّے پر ہون اور اگر اُجرت معین
ہو جیسے روپئے یا اشرفیان یا گھوڑا معین کر دین اور اسکے بعد اُجرت مین کوئی عیب نکلے تو موجر
کو پہونچتا ہے کہ اُس اُجرت کو پھیر دے یا ارش یعنی اُس قیمت کا تفاوت لیلے اور مستاجر اگر اُجرت
کے دینے پر قادر نہو اور موجر چاہے تو اجارے کا فسخ کرے اور دکان اور سرا اور گھر اور مزدور کہ کسی مستاجر کو
جسپر لیا ہو اُس سے زیادہ اُجرت پر دینا جائز نہین مگر جبکہ اُس اُجرت کے غیر جنس سے اجارے دیا
ہو یا اُس عین چیز مین کوئی نئی بات پیدا کی ہو جسکے مقابل مین یہ اُجرت کا تفاوت ہو اور اسیطرح
جائز نہین اگر کچھ ملک مین خود رہے اور کچھ کو کُل وجہ اجارہ سے بڑھکر اجارے دے اور وجہ اُجرت
ایک ہی جنس کی ہو اور اُس اُجرت سے کم پر دینا جائز ہے جیسے کسی نے ایک پورے گھر کا سال بھر
کو دس اشرفی پر اجارہ لیا تھا آدھے مین خود رہے اور آدھے کو آٹھ اشرفی پر کرایہ دے کہ اُجرت
سے بڑھکر تو یہ جائز نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اِسکے جائز نہونے کی جہت بیاز کی مشابہت ہے
اور شیخ علی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ بیاز نہین لازم آتا ہے اور بعضی روایتون کے سبب سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کراہت کے ساتھ جائز ہے اور اگر کسی مزدور کو اجارے لے کہ اسباب کو معین مقام تک معلوم اُجرت پر پہونچا دے اور اُس سے اگر وہ کمی اور کوتاہی کرے اور اُس جگہ پر نہ پہونچائے تو اُسکی اُجرت سے کچھ کم کرنا جائز ہے اور اگر یہ شرط کرے کہ وہاں تک پہونچانے مین اگر کمی کریگا تو اُجرت کچھ نپائیگا تو یہ جائز نہین اور مزدور کو اُجرت مثل کا مطالبہ پہونچتا ہے اور اگر یہ کہے کہ مین نے تجھے یہ مکان اجارہ دیا ہر مہینے مین اتنے روپیہ پر تو پہلے مہینے مین صحیح ہے اِسلیے کہ ایک ہی مہینا متحقق ہوا ہے اگر اور مہینون مین اُس گھر مین رہے گا تو اُجرت مثل دیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ اجارہ باطل ہے اِسلیے کہ مدت معلوم نہین اور اُجرت بھی نامعلوم ہے کہ کتنے مہینون مین کتنی مقدار اُجرت کی وجہ کے مقابل ہوگی اور پہلا قول اشبہ ہے اور اِن حکمون پر کے متفرع دو مسئلے ہین پہلا مسئلہ اگر کوئی کہے کہ اِس کپڑے کو فارسی سلائی سے سیے گا تو ایک روپیہ تجھے ملیگا اور اگر رومی سلائی سے سیے گا تو دو روپے تو پائے گا تو صحیح ہے اور فارسی سلائی کی ایک درز سے اور رومی کی دو درزون سے تفسیر کی گئی ہے دوسرا مسئلہ اور اگر کوئی کہے کہ اِس کام کو آج کے دن کریگا تو اُسکی اُجرت دو روپئے ہین اور اگر کل کریگا تو ایک روپیہ ہے اِسمین تردد ہے اور اظہر جواز ہے اِسلیے کہ دونون شقین معلوم ہین اور دونون تقدیرون کی اُجرت معین ہے اور فقہا مین سے ایک جماعت بطلان کی قائل ہوئی ہے اور یہ کہتے ہین کہ دونون احتمالونکے مجموع کی اُجرت نہین ہے اِسلیے کہ دونون شقون مین سے ہر ایک پر ہے اور اجارے کیوقت معلوم نہین کہ کونسی شق عمل مین لائیگا اور کونسی اُجرت دینا چاہیے پھر عمل اور اُجرت دونون مجہول ہوگئے اور جہالت اجارے کے عقد کی منافی ہے اگر جعالہ یعنی مزدوری کے طور پر ایسا عقد ہو تو جائز ہے اِسلیے کہ جعالہ کے عقد کا مبنی جہالت پر ہوتا ہے اور جائز رکھا گیا ہے جیسے کہے کہ جو میرے بھاگے غلام کو لے آئے اُسے مین دس روپئے دونگا اِسلیے کہ اِسمین عامل بھی معلوم نہین اور استرداد کا مکان بھی نامعلوم ہے اور وقت بھی معین نہین اور اِسی قول کو صاحب مسالک نے بہت جیّد کہا ہے۔ اور اجیر کام کے کرتے ہی اُجرت کا مطالبہ کریگا خواہ کام اپنے گھر مین کرے خواہ مستاجر کے گھر مین کرے اور بعضے فقہا نے تفریق کی ہے اور کہا ہے کہ اگر وہ معلوم معین کام جسپر اُسنے کو اجارہ دیا ہے مستاجر کے گھر مین کرے تو بے عین کے دیے مطالبہ اُجرت کا کرسکتا ہے اِسلیے کہ جب اُسکی ملک مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کام کرتا ہے تو وہ عین اُسی کی سپردگی مین ہے اور اگر وہ اپنے گھر مین کام کرتا ہے تو اُجرت کا مطالبہ مستاجر کو عین کے دینے پر موقوف ہے اور اُجرت دینا عین کے دینے پر اور عین دینا اُجرت کے دینے پر موقوف نہین ہے اور جسجگہ عقد اجارہ باطل ہو جاتا ہے وہان اجرت مثل دینا واجب ہے اگر اُس سے کچھ منفعت حاصل کی ہو خواہ ساری منفعت حاصل کی ہو یا کچھ خواہ اجرت مثل مقرر اُجرت سے بڑھکر ہو خواہ کم ہو اور مزدور سے بے اُجرت مقرر کیے کام لینا مکروہ ہے اور مزدور سے تاوان لینا مکروہ ہے جس وقت کہ دو گواہ اُسکی تفریط پر گواہی نہ دین اور حال یہ ہو کہ تفریط سے متہم نہو اور اگر مال مین بے پروائی اور تفریط سے متہم ہو گا تو وسزاوار ہو گا اور اگر اپنے پیشے مین متہم ہو گا مثل مردہ شو وغیرہ کے تو اُس سے تاوان لینے کی کراہت زائل ہو جائے گی جسطرح کہ کہا گیا ہے اور آیین کئی تفسیرین اور ہین تیسری شرط یہ ہے کہ منفعت اجارہ دینے والے کی ملک محض تنہا ہو یا عین چیز کی ملک کے سبب سے ملک ہو جیسے کسی کا ایک گھوڑا مملوک ہو اور وہ اُسے سال بھر کی سواری کے لیے اُجرت پر دے یا عین کا مالک نہو تنہا منفعت کا مالک ہو جیسے اُسی گھوڑے کا اجارے لینے والا دوسرے کو سواری کے لیے اجارے دے اور مستاجر کو اجارے کی چیز کا دوسرے کو اجارے دینا جائز ہے مگر جب اجارے دینے والے نے شرط کر لی ہو کہ تیرے سوا اور کوئی اِس سے منفعت حاصل نکرے تو اُسوقت مین جائز نہین اور اگر ایسی شرط ہو گئی ہو اور مستاجر اُس چیز کو دوسرے کو اجارے دے تو اُسنے تفریط کی اور اُسکے تاوان کا ضامن ہے اور اگر تبرعاً مالک کی بے اجازت کسی چیز کو کوئی اجارہ دے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ باطل ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ اجارہ مالک کی اجازت پر موقوف رہیگا اور یہی خوب ہے چوتھی شرط یہ ہے کہ منفعت معلوم ہو یا اسطرح پر کہ کام معین ہو مثل کپڑے کے سینے کے یا مدت کی تعیین سے ہو جیسے سکونت گھر کی سال بھر کو اور چوپائے مین کام کرنے کی اس معین مدت تک اور اگر مدت اور کام دونون مقرر کرے جیسے یہ کہے کہ اجارہ لیا مین نے اِس درزی سے کہ اِس کپڑے کو اتنی مدت مین سی دے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ باطل ہے اسلیے کہ پورا کرنا کام کا اُس مدت مین کبھی اتفاق سے نہین ہو سکتا ہے اور اسمین تردد ہے اور خاص اجیر وہ ہے کہ جسے ایک مدت تک کو اجارے لیا ہو تو اُسے دوسرے کا کام کرنا بے اُسکی اجازت جائز نہین اور اگر اجیر مشترکہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو ہر ایک کا اُسکے کام کا کرنا جائز ہی اور یہ وہ اجیر ہے کہ جسے کام کرنے کے لیے اجارے لیا ہوا اور مدت کی تعیین اُس سے نہوئی ہو تو وہ مستاجر کا بھی کام کریگا اور دوسرے کا بھی کام کرے گا اور مستاجر عین موجر کی منفعت کا مالک عقد اجارہ سے ہو جاتا ہے جسطرح اجیر اُسی عقد سے اُجرت کا مالک ہو جاتا ہے اور آیا عقد اجارہ کے ساتھ ملا ہونا مدت کا شرط ہے بعضے کہتے ہین کہ ہان شرط ہے اور اگر مطلق چھوڑ دین اور تعیین مدت کو اتصال نہو تو عقد باطل ہو جاتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عقد کا اطلاق مدت کے اتصال کو مقتضی ہے اور یہی اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ عقد کے اطلاق کا مدت کے اتصال کو مقتضی ہونا اُس مقام سے خاص ہے جہان عُرف اِس اقتضا پر دلالت ہوتی ہے اور مطلق کا مقتضی ہونا بے قرینے کے غیر مسلم ہے۔ اور اگر عقد اجارہ مین ایسے مہینے کو معین کرے جو عقد کے مہینے کے بعد آنیوالا ہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ باطل ہوگا اور موجہ یہی ہے کہ جائز ہے اور جب اجارہ دینے والا اجارہ کی ہوئی عین چیز کو مستاجر کے سپرد کردے اور اُنپر ایک مدت گزر جائے جسمین منفعت کا حاصل ہو جانا اُس سے ممکن ہو تو مستاجر کو لازم ہے کہ اُجرت موجر کو دیدے اور اِسمین کچھ تفصیل ہے اور اگر کوئی شخص کوئی گھر کسی معین مدت تک کو کرایہ دے اور اُسے گھر سپرد کردے اور مدت گزر جائے اور مستاجر اُسمین نرہے تو مستاجر کو لازم ہے کہ کرایہ دیدے اور اگر کوئی شخص کسیکو اپنے دانت اُکھاڑنے کو اجارے لے پھر اتنی مدت گزر جائے کہ اُسمین وہ کام ہو جاتا لیکن مستاجر نے آپ دانت نہ اُکھڑوائے تو اُسپر اُجرت لازم ہوگی اور اگر عقد اجارہ کے بعد درد جاتا رہے تو اجارہ اور اُجرت دونون ساقط ہونگے اِسلیے کہ دانت اُکھاڑنا بے درد کے جائز نہین ہی اور اگر ایک چیز کو اجارہ لے اور وہ قبضے سے پہلے ضایع ہو جائے تو اجارہ باطل ہو جائے گا اور قبضے کے بعد بھی ضایع ہو جائے تو بھی اجارہ باطل ہے اور اگر کچھ مدت گزر کر تلف ہو جائے یا کچھ مدت کے بعد اجارہ فسخ ہو جائے تو گذشتہ مدت مین اجارہ صحیح ہے اور باقی مین اجارہ باطل ہے اور اُجرت بھی باقیماندہ کے موافق پھیر لیگا اور اگر چوپائے کا اجارہ لے تو بوجھ کا معین کر دینا یا دکھا دینا ضرور ہے کہ چوپایہ کا اجارے دینے والا اُسے دیکھ لے یا ناپ تول سے اُسکی تعیین کردے یا جسطرح سے اُسکی جہالت رفع ہو سکے اور کجاوہ اور غیر معین سوار کا ذکر کافی نہین اِسواسطے کہ یہ دونون ہلکے ہونے مین اور بوجھل ہونے مین مختلف ہوا کرتے ہین اور کجاوے کے ذکر کے ساتھ ضرور ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کہ اُسکی لنبائی چوڑائی بلندی کی مقدار اور سر کھلا ہونا اور بند ہونا کہے اور پردے کی جنس کا بھی ذکر کر دینا ضرور ہے اور اسیطرح پر اگر چوپائے کو بار برداری کے لیے اجارہ لین تو ضرور ہے کہ بوجھ کو مشاہدے سے یعنی دکھانے سے یا جنس اور صفت اور مقدار کے ذکر سے معین کر دین اور اسیطرح پر کافی نہین کہ اُسپر کی بار برداری کا ذکر کر دے جبتک کہ مقدار بار کی اور اُسکی جنس اور صفت معین نکر دے اور سفر کے توشے کے لادنے کی شرط کرنا بے توشے کی تعیین کے کافی نہین اور جب وہ توشہ تمام ہو جائیگا تو دوسرا اُسکے بدلے مستاجر کو لادنا بے پہلے شرط کیے نہین پہونچتا ہی اور جب کسی گھوڑے کو اجارہ لے تو اُسے دیکھ لینا چاہیے اور اگر دیکھنا نہو سکے تو اُس گھوڑے کی جنس اور صفت کا اور نر ہونے کا یا مادہ ہونے کا ذکر ضرور چاہیے اگر سواری کے لیے اجارے لے اور اگر بار برداری کے لیے اجارے لیتا ہے تو نر ہونے اور مادین ہونے کا ذکر ضرور نہین اور چوپائے کو اجارے دینے والے پر لازم ہے کہ جو چیز سوار ہونے مین ضرور ہے اُسکا سرانجام کرے جیسے کجاوہ مہار وغیرہ ہے اور اُسکے باندھنے کی چیزونکے سرانجام مین اختلاف ہے اور اُسمین تردد ہے اور ظاہر یہی ہے وہ بھی موجر پر لازم ہین اور اگر چوپائیکو پر کھینچنے کے لیے اجارے لین تو اُسکا دکھا دینا ضرور ہے اسلیے کہ اُسکے احوال ہلکے اور بوجھل ہونے مین مختلف ہوتے ہین اور اگر کھیتی کے کام کے لیے چوپایہ اجارے لین تو اُس زمین کی معلوم جریب کو دیکھ لے یا اُسکی صفت سُن لے اور اگر کسی مدت بھر کے کام کرنے کے لیے کرایہ کرین تو اُس مدت کی تعیین کافی ہے اور کسی معین مسافت کے لیے سواری کے کرائے کرنے کا یہی حکم ہے بس رات یا دن کے چلنے کے وقت کی تعیین کرے مگر جب اُنکے چلنے کے وقت کی عادت جاری ہو تو اُسی پر اکتفا کر سکتا ہے اور دو شخصون کو ملکر ایک سواری کا کرائے لینا باری باری سے سوار ہونیکو یا ایکساتھ سوار ہونے کو جائز ہے اور باری مین وقت سے یا مسافت سے عادت کیطرف رجوع کرنی چاہیے اور اگر عادت نہو تو کوئی طرح کی نوبت معین کر لینا ضرور ہے کہ جہالت جاتی رہے اور اگر گھوڑے کو کرائے لے اور اُسے عادت سے زیادہ دوڑائے یا زیادہ مارے یا بے ضرورت زیادہ لگام کھینچے تو ضامن ہے اور کھیت کا اجارہ صحیح نہین مگر مشاہدے سے یا اُسکی طرف اشارہ کر دینے یا اُسکے ایسے وصف کے ذکر کرنے سے کہ جس سے جہالت جاتی رہے اور معین ہو جائے اور صحیح نہین اجارہ ایسے کھیت کا کہ جسکی صفت مالک کرے اور اپنے ذمے پر لے کہ مستاجر کو دیگا اسلیے کہ یہ اجارہ دھوکے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور فریب کا بھی متضمن ہوتا ہے اور اختلاف اور نزاع کا بھی موجب ہوتا ہے کیونکہ زمینون اور کھیتون
مین اختلاف بہت ہوتا ہے برخلاف اسکے کہ درزی کو کپڑا سینے کو اور جولاہے کو کپڑا بننے کو اجارے
لین کہ اگر ذمے پر بھی ہو تو جائز ہے اسلیے کہ انمین ایسا اختلاف نہین ہے جو صفت سے جانا نہ سکے
اور دھوکے اور فریب اور نزاع کا موجب ہو جائے اور اگر کسی کاریگر کو کسی مدت کے لیے اجارے
لے تو اسکی تعیین کر دینا چاہیے کہ فریب اور دھوکے کا احتمال نہ ہے اسلیے کہ کاریگرون مین جلد کام
بنانیسے اور دیر بنانے سے اور اچھا اور برا بنانے سے تفاوت بہت ہوتا ہے اور اگر کنوان کھودنیکو
کسی کو اجارے لے تو ضرور ہے کہ زمین اور گہرائی گلائی کی مقدار معین کر دے اور اگر کنوان کھودنیوالا
کنوان کھود چکے پھر کھودنے کے بعد اسکے سارے کنارے یا بعضے گر پڑین تو اس اجیر کو اسکی مٹی کو
نکالنا لازم نہین اور یہ مالک کا کام ہے اور اگر کچھ کنوان کھود چکے اور باقی کا کھودنا زمین کی سختی
یا اپنی بیماری سے مشکل ہو جائے یا اسکے سوا سے تو اس سارے کنوئین کے کھودنیکی اجرت مثل
کی تشخیص کریگا اور جسقدر کہ کھودا ہے اسکی اجرت وجہ اجارے سے تشخیص کریگا پھر تفاوت ان
دونون اجرتون کا اجیر کی اجرت سے مستاجر لے لیگا جیسے سارے کنوئین کی کھدائی دس روپیئے
ہین اور اجرت کھودے ہوئیکی مثلاً آدھی ہے تو پانچ روپیئے ہین اور تفاوت پانچ اور دس مین نصف
کا ہے اور مقررہ اجرت مین سے کہ بارہ روپیئے مثلاً ہین چھ روپیئے مستاجر لے لیگا اور اس مسئلے مین
اور قول بھی ہے کہ جسکی سند مین اس طرح کی ایک روایت وارد ہوئی ہے کہ جسپر فقہانے
عمل نہین کیا ہے مترجم کہتے ہین کہ یہ روایت جناب جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہوئی ہے
کہ ان حضرت سے پوچھا گیا کہ ایک شخص ایک اجیر کو کنوان آدمی کے دس قد کے مقدار کا کھودنے
کے لیے دس روپیئے مزدوری پر مقرر کرے پس اسنے ایک قد بھر کھودا اور عاجز ہو گیا حضرت نے فرمایا
کہ وجہ اجرت اجارہ کہ دس ہین پچپن جز پر تقسیم کرین پس ایک حصہ پہلے قد بھر کے کھودنے کی اجرت
ہے اور دو جز دوسرے قد بھر کی اور تین جز تیسرے قد بھر کی اجرت ہے اور اسیطرح آخر تک ہے
اور علمانے کہا ہے کہ یہ ایک معین واقعہ مین حکم ہوا ہے اور مواقع مین متعدی نہین ہوتا ہے
اور عورت کو دودھ پلانے کے لیے معین مدت تک معلوم روپیئے پر اسکے شوہر کی اجازت سے
اجارے لینا جائز ہے پھر اگر اسکا شوہر اجازت نہ دے تو اسمین تردد ہے اور اشبہ جواز اس شرط سے ہے کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ دودھ پلانا اُسکے شوہر کے حقوق کی ادا کا مانع نہو اور مرضعہ یعنی دودھ پلانیوالی کو لڑکے کا دیکھ لینا چاہیے اور آیا اس اجارے مین جس مکان مین کہ دودھ پلایا جاوے اُسکا ذکر شرط ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ شرط نہین ہے اور اسمین تردد ہے یعنی اسکے شرط نہونے اور ہونے مین تردد ہے پھر اگر لڑکا مرجائے یا دودھ پلانیوالی مرجائے تو عقد رضاع باطل ہے اور اگر لڑکے کا باپ مرجائے تو آیا عقد رضاع باطل ہے یا نہین علما کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ مستاجر کے مرجانے سے اجارہ باطل ہو جاتا ہے تو اُس قول پر باطل ہے بر خلاف اُن علماء کے جو مستاجر کے مرنے کو اجارے کے بطلان کا موجب نہین جانتے ہین پس اُنکے قول پر یہ اجارہ باطل نہین اور اگر اجیر کو ایک معین مدت تک اجارے سے مقرر اُجرت کی ادائی اُس مدت کے اجزا پر کرنا واجب نہین خواہ وہ مدت تھوڑی ہو خواہ بہت ہو جیسے بڑھئی کو دن بھر کے لیے ایک روپئے پر اجارے کرے تو واجب نہین کہ چوتھائی دن پر روپئے کے چار آنے دے اور اگر دے تو جائز ہے اور مسجد بنانے کے لیے زمین کا اجارے لینا جائز ہے اسلیے کہ نماز کا پڑھنا سب نفعون سے بڑھکر ہے لیکن اجارے کے سبب سے زمین وقف نہو گی اور اُسپر مسجد کا اطلاق مجاز کے طور پر ہوگا اور جو احکام مسجدون کے مخصوص ہوا کرتے ہین وہ ایسی مسجد مین نہین اور اجارہ لینا روپئے اشرفی کا اگر اُسمین کوئی حکمی منفعت اصل کے باقی رہنے پر ہو تو جائز ہے جیسے اپنی زینت کرے یا اپنے فقر کے ظہور کو دفع کرے تفریع اگر کوئی کسی چوپائے کو گیہون کے تودے سے دس پیمانے بھر لادنے کے لیے اجارے لے پھر اُن دس پیمانون کو ناپ کر لادے پھر زیادہ نکلین پس ناپنے والا مستاجر ہو تو اُسے لازم ہے کہ اُتنی زیادتی کی اُجرت مثل زیادہ دے اور اگر چوپایہ ضایع ہو گا تو ضامن تاوان کا ہو گا اسلیے کہ اُسنے تعدی کی ہے اور اگر چوپائے کے مالک نے ناپا ہے تو اُجرت زیادتی کی بھی نہ لیسکے گا اور ضایع ہونے کی صورت مین چوپائے کی قیمت بھی نہ پاوے گا بلکہ گیہون کے مالک کو پہونچتا ہے کہ اُس زیادتی کو جہانسے اُٹھا کر لایا ہو وہین پہونچا لے اور اگر ناپنے والا کوئی غیر شخص ہو تو اُسے اِس زیادتی کی اُجرت چوپائے کے مالک کو دینا لازم ہے پانچوین شرط اجارے کی یہ ہے کہ اُسکی منفعت مباح ہو پھر اگر شراب رکھنے کے لیے مکان یا کھیل کود کی چیزین بیچنے کے لیے دوکان کرایہ دے یا شراب اُٹھانے کے لیے مزدور کو اجارہ کرے تو یہ اجارہ منعقد نہ ہوگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ حرام ہے مگر اجارہ منعقد ہو جاتا ہے اسلیے کہ اِن امور سے حلال انتفاع بھی ممکن ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جیسے شراب کو سرکہ بنائے اور کھیل کود کی چیزون کو کھانا پکانے مین جلائے اور پہلا قول اشبہ ہے اسلیے کہ اجارے کا عقد مباح منفعت پر نہین ہوا اور سیر تماشے کے لیے نقشی دیوار کے اجارہ لینے مین تردد ہے اس نظر سے کہ عقل کی رو سے ایسی منفعت نہین ہے کہ جسپر روپیہ خرچ کرین مگر یہ کہ اُن نقاشون کی دستکاری کی خوبی کے سیکھنے کے لیے اُس نقشی دیوار کا اجارہ کرین جسطرح پر مشاق اُستادون کے لکھے ہوئے قطعے خوشنویسی کے دقائق سیکھنے اور دریافت کرنے کے لیے کرائے لیتے ہین چھٹی شرط یہ ہے کہ اُس اجارے کی چیز سے پوری منفعت حاصل کرنے پر قدرت بھی ہو پھر اگر بھاگے غلام کو اجارے دین تو صحیح نہین گو اسمین کوئی اَور چیز بھی ملالین اور اسمین تردد ہے اور اگر مستاجر یعنی اجارہ لینے والے کا موجر یعنی اجارہ دینے والا انتفاع سے مانع ہو تو اُس اجارے کی اُجرت اُسپر سے ساقط ہو جائیگی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مُستاجر کو پہونچتا ہے کہ اجارے کو باقی رکھے اور موجر سے اُجرت مثل بھر لے اسلیے کہ موجر منفعت کے حاصل کرنے کا مانع ہے اور اگر اُجرت مثل اجارے کی اُجرت سے بڑھکر ہو تو اُس تفاوت کو بھی موجر سے لیلیگا اور بعضے علما کہتے ہین کہ نہین پہونچتا ہے اور اسمین تردد ہے اظہر یہی ہے کہ پہونچتا ہے اور اگر مستاجر کوئی چیز اجارہ لے اور اصل چیز پر قبضے سے پہلے کوئی ظالم مانع آئے تو مستاجر کو اختیار ہے خواہ اجارے کو فسخ کر ڈالے خواہ اُس ظالم سے اُجرت مثل بھر لے اور اگر مستاجر کے قبضہ کر لینے کے بعد ظالم مانع آئے تو مستاجر کو اجارے کا فسخ کرنا نہین پہونچتا ہے اور ظالم سے اُجرت مثل لے لینا پہونچتا ہے اور جب کوئی گھر گر پڑے تو گھر کے مستاجر پر واجب ہے کہ اُس اجارے کو فسخ کر ڈالے مگر جبکہ گھر کا مالک پھر اُسے تیار کر کے اُسکے تصرف مین دیدے اور اسمین تردد ہے اور اگر موجر یعنی مالک مکان کے بنانے مین دیر کرے اور اجارہ فسخ کرے اگر تمام مدت کی اُجرت مالک نے لے لی ہے تو باقی دنون کی اُجرت اُس سے مستاجر پھیر لیگا۔

تیسری فصل اجارے کے حکمون مین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ اور جب اجارے کی اصل چیز مین کوئی عیب مستاجر پائے تو اُسے اجارے کا فسخ کرنا جائز ہے یا اُسے مقرر اُجرت کے دینے کو بے کمی کے راضی ہو جائے گو وہ عیب اُن عیبون مین سے ہو کہ جنکے سبب سے بعضے انتفاع رہجاتے ہون دوسرا مسئلہ جب مستاجر اجارے لی چیز مین کچھ تعدی کرے تو اُس چیز کی اس قیمت کا ضامن ہے جو تعدی کے وقت مین تھی اور اگر مالک اور مستاجر مال کی قیمت مین تنازع کرین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بس اگر وہ مال چوپایہ ہے تو مالک کا قول مقبول ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مستاجر کا قول ہر حال مین مقبول ہوگا اور یہی اشبہ ہے تیسرا مسئلہ جو اجارے سے اپنے ذمے کسی چیز مین کے کسی کام کو لیلے تو اُسے جتنے کو آپ لیا ہے اُس سے کم اُجرت پر دوسرے کو دینا جائز نہین مگر جبکہ اُسمین کچھ کام کیا ہو کہ اُسکے سبب سے زیادتی کا مستحق ہوا ہو اور بے اذن مالک کے اُس چیز کو کسی دوسرے کے حوالے کرنا جائز نہین اور اگر بے اجازت کسی دوسرے کو دیدیگا تو ضایع جانے کی صورت مین تاوان کا ضامن ہوگا چوتھا مسئلہ چوپائے کے مستاجر کو اُسے دانہ پانی دینا واجب ہے اور اگر دانہ پانی دینے مین اہمال کریگا تو ضامن ہوجائیگا پانچوان مسئلہ جب کوئی کاریگر کسی چیز کو جو اُسے رنگنے بنانے سینے وغیرہ کو دیگئی ہو ضایع کردے تو اُسکا ضامن ہوگا گو اپنے کام کا بڑا ماہر بھی ہو جیسے دھوبی کپڑے کو پھاڑ کر چیر لائے اور حجام حجامت مین خیانت کرے اور حجامت کے اثنا مین زخم لگادے یا ختنہ کرنیوالے کا اُسترہ ختنہ کرنے مین حشفہ پر لگ جائے یا ایسی حد سے بڑھجائے جو ختنے مین معتبر ہے اور یہی حکم بیطار یعنی چوپایون کے دوا کرنے والے کا ہے جیسے گھوڑے کے سم کو نعل باندھنے مین زیادہ کاٹ ڈالے یا فصد کھولے اور گھوڑے کو اُسی سے مار ڈالے یا کوئی ضرر چوپائے کو پہونچائے ہر چند اپنے کام مین احتیاط اور کوشش کرے اور اگر کوئی چیز کام کرنیوالے کے پاس سے بے تفریط اور تعدی کے ضایع ہوجائے تو صحیح مذہب پر اُسکا ضامن نہین اور اسیطرح پر ملاح اور کرائے کرنیوالے مال ضایع ہونے پر ضامن نہین مگر جبکہ بے پروائی اور تفریط کرے تو زیادہ مشہور قول یہ ہے ضامن ہے چھٹا مسئلہ جو شخص اپنے کاروبار کے لیے کسی کو اجارے لے تو اُسکا ضروری خرچ مستاجر پر ہے مگر جب یہ شرط کرلے کہ اپنے پاس سے خرچ کرنے تو اُسپر نہین ہے ساتوان مسئلہ جب مالک اپنے غلام کو اُجرت پر دے اور وہ کوئی چیز ضایع کردے تو اُسکا تاوان اُسکے مالک کے ذمے ہے کہ اُس غلام کی کمائی سے ادا کرے اور یہی حکم ہے اگر غلام اپنے کو آپ کسی کو اجارے دے آٹھوان مسئلہ صاحب حمام ضامن نہین ہوتا ہے مگر اُس چیز کا جو اُسکے سپرد کردیجائے اور جو کچھ اُسکے حمام مین آئے اور وہ اُسکے حفظ مین بے پروائی کرے اور وہ ضایع ہوجائے تو ضامن ہے نوان مسئلہ جب مستاجر پر حق اُجرت کی ادا لازم ہوجائے اور اجیر اُسے بری الذمہ کردے تو اُسکا ابراء یعنی بری الذمہ کرنا صحیح ہے اور جب معینہ منفعت کو کہ متعلق ہو ساقط کرے جیسے معین غلام کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خدمت یا معین گھر کی سکونت ہو تو ساقط نہوگی اسلیے کہ یہ کچھ مالک کے ذمے نہین ہے کیونکہ اُسکا فعل نہین ہے اور اجارہ اُس چیز سے متعلق ہوتا ہے جو کسی دوسرے کے ذمے ہوتی ہو دسوان مسئلہ جب کوئی اپنا غلام کسی کو اجارے دے اور اسکے بعد اُسے آزاد کردے تو اجارہ باطل نہوگا اور مستاجر منفعت اُس غلام سے اجارے کی مدت بھر جسنے عقد اجارہ سے آزاد ہونے سے پہلے غلام سے تعلق کیا ہے حاصل کریگا اور وہ غلام اجارے کے دنون کی خدمت کی اُجرت اُس کے بعد اپنے آقا سے پھیر نسکیگا اور اگر ولی نابالغ کو ایسی معین مدت تک اُجرت پر دے کہ اُسمین اُسکا بالغ ہوجانے کا علم ہو تو بالغ ہوجانے کے یقین کے زمانے کا اجارہ باطل ہے اور جس زمانے مین بلوغ کا احتمال ہو اُسمین اجارہ صحیح ہے گو اُسمین بلوغ کا اتفاق پڑجائے آیا لڑکے کو پہونچتا ہے کہ اپنے بلوغ کے بعد اجارے کا فسخ کرے جسنے فقہ کہتے ہین کہ ہان پہونچتا ہے اور اسمین تردد ہے گیارھوان مسئلہ اگر کسی کام کے لیے اجیر کو اجارے لے اور وہ اجیر مستاجر کے پاس مرجائے تو مستاجر اُسکا ضامن نہین ہے کہ اُسکی دیت دے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو آزاد ہو یا بندہ ہو یعنی تعدی اور تفریط نہونے کی صورت مین اجارے کے دنون مین مرجائے یا بعد اُسکے اسلیے کہ مستاجر پر اُس اجیر کا مالک تک پھیر بھیجنا واجب نہین بلکہ اُسے چھوڑ دے اور اپنے مالک پاس جانے کا اُسے مانع نہو اور اگر اجارے کی مدت گزرنے کے بعد اجیر کو مستاجر روک رکھے اور نچھوڑے کہ وہ اپنے مالک پاس جائے اور وہ اجیر وہین مرجائے اور اجیر غلام ہو یا کم سن ہو تو ضامن ہے اور آزاد شخص اور بالغ ہو تو ضامن نہوگا اسیطرح جیسے مسالک مین ہے بارھوان مسئلہ جب کوئی چیز کسی ایسے شخص کو دے کہ اُسمین کچھ کام بنائے پھر اگر وہ شخص اُن لوگون مین سے ہو جو اُس کام کے لیے اُجرت لیا کرتے ہون جیسے مُردہ شو کہ مردے کو مزدوری ہی پر نہلاتے ہین یا دھوبی کہ کپڑے کو اُجرت پر دھوتے ہین تو مالک کو اُس کام کی اُجرت مثل اُسے دینا لازم ہے اور اگر اُس شخص کو عادت نہو کہ اُس کام پر عادت سے اُجرت لیا کرتا ہو تو اُسے پہونچتا ہے کہ اُسکی اُجرت کا مطالبہ کرے اگر چاہے اسلیے کہ اجیر خوب جانتا ہے کہ اُسنے اُس کام کو اُجرت کے قصد سے کیا ہے یا تبرع کے طریق سے اور اگر عادت سے اُس کام کے لیے اُجرت نہوتی ہو تو اُسکا دعوی نہ سُنین گے تیرھوان مسئلہ جب ہر منفعت موقوف ہو جو یعنی اجارہ کرنیوالے پر اُسکا دینا واجب ہی جیسے تاگا سینے کے لیے اور روشنائی لکھنے کے لیے اور کُنجی گھر کے اجارے مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

داخل ہے اسلیے کہ گھر سے انتفاع بے اُسکے نہو گا۔

چوتھی فصل تنازع کے حکمون مین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جب مالک اور مستاجر اصل اجارے مین تنازع کرین بس اگر مالک اجارے کا دعوی کرے تو اُسکا قول قسم کے ساتھ قبول ہو گا اور اسیطرح اگر اجارے اور اصل چیز کی مقدار مین اختلاف کرین یا اُجرت پر کی اصل چیز کے مالک کو پھیر دینے مین نزاع کرین تو بھی مقبول مالک کا قول قسم کے ساتھ ہے لیکن اگر اُجرت کی مقدار مین اختلاف کرینگے تو مستاجر کا قول مقبول ہوگا دوسرا مسئلہ جب کوئی کام بنانے والا یا ملاح یا کرایہ کرنے والا مال کے ضایع ہو جانے کا دعا کرے اور مالک منکر ہو تو مدعی سے ثبوت لینگے اگر اُس دعوی کرنے والے پاس ثبوت نہو گا تو تاوان کا ضامن ہو گا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ انھین مدعیون کا قول قسم کے ساتھ قبول ہوگا اسلیے کہ یہ لوگ مدعی بھی ہین اور منکر بھی ہین اور یہی مفاد دو روایتون کی زیادہ مشہور کا ہے اور اسیطرح اگر مالک کرایے کی چیز بن ضایع گئی ہی تفریط کا مدعی ہوا اور یہ لوگ منکر ہون تو بھی انھین کا قول قسم کے ساتھ قبول ہو گا تیسرا مسئلہ جب درزی کپڑے کی قبا یونت ڈالے اور مالک کہے کہ مین نے تجھے کُرتا بیونتنے کو کہا تھا تو اس صورت مین مالک کا قول قسم کے ساتھ قبول ہو گا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ درزی کا قول مقبول ہو گا اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر درزی قصدا اپنے کام کے دور کرنے کا کرے تو اُسے یہ جائز نہین اگر سینے مین تاگے کپڑے کے نکالے ہین یا ٹانکے دیے ہین اور درزی کسی اُجرت کا بھی مستحق نہین اسلیے کہ اُسنے وہ کام بنایا ہے کہ جسکی مالک نے اجازت نہین دی تھی

کتاب وکالت

یہ کتاب وکالت کے بیان مین ہے اور اسمین کلام کئی فصلون کا مقتضی ہے۔

پہلی فصل وکالت کے عقد مین ہے اور وکالت تصرف مین نائب کرنا ہے اور اُسکے تحقق مین قصد پر دلالت کرنے والا ایجاب ضرور ہے جیسے عربی مین وکلتک اور اُردو مین ہین نے تجھے وکیل کیا یا مین نے تجھے نائب کیا ہے اور جو اسکے مضمون مین ہو اور اگر کہے وکیل مجھے تو نے وکیل کیا اور موکل یعنی وکیل کرنے والا کہے کہ ہان یا ایسا اشارہ کرے جسے ایجاب پر دلالت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو ایجاب کے لیے کافی ہے لیکن قبول تو لفظ ہی سے واقع ہو گا جیسے عربی میں قبلت اور اردو میں قبول کیا میں نے اور راضی ہوا میں ہوں اور جو لفظ اسکے مشابہ ہو اور کبھی قبول فعل سے ہوتا ہے جیسے کوئی کہے کہ میں نے تجھے اس چیز کے بیچنے میں وکیل کیا اور اسنے اس چیز کو بیچ ڈالا اور ایجاب کی دیر کے بعد قبول ہو تو وکالت کی صحت میں کچھ مضر اور مانع نہیں اسلیے کہ غائب شخص وکیل کرتا ہے اور پیچھے سے عرصے کے بعد قبول ہوتا ہے اور وکالت کی شرط میں یہ ہے کہ بالفعل ہو پس اگر کسی آنیوالی چیز سے یا وقت سے مشروط ہو گی مثل حاجیوں اور سوداگروں کے آنیکے تو صحیح نہو گی ہاں اگر وکالت بالفعل اور تصرف میں تاخیر مشروط ہو تو جائز ہے اور اگر کسی غلام کے مول لینے کا وکیل کرے تو چاہیے کہ اسکی صفت بیان کر دے تاکہ معلوم ہو گا اور فریب باقی نہ رہے اور اگر مطلق وکیل کرے تو ایک قول پر صحیح نہیں اور جواز موجہ ہے اور وکالت کا عقد دونوں طرفوں سے جائز ہے یعنی جب موکل یا وکیل چاہے اسے فسخ کر ڈالے پھر وکیل کو پہونچتا ہے کہ اپنے کو وکالت سے معزول کرے خواہ موکل موجود ہو خواہ نہو اور موکل کو وکیل کا معزول کر دینا اس شرط سے پہونچتا ہے کہ اسے اسکے معزول کرنے سے آگاہ کر دے اور اگر اسے اسکے معزول کرنے کی اطلاع نہ کرے گا تو وہ معزول کرنے سے معزول نہو گا اور بعضے علما کہتے ہیں کہ اگر وکیل کو معزولی کی اطلاع دینا مشکل ہو تو اسکے عزل پر گواہ کرے اور پہلا قول اظہر ہے اور اگر وکیل اپنے معزول ہونیکی اطلاع پانے سے پہلے کوئی تصرف کریگا تو وہ تصرف موکل پر نافذ ہو جائیگا پس اگر اسے قصاص کے لینے میں وکیل کیا تھا پھر اسے معزول کر دیا اور وہ اپنی معزولی کی خبر پانے سے پہلے اگر قصاص لے لیگا تو قصاص واقع ہو جائیگا اور وکیل موکل دونوں میں سے ہر ایک کے مر جانے سے اور سودائی ہو جانے سے اور بیہوش ہو جانے سے وکالت باطل ہو جاتی ہے اور موکل پر حجر ہونے سے اسکے وکیل کی وکالت ان چیزوں میں جنمیں حجر تصرف کا مانع ہے باطل ہو جاتی ہے اور نیند سے وکالت نہیں جاتی ہے گو کتنی ہی بڑی ہو اور جس چیز کے سرانجام کے لیے وکیل ہوا ہے اس چیز کے تلف ہو جانے سے وکالت باطل ہو جاتی ہے جیسے کسی غلام کے بیچنے میں وکیل کیا اور وکیل نے بیچ ڈالا یا اسکے منافی کام کیا جیسے غلام کے بیچنے کو وکیل کیا تھا اسنے آزاد کر دیا یا آزاد کرنے کو وکیل کیا تھا اسنے بیچ ڈالا اور جیسے کسی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غلام کے بیچنے کو وکیل کیا تھا اور وہ غلام مرگیا اور عورت کے طلاق دینے کو وکیل کیا اور وہ مرگئی تو ان ساری صورتون مین وکالت باطل ہو جاتی ہے اور اسیطرح وکالت جب بھی باطل ہو جاتی ہے جب وکیل اپنے متعلق کام کو کرلے جیسے کسی عورت کے طلاق دینے کے لیے کوئی کسی کو وکیل کرے اور وہ اسے طلاق دیدے پھر تو شرط وکالت جاتی رہیگی اور معزول کرنے کا صیغہ عربی مین جیسے عزلتک یا ازلت نیابتک وغیرہ ہے اور اُردو مین مین نے تجھے اپنی وکالت سے موقوف کیا یا برطرف کیا وغیرہ ہے اور جو اِس معنون مین ہو اور جب کسی کو کوئی کسی چیز کے بیچنے مین وکیل کرے اور داموں مین کسی سکے کی اور قرض نقد کی کچھ قید نہ دے تو اِس وکالت کا مطلق یعنی بے قید ہونا اُس شہر کے بہت چلتے روپئے پر نقد بیچنے کو مقتضی ہے اور یہی اطلاق اِس بات کو مقتضی ہے کہ بے عیب داموں پر بیچے اور ناقص پر نہ بیچے اور اگر بہت چلتے ہوئے اُس شہر کے روپئے سے نہ بیچے بلکہ اور کسی قسم کے روپئے سے بیچے یا قرض بیچے نقد نہ بیچے یا اچھے کھرے درست روپئے پر نہ بیچے بلکہ کھوٹے بٹے کے روپئوں پر بیچے اور اطلاق کے اِن مقتضون کے خلاف کرے تو یہ بیع صحیح نہوگی یعنی لازم نہوگی اور موکل یعنی مالک کی اجازت پر موقوف رہیگی اور اگر وکیل کسی قیمت کو بیچ ڈالے اور کہے کہ مین نے مالک کے اِذن سے اِس قیمت پر بیچا ہے اور مالک اجازت دینے کا انکار کرے تو قول مالک کا قسم کے ساتھ مقبول ہوگا اور اگر اصل چیز باقی ہوگی تو پھر وا لیجائے گی اور اگر ضایع ہو گئی ہوگی تو مثل رکھنے پر مثل لے لیجائیگی اور اگر مثل نہین رکھتی ہے تو اُسکی قیمت پھیر لیجائے گی اور بعضے علما کہتے ہین کہ وکیل کو لازم ہے کہ جس قیمت پر مالک نے بیچنے کی اجازت دی ہے اُتنے ہی کو بیچے اور اِس قول کو مصنف علیہ الرحمہ بعید کہتے ہین اور اگر وکیل کی تصدیق خریدار کرے کہ مالک نے اِتنے ہی پر بیچنے کی اجازت دی ہے جتنے کو وکیل نے بیچا ہے اور وکیل خریدار کو وہ چیز دیچکا ہو پھر اُسکے قبضے مین وہ ضایع ہو گئی ہو تو اِس صورت مین مالک کو پہونچتا ہے کہ جس سے چاہے اُسکی قیمت کو لیلے خواہ چاہے وکیل سے لیلے خواہ خریدار سے لیلے لیکن اگر مالک خریدار سے لیگا تو وہ وکیل سے نہین لے سکتا ہے اسلیے کہ وہ مالک کی اجازت ہونے مین وکیل کی تصدیق کرچکا ہے اور اگر مالک وکیل سے قیمت لے لیگا تو وہ خریدار سے دونوں قیمتوں مین سے جو کم ہوگی وہ لیگا اور جو اُسے تاوان دینا پڑا ہے وہ لیگا اور جب بیع مین وکالت مطلق ہوگی تو اطلاق بیع کے بعد بیع کو خریدار کے سپرد کرنیکو مقتضی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِسلیے کہ یہ امر بیع کی واجب باتون مین سے ہی اور اِسیطرحپر وکالت کا کسی چیز کی خرید مین مطلق ہونا قیمت کے بائع کو دیدینے مین اذن ہونے کا مقتضی ہے مگر یہ اطلاق بیع کی وکالت مین قیمت پر قبضہ کر لینے کو مقتضی نہین ہے اِسلیے کہ کبھی قبضہ کرنے مین قیمت پر وکیل کی طرف سے مالک کو پہنچنے مین ہوتی ہی اور وکیل کو یہ پہنچتا ہی کہ قیمت یا بیع مین کچھ عیب نکلے تو پھیر دے اِسلیے کہ مؤکل کی مصلحت مین سے ہی خواہ وہ موجود ہو خواہ نہو اور اگر مؤکل اِس پھیرنے کا مانع آئے تو وکیل کو مؤکل کے خلاف کرنا نہین پہنچتا ہی

دوسری فصل اُن چیزون کے بیان مین ہے جنمین نیابت درست ہی اور جنمین درست نہین ہے اور جنمین نیابت درست نہین پس اُسکا ضابطہ یہ ہے کہ جن چیزون کو مکلّف کے ہاتھون مقدور جہ واقع کروانے کا شارع کو مقصود ہے اُن چیزون مین نیابت درست نہین جیسے طہارت ہے کہ مجبوری کی حالت مین ضرورت کے وقت مین نیابت بھی درست ہی اور جیسے نماز واجب ہے جیسے حج اور اِسیطرحپر روزہ ہے اور جیسے اعتکاف ہے اور واجب حج ہے قدرت پر اور جیسے قسمین ہین اور نذرین ہین اور غصب ہی کہ اگر کوئی شخص کہے کہ غصب کا کام مین نے دوسرے کی نیابت سے کیا ہے تو یہ نہ سُنا جائیگا اور جیسے اپنی جورؤون کے ساتھ سونے کی راتون کی تقسیم ہے اِسلیے کہ یہ امر نفع اُٹھانے پر مشتمل ہے اور جیسے ظہار ہے اور لعان ہے اور عدہ توڑنا ہے اور جیسے جنایت ہی اور پڑی ہر چیز کا اُٹھا لینا ہی اور لکڑی چُننا ہی اور گھاس توڑنا ہی مترجم کہتے ہین کہ جنگل کی لکڑی گھاس کا کوئی مالک نہین ہوتا مگر جمع کرنے سے پھر وہ جمع کرنے والے کا حق ہی نہ مؤکل کا اور یونہین گواہی دینا ہے مگر جبکہ گواہی کی گواہی ہو کہ اسمین مشابہت کچھ نیابت کی ہی تو دوسرے گواہ کے بجائے وکیل پہلے گواہ کا کہہ سکتے ہین اور جسمین کہ نیابت صحیح ہے اُس کا ضابطہ یہ ہے کہ جو کام کہ کسی غرض کے حصول کے لیے وسیلہ قرار دیا گیا ہے اور ذات سے اُس کام کرنا مخصوص نہین جیسے بیچنا ہی اور قیمت کا وصول کر لینا ہے اور کسی چیز کا گرو کرتا ہے اور صلح کرنا ہے اور کسی چیز کا اتروانا ہے اور شرکت ہے اور وکالت ہے اور عاریت ہے اور شفعہ کا حق لینا ہے اور ابراء ہے اور امانت ہے اور تقسیم صدقون کی ہے اور جیسے تعیین مہر کی اور خلع کی ہے اور طلاق دینا ہے او قصاص کروانا ہے اور دیتین لینا ہے اور جہاد ہے بعضی وجہ مین اور جیسے مطلق حد کا جاری کروانا ہے اور آدمیون کی حدونکو ثابت کرنا ہی مگر خدا کی حدونمین کہ مبنی تخفیف پر ہین اور شبہہ سے ساقط ہین جائز نہین اور جیسے ستق

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ورمایت ہے اور عتق ہے اور کتابت ہے اور تدبیر ہے اور دعویٰ اور دلیلوں کا ثابت کرنا ہے اور کسی حق کا ثابت کرنا ہے اور اگر کوئی کسی کو وکیل تھوڑے یا بہت پر کرے تو بعضے کہتے ہین کہ جائز نہین اِسلیے کہ اِسمین ضرر راہ پاتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جائز ہے اور ضرر وکالت مین کی معتبر مصلحت سے مندفع ہو جاتا ہے اور یہ قید بمقام فرض سے بعید ہے اِسلیے کہ مفروض ہر امر مین وکیل ہونا ہے خواہ بندہ کا آزاد کرنا یا منکوحہ کا طلاق دینا ہو یا املاک کا ویڈالنا ہو پھر جس چیز مین کہ جسکی مالکیت اُسے پہونچتی ہے وکیل کر دیگا تو صحیح ہے اِسلیے کہ وکیل کے متعلق فعل مین مصلحت معتبر ہے۔

تیسری فصل موکل کے بیان مین ہے موکل مین بالغ اور عاقل ہونا اور اُسکے تصرف کا جائز ہونا اور جس امر مین وکیل کرے اُسمین نیابت کا صحیح ہونا معتبر ہے بس نابالغ لڑکے کی وکالت درست نہین خواہ ممیز ہو خواہ نہو اور اگر دس برس سے زیادہ کا ہو جائے تو جس چیز مین اُسے تصرف پہونچتا ہے اُسمین وکیل کرنا جائز ہے جیسے وصیت ہے اور صدقہ ہے اور طلاق ایک روایت پر ہے اور اِسیطرح اُسکو ان چیزون " وکیل ہونا جائز ہے اور مجنون کی وکالت درست نہین ہے اور اگر حالت صحت مین کوئی کسیکو وکیل کرے اور وکیل کرنے کے بعد اُسے جنون عارض ہو جائے تو وہ وکالت باطل ہو جائے گی اور مکاتب بندے کو بھی وکیل کرنا پہونچتا ہے اِسلیے کہ اُسے اپنی کمائی مین تصرف پہونچتا ہے اور خالص بندے کو وکیل کرنا نہین پہونچتا مگر اُسکا مالک اجازت دیوے تو جائز ہے اور اگر کوئی شخص خالص بندے کو اُسی کے مول لینے کے لیے اُسکے مالک سے وکیل کرے تو صحیح ہے اور وکیل کو اپنے موکل کی طرف سے کسی کو وکیل کرنا نہین پہونچتا ہے مگر جب موکل سے اجازت لیلے تو جائز ہے اور اگر کوئی بندہ تجارت مین اپنے مالک کی طرف سے اجازت پائے ہوئے ہو تو اُسے اُن چیزون مین وکیل کرنا جائز ہے کہ جنمین وکیل کرنے کی عادت جاری ہے اِسلیے کہ اُسمین وہ بندہ مثل اجازت پائے ہوئے کے ہے اور ایسے مواقع کے سوا اور کسی امر مین اُسے وکیل کرنا جائز نہین اِسلیے کہ اُن مقامون کے سوا اور امر مین وکیل کرنا اُسکے آقا کی صریح اجازت پر موقوف ہے اور اُسے جس امر مین تصرف اپنے آقا کی بے اجازت جائز ہے اور اُس امر مین نائب کرنا درست ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُسے اُنھین وکیل کرنا جائز ہے جیسے طلاق ہے اور مجور علیہ یعنی جسپر حجر حاکم شرع کے حکم سے ہوا ہے اُسے جن امردن مین تصرف جائز ہے اُنھین مین وکیل کرنا جائز ہے جیسے طلاق ہے اور خلع ہے اور جو اِسکے مشابہ ہین کہ حجر مین داخل نہین اور محرم یعنی حج کا احرام باندھے شخص کو اپنے نکاح کرنے مین اور شکار کے بیچنے مین کیسیکو وکیل کرنا جائز نہین اور باپ دادے کو نابالغ لڑکے کیطرف سے وکیل کرنا جائز ہے اور عورتکو غائب کیطرفسے اجاعسے اور اپنے شوہر کیطرفسے اظہر یہ دوسریکے طلاق دینے مین وکیل ہونا جائز ہے اور جب موکل کہدے کہ جو چاہے کر تو یہ کہنا وکیل کرنے کے اذن پر دلالت کرتا ہے اِسلیے کہ اُسنے اُسکی آزادی کو مسلّط کردیا ہے اور مستحب ہے کہ وکیل اُس چیز مین ماہر ہو جسمین اُسے وکیل کیا ہے اور اُس زبان سے خوب واقف ہو جسمین کلام کرنا پڑیگا اور حاکم شرع کو سزاوار ہے کہ احمقون کی طرف سے اُن لوگون کو وکیل کرے جو اُنکے امور کے متولی ہین اور بزرگ شریف لوگون کو اپنے حقون کا خود حاصل کرنا مکروہ ہے۔

چوتھی فصل وکیل کے بیان مین ہے وکیل مین شرط ہے کہ بالغ ہو اور عاقل ہو گو فاسق یعنی بدکار ہو یا کافر ہو یا مرتد ہو اور اگر کوئی مسلمان کسی کا وکیل ہو پھر وہ مرتد ہو جائے تو اُسکے مرتد ہو جانےسے اُسکی وکالت باطل نہو جائیگی اِسلیے کہ ارتداد شروع مین وکالت کا مانع نہین بس اسیطرح وکالت کے باقی رہنے کا مانع نہین اور جس کام مین ذات سے متولی ہونا اور نائب بھی کرنا صحیح ہے اُس مین دوسرے کو بھی وکیل کرنا جائز ہے بس جائز ہے کہ کوئی شخص مجور علیہ کا وکیل ہو جائے اِسلیے کہ ان لوگون کو اپنے بعضے کامون مین تصرف کرنا درست ہے تو وکیل کو بھی اُنھین کامون مین تصرف جائز ہے اور جو کام کہ محرم پر حرام ہوتے ہین اُنمین وکیل ہونا کسی کو جائز نہین جیسے کسی شکار کا خریدنا ہے یا اُسکی حفاظت کرنا ہے یا عقد نکاح کا واقع کرنا ہے اور عورت کو کسی عورتکی طلاقین اُسکے شوہر کیطرفسے وکیل ہونا جائز ہے آیا اپنی طلاقین شوہر کی طرف سے وکیل ہونا جائز ہے بعضے کہتے ہین کہ نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز ہے اور اِس مسئلے مین تردد ہے اور زیادہ صحیح یہی ہے کہ جائز نہین اِس لیے کہ مطلق یعنی طلاق دینے والا اور مطلقہ یعنی طلاق پائی عورت ایک دوسرے سے جدا ہون اور تردد کی وجہ یہ ہے کہ شاید تغایر اعتباری کافی ہو جسطرح کہ بہت سے عقدون مین کفایت کرجاتا ہے اور عورت کا وکیل ہونا عقد نکاح مین جائز ہے اِسلیے کہ عورت کی عبارت عقد نکاح کے وقع

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرنے مین ہمارے مذہب مین معتبر ہے اور مالک کے اجازت دینے پر غلام کو وکیل ہونا جائز ہے اور آقا کو اپنے غلام کے آزاد کرنے مین اُسے وکیل کرنا جائز ہے اور لڑکے کے نکاح کے واقع کرنے مین عدالت ولی کی شرط نہین ہے اور نکاح کے واقع کرنے مین نکاح کے وکیل کی عدالت شرط نہین اور کافر ذمی کو کافر ذمی کی طرف سے مسلمان پر دعوے مین وکیل ہونا جائز نہین اور نہ مسلمان کی طرف سے قول مشہور پر جائز ہے اور آیا کسی مسلمان کو کافر ذمی کی طرف سے مسلمان پر کے دعوے مین وکیل ہونا جائز ہے اِس مسئلے مین تردد ہے اور موجہ یہی ہے کہ کراہت کے ساتھ جائز ہے اور کافر ذمی پر کے دعوے مین وکیل ہونا جائز ہے اور وکیل اُتنا ہی تصرف کریگا جتنا اُسکے موکل نے کہدیا ہے اور جتنا کہ عادت کی شہادت سے اِذن معلوم ہوتا ہے اور اِن دونون حدون سے تصرف مین تجاوز نکریگا پس اگر موکل کہے کہ میری اِس چیز کو ایک اشرفی پر قرض بیچدے اور وکیل اُسے نقد دو اشرفی پر بیچڈالے تو صحیح ہے اور اگر ایک اشرفی نقد کو بھی بیچے تو بھی صحیح ہے مگر جب کہ موکل کو کسی کے ہاتھ قرض بیچنے مین کوئی غرض ہو اور اُسکے ہاتھ ایک اشرفی پر قرض بیچنے کو دوسرے کے ہاتھ نقد بیچنے سے بہتر جانتا ہو تو صحیح نہین ہے گو موکل کی کہی قیمت سے زیادہ کو بھی بیچے اِسلیے کہ قرض بیچنے مین بہت سی غرضین ہوا کرتی ہین جیسے اُسکے خرچ ہو جانیکا ڈر ہو اور بعد مین ضرورت پڑنے کا خیال ہو اور اِسیطرح ہے اگر موکل کہے کہ اِس چیز کو نقد بیچ اور وکیل اُسے قرض بیچے تو صحیح نہین گو دونی قیمت پر بیچے اِسلیے کہ اکثر غرضین نقد سے متعلق ہوتی ہین کہ وہ قرض مین حاصل نہین ہوتی ہین اور اگر موکل کسی چیز کو کسی مخصوص بازار مین بیچنے کو کہے اور وکیل موکل کی کہی قیمت پر کسی دوسرے بازار مین یا قیمت مثل پر قیمت معین نکرنے کی صورت مین بیچے تو صحیح ہے اِسلیے کہ بیع سے فقط قیمت کا حاصل کر لینا مقصود ہوتا ہے لیکن اگر موکل کہے اِس چیز کو فلان شخص کے ہاتھ بیچ اور وہ کسی دوسرے شخص کے ہاتھ بیچے تو صحیح نہین ہے گو دونے پر بھی بیچے اِسلیے کہ اُسکے خریدنے مین غرضین متفاوت ہوتی ہین اور اِسیطرح ہے اگر موکل وکیل سے کہے کہ اِس مال سے نقد خرید کر اور وکیل قرض مول لے یا کہے کہ قرض خرید اور وکیل نقد لے تو بھی صحیح نہین اِسلیے کہ بے اجازت کا تصرف ہے اور تصرفون مین مقصد مختلف ہوا کرتے ہین اور یہ سب صورتین موکل کی اجازت پر موقوف ہین جب کوئی مال

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وکیل خرید کرتا ہے تو وہ خرید اُسکے موکل کی طرف سے واقع ہوتی ہے اور وہ خریدی چیز وکیل کی ملک مین داخل نہین ہوتی ہے اِسلیے کہ اگر اُسکی مِلک ہو جانا لازم ہو تو اگر وکیل اپنے باپ یا بیٹے کو موکل کے لیے مول لے تو وہ آزاد ہو جائین جسطرح کہ اگر موکل کے باپ یا بیٹے کو مول لیگا تو وہ آزاد ہو جائین گے اور اگر کوئی مسلمان کسی کافر ذمی کو شراب مول لینے کے لیے وکیل کرے تو جائز نہین ہرچند کہ ذمی اگر اپنے لیے اُسے مول لیگا تو مالک ہو جائیگا اور مسلمان کے لیے مول نہین لے سکتا اِسلیے کہ مسلمان شراب کا مالک نہین ہو سکتا ہے اور جہان کہ وکیل کا خریدنا موکل لیے باطل ہو پھر اگر وکیل عقد کے وقت موکل کا نام لیلے کہ مین فلان شخص کے لیے وکالت سے مول لیتا ہون تو بیع موکل کے لیے بھی واقع نہوگی اور وکیل کے لیے بھی واقع نہوگی اِسلیے کہ عقد بیع مین موکل کا نام لے لیا ہے اور اگر موکل کا نام نہ لیا ہو تو ظاہر کے موافق حکم ہو جائے گا کہ اپنے لیے خرید کیا ہے گو دل مین موکل کا بھی قصد رکھتا ہو تا اِسلیے کہ دل کی باتون کو کوئی جان نہین سکتا ہے اور اگر موکل وکیل کی وکالت کا منکر ہوا اور وکیل نے خریدتے وقت موکل کا نام لے لیا ہو یعنی یہ کہا ہو کہ یہ چیز مین فلان شخص کے لیے اُسکی وکالت سے خریدتا ہون تو اِس صورت مین اگر وکیل جھوٹا ہے تو یہ خریدی چیز اُسکی مالک ظاہر اور باطن دونون کی رو سے ہوگی اور اگر وکیل سچا ہے تو ظاہر کے موافق اُسکی مِلک اور باطن مین موکل کی ملک ہوگی اور اِسکے چھٹکارے کا طریقہ یہ ہے کہ موکل کہدے کہ اگر یہ چیز میری ملک ہے تو مین نے تیرے ہاتھ بیچ ڈالی پھر وکیل اُس چیز کا ظاہر اور باطن دونون کی رو سے مالک ہو جائے گا اور یہ کلام شرط پر بیع کی تعلیق کا نہین ہے کہ باطل ہو جائے اِسلیے کہ بیع کی مبطل تعلیق شرط پر یہ ہے کہ وہ شرط بائع اور مشتری کے نزدیک واقع ہونے نہونے مین محقق نہو جیسے کہے کہ اگر زید سفر سے پھر آئیگا تو یہ گھر مین نے تیرے ہاتھ بیچا اور وہ صورت جو اوپر گزری ہے اُسمین موکل حقیقت حال سے واقف ہے کہ وہ بیع اُسکی ملک ہے یا نہین اور یہ اِسطرح ہے کہ کوئی شخص کسی عورت کے جورو ہونے کا منکر ہو اور وہ کہے کہ اگر یہ میری جورو ہے تو طلاق ہے یعنی مین نے اُسے طلاق دی اِسلیے کہ یقین سے حقیقت حال جانتا ہے اور کوئی شک شرط کے واقع ہونے مین یا نہونے مین نہین ہے پس طلاق ایسی شرط پر معلق ہونے سے بھی واقع ہو جاتی ہے پس اُس صورت مین جب موکل وکیل کی وکالت کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انکار کرے اور بیان کی ہوئی عبارت سے اُس چیز کی بیع وکیل کے ہاتھ کردے کہ جو قیمت بائع کو موکل کی طرف سے وہی ہے اُسے پہلی قیمت قرار دے اور جو کچھ بڑھے وہ موکل کو پھیر دے اور جو گھٹے اُسے موکل کے مال مقاصہ کی طرح پر اگر لے سکتا ہے تو لیلے اِسلیے کہ جھوٹے انکار سے مبیع اصل مین اُسکی ملکیت سے خارج نہین ہوتا ہے اور وکیل سے متعلق نہین ہوجاتا ہے اور اگر کوئی شخص اپنے کسی کام کے لیے دو شخصون کو وکیل کرے پھر اگر شرط کردے کہ دونون اکٹھا ملکر کام کرین تو اُن دونون مین اکیلے کیسکو موکل کے مال مین تصرف کرنا جائز نہین اور یہی حکم ہے اگر مطلق چھوڑ دے اور ملکر کام کرنے کی اور تنہا کام کرنے کی کچھ شرط نکرے اور اگر دونون وکیلون مین سے ایک مرجائے گا تو دوسرے کی وکالت بھی باطل ہوجائیگی اور حاکم کو اُس مرے وکیل کے بدلے اپنی طرف سے کسی کا ملا دینا نہین پہونچتا ہے اور اگر موکل شرط کردے کہ ہر ایک اِن دونون وکیلون مین سے تنہا تنہا بھی تصرف مال مین کرتا رہے تو ہر ایک کو ان دونون مین سے بے دوسرے کی صلاح کے موکل کے مال مین تصرف کرنا جائز ہے اور اگر کوئی اپنی جورو کو یا کسی کے غلام کو اُسکے آقا کی اجازت سے وکیل کرے اور بعد اِسکے اُس عورت کو طلاق دے یا وہ غلام آزاد ہوجائے تو اُنکی وکالت باطل نہوگی لیکن اگر اپنے غلام کو تصرف کرنے کی اجازت دے اور اِسکے بعد اُس غلام کو آزاد کردے تو اُس کا تصرف باطل ہوجائیگا اِسلیے کہ یہ وکالت کا حکم نہین رکھتا ہے بلکہ یہ اجازت غلام پر ملکیت کی تابع ہے اور اگر کوئی شخص کسی کو دوسرے کے ذمے کے حق کے ثابت کرنے کو وکیل کرے تو وہ شخص مُدعی علیہ سے موکل کی طرف سے اُس حق پر قبضہ نہین کرسکتا ہے اِسلیے کہ کبھی وکیل ایسے شخص کو لڑنے کے لیے کرتے ہین کہ جسپر مال کے قبضے مین دلجمعی نہین ہوتی ہے اور اِسی طرح پر کسی شخص دوسرے کے پاس سے مال پر قبضہ کرنے کو وکیل کرین اور وہ منکر ہوجائے تو یہ مال پر قبضہ کرنے کا وکیل متولی نزاع اور خصومت کا نہین ہوسکتا ہے اِسلیے کہ ممکن ہے کہ اُسکی خصومت پر موکل رضامند نہو فرع اگر کسی کو کوئی وکیل کرے اور یہ کہے کہ مین نے اپنے حق کو فلان شخص سے لیکر قبضے مین لانیکو وکیل کیا ہے اور دیندار مرجائے تو یہ وکیل اُسکے وارثون سے موکل کے حق کا مطالبہ نہین کرسکتا ہے لیکن اگر یہ کہے کہ تجھے اپنے اُس حق کے قبضے مین لانے کے لیے وکیل کیا ہے جو فلان شخص کے ذمے ہے تو اس وکیل کو دیندار کے مرجانے کے بعد اُسکے وارثون سے موکل کے حق کا مطالبہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہونچتا ہے اور اگر کوئی شخص کسی کو بیع فاسد کے ایرا کے لیے وکیل کرے تو وہ وکیل بیع فاسد کے بدلے صحیح بیع کے درپے نہین ہو سکتا ہے یا کوئی کسیکو عیب دار چیز مول لینے کے لیے وکیل کرے تو وکیل کو اُس عیب دار چیز کے بدلے کسی بے عیب کا اُسی جنس سے مول لینا نہین پہونچتا ہے اور اگر کسی شخص کا کچھ قرض کسی کے ذمے ہو اور وہ شخص اُس دیندار کو وکیل کرے کہ اِس دین سے میرے لیے فلان چیز مول لیلے تو جائز ہے اور جب وہ دیندار اُس چیز کی قیمت اُسکے بایع کو دیدیگا تو بری الذمہ ہو جائے گا۔

پانچوین فصل وکالت کی ثابت کرنیوالی چیزون کے بیان مین ہے جبتک کوئی ثبوت وکالت کا نہو محض وکیل کے دعوے سے حکم وکالت کا نکرینگے اور نہ دیندار کے اُسکی موافقت کرنے سے حکم کرینگے اور وکالت کا ثبوت دو عادل گواہون سے ہوگا اور وکالت عورت کی گواہی سے ثابت نہین ہوتی ہے اور نہ ایک مرد اور دو عورتون کی گواہی سے اور نہ ایک گواہ اور قسم سے ثابت ہوتی ہے اور اگر ایک گواہ ایک تاریخ مین وکالت کے واقع ہونے کی گواہی دے اور دوسرا گواہ دوسری تاریخمین وکالت کے واقع ہونے کی گواہی دے تو دونونکی گواہی اس سبب سے قبول کرینگے کہ کبھی سب گواہون کا اجتماع معتبر مقام مین ہوتا ہے اور کبھی تفریق سے گواہ گواہی کا تحمل کرتے ہین اور اسیطرح اگر ایک فارسی مین کہے کہ اِسنے اُسنے وکیل کیا ہے اور دوسرا عربی مین اِسی بات کو کہے تو دونکی گواہی بھی قبول کرینگے اِسلیے کہ یہ دونون ایک ہی مطلب پر دلالت کرتی ہین اور اگر عقد کے صیغے مین اختلاف کرین کہ ایک گواہ کہے کہ موکل نے کہا ہے کہ مین نے تجھے وکیل کیا اور دوسرا کہے کہ مین نے تجھے نایب کیا ہے یہ کہا ہو تو اِن گواہون کی گواہیون کو قبول نکرینگے اِسلیے کہ یہ دو مختلف عقدون پر دو گواہیان ہین اور کسی ایک عقد پر دو گواہون نے گواہی نہین دی ہے اور اِسمین تردد ہے اِسلیے کہ مرجع اِن دو گواہیون کا اُسی طرف ہے کہ دو وقتون مین دو صیغے کہے ہون اور ایک ہی معنی کی دو عبارتون سے تعبیر کی ہو پھر کوئی منافات نرہی اور اگر کوئی گواہ موکل کی عبارت نقل نہ کرے اور اُسکے مضمون کی بے عبارت کے گواہی دے تو جائز ہے اور جب حاکم وکالت سے واقف ہو تو حکم اپنے علم کے موافق کرے **تفریع** اگر کوئی شخص کسی غائب کیطرف سے کسی ذمے دار کے ذمے کے مال پر قبضے کی وکالت کا دعویٰ کرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور وہ ذمے دار اُسکے وکیل ہونے کا انکار کرے تو وکالت کے دعوے کرنے والے کو ثابت کرنے کا حکم دینگے اور کہینگے کہ اپنی وکالت کو ثابت کرے اور اگر مدعی وکالت کا ثبوت نہ دے سکیگا تو اُس ذمے دار کو قسم کھلاوینگے اسلیے کہ قسم کا حکم ایسی جگہ کرتے ہین کہ اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو اُسپر وہ دعوی لازم ہو جائے اور اِس صورت مین اگر وہ ذمے دار ایسے وکیل کی تصدیق بھی کرے کہ جسکی وکالت ثابت نہین تو بھی مال ایسے وکیل کو دینا لازم نہین بلکہ موکل کو دینا چاہیے اور اگر ذمے دار اُسکی وکالت کی تصدیق کرے پھر اگر وہ مال کوئی عین چیز ہو گا یعنی کوئی معین مال ہو گا تو اُسے اُس وکیل کے دیدینے کا حکم نکرینگے جبتک کہ وہ اپنی وکالت گواہون سے ثابت نہ کرلیگا اور اگر ایسے وکیل کو ذمے دار دیدے گا تو مالک کو وکالت کے انکار کرنے کی صورت مین پھیر لینا اپنے مال کا پہونچیگا اور اگر وہ مال ضایع ہو جائیگا تو مالک کو اختیار ہوتا ہے مدعی سے کہ وکالت ثابت ہونے کے پہلے اُسپر قبضہ کرلیا تھا پھیر لے خواہ اُس ذمے دار سے مطالبہ کرے اور اُنمین سے جس سے مالک لے لیگا اُسے دوسرے سے تاوان لینا نہین پہونچتا ہے اسلیے کہ وہ ذمہ دار اُسکی وکالت کی تصدیق کرچکا ہے اور وہ بھی وکالت کی ادعا سے متصرف ہوا ہے بس دونون کے اقرار سے مالک غاصب ہے اور جو چیز کہ کسی سے غصب کرلی جاتی ہے تو مغصوب منہ کے پھیرنے کے تدارک کے لیے تکلیف بے شرعی وجہ کے دوسرے کو نہین دیسکتا ہے اور یہی حکم اُس صورت مین ہے کہ وہ حق عین مال نہو بلکہ کسی کے ذمے قرض ہو اور اِسمین تردد ہے لیکن جس صورت مین دین کو دیندار وکالت کے مدعی کو دیدے اور اُسکی وکالت کی تصدیق کرے تو وکالت کے منکر مالک کو مال کا مطالبہ وکیل سے نہین پہونچتا ہے اسلیے کہ مالک کا عین مال وکیل نے نہین لیا ہے اور مالک کا قرضہ قرضدار کے ذمے ہے اور وہ بے مالک کے یا اُسکے وکیل کو دیے ہوئے بری الذمہ نہو گا اور جو کچھ کہ مدعی وکالت نے لیا ہے وہ مالک کا مال نہین ہوا اسلیے کہ یہ اُسنے نہ تو مالک کو دیا ہے اور نہ اُسکے وکیل کو دیا ہے بلکہ ایک اجنبی شخص کو جسنے جھوٹا دعوی وکالت کا کیا تھا اُسے دیدیا ہے پھر تاوان اُسی دیندار کے ذمے ہے اور اگر عین مال اُس وکیل کے پاس موجود ہو تو اُسے اُس سے چھین لینا پہونچتا ہے اور یہی حکم ہے اگر بے پروائی کی راہ سے تلف کر ڈالا ہو اور اگر بے تفریط کے ضایع ہو گیا ہو تو تاوان نہین اور جس مقام مین دیندار کو سپرد کردینا لازم ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقرار کی صورت مین دیدینا لازم ہے اور انکار پر قسم کھانا ہے۔

چھٹی فصل وکالت کے لواحق مین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ وکیل امین ہے جو مال اُسکے پاس سے جاتا رہیگا اُسکے تاوان کا ضامن نہوگا مگر جب تعدی اور تفریط کرے تو ضامن ہوجائیگا دوسرا مسئلہ جب وکیل کو موکل اجازت دے کہ وکیل اپنے کام کے لیے مقرر کرے پھر اگر وہ دوسرا وکیل مقرر کرے تو یہ دونون وکیل اُسی موکل کے ہین اور اِن دونون وکیلون کی وکالت اُس موکل کے مرجانے سے باطل ہوجائے گی اور اِن دونون وکیلون مین سے ایک کے مرجانے سے دوسرے وکیل کی وکالت باطل نہوگی اور نہ ایک کے دوسرے کو معزول کرنے سے دوسرے کی وکالت باطل ہوگی اور اگر اُس دوسرے وکیل کو پہلا وکیل اپنی ذات کا وکیل کرے تو اُس پہلے وکیل کو دوسرے وکیل کا معزول کردینا پہونچتا ہے پھر اگر موکل مرجائیگا تو بھی اِن دونون وکیلون کی وکالت باطل ہوجائیگی اور اِسی طرح اگر پہلا وکیل مرجائیگا تو بھی دونون کی وکالت جاتی رہیگی تیسرا مسئلہ جب موکل وکیل سے مانگے تو جو اُسکے پاس اُسکا مال ہے اور اُسکے اسمال مین اُسے کوئی شرعی عذر نہین ہے تو دیدے پھر اگر بے شرعی عذر کے نہ دیگا تو ضامن ہوگا اور اگر کسی شرعی عذر سے نہین دیا ہے تو ضامن نہین ہے اور اگر وہ عذر جاتا رہے اور پھر دینے مین دیر کریگا تو بھی ضامن ہوجائیگا اور اگر اِسکے بعد وکیل دعوی کرے کہ مال ضایع ہوگیا مانگنے پر نہ دینے سے پہلے یا دعوی کرے کہ مانگنے اور نہ دینے سے پہلے مین موکل کو دیچکا ہون تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ دعوے سُنے نجائین گے ہرچند ثبوت بھی رکھتا ہو اور موجہ یہی ہے کہ قبول کیے جائین گے چوتھا مسئلہ جسکے پاس کسی دوسرے کا مال ہو یا اُسکے ذمے کوئی دین ہو تو اُسے پہونچتا ہے کہ اُسکے حق پھیرنے مین اتنا مضائقہ کرے کہ صاحب حق قبضے کے گواہ لے آئے خواہ اُسکا عذر پھیرنے مین مقبول ہو جیسے امین ہے خواہ بے ثبوت کے مقبول نہ ہو جیسے قرضدار ہے اِسلیے کہ دوسرے وقت مین منازعت کی نوبت نہ پہونچے کہ دوبارہ دینے سے یا قسم سے تدارک کرنا پڑے اور بعضے فقہا نے تفصیل کی ہے اور فرمایا ہے کہ اگر اُسکا قول مقبول ہو اور ثبوت کا محتاج نہو تو اُسے دینے کو گواہون پر موقوف رکھنا جائز نہین اور اگر اُسکا قول گواہون کا محتاج ہو تو اُسے دینے مین بے گواہون کے امتناع جائز ہے اور پہلا قول اشبہ ہے پانچوان مسئلہ جو کسی کے پاس کسی کی امانت رکھو نہین وکیل ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر وہ وکیل اُس مال کو امانت رکھے اور اُسپر گواہ نلے تو ضامن نہین اور اگر کسی قرضے کے ادا کرنے مین کسی کا وکیل ہوا اور قرضہ قرضخواہ کو دیدے اور اُسپر گواہ نلے تو ضامن ہے اور اس قول مین تردد ہے **چھٹا مسئلہ** جب وکیل موکل کے مال مین تعدّی اور تفریط کریگا تو اُس مال کا ضامن ہوجائیگا اور اُسکی وکالت باطل نہوگی اسلیے کہ وکالت مین اور ضامن ہونےمین مالی تصرف کے سبب سے کوئی منافات نہین اور اگر بیچڈالے اُس مال کو کہ جسمین تعدّی اور تفریط کی ہے اور اُسے خریدار کے حوالے کردے تو اُسکے ضامن ہونے سے نکلجائےگا اسلیے کہ یہ حوالے کردینا مالک کی اجازت سے ہے بس مالک کے قبضے کے حکم مین ہوگیا **ساتوان مسئلہ** جبکہ موکل اپنے وکیل کو کسی کے مال کے بیچنے کی اپنی طرف سے اس کے ہاتھ اجازت دے اور وکیل اُس مال کو اپنے ہاتھ بیچڈالے اور اپنے لیے مول لیلے تو جائز ہے اور اسمین تردد ہے اور یہی حکم نکاح مین بھی ہے کہ وکیل موکلہ کا نکاح اپنے ساتھ پڑھ لے اور موکلہ کی اجازت سے عقد کی دونون طرفون کا متولی ہوجائے مترجم کہتے ہین کہ ایجاب کرنے والے اور قبول کرنیوالے کا ایک ہونا تردد کا موجب ہے کہ بعضے فقہا کے نزدیک جائز نہین اور اس مسئلے مین اقوی یہی امر ہے کہ اعتباری تغایر کفایت کرتا ہے۔ اور اگر موکل مطلق بیچنے کی اجازت وکیل کو دیدے یا موکلہ مطلق نکاح کی اجازت اپنے وکیل کو دے اور وکیل اُس مال کو آپ مول لیلے یا اپنی موکلہ کو اپنے نکاح مین لے آئے تو اس مسئلے مین اقوی یہی ہے کہ جائز نہین

ساتوین فصل تنازع کے حکمون مین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین **پہلا مسئلہ** جبکہ وکالت مین وکیل اور موکل دونون اختلاف کرین تو مقبول منکر کا قول ہے اسلیے کہ اصل عدم یعنی نہونا ہے اور اگر مال کے ضایع ہونے مین اختلاف کرین تو وکیل کا قول مقبول ہے اسلیے کہ وہ امین ہے اور اُسے ثبوت کی تکلیف نہ دینگے اسلیے کہ کبھی کسی مال کے ضایع ہونے پر گواہ کرنا مشکل ہوتا ہے بس وکیل کے قول پر قناعت کرلین گے تاکہ ایسے امر کا الزام لازم نہ آئے جو کہ اکثر دشوار ہوا کرتا ہے اور اگر امین کی تفریط کرنے مین دونون اختلاف کرین تو تفریط کے منکر کا قول مقبول ہوگا اسلیے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے والیمین علی من انکر یعنی قسم اُسی شخص پر ہے جو منکر ہو **دوسرا مسئلہ** جب وکیل موکل مال لے دینے مین اختلاف کرین بس اگر وکالت اُجرت پر ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو موکل کو مال حوالے کرنے مین وکیل سے ثبوت طلب کرینگے اِسلیے کہ وہ مدعی ہے اور اگر وکالت بے اُجرت کے ہے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسی کا قول مقبول ہے جسطرح کسی پاس امانت رکھنے مین اُسی رکھنے والے کا قول مقبول ہوتا ہے اور یہی قول فقہا مین مشہور ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مقبول مالک کا قول ہے اور یہی اشبہ ہے اور اگر وصی پر یتیم بلوغ کے بعد نفقہ ندینے کا دعویٰ کرے تو مقبول وصی کا قول ہے اِسلیے نفقہ یعنی کھانا کپڑا دینے پر گواہ کرنا اور بے گواہون کے بچّون کو کھانا کپڑا ندینا مشکل ہے اور اگر مال کے حوالے کرنے مین اختلاف کرین اور یتیم وصی پر مال کا دعویٰ بلوغ کے بعد کرے تو مقبول یتیم کا قول ہے اور یہی حکم ولی کا بھی مثل باپ دادے کے ہے اور یہی حکم حاکم شرع کا اور اُسکے امین کا یتیم کے ساتھ ہے جبکہ وہ مال پر قبضہ پانے کا منکر بلوغ کے وقت ہو جائے اور یہی حکم شریک اور مضارب مین ہے اور جو شخص کسیکا کھویا ہوا حیوان پاجائے اور اُس سے اور اُس حیوان کے مالک سے منازعت ہو تو مقبول مالک کا قول ہے تیسرا مسئلہ جب وکیل موکل کے مال مین تصرف کا دعویٰ کرے جیسے کہے کہ مین نے موکل کے مالکو بیچا یا پر قبضہ کیا اور موکل انکار کرے تو مقبول وکیل کا قول بعضے فقہا کے نزدیک ہے اِسلیے کہ اُس امر کا دعویٰ کرتا ہے کہ جسکا کرنا اُسے پہونچتا ہے اور اگر کہا جائے کہ مقبول موکل کا قول ہے تو بھی ممکن ہے اِس لیے کہ فعل کا نہ ہونا اصل ہے مگر پہلا قول اشبہ ہے اِس لیے کہ وکیل امین ہوتا ہے چوتھا مسئلہ جب کہ کوئی شخص کسی چیز کو خرید کرے اور دعویٰ کرے کہ دوسرے کا وکیل ہے اور وہ شخص اُسکے وکیل ہونے کا منکر ہو تو قسم کے ساتھ مقبول اُسی کا قول ہے اور اُسکے بعد خریدار پر حکم دینگے کہ اُسکی قیمت پھیر دے خواہ عین مال سے خرید کیا ہو خواہ قرض لیا ہو مگر جب عقد کے وقت اُسکے نام کا ذکر کر دیا ہو کہ فلان شخص کے لیے مین خریدتا ہون تو اِس صورت مین بائع اپنا عین مال پھیر لیگا اور اگر وکیل کہے کہ اِس مال کو مین نے تیرے لیے مول لیا ہے اور موکل انکار کرے یا موکل کہے کہ میرے واسطے تو نے خرید کیا ہے اور وکیل انکار کرے اور کہے کہ مین نے اپنے لیے مول لیا ہے تو وکیل کا قول مقبول ہے اِسلیے کہ وہ اپنی نیت سے خوب واقف ہے پانچوان مسئلہ جب وکیل کسی شخص کا نکاح کسی عورت کے ساتھ وکالت سے کرے اور اُسکے بعد موکل اُسکے وکیل کرنے کا انکار کرے اور ثبوت نہو تو موکل کا قول قسم کے ساتھ مقبول ہے اور اُس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وکیل کو اُس عورت کا پورا مہر دینا لازم ہے اس لیے کہ مہر عقد کے ہوتے ہی لازم ہوجاتا ہے اور
ہم بستر ہونے سے پہلے طلاق دینے کے سبب سے آدھا مہر ساقط ہوجاتا ہے اور طلاق یہاں نہیں ہے
اور مہر کے ضائع ہونے کا باعث وکیل کا فعل ہے کہ اس نے وکیل کرنے پر گواہ نہ لیے اور
کوتاہی کی پس مہر کا تاوان بھرنا اُسی وکیل سے متعلق ہوگا اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ وکیل
کے ذمے آدھا مہر ہے۔ اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ ظاہر شرع کے موافق اِس عقد کے بطلان کا حکم
کرنا چاہیے گو واقع میں متحقق بھی ہوا ور موکل نے جھوٹی قسم کھائی ہو اور اگر موکل جانتا ہو کہ وکیل سچ
کہتا ہے۔ تو اُس پر واجب ہے کہ اُس عورت کو طلاق دیدے اور آدھا مہر اسے بھیج دے اسلیے کہ اسکے قسم
کھا لینے سے خدا کے نزدیک عقد کا فسخ نہ ہوگا اور یہی قول اقوی ہے اور شراح کہتے ہیں کہ اگر عورت کو وکیل
کا جھوٹ سچ معلوم ہوا اور موکل نے وکیل نہ کرنے کی قسم کھائی ہو تو وہ عورت دوسرے سے تزویج کر سکتی
ہے اور اگر وکیل کو سچا مانتی ہو تو اُس صورت میں بے طلاق کی تحقیق کے تزویج نہیں کر سکتی ہے۔
چھٹا مسئلہ جب کوئی کسی کو بندے کے مول لینے میں وکیل کرے اور وہ وکیل سو اشرفی پر
بندے کو خریدے اور موکل کہے کہ اسّی اشرفی پر خرید کیا ہے تو وکیل کا قول مقبول ہوگا اس لئے
کہ اُس نے اُسے امین کیا تھا اور اگر کہا جائے کہ موکل کا قول قبول ہوگا تو اشبہ ہوگا اس لئے
کہ تاوان اُسی پر ہے۔ **ساتواں مسئلہ** جو کوئی وکیل اپنے موکل کیلئے کچھ مال خریدے تو بایع کو
اس کی وکالت سے واقف ہونے پر اختیار ہے خواہ اُس مال کی قیمت کا مطالبہ وکیل سے کرے
خواہ موکل سے کرے اور اگر اس کی وکالت کو نجانتا ہو تو وکیل ہی سے مطالبہ کرے گا۔ **آٹھواں مسئلہ**
جب وکیل اپنے موکل کے حق کا اُس کے قرضدار سے مطالبہ کرے اور وہ دَینیدار کہے کہ تو مطالبے کا مستحق
نہیں ہے۔ تو اس کے اس کہنے پر التفات نکرینگے اس لیے کہ اس نے وکالت کے بینہ یعنی ثبوت کی
تکذیب کی ہے اور اگر کہے کہ موکل نے تجھے معزول کیا ہے تو وکیل پر قسم عائد نہ ہوگی مگر جب کہ
وہ وکیل پر دعوی کرے کہ تو بھی اپنے معزول ہونے سے واقف ہے تو اِس صورت میں معزولی
کے نجاننے کی قسم پہونچے گی اور یہی حکم ہے کہ اگر دَینیدار اِس بات کا دعوی کرے کہ تیرے موکل
نے ابرا کیا یعنی مجھے معاف کر کے بری الذمہ کر دیا ہے **نواں مسئلہ** وکیل کی گواہی
وکالت کے غیر متعلق امروں میں موکل کے فائدے میں لیجائے گی اور اگر اُسے موکل معزول کر دے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو موکل کے سارے امروں میں مقبول ہے جب تک کہ اُس کے بحال کرنے کا ثبوت نہ پہونچے یا منازعت اُسی امر میں شروع نہ کرے **دسواں مسئلہ** اگر کسی دَینیدار سے دین پر قبضہ کرنے کو کوئی شخص کس کو وکیل کرے بس وکیل اُس دَین پر قبضے کا اقرار کرے اور دَینیدار بھی اُسکی تصدیق کرے اور موکل انکار کرے تو مقبول موکل کا قول ہے اور اس میں تردد ہے لیکن اگر موکل اسے کسی چیز کے بیچنے میں وکیل کرے اور وہ اُسے بیچے اور خریدار کو اُسے دیدے اور قیمت لیلے اور وہ قیمت وکیل کے پاس سے بے تفریط کے ضایع ہو جاوے اور وکیل قیمت پانے کا اقرار کرے اور خریدار اس کی تصدیق کرے اور موکل انکار کرے تو وکیل کا قول مقبول ہے اس لیئے کہ یہاں دعویٰ وکیل پر ہے کہ وہ شرع کے رو سے امین ہے کیونکہ مشتری کو مبیع وکیل نے دیدیا ہے اور موکل کو دام نہیں دیے ہیں۔ بس موکل گویا اُس چیز کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ وکیل کے ضامن ہونے کا موجب ہے اور وکیل اس چیز کا انکار کرتا ہے۔ اور اس سے پہلے مسئلے میں دَینیدار پر دعویٰ ہے اور اس فرق میں بحث ہے اس لئے کہ ان دونوں مسئلوں میں اصل میں وکیل کے تصرف میں نزاع ہے تو وکیل ہی کا قول ان دونوں نزاعوں میں مقبول ہونا چاہیے جیسا کہ مخفی نہیں ہے اور اگر مبیع میں کوئی عیب نکل آئے تو خریدار اُسے وکیل کو پھیر دیگا موکل کو نہ پھیریگا اس لئے کہ ثابت نہیں ہے کہ وکیل نے موکل کو قیمت پہونچا دی ہے اور اگر کہا جائے کہ موکل کو پھیر دیگا تو اشبہ ہوگا اس لیے کہ وکیل نے اُس مال کو موکل کی طرف سے بیچا ہے اور اصل میں موکل ہی بایع ہے اور عیب کے نکلنے سے مال جو پھیریگا تو داموں کو خریدار موکل سے مانگے گا اور موکل کے قیمت پانے نہ پانے کے علم کو اس مسئلے میں دخل نہیں اور موکل سے مطالبہ نہ ہونے کے سبب سے وہ بری نہ ہوگا جبکہ خریدار وکالت سے واقف ہے۔

کتاب وقوف وصدقات

اِس کتاب میں وقفوں کا اور صدقوں کا بیان ہے اور نظر وقف کے عقد میں اور شرطوں میں اور لواحق میں ہے **پہلی نظر** وقف کے عقد میں ہے وقف ایک عقد ہے کہ جس کا ثمرہ کسی اصل کا قید کر دینا اور منفعت کا چھوڑ دینا ہے اور وقف کی صریح لفظ یہ ہے کہ میں نے اس چیز کو وقف کیا اور اس کے سوا کوئی اور لفظ صریح نہیں ہے اور اگر کوئی کہے کہ میں نے اسے حرام کیا یا تصدق کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توان عبارتوں کو وقف کے معنوں پر بے قرینے کے محمول نہ کر سکیں گے مثل اسکے کہ کہے موبداً یا دائماً یعنی ہمیشہ کو اسلیے کہ قرینے کے سوا ایں ادراو معنونکا احتمال بھی رہتا ہے اور اگر انہیں لفظوں سے بے قرینے کے ملائے وقف کے معنوں کا کوئی قصد کرے تو اسکی نیت پر چھوڑ دینگے پھر اگر کوئی اقرار کرے کہ انہیں لفظوں سے میں نے وقف کے معنوں کا قصد کیا ہے تو اسکے ظاہر اقرار پر اس مال کے وقف ہونے کا حکم کر دینگے اور اگر کوئی کہے جست وسبلت یعنی حبس کیا میں نے اور سبیل کیا میں نے تو بعضے فقہا کہتے ہیں کہ وقف ہوجاتا ہے گو قرینہ بھی نہ ہو اس لئے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اصل کا حبس کیا ہے اور منفعت کی سبیل کی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ وقف نہیں ہوتا ہے مگر جب کوئی قرینہ ملے اسلیے کہ یہ متعارف عبارت نہیں ہے کہ مشہور رہا ہو اور بے کسی قید کے اس سے وقف کے معنے مستفاد ہو سکیں اور یہی قول اشبہ ہے اور وقف لازم نہیں ہوتا ہے مگر جبکہ موقوف کو موقوف علیہ کے قبضے میں دیدیں اگر موقوف علیہ متعین ہوا ورنہیں تو متولی کے قبضے میں دیدیں اور جب وقف پورا ہو جاتا ہے تو لازم ہو جاتا ہے اور اگر اسے صحت کے حال میں وقف کیا ہے تو تمام ہو جانے کے بعد اس سے پھرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر کوئی کسی ملک کو مرض موت میں وقف کرے تو اسکے وارث اسکے بعد اگر راضی ہونگے تو وقف جاری ہوگا ورنہیں تو وقف ثلث مال میں معتبر رہیگا یعنی اگر وقفی ملک ترکے کی تہائی سے کم یا برابر ہے تو اس میں وقف کا حکم جاری رہیگا اور اگر متروکہ کی تہائی سے زیادہ ہے تو تہائی بھر میں وقف جاری رہیگا اور زیادہ جو ہے اسے وارثوں سے تعلق ہوگا جسطرح سے کہ مرض موت میں ہبہ یعنی دے ڈالنے کا اور کسی چیز کی قیمت خریدار کی رعایت سے کم کر دینے کا یہی حکم ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ اصل مال میں جاری ہوگا اور جو وقف سے بچ رہیگا اسے وارث لیں گے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر کسی ملک کو وقف کرے اور کسی غلام کو آزاد کرے اور کسی چیز کو قیمت کم کر کے مرض موت میں بیچے اور وارث اجازت نہ دیں پھر اگر یہ سب کام تہائی ترکے میں نکلجاتے ہوں تو سب کے سب صحیح ہیں اور اگر تہائی میں پوری نہ پڑتی ہو تو اس کام سے شروع کریں گے کہ جس کام کو اس نے پہلے کیا ہے پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو کرینگے یہانتک کہ اس مرض کے بیمار کا مال تہائی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صرف ہو جائے اور جو کام تہائی سے باقی رہ جائے اس میں وصیت باطل ہے اور یہی حکم ہے جب کئی چیزوں کی وصیت کرے اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ پہلے کس کام کی وصیت کی اور بعد کس کام کی وصیت کی ہے تو بعضے فقہا کہتے ہیں کہ اُس تہائی مال کو ان کاموں پر برسدی طور سے تقسیم کریں گے اور اگر قرعے سے تشخیص کر لیں تو خوب ہے اور اگر کوئی کسی بکری کو وقف کرے تو اُس پر کی اون اور دودھ موجود بھی داخل ہیں جبتک استثنا نہ کریگا اس لئے کہ عرف میں یہ بکری میں داخل ہیں اور اس سے باہر نہیں جسطرح پر اگر بکری کو بیچتے ہیں تو بھی یہ داخل رہتے ہیں **دوسری نظر** وقف کی شرطوں میں اور یہ چار قسم کی ہیں **پہلی قسم** موقوف کی شرطوں میں ہے اور وہ چار ہیں اور یہ ہیں کہ موقوف عین ہو دین نہ ہو اور مملوک ہو اور ایسا ہو کہ اصل کے باقی رہنے پر اس سے انتفاع ہو اور اُس پر قبضہ کرنا صحیح ہو پس جو چیز کہ مثل دین کے عین نہ ہو اسکا وقف کرنا صحیح نہیں اور اسیطرح پر اگر کوئی کہے کہ وقف کیا میں نے ایک گھوڑا یا اونٹ یا گھر اور معین نہ کرے کہ کونسا ہے تو یہ وقف صحیح نہیں اور باغ کا اور کھیتوں کا اور کپڑوں کا اور خانہ داری کے اسباب کا اور مباح کاموں کے اوزاروں کا وقف کرنا جائز ہے اور قاعدہ وقف میں یہ ہے کہ جس چیز سے اصل باقی رہنے پر منتفع ہونا مباح اور درست ہو اس کا وقف درست ہے اور اسی طرح پر مملوک کتے کا کہ وہ کھیت یا مکان یا گلے کی نگاہبانی کرتا ہے اور شکاری کتے کا وقف کرنا صحیح ہے اور اسی طرح پر بلی کا بھی وقف کرنا درست ہے اسلئے کہ اس سے بھی منتفع ہو سکتے ہیں اور سور کا وقف کرنا صحیح نہیں اسلیے کہ اسکا مالک مسلمان نہیں ہو سکتا ہے اور بھاگے غلام کا بھی وقف کرنا صحیح نہیں ہے اسلیے کہ اس کا حوالے کرنا اور اس پر قبضہ کرنا مشکل ہے اور آیا روپیوں اور اشرفیوں کا وقف کرنا صحیح ہے بعضے فقہا کہتے ہیں کہ صحیح نہیں اور یہی اظہر ہے اسلیے کہ انکا کوئی فائدہ نہیں مگر خرچ کرنے میں اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ اس میں بھی نفع ہے قرض دے سکتے ہیں اور عین کے باقی رہنے پر مجلس کی زینت کا اور تونگری کا اظہار اور زیور بنانے کا نفع ہے اور اگر کوئی شخص کسی غیر کی ملک کو وقف کرے تو اس کا وقف کرنا صحیح نہیں اور اگر مالک اجازت دے تو بعضے فقہا کہتے ہیں کہ صحیح ہے اسلیے کہ اجازت نئے وقف کے برابر ہے اور مشترک بے بٹی ملک کا وقف کرنا صحیح ہے اور اس وقف میں مشترک چیز کی بیع میں کے قبضے کی طرح پر ہے **دوسری قسم** واقف یعنی وقف کرنے والے کی شرطوں میں ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقف مین بالغ اور عاقل ہونا اور اُسکے تصرف کا جائز ہونا معتبر ہے اور دس برس کے لڑکے کے وقف کرنے مین تردد ہے اور مروی ہے کہ اُسکا صدقہ دینا جائز ہے اور بہتر قول یہی ہے کہ جائز نہین اسلیے کہ حجر کا رفع بلوغ اور رشد پر موقوف ہے اور وقف کرنیوالے کو اپنا متولی کرنا اور دوسرے کا متولی کرنا جائز ہے اور اگر متولی مقرر نکرے گا تو تولیت یعنی اہتمام اور حکومت وقف کی موقوف علیہم یعنی جنپر وقف کیا ہے اُنسے متعلق ہوگی اسواسطے کہ موقوف اُنکی ملک ہوجاتا ہے مترجم کہتے ہین کہ صاحب مسالک نے کہا ہے کہ اگر متولی کی تعیین نفس عقد مین کریگا تو اُس متولی وقف کا معزول کرنا جائز نہین اور اگر وقف کے عقد کے واقع کرنے کے بعد تعیین کرے تو جائز ہے کہ جب چاہے اُسے معزول کردے اسلیے کہ یہ متولی وکیل کا حکم رکھتا ہے تیسری قسم موقوف علیہم یعنی جسپر وقف کیا گیا ہے اُسکی شرطون کے بیان مین ہے اور اِسمین تین شرطین معتبر ہین اور وہ یہ ہین کہ موجود ہو اور اُسکا کسی چیز کا مالک ہونا درست ہو اور معین ہو اور اُسپر وقف کرنا حرام نہو جیسے کہ حربیون پر اور یہودیون کے معبدون پر وقف کرنا حرام ہے پس اگر کسی معدوم شخص پر پہلے پہل وقف کرے تو صحیح نہین جیسے اُس شخص پر وقف کرے کہ کسی سے پیدا ہوگا یا کسی پیٹ کے بچے پر کہ اپنی مان کے پیٹ مین ہو اور جدا نہوا ہو وقف کرے تو صحیح نہین اور اگر کسی معدوم پر کہ عادت سے اُسکا وجود ممکن ہو کسی موجود کی تبعیت سے وقف کرے تو وہ وقف صحیح ہے اور اگر معدوم سے شروع کرے پھر اُسکے بعد موجود پر وقف کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ صحیح نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُبھی موجود پر صحیح ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اسیطرح اُسپر وقف کرے جو مالک نہوسکے جیسے گھر پر اور دیوار پر اور اسکے بعد اُسپر جو مالک ہوسکتا ہے تو اسمین تردد ہے اور پہلا قول اشبہ ہے کہ ایسا وقف جائز نہین اور کسی غلام پر وقف کرنا جائز نہین اسلیے کہ وہ غلام کسی چیز کا مالک نہین ہوتا ہے اور یہ وقف اُس غلام کے مالک کی طرف نہ پھریگا اسلیے کہ وقف کرنیوالے نے اُسکا قصد نہین کیا ہے اور حق تعالی کے بندونکی مصلحت کیلیے کسی چیز کا وقف کرنا صحیح ہے جیسے پل اور مسجدین ہین اسلیے کہ یہ وقف حقیقت مین مسلمانون کے لیے ہے لیکن یہ اُنکی مصلحتون مین صرف ہوتا ہے اور مسلمان کافر حربی پر وقف نہین کرسکتا ہے ہرچند کہ رحمی قرابت بھی اُس سے رکھتا ہو اور ذمّی کافر پر وقف کرسکتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو کوئی قرابت نرکھتا ہوا ور غیر ہوا ور اگر انکی عبادتون کے مقامون پر وقف کریگا تو صحیح نہین اور اسیطرحپر اگر زنا کرنیوالے یا لٹیرے یا شراب خوارون کی مدوخرچ پر وقف کرے تو جائز نہین اور اسیطرحپر اُن کتابون کے لکھوانے پر وقف کرے کہ جنکو اِسوقت مین توریت اور انجیل کہتے ہین تو جائز نہین اسلیے کہ اُن کتابون کو یہودیون نے اور نصاری نے متغیر کر ڈالا ہے اور اُنھین اصلیت پر باقی نہین رکھا ہے اور اگر کوئی کافر کچھ وقف کرے تو اُسکا وقف جائز ہے اور جب مسلمان فقیرون پر وقف کرے تو مسلمان فقیرون کو دینا چاہیے اور مسلمان کے سوا اور کو نہ دینا چاہیے اور اگر کافر فقیرون پر وقف کرے تو اُسی کے مذہب کے فقیرون کو دینا چاہیے اور اگر کوئی مسلمانون پر وقف کرے تو قبلے کیطرف نماز پڑھنے والون کو دینا چاہیے اور اگر مؤمنون پر وقف کرے تو اثنا عشری شیعون کو دینا چاہیے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ کبیرہ گناہون سے پرہیز کرنیوالونکو دینا چاہیے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر شیعون پر وقف کرے تو یہ امامیہ اور جارودیہ ہین نہ اِنکے سوا زیدیہ کے سارے فرقون مین سے اور اگر کسی موقوف علیہ پر کسی نسبت سے وقف کرے تو اُسمین وہ سب جن جن پر وہ نسبت بولی جاتی ہوگی داخل ہونگے بس اگر امامیہ پر وقف کرے تو اثنا عشریہ کے لیے ہے اور اگر زیدیہ پر وقف کرے تو یہ وقف اُن لوگون کے لیے ہے جو زید بن علی بن حسین علیہما السلام کے امام ہونے کے قائل ہین اور اگر اُس نسبت کو باپ کی طرف کی نسبت سے متعلق کرے تو وقف اُسکے لیے ہوگا جو باپ کی طرف سے اُس نسبت مین منسوب ہوگا جیسے ہاشمی کہ ہاشم کیطرف منسوب ہین کہ وہ ابوطالب اور حارث اور عباس اور ابولہب کی اولاد ہین اور اگر طالبیون پر وقف کرے تو وہ ابوطالب کی اولاد کے لیے ہے اور اُسمین شریک ہونگے مرد اور عورتین کہ باپ کی طرفسے اُس نسبت مین عرف اور عادت کی روسے منسوب ہوتے ہین اور بیٹی کی اولاد کو عادت مین اولاد نہین کہتے ہین اور اِسمین علما نے اختلاف کیا ہے اور اگر پڑوسیون پر وقف کرے تو اُسمین وہ لوگ داخل ہونگے جنھین عرف مین پڑوسی کہین گے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسمین وہ لوگ داخل ہونگے جن جن کا گھر وقف کرنیوالے کے گھر سے چالیس گز تک پر ہو اور یہی خوب ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسمین ہر طرف سے چالیس چالیس گھر تک کے لوگ داخل ہین اور یہ قول مطروح ہے یعنی متروک ہے اور اِسپر عمل نہین کیا گیا ہے اور اگر کسی مصلحت پر وقف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرے جیسے فرش مسجد پر اور وہ مسجد گر جائے تو اُسے نیک کامون مین صرف کرنا چاہیے اور اگر نیک کامون پر وقف کرے اور مطلق رکھے اور وہ کام معین نکرے تو اُسے محتاجون اور مسکینون کی اعانت مین صرف کرینگے اور اُس ہر مصلحت مین خرچ کرینگے جس سے خدا کی قربت حاصل ہوتی ہے اور اگر بنی تمیم پر وقف کرے تو صحیح ہے اور اُسے اُن لوگون پر صرف کرے جو اُنمین کے موجود ہونگے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ وقف صحیح نہین اسلیے کہ وہ لوگ نامعلوم ہین اور پہلا قول اقرب بحق ہے اسلیے کہ وہ لوگ بھی مسلمانون کے مانند ہین پھیلنے مین اور نامحصور ہونے مین جس طرح کہ مسلمانون پر وقف کرنا صحیح ہے اور بعضے مسلمانون کی طرف صرف کرتے ہین اسیطرح یہان بھی کرسکتے ہین اور اگر کوئی ملک کسی ذمی کافر پر وقف کرے تو جائز ہے اسلیے کہ وقف مالک کرنا ہے اور نقل منفعت کے مباح کرنیکے ہے اور ان دونسبتون سے اہل ذمہ کو نسبت دینا ممنوع نہین ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ صحیح نہین اسلیے کہ وقف مین خدا کی قربت کی نیت معتبر ہے اور کفار سے مراعات مین گو ذمی بھی ہو کوئی تقرب نہین مگر جبکہ ذمی واقف کا باپ مان ہو تو جائز ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ قرابت دار ذمیون پر وقف کرنا جائز ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اسیطرح مرتد پر یعنی ملی مرتد پر کہ جسکے مان باپ دونون مسلمان نہون اور اپنی ذات سے مسلمان ہوا ہو اور پھر مرتد ہوگیا ہو اور مرتدہ عورت پر خواہ فطری مرتدہ ہو وقف کرنا جائز ہے اسلیے کہ انکی توبہ حاکم شرع کے نزدیک قبول ہوتی ہے برخلاف مرتد فطری کے کہ اُسپر قتل کا حکم ہوجاتا ہے اور وہ کسی مال کا مالک نہین رہتا ہے بلکہ اُسکی ملک اُسکے وارثون سے متعلق ہوجاتی ہے ہرچند کہ خدا کے نزدیک اُسکی توبہ قبول ہوا اور حربی کافر مین تردد ہے اشبہ یہی ہے کہ کافر حربی پر وقف کرنا جائز نہین اور اگر کسی چیز کو وقف کرے اور اُسکے مصرف کو بیان نہ کرے تو وہ وقف باطل ہے اور یہی حکم ہے اگر غیر معین پر وقف کرے جیسے اسطرح پر کہے کہ وقف کیا مین نے اُس چیز کو زید اور بکر مین سے ایک شخص پر یا ائمہ علیہم السلام کے دو مشہدون مین سے ایک پر یا دو جماعتون مین سے ایک پر تو ان سب صورتون مین وقف باطل ہے اور اگر کوئی اپنی اولاد یا اپنے بھائیون پر یا اپنے رشتہ دارون پر وقف کرے اور مطلق چھوڑ دے اور معین نکرے تو اُن موقوف علیہم کی عورتین اور مرد شریک اُسمین سب ہونگے اور نزدیک اور دور کے سب تقسیم مین برابر ہونگے مگر جبکہ وقف کرنے والا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی ترتیب یا خصوصیت یا تفضیلات بعض کی بعض پر ذکر کردے تو اُس صورت مین اُسکے موافق تقسیم ہوگی اور اگر کسی مالک کو کوئی شخص اپنے ماموؤن اور چچاؤن پر وقف کرے تو وہ سب آپس مین برابر بانٹ لین گے اور جب کوئی اپنے بہت قریب کے قرابت دارون پر کوئی چیز وقف کرے اور وہ اقرب قرابت دار اُسکے باپ مان اور اولاد ہین اور کتنا ہی نیچے کو جائین بیٹے اولاد کی اولاد وغیرہ ہون پھر اور کسیکو اُسکے عزیزون مین سے کچھ نہ ملیگا جبتک یہ لوگ معدوم نہوجائین گے اور جب یہ لوگ نرہین گے تو دادون کو اور بھائیون کو کتنا ہی اوپر کی طرف جائین پہونچیگا اور جب یہ بھی نرہین گے تو واقف کے چچاؤن کو اور ماموؤن کو ملیگا میراث والی ترتیب پر کہ آگے انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہوگی لیکن وقف کی تقسیم مین برابر پائین گے مگر جب کہ وقف کرنیوالے نے بعض کی تفضیل کی شرط بعض پر کردی ہوگی تو اُسکے موافق پائیگا چوتھی قسم وقف کی شرطون کے بیان مین ہے اور وہ چار ہین دوام ہے اور تنجیز یعنی کسی ایسی خبر پر معلق نکرے کہ واقع ہونے نہونے کا جسمین احتمال ہو جیسے سفر سے زید کے پھر آنے کی شرط ہے اور قبضے مین دیدینا اور اپنے قبضے سے نکالڈالنا پس اگر کوئی کسی ملک کو ایک معین مدت تک کے لیے وقف کرے تو باطل ہے اور اسیطرح اگر معلق کرے وقف کو ایسی صفت پر کہ جسکا ہونا متوقع ہو اور اُسوقت موجود نہو جیسے مہینے کے تمام ہونے پر تو یہ وقف صحیح نہین اور اسیطرح اگر وقف کرے ایسے شخص پر جو غالباً گزر جاتا ہے جیسے زید پر پھر اُسی پر چپ ہو رہے اور آگے کو وقف کا مصرف نہ بیان کرے یا چند پشتون پر اُسکے جاری کیے پیچھے مصرف آیندہ کو بیان نکرے تو بعضے فقہا اس وقف کو باطل کہتے ہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جن لوگون کا نام لیا ہے اُنکے گزرنے تک وقف کا جاری رکھنا واجب ہے اور یہی اشبہ ہے اور جبکہ یہ لوگ گزر جائین گے تو وقف کرنیوالے کے وارثون سے متعلق ہوگا اور پہلا قول اظہر ہے اور اگر کوئی شخص کہے کہ وقف کیا مین نے اُس چیز کو جبکہ شروع مہینا آئے یا زید سفر سے ہو کر اپنے گھر پہونچے تو یہ وقف صحیح نہین اسلیے کہ اُسنے شرط اور صفت پر اس وقف کو معلق کیا ہے مگر جبکہ شرط واقع اور متحقق ہوا اور وقف کرنیوالا اُسکے تحقق سے واقف ہو جیسے کہے کہ اگر آج جمعہ کا دن ہے تو مین نے اس کتاب کو وقف کیا اور یہ خوب جانتا ہو کہ آج جمعہ ہی کا دن ہے تو یہ وقف صحیح ہے جیسا کہ بعضے فقہا نے کہا ہے اور وقف کی صحت مین قبضہ بھی شرط

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر اگر وقف کرے اور مر جائے اور موقوف علیہم کے یا متولی کے قبضے مین موقوف چیز کو نہ دیا ہو تو وہ چیز جسے وقف کر کے مرا ہے میراث ہو جائیگی اور اگر اپنے نابالغ چھوٹے بچّون پر وقف کرے تو خود اُسکا قبضہ اُنکا قبضہ ہو گا اِسلیے کہ اُن بچّون کا یہی ولی ہے اور یہی حکم نابالغون کے لیے وقف کے قبضے مین دادے کے قبضے کا ہے اور وصی کے قبضے مین تردد ہے اور اظہر یہ ہے کہ صحیح یہی ہے اور اگر کسی ملک کو اپنی ذات پر وقف کرے تو صحیح نہین ہے اور اِسیطرح اگر وقف کرے اپنی ذات پر پھر اپنے سوا پر تو بھی صحیح نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ خود اُسکے حق مین وقف باطل ہو جائیگا اور غیر کے حق مین صحیح ہو گا مگر پہلا قول اشبہ ہے اور اِسیطرح اگر وقف غیر پر کرے اور اِصل موقوف سے اپنے قرضون کے ادا کرنے کی بھی شرط کرے یا اپنے کھانے کپڑے کی بھی شرط کرے تو یہ وقف صحیح نہین لیکن اگر فقیرون پر وقف کرے اور بعد اسکے خود بھی فقیر ہو جائے یا فقہا پر وقف کرے اور اسکے بعد خود بھی فقیہ ہو جائے تو جائز ہے کہ انتفاع مین اُن لوگون کا شریک ہو جائے اور اگر وقف کرے اور یہ شرط کرے کہ جب محتاج ہو جائے گا تو اُسکو پھر اپنی ملک مین لے آئیگا تو شرط صحیح ہے اور وقف باطل ہو جائیگا اور حاجت کے وقت پھر وقف کرنیوالے کیطرف پھر آئیگا اور اسے حبس کہین گے نہ وقف کہ وقف کی عبارت سے تعبیر کی ہے اور اُسکے بعد اُسکے وارثون سے تعلق کریگا اور اگر وقف مین شرط کرے کہ موقوف علیہم مین سے جسے چاہیگا نکال ڈالیگا تو وقف باطل ہو جائے گا اور اگر وقف کرے اور شرط کرے موقوف علیہم کے ساتھ داخل کرنے کو اُنکی اُس اولاد کو جو پیدا ہوگی تو صحیح ہے خواہ یہ وقف اپنی اولاد پر یا غیر پر ہو لیکن اگر وقف کرنے کے وقت شرط کرے کہ موقوف کو موقوف علیہم سے نقل کر کے اُن لوگون کو دیگا کہ بعد اُنکے بہم ہونگے تو جائز نہین اور وقف باطل ہو جائے گا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جب اپنے نابالغ چھوٹے بچّون پر کسی چیز کو وقف کرے اور بعد اِسکے اَور ون کو اُنکے ساتھ شریک کر دے تو جائز ہے گو وقف کرنیکے وقت اُنکے داخل کرنے کی شرط نہ کی ہو اور یہ قول معتمد نہین ہے اور موقوف علیہ کے پہلے طبقے مین قبضہ اور تصرف معتبر ہے اور باقی طبقون مین قبضہ شرط نہین ہے اور اگر فقرا پر یا فقہا پر وقف کرے تو ضرور ہے کہ قبضہ کرنے کے لیے کوئی داروغہ یا محافظ مقرر کرے اِسلیے کہ سارے فقرا اور فقہا کا قبضہ کرنا مشکل ہے اور اگر کسی مصلحت کے لیے وقف کیا ہو جیسے پُل کا بنانا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا مسجد وں کا بنانا ہے تو اسمین وقف کا واقع کرنا کافی ہے اور قبول شرط نہین اور قبضہ کرنا اس کام کے وارد غہ سے تعلق رکھتا ہے اور اگر کسی مسجد کو وقف کرے تو وقف لازم ہو جائیگا اگر ایک شخص نے بھی نماز پڑھ لی ہو گی اور اگر کسی مقبرے کو وقف کرے تو وقف لازم ہو جائیگا اگر اسمین ایک مُردہ بھی دفن ہو جائیگا اور اگر لوگوں کو مسجد مین نماز پڑھنے کی اور دفن کرنے کی اجازت دیدے اور وقف کے لفظ کا تلفظ نہ کرے تو وہ مسجد اُسکی ملک سے باہر نہو گی اور اسیطرح اگر وقف کے لفظ کا تلفظ کرے اور قبضہ نہ دے تو بھی اُسکی ملک سے باہر نہو گی **تیسری نظر** لواحق مین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ وقف ملک مین موقوف علیہ کیطرف منتقل ہو جاتا ہے اسلیے کہ ملک کا فائدہ وقف مین موجود ہے اور بیع نا جائز ہونے سے موقوف علیہم کی ملکیت سے نکل نجائیگا جسطرح ام ولد اپنے مالک کی ملک مین ہے اور لڑکے کے ہونے سے بیع اُسکی جائز نہین اور بعضی صورتون مین وقف کا بیچنا بھی جائز ہے جیسا کہ منہدم ہونے وغیرہ کے وقت مین ہے بس اگر کوئی غلام مین سے مشترک حصے کو وقف کرے اور اسکے بعد اُسی حصے کو آزاد کر دے تو یہ عتق صحیح نہین اسلیے کہ وقف کے سبب سے اپنے آقا کی ملک سے نکل گیا ہے اور اگر موقوف علیہ غلام کے اُس حصے کو آزاد کرے تو بھی جائز نہین اسلیے کہ وقف سے پشتون کا حق متعلق ہوتا ہے اور اُسکی ملکیت موقوف علیہ خاص مین منحصر نہین ہے کہ وہ آزاد کر سکے اور اگر دوسرا شریک اُس غلام مین کے اپنے حصے کو آزاد کرے تو اُسی حصے مین عتق جاری ہو گا اور وقف مین سرایت نکریگا اسلیے کہ اُس حصے مین مباشرت عتق کی ہوتی نہین کہ عتق کے لیے اقوی سبب ہے پھر اسی طریق سے سرایت عتق وقف سے متعلق نہو گی کیونکہ ضعیف سبب ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ موقوف موقوف علیہ کی ملک ہو جاتا ہے تو چاہیے کہ شریک کے حصے کی آزادی سارے غلام کی آزادی مین سرایت کرے اسلیے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بندے کے کسی حصے کو آزاد کرے اور مالدار ہو تو آزادی اُس غلام مین سرایت کر جائیگی اور باقی حصے کی قیمت انکو دینگے اور شریک اپنا حصہ بھی اُسی سے لے لین گے بس چاہیے کہ موقوف علیہ کہ وقف کے حصے کے مالک ہین اپنے حصے کی بھی قیمت اُس آزاد کرنے والے شریک سے لے لین اور یہ جو کہا گیا ہے کہ مباشرت عتق کی اُس حصے سے متعلق نہین ہوتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ آزادی حاصل ہونے کا قوی سبب ہی بس چاہیے کہ شریعت سے بھی آزاد نہوا اسلیے کہ ضعیف سبب ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ سبب قوی مین مانع بھی قوی ہے اور وہی موجود حصون مین مالک کا منحصر نہونا ہے اور پشتون کا حق بھی اسمین متعلق ہے اور سرایت مین کوئی مانع نہین اسلیے کہ شرع شریف کی روسے رقیت یعنی بندہ ہونے کا ابطال ہوا ہے پھر باقی قسمونمین بھی آزادی سرایت کریگی اور شریکون کے حصون کو اسی آزاد کرنے والے سے لینا چاہیے اسلیے کہ وہی انکے حق کے ضایع کرنے کا باعث ہوا ہے اور اسمین تردد ہے اردو مترجم کہتا ہے کہ یقین سے مصنف علیہ الرحمہ نے تردد کی طرف دونون مذہبون کی دلیلین بیان کرکے رجوع فرمائی ہے **دوسرا مسئلہ** جب کوئی کسی غلام کو وقف کرے تو اسکے خرچ کا تعلق اسکی کمائی سے ہوجاتا ہے خواہ شرط کردی ہو خواہ نکی ہو اور اگر وہ غلام اپنے خرچ بھر کے کمانے سے عاجز ہو تو موقوف علیہم پر واجب ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ دونون صورتون مین موقوف علیہم پر واجب ہے تو اشتبہ ہوگا اسلیے کہ مملوک کا نفقہ مالک پر ہوا کرتا ہے خواہ کمانے پر قادر ہو خواہ نہو اور اگر وہ غلام زمین گیر ہوجائے اور حرکت پر قادر نہ ہے تو ہمارے مذہب مین وہ آزاد ہوجاتا ہے پھر اس سے خدمت ساقط ہوجاتی ہے اور آقا کے ذمے سے اسکا روٹی کپڑا ساقط ہوجاتا ہے مترجم کہتے ہین کہ فقہا نے کہا ہے کہ یہی حکم ہے جب کوئی غلام اندھا ہوجائے یا اسے جذام ہوجائے اور اس صورت مین اگر کوئی اسے روٹی کپڑا نہ دے تو مسلمانونپر اسکا روٹی کپڑا دینا واجب ہے اور ان سارے مسلمانون مین سے موقوف علیہم بھی ہین **تیسرا مسئلہ** اگر وقف کیا ہو غلام عمداً کوئی جنایت کرے تو اس سے قصاص لینا واجب ہے اور اگر وہ جنایت قتل سے کم ہو جیسے کسی کا کان اسنے کاٹ لیا ہو تو اس وقفی غلام کا بھی کان کاٹ لینگے اور جنایت بھر غلام مین سے کم ہوگا اور باقی وقف رہیگا اور اگر اس وقفی غلام نے کسی کو مار ڈالا ہوگا تو اسے بھی قتل کرینگے اور وقف باطل ہوجائیگا اور جسپر اسنے جنایت کی ہے اسے جنایت کے عوض مین اپنا غلام بنانا نہین پہونچتا ہے اور اگر وہ قتل خطا سے ہو تو اسکی دیت کا تعلق موقوف علیہ کے مال سے ہوگا اسلیے کہ جنایت کے حق کا وصول کرنا اس غلام کے بیچنے وغیرہ سے نہین ہوسکتا ہے اسلیے کہ وقف ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اس بندے کی کمائی سے دیت متعلق ہوگی اور وہ آپ ہم پہونچا کر جسپر جنایت کی ہے اسے ادا کردیگا اسلیے کہ ایسا آقا غلام کے ذمہ کی دیت کا دینے والا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین کہ اُس سے دیت لین اور جنایت کو بھی خارج نہین کرسکتے ہین اور کوئی راہ اُس غلام کے آزاد کرنے کی بھی نہین ہے اِسلیے کہ وہ غلام وقفی ہے بس اُس غلام کے آزاد ہونے تک منتظر رہین گے کہ جب وہ غلام آزاد ہوگا تو دیت کو کما کر بھر دے گا **چوتھا مسئلہ** جو کوئی کسی چیز کو خدا راہ مین وقف کرے تو یہ اُن کامون کی طرف منصرف ہوگا اور پھرے گا کہ جنسے ثواب حاصل ہوتا ہے جیسے غازی لوگ ہین اور حج اور عمرہ ہے اور مسجدونکا اور پلون کا بنانا ہے اور یہی حکم اُس وقف کا ہے جسکا وقف کرنیوالا یہ کہے کہ مین نے اِس چیز کو خدا کی راہ مین یا ثواب کی راہ مین یا نیک راہ مین وقف کیا ہے اور اِن تینون عبارتون کا مفاد ایک ہی ہے اور وقف کے فائدے کو اُن تینون پر تین حصے کرنا واجب نہین اُردو مترجم کہتا ہے کہ اِس وقف کے فائدے کے تین حصے کرنے کے وجوب پر کوئی ایسی دلیل نہین ہے جو لفظ کے عرفی اور لغوی معنی لینے کی مانع ہو اور اِسمین شیخ علیہ الرحمہ کا اختلاف ہے اور وہ کہتے ہین کہ تین حصے کرینگے کہ وہ مطوعہ سپاہ اور حج اور عمرے سے مختص ہین اور ابن حمزہ کہتے ہین کہ ایسے وقفون کے محاصل مجاہد لوگون سے مختص ہین اور یہ دونون قول لفظ کے عرفی لغوی کے مفہوم کے منافی ہین اِسلیے کہ خدا راہ یا نیک راہ وغیرہ کہنا فقط انھین تخصیص کو متقضی نہین ہے **پانچوان مسئلہ** جس کسی کے اعلیٰ درجے کے اور ادنیٰ درجے کے مولا ہون کہ جنھون نے اُسے آزاد کیا ہے اور یہ شخص کسی چیز کو اپنے مولاؤن پر وقف کرے پھر اگر معلوم ہوجائے کہ اِسنے دونون مولا سے فلان مولا کا ارادہ کیا ہے تو وقف اُسی مین صرف ہوگا اور نہین تو دونون مین مشترک رہیگا اُردو مترجم کہتا ہے کہ یہ قول مصنف علیہ الرحمہ کا اِس مسئلے مین مذہب مشہور کے موافق ہے جیساکہ دروس مین ہے اور مبنی اِس امر پر ہے کہ مشترک لفظی کے کئی معنون کا ساتھ ہی ایک استعمال مین ارادہ کرنا جائز ہے اور مولا کا لفظ اشتراک لفظی سے دو معنون پر بولا جاتا ہے ایک اطلاق اُن لوگون پر ہو کہ جنکی طرف اِس عتق کے ولاء منتہی ہوئی ہو اور انھین اعلیٰ مولیٰ کہتے ہین اور اُس غلام کے مولا پر اطلاق ہو کہ جسکے آقا نے اُسے آزاد کیا ہے اور جسکی طرف یہ ولا پہونچی ہو اور اِسے سافل یعنی ادنیٰ درجے کا مولا کہتے ہین **چھٹا مسئلہ** جب کوئی شخص کسی چیز کو اپنی اولاد کی اولاد پر وقف کرے تو اُسمین بیٹون اور بیٹیون کی اولاد کے مرد اور عورت سب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسی فضیلت کے داخل اور شریک ہونگے اور اگر اپنی اولاد پر وقف کرے تو اسمین اسی کی صلبی اولاد داخل ہوگی اور اولاد کی اولاد نہ داخل ہوگی اور بعضے فقہا کہتے ہین بلکہ سبکے سب داخل ہونگے اور پہلا قول اظہر ہے اسلیے کہ ولد ولد یعنی بیٹے کا بیٹا ولد یعنی بیٹی کے کہنے سے سمجھ مین نہین آتا ہے اور اگر یہ کہے کہ مین نے اس چیز کو اپنی اولاد پر اور اس اولاد کی اولاد پر وقف کیا ہے تو دونون پشتون کو شامل ہوگی اُردو مترجم کہتا ہے کہ ان دو پشتون سے بڑھکر نیچے والی پشت پر شامل ہونے کے لیے کوئی قرینہ ضرور ہے۔ اور اگر وقف کرنیوالا یہ کہے کہ مین نے اس چیز کو اپنی اولاد پر وقف کیا ہے اور جب وہ گزر جائے اور اس اولاد کی اولاد بھی گزر جائے تو فقیرون پر ہے تو یہ وقف اسکی اولاد کے لیے ہے اور جب یہ لوگ گزر جائینگے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اس وقف کو اسکی اولاد کی اولاد کی طرف صرف کرین اور جب وہ گزر جائینگے تو فقرا کی طرف صرف کرینگے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اولاد کی اولاد کیطرف اس وقف کو صرف نکرینگے اسلیے کہ یہ وقف انھین شامل نہین ہے مگر فقرا کی طرف اس وقف کے صرف کرنے مین انکے گزر جانے کی شرط ہے اور یہی قول اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ بعضے محشی کہتے ہین کہ وقف کی اس عبارت کو بداہت ہے اولاد کی اولاد کے داخل ہونے پر نہ مطابقی دلالت ہے اور نہ تضمنی اور نہ التزامی دلالت ہے اسلیے کہ انکے انقراض کی شرط مین اور انپر وقف ہونے مین کوئی طرح کا التزام بھی نہین اور اگر یہ التزام ہوتا تو ضرور یہ اولاد کی اولاد کے ساتھ وقف مین شریک ہونے کا مقتضی ہوتا اور انکی ترتیب کا مقتضی تھوتا کہ پہلے اولاد گزر لے تو پھر اولاد کی اولاد کو پہونچے مگر مخالف مقابل اسکو نانے گا اور وقف مین سکو وہم کا اعتبار قرینہ ایسی چیز کا نہین ہو سکتا ہے جو لفظ سے سمجھ مین نہین آتی ہے اور گزر تے جانے کی شرط کر لینا انکے ذکر کے فائدے مین کفایت کرتا ہے اور اولاد کے انقراض پر انکے انقراض کو عطف کرنے سے انکے داخل کرنے کے لیے کوئی دلالت نہین ہے بلکہ اصل عدم سے یہان استدلال لائی جاسکتی ہے سا تو ان مسئلہ جب کوئی شخص کسی مسجد کو وقف کرے اور وہ گر پڑے اور وہ قریہ اور محلہ بھی ویران ہو جائے تو بھی وقف کرنیوالے کی طرف ملک عود نہ کریگی اور وہ خالی زمین اور میدان وقف سے باہر نہو جائے گا اور اگر کوئی ملکی کبھی تردسے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقف کرے اور وہ نکلے تو کفن وارثون کی ملک ہو جائیگا آٹھوان مسئلہ اگر کوئی وقفی گھر گر جائیگا تو اُسکی زمین وقف سے باہر نہو گی اور اُسکا بیچنا بھی جائز نہو گا اُردو مترجم کہتا ہے کہ اہل سنت کے خلاف پر مصنف علیہ الرحمۃ نے تنبیہ کی ہے کہ وقفی گرے گھر کی بیع جائز نہین اور اہل سنت کہتے ہین کہ جب وقفی گھر یا مسجد گر پڑے اور پھر نہ بن سکے تو اُسکا بیچڈالنا جائز ہے - اور اگر موقوف علیہم یعنی جنپر وقف ہی انمین ایسا اختلاف واقع ہو کہ جس سے وقف کے خراب ہوجانے کا خطرہ ہو تو وقفی چیز کا بیچڈالنا جائز ہے اور اگر اختلاف بھی انمین واقع نہو اور وقف کے خراب ہوجانیکا بھی ڈر نہو بلکہ وقف کا بیچڈالنا اُنکے لیے زیادہ مفید ہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ ایسی صورت مین وقف کا بیچڈالنا جائز ہے اور بیع کا جائز نہونا موجہ ہے اور اگر وقفی کوئی درخت اُکھڑ جائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسکا بیچڈالنا جائز ہے کہ اُس سے انتفاع بے بیع کے متعذر ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ اس قول کے قائل شیخ علیہ الرحمہ خلاف وغیرہ مین ہین - اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُس اُکھڑے درخت کا بیچنا جائز نہین کہ اُس سے انتفاع چھت وغیرہ بنانے اور کرائے پر دینے سے ممکن ہے اور یہی قول اشبہ ہے نوان مسئلہ جب پہلا بطن یعنی پشت ایک مدت کے لیے اپنے اوپر کی وقفی چیز کو اجارہ دے اور اُسی اجارے کی مدت کے اندر وہ بطن یعنی پشت گزر جائے پھر اگر اُس امر کے قائل ہو جائین کہ موت اجارے کی مبطل ہوتی ہے تو تو اجارے کے باطل ہو جانے مین کوئی کلام ہی نہین رہا اور اگر اس امر کے قائل ہون کہ مرنے سے اجارہ باطل نہین ہوتا ہے پھر یہان آیا باطل ہوگا اور یا نہین تردد ہے اور اظہر بطلان ہے اسلیے کہ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ مدت موجر لوگونکی نہین کہ وہ گزر گئے ہین تو اب دوسری پشت کو اس اجارے کے فسخ مین اور باقی رکھنے مین اختیار ہے اور مستاجر باقی مدت کے معاوضے کو پہلے لوگون کے ترکے سے وصول کریگا دسوان مسئلہ جب کوئی فقیرون پر وقف کرے تو یہ وقف شہر بھر کے فقیرون کی طرف صرف ہوگا اور جو فقیر کہ نہین موجود ہوگا اور یہی حکم ہے جب علوی لوگون پر کوئی وقف کرے تو یہ وقف موجود لوگون کی طرف پھریگا اور جو وہان نہ موجود ہو اُسکا ڈھونڈھنا مشقت کے سبب سے واجب نہین ہے اور وقفی لونڈی سے موقوف علیہ کو ہمبستری جائز نہین اسلیے کہ وہ لونڈی اُسکی ملکیت سے خصوصیت نہین رکھتی ہے اور اگر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

موقوف علیہ اُس سے لڑکا جنوائیگا تو وہ لڑکا حر یعنی آزاد شخص ہو گا کسی کا بندہ نہو گا اور اُسکی قیمت بھی اس موقوف علیہ پر نہین ہے اِسلیے کہ آپ اپنے کو تاوان دینا واجب نہین اور آیا وہ لونڈی اُم ولد ہو جائیگی یعنی اُم ولد کے حکم مین آجائے گی بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان اُسکے حکم مین آجائے گی یعنی ام ولد ہو جائے گی اور اگر اُسکے ترکے سے اُسکی قیمت اُسکے بعد کی پُشتون کے لیے لیجائے گی تو اُسکے مرنے سے وہ آزاد ہو جائیگی اور اسمین تردد ہے اور وقفی لونڈی کا نکاح کر دینا جائز ہے اور اُسکا مہر وقف کے موجود لوگون کے لیے ہے اِسلیے کہ اِس نکاح مین فائدہ ہے جیسے وقفی گھر کے اجارے مین فائدہ ہوتا ہے اور اِسی طرح لڑکا اُسکے پیٹ کا اُسکی نما ہے جبکہ کسی بندے سے اُسکا عقد کرین یا حرامکاری سے پیدا ہوا اور اُس لڑکے سے وہ پُشت مختص ہو گی جو اُسکے ساتھ پیدا ہو گی اور اگر وہ لڑکا کسی آزاد شخص سے صحیح طور پر ہمبستر ہونے سے پیدا ہو گا تو وہ لڑکا آزاد ہو گا مگر جبکہ عقد مین شرط کر لیا جائے کہ لڑکا غلام ہو گا تو بندہ ہو گا اور اگر کوئی شخص وقفی لونڈی سے شُبھے سے ہمبستر ہو تو وہ لڑکا آزاد ہو گا اور اُسکے باپ کے ذمے اُس لڑکے کی قیمت وقف کے مالکون کو دیدینا ہے اور اگر وقف کرنیوالا اُس وقفی لونڈی سے ہمبستر ہو تو اُسکا حکم بیگانہ شخص کی طرح ہے اِسلیے کہ وقف کے سبب سے وہ اصل لونڈی اور اصل اُسکی منفعت اُسکی مِلک سے نکل چکی ہے لیکن صدقہ گویہ ایک ایسا عقد ہے کہ جسمین ایجاب اور قبول اور قبضے کی ضرورت پڑتی ہے اور اگر اِسپر بے مالک کی رضا کوئی قبضہ کر لے تو اُسکی ملک نہو جائے گا اور صدقے کی شرطون مین سے قربت کی نیّت ہے اور صحیح مذہب پر قبضے کے دینے کے بعد صدقے کو پھیر لینا جائز نہین اِسلیے کہ صدقے کا مقصود ثواب ہوتا ہے اور وہ حاصل ہو چکا بس وہی اُسکے بدلے کے مثل مین ہے اور واجب صدقہ بنی ہاشم یعنی سادات پر حرام ہے مگر ہاشمی کا صدقہ ہاشمی لیسکتا ہے یا اضطرار کے وقت مین غیر سید کا بھی صدقہ سید لیسکتا ہے اور سادات کو سُنّتی صدقہ دینے مین کوئی مضایقہ اور ڈر نہین ہے تین مسئلے پہلا مسئلہ قبضہ دینے کے بعد صدقہ پھیرنا جائز نہین خواہ عوض لیا ہو خواہ عوض نہ لیا ہو خواہ اپنے قرابتی کو دیا ہو خواہ غیر کو دیا ہو اور یہی قول سب سے بڑھکر صحیح ہے دوسرا مسئلہ ذمی کا فر کو صدقہ دینا جائز ہے گو غیر بھی ہو اِسلیے کہ منقول ہوا ہے کہ ہر جلتے کلیجے والے یعنی محتاج کے دینے مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثواب ہے اور حق تعالیٰ بھی قرآن مین فرما چکا ہے کہ جسکا حاصل یہ ہے کہ تمھین خدا منع نہین کرتا ہے اُن لوگون کے دینے مین جو تمسے تمھارے دین اسلام کی بابت نہین لڑتے ہین تیسرا مسئلہ چھپا کر صدقہ دینا کھلے کھلے دینے سے افضل ہے مگر جبکہ اُسے لوگ صدقہ نہ دینے کی تہمت کرنے لگین تو اُسوقت مین اس تہمت کے دور کرنے کے لیے ظاہر کرکے صدقہ دیگا۔

کتاب سکنی وحبس

اس کتاب مین سکنی یعنی سکونت کے بخشنے کا اور حبس یعنی مملوکی کے روکنے کا دوسرے شخص کے فائدے کے لیے بیان ہے اور یہ ایک عقد ہے کہ جو ایجاب اور قبول اور قبضے کا محتاج ہوتا ہے اور اسکا فائدہ مالک کی ملک کے باقی رہنے کے ساتھ منفعت کے حاصل کرنے پر کسیکو مسلط کرنا ہے اور اضافتون کے مختلف ہونے سے اسکے نامون مین بھی اختلاف ہوتا ہے اور جب عمر کے لفظ سے مقترن ہوتا ہے تو عمری کہلاتا ہے اور جب کسی مدت سے مقترن ہوتا ہے تو رقبی کہلاتا ہے اور جب اسکان سے مقترن ہوتا ہے تو سکنی کہلاتا ہے اور اس عقد کی عبارت یہ ہے کہ کہے اسکنتک یعنی مین نے تجھے اس مکان یا اس زمین مین رکھدیا اور اگر عمر بھر کو رکھے تو کہے اعمرتک عمرک یعنی مین نے تجھے یہ گھر اپنی یا تیری عمر بھر کو دیا ہے اور اگر کسی مدت تک کو رکھے تو ارقبتک عشرۃ عام یعنی یہ گھر مین نے تجھے دس برس کی مدت بھر کے رہنے کو دیا ہے اور جو عبارت اس معنون مین بولی جاتی ہو او قبضے سے یہ عقد لازم ہو جاتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ لازم نہین ہوتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر قربت کا قصد کریگا تو قبضے کے بعد لازم ہو جائے گا اور پہلا قول زیادہ مشہور ہے اور اگر یہ کہے کہ تیرے لیے اس مکان مین تیری زندگی بھر کے رہنے کو مین نے بخشا تو جائز ہے اور جب وہ مرجائے گا تو رکھنے والے کی طرف پھر آئیگا اور یہی قول اشبہ ہے اور جبتک کہ جب تو مر جائے گا تو میری طرف پھر آئے گا تو بیشک یقینی وہ گھر یا زمین اُسکی طرف پھر آئیگی اور اگر یہ کہے کہ مین نے عمر بھر کو یہ گھر تجھے اور تیری اولاد کے رہنے کو دیا ہے تو بھی عمری ہوگا اس رہنے والے کی ملکیت سے متعلق نہوگا بلکہ اُسکے اور اُسکی اولاد کے گزرنے کے بعد مالک ہی کی ملک ہے گا اور خالی سکونت اُس رہنے والے سے متعلق اشبہ پر ہوگی یعنی اصل تو ہمیشہ مالک کی ملک پر رہے گی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور منفعت کی ملکیت عمر اور مدت کے مطابق معمر سے متعلق ہوگی اور جب اِس رہنے کی بخشش میں کوئی
مدت معین کر دے تو وہ مدت گذرنے سے لازم ہو جائیگی تو اُسمین رجوع جائز نہوگی اور یہی حکم ہے
جب مالک اپنی عمر بھر کو دے تو بھی منفعت نہ پھریگی گو معمر یعنی رہنے والا مر جائے ہاں مالک کے
مرنے کے بعد اُسکے وارثون کی طرف پھر آئیگی اور اگر رہنے والے کی عمر سے مقترن کرے اور وہ
مر جائے تو اُسکے وارثون کے لیے کچھ نہیں ہے اور مالک کی طرف پھر آئے گی اور اگر مدت کہے
اور اُسے معین نکرے تو اِس صورت مین مالک جب چاہے پھیر لے اور نکال باہر کرے اور جس
چیز کا گھر وغیرہ مین سے وقف کرنا صحیح ہے اُسکا عمرہ وغیرہ بھی کرنا صحیح ہے اور عقد عمری بیع سے
باطل نہیں ہوتا ہے بلکہ اُس معمر کی عمر کا پورا کر لینا واجب ہے اور سکنی کا اطلاق اُس شخص کے
اور اُسکے اہل و عیال کے رہنے کو مقتضی ہے اور کسی غیر کا رکھنا جائز نہیں مگر جب اُسکی شرط کر لیگا
تو جائز ہے اور اِسیطرح سکنی کی چیز کا کرایہ چلانا جائز نہیں جسطرح کسی غیر کا رکھنا جائز نہیں
مگر جب مالک اجازت دیدے تو جائز ہے اور جب کوئی اپنے کو راہ خدا مین یا اپنے غلام کو
کعبے یا کسی مسجد کی خدمت مین حبس کرے تو یہ عقد لازم ہو جائیگا اور اُس اصل کے باقی
رہنے تک اسکا بدل ڈالنا جائز نہوگا اور اگر کسی چیز کو کسی شخص پر حبس کرے اور مدت معین
نکرے اور حبس کرنیوالا مر جائے تو وہ چیز میراث ہو جائیگی اور اِسیطرح جب مدت معین کرے
اور وہ مدت گزر جائے اور مدت کے اندر حبس کرنیوالا مر جائے تو بھی مدت گزرنے کے بعد وہ
چیز میراث ہو جائیگی اور اُسکے وارثون کا حق ہوگی۔

کتاب ہبات

یہ کتاب ہباؤن یعنے بخششون کے بیان مین ہے اور نظر ہبہ کی حقیقت اور اُسکے حکمون
مین ہے پہلی نظر ہبہ کی حقیقت مین ہے اور یہ ایک ایسا عقد ہے کہ جو اصل چیز پر بے عوض کے
اور بے قربت کے فوری مالک کر دینے کو مقتضی ہے اور کبھی اسے نحلہ اور عطیہ یعنی دینا لانا کہتے
ہین اور اسمین ایجاب اور قبول اور قبضے کی احتیاج پڑتی ہے بس ایجاب کے لیے جو لفظ اِس
قصد پر دلالت کرے وہ کفایت کرتی ہے جیسے وہبتک یا ملکتک یعنی مین نے تجھے یہ چیز دیدی یا مین نے
تجھے اِسکا مالک کر دیا اور یہ عقد ایسے بالغ عاقل سے کہ جس کا تصرف اُسکے مال پر جائز ہوا کرتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صحیح ہوگا اور اگر کسی غیر کے ذمے کے دین کو کسی اور شخص کو دیندار کے سوا بخشے تو صحیح نہین اور یہی قول اشبہ ہے اسلیے کہ ہبہ کی شرط قبضہ ہے وہ یہان متحقق نہین اور اگر جسکے ذمے ہے اُسیکو بخشے تو جائز ہے اور یہ ابراء ہوجائے گا اور ابراء مین صحیح مذہب پر قبول کی شرط نہین ہے اور جبتک قبضہ نہو اُسوقت تک ہبہ کا حکم اُسپر نکیا جائیگا اور اگر ہبہ کا اور قبضے کا اقرار کرے تو اُسکے اقرار کے سبب سے ہبہ کا حکم جاری کردیا جائیگا گو واہب یعنی دینے والے ہی کے قبضے مین ہو اور اگر اُسکے بعد پھر منکر ہوجائے تو یہ انکار سُنا نجائیگا اور اگر ہبہ کرنے والا قبضہ دینے سے پہلے اور ہبہ کے عقد کے واقع ہونے کے بعد مرجائے تو وہ موہوب یعنی دی چیز میراث ہوجائیگی اور قبضے کی صحت مین واہب کی اجازت شرط ہے پھر اگر واہب کی بے اجازت موہوب لہ یعنی جسے دی ہے اُس چیز پر قبضہ کرے گا تو اُسکی طرف اُس چیز کی ملک منتقل نہوگی اور اگر موہوب لہ کے پاس والی اپنی چیز کو اُسی کو ہبہ کرے تو یہ ہبہ صحیح ہے اور قبضے مین واہب کی اجازت کی ضرورت نہ پڑیگی اور نہ اسکی ضرورت پڑیگی کہ اتنا زمانہ گزرے کہ اُسمین قبضہ کرنا ممکن ہو اور اکثر اسیطرف بعضے علما جاتے ہین اور یہی حکم ہے جب باپ یا دادا اپنے نابالغ بچے پر کچھ ہبہ کرے تو یہ ہبہ محض عقد سے لازم ہوجاتی ہے اسلیے کہ ولی کا قبضہ اُسی کا قبضہ ہے اور اگر باپ دادے کے سوا کوئی نابالغ کو کچھ دے خواہ اُسے ولایت ہو یا نہو تو اُسکے قبضے کا ہونا ضرور ہے اور اِس قبضے کا متولی ولی یا حاکم شرع ہوگا اور مشترک چیز کا ہبہ کرنا جائز ہے اور اُسکے قبضے کا حال مشترک بیع کے قبضے کی طرح ہے اور اگر کوئی شخص دو شخصونکو کوئی چیز دے اور وہ دونون قبول کرلین اور قبضہ بھی کرلین تو اُن دونون مین کا ہر ایک جو اُسے ملا ہے اُسکا مالک ہے پھر اگر ایک تو قبول کرے اور دوسرا قبول نکرے تو قابض کے حق مین ہبہ صحیح ہے اور ہبہ مین بعضی اولاد کو بعضی اولاد پر کراہت کے ساتھ فضیلت دینا جائز ہے اور جب موہوب پر موہوب لہ قبضہ کرلے اور وہ ہبہ مان یا باپ پر کی ہو تو اجماع کی رو سے اِس ہبہ سے پھر جانا یعنی موہوب کا موہوب لہ سے پھر مانگنا جائز نہین اور یہی حکم مان باپ کے سوا نسبی قرابتدارونکا ہے اور اِسمین اختلاف ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ بہت سے فقہا کا مذہب یہی ہے کہ یہ ہبہ لازم ہے اور رجوع اِسمین جائز نہین کہ عقدون کی وفا کا حکم عام ہے اور اِسلیے کہ موہوب لہ کی ملک صحیح ہوئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اجماع کی رو سے مستمر ہو چکی ہے بس شیخ کا خلاف والا قول سید مرتضیٰ کے قول کی طرح پر ضعیف ہو گیا اور اگر موہوب لہ غیر شخص ہو تو واہب کو عین موہوب کے باقی رہنے تک پھیر لینا پہونچتا ہے اور اگر موہوب ضایع ہو جائے تو پھر رجوع ہبہ مین نہین پہونچتی ہے اور اسی طرح ہبہ بالعوض مین رجوع نہین ہے یعنی جس چیز کو کسی چیز کے بدلے مین دین پھر اُسکا پھیر مانگنا جائز نہین گو وہ کتنی ہی کم ہو اور آیا تصرف سے ہبہ لازم ہو جاتی ہے بعضے فقہا کہتے ہین ہان لازم ہو جاتی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ لازم نہین ہوتی ہے اور یہی قول اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ اِسمین کئی قول ہین اور اُنمین سے ایک قول یہ ہے کہ تصرف سے ہبہ لازم نہین ہوتی ہے اور اِسی قول کو مصنف علیہ الرحمہ نے اور اُنسے پہلے سلار اور ابو صلاح نے اختیار کیا ہے اور ابن جنید کے کلام سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تصرف کو مطلق ہبہ کے لازم کر دینے مین کوئی تاثیر نہین ہے بلکہ واہب کو فسخ کر ڈالنا جائز ہے اور یہ اطلاق جواز کا تصرف کے ساتھ ملک کی نقل کر دینے والے اور پھیرنے سے روکنے والے تصرفونکو جیسے لونڈیسے لڑکا جنوا نے کو اور گیہون کا آٹا پیسڈالنے وغیرہ کو شامل ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ ہبہ تصرف سے لازم ہو جاتی ہے اور یہی مذہب شیخین اور ابن براج اور ابن ادریس اور بہت سے متاخرین کا ہے اور تیسرا قول تفصیل کا ہے یعنی اگر وہ تصرف ایسا ہے کہ جس سے وہ چیز اُسکی ملک سے نکلجاتی ہے یا اُسکی صورت بدلجاتی ہے جیسے کپڑے کا رنگ ڈالنا ہے اور لکڑی سے کچھ بڑھئی کا بنا ڈالنا ہے یا لونڈی سے ہمبستر ہونا ہے تو ایسے تصرف سے ہبہ لازم ہو جاتی ہے اور اِسکے سوا اگر وہ تصرف اِسطرح کا ہے جیسے سواری پر سوار ہونا ہے اور کپڑے کا پہننا ہے اور گھر کا رہنا وغیرہ استعمال ہے تو ایسے تصرفون سے ہبہ لازم نہین ہوتی ہے اور اِس تفصیل کے قول کے قائل ابن حمزہ اور شہید اول علیہ الرحمہ ورحمین ہین اور ایک گروہ متاخرین کی ہے ۔

اور نسبی قرابت دارون پر ہبہ کرنا مستحب ہے اور ماں باپ بیٹے مین سنت موکدہ ہے اور جو چیز شوہر جورو کو دے اور جورو شوہر کو دے اُسمین رجوع یعنی اُس چیز کا پھیر لینا مکروہ ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جورو خاوند بھی نسبی قرابت دارون کا حکم ہبہ مین رکھتے ہین اور پہلا قول اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے اِسلیے کہ ہبہ مین مطلق رجوع جائز ہے اور صحیحہ محمد بن مسلم سے تخصیص

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نکلتی ہے یعنی اُنہین جائز نہین توکراہت پر حمل کرنا اشبہ ٹھہرا دوسری نظر ہبہ کے حکمون مین ہے اور اُسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز دیڈالے اور اُسپر قبضہ بھی دیدے اور قبضہ دینے کے بعد کسی دوسرے شخص کے ہاتھ وہی دینے والا اُسی موہوب یعنی وہی چیز کو بیچ ڈالے پھر اگر وہ موہوب لہ یعنے جسے وہ چیز دی ہے اُس دینے والے کا نسبی رشتہ دار ہے تو یہ بیع درست نہین اور اگر غیر ہے اور اِس ہبہ کا کچھ عوض لیا ہے تو بھی یہ بیع صحیح نہین اور اگر غیر شخص ہے اور کچھ عوض بھی نہین لیا ہے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ بیع باطل ہے اِسلیے کہ اُسنے ایسی چیز کو بیچا ہے جسکا وہ مالک نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ بیع صحیح ہے کہ اُسے رجوع یعنی اُسکا پھیر لینا پہونچتا ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر ہبہ فاسد طور پر واقع ہوئی ہو تو بیع ہر حال مین صحیح ہے اور یہی حکم ہے جو شخص اپنے مورث کے مالکو اُسکی زندگی کے یقین کے حال مین بیچ ڈالے اور وہ مرچکا ہو تو یہ بیع صحیح ہے اور یہی حکم ہے جو شخص اپنے غلام کو آزاد کردے اور پھر اُس غلام کے بخشنے کی وصیت کرے اور اِسکے بعد ظاہر ہو جائے کہ آزاد کرنا فاسد طور پر واقع ہوا تھا تو یہ وصیت اُسکے حق مین صحیح ہے دوسرا مسئلہ اگر قبضہ ہبہ کے واقع ہونے کے کچھ زمانے کے بعد ہو پھر جب سے قبضہ ہوگا اُسیوقت سے ملک کے منتقل ہونے کا حکم کیا جائے گا اور عقد کے وقت سے ملک کے بدلنے کا حکم نہ کیا جائیگا اور وصیت کا یہ حکم نہین ہے اِسلیے کہ وصیت مین وصیت کرنیوالے کے مرنے کے ساتھ اور قبول کے ساتھ گو کچھ زمانے کے بعد ہو منتقل ہونے کا حکم کیا جائے گا تیسرا مسئلہ اگر کوئی واہب یعنی دینے والا کہے کہ مین نے ہبہ کیا اور قبضہ نہین دیا تو مقبول اُسی کا قول ہے اور موہوب لہ اگر قبضہ دینے کا دعوی کرتا ہو تو اُسے اُس سے قسم لینا پہونچتا ہے اور اِسیطرح اگر کوئی کہے کہ مین نے اِس چیز کو تجھے دیا اور مین نے تجھے اِس چیز کا مالک کیا پھر قبضہ دینے کا منکر ہو جائے تو اِس صورت مین بھی اُسی کا قول مقبول ہوگا اِسلیے کہ ہو سکتا ہے کہ اُسنے اِن صیغون سے اپنے وہم کی خبر دی ہو۔ چوتھا مسئلہ جب کوئی شخص ہبہ مین رجوع کرے یعنی دی چیز کو پھیر مانگے اور اُس چیز مین کوئی عیب پڑ گیا ہو تو تفاوت قیمت نہین لے سکتا ہے اور اگر کوئی کمی زیادتی ہو جائے تو وہ واہب یعنی بخشنے والے کی ملک ہے اور اگر کوئی علیحدہ ہونے والی زیادتی ہو جائے جیسے پھل ہے اور

Presented by: Rana Jabir Abbas

بچہ ہے پھر اگر وہ نئی حاصل ہوئی ہے تو موہوب لہ کی ملک ہے اور اگر عقد کے وقت موجود تھی تو واہب کی ملک ہے پانچواں مسئلہ جب کوئی کچھ ہبہ کرے اور مطلق رکھے یعنی عوض کی شرط نہ لگائے تو ہبہ عوض کی شرط سے مشروط نہو گی پھر اگر موہوب لہ کچھ عوض دے تو پھر واہب کو ہبہ مین رجوع کرنا یعنی پھیر مانگنا جائز نہین اور اگر عوض کی شرط کر دے تو بھی صحیح ہے خواہ مطلق رکھے خواہ معین کر دے پھر جبتک وہ شرط کیا عوض موہوب لہ نہ دے لیگا اُسوقت تک واہب کو ہبہ مین رجوع پہونچتی ہے اور بے اندازے کے شرط مین موہوب لہ جو چاہے گا دیدیگا گو کتنا ہی تھوڑا ہو اور قبضہ دیدینے پر واہب کو رجوع نہین جائز ہے اور شرط کی چیز دینے کو موہوب لہ پر جبر نہ کیا جائیگا بلکہ اُسے اختیار ہے اور اگر ایسے حال مین وہ بخشی چیز ضایع ہو جائے یا اُسمین کوئی عیب پڑ جائے تو موہوب لہ اُسکے تاوان دینے کا ضامن نہین اِسلیے کہ یہ امر اُسکی ملک مین نیا پیدا ہو گیا ہے اور اِسمین تردد ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ وہی چیز جسمین عوض مشروط ہے اگر موہوب لہ کے قبضے مین عوض دینے سے اور رجوع سے پہلے ضایع ہو جائے یا اُسمین کوئی عیب پڑ جائے خواہ وہ امر موہوب لہ کے فعل سے ہوا ہو جیسے کپڑے پہننے سے یا اُسکے فعل سے نہوا ہو تو اِس صورت مین آیا موہوب اصل کا یا قیمت کے تفاوت کا ضامن ہوگا یا نہوگا بیان دو قول ہین ایک قول ضامن نہونے کا ہے جسے مصنف علیہ الرحمہ نے بھی اختیار کیا ہے اور پھر تردد کیا ہے اور علامہ نے تذکرے مین اسکا یقین کر لیا ہے اور اُنکے صاحبزادے نے شرح مین اِسی دلیل سے جو مصنف نے بیان کی ہے کہ یہ حادثہ واہب کی ملک مین حادث ہوا ہے تو موہوب لہ پر تاوان کا ضامن ہونا لازم نہین اور اِس دلیل سے کہ موہوب لہ پر عوض مشروط کا ادا کرنا واجب نہین بلکہ واہب کو رجوع پہونچتی ہے اور بے پروائی بھی اُسی کی طرف سے ہے کہ اُسنے اُسی چیز کو ایسے شخص کے قبضے مین ڈال رکھا ہے کہ جسے بے ذمہ داری کے تصرف کرنے کا تسلط دیا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ موہوب لہ کے ذمے ضمان یعنی ذمہ داری ہے اور اِسی کا ابن جنید نے متقدمین مین سے اور بعضے متاخرین نے جزم کیا ہے اِسلیے کہ ہاتھ مین لینے والے کے دیدینے تک ذمے داری کا حکم عام ہے اور اِسلیے کہ واہب نے یونہین قبضہ نہین دیا تھا بلکہ شرطی بدلے پر دیا تھا کہ وہ بدلا موہوب لہ نے نہین دیا اور اِسلیے کہ دو امرون مین سے ایک امر واجب ہے اصل ہبہ کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھیر دینا یا بدلے کا دیدینا اور جبکہ ہبہ ضایع ہوجانے وغیرہ کے سبب پھیرنا مشکل ہے تو بدلے کا دینا واجب ٹھہر گیا۔ چھٹا مسئلہ جب موہوب لہ کسی کے دیے ہوئے کپڑے کو رنگ ڈالے پھر اگر اِس امر کے قائل ہوں کہ تصرف ہبہ میں رجوع کا مانع ہوتا ہے تو رجوع جائز نہیں اور اگر اِسکے قائل ہوں کہ جب موہوب لہ غیر شخص ہو نسبی رشتہ دار نہو تو تصرف ہبہ میں رجوع کا مانع نہیں تو پھیر لینا واہب کو جائز ہے اور موہوب لہ اُسمیں رنگ کی قیمت بھر کا شریک رہیگا ساتوان مسئلہ جب کوئی خوفناک مرض میں کچھ کسیکو ہبہ کرے اور اچھا ہو جائے تو وہ ہبہ صحیح ہے اور اگر اُسی مرض میں مرجائے اور وارث ہبہ پر راضی نہوں اور اجازت نہ دیں تو ترکے کی تہائی میں معتبر ہوگی

کتاب سبق و رمایت

یہ کتاب گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی وغیرہ کے بیان میں ہے اور اِن دونوں کا فائدہ جہاد کی مستعدی پر اور لڑائی کے اسباب پر اور دشمنوں پر غلبے کی مہارت اُنکے حاصل کرنے پر ہمت کا برانگیختہ کرنا ہے اور یہ معاملہ صحیح ہے اور اِس معاملے کا مستند فرمان ہدایت توامان جناب رسالتمآب صلعم ہے۔ سبق اِلّا فی نصل او خف او حافر یعنی شرط لگانا کہیں جائز نہیں مگر تیر میں اور تلی میں اور سُم میں جائز ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ اہل سنت نے اِس روایت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے صحیح میں روایت کیا ہے اور ہمارے علمانے اُنھیں سے اِسے حسن میں روایت کیا ہے اور مشہور روایت میں سبق کی بے کا زبر ہے اور یہ کسی کام پر کے ویسے عوض سے ہے جیسا کہ آنکو ہے اور اسکی منفی ماہیت مراد نہیں ہے بلکہ اسکے حکموں میں سے کسی حکم کی نفی مراد ہے یا سارے حکموں کی نفی مجاز کے طریق سے مراد ہے اور صحت کی نفی سب مجازوں سے بڑھکر قریب ہے اور مقصود یہ ہے کہ سب معاملوں میں درست نہیں مگر اِن تین معاملوں میں درست ہے پس اِس بنا پر اِن معاملوں کے سوا کا جواز بے عوض کے باقی رہیگا اور اکثر اوقات میں سبق کی بے کو سکون دیتے ہیں اور وہی مصدر ہے تو اِس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ یہ فعل واقع نہیں ہوتا ہے مگر اُنھیں تین معاملوں میں واقع ہوتا ہے پھر اِن تین معاملوں کے سوا اور معاملے غیر جائز ٹھہرینگے اور نتیجے دوڑنے میں اور پتھر پھینکنے میں اور اُٹھانے میں اور کشتی میں اور بے پیکان کے ہتھیاروں میں بے بازی کی مسابقت میں اختلاف پڑگیا ہے آیا جائز ہے یا نہیں تو بے کے زبر والے قول پر

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائز ہے اور سکون والے قول پر جائز نہین اور جواز کے قول پر شہرت کے ساتھ اصل براءت کی بھی موافقت ہے خصوصاً جبکہ اِن کامون پر کوئی صحیح غرض مرتب ہوتی ہو۔ اور دوسرا مستند اِن معاملون کا ائمہ علیہم السلام کا فرمودہ ہے ان الملائکۃ لتنفر عند الرہان وتلعن صاحبہ ما خلا الحافر والخف والریش والنصل یعنی شک نہین کہ فرشتے بیزار ہوتے ہین بازی لگانے کے وقت اور مسابقت کرنیوالے پر لعنت کرتے ہین سوار گھوڑے کے اور تلی اور سم کے اور تیر اور پیکان کے کہ انکی شرط کے وقت بیزار نہین ہوتے ہین اور اس بات کی تحقیق کئی فصلونکی مستدعی ہے

پہلی فصل، آیین کی مستعمل لفظون کے بیان مین ہے بس سابق اُسے کہتے ہین کہ جس کے گھوڑے کی گردن یا گردن اور سینے کے بیچ کا مندلا بڑھجائے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جسکے گھوڑے کا کان نکلجائے اور پہلا قول اکثری ہے اور مصلی وہ ہے کہ جسکے گھوڑے کا سر سابق کے گھوڑے کے پیچھے کے پُٹھون کے سامنے ہو اور سبق بے کے سکون سے مصدر ہے اور زبر سے عوض یعنی بازی اور اسی کو خطر بھی کہتے ہین اور محلل وہ ہے جو اِن دو بازی لگانے والون کے بیچ مین آجائے اگر سابق ہو جائے تو لیلے اور اگر مسبوق ہو جائے تو اُسے دینا نہ پڑے اور غایت گھوڑ دوڑ وغیرہ کی منتہائے مسافت کو کہتے ہین اور مناضلہ اور مسابقہ اور مراماۃ آپسمین بازی سے تیر اندازی کو کہتے ہین اور سبق بے تشدید سے اُس شخص کے فعل کے لیے کہتے ہین جو عوض نکالے یا عوض لینے کا استحقاق پیدا کرے اور رشق رے کے زبر سے تیر پھینکنے کی گنتی ہے اور زیر سے تیر اندازی ہے اور رشق وجہ اور رشق ید کہتے ہین اور اس سے مراد پیاپے تیر مارنا ہین یہانتک کہ دونون کی معین کی تیرون کی گنتی سے فراغت ہوجائے اور تیرون کے نام حابی اور خاصر اور خارق اور خاسق اور مارق اور خارم ہین بس حابی وہ تیر ہے جو زمین پر پھسل کر پھر غرض یعنی نشانے پر پہونچے اور خاصر وہ تیر ہے جو نشانے کی دونون مین سے ایک طرف پر لگے اور خارق وہ تیر ہے جو نشانے کو توڑ کے اور خاسق وہ تیر ہے جو نشانے کو پھیلا دے اور اُسمین گڑ جائے اور مارق وہ تیر ہے جو نشانہ توڑ کر نکلجائے اور خارم وہ تیر ہے جو نشانے کے کنارے کو توڑے اور کہتے ہین کہ مزدلف وہ تیر ہے جو زمین سے ٹکرا کر نشانے پر لگے اور غرض وہ نشانہ ہے جسپر تیر کا پہونچنا مقصود ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور وہ ایک کپڑے کا ٹکڑا ہوتا ہے اور ہدف وہ چیز ہے جسے مٹی وغیرہ سے نشانہ بنا کر لگا دیتے ہین اور مبادرت تیرون کی گنتی مین برابر ہونے پر دونون مین سے ایک کا اصابت یعنی تیر نشانے پر پہونچانے مین بڑھجاتا ہے اور محاطت اصابت مین کی برابری کا گرا دینا ہے۔

دوسری فصل اُن چیزون کے بیان مین ہے جنمین مسابقت کیجاتی ہے اور جواز کا حصر تیر اور نلی اور سم ہی مین ہے اسلیے کہ شرع مین اسیقدر وارد ہوا ہے اور تیر مین عربی تیر اور عجمی تیر اور ہتھیار مثل برچھی وغیرہ کے اور تلوار داخل ہین اور نلی مین اونٹ اور ہاتھی لفظ کے اعتبار سے شامل ہین اور اسیطرح حافر یعنی سم گھوڑے گدھے خچر پر دلالت کرتا ہے اور پرندون مین مثل کبوتر وغیرہ کے اور پاؤن سے دوڑنے مین اور کشتی مین مسابقت جائز نہین۔

تیسری فصل مسابقت یعنی گھوڑ دوڑ وغیرہ اور رمایت یعنی تیر اندازی کے عقد مین ہے اور اسمین ایجاب اور قبول کی احتیاج پڑتی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ ایکطرح دوری ہے پس قبول کی احتیاج نہین اور دینا کفایت کرتا ہے اور پہلے قول پر اجارے کیطرح لازم ہے اور دوسرے قول پر جائز ہے خواہ شروع کرچکا ہو خواہ نہ کی سوا اور عوض کا عین اور دین ہونا دونون صحیح ہین اور اگر دونون مسابقت کرنیوالون کے سوا کوئی شخص کچھ عوض دیدے تو اجماع سے صحیح ہے یا ایک کو اِن دونون مین سے دین اور دونون کو تو مذہب امامیہ پر صحیح ہے گو اِن دونون مین کوئی محلل بھی نہ آیا ہو اور اگر امام علیہ السلام اپنے بیت المال یعنی خزانے سے عوض عنایت فرمائین تو بھی جائز ہے اِسلیے کہ اِسمین مصلحت ہے اور اگر دونون مسابقت کرنے والے عوض تنہا محلل کے لیے قرار دیدین تو بھی جائز ہے اور اسیطرح ہے اگر کہا جائے جو ہم تینون مین سے سابق ہوجائیگا بس وہی عوض پائےگا اِسلیے کہ مسابقت مین اذن کا اطلاق پر عمل ہے اور مسابقت کو پانچ شرطون کی ضرورت پڑتی ہے ایک مسافت کی ابتدا کا اندازہ ہے دوسری مسافت کی انتہا کا اندازہ کرنا ہے تیسری خطر یعنی عوض کا اندازہ ہے چوتھی تعیین اُس چیز کی جسپر مسابقت ہوگی جیسے گھوڑا وغیرہ ہے پانچوین برابر ہونا اُن چیزونکا جنپر مشقتون کے اُٹھانے مین مسابقت ہوگی پھر اگر ایک کمزور ہو کہ جسکے عجز کا تیقن ہو تو یہ مسابقت صحیح نہین۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چوتھی فصل عوض کے بیان میں ہے ضرور ہے کہ عوض سابقت کرنیوالے دونوں میں سے ایک کے لیے یا محلل کے لیے قرار دیا جائے اور اگر ان دونوں کے سوا کے لیے قرار دیا جائے تو جائز نہیں اور آیا کھڑے ہونے کے مقام کی برابری شرط ہے یا نہیں بعضے فقہا کہتے ہیں کہ ہاں شرط ہے اور ظاہر یہی ہے کہ شرط نہیں اسلیے کہ یہ دونوں کی رضامندی پر موقوف ہے اور رمی یعنی تیراندازی وغیرہ چھ چیزوں کے علم کی محتاج ہے ایک رشق یعنی نشانے پر لگنے کے تیروں کی گنتی کا جاننا دوسری تیر کے نشانے پر لگنے کی صفت کا جاننا تیسری مسافت کی مقدار کا جاننا چوتھی غرض یعنی نشانے کا جاننا پانچویں چیز عوض کا جاننا چھٹی سابقت والے ہتھیاروں کی مماثلت کا جاننا ہے اور مبادرۃ اور محاطۃ کے اشتراط میں تردد ہے اور ظاہر یہی ہے کہ مشترط نہیں اور اسی طرح کمان اور تیر کی تعیین بھی مشترط نہیں ہے۔

پانچویں فصل گھوڑدوڑ اور تیراندازی وغیرہ کے حکموں میں ہے اور اسمیں کئی مسئلے ہیں پہلا مسئلہ جب کوئی غیر شخص پانچ سابقت کرنیوالوں سے کہے کہ جو سابق ہو جائیگا اُسے پانچ روپیے دونگا پھر وہ غایت پر برابر پہونچیں تو کسی کو کچھ نملیگا اسلیے کہ سبقت پائی ہی نہیں گئی اور اگر ایک اُنمیں سے سابق ہو جائیگا تو پانچوں روپیے اُسکو ملیں گے اور اگر دو سابق ہو جائینگے تو پانچوں روپیوں کو وہی دونوں بانٹ لیں گے اور باقی تین شخصوں کو کچھ نملیگا اور یہی حکم ہے جب تین یا چار شخص سابق ہو جائیں اور اگر کوئی کہے کہ جو سابق ہوگا اُسے دو روپیے اور جو مصلی ہوگا اُسے ایک روپیہ دونگا پھر ایک سابق ہو یا دو ہوں یا چار ہوں تو انہیں وہی دو روپیے ملینگے اور وہ اسمیں بانٹ لیں گے اور اگر ایک سابق ہو اور تین مصلی ہو جائیں اور ایک پیچھے رہجائے تو سابق کو دو روپیے ملیں گے اور تینوں مصلیوں کو ایک روپیہ ملیگا اور متاخر یعنی پیچھے رہنے والا کچھ نپائے گا دوسرا مسئلہ اگر دو شخص مسابقت کے لیے معاوضے نکالیں اور تیسرے محلل کو اپنے میں داخل کریں اور وہ دونوں کہیں کہ جو ان تینوں شخصوں میں سے سابق ہو جائے گا اُسے دونوں معاوضے ملیں گے پھر اگر ایک اُن دونوں مسابقت کرنیوالوں میں سے سابق ہو جائیگا تو مصنف کے مختار پر دونوں معاوضے وہی لیگا اور یہی حکم ہے اگر محلل سابق ہو جائے اور اگر دونوں مسابقت کرنیوالے سابق ہو جائیں تو ہر ایک کے لیے اپنا اپنا معاوضہ ہے اور محلل کے لیے کچھ نہیں اور اگر ایک اُن دو میں سے اور محلل سابق ہو جا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

تو سابق کے لیے اپنا معاوضہ ہے اور مسبوق کا آدھا معاوضہ اور دوسرا آدھا معاوضہ محلل کیلیے ہے اور اگر اُن دونون مین سے ایک سابق ہوا اور محلل مصلی ہو تو دونون معاوضے سابق کے لیے ہین اسلیے کہ شرط پر عمل کرنے کا مقتضا یہی ہے اور یہی حکم ہے اگر ایک دونون مین سے سابق ہوجائے اور دوسرا اور محلل پیچھے رہجائین اور یہی حکم ہے جب ایک اُن دونون مین سے سابق ہوجائے اور دوسرا مصلی ہوجائے اور محلل پیچھے رہجائے غرضکہ ان سب صورتون مین کل مال سابق کے لیے ہے اور باقی کچھ نہ پائین گے اسلیے کہ شرط پر عمل کرنے کا مقتضا یہی ہے تیسرا مسئلہ جبکہ مبادرت یعنی بڑھتا تیر پہونچانے مین اور رشق یعنی تیرون کی گنتی بیس تیرون کی اور اصابت یعنی نشانے پر پہونچنا پانچ تیرونکا شرط ہو پھر ہر شخص دس دس تیر لگائے اور پانچ پانچ تیر دونون کے نشانے پر لگ جائین تو دونون تیراندازی مین برابر رہے بس اسوقت مین معین گنتی کا پورا کرنا واجب نہین اسلیے کہ یہ مبادرت سے باہر ہے پھر اگر اُن دونون مین سے ہر ایک دس تیر لگائے اور ایک کے پانچ تیر نشانے پر پہونچین اور دوسرے کے چار تیر نشانے پر پہونچین تو پانچ تیر نشانے پر پہونچانیوالا شخص تیراندازی مین غالب آگیا اور جیت گیا اور اگر دوسرا شخص گنتی کے پورا کرنے کی درخواست کرے تو پوری کرنا واجب نہین لیکن اگر وہ دونون شخص محاطت شرط کرلین گے پھر ہر ایک اُنمین سے دس دس تیر مارے اور ہر ایک کے پانچ پانچ تیر نشانے پر پہونچین تو پانچ کو پانچ سے گرادین گے اور رشق یعنی معین گنتی تیرون کی پوری کرینگے اور اگر ایک دونون مین سے نو تیر نشانے پر پہونچالے اور دوسرا پانچ تیر نشانے پر لگائے تو پانچ کو پانچ سے گرادینگے اور گنتی معین پوری کرینگے اور جب دونون محاطہ کرچکین پھر ایک اُن دونون مین سے گنتی کے پورے کرنے کی طرف مبادرت کرے تو دیکھا جائیگا کہ اُسکے لیے گنتی پوری کرنے مین کوئی فائدہ اسطرح کا ہے کہ جس سے دوسرے پر ترجیح پا جائیگا یا اسکے برابر ہوجائیگا یا اُسکے لیے اصابت مین منفرد ہونے کا مانع ہوجائیگا اسطرحپر کہ محاطہ کے بعد اصابت بھر کے عدد مین کم رہتا ہو تو اس صورت مین صاحب اکثر یعنی جسکے تیر نشانے پر زیادہ پہونچے ہین جبر کرین گے کہ گنتی کو پورا کرلینے دے اور اگر کوئی فائدہ نہوگا تو جبر نکرینگے جیسے دونون مین سے ایک نے پندرہ تیر مارے ہون اور وہ سب نشانے پر پہونچے ہون اور دوسرے نے بھی پندرہ تیر لگائے ہون اُنمین سے پانچ نشانے پر پڑے ہون پھر دونون پانچ کی پانچ سے محاطہ یعنی اسقاط

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرین پھر جب گنتی پوری کرینگے تو انتہا کی بات یہ ہے کہ پانچ تیرون والا شخص اُنھین باقی پانچون تیرون کو نشانے پر پہونچا دیگا اور پندرہ تیرون والا اُنھین باقی پانچون مین خطا کر جاے گا پھر وہ اُن کو دس سے ساقط کرینگے تو بھی بہت تیر پھینکنے پندرہ والا پانچ تیر بڑھیگا بس اکمال مین یعنی گنتی کے پورے کرنےمین کوئی فائدہ نہ نکلیگا چوتھا مسئلہ جبکہ تیراندازی مین کسیکی مسابقت متحقق ہو جائیگی تو غلبہ تیراندازی مین پالیا جائیگا اور تیراندازی تمام ہو جائے گی تو اُس وقت مین سابق شخص عوض کا مالک ہو جائیگا اور اُسکو تصرف اپنی مرضی کے موافق جائز ہو جائے گا اور اُسے فقط آپ ہی لے لینا پہونچتا ہے یا اپنے دوستون کو کھانا کھلوانا پہونچتا ہے اور اگر تیراندازی کے عقد مین عوض سے کھانا اپنے قبیلے کو کھلانے کی شرط کرے تو اُسکی صحت کو مصنف علیہ الرحمہ بعید نہین جانتے ہین پانچوان مسئلہ جب مسابقت کا عقد فاسد ہو جائے تو کچھ کام کرنے پر اُجرت مثل واجب نہین اپنی جیسے شراب یا نامعلوم وغیرہ کو عوض قرار دینے سے عقد فاسد ہو جائے تو جتنا تیراندازی وغیرہ کا کام ہو چکا ہے تو اُس کام کی اُجرت مثل دینا واجب نہین اور مسمی بے کسی بدل کے ساقط ہوگا اور اگر عوض کسی اَور کا مال اور حق نکل آئے گا تو دینے والے کو اُس عوض کا مثل یا اُسکی قیمت دینا واجب ہوگی چھٹا مسئلہ جب دو مین کا ایک دوسرے پر فضیلت پا جائے اور مفضول کہے کہ اِس فضیلت کو اسقدر مجھسے لیکر نکالڈال تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ جائز نہین اِسلیے کہ تیراندازی کی مسابقت سے مقصود تیراندازی کی حذاقت اور اُسکی کوشش کا ظہور ہے پھر جب وہ اُس فضیلت کو کچھ لیکر نکالڈالے گا تو تیراندازی کے مقصد کا چھوڑ دینا لازم آئیگا بس معاوضہ باطل ہوگا اور جو لیگا پھیر دینا پڑیگا۔

کتاب وصایا

یہ کتاب وصیتون کے بیان مین ہے اور اِسمین نظر کئی فصلون کی مستدعی ہے۔

پہلی فصل عقد وصیت مین ہے اور یہ اصل چیز یا منفعت کا اپنے مرنیکے بعد کسی کو مالک کر دینا ہے اور اِسمین ایجاب اور قبول کی احتیاج ہوتی ہے بس ایجاب کا لفظ ہے جو اِس قصد پر دلالت کرتا ہو جیسے اعطوا فلانا بعد وفاتی یا لفلان کذا بعد وفاتی۔ یعنی میرے مرنے کے بعد فلان شخص کو اتنا دیدینا یا میرے مرنے کے بعد فلان شخص کے لیے اِتنا ہے یا وصیت کی ہے مین نے فلان شخص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کے لیے اور موصی یعنی وصیت کرنیوالے کے مرنے کے بعد اور موصی یعنی جسکے لیے وصیت کی ہے اُسکے
قبول کر لینے کے بعد ملک اُسکی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور فقط موصیکے مر جانے سے بے قبول کے
ملک ظاہر منتقل نہین ہوتی ہے اور اگر موصی کے مرنے سے پہلے موصی لہ قبول کر لے تو جائز ہے
اور مرنے کے بعد زیادہ موکد ہے گو قبول مرنے کے کچھ دیر کے بعد ہو جبتک رد نکرے تو صحیح ہے پھر
اگر موصیکی حیات مین رد کرے تو اُسکے مرنے کے بعد قبول کر لینا جائز ہے اِسلیے کہ اُس رد کے لیے
کوئی حکم اور اعتبار نہین اور اگر موصی کے مرنے کے بعد اور قبول سے پہلے رد کرے تو وصیت
باطل ہو جائیگی اور یہی حکم ہے اگر قبضہ کرنے کے بعد اور قبول سے پہلے رد کرے یعنی اسمین بھی
وصیت باطل ہو جائیگی اور اگر موصی کے مرنے کے بعد اور قبول کے بعد قبضہ کرنے سے پہلے رد کرے
تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ وصیت باطل ہو جائیگی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ باطل نہو گی اور یہی
اشبہ ہے اور اگر قبول کر لے اور قبضہ کر لے پھر رد کرے تو پھر اجماع سے وصیت باطل نہوگی
اِسلیے کہ اُسکی ملک اُسپر متحقق اور مستقر ہو چکی ہے اور اگر کچھ کو رد کرے یعنی قبول نکرے اور کچھ کو
قبول کرے تو جسے قبول کیا ہے اُسمین وصیت صحیح ہو گی اور اگر موصی لہ قبول سے پہلے مر جائے تو
اُسکے وارث قبول مین اُسکے قائم مقام ہو جائین گے **فرع** اگر کوئی شخص اپنی حاملہ لونڈی کو اُسکے
شوہر کو جس سے وہ حاملہ ہے پیٹ کے بچے کے ساتھ کہ وہ بھی مملوک ہے دینے کی وصیت کرے اور وہ قبول
کرنے سے پہلے مر جائے تو اُسکے وارث کو اُسکا قبول کرنا پہنچتا ہے پھر جب قبول کر چکے گا
تو وہ وارث اُس لڑکے کا بھی مالک ہو جائیگا اور اگر وہ وارث اُنھین سے ہو گا جسکے لیے ملکیت درست ہے
یعنی وارث بیٹی اور چچا بیٹا ہو کیونکہ بیٹی محرمونین سے ایک کی وارث ہوتی ہے اور موصی لہ پر کہ اسکا باپ ہے آزاد
نہوگا اِسلیے کہ وہ قبول سے پہلے مر گیا ہے اور نہ اپنے باپ کی میراث پائیگا اِسلیے کہ وہ مملوک ہے مگر جبکہ وہ لڑکا
اُن شخصون مین سے ہو جو وارث کی ملک مین آنے سے آزاد ہو جاتا ہے اور وارث کئی ہون تو میراث مین اُن سبکا
شریک ہو جائیگا اور ترکہ بٹنے کے پہلے آزادی کے سبب سے اپنے باپ کی میراث مین سب وارثونکا
شریک ہو جائیگا اور اگر وارث اُسکے باپ کا ایک ہی ہے تو یہ لڑکا کچھ نپائیگا اِسلیے کہ اُسکی آزادی سے
پہلے وہ ترکہ اُس وارث سے مختص ہو چکا ہے اور گناہ مین وصیت درست نہین پھر اگر کوئی یہود
نصاریٰ کے معبدون کے لیے اور اُن کتابون کے لکھوانے کے لیے جو اِسوقت مین توریت

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور انجیل کہلاتی ہین یا ظالم شخص کی مدد کے لیے کچھ مال کی وصیت کرے تو یہ وصیت باطل ہے اور وصیت موصی کیطرف سے اُسکی زندگی بھر تک جائز ہے خواہ مال کی وصیت ہو خواہ ولایت کی وصیت ہو اور رجوع کی تصریح کرنے سے یا وصیت کے منافی کام کرنے سے رجوع متحقق ہو جائے گی پھر اگر جس چیز کی وصیت کی ہے اُسے بیچ ڈالے یا اُسکے بیچنے کی وصیت کر دے یا اُسے دیڈالے اور قبضہ بھی دیدے یا اُسے گرو رکھے تو رجوع ہو جائیگی اور اِسیطرح پر اُس چیز مین کہ جسکی وصیت کی ہے کوئی ایسا تصرف کرے کہ وہ پہلے نام کے صادق آنے سے نکل جائے تو بھی رجوع ہو جائیگی جیسے کسی کے لیے گیہوون کی وصیت کرے پھر اُنکا آٹا پسوا ڈالے یا آٹے کی وصیت کرے اور اُسکا خمیر کر ڈالے یا روٹی پکا ڈالے تو رجوع ہو جائیگی اِسیطرح پر اگر تیل کی وصیت کرے پھر اُسے اُس سے عمدہ تیل مین ملا دے یا کسی اناج کی وصیت کرے اور اُسے اَور مین اسطرح ملا دے کہ تمیز نہو سکے تو بھی رجوع ہو جائے گی لیکن اگر روٹی کی وصیت کرے پھر اُسے کوٹ کر ریزے ریزے کر ڈالے تو یہ رجوع نہ ٹھہریگی۔

دوسری فصل موصی مین ہے موصی مین عقل کا کامل ہونا اور آزادی معتبر ہے بس سڑی کی وصیت صحیح نہین اور جبتک دس برس کا نہوئے اُسوقت تک لڑکے کی بھی وصیت صحیح نہین ہے جب دس برس بھی سمجھدار ہونے کے ساتھ نکل جائیگا تو اُسکی وصیت نیک کامون مین رشتہ دارون کے لیے اور غیرونکے لیے درست ہو جائیگی اور یہی اشہر ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ آٹھ برس بھرنے کے بعد وصیت صحیح ہو گی اور یہ روایت شاذ ہے اور اگر موصی اپنے کوئی ایسا زخم لگائے جس سے جیتا نہ بچ سکے پھر کچھ مال کی وصیت کرے تو اُسکی وصیت اُسوقت مین مقبول نہ ہو گی اور اگر وصیت کرے پھر بعد اِسکے اپنے کو ہلاک کر ڈالے تو اُسکی وصیت قبول کر لیجائے گی اور نابالغ بچّون پر ولایت کی وصیت خاص باپ دادے ہی کی طرف سے صحیح ہو گی اور مان کے لیے نابالغ بچّون پر کوئی ولایت نہین ہے اور بچّون پر ولایت کی وصیت مان کی طرف سے صحیح نہین ہے اور اگر اُن لڑکون کے لیے مان کچھ مال کی وصیت کرے اور ایک وصی قائم کرے تو اُس کو بھی تصرف اُسکے تہائی ترکہ مین اور اُسپر کے حقوق مثل مانند خمس و زکوٰۃ و حج کے نکالنے مین صحیح ہو گا اور اولاد پر جاری نہ ہو گا

تیسری فصل موصی بہ یعنی وصیت والے مال وغیرہ کے بیان مین ہے اور اِسمین کئی طرفین ہین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلی طرف وصیت کے متعلق میں ہے اور وہ یا تو اصل چیز ہوگی یا منفعت ہوگی اور ان دونوں میں ملک ہونا معتبر ہے پس شراب کی وصیت صحیح نہوگی اور نہ سؤر کی صحیح ہوگی اور نہ گلی کے پھرتے کتے کی صحیح ہوگی اور جس چیز میں کوئی نفع نہو تو اُسکی بھی وصیت صحیح نہوگی اور اصل چیز اور منفعت دونوں میں اندازہ تہائی ترکے کا یا کم کا کیا جائیگا اور اگر تہائی ترکے کی وصیت کی ہے تو خاص زائد میں وصیت باطل ہوگی مگر جب وارث اجازت دینگے تو ترکے کی تہائی سے زائد میں بھی وصیت صحیح ہو جائیگی اور اگر وارث کئی ہوں اور بعضے اجازت دیں تو اُنکے حصے بھر میں ترکے کی تہائی سے زائد میں بھی وصیت صحیح ہو جائیگی اور وارث کی اجازت کا اعتبار بعد وفات کے ہوتا ہے اور آیا وارث کی اجازت وفات کے پہلے بھی صحیح ہے اور اسمیں دو قول ہیں اشہر اُنمیں یہی ہے کہ صحیح ہے وارث پر لازم ہوگی اور جب اجازت وفات کے بعد واقع ہوگی تو وہ موصی کے فعل کا جاری کرنا ہے اور ابتدائی ہبہ نہوگی پھر اسکی صحت قبضے کی محتاج نہوگی اور جو موصی نے مقرر کر دیا ہے اُسپر عمل کرنا بھی واجب ہے جبکہ وہ شرع شریف کے منافی نہو اور وفات کے وقت کی تہائی معتبر ہے نہ وصیت کے وقت کی پس اگر وصیت کرے اور وصیت کیوقت توانگر ہو پھر وفات کے وقت تک محتاج ہو جائے تو اُسکی وہ وہ توانگری معتبر نہیں اور اسی طرح وصیت کے وقت فقیر تھا پھر وفات کے وقت تک توانگر ہو گیا تو اُسکی توانگری معتبر ہوگی اور اگر وصیت کرے اور بعد اسکے کوئی اُسے مار ڈالے یا زخمی کر دے تو اُسکی وصیت ترکے کی تہائی میں اور دیت یعنی خون بہے کی تہائی اور جنایت کے عوض کی تہائی میں نافذ اور جاری ہوگی اور اگر کسی شخص کو اپنے ترکے سے مضاربت کرنے کی اسطرح پر وصیت کرے کہ آدھا نفع اُس مضارب کے لیے اور آدھا اپنے وارثوں کے لیے شرط کرے تو صحیح ہے اور بعضوں نے تہائی کی شرط کی ہے اور اسمیں صحیح کہتے ہیں اور زائد میں صحیح نہیں ہے اور پہلا قول مروی ہے اور اگر واجب اور غیر واجب امروں کی وصیت کرے اور تہائی میں سب کی سمائی ہو سکے تو سبکو کرینگے اور اگر تہائی کم پڑیگی اور وارث اجازت نہ دیتے ہونگے تو واجب کی شروع اصل ترکے سے کرینگے اور باقی کو تہائی سے نکالیں گے پھر اول کو درجہ بدرجہ اول کرینگے اور اگر سب وصیت کے کام غیر واجب ہونگے تو ترکے کی تہائی سے کام کے لیے نکالیں گے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر اگر بچیگا تو جو اول ہی اسکے لیے نکالینگے یہانتک کہ ترکہ کی تہائی پورا پورا صرف ہو جائے پھر جو کچھ کام باقی رہجائینگے وہ چھوڑ دیے جائینگے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی نے فرمایا ہے کہ واجب امر ونسے وہ مراد ہین جو مالسے مانند حج و زکوٰۃ و کفارہ کے متعلق ہین اُنھین اصل ترکے سے نکالنا چاہیے اور بدنی واجب مانند قسم و روزہ و نماز کے تہائی سے نکلینگے اور اگر کوئی شخص ایک کیلیے مال کی تہائی کی اور دوسرے کے لیے چوتھائی کی اور تیسرے کے لیے چھٹے حصے کی وصیت کرے اور وارث اجازت نہ دیتے ہون تو پہلے شخص کو تہائی دیدینگے اور دوسرے تیسرے کے حق مین وصیت باطل ٹھہریگی اور ایک شخص کیلیے تہائی کی وصیت کرے پھر دوسرے کیلیے بھی تہائی کی وصیت کرے تو اس وصیت مین دوسری وصیت پہلی وصیت کی ناسخ ہے اور پہلے شخص کو تہائی دینے کی ناسخ ہے اور دوسرے کو دینے کی موجب ہو اور جب اول مشتبہ ہو جائے اور جان نہ پڑے کہ وہ کون ہے تو اسکے نام کو قرعے سے نکالین گے اور اگر اپنے سارے بندونکے آزاد کرنے کی وصیت کرے تو بندے کے لفظ مین جو اسکا مملوک ہے داخل ہوگا خواہ پورا پورا مملوک ہو یا بعض مملوک ہو اور بعض کسی دوسرے کا ہو تو اسمین سے فقط موصی کا حصہ پھر آزاد ہو جائیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ آزادی شریک کے حصے مین بھی سرایت کریگی پورا پورا آزاد ہو جائیگا اور چاہیے کہ موصی کے مال سے اگر تہائی مین نکل سکے تو شریک کے حصے بھر کی قیمت دیدین اور اسمین ایک روایت بھی وارد ہوئی ہے کہ اسمین ایک طرح کا ضعف ہے اور اگر چیز کی دو شخصون کے لیے وصیت کرے اور وہ چیز ترکے کی تہائی سے بڑھکر ہو اور وارث اجازت نہ دیتے ہون تو تہائی کی مقدار اُن دونون مین مشترک ہے اور اگر دونون شخصون مین سے ہر ایک کے لیے اس چیز مین سے کچھ کچھ مقدار معین کر دے تو پہلے شخص کے دینے سے ابتدا کرنی چاہیے اور جو کچھ اسکے بعد کمی پڑیگی وہ کمی دوسرے شخص کے ذمے پڑیگی اور اگر کوئی شخص کسی کے لیے اپنے آدھے مال کی وصیت کرے اور وارث بھی اجازت دیدین اور اسکے بعد کہین کہ ہم اپنے گمان مین اسقدر نہ سمجھے تھے اور جانتے تھے کہ کم ہوگا تو اُنکے گمان کے موافق مین حکم کرینگے اور اُنسے قسم اس بات کی لے لین گے کہ جتنا اب تم بتلاتے ہو اُس سے زیادہ کا تو گمان اجازت کے وقت نہ تھا جیسے آدھے مال مین وصیت کی اجرا کی اجازت کے بعد دعا کرین کہ ہمارے گمان مین آدھا مال ہزار روپئے کا تھا اور یہی گمان کرکے ہمنے اجازت دی تھی اب معلوم ہوا کہ وہ ہزار اشرفی کی مقدار ہے تو ہزار روپئے بھر مین وصیت جاری ہوگی اور جو بڑھیگا اسمین اُنسے قسم لین گے کہ یہ مقدار تعین اجازت کے وقت مقصود تو تھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اس میں تردد ہے اور اگر کسی غلام یا گھر کی وصیت کرے اور وارث اُس وصیت کی اجازت دیدیں اور اُسکے بعد ادعا کریں کہ ہمیں یہ گمان تھا کہ یہ غلام یا گھر ترکے کی تہائی بھر ہے یا اُس سے کچھ یونہیں سا بڑھکر ہے تو اُنکے اِس ادعا پر التفات نکرینگے اِسلیے کہ یہاں اجازت معلوم چیز پر مشتمل ہے اگر اپنے مال کی تہائی کی مشترک طور پر کسی کے لیے وصیت کرے تو موصی لہ کو ہر جنس میں سے تہائی کا لینا پہونچتا ہے اور اگر کوئی شخص کسی کے لیے ایک معین مال کی وصیت کرے اور اُس مال کی مقدار ترکے کی تہائی بھر کی ہو تو موصی کے مرتے ہی موصی لہ اُس چیز کا مالک ہو جائے گا اور وارثون کو اُسمین کوئی اعتراض نہ پہونچے گا اور اگر موصی کا کچھ مال غائب ہو تو موصی لہ اُس مال سے اُتنا لیگا کہ جتنا اِس موجود مال کی تہائی بھر کا ہوگا اور باقی کو اُس مال کے وارثون تک پہونچنے کے وقت تک موقوف رکھیں گے اِسلیے کہ غائب مال معرض تلف میں ہوا کرتا ہے فرع اگر کوئی غلام کی تہائی کی وصیت کرے پھر دو تہائی کی ملکیت موصی کے سوا اور کسی کی نکلے تو موصی کی ملک کی پوری پوری تہائی میں وصیت جاری ہوگی نہ تہائی کی تہائی میں کیونکہ مقدور بھر وصیت پر عمل کرنا چاہیے اور یہ اُس صورت میں ہے کہ موصی کا کچھ اور متروکہ بھی ہو کہ جو اس تہائی کا دونا ہو یا دونے سے بڑھکر ہو اور نہیں تو وصیت ترکے کی تہائی سے زیادہ میں نافذ نہیں ہے اور اگر ایسی چیز کی وصیت کرے کہ اُسکا نام حلال اور حرام دونوں چیزوں میں مشترک ہو تو مسلمان کے قصد کو حرام سے بچانے کے لیے اِن دونوں میں سے اُس چیز میں وصیت جاری ہوگی جو حلال ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ میرے عودون میں سے ایک عود فلان شخص کو دیدینا اور عود کا لفظ کھیل کے عود میں اور لڑائی کے عود میں مشترک ہے تو لڑائی والا عود دینا چاہیے اور اگر اُسکے پاس کھیل والے عود کے سوا اور کوئی عود ہی نہو تو بعضے فقہا کہتے ہیں کہ یہ وصیت باطل ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ صحیح ہے لیکن کھیل کی صلاحیت کو اُسمین سے دور کر ڈالین گے لیکن اگر اُس وصیت کی چیز میں حرام صفت کے سوا کوئی اور صفت نہو اور حلال صفت کیطرف لانے کی بھی قابلیت نہو تو وہ وصیت باطل ہے اور ملوک کتون کے دینے کی وصیت صحیح ہے جیسے شکاری کتا ہے اور جیسے گلہ اور گھر اور کھیت کے نگہبان کتے ہیں دوسری طرف مبہم وصیت مین جو شخص اپنے مال میں سے کسیکو کوئی جزو دینے کی وصیت کرے تو اُسمین دو روایتیں وارد ہوئی ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اُن دونون مین سے اشہر یہ روایت ہے کہ مال کا دسوان حصہ دیدینگے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ مال کی تہائی کا ساتوان حصہ دینا چاہیے اور اگر اپنے مال مین سے ایک سہم دینے کی وصیت کرے تو یہ آٹھوین حصے کی وصیت ہے اور اگر اپنے مال مین سے کوئی شے یعنی کچھ دینے کی وصیت کرے تو چھٹا حصہ دینا چاہیے اور اِن تفسیرون کے مستند مین روایتین مین نہ عرف ہے نہ لغت ہے اور اگر کئی باتون کی وصیت کرے اور وصی ایک بات کو بھولجائے تو اُسے نیک وجہ مین صرف کرنا چاہیے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ میراث پر پھر آئیگا اور اگر کسی معین تلوار کے دینے کی وصیت کرے تو اُسکا مخصوص میان اور زیور بھی اُسی وصیت مین داخل ہے اور یہی حکم ہے اگر کسی صندوق کی وصیت کرے کہ اُسمین کپڑے ہون یا کشتی کی وصیت کرے اور اُسمین زیور ہو یا تھیلا کہ اُسمین کپڑا ہو بس یہ سب ظرف اور مظروف وصیت مین داخل ہین اور اِسمین دوسرا قول بھی ہے گر وہ بعید ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر موصی عادل ہے تو یہ چیزین ظرف مین داخل رہین گی اور نہین تو وصیت فقط ظرف سے مخصوص ہے اور اِس استبعاد کی وجہ ظاہر ہے اسلیے کہ عدالت ہونے کو اور نہونے کو وصیت مین کوئی اثر نہین اور اگر اپنی بعضی اولاد کو ترکے سے نکال ڈالنے کی وصیت کرے تو صحیح نہین اور آیا یہ کلام لغو ہے اور اِسمین تردد ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ محض لغو ہے اِسلیے کہ تقسیم الٰہی کے خلاف ہے کہ جسے حق تعالیٰ نے وارثون مین مقرر کر دیا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ وصیت اُس وصیت کا حکم رکھتی ہے کہ ذمّی اپنے سارے مال کی غیر وارث کے لیے وصیت کرے اِسلیے کہ یہ وصیت تہائی مین جاری ہوتی ہے اور وہی تہائی اُس غیر وارث کو دیدینگے اور باقی وارثون کو دیدینگے اور اِسیطرح بعضی اولاد کو میراث سے نکال ڈالنے کی بھی صورت مین وصیت تہائی مین جاری ہوگی اور باقی مین سارے وارث اور نکالے ہوئے وارث اپنے اپنے حصے کے شریک ہونگے اور وہ نکالا ہوا وارث اپنا حصہ دو تہائی مین پائے گا اور موجہ پہلا قول ہے اور ایک روایت دوسری وجہ سے وارد ہوئی ہے کہ جسے مصنف علیہ الرحمہ نے مہجور کہا ہے یعنی اُسپر عمل متروک ہے اور وہ روایت علی بن سری کے وصی کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مجھے میرے موصی نے وصیت کی تھی کہ اُسکی اولاد مین سے ایک بیٹے کو میراث لینے سے مین محروم کرون کہ اُسنے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنے باپ کے ام ولد سے زنا کی تھی اور اسے مین نے جناب موسی کاظم علیہ السلام کی خدمت مین عرض کیا حضرت نے فرمایا اگر تو سچ کہتا ہے تو اُسے میراث سے نکال ڈال پھر بعد اسکے وہی جعفر بن علی بن سری جسنے اپنے باپ کی اُم ولد سے زنا کی تھی میرے ساتھ ابو یوسف قاضی کی صحبت مین آیا اور اُس سے کہا کہ مین علی بن سری کا بیٹا ہون اور یہ میرے باپ کا وصی ہے قاضی نے مجھ سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو مین نے کہا کہ سچ ہے یہ اُسی کا بیٹا ہے اور مین اُسکا وصی ہون قاضی نے کہا بس اُسکا مال اُسی کو دیدے مین نے کہا مین کچھ کہنا چاہتا ہون اُسنے قریب بلایا مین نے حال بیان کیا اور کہا کہ مین نے جناب امام موسی کاظم علیہ السلام کی خدمت مین عرض کیا تھا حضرت نے ایسا فرمایا ہے اُسنے عورت سے دریافت کر کے کہا کہ یہی حضرت نے فرمایا ہے مین نے کہا کہ ہان تو کہا کہ ایسا ہی کر جو تجھے حضرت نے فرمایا ہے اور شیخ علیہ الرحمہ نے اِس حدیث کو اِسی خاص واقعے پر حمل کیا ہے اور صدوق علیہ الرحمہ نے اِس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ اگر اِس خیانت کے سوا کوئی اور ایسا کام وارث سے صادر ہو کہ جس سے مورث اُسے وارثون مین سے نکال ڈالنے کی وصیت کرے تو اُسمین یہ حکم جاری نہوگا۔ اور جب کوئی شخص کسی ایسی مجمل لفظ سے وصیت کرے کہ جسکی تفسیر شارع علیہ السّلام نے نہ فرمائی ہو تو اسکی تفسیر مین وارث کی طرف رجوع کرنا چاہیے جیسے کہ موصی کہے کہ کوئی حظ میرے مال مین سے اِسے دیدین یا کوئی قسط یا قلیل یا یسیر یا جلیل یا جزیل میرے مال مین سے دین کہ ان لفظون کے لیے شرع مین کچھ بیان ہی نہین ہوا بس جو کچھ وارث دیدے وہی مراد ہے اور اگر کہے کہ فلان شخص کو میرے مال مین سے کثیر یعنی بہت سا دین تو بعضے فقہا کہتے ہین اسّی درہم دینگے جسطرح کہ نذر مین مقرر ہے کہ اسی درہم کثیر کی تفسیر نذر مین مروی ہوئی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ تفسیر نذر سے مخصوص ہے اِسلیے کہ اُسی باب مین منقول ہوئی ہے اور وصیت تہائی سے کم کی بہتر ہے یہانتک کہ چوتھائی کی وصیت تہائی سے بہتر ہے اور پانچوین حصّے کی وصیت چوتھائی سے بہتر ہے تفریع جب موصی نے اپنے لیے کوئی چیز مقرر کرے اور یہ ادعا کرے کہ موصی نے ان لفظون سے اسی چیز کا قصد کیا ہے اور وارث انکار کرے تو مقبول قول وارث کا قول ہے اور اگر موصی اِس امر کی وقفیت کا وارث پر دعوی رکھتا ہوگا تو نہ وقفیت ہونے کی قسم لین گے اور نہین تو اُسپر قسم بھی نہین ہے تیسری طرف وصیت کے حکمون مین ہے۔ جب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی شخص ایک وصیت کرے اور اسکے بعد دوسری وصیت پہلی وصیت کی ضد مین کرے تو آخیر کی وصیت پر عمل کرین گے اور اگر کوئی شخص کسی پیٹ کے بچے کے لیے وصیت کرے پھر وہ لڑکا وصیت کے وقت سے چھ مہینے سے کم مین پیدا ہو جائے تو وصیت صحیح ہے اسلیے کہ معلوم ہو جائے گا کہ ماں کے پیٹ مین وصیت کے وقت موجود ہو چکا تھا اسلیے کہ چھ مہینے سے کم کا بچہ زندہ نہین پیدا ہوتا ہے اور حمل کی کم سے کم مدت شرع مین چھ مہینے کی ہے اور اگر دس مہینے کے بعد پیدا ہو تو وصیت صحیح نہین اسلیے کہ حمل کی اکثر مدت پورے نو مہینے ہین بس معلوم ہو جائیگا کہ وصیت کے وقت ماں کے پیٹ مین نتھا اور اگر وصیت کے وقت سے چھ مہینے اور دس مہینے کی مدت کے اندر پیدا ہوا اور حاملہ عورت کا کوئی شوہر اور آقا نہو تو وصیت کی صحت کا حکم کرین گے اور وہ مال موصی لہ کو دینگے اور اگر وہ عورت کوئی آقا یا شوہر رکھتی ہوگی تو وصیت کی صحت کا حکم نکرینگے اسلیے کہ شاید وصیت کے وقت ماں کے پیٹ مین نہوا اور حمل کے وہم مین وصیت کر دی ہو اور اسکے بعد یہ نیا حمل ہو جس سے یہ لڑکا پیدا ہوا اور اگر کوئی کہے کہ اس عورت کے پیٹ مین اگر بیٹا ہو تو دو روپئے اور اگر بیٹی ہو تو ایک روپیہ دین پھر اگر وہ عورت ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنے تو اُن دونون کو تین روپیہ دینا چاہیے اور اگر یہ کہے کہ جو کچھ اس عورت کے پیٹ مین ہے اگر وہ بیٹا ہے تو اُسے اتنا دین اور اگر بیٹی ہو تو اتنا دین پھر وہ بیٹا بیٹی دونون جنے تو دونونکو کچھ نملیگا اور لونڈی کے بچے کی کہ وہ وصیت کیوقت پیٹ مین موجود ہو یا جب اسکے اُس سے حاملہ ہوگی اس شرط سے کہ مملوک ہو وصیت کرنا صحیح ہے اور درختون کے پھلون کی کہ آیندہ موجود ہونگے وصیت کرنا درست ہے جسطرح کہ گھر کی وصیت کرنا آیندہ مدت پر درست ہے اور اگر غلام کی خدمت کی یا باغ کے میوے کی یا گھر کے رہنے کی یا اسکے سوا اور منافع کی ہمیشہ کو یا کسی معین مدت کی وصیت کرے تو اُس منفعت کی قیمت آنکین گے اگر متروکہ کی تہائی بھر کی ہوگی تو بحال رکھین گے نہین تو جسقدر ترکے کی تہائی بھر ہوگا وہ حق موصی لہ کا ہو جائیگا اور تہائی سے زیادہ وارث کی اجازت پر موقوف رہیگا اور جب غلام کی خدمت کسی کے لیے معین مدت تک کی کوئی وصیت کرے تو روٹی کپڑا اُس غلام کا وارث کے ذمے ہے اسلیے کہ مالک کے واجب النفقہ مین سے ہے اور موصی لہ کو اُسکی منفعت یعنی خدمت مین تصرف پہونچتا ہے اور وارث کا حق تصرف اُسکے رقبہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے بیچنے سے اور آزاد وغیرہ کرنے سے اور اگر اسطرح کے تصرفات وارث کرینگے تو بھی موصی لہ کا حق باطل نہوگا بلکہ معین مدت کے گزرنے تک خدمت کا تعلق موصی لہ سے رہے گا اور اگر ایک کمان کی وصیت کرے تو عربی اور عجمی کمان کیطرف منصرف ہوگی کہ جس سے تیر چلاتے ہین اور دُھنکی اور گلیل کیطرف منصرف نہوگی اسلیے کہ قوس یعنی کمان کا لفظ تینون کمانون کو شامل ہے اور اول تیروالی کمان ہے مگر جبکہ کوئی قرینہ ہو کہ اُنھین مین سے کسی پر دلالت کرتا ہے اور جو لفظ کہ کئی معنون پر بے تفاوت بولا جاتا ہو تو اُس لفظ کے معنون مین سے ایک معنی کی تعیین کا اختیار وارثون کو ہے اور اگر کہے کہ اُسے میری کمان دیدین اور اُسکی ایک ہی کمان ہو تو وصیت اُسی کمان کی طرف راجع ہوگی خواہ جس جنس کی ہو اور اگر اپنے غلامون مین سے ایک غلام کے دینے کی وصیت کرے تو غلام کی تعیین مین وارثون کو اختیار ہے جسے چاہین دیدین خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا ہو خواہ صحیح سالم ہو خواہ کچھ نقص رکھتا ہو اور اگر اُسکے مرنے کے بعد سارے غلام مرجائین فقط ایک ہی غلام رہجائے تو اُسی غلام کو دیدینگے اور اگر سب کے سب غلام مرجائین گے تو وصیت باطل ہوجائے گی اور اگر سب کے سب مارے جائینگے تو وصیت باطل نہوگی اور وارثون کو جسے چاہین اُنمین سے ایک کا معین کرنا جائز ہے اور اُسکی قیمت موصی لہ کو دیدینگے اگر اُن تک قیمت پہونچگئی ہو نہین تو مارنیوالے سے لے لین گے کہ اُسکے ذمے پر ہے اور وصیت مسلمان عادل دو گواہون سے ثابت ہوجاتی ہے اور ضرورت کیصورت مین اور مسلمان عادل نہ ملنے پر ذمیون کی گواہی اِس شرط سے کہ اپنے مذہب مین عادل ہون قبول کرلیجاتی ہے اور غیر ذمی کافرون کی گواہی قبول نہین کیجائیگی اور مال کی وصیت مین ایک عادل کی بھی گواہی موصی لہ کے قسم کے ساتھ یا ایک عادل مرد کی اور دو عادلہ عورتون کی گواہی قبول کیجاتی ہے اور ایک عورت کی گواہی چوتھائی حصے مین ہے جسمین کہ گواہی دیتی ہے اور دو کی آدھے مین اور تین کی تین چوتھائی مین اور چار کی سب مین ہے اور ولایت کی وصیت صرف دو شاہدون ہی سے ثابت ہوتی ہے اُسمین عورتون کی شہادت مقبول نہین ہوتی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ ایک مرد کی گواہی سے وصی کی قسم کے ساتھ ولایت کی وصیت ثابت ہوجاتی ہے اور اِسمین تردد ہے اور اظہر یہی ہے کہ ثابت نہین ہوتی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اگر کوئی شخص اپنے دو غلاموں کو کہ اُسکے مملوک ہیں شاہد کرے اس بات کا کہ حاملہ لونڈی نے پیٹ اُسی سے رکھوایا ہے اور بعد اسکے وہ شخص مر جائے پھر اُن دونوں غلاموں کو دوسرا وارث آزاد کردے اور وہی دونوں گواہی دیں کہ ہمنے اپنے آقا سے ایسا سُنا ہے تو اُنکی گواہی قبول کیجائیگی اور حکم کردیا جائیگا کہ اس لونڈی کا حمل اُسکے آقا کا ہے اور بعد اسکے اگر وہ لڑکا پیدا ہو تو اُسے جائز نہیں ہے کہ انہیں دونوں غلاموں کو اپنا غلام وراثت کے دعوے سے بنائے اسلیئے کہ اُسکی نسبت انہیں کی گواہی سے کہ اُنکی آزادی پر موقوف تھی ثابت ہوئی ہے پھر وہ لڑکا اُنکی آزادی کو باطل نہیں کرسکتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ مکروہ ہے اور یہی اشبہ ہے اور وصی کی گواہی اُس چیز میں کہ جسمیں وہ وصی ہے یا اُس چیز میں کو جو نفع کی اپنی طرف کھینچنے پر متضمن ہے یا کسی ولایت کے جذب پر مشتمل ہے مقبول نہیں ہے اور اگر کسی معین مال کے نکالنے میں وصی ہو پھر مُردے کیلیے اسطرح کی گواہی دے کہ جس سے مال تہائی سے نکلجائے تو قبول نہوگی —

چار مسئلے پہلا مسئلہ جب کوئی شخص اپنے غلاموں کے آزاد کرنے کی وصیت کرے اور اُن غلاموں کے سوا اُسکے ترکے میں کچھ مال نہو تو تہائی قرعے سے آزاد کیے جائینگے اور اگر اُن غلاموں کے آزاد کرنے میں ترتیب سے وصیت کی ہو تو پہلا دوسرا تیسرا ترتیب سے آزاد کیا جائیگا یہاں تک کہ تہائی مال کی ہوجائے بعد اسکے اوروں کے بارے میں وصیت باطل ہوجائیگی اور اگر کوئی شخص اپنے غلاموں میں سے کسی مخصوص عدد کے آزاد کرنے کی وصیت کرے تو اُس خاص گنتی کے غلاموں کا استخراج قرعے سے کرینگے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ وارثوں کو اُس مقدار کے غلاموں کی تعیین میں اختیار ہے اور قرعہ ڈالنا مستحب ہے اور یہی قول خوب ہے دوسرا مسئلہ اگر کوئی اپنے مملوک کو مرتے وقت بے اپنے مرنے کی قید کے آزاد کردے اور اُس غلام کے سوا اُسکا کچھ اور مال نہو تو بعضے فقہا کہتے ہیں کہ وہ بندہ پورا آزاد ہوجائے گا اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ اُس غلام کی تہائی آزاد ہو جائیگی اور اپنی باقیکی قیمت اپنے کام سے بہم پہونچا کر وارثوں کو دیگا کہ پورا پورا آزاد ہوجائے اور یہ قول مشہور ہے اور اگر غلام کی تہائیکو آزاد کرے تو اپنی باقی قیمت میں وہ غلام کوشش کریگا جسطرح کہ بیان ہوچکا ہے اور اگر اُس غلام کے سوا کچھ اور مال بھی رکھتا ہو اور بندے کی تہائی کو آزاد کرے تو باقی بھی اُسی موصی کے ترکے کی تہائی سے آزاد کیا جائے گا تیسرا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی مومن بندے کی اپنی طرف سے آزاد کرنیکی وصیت کرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو ترکے کی تہائی سے مول لینا اور آزاد کرنا اُسکا واجب ہو جائیگا اور اگر مومن بندہ نکلے تو ایسے بندے کو آزاد کرینگے جو لقب سے معروف نہو گا یعنی معلوم نہو گا کہ یہ ناصبی ہے اور اگر مومن ہونے کا گمان کرکے آزاد کر دے پھر ظاہر ہو جائے کہ مومن نہ تھا تو موصی کی طرف سے وہی کافی ہے چوتھا مسئلہ جبکہ معین قیمت پر بندے کو مول لیکر آزاد کرنے کی وصیت کرے اور اُس قیمت کو بندہ ہاتھ نہ آئے تو مول لینا واجب نہیں اور منتظر رہیں گے اُسوقت تک کہ اتنی ہی معین قیمت پر ملجائے اور اگر اُن معین قیمت سے کم ملجائے تو اُسیکو مول لیں گے اور آزاد کر دینگے اور جو قیمت معین میں سے بچ رہا ہے اُسی بندے کو دیدینگے چوتھی طرف موصی لہ کے بیان میں ہے یعنی جسکے لیے وصیت کی ہے اور موصی لہ میں شرط یہ ہے کہ موجود ہو پھر اگر معدوم ہو گا تو اُسکے لیے وصیت صحیح نہو گی جیسے کوئی مُردے کے لیے وصیت کرے یا جیسے کوئی ایسے شخص کے لیے وصیت کرے کہ جسکے موجود ہونے کا گمان تھا اور پھر ظاہر ہو جائے کہ وہ وصیت کیوقت میں مرچکا تھا اور یہی حکم ہے اگر وصیت ایسے حمل کے لیے کرے جو وصیت کے بعد ماں کے پیٹ میں قرار پکڑیگا یا ایسی اولاد کے لیے وصیت کرے جو وصیت کے بعد ہو گی تو ایسی صورتوں میں وصیت صحیح نہو گی اور غیر کے لیے اور اپنے وارث کے لیے وصیت کرنا صحیح ہے اور ذمی کافر کے لیے وصیت کرنا صحیح ہے گو غیر بھی ہو اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ ذمی کافر کے لیے وصیت صحیح نہیں خواہ عزیز ہو خواہ غیر ہو اور فقہا میں سے بعض نے ذمی کے لیے وصیت کرنیکو نسبی قرابت کی شرط کے ساتھ جائز جانا ہے یعنی اگر ذمی موصی کے ساتھ نسبی قرابت رکھتا ہو تو اُسکے لیے وصیت کرنا جائز ہے اور اِسکے سوا کی قرابت میں بھی جائز نہیں جانا ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور کافر حربی کے لیے وصیت کرنے میں تردد ہے اظہر یہی ہے کہ جائز نہیں اور کسی غیر کے بندے کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں اور نہ غیر کے مدبر کے لیے اور نہ غیر کی ام ولد کے لیے اور نہ مکاتب مشروط بندے کے لیے اور نہ غیر کے مطلق مکاتب کے لیے جسنے مال کتابت میں کچھ نہ دیا ہو گو آقا کی بھی وصیت کرنے میں اجازت ہو اور اپنے بندے کے لیے کچھ مال دینے کی آقا کو وصیت کرنا جائز ہے خواہ وہ بندہ مدبر ہو خواہ مکاتب ہو خواہ اُم ولد ہو اور جو کچھ کہ موصی اپنے بندے کے لیے وصیت کرے اُس میں پہلے دیکھنا چاہیے کہ وہ تہائی مال کی ہے اور بعد اسکے دیکھنا چاہیے کہ اگر اُس بندے کی قیمت بھر ہے تو وہ بندہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُس مال کے بدلے مین جو اُسکی قیمت بھر ہے آزاد ہو جائیگا اور وہ اُسکی قیمت کا مال اور موصی کا مال اُس موصی کے وارثون کو ملیگا اور اگر اُسکی قیمت مال موصی بہ سے یعنی جسکے دینے کی وصیت کی ہے کم ہو تو اُسکے آزاد کرنے کے بعد جسقدر اُسکی قیمت سے دلوایا ہو مال بڑھے گا اُسی آزاد بندے کو دینگے اور اگر اُس بندے کی قیمت موصی بہ والے مال سے بڑھکر ہو تو اُس زیادتی کو اپنے کار کسب سے بہم پہونچا کر وارثونکو دیگا جبتک کہ اُسکی قیمت اُس مال موصی بہ سے دو چند نہو گی اور اگر اُس سے دونی ہو گی تو وصیت باطل ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جب بھی وصیت صحیح ہے اور بندہ اپنی باقی قیمت کی ادا مین سعی کریگا گو اُسکی قیمت دونی سے زیادہ ہو اور یہی خوب ہے اور وصیت کے مقررہ قاعدون کے موافق ہے اور اگر اپنے بندے کے آزاد کرنے کی وصیت کرے اور اُس موصی کے ذمے قرض بھی ہو پھر اگر اُس بندے کی قیمت دین سے دونی ہو تو اُس غلام کا چھٹا حصہ اُس وصیت سے آزاد ہو جائیگا اور باقی مین آزادی سرایت کریگی اور اپنے کار کسب سے پانچ چھٹے حصے اپنی قیمت کے حاصل کر کے تین چھٹے حصے قرضخواہ کو اور دو چھٹے حصے وارثونکو دیگا جیسے غلام کی قیمت چھ سو روپئے ہین اور قرض تین سو کا ہے تو پہلے قرض ادا کریگا پھر دوسرے تین سو روپیون مین سے دو سو روپئے وارثون کو دیگا اور سو روپئے کہ تین سو کی تہائی ہے اُسکے موافق غلام آزاد ہو جائیگا اسلیئے کہ مال کی تہائی مین وصیت جاری ہوتی ہے اور غلام اپنی باقی قیمت کے پانسو روپئے اپنے کار کسب سے کما کر تین سو روپئے قرضخواہ کو اور دو سو روپئے وارثون کو دیگا اور پورا پورا آزاد ہو جائیگا اور اگر اُس بندے کی قیمت قرض کے دونے سے کم ہو گی تو اُسکے آزاد کرنے کی وصیت باطل ہو جائیگی اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وصیت کے قاعدے کے موافق یہ ہے کہ دین وصیت پر مقدم ہوتا ہے بس چاہیے کہ دین کی ادا پہلے کرے پھر جو باقی رہجائے اُسکی تہائی بھر غلام آزاد ہو گا جسقدر کہ ہو اور اگر مرض موت مین کوئی شخص اپنے بندے کو فوری یا اپنے مرنے کی قید کے آزاد کرے تو اِسصورت مین بھی وہی حکم ہے جو پہلے بیان ہو چکا ہے یعنی اگر بندے کی قیمت قرض سے دونی ہے تو چھٹا حصہ بندے کا آزاد ہو گا اور پانچ چھٹے حصے وہ بندہ اپنے کار کسب سے حاصل کریگا پہلے تین چھٹے حصے قرضخواہ کو پھر دو چھٹے حصے وارثون کو دیگا اور اگر قرضے کی دونی ہونے سے کم ہو گی تو آزاد کرنے کی وصیت باطل ٹھہر گی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور یہ قول گو وصیت کے قاعدے کے خلاف ہے مگر عبدالرحمن بن حجاج کی صحیحہ مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسیطرح منقول ہوا ہے بس کلیہ قاعدے سے مستثنیٰ ہے اور اگر کسی غیر کے ایسے مکاتب مطلق بندے کے لیے کہ جسنے مال کتابت مین سے کچھ ادا کیا ہو وصیت کرے تو ساری وصیت مین سے مال کتابت کے ادا کرنے کے موافق پائے گا اور باقی وارثون کو ملیگا اور اگر کوئی شخص اپنی ام ولد لونڈی کے لیے وصیت کرے تو یہ وصیت بھی ترکہ کی تہائی مین صحیح ہے اور آیا یہ لونڈی مالک کے مرنے پر وصیت سے آزاد ہو گی یا اپنے بیٹے کے حصے سے آزاد ہو گی اور آزاد ہونے کے بعد وصیت کا پورا مال دیا جائیگا بعضے فقہا کہتے ہین کہ وصیت سے آزاد ہو گی اسلیے کہ وصیت میراث پر مقدم ہے اور اگر کچھ لوگون کے لیے کچھ مال دینے کی وصیت کرے اور مطلق رہنے دے یعنی حصون کی تفصیل اور تعیین نکرے تو اس صورت مین اُن سب کو برابر دینا چاہیے بس جبکہ اپنی اولاد کو کچھ مال دینے کو کہے اور اُسمین مرد اور عورت دونون ہون تو بھی اولاد پر برابر بانٹ دینا چاہیے اور اسیطرح اگر اپنے ماموون اور چچاؤن کے لیے وصیت کرے تو وہ بھی حصون مین برابر رہین گے اور یہی قول زیادہ صحیح ہے اور ماموون اور چچاؤن مین ایک اور روایت بھی ہے کہ جسمین ماموون کو وصیت کے مال کی ایک تہائی دینے کا اور چچاؤن کو دو تہائی دینے کا حکم وارد ہوا ہے اور اس روایت پر فقہا نے عمل نہین کیا ہے اور محمول اس امر پر کیا ہے کہ یہ حکم اُس وصیت کا کیا ہے کہ جسمین قرآن کے موافق کرنے کی وصیت ہو لیکن اگر بعض کی زیادتی بعض پر تصریح کر دے تو اُسی کے موافق عمل کرنا چاہیے اور اگر قرابتیون کے لیے وصیت کرے تو اُن لوگون کو دینا چاہیے جو اُسکے نسب مین شریک ہین اس اعتبار سے کہ عرف مین قرابتی نسب کے شریک عزیزون کو کہتے ہین اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ اُن لوگون کو دینگے جو موصی کی باپ ماں کی اولاد مسلمان ہونے کے وقت سے ہین نہ وہ اقارب کہ جنکا نسب کافر دادا دادی سے موصی تک پہونچتا ہو اور اس قول کے مستند کو کوئی دلیل ہے اور نہ کوئی شاہد ہے اور اگر کوئی شخص اپنی قوم کے لیے کچھ مال کی وصیت کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسکی زبان کے شریک یعنی ایک بولی بولنے والے مردون کو دین نہ عورتون کو اسلیے کہ عورتون کو قوم نہین کہتے ہین اُردو مترجم کہتا ہے کہ فقہا مین سے بعضے شخص نے عورتون کو بھی قوم مین داخل کیا ہے اور شاید کہ مصنف کی بھی مراد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہی ہے اِسی لیے بعض کی نسبت پہلے قول سے دی ہے مگر زیادہ مشہور پہلا ہی قول ہے اِسیواسطے توقف کیا ہے۔ اور اگر اپنے گھر والون کے دینے کی وصیت کرے تو اُسکی اولاد اور باپ دادے داخل ہونگے اور اگر اپنی عشیرہ یعنی قبیلہ کو دینے کی وصیت کرے تو اُن لوگون کو دینگے جو اُس سے نسب مین زیادہ قریب ہون گے اور اگر اپنے پڑوسیون کو دینے کی وصیت کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُن لوگون کو دین گے جو اُسکے گھر سے چالیس ہاتھ کے فاصلے تک ہر چار طرف رہتے ہون اسلیے کہ عرف مین اتنے فاصلے تک کے رہنے والے کو پڑوسی کہتے ہین اور جو حمل وصیت کے وقت موجود اور مستقر ہو اُسکے لیے وصیت کرنا صحیح ہے اگر ماں کے پیٹ سے زندہ پیدا ہوگا تو وصیت صحیح رہیگی اور اگر مردہ پیدا ہوگا تو وصیت باطل ہو جائے گی اور اگر جیتا پیدا ہو اور بعد اسکے مر جائے تو وصیت اُسکے وارثون سے متعلق ہو جائے گی اور اگر کوئی مسلمان فقیرون کے دینے کی وصیت کرے تو اُسکے مذہب کے فقیرونکو دینگے اور اگر کافر فقیرون کے دینے کی وصیت کرے تو اُسیکے مذہب کے فقیرون کو دیدینگے اور اگر کوئی شخص کسی کے لیے کچھ وصیت کرے اور موصی کے مرنے سے پہلے وہ شخص مر جائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ وصیت باطل ہو جائے گی اور بعضے کہتے ہین اگر موصی اُس وصیت سے پھر جائیگا تو وصیت باطل ہو جائیگی خواہ موصی لہ کے مرنے کے پہلے مر جائے خواہ بعد اور اگر موصی وصیت سے نہ پھرے تو موصی لہ کے وارثون کو دینا چاہیے اور یہی قول اُن دو روایتون مین جو اِس بارے مین وارد ہوئی ہین زیادہ مشہور ہے اور اگر موصی لہ کا کوئی وارث نہو تو موصی کے وارثون کو ملیگا اور اگر کوئی کہے کہ فلان شخص کو اتنا روپیہ دیدین اور یہ بیان نکرے کہ وہ کس مصرف مین صرف کرے تو بھی واجب ہے کہ وہ اُسے دیدین وہ جسمین چاہے خرچ کرے اور اگر راہ خدا مین صرف کرنے کی وصیت کرے تو ایسے کام مین خرچ کرنا چاہیے جسمین ثواب ہو اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ وصیت جہاد سے مخصوص ہوگی اور پہلا قول اچھا ہے اور رشتہ دارون کے لیے آدمی کو کسیقدر مال دینے کی وصیت کرنا مستحب ہے خواہ وارث ہون خواہ نہون اور اگر اپنے اقرب رشتہ دار کے لیے وصیت کرے تو میراث کیطرح سے دین گے اِسلیے کہ اقرب یعنی زیادہ نزدیک کا قرابتی دور کی قرابت کا میراث مین مانع ہوتا ہے پانچوین طرف اوصیا یعنی وصی لوگون کے بیان مین ہے۔۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وصی مین عقل اور اسلام معتبر ہے یعنی وصی کو مسلمان اور عاقل ہونا ضرور ہے اور آیا عدالت بھی معتبر ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان عدالت معتبر ہے یعنی وصی کو عادل ہونا ضرور ہے اسلیے کہ فاسق یعنے بدکار مین امانت داری نہین ہوتی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ وصی مین عدالت معتبر نہین یعنی وصی کو عادل ہونا ضرور نہین اسلیے کہ مسلمان امانت کا محل ہے جسطرحپر وکالت مین اور امانت رکھنے مین عادل ہونا شرط نہین ہے اور اسپر دوسری دلیل یہ ہے کہ وصی ہونا ایک ولایت یعنی ایک طرح کی داروغگی وغیرہ ہے جو موصی کے اختیار کے تابع ہوا کرتی ہے پھر موصی جسے معین کر کے حوالے کر دے اُسی کو یہ ملجائیگی اور اگر کسی عادل کو کوئی وصی کرے اور موصی کے مرنے کے بعد وہ عادل وصی فاسق یعنی بدکار ہو جائے تو ہو سکتا ہے کہ کہا جائے کہ اب اُسکا وصی رہنا باطل ہے اسلیے کہ توقع ہے کہ موصی کا اُسپر اعتماد اُسکے زہد و صلاح کے سبب سے ہو پھر جبکہ یہ صفت اُس مین سے جاتی رہی تو اعتماد بھی باقی نرہا بس ایسے وقت مین حاکم شرع اُسے بدلکر دوسرے کو اُسکی جگہ پر مقرر کر دیگا اور کسیکو غلام کا اُسکے مالک کی بے اجازت وصی کرنا جائز نہین اور اکیلے نابالغ لڑکے کا وصی کرنا جائز نہین اور نابالغ کے ساتھ دوسرے عاقل شخص کو ملا کر وصی کرنا جائز ہے مگر نابالغ بے بلوغ کے تصرف نہین کر سکتا ہے اور اگر دو شخصون کو وصی کرے کہ ایک کمسن ہو اور دوسرا بالغ ہو تو یہ اکیلا اُسکے بالغ ہونے کے وقت تک تصرف یعنی کاروبار کریگا اور اگر وہ کمسن لڑکا مر جائے یا بالغ ہونے پر فاسد العقل نکلے تو اُسکے ساتھ کا عاقل شخص وصیت کے موافق اکیلا تصرف کر سکتا ہے اور حاکم شرع اُسکا دخیل نہوگا اسلیے کہ اُسے میت مقرر کر گیا ہے اور اگر بالغ وصی کچھ تصرف کرے پھر نابالغ بالغ ہو تو اُسے بالغ وصی کے اگلے کاروبار کیے ہوئے کو برہم درہم کرنا نہین پہونچتا ہے مگر جب موصی کی وصیت کے خلاف ہونگے تو اُلٹ پلٹ کر سکتا ہے اور مسلمان کو کافر کا وصی کرنا جائز نہین گو نسبی رشتہ دار بھی ہو ہان کافر کو کافر کا وصی کرنا جائز ہے اور عورت مین اگر وصی مین کی معتبر شرطین پائی جائین تو اُسکا وصی کرنا جائز ہے اور جب کوئی شخص دو شخصونکو وصی کرے پھر اگر مطلق رہنے دے یا شرط کر دے کہ دونون ملکر تصرف کرین تو ایک کو بے دوسرے کے موصی کے مال مین تصرف جائز نہین اور اگر دونون آپسمین تنازع ہون تو اُن دونون مین سے کسی کا تصرف بے دوسرے کے جائز نہوگا مگر ضروری امرون مین جیسے یتیم کا کھانا کپڑا حسب حال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے کہ ایسے ضروری امرون مین تصرف جائز ہوگا اور حاکم کو انکا زبردستی اجتماع کروانا پہونچتا ہے اور
اگر کسیطرح متفق نہون تو حاکم کو اُنکے بدلے دوسرے کو وصی کرنا پہونچتا ہے اور اگر دونون وصی چاہین
کہ موصی بہ کی تنصیف کرکے ایک آدھے مین ایک اور دوسرے آدھے مین دوسرا تصرف کرے
تو یہ جائز نہین اور اگر ان دونون وصیون مین سے ایک بیمار ہوجائے یا متعلق امرون کے انصرام سے
عاجز آجائے تو حاکم شرع کسی دوسرے شخص کو اُسکی مددگاری کے لیے اُسکے ساتھ ضم کردیگا اور
اگر ایک وصی مرجائے یا فاسق ہوجائے تو حاکم شرع دوسرے وصی کے ساتھ کسی اور کو اُسکے بدلے
مین ضم نہ کریگا اور اُسے اکیلے تصرف اور کاروبار کرنا جائز ہے اِسلیے کہ وصی کے موجود ہوتے ہوئے
حاکم شرع کو یتیمون کے مال پر ولایت نہین ہے اور اِس مسئلے مین تردد ہے اور اگر موصی شرط
کردے کہ دونون وصی خواہ ملکر تصرف کرین خواہ اکیلے کرین تو ان دونون مین سے ہر ایک کا
تصرف جاری ہوگا گو اکیلے ہی کرے اور اس صورت مین یہ بھی جائز ہے کہ مال کو آدھا آدھا
بانٹ لین اور ہر ایک آدھے آدھے مال مین جدا جدا موصی کی وصیت کے موافق تصرف کرتا ہے
جسطرح سے کہ تقسیم سے پہلے ہر ایک کو علٰحدہ علٰحدہ تصرف جائز ہے اور وصی کو جبتک موصی جیتا رہے
اپنی وصایت کا رد کرنا اِس شرط سے پہونچتا ہے کہ اُسے خبر بھی کردے کہ وہ دوسرے کو مقرر کردے
اور اگر وصی کے رد کرنے سے پہلے یا رد کے بعد اور خبر دینے سے پہلے موصی مرجائے تو رد وصایت
کو کچھ اثر نہین اور وصی پر وصیت کا قبول کرنا لازم ہوجائے گا اور اگر وصیت کے انجام و انصرام سے
عاجز آئیگا تو حاکم شرع اُسکے ساتھ کوئی مددگار ضم کردیگا اور اگر وصی سے کوئی خیانت ظاہر ہو تو اُس
وصی کا معزول کرنا اور اُسکی جگہ پر کسی امین کا مقرر کردینا واجب ہے اور وصی اپنے کام مین امین
ہے جو کچھ ضایع ہوجائے گا اُسکے تاوان بھرنے کا ذمہ دار نہین مگر جب وصیت کی شرط کے خلاف
کریگا یا مال کی حفاظت مین بے پروائی کریگا تو تاوان بھرنے کا ذمہ دار ہوجائیگا اور اگر وصی کا
کچھ قرضہ موصی کے ذمے ہو تو حاکم شرع کی بے اجازت ثبوت نہ رکھنے پر اپنے قبضے کے مال موصی
مین مجرا لینا اُسے جائز ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مطلق جائز ہے خواہ حجت اور ثبوت قرضے کا
رکھتا ہو خواہ نہ رکھتا ہو اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ وصی یتیم کے مال کو خود اپنے لیے مول لیسکتا ہے
اور بیع کی دونون طرفون کا متولی اکیلا آپ ہی ہوسکتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز نہین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اشبہ یہی ہے کہ اِس شرط سے کہ جب واقعی قیمت پر خرید کرے تو جائز ہے اور جب موصی وصی کو اجازت دے مرے کہ اگر وہ مرجائے تو دوسرے کو وصی کردے تو علما کے اجماع سے اُس وصی کو بھی دوسرے شخص کا وصی کرنا اپنے مرنے کے وقت جائز ہے اور اگر اجازت بھی ندی ہو اور منع بھی نہ کیا ہو تو آیا اُسے وصی کرنا جائز ہے اِسمین خلاف ہے اور اظہر یہی ہے کہ جائز نہین اور اُسکے مرنے کے بعد حاکم شرع یتیم کے مال کا ناظر رہا کریگا اور یہی حکم ہے اگر کوئی شخص مرجائے اور وصی مقرر نہ کیا ہو تو بھی حاکم شرع کو اُسکے ترکے کا ناظر رہنا لازم ہے اور اگر حاکم شرع نہو تو مؤمنون مین سے کسی معتمد کو مُردیکے مال کا متولی ہونا جائز ہے اور اس مسئلے مین تردد ہے اور اگر اپنے باپ کے ہوتے ہوے اپنے بیٹے کے مال کی نظارت کی وصیت کسی غیر کو کرے تو صحیح نہین اور یتیم کی ولایت اُسکے دادا ہی سے متعلق ہوگی بعضے فقہا ترکیکی تہائی مین نظر کا تعلق وصی سے حقونکی ادا مین اور باقی مین یتیم کے دادے سے تعلق کہتے ہین اور جب کوئی کسی معین مال کی نظارت کی وصیت کرے تو اُسکی ولایت اُسی خاص مال مین ہوگی اور اُسکے سوا مین اُسکا تصرف جائز نہین اور جسمین کہ وصی ہوا ہے اسی پر حصر کرنے مین مثل وکیل کے ہے تین مسئلے پہلا مسئلہ جو صفتین کہ وصی مین معتبر ہین وہ صفتین وصیت کی حالت مین اُسمین پائی جانا چاہیین یعنی اُسوقت وہ موجود ہون اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ موصی کے مرنے کے وقت وصی مین وہ معتبر صفتین پائی جانا ضرور ہین پس اگر کسی نابالغ لڑکے کو کوئی وصی کرے اور پھر وہ بالغ ہو اور بلوغ کے بعد موصی مرجائے تو اُسکا وصی ہونا صحیح ہے اور یہی حکم آزاد ہونے مین اور عاقل ہونے مین بھی ہے اور پہلا قول اشبہ ہے دوسرا مسئلہ موصی کو جسپر شرعی ولایت اُسے ہو اُسپر وصی کرنا جائز ہی جیسے اولاد ہے خواہ کتنی ہی پست ہو مگر شرط یہی ہے کہ وہ کم سن ہون بس اگر بالغ عاقل اولاد یا اپنے باپ یا اپنے رشتہ دارون پر وصی کرے تو ایسے لوگون پر وصایت جاری نہو گی اور اگر بچون کے مال کے لیے رکھے مال کی نگہبانی کو وصی کرے تو وصی کو نہ اُسمین اور نہ اُسکی تہائی مین تصرف کرنا جائز ہے اور مثل قرضے اور صدقے کے موصی کی طرف کے ذمے کے حقوق کے نکالنے کا تصرف صحیح ہے تیسرا مسئلہ یتیم کے مال کے متولی کو اُجرت مثل اپنے کام کی لینا جائز ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ ضروری خرچ بھر کا لے لیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُجرت مثل اور ضروری خرچ مین سے جو کم ہوگا وہی لیگا اور پہلا قول اظہر ہے چھٹی طرف لواحق کے بیان مین ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اسمین دو قسمین ہین **پہلی قسم** اور اسمین کئی مسئلے ہین **پہلا مسئلہ** جب کوئی شخص کسی غیر کیلیے اپنے بیٹے کے برابر کے حصے کی وصیت کرے اور اسکے ایک ہی بیٹا ہو تو بیشک موصی نے اپنے ترکے مین اُسے اور اپنے بیٹے کو شریک کر دیا ہے پس اگر وارث اجازت دے تو اُس غیر شخص کے لیے بھی آدھا ترکہ ہے اور اگر اجازت نہ دے تو اُسے ترکے کی تہائی ملیگی اور اگر موصی کے دو بیٹے ہون تو اُس غیر کے لیے تہائی کی وصیت ہے اور اگر اُس موصی کے تین بیٹے ہون تو اُسے چوتھائی ملیگا اور قاعدہ یہ ہے کہ موصی نے غیر کو بھی ایک وارث قرار دیا ہے اگر سب وارث مرتبے مین برابر ہون اور اگر متفاوت ہون تو سب سے کم وارث کا مثل قرار دینا چاہیے اور اُسی کی طرح کا حصّہ بھی دینا چاہیے مگر جب موصی کہے کہ سب سے بڑے حصے والے کی برابر قرار دین تو وصیت کے مقتضے کے موافق عمل کرینگے اور اگر موصی کہے کہ اِس غیر کو میری بیٹی کے برابر حصّہ دین اور اُسکے ایک ہی بیٹی ہو تو امامیہ کے نزدیک موصی لہ کو آدھا ترکہ دینا چاہیے اسلیے کہ جب مرنیوالے کے ایک ہی بیٹی ہے تو اُسے ردّاً اور فرضاً پورا تروکہ ملیگا اور جبکہ اُسکے حصّے مین کسی دوسرے شخص کو شریک کر دیا ہے تو آدھے آدھے کی تقسیم ہوگی اور اگر بیٹی اِس وصیت کے نفاذ پر راضی نہوگی اور اجازت نہ دیگی تو وصیت تہائی مین جاری ہوگی اور موصی لہ کو تہائی ترکہ ملیگا اور اگر موصی کے دو بیٹیان ہون اور غیر شخص کے لیے اُنکے حصّے کے برابر کی وصیت کرے تو اُس غیر یعنی موصی لہ کو متروکے کی ایک تہائی ملیگی اِسلیے کہ سارا مال ہمارے مذہب مین دونون بیٹیونکو ملیگا اور عصبہ شریک نہوگا پس موصی لہ کو اُس مال کا تیسرا حصہ ملیگا اور اگر موصی کی تین بہنین اخیافی یعنی مان کی طرف سے ہون اور تین بھائی علاتی یعنی باپ کی طرف سے ہون مان کی طرف کی بہنون کو ترکے کی ایک تہائی اور باپ کی طرف کے بھائیون کو دو تہائیان ملینگی جسطرحپر کہ میراث مین انشاءاللہ تعالیٰ بیان ہوگا پس اگر ایسا شخص کسی غیر کے لیے اپنے ایک وارث کے برابر حصّہ ملنے کی وصیت کرے تو اُس موصی لہ کو جیسکی مان کیطرف کی بہنون مین سے ایک بہن کے برابر حصّہ ملیگا اور اِس صورت مین ترکے کی تقسیم دس سہم سے ہوگی تین سہم تینون بہنون کے اور چھ سہم تینون بھائیون کے اور ایک سہم اُس غیر کا ہے کہ جسکے لیے مرنیوالے نے وصیت کی ہے اور اگر وصیت کرنے والے کے ایک جورو اور ایک بیٹی ہو تو جورو کو آٹھوان حصہ پہنچیگا

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور باقی بیٹی کو پہونچتا ہے اور غیر کے لیے بیٹی کے برابر حصے کی وصیت کرے اور وارث اسکے اس وصیت کی اجازت دیں تو اس صورت میں شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ تقسیم سولہ سہم سے ہوگی سات سہم بیٹی کو اور سات سہم اس غیر شخص کو اور دو سہم جورو کو ملیں گے اور مصنف علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ اگر کہا جائے کہ یہاں تقسیم پندرہ سہم سے ہوگی تو بہتر ہوگا اسلیے کہ جب وارث ایک بیٹی اور ایک بی بی میں منحصر ہیں تو تقسیم آٹھ سہم سے ہوگی ایک سہم کہ آٹھواں حصہ ہے بی بی کو اور سات سہم باقی کے بیٹی کو ملیں گے اور اسپر وصیت سے سات سہم غیر کے بیٹی کے برابر بڑھے تو پندرہ سہم ہوئے اسمیں سے ایک بی بی کو اور سات بیٹی کو اور سات غیر کو ملیں گے اور سولہ سہم والی تقسیم کو جامع الرضوی کے مترجم کاتب کی غلطی کہتے ہیں اور اگر موصی کی چار بیبیاں اور ایک بیٹی ہو اور غیر کے لیے ایک وارث کے برابر کے حصے کی وصیت کرے تو اس مسئلے میں شیخ رح نے فرمایا ہے کہ تقسیم تینتیس سہم سے ہوگا چار سہم چاروں بیبیوں کو اور ایک سہم موصی لہ کو اور اٹھائیس سہم بیٹی کو ملیں گے اور اس صورت میں بھی وہی اشکال ہے جو اس سے پہلی صورت میں بیان ہو چکی ہے اسلیے کہ بتیس کا آٹھواں حصہ کہ چار ہیں چار بیبیوں کو بے کسر کے ملینگے بس چاہیے کہ تقسیم تینتیس ہو چار سہم چاروں بیبیوں کو اور ایک سہم ایک بی بی کے برابر غیر شخص کو کہ جسکے لیے وصیت کی ہے اور اٹھائیس سہم بیٹی کو ملیں گے اور اس صورت میں سب حصوں پر انکی مقدار بے کسر داخل ہو جاتی ہے اور یہی اشبہ ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے دوسرا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی غیر کے لیے اپنے بیٹے کا حصہ ملنے کی وصیت کرے تو بعضے فقہا کہتے ہیں کہ یہ وصیت باطل ہے اسلیے کہ غیر کے مال میں غیر کے لیے وصیت ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ صحیح ہے اسلیے کہ یہ وصیت اُس وصیت کا حکم رکھتی ہے کہ جسمیں اپنے بیٹے کے برابر حصے کی وصیت کیجاتی ہے اور یہی قول اشبہ ہے اور اگر موصی کا بیٹا اپنے باپ کا قاتل ہو پھر غیر کے لیے بیٹے کے حصے کے برابر حصہ ملنے کی وصیت کرے تو بعضے فقہا کہتے ہیں کہ یہ وصیت صحیح ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ صحیح نہیں اسلیے کہ اسکے بیٹے کا حصہ ہی نہیں اور یہی قول اشبہ ہے تیسرا مسئلہ جب کوئی شخص کسی غیر کیلیے اپنے بیٹے کے حصے سے دونے کی وصیت کرے تو اسے اسکے بیٹے کے حصے سے دونا دینا چاہیے اور اگر اپنے بیٹے کے حصے کے دو ضعف کی وصیت کرے تو اسے اسکے بیٹے کے حصے سے دوگنا ملیگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اِس صورت مین تین گنا بیٹے کے حصے سے اُس غیر کو ملیگا اور مصنّف اِسی قول کو اشبہ کہتے ہین اور دلیل اسپر یہ ہے کہ ایک ضعف دونا ہوا اور دوسرا ضعف ایک یقین سے ہوا اور چوتھے مین شک ہوا اور یہ لازم نہین ہوتا ہے اور یہی حکم ہے کہ کوئی دونے کے دونے کی وصیت کرے یعنی وہان بھی تین گنا دینگے اُردو مترجم کہتا ہے کہ مسائل حسابیہ کی انتہا بداہت پر ہوتی ہے اور اِسمین شک کو اصلا دخل نہین کیونکہ بداہت کا انکار لازم آتا ہے اور یہ صحیح نہین اِسلیے کہ پہلی صورت مین دو ضعف یعنی دو دو لونکو جمع کرینگے تو چار ہونگے اب شک کہان بلکہ یقین ہے اور دوسری صورت مین ضعف ضعف یعنی دونے کو دونے مین ضرب کرین تو چار ہوجائینگے اِسمین بھی کوئی شک نہین بلکہ چوگنا ملنا یقینی ہے اگر وارث ایسی وصیت کے نفاذ کی بھی اجازت دین چوتھا مسئلہ جبکہ کوئی شخص اپنے مال کی تہائی فقیرون کو دینے کی وصیت کرکے مرجائے اور اُسکا مال متفرق مقامون مین ہو تو جو مال جہان ہو اُسکی تہائی وہین کے فقیرون کو دینا جائز ہے اور اگر سارے متفرق مالون کی تہائی موصی کے رہنے کے شہر کے فقیرون پر تقسیم کرین تو بھی جائز ہے اور اُس شہر کے موجود فقیرون کو دینگے اور اُس شہر کے غائب فقیرون کو ڈھونڈھنا واجب نہین اور آیا تین فقیرون کو یا اُنسے زیادہ فقرا کو صیغۂ جمع کے اعتبار سے دینا واجب ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان واجب ہے اور یہی اشبہ ہے اِسلیے کہ اِسمین لفظ کے مقتضے پر عمل ہوا جاتا ہے اور یہی حکم ہے کہ اگر کہے کہ آزاد کرین رقاب کو کہ وہ رقبے یعنی مملوک کی جمع ہے تو اس صورت مین تین بندے یا تین سے زیادہ آزاد کرنا واجب ہے مگر جبکہ مال متروکہ کی تہائی بھی اُسکو وفا کرے پانچوان مسئلہ جبکہ کوئی شخص کسی کے لیے ایک غلام کی وصیت کرے اور دوسرے شخص کے لیے ایک غلام کی قیمت ترکہ کی تہائی سے نکالکر باقی کے دینے کی وصیت کرے اور بعد اِسکے اُس غلام مین موصی لہ کے دینے سے پہلے کوئی عیب نکل آئے تو اُس غلام کی بے عیب ہونے کی قیمت اُلٹمن کے اور اُسکے وضع کے بعد جو بچیگا وہ دوسرے موصی لہ کو دینگے اِسلیے کہ موصی نے تہائی کا تکملہ دینے کا قصد کیا تھا جبکہ غلام صحیح تھا اور اسیطرح اگر غلام موصی کے مرنے سے پہلے مرجائے تو پہلے موصی لہ کے حق مین وصیت باطل ہوجائیگی اور دوسرے موصی لہ کو جو غلام کی قیمت وضع کرکے تہائی میں سے بچیگا دینگے اور اگر غلام کی قیمت متروکہ کی تہائی کے پورا پورا ہو تو دوسرے موصی لہ کے حق مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وصیت باطل ہے چھٹا مسئلہ جب کوئی شخص وصیت کرے کہ یہ غلام فلان شخص کو کہ یہ اُسکا باپ
ہے دیدینا اور موصی لہٗ اُسے قبول کرے اِس حال مین کہ مرض موت مین بیمار ہو پھر مرجائے تو وہ
غلام آزاد ہو جائے گا اِسلیے کہ بیٹا باپ کا آقا نہین ہو سکتا ہے اور اُسکی آزادی کو موصی لہٗ کے اصل
ترکے سے حساب کرینگے نہ تہائی سے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے اِسلیے کہ تہائی سے اُس چیز کا حساب
کرتے ہین جسے مریض اپنی ملک مین سے نکالتا ہی اور اِس مسئلے مین ایسے مریض نے اپنی ملک سے
نہین نکالا ہے بلکہ قبول کے سبب سے مالک ہو گیا ہے کہ اُسکی ملک کی تبعیت سے وہ آزاد ہو جاتا ہے
ساتوان مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کو گھر کے دینے کی وصیت کرے اور موصی کے مرنے سے پہلے
وہ گھر گر کر میدان ہو جائے اور پھر موصی بھی مرجائے تو وصیت باطل ہو جائے گی اِسلیے کہ اُسوقتمین
اُس صفا چٹ زمین پر گھر کا اطلاق نہین ہو سکتا ہے اور اِس مسئلے مین تردد ہے اور تردد کا سبب
یہ ہے کہ گھر زمین اور عملے سے مرکب ہوا کرتا ہے اور دونون جز موصی لہٗ سے متعلق ہو چکے تھے اور
ایک جز کے جاتے رہنے سے دوسرے جز کا تعلق کیونکر ساقط ہو جائیگا آٹھوان مسئلہ اگر کوئی
شخص وصیت کرے کہ زید کو اور فقیرون کو اتنا روپیہ دیدین تو زید کو اُس دلوائی کے سارے
روپیون کا آدھا دینا چاہیے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ چوتھائی دینا چاہیے اِسلیے کہ فقرا کا لفظ جمع
ہے اور جمع کا اطلاق کم سے کم تین پر ہی تو زید چوتھا ٹھہرا اور پہلا قول اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا
ہے کہ دوسرے قول کی دلیل کی سستی یون ظاہر ہو سکتی ہے کہ فقرا کا لفظ فقیرونکی جمع
ہے اور اُسکا اطلاق تین ہی مین منحصر نہین ہے پھر زیادہ کو لفظ کے شامل ہونے پر
فقط تین فقیرون کا اختیار کرنا واجب نہین بس مصنف علیہ الرحمہ کا مختار ہے اِسلیے کہ مطلق
شرکت کا مفاد یہی ہے دوسری قسم بیمار کے تصرفون مین ہے اور یہ تصرف دو طرح پر ہین ایک
یہ کہ مؤجل کرے یعنی اپنے مرنے پر موقوف رکھے دوسرے یہ کہ منجز کرے یعنی اپنی زندگی مین فوری کر دے
اور مؤجل تصرفات وصیت کا حکم رکھتے ہین اور اُسکا ذکر گزر چکا اور یہی حکم صحیح کے اُن تصرفونکا
ہے جنکے بعد موت لاحق ہو لیکن بیمار کے منجز یعنی فوری تصرف جیسے کسی کو کچھ چھوڑ دینا یا معاملے
مین رعایت کرنا اور رو پیہ دلانا اور وقف کرنا اور بندے کا آزاد کرنا ہے تو اُنمین بعضے فقہا کہتے ہین کہ
یہ اصل متروکے مین محسوب ہونگے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ ترکے کی تہائی مین محسوب ہون گے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور دونوں فریق اس امر پر متفق ہیں کہ اگر وہ بیمار اچھا ہو جائے تو اس میں رجوع نہیں کر سکتا ہے اور اس کا وارث بھی اسکے مرنے کے بعد رجوع نہیں کر سکتا ہے اور خلاف اسی میں ہے کہ اگر بیمار اسی مرض میں مر جائے تو کیا حکم ہے اور اس مقام میں ان بیماریوں کا بیان ضرور پڑا کہ جن میں بیمار کے تصرف مال کی تہائی پر موقوف ہیں پس واضح ہو کہ جو مرض اکثر مار ڈالتا ہے اسے مرض مخوف کہتے ہیں جیسے تپ دق اور سل اور خون ٹپکتا ہے خواہ منہ سے ناک سے کھانسی کے ساتھ ہو یا بے کھانسی کے ہو خواہ اور مقاموں سے خون کا ٹپکنا ہو اور سوداوی اور خونی ورم اور بدبودار چربیلے دست اور کالا پاخانہ کہ زمین پر جوش مارتا ہو اور جو اسطرح کے مرض ہیں اور جن مرضوں میں صحت کا حکم اکثر ہوتا ہے جیسے ایکدن کی تپ یعنی بخار ہے اور بادی اور غیر بادی درد سر ہے اور آنکھیں دکھنا ہے اور شلاق یعنی آنکھوں کی پلکوں کی بیماری ہے اور اسیطرح وہ مرض جن میں مرنے اور جینے دونوں کا احتمال ہو جیسے عفونت کا بخار ہے اور پیچش ہے اور بلغمی ورم ہیں اور یہ کہا جائے کہ جس بیماری میں مرنے کا اتفاق پڑے خواہ عادت سے مخوف ہو یا نہ ہو وہی مرض موت کا حکم رکھتی ہے تو خوب ہے مگر لڑائی کی تیر اندازی کا دونوں مقابلوں میں اور جننے کے درد کا اور دریا کے طوفان کا مرض موت کا حکم رکھنا دیکھا نہیں گیا اور ایسے شخص کے تصرف ایسے وقتوں میں بیمار کے تصرف نہ ہونگے اسلیے کہ ایسے شخصوں پر بیمار کا اطلاق نہیں ہوتا ہے اور اس مقام میں کئی مسئلے ہیں پہلا مسئلہ اگر کوئی مرض موت کا بیمار کوئی چیز کسیکو دیڈالے یا کسی چیز کی قیمت میں سے کچھ چھوڑ دے پھر اگر یہ تصرفات تہائی مال میں سے نکالے جائیں تو اسمیں کوئی کلام بھی نہیں ہے اور اگر تہائی متروکے کی ان سب تصرفوں کو وفا کرنی ہو تو ابتدا اس تصرف کے جاری کرنے سے کرینگے کہ جسے مریض نے پہلے کیا ہے پھر جسے دوسری بار کیا ہے اسیطرح تیسرا چوتھا وغیرہ ہے جتنک کہ تہائی تمام ہو جائے اور نقصان اخیر کے تصرفوں میں جاری ہوگا دوسرا مسئلہ جب مرض موت میں کوئی شخص کچھ چیزیں لوگوں کو یونہی دیڈالے اور اور چیزوں میں اپنے مرنے کے بعد دینے کی وصیت کرے تو منجز یعنی زندگی کے فوری تصرفوں کو مقدم کرینگے پھر اگر اور باقی تصرف بھی اسی تہائی میں نکل سکنے ہونگے تو بہتر ہے اور نہیں تو جو تہائی بھر کے ہوں گے ان میں اسکا تصرف صحیح ہے اور جو تہائی سے بڑھ کر ہیں ان میں تصرف باطل ہے تیسرا مسئلہ جب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی تین من عمدہ گیہوں کو کہ جسکے دام چھ روپے ہیں تین من برے گیہوں کے بدلے جنکی قیمت تین روپے ہیں بیع کرے اور اس مرنے والے کے پاس اسکے سوا اور کچھ نہ ہو تو اس صورت میں اسنے اس سے اپنے آدھے مال متروکے کی رعایت کی ہے پھر یہ تبرع تہائی میں جاری ہوگی بس اگر خریدار سے اچھے گیہوں کا چھٹا حصّہ پھروا دیں تو وہ بیاز ہوا جاتا ہے پھر اسکی تصحیح کی راہ یہ ہے کہ خریدار کے گیہوں کی تہائی یعنی ایک من جسکے دام ایک روپیہ ہیں خریدار کو پھروا دینگے اور وارثوں کو تین من گیہوں کی تہائی یعنی ایک من جسکے دام دو روپیہ ہیں پھروا دینگے بس خریدار کے پاس دو من اچھے گیہوں چار روپے کے اور وارثوں کے پاس ایک من گیہوں دو روپئے قیمت کے باقی رہے بس خریدار کو چھوٹ دو روپے کی رہی اور وہی چھ روپے کے ترکے کی تہائی ہے چوتھا مسئلہ اگر کوئی بیمار اپنے دو سو کے غلام کو سو روپے پر کسی کے ہاتھ بیچ ڈالے پھر اگر وہ اس مرض سے اچھا ہو جائیگا تو وہ بیع لازم ہو جائے گی اور اگر مر جائے اور وارث اجازت نہیں تو آدھے غلام میں کہ جس کی قیمت دے چکا بیع جاری ہوگی یعنی پورے غلام کے چھ حصے ہیں کے آدھے تین میں بیع جاری ہوگی اور تہائی یعنی دو چھٹے حصوں میں یونہیں چھوڑ دینا جاری ہوگا کہ یہ ترکے کی تہائی ہے بس پانچ چھٹے حصے خریدار کے ہوئے اور ایک چھٹا حصہ وارثوں کو پھر ملیگا بس اس صورت میں خریدار کو اختیار ہے کہ چاہے اس غلام میں بیع جاری رکھے اور دوسرے کے مال کی قیمت کی تخفیف کر دے یا پورا پورا کو پھیر دے اسلئے کہ تبعیض صفقہ عمل میں آئی ہے یعنی سارے غلام کی بیع ہوئی تھی اب کچھ میں صحیح نکلی اور کچھ میں فاسد ٹھہری اور اگر وارثوں کے چھٹے حصے کے عوض میں خریدار کچھ دے تو وارثوں کو اختیار ہے چاہیں قبول کریں چاہیں پھیر دیں اس لئے کہ انکا حق اصل غلام کے چھٹے حصے پر منحصر ہے پانچواں مسئلہ جب کوئی مرض موت کا بیمار اپنی لونڈی کو آزاد کرے اور اس سے نکاح کرے اور اسکا مہر اسی آزادی کو قرار دے اور اس سے ہمبستر ہو تو یہ عتق یعنے آزاد کرنا اور عقد نکاح دونوں صحیح ہیں اور وہ آزاد کی لونڈی اپنے شوہر کی میراث بھی پائے گی اگر وہ لونڈی ترکے کی تہائی سے بڑھی نہ ہوگی اور اگر اسکی قیمت متروکے کی تہائی سے بڑھ گئی ہوگی تو بیان بھی وہی خلاف جو مریض کے فوری تصرفوں میں بیان ہو چکا ہے دائر ہوگا مترجم کہتے ہیں کہ صاحب مسالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مریض کا نکاح مرض موت میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم بستری کے ساتھ معتبر ہوتا ہے اور اگر ہم بستری نہ پائی جاوے تو کچھ اعتبار نہیں بس اس مسئلے میں اگر لونڈی متروکے کی تہائی بھر یا تہائی سے کم کی ہو اور شوہر بیمار اس سے ہم بستر بھی ہوا ہو تو نکاح کی اور آزادی کی صحت پر اتفاق ہے اور وہ اپنے شوہر کی میراث بھی پائے گی اور اگر اس مرنوالے کی مالیت اسی لونڈی میں منحصر ہو تو اگر یہ حکم کیا جائے کہ مریض کی فوری تصرف اصل متروکے میں محسوب ہونی چاہیے پھر بھی آزادی اور نکاح اور میراث پانا سب صحیح ہے اور اگر فوری تصرف مریض کے متروکے کی تہائی میں محسوب ہونے کے قائل ہوں جس طرح پر کہ اکثر فقہا کا مذہب ہے بس ایک تہائی اس لونڈی کی آزاد ہو گی اور تبعیض بضع کی جائز نہیں اس معنی سے کہ آدھی منکوحہ ہو اور آدھی اس کی لونڈی ہو تو اس صورت میں نکاح باطل ہو جائے گا اور میراث بھی کہ نکاح کا فرع ہے وہ بھی نہ پائی جائے گی اور اردو مترجم کہتا ہے کہ آیا اس کے لئے عوض بضع میں سے کچھ ہو گا اس میں ہونے نہ ہونے کے دو قول ہیں **چھٹا مسئلہ** اگر مرض موت کا بیمار اپنی لونڈی کو آزاد کرے اور اس کی قیمت ترکے کی تہائی بھر ہو پھر دوسری تہائی اسی کا مہر قرار دے اور اس سے ہم بستر بھی ہو اور مر جائے تو نکاح صحیح ہے اور تہائی سے گزر کر جو مہر کہا ہے وہ باطل ہے اور وہ عورت اپنے شوہر کی میراث پائے گی اور آیا اس صورت میں شوہر پر مہر مثل لازم ہو گا یا نہ ہو گا اس میں تردد ہے اور دوسرے قول پر جو مریض کے فوری تصرف اصل ترکے سے نکالتے ہیں آزادی اور نکاح اور مہر اور وارث ہونا سب صحیح ہے۔

کتاب نکاح

یہ کتاب نکاح کے بیان میں ہے اور نکاح کے معنے لغت میں جماع یعنے ہمبستر ہونے کے ہیں اور عرف شرع میں معلوم مشہور عقد کے معنوں میں ہے اور بعضے علما کہتے ہیں کہ ان دونوں معنوں میں مشترک ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حقیقت اور مجاز ہے اور نکاح کی تین قسمیں ہیں **پہلی قسم** دائمی نکاح میں ہے اور اس میں کلام کئی فصلوں کا مستدعی ہے۔

پہلی فصل

عقد کے آداب میں اور عورتوں سے خلوت میں اور لواحق میں ہے **پہلے آداب** عقد کے نکاح کے مشتاق شخص کے لیے نکاح سنت ہے خواہ مرد ہو یا عورت ہو اور جسے نکاح پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رغبت نہ ہو اس کے بارے میں خلاف ہے اور مشہور یہی ہے کہ اُسے بھی مستحب ہے اس لئے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں تناکحوا تناسلوا یعنی تم لوگ نکاح کرو اور اولادیں حاصل کرو اور پھر حضرت فرماتے ہیں کہ شرار موتاکم العزاب یعنی تمہارے مردوں میں بدتر اوٹ ہیں اور دیگر جناب ہدایت مآب ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی مرد نے اسلام کے فائدے کے بعد مسلمان عورت کے فائدے سے بڑھ کر کوئی فائدہ نہیں پایا کہ اس کی طرف جب دیکھتا ہے وہ اُسے خوش کرتی ہو اور اس کی اطاعت کرتی ہو اور جس کام کو کہتا ہے اُسے بجا لاتی ہو اور اس کی محافظت کرتی ہو جبکہ وہ اس کے پاس سے غائب ہوتا ہو تو اس کے مال کی اور اپنے نفس کی حفاظت کرتی ہو اور ایک جماعت علما کی مشتاق نہ ہونے پر نکاح کے مستحب نہ ہونے پر قائل ہوئی ہو اور اس پر حق تعالیٰ کے قول سے دلیل لائے ہیں کہ باری تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی تعریف حصور سے یعنی عورتوں کی طرف راغب نہ ہونے والے سے کی ہے اور یہ تعریف حصور کی نکاح پر ترجیح کو اشتیاق کی صورت میں چاہتی ہے تو اشتیاق نہ ہونے والی صورت پر حمل کیا جائیگی پس مدعا یعنی اشتیاق نہ ہونے پر نکاح کا مستحب نہ ہونا ثابت ہو گیا اور ہو سکتا ہے کہ اس کا جواب یوں دیا جائے کہ اس صفت سے مدح کسی شرع میں ہماری شرع کے سوا اس صفت کے ممدوح ہونے کو مستلزم نہیں اور جو شخص کہ ارادہ نکاح کا کرے اُسے سات چیزیں مستحب ہیں ایک یہ کہ عورتوں میں سے اس عورت کو پسند کرے جس میں یہ چار چیزیں ہوں ایک تو کرم اور اس کے معنوں میں اختلاف ہے اور سب سے بڑھ کر صحیح یہی ہے کہ عورت حرام کاری سے پیدا نہ ہوئی ہو اور اس کے باپ دادے میں سے بھی کوئی حرام زادہ نہ ہو دوسری یہ کہ باکرہ یعنی کواری ہو تیسری یہ کہ ولود ہو یعنی اس کی شان سے ہو کہ لڑکا جنے اس معنی سے کہ کم سن نہ ہو اور یائسہ نہ ہو یعنی حیض اس کے سن کے جانے سے بند نہ ہو چکا ہو اور اس عورت کے مزاج میں بانجھ ہونے کی کوئی دلیل نہ ہو چوتھے یہ کہ عفیفہ ہو اور عورت کی خوبصورتی اور مالداری پر حصر نکرے اس لیے کہ اکثر اس نیت کے سبب سے دونوں سے محروم رہ جانا پڑتا ہے اور دو رکعت نماز پڑھنا اور اس نماز کا وقت خواستگاری کا وقت ہے اور ماثورہ دعا پڑھنا اور وہ یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ فَقَدِّرْ لِیْ مِنَ النِّسَآءِ اَعَفَّهُنَّ فَرْجًا وَاَحْفَظَهُنَّ لِیْ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِیْ وَاَوْسَعَهُنَّ رِزْقًا وَاَعْظَمَهُنَّ بَرَكَةً اور دوسری روایت میں ضمیمہ بھی واقع ہے اور وہ یہ ہے، وَقَدِّرْ لِیْ مِنْهَا وَلَدًا طَيِّبًا وَاجْعَلْهُ خَلَفًا صَالِحًا فِیْ حَيَاتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ یعنی خداوندا میں بیشک تزویج کا ارادہ رکھتا ہوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بس مقدر کر میرے لیے عورتون مین سے زیادہ عفیفہ کو شرمگاہ کی روسے اور اپنے نفس اور میرے مال مین زیادہ نگہبان کو اور زیادہ وسیع کو روزی کی روسے اور زیادہ عظیم کو برکت مین اور میرے لیے اُس عورت سے ایسا فرزند مقدر کر کہ میرے جیتے جی پاک و طیب ہو اور بعد میرے صالح اور جانشین اسے تو قرار دے یا اِسکے سوا اور دعا پڑھے اور نکاح پر گواہ کرنا اور کھلے کھلے نکاح کرنا اور عقد کے پہلے خطبہ پڑھنا اور نکاح کا رات کو واقع کرنا ہے اور قمر در عقرب کے زمانے مین نکاح کا واقع کرنا مکروہ ہی دوسرے عورت کے ساتھ خلوت کرنے کے آداب مین ہے اور یہ دو قسم پر ہے پہلی قسم عورت سے ہمبستری کے ارادہ کرنیوالے کو دو رکعت نماز اور ماثور دعا کا پڑھنا مستحب ہی اور جب منکوحہ کو اپنے گھر مین بُلائے تو اُس عورت کو بھی دو رکعت نماز بجالانا اور ماثور دعا پڑھنا مستحب ہے اور دونون طاہر ہون پس جب عورت آئے تو مرد اُسکے ماتھے پر ہاتھ رکھے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ عَلٰی كِتَابِكَ تَزَوَّجْتُهَا وَفِیْ اَمَانَتِكَ اَخَذْتُهَا وَبِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا فَاِنْ قَضَيْتَ فِیْ رَحِمِهَا شَيْئًا فَاجْعَلْهُ مُسْلِمًا سَوِيًّا وَلَا تَجْعَلْهُ شِرْكَ شَيْطَانٍ - یعنی خداوندا تیری کتاب کے حکم کے موافق اسے نکاح مین لایا ہون مین اور تیری امانت مین اُسے مین نے رکھ لیا ہے اور تیرے فرمودے پر اُسکی شرمگاہ کو حلال کیا ہے مین نے بس اگر اُسکے رحم یعنی پیٹ مین کوئی فرزند تو نے مقدر فرمایا ہے تو اُسے مسلمان پوری پیدائش کا فرما اور اُسے شیطان کا شریک نہ ٹھہرا اور مستحب ہے کہ عورت پاس رات کو آئے اور بسم اللہ ہمبستر ہوتے وقت کہے اور حق تعالیٰ سے پوری پیدائش کے بیٹا ہونے کی دعا مانگے اور ولیمہ یعنی بیاہ کے کھانے کا زفاف کے وقت پکوانا اور مومنونکو بلانا اور کھلانا سنت ہے اور مومنونکو اِس دعوت کا قبول کرنا واجب نہین بلکہ سنت ہے اور جب آجائے تو کھا لینا سنت ہے گو سنتی روزے سے بھی ہو اور زوال آفتاب کے بعد بھی ہو اور جو چیز کہ دولھا دولھن پر نچھاور کرتے ہین اُسکا کھانا جائز ہے اور اُسکا اُٹھانا بے مالکون کی اجازت جائز نہین خواہ اجازت زبان سے یا خالی قرینے سے ہو اور آیا جو اُسے اُٹھا لیتا ہے وہ اُسکا مالک ہو جاتا ہے اظہر یہی ہے کہ مالک ہو جاتا ہے دوسری قسم آٹھ وقتون مین ہمبستر ہونا مکروہ ہے رات کو چاند گہن کے وقت اور دن کو سورج گہن کے وقت اور زوال آفتاب کے وقت اور سورج کے غروب کے وقت جبتک مغرب کی طرف کی سُرخی جاتی نہ رہے اور اخیر مہینے مین بجز شعاع کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تین دنون مین اور طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک اور ہر رمضان کے مہینے کی پہلی شب مین اور آدھے مہینے کی رات مین اور سفر مین جب غسل کے لیے پانی ساتھ نہو اور زرد اور کالی آندھی چلنے کیوقت مین اور زلزلے کے وقت مین اور ننگے ہمبستر ہونا اور احتلام کے بعد نہانے سے پہلے رفع کراہت کی نیت سے وضو کے پہلے اور اِسمین کچھ مضائقہ نہیں کہ آدمی کئی بار ہمبستر ہو اور اُن ہمبستریون کے درمیان مین غسل نکرے اور اِن سب کے بعد ایکبار نہالے اور عورت سے ایسے حال مین ہمبستر ہونا مکروہ ہے کہ اُسکے پاس اُسکی طرف کوئی غیر ممیز دیکھنے والا ہو اور اگر ممیز ہو تو حرام ہے اور ہمبستری کے وقت اور اور وقت عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھنا مکروہ ہے اور قبلہ کی طرف مُنھ یا پیٹھ کرکے ہمبستر ہونا مکروہ ہے تیسرے لواحق اور اِسمین تین چیزین ہین پہلی چیز جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اُسکے مُنھ پر نظر کرنا جائز ہے گو وہ نظر اُس عورت کی بے اجازت بھی ہو اور یہ جواز مُنھ کے اور گٹون سے ہاتھون کے ظاہر اور باطن کے دیکھنے سے مخصوص ہے اور اُس عورت کا مکرر دیکھنا جائز ہے خواہ کھڑی ہو خواہ چلی جاتی ہو اور روایت مین وارد ہوا ہے کہ اُس عورت کے بالون اور محاسن یعنی زینت کے مقامون کیطرف دیکھنا جائز ہے اور اِنکے سوا کو کپڑے کے باہر سے دیکھے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے ایسی غیر عورت کے دیکھنے مین کئی شرطین بیان فرمائی ہین ایک یہ کہ اِس بات کا علم ہو کہ وہ عورت اُسپر حلال ہوگی یا علم نہو تو اِس بات کا گمان غالب ہو دوسری یہ کہ اِس بات کا علم ہو کہ اِسکے شوہر نہین ہے پھر اگر شوہر کے نہونے مین شک ہو تو حرام ہے تیسری اِس بات کا علم ہو کہ وہ سوال قبول کریگی اور بعضے فقہا کہتے ہین خود دیکھنا میسر نہو تو کسی عورت کو نائب کرے کہ وہ دیکھکر اُس سے بیان کرے چوتھی یہ کہ تحصیل اسباب پر قادر ہو گو ابھی حاصل نہ کرچکا ہو مگر قابلیت رکھتا ہو پانچوین نظر نکاح کیلیے ہو یعنے اُس دیکھنے کا باعث نکاح کا قصد ہو اور اِسیطرح اہل ذمہ کی عورتون کا دیکھنا جائز ہے اور اُنکے بالون کا دیکھنا جائز ہے اِسلیے کہ وہ مسلمانون کی لونڈیون کے مرتبے مین ہین مگر لذت اور خواہش کی نظر نہو اور ایک مرد کو دوسرے مرد کا شرمگاہون کے سوا دیکھنا جائز ہے خواہ بڈھا ہو یا جوان ہو خوبصورت ہو یا بدصورت ہو جبتک کہ خواہش اور لذت کی نظر نہو اور اِسیطرح عورت کو عورتون کا سوا شرمگاہون کے دیکھنا جائز ہے اور مرد کو اپنی عورت کے ظاہر اور باطن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بدن کی طرف کا دیکھنا جائز ہے اور اِسیطرح محرم عورتون کا سوا چھپانے کے مقامون کے دیکھنا جائز ہے اور اِسیطرح عورت کو بھی اپنے خاوند کے بدن کے ظاہر اور باطن کا دیکھنا جائز ہے اور اپنے محرم مردون کا شرمگاہون کے سوا دیکھنا جائز ہے اور بیگانہ عورت کی طرف مرد نہ دیکھے مگر اضطرار کے حال مین اور بیگانہ عورت کے مُنھ کی طرف اور ہاتھون کی ہتھیلیون کی طرف ایکمرتبہ دیکھ لینا جائز ہے اور اُسمین بھی کراہت ہی اور مکرر نظر ڈالنا جائز نہین اور اِسی طرح عورت بھی بیگانہ مرد کے مُنھ پر ایک بار کراہت کے ساتھ نظر کر سکتی ہے اور مرد کو ضرورت کے وقت عورت کے مُنھ کا دیکھنا جائز ہے جیسے اُسپر گواہ ہوتا ہو اور نظر کرنے مین اُتنے ہی پر اکتفا کرے کہ جتنے حال کے مطلع ہونے کے لیے ضرورت ہے جیسے طبیب ہے کہ جب عورت اُسکی طرف علاج کی محتاج ہو گو اُسکی شرمگاہ بھی دفع ضرر کے لیے دیکھنا پڑے مترجم کہتے ہین کہ غیر مرد کو ایسی بڑھیا عورت کا دیکھنا جسکی طرف رغبت نہوتی ہو جائز ہے اور خصی مرد کے غیر عورتکو دیکھنے مین اختلاف ہے بعضے فقہا جائز جانتے ہین اور بعضے حرام جانتے ہین اور چھوٹی لڑکی کا کہ جسپر خواہش کا گمان نہو اُسکی شرمگاہ کے سوا دیکھنا جائز ہے اور مرد بندے کو بھی اپنی مالکہ کو دیکھنا حرام ہے اور چھوٹے بچے کا کہ نقل نہ کر سکتا ہو غیر عورتکو دیکھنا حرام نہین ہے اور اسیطرح ایضاح مین ہے۔ یہان دو مسئلے ہین پہلا مسئلہ آیا خواجہ سرا کو اپنی مالکہ کا جسنے اُسے خرید کیا ہے یا غیر عورت کا دیکھنا جائز ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جائز نہین اور اظہر یہی ہے اِسلیے کہ مانعت عام ہے اور ملک یمین کہ آیت مین مستثنیٰ ہے اُس سے مراد لونڈیان ہین مترجم کہتے ہین کہ خواجہ سرا وہ ہے جسکی مردانی شرمگاہ کے تینون اعضا کٹے ہوئے ہون اُسے اصلا عورتون کی حاجت نہین ہوتی ہے اور اگر کٹے نہون بلکہ اُسکے دونون خصیے ملے ہون یا ایک خصیہ اور وہ عضو مخصوص باقی ہو تو ہمبستری مین مرد کا حکم رکھتا ہے دوسرا مسئلہ نامحرم اندھے شخص کو نامحرم عورتون کی آواز سُننا جائز نہین اِسلیے کہ عورت کی آواز بھی عورت کا حکم رکھتی ہے کہ اُسکا چھپانا واجب ہے اور عورت کو بھی نامحرم اندھے کا دیکھنا جائز نہین اِسلیے کہ نامحرم کی مانعت عام ہے جسطرح آنکھون والے کو شامل ہے اسیطرح اندھے کو شامل ہی دوسری چیز اس باب کے متعلق مسئلون کے بیان مین ہے اور وہ پانچ مسئلے ہن پہلا مسئلہ عورت کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیچھے کے مقام سے ہمبستری مین ہے اور اسمین دو روایتین ہین ایک جواز والی ہے اور یہی علما مین مشہور ہے مگر کراہت شدیدہ ہے **دوسرا مسئلہ** آزاد عورت سے کہ لونڈی نہو اور عزل کی شرط نکی ہو منی عزل کرنے کو بعضے فقہا حرام کہتے ہین اور اسکے سبب سے نطفے کی دیت کہ دس شرعی اشرفیان ہین عورت کو دینا واجب ہوتی ہے اور یہی قول اشبہ ہے **تیسرا مسئلہ** چار مہینے سے بڑھکر عورت سے ہمبستری کا مرد کو ترک کرنا جائز نہین مترجم کہتے ہین کہ فقہانے فرمادیا ہے کہ عورت کی اجازت ہمبستری کے ترک مین جواز کا باعث نہین ہوتی ہے اسلیے کہ اسمین حق تعالیٰ کا بھی حق ہے کہ اس سے ممانعت فرمادی ہے اور اگر پیچھے کی طرف سے ہمبستری کرے تو بھی اُس سے بری الذمہ نہوگا کیونکہ آگے کی طرف سے ہمبستر ہونا واجب ہے **چوتھا مسئلہ** عورت سے بے نو برس کا سن گزرے ہمبستر ہونا حرام ہے اور اگر یہ کام کرے تو اُس سے ہمیشہ کو حرام نہین ہوتی ہے لیکن اگر افضا کرے یعنی پیشاب اور حیض کی راہ ایک کردے تو صحیح مذہب پر ہمیشہ کو وہ عورت اُسپر حرام ہو جائیگی **پانچوان مسئلہ** مسافر کو بے اطلاع اپنے گھر مین آنا مکروہ ہے اور بعضے فقہا اطلاع اور بے اطلاع مطلق رات کے آنے کو مکروہ کہتے ہین **تیسری چیز** پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخصوص چیزون کے بیان مین ہین اور وہ پندرہ ہین بعضے اُنہین سے نکاح کے خصائص ہین کہ ایک یہ ہے کہ اُن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چار عقد نکاح سے زیادہ کرنا جائز تھا اور شاید اس جواز کی وجہ حضرتؐ کی عدالت کا اعتماد ہے اسلیے کہ زوجوں کے ساتھ چلنا بھی عدل سے دوسرے شخص کا کام نہین اور اُن حضرت کا عقد نکاح ہبہ کی لفظ سے عورت کی طرف سے جائز تھا اور ہبہ کے بعد اُن حضرت پر مہر لازم نہوتا تھا نہ ابتداے نکاح مین نہ انتہاے نکاح مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کو اپنی ازواج کو اپنے چھوڑ دینے اور اختیار کرنے کا اختیار دینا واجب تھا اور لونڈیون سے نکاح کی تحریم اور ازواج کا بدلنا جائز نہوتا اور نو عورتون سے بڑھکر عقد کرنا جائز نہوتا جبتک دوسرا آیہ اسکا ناسخ آیا یا ایہا النبی انا احللنا لک ازواجک الآیہ اور بعضے خصائص حضرت کے نکاح سے خارج ہین اور یہ مسواک کرنا حضرت پر واجب ہونا اور نماز وتر کا واجب ہونا اور قربانی اور نماز تہجد کا واجب ہونا اور واجب صدقے کا حرام ہونا یعنی فرض زکوٰۃ حضرت پر حرام ہے اور سنتی صدقے مین اختلاف ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ وہ بھی حضرت پر حرام تھا اور کسی کو آنکھ سے اشارہ کرنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور خلاف ظاہر بات کا سمجھانا اور روزہ وصال حضرت پر مباح ہونا یعنے دو دن پیاپے بے افطار کے صبح تک ثواب کی نیت سے روزہ رکھنا اور حضرت سے مخصوص تھا کہ چشم مبارک خواب مین ہوتی تھی اور دل حضرت کا بیدار رہتا تھا اور پیٹھ کے پیچھے سے اپنے منھ کے سامنے کی طرح دیکھنا اور خصائص حضرت کے اور بھی مروی ہوئے ہین مگر یہ سب مین اظہر ہین اسباب سے ملحق دو مسئلے ہین پہلا مسئلہ حضرت صلعم کی ازواج کسی پر آیہ کریمہ کے حکم سے حضرت کی رحلت کے بعد اجماع سے حلال نہین یا ورانکی حرمت اس سبب سے ہے کہ یہ مومنونکی مائین کہلاتی ہین اور نہ اس سبب سے کہ حضرت باپ کہلاتے ہین اور اسی طرح غیر محرم ہونا بنا بر ظاہر کے کہا ہے اور لیکن فسخ نکاح سے یا طلاق سے جو آنحضرت سے جدا ہوئی ہین انہین اختلاف ہے اور وجہ یہی کہ وہ کسی پر ظاہر آیہ پر نظر کرنیسے حلال نہین اسلیے کہ ان یا باپ کا نام کرلینا نکاح کے حرام ہوجانیکا سبب نہین ہے دوسرا مسئلہ فقہا مین سے بعض شخص نے گمان کیا ہے کہ حضرت کا ازواج مین تقسیم حق تعالیٰ کے قول سے واجب نہ تھی اور وہ یہ ہے کہ تُرْجِیْ مَنْ تَشَاءُ وَتُؤْوِیْ مَنْ تَشَاءُ یعنی ازواج مین سے جسے چاہیگا تو ترک کریگا اور جسے چاہیگا بلالیگا اور یہ سخن قابل تامل ہے اسلیے کہ آیہ کریمہ مین دوسرے معنے کا بھی احتمال ہے پھر اس سے استدلال نہین کرسکتا ہے اسلیے کہ احتمال ہے کہ ترک طلب ان عورتون سے مختص ہو جنھون نے اپنی باری دوسری عورتون کو بخشدی ہو۔

دوسری فصل عقد نکاح کے بیان مین ہے اور نظر صیغے مین اور حکمون مین ہے پہلی نظر صیغے مین ہے بس عقد نکاح ایجاب اور قبول کا محتاج ہے کہ تزویج کے قصد پر دلالت کرتا ہے اور ایجاب کی عبارت کی دو لفظین ہین زَوَّجْتُکَ وَاَنْکَحْتُکَ یعنی تیری جورو بنادیا اپنے کو مین نے یا اور تیرے نکاح مین اپنے کو دیا اور مَتَّعْتُکَ کی عبارت مین تردد ہے اسلیے کہ اس لفظ کی حقیقت منقطع نکاح یعنی متعہ مین ہے اور دوامی نکاح مین مجاز کے طریق پر مستعمل ہے اور لازم عقدون مین خصوصًا فروج کے باب مین احتیاط ضرور ہے اور صریح لفظون سے جو اور معنون کے محتمل نہون واقع کرنا چاہیے گو دوامی نکاح کے قصد کے معتبر ہونے کا جواز زیادہ راجح ہے اور قبول کی عبارت یہ ہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ یا قَبِلْتُ النِّکَاحَ یعنی مین نے تزویج کو قبول کیا یا نکاح کو مین نے قبول کیا اور جو اسکے مشابہ ہو اور قبلت کے لفظ پر اکتفا کرنا جائز ہے اور ایجاب و قبول دونون کا ماضی کے لفظ سے ہونا ضرور ہے کہ نکاح کی انشا پر صریح دلالت کرے یا یقینی دلالت واسطے لفظ پر انحصار ہو اور نکاح کے امر کی بے بند وبستی کی محافظت ہوجائے کہ یہ بے بند وبستی بے نکاح

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فروج کی اباحت پر مشتبہ ہے اور اگر امر کے لفظ سے نکاح کی انشا کا قصد کرے جیسے کہے زَوِّجْنِی فلانۃً یعنی میری تزویج فلان عورت سے کر اور وہ کہے زَوَّجْتُکَ اِیَّاہَا یعنی تزویج کی مین نے اُسکی تجھ سے تو بعضے فقہانے اسے صحیح کہا ہے جیسا کہ حدیث مین سہل ساعدی کی روایت سے وارد ہوا ہے اور یہ قول خوب ہے اور اگر صیغۂ مضارع سے عورت سے کہے یعنی اُزَوِّجُکِ یعنی تجھ سے تزویج مین کرتا ہون اور عورت کہے زَوَّجْتُکَ تو اِسیقدر سے عقد ہو جائیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اِس کلام سے ایجاب عمل مین آتا ہے اور اِسکے بعد قبول کی احتیاج رہتی ہے اور ابان ابن تغلب کی روایت مین وارد ہوا ہے کہ متعہ کے نکاح مین اگر کہے کہ مین نے تجھ سے تزویج کی اور عورت کہے کہ ہان تو وہ اُسکی عورت ہو جائیگی اور اگر ولی کہے یا زوجہ مرد سے کہے کہ تیرے متعہ مین اپنے کو اِتنے روپئون پر مین نے دیا اور مدت کا ذکر نکرے تو نکاح دائمی ہو جائیگا اور یہ روایت الٰہی نکاح کے متعہ کے لفظ سے واقع ہونے پر دلالت کرتی ہے اور قبول مین ایجاب کے لفظ کی مطابقت شرط نہین ہے بلکہ اگر ایجاب تزویج کے لفظ سے اور قبول نکاح کے لفظ سے واقع ہو تو بھی جائز ہے یا ایجاب نکاح کے لفظ سے اور قبول تزویج کے لفظ سے واقع ہو تو بھی صحیح ہے اور اگر کوئی کہے کہ اپنی بیٹی کی تو نے فلان شخص سے تزویج کر دی اور وہ کہے کہ ہان اور اسکے بعد شوہر کہے کہ مین نے قبول کیا تو بھی صحیح ہے اسلیے کہ نعم یعنی ہان کا لفظ سوال کے اعادہ پر مشتمل ہے گو سوال کے لفظ کا بولنے مین اعادہ نکرے بس گویا کہ اُسنے کہا کہ ہان مین نے تزویج کی اور اِس مسئلے مین تردد ہے اور نکاح مین ایجاب کا قبول پر مقدم ہونا شرط نہین یعنی مین نے قبول کیا اور اُس سے تزویج کی پھر اِس کے بعد ولی کہے کہ تیری تزویج مین نے کی تو بھی صحیح ہے اور اِن دو لفظون سے غیر عربی زبان کے ترجمے کی طرف عدول کرنا جائز نہین مگر اُسوقت مین کہ عربی زبان سے عجز ہو اور اگر اِن دونون متعاقدون مین سے کوئی عربی بولنے سے عاجز ہو تو ہر ایک جس زبان کو اچھی طرح سے جانتا ہو اُسمین کہے اور اگر کوئی بالکل بولنے پر قادر نہو یا ایک قادر ہو اور دوسرا بولنے پر غیر قادر ہو تو جو شخص عاجز ہے وہ عقد نکاح کیطرف کے اشارے اور ایما پر اکتفا کرے کہ اُسکا اشارہ کلام کا حکم رکھتا ہے اور عقد نکاح بیع کے لفظ سے اور ہبہ کے لفظ سے اور تملیک کے لفظ سے اور اجارے کے لفظ سے واقع نہین ہوسکتا ہے خواہ اُسمین مہر کا ذکر ہو خواہ نہ ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُردو مترجم کہتا ہے کہ جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ رسالۂ نکاح مین فرماتے ہین کہ احادیث اور علما کے اقوال سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ دائمی نکاح نکاح اور تزویج کے دونون لفظون مین سے ہر لفظ سے واقع کر سکتے ہین مگر ہمارے بڑے بڑے علما دونون لفظون سے نہایت احتیاط کی راہ واقع کیا کرتے تھے اور ایک فضلا کی جماعت کا مدار اِسپر تھا کہ نکاح اور تزویج کے دونون لفظون سے ہر ایک کا تعدیہ دوسرے مفعول کی طرف مِن سے کیا کرتے تھے اور قرآن مجید کے متعدد مقامون مین نکاح کے لفظ کا تعدیہ ذات سے ہوا ہے اور اُنہین سے ایک یہ آیہ کریمہ ہے اُرِیْدُ اَنْ اُنْکِحَکَ اِحْدَی ابْنَتَیَّ اور تزویج بھی بعضی آیتون مین ذات سے متعدی ہوئی ہے جیسے کہ قول باریتعالیٰ کا زَوَّجْنَاکَھَا اور بعضی آیتون مین بٔ سے متعدی ہوئی ہے جیسے قول باریتعالیٰ کا وَزَوَّجْنَاھُمْ بِحُورٍ عِیْنٍ اور مین نے بہت سے اخبار مین مِن سے متعدی دیکھا ہے بس احتیاط اسمین یہ ہے کہ صیغے ہر طرح پر ادا کیے جائین اور اگلی آیتون مین کہ بیان ہوئی ہین اُنہین مرد کا صیغہ مقدم ہوا اور مشہور اُلٹا ہے پھر اگر دونون کی رعایت کیجائے تو اولیٰ اور احوط ہوگی اور بہت سی حدیثون سے اور قولون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر باکرہ عورت بالغہ اور عاقلہ ہو تو اُسکی رضامندی نکاح مین کفایت کرتی ہے اور چنکہ ولی کی شراکت اور استقلال کا قول بھی ہے اسلیے احوط ہے کہ دونون کی رضامندی سے واقع ہو اور جناب والد مرحوم رضی اللہ عنہ کا طریقہ مرضیہ نہایت احتیاط کی راہ سے یہ تھا کہ عورت کی وکالت سے جدا اور ولی کی وکالت سے جدا اور ایک صیغے مین دونون کی وکالت سے اور فقط صیغے سے بے کسی کی وکالت کے ذکر کے چار طریق سے نکاح واقع فرماتے تھے اور باکرہ عورت کے نکاح مین ولی باپ اور باپ کا باپ یعنی دادا ہوتا ہے اور اِن دونون مین سے ہر ایک کی رضامندی کافی ہو جاتی ہے اور اگر یہ دونون مرجائین تو فقط باکرہ کی رضا کافی ہے اور اگر عورت باکرہ نہو تو اُسی عورت کی رضامندی کافی ہے گو اُسکے باپ دادا موجود ہون اور علما مین مشہور یہی ہے کہ سارے عقدون کا صیغہ انشا کے قصد سے واقع کرنا چاہیے جیسے کوئی شخص لفظ انکحت کہے اور اُس سے مراد یہ لے کہ اِس سے پہلے نکاح واقع کر چکا ہون اور اس کلام سے نکاح واقع ہو جانے کی خبر دیتا ہون تو اِسطور سے نکاح واقع نہوگا اور اگر مراد یہ ہو کہ انکحت کے لفظ سے نکاح واقع کرتا ہون تو یہی انشا کے معنے ہین اور اِس سے نکاح واقع ہو جائیگا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور یہی حکم سارے عقدون کا ہے جیسے کوئی بیع کرے اور اس سے مراد یہی لے کہ اِس لفظ سے
مین بیع واقع کرتا ہون اور واضح ہو کہ اِن امرون سے خالی نہین کہ یا مرد کا وکیل عورت کے وکیل
کے ساتھ صیغہ پڑھیگا یا مرد عورت کے ساتھ یا مرد کا وکیل عورت کے ساتھ یا مرد عورت کے وکیل کے
ساتھ صیغہ کہیگا اور اِسین کی ہر ایک صورت مین ولی کی رضا کی رعایت کرنی چاہیے یا نہین جیسے
عورت ولی رکھتی ہو یا ولی رکھتی ہو مگر کواری نہو بس یہ سب آٹھ صورتین ہوئین اور یہ سب صورتین
اُسی صورت مین ہین کہ مرد اور عورت دونون بالغ اور عاقل ہون اور اگر دونون نابالغ ہون
تو ایک اَور صورت نکلے گی اور اگر مرد نابالغ اور عورت بالغ یا عورت نابالغ اور مرد بالغ ہو پھر
اِس سے خالی نہیں کہ نابالغ بالغ کے ساتھ یا بالغ کے وکیل کے ساتھ صیغہ پڑھیگا تو یہ سب
پانچون صورتین پہلی آٹھ صورتون سے ملکر سب تیرہ صورتین ٹھہرین پہلی وہ صورت جسمین مرد
کا وکیل عورت کے وکیل کے ساتھ صیغہ پڑھتا ہے اور عورت باکرہ یعنی کواری ہو تو اِس صورت
مین عورت کا وکیل احتیاط کی راہ سے عورت کی طرف سے بھی ہو گا اور اُسکے ولی باپ یا دادا
کی طرف سے بھی وکالت کریگا بس فرض کرتے ہین کہ مرد کا نام محمد ہے اور عورت کا نام زینب
ہے تو پہلے عورت کا وکیل مہر کے تعیین کے بعد کہے اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَكَ مُحَمَّداً مُوَكِّلَتِي زَيْنَبَ عَلَى الصَّدَاقِ
خَمْسِينَ تُوْمَاناً مَوْصُوفاً پھر مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر عورت کا وکیل
کہے زَوَّجْتُ مُوَكِّلَكَ مُوَكِّلَتِي بِالْمَهْرِ الْمَعْلُومِ اور مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
پھر عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَكِّلَكَ مُوَكِّلَتِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ اور مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِي
عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُحَمَّداً زَيْنَبَ عَلَى الصَّدَاقِ الْمُعَيَّنِ الْمَوْصُوفِ اور
مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ زَيْنَبَ مُحَمَّداً عَلَى
الصَّدَاقِ الْمُعَيَّنِ اور مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ وَكَالَةً عَنْ مُوَكِّلِي پھر عورت کا وکیل کہے اَنْكَحْتُ نَفْسَ
زَيْنَبَ وَكَالَةً عَنْهَا وَعَنْ اَبِيهَا اَوْ عَنْ جَدِّهَا مِنْ مُوَكِّلِكَ مُحَمَّدٍ بِالصَّدَاقِ الْمَذْكُورِ اور مرد کا وکیل کہے
قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي بِالصَّدَاقِ الْمَعْلُومِ پھر عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِي مِنْ مُوَكِّلِكَ بِالْمَهْرِ
الْمَعْلُومِ اور مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِي پھر عورت کا وکیل کہے اَنْكَحْتُ زَيْنَبَ مِنْ مُوَكِّلِكَ عَلَى الْمَهْرِ
الْمَعْلُومِ اور مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِي دوسری صورت جسمین مرد اور عورت دونون خود صیغہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پڑھیں اور عورت کے ولی بھی ہو اور کنواری بھی ہو بس عورت کہے زَوَّجْتُکَ نَفْسِی عَلٰی صَدَاقٍ خَمْسِینَ تُومَانًا مَوْصُوفًا اور مرد کہے قَبِلْتُ لِنَفْسِی عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُومِ پھر عورت کہے اَنْکَحْتُ نَفْسِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ اور مرد کہے قَبِلْتُ لِنَفْسِی پھر عورت کہے زَوَّجْتُکَ نَفْسِی اَصَالَةً وَوَکَالَةً عَنْ اَبِی اَوْ عَنْ جَدِّی بِالْمَهْرِ الْمَعْلُومِ اور مرد کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیجَ لِنَفْسِی پھر عورت کہے اَنْکَحْتُ نَفْسِی مِنْ نَفْسِکَ بِالْمَهْرِ الْمَعْلُومِ اور مرد کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِی پھر عورت کہے زَوَّجْتُکَ نَفْسِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَذْکُورِ اور مرد کہے قَبِلْتُ لِنَفْسِی اور اِس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ عورت اپنے باپ کی طرف سے یا دادے کی طرف سے وکیل ہو کر اسی نہج سے صیغہ وقوع کرے اور باپ اپنی بیٹی کے بیٹے کو داماد کے ساتھ بیٹی کی طرف سے وکیل ہو کر وقوع کرے تو کہے زَوَّجْتُکَ بِنْتِی زَیْنَبَ وَکَالَةً عَنْهَا عَلٰی صَدَاقٍ خَمْسِینَ تُومَانًا مَوْصُوفًا مرد کا جواب سب صورتوں میں اُسی طرح پہ ہے کہ مذکور ہو چکا ہے پھر بیٹی کا باپ کہے اَنْکَحْتُکَ بِنْتِی زَیْنَبَ وِلَایَةً عَلَیْهَا وَوَکَالَةً عَنْهَا بِالْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر داماد کے جواب بعد بیٹی کا باپ کہے زَوَّجْتُ بِنْتِی زَیْنَبَ مِنْکَ وَکَالَةً عَنْهَا وَوِلَایَةً عَلَیْهَا بِالْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر داماد کے جواب کے بعد بیٹی کا باپ کہے زَوَّجْتُکَ بِنْتِی زَیْنَبَ عَلَی الصَّدَاقِ الْمُعَیَّنِ الْمَعْلُومِ پھر مرد کہے قَبِلْتُ لِنَفْسِی عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُومِ تیسری صورت یہ ہے کہ عورت کا وکیل مرد کے وکیل کے ساتھ صیغہ پڑھے اور عورت باکرہ نہ ہو یا ولی نہ رکھتی ہو جس طرح کہ پہلی قسم میں بیان ہوا ہے کہنا چاہیے اور باپ یا دادے کی وکالت کی لفظوں کو نکال ڈالنا چاہیے اور اگر اُس قسم کے پہلے چار صیغوں کو یہ جو صیغے بیان ہوتے ہیں اِنہیں ملا کر پڑھیں تو ظاہرا کافی ہیں عورت کا وکیل کہے اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ نَفْسَ مُوَکِّلَتِی زَیْنَبَ مِنْ مُوَکِّلِکَ مُحَمَّدٍ بِالْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔ اور مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیجَ وَکَالَةً عَنْ مُوَکِّلِی مُحَمَّدٍ بِالْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ عورت مرد کے ساتھ صیغہ پڑھے اور عورت کنواری نہ ہو یا ولی نہ رکھتی ہو اور اِسکے صیغے بھی دوسری قسم کے صیغوں کی طرح ہیں مگر انہیں سے تیسرے صیغے کو نہ پڑھنا چاہیے اور پانچویں اور چھٹی اور ساتویں اور آٹھویں صورتیں انہیں بیان کی ہوئی صورتوں سے مرکب ایک قسم کے ایجاب اور دوسری قسم کے قبول کر لینا چاہیے اور تفصیل سے ذکر تطویل کو چاہتا ہے نویں صورت دونوں کم سن نابالغ ہیں اور ولایت سے عقد ہوتا ہے تو دولھن کا ولی کہے زَوَّجْتُ اِبْنَکَ بِنْتِی وِلَایَةً عَلَیْهِمَا عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔ اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دولھا کا ولی کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِابْنِيْ وَلَايَةً عليه علی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ پھر دولہن کا ولی زوجت کی جگہ انکحت کہے اَنْكَحْتُ ابْنَكَ بِنْتِيْ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ اور جواب کے بعد پھر دولھن کا ولی کہے اَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ بِنْتِيْ زَيْنَبَ مِنِ ابْنِكَ مُحَمَّدٍ عَلَىٰ صِدَاقِ اِثْنَيْ عَشَرَ تُوْمَانًا فِضِّيًّا صَاحِبْقِرَانِيًّا دولھا کا ولی کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيْجَ لِابْنِيْ اور باقی صورتیں بھی انھیں بیان کی ہوئی صورتوں سے نکلتی ہیں اور واضح رہے کہ جو شخص طرفین کی وکالت کا ارتکاب کرے وہ زبان عربی سے ماہر ہو کہ اعراب کا تمیز کر سکے اور الفاظ کو درست پڑھ سکے اور قاری سے قراءت کی تصحیح کی ہو کہ حروف کی ادا مخارج سے کر سکے اور وقف اور وصل کی رعایت اُنکے مقاموں پر کرے اور اسوقت میں عرب کے ملک کے سوا اور ملکوں میں مرکب نام مشہور اور متعارف ہیں جیسے کہ محمد حسین اور محمد علی وغیرہ ہیں اور اسکا ظاہر یہی ہے کہ عربی ترکیب سے قاعدوں کی رعایت کرکے محمد حسین اور محمد علی کو دال اور نون کے زبر سے اور دال یے کے زبر سے پڑھے اور اگر عرب کے طور کی رعایت کرکے محمد علی کو دال کے زیر سے اور یے کو تنوین سے بھی کہے تو بھی احتیاط سے دور نہیں اور اگر دونوں مرد عورت یعنی دولھا دولھن عقد کے وقت موجود ہوں اور اگر وکیل نام کے بدلے ہذا یا ہذہ سے اشارہ کرکے کہے تو بہتر ہے اور ایجاب کے صیغے کے تمام ہونے کے پہلے قبول شروع نکرنا چاہیے اور تمام ہونے سے پہلے عرفی فاصلہ درمیان میں واقع نہونے پائے اور وکیل ہونے کے وقت دو عادل مرد یا ایک جماعت گواہوں کی موجود ہو کہ اُس عورت کو جان پہچان لیں کہ وہی کہتی ہے نہ دوسری کہ گواہی کے وقت گواہی دیسکیں اور وکیل ہونے کے وقت اور صیغہ پڑھنے کے وقت مہر کی تعیین کر لیں کہ رد وپیہ کس سکے کا ہے اور صیغہ شروع کرنے سے پہلے حمد وصلوٰۃ اور نکاح کی تحریص اور حرام کے عذاب پر مشتمل ایک خطبہ پڑھنا چاہیے اور خطبے کلینی میں منقول ہیں جسے چاہیں پڑھیں بہتر ہے اور اگر وہ نہوں تو اِن دو کلموں کا بھی پڑھنا بُرا نہیں ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى اَشْرَفِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَنَاكَحُوْا وَتَنَاسَلُوْا فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَوْ بِالسِّقْطِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی اَشْرَفِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِہِ الْمَعْصُوْمِیْنَ۔ پھر نکاح کے صیغے جو بیان ہوئے حسب ضرورت مقام پڑھنا چاہیے یہان سے جناب مجلسیؒ کا کلام ہوچکا دوسری نظر حکمون مین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ نکاح مین نابالغ کی عبارت کا اعتبار نہین ہوتا خواہ ایجاب ہو یا قبول ہو اور نہ دیوانے کی عبارت کا اور نشے کے مدہوش کی عبارت کے اعتبار مین جو سمجھ نہ سکے کہ کیا کہتا ہے تردد ہے اور اظہر یہی ہے کہ صحیح نہین گو بعد اسکے ہوش مین آئے اور اجازت بھی دے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ جب مست عورت مستی مین اپنا نکاح کسی سے کرلے اور پھر ہوش مین آئے اور راضی رہے یا شوہر اُس سے ہم بستر ہوچکے پھر ہوش مین آنے کے بعد نکاح کو باقی رکھے تو وہ نکاح جاری رہیگا مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جاری نرہیگا مخفی نرہے کہ سارے اختلافی مسئلون مین عمل احتیاط پر کرنا چاہیے خصوصاً فروج کے امور مین کہ اسمین احتیاط واجب ہے اور جو احتیاط پر عمل کرتا ہے وہ براءت ذمہ مین صاحب یقین ہے اور اس سے بہتر کیا ہے دوسرا مسئلہ بالغہ رشیدہ عورت کے نکاح مین ولی کی اجازت شرط نہین اور کسی قسم کے نکاح مین دو گواہ کا موجود ہونا شرط نہین اور اگر مرد اور عورت یا انکے ولی چھپا کر نکاح واقع کرین تو بھی جائز ہے اور اگر چھپانے پر دونون اتفاق کرلین تو بھی وہ نکاح خدا کے نزدیک اس چھپانے سے باطل نہ ہوگا تیسرا مسئلہ اگر کوئی ایجاب نکاح کا کرے اور پھر دیوانگی یا بیہوشی طاری ہوجائے تو ایجاب کا حکم باطل ہوجائیگا اور اگر طرف ثانی جنون اور بیہوشی کے بعد قبول کرے تو وہ قبول لغو ہوجائیگا اور اگر اسی طرح پر دونون متعاقدون مین سے ایک پہلے قبول کرلے اور اسکے بعد عقل زائل ہوجائے پھر اگر قبول کرنے والے کی عقل جاتی رہنے کے بعد ولی ایجاب کرے تو یہ ایجاب بھی لغو ہوگا اور عقد بیع مین بھی یہی حکم ہے چوتھا مسئلہ اور اگر مہر کی تعیین مین کوئی خیار شرط کرے تو صحیح ہے اور اگر دائمی عقد مین مہر کی تعیین نہو تو وہ عقد فاسد نہوگا اور تعیین نہونے کا جواز مہر سے مخصوص ہے کچھ اصل نکاح سے مخصوص نہین پانچواں مسئلہ جب کوئی مرد کسی عورت کے زوجہ ہونے کا اقرار کرلے اور وہ عورت بھی اُسکی تصدیق کرے یا کوئی عورت کسی مرد کے شوہر ہونے کا اقرار کرے اور مرد بھی اُسکی تصدیق کرے تو ان دونون صورتون مین ان دونون مین زوجہ شوہر ہونے کے ثبوت کا ظاہر کے موافق حکم کرینگے اور ایک دوسرے کی میراث پائیگا اور اگر ایک اُن دونون مین سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ہے دوسرے کے اقرار کرے بس اُس پر کہ جسنے اقرار کیا ہے عقد کے لوازم کا حکم کرینگے اور جسنے کہ اقرار نہین کیا ہے اُسپر حکم نکرینگے چھٹا مسئلہ جب کسی شخص کے کئی بیٹیان ہون اور انمین سے ایک کی تزویج کرے اور اُسکا نام عقد کے وقت بیان نکرے اور دل مین اُسکا قصد کر لیا ہو پھر جسپر عقد واقع ہوا ہے اُس لڑکی مین نزاع واقع ہو بس اگر شوہر اُن لڑکیون کو دیکھ چکا ہو تو باپ کا قول مقبول ہوگا اِسلیے کہ ظاہر حال اِسی پر دلالت کرتا ہے کہ شوہر نے تعیین کے اختیار کو انہین کے باپ پر چھوڑ دیا تھا اور لڑکیون کے باپ پر واجب ہے کہ جس لڑکی کا عقد نکاح کے وقت دل مین قصد کیا ہے اُسی کو دے اور اگر شوہر نے اُن لڑکیون کو نہ دیکھا ہو تو یہ عقد نکاح باطل ہے اِسلیے کہ شوہر کے سامنے منکوحہ کی تعیین نہین ہوئی اور شیخ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اِن دونون صورتون مین عقد نکاح کا بطلان اصح ہے ساتوان مسئلہ عقد نکاح مین شرط ہے کہ زوجہ کو غیر زوجہ سے متمایز اِس طرح سے کرے کہ اُس زوجہ کی طرف اشارہ کرے یا اُسکا نام بیان کرے یا اُسکی صفت بیان کرے پھر اگر کوئی شخص اپنی دو بیٹیون مین سے ایک بیٹی کی بے تعیین کے تزویج کرے یا اُس حمل کی جو اُس زوجہ کے پیٹ مین ہے تزویج کرے تو اِسطرحکا عقد صحیح نہین آٹھوان مسئلہ جب کوئی مرد کسی عورت کے زوجہ ہونے کا دعوی کرے اور اُسکی بہن اُس مرد کے شوہر ہونے کا دعوی کرے اور ہر ایک اپنے اپنے دعوے پر ثبوت دے بس اگر اُس مرد نے اُس عورت سے جو زوجہ ہونے کا دعوی کرتی ہے ہمبستری کی ہے تو اِس صورت مین اُسی عورت کے ثبوت کو مرد کے ثبوت پر ترجیح ہے اِسلیے کہ ہمبستری حسب ظاہر اُس عورت کے دعوے کے ثبوت کی تصدیق کرنے والی ہے اور یہی حکم ہے جب اُس عورت کے ثبوت کی تاریخ مرد کے ثبوت کی تاریخ پر مقدم ہو اور جبکہ یہ دونون باتین نہون اور وہ دونون بہنین سب باتون مین یکسان ہوئی تو اِس صورت مین مرد کے ثبوت کو ترجیح ہے اور اِس حکم کی مستند روایت ہے نوان مسئلہ جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور دوسرا شخص دعوی کرے کہ یہ عورت میری جورو ہے تو اُس شخص کے دعوے کی طرف التفات نہ کرین گے مگر جب ثبوت رکھتا ہوگا تو التفات کرینگے اور سُنین گے دسوان مسئلہ جب کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت سے کسی لونڈی سے نکاح کرے اور اسکے بعد اُس غلام کا آقا اُس لونڈی کے مالک سے اُسکو مول لے لینے کو

۸

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس اگر وہ غلام اُس لونڈی کو اپنے آقا کے لیے مول لیگا تو وہ عقد باقی رہیگا اور اگر وہ غلام اُس لونڈی کو اپنے لیے آقا کے اذن سے مول لے یا مالک مول لینے کے بعد اُس غلام کو اُسکا مالک کر دے تو اگر بندے کے مالک ہونیکے قائل ہوں تو عقد نکاح باطل ہو جائے گا اِسلیے کہ اِس صورت مین شوہر زوجہ کا مالک ہوگا اور ملک عقد زوجیت کی منافی ہے اور اگر اِسکے قائل ہوں کہ بندہ مالک نہین ہو سکتا ہے تو وہ لونڈی اُسکے آقا کا مال ہے گو اُسے دیدالے بھی جیساکہ بعضے علما کا مذہب ہے تو اِس صورت مین عقد نکاح اپنے حال پر باقی ہے اور اگر کچھ اُس غلام مین سے آزاد ہوا اور کچھ مملوک ہو اور اپنی زوجہ کو اُسکے مالک سے مول لیلے تو اُن دونون کا نکاح باطل ہو جائیگا خواہ اپنے ذاتی داموں سے خرید کیا ہو خواہ اپنے اور اپنے آقا کے مشترک دام سے مول لیا ہو۔

تیسری فصل عقد نکاح کے اولیا کے بیان مین ہے اور اِسمین دو فصلین ہین۔

پہلی فصل اولیا کی تعیین مین ہے نکاح کی ولایت نہین ہے مگر باپ کو یا باپ کے باپ یعنی دادے کو کتنا ہی دادا اوپر وار جائے یعنی دادے کا دادا ہو اور غلام کے عقد نکاح مین اُسکے آقا کی ولایت ہوتی ہے اور وصی کو اور حاکم شرع کو بھی ولایت ہوتی ہے اور آیا دادے کی ولایت مین باپ کا جیتے رہنا شرط ہے بعضے علما کہتے ہین کہ ہان ایک روایت کے اعتبار سے جو اِس بارے مین وارد ہوئی ہے شرط ہے اور وہ روایت ضعف سے خالی نہین اور وجہ یہی ہے کہ باپ کا جیتے رہنا شرط نہین بلکہ اگر یتیم کا باپ مر بھی گیا ہو تو بھی اُسکا دادا اُسکے عقد نکاح کی ولایت کر سکتا ہے اور باپ دادے کی ولایت نابالغ عورت پر بھی ثابت ہے گو اُسکی بکارت ہمبستری وغیرہ سے جاچکی ہو اور اُسے ولی کے کیے عقد کے فسخ کا اختیار بلوغ اور رشد کے بعد نہین ہے اور یہی قول ظاہر ہے اور آیا باپ دادے کی ولایت بالغہ باکرہ رشیدہ عورت پر ثابت ہوتی ہے اِسمین دو روایتین ہین اور اُنھین کی اظہر یہی روایت ہے کہ رشیدہ باکرہ عورت پر سے ولایت جاتی رہتی ہے اور اپنے عقد نکاح مین مختار ہو جاتی ہے خواہ دائمی نکاح ہو یا منقطع یعنی متعہ ہو اور بعضے علما کہتے ہین کہ عورت باکرہ بالغہ رشیدہ دائمی عقد بے باپ دادے کی اجازت کر سکتی ہے اور متعہ بے اجازت نہین کر سکتی ہے اور بعضے علما اِسکے برعکس کہتے ہین اور بعضے اُسکے حکم کو دونون نکاحون کے بارے مین باپ دادے کے ہوتے ہوئے ساقط جانتے ہین اور اِس باب مین اور بھی ایک روایت ہے کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو اِس امر پر دلالت کرتی ہے کہ وہ لڑکی اپنے نکاح کی ولایت مین اپنے باپ دادا کی شریک ہے اور باپ دادے مین سے کوئی شخص بے اُس لڑکی کی رضامندی اُس لڑکی کا عقد نہین کرسکتا ہے لیکن بالغہ رشیدہ باکرہ نکاح کی خواہش اپنی برادری کے یعنی ایمان کے شریک سے کرے اور باپ دادا اُسکی خواہش اور رغبت کے ہوتے ہوئے اُسے مانع آئین تو اُس لڑکی کو اپنی تزویج آپ کر لینا جائز ہے گو وہ ناخوش بھی ہون یعنی باپ اور دادے کو بالغہ باکرہ رشیدہ پر اور بالغ رشید لڑکے پر علما کے اجماع سے ولایت نہین رہتی ہے اور باپ کی اور دادے کی ولایت سب پر خواہ مرد ہون خواہ عورت ہون خواہ بالغ ہون خواہ نابالغ ہون دیوانگی حال مین عقد پر ثابت ہے جس صورت مین وہ عقد انھین مفید بھی ہو مترجم کہتے ہین کہ اِسمین خلاف ہے کہ جنون کو بلوغ اور رشد سے پہلے عارض ہونا چاہیے یا نہین بعضے فقہائے جنون کے اتصال کو بلوغ کے قبل سے اِس معنے سے شرط کیا ہے کہ بلوغ کے حادث ہونے کے سبب سے ولایت منقطع نہونے پائے اِسلیے کہ اگر منقطع ہو جائیگی تو پھر پھر کر نہ آئیگی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ اتصال کچھ شرط نہین اور اگر مجنون کا ولی عقد نکاح کرے اور اِسکے بعد وہ ہوش مین آئے تو اُسے فسخ کا اختیار نہین اور مالک کو اپنی لونڈی کی تزویج جائز ہے خواہ وہ لونڈی بالغہ ہو یا نہو خواہ عاقلہ ہو یا مجنونہ ہو اور اُس لونڈی کو اُسمین کسیطرح کا اختیار نہین ہے اور یہی حکم غلام مین بھی ہے اور حاکم شرع کو نکاح کی ولایت کسی رشید بلغ اور نابالغ کے نکاح پر نہین ہے اور حاکم شرع کی ولایت اُسی شخص پر ہے جو غیر رشد کے حال مین بلوغ کو پہونچے یا رشید ہونے کے بعد اسکی عقل جاتی رہے اور اُسکے لیے نکاح کا کرنا اصلاح بھی ہو اور وصی کو نکاح کی ولایت نابالغ پر نہین ہوتی ہے گو وصی نے اُسے صریح یتیم کے نکاح کا حکم کیا ہو اور یہی اظہر بھی ہے اور وصی کو اُس یتیم کی تزویج پہونچتی ہے جو فساد عقل کے حال مین بالغ ہوا ہو جب اُسے معلوم ہو جائے کہ اُسے نکاح کی احتیاج بھی ہے اور جسپر حجر اسراف کے سبب سے واقع ہوا ہو تو اُسے بے اضطرار کی حالت کے تزویج جائز نہین اور اگر بے اضطرار کے عقد واقع کریگا تو وہ عقد فاسد ہو جائیگا اور اگر اُسے نکاح کر نہین ناچاری ہو تو حاکم شرع کو اُسے نکاح کرنے کی اجازت دینا جائز ہے خواہ زوجہ کو معین کر دے خواہ مطلق چھوڑ دے اور اگر حاکم شرع کی بے اجازت اضطرار کے ہونے پر نکاح کر لے تو صحیح ہے اور اگر مہر مثل سے زیادہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہر قرار دیگا تو وہ زیادتی مہر کی باطل ہو جائے گی اور مہر مثل دینا چاہیے۔

دوسری فصل لواحق مین ہے اور اُسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ اگر عورت بالغہ رشیدہ کیسکو اپنے نکاح کا وکیل کرے اور ناکح کو معین نکرے اور وہ وکیل اُسے اپنے عقد مین لائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ صحیح نہین اسلیے کہ اسکے جائز نہونے مین عمار ساباطی نے ایک حدیث روایت کی ہے اور یہ بھی لازم آتا ہے کہ ایجاب کرنیوالا اور قبول کرنیوالا ایک ہی شخص ہو لیکن اشبہ جواز ہے اسلیے کہ اقوی قول یہی ہے کہ اعتباری تغایر ایجاب کرنیوالے اور قبول کرنیوالے مین کفایت کرتا ہے لیکن دادا اگر ایک بیٹے کی بیٹی کا نکاح دوسرے بیٹے کے بیٹے سے کرے یا باپ اپنی بیٹی کا نکاح اپنے موکل سے کرے اور یہی ہر ایک باپ دادے اِن دونون عقدون مین دونون طرفون کے متولی ہون تو جائز ہے دوسرا مسئلہ جب نابالغ عورت کا ولی اُس عورت کا نکاح کسی شخص سے مہر مثل سے کم پر کرے تو اُس لڑکی کو مہر یا نکاح کا فسخ جائز ہے اسمین تردد ہے اظہر یہی ہے کہ جائز ہے یعنی جس صورت مین کہ اُس منکوحہ کے لیے مصلحت نہو اور اگر اُسکی اصلاح کم مہر کرنے مین ہو پھر تو اعتراض ہی جائز نہین تیسرا مسئلہ عورت کا صیغہ پڑھنا عقد نکاح مین بالغہ رشیدہ ہونے پر معتبر ہے بس عورت کو اپنے عقد نکاح کا واقع کرنا جائز ہے اور کسی مرد یا عورت کا وکیل بننا ایجاب مین اور قبول مین جائز ہے چوتھا مسئلہ فضولی نکاح اجازت پر موقوف ہوا کرتا ہے اور اجازت کے بعد پھر نئے سرسے عقد پڑھنے کی ضرورت نہین اور یہی اظہر ہے بس اگر بالغ عورت کا نکاح باپ دادے کے سوا کوئی اور نزدیک و دور کا قرابتی واقع کرے تو وہ عقد صحیح نہوگا مگر جبکہ وہ عورت نکاح کی اجازت دیوے خواہ وہ عقد واقع کرنیوالا اُسکا چچا یا بھائی ہو اور باکرہ عورت مین پوچھنے کے وقت چُپ رہنے پر بھی قناعت کر سکتے ہین مگر شرط یہ ہے کہ اُسکی کراہت نکرنے پر کوئی قرینہ بھی ہو اور ثیبہ یعنی دوہاجو عورت کو نکاح کرنے کی اجازت دینے کی تکلیف دینگے اور عورت مملوکہ یعنی لونڈی ہو تو اُسکا نکاح اُسکے مالک کی اجازت پر موقوف ہے اور اسیطرح پر اگر کم سن نابالغہ عورت ہو اور اُسکا باپ یا دادا اُسکے نکاح کی اجازت دے تو صحیح ہے پانچوان مسئلہ جب ولی کافر ہو تو اُسکی ولایت نہین اور اگر باپ کافر ہو اور دادا مسلمان ہو تو دادا کی ولایت ثابت ہوگی نہ باپ کی اور یہی حکم ہے اگر باپ دیوانہ یا بیہوش ہو جائے اور اگر مانع یعنی جنون یا بیہوشی جاتی رہے تو ولایت عود

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرآئے گی اور اگر باپ اپنی بیٹی کے لیے کوئی شوہر پسند کرے اور دادا دوسرے کو پسند کرے بس جو عقد پہلے ہو جائیگا وہی صحیح ہے اور پیچھے والا عقد باطل ہے اور اگر نابالغ عورت کے شوہر کی تعیین مین باپ اور دادا تنازع کرین تو دادے کی پسند مقدم ہے نہ باپ کی اور اگر دونون ایک ہی وقت مین عقد واقع کرین تو دادا کا کیا ہوا عقد ثابت رہیگا اور باپ کا کیا عقد ثابت نہ رہیگا **چھٹا مسئلہ** اگر ولی نابالغہ لڑکی کی تزویج کسی دیوانے یا خصی سے کردے تو نکاح صحیح ہے لیکن لڑکی کو بالغ ہونے کے بعد اختیار ہے کہ خواہ ولی کے فعل پر راضی رہے یا نکاح کو فسخ کرڈالے اور یہی حکم ہے اگر نابالغ لڑکے کا ولی کسی ایسی عورت سے نکاح کرے کہ جسمین فسخ کے موجب عیبون مین سے کوئی عیب ہو اور اگر ولی نابالغہ لڑکی کا نکاح کسی غلام سے کردے تو اُسے فسخ کا اختیار بلوغ کے وقت نہین ہے اور یہی حکم ہے کہ اگر نابالغ لڑکے کا نکاح کسی لونڈی سے کردے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ ولی کی ولایت سے نابالغ لڑکے کا نکاح لونڈی سے کرنا جائز نہین اسلیے کہ لونڈی سے نکاح کرنے کا جواز حرام مین گرفتار ہوجانے کے ڈر سے مشروط ہے اور نابالغ لڑکے مین یہ ڈر نہین ہوتا **ساتوان مسئلہ** لونڈی کو اپنے مالک کی بے اجازت نکاح کرنا جائز نہین گو مالک عورت ہو خواہ دائمی نکاح ہو یا متعہ ہو اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جب لونڈی کی مالک عورت ہو تو اُسے بے اجازت اپنی مالکہ کے متعہ کرنا جائز ہے اور پہلا قول اشبہ ہے **آٹھوان مسئلہ** جب نابالغ لڑکے کا باپ اور نابالغہ لڑکی کا باپ دونون ولایت سے دونون کا نکاح واقع کرین تو اُن دونون کا نکاح لازم ہو جائیگا اور جو ان ناکح منکوحہ مین سے مرجائیگا تو ایک دوسرے کا وارث ہوگا اور اگر ایسے نکاح کو ولی کے سوا کوئی اور واقع کریگا اور اُنمین سے ایک بلوغ کے پہلے مرجائے تو عقد اور مہر اور میراث باطل ہے اسلیے کہ یہ فضولی عقد ہے بلوغ کے بعد کی اجازت پر موقوف ہے اور اگر اِن دونون مین سے کوئی بالغ ہوجائے اور اِس عقد سے رضامندی ظاہر کرے تو اُسکی طرف سے عقد لازم ہوجائیگا پھر اگر وہ مرجائیگا تو اُسکے ترکے سے دوسرے کا حصہ نکال رکھین گے پھر اگر دوسرا بھی بالغ ہوکر اُس عقد کی اجازت دے تو اُس سے قسم لین گے کہ میراث لینے کے لیے تو اجازت نہین دی ہے اور قسم کے بعد وہ وارث ہوگا اور اگر اِن دونون مین کوئی بلوغ کے بعد بے اجازت دیے مرجائے تو عقد اور میراث دونون باطل ہین **نوان مسئلہ** جب مالک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنے غلام کو عقد نکاح کے واقع کرنے کی اجازت دے تو وہ نکاح صحیح ہے اور اگر اجازت مطلق ہو اور مہر کی تعیین نہ کی ہو تو اُس غلام کو مہر مثل پر عورت سے نکاح کرنا چاہیے پھر اگر اس صورت مین مہر مثل سے زیادہ مہر قرار دیگا تو وہ زیادتی اُسی غلام کے سر جب آزاد ہو گا تو اُسکا بھر یگا اور مہر مثل اُسکے مالک کے ذمے ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ بھی اُسی کے کار کسب سے متعلق ہے اور پہلا قول اظہر ہے اور غلام کی جورو کے روٹی کپڑے مین بھی یہی حکم ہے دسوان مسئلہ جس غلام مین سے کچھ آزاد ہو چکا ہو تو اسکے مالک کو اُسکے نکاح کے واقع کرنے مین اُسپر جبر نہین پہونچتا ہے۔

گیارھوان مسئلہ جب کوئی لونڈی کسی نابالغ کی ملک مین ہو تو اُسکے نکاح کا اختیار اُسی نابالغ کے ولی کو ہے اور نابالغ کو بلوغ کے بعد ولی کے کیے نکاح کا فسخ کرنا جائز نہین اور عورت کو اپنے نکاح مین اپنے باپ کی اجازت لینا مستحب ہے خواہ کواری ہو خواہ دوباجو ہو اور اگر اُسکے باپ دادا نہون تو اُسے اپنے بھائی کا نکاح مین وکیل کرنا مستحب ہے اور اگر کئی بھائی ہون تو سب سے بڑے بھائی پر اعتماد کرے اور سب بھائیون مین سے اگر ہر ایک ایک کو اُسکے لیے پسند کرے تو سب سے بڑے بھائی کی پسند کو قبول کرے یہان تین مسئلے ہین پہلا مسئلہ جب ایک عورت کا نکاح اُسکے دو بھائی دو مردون سے واقع کرین اور اُسنے اُن دونون کو تزویج مین وکیل کیا ہو تو پہلا عقد صحیح ہے اور دوسرا باطل ہے اور اگر دوسرے سے ہمبستر ہو اور حاملہ ہو جائے تو لڑکا دوسرے سے ملحق ہو گا اور اُسے اُسکا مہر دینا چاہیے اور پہلے شوہر کیطرف بعد عدہ کے پھر جائیگی یعنی دوسرے سے ہمبستری کی حرمت نجاننے کی صورت مین یہ ہے کہ وطی شبہہ ہو جائیگی اور جب دونون اِس فعل کی حرمت سے واقف ہونگے اور پھر ایسا کرینگے تو یہ فعل زنا ہو گا اور عورت کچھ مہر نپائیگی اور لڑکا بھی زانی سے ملحق نہو گا اور اگر مرد حرمت کو جانتا ہو اور عورت حرمت کو نجانتی ہو تو اِس صورت مین مرد زناکار ہے اور عورت کا مہر دیگا اِسلیے کہ اُسکی طرف سے وطی شبہہ یعنی ہمبستری شبہے سے ہوئی ہے اور اگر دونون نے ایک حال مین بے تقدیم اور تاخیر کے دو شخصون سے عقد کیا ہے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ بڑے بھائی کا عقد مقدم ہے اور یہ دعویٰ بے دلیل ہے اور اگر عورت نے بھائیون کو عقد کی اجازت نہین دی ہے اور عقد فضولی اُنھون نے کیا ہے تو وہ عورت مختار ہے جس عقد کی اجازت دیگی وہی واقع ہو جائے گا اور اُس عورت کے حق مین بہتر یہی ہے کہ سب سے بڑے بھائی کے عقد پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

راضی ہوا اور انہین سے جس سے وہ عورت اجازت کے پہلے ہمبستر ہوا اُسی شوہر کا عقد متحقق ہو جائیگا اسلیے کہ ہمبستری فعلی اجازت ہی مترجم کہتے ہین کہ یہ مسئلہ عقد فضولی کے صحیح ہونے اور اجازت پر موقوف رہنے والے قول پر متفرع ہے جیسا کہ بعضے فقہا کا مذہب ہی دوسرا مسئلہ ماں کو بیٹے کے نکاح کی ولایت نہین ہوتی ہے اگر ماں اپنے بیٹے کا فضولی عقد پڑھوا ئے خواہ وہ بیٹا چھوٹا ہو خواہ بڑا ہو اگر وہ لڑکا بالغ ہو کر راضی ہو گا تو عقد لازم ہو جائیگا اور اگر اُس عقد سے راضی نہوگا تو ماں کو لازم ہے کہ مہر دیدے اور اسمین تردد ہے اسلیے کہ فضولی عقد مین عقد واقع کرنیوالے پر مہر نہین ہوتا ہے اور بعضے فقہا نے ماں پر مہر کے وجوب کی رعایت کی عبارت کو اسطرف لیگئے ہین کہ جب ماں نے بیٹے کی وکالت کے ادعا سے نکاح کیا ہو تو اُس صورت مین اُسے مہر دینا لازم ہے تیسرا مسئلہ جب کوئی غیر شخص کسی عورت کا نکاح کسی مرد سے کرے اور شوہر کہے کہ اُس غیر شخص نے تیری بے اجازت تیرا نکاح کیا ہے اور عورت کہے کہ مین نے اُسے اجازت دی تھی تو مقبول قول عورت ہی کا قسم کے ساتھ ہے خواہ فضولی عقد صحیح ہو یا نہو اسلیے کہ وہ عورت عقد کی صحت کا دعوی کرتی ہے اور مرد عقد کے بطلان کا دعوی کرتا ہے جو اصل کے خلاف ہے مدعی کے ذمے ثبوت ہے۔

چوتھی فصل نکاح کی حرمت کے سببون مین ہے اور وہ چھ سبب ہین پہلا سبب نسب ہے اور نسب سے سات قسم کی عورتین حرام ہوتی ہین ایک ماں دادی نانی حرام ہین کتنے ہی اوپر کو جائین جیسے ماں کی ماں کی ماں وغیرہ اور دادی کی دادی وغیرہ ہین دوسری صلبی بیٹیاں حرام ہین اور اُنکی بیٹیاں کتنے ہی اسفل کو جائین یعنی بیٹی کی بیٹی کی بیٹی وغیرہ تیسرے بیٹے کی بیٹیاں حرام ہین کتنی ہی اسفل ہون یعنی جیسے بیٹے کے بیٹے کے بیٹے کے بیٹے کی بیٹی وغیرہ ہین چوتھی بہنین حرام ہین خواہ حقیقی ہون خواہ علاتی یا اخیافی ہون یعنی سگی ایک ماں باپ سے بہنین ہون خواہ سوتیلی فقط ماں کی طرف سے یا باپ کی طرف سے ہون اور بہنوں کی بیٹیاں اور اُنکی اولاد کی بیٹیاں پانچوین پھوپھیاں حرام ہین یعنی باپ کی بہنین خواہ باپ کی وہ حقیقی ایک ماں باپ سے بہنین ہون خواہ فقط باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے ہون اور یہیطرح دادی نانی کی بہنین حرام ہین کتنی ہی بلند ہون چھٹی خالائین حرام ہین یعنی ماں کی بہنین خواہ ایک ماں باپ سے سگی بہنین ہون یا سوتیلی صرف ماں کی طرف سے یا باپ کی طرف سے بہنین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہون اور کتنی ہی بلند ہون تسا تویں بھائی کی بیٹیان حرام ہین خواہ سگا بھائی ایک مان باپ سے ہو یا سوتیلا فقط مان کی طرف سے یا باپ کی طرف سے ہو خواہ بھائی کی سگی بیٹیان ہون خواہ اُسکی اولاد کی بیٹیان ہون اور کتنی ہی اسفل ہون یعنی جیسے بھائی کے بیٹے کے بیٹے کے بیٹے کے بیٹے کی بیٹی وغیرہ اور اسی مثل ہین عورتون پر مرد حرام ہین بس عورتون پر باپ حرام ہین گو کتنے ہی بلند ہون اور بیٹے حرام ہین اور بھائی اور بھائی کے بیٹے اور بہن کے بیٹے حرام ہین اور عورت پر چچا حرام ہے کتنا ہی بلند ہو اور ماموں حرام ہے۔ تین فرعین پہلی فرع نسب صحیح نکاح سے اور وطی شبہہ سے یعنی شبہے کی ہمبستری ثابت ہوتا ہے اور زنا سے نسب ثابت نہین ہوتا ہے اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور اُسکے نطفے سے لڑکا پیدا ہوا اور اُسپر یقین حاصل ہو کہ اُسی زانی کے نطفے سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہے تو بھی یہ لڑکا شرع شریف کی رو سے اُس زانی سے منسوب نہوگا اور اُنکا نکاح اُس حرام کے بیٹا بیٹی کا زانی اور زانیہ کے ساتھ حرام ہے موجبہ یہی ہے کہ حرام ہے اِسلیے کہ یہ اولاد اُنھین کے نطفے سے پیدا ہوئی ہے اور لغت کے رو سے اِنھین بیٹا بیٹی کہین گے دوسری فرع اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو طلاق دے اور طلاق کے بعد کوئی دوسرا شخص وطی شبہہ کرے یعنی اپنی بی بی یا حرم کے شبہے سے اُس مطلقہ سے ہمبستر ہو جائے نہ زنا کے یقین سے اور اُس مطلقہ سے لڑکا پیدا ہو پھر اگر شبہے کی ہمبستری سے اور ولادت کے زمانے تک چھ مہینے سے کم گزرے ہون کہ پورے چھ مہینے کم سے کم حمل کی مدت ہین اور مطلق یعنی طلاق دینے والے کی ہمبستری سے چھ مہینے یا زیادہ گزرے ہون کہ اکثر مدت حمل سے کہ پورے نو مہینے ہین کم ہون یا پورے حمل کی اکثر مدت بھر ہون تو اس صورت مین حکم کیا جائیگا کہ یہ لڑکا طلاق دینے والے سے پیدا ہوا ہے اور شبہے والی ہمبستری سے نہین پیدا ہوا ہے لیکن اگر شبہے والی ہمبستری پر چھ مہینے سے کم گزرے ہونگے اور مطلق کی ہمبستری پر نو مہینے سے زیادہ گزر چکے ہونگے تو اِن دونون مین کسی سے یہ لڑکا ملحق نہوگا اور ہر ایک کی طرف منسوب ہونے کا احتمال رکھیگا تو قرعے سے حکم کرنا چاہیے اور اسمین تردد ہے اشبہ یہی کہ دوسرے سے یعنی شبہے سے ہمبستری کرنے والے سے منسوب ہوگا اور دودھ کا حکم نسب کا تابع ہے یعنی اِن دونون مین سے جس سے یہ لڑکا منسوب ہوگا اُسی کا دودھ بھی ٹھہریگا اور رضاع کے احکام اُسی سے متعلق ہونگے تیسری فرع اگر کوئی شخص اپنی جورو کی بیٹے کے اپنے نطفے سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہونے کا انکار کرے اور اُس عورت کے ساتھ شرعی طور پر جیسا کہ آگے انشاءاللہ تعالیٰ بیان ہوگا ملاعنہ کرے تو اُس لڑکے کا انتساب اُس شخص سے جاتا رہیگا پھر اسکے بعد اگر اسکے بیٹے ہونے کا اقرار کرے گا تو لڑکا اُسکی طرف عود کر آئیگا اور دُودھ بھی اُسکی طرف پھر آئیگا مگر اس صورت مین لڑکا تو ملاعنہ کرنے والے کی میراث لے گا اور ملاعنہ کرنے والا اُس لڑکے کی میراث نپائے گا دوسرا حرمت کا سبب رضاع یعنی دودھ ہے اور نظر اُسکی شرطوں اور حکمون مین ہے دودھ پینے سے حرمت پھیلنے کی کئی شرطین ہین پہلی شرط یہ ہے کہ دودھ نکاح سے پیدا ہوا ہو اگر کسی عورت کے بے ہمبستری کے دودھ نکل آئے اور وہ دودھ کسی لڑکے کو پلائے تو یہ دودھ نکاح کرنے کی حرمت کا سبب نہوگا اور اگر دودھ زنا سے پیدا ہوا ہو تو اُسکا بھی یہی حکم ہے اور بعضے فقہا اسے بھی نکاح کی حرمت پھیلنے کا سبب کہتے ہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اس سے حرمت نہین ہوتی ہے اور اسمین تردد ہے اور اشبہ یہی ہے کہ یہ دودھ بھی صحیح نکاح کے دودھ کا حکم رکھتا ہے اور اگر شوہر اپنی حاملہ بی بی کو جو اُس سے حاملہ ہوئی ہو طلاق دے اور بعد طلاق کے اُسکے یہان لڑکا پیدا ہوا اور وہی دودھ کسی لڑکے کو پلائے تو بھی حرمت اُسی طرح سے پھیلے گی جسطرح سے کہ نکاح کے باقی رہنے پر پھیلتی اور یہی حکم ہے اگر وہ عورت دوسرا شوہر کرلے اور اُس سے ہمبستر ہوکر حاملہ ہو جائے پھر اگر دوسرے حمل سے پہلا دودھ سوکھ جائے پھر ایسے وقت نکلے کہ جسمین حمل کا دودھ ہوا کرتا ہے تو اس صورت مین یہ دودھ دوسرے حمل کا ہے اور پہلے حمل کا نہین ہے اور اگر دوسرے حمل کے وضع تک دودھ متصل ہے تو جو دودھ وضع حمل سے پہلے پلایا ہے وہ پہلے شوہر کا ہے اور جو دودھ کہ وضع حمل کے بعد دیا ہے وہ دوسرے شوہر کا ہے — دوسری شرط دودھ کی مقدار ہے اور وہ دودھ کی اتنی مقدار کا پینا ہے کہ جس سے بچے کے گوشت اُگے اور ہڈی سخت پڑے اور اگر دس مرتبے سے کم دودھ پلائے تو حرمت نہ پھیلے گی مگر ایک شاذ روایت مین کہ جسپر عمل نہین کیا گیا ہے اس سے بھی حرمت پھیلنے کا حکم ہے اور آیا دودھ دینے سے حرمت حاصل ہو جاتی ہے اسمین دو روایتین ہین مشہور یہی ہے کہ حرمت نہین ہوتی ہے اور اگر پندرہ دفعہ دودھ دے تو حرمت پھیل جائے گی یا آٹھ پہر پلائے گی اور دفعات مین تین قیدین معتبر ہین پہلی قید یہ ہے کہ ہر دفعہ پورا دودھ پی لے اور دوسری قید یہ ہے کہ وہ دفعین پے درپے ہون یعنے بیچ مین کسی اور عورت کا دودھ نہ پیے تیسری قید یہ ہے کہ دودھ چھاتی سے پیے نہ یہ کہ کسی برتن مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دودھ کر پیے اور دفعہ کی مقدار عرف اور عادت سے معلوم ہو جاتی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ
دفعہ کی مقدار یہ ہے کہ بچہ پیٹ بھر کے پی لے اور خود سے چھاتی کو چھوڑ دے پھر اگر چھاتی سے
پیتا ہے اور بعد اِسکے پھر پھر سے تو اِس صورت مین اگر پہلی دفعہ خود سے اعراض کیا ہے تو وہ دفعہ
بھی گنتی مین آئے گی اور اگر بے اعراض کے قصد کے چھاتی چھوڑ دے جیسے سانس لینے کو یا کھیل
کے دیکھنے کو یا چھاتی بدلنے کو چھوڑے تو یہ سب ایک ہی دفعہ مین ہین اور علیحدہ نہین ہین اور
اگر دفعہ کے پورے کرنے سے پہلے دودھ پینے سے روک دیا جائے تو اُس دفعہ کا شمار نکرینگے
اور ضرور ہے کہ دودھ پیا پے متصل ایک دوسرے سے اِسطرح پیے کہ ایک ہی عورت دفعون کو
پورا کرے پھر اگر ایک عورت کا کئی دفعہ دودھ پیے اور بعد اُسکے دوسری عورت کا دودھ پیے اور
پھر پہلی عورت کی طرف عود کرے تو نئے سرے سے دفعون کا حساب پورے ہونے تک کرنا چاہیے
اور اگر کئی عورتین ایک لڑکے کو باری باری دودھ پلائین تو جبتک ہر ایک عورت کا دودھ پندرہ پندرہ مرتبہ
پیا پے نہ پیے گا اُسوقت تک حرمت حاصل نہوگی اور جس مرد کا کہ عورت اُسے دودھ دیتی ہے
دودھ دینے والی کئی عورتون کے ہونے کی صورت مین وہ مرد لڑکے کے باپ ہونے کا حکم
نہین رکھتا ہے اور اُس مرد کا باپ اُسکے دادا ہونے کا حکم نہین رکھتا ہے اور وہ دودھ پلانیوالی
عورت اُسکی مان نہوگی جس صورت مین کہ پندرہ دفعہ پیا پے دودھ نہین پلایا ہے اور فقہا مین کے
مشہور قول پر ضرور ہے کہ دودھ چھاتی سے پیے کہ دودھ پلانے کے معنے متحقق ہوجائین پھر اگر لوکی حلق
مین دودھ دین یا حقنے وغیرہ سے دودھ بچے کے پیٹ مین پہونچا دین تو بھی حرمت نہ پھیلے گی اور یہی
حکم ہے کہ اگر دودھ کا پنیر بنا کر لڑکے کو کھلائین اور یہ بھی واجب ہے کہ دودھ اپنے حال پر رہے
کسی دوسری چیز سے مل نجائے اور اگر لڑکے کے مُنھ مین کوئی بہتی چیز گلاب وغیرہ کی طرح کی دین
اور وہ دودھ اُسمین ملجائے کہ اُسپر دودھ اطلاق نکرین تو بھی حرمت سرایت نکریگی اور اگر ایسی
مُردہ عورت کی چھاتی سے دودھ پیے کہ جسنے زندگی مین کچھ دودھ پلایا ہو اور اُسکے مرنے کے بعد
پینے سے گنتی پوری ہو تو بھی رضاع کی حرمت نہ پھیلے گی اِسلیے کہ وہ عورت مرکر آدمیون کے حکمون
سے باہر ہو گئی ہے اور جو دودھ کہ لڑکا اُسکی چھاتی سے پیتا ہے وہ جانورون کا حکم رکھتا ہے اور
اس مسئلے مین تردد ہے تیسری شرط یہ ہے کہ رضاع یعنی دودھ پینے کے دنون مین دودھ پیے پھر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر ایام رضاع گزرنے کے بعد کوئی لڑکا کسی عورت کا دودھ پیے تو اُسے دودھ پلانا نہ کہیں گے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ دودھ دینے والی عورت مین یہی معتبر ہے کہ دو برس کے اندر ولادت کیوقت سے دودھ دے اور صحیح یہی ہے کہ دودھ دینے والی کیطرف یہ معتبر نہین ہے پھر اگر کسی بچے کو دو برس سے زیادہ گزرین اور اُسکا دودھ کسی اور لڑکے کو جو دو برس سے کم کا ہے پلائے تو بھی حرمت حاصل ہوجائے گی اور یہی حکم ہے اگر دو سال بچہ پورے کر چکے اور پندرھوین اخیر دفعہ کے دودھ سے سیر نہوا ہو اور دو سال کے تمام کرنے کے بعد سیر ہو تو بھی حرمت پھیلے گی اور یہ حکم اُسوقت مین ہے جب دودھ پلانے کی دفعین جسوقت کہ دو سال تمام ہون ویسے ہی پوری ہوجائین چوتھی شرط یہ ہے کہ دودھ ایک خاوند سے ہو بس اگر ایک عورت ایک شوہر کا دودھ سو لڑکون کو پلائے تو حرمت پھیل جائے گی اور اُنہین آپسمین نکاح حرام ہوجائیگا اور یہی حکم ہے کہ ایک مرد دس عورتون سے نکاح کرے اور اُن سب مین سے ہر ایک ایک ایک لڑکے یا زیادہ کو دودھ پلائے تو ہر ایک بچہ دوسرے بچے پر حرام ہوجائے گا اور اس باب مین ایک روایت جواز مین وارد ہوئی ہے کہ فقہانے اُسپر عمل نہین کیا ہے اور دودھ دینے والی عورت کی نسبی اولاد اُس عورت کے دودھ پینے والے بچے پر حرام ہوتی ہے اور دودھ دینے کے لیے مسلمان عقلمند عفت دار صفائی رکھنے والی عورت کا اختیار کرنا مستحب ہے اور کافرہ عورت کا دودھ ندین اور اضطرار کی صورت مین ذمیہ کو جو بیہ پر اختیار کرین اور اُسے شراب کے پینے سے اور سور کے گوشت کے کھانے سے روکے رہین اور لڑکے کو انّا کے گھر دیکر دودھ پلوانا مکروہ ہے اور مجوسیہ انّا مین کراہت موکدہ ہے اور زنا سے جنے بچے کا دودھ پلوانا مکروہ ہے اور اسحٰق ابن عمار نے جناب امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ مین نے اُن حضرت سے پوچھا کہ میرا ایک غلام تھا اور وہ میری ایک لونڈی سے ہمبستر ہوا اور وہ حاملہ ہوگئی پھر اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور مجھے اُس لونڈی کی ضرورت پڑی تو مین نے اُن دونون کے درمیان کے کام کو حلال کردیا اُسکا دودھ اچھا ہوجائیگا حضرت نے فرمایا نعم یعنی ہان ہوجائیگا اور یہ روایت شاذ ہے رضاع کے حکمون کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جب نکاح کی حرام کرنے والی رضاع متحقق ہوجاتی ہے تو مرضعہ یعنی دودھ پلانے والی کیطرف سے اور اُسکے شوہر کیطرف سے بچے کی طرف نکاح کی حرمت سرایت کرتی ہے اور دودھ پینے والے کیطرف سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان دونوں کی طرف سرایت کرتی ہے پس مرضعہ اس کی ماں اور اس کا شوہر جس کا یہ دودھ تھا اس کا باپ ہو جاتا ہے اور ان دونوں کے باپ نانا دادا اور ان کی مائیں نانی دادی ہوتی ہیں اور ان دونوں کی اولاد بھائی بہنیں اور ان دونوں کے بھائی ماموں چچا ہوتے ہیں **دوسرا مسئلہ** ساری اولاد دودھ دینے والی عورت کے شوہر کی کہ جس سے دودھ ہے خواہ صلبی ہو یا رضاعی ہو اس لڑکے پر کہ جس نے اس کا دودھ پیا ہے حرام ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح ہر اس دودھ پلانے والی عورت کی اولاد کہ جو اس کے پیٹ سے پیدا ہوئی ہے خواہ ایک واسطے سے ہو یا کئی واسطے سے ہو اس لڑکے پر کہ جس نے اس عورت کا دودھ پیا ہے حرام ہے اور دودھ پینے والے لڑکے پر رضاعی اولاد دوسرے شوہر کے دودھ کی دودھ پلانے والی عورت کی حرام نہیں ہوتی ہے یعنی اُن میں آپس میں نکاح کرنا حرام نہیں **تیسرا مسئلہ** جس لڑکے نے جس عورت کا دودھ پیا ہے اُس عورت کے اُس شوہر کی بیٹیوں سے جس کا دودھ پلایا ہے اُس لڑکے کا باپ نکاح نہیں کر سکتا ہے خواہ وہ لڑکیاں صلبی ہوں یا رضاعی ہوں اور اس طرح پر اس دودھ پلانے والی عورت کے پیٹ کی اولاد کو بھی نکاح میں نہیں لا سکتا ہے گو اولاد دوسرے شوہر کی بھی ہو اس لیے کہ اولاد کے حکم میں ہو گئی ہے اس لئے کہ بیٹے کی بہنیں بیٹیوں کا حکم رکھتی ہیں اور آیا شیر خوار لڑکے کے باپ کی اولاد جنہوں نے اس کا دودھ نہیں پیا ہے وہ دودھ پلانے والی عورت کی اولاد سے اور جس شوہر کا دودھ تھا اس کی اولاد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اس میں خلاف ہے بعضے فقہا کہتے ہیں کہ وہ بھی نہیں کر سکتی ہے اور موجّہ یہی ہے کہ وہ لوگ کر سکتے ہیں اور اگر کوئی عورت ایک قوم کی لڑکی کو اور دوسرے قوم کے لڑکے کو دودھ پلائے تو بھائی اور بہنوں کو اس لڑکے لڑکی کی آپس میں نکاح کرنا جائز ہے۔ اس لیے کہ ان کے درمیان میں نہ تو کوئی نسب متحقق ہوا ہے اور نہ رضاع پائی گئی ہے۔ اور صاحب مسالک علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عورت اپنی بیٹی کی اولاد کو دودھ پلائے خواہ وہ بچہ مرد ہو خواہ عورت ہو تو وہ اس کی بیٹی اپنے شوہر پر حرام ہو جائیگی اس لئے کہ وہ بیٹے کی بہن ہو جائے گی۔ اور بیٹے کی بہن بیٹی کا حکم رکھتی ہے۔ اور اگر بیٹے کی اولاد کو دودھ پلائے تو اس کی ماں اپنے شوہر پر حرام نہ ہوگی اس لئے کہ شوہر کی اولاد داد اس اولاد کی ماں بھائی بہن کا حکم نہیں رکھتے کہ شوہر کی بیٹی کے منزلے میں ہو جائے اور اس پر حرام ہو **چوتھا مسئلہ** جو رضاع کہ نکاح کی حرمت پھیلنے کا سبب ہوتی ہے خواہ نکاح سے پہلے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقع ہوئی ہو یا نکاح کے بعد واقع ہوئی ہو نکاح کی مانع اور مبطل ہوتی ہے پس اگر کوئی مرد دودھ پیتی لڑکی سے نکاح کرے اور بعد اس کے اُسے ایسی عورت دودھ پلائے جس کے دودھ دینے سے اس صغیرہ کا نکاح فاسد ہو جاتا ہے جیسے ساس یا دادیا ساس یا نانیا ساس یا نند یا شوہر کی سوتیلی ماں یا شوہر کی بھاوج ہے جب کہ دودھ اس کے باپ اور بھائی سے حاصل ہوا ہو تو اس صغیرہ لڑکی کا نکاح فاسد ہو جائے گا اس لیے کہ وہ لڑکی شوہر کے محرمات کے منزلے میں ہو جائے گی اور اگر وہی دودھ پیتی لڑکی خود جا کر چھاتی چوس کر دودھ پی لے بے اس کے کہ کوئی اسے لیجائے یا دودھ رکھنے والی کو خبر نہ ہو تو اس صغیرہ کا مہر بھی ساقط ہو جائیگا اور شوہر کو مہر کے ادا کرنے کی تکلیف بھی نہیں پہونچیگی اس لئے کہ عقد نکاح مہر کا موجب ہوتا ہے وہ منکوحہ صغیرہ کی طرف سے باطل ہوا ہے۔ اور اگر دودھ دینے والی عورت نے اپنے اختیار سے دودھ دیا ہے تو بعضے فقہا کہتے ہیں۔ کہ صغیرہ کا آدھا مہر دینا چاہیے اس لئے کہ ہم بستر سے پہلے نکاح فسخ ہوا ہے اور یہ آدھا مہر ساقط نہ ہوگا کیونکہ نکاح کا فساد زوجہ کی طرف سے نہیں ہوا ہے۔ بلکہ شوہر خود آدھا مہر دیدے اور اس کا تاوان اُس دودھ پلانے والی عورت سے اگر نکاح کے فسخ کرنے سے قصداً پلایا ہے بھر لے اور اس سب میں تردد ہے اس لئے کہ شک اس میں ہے کہ فرج کی منفعت کے ابطال کے سبب سے تاوان بھرنے کی ذمہ داری لازم ہو جاتی ہے۔ یا نہیں اور اگر ایک شخص کی دو بیبیاں ہوں کہ ایک کم سن ہو اور دوسری بڑی ہو اور بڑی جورو چھوٹی جورو کو دودھ پلائے تو وہ دونوں عورتیں اپنے شوہر پر حرام موبد یعنی ہمیشہ کو حرام ہو جائیں گی پھر اگر بڑی بی بی سے شوہر ہم بستری کر چکا ہو تو کم سن والی کی حرمت کا سبب یہ ہے کہ وہ مدخولہ عورت کی ربیبہ ہے اور ربیبہ حرام موبد ہے اور بڑی بی بی کے حرام ہونے کا سبب یہ ہے کہ وہ اُس کی بی بی کی ماں ہو گئی ہے۔ اور ساس بھی حرام موبد ہوتی ہے اور اگر بڑی بی بی سے ہم بستر نہ ہوا ہو تو وہی بڑی بی بی حرام ہو جائے گی اس لیے کہ جورو کی ماں مطلق حرام ہوا کرتی ہے خواہ اُس جورو سے ہم بستری ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو اور وہ کم سن حرام نہ ہو گی اس لئے کہ غیر مدخولہ منکوحہ کی ربیبہ حرام موبد نہیں بلکہ اگر غیر مدخولہ منکوحہ کو طلاق دیدے تو اس کی ربیبہ سے نکاح کر سکتا ہے اور بڑی منکوحہ کو مہر پورا دینا واجب ہے اگر اس سے ہم بستر ہو چکا ہے اور اگر ہم بستر نہیں ہوا ہے تو کچھ مہر نہیں ہے اس لیے کہ نکاح کا فسخ اُسی کی طرف سے ہوا ہے اور کم سن کو مہر دینا چاہیے اس لیے کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُسکے عقد کا فسخ اِس اعتبار سے ہوا ہے کہ اُسکی ربیبہ کا اور اُسکا ایک شخص کے نکاح مین رہنا جائز نہین
اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ کم سن منکوحہ کو پورا مہر دیدے اور بڑی جورو سے تاوان بھرلے اور اگر
بڑی جورو دو چھوٹی جوروون کو دودھ پلائے پھر اگر بڑی جورو سے ہمبستر ہو چکا ہے تو تینون جورئین
حرام موبد ہو جائینگی اور اگر بڑی جورو سے ہمبستر نہین ہوا ہے تو وہی بڑی جورو حرام ہو جائے گی
اور دونون چھوٹی جورئین حرام نہونگی مترجم کہتے ہین لیکن اِن چھوٹی جوروون کا نکاح بھی فسخ ہوگا
اِسلیے کہ دو بہنون کو ایک شخص کے لیے نکاح سے جمع کرنا جائز نہین اور اِس مسئلے کی دلیل وہی ہے
جو پہلے ایک بڑی اور ایک چھوٹی جورو مین بیان ہو چکی ہے اور اگر ایک مرد کی دو بڑی جورئین اور
ایک چھوٹی جورو ہو اور اُن دونون بڑی جوروون مین سے اگر پہلے ایک اُسکی چھوٹی جورو کو دودھ
پلائے پھر دوسری اُسے دودھ دے تو اُس مرد پر وہ بڑی جورو حرام ہو جائیگی جسنے پہلے دودھ پلایا
ہے اور چھوٹی جورو حرام ہوگی اور دوسری بڑی جورو حرام نہوگی اِسلیے کہ پہلی عورت کے دودھ
دینے سے دونون حرام ہوگئین اور فسخ نکاح متحقق ہوگیا اور بعد اِسکے دوسری نے دودھ پلایا
ایسے غیر بچے کو جو جورو ہونے کے حکم سے باہر ہے پھر جورو کی ماں بنے گی کہ شوہر پر حرام ہو جائے
بلکہ گویا اُسنے اُسکی بیٹی کو دودھ پلایا ہے اور شوہر کی بیٹی کے دودھ پلانے سے جورو حرام نہین
ہو جاتی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ دوسری بڑی جورو جسنے بعد مین دودھ دیا ہے وہ بھی
حرام ہو جائے گی اِسلیے کہ ایسی لڑکی کو دودھ پلایا ہے جو اِسکے خاوند کی جورو تھی بس ساس کا حکم
رکھتی ہے اور یہی قول بہتر ہے اور اِن تینون صورتون مین نکاح فسخ ہو جائینگے اِسلیے کہ اِن تینون
صورتون مین حرام اجتماع ہوا جاتا ہے اِسلیے کہ ماں بیٹیاں دونون نکاح مین آئی جاتی ہین اور
یہ جائز نہین اور حرمت اُسی دستور سے ہے جو بیان ہو چکا ہے اور اگر کوئی جورو کو طلاق دے
اور وہ مطلقہ اُسکی چھوٹی جورو کو دودھ پلائے یعنی وہ دودھ پلائے جو اُسی شوہر سے حاصل ہوتا تھا
تو اُس شوہر پر دونون عورتین حرام موبد ہو جائینگی **پانچوان مسئلہ** اگر کسی شخص کے پاس ایک
لونڈی ہو کہ جس سے وہ ہمبستر ہوا ہو اور وہی لونڈی اُسکی چھوٹی جورو کو دودھ پلائے تو وہ لونڈی
اور وہ چھوٹی جورو اُس شخص پر دونون کی دونون حرام ہو جائین گی اور چھوٹی جورو کا مہر اُس لونڈی کے
آقا کو دینا لازم ہوگا اور آقا لونڈی سے تاوان بھر نسکے گا اِسلیے کہ مالک کا کوئی مال اپنے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مملوک کے ذمّے نہین ہوتا ہے اور اگر اُس لونڈی کا کوئی دوسرا شخص مالک ہوا اور وہ شخص عقد نکاح کے سبب سے اُس سے ہمبستر ہوا ہو بعد اسکے اُسنے اُسی کی چھوٹی جورو کو دودھ پلایا ہو تو اُسکے مہر کا تاوان اُس لونڈی کے آزاد ہونے کے وقت اُس سے کماکر بھریگا اور مصنف علیہ الرحمہ کے نزدیک اِس مسئلے مین تردد ہے اور اگر اِسکے قائل ہون کہ مہر کا تاوان بھرنا اُس لونڈی پر واجب ہے تو مہر کے ادا کرنے کے لیے اُس لونڈی کے بیچنے کا حکم نہین کرسکتے ہین بلکہ اتنا انتظار کھینچین گے کہ اُسکا مالک اُسے آزاد کردے پھر اُس سے مطالبہ ہوگا چھٹا مسئلہ اگر دو شخصون کی دو جوروین ہون ایک کی جورو چھوٹی دودھ پیتی ہو اور دوسرے کی بڑی ہو اور ہر ایک اُن دونون مردون مین اپنی اپنی جورو کو طلاق دیدے اور دوسرے کی جورو سے نکاح کرلے اور بعد اسکے بڑی عورت چھوٹی کو دودھ پلادے تو بڑی عورت اُن دونون مردون پر حرام ہوگی اور چھوٹی بھی حرام موبد ہوگی اُس مرد پر جو بڑی سے ہمبستر ہوا ہے اور اِس مسئلے کی دلیل گزرے مسئلون سے ظاہر ہوتی ہے ساتوان مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ یہ عورت میری دودھ شریک بہن ہے یا رضاعی بیٹی ہے اور ایسی وجہ سے کہ اُسکے سچ کا احتمال ہوتا ہو بس اگر عقد سے پہلے کہیگا تو اُس سے اُس عورت کے نکاح کی حرمت کا ظاہر مین حکم کردیا جائیگا اور اگر یہ عقد نکاح کے بعد کہیگا اور ثبوت رکھتا ہوگا تو اُسکے کہنے کے موافق حکم کیا جائیگا پھر اگر یہ ہمبستری سے پہلے کہا ہے تو اُس عورت کا کچھ مہر اُسکے ذمّے نہین ہے اور اگر ہمبستری کے بعد کہا ہے تو جو اُسکا مہر قرار دیا ہے وہ دینا چاہیے اور اگر اِس کہنے کا ثبوت نہین رکھتا ہے اور زوجہ منکر ہو تو لازم ہے کہ ہمبستر ہونے پر کلپورا مہر دے اور اگر ہمبستر نہین ہوا ہے تو فقہا کے مشہور قول پر آدھا مہر دے اور اگر عورت کہے مین اِسکی دودھ شریک بہن یا رضاعی بیٹی ہون اگر یہ عقد نکاح کے بعد کہیگی تو یہ دعوی اُس شوہر کے حق مین قبول نہوگا مگر جبکہ ثبوت دیگی تو قبول کرینگے اور اگر وہ عورت یہ بات نکاح سے پہلے کہیگی تو حکم کرینگے کہ ظاہر اقرار کے موافق سچ کہتی ہے آٹھوان مسئلہ نکاح کی حرمت والی رضاع پر گواہی مقبول نہوگی مگر جبکہ گواہ تفصیل سے گواہی دین تو قبول کرلین گے اسلیے کہ نکاح کی حرام کرنیوالی رضاع مین اختلاف ہے اور اگر تفصیل سے بیان نکرین تو احتمال ہے کہ گواہ اُس رضاع کو حرام کرنیوالی رضاع جانتا ہو اور واقع مین وہ نکاح کی حرام کرنیوالی رضاع مین سے نہو اور گواہ کا نہ سمجھے

Presented by: Rana Jabir Abbas

دودھ پینے کی گواہی مین اتنا کہنا کافی ہے کہ اُسنے دیکھا ہے کہ بچے کے مُنہ مین چھاتی تھی اور وہ چوستا تھا اسطرح کہ جیسے بچے عادت سے چوسا کرتے ہین یہانتک کہ اُسنے چھاتی کو چھوڑ دیا نوان مسئلہ جب بڑی عورت چھوٹے بچے سے نکاح کرے اور اسکے بعد نکاح فسخ ہو جائے یا لڑکیمین کسی ایسے عیب کے نکلنے کے سبب سے کہ جس سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے یا اِس سبب سے کہ وہ زوجہ کسی کی لونڈی ہو اور پھر آزاد ہو گئی ہو کہ آزادی بھی نکاح کے فسخ ہوجانے کا باعث ہوا کرتی ہے یا کسی اور وجہ سے نکاح فسخ ہوا ہے اور پھر دوسرے سے تزویج کرے اور پہلے شوہر کو دوسرے شوہر کے دودھ کو پلائے تو وہ عورت دوسرے شوہر پر حرام ہو جائے گی اسلیے کہ اُسکے رضاعی بیٹے کی جورو ہے اور پہلے شوہر پر بھی حرام ہے اسلیے کہ رضاعی باپ کی منکوحہ ہے اور وہ خود اُسکی رضاعی مان ہے دسوان مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے چھوٹے دودھ پیتے بچے کی تزویج اپنی بہن کی دودھ پیتی بیٹی سے کرے پھر اُن دونون کی دادی یا نانی اُنمین سے ایک کو دودھ پلائے تو اُن دو بچون کا نکاح فسخ ہو جائیگا اسلیے کہ دودھ پینے والا اگر بیٹا ہے تو اپنی جورو کا چچا یا ماموں ہو جائے گا اور اگر وہ شیر خوار بیٹی ہے تو اپنے خاوند کی پھوپھی یا خالہ ہو جائیگی تیسرا سبب مصاہرت ہے یعنی بیٹی دینے لینے کا علاقہ قرابت ہے اور مصاہرت حلال ہمبستری سے متحقق ہوتی ہے اور زنا سے اور شبہے کی ہمبستری سے اور عورت کے بعضے مقامون کو شہوت سے چھونے سے حاصل ہونے مین اشکال اور دقت ہے بس نظر چار امرون مین ہے پہلا امر صحیح نکاح ہے جو شخص کسی عورت کے ساتھ صحیح عقد نکاح سے یا ملک سے ہمبستر ہو تو اُس ہمبستری کرنیوالے پر اُس عورت کی مائین اور نانیان اور دادیان کتنی ہی بلند جائین حرام ہو جاتی ہین جیسے مان کی مان کی مان اور نانی کی نانی کی نانی اور دادی کی دادی کی دادی وغیرہ ہین اور بیٹیان حرام ہوتی ہین کتنی اسفل ہون جیسے بیٹی کی بیٹی کی بیٹی کی بیٹی کی بیٹی وغیرہ ہین خواہ اُنکی ولادت شوہر کی ہمبستری سے پہلے ہوئی ہو یا بعد ہوئی ہو گو وہ بیٹیان اس مرد کی گود مین پلی ہون اور اُس عورت پر ہمبستری کرنیوالے شوہر کا باپ اور دادا کتنے ہی بلند ہون اور اُسکی اولاد گو کتنی ہی اسفل ہو ہمیشہ کو حرام ہوتی ہے اور اگر محض عقد نکاح واقع ہو اور ہمبستری نہوئی ہو تو وہ عورت نکاح کرنیوالے کے باپ اور اولاد پر حرام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہو جاتی ہے اور غیر مدخولہ منکوحہ کی بیٹی اُسکی ماں سے بے ہمبستری کے نکاح کرنیوالے شخص پر عین سے حرام نہیں بلکہ ماں بیٹیوں کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے اور اگر غیر مدخولہ منکوحہ کو طلاق دیدے تو اُسکی بیٹی سے نکاح کرنا جائز ہے اور آیا اُس عورت کی ماں محض عقد نکاح کے کرتے ہی حرام ہوتی ہے یا نہیں اِسمین دو روایتین ہین اظہر یہی ہے کہ حرام ہو جاتی ہے اور باپ کی مملوکہ لونڈی بیٹے پر محض ملک سے حرام نہیں ہوتی ہے اور نہ بیٹے کی مملوکہ لونڈی بے اُسکی ہمبستری کے باپ پر حرام ہوتی ہے اور اگر باپ بیٹوں مین سے کوئی اپنی لونڈی سے ہمبستر ہو تو وہ دوسرے پر حرام ہو جائیگی اور باپ بیٹوں مین سے کسی کو جائز نہین کہ دوسرے کی لونڈی سے ہمبستر ہو مگر نکاح سے یا ملک سے اور باپ کو نابالغ بیٹے کی لونڈی کا ولایت سے اپنے لیے مول لینا اور پھر ملکیت سے ہمبستری کرنا جائز ہے اور اگر کوئی باپ بیٹوں مین سے بے شبہے کے دوسرے کی لونڈیون سے ہمبستری کرے تو وہ زانی ہے لیکن اگر باپ بیٹے کی لونڈی سے ہمبستر ہو تو زنا کی حد اُسپر نہین اور اگر بیٹا باپ کی لونڈی سے بے عقد کے اور بے شبہے کے ہمبستر ہو تو اُسپر حد لازم ہوگی اور اگر شبہے سے ہمبستری ہوگی تو حد ساقط ہو جائیگی اور اگر باپ کی لونڈی شبہے مین بیٹے کی ہمبستری سے حاملہ ہو جائے تو جو لڑکا کہ اُس سے پیدا ہوگا وہ آزاد ٹھہریگا مملوک نہ قرار پائے گا اور بیٹے کو اُس لونڈی کی قیمت باپ کو دینا لازم نہین اور اگر بیٹے کی لونڈی شبہے کی ہمبستری مین باپ سے حاملہ ہو جائے تو جو لڑکا اُس سے پیدا ہوگا وہ آزاد نہوگا بلکہ لونڈی کے مالک کا مملوک ہے اور باپ پر اُس بچے کی قیمت جو پیدا ہونے کے وقت ہو اپنے بیٹے کو کہ جسکی لونڈی سے لڑکا جنوایا ہے دینی واجب ہے مگر یہ کہ وہ بچہ لڑکی ہو تو بھائی اپنی بہن کا مالک نہوگا اور اگر باپ شبہے مین بیٹے کی جورو سے ہمبستر ہو جائے تو وہ عورت اپنے شوہر پر حرام نہوگی اِسلیے کہ تزوج کی حلیت پہلے ہے اور شبہے کی ہمبستری اُسکے بعد لاحق ہوئی ہے یہ پہلی حلیت کو باطل نکر سکے گی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ شوہر پر حرام ہو جائیگی اِسلیے کہ اُسکے باپ کی مدخولہ منکوحہ ہو گئی ہے اور باپ پر لازم ہے کہ اُس عورت کا مہر اُس کو دیدے اِسلیے کہ شبہے کی ہمبستری بھی نکاح کے حکم مین ہے اور زنا نہین ہے کہ مہر نہو اور اگر باپ کی ہمبستری کے بعد پھر بیٹا شبہے کے طریق پر اُس عورت سے ہمبستری کرے پھر اگر یہ کہا جائے کہ شبہے کی ہمبستری حرمت کی سرایت کا باعث ہوتی ہے تو بیٹے پر دو مہر لازم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لازم ہونگے ایک پہلا مہر اور دوسرا مہر شبہے کی راہ سے ہوگا اور اگر یہ کہا جائے کہ شبہے کی ہمبستری حرمت کی سرایت کا باعث نہیں ہوتی ہے اور یہی صحیح بھی ہے تو پہلی مہر کے سوا بیٹے پر کوئی اور مہر نہیں ہے اور مصاہرت کے توابع میں سے جورو کی سگی بہن ہے کہ اُسے جورو کے ساتھ جمع نہیں کرسکتا ہے اور اصلی اور ذاتی حرام نہیں بلکہ دو بہنوں کو ساتھ ہی جمع رکھنا حرام ہے اور اسیطرح جورو کی بہن کی بیٹی اور اُسکے بھائی کی بیٹی کو اُسکے ساتھ عقد میں لانا جائز نہیں مگر جب کہ جورو اجازت دے تو جائز ہے اور اپنی منکوحہ بی بی کی پھوبھی اور خالہ سے عقد کرنا اُسکے ہوتے ہوئے جائز ہے گو وہ منکوحہ آزردہ بھی ہو اور اجازت نہ دے اور اگر بی بی کی بھانجی بھتیجی سے اُسکی خالہ پھوپھی کے نکاح میں ہونے پر اُسکی بے اجازت عقد کرے تو یہ عقد باطل ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ خالہ پھوپھی کو اِس عقد کا جاری کرنا پہونچتا ہے کہ اُس عقد کو چاہیں نافذ کریں یا فسخ کریں یا چاہیں دونوں بے طلاق کے فسخ نکاح کریں یا جدا ہو جائیں شبہہ ہے کہ آپ سے آپ فسخ نکاح ہو جائیگا اور پہلا قول عقد کے بطلان کا سب سے بڑھکر صحیح ہے لیکن زنا سے عقد کے بعد حرمت سرایت نہیں کرتی ہے جیسے پہلے کسی عورت کو نکاح میں لائے بعد اسکے اُسکی ماں سے یا اُسکی بیٹی سے زنا کرے یا اُسکے بھائی یا باپ سے لواطہ کرے یا باپ کی ہمبستری کی ہوئی مملوکہ لونڈی سے یا اپنے بیٹے کی لونڈی سے زنا کرے تو یہ زنا اور لواطہ اُس پہلے حلال کو حرام نکردیگا بلکہ پہلا حلال اپنی حلیت پر باقی رہیگا اور جو پھوپھی خالہ کے ساتھ اُنکی بیٹیوں سے عقد کے پہلے زنا کرے تو مشہور یہی ہے کہ اُنکی بیٹیاں اُسپر حرام ہو جائیں گی اور آیا پھوپھی خالہ کے سوا اور سے بھی زنا مصاہرت کی حرمت کی سرایت کا موجب ہوتی ہے جیسے ہمبستری کی حرمت کی سرایت کا موجب ہوا کرتی ہے اسمیں دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ حرمت کی سرایت کا موجب ہوتی ہے اور یہی طریق روایت کی صحت کے سبب سے زیادہ واضح ہے اور دوسری روایت یہ ہے کہ حرمت کی سرایت کا موجب نہیں ہوتی ہے اور شبہے کی ہمبستری میں یہ جو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ صحیح نکاح کے حکم میں ہے یعنی حرمت کی سرایت کردیتی ہے تو اسمیں تردد ہے اور ظاہر یہی ہے کہ شبہے کی ہمبستری سے حرمت نہیں پھیلتی ہے مگر نسب اِس طریق سے متحقق ہو جاتا ہے کہ بیٹا باپ ماں سے ملحق ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے کی میراث پاتے ہیں اور نظر اور ملامست جتنی کہ غیر مالک کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائز ہے جیسے منھ کا دیکھنا اور ہتھیلی کا چھونا یہ حرمت کی سرایت کا موجب نہین اور جو کہ غیر مالک کو جائز نہین جیسے کہ عورت کی شرمگاہ کا دیکھنا اور چومنا اور باطن بدن کو شہوت سے چھونا اسمین تردد ہے اظہر یہی ہے کہ ان باتون سے کراہت لازم ہو جاتی ہے اور نکاح کی حرمت نہین ہوتی ہے اور جو کہ اُسنے حرمت کی سرایت کا قائل ہوا ہے اُسنے تحریم کو باپ کی نظر اور لمس مین اور بیٹے کی نظر اور لمس مین منحصر کر دیا ہے اور منظورہ اور ملموسہ عورت کی بیٹی اور ملموسہ منظورہ کی مان مین حرمت کو نہین لیا ہے اور مصاہرت کے جو احکام بیان ہوئے ہین انمین اور نسب اور رضاع مین کچھ تفاوت نہین اور تحریم نکاح کے مسئلون مین سے دو مقصد ہین۔

پہلا مقصد جمع کی تحریم کے مسئلون مین ہے اور یہ چھ مسئلے ہین پہلا مسئلہ اگر کوئی شخص دو سگی بہنون سے نکاح کرے تو پہلی کا نکاح صحیح ہے اور دوسری کا باطل ہے اور اگر ایک ہی عقد نکاح سے دونون کو عقد مین لائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ دونون کا نکاح باطل ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ ان دونون بہنون مین سے جسے چاہے رکھ لے اور دوسری کو جدا کر دے اور اِس روایت مین الکحل کا ضعف ہی اور پہلا قول اشبہ ہے دوسرا مسئلہ اور اگر ملکیت کے سبب سے لونڈی سے ہمبستری کرے پھر اُس لونڈی کی بہن سے نکاح کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ نکاح صحیح ہے اور وہ لونڈی حرام رہیگی جبتک اُسکی بہن مالک کے نکاح مین ہے اور اگر کسی کی دو لونڈیان ہون کہ وہ دونون آپسمین بہنین ہون اور مالک دونون سے ہمبستر ہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ پہلے جس لونڈی سے ہمبستر ہوا ہے وہ اُسپر حرام رہیگی جبتک دوسری کو اپنی ملک سے باہر نکر دیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر مسئلے کی جہالت سے یہ امر کیا ہے تو پہلی لونڈی حرام نہو گی اور اگر حرمت کو جان کر کیا ہے تو پہلی حرام رہیگی جب تک دوسری کو بے پہلی کی طرف عود کرنے کے قصد سے اپنی ملک سے نکال نہ دیگا اور اگر دوسری کو پہلی پر عود کرنیکے قصد سے اپنی ملک سے نکال ڈالیگا اور حال ایسا ہوگا یعنی تحریم کو جانتا ہوگا تو اُسپر پہلی لونڈی حلال نہو گی اور وجہ یہی ہے کہ دوسری لونڈی اُسپر حرام ہو گی خواہ تحریم کو جانتا یا نجانتا ہو خواہ دوسری کو ملک سے نکالے یا نہ نکالے اور پہلی لونڈی اُسپر حرام نہوگی تیسرا مسئلہ کسی آزاد مرد کو کسی دوسرے کی مملوکہ لونڈی سے نکاح کرنا جائز نہین مگر دو شرطونسے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک یہ کہ حرہ یعنی آزاد عورت کے مہر دینے کی گنجایش نرکھتا ہو یا اُسکے خرچ سنبھالنے کی گنجایش نرکھتا ہو اور نکاح نکرنے سے فعل حرام مین مبتلا ہو جانے سے ڈرتا ہو اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ بے اِن دو شرطون کے لونڈی سے نکاح کرنا مکروہ ہے اور یہی قول زیادہ مشہور ہے اور پہلے قول پر حرام کاری کے خوف کے دور کرنے کے لیے ایک لونڈی سے بڑھکر نکاح نہین کرسکتا ہے اور جو کراہت کا قائل ہے وہ دو لونڈیون سے نکاح کے جمع کو مباح جانتا ہے نہ دو سے زیادہ کو اسلیے کہ دو لونڈیون سے زیادہ سے نکاح کرنا علما کے اتفاق سے ناجائز ہے چوتھا مسئلہ بیک دو آزاد عورتون سے زیادہ عقد مین جمع کرنا جائز نہین پانچوان مسئلہ آزاد عورت کے نکاح مین ہوتے ہوئے لونڈی کو عقد مین لانا بے آزاد منکوحہ کی اجازت جائز نہین اور اگر نکاح کر چکا تو باطل ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ آزاد منکوحہ عورت کو اختیار ہے چاہے اُس عقد کو نافذ رکھے یا فسخ کرڈالے اور اُس آزاد عورت کو اپنے نکاح کا فسخ کرڈالنا بھی پہونچتا ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر لونڈی سے نکاح رکھنے پر کسی آزاد عورت سے بھی نکاح کرے تو جائز ہے اور اگر وہ آزاد عورت لونڈی کو شوہر کے نکاح مین نجانتی ہو اور بعد نکاح کے اُسپر ظاہر ہو کہ اسکے نکاح مین لونڈی ہے تو اِس صورت مین اُسے اختیار ہے خواہ اپنے عقد کو نافذ رکھے یا فسخ کرڈالے اور اگر کوئی ایک عقد مین آزاد عورت سے اور لونڈی سے نکاح کرے تو آزاد عورت کا نکاح صحیح ہے اور لونڈی کا صحیح نہین چھٹا مسئلہ جو شخص نو برس سے کم کی لڑکی سے ہمبستری کرے اور افضا یعنی پیشاب اور حیض کے رستے کو ایک کردے تو اُس مرد کو اُس عورت سے ہمبستری حرام ہے اور عورت اُسکے نکاح سے باہر نہ ہوگی اور فقہا کہتے ہین کہ اُس عورت کا روٹی کپڑا ابھی اُس مرد پر واجب ہے یہان تک کہ وہ عورت مرجائے اور اگر افضا نکرے تو نو برس کے سن سے پہلے بھی صحیح قول پر حرام نہوگی۔

دوسرا مقصد تحریم کے مسئلون مین ہے اور یہ بھی چھ مسئلے ہین پہلا مسئلہ جو شخص کسی عورت سے دوسرے کے عدہ رکھنے کے زمانے مین تزویج کرے اور اِس تزویج کی حرمت کو بھی جانتا ہو تو وہ عورت اُس مرد پر ہمیشہ کو حرام ہو جائے گی اور اگر عدے سے اور تحریم سے ناواقف ہو اور عقد کے بعد اُس عورت سے ہمبستر ہو تو بھی وہ عورت اُسپر حرام ہو جائیگی اور اگر عقد تو کیا ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اگر ہمبستر ہوا ہو تو وہ عقد باطل ہو جائیگا اور عدہ پورا کرنے کے بعد اُس عورت سے اُس
مرد کو نئے سرے سے نکاح کر لینا جائز ہوگا دوسرا مسئلہ جب کوئی شخص کسی عورت سے دوسرے کے
عدے میں ہونے پر نکاح کرے اور اُس سے ہمبستر ہوا اور اُس عورت کو پیٹ رہجائے پس اگر نکاح
کرنے والا عدے سے جاہل ہو تو شبہے والی ہمبستری ہو جائے گی اور لڑکا اُسی سے ملحق ہوگا اگر ہمبستری
کے وقت سے ولادت تک چھ مہینے کہ کم سے کم حمل کی مدت ہین گزر چکے ہون یا چھ مہینے سے زیادہ
گزرے ہون کہ حمل کی بڑی مدت یعنی نو مہینے سے نہ بڑھے ہون اور اُس عورت کو اُس مرد
سے جدا کرین گے اسلیے کہ حرام موبد یعنی ہمیشہ کو حرام ہے اور آپس کے مقرر مہر کا اُس عورت
کو دینا لازم ہے اور وہ عورت پہلے شوہر کی عدے کو پورا کریگی پھر دوسرے شوہر کا عدہ پورا
کریگی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ ایک ہی عدہ کفایت کرتا ہے اور جو مہر کہ پہلے شوہر کے ذمے
تھا وہ اُسکا مال ہے اور دوسرے شوہر کے ذمے کا مہر بھی اگر زوج کی حرمت نہین جانتی
ہے تو اُسی کا مال ہے اور اگر حرمت جانتی تھی اور پھر عقد کیا تو دوسرے سے کچھ مہر نہ ملے گا
اسلیے کہ شرع مین زناکار کا مہر نہین ہوتا ہے تیسرا مسئلہ جو مرد کسی عورت سے زنا کرے تو اُس
مرد پر اُس عورت سے نکاح کرنا حرام نہین ہوتا ہے اور یہی حکم ہے اگر ایسی عورت کو جو زناکاری
مین مشہور ہے عقد نکاح مین لائے تو جائز ہے اور اسیطرح پر اگر کسی کی منکوحہ زنا کرے گو کتنا ہی
زنا پر مصر رہے تو اصح قول پر وہ عورت اپنے شوہر پر حرام نہین ہوتی ہے اور اگر کسی شوہر والی
عورت سے یا رجعیہ طلاق کے عدے مین بیٹھی ہے کوئی شخص زنا کرے تو مشہور قول وہ عورت اُس
زانی پر حرام موبد ہو جاتی ہے مترجم کہتے ہین اور اگر طلاق باین کے عدے مین یا وفات کی عدے
مین کوئی زنا کرے یا کسی کی مملوکہ لونڈی سے یا ایسی عورت سے جس سے کسی نے ہمبستری کی ہو
اور شبہے کی ہمبستری سے جو روہ ہونے کا حکم پیدا کیا ہے کوئی شخص زنا کرے تو صاحب مسالک
فرماتے ہین کہ حرام موبد نہوگی اور اگر عدۂ وفات مین عقد نکاح کریگا تو حرام موبد ہو جائیگی جسطرح پر
کہ گزر چکا ہے چوتھا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی لونڈے سے لواطہ کرے اور حشفہ داخل ہو جائے
تو اُس مرد کو اُس لونڈے کی ماں سے اور سگی بہن سے اور بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے اور
اِس بدکار پر یہ عورتین جب حرام نہونگی جب اُن مین سے کسی کا عقد اُس سے اِس لواطے سے ۱۴

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلے ہو چکا ہو گا مترجم کہتے ہین کہ صاحب مسالک علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مدخول کی مانءٔ اعلی
پر حرام ہوتی ہے گو کتنا ہی بلند ہو جیسے مان کی مان وغیرہ اور بیٹی بھی حرام ہوتی ہے
کتنی ہی اسفل ہو جیسے بیٹی کی بیٹی کی بیٹی وغیرہ اور مدخول کی بہن حرام ہوتی ہے اور اُسکی بیٹی
نہین حرام ہوتی ہے اِسلیے کہ اُسے بہن نہین کہتے ہین اور مدخول پر کوئی اِن عورتون سے
واطی کی طرف کی حرام نہین ہوتی ہے مترجم کہتے ہین کہ اِس مسئلے مین بالغ اور نابالغ مین اور
آزاد اور بندے مین اور زندہ اور مردے مین کچھ فرق نہین اور پورا حشفہ داخل کرے یا
کچھ داخل کرے اور غسل کا وجوب بلوغ کے بعد ہوگا اور نابالغ پر حد نہین ہے اسیطرح شیخ علی
علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے پانچوان مسئلہ اگر محرم یعنی حج کا احرام باندھنے والا شخص عقد نکاح
کرے اور احرام کے حال مین نکاح کی حرمت کو جانتا ہو تو وہ عورت جس سے نکاح احرام مین
کیا ہے اُسپر حرام موبد ہو جائے گی اور اگر نکاح کی حرمت سے جاہل ہے تو وہ نکاح فاسد ہے
اور وہ عورت حرام موبد ہو جائیگی چھٹا مسئلہ شوہر دار عورت شوہر کے سوا اور کسی پر
حلال نہین مگر جب شوہر سے طلاق وغیرہ سے جدائی ہو جائے تو عدہ والی ہونے پر عدہ گزرنے
کے بعد عقد جائز ہے چوتھا سبب حرمت نکاح کا جوروون کے عددون کا پورا ہونا ہے
اور اِسمین دو قسمین ہین پہلی قسم جب کوئی آزاد مرد چار عورتون سے عقد دائمی کرچکے تو اِس سے
زیادہ اُسے دائمی نکاح مین رکھنا حرام ہے اور آزاد مرد کو چار نکاحون مین کی داخل کو دو لونڈیون
سے زیادہ سے نکاح کرنا حلال نہین اور جب غلام چار لونڈیون سے دائمی نکاح کرچکے یا دو آزاد
عورتون سے یا ایک آزاد عورت اور دو لونڈیون سے دائمی نکاح کرلے تو اُس غلام کو اِس سے
زیادہ دائمی نکاح مین جمع رکھنا جائز نہین اور حرام ہے اور عقد منقطع اور ملک سے جس قدر
عورتین چاہے خواہ آزاد مرد ہو یا غلام ہو اُس جماعت علما کے قول پر جو بندے کے بھی مالک
ہونیکے قائل ہوئے ہین جائز ہے دو مسئلے پہلا مسئلہ جب کوئی شخص اپنی چار دائمی منکوحہ
جوروون مین سے ایک کو طلاق دے پس اگر طلاق رجعی دے یعنی جسمین رجوع جائز ہے
تو وہ مرد بے عدہ کے گزرے کسی اور عورت سے اُسکے بدل نکاح نہین کرسکتا اور اگر طلاق
باین ہو تو بے عدہ کے گزرے اُسے کسی اور عورت سے نکاح کرلینا جائز ہے اور یہی حکم جورو کی بہن کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نکاح مین ہے کہ اگر ایک بہن رجعی طلاق سے مطلقہ ہو جائے تو بے عدے کے گزرے اُسکی بہن سے نکاح نہین کر سکتا ہی اور اگر طلاق باین ہو گی تو جائز ہے کہ بے عدے کے گزرے مطلقہ کی بہن سے نکاح کر لے مگر مکروہ ہے دوسرا مسئلہ جب چار دائمی منکوحہ جورو ئین سے ایک کو شوہر باین طلاق دے اور اُسکے بعد اور دو عورتون سے دائمی نکاح کرے پس ان دونون مین سے جسکا عقد پہلے واقع ہوا ہے وہ عقد صحیح ہے اور دوسرا عقد جو کہ بعد واقع ہوا ہو کہ وہ پانچوان عقد ہے حرام ہے اور اگر ایک عقد مین ان دونون سے نکاح کیا ہے تو یہ دونون عقد باطل ہین اور اِس بارے مین ایک روایت وارد ہوئی ہے کہ ناکح کو اختیار ہے کہ ان دونون مین سے جس ایک کو چاہے رکھے اور دوسری کو نکال ڈالے اور اِس روایت مین ضعف ہے دوسری قسم جب کوئی مرد کسی آزاد منکوحہ بی بی کو طلاق دے اور پھر اُس عورت کیطرف رجوع کرے خواہ رجعیہ عدے مین ہو کہ نئے سر سے نکاح کی احتیاج نہین پڑتی ہے یا عدہ گزرنے کے بعد نئے سر سے نکاح کرے اور پھر طلاق کی شرطون کے ساتھ اُسی منکوحہ کو طلاق دے اور پھر عود کرے اور پھر تیسری طلاق دے تو وہ عورت اُس مرد پر حلال نہو گی جبتک وہ دوسرا شوہر نکر لے گی کہ جسے محلل کہتے ہین اور شرط یہ ہے کہ وہ شوہر یعنی محلل اُس سے ہمبستری بھی کرے پھر اگر وہ اُس محلل سے جدا ہو تو پہلا شوہر اُس عورت کو نکاح مین لا سکتا ہے خواہ پہلا شوہر بندہ یا آزاد ہو اور اگر منکوحہ عورت کسی کی لونڈی ہو گی تو دو طلاقون کے بعد پہلے شوہر کے ساتھ نکاح مین اُسے محلل کی ضرورت پڑیگی گو وہ لونڈی آزاد مرد کی بی بی جورو ہو اور جب کوئی منکوحہ طلاق عدہ اپنے شوہر سے پا چکے اور بیچ مین دو محلل آ چکین تو وہ عورت اُس طلاق دینے والے مرد پر حرام موبد ہو جائیگی اور طلاق عدہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی منکوحہ کو طلاق دے اور عدے کے گزرنے سے پہلے بے نئے سر سے عقد کیے اُسی مطلقہ کی طرف رجوع اور عود کرے اور اُس عورت سے ہمبستری کرے پھر اسکے بعد دوسرے طہر مین اُسے طلاق کی شرطون کے ساتھ جو کتاب طلاق مین آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ طلاق دے اور پھر عدے سے پہلے رجوع اُسیطرح کرے اور پھر تیسری طلاق دے اور محلل درمیان مین آئے اور وہ عورت اُس محلل سے جدا ہو اور پھر پہلا شوہر اُس سے نکاح کرے اور مطلقہ کرے اور عدے مین رجوع کرے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس طرح تیسری طلاق پر دوسرا محلل درمیان میں آئے اور بعد اس کے محلل سے جدا ہو پھر پہلا شوہر اس سے نکاح کرے اور اسی پہلے دستور پر طلاق دے اور عدہ گزرنے سے پہلے رجوع کرے اس طرح پر کہ نو طلاقیں پوری ہو جائیں تو اس صورت میں وہ عورت اس شوہر پر حرام موبد ہو جائے گی **پانچواں سبب تحریم** کا لعان ہے اور لعان بلاشبہ عورت کے حرام موبد ہو جانے کا سبب ہوتی ہے۔ اور تفصیل اس کی اس کے مقام میں بیان ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ اور یہ نہیں ہے۔ اگر اپنی بہری گونگی عورت کو زناکاری کا عیب اس طرح پر لگائے کہ اگر وہ بہری گونگی نہ ہوتی تو یہ عیب لگانا لعان کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور **چھٹا سبب تحریم** کا کفر ہے۔ اور اس میں کلام کئی مقصدوں کے بیان کو چاہتا ہے۔ **پہلا مقصد** علماء کے اجماع سے مسلمان مرد کو کافرہ عورت سے کتابیہ کے سوا نکاح کرنا جائز نہیں اور کتابیہ میں سے یہودیہ اور نصرانیہ سے نکاح کی حرمت میں دو روایتیں ہیں اور ان میں سے اشہر یہی ہے کہ ان سے دائمی نکاح جائز نہیں اور نکاح متعہ سے اور ملک یمین سے ہمبستری جائز ہے۔ اور مجوسیہ کا بھی دو روایتوں میں سے اشہر پر یہی حکم ہے اور اگر جورو خاوندمیں سے کوئی ہمبستری سے پہلے مرتد ہو جائے۔ تو فوراً نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ ہمبستری سے پہلے کی جدائی میں عدہ شرط نہیں ہے۔ اور اگر ارتداد عورت کی طرف سے ہوتا ہے تو پورا مہر ساقط ہو جاتا ہے۔ اور اگر ارتداد مرد کی طرف سے ہوتا ہے۔ تو آدھا مہر ساقط ہوتا ہے۔ اور اگر جورو خاوندوں میں سے کوئی ہمبستری کے بعد مرتد ہو جائے تو نکاح کا فسخ عدے کے گزرنے پر موقوف رہتا ہے خواہ مرد مرتد ہو یا عورت مرتد ہو گئی ہو اور مہر میں سے کچھ ساقط نہ ہو گا اس لئے کہ ہمبستری کے سبب سے پورا مہر شوہر کے سر قرار پکڑ لیتا ہے اور اگر شوہر فطرت اسلام پر ہو اور مرتد ہو جائے تو نکاح اسی وقت فسخ ہو جائے گا گو ہم بستری کے بعد مرتد ہوا ہو اس لئے کہ حاکم شرع کے سامنے اس کی توبہ مقبول نہیں ہے اس صورت میں اسکی جورو اس کی وفات کا عدہ رکھیگی اور اگر کتابیہ عورت کا شوہر مسلمان ہو جائے تو ان میں نکاح باقی رہیگا خواہ ہم بستری سے پہلے مسلمان ہو جائے یا بعد مسلمان ہو اور اگر کتابیہ عورت ہم بستری سے پہلے مسلمان ہو جائے تو اس کا عقد فسخ ہو جاتا ہے اور مہر بھی شوہر کے ذمے نہ رہیگا اور اگر ہم بستری کے بعد مسلمان ہو جائے گی تو نکاح کا فسخ عدے کے گزرنے پر اس طرح سے موقوف رہیگا کہ اگر عدہ گزرنے تک اس کا شوہر بھی مسلمان ہو جائے گا تو ان دونوں میں نکاح باقی رہیگا اور اگر اس وقت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسلمان نہ ہوگا تو نکاح فسخ ہو جائے گا اور بعض فقہا کہتے ہیں کہ اگر ذمے کی شرطوں کو بجا لانا ہوگا تو اس عورت کا عقد نکاح اس سے باقی رہیگا لیکن رات کو اس عورت کے پاس نہیں جا سکتا ہے اور دن کو بھی اس سے خلوت نہیں کر سکتا ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور کتابیہ کے سوا اور کافر دں میں جورو خاوندوں میں سے ہر ایک کی ہمبستری کے پہلے اسلام کے قبول کرتے ہی نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اگر ہمبستری کے بعد اسلام قبول کیا ہے تو عدہ کے گزرنے پر نکاح کا فسخ موقوف رہیگا اور اگر ذمیہ عورت اسلام کے سوا اور کسی کفر کی ملت کو اختیار کرے تو فوراً نکاح فسخ ہوگا اسلیے کہ اسے اس مذہب پر قرار رہنے دینگے اور مار ڈالیں گے اور اگر وہ مسلمان نہ ہوا اور پھر اپنے ہی دین کی طرف عود کرے تو سوا اسلام کو قبول کیے نہ مانیں گے اور جبکہ ذمی چار منکوحہ سے زیادہ دائمی نکاح رکھنے پر مسلمان ہو تو چار آزاد عورتیں منکوحہ یا دو لونڈیاں دائمی منکوحہ اور دو آزاد عورتیں دائمی منکوحہ رکھ لے اور اگر غلام ہے تو دو آزاد عورتیں یا ایک آزاد عورت اور دو لونڈیاں منکوحہ رکھ لے اور باقی سے فراق اور جدائی اختیار کرے اور اگر حلال کی مقدار سے زیادہ عورتیں نہ رکھتا ہو تو سب کا نکاح باقی رہیگا اور مسلمان کو اپنی ذمیہ بی بی پر غسل حیض اور غسل جنابت کے لیے جبر کرنا نہیں پہونچتا ہے کہ عورت سے تمتع غسل پر موقوف نہیں بلکہ بے غسل کے بھی ہو سکتی ہے اور اگر وہ ذمیہ ایسی باتوں سے متصف ہو کہ شوہر کے نفع اٹھانے سے روکتی ہوں جیسے غالب بدبو اور ناخن کا بڑھ جانا کہ نفرت دلوانے والی ہیں تو مسلمان شوہر کو اسکا الزام دینا ان نفرت دلوانے والی چیزوں کے دور کرنے کے لیے پہنچتا ہے اور اس ذمیہ کو اسکے معبد میں جانے سے اس مسلمان شوہر کو روکنا پہنچتا ہے جسطرح پر گھر سے باہر نکلنے کو منع کرنا پہونچتا ہے اور اسیطرح سے اسے شراب پینے سے اور سوئر کا گوشت کھانے سے اور نجس چیزوں کے استعمال کرنے سے روکنا پہنچتا ہے۔

دوسرا مقصد چار سے زیادہ میں چار جوروؤں کے اختیار کرنے کے بیان میں ہے اور یہ اختیار یا ایسے قول کے ساتھ ہوتا ہے جو روک رکھنے پر دلالت کرتا ہو جیسے کہے کہ میں نے تجھے اختیار کر لیا اور تجھے رکھ لیا اور جو عبارتیں ان معنوں میں ہوں اور اگر ترتیب سے جوروؤں کو اختیار کریگا تو پہلی چار عورتوں کا عقد ثابت ہو جائیگا اور باقی عورتوں کا عقد جاتا رہیگا اور اگر چار سے زیادہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عورتون سے کہے کہ مین نے تمھاری جدائی اختیار کی تو بھی وہ دفع ہو جائینگی اور اگر اُن عورتون مین سے ایک سے کہے کہ مین نے تجھے مطلقہ کیا تو اُس عورت کا نکاح صحیح ہو گیا اسلیے کہ طلاق نکاح کی فرع ہے اور طلاق بھی صحیح ہو جائیگی اور اُسے بھی اُنھین عورتون مین شمار کرنا چاہیے اور اگر چار عورتون کو طلاق دے تو باقی عورتین اُس سے دفع ہو جائینگی اور اُنہین چار مطلقہ کا نکاح ثابت ہو جائیگا اور پھر اُسی طلاق سے وہ مطلقہ ہو جائینگی اسلیے کہ طلاق کی محتاج زوجہ ہی ہوا کرتی ہے کیونکہ طلاق کے معنے نکاح کے قبضے کا دور کر ڈالنا ہے اور ظہار اور ایلاد کے لفظون کو زوجیت کے اختیار کرنے پر دلالت نہین ہے اسلیے کہ کبھی غیر کی جورو سے بھی ایلاء اور ظہار کا خطاب کرتے ہین اور ظہار اور ایلاء کا بیان آگے مقامون مین انشاء اللہ تعالےٰ آئیگا اور یا اختیار فعل کے ساتھ ہوتا ہے جیسے کسی عورت سے اُنھین مین سے ہمبستر ہو اسلیے کہ اس فعل کا ظاہر زوجیت کا اختیار کر لینا ہے اور اگر اُنہین سے چار عورتون کے ساتھ ہمبستر ہو جائے تو باقی عورتین دفع ہو جائینگی اور اُنھین چار عورتون کا عقد ثابت ہو جائیگا اور اگر بوسے یا شہوت سے چھوئے تو ممکن ہے کہ کہا جائے کہ یہ بھی اختیار ہے جسطرح سے رجعی طلاق مین رجعت ہے مگر اسمین اشکال یہ ہے کہ کبھی چوم لینا اور شہوت سے چھونا غیر عورتون سے بھی ہوا کرتا ہے پھر اس سے اختیار کا یقین نہین ہو سکتا ہے۔

تیسرا مقصد اُن مسئلون مین ہے جو دین کے اختلاف پر مرتب ہوتے ہین پہلا مسئلہ اگر کوئی ذمی کسی عورت سے اور اُسکی بیٹی سے تزویج کرے اور دونون سے ہمبستر ہو چکا ہو اور بعد اسکے مسلمان ہو جائے تو وہ دونون کی دونون اُسپر حرام ہو جائینگی اور یہی حکم ہے اگر اُسکی ماں سے ہمبستر ہو چکا ہو اور اگر ان دونون مین سے کسی سے ہمبستر نہوا ہو گا تو ماں کا عقد باطل ہو جائیگا اور بیٹی کا عقد باطل نہو گا اور اس صورت مین اُسے اختیار کرنے کا اختیار نہین ہے کہ ایک کو اُنہین سے کے لے اور دوسری کو چھوڑ دے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ مختار ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر ایسی حالت مین مسلمان ہو کہ لونڈی اور اسکی بیٹی رکھتا ہو پس اگر دونون سے ہمبستر ہو چکا ہو تو دونون حرام ہونگی اور اگر ایک ہی سے ہمبستر ہوا ہو تو دوسری حرام ہو جائیگی اور اگر ان دونون مین کسی سے ہمبستر نہین ہوا ہے تو اختیار ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسے چاہے رکھ لے اور جسے چاہے چھوڑ دے اور اگر مسلمان ہوا ایسے حال مین کہ دو بہنون سے
تزویج کی ہو تو اختیار ہے جسے چاہے اُن دونون مین سے رکھ لے اور دوسری کو چھوڑ دے
گو دونون سے ہمبستر ہو چکا ہو اور یہی حکم ہے اگر خالہ بھانجی یا پھوپھی بھتیجی سے تزویج کی ہو اور پھوپھی خالہ
نے اُس تزویج کی اجازت نہ دی ہو کر راضی ہونے پر دونون کو نکاح مین جمع کرنا درست ہے اور
یہی حکم ہے اگر مسلمان ہو اس حال سے کہ ایک آزاد عورت اور ایک لونڈی سے عقد کیا ہو
کہ آزاد عورت کی اجازت پر موقوف ہے دوسرا مسئلہ جب کوئی غیر کتابی مشرک مسلمان ہو
اور اُسکے پاس ایک آزاد عورت اور تین لونڈیان ہون کہ وہ بھی اُسکے ساتھ مسلمان ہوئی
ہون تو ایک آزاد عورت کو اور دو لونڈیون کو اختیار کرے اگر وہ آزاد عورت لونڈیون کے
نکاح کی اجازت دے اور اگر آزاد مشرک مسلمان ہو اور اُسکے نکاح مین چار لونڈیان ہون تو انمین
سے دو لونڈیون کو چنکے رکھ لے اور دو کو جدا کر ڈالے اور اگر چار آزاد عورتین رکھتا ہو تو
اُن سب کا عقد ثابت ہو جائیگا یعنی اگر وہ بھی اُسکے ساتھ مسلمان ہوئی ہون یا عدہ گزرنے سے پہلے
اسلام قبول کرلین اور اگر چار سے زیادہ رکھتا ہو اور بعضون نے اُسکے ساتھ اسلام قبول کیا ہو
اختیار ہے خواہ انھین مسلمان عورتون کو اختیار کرلے یا عدہ گزرنے تک انتظار کرے کہ جسقدر
انھین کی اُسوقت تک مسلمان ہو جائین انھین سے چار لیلے اور اگر عدے مین اُسکی اور جوروئین
اُسکے ساتھ مسلمان ہون اور سبکی سب مسلمان عورتین چار سے نہ بڑھین تو عقد نکاح انھین چار پر
ثابت ہو جائیگا اور اگر چار سے زیادہ مسلمان ہون تو چار کو اختیار کرلے اور اگر انھین اختیار کرلے
جو پیشتر مسلمان ہوئی ہین تو پھر باقی مین اختیار نہ رہیگا گو عدہ کے گزرنے سے پہلے مسلمان ہوگئی
ہون تیسرا مسئلہ اور اگر غلام مسلمان ہوا اور اُسکی تزویج مین چار بت پرست عورتین ہون
اور انمین سے دو عورتین مسلمان ہون اور بعد اسکے وہ بندہ آزاد ہو جائے اور چار مین کی باقی
اُسکی جوروئین عدہ کے گزرنیکے پہلے مسلمان ہو کر اُس سے آملین تو وہ شخص دو سے زیادہ اختیار نہین
کر سکتا ہے اسلیے کہ بندے پر کی حلال آزاد عورتون کا پورا پورا دو کا عدد ہے کہ جو دو اُس سے
بندہ ہونے کے وقت مین تعلق رکھتی ہین اور دوسری دو اُس سے جدا ہو چکی ہین اب عود
کریگی اور اگر چارون کی چارون اُسکے ساتھ مسلمان ہو جائین اور بعد اسکے وہ بندہ آزاد ہو جائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا وہ چارون عورتین شوہر کے آزاد ہونے کے بعد اور عدے کے گزرنے سے پہلے مسلمان ہو جائین تو اُن چارون کا نکاح ثابت ہو جائیگا اِسلیے کہ نکاح کے تعلق کے وقت وہ بندہ آزادی سے متصف ہو چکا ہے جس سے چار جورو تین مباح ہوتی ہین اور مصنف علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے اسلام سے آگے پیچھے آزادی کے ہونے مین فرق مشکل ہے اِسلیے کہ آزادی اُس مسلمان کی دونون صورتون مین اُن چار آزاد عورتون کے اسلام لانے کے وقت مین تھی اور اِس تقریر سے جو بیان ہوئی ہے فرق واضح نہین چوتھا مسئلہ دین کے اختلاف کے سبب سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے یعنے ٹوٹ جاتا ہے اور طلاق نہین ہوتی ہے پھر اگر دین کا اختلاف عورت کی طرف سے ہمبستری سے پہلے ہوگا تو مہر سب کا سب ساقط ہو جائے گا اور اگر مرد کی طرف سے ہمبستری سے پہلے ہوگا تو آدھا مہر لازم ہوگا اور یہی مشہور قول ہے اور اگر ہمبستری کے بعد ہوگا تو اختلاف کے عارض ہونے سے مہر ساقط نہوگا اور اگر مقرر مہر فاسد ہو جیسے شراب اور سؤر ہے تو مہر مثل دینا ہمبستری ہونے پر واجب ہے اور ہمبستری سے پہلے آدھا مہر دینا چاہیے اگر فسخ نکاح کا مرد کی طرف سے ہے اور اگر عقد نکاح مین کوئی مہر معین نکیا ہو اور ہمبستری سے پہلے دین کا اختلاف مرد کی طرف سے ہوا ہے تو جورو کو متعہ دینا چاہیے یعنی حال کے قابل کچھ مال اور عطیہ دینا چاہیے جسطرح پر کہ معین مہر والی ہمبستری کے پہلے مطلقہ عورتکو مہر متعہ دینا واجب ہے اور اِس مسئلے مین تردد ہے اور اگر ذمی اپنی زوجہ سے ہمبستر ہوا اور پھر مسلمان ہو جائے اور مہر شراب ہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ مہر ساقط ہو جائیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسکا مہر لازم ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ شراب کی قیمت جو حلال جاننے والون کے نزدیک ہو دیدے اور یہ قول زیادہ صحیح ہے پانچوان مسئلہ جب مسلمان اپنی زوجہ سے ہمبستری کے بعد مرتد ہو جائے تو اُسپر مسلمان جورو سے ہمبستر ہونا حرام ہے اور اُس عورت کا نکاح فقط عدے کے گزرنے پر موقوف رہیگا کہ اگر وہ مرتد رہے اور عدہ گزرنے کے پہلے توبہ کرلے تو وہ اُسی کی زوجہ ہے پھر اگر وہ مرتد ارتداد کے حال مین مسلمان جورو سے شبہے کے طور پر ہمبستر ہوا اور عدہ گزرنے تک کفر پر باقی رہے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اُسے دو مہرون کا دینا لازم ہوگا ایک مہر اصل نکاح کا اور دوسرا مہر شبہے کی ہمبستری کا اور یہ مشکل ہے کہ جب وہ مرتد فطری مرتد نہو تو وہ عورت اس معنی سے اُسکی زوجہ ہونے کے حکم مین ہے کہ عدہ گزرنے سے پہلے اگر اسلام کیطرف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رجوع کریگا تو نئے عقد کی احتیاج نہین ہے پھر مہر کی تکرار کیونکر واجب ہوگی چھٹا مسئلہ جب کوئی کافر مسلمان ہوا اور اُسکی بُت پرست جوروئین ہون کہ جن سے ہمبستری کرچکا ہے تو اُن عورتون کے عدے گزرنے تک اُسے نہین پہونچتا ہے کہ کسی اور عورت سے نکاح کرے یا اُنہین سے کسی کی بہن سے نکاح کرے گو وہ عورتین اپنے کفر پر باقی ہون اور اگر کوئی بُت پرست عورت مسلمان ہوجائے اور اُس عورت کا شوہر کفر کے حال مین اُسکی بہن سے تزویج کرلے اور اُس نو مسلمہ عورت کا عدہ شوہر کے کفر کے حال مین گزر جائے تو دوسری تزویج اُسکے شوہر کی صحیح ہے اور اگر پہلی جورو کے عدے کے گزرنے سے پہلے وہ دونون مسلمان ہوجائین تو شوہر کو اختیار ہے کہ اُن دونون بہنون مین سے جس ایک کو چاہے اختیار کرلے اور دوسری کو جدا کردے جسطرح سے کہ دونون بہنون سے کفر کے حال مین تزویج کی ہوتی ساتوان مسئلہ جب کوئی بت پرست مسلمان ہوجائے اور اُسکے بعد مرتد ہوجائے اور اُسکی عورت کا عدہ اُسکے کفر کے حال مین گزر جائے پس وہ عورت اُس سے جُدا ہوگی اور اگر بت پرست عورت عدے مین اسلام لائے اور اُسکا شوہر کہ مرتد ہوگیا تھا وہ بھی اسلام کی طرف اسی عدے مین پھر آئے تو وہی شوہر احق ہے اور اُسکی زوجیت بحال رہیگی اور اگر وہ عورت عدے سے نکل چکے اس حال مین کہ شوہر کافر ہے تو پھر اُس شوہر کو اُس زوجہ سے کوئی تعلق نہین رہا آٹھوان مسئلہ اگر اُن عورتون مین سے کوئی عورت شوہر کے اختیار کرنے سے پہلے اور مسلمان ہونے کے بعد مرجائے تو بعضی عورتون کی زوجیت اُنہین سے اور شوہر کا اُس مری عورت کو اختیار کرلینا باطل نہین ہوتا ہے پھر اگر اُسے اختیار کرلے گا تو اُسکے متروکے مین سے اپنا حصہ لیگا اِسلیے کہ اختیار کچھ نئے سرسے نکاح کرنا نہین ہے بلکہ صحیح عقد والی عورتون کی تعیین ہے اور اگر شوہر اور جوروئین اسلام کے بعد اور تعیین سے پہلے مرجائین تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اِس صورت مین تعیین اور اختیار دونون باطل ہین اور وجہ یہی ہے کہ قرعہ ڈالنگے اور تعیین کرینگے اِسلیے کہ اُسمین بعضے وارث ہین اور بعضے مورث ہین اور اُنکی تعیین لازم ہے اور بے قرعے کے ممکن نہین اور اگر شوہر اُن سب عورتون سے بے اختیار اور تعیین کیے مرجائے تو اُن سب عورتون پر اُس شوہر کی عدے مین بیٹھنا واجب ہے اسلیے کہ جنکو اُنہین سے شوہر کا اختیار شامل نہین تھا اُنہین طلاق کے عدے مین بیٹھنا لازم ہے اور جنھین شوہر کا اختیار شامل ہے اُنھین

رہنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وفات کی عدت مین بیٹھنا لازم ہے اور جبکہ اختیار مختار اور غیر مختار عورتون مین حاصل نہین ہوا ہو تو لازم ہے کہ سب کی سب عدت مین اُس مدت تک بیٹھین جو مدت عدۂ طلاق اور عدۂ وفات مین بڑھکر ہو اسلیے کہ ہر ایک اُنمین سے زوجہ ہونے کی اور نہونیکی محتمل ہے اور اگر کوئی اُنمین سے حاملہ ہو تو وہ اُس مدت تک عدت مین بیٹھے گی جو عدۂ وفات اور وضع حمل مین بڑھکر ہو اور غیر حاملہ اتنی مدت تک عدت مین بیٹھے گی جو مدت عدۂ وفات مین اور عدۂ طلاق مین بڑھکر ہو گی اور جب شوہر اور اُسکی جورو ئین مسلمان ہون تو اُسے سب کا روٹی کپڑا دینا چار کے اختیار کرنے کے وقت تک لازم ہے اور جبکہ چار کو اختیار کرلیگا تو اور ونکا روٹی کپڑا ساقط ہو جائیگا اور اختیار کے پہلے سب کی سب جورو ہونے کے حکم مین ہین اور اگر سب عورتین یا بعضی مسلمان ہو جائین اور مرد اپنے کفر پر باقی رہے اور اُنہین روٹی کپڑا نہ دے تو اُنہین شوہر سے پچھلے اور اب کے روٹی کپڑے کا مطالبہ پہونچتا ہے خواہ شوہر بھی مسلمان ہو جائے یا نہ ہو اسلیے کہ عدہ گزرنے تک اُنکی جورو ہونے کے حکم مین ہین گو کفر کے حال مین اُنسے فائدہ نہین اُٹھا سکتا ہے اور اگر خاوند مسلمان ہو جائے اور جوروئین کفر پر باقی رہین تو اُسے اُنکا روٹی کپڑا دینا لازم نہین اسلیے کہ روٹی کپڑے کا وجوب فائدہ اُٹھانا ممکن ہونے کی فرع ہے اور اُنکا کفر اس امر کا مانع ہے اور اگر زوجہ اور شوہر مین اسلام کے تقدم مین نزاع واقع ہو تو مقبول شوہر کا قول ہے کہ زوجہ کے اسلام کے تقدم کا منکر ہے اور روٹی کپڑے کا کفر کے زمانے مین عدم لزوم ہے اسلیے کہ برائت ذمہ اصل ہے اور اسی برائت ذمہ کا حکم باقی رہیگا جبتک کہ اثبات ذمہ دلیل سے ثابت نہو اور اگر زوجہ ثابت کرنے سے عاجز آئے تو شوہر پر قسم ہے اور اگر شوہر ایسے حال مین مرجائے کہ چار عورتین مسلمان ہو گئی ہون تو اُسکی میراث پائینگی لیکن متعین جو نہین ہوئی ہین تو اس سے اُنکے حصون کو آپس کی صلح تک روک رکھنا چاہیے اور موجہ یہی ہے کہ قرعے سے چار جوروون کی تشخیص کرلینگے یا چار جوروون کا حصّہ سبھون پر تقسیم کر دینگے اور اگر خاوند دو جوروون کے مسلمان ہونے سے پہلے مرجائے تو اُسکے ترکے کی تقسیم کو روک رکھین گے اسلیے کہ کافر مسلمان کا وارث نہین ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ کہا جائے کہ اگر ترکے کی تقسیم سے پہلے کوئی اُن عورتون مین سے مسلمان ہوگا تو اپنا حصہ پائیگی دسوان مسئلہ عمار ساباطی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ غلام کا بھاگ جانا اُسکی جورو کی طلاق کا باعث ہوتا ہے اور ارتداد کا حکم رکھتا ہے اور اگر ایسی حالت مین پھر آئے کہ عدہ اُس عورت کا تمام نہوا ہو تو وہ عورت اُسی پہلے نکاح سے اُسکی جورو ہے اور اگر عدہ کے بعد اور دوسرے سے تزویج کر لینے کے بعد پھر آئیگا تو اُسے اُس عورت کی طرف کوئی رستہ نرہیگا اور اِس حدیث پر عمل کرنے مین تردد ہے اور تردد کی وجہ سند کا ضعف ہے عقد کے لواحق کے سات مسئلے پہلا مسئلہ نکاح مین کفو یعنی برادری ہونا شرط ہے اور کفو اسلام مین برابر ہونے کو کہتے ہین اور آیا ایمان مین بھی برابر ہونا شرط ہے اسمین دو روایتین ہین اور اُن دونون مین اظہر یہ روایت ہے کہ اسلام کی برابری کافی ہے گو ایمان کی برابری موکد سنت ہے اور عورت کی طرف مین تاکید زیادہ ہے کہ مومن عورتین غیر مومن مردون سے تزویج نہ کرین اِسلیے کہ عورتین اپنے شوہرون کے دین کو اختیار کر لیتی ہین اور شیخ علی علیہ الرحمہ اسے جائز نہین جانتے ہین اور اِسکے برعکس جائز جانتے ہین۔ اِن مومنہ عورت کا نکاح ناصبی سے کہ کھلی کھلی عداوت اہلبیت علیہم السلام سے رکھتا ہو جائز نہین اِسلیے کہ وہ ایسے فعل کا مرتکب ہے کہ جسکا بطلان دین اسلام سے معلوم اور یقینی ہے بس وہ اسلام کے دین سے نکل گیا اور اگر اہلبیت علیہم السّلام کی عداوت کو آشکار نکرے اور ظاہر ہو جائے کہ اُسے عداوت ہے تو وہ بھی ناصبی ہے اور اگر کبھی اُس سے عداوت ظاہر نہوتی ہو تو محض اہلبیتؑ کے خلاف دین رکھنے سے نصب کا حکم نہین کر سکتے ہین اور شیخ علی رحؒ نے فرمایا ہے کہ ناصبیہ عورت سے بھی نکاح کرنا صحیح ہے اور آیا نکاح مین شرط ہے کہ شوہر زوجہ کے روٹی کپڑا دینے پر قادر بھی ہو یا نہین بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان اور بعضے کہتے ہین کہ شرط نہین ہے اور یہی اشبہ ہے اور اگر بعد عقد کے شوہر نفقہ دینے سے عاجز آ جائے تو آیا عورت فسخ نکاح کر سکتی ہے اسمین دو روایتین ہین اور اُنمین سے اشہر یہی ہے کہ نہین فسخ کر سکتی ہے اور آزاد عورت کو بندے کے نکاح مین آنا اور عربیہ عورت کو عجم مرد سے نکاح کرنا اور ہاشمیہ عورت کو غیر ہاشمی مرد سے تزویج کرنا جائز ہے اور اسکے برعکس بھی جائز ہے اور ادنی پیشے کے لوگ جیسے خاکروب اور حجام ہین صاحبانِ علم و ورع اور دنیا کے اغنیا اور مال والے لوگون سے مناکحت کر سکتے ہین اِسلیے کہ برابری اسلام مین یا ایمان مین کفایت کرتی ہے اور اگر روٹی کپڑا دینے پر قدرت رکھنے والا مومن مناکحت کی درخواست کرے تو قبول کر لینا واجب ہے یعنی ولی پر قبول واجب ہے جب عورت بھی راضی ہو اور اِس صورت مین اگر ولی روکیگا تو گنہگار ہو جائیگا گو خواستگار نسب مین بہت نیچا ہو اور شیخ علی اور صاحب مسالک علیہما الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ حکم اُس صورت مین ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب اُس سے بہتر کوئی خواستگار اُس وقت یا آگے بڑھکر نہ پایا جائے اور نہ قبول کرنے سے جب گنہگار ہوگا کہ دوسرا مومن خواستگاری نکرے گو اُس سے زیادہ نیچا ہو اور نہیں تو اُس سے عدول کرنا اور دوسرے کو اختیار کرنا جائز ہے بس قبول کرنے کا وجوب تخییری ہے اور ولی ایک کے قبول نکرنے سے گنہگار نہیں ہوتا ہے اور اگر شوہر اپنے نسب کی نسبت کسی قبیلے سے ظاہر کرے اور نکاح کے بعد کھلے کہ اُس قبیلے مین سے نہین ہے تو عورت کو نکاح کا فسخ کر ڈالنا پہونچتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ فسخ نہین پہونچتا ہے اور یہی اشبہ ہے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر عقد نکاح مین اس انتساب کی شرط کر لی ہے اور بعد اسکے اختلاف ظاہر ہو تو عورت کو نکاح کے فسخ کا اختیار ہے اور اگر عقد مین شرط نہین ہے تو فسخ کا بھی اختیار نہین ہے اور بدکار کے ساتھ تزویج کرنا خصوصاً شرابی سے مکروہ ہے اور مومنہ عورت کی تزویج دین کے مخالف سے کرنا مکروہ ہے اور مستضعف سے تزویج کرنے مین کچھ مضایقہ نہین ہے اور مستضعف وہ شخص ہے جو اہلبیت علیہم السلام کی عداوت مین مشہور نہو اور شیخ علی علیہ الرحمہ مومنہ عورت کی تزویج مطلق مخالف سے جائز نہین جانتے ہین واللہ اعلم۔ دوسرا مسئلہ جب کسی عورت سے کوئی تزویج کرے اور پھر کھلے کہ اُس عورت نے زنا کی تھی تو شوہر کو نکاح کا فسخ کرنا جائز نہین اور یہ بھی جائز نہین کہ جو مہر دیا ہے اُسے اُسکے ولی سے پھیرلے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ شوہر کو پہونچتا ہے کہ اُسکے ولی سے مہر پھیرلے اور اُسکی شرمگاہ کے حلال کرنے کے بدلے مین کچھ اُسے دیدے اور یہ قول شاذ ہے۔ تیسرا مسئلہ رجعیہ عورت سے عدے مین کنایہ سے خواستگاری کرنا جائز نہین اسلیے کہ ابھی وہ اپنے شوہر کی جورو ہونے سے باہر نہین ہوئی ہے اور اُسکی جورو ہونے کا ابھی حکم باقی ہے اور تین طلاقون کی مطلقہ عورت سے شوہر کی عدے مین شوہر یا غیر شوہر کو کنایہ مین نکاح کی خواہش سمجھانا جائز ہے اور شوہر صریح اُس سے نکاح کی خواستگاری نہین کر سکتا ہے اسلیے کہ جبتک محلل بیچ مین نہ آئیگا تب تک وہ عورت اُسپر حلال نہین ہونے کی اور شوہر کے سوا اور شخص بھی تصریح سے نہین کر سکتا ہے اسلیے کہ ابھی وہ عدے مین ہے مگر نو طلاق عدے کی مطلقہ سے کہ جس کی طلاقون مین دو محلل آچکے ہون جیسا کہ بیان ہو چکا ہے شوہر کنایے سے بھی نکاح کی خواستگاری نہین کر سکتا ہے اسلیے کہ وہ عورت اُسپر ہمیشہ کو حرام ہو گئی ہے اور شوہر کے سوا اور کو جائز ہے کہ اُس سے کنایے مین خواستگاری نکاح کی کرے اور عدے مین کسیکو نکاح کی خواستگاری کی تصریح

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائز نہین اور جو عورت کہ بائنہ طلاق یا خلع یا فسخ نکاح کے عدے مین ہو تو اُس سے کنائے مین تزویج کی خواستگاری شوہر اور غیر شوہر کو جائز ہے اور شوہر کیطرف سے خواستگاری کی تصریح بھی جائز ہے اور غیر شوہر کو عدے مین تصریح کرنا جائز نہین اور کنائے کی صورت یہ ہے کہ اُس سے کہے کہ تیری طرف رغبت کرنیوالے بہت سے ہین یا تجھپر حریص بہت ہین اور جو اصطلاح کی عبارتین ہین اور تصریح یون ہے کہ اُس سے ایسی لفظون سے کہے کہ جسمین نکاح کے سوا اور کوئی احتمال نہو جیسے یون کہے کہ تیرا عدہ پورا ہو جائے تو مین تجھسے نکاح کرون اور جہان جہان کہ خواستگاری کی تصریح جائز نہین اگر وہان نکاح کی خواستگاری کی تصریح کرے اور عدہ گزرنے پر نکاح کرے تو حرام نہین ہے چوتھا مسئلہ جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کی خواستگاری کرے اور وہ عورت اُسے قبول بھی کرلے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اور دونکو اُس سے تزویج کی استدعا حرام ہے اور اگر کوئی دوسرا اُس عورت سے تزویج کرلے تو نکاح صحیح ہے پانچوان مسئلہ جب کوئی تین طلاق کی مطلقہ عورت کو پہلے شوہر پر حلال ہونے کے لیے تزویج کرے اور عقد نکاح مین شرط ہو جائے کہ جب تحلیل کی شرطون پر عمل ہو جائے گا تو نکاح باطل ہو جائے گا تو عقد باطل ہو جائے گا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ عقد صحیح ہے اور شرط لغو ہے اور اگر عقد مین یہ شرط کرے کہ تحلیل کے بعد طلاق دیدے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ نکاح تو صحیح ہے اور شرط باطل ہے اور عقد کے باطل ہونے کی صورت مین اگر وہ شوہر اُس عورت سے ہمبستری کرے تو اُسپر واجب ہے کہ مہر مثل دے یعنی اُس صورت مین مہر مثل دیگا کہ عورت کو عقد کے بطلان کا علم نہو نہین تو زانیہ ہو جائیگی اور اُسکا مہر کچھ نہوگا اور اگر وہ عورت شرط کی تصریح نکرے اور شوہر یا زوجہ یا ولی کی نکاح کی نیت مین یہ شرط ہو تو عقد فاسد نہوگا اور جسجگہ کہ عقد فاسد نہین ہوتا ہے بس وہان ہمبستری کے ہوتے وہ عورت اُس شوہر سے طلاق پاتی ہے اور عدہ پورا کرکے ہی پہلے طلاق دینے والے شوہر پر تزویج کے لیے حلال نہین ہوتی ہے اسلیے کہ تنہا دخول حلیتین کافی نہین جبتک کہ صحیح عقد نہو اور جہان کہ عقد صحیح ہوتا ہے وہان ہمبستری ہوتے ہی طلاق اور عدے کے بعد اُس عورت کا نکاح پہلے مطلق شوہر سے حلال ہو جاتا ہے اور جہان کہ عقد فاسد ہو جاتا ہے تو محض ہمبستری سے حلال نہین ہوتا ہے اسلیے کہ فقط ہمبستری پہلے مطلق شوہر پر تحلیل کے لیے کافی نہین جبتک کہ عقد صحیح کے ساتھ واقع نہو چھٹا مسئلہ نکاح شغار باطل ہے اور شغار لغت مین رفع کے معنون مین ہے اور اس نکاحمین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہر رفع ہوجاتا ہے اِسی لیے اِس نکاح کو نکاح شغار کہتے ہین اور اِس نکاح کو جاہلیت کے زمانے مین کرتے تھے اور صورت اُسکی یہ ہے کہ ایک مرد اپنی بیٹی کا نکاح دوسرے شخص سے کرے اور وہ دوسرا شخص بھی اپنی بیٹی اُسے دے اور اُن دونون مین ہر ایک کا مہر دوسرے کا نکاح ہو لیکن اگر دو ولی دو لڑکیون کی تزویج آپس مین کرین اور اُن لڑکیون کے نکاحون کے سوا کچھ مہر قرار دین تو یہ عقد البتہ صحیح ہے اور اگر کوئی شخص اپنی بیٹی کا کسی سے نکاح کرے اور شرط کرے کہ وہ بھی اپنی بیٹی اُسے معین مہر پر دے تو دونون عقد صحیح ہین اور مہر باطل ہے اِسلیے کہ مہر کے ساتھ دوسری عورت کی تزویج کی شرط کی ہے اور وہ لازم نہین اِسلیے کہ تزویج مین آدمی کو اختیار ہے بس عقد نکاح مین داخل نہوگا بس لازم ہے کہ اُس عورت کو مہر مثل دے اور اِس مسئلے مین تردد ہے اور یہی حکم ہے اگر کسی عورت کی کوئی ولی کسی سے تزویج کرے اور شرط کرے وہ بھی شخص اُس ولی کو فلان عورت دے اور مہر کا ذکر کرے فرع اگر کوئی شخص کہے کہ مین نے اپنی بیٹی کی تزویج تجھسے اِس شرط پر کی کہ تو اپنی بیٹی کی تزویج مجھسے کردے اور میری بیٹی کا مہر تیری بیٹی کا نکاح ہے تو اُسکی بیٹی کا نکاح صحیح ہے اور مخاطب کی بیٹی کا نکاح باطل ہے اور اگر یہ کہے کہ تیری بیٹی کا نکاح میری بیٹی کا مہر ہے تو متکلم کی بیٹی کا نکاح باطل ہے اور مخاطب کی بیٹی کا نکاح صحیح ہے اِسلیے کہ پہلے مسئلے مین اپنی بیٹی کے نکاح کو مخاطب کی بیٹی کے نکاح کا مہر قرار دیا تھا اور نکاح مہر نہین ہوسکتا ہے پھر نکاح مخاطب کی بیٹی کا صحیح نہین اور اپنی بیٹی کا مہر بیان نہین کیا ہے بس مہر مثل لازم ہوگا اور اُسکی بیٹی کا نکاح صحیح ہے اور دوسری صورت مین مخاطب کی بیٹی کا نکاح اپنی بیٹی کے نکاح کا مہر قرار دیا ہے اور نکاح کا مہر کرنا باطل ہے تو اُسکی بیٹی کا نکاح باطل ہے اور مہر مخاطب کی بیٹی کا بیان نہین کیا ہے بس مہر مثل لازم ہوگا اور عقد مخاطب کی بیٹی کا صحیح ہے ساتوان مسئلہ مرد کو اپنی دائی سے جو اُس مرد کے پیدا ہونے کے وقت اُسکی مان کی مددگار تھی اور اُسکی تربیت بھی کی تھی نکاح کرنا مکروہ ہے اور اگر ایک مرتبہ دو مرتبہ اور تین مرتبہ کی خدمت سے تربیت نہ کی ہو تو مکروہ بھی نہین ہے اور اسیطرح اپنی دائی کی بیٹی سے نکاح کرنا مکروہ ہے اور اسیطرح پر مرد کو اپنی زوجہ کی بیٹی کو جو دوسرے شوہر سے اُسکی مفارقت کے بعد جنی ہے اپنے بیٹے سے تزویج کرنا مکروہ ہے اِس شرط سے کہ وہ بیٹا اُسکے پیٹ سے نہو اور اگر اُسکے پیٹ سے ہوگا تو یہ تزویج حرام ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور حلال نہین اِسلیے کہ یہ اُسکی بہن اور وہ اسکا بھائی ہوتا ہے اور اِسمین کچھ مضایقہ نہین اگر اپنے بیٹے کی تزویج اپنی زوجہ کی ایسی بیٹی سے کرے جو اُسنے اِس نکاح کرنے کے پہلے دوسرے شوہر سے جنی ہے اور آدمی کو اپنی مان کی سوت سے جو اُسکے باپ سے پہلے شوہر کی طرف سے سوتا پا دیے تھی نکاح کرنا مکروہ ہے اور زنا سے بے توبہ کیے زناکار عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے مترجم کہتے ہین کہ اُسکی توبہ کا علم حاصل کرنے کا طریقہ روایت مین اسطرح پر وارد ہوا ہے کہ اُسے زنا کی تکلیف دینگے اگر راضی نہو تو جانینگے کہ تائبہ ہے۔ دوسری قسم نکاح منقطع جسے متعہ بھی کہتے ہین اُسکے بیان مین ہے اور یہ متعہ بھی اسلام کی شریعت مین جائز ہے اسلیے کہ اُسکی مشروعیت ثابت ہے اور منسوخ ہونا ثابت نہین ہوا مترجم کہتے ہین کہ اہل خلاف کی حدیثین اِسمین مضطرب ہین اور اُنکی بعضی روایتون سے کہ صحیحین مین موجود ہین متعہ کی حلیت زمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ مین فقط تین روز کی مستفاد ہوتی ہے اور بعضی روایتین صدر اسلام مین مدت دراز تک کے ثبوت پر دلالت کرتی ہین اور انھین کی بعضی حدیثون مین وارد ہوا ہے کہ مکہ کے فتح مین اِس متعہ کا اذن ہوا ہے اور صدر اسلام مین تھا اور ابو داؤد اور ابو احمد نے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع مین متعہ کی ممانعت ہوگئی ہے اور بعضی روایتون مین وارد ہوا ہے کہ خیبر کی فتح مین متعہ کی ممانعت ہوگئی تھی اور اگر منسوخ ہوتی تو خلیفہ اول یعنی ابی بکر کی ساری خلافت مین اور ثانی یعنی عمر بن خطاب کی صدر خلافت مین صحابہ کو معلوم ہوتی اور یہ بھی انھین کی بعضی کتابون مین حکایت لکھی ہے کہ ایک شخص متعہ کیا کرتا تھا تو اُس سے لوگون نے پوچھا کہ یہ کام تونے کس سے حاصل کیا ہے اُسنے کہا کہ عمر سے حاصل کیا ہے پھر اُس سے لوگون نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے وہ تو متعہ کی خود ممانعت کرتے ہین جواب مین اُس شخص نے کہا کہ عمر نے خود کہا ہے کہ متعتان کانتا فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وانا احرمہما واعاقب علیہما متعۃ الحج ومتعۃ النساء یعنی دو متعہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین تھے مین اُن دونون کو حرام کرتا ہون اور اُن دونون پر عقوبت کرونگا ایک متعہ حج ہے اور دوسرا عورتون کا متعہ ہے بس مین اُنکی روایت کو اِن دونون کے مشروع ہونے مین مانتا ہون اور مین اُنکی ممانعت کو نہین مانتا ہون کہ یہ اُنکی ذات کی طرف سے ہے اور انھین کے مجتہدون مین سے مالک صاحب بھی متعہ کے جواز کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قائل ہوئے ہین اور اہلبیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے طریق مین تو تواتر سے ثابت ہے جیسے نماز اور روزے کا وجوب متواتر اور ظاہر ہے اور قرآن بھی متعہ کی مشروعیت پر ناطق ہے اور متعہ مین نظر ارکان اور احکام کے بیان کی مستدعی ہے ارکان متعہ کے چار ہین ایک صیغہ دوسرے محل تیسرے مدت چوتھے مہر ہے اور صیغہ وہ لفظ ہے جسے شارع علیہ السلام نے اس انعقاد کے لیے وضع فرمایا ہے اور وہی ایجاب و قبول ہے اور ایجاب کے تین لفظ زَوَّجْتُکَ اور مَتَّعْتُکَ اور اَنْکَحْتُکَ ہین یعنی تیری تزویج مین دیا مین نے اور تیرے متعہ مین دیا مین نے اور تیرے نکاح مین دیا مین نے اور تینون مین کی ہر ایک لفظ سے عقد متعہ کا ایجاب واقع ہو جاتا ہے اور کسی اور لفظ سے مثل تملیک کے اور ہبہ کے اور اجارے کے یہ ایجاب واقع نہین ہوتا ہے اور قبول وہ لفظ ہے جو رضامند ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسے کہے کہ قَبِلْتُ النِّکَاحَ یعنی قبول کیا مین نے نکاح کو یا کہے قبلت المتعہ یعنی قبول کیا مین نے متعہ کو یا رضیت کہے یعنی راضی ہوا مین تو یہ بھی جائز ہے اور اگر قبول کو ایجاب پر مقدم کرے اور کہے عورت سے تزوجتک یعنی مین نے تجھے تزویج کی اور عورت زوجتک کہے تو بھی صحیح ہے اور شرط ہے کہ ماضی کے صیغے سے ہو اور اگر مضارع کے لفظ سے کہیگا جیسے ارضی اور اقبل یعنی راضی ہوتا ہون مین اور قبول کرتا ہون مین اور متعہ کے انشا کا قصد کرے تو صحیح نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر کہے تزویج کرتا ہون مین تجھے فلان مدت پر فلان مہر پر اور انشا کا قصد کرے پھر عورت کہے کہ تزویج کی مین نے تجھ سے تو بھی صحیح ہے اور یہی حکم ہے اگر نعم یعنی ہان کہدے اردو مترجم کہتا ہے کہ جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ رسالۂ نکاح مین فرماتے ہین کہ متعہ کے صیغے مین مدت کی تعیین اور مہر کے مبلغ کی تعیین شرط ہے بس عورت کا وکیل خطبۂ سنتی کے بعد کہے مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَکِّلَتِیْ زَیْنَبَ مِنْ مُوَکِّلِکَ مُحَمَّدٍ مِنَ الْآنِ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ بِاَرْبَعِ شَاہِیَاتٍ اور اگر عورت کا وکیل مہر اور مدت کی تعیین کے بعد کہے مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِکَ فِی الْمُدَّۃِ الْمَعْلُوْمَۃِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ اور مرد کا وکیل قَبِلْتُ کہے تو خوب ہے اور اگر احتیاط کے رو سے بہت سی حدیثون کی مدلولون کے موافق وکالت کے وقت عورت سے کہے کہ تجھے متعہ مین اس شرط سے دیتا ہون کہ تو اسکی میراث نپائے گی اور نہ وہ تیری میراث لیگا اور عدہ تجھے رکھنا پڑیگا اور راتون کی تقسیم کی دائمی نکاح کیطرح طالب نہو سکے گی اور اس سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اولاد بہم کرنے کی بھی توقع نرکھنا اتنی مدت کو اتنی مہر پر اور اسیطرح پر صیغہ ہے زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِي
زَيْنَبَ مُحَمَّدًا مُتْعَةً شَهْرًا كَذَا بِكَذَا يَوْمًا إِنْ فَضَّى نِكَاحًا غَيْرَ سِفَاحٍ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ عَلَى أَنْ
لَا تَرِثَهُ وَلَا يَرِثُهَا وَعَلَى أَنْ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهُ أَنْ يَعْزِلَ اور مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ عَلَى الشُّرُوطِ
الْمَذْكُورَةِ تو بہتر ہوگا اور اگر طرفین خود صیغہ کہیں تو عورت کہے زَوَّجْتُكَ نَفْسِي مُتْعَةً۔ اور
غائب کی ضمیریں متکلم کے صیغے سے کہیں اور باقی شقیں ظاہر ہیں مجلسی علیہ الرحمہ کا کلام
ہوچکا اور متعہ کے نکاح کا محل بس شرط ہے کہ عورت مسلمان ہو یا اہل کتاب ہو جیسے یہودیہ
اور نصرانیہ اور مجوسیہ دو روایتوں کی مشہور روایت پر ہے اور انہیں شراب پینے سے
اور حرام فعل کرنے سے منع کرے مگر مسلمان عورت کو مسلمان مرد کے سوا متعہ کرنا جائز نہیں
اور بت پرست عورت سے اور ناصبہ اہلبیت یعنے کھلی کھلی عداوت رکھنے والی سے متعہ جائز
نہیں جیسے خارجی ہیں اور نصب کے معنے بیان ہوچکے ہیں اور کسی کی لونڈی سے متعہ آزاد عورت سے
عقد نکاح رکھنے پر جائز نہیں مگر جب آزاد منکوحہ عورت لونڈی سے متعہ کرنے کی اجازت دیدے
تو صحیح ہے اور اگر یہ کام کرلیگا تو عقد متعہ باطل ہو جائیگا اور اسیطرح ایک عورت کے عقد میں
ہوتے ہوئے اسکے بھائی اور بہن کی بیٹی سے عقد متعہ کرنا جائز نہیں مگر جب کہ وہ منکوحہ اجازت
دیدے اور اگر ایسا کریگا تو یہ عقد متعہ باطل ہو جائے گا اور متعہ کی عورت کا مومنہ ہونا اور
عصمت دار ہونا سنت ہے اور سنت ہے کہ اُس سے حال پوچھے ایسی حالت میں کہ وہ شوہر کے رکھنے
سے یا دوسرے کے عدے سے نہ نکلنے سے متہم ہو اور حال کا پوچھنا متعہ کی صحت کی شرط نہیں ہے اور زناکار
عورت سے متعہ کرنا مکروہ ہے اور اگر متعہ کرے تو اُسے حرامکاری سے روکتا رہے اور یہ منع کرنا
متعہ کی صحت کی کچھ شرط نہیں ہے اور بن باپ کی کواری عورت سے متعہ کرنا مکروہ ہے اور
اگر متعہ کرے تو اسکا ازالۂ بکر نہ کرے اور ازالۂ بکر حرام نہیں۔ تین فرعی مسئلے پہلا مسئلہ اگر کوئی مشرک
کافر مسلمان ہو اور اسکے پاس کوئی کتابیہ عورت عقد متعہ سے ہو تو اسکا عقد ثابت رہیگا اسیطرح
حکم ہے اگر وہ بہت سی عورتیں متعہ میں رکھتا ہو اور اگر پہلے وہی عورت مسلمان ہو جائے تو
اسکے عقد نکاح کا ثبوت عدے کے گزرنے پر رکا رہےگا یعنے اگر عدے کے گزرنے سے پہلے
اُس کا شوہر مسلمان ہو جائیگا تو اسکا وہی شوہر اولی ہے جب تک مدت متعہ کی باقی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اگر اُسکے مسلمان ہونے سے پہلے مدت گزر جائیگی تو وہ اُسکے عقد سے باہر ہو جائیگی اور اُسکا کچھ زور اُسپر نہ رہیگا دوسرا مسئلہ اگر کسی مشرک کے متعہ مین کوئی کافرہ غیر کتابیہ عورت ہو پھر اُن جورو خاوندوں مین سے ہمبستری کے بعد کوئی مسلمان ہو جائے تو متعہ کے نکاح کا فسخ عدہ گزرنے تک رُکا رہیگا اور وہ عورت مدت کے گزرنے پر یا عدہ کے نکلنے پر اُس سے جدا ہو جائیگی بشن جوان دو باتون مین سے دوسرے کے اسلام سے پہلے حاصل ہو جائیگی اُسی سے وہ نکاح فسخ ہو جائے گا — تیسرا مسئلہ اگر کوئی مشرک مسلمان ہو اور اُسکے دو جورو ئین ہون ایک آزاد اور دوسری لونڈی تو آزاد عورت کا نکاح ثابت ہو جائیگا اور لونڈی کے نکاح کا ثبوت اُس آزاد عورت کی رضامندی پر ہے لیکن مہر تو خاص عقد متعہ مین شرط ہے اور دائمی نکاح مین مہر کا ذکر عقد مین نکاح کی صحت کی شرط نہین ہے بلکہ بے مہر کے ذکر کے بھی دائمی نکاح درست ہو جائے گا اور متعہ مین بے مہر کے ذکر کے عقد متحقق نہوگا اور مہر مین شرط ہے کہ ناکح کا مملوک ہو اور اُسکی مقدار ناپ یا تول سے یا دیکھنے سے یا اُسکی صفت کے ذکر کرنے سے معلوم ہو اور اُسکی مقدار وہی ہے جسپر طرفین راضی ہو جائین خواہ کم ہو یا زیادہ ہو گو ایک مٹھی گیہون ہون اور مہر کی ادا عقد کے ہوتے ہی لازم ہو جاتی ہے اور اگر ممتوعہ عورت کو ہمبستری سے پہلے پوری مدت یا تھوڑی سی بخشدے تو آدھا مہر دینا لازم ہو جائیگا اور اگر ہمبستر ہو تو پورا مہر مدت پوری کرنے کی شرط سے مستقر ہو جائیگا اور اگر کچھ مدت مین خلال کرے تو ناکح کو پہونچتا ہے کہ اُسکے حصے بھر کا مہر مین سے کاٹ لے اور اگر ظاہر ہو جائے کہ عقد متعہ فاسد ہوا ہے اسطور سے کہ اُس عورت کے کوئی شوہر یا ناکح کی منکوحہ کی بہن ہے یا ان ہے اور جو اسیطرح فسخ کے موجب ہین اور اُس سے ہمبستر نہوا ہو تو کچھ مہر نہین ہے اور اگر لیچکی ہے تو ناکح کو اُسکا پھیر لینا پہونچتا ہے اور اگر ہمبستر ہونے کے بعد ظاہر ہو تو جسقدر وہ عورت لیچکی ہے وہ اُسکا ہے اور جتنا باقی ہے اُسکا اُس عورت کو دینا واجب نہین اور اگر کہا جائے کہ وہ عورت اگر نسب سے یا نکاح کی حرمت سے جاہل ہے اور ہمبستری ہو چکی ہے تو مہر جو لیا ہے وہ اُسی کا ہے اور اگر جانتی ہے تو زانیہ ہے اور زانیہ کا مہر نہین ہوتا ہے تو جو اُسنے پایا ہے پھیر لینا چاہیے تو یہ قول خوب ہوگا اور مدت متعہ مین شرط ہے اور اگر مدت کا ذکر نکریگا تو عقد دائمی ہو جائیگا اور مدت کا معین کرنا عورت مرد پر موقوف ہے مثل سال مہینے دن کے اور مدت کا معین ہونا لازم ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ زیادتی کمی سے محفوظ رہے اور اگر دن میں سے کچھ پر حصر کرے تو بھی جائز ہے اس شرط سے کہ اُسے
ایک ایسی انتہا سے مقترن کرے جو معلوم ہو جیسے آفتاب کا زوال اور غروب ہے اور جائز ہے کہ
ایسے مہینے کو معین کرے جو عقد کے زمانے سے متصل ہو یا متاخر ہو اور اگر مدت مطلق ہو اور
اتصال اور عدم اتصال سے مقترن نہو تو یہ عقد بھی اتصال کو مقتضی ہے پھر اگر چھوڑے رہے
اُس عورت کو عقد کے بعد اُسوقت تک کہ معین زمانہ گزر جائے تو وہ عورت اُسکے عقد سے باہر
ہو جائیگی اور مہر شوہر پر ثابت ہو جائیگا اور ایکبار یا دوبارہ ہمبستر ہونے کو کہے اور زمانے سے مقید
نہ کرے تو یہ متعہ صحیح نہیں ہے اور دائمی عقد ہو جائیگا اور اسمین ایک روایت ہے جو جواز پر دلالت
کرتی ہے اور اس امر پر کہ ہمبستری واقع کرنے کے بعد اُس عورت کے منھ پر نظر کرنا جائز نہیں اور یہ
روایت ضعیف ہے اور معمول نہیں ہے اور اگر ایسے طریق سے دائمی عقد کریگا تو ہو جائیگا اور اگر ایکمرتبہ
اور دو مرتبے کی ہمبستری کو کسی معین مدت سے کہے تو نکاح متعہ صحیح ہے اور احکام متعہ کے آٹھ ہین
پہلا حکم جب عقد مین مدت اور مہر کا ذکر کردے تو عقد متعہ صحیح ہے اور اگر مہر کا ذکر نکرے اور مدت
معین کرے تو عقد متعہ باطل ہو جائیگا اور اگر مدت کا ذکر نکرے تو بھی عقد متعہ باطل ہو جائے گا
اور دائمی عقد نکاح منعقد ہو جائیگا دوسرا حکم جو شرط کہ عقد متعہ مین مشروط ہو تو ضرور ہے کہ ایجاب
اور قبول کے نزدیک ہو اور اگر عقد سے پہلے مذکور ہو گی تو اُسکا کچھ اعتبار نہین جبتک کہ عقد کا اعادہ
نکیا جائیگا اور اسیطرح جو شرط عقد کے بعد مذکور ہو وہ بھی اُس صورت مین لازم ہوگی کہ جب عقد
کے ساتھ مذکور ہوگی اور لازم نہین کہ عقد مین ذکر کے بعد پھر عقد ہو چکنے پر اُسکے ذکر کا اعادہ ہو اور
فقہا مین سے کسی نے کہا ہے کہ عقد کے بعد بھی اعادہ شرط ہے اور یہ قول بعید ہے تیسرا حکم جو عورت
بالغہ رشیدہ ہو اُسے اپنے نفس کو متعہ مین دینا جائز ہے یعنی اُسے جس سے چاہے متعہ کرنا جائز ہے
اور اُسکے ولی کو اُسے منع کرنا نہین پہونچتا ہے خواہ کواری ہو یا دوباجو ہو اور یہی قول اشہر ہے
چوتھا حکم عورت سے اپنے پاس رات کو یا دن کو آنے کی اگر شرط کرے یا ایکبار یا دوبار معین زمانے
مین ہمبستری کی شرط کرے تو جائز ہے پانچوان حکم ممتوعہ عورت سے منی کا عزل کرنا جائز ہے اور
اُس عورت کی اجازت پر موقوف نہین ہے اور عزل منی کرنے پر بھی وہ عورت لڑکا جنے تو اُسی شوہر
سے وہ لڑکا ملحق ہوگا اِسلیے کہ احتمال ہے کہ منی چلی گئی ہو اور مرد کو خبر نہوئی ہو اور اگر اُس لڑکے کی نفی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کریگا کہ مجسے نہین ہے تو وہ لڑکا ظاہر کے موافق اُس سے منفی ہو جائے گا اور لعان کی احتیاج نہین برخلاف دائمی منکوحہ عورت کے کہ اُسمین لڑکے کا منفی ہونا بے لعان کے ہو نسکیگا لیکن محض عزل منی سے یا تہمت سے لڑکے کی نفی جائز نہین بلکہ لڑکے کے منفی ہونے کا علم ضرور ہے اور نہین تو عند اللہ مواخذہ ہوگا چھٹا حکم متوعہ عورت پر طلاق واقع نہین ہوتی ہے وہ عقد متعہ کی مدت گزر جانے سے جدا ہوتی ہے اور اس عورت پر ایلا اور لعان بنابر اظہر کے واقع نہین ہوتا ہے اور ایلا اور لعان کے معنے بعد اسکے اپنے اپنے مقام مین بیان ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ اور ظہار کے واقع ہونے مین تردد ہے اظہر یہی ہے کہ واقع ہو جاتا ہے ساتوان حکم زوجہ اور شوہر مین اس عقد سے میراث ثابت نہین ہوتی ہے خواہ میراث کے سقوط کو شرط کرلین یا کرین اور اگر عقد متعہ مین توارث شرط کرلین یا ان دونون مین سے ایک دوسرے کی میراث پانے کی شرط کرلے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ شرط پر عمل لازم ہو جائے گا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ لازم نہوگا اسلیے کہ میراث نہین ملتی ہے مگر شرع کے حکم سے پھر آپس مین میراث کی شرط کرلینا یا دونون مین سے ایک کا شرط کرنا غیر کے لیے میراث کی شرط کرلینے کے منزلے مین ہے اور پہلا قول کہ اشتراط کی صورت مین لازم ہوتی ہے اشہر ہے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اشتراط کی صورت مین شرط اور عقد دونون باطل ہو جائینگے آٹھوان حکم جب ہمبستری کے بعد متعہ کی مدت گزر جائے تو اُس عورت کا عدہ دو حیض ہین اور ایک روایت مین ایک حیض واقع ہوا ہے اور اس روایت پر عمل نہین ہوا ہے اور اگر متوعہ عورت کو حیض نہ آیا ہو اور یاس کے سن کو بھی نہ پہونچی ہو تو اُسکے عدے کا زمانہ متعہ سے پینتالیس دن ہین اور شوہر کی وفات کے عدے کے دن چار مہینے دس دن دائمی عقد کے موافق ہین گو ہمبستری بھی نہوئی ہو جس صورت مین کہ حمل نہ رکھتی ہو اور اگر حمل ہو تو شوہر کی وفات کے عدے کو وضع حمل مین اور وفات کے عدے مین جسکی مدت زیادہ ہو وہی اُسکے عدے کی مدت ہے یعنی اگر چار مہینے دس دن مین وضع حمل ہونے کو ہو تو وہی عدہ ہے اور اگر اس سے کم مین وضع حمل ملا تو عدہ وفات کی مقدار پوری کرے اور یہی زیادہ صحیح ہے اور اگر متوعہ کسی کی لونڈی ہو تو اُسکا عدہ آزاد عورت کے عدے کا آدھا ہے یعنی دو مہینے پانچ دن ہین اگر وہ لونڈی حاملہ ہو تو اُسکا عدہ وہ مدت ہے جو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وضع حمل اور عدہ وفات مین زیادہ ہے اِس طریق سے کہ اگر دو مہینے پانچ دن سے کم مین وضع حمل ہو تو عدے کی مدت لینا چاہیے اور اگر دو مہینے پانچ دن کے بعد وضع حمل ہو تو وضع حمل اسکا عدہ ہے
تیسری قسم لونڈیون کے نکاح مین ہے اور نکاح یہان ہمبستری کے معنون مین ہے اور یہ یا ملک سے ہوتی ہے یا عقد سے ہوتی ہے اور عقد دو قسم کا ہوتا ہے ایک دائمی دوسرا منقطع اور ان دونون کے بہت سے احکام گزر چکے ہین اور اُنھین حکمون سے ملحق یہان کئی مسئلے بیان ہوتے ہین پہلا مسئلہ لونڈی غلام کو بے اجازت مالک کے اپنا نکاح کرنا جائز نہین پھر اگر ان مین سے کوئی مالک کی بے اجازت اپنا عقد کریگا تو وہ عقد مالک کی اجازت پر موقوف رہیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مالک کی اجازت مثل تازہ عقد کے ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ عقد باطل ہے اور عقد کے بعد اجازت لونڈی اور غلام دونون کے عقدون مین لغو ہے اور اِس مسئلے مین چوتھا قول بھی ہے اور اُسکا مفاد غلام کے عقد سے اجازت کا مختص ہونا ہے نہ لونڈی کے عقد سے اور پہلا قول اظہر ہے اور اگر مالک کی اجازت سے عقد کرین تو وہ صحیح ہے اور آقا کے ذمے مملوک کا اور اُسکی جورو کا روٹی کپڑا ہے اور آقا کا مال لونڈی کا مہر ہے اور یہی حکم ہے اگر دونون جورو خاوند ایک ہی مالک کے مملوک یا کئی مالکون کے مملوک ہون اور بعضے اجازت دین تو اُنکا عقد نکاح بے اُن سب مالکون کی اجازت کے یا عقد کے بعد بے اُنکی رضامندی کے نافذ ہوگا اور یہی قول اشبہ ہے۔
دوسرا مسئلہ جب مان باپ دونون مملوک ہونگے تو اُنسے جو لڑکا پیدا ہوگا وہ بھی مملوک ہوگا پھر اگر مان باپ دونون ایک ہی مالک کے مملوک ہونگے تو بچہ بھی اُسی کی ملک ہوگا اور اگر دو مالکون کے مملوک ہونگے تو بچہ بھی اُن دونون کے درمیان آدھا آدھا مشترک رہیگا اور اگر دونون مالک آپسمین عقد نکاح مین شرط کرلین کہ بچے مین ایک مالک دوسرے مالک کے حصے سے زیادہ حصہ لیگا اور دوسرا کم لیگا تو یہ شرط بھی لازم ہوجائے گی اور اگر جورو خاوند دونون مین سے ایک بھی آزاد ہوگا تو جو لڑکا اُنسے پیدا ہوگا وہ آزاد سے ملحق ہوگا اور بندے سے ملحق نہوگا خواہ باپ آزاد ہو یا مان آزاد ہو مگر جب آقا نے شرط کرلی ہوگی کہ بچہ بھی مملوک ہوگا اور یہ شرط مشہور قول پر لازم ہوجائیگی مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ شرط صحیح نہین اور جو عقد کہ اس شرط پر شامل ہو وہ بھی صحیح نہوگا تیسرا مسئلہ جب کوئی آزاد مرد کسی لونڈی سے بے اسکے مالک کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اجازتکے تزویج کرے اور اُسکی رضامندی کے پہلے اس کام کی حرمت کو جان بوجھکر اُس لونڈی سے ہمبستری کرے تو وہ مرد زناکار ہوگا اور اُسپر حد زنا کی ہے اور اگر وہ لونڈی اس کام کی حرمت کو جانتی ہو اور زنا کی اطاعت کرے تو اُس لونڈی کا کچھ مہر نہین اور اگر اُس زنا سے کوئی بچہ پیدا ہو تو وہ بچہ بھی لونڈی کے مالک کا مملوک ہے اور اگر شوہر اس کام کی حرمت کو نجانتا ہو یا شبہے مین ہمبستر ہو گیا ہو تو اُس لونڈی کا مہر دیدینا واجب ہے اور جو بچہ کہ اُس سے پیدا ہوگا وہ بھی آزاد ہوگا مگر باپ پر لازم ہے کہ پیدایش کے دن کی اُنکتی ہوئی قیمت اُس بچے کی اُس لونڈی کے مالک کو دیدے جسوقت مین وہ بچہ جیتا پیدا ہوا ہو اسلیے کہ اُسکی مالک کی پیداوار ہے اور جبکہ ہمبستری کرنیوالا آزاد ہے اور شبہے سے ہمبستر ہوا ہے تو بچہ بھی آزاد ہوگا اور لونڈی کے مالک کی ملک مین نجائیگا بس جو نقصان کہ شوہر کی طرف سے مالک پر آپڑا ہے تو اُسکا تاوان بھر دیگا اور یہی حکم ہے اگر لونڈی سے عقد اُسکے آزاد ہونیکے ادعا سے کرے اور اُس سے ہمبستر ہو تو اُسکا مہر دیدے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ لونڈی کے دسوین حصے کی قیمت دیدے اگر وہ لونڈی باکرہ ہے اور اگر ثیبہ یعنی کواری نہین ہے تو اُسکے بیسوین حصے کی قیمت دے اور یہ روایت مین وارد ہوا ہے اور اگر اُس لونڈی کو مہر دیدیا ہو تو جو کچھ اُس مہر مین باقی رہا ہو وہ اُس سے پھیرلے اور جو اولاد کہ اُس لونڈی سے پیدا ہوگی وہ اُسکے آقا کی مملوک ہے اور شوہر پر اُن بچون کی قیمت پیدایش کے وقت کی اُس لونڈی کے مالک کو دینا واجب ہے اور اُس اولاد کا آزاد کرنا واجب ہے اور لونڈی کے مالک کو اُن بچون کا اُسے دیدینا لازم ہے اور اگر شوہر پاس کچھ مال نہو تو کوشش کرکے پیدا کرکے دیدے اور اگر وہ کوشش نکرے تو آیا امام علیہ السلام پر واجب ہے کہ بیت المال سے دیکر اُن بچون کو آزاد فرمائین بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان واجب ہے ایک روایت کی نظر سے جو اسمین وارد ہوئی ہے اور اُس روایت مین ایکطرح کا ضعف ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ واجب نہین اسلیے کہ بچون کی قیمت باپ پر واجب ہے کیونکہ وہی مالک مین اور اُسکی ملک کی پیداوار مین حایل ہو گیا ہے اور جب امام علیہ السلام کو اس قیمت کی ادا کے وجوب کے قایل ہون بس حضرت کس مال مین سے دیکر اُن کی رہائی فرمائینگے بعضے فقہا کہتے ہین کہ رقاب کے حصے مین سے یعنی اُن غلامون کے حصے مین سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرحمت فرمائینگے جو تحت شدت ہین اور بعضے مطلق مالین سے کہتے ہین یعنی خواہ حصہ رقاب ہو یا غیر رقاب ہو چوتھا مسئلہ جب مالک اپنے غلام کی اپنی لونڈی سے تزویج کرے آیا مالک پر اپنے مال مین سے کچھ اُس لونڈی کو دینا واجب ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ واجب ہے اور استحباب اشبہ ہے اور اگر مالک مرجائے تو وارثون کو اُس عقد کے نافذ رکھنے مین اور فسخ کرنے مین اختیار ہے اور لونڈی کو کچھ اختیار نہین پانچوان مسئلہ اگر کوئی غلام کسی آزاد عورت سے نکاح کرے اور وہ عورت جانتی ہو کہ اُس غلام کے مالک نے نکاح کی اجازت نہین دی ہے تو اُسے مہر اور روٹی کپڑے کا مطالبہ نہین پہونچتا ہے اور جو اولاد کہ پیدا ہوگی وہ اُس غلام کے مالک کی مملوک ہوگی اور اگر وہ عورت مالک کے اجازت نہ دینے یا بے مالک کے اذن نکاح کے حرام ہونے کو نجانتی ہو تو ساری اولاد آزاد ہوگی اور اُس عورت پر اولاد کی قیمت مالک کو دینا لازم نہین اور اگر وہ غلام ہمبستر ہوا ہے تو اُس عورت کا مہر اُسکے ذمے واجب و لازم ہے جب آزاد ہو تو کما بھرے چھٹا مسئلہ جب کوئی بندہ اپنے مالک کے سوا اور کسی کی لونڈی سے نکاح کرے پھر اگر دونون مالک اجازت دیدین تو اُنکا بچہ دونون مین مشترک رہیگا اور یہی حکم ہے اگر اجازت بھی ندین اور اگر ایک مالک اجازت دے تو بچہ اُسی شخص کا ہے جس مالک نے اجازت نہین دی ہے اور اگر کسی کی لونڈی سے کسی کا غلام زنا کرے تو بچہ لونڈی کے مالک کا مال ہے ساتوان مسئلہ اگر دو مالکون مین کی مشترک لونڈی سے تزویج کرے اور اسکے بعد ایک شریک کے حصے کو مول لیلے تو عقد نکاح باطل ہو جائے گا اور شوہر پر اُس زوجہ سے ہمبستر ہونا حرام ہوگا اور اگر دوسرا شریک شوہر کے ایک حصے کو مول لینے کے بعد اُسکے عقد کو اپنے حصے مین جاری کردے تو بھی عقد صحیح نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُس عورت سے ہمبستر ہونا اُسی عقد سے اور اجرا سے جائز ہے اور یہ قول ضعیف ہے اور اگر تحلیل کرے لونڈی مین کا دوسرا شریک اپنے حصے مین تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ شوہر پر حلال ہو جائے گی اور یہ قول مروی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اِس تحلیل سے حلال نہین ہونے کی اِسلیے کہ ہمبستری کی استباحت کے سبب مین تبعیض لازم آتی ہے یعنی آدھی مین ملکیت سے اور آدھی مین استحلال سے اباحت لازم آتی ہے اور یہ جائز نہین اور یہی حکم ہے اگر شوہر آدھی جورو کا مالک ہو جائے اور آدھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آزاد ہے تو اُس سے ملک سے دائمی عقد سے ہمبستری جائز نہین اور اگر اُس لونڈی کو وقت پر اسطرح بانٹے کہ اس سے کہے کہ ایک دن تیرا میری خدمت کا ہے اور ایکدن تیرا تیری آدھی آزادی کے مقابلے مین ہے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُس لونڈی سے اُسکے مختص زمانے مین شوہر کو متعہ کرنا جائز ہے اور اِسیطرح پر روایت مین بھی وارد ہوا ہے اور اِس مین بھی اُسی سبب سے جو بیان ہو چکا ہے تردد ہے یعنی ہمبستری کی استباحت کے سبب مین تبعیض لازم آتی ہے۔ لونڈیون کے لواحق مین سے اُنکے نکاح کے بعد کے طاری امرون مین کلام ہے اور یہ تین امر عتق یعنی آزادی اور بیع اور طلاق ہین پہلا عتق یعنی آزادی ہے جب کوئی لونڈی آزاد ہو تو اُسے پچھلے نکاح کا آزاد ہونے پر توڑ ڈالنا جائز ہے خواہ آزاد مرد کے نکاح مین ہو یا غلام کے نکاح مین ہو اور علماء مین سے ایک عالم نے آزاد اور غلام مین فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ آزادی غلام کے نکاح کو فسخ کر سکتی ہے آزاد کے نکاح کو فسخ نہین کر سکتی ہے اور یہی اشبہ ہے اور فسخ کا اختیار فوری ہے اور اگر شوہر کہ بندہ ہو آزاد ہو جائے تو اُسے اور اُسکے مالک کو اور اُسکی جورو کو نکاح کے فسخ مین کچھ اختیار نہین خواہ جورو آزاد ہو یا لونڈی ہو اِسلیے کہ وہ عورت اُسکے غلام ہونے کے حال مین راضی ہو چکی ہے اور اب تو وہ آزاد ہوا ہے تو اولیٰ طریق سے اُسکی جورو رہیگی اور اگر کوئی اپنے غلام کی تزویج اپنی لونڈی سے کرے اور اُسکے بعد اُسی لونڈی کو آزاد کردے یا لونڈی غلام دونون کو ایک ہی دفعہ آزاد کرے تو اُس لونڈی کو اُس نکاح کے باقی رکھنے اور فسخ کرنے مین اختیار ہے اور اگر جورو خاوند دو مالکون کی ملک ہون اور ایک ہی دفعہ آزاد ہون تو بھی لونڈی کو اپنے نکاح کے باقی رکھنے مین اور فسخ کرنے مین اختیار ہے اور اگر کوئی اپنی لونڈی کو آزاد کرے اور تزویج کرے اور اُسی آزادی کو اُسکا مہر قرار دے تو اُس عورت پر نکاح ثابت ہو جائیگا اِس شرط سے کہ عقد کا لفظ عتق یعنی آزادی پر مقدم کرے یعنی اِس طریق سے کہے کہ تجھسے مین نے نکاح کیا اور تجھے آزاد کیا اور تیری آزادی کو تیرا مہر قرار دیا اِسلیے کہ اگر عتق کو مقدم کریگا تو اُسکے بعد وہ عورت تزویج کے قبول مین اور رد کرنے مین اختیار ہو جائیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ نکاح اور تزویج کے لفظ کی تقدیم شرط نہین اسلیے کہ متصل کلام ایک کلام کا حکم رکھتا ہے پھر آزادی اور تزویج دونون کی دونون ایک ہی کلام سے متحقق ہو جائین گی اور الفاظ کی تقدیم تاخیر سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کچھ فرق اور تفاوت نہین ہوتا ہے اور یہی قول خوب ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ پہلے عتق یعنے آزادی کا لفظ کہنا شرط ہے اِسلیے کہ شرمگاہ اُس عورت کی اُسکے مالک پر مباح ہے بس اُسے ملکیت کے ہوتے عقد مباح نہین کرسکتا ہے اور پہلا قول مشہور زیادہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ عقد نکاح سے مرد کی غایت شرمگاہ کی اباحت ہوتی ہے بس اِس عقد سے کوئی اور فائدہ اباحت کے سوا نہو تو تحصیل حاصل لازم آتی ہے اور فعل عبث کا لزوم ہوتا ہے اور یہ شارع علیہ السلام اور اصل مکلف یعنی حکیم علی الاطلاق سے بعید ہے پھر ضرور ہے کہ آزادی مقدم ہو کہ وہ بھی کار خیر ہے پھر عقد ہو کہ ہم خرما و ہم ثواب ہے بس یہ سوجہ ٹھہرا اور دوسرے عقد اور ملکیت ایک جگہ جمع نہین ہوتی ہین جیسا کہ گزر چکا پھر جبتک ملکیت کا ازالہ نہوگا عقد متحقق نہوگا تو فعل باطل ٹھہرا۔ اور جو لونڈی اپنے مالک سے بیٹا جنے اور صاحب ولد ہو تو مالک کے مرنے کے بعد وہ لونڈی اپنے اُسی بیٹے کے حصے مین آزاد ہو جائے گی اور اگر اُسکے اُس بیٹے کا حصہ اُسکی قیمت کے موافق نہوگا تو باقی اپنی قیمت وارثون کو وہی لونڈی کما بھریگی اور اُس لونڈی کے بیٹے کو جسکے حصے سے آزاد ہوئی ہے مان کی باقی قیمت کے حاصل کرنے مین کوشش لازم نہین ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ بیٹے پر لازم ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور اگر اُس لونڈی کا بیٹا ایسے وقت مین مرجائے کہ اُسکا باپ جیتا ہو تو اُس لونڈی کا بیچنا جائز ہے اسلیے کہ وہ لونڈی پھر بندہ ہونے کی طرف پھر آتی ہے اور بیٹے کی حیات مین بھی ام ولد لونڈی کا بیچنا اُسکی قیمت ادا کرنے کے لیے اِس طریق سے جائز ہے کہ اگر مالک نے اُس لونڈی کو قرض خرید کیا ہو اور اُسکی قیمت ادا کرنے سے پہلے اُس سے لڑکا جنوایا ہو اور اُسکے بعد بایع قیمت کا تقاضا کرے اور مالک کے پاس اُس لونڈی کے سوا کچھ مال نہو تو اُسکی قیمت اُسی لونڈی کو بیچکر ادا کردیگا گو اُم ولد بھی یعنی بیٹے کی مان ہو اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اگر مالک مرجائے اور اُسکا قرض اُسکے ترکے سے بڑھکر ہو تو اُس لونڈی کو اُسکے مالک کے قرضہ ادا کرنے کے لیے بیچڈالنا جائز ہے گو اُسکی قیمت بھی پہلے ادا کرچکا ہو اور اگر اُس لونڈی کی قیمت قرض ہو اور مالک نے ادا کی ہو اور اُسے آزاد کردے اور اُسکی آزادی کو اُسکا مہر قرار دے اور پھر اُس سے لڑکا جنوائے اور مفلس ہو جائے اور مرجائے اور بیچنے والا قیمت کا مطالبہ کرے تو اُس لونڈی کو اُسکی قیمت ادا کرنیکے لیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیچ ڈالین گے اور آیا وہ لڑکا جو لونڈی سے نکاح کے بعد پیدا ہوا تھا بندہ بیچنے پر عود کریگا یا نہ بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہشام ابن سالم والی روایت کے موافق بندہ ہونے پر پھر آئے گا اور اشبہ یہی ہے کہ اُس لونڈی کا نکاح باطل نہوگا اور لڑکا بھی غلام نہوگا اسلیے کہ اُسمین اور اُسکی ماں مین آزادی ثابت ہوچکی ہے اور لیکن بیع تو جب مالک اپنی لونڈی کو بیچ ڈالیگا تو یہ بیچنا طلاق کا حکم رکھتا ہے اور خریدار کو اختیار ہے خواہ اُسکے نکاح کو جاری رہنے دے یا فسخ کرڈالے اور یہ خیار فوری ہے جبکہ خریدار کو معلوم ہو کہ یہ لونڈی نکاح مین ہے اور اُس نکاح کا فسخ نکرے تو نکاح لازم ہوجائیگا اور یہی حکم غلام کا ہے جبکہ اُسکے عقد مین کوئی لونڈی ہے اور اگر غلام کے عقد مین کوئی آزاد عورت ہو اور اُسکے بعد غلام کو بیچ ڈالین تو ضعیف روایت مین وارد ہوا ہے کہ خریدار کو نکاح کے باقی رکھنے مین اور توڑ ڈالنے مین اختیار ہے اور اگر دونون خاوند جورو ایک مالک کے بندے ہون اور مالک اُنکو دو خریدارون کے ہاتھ بیچے تو اُن دونون خریدارون مین سے ہر ایک کو نکاح کے بحال رکھنے اور توڑ ڈالنے کا اختیار ہے اور اسی طرح اگر ایک خریدار اُن دونون لونڈی غلام کو خرید کرے تو بھی خریدار کو اُنکے نکاح کے توڑنے اور بحال رکھنے کا اختیار ہے اور اسیطرحسے اگر ان دونون مین سے ایک کو بیچ ڈالے اور ایک کو اپنی بندگی مین رہنے دے تو اس صورت مین نکاح کے توڑ ڈالنے کا بیچنے والے اور مول لینے والے دونونکو اختیار ہے اور ان دونون کا عقد نکاح ثابت نہین رہنے کا مگر انھین کی رضامندی سے ثابت رہیگا اور اگر ان دونون کے اولاد پیدا ہوگی تو وہ ماں باپ کے مالکون مین مشترک ہوگی تین مسئلے

پہلا مسئلہ جب کوئی اپنی لونڈی کا نکاح کریگا تو اُسکا مالک اُس لونڈی کے مہر کا بھی مالک ہوگا اسلیے کہ اُس مالک کی ملکیت مین اُس لونڈی کا مہر ثابت ہوا ہے اور اگر اُس لونڈی کو مالک شوہر کے ہمبستر ہونیسے پہلے بیچ ڈالے گا تو مہر جاتا رہیگا اسلیے کہ عقد نکاح جسکے سبب سے مہر ثابت ہوا تھا وہی فسخ ہوگیا پھر اگر دوسرا مالک یعنی خریدار اُس عقد کو بحال رکھے تو وہ مہر اُسی خریدار کا ہے اسلیے کہ اُسکی اجازت دینا نئے عقد کے منزلہ مین ہے اور اگر مالک نکاح کی ہوئی لونڈیکو اُسکے شوہر کی ہمبستری کے بعد بیچ ڈالے تو مہر اُسی مالک کا ہے خواہ دوسرا مالک یعنی خریدار اُس عقد کو بحال رکھے یا توڑ ڈالے اسلیے کہ یہ مہر اُسکی ملکیت مین ہونیکے وقت قرار پاچکا ہے اور اس مسئلے مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مختلف قول ہین اور محصل اور مدلل وہی ہے کہ جسے ہم بیان کر چکے ہین دوسرا مسئلہ اگر مالک اپنے غلام کا نکاح کسی آزاد عورت سے کرے اور اُسکے بعد اُس غلام کو اُسکی زوجہ سے ہمبستری کرنے کے پہلے بیچ ڈالے تو خریدار کو اُس نکاح کا فسخ کرنا پہونچتا ہے اور پہلے مالک پر فسخ کی صورت مین آدھا مہر اُس غلام کی منکوحہ کو دینا لازم ہے اور سارے مجتہدون مین سے وہ بھی شخص ہے جسنے دوسرے مالک کے فسخ کرنے کے جائز ہونے کا انکار کیا ہے اور پہلے مالک پر آدھے مہر کے ثابت ہونے کا بھی انکار کیا ہے یعنی دونون امرون کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ پورا مہر اُسکے مالک پر ہے اور آزاد عورت کا نکاح فسخ نہوگا اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب جواہر الکلام فرماتے ہین کہ فسخ اقوی ہے جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے اور اسمین ابن ادریس نے خلاف کیا ہے کہ اُنپر اُس غلام کے خریدار کا مختار ہونا عقد کے فسخ مین منکوحہ کے آزاد عورت ہونے پر ثابت نہین ہوا ہے اور اسکا ضعف پہلے معلوم ہو چکا ہے اور اُسوقت مین جب خریدار غلام کے نکاحکو فسخ کردیگا تو اُس غلام کے مالک یعنی بایع پر آدھا مہر ہمبستری سے پہلے والی طلاق سے ملحق کرنیکے سبب اس فسخ کیلیے مشہور کی بنا پر اور علی بن حمزہ کی روایت کے موافق کہ جسکے ضعف کا شہرت نے جبر نقصان کرلیا ہے لازم ہے اور اگر خریدار اُس غلام کے نکاح کو فسخ نکریگا تو پورا مہر اُس منکوحہ کا غلام کے پہلے مالک یعنی بیچنے والے پر واجب ہے مگر جس وقت کہ اسکے قائل ہون کہ بیع کی ذات اُس مالک کی طرف سے فسخ ہے پھر اگر دوسرا مالک یعنی خریدار اگر اُس عقد کو بحال رکھیگا تو دوسرا آدھا مہر اُسپر واجب ہوگا یعنی آدھا مہر پہلے مالک پر اور دوسرا نصف دوسرے مالک یعنے خریدار پر ہوگا اور اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کو بیچے اور دعویٰ کرے کہ بیع کے وقت اُس لونڈی کے پیٹ مین میرا بچہ تھا اور خریدار اِس بات کا انکار کرے تو بایع کا قول اُس سے لونڈی کو پیٹ رہنے ہونے کے دعوے مین مقبول نہین ہے اِسلیے کہ بیع کے فاسد ہو جانے کے دعوے پر مشتمل ہے کیونکہ ام ولد کا بیچنا اُن مقامون کے سوا کہ جنمین استثنا ہو گیا ہے جائز نہین اور خود پہلے بیچ چکا ہے لیکن اِس دعوے سے میراث کے حکم مین اُس سے ملحق ہو جائیگا اور خریدار کی ملکیت سے خارج نہ ہوگا اِسلیے کہ عقلا کا اقرار اپنے ضرر امرون مین مسموع ہے اور دوسرے کے ضرر مین مسموع نہین ہے اور اِس مسئلے مین تردد ہے اور لیکن تیسرا امر طلاق تو جبکہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غلام اپنے مالک کی اجازت سے کسی آزاد عورت سے نکاح کرے یا کسی کی لونڈی سے عقد کرے تو اُس غلام کے مالک کو اُسپر طلاق دینے یا نہ دینے کے لیے جبر کرنا جائز نہین اور اگر مالک اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کرے تو یہ عقد صحیح ہے اور لونڈی کی تحلیل نہین ہے اور اس صورت مین طلاق کا اختیار مالک کو ہے اور مالک کو ان دونون مین سے طلاق کے لفظ کے جدائی ڈالدینا پہونچتا ہے جیسے یہ کہے کہ مین نے تم دونون کے نکاح کو فسخ کیا یا ایک سے کہدے کہ تو دوسرے سے جدا ہو جا اور آیا یہ طلاق کے لفظ ہین بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان طلاق کے لفظ ہین پھر اگر مالک دو مرتبہ انھین لفظون کو کہے اور ان دو مرتبہ کے درمیان مین شوہر اُس عورت سے رجوع بھی کرلے تو اُسپر یہ عورت حرام ہو جائے گی یہانتک کہ دوسرا شوہر کرلے پھر اُسکے ہمبستر ہونے کے بعد اور اُسکے طلاق کے بعد عدہ پورا کرکے اُس پہلے شوہر پر وہ حلال ہو گی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ مالک کے لفظ طلاق نہین ہین فسخ ہین اور یہی اشبہ ہے اور اگر اُس لونڈی کو اُسکا شوہر ہمبستر ہونے کے بعد طلاق دے اور اسکے بعد اُس لونڈی کا مالک اُسے بیچڈالے تو وہ لونڈی اپنے عدے کو پورا کرلیگی اور آیا عدہ طلاق کے پورا کرنے کے بعد خریدار پر عدے سے زیادہ لونڈیکے ساتھ اُسکا استبرا کرنا بھی واجب ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان واجب ہے اسلیے کہ استبرا اور عدہ دو مختلف حکم ہین ایک کو دوسرے مین اسطرح داخل کرنا اس معنون سے کہ عدے کے دنون کو استبری کے حساب مین ملے لین خلاف ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ عدے کے بعد استبرا کرنا لازم نہین ہے اسلیے کہ استبرا پیٹ سے ہونے کے معلوم کرنے کے لیے ہے اور یہ امر عدے سے ثابت ہوگیا اور یہی قول بڑھکر صحیح ہوا اور لیکن ملک تو دو قسم پر ہے پہلی قسم ملک رقبہ ہے یعنی جو لونڈی کے نفس کا مالک ہو پھر مالک کو اپنی مملوکہ لونڈیون سے ہمبستری کرنا جائز ہے گو چاہے کبھی زیادہ ہون اور لونڈیون کی زیادتی کا شرع مین کوئی حصر نہین ہے اور آدمی کو لونڈیونکا اور ان لونڈیون کی ماؤن کا مالک ہونا جائز ہے لیکن جب ان دونون مین سے ایک سے ہمبستر ہوجائیگا تو اُسپر دوسری عین حرام ہو جائیگی یعنی ہمیشہ کو قیامت تک حرام ہو جائے گی اور دو لونڈیونکا جو آپس مین سگی بہنین ہین مالک ہو جانا جائز ہے اور اگر ایک سے ہمبستر ہوگا تو دوسری اُسپر جمع کے طریق سے حرام ہو جائے گی یعنی دونون سگی بہنون سے ہمبستر نہین ہو سکتا ہے اور اگر ایک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس سے ہمبستر ہو چکا ہے اپنی ملکیت سے نکال دے تو دوسری سے اُسے ہمبستر ہونا جائز ہوگا
اور آدمی کو اپنے باپ کی مدخولہ کا مالک ہونا جائز ہے جیسا کہ باپ کو اپنے بیٹے کی مدخولہ کا مالک ہونا
جائز ہے اور ہر ایک پدران دونوں باپ بیٹوں میں سے دوسرے کی مدخولہ سے ہمبستر ہونا ہمیشہ
کو حرام ہے اور مالک کو اُس لونڈی سے ہمبستر ہونا جسے خاوند کر دیا ہے جبتک حرام ہے کہ وہ
لونڈی اپنے شوہر سے جدا نہوسے اور عدے کے دن پورے نہ کرلے یعنی جبتک شوہر سے جدا
نہوگی اور عدے کے دن پورے نہ کرے گی اُسوقت تک مالک پر حرام رہیگی اور جب شوہر
سے جدا ہو جائیگی اور عدے کے دن پورے کرلے گی تو پھر مالک پر حلال ہو جائے گی اگر لونڈی
صاحب عدہ ہوگی جیسا کہ اِسکے بعد بیان ہوگا اور مالک کو اپنی لونڈی کے نکاح کا فسخ کرنا جبکہ اپنے
غلام کے سوا کسی غیر شخص سے عقد کر چکا ہو تو جائز نہیں ہے مگر یہ کہ اُس لونڈی کو بیچڈالے تو
خریدار کو اُسکے نکاح کا باقی رکھنا یا فسخ کرنا جائز ہے اور مالک کو تزویج کی ہوئی لونڈی کی ایسی چیز کا
دیکھنا جائز نہیں کہ جسکی طرف غیر مالک کو دیکھنا جائز نہیں اور مالک کو اپنی اور دوسرے میں
کی مشترک لونڈی سے ملکیت سے ہمبستر ہونا جائز نہیں ہے اور خریدار کو بے استبرا کیے لونڈی
سے ہمبستر ہونا جائز نہیں ہے اور اگر لونڈی کے شوہر ہو اور خریدار نکاح کے باقی رکھنے کی اجازت
دیدے تو اسکے بعد اُسے اُسکے نکاح کا فسخ کرنا جائز نہیں ہے اور یونہیں اگر خریدار کو معلوم ہو جائے
کہ خرید کی ہوئی لونڈی نکاح میں ہے اور مانع نہوا اور چپ ہو رہے تو بھی وہ نکاح لازم ہو جائیگا اور خریدار
پر حلال نہوگی مگر جبکہ اپنے شوہر سے جدا ہو کر عدے کو پورا کرلیگی اگر صاحب عدہ ہوگی اور اگر خریدار نکاح کے باقی
رکھنے کی اجازت نہ دے سکا اور وہ صاحب عدہ نہیں ہے تو اُس سے ہمبستری جائز ہونے کے لیے
فقط استبرا کافی ہے اور حربی کافروں کی شوہر دار عورتوں کا خرید کرنا جائز ہے اور اسی طرح
انکی لڑکیوں کا خرید کرنا جائز ہے اور اُنسے گمراہوں کی لوٹ کی ہوئی چیزوں کا خرید کرنا جائز ہے
تتمہ دو مسئلوں پر مشتمل ہے پہلا مسئلہ جو شخص تملیک کی وجہوں میں سے کسی وجہ سے
لونڈی کا مالک ہو جائے تو اُسے بے ایک حیض کے استبرا کیے ہوئے لونڈی سے ہمبستر ہونا جائز
نہیں اور اگر اُس لونڈی کو حیض آنہیں تاخیر ہوا اور اُسکی ہمسنوں کو حیض ہوتا ہو تو اُس لونڈی کا عدہ
پینتالیس دن کا ہے اور جبکہ کوئی لونڈی کا مالک اُسکے حیض کے حال میں ہو جائیگا تو استبرا اُس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لونڈی کا ساقط ہو مگر حیض کی مدت یعنی حیض کیمدت بھر غرض کے حاصل ہو جانے مین کافی ہو جائیگی اردو مترجم کہتا ہے کہ شہید ثانی علیہ الرحمہ نے شرح لمعہ مین فرمایا ہے کہ گو ایک لحظہ بھر بھی حیض کا باقی رہا ہو یعنی جب کوئی لونڈی حیض کے حال مین کسی کی ملک مین آجائے گی تو اسکے استبرا کا وجوب ساقط ہوگا اور وہی اُسکے لیے کافی ہو جائے گا گو حیض کے دنون مین سے گھڑی بھر باقی ہے کہ اسکی مالک مین آگئی تو وہ گھڑی بھر بھی کافی ہو جائے گی — اور اسیطرح اگر وہ لونڈی کسی عادل شخص کی مملوکہ ہو اور وہ کہدے کہ استبرا اسکا ہو چکا ہے تو بھی ساقط ہو جائیگا یا لونڈی کسی عورت کی مملوکہ ہو یا یاس کے سن کو پہونچگئی ہو تو ان سب صورتون مین استبرا ساقط ہو جائیگا یا لونڈی پیٹ سے ہو تو بھی استبرا نہین اور اُس سے حمل کے حال مین ہمبستر ہونا مکروہ ہے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر اس لونڈی کو حرام کا پیٹ ہے تو اُس سے ہمبستر ہونا مکروہ ہے اور اگر صحیح ہمبستری سے یا نامعلوم حال کی ہمبستری سے حاملہ ہے تو ایسی لونڈی سے وضع حمل کے وقت تک مالک کو ہمبستر ہونا جائز نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ حاملہ لونڈیسے وضع کے پہلے ہمبستر ہونا اگر اسکے ساتھ صحیح ہونا پیٹ پر چار مہینے دس دن کا زمانہ گزرنے سے مشروط ہے اور اِس سے پہلے حرام ہے دوسرا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی لونڈی کا مالک ہو اور استبرا کرنے سے پہلے اُسے آزاد کر دے تو اُس مالک کو اُس آزاد کی لونڈی سے بے استبرا کیے عقد نکاح جائز ہے مگر استبرا کر لینا بہتر ہے اور اگر مالک ہمبستر ہونے کے بعد آزاد کرے تو اُس لونڈی سے کسی اور کو بے عدہ گزرے عقد نکاح کرنا جائز نہین ہے اور اِس عدے کی مدت تین مہینے ہین اگر اس سے پہلے تین طہر کہ طلاق کا عدہ ہین وقوع مین نہ آئین اور اگر تین مہینے سے کم مین تین طہر ہو جائین تو وہی تین طہر عدہ ہین دوسری قسم ملک کی منفعت کی ملک ہے اور کلام اُسکے صیغے مین اور حکمون مین ہے اور صیغہ اسکا یہ ہے کہ لونڈی کا مالک کہے کہ مین نے تجھ پر اس لونڈی سے ہمبستر ہونا حلال کر دیا ہے یا کہے کہ مینے تیرے لیے اس لونڈی کی ہمبستری حلیت مین قرار دیدی ہے اور عاریت یعنی مانگے لینے کے لفظ سے کسی کی لونڈی سے ہمبستری مباح نہین ہوتی ہے اور اباحت کے لفظ سے حلال ہوتی ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے اظہر یہی ہے کہ جائز ہے اور اگر کہے کہ مینے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تجھے اس لونڈی کو بخشا یا تیرے لیے جائز رکھی یا مین نے تجھے اس لونڈی سے ہمبستری کا مالک کر دیا تو جو کہ فقیہون مین سے اباحت کے لفظ سے جائز رکھتا ہے اُسے اِن لفظون سے بھی جائز رکھنا لازم ہے اور جسنے کہ ہمبستری کے حلال ہونے کا حصر فقط تحلیل کے لفظ پر کیا ہے تو وہ اِن لفظون سے بھی جائز نہین جانتا ہے اور یہ تحلیل آیا عقد نکاح ہے یا منفعت کی تملیک ہے اور اسمین علما مین اختلاف ہے اور اختلاف کا منشا یہ ہے کہ عورتون کی شرمگاہین فائدے کے اُٹھانے سے بغیر مالکیت کے ممتنع ہین جیسا کہ آیۂ کریمہ کا مفہوم اِسپر دلالت کرتا ہے اور شاید کہ زیادہ حق سے قریب اخیر کا یعنی تملیک کا قول ہو اِسلیے کہ عقد مین مہر ہوا کرتا ہے اور اِسمین مہر نہین ہے اور عقد کا جاتے رہنا طلاق کا محتاج ہوتا ہے اور اِسمین سے کوئی تحلیل مین نہین ہے اور اپنے غلام پر اپنی لونڈی کی تحلیل یعنی حلال کرنے مین دو روایتین ہین ایک نہ جائز ہونے کی روایت ہے اور اِس روایت کا مؤید یہ ہے کہ تحلیل ایک طرح کی ملک ہے اور بندہ تملیک کی صلاحیت سے دُور ہے اور دوسری روایت جائز ہونے کی اُسوقت مین ہے کہ جب موطوئہ یعنی مدخولہ کو معین کر دے اور اِسکا مؤید یہ قول ہے کہ تحلیل منفعت کے مباح کرنے کی ایک قسم ہے اور مملوک منفعت کی اباحت کی صلاحیت رکھتا ہے اور اخیر والا قول اشبہ ہے اور مالک کو اپنی مدبرہ لونڈی کی یعنی جسکے آزاد کر دینے کی اپنے مرنے کے بعد وصیت کی ہے تحلیل جائز ہے اور اِسیطرح مالک کو اپنی ام ولد کی تحلیل جائز ہے اور اگر کوئی شخص لونڈی کے کسی حصے کا مثل آدھے یا تہائی کے مالک ہو اور باقی وہ لونڈی آزاد ہو پھر وہ لونڈی اپنے نفس کو اپنے مالک پر حلال کرے تو وہ لونڈی مالک پر حلال نہوگی اور اگر وہ لونڈی مشترک ہو اور ایک شریک دوسرے شریک پر اُسے حلال کر دے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ لونڈی اُسپر حلال ہو جائے گی اور اِسمین اور اِس سے پہلی صورت مین فرق یہ ہے کہ مالک کی تحلیل شرع مین جائز ہے اور عورت کو اپنے نفس کا کسی پر حلال کرنا شرع مین مجوز نہین ہے اور احکام مین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ محلل لہ یعنی جسکے لیے مالک نے تحلیل کی ہے اُسی چیز پر اکتفا کرے کہ جسپر مالک کا لفظ شامل ہے اور اُسپر اکتفا کرے کہ جسکے داخل ہونے کا مالک کی عبارت مین حال گواہی دیتا ہے پھر اگر مالک اُسپر اپنی لونڈی کے چومنے کو حلال کرے تو چومنے ہی پر اکتفا کریگا اور اِسیطرح چھونا یعنی مساس حلال کرے تو اُس سے ہمبستر ہونا مباح نہوگا اور اگر اُسپر ہمبستر ہونا حلال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کریگا تو اُسپر اُس لونڈی کی ہمبستری سے چھوٹی اور منفعتیں بھی حلال ہو جائینگی اور اگر مالک محض خدمت کو حلال کرے تو اُس سے ہمبستر ہونا جائز نہین اور اسیطرح اگر ہمبستری کو حلال کرے تو خدمت حلال نہوگی اور اگر کوئی کسی اَور کی لونڈی سے بے مالک کی اجازت ہمبستری کریگا تو گنہگار ہوگا اور اُسے لازم ہے کہ بضع کی منفعت کا عوض مالک کو دے مترجم کہتے ہین کہ بضع یعنی عورت کی شرمگاہ کی منفعت اکثر فقہا کے قول پر مہر مثل ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر وہ لونڈی باکرہ ہو تو اُس لونڈی کی قیمت کا دسوان حصہ بکارت کے تفاوت کے ساتھ یعنے وہ تفاوت جو بکارت کے جلتے رہنے سے اُس لونڈی کی قیمت مین پڑگیا ہے اُس لونڈی کے مالک کو دیدے اور اگر وہ لونڈی باکرہ نہو تو اُسکی قیمت کا بیسوان حصہ دے انصورتمین جب لونڈی زنا پر راضی نہو گئی ہو یا اُسکی حرمتکو نجانتی ہو کیونکہ اگر حرمتکو جانکر مطاوعت کریگی تو زانیہ ہے اور زانیہ کے لیے کوئی مہر نہین ہے اور وہ بچہ جو ایسی ہمبستری سے پیدا ہوگا وہ اُس لونڈی یعنی اپنی مان کے مالک کا مملوک ہوگا یعنی جس صورت مین ہمبستری کرنیوالا اُسکی حرمت کو جانتا ہوگا اور اگر حرمت کو نجانتا ہوگا تو لڑکا آزاد ہوگا اور اُس مرد پر اُس لڑکے کی پیدایش کے دن کی قیمت اُس لونڈی کے مالک کو دیدینا لازم ہوگی دوسرا مسئلہ محللہ لونڈی کا بچہ اگر اباحت کے لفظ کے ساتھ بچکی آزادی کی شرط کی ہوگی تو آزاد ہوگا اور اُسکے باپ پر لونڈی کے مالک کو اُسکی پیدایش کے دن کی قیمت دینا بھی واجب نہین ہے اور اگر آزادی کی شرط نہوئی ہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسکے باپ کو اس بچے کی پیدایش کے دن کی قیمت مالک کو دیکر چھڑا لینا واجب ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ واجب نہین ہے اور یہ قول ہو روایتون مین کی زیادہ صحیح روایت کے موافق ہے تیسرا مسئلہ لونڈی سے ہمبستری کرنے مین ایسے حال مین کہ وہان کوئی تیسرا بھی ہو اور ایسے حال مین کہ وہ دو لونڈیون کے بیچ مین سوتی ہو کوئی مضایقہ نہین اور یہ دونون باتین آزاد عورت مین مکروہ ہین اور بدکار لونڈی سے اور نطفہ حرام لونڈی سے ہمبستری مکروہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ بدکار لونڈی سے نکاح کے طور سے یا ملک کے طریق سے ہمبستر ہونا نطفون کے ملجانے سے بچنے کے لیے مکروہ ہے اور نطفہ حرام لونڈی سے عفیفہ ہونے پر مکروہ ہے اسلیے کہ اسمین عیب ہے اور اسلیے کہ اُس سے فلاحیت نہوگی۔ نکاح کے ملحق پانچ امر ہین پہلا امر جن چیزون سے نکاح کو توڑ سکتے ہین اُسکا بیان تین مقصد و نکا مقتضی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلا مقصد اُن عیبون کے بیان مین ہے کہ جنسے نکاح کو توڑنا جائز ہو جاتا ہے اور وہ عیب یا مرد مین ہون یا عورت مین ہون پھر مرد کے عیب جن سے عورت نکاح کو فسخ کر سکتی ہے تین ہین دیوانہ ہونا اور خصی ہونا اور نامرد ہونا اور مرد کی دیوانگی عورت کے لیے نکاح کے فسخ کرنیکے قبضے کا سبب ہے خواہ ہمیشہ جنون رہتا ہو یا دَوری ہو اور یہی حکم ہے جو جنون کہ نکاح کے اور ہمبستر ہونے سے پہلے یا بعد تازہ پیدا ہو جائے اور بعضے فقہا نے تازے جنون مین یہ شرط کی ہے کہ نماز کی وقتون کو نجان سکے اور اسمین تردد ہے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ معتمد یہی ہے کہ اِس شرط کا اعتبار کچھ نہین اور خصاء یعنی خصی ہونا اسے کہتے ہین کہ اُسکے خصیون کو کھینچ لیا ہو اور اِسی معنون مین وجاء واو کے زبر سے اور ممدود الف سے ہے اور یہ دونون خصیون کا اسقدر کچلے جانا ہے کہ اُنکی قوت جاتی رہے تو اِس عیب سے بھی نکاح اُسی صورت مین فسخ ہوگا کہ یہ عیب نکاح کے پہلے کا ہوگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر نکاح کے بعد بھی پیدا ہو جائیگا تو بھی فسخ کر لینا جائز ہو جائے گا اور یہ قول معتمد نہین ہے اور عنن یعنی نامرد ہونا ایک ایسا مرض ہے کہ جسکے سبب سے مرد کے خاص عضو مین پھولنے کی قوت ایسی ضعیف ہو جاتی ہے کہ جس سے ہمبستری سے عاجز ہو جاتا ہے اور اِس عیب سے بھی عقد نکاح کا فسخ ہو سکتا ہو گو نیا عقد کے بعد پیدا ہو جائے مگر اِس شرط سے کہ اپنی زوجہ اور غیر زوجہ کے سوا اور عورت سے دخول کرنے پر قدرت نرکھتا ہو اور اگر زوجہ سے ہمبستر ہو گو ایک ہی مرتبہ ہو اور اسکے بعد نامرد ہو جائے یا زوجہ کے سوا اور عورت کے دخول پر قادر ہو اور زوجہ کے دخول سے عاجز ہو تو اظہر کے بنا پر اِس صورت مین زوجہ کے لیے نکاح کے فسخ کرنے کا اختیار نہین ہے اور اِسی طرح اگر عورت کے پیچھے کے مقام مین دخول کرے اور آگے جانب دخول کرنے مین نامرد ہو جائے تو بھی عورت کو بنا بر اظہر کے نکاح کے فسخ کا اختیار نہین ہے اور مرد کے عضو کے کٹے ہونے سے آیا نکاح فسخ ہوگا اسمین تردد ہے اور تردد کا منشا یہ ہے کہ عقد کے مقتضے کے موافق نکاح کا تحقق ہے اور اشبہ یہی ہے کہ دخول کے عاجز ہونے کے سبب سے اِسمین بھی فسخ کا اختیار متحقق ہے اِسلیے کہ اسمین بھی دخول سے عجز پایا جاتا ہے لیکن اِس شرط سے کہ مرد کے خاص عضو مین سے ایسی مقدار بھی باقی نہو کہ جس سے دخول ہو سکے گو حشفہ ہی کے برابر ہو اور اگر عضو خاص کا کٹنا نکاح کے بعد حادث ہو جائے تو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُس سے نکاح فسخ نہو سکیگا اور اِس مسئلے مین اور قول بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر عقد کے بعد اور دخول سے پہلے خاص عضو کا کٹنا حادث ہو جائیگا تو عورت کو فسخ کا اختیار ہو جائے گا اور اگر دخول کے بعد حادث ہوگا تو فسخ کا اختیار نہین ہے اور اگر ظاہر ہو کہ شوہر غیر مشکل خنثی ہے تو عورت کو نکاح کا فسخ کرنا نہین پہونچتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ نکاح کا فسخ کرنا پہونچتا ہے اور یہ بے دلیل کا دعوی ہے اور یہ حکم دخول ہو سکنے کی صورت مین ہے اور اِن عیبون کے سوا اور کسی سے مرد پھیرا جا نہین سکتا ہے اور عورت کے پھیرنے کا اختیار دینے والے سات عیب مین جنون جذام کوڑھ قرن یعنی شاخ یعنی گوشت شرمگاہ مین نکلنا افضا یعنی پیشاب اور حیض کی دونون راہون کا ایک ہو جانا اندھی ہو جانا لنگڑی ہو جانا اور جنون سے مراد عقل کا فاسد ہو جانا ہے اور سہو کے سبب سے کہ جسکا زائل ہو جانا صریح ہے فسخ کا اختیار ثابت نہین ہوتا ہے اور نہ بیہوشی کے سبب سے جو غلبۂ صفرا یا سودا سے عارض ہوتی ہو ثابت ہوگا اور بیہوشی کے قرار پکڑنے کے سبب سے ثابت ہو جائیگا اور لیکن جذام تو ایک مرض ہی کہ اُس سے اعضا پر خشکی اور گوشت گر پڑنا ظاہر ہوتا ہے اور نکاح کے فسخ کے جواز مین احتراق کا قوی ہونا اور منھ کا کھنچ جانا اور گول ہونا آنکھون کا کہ یہ سب علامتین جذام حادث ہو جانے کی ہوا کرتی ہین کافی نہین ہین اور کوڑھ یہ ایک سفیدی ہے کہ بدن کی کھال پر بلغم کے غلبے کے سبب سے ظاہر ہوتی ہے اور شبہے کی صورت مین نکاح کے فسخ کے جائز ہونے کا حکم نہ کر سکین گے اور قرن قاف کی زبر اور مہملہ رے اور نون سے ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ ایک گوشت ہے جو عورت کے آگے کی شرمگاہ مین نکل آتا ہے کہ دخول کا مانع ہوتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ ایک ہڈی ہے جو بچہ دان مین نکل آتی ہے اور پہلا قول اشبہ ہے پھر اگر یہ دخول کا مانع نہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اس سبب سے نکاح فسخ نہوگا اِسلیے کہ فائدہ حاصل کرنا ممکن ہے اور اگر فسخ کے جائز ہونے کی روایت کے ظاہر کی دلیل سے قائل ہو جائین تو یہ بھی ممکن ہے اور افضا حیض اور پیشاب کی دونون راہون کا ایک کر دینا ہے مگر لنگڑی ہونے مین تردد ہے اظہر یہی ہے اگر زمین گیری کی حد کو پہونچیگا تو فسخ نکاح کے عیبون مین داخل ہے اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ رتق بھی ایک اُن عیبون مین سے ہے جس سے مرد کو نکاح کے فسخ کر ڈالنے پر اختیار ہو جاتا ہے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ عورت کے آگے کی شرمگاہ اسقدر گوشت سے بھر جاتی ہے کہ جس مین مرد کے خاص عضو کے لیے راستہ نہین رہتا ہے اور نہ کر سکتے ہین کہ اگر بالکل دخول سے مانع ہو جس صورت مین ازالہ ممکن نہو یا عورت علاج پر راضی نہو تو یہ قول حق ہے اسلیے کہ نکاح کا فائدہ نرہیگا اور ان عیبون کے سوا اور کسی عیب سے عورت بھی پھیری نجائیگی دوسرا مقصد عیبون کے حکمون مین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جو عیب کہ عورتون مین نئے پیدا ہو جائین کہ نکاح کے فسخ کی اباحت ان سے نہوتی ہو اگر عقد سے پہلے کے پیدا ہونگے تو عالمون کے اتفاق سے فسخ کو مباح کر دین گے اور اگر عقد اور دخول کے بعد ظاہر ہونگے تو اُنسے عقد کا فسخ نہوسکے گا اور اُن عیبون مین سے جو نکاح کے بعد اور دخول سے پہلے حادث ہونگے تو اُنمین تردد ہے اظہر یہی ہے کہ فسخ کے مباح کرنیوالے نہین ہین اسلیے کہ عقد کے وقت مین نتھے تو معارض سے سالم عقد ثابت ہو گیا دوسرا مسئلہ فسخ کا اختیار فوری ہے پھر اگر مرد یا عورت کو عیب معلوم ہو جائے اور نکاح کے فسخ کی مبادرت نکرے تو نکاح لازم ہو جائیگا اور اسیطرح تدلیس کا حکم ہے یعنی اگر تدلیس ظاہر ہوا اور نکاح کو فوراً فسخ نکرے تو بھی عقد لازم ہو جائیگا تیسرا مسئلہ کسی عیب کے سبب سے نکاح کا فسخ کر ڈالنا طلاق نہین ہے پھر آدھے مہر کا حکم اُسمین جاری نہوگا اور ایسے فسخ کو تین طلاقون کے شمار مین بھی نہین لاسکتے ہین چوتھا مسئلہ مرد کو نکاح کے فسخ کرنے کے مجوز عیبون کے ظاہر ہوتے ہی اپنے نکاح کا فسخ کر ڈالنا بے حاکم شرع کے جائز ہے اور اسی طرح پر عورت کو بھی مرد کے عیبون کے پائے جاتے ہی نکاح فسخ کر ڈالنا جائز ہے لیکن عنن یعنی نامردی کے ثبوت مین حاکم کے حکم کی ضرورت ہے کہ مدت مقرر کرے کہ اگر اُس مدت تک ہمبستر ہونے کی قدرت حاصل ہو گئی تو بہتر اور نہین تو فسخ ہو جائیگا اور یہ حاکم شرع کا کام ہے اور اُس عورت کو مدت کے گزرنے کے بعد دخول نہو سکنے پر بے حاکم سے ظاہر کیے ہوے اپنا نکاح فسخ کر ڈالنا پہونچتا ہے پانچوان مسئلہ جب مرد عورت دونون عیب کے ثبوت مین اختلاف کرین تو ثبوت نہونے پر عیب کے منکر کا قول مقبول ہے چھٹا مسئلہ جب عورت کسی عیب کے نکلنے سے اپنے نکاح کو فسخ کروا دے پھر اگر یہ فسخ ہمبستری سے پہلے ہے تو کچھ مہر نہین ہے اور اگر دخول کے بعد فسخ ہوا ہے تو اُسکے لیے پورا مہر ہے اسلیے کہ مہر مرد پر ہمبستر ہونے کے سبب سے ثابت ہوتا ہے اور قرار پاجاتا ہے اور نکاح کے فسخ سے جاتا نہین رہتا ہے اور مرد کو اس کا تاوان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تدلیس کرنیوالے سے پھیر لینا پہونچتا ہے اور اسیطرح ہے اگر عورت ہمبستری سے پہلے نکاح کو فسخ کریگی تو کچھ مہر نہین ہے مگر نامرد نکلنے کی صورت مین آدھا مہر عورت کو پہونچتا ہے اور اگر ہمبستری کے بعد نکاح کو فسخ کریگی تو پورے مہر کی مالک ہوجائے گی اور اسیطرح اگر عورت مرد کے خصی ہونے کے سبب سے دخول کے بعد نکاح کو فسخ کریگی تو بھی پورا مہر لیگی **ساتوان مسئلہ** اور عنن یعنی نامرد ہونے کا عیب ثابت نہو گا مگر شوہر کے اقرار سے یا اُسکے اقرار کے گواہون سے یا اُسکے قسم نہ کھانے سے اور اگر انمین سے کوئی امر نہوا اور عورت نامرد ہونے کا دعوی کرے اور مرد انکار کرے تو قسم کے ساتھ مرد کا قول مقبول ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُس مرد کو ٹھنڈے پانی مین بٹھائینگے اور دیکھینگے کہ اُسکا خاص عضو منقلص ہوا یعنی سکڑا اور شکنین پڑین تو اسی مرد کے قول کے موافق حکم کرینگے اور اگر لٹک پڑا تو عورت کے قول کے موافق حکم کرینگے اور یہ کچھ بھی نہین اور اگر مرد کا نامرد ہونا ثابت ہو جائے اور بعد اسکے مرد ہمبستری کر لینے کا دعوی کرے تو پھر قسم کے ساتھ مرد کا قول مقبول ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر آگے کی طرف دخول کرنے کا مرد دعوی کرے اور عورت باکرہ ہو تو عورتون سے کہا جائے کہ دیکھلین کہ اس عورت کے بکر کا ازالہ ہوا یا نہین اور اگر عورت کنواری نہو گی تو اُسکی شرمگاہ مین رنگین علث رکھینگے پھر اگر اُسکا رنگ مرد کے خاص عضو پر ظاہر ہو گا تو اُسکے قول کی تصدیق کرینگے اور یہ قول شاذ ہے اور اگر شوہر دعوی کرے کہ زوجہ کے سوا اور عورت سے ہمبستری کی ہے یا یہ دعوی کرے کہ اپنی زوجہ کے پیچھے کی طرف سے ہمبستر ہوا ہے تو قسم کے ساتھ اُسی کا مقبول ہے اور اگر قسم نکھائے تو اُسکے جھوٹے ہونے کا حکم کرینگے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ زوجہ پر رد قسم کرینگے اور یہ قول رد قسم کے حکم کے مشروع ہونے پر مبنی ہے —

آٹھوان مسئلہ جب مرد کا عنن یعنی نامرد ہونا ثابت ہو جائے پھر اگر عورت صبر کرے تو کوئی نزاع نہین ہے اور اگر حاکم شرع کے سامنے فریاد کرے تو حاکم فریاد کے وقت سے اُسے سال بھر کی مہلت دیگا پھر اگر اس مہلت مین اپنی زوجہ سے یا کسی اَور عورت سے ہمبستر ہو تو زوجہ کو فسخ کا اختیار نہین اور اگر نہ کر سکا تو زوجہ کو نکاح کا فسخ کر ڈالنا پہونچتا ہے اور آدھا مہر لے لے گی —

تیسرا مقصد تدلیس کے یعنی عیب وغیرہ چھپانے کے حکمون مین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین **پہلا مسئلہ** جب کسی عورت سے آزاد ہونے کے دعوے سے کوئی نکاح کرے پھر وہ کسی کی لونڈی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نکلے تو مرد کو نکاح کا فسخ کر ڈالنا پہونچتا ہے گو ہمبستری بھی ہو چکا ہو اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ عقد باطل ہے اور پہلا قول اظہر ہے اور اگر دخول کے پہلے فسخ نکاح ہو جائے تو کچھ مہر نہین ہے اور اگر دخول کے بعد فسخ ہوگا تو مہر لیگی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُس لونڈی کے مالک کو اُسکے باکرہ ہونے پر اُسکی قیمت کا دسوان حصہ دینا چاہیے اور اگر باکرہ نہو تو اُسکی قیمت کا بیسوان حصہ دینا چاہیے اور جو مہر کہ معین کیا ہے وہ باطل ہے اور پہلا قول اشبہ ہے اور شوہر اپنے اس نقصان اُٹھانے کا تاوان اُس شخص سے لیگا جسنے تدلیس کی ہے اور اگر اُس لونڈی کے مالک نے تدلیس کی ہے یعنی کہا ہے کہ یہ عورت آزاد ہے اور آزاد نتھی تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ نکاح صحیح ہے اور یہ عورت اپنے مالک کے ظاہر اقرار کے حکم سے آزاد ہے اور اگر مالک نے ایسے لفظ کو جو آزاد ہونے کی مقتضی ہے اپنی زبان سے نکالا نہو تو وہ لونڈی آزاد نہ ہوگی اور مہر بھی نپائیگی اور اگر اس تدلیس کو خود اُسی لونڈی نے کیا ہو تو اُسکی شرمگاہ کی منفعت کا عوض کہ شوہر فسخ نکاح کے بعد دیگا وہ اُسکے مالک کا مال ہے اور مرد اس مال کو اُسی لونڈی سے جب آزاد ہوگی اور اپنی کمائی کی مالک ہوگی تو وصول کر لیگا اور اگر اُسے مہر دے چکا ہوگا تو جو کچھ اُسکے پاس موجود ہوگا وہ پھیر لیگا اور جو اُسنے ضایع کر ڈالا ہوگا اُسکا تاوان اُسکے آزاد ہونے کے وقت اُسی لونڈی سے شوہر پھیر لیگا دوسرا مسئلہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح اس دعوے سے کرے کہ مرد آزاد ہے پھر وہی مرد کسی کا غلام نکلے تو عورت کو دخول کے پہلے بھی اور بعد بھی نکاح کا فسخ کرنا پہونچتا ہے اور اگر دخول سے پہلے فسخ کریگی تو مہر کچھ نپائیگی اور اگر دخول کے بعد فسخ کریگی تو پورا مہر لیگی تیسرا مسئلہ بعضے فقہا کہتے ہین کہ جب کوئی مرد کسی شخص کی لڑکی سے آزاد عورت کی بیٹی ہونے پر نکاح کرے اور نکاح کے بعد وہ لونڈی کی بیٹی نکلے تو شوہر کو عقد فسخ کر ڈالنا پہونچتا ہے اور موجہ یہی ہے کہ ایسی صورت مین اگر عقد مین عورت کی ماں کی آزادی کی شرط کر لی ہے تو شوہر کو نکاح کے فسخ کرنے کا اختیار ہے اور عقد کے مطلق ہونے کی صورت مین یعنے آزادی کی شرط نہونے پر اختیار نہین ہے اور یہ مسئلہ پہلے دو مسئلون کے برخلاف ہے اسلیے کہ اُنمین عقد کا تعین آزاد ہونے کی شرط کا ذکر فسخ نکاح کے اختیار کے ثبوت کے لیے شرط نہین ہے بلکہ اگر عقد کے پہلے ذکر کرے اور عقد مین ذکر نکرے تو بھی فسخ کا اختیار ثابت ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اِس مسئلے مین یہ بات نہین ہے پھر اگر شوہر دخول کے پہلے نکاح کو فسخ کر ڈالیگا تو کچھ مہر نہ دیگا
اور اگر دخول کے بعد نکاح کو فسخ کریگا تو عورت کو مہر کا مطالبہ پہونچیگا اور شوہر اِسکا تاوان اُس شخص
سے بھر لیگا جس نے تدلیس کی ہے خواہ وہ شخص زوجہ کا باپ ہو یا غیر شخص ہو چوتھا مسئلہ اگر
کوئی شخص اپنی آزاد بی بی کے پیٹ کی لڑکی کا نکاح کسی مرد سے کرے پھر اپنی لونڈی کی بیٹی کو
اُسی کے پاس بھیجے تو شوہر کو اُس لونڈی بچی کو پھیر بھیجنا واجب ہے اور اگر اُس لونڈی بچی سے ہمبستر
ہوا ہے تو اُسکا مہر مثل بھی دیدے اور اسکا تاوان اُس شخص سے بھر لیگا جسنے اُس عورت کو اُسکے
پاس پہونچایا ہے اور اُس مرد کے پاس وہی آزاد عورت جس سے تزویج کی ہے بھیجی جائے گی
اور یہی حکم ہر ایک شخص کا ہے جسکے پاس اُسکی زوجہ کے سوا اَور کو لیجائین خواہ وہ غیر منکوحہ عورت
منکوحہ عورت سے رتبے مین بڑی ہو یا نیچی ہو پانچوان مسئلہ جب کوئی مرد کسی عورت سے باکرہ
ہونے کی شرط سے نکاح کرے پھر اُسے ثیبہ یعنی کواری نپائے تو اُسے نکاح کا فسخ کرنا جائز نہین اسلیے
کہ ممکن ہے عقد کے بعد کسی غیر ظاہر سبب سے مثل سواری پر چڑھنے کے یا اُچھلنے کے ازالۂ بکر ہو گیا ہو
اور اِس عورت کی قوم کی کواری اور بے کواری عورتون کی عادت والے مہرون کا تفاوت شوہر
کو اُسکے مہر سے گھٹا دیا پہونچتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسکے مہر مین سے چھٹے حصے کو کم کر دیگا اور
یہ غلط ہے چھٹا مسئلہ جب کوئی شخص کسی مسلمان عورت سے متعہ کرے اور متعہ کے بعد وہ کتابیہ
کافرہ نکلے تو اُسے اِس متعہ کا فسخ کرنا جائز نہین مگر یہ کہ وہ مرد اُس عورت کو اُس متعہ کی مدت کو ہبہ
کر دے اور اُسکے مہر مین سے کچھ کم کرنا نہین پہونچتا ہے اور یہی حکم ہے جب ایسی عورت سے دائمی
نکاح کرے اُن علما کے قول پر جو ایسے دائمی نکاح کو بھی جائز جانتے ہین لیکن جب عقد نکاح کے وقت
منکوحہ کے مسلمان ہونے کی شرط کر لی ہے پھر اسلام کے خلاف جو عورت نکلے گی تو اُسکے نکاح کا فسخ
کرنا پہونچے گا ساتوان مسئلہ جب دو مرد دو عورتون سے نکاح کرین پھر اُن دونون مین سے
ہر مرد کی منکوحہ کو دوسرے مرد کے پاس لیجائین اور ہر مرد دوسرے کی منکوحہ سے ہمبستر ہو بس ہر مرد
پر ہر مدخولہ کا مہر مثل لازم ہے اور اُسے اُسکے شوہر کے پاس پھیر بھیجنا چاہیے اور شوہر پر اُسکا وہ مہر ہے
جس پر نکاح واقع ہوا ہے اور انہین سے ہر ایک عورت کا شوہر پہلی ہمبستری کے عدے کے گزرنے تک
اپنی زوجہ سے ہمبستر نہوگا اور اگر یہ دونون عورتین عدے مین مرجائین گی یا دونون شوہر مرجائین گے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو دونون شوہر اپنی اپنی منکوحہ کی میراث لین گے اور اُنکی وہ منکوحہ عورتین بھی اپنے اپنے شوہر کی میراث پائین گی آٹھوان مسئلہ جس مقام مین کہ عقد کے باطل ہوجانے کا حکم کیا گیا ہے تو وہان ہمبستر ہونے کی صورت مین مہر مثل زوجہ کا مال ہے نہ وہ مہر کہ جسے عقد کے وقت قرار دیا ہے اسلیے کہ وہ عقد فسخ ہوچکا اور جس مقام پر کہ عقد کے صحیح ہونے کا حکم کیا گیا ہے تو اُس زوجہ کے لیے ہمبستر ہونے کے ساتھ وہی مہر جو اُسکے نکاح کے وقت قرار پایا ہے گو اُسے فسخ بھی لاحق ہوجائے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر ہمبستری کے پہلے نکاح کا فسخ کسی عیب سے ہوگا تو اُس منکوحہ کے واسطے مہر مثل لازم ہوگا خواہ عیب کا حدوث عقد کے پہلے سے ہو یا بعد ہوا ہو اور پہلا قول اشبہ ہے۔ دوسری نظر مہرون مین ہے اور اسمین کئی طرفین ہین پہلی طرف صحیح مہر کے بیان مین ہے اور یہ ہر ایک چیز ہے کہ جسکا مالک ہونا صحیح ہو خواہ عینی موجود ہو جیسے چاندی سونا کپڑا حیوان ہے یا منفعت ہو اور آزاد شوہر کے اختیار کی حلال منفعت پر عقد نکاح کرنا صحیح ہے جیسے مرد کا اپنی زوجہ کو کسی کاریگری کا سکھاتا ہے یا سورۂ فاتحہ اور ایک اور سورے کے سوا قرآن کے کسی معین سورے کا پڑھا دینا ہے اسلیے کہ سورۂ فاتحہ کی اور ایک اور کی تعلیم واجب ہے اور اسکی تعلیم کو اپنی زوجہ کا مہر قرار نہین دیسکتا ہے اور ہر حلال کام پر نکاح کرنا صحیح ہے اور اسپر بھی نکاح واقع کرنا صحیح ہے کہ شوہر اپنی ذات کو کسی معلوم خدمت کے لیے معین مدت تک اپنی زوجہ کو اجارے دیدے اور بعضے فقہا اِس اجارے کو مہر قرار دینا ایک روایت کی نظر سے جائز نہین جانتے ہین کہ جو روایت ضعف سے خالی نہین ہے اور ناجائز ہونے کے افادہ کرنے مین بھی قاصر ہے اور اگر ذمی مرد کی عورتون کا عقد نکاح شراب یا سؤر پر واقع ہو تو صحیح ہے اِسلیے کہ یہ اپنے مذہب کے رو سے ایسی چیزون کے مالک ہوتے ہین اور اگر دونون یا ایک اُنمین سے مہر کے دینے لینے سے پہلے مسلمان ہوجائے تو شراب کی یا سؤر کی قیمت جو اُسکے حلال جاننے والون کے نزدیک ہے دی جائیگی اِسلیے کہ یہ چیزین مسلمان کی ملک مین نہین آتی ہین خواہ یہ چیزین عقد نکاح کے وقت موجود ہون یا شوہر نے زوجہ کو انکا پہونچا دینا اپنے ذمے لیا ہو اور اگر شوہر زوجہ دونون مسلمان ہون یا شوہر مسلمان ہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ عقد باطل ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ عقد صحیح ہے کہ اگر دخول کریگا تو مہر مثل دیگا اور ایک جماعت فقہا کی کہتی ہے کہ شراب کی قیمت دیدے گا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور دوسرا قول اشبہ ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ کتاب مبسوط مین شیخ علیہ الرحمہ کا بھی یہی قول ہے۔ اور مہر کی شرع مین کوئی حد مقرر نہین بلکہ جتنے پر زوجہ اور شوہر راضی ہون گو کم چیز بھی ہو جبتک وہ ایسی کم نہو کہ جسکی کچھ قیمت نہو جیسے گیہون کا ایک دانہ ہے اور اسی طرح پر زیادہ کی جانب مین بھی کوئی حد نہین ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مہر سنت سے مہر کا بڑھانا جائز نہین ہے اور مہر سنت کے پانسو درہم ہین کہ پچاس دینار کی مقدار مین ہین اور اگر سنت مہر سے زیادہ مقرر کریگا تو مہر سنت کی مقدار بھر دیگا اور یہ قول معتمد نہین ہے اور مہر مین اگر موجود ہو تو اسکا دیکھ لینا کفایت کرتا ہے گو اسکی ناپ اور تول بھی معلوم نہو جیسے گیہون کا ڈھیر ہے اور سونے کا کڑا ہے اور دو عورتون سے یا زیادہ سے ایک مہر پر نکاح کرنا جائز ہے اور وہ مہر اُن جوروں پر برابر تقسیم ہو جائیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہر زوجہ کے مہر مثل کی مقدار سے ہر ایک پر تقسیم پائیگا یعنی اگر ہر زوجہ کے مہر مثل دینے پر پورا پڑتا ہوگا اور اگر کم پڑیگا تو کمی بھی مہر مثل کی نسبت سے ڈالی جائیگی اور یہی اشبہ ہے اور اگر خادم پر عورت سے نکاح کرے یعنی اگر کوئی زوجہ کا مہر غلام یا لونڈی قرار دیکر نکاح کرے کہ زوجہ نے اُسے دیکھا نہو اور اُسکا وصف بھی عقد کے وقت بیان نہوا ہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسے بیچ کی راس کا خادم دیگا اور اسیطرح اگر عورت سے کسی غیر معین گھر پر نکاح کرے تو علی ابن ابی حمزہ کی روایت کے موافق اُسے بیچ کے درجے کا گھر دیگا اور ابن ابی عمیر نے کہا ہے کہ ہمارے بعضے علمائنے جناب امام رضا علیہ السلام سے جو روایت کی ہے اُسکے موافق کوئی گھر دیدیگا اور اگر خدا کی کتاب اور پیغمبر کی سنت پر عورت سے نکاح کرے اور کچھ مہر معین نکرے تو اُس منکوحہ کا مہر پانسو درہم ہونگے اور اگر عورت کے لیے مہر مقرر کرے اور اُسکے باپ کے لیے بھی کچھ مقرر کرے تو اُسکا مہر جو کچھ قرار دیا ہے وہ لازم ہو جائیگا اور جو کچھ کہ اُسکے باپ کے لیے مقرر کیا ہے وہ ساقط ہو جائیگا اور اگر عورت کے لیے کچھ مہر مقرر کرے اور اسی مہر مین سے اسکے باپ کے لیے کچھ معین کردے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ مہر اور یہ شرط دونون برخلاف پہلی صورت کے صحیح ہین اور ضرور ہے کہ مہر کو اسطرح سے معین کردے کہ اس سے جہالت جاتی رہے پھر اگر زوجہ کا مہر کسی سورے کی تعلیم قرار دے تو اُس سورے کا معین کردینا واجب ہے اور اگر مبہم رکھیگا تو مہر فاسد ہو جائیگا اور عورت کے لیے دخول کے ساتھ مہر مثل ہے اور آیا قرأت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی بھی تعیین کرنا اسطرح سے واجب ہے کہ فلان سورے کو ساتون قاریون مین سے فلان قاری کی قراءت پر سکھائیگا بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان واجب ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ نہین اور اُس سورے کو ایسی قراءت سے سکھانا چاہیے کہ جس سے قرآن کا پڑھنا جائز ہوا اور وہ قراءت ناجائز ہو جیسی شاذ قراءتین ہین اور یہی اشبہ ہے اور اگر عورت اُس معین سورے کے سوا اور سورے کے سکھانے کو کہے تو یہ مرد پر لازم نہین ہے اسلیے کہ مہر کی شرط وہی سورہ ہے اُسکے سوا اور کوئی سورہ نہین ہے اور اگر کسی ایسی صنعت کا سکھانا عورت کا مہر قرار دے کہ جسے خود بھی اچھی طرح نجانتا ہو یا سورے کی تعلیم کو مہر قرار دیا ہو اور خود بھی اچھی طرح اُسکا سواد نرکھتا ہو تو بھی جائز ہے اسلیے کہ مہر شوہر کے ذمے رہتا ہے اور اُسیوقت ویدینا لازم نہین ہے اور اگر شوہر پر اُسکا ادا کرنا مشکل ہو تو اُس صنعت یا سورے کی تعلیم کی اُجرت زوجہ کو ویدینا شوہر کے ذمے واجب ہے اور اگر عورت کا مہر ایک کوزہ بیان کرکے کرے کہ یہ مین سرکہ ہے پھر شراب نکلے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُس عورت کیلیے شراب کے حلال جاننے والون کے نزدیک کی انکتی ہوئی اُس شراب کی قیمت ہے اور اگر کہا جائے کہ اُس کوزے بھر سرکہ دیدے تو خوب ہوگا اور اسیطرح پر اگر کوئی شخص کسی عورت کا غلام کو مہر قرار دیکر نکاح کرے اور وہ غلام آزاد یا کسی اَور کا مملوک نکلے تو اُسی غلام کی مثل مین زوجہ کو ایک غلام ویدے اور ان دونون مسئلون مین شیخ علی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مہر مثل کا دینا اقوی ہے اور جب کوئی مرد کسی عورت سے کچھ چھپے مہر پر نکاح کرے اور بعد اسکے کچھ آشکارا مہر پر اس سے نکاح کرے تو اُس عورت کے لیے وہی پہلا مہر ہے یعنے دوسرا مہر نہین ہے اور مہر کا ضامن اور ذمہ دار شوہر ہے پھر اگر زوجہ تک پہونچا دینے کے پہلے مہر ضایع ہو جائیگا تو ضایع ہونے کے وقت کی قیمت کے تاوان دینے کا اابیہ کے مشہور قول پر شوہر ضامن ہے اور اگر مہر مین منکوحہ کو کوئی عیب نظر آئے تو اُس عیب کے سبب سے اُسکا پھیر دینا اور عیب کا مطالبہ زوجہ کو شوہر سے پہونچتا ہے اور اگر عقد نکاح کے بعد مہر مین کوئی عیب پیدا ہو جائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ زوجہ کو اختیار ہے خواہ اُسی عیب دار کو لیلے یا بے عیب یعنی اچھے کی قیمت لیلے اور اگر کہا جائے کہ قیمت شوہر کے ذمے پر نہین ہے اور بعینہ وہی مہر اور قیمت کا تفاوت زوجہ کا مال ہے تو یہ قول خوب ہے اور عورت کو بے مہر کے لیے اپنے نفس کا حوالہ کرنا پہونچتا ہے خواہ شوہر مالدار ہو یا محتاج ہو یعنے یہ حکم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہمبستر ہونے سے پہلے کا ہے اور آیا زوجہ کو ہمبستر ہونے کے بعد مہر کے نہ وصول ہونے کے سبب سے اپنے نفس کے حوالے کرنے مین انکار پہونچتا ہے یا نہین بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان پہونچتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ نہین پہونچتا ہے اور یہی قول اشبہ ہے اِسلیے کہ استمتاع یعنی ہمبستری ہونیکا مطالبہ شوہر کا حق ہے اور عقد نکاح کے حاصل ہونے سے یہ لازم ہوگیا ہے مترجم کہتے ہین کہ اِس مسئلے کی توضیح یون ہے کہ دخول سے پہلے مہر شوہر کے ذِمے نہین ہوتا ہے پھر اگر اُسوقت مین زوجہ بے مہر کے لیے اپنے نفس کے حوالہ کرنے کو نمانے تو وجہ رکھتی ہے کہ زوجہ کا حق متزلزل ہے اور معلوم نہین کہ شوہر ادا کریگا یا نہین اور بعد اسکے کہ دخول واقع ہوچکا اور زوجہ دیر مین مہر کے دینے پر راضی ہوچکی اور مہر بھی پورا پورا شوہر کے ذمّے قرار پکڑ چکا پھر اگر زوجہ اسکے بعد انکار کریگی تو شوہر کے حق کا فوت کرنا لازم آئیگا اور مہر کے دینے مین دیر کرنا زوجہ کے حق کے فوت کرنے کا سبب نہین ہے اِسلیے کہ ہر رات دن مین استمتاع شوہر کا حق ہے کہ محض عقد سے قرار پا چکا ہے اور جس دن کہ یہ فوت ہو جائیگا اُسکا تدارک دوسرے دن کے استمتاع سے نہوگا برخلاف مہر کی ادا کے دیر کرنے کے کیونکہ اگر ایک مدت کے بعد بھی ادا کر دیگا تو بھی اُسنے زوجہ کا حق ادا کر دیا ہے اور سنت ہے کہ عورتون کا مہر کم ہو اور سنت مہر ہے کہ پانسو درہم ہین بڑھانا بھی مکروہ ہے اور بے پورے مہر کے دیے یا کچھ مہر مین سے دیے یا بے کوئی چیز کے دیے گو وہ تحفہ کے طریق سے ہو زوجہ سے ہمبستری کرنا مکروہ ہے دوسری طرف تفویض کے حکمون مین ہے اور یہ دو قسم پر ہے ایک تفویض بضع یعنی عورت کی شرمگاہ کی دوسری تفویض مہر ہے پہلی قسم بضع کے تفویض کی اور وہ اِسطرح ہے کہ عقد نکاح مین اصلا مہر کا ذکر نکرے جیسے مرد کہے کہ نکاح کیا مین نے تجھ سے اے فلان عورت یا عورت کہے کہ تزویج کی مین نے تجھسے اپنے نفس کی اور مرد کہے کہ قبول کیا مین نے اور اِسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ عقد نکاح مین مہر کا ذکر شرطا نہین ہے پھر اگر کسی عورت سے نکاح کرے اور مہر کا ذکر اصلا نکرے یا آپس مین شرط کرلین کہ مہر کچھ بھی نہو تو یہ عقد نکاح صحیح ہے پھر اگر اسے دخول کے پہلے طلاق دے تو اُس عورت کے لیے مہر متعہ ہے یعنی کچھ مقدور کے موافق دیدے خواہ وہ عورت آزاد ہو یا لونڈی ہو اور مہر مثل نہین ہے اور اگر دخول کے بعد طلاق دیگا تو اُس عورت کے لیے مہر مثل ہوگا اور مہر متعہ نہوگا پھر اگر ایک اِن دونون زوجہ شوہر مین کا دخول کے پہلے اور مہر کے معین کرنے کے پہلے مر جائیگا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو مہر مثل ہی نہ مہر متعہ ہے اور مہر مثل محض عقد سے واجب نہین ہوتا ہے بلکہ دخول سے واجب ہوتا ہے دوسرا مسئلہ مہر مثل مین عورتون کا حال شرف مین اور جمال مین اور قبیلہ کی اور باپ کی رشتہ دار اور مان کی طرف کی رشتہ دار عورتون کی عادت معتبر ہے اِس شرط سے کہ ان عورتون کی صفتین اُس عورت کی صفتون کے برابر ہون جیسے عقل ہے ادب ہے اور بکارت ہے اور مالداری ہے اور خانہ داری کی تدبیر کی خوبی ہے اور مثل اِسی کے اِسلیے کہ اِن امور مین اختلاف ہونیکے سبب سے جبتک کہ مہر مثل سے متجاوز نہوگا مہر بھی مختلف ہو جائیگا اور اگر مہر سنت سے زیادہ ہوگا تو مہر سنت لازم ہوگا اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر مہر سنت سے بڑھکر ہوگا تو وہی لازم ہوگا اور مہر سنت لازم نہوگا اور مہر متعہ مین شوہر کا حال معتبر ہے بس اگر مالدار ہے تو چوپایہ یا لباس فاخرہ یا دس دینار دیگا اور اگر متوسط حال کا ہے تو پانچ دینار یا متوسط لباس دیگا اور اگر فقیر ہے تو ایک دینار یا انگوٹھی اور جو کہ اسکے مثل ہے دیگا اور مہر متعہ کی مستحق وہی مطلقہ عورت ہوتی ہے جسکے لیے کوئی مفروض مہر نہین ہوتا ہے اور شوہر اس سے ہمبستر بھی نہین ہوا ہے تیسرا مسئلہ اگر زوجہ شوہر عقد کے بعد مہر کے فرض کر لینے پر راضی ہو جائین تو بھی جائز ہے اسلیے کہ مہر کا معین کرنا زوجہ شوہر کا حق ہے خواہ مہر مہر مثل سے بھر کا ہو یا زیادہ ہو یا کم ہو خواہ دونون مہر مثل کو جانتے ہون یا دونون نجانتے ہون یا ایک جانتا ہو اور ایک نہ جانتا ہو اسلیے کہ شروع مین مہر کی تعیین اُنھین کے سپرد ہے پھر عقد کے بعد بھی اُنھین کے اختیار مین رہیگی چوتھا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی لونڈی سے نکاح کرے اور اُسکے بعد اُس لونڈی کو خریدے تو وہ نکاح فاسد ہو جائیگا اور کچھ مہر بھی نہوگا اور مہر متعہ بھی نہوگا یعنی اگر دخول سے پہلے مول لے لیگا اور اگر دخول کے بعد خرید کریگا تو اس لونڈی کا مہر اُسکے پہلے مالک کا مال ہے پانچوان مسئلہ بالغہ رشیدہ عورت سے تفویض جائز ہو اور صغیرہ اور کبیرہ احمق عورت مین ثابت نہوگی اور اگر صغیرہ کا یا احمق بالغہ عورت کا ولی مہر مثل سے کم پر یا مہر کے بے ذکر کیے تزویج کردے تو یہ عقد صحیح ہے اور ان مین سے ہر ایک کے لیے مہر نفس عقد سے ثابت ہوگا اور اس مسئلے مین تردد ہے اور تردد کا منشا یہ ہے کہ ولی کو مصلحت کی نظر سے تو صحیح ہے کہ اُسکے مہر کا اختیار شوہر کے سپرد کردے جب وہ بہتر جانے اور یہی اشبہ ہے اور پہلی تقدیر پر اگر شوہر اُسے دخول سے پہلے طلاق دیدیگا تو اُسے آدھا مہر مثل دیدینا چاہیے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور ہمارے اُس قول کے موافق کہ مصلحت کی نظر سے صغیرہ اور احمق کبیرہ کے مہر کی تفویض شوہر کو کرنا ولی کے لیے جائز ہے تو دخول کے پہلے طلاق کی صورت مین مہر متعہ دیگا اور مالک کو لونڈی کی تزویج مہر کی تفویض کے طریق سے جائز ہے یعنی مہر کی تعیین کا اختیار شوہر کو دے تو جائز ہے اِسلیے کہ مہر محض اُسی مالک کا مال ہے چھٹا مسئلہ جب کوئی شخص اپنی لونڈی کا نکاح تفویض کے طریق پر کرے اور اسکے بعد وہ مالک اُس لونڈی کو بیچڈالے اور دوسرا مالک اُس نکاح کو بحال رکھے تو اُس لونڈی کے مہر کی تعیین شوہر سے اور دوسرے مالک سے متعلق ہوگی اور اُس لونڈی کا مہر بھی اُسی دوسرے مالک کا مال ہوگا اور پہلے مالک کا مال نہوگا اور اگر پہلا مالک اُس لونڈی کو مہر کی تعیین اور دخول سے پہلے آزاد کر دے اور یہ لونڈی آزاد ہونے کے بعد بھی ایسے نکاح پر راضی ہوجائے تو یہ مہر خاص اِسی آزاد ہوئی لونڈی کا مال ہے دوسری قسم تفویض کی۔ اور یہ مہر کی تفویض ہے اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ عقد نکاح مین مہر کا ذکر مجمل کر دے اور زوجہ شوہر مین سے کسی کے اختیار پر مہر کی مقدار کی تعیین سپرد کرے بس جب مہر کی تعیین کی تفویض شوہر کے کہنے پر ٹھہرے گی تو اُسے اختیار ہے جو چاہے مقرر کر دے خواہ کم یا زیادہ اور کمی زیادتی مین کوئی حد مقرر نہین ہے اور اگر مہر کی تعیین زوجہ کے مفوض ہوگی تو کمی کی جانب مین کوئی حد مقرر نہین ہے اور زیادتی مین کی حد محدود ہے کہ مہر سنت سے بڑھکر نہو کہ یہ پانسو درہم ہین اسلیے کہ عورت کا کہنا اِس سے زیادہ پر نہ چلیگا اور اگر شوہر دخول اور مہر کے معین کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے تو اُس شخص کی مہر معین کرنیکے لیے تنگ گیری کرے کہ جسکی تفویض مین مہر کی مقدار ہے اور جو مہر وہ شخص معین کر دیگا اُسکا آدھا مطلقہ کو دینگے اور اگر مہر زوجہ کے مفوض ہوگا تو جو وہ معین کریگی اُسکا آدھا شوہر سے لیگی مگر شرط یہ ہے کہ وہ مہر سنتی مہر سے بڑھکر معین نکریگی اور اگر تعیین کرنیوالا مہر کی تعیین اور دخول کے پہلے مرجائے گا تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ مہر مثل ساقط ہوجائیگا اور زوجہ کو مہر متعہ لینا پہونچیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُس عورت کو کچھ نہین پہونچتا ہے اور پہلا قول مروی ہے تیسری طرف حکمون کے بیان مین ہے اور اِسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جب شوہر مہر کے دینے سے پہلے زوجہ سے ہمبستر ہوگا یعنی دخول کریگا تو مہر اُسکے ذمے دین رہیگا اور دخول سے ساقط نہ ہوجائے گا خواہ زوجہ کے نکاح پر بہت مدت گزر چکی ہو یا تھوڑی خواہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زوجہ مہر کا مطالبہ کرے یا نکرے اور اِسمین اور روایت بھی ہے جو دخول سے مہر کے مطالبے کے ساقط ہو جانے پر مشتمل ہے اور اِس روایت پر علمائے نے عمل نہین کیا ہے اور جو دخول کہ مہر کو واجب کر دیتا ہے وہ آگے یا پیچھے کی شرمگاہ کا دخول ہے اور مہر زوجہ سے تخلیہ کرنے سے واجب نہین ہوتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ تخلیہ کرنے سے بھی واجب ہو جاتا ہے اور پہلا قول اظہر ہے دوسرا مسئلہ بعضے فقہا کہتے ہین جبکہ مہر معین نہو اور پہلے زوجہ کیلیے کوئی چیز بھیجے اور اسکے بعد اُس سے ہمبستر ہو تو وہی چیز اُسکا مہر ہے اور عورت کو دخول کے بعد مہر کا مطالبہ جائز نہین مگر جبکہ شوہر سے دخول کے پہلے یہ شرط کر لے کہ مہر اسکے سوا ہے اور یہ قول روایت کا مضمون نہین ہے بلکہ حدیث کی تاویل پر مبنی ہے اور شہرت کیطرف مستند ہے تیسرا مسئلہ جب دخول سے پہلے زوجہ کو طلاق دے تو اُسپر اُس مطلقہ کا آدھا مہر دینا واجب ہے اور اگر پورا مہر دے چکا ہو تو باقی ہونے پر آدھا مہر پھیر لے اور اگر وہ ضایع ہو چکا ہو تو اُسکی مثل کا آدھا لیلے اور اُسکا مثل نہو تو اُسکی آدھی قیمت لیلے اور اگر اُسکی قیمت عقد نکاح کے وقت کی اور قبضے کے وقت کی مختلف ہو تو زوجہ کو اُن دونون قیمتون مین سے کم کے آدھے کا دینا لازم ہے اور اگر وہ مہر ضایع نہ ہو چکا ہو یا صفت مین کمی ہو گئی ہو جیسے کہ مہر گھوڑا ہو اور اُسکی آنکھین جاتی رہی ہون یا لونڈی ہو کہ وہ صنعت جانتی ہو اور اُسے وہ بھول گئی ہو تو بعضے فقہا کہتے ہین اگر شوہر کو آدھی قیمت قبضے کیوقت کی پہونچتی ہے اور آدھی عین چیز کے لینے مین اُسپر جبر نہ کرے گا اور اِسمین تردد ہے لیکن اگر قیمت کی کمی بازار کے نرخ کے سبب سے ہوگی تو عین مہر کا نصف شوہر کو قطعاً دے گی اور اِسی طرح اگر قیمت کی زیادتی بازار کے نرخ بڑھنے سے ہو جائے گی تو بھی بعینہ اسی مہر کا آدھا شوہر کو پھیر دیگی اسلیے کہ عین کے ہوتے ہوئے قیمت کی طرف نظر کرنے کی ضرورت نہین اور اگر بڑھنے سے یا موٹے ہونے سے قیمت بڑھجائیگی تو شوہر کو اُسکی اصل قیمت کا نصف پہونچتا ہے اور زیادتی نہین پہونچتی ہے اور اظہر کے بنا پر عورت پر اصل مہر مین سے آدھا دینے پر جبر نکیا جائیگا اور اگر مہر کے مال مین کچھ منفعت پیدا ہو جائے جیسے بچہ اور دودھ ہے تو یہ نفع زوجہ سے مخصوص ہے اور شوہر اصل عین کا آدھا کہ جسپر عقد واقع ہوا ہے پھیر لیگا اور اگر پیٹ والے حیوان کو شوہر مہر مین دے تو شوہر کو اُس حیوان اور بچہ دونون کو آدھا آدھا لینا پہونچتا ہے اور اگر شوہر کسی صنعت کی تعلیم کو مہر قرار دے اور دخول سے پہلے طلاق دیدے تو زوجہ کے لیے اُس صنعت کی تعلیم کی اُجرت کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نصف ہے اور اگر شوہر نے اس صنعت کو طلاق سے پہلے سکھا دیا ہوگا تو زوجہ سے اسکی تعلیم کی آدھی
اُجرت لے لیگا اور اگر کسی سورے کی تعلیم کو زوجہ کا مہر قرار دیا ہو تو بعضے فقہا کہتے ہیں کہ آدھے
سورے کو پردے کے پیچھے سے سکھا دیگا اور اسمین تردد ہے اور شیخ علی قدس سرہ نے فرمایا ہے
کہ اقوی یہی ہے کہ تعلیم کی آدھی اُجرت دیدے چوتھا مسئلہ اگر زوجہ نے طلاق سے پہلے اپنا
سارا مہر شوہر کو بخشدیا ہو اور مہر بخشنے کے بعد اور دخول سے پہلے شوہر نے طلاق دے تو اس
شوہر آدھا مہر لے لیگا اسلیے کہ مطلقہ عورت دخول سے پہلے آدھے مہر کی مالک تھی اور دوسرے آدھے
کا شوہر مالک ہے اور عورت نے سارا مہر اپنا شوہر کو بخشدیا ہی تو بخشنا اُسکے مال کی طرف کہ آدھا
ہے راجع ہوگا اور دوسرا آدھا کہ شوہر کا حق ہے وہ اُسے دیدینا چاہیے اور اسیطرح اگر عورت
خلع سارے مہر پر کرے تو بھی چاہیے ہے کہ آدھا مہر شوہر کو دیدے اسلیے کہ خلع بھی ایک قسم کی طلاق
ہے پانچوان مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کے معین مہر کے بدلے مین بجا گا ہوا بندہ کچھ اور ضمیمہ
ملا کر دینے کو کہے اور اسکے بعد دخول سے پہلے طلاق دیدے تو شوہر کو آدھے مہر کا لینا پہونچتا ہے نہ
اِس عوض کا آدھا اور اگر زوجہ کو کچھ اسباب یا کھیت مہر کے عوض مین دیدے تو شوہر دخول سے پہلے
طلاق کے بعد اُسی مہر کا آدھا کہ جسپر نکاح ہوا ہے لیگا اور اُس عوض مین سے نپائیگا چھٹا مسئلہ
جب کوئی عورت کا مہر اپنی مدبرہ لونڈی قرار دے یعنی وہ لونڈی کہ جسکے آزاد کرنے کی اپنے مرنے
کے بعد وصیت کی ہے اور اسکے بعد اُس منکوحہ کو دخول سے پہلے طلاق دیدے تو وہ لونڈی
اُس مطلقہ مین اور اُس مرد مین آدھی آدھی مشترک رہیگی پھر اگر وہ شوہر مر جائیگا تو آدھی
لونڈی کہ اُسکی ملک ہے تدبیر کے موافق آزاد ہو جائے گی اور دوسری آدھی مین بھی آزادی
سرایت کریگی بس پوری آزاد ہو جائے گی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مدبرہ لونڈیکو مہر منکوحہ کا
قرار دینے سے اُس لونڈی کی تدبیر باطل ہو جائے گی تو پھر مالک کے مرنے کے بعد آزاد نہوگی
جیسے کہ وصیت کرے کہ لونڈی فلان شخص کو میرے مرنے کے بعد دیدین اور اُسے مہر قرار دے
تو اِس وصیت کا ابطال عمل مین آجاتا ہے اور یہی قول اشبہ ہے ساتوان مسئلہ جبکہ عقد نکاح
مین ایسی چیز کی شرط کرے کہ جو مشروع نہو جیسے کہ دوسری عورت سے نکاح نہ کریگا یا لونڈی کو حرم
نہ بنائیگا تو عقد اور مہر دونون کے دونون صحیح ہین اور شرط باطل ہے اور اگر یہ شرط کرے کہ فلان چیز

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہونچا دونگا اور اگر نہ پہونچاؤن تو عقد باطل ہو جائے تو یہ عقد اور مہر دونون لازم ہونگے اور شرط باطل ہو جائیگی اور اگر شرط کرے کہ منکوحہ کے بکر کا ازالہ نکریگا تو یہ شرط لازم ہو جائیگی اور اسکے بعد منکوحہ اگر بکر کے ازالے کی اجازت دے تو ازالہ جائز ہو جائیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ شرط عقد منقطع یعنی متعہ سے مخصوص ہے اور یہ قول بے دلیل کا دعوی ہے اسلیے کہ روایت مین مطلق نکاح واقع ہوا ہے آٹھوان مسئلہ جب عورت عقد نکاح مین شہر سے اپنے باہر نہ لیجانے کی شرط کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ شرط لازم ہو جائے گی اور یونہین روایت مین وارد ہوا ہے اور اگر مرد اُسے شہر سے باہر لیجانے پر کچھ مہر کی اور باہر نجانے پر اُس سے کم مہر کی شرط کرلے پھر اگر اُسے وہ مشرکون کے شہر کو لیچلے تو عورت کو اس جانے مین شوہر کی اطاعت واجب نہین اور اُس عورت کا مہر وہی زیادہ رہیگا اور اگر اُسے اسلام کے شہر کی طرف لیچلے تو جو شرط شوہر نے کرلی ہے لازم ہو جائے گی اور اس مسئلے مین تردد ہے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ موجبہی ہے کہ جو قرار دیا ہے وہ مہر اور شرط باطل ہو جائیگی اور اگر اُس سے بہتر ہوگا تو مہر مثل دینا اسکو لازم ہو جائیگا نوان مسئلہ اگر شوہر زوجہ کو باین طلاق دے اور پھر اُس سے عدے مین تزویج کرے یعنی نئے مہر سے مہر قرار دیکر تزویج کرے اور اسکے بعد پھر اُسے دخول سے پہلے طلاق دے تو اُس عورت کو آدھا مہر پہونچتا ہے دسوان مسئلہ اگر منکوحہ شوہر کو اپنا آدھا مہر شاع کے طور پر یعنے بے بانٹے بخشدے اور اسکے بعد شوہر دخول کے پہلے اسے طلاق دیدے تو شوہر کو باقی مہر پہونچتا ہے اور ساری باقی مین سے کچھ زوجہ کو نہ دیگا خواہ وہ مہر عین ہو یا دین ہو اسلیے کہ بخشش زوجہ کے مہر کے حق مین سب مہر سے متعلق ہوئی ہے گیارھوان مسئلہ اگر عورت سے دو غلام مہر قرار دیکر نکاح کرے اور ان دونون مین سے ایک مرجائے پھر دخول سے پہلے اُس منکوحہ کو طلاق دیدے تو شوہر اُس زوجہ سے آدھا موجود غلام مین سے اور مرے غلام کی آدھی قیمت لے لے گا — بارھوان مسئلہ اگر عقد نکاح مین اختیار باقی رکھنے کی شرط کرلین یعنی زوجہ یا شوہر عقد کے وقت کہین کہ اس نکاح مین ہم مختار ہین چاہین گے باقی رکھین گے اور نہین تو نکاح نرہے گا تو یہ نکاح باطل ہو جائے گا اور اسمین تردد ہے اسلیے کہ اگر اس بات پر نظر کیجائے کہ نکاح کے تحقق کا مقتضی عقد ہے اور وہ واقع ہو چکا اور اسمین باقی رکھنے نرکھنے کا اختیار نافذ نہین ہوتا ہے تو عقد نکاح صحیح ہو جائیگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور شرط فاسد ہو جائیگی اور اگر یہ ملاحظہ کیا جائیگا کہ عقد پر رضا پائی نہیں گئی اور باقی رکھنے نہ رکھنے کے اختیار کے شرط سے متزلزل ہے تو نکاح باطل ہے اور اگر یہ شرط مہر مین کرے تو عقد نکاح اور مہر اور شرط سب کے سب صحیح ہین مترجم کہتے ہین کہ یعنی اگر اُسی مہر کو بحال رکھین گے تو وہی مہر لازم ہو جائیگا اور نہین تو مہر مثل دینا چاہیے ہو گا اور عقد صحیح رہے گا تیرھوان مسئلہ مہر محض عقد نکاح سے دو روایتون مین زیادہ مشہور روایت پر زوجہ کی ملک ہو جاتا ہے اور زوجہ کو قبضے سے پہلے اشبہ قول پر اُسمین تصرف کرنا پہونچتا ہے پھر جب شوہر دخول کے پہلے اُسے طلاق دیدیگا تو آدھا مہر شوہر کیطرف پھر جائیگا اور آدھا عورت کی لیے باقی رہجائے گا اور اگر زوجہ اپنے سارے حق کو بخشدیگی تو وہ تمام مہر شوہر کا مال ہو جائیگا اور اسیطرح پر اگر عورت کے نکاح کا ولی جیسے باپ دادا ہے بخشدیگا تو بھی سارا مہر کا مال شوہر کا مال ہو گا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جو شخص وکالت سے یا ولی ہونے سے عورت کے عقد نکاح کا متولی ہوتا ہے اُسے بھی مہر مین سے کچھ عفو کر دینے کا مطلقاً اختیار ہے اور باپ دادا بھی کچھ مہر بخش سکتا ہے اور پورا پورا مہر نہین بخش سکتا ہے اور شوہر کے ولی کو طلاق ہونے پر شوہر کے حق کا عفو کرنا جائز نہین اِسلیے کہ وہ شوہر کی مصلحت کے لیے منصوب ہے اور اُسکے مال بخشدینے مین اُسکا کوئی فائدہ نہین ہے اور جب عورت اپنے حق کے نصف کو بخشدے یا شوہر اپنے حق کے نصف کو بخشدے تو محض ہبہ ہے اِن دونون مین سے کسی کی ملک سے وہ نصف باہر نہین ہونے کا اِسلیے کہ ہبہ مین قبضہ بھی شرط ہے اور جبتک موہوب لہ کا قبضہ نہو گا اُسوقت تک موہوب واہب ہی کی ملک مین رہیگا ہان اگر مہر دین ہو گا اور ہنوز شوہر نے زوجہ کو ادا نکر دیا ہو گا یا زوجہ کے پاس ضائع ہو گیا ہو گا اور اُسکے ذمے ہو تو ہبہ کفایت کر جائیگی اور قبضے کی احتیاج نہین ہے اِسلیے کہ یہ ابراء ذمہ ہے اور زیادہ صحیح قول پر ابراء قبول کا محتاج نہین ہے لیکن جس شخص پر کسی کا عین مال ہو گا تو وہ اُسکے محض عفو کر دینے سے اُسکی ملک سے منتقل نہو گا جبتک کہ وہ معفو لہ کے حوالے نکر دیگا اِسلیے کہ ہبہ موہوب لہ کے قبضے پر موقوف ہے اور ہبہ کی باقی شرطون کا بھی پایا جانا چاہیے تاکہ ہبہ کامل ہو جائے —

چودھوان مسئلہ اگر عورت کا مہر موجل ہو یعنی مہر کے ادا کے لیے وقت معین ہو چکا ہو اور ابھی وہ میعاد نہ پہونچی ہو تو عورت کو اپنے نفس کی تسلیم سے شوہر کی منفعت کے لیے امتناع جائز نہین پھر اگر زوجہ امتناع کرے اور میعاد بھی گزر جائے تو آیا بے مہر کے پائے اُسے اپنے نفس کی تسلیم سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روکنا پہونچتا ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ نہین پہونچتا ہے اِسلیے کہ مہر کے ادا کرنے کی میعاد سے پہلے نفس کے تسلیم کا وجوب ہو گیا اُسکے ذمے قرار پاچکا ہے پھر میعاد کے گزرنے پر بھی یہ وجوب باقی ہے اور یہی قول اشبہ ہے پندرھوان مسئلہ اگر کوئی شخص عورت کا مہر چاندی کا ٹکڑا قرار دے اور منکوحہ اُس چاندی کا کوئی ظرف بنوالے اور اِسکے بعد شوہر دخول سے پہلے اُسے طلاق دیدے تو مطلقہ کو اختیار ہے خواہ اُسی برتن کو آدھا کرکے شوہر کو دیدے یا اُسکی آدھی قیمت شوہر کو دیدے اِس لیے کہ زوجہ پر اُسمین سناری کا کام ہو لے کے دینا واجب نہین ہے اور برتن بنانے کے سبب سے چاندی اور چیزین بنانے کی صلاحیت سے نکل نہین جاتی ہے پھر اگر مطلقہ اُسی برتن مین سے آدھا دیدے تو شوہر کو اُسکا لے لینا جائز ہے اور اگر عورت کا مہر کپڑا قرار دے اور عورت اُس کپڑے کی کرتی بنالے تو شوہر آدھی کرتی کا لے لینا واجب نہین ہے بلکہ کپڑے کی آدھی قیمت لیلے اِسلیے کہ کپڑا کرتی بنے سے اور لباس بنے کی قابلیت سے جاتا رہا اور اُسکی قیمت کا بھی نقصان ہو جائیگا سولھوان مسئلہ اگر عورت کا مہر قرآن کے سورے کی تعلیم قرار دے اور تعلیم کے حد یہ ہو کہ عورت اکیلے اُس سورے کی تلاوت کر سکے اور شوہر کے ساتھ کا پڑھنا تعلیم مین کفایت نہین کر سکتا ہے اگر ایک آیت کے پڑھنے مین عورت مستقل ہو جائے اور شوہر دوسرے آیت کی تعلیم شروع کرے پھر عورت اُس پہلی آیت کو بھولجائے تو شوہر کو پھر سے اُس آیت کی تعلیم واجب نہین اور اگر عورت اُس سورے کو کسی اور شخص سے سیکھ لے تو اُس عورت کو اپنے شوہر سے اُس سورے کے سکھانے کی اُجرت لے لینا واجب ہے جیسے کہ کسی چیز کے بدلے مین عورت سے نکاح کرے کہ جسکا دینا مشکل ہو تو اُسکی قیمت دیدیگا سترھوان مسئلہ اگر عقد بیع اور عقد نکاح کو ایک عقد مین اِس طریق سے کوئی جمع کرے کہ جیسے عورت کا وکیل کہے کہ بیچا مین نے اِس کپڑے کو اور اپنی مؤکلہ کو تیرے نکاح مین دس دینار کے بدلے مین دیا اور شوہر کہے کہ مین نے بیع اور نکاح کو اِس مبلغ کے بدلے مین قبول کیا تو اِسصورت مین یہ دونون عقد صحیح ہین اور اُن دیناروں کو مہر مثل پر اور کپڑے کی قیمت پر اِسطرح سے تقسیم کرنا چاہیے کہ اگر کپڑے کی قیمت پانچ دینار ہین اور مہر مثل مین پانچ دینار ہین تو آدھا آدھا دونون پر بٹے گا اور اگر مہر مثل کے دس دینار ہین اور کپڑے کی قیمت پانچ دینار کا ہوا اور دس کے عدد کی نسبت پندرہ کے دو ثلث کی ہے تو دس دینار کے تین حصے کرنا چاہیے دو حصے مہر مین زوجہ کو دینے چاہیے اور ایک حصہ کپڑے کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قیمت مین دینا چاہیے اولاد ر صورتین بھی اسی قیاس پر ہین اور اگر عورت کے پاس ایک دینار ہو اور کہے کہ مین نے تجھ سے نکاح کیا اور تیرے ہاتھ یہ دینا بیچی ایک دینار کے بدلے مین تو یہ بیع باطل ہو جائیگی اسلیے کہ ربا یعنی بیاز ہے اور مہر بھی فاسد ہو جائے گا اور عقد نکاح بھی صحیح ہو جائے گا یعنی بے مہر کے نکاح صحیح ہو جائے گا اور مہر مثل لازم ہوگا اور اگر مبیع اور قیمت کی جنس مختلف ہوگی تو بیع اور نکاح اور مہر سب کے سب صحیح ہونگے جیسے کہ کہے مین نے اس کپڑے کو بیچا اور اپنے نفس کو تیرے نکاح مین دیا ایک دینار کے بدلے مین دور شوہر قبول کرلے تو صحیح ہے اور نہ بیاز لازم آئیگا اور نہ مہر مین فساد پڑیگا ان مسئلون کی فرعین پہلی فرع اگر کوئی شخص اپنے غلام کو عورت کا مہر قرار دے اور وہ عورت اُس غلام کو آزاد کردے اور اسکے بعد شوہر اُسے دخول سے پہلے طلاق دیدے تو عورت پر اُس غلام کی آدھی قیمت کا شوہر کو دینا واجب ہے اور اگر وہ عورت اُس غلام کی تدبیر کرے یعنی مرنے کے بعد اُسکے آزاد کرنے کی وصیت کرے تو عورت کو اختیار ہے خواہ غلام کی تدبیر کو توڑ ڈالے اور آدھا غلام شوہر کو دے اور نہین تو آدھی قیمت غلام کی شوہر کو دیدے اور تدبیر کو بحال رکھے بس اگر تدبیر کو فسخ کریگی تو شوہر آدھا غلام لے لیگا اور اگر زوجہ فسخ کرنے سے انکار کرے تو اُسپر تدبیر کے فسخ کرنے کے لیے جبر نکرینگے اور عورت پر اُس غلام کی آدھی قیمت کا دینا واجب ہے اور اگر آدھی قیمت زوجہ دیدے اور پھر اُس غلام کی تدبیر کو فسخ کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ شوہر کو بھی عین مہر کے نصف مین عود کرنا پہونچتا ہے اسلیے کہ اُسنے غلام کی آدھی قیمت تدبیر کے حائل ہو جانے سے لیلی تھی اور جبکہ تدبیر جاتی رہی تو اُس غلام مین رجوع صحیح ہوئی اور اِسمین تردد ہے اور تردد کا منشا یہ ہے کہ قیمت کے دیدینے سے زوجہ کی ملکیت اُس غلام پر قرار پکڑ جاتی ہے اور شوہر کا حق اُسمین سے جاتا رہتا ہے دوسری فرع اگر کسی عورت کی تزویج اُسی کا ولی مہر مثل سے کم پر کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ مہر باطل ہوگا اور عورت کے لیے مہر مثل ثابت ہو جائیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ وہی معین کیا ہوا مہر لازم ہوگا اور یہی قول اشبہ ہے مترجم کہتے ہین کہ صاحب مسالک علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ یہ حکم ایسی صورت مین ہے کہ عورت کے ولی نے مہر کی کمی مین کوئی مصلحت عورت کے لیے جان لی ہو اور اگر بے کسی مصلحت کے تعدی اور بے پروائی سے ویسا کیا ہوگا تو مہر مثل ثابت ہو جائے گا تیسری فرع اگر عورت سے ایسے مال پر نکاح کرے جو اُسے دکھا دیا ہو اور اُسکا اندازہ نہ معلوم ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر اُس مال مین سے کچھ زوجہ کے قبضے سے پہلے ضایع ہوجائے اور زوجہ شوہر کو اُس ضایع ہوئی مقدار سے بری الذمہ کردے تو یہ ابراء صحیح ہے اور اسیطرح اگر فاسد مہر پر عورت سے نکاح کرے اور عورت کے لیے مہر مثل ثابت ہو جائے اور عورت شوہر کو اُس سارے مہر سے یا کسی مقدار سے بری الذمہ کردے تو صحیح ہے گو اُسکی مقدار ابھی معلوم نہو اِسلیے کہ یہ حق کا ساقط کردینا ہے اور اُسمین حق کی مقدار کا نجاننا کچھ مضر نہین ہے اور اگر شوہر کو دخول سے پہلے مہر مثل سے بری الذمہ کرے تو صحیح نہین ہے اِسلیے کہ مہر اُسکے دخول ہی سے قرار پائیگا اور ذمے نہوئیوالی چیز سے بری الذمہ کرنا صحیح نہین ہے تتمہ اگر باپ اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کرے بس اگر اُس لڑکے کا کچھ مال ہوگا تو مہر اُسی لڑکے کے مال پر ہے اور لڑکا نادار ہوگا تو مہر اُسکے باپ کے ذمے ہے اور اگر باپ مرجائے تو بیٹے کی زوجہ کا مہر باپ کے اصل ترکے سے دینا چاہیے خواہ اُسوقت لڑکا بالغ ہوا ہو اور مالدار ہوگیا ہو یا بلوغ کے پہلے مرگیا ہو اور اگر باپ مہر کو دیدے اور اِسکے بعد لڑکا جوان اور بالغ ہو اور دخول سے پہلے زوجہ کو طلاق دیدے تو اُس سے آدھے مہر کو وہی طلاق دینےوالا شوہر پھیر لیگا نہ اُسکا باپ اِسلیے کہ یہ ہبہ کا حکم رکھتا ہے کہ باپ نے بیٹے کو ہبہ کیا ہے فرع اگر باپ اپنے بالغ بیٹے کی طرف سے تبرعاً مہر ادا کرے اور اُسکے بعد وہ بیٹا اپنی اُسی زوجہ کو طلاق دے تو اُس سے آدھا مہر اُسکا شوہر پھیر لیگا اور باپ اپنے بیٹے سے اُسی دلیل سے کہ نابالغ مین مذکور ہوئی اُسے لے نسکیگا اور اِن دونون مسئلون مین تردد ہے مترجم کہتے ہین کہ تردد کا سبب یہ ہے کہ ملک مالک کی طرف عود کرتی ہے کہ وہ باپ ہے نہ بیٹا اور جب مہر بیٹے کے ہبہ کرنے کے حکم مین ہے تو پھر وہ اُسی کا مال ہے چوتھی طرف تنازع کے حکمون مین ہے اور اِسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جب زوجہ اور شوہر آپسمین اصل مہر مین اختلاف کرین تو مقبول قول شوہر کا ہے اور اگر دخول سے پہلے ایسی منازعت ہو تو کوئی اشکال نہین اِسلیے کہ عقد نکاح دائمی مین مہر کا ذکر نہونا ممکن ہے لیکن اشکال اُسوقت مین ہے کہ دخول کے بعد نزاع واقع ہو اِسلیے کہ دخول کے بعد یقیناً مہر واجب ہوجاتا ہے تو اِس صورت مین بھی مقبول قول شوہر کا اِس نظر سے ہے کہ براءت ذمہ اصل ہے کہ پھر کوئی مشکل نہین اور اگر مہر معین مقدار کرین گو ایک چانول بھر سونا یا چاندی ہو اِس لیے کہ احتمال ہوتا ہے کہ وہی مقدار مقرر ہوئی ہو اور اُسپر زیادہ ہونا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معلوم نہین ہے اور اگر دونون مہر کی مقدار مین یا صفت مین اختلاف کرین مثلاً تو اسمین بھی مقبول قول شوہر کا اُسی کے قسم کے ساتھ ہے لیکن اگر شوہر پہلے مہر کا اقرار کرے اور اُسکے بعد دعویٰ کرے کہ مین نے زوجہ کو دیدیا اور دینے کا ثبوت نہ رکھتا ہو تو اس صورت مین مقبول قول زوجہ کا اُسکی قسم کے ساتھ ہے اِس مسئلے کی فرع اگر شوہر زوجہ کو مہر دیدے اور اِسکے بعد زوجہ کہے کہ ہبہ کے طور پر دیا ہے اور شوہر کہے کہ مہر تھا تو مقبول قول شوہر کا ہے اِسلیے کہ وہ اپنے قصد سے زیادہ واقف ہے دوسرا مسئلہ اگر شوہر اپنی زوجہ سے تخلیہ کرے اور عورت دعویٰ ہمبستری ہونیکا کرے اور شوہر منکر ہو پھر اگر شوہر کو اپنے مدعا پر ثبوت دینا ممکن ہو کہ زوجہ باکرہ ہو اور فرج مین مجامعت کا دعویٰ کرے پھر تو کوئی نزاع نہین ہے اِسلیے کہ عورتونکی گواہی سے بکارت کا ازالہ ہونا نہ ہونا معلوم ہو جائیگا اور اگر باکرہ نہو تو مقبول قول شوہر کا اُسکی قسم کے ساتھ ہے اِسلیے کہ مباشرت کا نہونا اصل ہے اور شوہر اِس امر کا انکار کرتا ہے کہ زوجہ اُسکا دعویٰ کرتی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مقبول قول زوجہ کا اِس نظر سے ہے کہ حلال عورتون کے ساتھ تخلیہ کرنے کا حال اسی پر شہادت دیتا ہے اور پہلا قول اشبہ ہے تیسرا مسئلہ اگر کسی سورہ کی یا ہنر کی تعلیم کو زوجہ کا مہر قرار دے اور زوجہ کہے کہ یہ مجھے اور کسی نے تعلیم کیا ہے تو مقبول قول زوجہ کا ہے اِسلیے کہ وہ اِس امر کی منکر ہے اور شوہر اُسکا دعویٰ کرتا ہے چوتھا مسئلہ جب زوجہ ثبوت دے کہ شوہر نے اُس سے دو وقتون مین دو عقد کیے ہین اور شوہر دعویٰ کرے کہ ایک عقد مکرر واقع ہوا ہے اور زوجہ نے دو کا گمان کر لیا ہے تو مقبول قول زوجہ کا ہے اِسلیے کہ ظاہر حال اُسکے قول کے موافق ہے اور آیا زوجہ کیلیے دو مہر واجب ہون گے بعضے فقہا کہتے ہین کہ دو عقدون کے مقتضون پر عمل کرنے کے سبب سے ہان دو مہر واجب ہونگے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ ڈیڑھ مہر لازم ہوگا اور پہلا قول اشبہ ہے اِسلیے کہ سارا مہر عقد کے ہوتے ہی واجب ہو جاتا ہے اور دو عقدون کے ثابت ہونے کی صورت مین دو مہر لازم ہو جائین گے مگر جبکہ شوہر ایک مہر کے ساقط کرنیوالے کو یا دونون کے ساقط کرنیوالے کو ثابت کر دیگا تو اُسکے موافق حکم ہوگا اور ڈیڑھ مہر کے وجوب کے کہنے والی دلیل یہ ہے کہ شاید پہلا نکاح دخول کے پہلے جاتا رہا ہوگا پس دخول کا ثابت کرنا زوجہ کے ذمے ہے اور دخول کا نہونا اصل ہے پھر پہلے نکاح سے آدھا مہر لازم ہوگا اور دوسرے نکاح سے پورا مہر اِسلیے کہ اُس شوہر سے کوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جدائی عمل میں نہین آئی ہے بس ڈیڑھ مہر لازم ہوگا مگر یہ کہ زوجہ دخول کو ثابت کردے اور یہ قول
ضعیف ہے اسلیے کہ دخول کا نہونا اصل ہے اور سقوط کا نپائے جانا اصل ہے پھر عقد کے مقتضے پر عمل
کرنا راجح ہے تیسری نظر منکوحہ عورتوںکی تقسیم کے حکمون مین اور نشوز یعنی زوجہ اور شوہر
مین کی مخالفت کے حکمون مین ہے اور کلام قسمت مین اور لواحق مین ہے لیکن قسمت بس
کہا جاتا ہے کہ ہر زوجہ اور شوہر کا ایک حق ہے کہ دوسرے کو اسکا بجا لانا واجب ہے بس جیسا کہ
زوجہ کا نفقہ دینا کھانے سے اور پینے سے اور پہننے سے اور سکونت کے گھر سے واجب ہے
اسی طرح زوجہ سے منفعت اُٹھانے کی اپنے شوہر کو قدرت دینا اور اُسکے نفرت کے باعث سے
دور رہنا واجب ہے اور منکوحہ عورتون مین تقسیم کرنا شوہر پر کا واجب حق ہے خواہ شوہر آزاد
ہو یا بندہ ہو نامرد ہو یا خصی ہو اور اسیطرح اگر شوہر دیوانہ بھی ہو اور دیوانے کے طرف سے اُسکا
ولی اُسکی منکوحہ عورتون مین تقسیم کریگا اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ جبتک ابتدا قسمت سے نکریگا تو قسمت
واجب نہ ہوگی اور یہی اشبہ ہے مترجم کہتے مین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ عورتون
مین قسمت شوہر پر مطلق واجب ہے خواہ اُس نے ابتدا کی ہو یا نکی ہو بس جسکے ایک زوجہ ہو تو
اُس عورت کی ایک رات چار راتون مین سے ہے اور شوہر تین راتون مین مختار ہے جہان جی
چاہے سو رہے اور اگر چار عورتین رکھتا ہو تو ہر ایک کے لیے ایک رات ہے اور شوہر کے لیے
کوئی رات باقی نہین رہتی ہے اور شوہر کے لیے اِس رات مین تخلف کرنا اور اَور عورتون کے
ساتھ رات گزارنا حلال نہین مگر جبکہ کوئی عذر ہو یا سفر مین گیا ہو یا سب عورتون نے تخلف کا
اذن دے دیا ہو یا بعضی عورتون نے اپنی مخصوص راتونمین اجازت دیدی ہو اور آیا عورتون
مین اِس طریق سے قسمت جائز ہے کہ ہر ایک کے لیے ایک رات سے زیادہ کرے بعضے فقہا کہتے
ہین کہ ہان یہ بھی جائز ہے اور بڑھکر موجہ یہی ہے کہ اُنکی رضامندی کی شرط سے جائز ہے اور اگر
چار عورتون سے ایک عقد نکاح مین کوئی تزویج کرے تو قسمت مین اُنکی ترتیب قرعے سے دیگا
اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مختار ہے جس سے چاہے ابتدا کرے اور اسکے بعد دوسری مین اختیار ہے
یہانتک کہ چار راتین چارون عورتون کے پاس کاٹ چکے پھر اسکے بعد اُسی ترتیب کی تقسیم پر عمل
کرنا واجب ہے اور یہی قول اشبہ ہے اور قسمت مین رات کا سونا واجب ہے اور جماع کرنا واجب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین اور وجوب رات کے سونے سے مختص ہے اور دن گزارنے سے مختص نہین ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جس رات کو جسکے پاس سویا ہے اسکی صبح کو بھی اُسی عورت کے پاس بسر کریگا اور اسطرح روایت مین آیا ہے مترجم کہتے ہین کہ اِس روایت کو استحباب پر حمل کیا ہے اور وجوب پر حمل نہین کیا ہے۔ اور جبکہ کسی شخص کے نکاح مین ایک لونڈی اور ایک آزاد عورت ہو تو آزاد عورت کے پاس دو راتین رہیگا اور لونڈی کے پاس ایک رات رہیگا اور کتابیہ عورت بھی قسمت مین لونڈی کا حکم رکھتی ہے پھر اگر کسی مرد کے پاس ایک مسلمان عورت اور ایک کتابیہ عورت ہو تو مسلمان عورت کے لیے دو راتین ہین اور کتابیہ کے لیے ایک رات ہے اور اگر کسی کے عقد مین ایک مسلمان لونڈی اور ایک ذمیہ آزاد عورت ہو تو قسمت مین یہ دونون برابر ہین فرعی مسئلے اگر آزاد عورت کے پاس دو راتین سو چکے اور اسکے بعد لونڈی منکوحہ آزاد ہو جائے اور نکاح کے باقی رکھنے پر راضی رہے تو دو راتون کا اُسکا حصہ ہوگا اسلیے کہ اُسنے دو راتون کے استحقاق کے مقام کو حاصل کر لیا ہے اور اگر آزاد منکوحہ کے پاس دو راتین سوئے اور منکوحہ لونڈی کے پاس ایک رات سوئے پھر لونڈی آزاد ہو جائے تو اُسے دوسری رات کا استحقاق حاصل ہوگا اسلیے کہ ایک رات کا جو اُسکا حق تھا وہ پورا ادا کر دیا گیا اور اگر منکوحہ لونڈی کے پاس ایک رات سوئے اور آزاد منکوحہ کے پاس دو راتین سونے سے پہلے وہ لونڈی آزاد ہو جائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ آزاد بی بی کے حصے کے پورا کرنے کے بعد اُس آزاد ہوئی منکوحہ لونڈی کی ایک رات کی قضا عمل مین لائیگا اسلیے کہ وہ بھی آزاد بی بی کے برابر ہو گئی ہے اور اِسمین تردد ہے اسلیے کہ وہ اپنا پورا حق پا چکنے کے بعد آزاد ہوئی ہے اور مملوکہ لونڈیون کے لیے کہ جنکے مالک کے طریق سے بستر ہوتا ہو قسمت نہین ہے خواہ ایک ہو یا بہت سی ہون اور شوہر کو اپنی بیبیون کے گھرون مین باری سے پھرنا یا انھین اپنے گھر مین بلانا یا بعضی بیبیون کے گھرون مین جانا اور بعضی کو اپنے گھر مین بلانا پہونچتا ہے اور باکرہ بی بی کے لیے پہلی ہمبستری ہونے کے وقت مین سات راتین خاص ہین اور غیر باکرہ کے لیے کہ نکاح مین لائے تین راتین ہین اِن راتون مین اُسکی اور بیبیون کا حق نہین ہے اور اِن راتون کی قضا عمل مین لانا اور بیبیون کے لیے نہین ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ اِس اختصاص مین حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وارد ہوئی ہے کہ جسکا مفاد یہ ہے کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

باکرہ عورت کے لیے خاص سات راتین ہین اور غیر باکرہ کے لیے تین راتین ہین۔ اور اگر اپنے گھر
مین ایک رات مین دو بیبیان یا زیادہ لائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ انمین سے جس سے چاہے گا
ابتداکریگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ قرعہ ڈالیگا اور پہلا قول اشبہ ہے اور دوسرا قول بہتر ہے
اور شوہر کے سفر کے سبب سے قسمت ساقط ہو جاتی ہے یعنی اگر سفر کرے اور کسی بی بی کو بیبیون
مین سے ساتھ لیجائے تو سفر سے پھر آنے کے بعد اُس ہمراہی کی بی بی کی راتون مین سے سفر کی
راتون کا وضع کرنا لازم نہین ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر سفر نقل مکان کے لیے اسطرح سے ہو
کہ اُس مقام کو چھوڑ کر دوسرے شہر مین رہنے کو جائے یا سفر مین اقامت کرے تو مقیم کا حکم بہم پہونچائیگا
اور سارے سفر کے دنون سے پھرنیکے بعد ہمراہی کی زوجہ سے حساب کر کے وضع کریگا نہ سفر غیبت کہ اُسمین
جس بی بی کو ساتھ لیجائے گا تو پھرنے کے بعد اُس بی بی کے حصے مین سے حساب سے وضع نکریگا
اور سفر غیبت سے اِن دو سفرون کے سوا ہر سفر ہے جیسے شہرون مین تجارت کے قصد سے سفر کرے
اور جب بی بیون مین سے بعضی بیبیون کا سفر مین لیجانا منظور ہو تو ساری بیبیون کے نام پر ساتھ لیجانے کے
لیے قرعہ ڈالنا سنت ہے اور جسکے نام پر قرعہ نکلے آیا اُس سے عدول کر کے اور کسی بی بی کو ساتھ
لیجا سکتا ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ اور کا ساتھ لیجانا جائز نہین اسلیے کہ وہی بی بی قرعہ نکلنے سے رفاقت
کے لیے متعین ہو گئی ہے اور اسمین تردد ہے کہ قرعہ وجوب کا افادہ نہین کرتا ہے کہ اُسکے خلاف کرنا
بھی حرام ہو جائے اور منکوحہ لونڈی کی قسمت اُسکے مالک کی اجازت پر موقوف نہین ہے اسلیے کہ خاص یہ
حق لونڈی کا ہے اور اسمین مالک کا کوئی فائدہ نہین ہے اور بیبیون سے خرچ وغیرہ دینے مین برابر سلوک
کرنا سنت ہے اور بیبیون کی طرف جماع مین متوجہ ہونا سنت ہے اور جسکے پاس شب کو سویا ہو اُسکی
صبح کو بھی اُسی کے پاس رہے اور کسی بی بی کے ماں باپکی وفات کے وقت مین اُسے وہان جانے کی اجازت
دینا سنت ہے اور شوہر کو پہونچتا ہے کہ اپنی زوجہ کو ساس سسرے کی عیادت کو جانے دے اور بے
کسی امر واجب کے اُسے گھر سے نہ نکلنے دے لیکن لواحق کے کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ قسمت زوجہ
شوہر مین کا مشترک حق ہے اسلیے کہ اُسکا فائدہ دونون مین مشترک ہے پھر اگر بی بی اپنے شوہر کے ذمے
حق کو ساقط کرے تو شوہر کو اختیار ہے کہ چاہے اُس ساقط کرنے کو قبول کرے چاہے نہ قبول کرے اور
زوجہ کو شوہر کے راضی ہونے کی صورت مین پہونچتا ہے کہ اپنے حق کی رات کو شوہر کو بخشدے یا کسی او

Presented by: Rana Jabir Abbas

بی بی کو دیدے پھر اگر بی بی شوہر کو اپنے حصے کو بخشدے تو شوہر کو اختیار ہے کہ اپنی اور بیبیون مین سے جسے چاہے اُسکے حصے کو دیدے اور ایک بی بی اپنے حصے کو اپنی سب سَوتون کو دیڈالے تو اُسکے حصے کو اور ساری بیبیون مین بانٹ دینا واجب ہی اور اگر وہ اپنا حصہ ایک مخصوص سَوت کو بخشدیگی تو اُسی ایک سے مخصوص ہوگا اور اِسیطرح اگر چار بیبیون مین سے تین بیبیان اپنے حصے کی راتین چوتھی بی بی کو بخشدین تو شوہر پر لازم ہے کہ ہر شب کو بے خلل کے اُسی چوتھی بی بی کے پاس سوئے دوسرا مسئلہ جب کوئی بی بی اپنی باری کو بخشدے اور شوہر بھی راضی ہو تو یہ بخشنا صحیح ہے اور اگر دیڈالنے سے پھر جائے تو اُسے پھر جانا پہونچتا ہے مگر جتنے دن گزر چکے ہین اُنمین رجوع کرنا اس معنی سے جائز نہین کہ گزرے دنون کی قضا نہین اور آنیوالے دنون مین رجوع صحیح ہے اور اگر زوجہ اپنی باری کے ہبہ مین رجوع کرے اور شوہر کو رجوع کی اطلاع نہ ہو تو شوہر کے نہ واقف ہونے سے جو باریان گزر جائینگی اُنکی قضا عمل مین لانے کا حکم شوہر پر نہ کرینگے تیسرا مسئلہ اگر زوجہ اپنی باری کے عوض مین کچھ مانگے پھر اسکا شوہر اُسے شوہر دے آیا یہ لازم ہوگا بعضے فقہا کہتے ہین کہ لازم نہوگا اِسلیے کہ تمتع ایک حق ہے کہ جسکی تنہا قیمت نہین ہے پھر اِسپر معاوضہ صحیح نہین ہے چوتھا مسئلہ کم سن عورت کے لیے کوئی باری نہین ہے اور نہ ایسی دیوانی عورت کے لیے جو کسی وقت افاقہ نپاتی ہو اور نہ ناشزہ عورت کے لیے جو شوہر کی اطاعت مین نہو اور نہ اُس عورت کے لیے کہ جو بے اجازت شوہر کے سفر مین گئی ہو اِس معنی سے کہ اُسکی گذشتہ باریون کی قضا شوہر پر واجب نہین ہی پانچوان مسئلہ ایک بی بی کی باری کی رات مین شوہر دوسری بی بی کے دیکھنے کو بجائے گا اور اگر بیمار ہوگی تو اُسکی عیادت جائز ہے اور اگر ساری رات عیادت مین گزر جائے تو آیا اُس رات کی قضا باری والی بی بی کے لیے عمل مین لائیگا بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان قضا عمل مین لائیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ قضا نہین ہے جیسے کہ غیر کی عیادت کو گیا ہو اور ساری رات اُسمین گزر گئی ہو اور یہی اشبہ ہے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اِس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ضروری امر کہ جنھین عادت کے مقتضے سے کرنا لازم ہے جب اُنمین اشتغال لازم ہوگا تو وہ عورت کی باری کو ساقط کرینگے اور اگر کسی بیمار بی بی کے گھر مین اُسکی عیادت کے لیے گیا ہو اور اُس سے ہمبستری کرے اور پھر باری والی بی بی کے پاس پھر آئے تو شوہر پر ہمبستر ہونے کی قضا واجب نہین اِسلیے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ ھمبستری قسمت کے لوازم مین سے نہین ہے چھٹا مسئلہ اگر قسمت مین ظلم کرے تو جس بی بی کے باری مین خلل ڈالا ہے اُسکی قضا عمل مین لائیگا ساتوان مسئلہ اگر کسی شخص کی چار نکاحی بیبیان ہون اور ایک اُنہین سے ناشزہ یعنی نافرمان ہو جائے اور شوہر تین بیبیون مین ہر ایک کے لیے پندرہ پندرہ راتون کی تقسیم کرے اور دو بیبیون کے پاس تیس تیس راتین گزران چکے اسکے بعد چوتھی نافرمان بھی فرمانبردار ہو جائے تو اِس صورت مین ناشزہ کی پندرہ راتون کے دو ثلث کم ہو گئے اور ایک ثلث کہ پانچ راتین ہین چوتھی بی بی کے پاس سونا چاہیے اور یہ اس طریق سے ہوگا کہ تیسری بی بی کے پاس تین راتین سوئے اور چوتھی ناشزہ کے پاس ایک رات سوئے یہانتک کہ پانچ پوری ہو جائین تو تیسری بی بی کے پاس پندرہ راتین اور چوتھی کے پاس پانچ راتین سو چکے گا پھر اسکے بعد نئے سرے سے چارون بیبیون پر برابر قسمت کرنا چاہیے آٹھوان مسئلہ اگر تین راتین تین بیبیون کے پاس گزران چکے اور چوتھی بی بی کو اُسکی باری کی رات آنے کے بعد طلاق دے اور پھر اُس سے تزویج کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُس مرد پر اُس رات کی قضا اُس مطلقہ بی بی کے پاس تزویج کے بعد عمل مین لانا واجب ہے اِسلیے کہ رات کے آجانے سے اُسکی باری کا حق شوہر متعلق ہو گیا تھا اور اسمین تردد ہے اِسلیے کہ زوجیت سے نکلجانیکے سبب سے یہ حق جاتا رہتا ہی اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مسالک علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ ہم نہین مانتے ہین کہ زوجیت سے نکلجانے مین اور حقوق کے سقوط مین ملازمت ہے کیونکہ مالی حقوق مثل مہر وغیرہ کے باقی رہتے ہین گو طلاق بھی دیدے اور بعضے حقوق کی تخصیص کرنا اور بعضون کی نکرنا اسپر کوئی دلیل نہین تو اُس رات کی قضا عمل مین لانے کا وجوب اقوی ہے نوان مسئلہ اگر ایک مرد کی دو بیبیان دو شہر وںمین ہون پھر ایک عورت کے پاس دس دن تک مقیم رہے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ جب دوسری کے پاس پہونچے تو اُسکے پاس بھی دس دن رہنا واجب ہے کہ عدل اور تسویہ عمل مین آجائے مترجم کہتے ہین کہ قسمت کے قاعدے کے موافق جسے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب مرد کے دو بیبیان ہون تو دس راتون مین پانچ راتین اُس مرد کی ہین اور باقی راتون مین شوہر مختار ہے جسکے پاس چاہے رہے بس چاہیے کہ ڈھائی راتین ہر ایک کے پاس رہے نہ دس راتین اور اسکا جواب یہ ہے کہ فقہا نے کہا ہے کہ دو راتین چار راتون مین سے شوہر کا حق اُس صورت مین ہے کہ تقسیم اسطرح پر کرے کہ ایک رات ہر بی بی کے پاس رہے کیونکہ اگر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک رات سے زیادہ پہلے کسی بی بی کے پاس رہیگا تو اتنی ہی راتین دوسری بی بی کے پاس بھی سونا واجب ہے تاکہ عدالت عمل مین آجائے اور جب ایک بی بی کے پاس دو راتین پیاپے گزرانے تو دوسری بی بی کے پاس بھی اُتنی ہی راتین رہنا چاہیے دسوان مسئلہ اگر کسی عورت سے نکاح کرے اور اُس عورت سے ہمبستر ہوا ہو اور سفر کا قصد کرے اور قرعہ بیبیون کے نام پر ساتھ لیجانے کے لیے ڈالے اور اُسی نئی بی بی کے نام کا قرعہ نکلے تو اُس مرد کو سفر سے پھرنے کے بعد اُس نئی بی بی کا خاص حصہ کہ باکرہ ہونے پر سات راتین اور غیر باکرہ ہونے پر تین راتین ہین ادا کرنا جائز ہے اسلیے کہ سفر کے دن قسمت مین داخل نہین ہین اور نئی بی بی کے خاص حصے مین شمار نہونگے کلام نشوز مین ہے اور نشوز شرع مین زوجہ کا شوہر کی اطاعت سے نکلجانا ہے اور لغت مین نشوز کے دور ہونے کے معنی ہین اور کبھی نشوز شوہر کی طرف سے ہوتا ہے جس طرح کہ بی بی کی طرف سے ہوتا ہے پھر اگر نشوز بی بی کی طرف سے ہو تو اُسکی علامت اسطرح ہے کہ منھ بگوڑے یا شوہر کی کارروائی مین دیر کرے یا شوہر کے آداب مین جو اُسکا دستور تھا اُسے بدل ڈالے تو شوہر کو اُسے وعظ اور نصیحت کرنا چاہیے اگر اسپر بھی اپنے اطوار کو نچھوڑے تو شوہر کو اُسکے ساتھ سونے مین دوری اختیار کرنا جائز ہے اور اس دوری کے اختیار کرنے کا طریق یہ ہے کہ پہلے اُسکی طرف پیٹھ کرکے سوئے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُس بی بی سے اوڑھنے بچھونے مین جدائی کرے یعنی اُسکا اوڑھنا بچھونا اور اپنا الگ الگ کر دے اور اس حال مین اُس عورت کو مارنا جائز نہین ہے لیکن اگر وہ عورت شوہر کی طرف سے اپنے ذمے کے واجب امور مین اطاعت نکرے تو اُس عورت کو مارنا پیٹنا جائز ہے گویا نا اطاعتی اُسکی پہلے ہی مرتبہ کی ہو اور مارنے مین اُس مقدار پر اکتفا کرنا چاہیے کہ جس سے اُسکے نشوز سے باز آنے کی امید ہو اور اتنا مارنا جائز نہین کہ خون نکل آئے یا بدن کا رنگ نیلا پڑ جائے اور جب کہ شوہر کی طرف سے اس سبب سے ہوتا ہے کہ زوجہ کے حق ادا نکرے تو زوجہ کو اپنے حقون کا مطالبہ پہونچتا ہے اور حاکم شرع کو جبر سے اُسکے حقون کا شوہر سے لینا پہونچتا ہے اور زوجہ کو اپنے بعضے حقون کا چھوڑ دینا اور بخشدینا شوہر کی استمالت کے لیے جیسے قسمت اور نفقے کے حق مین جائز ہے اور شوہر کو اُسکے بخشے حقون کا قبول کرنا حلال ہے کلام شقاق مین ہے شقاق فعال کا صیغہ شق سے مشتق طرف کے معنون مین ہے گویا ہر ایک زوجہ شوہر ایک طرف مین جا پڑے ہین پھر جبکہ نشوز دونون طرف سے ہو اور ڈر شقاق کے پیدا ہو جانے کا ہو تو حاکم ایک حکم شوہر کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قوم کا اور ایک حکم زوجہ کی قوم کا بھیجے گا اور یہی اولیٰ ہے یعنی مستحب ہے اور اگر انکی قوم کا نہو تو بھی جائز ہے یا ایک ایک کی قوم کا ہو اور دوسرا غیر قوم کا ہو تو بھی جائز ہے اور آیا اِن دونوں حکموں کا بھیجنا حاکم کرنے کی راہ سے ہے یا وکیل کرنے کے طریق سے ہے اظہر یہی ہے کہ تحکیم یعنی حاکم کرنے کے طور پر ہے پھر اگر وہ دونوں اِس امر پر متفق ہوں کہ ان دونوں میں صلح کر دیں تو ویسا ہی کریں گے اور اگر اسپر متفق ہوں کہ انہیں جدائی کر دیں تو اگر طلاق ہے تو بے شوہر کے راضی ہوئے صحیح نہیں اور اگر جدائی کچھ دیگر ہے یعنی خلع ہے تو بے زوجہ کے راضی ہوئے صحیح نہیں ہے تفریع اگر حاکم شرع دو حکم بھیجے اور اسکے بعد زوجہ اور شوہر دونوں غائب ہو جائیں یا ایک اُنمیں سے غائب ہو جائے تو بعضے فقہا کہتے ہیں کہ حاکموں کو حکم کرنا جائز نہیں اِسلیئے کہ غائب پر حکم درست نہیں ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ جائز ہے تو خوب ہے اسلیئے کہ اُنکا حکم اصلاح کے لیئے ہے لیکن شوہر زوجہ میں جدائی ڈالنا تو اُنکی اجازت پر موقوف ہے حکموں کی رغبت سے ہوتی نہیں دو مسئلے ہیں پہلا مسئلہ جو شرط یہ دونوں حکم کر دینگے اور وہ شرع کے خلاف اگر نہ ہوگی تو اُسکی وفا لازم ہو جائے گی جیسے حکم کر دیں کہ زوجہ کو فلان شہر میں یا فلان مکان میں رکھے یا اُسکے ساتھ اپنی لونڈی کو یا دوسری بی بی کو نرکھے گو اُس سے دونوں راضی ہوں یا ایک فریق راضی ہو اور اگر اِن حکموں کا حکم شرع کے خلاف ہو جیسے یہ کہیں کہ زوجہ نفقہ نہ مانگے یا راتوں کی قسمت کا مطالبہ نکرے تو زوجہ اور شوہر کو اسکا برہم کرنا جائز ہے دوسرا مسئلہ جب شوہر زوجہ کے کچھ شرعی حق ندے اور اُسے غیرت دلوائے اور اِسپر وہ سری عورت سے نکاح کرے پھر زوجہ شوہر کو کچھ مال دے کہ اُسکے مقابلے میں خلع متحقق ہو جائے تو صحیح ہے اور اسے اکراہ اور جبر نکہیں گے یعنی اکراہ وہ ہے کہ جسکے ساتھ خلع کی طلب ہو چوتھی نظر اولاد کے حکموں میں ہے اور یہ دو قسم پر ہے پہلی قسم لڑکے کے الحاق میں ہے اور نظر منکوحہ عورتوں کی اور مملوکہ لونڈیوں کی تصحیح والی ہمبستری کی اولاد میں ہے دائمی عقد کی مدخولہ عورت کی اولاد تین شرطوں سے شوہر سے ملحق ہوگی پہلی شرط یہ ہے کہ ہمبستری ثابت ہو اور ہمبستری کے وقت سے چھ مہینے گزرے ہوں اور نو مہینے سے کہ مشہور پر حمل کی نہایت مدت ہے بڑھکر نہو اور بعضے فقہا دس مہینے کہتے ہیں اور یہ خوب ہے کہ اکثر موادمیں پایا بھی گیا ہے اور بعضے فقہا ایک سال بھی کہتے ہیں اور یہ قول متروک ہے اور معتبر نہیں ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مسالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

صاحب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہی قول یعنی سال بھر کا قول صواب سے زیادہ قریب ہے گو اِسے مصنف قدس سرہ نے متروک اور غیر معتبر بیان کیا ہے اور اِس ہیمدان اُردو مترجم کے مشاہدے مین بھی اکثر گزر چکا ہے اور اِس بارے کی روایت مین پہلے بھی اسکا کچھ ذکر لکھ چکا ہوں غرضکہ صاحب مسالک کے اُس فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اور قول نو مہینے اسقدر صواب سے قریب نہین ہے پھر اگر زوجہ سے ہمبستر نہو اور اُسکے یہان لڑکا پیدا ہو تو شوہر سے ملحق نہوگا اور اِسیطرح پر اگر زوجہ سے ہمبستر ہوا اور چھ مہینے سے کم مین پورا زندہ لڑکا جنے تو وہ شوہر سے ملحق نہوگا اور اِسیطرح پر اگر زوجہ شوہر دونون ایک قول پر نو مہینے سے زیادہ اور دوسرے قول پر دس مہینے سے زیادہ ہمبستری کے وقت سے مدت گزر جانے پر اتفاق کرین تو بھی وہ لڑکا شوہر سے ملحق نہوگا یا ثابت ہو جائے کہ ہمبستری کے بعد کی مدت شوہر کے نہونے سے حمل کی بڑی سی بڑی مدت سے بڑھکر ہے اور شوہر کو ایسے لڑکے کا اپنے سے ملحق کرنا جائز نہین اور اگر کوئی اور شخص کسی جورو سے بدکاری سے ہمبستر ہوا اور لڑکا جو اُس سے پیدا ہوا ہو وہ صاحب فراش شوہر سے ملحق ہوگا اور اُس سے دور نہوگا مگر جبکہ زوجہ شوہر آپسمین لعان جس طریق سے کہ بیان ہوگا کرین تو اُسوقت ملحق نہوگا اِسلیئے کہ شرع کے حکم مین زانی کا لڑکا نہین ہوتا ہے اور اگر زوجہ شوہر اختلاف کرین زوجہ کہے کہ یہ لڑکا اُسی کا زائیدہ ہے اور شوہر انکار کرے تو مقبول قول شوہر کا قسم کے ساتھ ہے اور ہمبستر ہونے کی صورت مین اور دخول کے وقت سے چھ مہینے گزرنے پر کہ کم سے کم حمل کی مدت ہے شوہر کو اُس لڑکے سے اِس سبب سے انکار نکرنا چاہیئے کہ اُسکی جورو بے زناکاری کے یقین کے زناکاری سے متہم ہو جائے گی اور اگر لڑکے کا انکار کریگا تو بے لعان کے لڑکا اُس سے جدا نہوگا اور اگر زوجہ کو طلاق دیدے اور وہ عدے مین بیٹھے گی اور اِسکے بعد لڑکے کو لائے کہ جدائی کے وقت سے لڑکے کی ولادت تک کی بڑی مدت سے زیادہ نہین گزری تو وہ لڑکا اُس عورت کے شوہر سے ملحق کر دیا جائیگا اور یہ اُس صورت مین ہے کہ جب اُس عورت سے کسی دوسرے نے ہمبستری عقد نکاح یا شبہہ سے نکی ہو اور اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور پیٹ رکھوا دے اور اِسکے بعد اُس عورت سے نکاح کرے تو اُسے اُس لڑکے کو اپنے سے ملحق کرنا جائز نہین اور اِسیطرح پر اگر کسی کی لونڈی سے زنا کرے اور اُسے حاملہ کر دے اور اِسکے بعد اُس لونڈی کو مول لے لے تو اُس لڑکے کو اپنے سے ملحق اِسلیئے نکر سکے کہ اُسکی میراث لیلے یا اپنا وارث اُسے کرے اور جو شخص

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زوجہ سے ہمبستر ہونے کا مقر ہو اور زوجہ کے پیٹ سے لڑکا پیدا ہونے کا قائل ہو تو اقرار اپنے لڑکا ہونے کا اسکو لازم ہے پھر اگر انکار کریگا اور دخول کا اور اپنی زوجہ سے اُسکی ولادت کا اقرار کریگا تو اُس سے لڑکا جدا نہوگا مگر لعان سے اور اسیطرح اگر زوجہ شوہر حمل کی مدت مین اختلاف کرین اور شوہر دعویٰ کرے کہ ہمبستری کے زمانے سے لڑکے کی ولادت تک چھ مہینے سے کم یا حمل کی بڑی مدت سے زیادہ زمانہ گزرا ہے اور عورت کہے کہ حمل کی اقل مدت سے تو کم گزری اور نہ بڑی مدت سے زیادہ گزری ہے تو لڑکا شوہر سے ملحق ہوگا اور بے لعان کے اس سے جدا نہوگا اور اگر زوجہ کو طلاق دیدے اور عدے کے بعد وہ عورت دوسرا عقد کرلے یا اپنی لونڈی بیچڈالے اور لونڈی کا خریدار اُس سے ہمبستر ہوا اور وہ لونڈی یا مطلقہ عورت پورے بیان کیے ہوئے لڑکیکو چھ مہینے سے کم مین لیکر آئے تو وہ لڑکا پہلے آقا یا پہلے شوہر سے ہے اور اگر چھ مہینے کے بعد لائے تو دوسرے مالک یا دوسرے شوہر سے ہے لونڈی کے پیٹ کے لڑکے کے حکم جب اپنی لونڈی چھ مہینے کے بعد یا زیادہ ہمبستری کے وقت سے لڑکا جنے تو دخول کرنیوالے کو اُس لڑکے کا اقرار کرنا لازم ہے لیکن اقرار نکریگا تو اپنی لونڈی کے ساتھ ما عند ظلم کریگا اور بظاہر شرع کے موافق لڑکے کے نفی کا حکم کردین گے اور احتمال رہیگا کہ خدا کے نزدیک اُسی سے وہ لڑکا پیدا ہوا ہو اور جھوٹ نفی کر دی ہو اور اگر اسکے بعد اقرار کریگا تو اُس سے ملحق ہو جائیگا اور اگر لونڈی مالک سے ہمبستر ہو اور غیر شخص بھی ہمبستر ہو تو لڑکا مالک ہی سے ملحق ہوگا اور اگر لونڈی بہت سے مالکون کیطرف منتقل ہو اور اُس سے ہر ایک کے ہمبستر ہونیکے بعد لڑکا ہو تو حکم اُس لڑکے کے الحاق کا اُسی مالک سے کرینگے جسکے پاس پیدا ہوا ہوگا اور یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ اُس مالک کی ہمبستری پر چھ مہینے یا زیادہ گزرنے پر وہ لڑکا پیدا ہوا ہو اور اگر چھ مہینے سے کم مین پیدا ہوگا تو اِس مالک سے پہلے والے مالک کیساتھ اُس صورت مین ملحق کرینگے کہ اُسکی ہمبستری پر چھ مہینے یا زیادہ گزرے ہون گے اور نہین تو اُس سے پہلے والے مالک سے اسی شرط پر ملحق کرینگے اور اسیطرح اور اِس سے اوپر والے مالک سے ملحق کرین گے اور اگر ایک طہر مین اُس لونڈی سے کئی مالک جنمین وہ لونڈی مشترک ہو ہمبستر ہون اور وہ لونڈی لڑکا جنے اور ہر ایک اپنے لڑکا ہونے کا دعویٰ کرے تو اُن سب کے درمیان مین قرعہ ڈالین گے جسکے نام نکلیگا اُس سے ملحق کرینگے اور شریک اُسکے اُس لڑکے کی مان کی قیمت کا اور اُس لڑکی قیمت کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حصہ اُس سے لے لین گے مترجم کہتے ہین کہ مشترک لونڈی سے سب شرکاء کو ہمبستر ہونا حرام ہے لیکن اگر کوئی شریک دوسرے شریک کی بے اجازت مشترک لونڈی سے ہمبستر ہوگا تو گنہگار ہوگا اور زناکار کا حکم اُسپر لڑکے کے ملحق ہونے مین نہوگا اور منی کے عزل کرنے سے دخول کرنیوالیکو لڑکے کی نفی کرنا جائز نہین اور اگر اپنی لونڈی سے مالک ہمبستر ہو اور غیر شخص بھی بدکاری سے اُس سے ہمبستر ہو تو لڑکا اُسکے مالک سے ملحق ہوگا اور اُس مولود کے پیدا ہونے کے ساتھ اگر کوئی علامت ایسی بہم پہونچے کہ جس سے مالک سے نہونے کا غالب گمان ہو جائے جیسے مالک کی ہمبستری کے بعد اُس لونڈی کو حیض آجائے اور اُسکے بعد غیر شخص اُس سے ہمبستر ہو یا یہ کہ مالک کی ہمبستری کے وقت سے نو مہینے سے زیادہ گذر گئے ہون اور دسوین مہینے مین کہ غیر کی ہمبستری کا نوان مہینا ہو لڑکا جنے کیونکہ حمل کی اکثر مدت دس مہینے ہونگی تقدیر پر شک نہین کہ اُس سے تجاوز نہین کرتی ہے تو اُس صورت مین بعضے فقہا کہتے ہین کہ مالک کو اُس لڑکے کا اپنے سے منسوب کرنا جائز نہین اور اپنے سے نفی بھی کرنا جائز نہین بلکہ سزاوار یہی ہے کہ اُسکے لیے کچھ مال کی اولاد کی میراث سے کمتر وصیت کرے اور اولاد کی طرح پر اُسے میراث نہ دے اور اِس قول مین تردد ہے اِسلیے کہ گویہ قول بعضی روایتون کا مضمون ہے لیکن صحیح روایتون کے اور شرع شریف کے قاعدون کے منافی ہے کہ الولد للفراش وللعاہر الحجر یعنی صاحب فراش کیلیے لڑکا ہے اور زناکار کے لیے پتھر ہے اور باپ سے مشابہت نرکھنا معتبر نہین ہے شبہے کی ہمبستری سے پیدا ہوئے لڑکون کے حکم۔ شبہے کی ہمبستری سے نسب متحقق ہو جاتا ہے بس اگر کوئی شخص کسی اور کی منکوحہ کو دیکھے اور گمان کرے کہ اُسکی جورو یا لونڈی ہے اور اُس سے ہمبستر ہو جائے اور اُس ہمبستری سے لڑکا پیدا ہو تو اُس شبہے سے دخول کرنیوالے سے ملحق ہوگا اور اِسیطرح پر اگر غیر کی لونڈی کو دیکھے اور گمان کرے کہ اُسی کی لونڈی یا بی بی ہے اور اُس سے ہمبستر ہو تو جو لڑکا اس ہمبستری سے پیدا ہوگا وہ اسی شبہے سے ہمبستر ہونیوالے سے ملحق یعنے منسوب ہوگا لیکن اگر کسی کی لونڈی سے ایسا کام کریگا تو اُسپر اُس لڑکے کی قیمت پیدایش کے دن کی اُٹکتی ہوئی اُس لونڈی کے مالک کو دینا لازم ہوگا اِسلیے کہ یہ لڑکا ایک نا یعنی پیدا وار ہے کہ مالک کی ملک مین حاصل ہوئی ہے اور آزاد ہونے کے سبب سے مملوک نہوسکے گا اور اُسکے آزاد ہونے کا سبب وہی دخول کرنے والا ہوا ہے پھر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسکا تاوان بھی اُسی کے ذمے ہے اور اگر مُردہ پیدا ہوگا تو کچھ قیمت نہ کیگا اگر کسی عورت سے اُسے خالی گمانکے یا اِس گمان سے کہ شوہر اُسکا مرگیا ہے یا اُسنے طلاق دیدی ہے نکاح کرے اور اِسکے بعد ظاہر ہو کہ شوہر نہ تو مرا ہے اور نہ اُسنے طلاق دی ہے تو وہ عورت دوسرے شوہر کا عدہ پورا کرنے کے بعد پہلے شوہر کو پھیر دیجائیگی اور جو بچے کہ دوسرے شوہر سے جنے ہین وہ اُس دوسرے شوہر سے الحاق کی شرطون کے پاجانے پر ملحق ہونگے اور الحاق کی شرطین بیان ہوچکی ہین خواہ عورت نے یہ نکاح حاکم کے حکم کے اعتماد پر یا کسی مخبر کے خبر دینے پر یا گواہون کی گواہی پر کیا ہو مترجم کہتے ہین کہ صاحب مسالک علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ وطی شبہ یعنی شبہے کی ہمبستری مین حاکم کے حکم کی صورت مین اور موت اور طلاق پہ دو گواہون کی گواہیون کی صورت مین تو کوئی مشکل نہین ہے مگر موت اور طلاق کی خبر دینے والے کے اکیلا ہونے کی صورت مین کہ جسکی خبر سے شرعی ثبوت نہین پایا جاتا ہے پھر اس پر سے مقید کرنا چاہیے کہ شوہر اور زوجہ یہ نجانتے ہون کہ خبر واحد سے موت یا طلاق ثابت نہین ہوتی ہے اور اگر یہ جانتے ہونگے اور تزویج کرینگے تو زانی ٹھہرینگے اور جو بچہ کہ اُنسے پیدا ہوگا وہ اُنسے ملحق نہوگا اور عدہ بھی نہوگا اور اگر ان دونون مین کا ایک نجانتا ہو اور دوسرا جانتا ہو تو نجاننے والے سے لڑکا بھی ملحق ہوگا اور عدہ بھی متعلق ہوگا نہ جاننے والے سے اسلیے کہ جاہل شبہہ کا حکم رکھتا ہے اور جاننے والا یقیناً زانی ہے دوسری قسم ولادت کے حکمون مین ہے اور ولادت کے طریقون مین اور لواحق مین ہے اور ولادت کے سنن یعنی طریقون مین سے واجب حاملہ کے پاس ولادت کے وقت بے مردونکے تنہا عورتون کا ہونا ہے مگر اُس صورت مین کہ عورتین نہون اور شوہر کے موجود ہونے مین کوئی مضایقہ نہین ہے گو اور عورتین بھی ہون اور ولادت کے وقت مولود کا غسل دینا مسنون ہے اور داہنے کان مین اذان اور بائین مین اقامت کہنا سنت ہے اور خاک تربت امام حسین علیہ السّلام آب فرات کے ساتھ تالو مین اور دانتون کی جڑون مین ڈالنا سنت ہے اور آب فرات نملے تو میٹھے پانی مین ملالے اور اگر میٹھا پانی کھاری پانی کے سوا نملے تو اُسمین تھوڑا سا خرما یا شہد حل کرلے اور اُسکے تالو کو اُٹھائین اور اسکے بعد اُسکا نام کسی نیک نامون مین سے رکھین اور سارے نامون مین سے وہ نام بہتر ہین جو حق تعالیٰ کی عبودیت پر مشتمل ہین اور اسکے بعد انبیا اور ائمہ علیہم السلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے نام ہین اور کنیت اِس ڈر سے قرار دین کہ مبادا کوئی برا لقب اُسکا کرلے اور روایت مین وارد
ہوا ہے کہ ولادت کے ساتوین دن مولود کا نام رکھین اور محمد نام ہونے پر ابوالقاسم کنیت کرنا
مکروہ ہے اور حکم یا حکیم یا خالد یا مالک یا ضرار نام رکھنا مکروہ ہے اسلیے کہ یہ جاہلیت کے نام ہین
اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ شیطانون کے نام ہین اور لواحق سے تین چیزین ہین ولادت کے ساتوین
دن کے سنتی امر اور دودھ دینا اور بچے کی نگہداشت کرنا اور ساتوین دن کی سنتین چار چیزین
ہین ایک سر مُنڈوانا دوسرے ختنہ کرنا تیسرے کان مین سوراخ کرنا چوتھے عقیقہ۔ اور مولود کے
سر کا مونڈنا ساتوین دن عقیقہ کے پہلے سنت ہے اور لڑکے کے سر کے بالون کے برابر سونا یا چاندی
تصدق کرین اور تھوڑے سر کے بال مُنڈوانا اور تھوڑے کا کل کیطرح چھوڑ دینا مکروہ ہے اور ولادت
کے ساتوین دن ختنہ کرنا مستحب ہے اور اگر ختنے مین تاخیر کرین تو بھی جائز ہے اور اگر لڑکا بے ختنہ
کیے بالغ ہو جائے تو اُسے اپنا ختنہ آپ کرنا واجب ہے اور لڑکون کا ختنہ واجب ہے اور لڑکیونکا
ختنہ سنت ہے اور اِسے عربی مین خفض کہتے ہین اور اگر کافر مسلمان ہو جائے اور ختنہ نہ کیے ہو
تو ختنہ کرنا واجب ہے گو کیسا ہی مُسن ہو اور اگر عورت مسلمان ہو تو اُسکا ختنہ کرنا واجب نہین ہے
بلکہ سنت ہے لیکن عقیقہ مستحب ہے کہ لڑکے کے واسطے بکرا عقیقے مین ذبح کیا جائے اور بیٹی کے لیے
بکری اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ عقیقہ واجب ہے اور زیادہ موجہ یہی ہے کہ مستحب ہے اور اگر اُسکی
قیمت تصدق کرین تو عقیقہ مین شمار نہو گی اور نہ عقیقہ کی سنت مین آئیگی اور اگر عقیقہ کرنے سے
عاجز ہو اور قدرت ہونیکے وقت تک تاخیر کرے تو بھی عقیقے کا استحباب جاتا رہیگا اور عقیقے کے جانور
مین قربانی کے جانور کی شرطون کا پائے جانا مستحب ہے کہ وہ شرطین اپنے مقام پر بیان ہو چکی ہین
اور قابلہ یعنی دائی کو پاؤن اور ران بکرے اور بکری کی دین اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے
کہ اِس سے مراد بکری کا چوتھائی حصہ ہے اور اگر دائی نہو تو ماں کو دائی کا حصہ دینگے کہ وہ تصدق
کر دے اور اگر باپ لڑکے کا عقیقہ نکرے تو اُس لڑکے کو بالغ ہونے پر اپنا عقیقہ آپ کرنا سنت ہے
اور اگر ساتوین دن بچہ مر جائے پھر اگر زوال سے پہلے مر جائے گا تو اُسکا عقیقہ ساقط ہو جائیگا اور اگر
زوال کے بعد مرے گا تو اُسکے عقیقے کا استحباب ساقط نہو گا اور لڑکے کے ماں باپ کو لڑکے کے عقیقے
کے جانور کا گوشت کھانا مکروہ ہے اور عقیقے کے جانور کی ہڈیون کا توڑنا مکروہ ہے بلکہ اُسکے اعضا کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جوڑون سے جدا کرین اور رضاع یعنی دودھ دینا۔ بس مان پر لڑکے کا دودھ پلانا واجب نہین اور لڑکے کے باپ سے دودھ پلانے کی اُجرت کا مطالبہ اُسے پہونچتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ عورت اگر مرد کے حبالۂ نکاح مین ہو تو اُسے دودھ پلانے کی اُجرت لینا صحیح نہین اِسلیے کہ شوہر عقد نکاح کے سبب سے زوجہ کی ساری منفعتون کا مالک ہو جاتا ہے کہ اُنھین منفعتون مین سے ایک دودھ کا پلانا بھی ہے پھر اسکا اجارہ شرعی نہوگا مگر اوجہ یہی ہے کہ جائز ہے اِسلیے کہ عقد نکاح ازدواج کی منفعتون کی ملکیت کا سبب ہے نہ اورکا اور جب لڑکے کا ذاتی کچھ مال نہو تو لڑکے کی دودھ پلانے کی اُجرت زوجہ کو دینا شوہر پر واجب ہے اور مستاجرہ مان کو لڑکے کو خود دودھ پلانا اور دا رکھنا جائز ہے اور شوہر سے لڑکے کے دودھ کی اُجرت کا لینا اُسے پہونچتا ہے اور مالک کو اپنی لونڈی پر لڑکے کو دودھ پلانے کے لیے جبر کرنا پہونچتا ہے اور رضاع یعنی دودھ پلانے کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال ہین اور اکیس مہینے پر بھی اکتفا کر لینا جائز ہے اور اِس سے کم جائز نہین ہے اِسلیے کہ لڑکے پر ظلم ہوگا اور دو برس سے دو ایک مہینے بڑھکر بھی دودھ پلانا جائز ہے اور لڑکے کے باپ پر دو برس سے زیادہ کی اُجرت دینا واجب نہین اور اگر لڑکون کی مان اور اناؤن کی طرح اُجرت لیکر دودھ پلائے تو وہ اسکی زیادہ سزاوار ہے اور اگر زیادہ اُجرت مانگے تو لڑکے کے باپ کو دا یا کو لڑکے کا دیدینا جائز ہے اور اگر غیر عورت بے اجرت کے لڑکے کے دودھ پلانے پر راضی ہو جائے اور اِسکے بعد لڑکے کی مان بھی راضی ہو جائے تو غیر عورت کے نسبت سے لڑکے کی مان ہی زیادہ سزاوار ہے اور اگر مان بے اُجرت کے لیے دودھ پلانے پر راضی نہو تو باپ کو اُس سے لڑکا لیکر تبرعاً دودھ پلانے والی کو دیدینا پہونچتا ہے فرع اگر لڑکے کا باپ دعوی کرے کہ تبرعاً دودھ پلانے والی ملی تھی اور بے اُجرت لیے دودھ دینے پر راضی ہو گئی تھی کہ تو بھی تبرعاً دودھ پلانے پر راضی ہو گئی اور زوجہ اِنکار کرے تو مقبول قسم کے ساتھ قول لڑکے کے باپ کا ہے اِسلیے کہ وہ اپنے ذمے سے دودھ پلانے کی اُجرت کے وجوب کو دفع کرتا ہے اور اُجرت کا ثابت کرنا زوجہ کے ذمے ہے اور اِس مسئلے مین تردد ہے اور لڑکے کو لڑکے کی مان کا دودھ پلانا مستحب ہے اِسلیے کہ لڑکے کے حق مین وہی بہتر ہے — اور حضانت یعنی لڑکے کی نگہبانی اور گہوارے مین ڈالنا اور اُٹھانا اور دھونا اور سرمہ اور تیل لگانا اور اُسکے پوتڑے اور کپڑے کا دھونا اور لڑکے کو پاکیزہ رکھنا بس لڑکے کے اِن ضروری امورکے لیے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رضاع کی مدت تک کہ دو سال ہین ماں زیادہ سزاوار ہے خواہ بچہ بیٹا ہو یا بیٹی ہو جس صورت مین کہ ماں مسلمان اور آزاد ہو اور مسلمان باپ کے ہوتے ہوئے کافرہ یا لونڈی ماں سے لڑکے کی نگہبانی متعلق نہین ہوتی ہے اور جب بچے کا دودھ چھٹ چکے تو بیٹے کی نگہبانی کے لیے باپ زیادہ سزاوار ہے اور بیٹی کی نگہبانی کے لیے سات برس کی ہونے کے وقت تک ماں زیادہ سزاوار ہے اور بعضے فقہا نو برس تک کو کہتے ہین اور بعضے فقہا تزویج کے وقت تک کو کہتے ہین اور پہلا قول اظہر ہے اور اسکے بعد باپ نگہبانی کا زیادہ سزاوار ہے اور اگر عورت دوسرا شوہر کرلے تو بچے کی نگاہبانی کا حق اُس سے ساقط ہو جاتا ہے خواہ بچہ بیٹا ہو یا بیٹی ہو پھر باپ بیٹا بیٹی دونون کی نگہبانی کا زیادہ سزاوار ہے اور اگر باپ مرجائے تو ماں دونون کی نگہبانی مین وصی سے بڑھکر سزاوار ہے اور اسیطرح اگر باپ کسی کا بندہ ہو یا کافر ہو اور ماں آزاد ہو اور مسلمان ہو تو ماں ہی اپنے بچے کی نگہبانی کی زیادہ سزاوار ہے گو دوسرا شوہر بھی کرلے اور اگر باپ آزاد ہو جائے تو اُسکا حکم آزاد مرد کا حکم ہے اور اگر ماں باپ دونون مفقود ہون تو بچے کی نگہبانی کا حق باپ کے باپ یعنی دادے سے متعلق ہوگا اور اگر وہ بھی نہو تو اور اقربا سے میراث کی ترتیب سے متعلق ہوگا جیسا کہ مفاد آیہ کریمہ کا ہے واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض یعنی اہل قرابت مین کے بعضے بعضون سے اولی ہوتے ہین اور اِس مسئلے مین تردد ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب جواہر الکلام فرماتے ہین کہ اِس مسئلے مین منع وارد ہو سکتی ہے اِسلیے کہ حضانت اسوقت مین وصی اور حاکم کی طرف جا سکتی ہے اِسلیے کہ حاکم شرع جسکے لیے ولی نہین ہوتا ہے اسکا ولی ہوتا ہے پھر پہلے ہی سے وہی ولی ہو جائیگا اور بیت المال سے بچے کی نگہداشت کریگا یعنی اہل قرابت کی ترتیب کی نوبت نہ پہونچے گی ۔ قرابت دارون سے نگہبانی متعلق ہونے کے قول کے فرعی چار مسئلے پہلا مسئلہ شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جب دو بہنین جمع ہون ایک باپ کی طرف سے بہن ہو اور دوسری ماں کی طرف سے بہن ہو تو بچے کی نگہبانی کا حق باپ کی طرف والی بہن سے متعلق ہوگا اِسلیے کہ میراث مین باپ کی طرف کی بہن کا حصہ ماں کی طرف کی بہن سے زیادہ ہوتا ہے اور اصل نگہبانی کے استحقاق مین باپ کی طرف کی بہن کی ترجیح مین اشکال ہے اِسلیے کہ بعض مین ماں باپ کی اولاد کی حضانت کے استحقاق مین تخصیص ہے اور اگر میراث کی ترتیب ہو تو یہ دونون بہنین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اخوت کے درجے مین برابر ہین اور اسیطرح سے شیخ نے مان کی مان یعنی نانی مین باپ کی مان یعنی دادی کے ساتھ مین دادی کو نانی پر مقدم کرنے کو فرمایا ہے دوسرا مسئلہ شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر بچے کی دادی ہو اور دادی کی بہن ہو تو وہ نگہبانی کے لیے اولی ہے اسلیے کہ مان سے ہے تیسرا مسئلہ شیخ نے فرمایا ہے کہ جب بچے کی خالہ پھوپھی جمع ہون تو دونون حضانت مین برابر ہین چوتھا مسئلہ شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے جبکہ بچے کے لیے کئی عورتین میراث کے درجے مین برابر موجود ہون اور حضانت مین نزاع کرین تو قرعہ ڈالین گے اور حضانت کے لواحق مین سے تین مسئلے ہین پہلا مسئلہ جبکہ مان ضاعی اجرت اور مرضعہ سے زیادہ مانگے تو باپ کو غیر اناکو اُس بچے کا دیدینا جائز ہے اور اس صورت مین مان کی حضانت کے ساقط ہونیمین تردد ہے اور ساقط ہو جانا اشبہ ہے دوسرا مسئلہ جب لڑکا بالغ اور رشید ہو جاے گا تو اُسپر سے مان باپ کی ولایت ساقط ہو جاے گی اور اُسے اختیار ہو گا چاہے باپ پاس یا مان پاس رہے تیسرا مسئلہ جب بچے کی مان دوسرا شوہر کرلے تو اُسکی حضانت جاتی رہیگی اور اگر بچے کی مان رجعی طلاق سے مطلقہ ہو جائیگی تو حضانت کے سقوط کا حکم عدے کے گزرنے تک باقی رہیگا اور اگر باین طلاق سے مطلقہ ہوگی تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ حضانت پھر کر نہ آئے گی اور زیادہ موجہ یہی ہے کہ حضانت پھر آئیگی پانچوین نظر نفقون کے بیان مین ہے نفقہ تین ہی سببون سے واجب ہوتا ہے جنمین سے ایک زوجیت دوسرا قرابت تیسرا سبب ملک ہے کلام زوجہ کے نفقے مین ہے اور گفتگو نفقے کی شرطین اور مقدار مین اور لواحق مین ہے اور شرطین اسکی دو ہین پہلی شرط یہ ہے کہ عقد دائمی ہو منقطع یعنی متعہ نہو اسلیے کہ عقد متعہ سے منعقد زوجہ کا نفقہ شوہر پر واجب نہین دوسری شرط کامل تمکین ہے یعنی زوجہ شوہر کے درمیان مین سے مانع کا جاتے رہنا ہے کہ جسوقت شوہر چاہے زوجہ سے متمتع ہو سکے اور کوئی مانع سوا شرعی موانع کے عورت کی طرف سے نہو اور مکان اور وقت کی خصوصیت نہو پھر اگر زوجہ اپنے کو شوہر کے حوالے کرے ایک وقت مین نہ دوسرے وقت مین یا ایک مکان اور نہ دوسرے مکان مین ایسے مکانون اور وقتون سے کہ جس زمانہ مین اور مکان مین شوہر کو زوجہ سے متمتع ہونا جائز ہو تو تمکین نپائی گئی اور علمانے اختلاف کیا ہے کہ عقد سے واجب ہوتا ہے یا تمکین سے واجب ہوتا ہے اور اظہر یہی ہے کہ وجوب تمکین پر موقوف ہے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمکین کی فرعون مین سے یہ ہے کہ زوجہ کم سن نہو کہ اُس سے ہمبستر ہونا حرام ہو خواہ اُسکا شوہر
چھوٹا ہو یا بڑا گو کم سن زوجہ سے ہمبستری سے تمتع ہونا ممکن ہو اسلیے کہ ایسی تمتع نادر ہوا کرتی ہے
اور اکثر اُسپر رغبت نہین ہوتی ہے لیکن اگر عورت بالغہ ہو اور شوہر کم سن ہو تو شیخ علیہ الرحمہ
نے فرمایا ہے کہ اسکا نفقہ شوہر پر نہین ہے اور اِس قول مین اشکال ہے اسلیے کہ تمکین زوجہ
کی طرف سے پائی جاتی ہے اور مانع شوہر کی طرف سے ہے پھر نفقہ ساقط نہوگا اور اشبہ نفقہ کا
واجب ہوتا ہے اور اگر زوجہ بیمار ہو یا رتقا ہو اور رتقا وہ عورت ہے کہ جسکے آگے بدن کے
اندر گوشت اُگ آئے جو مرد کے دخول کرنے کا مانع ہو اور یا قرناء ہو اور قرناء وہ عورت ہے
کہ جسکے آگے کے بدن مین ہڈی نکل آتی ہے تو اِن عورتون کا نفقہ ساقط نہوگا اسلیے کہ ان سے
تمتع حاصل کرنا آگے کے دخول کے سوا ممکن ہے اور کم سن کی طرح نہین ہے اور آگے کے
دخول مین معذور ہے اور اگر حسب اتفاق سے مرد کا خاص عضو بڑا ہو اور زوجہ ناتوان ہو کہ اُسکے
دخول کی تاب نہ لاسکتی ہو تو اُس شوہر کو اُس زوجہ کے دخول کرنے سے مانع آئینگے اور نفقہ
ساقط نہوگا اور رتقا کا حکم رکھے گی اور اگر زوجہ شوہر کی اجازت سے سفر کریگی تو اُس زوجہ کا نفقہ
ساقط نہوگا خواہ وہ سفر واجب ہو یا سنت ہو یا مباح ہو اور اِسیطرح اگر واجب سفر مثل حج کے
بے شوہر کی اجازت کریگی تو بھی اُسکا نفقہ ساقط نہوگا لیکن اگر سنت سفر یا مباح سفر شوہر کی
بے اجازت کریگی تو اُسکا نفقہ ساقط ہو جائیگا اور اگر شوہر کی اجازت سے نماز یا روزہ یا اعتکاف
کریگی تو بھی اُسکا نفقہ بجا رہیگا اور اگر یہ اعمال واجب ہون اور شوہر بجا لانے کی اجازت نہ دے اور
وہ بجالائے تو بھی اسکا نفقہ شوہر کے ذمے سے ساقط نہوگا اور اِسیطرح اگر یہی کام سنت کی نیت
سے کرے اور شوہر منع کرے اسلیے کہ اُسے سُنتی کامون سے روکنا پہونچتا ہے اور اُسکی اجازت کے
برخلاف اِن سنتی کامون مین مشغول ہو تو نشوز زوجہ کا متحقق ہو جائے گا اور اُسکا نفقہ شوہر کے
ذمے سے ساقط ہو جائیگا اور جو عورت کہ رجعی طلاق سے مطلقہ ہوگی عدہ کے گزرنے تک شوہر پر
اُسکا نفقہ واجب رہیگا اور وہ زوجہ کا حکم رکھتی ہے لیکن اگر باین طلاق سے مطلقہ ہوگی تو طلاق
کے ہوتے ہی زوجہ ہونے کے حکم سے نکلجائیگی اور اُسکا نفقہ اور گھر مین جگہ دینا ساقط ہوجائیگا اور
اِسی طرح پر اگر فسخ نکاح ہو اور زوجیت فسخ سے باقی نرہے تو بھی ساقط ہو جائیگا لیکن اگر مطلقہ حاملہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو شوہر پر اُسکا نفقہ اور مکان رہنے کو دینا وضع حمل تک لازم ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ نفقہ حمل کے واسطے سے ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ زوجیت کے واسطے سے ہے اور اِس اختلاف کا فائدہ کئی مسئلون مین ظاہر ہوتا ہے کہ اُن سب مین سے یہ ہے کہ کوئی مرد آزاد کسی لونڈی سے نکاح کرے اور اُس لونڈی کا مالک عقد نکاح کے وقت یہ شرط کرلے کہ بچہ تم دونون کا میرا بندہ ہوگا اور اسکے بعد شوہر اُسے باین طلاق سے مطلقہ کرے اور وہ حاملہ ہو پھر اگر اُسکا نفقہ دینا وضع حمل تک لڑکے کے واسطے سے ہے تو لونڈی کے مالک پر نفقہ واجب ہے اور اگر زوجیت کے واسطے سے ہے تو شوہر پر واجب ہے اور اسیطرح یہ اگر بندہ کسی لونڈی سے یا کسی آزاد عورت سے عقد کرے اور اُس غلام کا مالک عقد کے وقت شرط کرے کہ بچہ اُنکا خاص میرا مملوک ہوگا بس پہلے قول کے موافق کہ حاملہ کا نفقہ اُسکے بچے کے واسطے سے ہے تو اُس غلام کی زوجہ کا نفقہ باین طلاق کے بعد غلام کے مالک پر ہے کہ وہی حمل کا بھی مالک ہے اور مملوک کا نفقہ مالک پر ہوا کرتا ہے نہ بندے پر اِسلیے کہ اقارب کا نفقہ مملوک پر واجب نہین ہوتا ہے اور دوسرے قول کے موافق کہ نفقہ زوجیت کے واسطے سے ہے غلام سے متعلق ہوگا کہ آپ کما کر دے یا اُسکا مالک دے اور جو عورت کہ حاملہ ہو اور اُسکا شوہر مر جائے اُسکے نفقے کے باب مین دو روایتین مین اور مشہور روایت یہی ہے کہ اُسکا نفقہ کسی پر نہین ہے اور دوسری روایت یہ ہے کہ اُسی متوفی کی میراث مین سے حمل کے حصے مین سے وضع حمل تک دینا چاہیے اور زوجہ کا نفقہ شوہر پر ثابت ہوتا ہے خواہ زوجہ مسلمہ ہو یا ذمیہ ہو یا کسی اَور کی لونڈی ہو اور مقدار نفقے کی بس اُسکا ضابطہ یہ ہے کہ زوجہ کو جس چیز کے کھانے اور روٹی کے ساتھ کھانے کی چیز سے اور کپڑے سے اور رہنے کے لیے حجرہ اور خدمت کرنیوالی اور تیل رکھنے کے برتن اور شہر کے امثال کی عادت کے موافق ضرورت ہو دے اور کھانے کی مقدار مین اختلاف ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ ایک مد یعنی پکی چھٹانک کم تین پاؤ دے خواہ وہ عورت بلند مرتبہ یا پست مرتبہ ہو مالدار یا محتاج ہو اور بعضے فقہا نے مقدار معین نہین کی ہے اور حاجت کے رفع ہونے کی مقدار پر اکتفا کیا ہے اور یہی قول اشبہ ہے اور زوجہ کے واسطے خادم رکھنے مین زوجہ کے حال پر نظر کرنا چاہیے کہ اگر ایسے قبیلے سے ہوگی کہ جنکے لیے عادت سے خادم ہوا کرتا ہے تو اسکے لیے خادمہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور نہین تو آپ کام کرلے اور جب خدمت کروانا واجب ہوگی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توشوہر کو اختیار ہے خواہ جو خادمہ اُسکی خدمت کرتی ہے اُسکا خرچ دے یا اور خریدے یا کسی خادمہ کو اُسکی خدمت کے لیے اجارے پر ٹھہرا لے یا خود اُسکی خدمت کرے اور زوجہ کو اِس امر مین اختیار نہین ہے اور شوہر پر ایک خادمہ سے زیادہ مقرر کرنا لازم نہین گو زوجہ حشمت دارون کی قوم سے ہو اِسلیے کہ ایک خادمہ کفایت کرتی ہے اور زیادہ کی ضرورت نہین ہے اور جس زوجہ کو خادمہ رکھنے کو عادت نہو اگر وہ بیمار ہو تو اُسکی خدمت کروائے اِسلیے کہ اسیطرح عادت جاری ہے اور روٹی کے ساتھ کھانے کی چیزین اور پوشاک مین اُس عورت کے اُس شہر کے امثال کی عادت پر رجوع کرنا چاہیے اور یہی حکم رہنے کے مکان مین ہے اور زوجہ کو شوہر سے جدا گھر کا مطالبہ پہونچتا ہے کہ جسمین شوہر کے سوا اور کوئی رہنے مین اُسکا شریک نہو اور اُسکے لیے جاڑے مین جڑاول مہیا کرے اور یہ اُس سے عبارت ہے کہ ایک اوپر کے اوڑھنے کو روئی کا بھرا ہوا کپڑا بیدار ی مین ہو اور لحاف سونے کے وقت اُس جنس کے کپڑے سے ہو کہ اُسکے امثال اوڑھتے ہون اور اگر تجمل والے لوگ نہین سے ہو تو کچھ بین او پہننے کے کپڑون کے سوا اور بھی ایسے کپڑے ہون کہ اُسکے امثال تجمل کے لیے پہنتے رہتے ہون لیکن لواحق نفقہ اِسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ اگر زوجہ کہے کہ مین اپنی خدمت آپ کر لونگی اور خادمہ کا خرچ مجھے دیدو تو شوہر پر قبول کرنا واجب نہین اور اگر شوہر کی بے اجازت اپنی خدمت آپ کرے تو نفقے کا مطالبہ نہین پہونچتا ہے دوسرا مسئلہ زوجہ ایکدن کے نفقے کی اطاعت کی صورت مین مالک ہوگی پھر اگر اُسے نفقہ نہ دے اور دن گزر جائے تو اُسدن کا نفقہ شوہر کے ذمے قرار پاجائیگا اور اسیطرح سب دنون کا نفقہ ہے کہ نہ دیا ہو گو حاکم نے اُس نفقے کو مقرر نکیا ہو اور اُسکے ذمے کا حکم نہ کیا ہو اور اگر زوجہ کو کئی دن کا نفقہ دے اور وہ دن گزر جائین تو وہ عورت اُس نفقے کی مالک ہو جائیگی اور اگر اُس نفقے مین سے اُن دنون کے خرچ کے بعد زوجہ کے پاس کچھ بچ رہے یا وہ عورت اس مال مین سے خرچ کر ڈالے تو وہ نفقہ اُسکی ملک ہے اور اگر عورت کو کپڑا پہننے کو اتنی مدت کو دے کہ عادت مین اُتنے دنون کو وہ کپڑا کافی ہوا کرتا ہے تو صحیح ہے اور اگر اُس مدت سے پہلے اُسے پُرانا کر ڈالے تو شوہر کو اُسکے بدلے اور دینا واجب نہین اور اگر مدت گزر جائے اور وہ کپڑے باقی رہین تو زوجہ کو دوسری پوشاک کا مطالبہ آیندہ زمانے کے لیے پہونچتا ہے اور اگر زوجہ کو ایک معین مدت کا نفقہ حوالے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کردے اور اُس مدت کے گذرنے سے پہلے اُس زوجہ کو مطلقہ کردے تو طلاق کے بعد کے دنونکا اُس سے پھیر لیگا مگر طلاق کے دن کا نفقہ اُسے دیدے گا لیکن اگر پوشاک کی جو مدت معین کی ہے وہ نہ گزری ہو تو مطلقہ زوجہ سے اُسے پھیر لے سکتا ہے **تیسرا مسئلہ** جب زوجہ سے ہمبستر ہوا اور وہ زوجہ اُسکے ساتھ عادت کے موافق کھاتی پیتی رہتی ہو تو زوجہ کو شوہر کے ساتھ کھانے کے دنون کے نفقے کا مطالبہ شوہر سے نہین پہونچتا ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب جواہر الکلام فرماتے ہین کہ مطالبہ نکرنے کی وجہ یہ ہے کہ ساتھ کھلانے سے نفقہ دینا صادق آتا ہے اور اسلیے کہ اسی پر عادت ہمیشہ سے جاری ہر ہان اُسے پہلے ہی ساتھ کھلانے سے روکنا اِس معنی سے پہونچتا تھا کہ اُسے نفقے کا مطالبہ اپنے ہاتھ مین لینے کا پہونچتا ہے کہ جو چاہے اُسے کھانے پینے وغیرہ مین صرف کرے اور اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اُس سے ہمبستری نکرے اور اُسپر ایک مدت گزر جائے تو وہ زوجہ اُس سے نفقے کا مطالبہ نکریگی اور شوہر پر اُتنے دنون کا نفقہ واجب نہین ہوگا اگر اِس امر کے قائل ہون کہ تمکین زوجہ کا شوہر کو دینا اپنے سے فائدہ اُٹھانے پر نفقہ واجب کرتا ہے یا اُس وجوب کی یہ تمکین شرط ہے اسلیے کہ معلوم نہین کہ زوجہ سے استمتاع کی صورت مین وہ شوہر کو تمکین دیتی یا نہین تمکین کی **فرع** اگر عورت کا شوہر غائب ہوا اور اُسکی زوجہ حاکم شرع کے سامنے موجود ہوا اور وہ کہے کہ مین نے شوہر کو اپنے سے منفعت حاصل کرنے کی تمکین یعنی اختیار دیا اور نفقہ مین مانگتی ہون تو اس عورت کو نفقہ دینا واجب نہوگا مگر جبکہ تمکین کی خبر شوہر کو پہونچ جائے یا اُسکا وکیل پہونچے اور زوجہ اپنے نفس کی تسلیم کرے اور اگر شوہر کو اطلاع تسلیم نفس کی زوجہ کی طرف سے کردیجائے اور وہ بے پروائی کرے اور وکیل نبھیجے تو شوہر تک کے پہونچنے بھر کی مدت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہوجائیگا اور اِس مدت سے جو زیادہ عرصہ گزریگا اُسکا نفقہ شوہر سے بھر لیا جائیگا اور اگر شوہر کے حضور مین زوجہ ناشزہ یعنی نافرمان ہو جائے اور اسکے بعد شوہر کی مطیع ہو جائے تو شوہر کو اس زوجہ کے مطیع ہو جانے کا علم حاصل ہونے تک اُسکا نفقہ شوہر پر واجب نہوگا اور اگر زوجہ مرتدہ ہو جائے یعنی دین اسلام سے پھر جائے تو اُسکا نفقہ جاتا رہیگا اور اگر شوہر غائب ہو جائے اور وہ عورت ارتداد سے توبہ کرے تو توبہ کے وقت سے اُس زوجہ کا نفقہ شوہر کے ذمے عود کر آئیگا اسلیے کہ ارتداد ہی نفقے کے جاتے رہنے کا باعث

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھا سو وہ جاتا رہا اور پہلا مسئلہ یہ حکم نہین رکھتا ہے اِسلیے کہ زوجہ نشوز کے سبب سے شوہر کے قبضے سے نکل گئی ہے اور نفقے کی مستحق نہو گی مگر پھر شوہر کے قبضے مین زوجہ کے آجانے کے بعد واجب ہوگا چوتھا مسئلہ جب کوئی عورت کہ باین طلاق کی مطلقہ ہو پیٹ ہونے کا دعویٰ کرے تو اُسے نفقہ روز کا روز دیا کرینگے اور اگر پیٹ نکلے تو اُسے کوئی تکلیف نہ دینگے اور اگر ظاہر ہو جائے کہ پیٹ نہین ہے تو اُس سے وہ نفقہ پھیر لین گے اور شوہر کسی باین طلاق کی زوجہ کو خواہ کسی جدائی کے سبب سے جدا ہوئی ہو نفقہ نہ دیگا مگر اُس بائن کو جو مطلقہ ہوا اور حاملہ ہو اُسے نفقہ دیگا اور شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اُسکا نفقہ اُس بچے کے لیے ہے جو اُسکے پیٹ مین ہے شیخ علیہ الرحمہ کے قول پر متفرعہ مسئلہ جبکہ شوہر اپنی زوجہ سے شرعی طریقے سے ملاعنہ کرے تو وہ زوجہ اُس شوہر سے جدا ہو جائیگی اور اگر پیٹ سے بھی ہو گی تو بھی اُسکا نفقہ شوہر کے ذمے نہو گا کیونکہ لعان کے سبب سے وہ لڑکا شوہر سے منتفی ہو چکا ہے اور اسی طرح اگر زوجہ کو طلاق دے اور اسکے بعد کھلے کہ مطلقہ پیٹ سے ہے اور شوہر اُس پیٹ کا انکار کرے کہ اُس سے نہین ہے اور زوجہ کے ساتھ ملاعنہ کرے تو بھی نفقہ نہو گا اور اگر لعان کے بعد خود اپنی تکذیب کرے اور لڑکے کو اپنے سے ملحق کر لے تو اُسے نفقہ یعنی روٹی کپڑا وغیرہ دینا لازم ہے اِسلیے کہ نفقہ دینا بچے کا حق ہے پانچوان مسئلہ شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ غلام کی زوجہ کا نفقہ غلام کے سر سے متعلق ہوتا ہے اگر کوئی کسب ایسا نہ کرتا ہو کہ جس سے زوجہ کے لیے روٹی کپڑا پیدا کر سکے تو زوجہ کے نفقے کے واجب بھر کا ہر روز غلام مین کا حصہ بیچا جائیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسکے ذمے نفقے کا وجوب قرار پائے گا کہ جب وہ غلام آزاد ہو جائیگا تو ادا کر دیگا اور اگر کہا جائے کہ اُسکے مالک پر واجب ہوتا ہے اِسلیے کہ عقد مالک ہی کی اجازت سے ہوا ہے تو بہتر ہے اور شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر غلام مکاتب ہو تو اُسے اپنے ایسے لڑکے کا نفقہ دینا کہ جو آزاد عورت سے پیدا ہوا ہو واجب نہین اور مشروط مکاتب خیر کا حکم رکھتا ہے اِسلیے کہ پوری کتابت کے مال کے ادا کرنے تک وہ کسی چیز کا مالک نہین ہے اور اُس سے جو لڑکا کہ آزاد عورت سے پیدا ہوا ہے وہ آزاد ہونے مین اپنی ماں کا تابع ہے اور فقیر پر لڑکے کا نفقہ دینا واجب نہین ہے اور جو لڑکا مکاتب اپنی لونڈی سے جنوائیگا اُسکا اُسے نفقہ دینا لازم ہے اِسلیے کہ اُسنے بھی مکاتب کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حکم بہم ہونچایا ہے اور جیسا کہ مکاتب مالک کا مال ہے اسی طرح پر مشروط مکاتب کل اپنے پورے مال کتابت کے ادا کرنے سے پہلے مالک کے مال ہونے کا حکم رکھتا ہے اور یہ لڑکا بھی مکاتب کا مال ہے اور اُسکے مالک سے تعلق رکھتا ہے تو اُسے نفقہ دینا چاہیے جیسے کوئی جانور مالک کا مال اُسکے پاس ہو اِسواسطے کہ اُسکا کھلانا پلانا مکاتب پر واجب ہے اور یہ مالک کے مال کو مالک کے مال سے نفقہ دینا ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے اور اگر کچھ کتابت کے مال مین سے ادا کرنیکے سبب سے مطلق مکاتب ہونے کی صورت مین مکاتب غلام اُسیقدر آزاد ہو جاوے تو اُس آزاد ہونیکے حصے بھر اُس لڑکے کا نفقہ اُس مکاتب سے متعلق ہوگا اِسلیے کہ آزادی کے حصے بھر سے فقیر کا حکم جاتا رہا ہے چھٹا مسئلہ جب حاملہ زوجہ کو کوئی رجعی طلاق دے اور مطلقہ دعوی کرے کہ وضع حمل کے بعد طلاق دی ہے یعنی ابھی زوجیت کے حکم مین ہے اور عدے سے نہین نکلی ہے اور شوہر انکار کرے اور کہے کہ وضع حمل سے پہلے طلاق دی تھی اور وضع حمل سے عدہ منقضی ہو گیا اور رجعیہ کے حکم سے نکل چکی ہے تو مطلقہ کا قول قسم کے ساتھ مقبول ہوگا اور شوہر پر اُس عورت سے جدا ہونے کا حکم کرینگے اِسلیے کہ اُسنے خود عدے سے نکل جانے کا اقرار کیا ہے اور تین طہرون سے عدے کے پورہ کرنے تک کا اُس سے زوجہ کا نفقہ بھر لین گے اور زوجہ کو اُسوقت کی زوجیت کے باقی رہنے کے استصحاب سے اور جدائی کے متحقق ہونے تک اور عدے کے گزر جانے تک نفقہ پہونچتا ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب جواہر الکلام فرماتے ہین کہ اصل طلاق کا بعد واقع ہونا ہے اور عدے مین ہونا اصل ہے اور باقی رہنا اُسکے نفقے کا اصل ہے ساتوان مسئلہ جب زوجہ کے ذمے شوہر کا کچھ دین ہو تو شوہر کو زوجہ کے پاس مال ہونے پر کہ جس سے بسر کرسکے روز کا روز اُس کے نفقے مین سے اُس دین کا کاٹ لینا پہونچتا ہے اور اگر زوجہ پاس کچھ نہو تو شوہر کو دین کا کھانے پینے کے خرچ مین سے کاٹ لینا جائز نہین اِسلیے کہ ضروری قوت سے زائد مین سے دین کی ادا واجب ہوتی ہے اور اگر عسرت کے ہونے پر بھی زوجہ کھانے پینے کے خرچ مین سے دین کے کاٹ دینے پر راضی ہو تو شوہر کو یہ ماننا نہین پہونچتا ہے آٹھوان مسئلہ زوجہ کا نفقہ رشتہ دارون کے نفقے پر مقدم ہوتا ہے بس جو کہ شوہر کے کھانے پینے سے بڑھے اُس سے زوجہ کو اور رشتہ دارون کو نفقہ دینا چاہیے مگر جتنا کہ زوجہ کے واجب قوت سے زیادہ ہو اِسلیے کہ زوجہ کا نفقہ زوجیت کی منفعت کا معاوضہ ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر نہ دیگا تو اُسکے ذمے قرار پائیگا۔ کلام رشتہ دارون کے نفقے مین ہے اور اُن لوگون مین نظر ہے کہ جنکا روٹی کپڑا دینا واجب ہے اور نفقہ دینے کی کیفیت مین اور اُسکے لواحق مین نظر ہے ماں اور باپ اور اولاد کا روٹی کپڑا دینا فقہا کے اجماع سے واجب ہے اور دادا دادی اور نانا نانی کے نفقے کے واجب ہونے مین تردد ہے اظہر یہی ہے کہ انکا بھی روٹی کپڑا دینا واجب ہے۔ اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب جواہر الکلام فرماتے ہین کہ مصنف کے تردد کا منشاء اصل برائت اور اصل عدم ہے اِسلیے کہ والدین اور ابوین یعنی ماں باپ کے اطلاق مین دادا دادی نانا نانی داخل نہین ہین اور اِسلیے کہ علما کا اتفاق اُنکے انفاق پر ہے بلکہ مصنف یہان اور کتاب نافع مین کسی کے مناقشے کو نہین جانتے ہین اور اسکے ساتھ اشبہ اور اظہر وجوب ہے گو یہان یقین والدین اور ابوین سے اُنکے اطلاق کے ارادہ کرنے کا نہین ہے مگر علما کے اتفاق سے اور زکوٰۃ کی حدیث کی طرف اضافت کرنے سے ظاہر وجوب کا ظن ہے اور اُس حدیث کا مفاد یہ ہے کہ دادا دادی زکوٰۃ نپائینگے اور عمودین کے یعنی دو عمودون کے سوا کہ وہ اباء اور اولاد ہین اور کسی کا قرابت دارون مین سے نفقہ واجب نہین ہے جیسے بھائی بہنین چچا ماموں وغیرہ ہین لیکن جس جس کا وارث ہوتا ہو اُسکو روٹی کپڑا دینا موکدہ سنت ہے اور روٹی کپڑا دینے کے واجب ہونے مین شرط ہے کہ جسکا نفقہ واجب ہے وہ محتاج ہو اور آیا اپنے قوت کے پیدا کرنے سے عاجز ہونا بھی شرط ہے اظہر شرط ہونا ہی ہے اِسلیے کہ نفقہ حاجت کے دفع کرنے کے لیے ایک طرح کی مدد کا دینا ہے اور جو شخص کہ کمانے کی قدرت رکھتا ہے وہ غنی اور مالدار کا حکم رکھتا ہے اور نفقہ یعنی روٹی کپڑا دینے کے واجب ہونے مین خلقت یا حکم مین ناقص ہونا معتبر نہین ہے جیسے کمسنی اور جنون اور جذام وغیرہ ہے اِسلیے کہ اگر خلقت مین بھی کامل ہوگا اور عاجز ہوگا تو بھی اُسکا نفقہ واجب ہوگا اور اسیطرح ان قرابت دارون کا نفقہ گو بدکار اور کافر ہون واجب ہوگا اور اگر یہ قرابت دار کسی کے مملوک ہونگے تو انکے نفقہ دینے کا وجوب ساقط ہو جائیگا اور انکا روٹی کپڑا انکے مالکون کے ذمے ہے اور نفقہ دینے والے مین نفقہ دینے کا مقدور رکھنا شرط ہے پھر اگر اُسے اپنی ضرورت بھر کا ہاتھ آئیگا تو اپنے ہی خرچ ضروری پر اکتفا کریگا اور اگر اپنے ضروری خرچ سے کچھ بڑھیگا تو اُسے اپنی بی بی کے نفقے مین خرچ کریگا اور اگر اُس سے کچھ بڑھیگا تو محتاج ماں باپ اولاد کو دیگا اور شرعین نفقہ دینے کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی مقدار معین نہین ہے بلکہ کھانے پینے پہننے رہنے کے مکان سے اور سوتے جاگتے مین سردی سے محافظت کیلیے پوشش وغیرہ سے حاجت بھر کا دینا واجب ہے اور واجب النفقہ کا کسی عورت سے نکاح کروانا واجب نہین ہے اور باپ کا نفقہ یعنی روٹی کپڑا وغیرہ دینا واجب ہے اور باپ کی اولاد کا دینا واجب نہین اسلیے کہ یہ نفقہ دینے والے کے بھائی ہین یعنی انکا نفقہ باپ پر واجب ہے اور سوتیلی مان کے نفقے کے وجوب مین تردد ہے اور اپنی بیٹے کا نفقہ دینا اور اُسکی اولاد کا نفقہ دینا واجب ہے اسلیے کہ یہ بھی اُسی کی اولاد ہین اور جو کچھ کہ واجب نفقے مین سے انھین ندیا ہو اُسکی قضا یعنی اُسکا پھر سے دینا واجب نہین اسلیے کہ یہ حاجت اور اضطرار کے رفع کرنے کے لیے ایک طرحکی مدد دینا ہے نفقہ دینے والے کے ذمے پر باقی نہین رہتا ہے گو اُسے حاکم شرع نے بھی معین کر دیا ہو اور اگر نفقہ دینے والا واجب النفقہ سے کہدے کہ قرض کر اور اپنے خرچ مین لا تو نفقہ دینے والے پر اُسکا ادا کرنا واجب ہے اور اسکے لواحق کئی مسئلون پر مشتمل ہین پہلا مسئلہ نفقہ لڑکے کا باپ پر واجب ہے اور اگر اُسکے باپ نہو یا ہو تو فقیر ہو تو باپ کے باپ یعنی دادے سے نفقے کا وجوب متعلق ہوگا گو بلند ہون یعنی باپ کا باپ کا باپ کا باپ وغیرہ ہو اسلیے کہ یہ بھی باپ ہین اور اگر انمین سے کوئی نہو تو لڑکیکی مان پر واجب ہے اور اگر وہ بھی نہو یا محتاج ہو تو مان کے باپ پر اور مان کی مان پر گو بلند ہون یعنی مان کے باپ کا باپ کا باپ وغیرہ اور مان کی مان کی مان وغیرہا ہو قرابت کی ترتیب سے واجب ہوگا یعنی زیادہ قریب اس وجوب مین مقدم ہوگا اور قرابت مین برابر ہونے کی صورت مین سب نفقہ دینے مین شریک ہین دوسرا مسئلہ جبکہ کسی شخص کے مان باپ دونون نفقہ دینے کے محتاج ہون اور اس شخص کے ضروری خرچ سے اسقدر بچتا ہو جو ایک شخص کو کافی ہو تو اُسمین مان باپ دونون برابر شریک ہین اور اسیطرح اگر اُس شخص کا ایک بیٹا ہو اور باپ ہو تو اُس بچت مین یہ بھی دونون شریک ہونگے اور اگر باپ اور دادا ہو یا مان اور نانی ہو تو جو اُس شخص کی ضروریون سے بچیگا اور وہ دونون کو وفا نکرتا ہوگا تو وہ زیادہ قریب سے مخصوص ہے اور اُسمین اُس سے بعید اُسکا شریک نہوگا تیسرا مسئلہ جب کسی شخص کے باپ اور دادا دونون مالدار ہون تو النفقہ اُسکا اُسکے باپ پر واجب ہے اور دادے پر واجب نہین ہے اور اگر اُس شخص کا بیٹا اور باپ دونون مالدار ہون تو اُسکا نفقہ اندونون پر واجب ہے چوتھا مسئلہ جب کوئی واجب نفقے کے ادا کرنے مین ٹال مٹول

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرے تو اُسکے ادا کرنیکے لیے اُسپر حاکم شرع جبر کریگا اور اگر جبر کرنے پر بھی نہ مانیگا تو حاکم شرع اُسے قید کریگا اور اگر اُسکا کوئی ظاہر مال ہوگا تو جِتنا نفقے مین صرف کریگا اُتنا اُسمین سے لے لینا جائز ہے اور اگر کچھ اسباب یا زمین رکھتا ہوگا تو واجبی نفقے کے ادا کرنے کے لیے اُسے بیچ ڈالین گے اِسلیے کہ نفقہ بھی ایک واجب حق دین کی طرح پر ہے کلام مملوک کے نفقے مین ہے آدمی پر اپنے مملوک کا لونڈی غلام جانور سے نفقہ دینا واجب ہے مگر لونڈی غلام مین مالک کو اختیار ہے کہ انھین اپنے پاس سے روٹی کپڑا وغیرہ دے یا اُنکی کمائی مین سے دے اور اُنکے نفقے کی کوئی مقدار معین نہین ہے بلکہ کفایت بھر کی روٹی اور سالن جیسے دال وغیرہ اور کپڑا ایسا جو اُس شہر کے مالک کے مثل کے مملوک پہنا کرتے ہین دینا واجب ہے اور اگر مالک انھین نفقہ نہ دیگا تو اُسپر نفقہ دینے کے لیے یا بیچ ڈالنے کیلیے جبر کرینگے اور نفقہ دینے کے وجوب مین خالص بندہ اور مدبر بندہ اور ام ولد برابر ہین اور مالک کو اپنے مملوک سے اُسکے راضی ہونے پر مقاطعہ کرنا اِس طریق سے جائز ہے کہ اُسپر اُسکے کار کسب سے کچھ مقرر کرے اور جو کچھ وہ اُس سے زیادہ کما کر لائے تو اُسے اُسکے نفقے کے خرچ مین ڈالے پھر اگر اُسکے خرچ سے اُسمین سے کچھ بڑھے تو اُسے بھی نفقے کے حساب مین محسوب کرے اور اگر اُسکے خرچ کو کفایت نکرے تو مالک کو کمی کا دینا واجب ہے اور بندے سے اِتنے پر مقاطعہ کرنا کہ جسکے کمانے سے وہ قاصر ہو یا اسقدر مقاطعہ کرنا کہ جسکے ادا کرنے کے بعد اُسکے خرچ کو نہ بچے جائز نہین مگر یہ کہ مالک اُسے پورا کردے اور مملوک جانوروں کا نفقہ مالک پر واجب ہے خواہ وہ جانور ماکول اللحم ہون یعنی اُنکا گوشت کھایا جاتا ہو اور حلال ہون یا نہون یعنی اُنکا گوشت نکھاتے ہون اور حرام ہون اور اُنکی احتیاج بھر کا اُنھین دینا واجب ہے اور اگر چرا گاہون مین چرنا اُنھین کافی ہوتا ہو تو گھر مین اُنھین دانہ چارہ دینا واجب نہین اور نہین تو واجب ہے کہ چارہ بھی دے اور اگر ندے تو اُسپر اُنکے بیچ ڈالنے یا حلال گوشت ہونے پر ذبح کر ڈالنے کے لیے جبر کرینگے اور اگر اُس جانور کے بچہ ہوگا تو بچے بھر کا دودھ چھوڑ دینگے اور اگر اُسے بے دودھ کے جنگل مین چرنا یا گھر مین دانہ چارہ کفایت کرتا ہو تو سارا لے لین گے —

الحمد للہ والمنۃ کہ نفقہ کی قسمون مین سے دوسری قسم کہ عقود مین ہے تمام ہوئی اور مفید خاص و عام ہوئی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

خاتمۃ الطبع

گلستان گلستان ثنا مین اُس بہار آرا کو ہین کہ جسکے ابر کرم کی آبیاری سے باغ عالم کی نشو و نما ہوئی ہے اور گلشن گلشن درود اُس باغبان گلزار رسالت پر ہین کہ جسکے دریائے رحمت کی جوئباری سے گلزار ایجاد کی نخلبندی آشکار ہوئی ہے اور اُنکی آل پر خاص اُنکے بھائی اور داماد پر کہ جنکی ذو الفقار کی آبداری سے دین کے غنچے کی شگفتگی ہویدا ہوئی ہے اور ہر جن اور انس کے مشام جان تک اُسکی خوشبو رسا ہوئی ہے اور بعد اسکے مخفی نرہے کہ عجب فیض مالک مطبع اودھ اخبار ہے یعنی عالیجناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب دام اقبالہ بالخیر کا فیض بھی مانند ابر بہار ہے بلکہ علم و ہنر کی اشاعت مین اور اسکے شاداب رکھنے مین ثانی ابر مدرار ہے ہر روز افادۂ انام جاری ہے گویا کہ ایک دریا ہے کہ ہر وقت عام جاری ہے کبھی یہ کتاب تالیف ہوتی ہے اور کبھی وہ کتاب تصنیف ہوتی ہے اور کبھی اس کتاب ترجمہ ہوتا ہے اور اسکے مطالب کا سربستہ غنچہ شگفتہ ہوتا ہے خاص اسی سعید زمان مین اور جیدا وان مین گلدستہ شریعت مصطفویہ اور حدیقۂ طریقت اثنا عشریہ گل گلزار جعفری یعنی جلد اول جامع الجعفری اردو ترجمۂ جامع الرضوی فارسی ترجمۂ شرائع الاسلام ہزارون روپئون کے مصارف سے اس مطبع نامی گرامی مین ماہ اگست سنہ ۱۸۹۸ء مطابق ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۶ھ مین چھپکر تمام ہوئی ہے مفید خاص و عام ہوئی ہے اس سبب سے سب اہل وطن دلشاد ہونگے اسکے سب احکام انکو یاد ہون + عالم احکام ربانی رہین + حافظ اسرار قرآنی رہین + مگر قدردانون سے امید ہے کہ قدردانی کو کام فرمائین گے اسکی خریداری مین اہتمام فرمائین گے اسلیے کہ یہ ابا یان مطبع کی ہمت کا بڑھانا ہے اور اہلکارون کو شوق دلوانا ہے اور طالب علوم مین جان کا لانا ہے بلکہ امور دین کا رائج کرنا اور پھیلانا ہے اور اپنے واسطے ذخیرہ کرنا اور خزانہ جمع کروانا ہے۔

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شرائع الاسلام

(کا اردو ترجمہ)

المعروف جامع الجعفری

حصہ دوم

jabir.abbas@yahoo.com

علامہ حلّی رحمتہ اللہ علیہ

پیشکش

الحاج مولانا محمد ایوب بشوی ایم اے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست مضامین جامع الجعفری ترجمۂ جامع الرضوی جلد دوم

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حمد ونعت وغیرہ	۱	تیسری شرط حیض ونفاس سے پاک ہونا	۵
تیسری قسم فقہ ایقاعات مین	۲	چوتھی شرط استبرا	۶
کتاب الطلاق	″	پانچوین شرط مطلقہ کا معین کرنا	″
نظر رکنون مین	″	تیسرا رکن طلاق کے صیغے مین	۸
پہلا رکن طلاق دینے والے مین	″	چوتھا رکن طلاق کے گواہون مین	۱۵
طلاق دینے والے مین کی چار شرطین	″	دوسری نظر طلاق کی قسمون مین	۱۵
پہلی شرط بلوغ	″	باین طلاق	۱۶
دوسری شرط عقل	″	رجعی طلاق	″
تیسری شرط اختیار	۳	طلاق عدہ	″
چوتھی شرط قصد	″	چھ مسئلے	۱۷
بھولے یا غلطی سے طلاق کے	″	تیسری نظر لواحق مین	۱۹
صیغے کے بول اُٹھنے کا حکم		پہلا مقصد مریض کی طلاق	″
طلاق دینے والے کے کہنے کے قبول	″	فرعیہ مسئلے	۲۰
کرنے کا حکم		دوسرا مقصد تین طلاقون کے بعد مطلقہ کے	۲۱
اپنی طلاق مین عورت کے وکیل ہونے کے	۴	حرام ہونے مین	
جواز اور عدم جواز کا حکم		محلل مین	″
دوسرا رکن مطلقہ مین	″	فرعین	۲۳
مطلقہ مین کی پانچ شرطین	″	گونگے کی رجعت اور طلاق دینے مین	۲۴
پہلی شرط زوجہ ہونا	″	چوتھا مقصد حیلے کے جائز ہونے مین	۲۵
دوسری شرط دائمی عقد ہونا	۵	پانچوان مقصد عدہ مین	۲۶

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
پہلی فصل غیر مدخولہ مین	۲۷	کتاب الظہار	۵۴
دوسری فصل طہر والیونمین	״	ظہار سے ملحق کفارے	۶۱
فرع	۲۸	پہلا مقصد کفارون کی قسمونمین	״
تیسری فصل مہینونسے عدے والی مین	״	دوسرا مقصد اختلافی کفارونمین	״
چوتھی فصل حاملہ کے عدے مین	۳۰	تیسرا مقصد کفارونکی نوعونمین	۶۳
متفرعہ مسئلے	۳۱	قول عتق مین	״
پانچوین فصل عدۂ وفات مین	۳۲	بندہ آزاد کرنے کی شرطین	۶۶
فرع	۳۲	فرعی مسئلے	۶۸
مفقود کی زوجہ مین	״	قول روزون کے کفارے مین	۶۹
متفرعہ مسئلے	۳۳	قول اطعام مین	۷۱
چھٹی فصل لونڈیون کے عدے مین	۳۴	چار مسئلے	۷۲
ذمیہ کا عدہ	״	چوتھا مقصد متعلق حکمون مین	״
ساتوین فصل لواحق مین	۳۶	کتاب ایلاء	۷۴
فرعین	۳۷	نظر چار امرونمین	״
کتاب الخلع والمبارات	۴۳	کئی مسئلے	۷۶
پہلی نظر صیغۂ خلع مین	״	فرعین	۷۷
فرعین	۴۴	کتاب لعان	۸۱
دوسری نظر فدیہ مین	״	پہلا رکن دو سببون مین	״
تیسری نظر خلع کی شرطونمین	۴۷	پہلا سبب	״
چوتھی نظر خلع کے حکمونمین	۴۹	دوسرا سبب	۸۳
لواحق خلع	۵۲	دوسرا رکن ملاعنہ کرنیوالے مین	۸۵
مبارات	۵۳	تیسرا رکن ملاعنہ کرنیوالے مین	״

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ
چوتھا رکن لعان کے طریقے مین	۸۶
احکام مین کے مسئلے	۸۹
کتاب عتق	۹۲
صریح آزاد کرنے کی عبارت	۹۳
ملحق مسئلے	۹۶
تفریعین	۱۰۰
کتاب تدبیر و مکاتبہ و استیلاد	۱۰۵
پہلا مقصد تدبیر کے صیغے مین	،،
تدبیر کی دو شرطین	۱۰۶
دوسرا مقصد تدبیر کرنیوالے مین	۱۰۸
تیسرا مقصد تدبیر کے حکمون مین	۱۰۹
تفریعین	۱۱۳
مکاتبت	۱۱۴
ارکان کتابت	،،
کتابت کی قسمین	۱۱۵
مدت کی شرطیت مین کا خلاف	۱۱۶
عوض یعنی مال کتابت	۱۱۷
احکام	۱۱۹
لواحق	۱۲۳
پہلا مقصد مکاتب کے تصرف مین کے لواحق مین	،،
ملحق مسئلے	،،

مضمون	صفحہ
دوسرا مقصد مکاتب کی جنایت لینے جرمون کے حکمون مین	۱۲۵
تیسرا مقصد وصیت مین کے مکاتب کے حکمون مین	۱۲۸
استیلاد یعنے لونڈی کا مالک سے لڑکا جننا	۱۳۰
کتاب اقرار	۱۳۳
پہلا رکن یعنی پہلی نظر اقرار کے صیغے مین	،،
پہلا مقصد صریح صیغے مین	،،
دوسرا مقصد مبہم اقرار کے حکمونمین	۱۳۶
تیسرا مقصد اقرار کے بیان مین	۱۴۱
چوتھا مقصد اقرار مین کے استثنا کے صیغونمین	۱۴۲
تین قاعدے	،،
پہلے قاعدے پر کے متفرع حکم	،،
دوسرے قاعدے پر کے متفرع حکم	۱۴۵
تیسرے قاعدے پر کے متفرع حکم	،،
دوسری نظر مقر مین	۱۴۶
تیسری نظر مقر لہ مین	۱۴۷
چوتھی نظر لواحق مین	۱۴۸
پہلا مقصد اقرار کے بعد کے اقرار مین	،،
دوسرا مقصد اقرار کی تعقیب مین	۱۴۹

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ
تیسرا مقصد نسب کے اقرار کے حکمو نمین	۱۵۱
کتاب جعالہ	۱۵۵
ایجاب	״
نزاع کے ملحق مسئلے	۱۵۸
کتاب ایمان	۱۵۹
پہلی نظر اُس امر مین جس سے قسم منعقد ہوتی ہے	״
قسم کے حرف	۱۶۲
دوسری نظر قسم کھانیوالے مین	״
تیسری نظر قسم کے متعلق مین	۱۶۳
پہلا مطلب گذشتہ پر قسم منعقد نہونے مین	״
دوسرا مطلب کھانے پینے کی قسم ہونے کے حکمون مین	۱۶۴
تیسرا مطلب عمارت اور گھر کے مختص حکمون مین	۱۶۸
چوتھا مطلب عقدونکے مسئلو نمین	۱۷۱
پانچوان مطلب متفرق مسئلو نمین	۱۷۲
چوتھی نظر لواحق مین	۱۷۶
کتاب نذر	۱۷۹
نذر کے معنے	״
نذر کا صیغہ	۱۸۰
متعلق نذر	״
نذر حج مین	۱۸۱
نذر کی نماز	۱۸۴

مضمون	صفحہ
بندہ آزاد کرنیکی نذر مین	۱۸۴
تصدق کرنیکی نذر مین	۱۸۵
ہدی یعنی کعبے کو قربانی بھیجنے کی نذر مین	۱۸۶
لواحق کے کئی مسئلے	۱۸۷
کتاب صید و ذباحۃ	۱۹۰
پہلا امر	״
شکاری کُتے کے بیان مین	״
شکاری کُتا چھوڑنیوالے کی شرطین	۱۹۱
دوسرا امر آلو نمین	۱۹۲
تیسرا امر لواحق مین	۱۹۳
ذباحت	۱۹۴
ذباحت کے رکن کے تین امر	״
پہلا ذبح کرنیوالا	״
دوسرا ذبح کا اوزار	״
تیسرا ذبح کی کیفیت	״
ذابح کی شرط	״
ذبح کے اوزار کے بیان مین	۱۹۵
ذبح کی کیفیت مین	״
نحر کی شرطین	״
لواحق	۱۹۷
خاتمہ اور کئی قسمونپر مشتمل ہو	۱۹۹
پہلی قسم ذبح کے حکمون مین	״

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ
دوسری قسم اُس چیز کے بیان مین جسے ذبح کرتے ہین	۲۰۰
نجس العین جانورون مین	〃
اور چار قسم کے جانور	〃
پہلی قسم مسخ کیے ہوئے جانور	〃
دوسری قسم حشرات الارض مین	〃
تیسری قسم آدمی مین	۲۰۱
چوتھی قسم درندون مین	〃
تیسری شکار کے حکمونمین	〃
دو صیادون کے فعل سے شکار ضایع ہونے کے احتمال	۲۰۳
کتاب اطعمہ و اشربہ	۲۰۷
پہلی قسم دریائی جانورونمین	۲۰۹
دوسری قسم چوپاؤنمین	۲۱۰
تیسری قسم پرندون مین اور انکی کئی قسمین ہین	۲۱۲
پہلی قسم حرام پرندونکی	〃
دوسری قسم حرام پرندونکی	〃
تیسری قسم حرام پرندونکی	〃
چوتھی قسم حرام پرندونکی	〃
چوتھی قسم حرام جامد چیزون مین اور اسکی پانچ قسمین ہین	۲۱۳

مضمون	صفحہ
پہلی قسم میتہ یعنی آپ سے مرے جانور مین	۲۱۳
دوسری قسم حلال گوشت جانور کی حرام چیزون مین	۲۱۴
تیسری قسم حرام نجس العین مین	〃
چوتھی قسم مٹی مین	۲۱۵
پانچوین قسم جامد زہرونمین	〃
پانچوین قسم بہتی حرام چیزونمین	〃
چھٹی قسم لواحق مین	۲۱۷
میتے وغیرہ کی استباحت کی کیفیت	۲۲۰
کتاب غصب	۲۲۲
پہلے غصب کا سبب	〃
ضمان کے واجب ہونیکے اور سبب	۲۲۴
دوسری نظر غصب کے حکمونمین	۲۲۷
تیسری نظر لواحق مین اور یہ دو قسم ہین	۲۳۳
پہلی قسم حکمونکے لواحق مین	〃
دو فرعین	۲۳۵
دوسری قسم نزاع کے لواحق مین	۲۴۳
کتاب شفعہ	۲۴۴
پہلا مقصد جن چیزونمین شفعہ ہوتا ہے	〃
دوسرا مقصد شفیع مین	۲۴۵
تیسرا مقصد شفعہ لینے کی کیفیت مین	۲۵۰
چوتھا مقصد شفعہ لینے کے لواحق مین	۲۵۶

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
تفریع	۲۵۷	پہلا مقدمہ ارث کے موجبات مین	۲۹۳
لواحق شفعہ	۲۶۱	پہلا طبقہ	〃
پانچوان مقصد تنازع کے حکمون مین	۲۶۳	دوسرا طبقہ	〃
کتاب احیاء موات	۲۶۶	تیسرا طبقہ	〃
پہلی طرف زمین کے حکمونمین	〃	اقسام سبب	۲۹۴
پہلی قسم آباد زمین	〃	فرض سے میراث پانیوالے	〃
دوسری قسم کھیتی اور عمارت سے خالی زمین	〃	کبھی فرض کبھی قرابت سے میراث پانے	〃
ویران زمین کی پانچ شرطین	۲۶۷	والے ہین۔	
دوسری طرف خالی زمین کے آباد کرنیمین	۲۷۰	قرابت ہی سے میراث پانیوالے اولو الارحام	〃
تیسری طرف مسلمانونمین کی مشترک منفعت مین	〃	یعنی قرابت رکھنے والے۔	
چوتھی طرف ظاہر کھانونمین	۲۷۲	وارثونکے بیان مین	〃
کتاب لقطہ	۲۷۵	مثال حصون بھر کے ترکے کی فریضونسے	۲۹۷
پہلا مقصد لقیط مین یعنی نابالغ کے پڑے پانیمین	۲۷۶	مثال فریضون سے بڑھنے والے	
دوسرا مقصد ملتقط یعنی پڑا پانیوالے مین	〃	ترکے کی۔	〃
تیسرا مقصد لقیط کے حکمون مین	۲۷۸	مثال تیسری جسمین ترکہ فریضون سے گھٹکر	۲۹۸
لقیط کے حکمون کے ملحق مسئلے	۲۸۰	ہوتا ہے۔	
دوسری قسم پکڑے جانور مین	۲۸۲	دوسرا مقدمہ موانع مین	۲۹۹
پہلی نظر ملقوط مین	〃	چار مسئلے	۳۰۰
دوسری نظر گم ہوے جانور مین اور تیسری نظر	۲۸۴	لواحق مین سے ارثکے مانع سبب	۳۰۶
اسکے پکڑنے والے مین۔		تیسرا مقدمہ حجب یعنی منع مین	۳۰۸
تیسری قسم خاص جنس کے لقطے مین	۲۸۶	پہلی قسم حجب حرمان	〃
کتاب فرائض	۲۹۲	دوسری قسم حجب نقصان	〃

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
تعصیب کا ابطال	۳۱۴	پہلی نظر قاضی کی صفتون مین	۳۷۵
عول کا ابطال	۳۱۶	دوسری نظر قاضی کے آداب مین	۳۸۵
پہلا مقصد نسب والی میراث مین	۳۲۰	تیسری نظر حکم یعنی فیصلہ کرنے کی کیفیت	۳۹۵
پہلا مرتبہ ماں باپ اور اولاد	//	مین ۔	
دوسرا مرتبہ بھائی بہن دادا دادی نانا نانی	۳۲۴	پہلا مقصد حاکم کے آداب مین ۔	//
تیسرا مرتبہ چچا یا ماموں	۳۳۱	دوسرا مقصد دعوے کے متعلق مین	۳۹۷
دوسرا مقصد شوہر اور زوجہ مین	۳۳۵	تیسرا مقصد مدعا علیہ کے جواب مین	۳۹۹
تیسری فصل ولا مین	۳۳۷	چوتھا مقصد قسم دینے کی کیفیت مین	۴۰۳
ولاء عتق	//	پہلی نظر قسم مین	//
ولاء ضمان جریرہ	۳۴۲	پہلی فرع	۴۰
ولاء امامت	۳۴۳	دوسری فرع	//
لواحق کی چار فصلین	۳۴۵	دوسری نظر منکر اور مدعی کی قسم مین	۴۰۶
پہلی فصل ملاعنہ کے لڑکے کی میراث مین	//	تیسری نظر ایک گواہ کے ساتھ والی	۴۱۱
دوسری فصل خنثی کی میراث مین ۔	۳۴۷	قسم مین	
تیسری فصل غریق اور مہدوم مین	۳۵۴	خاتمہ دو فصلون پر مشتمل ہے	۴۱۶
چوتھی فصل مجوسیون کی میراث مین	۳۵۷	پہلی فصل قاضی کی خط کتابت مین	//
خاتمہ فریضون کے حساب مین	۳۵۹	دوسری فصل مشترک مال کی تقسیم کے	۴۲۱
پہلا مقصد علم عدد کی اصطلاحون مین	//	لواحق مین اور اس مین چار نظرین	
تتمہ	۳۶۲	ہین ۔	
دوسرا مقصد مناسخون مین	۳۶۶	پہلی نظر قاسم مین	//
تیسرا مقصد سہمون کی شناخت مین	۳۷۱	دوسری نظر مقسوم مین	۴۲۲
کتاب قضاء	۳۷۴	تیسری نظر بانٹنے مین	۴۲۳

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

مضمون	صفحہ
چوتھی نظر لواحق مین	۴۲۶
پانچوین نظر دعوے کے حکمون مین اور اسمین ایک مقدمہ اور کئی مقصد ہین۔	۴۲۸
مقدمہ مین دو فصلین ہین۔	//
پہلی فصل مدعی مین	//
دوسری فصل حق کے لینے مین	۴۳۱
پہلا مقصد ملکیت کے دعوون کے مختلف احکام مین۔	۴۳۳
دوسرا مقصد عقدون کے اختلاف مین۔	۴۳۱
تیسرا مقصد میراث کے دعوون کے حکمون مین۔	۴۴۹
چوتھا مقصد بیٹے ہونے کے اختلاف مین	۴۵۱
کتاب شہادات	۴۵۲
پہلی طرف گواہون کی صفتون مین	۴۵۳
پہلی صفت گواہ کی	//
دوسری صفت گواہ کی	//
تیسری صفت گواہ کی	۴۵۴
چوتھی صفت گواہ کی	۴۵۵
کئی مسئلے	۴۵۶
پانچوین صفت گواہ کی	۴۶۰
لواحق کے چھ مسئلے	۴۶۲

مضمون	صفحہ
چھٹی صفت گواہ کی	۴۶۷
تفریع	۴۶۹
پہلی فرع	//
دوسری فرع	//
تین مسئلے	۴۷۰
تیسری طرف حقوق کی قسمون مین	۴۷۲
چوتھی طرف گواہی پر کی گواہی مین	۴۷۶
پانچوین طرف لواحق مین	۴۸۰
فرعین	۴۸۶
کئی مسئلے	۴۸۹
کتاب حدود و تعزیرات	۴۹۱
پہلا باب زنا کی حد مین	//
نظر حد کے موجب مین	//
دوسری حد مین اور اسمین دو مقام ہین	۴۹۸
پہلا مقام حد کی قسمون مین۔	//
دوسرا مقام حد کے واقع کرنے کی کیفیت مین۔	۵۰۱
دوسرا باب لواطے اور مساحقے اور قیادت مین۔	۵۰۵
لواطہ	//
مساحقہ	۵۰۷
قیادت	۵۰۸

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ
تیسرا باب قذف یعنی گالی کی حد کے بیان مین۔	۵۰۸
پہلی نظر حد کے موجب مین	۵۰۹
دوسری نظر قذف کرنے والے یعنی گالی دینے والے مین۔	۵۱۱
تیسری نظر مقذوف مین یعنی جسے گالی دی ہے۔	〃
چوتھی نظر حکمون مین	۵۱۲
ملحق کئی مسئلے	۵۱۴
چوتھا باب نشے والی چیز کی اور ڈبہر کی حد مین	۵۱۶
پہلا بحث حد کے موجب مین	〃
دوسرا بحث شراب پینے کی حد مین	۵۱۸
تیسرا بحث حکمون مین	〃
کئی مسئلے	〃
پانچوان باب سرقہ یعنی چوری کی حد مین	۵۲۱
پہلی نظر چور کے بیان مین	〃
حد کے واقع کرنے کی شرطین	〃
پہلی شرط بالغ ہونا	〃
دوسری شرط عقل	〃
تیسری شرط شبہے کا مرتفع ہوجانا	۵۲۲
چوتھی شرط شرکت کا نہونا	〃
پانچوین شرط محفوظ مال کو نقب زنی وغیرہ سے چورانا۔	۵۲۲
چھٹی شرط اکیلے یا شرکت سے اسباب کو نکالنا۔	〃
ساتوین شرط بیٹے کے مال کو باپ کا نہ چورانا۔	۵۲۳
آٹھوین شرط مال کو چھپا کر نکالنا	〃
دوسری نظر مال مسروق مین	۵۲۴
تیسری نظر اس چیز کے بیان مین جس سے چوری ثابت ہوتی ہے۔	۵۲۷
چوتھی نظر چوری کی حد مین	〃
پانچوین نظر لواحق مین	۵۲۹
چھٹا باب محارب یعنی رہزن کی حد مین	۵۳۱
کئی مسئلے	۵۳۴
دوسری قسم کتاب حدود کی	۵۳۵
پہلا باب مرتد کے حکمون مین اور اسمین دو قسمین مین۔	〃
پہلی قسم فطری مرتد مین	〃
دوسری قسم ملی مرتد مین	〃
تتمہ	۵۳۹
کئی مسئلے	〃
دوسرا باب چوپاؤنسے اور مردونسے وطی مین	۵۴۰

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ
تیسرا باب دفاع مین	۵۴۲
کتاب قصاص	۵۴۶
قصاص کی دو قسمین	؍؍
پہلی قسم جان کا قصاص اور اسمین کئی فصلین ہین	؍؍
پہلی فصل قصاص کے موجب مین	؍؍
تسبیب کے مرتبے	۵۴۸
پہلا مرتبہ اور اسمین کئی صورتین ہین	؍؍
پہلی صورت	؍؍
دوسری صورت	؍؍
تیسری صورت	؍؍
چوتھی صورت	۵۴۹
پانچوین صورت	؍؍
چھٹی صورت	؍؍
دوسرا مرتبہ تسبیب کا اور اس مین کئی صورتین ہین۔	؍؍
پہلی صورت	؍؍
دوسری صورت اور تیسری صورت	۵۵۰
تیسرا مرتبہ قتل عمد کی تسبیب کا اور اسمین بھی کئی صورتین ہین۔	۵۵۱
پہلی صورت	؍؍
دوسری صورت	؍؍

مضمون	صفحہ
تیسری صورت	۵۵۲
چوتھی صورت	؍؍
پانچوین صورت	؍؍
چوتھا مرتبہ تسبیب کا اور اسمین کئی صورتین ہین	؍؍
پہلی صورت	؍؍
دوسری صورت	۵۵۳
تیسری صورت	۵۵۵
چوتھی صورت	؍؍
پانچوین صورت	؍؍
اشتراک کے مسئلے	۵۵۸
دوسری فصل قصاص کی شرطون مین	۵۶۱
چھ مسئلے	۵۶۵
سرایت کرنے کے حکم	۵۷۰
لواحق کے کئی مسئلے	۵۷۲
تیسری فصل قتل کے دعوے مین	۵۷۸
ثبوت	۵۸۱
کئی مسئلے	۵۸۳
قسامت	۵۸۶
پہلا مقصد لوث مین	؍؍
کئی مسئلے	۵۸۷
دوسرا مقصد قسامت کی گنتی مین	۵۸۸
تیسرا مقصد قسامت کے حکمون مین	۵۹۰

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ
کئی مسئلے	۵۹۱
دوسری قسم طرف یعنی اعضا کے قصاص مین۔	۶۰۰
قصاص کی کیفیت	۶۰۳
کئی مسئلے	۶۰۷
کتاب دیات	۶۱۴
پہلی نظر قتل کی قسمون مین	״
پہلی قسم قتل عمد	״
دوسری قسم قتل شبہ عمد	״
تیسری قسم قتل خطا	״
دوسری نظر ضمان یعنی ضمانت اور ذمہ داری کے موجبون مین۔	۶۱۹
بحث مباشرت یعنی فاعل ہونے مین۔	״
مسئلونکے لواحق کئی مسئلے۔	۶۲۶
دوسری بحث ضایع ہونیکے سببونمین	۶۲۹
تیسری بحث ضمان کے موجبونکے تعدد کے حکمون مین	۶۳۶
لواحق کے کئی مسئلے۔	۶۳۸
تیسری نظر اعضا پر کی جنایت کے حکمونمین اور اسمین تین مقصد ہین	۶۴۱
پہلا مقصد اعضا کی دیتون مین	״
مقرر دیت کے اٹھارہ عضو	״

مضمون	صفحہ
پہلا عضو بال	۶۴۲
دوسرا عضو	״
تیسرا عضو ناک	۶۴۴
چوتھا عضو دونون کان	״
پانچوان عضو دونون ہونٹ	۶۴۵
چھٹا عضو زبان	۶۴۶
ساتوان عضو دانت	۶۴۸
آٹھوان عضو گردن	۶۵۰
نوان عضو لحیہ یعنی جبڑہ	״
دسوان عضو دونون ہاتھ	״
گیارھوان عضو انگلیان	۶۵۱
بارھوان عضو پیٹھ	״
تیرھوان عضو نخاع یعنی پیٹھ کا حرام مغز	۶۵۲
چودھوان عضو دو چھاتیان	״
پندرھوان عضو تناسل	۶۵۳
سولھوان عضو فرج	״
سترھوان عضو الیتان یعنی دونون چوتڑ	۶۵۴
اٹھارھوان عضو دونون پانون	״
دوسرا مقصد اعضا کی منفعتون پر کی جنایتون مین	۶۵۵
پہلی منفعت عقل	۶۵۶
دوسری منفعت سمع	״

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
تیسری منفعت دونون آنکھونکی روشنی	۶۵۸	اور یہ جنایت کے اعتبار سے تین قسم	
چوتھی منفعت قوت شم یعنے سونگھنے کی قوت	۶۵۹	ہین۔	
پانچوین منفعت قوت ذائقہ	//	پہلی قسم حلال گوشت جانور	۶۷۳
چھٹی منفعت انزال	//	دوسری قسم حرام گوشت جانور	//
ساتوین منفعت سلس البول	۶۶۰	تیسری جنکا تذکیہ نہین ہوتا	۶۷۴
تیسرا مقصد شجاج مین	//	کئی مسئلے	//
لواحق کے مسئلے	۶۶۳	تیسری قسم لواحق کی قتل کے کفارہ مین	۶۷۵
فرعین	//	چوتھی قسم لواحق کی عاقلہ مین	۶۷۶
چوتھی نظر لواحق مین	۶۶۷	قسط کرنیکی کیفیت	۶۸۰
پہلی قسم جنین	//	کئی مسئلے	۶۸۲
دوسری قسم جانورون پر کی جنایت مین	۶۷۳	خاتمۃ الطبع	۶۸۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جامع الجعفری ترجمہ
جامع الرضوی جلد دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد حق و نعتِ مصطفےٰ
ہو علی اور ہو رضا ذاتِ حسین
چھوڑ رہے بیٹھا ہو جہان علم و ہنر
تجھسے کب ہو سکا ہو توفیق رب
کار دین کو خلق پر آسان کیا
دامن ہر ریزہ چین کو بھر دیا
تیری یاور ہوگئی توفیق حق
قسم سوم پر ذرا کر تو نظر
ملت ناجی یہی بس ہو یہی
واقف اسرار قرانی تو ہو
اُردو مترجم کہتا ہو یہ
خلق الورے انجمالہ
صلوا علیہ و آلہ
[illegible] دین قاتل کفار کی
والدھر مادح زکواتہ

ہو نوازن خانہ شیرین نوا
ای مبارک اسم قدسی لقب
چشمۂ دانش پہ مٹی ڈالکر
شکر حق کہ تجھسے ہو تجدید دین
علم دین سے جہل کا درمان کیا
تجھسے راہ شرع مین وقتِ شمع
سابقون سے لیگیا گوئے سبق
ہوچکے ظاہر عبادات و عقود
کشتی نوح نبی بس ہو یہی
پیش حق بیعت تری مقبول ہو
بعد حمد خالق ارض و سما
شہد الحصی لکمالہ
پھر ثنا ہو عترت اطہار کی
جانشین احمد مختارؐ کی
صلوا جمیع عصاتہ

ای خدا جو میرزائے پاک دین
تیری خواہش اس بیا کی ہو سبب
تجھسے یہ خواہش تو ہو جا عجب
کام دنیا مین کوئی ایسا نہین
خوان آسانی زمین پہ دھر دیا
ہوگئے پروانہ سان طالب بھی جمع
ہوچکا دو قسمون سے تو بہرہ ور
قسم ایقاعات ہونی ہو بمود
عالم احکام ربانی تو ہو
باعث انجلاع ہر مامول ہو
بعد نعت خاص فخر انبیا
اسرے حدیث وصالہ
اور خصوصًا حیدر کرار کی
اُرد والذکی لصلوٰتہ
صلوا علے درجاتہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

پھر ہمارا جنابہ شیرین سخن
جوہرتی جو ہر علم و ہنر
مجھے اردو مین وہ لکھوا کی لیا
خیر کی دونون جہانمین راہ دے
شکر کرتا ہون بہت اللہ کا
تفسیر سچ سچ ہوتی ہے نمود
نوح کی کشتی ہے بس ملت یہی
اسکے سب احکام سب کو یاد ہون
انکے تبعیت خدا مقبول ہو

صورت طوطی ہے لون شکر شکن
ہے تو ہی عالی ہمم والا لقب
فیض سے جسکے جہان ہو فیضیاب
دوست خوش ہون رات دن شادی رہے
فقہ کی دو قسمین ختم اب کر چکا
مذہب ناجی کے کرتا ہون بیان
اسمین جو آیا نہ وہ ڈوبا کبھی
واقف احکام ربانی رہین
حاصل انکی حاجت و مامول ہو

ای جناب منشی والا گہر
تو ہی تو ہے اس ہدایت کا سبب
اجر خیر اسکا تجھے اللہ دے
دشمنون کے گھر مین بربادی رہے
ایک تھی قسم عبادت دوسری قسم عقود
سارے ایقاعات کو اب مین بیان
میرے سب اہل وطن دلشاد ہون
عالم اسرار قرآنی رہین
تیسری قسم فقہ کے علم کی

ایقاعات مین ہے اور اسمین گیارہ کتابین ہین۔

کتاب الطلاق

یہ کتاب طلاق کے بیان مین ہے اور نظر طلاق کے رکنون مین اور قسمون مین اور لواحق مین ہے اور اسکے چار رکن ہین پہلا رکن طلاق دینے والے کے بیان مین ہے اور اوسمین معتبر چار شرطین ہین پہلی شرط بلوغ ہے پس دس برس سے کم کے لڑکے کی عبارت طلاق کے واقع کرنے مین علما کے اتفاق سے معتبر نہین اور دس برس کا لڑکا اگر عاقل ہو اور اپنی جورو کو طلاق شرع کے موافق دے تو اسکے صحیح ہونے مین ایک روایت وارد ہوئی ہے اور وہ ضعیف ہے اور اگر نابالغ لڑکے کی جورو کو لڑکے کا ولی طلاق دے تو صحیح نہین اسلیئے کہ طلاق عورت کی ہمبستری کے مالک سے مختص ہے اور بلوغ حاصل ہونے کے بعد شرعی تصرفون سے ممانعت اٹھ جانے کی غالبا امید ہے اور اگر لڑکا فساد عقل کی حالت مین بالغ ہو تو اوسکے ولی کو صرف دیوانہ کی صورت مین اوسکی عورت کو طلاق دینا جائز ہے اور بعضے فقہا نے جائز نہین رکھا ہے اور یہ بعید ہے دوسری شرط عقل ہے پس دیوانہ اور مست اور مدہوش

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی طلاق کہ جسکی عقل بیہوشی سے یا نیند لانیوالی دواؤں سے جاتی رہی ہو صحیح نہین اسلیے کہ ایسے لوگ کسی چیز کا قصد نہین کرسکتے ہین اور جو شخص بیہوش ہوگیا ہو اوسکے ولی کو اُسکی طرف سے طلاق دینا جائز نہین اسلیے کہ اوسکے عذر کے زائل ہو جانے کی غالبًا امید ہوا کرتی ہی بس وہ سوتے کا حکم رکھتا ہی اور دیوانہ کی طرف سے اوسکا ولی طلاق دیتا ہی اور اگر اوس دیوانہ کا کوئی ولی نہو تو اسکی طرف سے حاکم شرع یعنے امام علیہ السلام طلاق دیتے ہین یا جو کہ امام علیہ السلام کی طرف سے اس کام کے لیے منصوب ہو تیسری شرط اختیار ہی پھر جس سے زبردستی سے طلاق لین اوسکی طلاق صحیح نہین اور اکراہ یعنے جبر اور زبردستی تین ہی چیزون سے پائی جاتی ہی ایک یہ کہ جبر کرنیوالا جس سے ڈراتا ہی اُس امر پر قدرت رکھتا ہو اور گمان غالب ہو کہ وہ اوس امر کو کر دکھائیگا اگر یہ شخص نمانیگا دوسری چیز یہ ہی کہ وہ ڈرانے والی چیز اس شخص کو اسکی ذات مین یا حکم ذات مین جیسے باپ بیٹے مین مضر ہو خواہ وہ ضرر مار ڈالنے کا ہو یا زخم لگانے کا ہو یا گالی دینے کا ہو یا مار پیٹ کا ہو اہانت کی برداشت مین لوگون کے مرتبونکے تفاوت کے موافق ہو یعنے جس مرتبہ کا یہ شخص ہی اوس مرتبہ کے موافق وہ ضرر ہی اور تھوڑے ضرر کے اوٹھا لینے مین اکراہ یعنے جبر اور زبردستی نہین پائی جاسکے گی مترجم کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مال کا لے لینا بھی انہین ضررون مین مندرج ہی گو وہ تھوڑا سا بھی ہو چوتھی شرط قصد ہی اور یہ طلاق کی صحت کی شرط ہی اور یہ بھی شرط ہی کہ طلاق کا صیغہ زبان سے کہے یعنے ایسے لفظ کہے کہ جس سے طلاق پر صریح دلالت ہو پھر طلاق کا قصد نکرے تو واقع نہین ہوتی ہی جیسے کوئی بھولکر یا سوتے مین یا غلطی سے طلاق کا صیغہ بول اُٹھے اور اگر کوئی شخص جورو رکھنے کو بھول جائے اور کہہ بیٹھے کہ میری جورو مین یا جورو طالق ہے اور پھر اوسے یاد آجاوے کہ میری جورو تو ہی تو اسکے سبب سے طلاق واقع نہوگی اور اگر کوئی طلاق واقع کرے اور پھر کہدے کہ مین نے طلاق کا قصد نہ کیا تھا تو اوسکے اِس کہنے کو ظاہر کے موافق قبول کرلین گے اور اُسے اُسکی نیت پر جو باطن مین تھی چھوڑ دین گے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گو اس قصد ہونیکا بیان بعد ایک زمانے کے کرے مگر جب تک کہ اُسکی عورت عدہ کے باہر ہو چکی ہو اسلیے کہ یہ اپنی بنت کی خبر دیتا ہی اور کسی شخص کا غائب شخص کی طرف سے طلاق مین وکیل ہونا اجماع سے اور موجود شخص کی طرف سے وکیل ہونا صحیح مذہب پہ جائز ہی اور اگر اپنی عورت کو اوسکے مطلقہ کرنے مین اپنا وکیل کرے تو شیخ فرماتے ہین کہ صحیح نہین اور موجہ یہی ہی کہ جائز ہے مترجم کہتے ہین کہ شیخ علیہ الرحمہ عورت کی اپنی طلاق مین وکالت کے عدم جواز کے جو قائل ہین اُسکا سبب یہ ہی کہ اس صورت مین ایجاب کرنیوالے اور قبول کرنیوالے کا اتحاد[له] لازم آتا ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ طلاق کی حدیث الطلاق بید من اخذ بالساق سے مطلق وکیل کرنا جائز نہوتا مستفاد ہوتا ہی اور اس حدیث سے صحیح مذہب پر غائب کی طرف سے وکیل کا طلاق دینا اور حاضر کی طرف سے بھی وکیل کا طلاق دینا خارجی دلیل سے مستثنے ہوتا ہی اور شوہر کی وکالت سے عورت کو اپنے نفس کو طلاق دینا عدم جواز پہ باقی رہتا ہی اور ان دلیلون کا ضعف مخفی نہین اسلیے کہ ایجاب اور قبول کرنے والے مین اعتباری تغایر کافی ہی اور جس دلیل سے وکیل کرنا غائب کی طلاق مین مستثنے ہوتا ہی اُسی دلیل سے زوجہ کا اپنے طلاق مین شوہر کی طرف سے وکیل ہونا مستثنے ہوتا ہے اور یہی ظاہر ہی اپنی طلاق مین عورت کے وکیل ہونیکے جواز کی فرع اگر شوہر اپنی عورت سے کہے کہ میری وکالت سے اپنے کو تو تین طلاقین دے اور وہ عورت ایک ہی طلاق دے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ ایک طلاق باطل ہوجائیگی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ ایک طلاق واقع ہوجائے گی اور یہی اشبہ ہی اور اسیطرح اگر مرد اپنی عورت سے کہے کہ میری وکالت سے تو اپنے کو ایک طلاق دی اور وہ تین طلاقین دے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ باطل ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ایک طلاق واقع ہوجائیگی اور یہی اشبہ ہی دوسرا رکن مطلقہ کے بیان مین ہی اور اُسکی پانچ شرطین ہین پہلی شرط یہ ہی کہ زوجہ ہو پھر اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کو مطلقہ کرے تو یہ معتبر نہین اور کوئی حکم شرعی اس طلاق کے لیے نہین ہی اور یہی حکم ہی اگر کوئی کسی غیر کی جورو کو طلاق دے ہر چند بعد اسکے اُس سے نکاح بھی کرلے اور یہی حکم ہی اگر

[له] لہ طلاق مین [illegible] منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طلاق کو تزویج پر معلق کرے اور کہے اگر مین تجھسے نکاح کرون تو تو طالق ہے اور اُسکے بعد اُس سے نکاح کرے تو وہ عورت اُس اگلی طلاق کے سبب سے مطلقہ نہوگی خواہ خاص اُسی عورت کی طلاق کو پہلے سے تزویج پر معلق کیا ہو جسطرح پر کہ بیان ہوا یا عام طور پر معلق کیا ہو اور کہا ہو کہ جس عورت سے مین نکاح کرونگا وہ طالق ہے دوسری شرط یہ ہے کہ عقد دائمی ہو پس طلاق اوس لونڈی پہ نہ واقع ہوگی جسے اُسکے مالک نے کسی پر حلال کردیا ہو اور استحلال کے طریق سے وہ اُسکی زوجہ ہوئی ہو یا متعہ کے نکاح سے اُسکے عقد مین ہو گو حرہ یعنی آزاد عورت ہو تیسری شرط یہ ہے کہ عورت حیض اور نفاس سے پاک ہو اور یہ شرط معتبر ہے بجز حاملہ مدخولہ عورت مین جسکا شوہر وہین موجود ہو اور اس مدت کا غائب نہو کہ جس مین معلوم ہو جاتا ہو کہ ہمبستری کے طہر سے نکلکر دوسرے طہر مین پہونچ گئی ہے پھر اگر طلاق دے اپنی جورو کو اس حال مین کہ ایک ہی شہر مین ہو یا غائب ہو تو اتنی مدت نگذری ہو کہ جسمین ہمبستری کی طہر سے نکلکر دوسرے طہر مین جاسکے اور طلاق کے وقت وہ عورت خون حیض یا نفاس رکھتی ہو تو یہ طلاق صحیح نہین خواہ اسوقت مین اُسکے حائض ہونے کو جانتا ہو خواہ نجانتا ہو اور اگر غائب ہو اور اسقدر زمانہ اُسکی غیبت پر گزر چکا کہ معلوم ہو جائے کہ اُسمین ہمبستری کی طہر سے نکلکر دوسرے طہر مین جاچکی ہے اور پھر طلاق دے تو صحیح ہے گو طلاق کے وقت حائض ہو اور اگر عورت ہمبستری کی طہر سے نکلکر دوسری طہر تک پہونچ گئی ہو کہ اُسمین ہمبستر نہوا ہو اور اُسے طلاق دے تو صحیح ہے گو حیض کے حال مین اتفاق سے طلاق کا عمل واقع ہوا ہو اور اگر عورت کے پاس سے باہر اس طہر کے زمانے مین جائے کہ جسمین اس سے ہمبستر نہوا ہو تو اُسے جب چاہے طلاق دے جائز ہے اور اسیطرح پر غیر مدخولہ عورت کو حیض کے زمانے مین بھی طلاق دینا جائز ہے اور بعضے فقہا نے معین کردیا ہے کہ زوجہ کے پاس سے شوہر غائب کی مدت طلاق کے جواز مین ایک مہینا ہے اور ایک مہینے کے بعد اُسے طلاق دے سکتا ہے ایک روایت کے مقتضی کے موافق کہ جو اُس بات مین وارد ہوئی ہے اور اس روایت کے مقوی اکثر عورتون کی احوال ہین اور بعضے فقہا نے تین مہینے کہے ہین اُس روایت کے موافق جسے جمیل نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی کیا ہے اور دونون روایتون کا محصل وہی ہے جو ذکر کیا گیا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنے ہمبستری کی طہر سے نکلکر دوسرے طہر مین پہنچنے کا معلوم ہوجانا ہی اور یہ مطلقہ عورت کی عادت کے جاننے پر موقوف ہی اور عورتون کی حالتین مختلف ہوتی ہین بعضی عورتون کو ہر مہینے مین حیض کا خون آتا ہی اور بعضی عورتون کو کم زیادہ مین آتا ہی جیسا کہ تین مہینے سے زیادہ مین بھی آتا ہی اور بعضی عورتون مین حیض کی عادت پائی جاتی ہی بس اُس عورت کی عادت کے موافق عمل کرنا چاہیے اور روایتون کے اختلافون کا منشا عادتون کا اختلاف ہی گو مذکور مدت سے زیادہ گذرے اور اگر شوہر ایک ہی شہر مین ہو اور پاس اُس عورت کے نہ پہنچا ہو کہ اُسکے حیض اور طہر کا حال معلوم کرے تو ایسی صورت مین بھی شوہر غائب کا حکم رکھتا ہی اور غائب کا حکم بیان ہوچکا چوتھی شرط یہ ہی کہ اس عورت کا استبرا ہو گیا ہو یعنے شوہر نے حاملہ ہونے نہونے کو معلوم کرلیا ہو بس اگر ہمبستری کے طہر مین جو رد کو طلاق دے تو صحیح نہین اور سن حیض سے گذری ہوئی یائسہ عورت کی طلاق مین استبرا ساقط ہی اور صغیرہ سن حیض کو نہ پہنچی عورت کی طلاق مین استبرا ساقط ہی اور حاملہ عورت کی طلاق مین اور اُس عورت کی طلاق مین جو سن حیض کو تو پہنچی ہی مگر حیض نہین آیا ہی استبرا ساقط ہی مگر اس شرط سے کہ اُس پر تین مہینے ہمبستری پر گزرے ہون کہ اُنمین ہمبستر نہوا ہو پھر اگر اسطرح کی عورت کو تین مہینے سے گذر جانے سے پہلے طلاق دی ہو تو طلاق واقع نہوگی پانچوین شرط یہ ہی کہ مطلقہ کو معین کرے اس طریق کہ فلانی عورت طالق ہی یا اسطرح پر اشارہ کرے کہ وہ زوجہ ایسی معین ہوجائے کہ دوسری زوجہ کا احتمال باقی نرہے پھر اگر اُسکے ایک ہی عورت ہو اور کہے فلانی میری زوجہ طالق ہی تو صحیح ہی اسلیے کہ دوسری کا احتمال نہین رکھتی ہے اور اگر اُسکے کئی جورو ئین ہون اور کہے کہ میری زوجہ طالق ہی پھر اگر معین جورو کا قصد کرے تو صحیح ہی طلاق اور جسکو اُن مین سے بتائیگا کہ وہی اُسکو مقصود ہوئی تھی تو اسکی تفسیر کو قبول کرلین گے اور اگر معین زوجہ کا قصد نکرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ طلاق باطل ہی اسلیے کہ مطلقہ معین نہین ہی اور بعضے کہتے ہین کہ طلاق صحیح ہی اور قرعہ سے معین ہوجاتی ہی اور یہی اشبہ ہی اور اگر کہے کہ یہ زوجہ طالق ہی یا وہ زوجہ طالق ہی تو شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ معین کردے جسے چاہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ معین نہونے کے سبب سے طلاق باطل ہی اور اگر کہے کہ یہ طالق ہی یا وہ اور یہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو تیسری جورو مطلقہ ہو جاوے گی اور پہلے دو عورتون مین مختار رہے جسے چاہے معین کر دے اور اگر شوہر معین کرنے سے پہلے مرجائے تو قرعہ سے مطلقہ کا استخراج کرلین گے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اس صورت مین پہلی زوجہ مین اور دوسری زوجہ مین انھین دونون مین تردید محتمل ہی پس شوہر کو پہونچتا ہی کہ خواہ اُس پہلی عورت کو یا اُن دونون عورتون کو ساتھ ہی معین کرے اور ان سب صورتون مین مطلقہ کے معین ہونیکی اشکال ہی اور اگر غیر شخص کی عورت کو اور اپنے عورتون کو دیکھے اور کہے کہ تم دونون مین سے ایک طالق ہی اور اسکے بعد کہے کہ مین نے غیر کی عورت کا قصد کیا تھا تو قبول کرلین گے اور اگر ہمسایہ کی عورت کا نام اور اُسکی عورت کا ایک ہی نام جیسے سعدی اور کہے کہ سعدی طالق ہی اور اسکے بعد کہے کہ مین نے ہمسایہ کی عورت کا قصد کیا تھا تو یہ کہنا مقبول نہوگا اسلیے کہ نام کی وضع ایک خاص ذات کے لیے ہوتی ہی اور لفظی اشتراک مین قرینہ مقصود کے تعین کا افادہ کرتا ہی اور بیان طلاق کا مواجہ اُسکی زوجہ کی طرف پھرنیکا قرینہ ہی اور پہلے مسئلہ مین دونون مین سے ایک کہنے مین معنوی اشتراک ہوتا ہی اور اسمین دونون کی صلاحیت ہی اور کوئی ایک ان دو معنون مین سے معین نہین ہوتا ہی اور کہنے والے کی تفسیر پر تعین موقوف رہتا ہی اور اس فرق مین نظر ہی اسلیے کہ جیسا اشتراک لفظی مین مقصود کا مرجح قرینہ ہوا کرتا ہی اسیطرح پر اشتراک معنوی مین بھی قرینہ مرجح ہوتا ہی پھر اگر قرینہ کو کوئی تاثیر ہوتی ہی تو دونون عبارتون مین ہوگی اور نہین تو کسی مین بھی نہوگی اور ایک عبارت مین قرینہ کی تاثیر کا قائل ہونا اور دوسری مین قائل نہونا تحکم ہی اور اگر غیر عورت کو اپنی جورو گمان کرکے کہے کہ تو طالق ہی تو اُسکی زوجہ مطلقہ نہوگی اسلیے کہ اس طلاق مین جس سے بات کرتا ہی اُسکا قصد کیا ہی اور اگر اُسکے دو عورتین ہون کہ ایک کا نام زینب اور دوسری کا نام عمرہ ہو اور کہے کہ اے زینب اور عمرہ بول اُٹھے لبیک یعنے حاضر ہون مین پھر کہے کہ تو طالق ہی تو وہی جورو مطلقہ ہوگی کہ جسکی طلاق کا قصد کیا ہی اور اگر اس طلاق مین قصد اُسی جواب دینے والی عورت کا اس گمان سے کرے کہ زینب ہی تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ زینب مطلقہ ہوجائیگی اور اس قول مین اشکال ہی اسلیے کہ طلاق کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جواب دینے والی عورت سے کہ عمرہ ہی زینب کے گمان سے متوجہ کیا ہی تو جواب دینے والی مطلقہ نہو گی اسلیے کہ اسکا قصد نہین کیا ہی اور زینب بھی مطلقہ نہو گی کیونکہ دوسری سے خطاب کیا ہی اور یہی مختار مصنف علیہ الرحمہ کا ہی **تیسرا رکن** طلاق کے صیغے کے بیان مین ہی اور اصل یہ ہی کہ نکاح ایک عقد ہی کہ بندون کی محافظت کے لیے شرع سے مستفاد ہوا ہی اور بے اذن شارع فسخ کو قبول نہین کرتا ہی اور جو صیغہ کہ شارع علیہ السلام نے نکاح کی قید کے دور کرنیکو فرمایا ہو وہ اَنْتِ طَالِقٌ ہی یا فُلَانَۃٌ طَالِقٌ ہی یعنے تو طالق ہی اور مثل اسکے وہ لفظ ہین جو مطلقہ کے تعین پر دلالت کرتے ہین پھر اگر کوئی کہے کہ انت الطلاق یا انت طلاق یعنے تو ہی طلاق ہی تو اس کہنے سے کچھ نہو گا اسلیے کہ طلاق کا لفظ مصدر ہی اور مطلقہ عورت پر محمول نہین ہوتا مگر مجاز کے طریق سے جیسے زید عدل ہین ہی یعنے جیسے زید کو شدت عدالت سے مجازاً عدل کہدین اور مجاز یہ الفاظ طلاق کے وقوع کا افادہ نہین کرتے ہین گو ان لفظون سے طلاق کا قصد بھی کرے اور اسیطرح پر طلاق واقع نہو گی اگر یہ کہے کہ تو مطلقہ ہی اور شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ اقوی یہی ہی کہ اس سے بھی طلاق واقع ہو جائیگی جبکہ طلاق کا قصد کریگا اور یہ کلام انشار کی مشابہت سے بعید ہی اسلیے کہ اسم فاعل کبھی انشا کے واسطے آتا ہی برخلاف اسم مفعول کے کہ وہ کبھی انشار کے لیے نہین آتا ہی اور اگر کسی سے کوئی پوچھے کہ تو نے فلان عورت کو طلاق دی ہی اور جواب مین کہے کہ ہان تو شیخ فرماتے ہین کہ اس کہنے سے طلاق واقع نہو گی اور اسمین اشکال ہی اور اس اشکال کا منشا یہ ہی کہ فقہا نے کہا ہی کہ اگر کوئی کسی سے پوچھے کہ تو نے اپنی جورو کو طلاق دی اور وہ کہے کہ ہان تو طلاق واقع ہو جائیگی **مترجم** کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ ان دونون مین کسی سے اگر طلاق کی انشا کا قصد کرے تو طلاق واقع نہو گی اسلیے کہ نعم یعنے ہان انشا کے صیغون مین سے نہین ہی لیکن طلاق کے واقع ہونے سے مواخذہ کیا جائیگا طلاق کے واقع ہونیکے اقرار سے خواہ عند اللہ طلاق واقع ہوئی ہو یا واقع نہوئی ہو اور عند اللہ اسوقت مین طلاق واقع ہوتی ہی کہ انشا کے قصد سے دو عادل گواہون کے سامنے طلاق کا صیغہ کہے اور رجوع کر ان دونون مسئلون مین نعم کے لفظ یعنے ہان سے طلاق کے واقع ہونیکا قائل ہوا ہو وہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حجت ایک روایت سے لاتا ہی کہ فقہانے جسکی سند کے ضعف کا حکم کیا ہی اور کنایہ سے طلاق واقع نہین ہوتی ہی اور کنایہ یہان وہ لفظ ہی کہ جو طلاق کے معنو نکا اور طلاق کے سوا اور معنون کا بھی احتمال رکھے اور اسیطرح پر مقدور رکھکر طلاق بے عربی لفظ کے واقع نہین ہوتی ہی اور اشارے سے بھی طلاق واقع نہین ہوتی ہی مگر جبکہ بات کرنے سے عاجز ہو اور گونگے کی طلاق طلاق کے معنی سمجھانے والے اشارے سے واقع ہو جاتی ہی اور روایت مین وارد ہوا ہی کہ گونگا اپنی جورو کے سر پر چادر اوڑھادے کہ جس سے اُس عورت کا منھہ اور سر ڈھنکا جائے بس یہی اُسکی طلاق ہی اور یہ روایت شاذ ہی اور صیغۂ طلاق کے لکھنے سے اُس زوجہ پر کہ جسکے پاس شوہر موجود ہی اور تلفظ پر قادر ہی طلاق واقع نہین ہوتی ہی اور اگر بولنے پر قادر نہو اور صیغۂ طلاق کو طلاق کے وقوع کے ارادے سے لکھدے تو طلاق صحیح ہی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر شوہر غائب ہو موجود نہو اور اُس کے لیے طلاق کا صیغہ لکھہ بھیجے تو اُسی سے طلاق واقع ہوجائیگی اور یہ قول معتمد نہین ہی اور اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے کہے کہ انت خلیّۃ اَو بریّۃ یعنے تو فارغ ہی اور چھوٹی ہوئی ہی یا کہے کہ حبلک علی غاربک یعنی تیری رسّی تیرے کندھے پر ہی اور یہ عبارت اس بات سے کنایہ ہی کہ جہان چاہے تو چلی جا یا کہے کہ اپنے گھر والون سے جا مل یا کہے کہ مجھسے جدا ہی تو یا کہے کہ مجھپر حرام ہی تو یا کہے تو میری غیر ہی یا تو مجھ سے منقطع ہی تو یہ سب عبارتین کچھ نہین خواہ اُنسے طلاق کا قصد بھی کرے یا نکرے اور اگر کوئی شخص اپنی جورو سے کہے کہ عدہ مین بیٹھہ اور اس لفظ سے طلاق کے واقع کرنے کا قصد کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اس سے طلاق واقع ہو جاتی ہی اور اسمٰعیل جعفی اور محمد بن مسلم کی روایت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہی اور اکثر فقہا کہتے ہین کہ اس سے طلاق واقع نہین ہوتی ہی اور یہی اشبہ ہی اور اگر شوہر اپنی زوجہ کو اپنے اختیار کرنے مین اور چھوڑ دینے مین اختیار دے اور اسی عبارت سے طلاق کا قصد کرے پھر اگر وہ عورت اُسی کو اختیار کرے یا چپ رہے گو لحظہ ہی بھر ہو بس جدائی واقع نہوگی اور اگر اُسی وقت مفارقت اختیار کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ مفارقت واقع ہوجائیگی اور یہ بائن طلاق ہوگی کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شوہر عدہ مین اُسکی طرف رجوع نکر سکیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ رجعی طلاق واقع ہوجائیگی کہ عدہ گزرنیکے پہلے پھر رجوع اس زوجہ کیطرف بے تجدید نکاح کے کرسکتا ہی اور تیسرا مذہب یہ ہی کہ ہرگز اس صورت سے کوئی طلاق واقع نہین ہوسکتی ہی اور یہی قول پر بہت سے فقہا ہین اور اگر کوئی شخص شوہر سے پوچھے کہ آیا تونے فلان عورت کو طلاق دی ہی اور اگر وہ کہے کہ نعم یعنے ہان تو طلاق اکثر فقہا کے قول پر واقع ہوجائیگی جیساکہ مذکور ہوا اور اگر کہے کوئی کہ آیا تونے مفارقت کی یا کہے کہ آیا تو نے چھوڑ دیا اور شوہر کہے کہ ہان تو یہ کچھ نہین اور صیغہ طلاقین شرط ہی کہ شرط اور صفت سے خالی ہو موافق ایسے مشہور قول کے ہی کہ جسکی مخالف پر ہم مطلع نہین ہین اور فرق صفت اور شرط مین یہ ہی کہ شرط واقع ہونے اور واقع نہونے دونون کی محتمل ہوتی ہی جیسے کہے اِن ضرب زید عمرًا فانت طالق یعنے اگر زید عمرو کو ماریگا تو تو طالق ہی اور صفت کا وقوع متعین ہوا کرتا ہی جیسے کوئی کہے اذا جاء یوم الجمعۃ فانت طالق یعنے جب جمعہ کا دن آئیگا تو تو طالق ہی کیونکہ جمعہ کے دن کا آنا البتہ وقوع مین متحقق ہی اور اگر شوہر عورت کی طلاق کی تفسیر دو طلاقون سے یا تین طلاقون سے کرے جیسے اس طریق سے کہے انت طالق طلقتین یا ثلث طلقات بعضے فقہا کہتے ہین کہ طلاق باطل ہوجائیگی اسلیے کہ دو طلاقین ایک مرتبہ واقع نہین ہوتی ہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ صیغہ انت طالق سے ایک طلاق واقع ہوگی اور طلقتین اور ثلث طلقات سے تفسیر یعنے دو طلاقون اور تین طلاقون کی تفسیر لغو ہوجائیگی اور یہی روایت اون دو روایتون مین جو اس باب مین وارد ہوئی ہین مشہور زیادہ ہی اور اگر طلاق دینے والا مخالف مذہب ہو اور ایک عبارت سے تین طلاقون کے واقع ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو تو اُن نصون سے جو ائمہ علیہم السلام سے وارد ہوئی ہین انکے مقتضے کے موافق ایک ہی عبارت سے تین طلاقین اُسپر لازم ہوجائینگی اور اگر کہے کہ انت طالق للسنۃ یعنے تو مطلقہ ہی ایسی طلاق سے جو شرع شریف مین صحیح ہی تو یہ طلاق صحیح ہی اُس صورت مین جب عورت حیض کے سوا کے طہر مین ہوگی کیونکہ طلاق کی صحت کی شرط یہی ہی اور اسیطرح اگر کہے کہ انت طالق للبدعۃ یعنے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو طلاق فاسد سے مطلقہ ہی تو بھی طلاق واقع ہو جائے گی اسلیے کہ بدعت کی طلاق
مین لفظ طلاق ہی اور ضمیمہ بدعت کا لغو ہو جائیگا اور اگر کہون مین کہ طلاق واقع نہو گی
تو بہتر ہو گا اسلیے کہ بدعت کی طلاق فاسد ہی اما یہ مین واقع نہین ہوتی ہی اور طلاق سنت کہ صحیح ہی
وہ طلاق دینے والے کی مقصود نہین ہی تفریع اگر کہے کہ انت طالق فی ہذہ الساعۃ
انکان الطلاق یقع بک یعنے تو اسی ساعت مین مطلقہ ہی اگر طلاق تجھپر واقع ہو کے شیخ
علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ یہ طلاق واقع نہو گی اسلیے کہ طلاق کو شرط پر معلق کیا ہی اور
یہ کلام شیخ کا اس صورت مین حق ہی کہ طلاق دینے والے کو عورت کا حال معلوم نہو کہ
حیض اور نفاس سے خالی ہی یا نہین اور طلاق کے صحیح ہونیکی شرطون سے متصف
ہی یا نہین اور اگر عورت کے حال کو جانتا ہو کہ طلاق کی شرطون کی جامع ہی پھر تو
شرط نہو گی بلکہ صفت کے مشابہ ہو گی گو شرط کے لفظ سے ہی اس طریق سے کہ گویا
اُسنے کہا ہی تو اسوقت مین مطلقہ ہی کہ طلاق کی شرطون کی تو جامع ہی پس اس کا شرط
ہونا معین نہین اور سزاوار ہی کہ صحت کے قائل ہون اور مخفی نرہے کہ پہلے جو شرط
کیا ہی کہ متعلق صفت سے نہو اس سے مراد اُنکے سوا کی صفت ہی کہ جسنے اس مقام پر کہا ہی
کہ صفت کے مشابہ ہی اسلیے کہ پہلے جس صفت کی نفی ہوئی ہی وہ ایک ایسا امر ہی کہ طلاق کے
وقت متحقق نہین ہوتا ہی اور اُسکا تحقق عادت سے متیقن ہوتا ہی جیسے سورج کا نکلنا
اور جمعہ کے دن کا آنا ہی کہ طلاق کے وقت مین متحقق نہو اور اسپر طلاق کو معلق کرے اور یہان
مشابہ صفت سے وہ صفت مراد ہی کہ جسکا وقوع طلاق کے وقت ہو اور طلاق دینے والا اُسکے
وقوع محقق کو جانتا ہو اور ایسا وصف طلاق کے وقوع کا مانع نہین اور اگر کہے کہ انت طالق اعدل طلاق
یا اکمل طلاق یعنے تو مطلقہ ہی سب طلاقون سے بڑھکر درست یا کامل طلاق سے یا بدتر طلاق
سے تو یہ طلاق صحیح ہی اور ضمیمہ کوئی ضرر نہین پہونچاتا ہی یعنی جس صورت مین کہ بدتر سے فاسد طلاق
مراد نہو اور اگر کہے انت طالق ملأ مکۃ او الدنیا یعنے تو مطلقہ ایسی طلاقون سے کہ مکہ کو یا دنیا کو
بھر دے تو بھی حکم اسی یعنے صحیح ہی اور ضمیمہ مضر نہین اور اگر کہے کہ انت طالق لرضی زید یعنی تو مطلقہ
ہوئی ہی فلان شخص کی رضامندی کے لیے پھر اگر شرط ان معنون کی اس طور پر قصد کریگا کہ اگر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زید راضی ہو تو اس صورت مین طلاق باطل ہی اور اگر ظاہر کرنا مقصود ہو تو طلاق باطل نہین اور یہی حکم ہی اگر کہے ان دخلت الدار فانت طالق ان کے ہمزہ کے زیر سے یعنے تو اگر گھر مین داخل ہو گی تو مطلقہ ہو جائیگی تو یہ طلاق باطل ہو گی اسلیے کہ شرط پر معلق کیا ہی اور اگر ان زبر سے کہے تو طلاق صحیح ہی اسلیے کہ تعلیل کے معنی ہونگے یعنے لان دخلت الدار مراد ہو گا اور یہ اُس صورتمین ہی کہ زیر والے اور زبر والے کے فرق کا عالم بھی ہو اور اس کہے ہوے لفظ سے معنون کا قصد بھی رکھتا ہو اور اگر یہ کہے کہ مین تیرا مطلقہ ہون تو صحیح نہین اسلیے کہ شوہر زوجہ کے طلاق کا محل نہین ہوتا ہی اور اگر یہ کہے کہ آدھی طلاق کی یا چوتھائی طلاق کی یا طلاق کے چھٹے حصہ کی مطلقہ ہی تو طلاق واقع نہوگی اسلیے کہ طلاق کا قصد نہین کیا ہی اور اگر انت طالق کہے اور پھر کہے کہ انت ظاہر مین کہا جاتا تھا تو طلاق کے واقع نکرینگے ہم مین اسکے اس قول کو ظاہر شرع کے موافق قبول کرینگے اور طلاق کے واقع ہونے کا حکم نکرینگے اور اُسے اُسکی باطن کی نیت پر چھوڑ دینگے کہ وہ جانے اور اُسکا خدا جانے اور اگر کہے کہ تیرا ہاتھ طالق ہی یا تیرا پاؤن طالق ہی تو طلاق واقع نہوگی اور یونہین اگر کہے تیرا سر یا سینہ یا منھ طالق ہی تو طلاق واقع نہوگی اور اگر کہے کہ تیری تہائی یا آدھا یا دو تہائی طالق ہی تو بھی طلاق واقع نہوگی اور اگر کہے کہ تو ایک طلاق سے پہلے یا بعد یا ایک طلاق پر یا ایک طلاق کے ساتھ طالق ہی تو ان مین کسی سے طلاق واقع نہوگی خواہ وہ عورت مدخولہ ہو یا نہو اور مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین اگر کہا جاے کہ ایک طلاق واقع ہو جائیگی اگر کہے انت طالق مع طلقہ او بعدہا او علیہا یعنے تو مطلقہ ہی ایک طلاق کے ساتھ یا ایک طلاق کے بعد یا ایک طلاق پر تو بہتر ہو گا اور اگر کہے کہ تو طالق ہی اُس طلاق سے کہ پہلے اُس سے ایک یا بعد اسکے ایک طلاق ہی پس طلاق واقع نہوگی تو بہتر ہو گا مترجم کہتے ہین کہ ان چار صورتون مین طلاق کے واقع نہونیکا سبب یہ ہی کہ طلاق دینے والے نے مطلق طلاق کا قصد ہی نہین کیا ہی بلکہ ایسی طلاق کا قصد کیا ہی کہ جو طلاق کے پہلے ہونے سے یا بعد ہونے سے یا ساتھ ہونے سے یا اوپر ہونے سے متصف ہو اور صفتون سے موصوف واقع نہین ہوئی ہی اسلیے کہ کئی طلاقین ایک لفظ سے ہمارے نزدیک صحیح نہین بلکہ متعدد طلاقین اُس صورت مین واقع ہوتی ہین کہ درمیان دو طلاقون کے رجوع واقع ہو اور ایک طلاق کہ واقع ہوتی ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ مقصود نہین پھر یہ طلاق نٹھہرے گی اور جو تفصیل کہ پانچ صورتون مین مصنف نے اختیار کی ہی اور خوب اور بہتر کہا ہی وہی اقوی ہی اور اُسکی وجہ یہ ہی کہ پہلے تین صورتون مین دو طلاقین مقصود ہین اور دو طلاقون سے قصد کے متعلق ہونیکے ضمن مین ایک طلاق بھی مقصود ہوتی ہی اور جب دوسری باطل ہو گی تو ایک طلاق رہجائیگی اور اسی سے طلاق واقع ہوجائیگی اسلیے کہ بطلان کا توہم طلاق کا بعد ہونے اور ساتھ اور اوپر ہونیکی صفت سے موصوف ارادہ کرنے سے پیدا ہوتا ہی اور یہ غیر مسلم ہی بلکہ اُسنے اسمین ہر ایک کا ارادہ کیا ہی پھر انت طالق کے لفظ سے واقع ہوجائیگی اور ضمیمہ لغو ہی جیسا کہ اگر کہے انت طالق طلقتین او ثلثا یعنے تو مطلقہ ہی دو طلاقون سے یا تین طلاقون سے تو اس صورت مین ایک طلاق واقع ہوجائیگی اور اخیر کی دو صورتون مین بُطلان کی وجہ یہ ہی کہ طلاق کو ایسی دوسری طلاق پر معلق کیا ہی جو واقع نہین ہوئی اور باطل طلاق کا بھی قصد کیا ہی اسلیے کہ پیچھے کسی طلاق کے ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ اُن دونون طلاقون مین رجعت ہو اور بے رجعت کے ایک طلاق دوسری طلاق کے پیچھے نہین ہوسکتی ہی پس اس سے طلاق واقع نہین ہو گی اور یہ جو مصنف علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی خواہ بہتر ہو یا نہو یہ اشارہ عامہ کے خلاف کی طرف ہی کہ وہ لوگ مدخولہ مین ایک طلاق سے کئی طلاقون کے واقع ہونے کو جائز جانتے ہین اور غیر مدخولہ مین وہ بھی ایک ہی طلاق کے واقع ہونے کے قائل ہوئے ہین اور امامیہ علما کے نزدیک ایک عبارت سے مطلق ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہی گو تین یا دو کی اسمین قید ہو اور اگر کوئی کہے کہ تو طالق ہی یعنی مطلقہ دو نصف طلاق سے یا تین طلاق کی تین تہائی سے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ طلاق واقع نہوگی اسلیے کہ طلاق امر واحد ہی اور تجزیہ کے قابل نہین یہ اُردو مترجم کہتا ہی کہ اگر طلاق تجزیہ کی قابل نہوگی تو اسکا خارج مین پایا جانا محال ہی کیونکہ جزء لایتجزی ممکنات مین باطل ہی مگر یہ کہین کہ تجزیہ کے بعد طلاق طلاق نرہے گی اسلیے کہ جز اور کل مین مغایرت ہوا کرتی ہی اور اگر یہ کہا جائے انت طالق کے کہنے سے ایک طلاق واقع ہوجائیگی اور ضمیمہ لغو ہوجائیگا اسلیے کہ وہ رافع ایک طلاق کے قصد کی نہین ہی تو خوب ہوگا اسلیے کہ ایک طلاق کے دو آدھے یا تین تہائی ایک پوری طلاق ہوتی ہی اور ایسا حکم نہین ہی اگر کوئی کہے کہ انت طالق نصف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طلقتین یعنے تو دو طلاقون کی آدھے سے مطلقہ ہے تو اس سے طلاق واقع نہین ہوتی ہے اسلیے کہ طلاق کے دو آدھے پوری ایک طلاق ہوتی ہے اور دو طلاقون کے دو آدھے ایک طلاق کو بھی محتمل ہین اور دو طلاقون مین سے ہر ایک کی ادھی کو بھی محتمل ہے پس مقصود پر نص نہے فرع شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر ایک مرد اپنے چار جوروُن سے کہے کہ تم مین مین نے چار طلاقین واقع کین تو ہر ایک پر طلاق واقع ہو جائیگی اور اسمین اشکال ہے اسلیے کہ طلاق کا صیغہ یعنے طالق کا لفظ جو طلاق کی شرط ہے اُسے نہین کہا اور ترک کیا ہے اور اگر کوئی کہے انت طالق ثلثا الا ثلثا یعنے تو تین طلاقون سے مطلقہ ہے مگر تین طلاقونسے تو ایک طلاق صحیح ہوگی اگر پہلی عبارت انت طالق ثلثا سے طلاق کا واقع کرنا مقصود ہو اور استثنا باطل ہو جائیگا اسلیے کہ مصنف کے نزدیک انت طالق ثلثا کہنے سے ایک طلاق واقع ہو جاتی ہے اور ثلثا لغو ہو جاتا ہے پھر ثلث کا ثلث سے استثنا بھی لغو ہو جائیگا کیونکہ استثنا کے صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ مستثنی منہ مین سے استثنا کے بعد کچھ باقی رہجائے اور اگر استثنا مستثنے منہ کا مستوعب ہو تو استثنا باطل ہے جیسے کوئی شخص اقرار کرے کہ علی درہم الا درہما یعنے اُسکا ایک درہم مجھپر ہے مگر ایک درہم پس ایک درہم اُسپر لازم ہوتا ہے اور استثنا لغو ہو جاتا ہے اور اگر کوئی کہے کہ انت طالق غیر طالق یعنے تو مطلقہ غیر مطلقہ ہے پس اگر طلاق رجعی ہو اور غیر طالق کے لفظ سے طلاق کے بعد کی رجوع مراد ہے تو صحیح ہے اسلیے کہ طلاق کا انکار جعی طلاق کے بعد رجوع کا حکم رکھتا ہے اور اگر اُس سے طلاق کے توڑنیکا قصد کرے تو طلاق کے واقع ہو جانیکا حکم کرینگے اور طلاق کا توڑنا پایا جائیگا اور اگر کوئی کہے کہ انت طالق طلقۃ الا طلقۃ یعنے تو مطلقہ ایک طلاق سے ہے مگر ایک طلاق سے استثنا لغو ہو جائیگا اسلیے کہ مستوعب مستثنے منہ ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اور ایک طلاق کے واقع ہونیکا حکم کرینگے انت طالق اور اگر کوئی کہے کہ زینت طالق ہے اور پھر کہے کہ مراد میری ہندہ ہے اور یہ دونون اُسکی جورویئن ہون تو اس کے قول کو قبول کرلین گے اسلیے کہ وہ اپنے قصد سے خوب واقف ہے اور اگر کوئی شخص کہے کہ زینب طالق ہے بلکہ ہندہ تو دونون مطلقہ ہو جائینگی اسلیے کہ یہ دونون طلاق مین وقت تلفظ نام مقصود ہوئی ہین اور اسمین اشکال ہے اسلیے کہ بلکہ ہندہ والے اسکے قول مین طالق کا لفظ کہ طلاق صیغہ ہے صریحاً

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مذکور نہین ہی اور تقدیر کفایت نہین کرتی ہی چوتھا رکن طلاق کے گواہون مین ہی طلاق
مین دو عادل گواہ لینا چاہیے کہ انشا ئے طلاق کے صیغہ کو سنین خواہ اُنسے کہے کہ تم گواہ
رہو یا نہ کہے اور اگر طلاق کا صیغہ بے دو عادل گواہو کے پڑھے تو طلاق واقع نہوگی تو ساری شرطین
کہ طلاق مین معتبر ہین پائی جائین اور اسیطرح پر ایک گواہ کی گواہی سے طلاق واقع نہین
ہوتی ہی گو عادل بھی ہو اور طلاق دو فاسق کی بھی گواہیون سے واقع نہین ہوتی ہی بلکہ
طلاق کے وقت دو عادل گواہون کا موجود ہونا جنکی عدالت ظاہر ہو ضرور ہی اور ہمارے
فقہا مین سے بعضے نے دونون گواہونکے اسلام پر اکتفا کیا ہی اور پہلا قول اظہر ہی اور اگر
ایک گواہ طلاق کی انشا کے وقت موجود ہو اور بعد اسکے دوسرا گواہ بھی تنہا انشا کا صیغہ
سُنے تو بھی طلاق واقع نہو گی اسلیے کہ اجتماع دو عادل گواہون کا سُننے مین انشا کے صیغہ کے
طلاق کے تحقق مین شرط ہی لیکن اگر دو گواہ شوہر کے طلاق دینے کے اقرار پر گواہ ہون تو
اُسمین دونون کا اجتماع ایک مجلس مین سننے کی وقت شرط نہین ہی اور اگر ایک گواہ طلاق کے
صیغہ کی انشا کا سامع ہو اور دوسرا گواہ اقرار کا سامع ہو تو اُنکی گواہی مقبول نہو گی اور
اسیطرح عورتون کی گواہی طلاق مین مقبول نہین خواہ تنہا عورتین ہون یا انکے ساتھ
مرد بھی ہو اور اگر کوئی شخص اپنی جورو کو طلاق دیوے اور گواہ نہ لے اور پھر بعد اُسکے گواہ
لے تو پہلی طلاق لغو ہی اور دوسری طلاق واقع ہوگی اگر صیغہ طلاق کا تلفظ بھی کیا ہی
دوسری نظر طلاق کی قسمون مین ہی طلاق کا لفظ طلاق بدعت اور سنت پر واقع
ہوتا ہی اور طلاق بدعت غیر مشروع طلاق کو کہتے ہین اور طلاق سنت مشروع طلاق ہی
اور طلاق بدعت کی تین قسمین ہین ایک مدخولہ حائض عورت کی طلاق ہی کہ اُسکا شوہر
موجود ہو یا غائب ہو اور اسقدر مدت نہ گزری ہو کہ ہمبستری کے طہر سے نکل گئی ہو اور
اسیطرح پر نفاس والی عورت کی طلاق دوسری مدخولہ عورت کی طہر مواقعت مین طلاق ہی
تیسری تین طلاقین واقع کرنا بے اسکے کہ دو طلاقون مین اس عورت کیطرف رجوع بھی کی ہو
اور یہ تینون قسمون کی طلاقین امامیہ مذہب والون کے نزدیک باطل ہین کہ انمین کسی سے
طلاق واقع نہین ہوتی ہی مگر تیسری کہ اُس سے ایک طلاق واقع ہو جاتی ہی جسطرح پر کہ

اقسام طلاق

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقسام طلاق مشروع

بیان ہوچکا اور طلاق سنت یعنی طلاق مشروع کی بھی تین قسمین ہین ایک طلاق باین ہے دوسری رجعی تیسری طلاق عدہ ہے اور باین وہ طلاق ہے کہ اُسکے بعد اُس عورت کیطرف ہرگز رجوع نکر سکے اور یا رجوع مین نکاح کی تجدید کا محتاج ہو اور یہ طلاق غیر مدخولہ عورت کی ہے اور اُس عورت کی ہے جو حمل سے مایوس ہونیکی سن مین ہو اور اُس عورت کی ہے جسے حیض آنیکے سن کو نہ پہونچی ہو اور اُس عورت کی ہے جو خلع سے اور مبارات سے شوہر سے جدا ہوئی ہو جبتک دونون پھر نہ جائین اُس مقرر عوض طلاق سے جو شوہر کو دینے کیا ہے اور خلع اور مبارات کے معنے بعد اسکے انشاء اللہ تعالے بیان ہون گے اور خلع اور مبارات والی عورت کیطرف شوہر کو بے نئے نکاح کے رجوع جائز نہین ہے اور اُس کی عورت کی طلاق جسے تین طلاقین دی ہون اور دو مرتبہ اسکی طرف رجوع کر چکا ہو کہ یہ تیسری مرتبہ عورت ایسے تجدید نکاح کی محتاج ہے جسکے پہلے ایک اور سے نکاح اور ہمبستری ہو کر مفارقت ہو اور اسی دوسرے شوہر کو پہلے شوہر کا محلل کہتے ہین اور اسی کی ہمبستری سے وہ تیسری طلاق دینے والے اپنے پہلے شوہر پر اسکی طلاق کے بعد حلال ہوگی اور وہ اُس سے نکاح کر سکیگا دوسری طلاق رجعی ہے اور یہ وہ طلاق ہے جسمین طلاق دینے والے کو عدہ مین جائز ہے کہ اُس عورت کیطرف رجوع کرے یا اُس عورت سے بے نئے نکاح کے ہمبستری کرے خواہ شوہر مراجعت کرے یا نکرے تیسری طلاق عدہ ہے لیکن اس طلاق کا طریقہ یہ ہے کہ شوہر اپنی زوجہ کو طلاق کی شرطون کے موافق طلاق اور عدہ گزرنے سے پہلے اس عورت کیطرف مراجعت کرے اور ہمبستر ہو پھر اُسے اور طہر مین کہ وہ ہمبستری کے طہر کے سوا ہے طلاق دے پھر عدہ تمام کرنے کے پہلے اُسکی طرف رجوع کرے اور ہمبستری کرے پھر اور طہر مین جسمین ہمبستری نہین کی ہے طلاق دے یعنے اُس مرد نے اس عورت کو تین مرتبے طلاق دی ہے اور دو مرتبے رجوع کی ہے پس اُس مرد کی دو مرتبے رجوع پا گئی اور یہ سب تین طلاقین پالی گئین اب اس صورت مین یہ عورت اُس شوہر سے جبتک کہ کوئی اور اس سے نکاح نکرے اور فعل کے موجب ہمبستری کر کے طلاق نہ دے لے پھر اسکے عدہ سے نکلکر پہلے تین بار کے طلاق دینے والے شوہر پر حلال ہوجائیگی اور اُس سے نکاح درست ہوجائیگا پس پھر وہ پہلا شوہر اسی عورت سے نکاح کرے اور پھر مذکور طریقے پر تین بار طلاقین دے تو نوین مین حرام ہمیشہ کو ہوگی یعنے محلل سے اور پھر سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طلاق پائے اور عدہ کاٹے پھر اسی شوہر سے نکاح کرے پھر اُسی طرح پر کہ بیان ہوئی ہر تین طلاقیں دے بس نوین طلاق کے بعد یہ عورت اُس پہلے شوہر پر حرام موبد ہوجائیگی کہ کسیطرح حلال نہوسکے گی اور طلاق عدہ یہیں ہوتی ہو مگر جس وقت مین شوہر طلاق کے بعد مراجعت کرے اور اُس سے ہمبستر بھی ہو اور اگر رجوع کے بعد اور ہمبستری سے پہلے طلاق دے تو بھی جائز ہو مگر وہ طلاق عدہ نہوگی اور طلاق عدہ جبھی ہوگی جب کہ رجوع کے بعد ہمبستر ہوتا رہے اور جو عورت اپنے شوہر سے تین بار مطلقہ ہوئی ہو تو وہ عورت جبتک اپنے اُس شوہر پر حرام رہیگی جبتک کوئی دوسرا اُس سے نکاح کرکے ہمبستر نہولے گا اور طلاق دے نچکے گا خواہ وہ عورت مدخولہ ہو یا نہو اُسکی طلاق کے عدہ مین شوہر نے خواہ رجوع کی ہو یا نہ کی ہو یہان چند مسئلہ ہین پہلا مسئلہ جب کوئی مرد اپنی زوجہ کو طلاق دے اور وہ عورت عدہ سے نکل آئے اور بعد اسکے پھر اُس سے نیا نکاح کرے اور پھر دوسری بار اُسے طلاق دے اور عدہ مین رجوع نکرے پھر عدہ کے بعد اُس سے نیا نکاح کرے اور پھر طلاق دے تو اُس عورت سے اُسے نکاح کرنا حرام ہو جبتک کوئی اور نکاح کرکے ہمبستر نہولے اور طلاق نہ دے لے اور جب یہ محلل طلاق دے اور عورت عدہ کو پورا کرلے تو اس پہلے شوہر کو اُس سے نیا نکاح کرنا حلال ہو اور اسی طرح پر نو طلاقین پائے اور دو محلل درمیان مین آئین اور ہر طلاق کے پورے عدہ مین رجوع نکی ہو بلکہ عدہ گزرنے کے بعد نئے سرے نکاح کیا ہو تو یہ عورت نوین طلاق سے اپنے شوہر پر حرام موبد نہوگی اور ہر تین طلاقوں کے بعد محلل کی احتیاج رکھے گی محلل کی ضرورت عدہ مین رجوع نکرنے سے اور نئے سرے عدہ کے بعد دو نکاح کرنے سے جاتی نرہے گی دوسرا مسئلہ جب کوئی شخص اپنی حاملہ جورو کو کہ جسکا حمل معلوم ہو طلاق دے پھر رجوع کرے تو اُسے اُس سے ہمبستر ہونا جائز ہو اور ہمبستر ہوکر پھر اُسے طلاق دے تو یہ دوسری طلاق فقہا کے اجماع سے حمل رکھنے پر طلاق عدہ ہو اور بعضے فقہانے حاملہ کی دوسری طلاق کے جائز ہونے مین تین مہینے کے گزرنے کی شرط کی ہو اور بعضے فقہا نے ہمبستری سے ایک مہینا گزرنے کی شرط کی ہو اور ایک جماعت فقہا کی کہتی ہو کہ حاملہ عورت کی طلاق طلاق سنت سے جائز نہین اور یہان طلاق سنت سے وہ طلاق مراد ہو کہ طلاق کی شرطون سے اپنی عورت کو طلاق دے اور اسکے بعد چھوڑ رکھے یہان تک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جواز طلاق حاملہ

کہ عدہ سے نکل جائے اور پھر اُس سے نکاح تازہ نئے مہر پر کرے اور یہی طلاق سنت خاص معنون سے ہے نہ طلاق سنت کے اگلے عنون سے جو بیان ہو چکے ہین کہ وہ طلاق سنت کے معنی عام ہین اور جواز طلاق حاملہ کا اشبہ ہے **تیسرا مسئلہ** جب کوئی اپنی غیر حاملہ عورت کو طلاق دے اور پھر عدہ مین اس عورت کی طرف رجوع کرے اگر اُس سے ہمبستر ہو اور پھر دوسرے طہر مین طلاق دے تو یہ طلاق علما کے اجماع سے صحیح ہے اور طلاق عدہ ہے اور اگر دوسرے طہر مین بے ہمبستری کے طلاق دیدے تو اسمین دو روایتین ہین ایک یہ کہ دوسری طلاق ہرگز واقع ہی نہو گی اور دوسری یہ ہے کہ واقع ہو جائے گی اور یہی اصح ہے اور بعد اسکے پھر اگر رجوع کرے اور اُسے تیسری طلاق پھر دوسرے طہر مین دے تو یہ عورت اُس طلاق دینے والے شوہر پر حرام ہو جائے گی یہان تک کہ دوسرا شوہر کرے اور اس سے جدا ہو لے اور ہمارے بعضے فقہا نے جواز والی روایت کو طلاق سنت کے واقع ہونے پر حمل کیا ہے اور عدم جائز ہونے والی روایت کو طلاق عدہ کے واقع ہونے پر حمل کیا ہے اور طلاق سنت سے مراد اس مقام مین خاص معنون سے طلاق عدہ کے مقابل ہے یعنی اپنی جورو کو طلاق دے اور بعد اُسکے عدہ مین اُسکی طرف رجوع کرے بلکہ عدہ گزرنے کے بعد پھر نئی تزویج کرے اور اُسے طلاق دوسری دے اور مصنف کہتے ہین کہ یہ حمل کرنا یعنے یون معنی ٹھہرانا تحکم ہے یعنے بے دلیل کا دعوی ہے اسلیے کہ دونون روایتون کی تخصیص کسی قید سے نہین ہوئی ہے بلکہ وقوع اور عدم وقوع کی دونون روایتین مطلق ہین اور یہی حکم ہے اگر طلاق دے مراجعت کے بعد اور ہمبستری سے پہلے اسی طہر مین تو اسمین بھی دو روایتین ہین لیکن اولی یعنی مستحب یہی ہے کہ طلاقین کئی طہرون پر متفرق کرے اور ایک طہر مین اگر دو طلاقین بے ہمبستری کی دے طلاق واقع ہو جائیگی اور اگر طلاق کے بعد ہمبستری کرے تو دوسری طلاق اُسی طہر مین جائز نہین مگر دوسرے طہر مین طلاق دینا جائز ہے اور اگر مطلقہ اُن عورتون مین سے ہو کہ اسکی طلاق مین استبرا شرط ہے یعنی حیض سے غیر یائسہ ہو اور کم سن نہو اور حاملہ نہو **چوتھا مسئلہ** اگر مطلق طلاق کے واقع کرنے مین شک کرے تو اسے طلاق کا دینا لازم نہین اور نکاح باقی رہیگا اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ طلاق کا گمان بھی یہی حکم رکھتا ہے کہ اس سے بھی طلاق واقع نہین ہوتی ہے **پانچوان مسئلہ** جب کوئی مرد اپنی غائب جورو کو طلاق دے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعد اُسکے وہ چلی آئے اور اُس سے بہتر ہو اور پھر طلاق کا ادعا کرے تو اُسکے اس دعوے کو قبول نکرینگے اور اگر گواہ لائے تو نہ سنینگے اسلیے کہ مسلمانون کے افعال اور انکے تصرف صحت پر اور مشروع ہونے پر محمول ہوتے ہین پس خود اُسی نے اپنے ثبوت کی تکذیب کی ہی اور اگر لڑکا اُس سے پیدا ہوگا تو وہ اُسی شخص سے ملحق ہوگا چھٹا مسئلہ جب کوئی غائب مرد اپنی جورو کو طلاق دے اور چاہے کہ چوتھی عورت کو عقد مین یا مطلقہ عورت کی بہن سے عقد کرے تو نو مہینے صبر کرے اسلیے کہ احتمال ہی کہ وہ پیٹ سے ہو اور حاملہ کا عدہ وضع حمل ہی اور بڑی مدت حمل کی پورے نو مہینے ہوتے ہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ احتیاطاً ایک سال کا انتظار کرے اسلیے کہ حمل کی مدت کا ایک سال تک بڑھ جانا ممکن ہی گو نادر ہو اور مضطربہ عورت یعنے عادت حیض مین غیر مستقیم عورت مین حیض کی تاخیر بھی ممکن ہی پس اُسے استظہار نو مہینے کرنا چاہیے تا حمل ہونے نہونے کا علم ہو جائے اور اسکے بعد حمل نہونے کا یقین حاصل ہو جائے تو اُسکے عدہ کے دن تین مہینے تین طہر کی جگہ ہین پس تین مہینے اور صبر کرے کہ مجموع ایک سال کا صبر کرے کہ عدہ سے نکلجانے کا یقین ہو جائے پھر چوتھی عورت کو یا مطلقہ کی بہن کو نکاح مین لائے تو جائز ہی اور اگر اُس غائب مرد کو معلوم ہو کہ اسکی غائبہ عورت حمل سے خالی ہی پس اگر حیض مین اُسکی عادت مستقیم ہی تو اُسکا عدہ کے تین طہر ہین اور نہین تو تین مہینے ہین تیسری نظر لواحق مین ہی اور اسمین کئی مقصد ہین پہلا مقصد مریض کی طلاق مین ہی بیمار کو اپنی زوجہ کو طلاق دینا مکروہ ہی اور اگر طلاق دیدے تو طلاق صحیح ہی اور جبتک کہ اُسکی جورو اُسکے عدہ سے نہ نکلے گی اُسکی زوجیت کا حکم رکھے گی کہ شوہر اُسکی میراث پائیگا اور اگر عدہ گزرنے کے بعد مر جائیگی تو شوہر کو میراث نہ ملے گی اور طلاق بائن کے عدہ مین شوہر کو زوجہ کی میراث نہ پہونچے گی اور مطلقہ شوہر کی میراث سال بھر تک لیجائیگی خواہ رجعی طلاق کی مطلقہ ہو یا بائن طلاق کی مطلقہ ہو اس شرط سے کہ جس مرض مین اُسے طلاق دی ہی اُسی مین مر بھی جائے اور اس عورت نے دوسرا شوہر نکر لیا ہو اور اگر شوہر اوس مرض سے صحت پاکر دوسرے مین مرے تو وہ مطلقہ اُسکے وارثون مین نہوگی گو سال بھر گزرا ہو مگر یہ کہ رجعی کی طلاق کے عدہ مین ہو تو اُسکی جورو ہونیکا حکم باقی ہی اور اگر شوہر زوجہ سے صحت مین کہے کہ مین نے تجھے طلاق دی تین طلاقون سے تو بعضے فقہا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہتے ہین کہ اُسکا قول قبول کر لیا جائیگا اور عورت اُسکی وارث ہوگی اور زوجہ اسکی یہ ہر کہ محض شوہر کے کہنے سے زوجہ میراث سے محروم نہین ہوگی اور شوہر زوجہ کی میراث سے محروم ہو جائیگا اسلیے کہ عاقلون کا اقرار اپنے ضرر پر قبول اور مقبول ہر اور دوسرے کے ضرر مین بے ثبوت کو پہونچے مقبول نہین اور اگر مرد اپنی جورو کو حالت مرض مین زنا کی نسبت دے اور بعد اسکے اسکے ساتھ لعان کرے اس طریق سے کہ آنیکو ہر تو وہ عورت باین ہو جائیگی شوہر سے لعان کے سبب سے اور اُسکی میراث بھی نہ پائیگی اسلیے کہ سال بھر میراث کے حکم کا باقی رہنا مریض کی طلاق سے مختص ہر اور یہ حکم لعان مین جاری نہوگا اور آیا یہ توریث تہمت کی صورت مین ہر کہ شوہر بیمار متہم اس بات سے ہو کہ اُسنے میراث سے نکال ڈالنے کے قصد سے مطلقہ کیا بعضے فقہا کہتے ہین کہ توریث مطلق مریض کی طلاق مین ہر بعد تہمت اور عدم تہمت کو اسمین کچھ دخل نہین ہر اور اگر عورت مرد سے طلاق کا سوال اُسکی موت کے مرض مین کرے تو اس توریث کا حکم رہیگا یا نہ رہیگا اسمین تردد ہر اور اشبہ یہی ہر کہ شوہر کی میراث نہ پائیگی اور یونہی خلع اور مبارات کرنے پر بھی میراث نہ پائیگی

فرعیہ مسئلے پہلا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی جورو کو مرض موت مین طلاق دے اور وہ اُسکی جورو کسی اور کی لونڈی ہو اور وہ طلاق رجعی ہو اور بعد اسکے وہ عورت عدہ کے گذرنے سے پہلے آزاد ہو جائے اور شوہر اسی مرض مین مر جائے تو اُس شوہر کی وارث وہ عورت اس شرط سے کہ اگر اسکے مرتے وقت عدہ سے نکل نہ چکی ہوگی اور اگر عدہ گذرنے پر شوہر مر جائیگا تو میراث نہ پائیگی اسلیے کہ اس صورت مین طلاق کے وقت میراث سے نکال ڈالنے کی تہمت باقی نہین اسلیے کہ زوجہ کنیز تھی شوہر کی میراث اُسے پہونچتے نہ تھی اور اگر یہ کہا جائے کہ اُسکی میراث پاوے گی تو خوب ہوگا اسلیے کہ میراث پانیکا حکم سال بھر تک مریض کی طلاق مین ہر اور تہمت کے ہونے نہونے کو اُسمین کچھ دخل نہین جسطرح پر کہ بیان ہو چکا گو لونڈی طلاق کے وقت میراث پانیکا استحقاق نہ رکھتی تھی ارث کے تعلق کے وقت تو آزاد ہر اور میراث کی صلاحیت رکھتی ہر پس میراث پائیگی اور اگر کوئی لونڈی زوجہ کو باین طلاق سے مطلقہ کرے تو بھی یہی میراث پانیکا حکم ہر اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ لونڈی میراث نہ پائیگی اسلیے کہ طلاق کے وقت میراث پانیکی صلاحیت نہ رکھتی تھی اور اسکا جواب اوپر کے تقریر سے معلوم ہو چکا ہر اور یہی حکم کتابیہ عورت کا حکم ہر کہ اگر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُسے موت کے مرض مین کوئی مطلقہ کرے اور اسکے بعد وہ مسلمان ہو جائے تو وہ بھی شوہر کی میراث پائیگی دوسرا مسئلہ اگر مطلقہ عورت دعوی کرے کہ مُردہ شوہر نے اُسے مرض موت مین طلاق دی تھی اور وارث اسکا منکر ہو اور کہے کہ طلاق صحت مین تھی تو مقبول وارث ہی کا قول ہے اسلیے کہ دونون احتمال برابر ہین اور اصل عدم ارث ہے مگر جبکہ ارث کا سبب متحقق ہو جائے تیسرا مسئلہ اگر چار جورون کو مرض موت مین طلاق دے اور اور چار عورتون سے نکاح کرے اور اُن سے ہمبستر بھی ہو اور اسکے بعد مر جائے جس صورت مین کہ اولاد رکھتا ہوگا اسکے ترکہ کے آٹھوین حصہ کو آٹھون جورُون پر برابر تقسیم کرینگے اور اگر اولاد نہ رکھتا ہوگا تو اُسکے ترکہ کے ربع کو انھین آٹھون پر برابر تقسیم کرین گے دوسرا مقصد اُس چیز کے بیان مین ہے جس سے تیسری طلاق کے بعد کی حرمت مطلق پر سے جاتی رہتی ہے جب تیسری طلاق شرائط سے واقع ہوتی ہے تو مطلقہ مطلق پر حرام ہو جاتی ہے جب تک کوئی اور مطلق کے سوا اس سے نکاح نکرے اور اس تحریم کے زائل ہونے مین چار شرطین معتبر ہین ایک یہ کہ طلاق دینے والا شوہر بالغ ہو اور مراہق یعنے جو بلوغ کے سن سے کم مین ہو اس مین تردد ہے اور اشبہ یہی ہے کہ وہ تحلیل نکریگا یعنے کسی اور محلل کی تحلیل مین ضرورت پڑے گی اردو مترجم کہتا ہے کہ مراہق وہ ہے جو بلوغ کے قریب اسطرح پر ہو کہ بالغ بلوغ سن مین نہوا اور سن اُسکا دس برس کا یا کچھ زیادہ ہو کہ وہ بالغ ہو گیا ہو تو اسکے محلل ہونے مین اختلاف کیا ہے کہ آیا پھر مطلق کو اُس عورت سے نکاح کرنے مین تحلیل کی ضرورت ہوگی یا نہ بعضے فقہا کہتے ہین کہ نہوگی اور مصنف علیہ الرحمہ مانع ہین اسلیے کہ لڑکے کے افعال اور اقوال کا اعتبار نہین کیونکہ اُنسے قلم مرفوع ہے دوسری شرط یہ ہے کہ محلل یعنے دوسرا شخص نکاح کرنیوالا اس تین طلاق کی مطلقہ عورت کے آگے واسکے شرمگاہ مین دخول اسطرح پر کرے کہ جس سے غسل واجب ہو جائے اگر پیچھے وارمین کریگا گو غسل واجب ہو جائے مگر تحلیل نہوگی اور تیسری شرط یہ ہے کہ اُس سے ہمبستری بعقد نکاح سے محلل کرے نہ ملک سے اور نہ اباحت سے اور چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ عقد دائمی ہو متعہ نہو اور ان شرطون کے پورے ہونے مین طلاقون کے بعد کی تحریم جاتی رہیگی اور آیا دوسرا شخص پہلے شوہر کی ایک طلاق یا دو کے بعد نکاح کرکے ہمبستر ہو کر طلاق دے اور پھر شوہر اول نکاح کرے تو تین طلاقون کے حکم کو برطرف کردیگا اسمین دو روایتین ہین اظہر یہی ہے کہ برطرف کردیگا اسکو اکثر نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شخص طلاق دے عورت کو پھر کسی سے مطلقہ تزویج کرے پھر اُسکی طلاق کے بعد ہی پہلا شوہر تزویج کرے
تو پھر وہ عورت تا زیست تین طلاقون تک حلال باقی رہیگی اور اگلی طلاق کا حکم باطل ہو جائیگا اور اگر ذمی
ذمیہ عورت تین بار مطلقہ ہو پھر کسی ذمی سے تزویج کرے پھر اس سے مفارقت ہو جائے اور پھر اسلام
لائے تو پہلے شوہر کو اُس عورت سے نکاح کرنا حلال ہو جائیگا یعنی اگر وہ بھی مسلمان ہو جائیگا اور یہی حکم ہر مشرک کا ہے اور لونڈی
جب دو بار ایک شوہر سے مطلقہ ہو گی تو اُس شوہر پر یہان تک حرام رہیگی کہ اس سے دوسرا شخص اُس
مطلق کے سوا نکاح کرکے ہمبستر ہولے خواہ کسی آزاد کے نکاح مین رہی ہو یا غلام کے نکاح مین اور
اُس لونڈی کے آقا کے ہمبستر ہونے سے وہ لونڈی اپنے پہلے مطلق شوہر پر حلال نہوگی اور اسیطرح پر ہے
اگر اُس لونڈی کا مالک وہ مطلق ہو جائے یعنے جب بھی وہ اُسپر حلال نہوگی کیونکہ ملک سے پہلے
حرمت پائی جاچکی ہے اور اگر لونڈی کو اُسکا شوہر ایکبار طلاق دے اور پھر وہ لونڈی آزاد ہو جائے
پھر اُس سے تزویج کرے یا رجوع کرے تو پہلے حال کے استصحاب کے حکم سے وہ لونڈی اس شوہر پر
حلال باقی رہیگی یہ اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مسالک علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اس حکم کو شیخ رحمہ اللہ
علیہ نے کتاب نہایہ مین ذکر فرمایا ہے اور محققین کی پیروی اس حکم مین فقہا کی ایک جماعت نے
کی ہے اور محققین مین سے مصنف اور علامہ رحمہما اللہ ہین اور اس حکم کا سند صحیحہ محمد بن مسلم اور صحیحہ حلبی ہے
اور سوا انکے اور روایتین ہین اور ابن جنید علیہ الرحمہ یہ فرماتے ہین کہ جب لونڈی دوسری طلاق کے
واقع ہونے سے پہلے آزاد ہو جائیگی تو اسکی طلاق کا حکم آزاد عورتون کے طلاق کیطرف منتقل ہو جائیگا
اور حرام تیسری ہی طلاق کے بعد ہوگی اور یہی قول گزرے حکمون کی موافقت کرتا ہے مگر صحیح حدیثونکا
رد کیطرف راستہ نہین پھر اگر اُس لونڈی کو اُسکا وہی شوہر دوسری طلاق دیدیگا تو اس مطلق پر
وہ لونڈی حرام رہیگی یہان تک کہ کوئی محلل اُس حرمت کی تحلیل کرے اور خصی شخص بھی تین بار
کی مطلقہ کو حلال کر دیتا ہے جب وہ موجب غسل والا دخول کرلے اور اسمین شرطین بھی پائی
جاتی ہون اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ خصی محلل نہین ہوتا ہے یہ اُردو مترجم کہتا ہے
کہ صاحب مسالک رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اس روایت کو شیخ علیہ الرحمہ نے محمد بن مضارب سے روایت
کیا ہے اور سند کے ضعف کے سبب سے یہ روایت مطروح ہے یعنے اسپر عمل نہین کیا ہے اور اگر مرد نکاح
کرکے اُسکے آگے کی شرمگاہ مین دخول کرے اور انزال نہو تو بھی پہلے شوہر پر اُسکی مفارقت کے بعد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حلال ہو جائیگی اسلیے کہ لذت دونوں کیواسطے متحقق ہو گئی اور اگر اس مطلقہ سے محلل تزویج کرے پھر مرتد ہو جاوے اور ارتداد کے حال مین اس سے ہمبستری کرے تو پہلی مطلق پر حلال نہوگی اسلیے کہ اُسکا نکاح اسکے ارتداد سے ٹوٹ گیا فرعین پہلی فرع اگر کوئی مدت گزر جاوے اور تین طلاق کی مطلقہ عورت ادعا کرے کہ مین نے نکاح کیا تھا اُسنے مجھے طلاق دی اور مین اُسکا عدہ پورا کر چکی ہون اور یہ امور اُس گزری مدت مین ممکن ہون تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اسکے قول کو قبول کرینگے اسلیے کہ ان سب امرون مین بعضے ایسے امر ہین کہ جو نہین معلوم ہو سکتے ہین مگر اُسی سے خل ہمبستری کے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ اگر وہ عورت ثقہ ہوگی تو اسکے کہنے کو مان لین گے یہ اردو مترجم کہتا ہی کہ صاحب مسالک علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ ثقہ وہ ہی کہ جسکی خبر سے نفس کو تسکین ہو جاوے گو وہ عدالت سے متصف نہو یعنے عادل نہو دوسری فرع جب محلل ہمبستر ہو پھر عورت اُسکی اصابت کا یعنے دخول ہو جانے کا ادعا کرے پھر اگر اُسکی تصدیق محلل بھی کرے تو پہلے شوہر پر اُسکی جدائی کے بعد حلال ہو جائیگی اور اگر وہ اُسے جھٹلائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ پہلے شوہر کو جسکے قول پر گمان غالب حاصل ہو اسپر عمل کرے اور مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اگر کہا جاوے کہ ہر حال مین عورت کے کہنے پر عمل کیا جائے تو خوب ہوگا کیونکہ وہ جس امر کا دعوی کرتی ہی اُسپر بینہ یعنی گواہ دینا متعذر اور مشکل ہی تیسری فرع اگر تیسری طلاق کی مطلقہ عورت سے نکاح کے بعد اُسکا شوہر احرام باندھے اور محرم ہونیکے حال مین اس سے ہمبستری کرے یا واجب روزہ مین ذکو ہمبستر ہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ پہلے شوہر پر حلال نہوگی اسلیے کہ ایسی ہمبستری حرام تو شارع علیہ السلام کی مراد نہ ٹھہرے گی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ حلال ہو جائیگی اسلیے کہ صحیح نکاح کیطرف مستند ہی تیسیر المقصد رجعیہ مطلقہ مین شوہر کا مراجعت کرنا صحیح ہی زبان سے جیسے کہے راجعتک یعنے مین نے تیری طرف مراجعت کی اور فعل سے بھی مراجعت صحیح ہی جیسے ہمبستری کرے اور اگر شہوت سے بوسہ لیلے یا چھو لے تو یہ بھی رجوع ہو جائیگی اور ہمبستری کی اباحت پہلے رجعت کے ہونیکی محتاج نہین ہی اسلیے کہ رجعیہ مطلقہ ابتک جورو ہی اور اگر شوہر طلاق دیکر طلاق کا منکر ہو جائے تو بھی رجعت ہو جائیگی اسلیے کہ یہ انکار زوجیت کے قبول کو شتمل ہی اور گواہ کرنا رجوع کرنیکے لیے واجب نہین بلکہ مستحب ہی اسلیے کہ حق کے حفاظت اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نزاع کا دفع کرنا ہی اور اگر شوہر کہے راجعتک اذا شئت اور ان شئت یعنی مراجعت کردن مین تیری طرف جبکہ تو چاہے یا اگر تو چاہے رجوع واقع نہوگی گو شئت بھی کہے یعنے مین نے چاہا بھی کہے اور کوئی شخص اپنی زوجہ کو رجعیہ طلاق دے پھر عورت مرتدہ ہو جائے اور بعد اسکے رجوع کرے تو یہ رجوع صحیح نہوگی جسطرح پر پہلے پہل اُسکا زوجہ ہونا صحیح نہین تھا اور اس مسئلہ مین تردد ہی اسلیے کہ رجعیہ زوجہ ہوتی ہی اور اگر وہ عورت اسکے بعد مسلمان ہو جائیگی تو اگر چاہے تو پھر سرنو سے رجعت کرسکتا ہی نہ ویسے پہلے یعنی کیونکہ پہلی رجعت فاسد ہوگئی تھی اور اگر اسکے عقد مین ذمیہ عورت ہو اور اُسے رجعی طلاق دے اور پھر عدہ مین رجوع کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ جائز نہین اسلیے کہ رجعت نئے سرے سے عقد ہی کہ ذمیہ سے جائز نہین اور یہ وجہ یہی ہی کہ جائز ہی اسلیے کہ وہ ذمیہ اُسکی زوجہ ہونے سے باہر نہین ہوگئی ہی پس وہ دائمی زوجہ کیطرح پر ہی اور اگر کوئی مرد اپنی منکوحہ کو طلاق دے اور پھر رجوع کرے اور عورت اسکے پہلے ہمبستر ہونے کی منکر ہو جائے اور زعم کیے ہو کہ اُسپر ہمبستر ہونے سے عدہ ہی نہین ہی اور شوہر ہمبستر ہونیکا مدعی ہو تو اس صورت مین مقبول اُسی عورت کا قول اُسکی قسم کے ساتھ ہی اسلیے کہ وہ عورت ظاہر کا دعوی کرتی ہی یہ اُردو مترجم کہتا ہی کہ صاحب مسالک فرماتے ہین کہ اولی یہان یہ دلیل لایا ہی کہ یہ عورت اصل کے موافق امر کا دعوی کرتی ہی اسلیے کہ اصل دخول مین عدم ہی یعنے ہمبستری کا نہونا ہی لیکن ظاہر کبھی تخلیہ ہونے کے ساتھ چھوٹ جاتا ہی جسطرح سے کہ خلوۃ موجب ہمبستری کی نہین ہوتی ہی اور گونگے کی رجعت مراجعت پر دلالت کرنیوالے اشارہ سے ہو جاتی ہی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ وہ رجوع کرنیکے لیے رجعیہ مطلقہ کے سر سے چادر اوتاریگا اور یہ قول شاذ ہی یہ اُردو مترجم کہتا ہی کہ صاحب مسالک علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اس قول کے قائل جناب بابویہ رحمہ اللہ کے دونون صاحبزادے ہین کہ طلاق والی روایت سے جسنے ماخوذ کیا ہی کہ اُس طلاق والی روایت مین وارد ہوا ہی کہ گونگے کی طلاق زوجہ کے سر پر اوڑھنی یا چادر اوڑھا دینے سے ہوتی ہی اور رجعت ضد طلاق ہی پس علامت کی ضد ضد کی علامت ہی اور اصل ممنوع ہی اور قیاس باطل ہی ہان اگر یہ فعل رجعت کا افادہ کرے تو اُسکے اشارے اور فعلون مین جو اس پر دلالت کرے گا قرار پائیگا نہ خود سبب ٹھہریگا اور جب رجعیہ مطلقہ ایسے زمانے مین دعوی عدہ کا حیض سے پورا کرنیکا کرے کہ جسمین پورا کرنیکا احتمال ہو اور عدہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے گزرنے کا منکر شوہر ہو تو قول عورت ہی کا قسم کے ساتھ مقبول ہوگا اور اگر مہینوں سے عدے کے پورا کرنیکا دعوی کرے تو تاریخ طلاق سے حساب کیطرف رجوع کرین اگر معلوم ہوگی اور اگر اُسمین بھی دونون زوجہ اور شوہر اختلاف کرین تو شوہر ہی کا قول مقبول ہوگا اسلیے کہ طلاق کے واقع کرنیکے زمانہ مین اختلاف ہے اور اگر شوہر عدہ کے گزر جانیکا دعوی کرے اور زوجہ منکر ہو تو قول زوجہ کا مقبول ہوگا کیونکہ پہلی زوجیت کا باقی رہنا اصل ہے اور اگر مطلقہ حاملہ ہو پھر وضع حمل کا دعوی کرے تو اُسی مطلقہ کا قول مقبول ہوگا اور لڑکے کے حاضر کرنیکی تکلیف نہ دیجائیگی کیونکہ ممکن ہے کہ لڑکا مر گیا ہو اور حاضر کرنا مشکل ہوگیا ہو اور اگر مطلقہ حمل کا دعوی کرے اور شوہر منکر ہو اور زوجہ لڑکا بھی لائے اور شوہر اسکے ولادت کا منکر ہو تو شوہر ہی کا قول مقبول ہوگا یعنے حمل کا نہونا اصل ہے اسلیے کہ ولادت کا ثبوت دینا ممکن ہے اور اگر مطلقہ عدہ کے گزر جانیکا دعوی کرے اور شوہر اس سے پہلے رجوع کرنیکا دعوی کرے تو عورت ہی کا قول مقبول ہوگا اور اگر شوہر اپنی رجعیہ مطلقہ کی طرف عدہ مین رجوع کرے اور عورت دعوی کرے کہ اُسنے رجوع عدہ گزرنیکے بعد کی ہے تو شوہر ہی کا قول مقبول ہوگا اسلیے کہ رجعت کا صحیح ہونا اصل ہے اور اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو کہ وہ کسیکی لونڈی ہے رجعی طلاق دے اور پھر اسکی طرف عدہ مین رجوع کرے اور مالک لونڈی کا عدہ مین رجوع کرنیکا منکر ہو اور لونڈی شوہر کی تصدیق کرتی ہو تو شوہر ہی کا قول مقبول ہوگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُس سے قسم بھی نہ لینگے کیونکہ نکاح کا حق دونون زوجہ اور شوہر مین متعلق ہے اور اس مسئلہ مین تردد ہے۔ اُردو مترجم کہتا ہے کہ اس تردد کا منشا یہ ہے کہ مالک حقیقت مین علاقہ نکاح کے جاتے رہنے کا مدعی ہے تو وہ شوہر سے قسم لے سکتا ہے اسلیے کہ وہ منکر ہے اور اسی قول کے زیادہ قوی ہونیکی توقع ہے چوتھا مقصد حیلے کرنیکے جائز ہونے مین ہے مباح حیلون سے حرام لے سوا توصل کرنا ایسی چیز کے ساقط کرنے مین کہ اگر حیلہ نہوتا تو وہ ہو جاتی جائز ہے اور اگر حرام حیلہ سے توصل کریگا تو گنہگار ہو جائیگا اور حیلہ باطل جائیگا پھر اگر کوئی عورت اپنے بیٹے کو کسی عورت سے زنا کرنے کی ترغیب کرے تاکہ اُسکے زنا اسکے باپ کو اُس عورت کے عقد کرنیکی مانع آجائے یا کسی لونڈی سے زنا کرنیکی تحریص کرے کہ جسے اُسکا باپ حرم بنایا چاہتا تھا تو بیشک اس عورت نے حرام فعل کیا اور اسکے بیٹے کی مدخول اُسکے باپ پر اُسکے قول پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حرام ہوگئی جو زنا سے بھی حرمت کے سرایت کا قائل ہوا ہے اور اگر اُسمین حلال حیلہ سے توصل کرے جیسے اُسکا بیٹا اُس سے پہلے عقد کرلیتا تو اتفاق علما سے حرام ہوجاتی اور گنہگار نہوتا اور اگر کسی پر کوئی شخص دعوی کسی ایسے قرضہ کا کرے جس سے وہ بخشوا کر یا دیگر بری ہوچکا ہو پھر وہ مدعی علیہ بری کرنیکے دعوی مین اثبات سے ڈرے کہ قسم انکار سے مدعی کیطرف نہ پلٹ جائے اسلیے کہ ثبوت اُسکے پاس نہین ہے پھر قرض لینے کا منکر ہوجائے اور قسم کھائے تو یہ امر اس شرط سے جائز ہے کہ انکار اور قسم ایسے ذومعنی لفظ سے ادا کرے کہ جسمین جھوٹ بولنا اوسپر لازم نہ آئے اور یوہین توریہ کے ساتھ انکار اور قسم کھاتا اُسوقت مین ہے کہ جب کسی قرضہ کی بابت جسکا دعوی پیش ہوا ہو قید ہوجانے سے ڈرتا ہو اور نیت ہمیشہ مدعی ہی کی نیت ہوگی اگر مدعی سچا ہو اور قسم کھانیوالے کی نیت ہوگی اگر اُسپر دعوی جھوٹا ہوا ہو اور اگر کسی پر اسبات کی قسم کھانیکے لیے جبر کرین وہ جائز کام نکریگا پھر قسم کھالے اور نیت کرے اُس امر کی جس سے قسم کے خلاف لازم نہ آئے تو جائز ہے جیسے یون توریہ کرے کہ یہ کام شام مین نکرونگا یا خراسان مین یا آسمان کے نیچے یا زمین کے تلے نکرونگا اور اگر کوئی شخص جبر سے طلاق پر مجبور کیا جائے پھر کہے کہ میری جورو طالق ہے اور اس سے اگلی طلاق کا ارادہ کرے یا کہے کہ میری عورتین طالق ہین اور اُس سے اقارب کی عورتون کا ارادہ کرے تو جائز ہے اور اگر کسی امر پر قسم کھانے مین مجبور کیا جائے کہ جس سے وہ منکر ہو پھر کہے کہ اُس سے مافعلت کذا یعنی جسکے معنی یہ ہین کہ مین نے ایسا نہین کیا اور اس کلام مین ما نافیہ مانلے موصولہ لے تو قسم کھالینا جائز ہے اور اگر نعم یعنی ہان کہنے کی طرف مضطر اور مجبور کیا ہو پھر نعم کہے اور اُس سے اونٹ مراد لے یا انعام کے اور نعام صحرائی یعنی شتر مرغ پر چھٹکارا پا جانیکے قصد سے مراد لے تو گنہگار نہوگا اور یہی حکم ہے اگر قسم کھالے کہ مین نے تو جمل کو لیا ہے اور نہ ثور اور نہ عنز کو اور جمل کے معنی اونٹ کی مراد نلے اور اُس سے بادل والے معنے لے اور ثور سے بیل کے معنی نہ لے اور پنیر کے بڑے ٹکڑے کے معنی مراد لے اور عنز کے بکری کے معنون کی نیت نکرے اور ربت بلند زمین یعنی ٹیلے کے معنی کی نیت کرے تو اس قسم مین جھوٹھ نہ لازم آئیگا اور اگر کوئی شخص کسیکو کوئی تہمت لگائے یعنی اتہام مین اُسکا جھوٹ سچ اُسے معلوم ہو پھر اپنے بچنے کے لیے قسم کھائے تو جھوٹ سے چھٹکارے کی راہ یہ ہے کہ کہے ما فعلت یعنے کیا مین نے جو کیا مین نے اور ما کو جو کے معنون مین ہے اُسے نفی کے معنون مین لے لے تو اُس سے مین نے نہین کیا نکل آئیگا اور ایک ان دو جزون مین سچ ہے اور اگر کوئی شخص سب بے تولے اور بے گنے انار مین کے پورے دانے بتا پر کھالے تو قسم اسمین چھٹکارے کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طریقہ یہ ہے کہ جتنے دانے اُسمین ہونیکا اندازہ ہو اُن عدد دن کا ذکر کرے ایک سو ایک دو وغیرہ مین بیچے بس اسطرح کے چلے اور اُسکے امثال جاری ہین اور جائز ہین اور حرام چلے جائز نہین **پانچوان مقصد** عدہ دن مین ہے اور اسمین نظر کئی فصلون کی مستدعی ہے **پہلی فصل** غیر مدخولہ عورت پر کوئی عدہ وفات کے عدہ کے سوا نہین ہے خواہ طلاق باین ہو یا فسخ ہو اور اُسپر عدہ وفات واجب ہے گو وہ اُس سے ہمبستر نہین ہوا ہے اور دخول حشفہ کے داخل اور غائب ہونے سے متحقق ہوجاتا ہے گو انزال نہو اور گو اُسکے انثیین کٹے ہوئے ہون کیونکہ دخول وطی یعنی حشفہ کے غائب ہونے سے متحقق ہوجاتا ہے اور جسکا عضو مخصوص کٹا ہوا ہو اور انثیین باقی ہون تو بعض فقہا کہتے ہین کہ اُسکی عورت پر عدہ واجب ہے اسلیے کہ ساحقہ سے پیٹ کا رہجانا ممکن ہے اور اسمین تردد ہے اسلیے کہ عدہ کا ترتب وطی پر ہوتا ہے ہان اگر حمل ظاہر ہو تو اُسکے وضع تک عدہ رکھے گی کیونکہ انزال ایسے شخص مین ممکن ہے اور بے دخول خالی خلوت سے عدہ واجب نہین ہوتا ہے اور یہی قول اشبہ ہے اور اگر تخلیہ کرلین پھر وطی کے تحقق مین نزاع کرین تو متعمل قسم ساتھ شوہر کا قول ہے **دوسری فصل** ذات اقرا یعنی طہر دن والی عورت کے بیان مین ہے اور یہی حیض مین مستقیم عادت رکھنے والی عورت ہے اور یہ عورت تین قرو یعنی تین طہر تک عدہ رکھے گی اور اقرا قرء کے جمع الطہار طہر کے جمع کے معنون مین ہے اور یہی معنی دو روایتون مین کے زیادہ مشہور روایت پر ہین یعنی مستقیم عادت رکھنے والی آزاد طلاق کا عدہ تین طہر سے رکھے گی خواہ شوہر آزاد ہو یا غلام ہو اور اگر شوہر زوجہ کو طلاق دے اور طلاق کے بعد اُسے لحظہ بھر کو حیض آجائے تو وہ اُس لحظہ بھر کا ایک طہر جوڑلینگے اور اُسکے بعد اور دو طہر پورے کرے گی اور جب تیسرے بار حیض کا خون دیکھ لے گی تو وہ عدہ کو پورا کر چکے گی اور یہ حکم اُس عورت کا ہے کہ جسکی عادت حیض کے وقت اور دن سے مستقر ہو اور اگر مطلقہ کے حیض کا زمانہ مستقر نہو تو تیسرے حیض کے آنے کے بعد اگر تین دن تک کہ کم سے کم حیض کی مدت ہے صبر کرے اسلیے کہ ممکن ہے کہ یہ خون حیض کا نہو بس محض اُسکے آنے ہی عدہ سے نکل نجائے گی اور بہت کم زمانہ جسمین عدہ پورا ہوجانا ممکن ہے ۲۶ چھبیس دن اور دو لحظہ ہین کیونکہ حیض کی نہایت کم مدت تین دن ہین اور طہر کا زمانہ کم سے کم دس روز ہین مگر اخیر والا لحظہ عدہ مین داخل نہین بلکہ عورت کے عدہ سے نکلجانے پر دلالت کرتا ہے اور شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اخیر کا لحظہ بھی عدہ مین داخل ہے اسلیے کہ عدہ کے گزرنے کا حکم اخیر کے لحظہ کے پائے جانے پر موقوف ہے کیونکہ تیسرے طہر کا پورا ہوجانا اسی لحظہ مین خون کے دکھائی دینے سے پایا جاتا ہے اور پہلا قول اقویٰ ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اگر کوئی عورت کو حیض مین طلاق دے تو وہ طلاق واقع نہو گی اور اگر طلاق طہر مین واقع ہو اور اُسکے متصل بے فاصلہ کے حیض آجائے اسطرح پر کہ طلاق کے لفظ کے تلفظ کے بعد ایک لحظہ بھی پاک نرہے تو طلاق صحیح ہے اسلیے کہ وہ طلاق طہر مین واقع ہوئی ہے اور وہ طہر عدہ کے حساب مین نرہے گا کیونکہ طلاق کے بعد نرہا تھا اور تین نئے طہر دن کی حیض کے بعد اُسے ضرورت پڑے گی **فرع** اگر عورت اور مرد نزاع کرین پس عورت کہے کہ طلاق کے بعد طہر کچھ دیر رہا تھا اور شوہر انکار کرے تو مقبول زوجہ کا قول ہے اسلیے کہ عورت اپنے حال سے زیادہ واقف ہے اور حیض اور طہر مین اُسی کی طرف رجوع کرنا چاہیے

تیسری فصل

اُس عورت کے بیان مین ہے کہ جسکا عدہ مہینوں کے حساب پر مقرر ہے اور وہ عورت ہے جو حیض کے سن کو پہونچی ہو اور اُسے حیض نہ آتا ہو اور اس عورت کے عدہ کے طلاق مین اور فسخ نکاح مین دخول ہونے پر تین مہینے ہین اگر یہ عورت آزاد ہو یا کسیکی لونڈی ہو اور یائسہ مین اور یہ وہ عورت ہے جسکا سن حیض آنیکے امکان سے تجاوز کر گیا ہو یعنے بڑھ گیا ہو اور کم سن لڑکی مین کہ نو برس سے کم کا سن رکھتی ہو دو روایتین ہین کہ ایک یہ کہ یہ عورتین تین تین مہینے عدہ رکھین گی اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ ان عورتون کیلیے عدہ نہین ہے اور اشہر یہی روایت ہے اور حیض سے یاس کی حد پچاس برس ہین اور بعضے فقہا نے قرشیہ اور نبطی عورتون مین ساٹھ برس رکھے ہین اور اگر ایسی عورت ہو کہ اُسے حیض نہ آتا ہو اور اُسکے امثال کو آتا ہو تو یہ عورت علما کے اجماع سے تین مہینے عدہ رکھے گی لیکن طہر دن کی بھی رعایت کرے گی کہ اگر تین مہینے سے پہلے حیض آجائے تو تین طہر کا حساب کرے گی اگر پہلے تین مہینے کے حیض آجائے تو انھین تین مہینون سے عدہ سے نکلے گی لیکن اگر تیسرے مہینے مین حیض آجائیگا اور اُسکے بعد دوسرے تیسرے حیض مین تاخیر ہو تو نو مہینے صبر کریگی اور شیخ نے دس مہینے کہ جن کہ حمل رکھنے کا احتمال ہوتا ہے بعد اسکے تین مہینے اور عدہ کا حساب کریگی اور اس سے بڑھکر کوئی لنبا عدہ نہین ہے اور نو مہینے کے گذرنے کے بعد سے عدہ کے حساب کا سبب یہ ہے کہ تیسرے مہینے مین اُسے خون آیا تو تین مہینے کے حساب کا حکم باقی نرہا اور طہر دن کا حکم اُس سے متعلق ہو گیا اور خون کے پہلے کے دن ایک طہر مین محسوب ہو گئے اور اسکے بعد نو مہینے تک دوسرا خون نہ آیا یا ایک دفعہ اور خون پھر آگیا اور تیسری دفعہ خون نہ آیا تو معلوم ہوا کہ اُسکا عدہ تین طہر نہین ہین بلکہ تین مہینے ہین اور تبعیض عدہ مین جائز نہین کہ ایک طہر اور دو مہینے حساب کرلے بس نو مہینے کے بعد تین مہینے کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حساب کریگی اور سب ایک سال ہوگا اور مصنف کے قول پر تیرہ مہینے ہین اور یہی قول شیخ علی کا بھی ہی اور بعضی روایتون مین وارد ہوا ہی کہ تین مہینے کا حساب سال کے گزرنیکے بعد سے ہوگا تو اس روایت سے پندرہ مہینے پورے عدہ کے حساب ہونگے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے اس روایت کو اُسپر حمل کیا ہی کہ جسکا تیسرا خون رک جائے تو اس صورت مین سال بھر تک انتظار کریگی اور یہ تحکم ہی یعنے بے دلیل کا دعوی ہی اسلیے کہ دوسرے خونکے احتباس کی صورت مین بھی تو موجب وہی حکم ہی اسکی دلیل کہ جسے ہم بیان کر چکے ہین یہ اُردو مترجم کہتا ہی کہ پندرہ مہینے عدہ والی روایت کی تخصیص جو شیخ علی علیہ الرحمہ نے کی ہی اور اسپر جامع الرضوی کے مترجم نے رد وقدح کی اُس سب سے کچھ نہ کھلا کہ اس حکم کا سبب کیا ہی اُنھون نے ایک وجہ بے لگاؤ ذکر کی اُنھون نے اُسپر رد بے دلیل کے کردی اور روایت کے حکم کا منشا نہ بیان ہو سکا اور یہ ہیچمدان کہتا ہی کہ نو مہینے تک اُس عورت کے صبر کروانے کا منشا یہ ہی کہ حمل کی اکثر مدت نو مہینے ہین اور اس مین اختلاف ہی بعضے بارہ مہینے کہتے ہین اور روایت مین بھی اقصی مدت حمل مراد ہی جب سال بھر کے انتظار مین ظاہر ہوگیا کہ حمل نہین اور عدہ اس عورت کا طہرون سے نہین ہو سکتا ہی اور نہ عدہ مین تبعیض اور نہ تفریق جائز ہی بس اس صورت مین تین مہینے عدہ رکھے گی بس سب پندرہ مہینے برات یقینی حاصل کرنیکے لیے کافی اور وافی بہتر ہین اور بارہ تیرہ مہینے مین عدہ سے باہر ہو جانیکا یقین نہین اسلیے کہ حمل کی مدت بارہ مہینے کی بھی ہوتی ہی جیسا کہ اکثر دیکھنے مین بھی آتا ہی پھر برات یقینی نہوئی واللہ اعلم۔ اور اگر مطلقہ کو ایک مرتبہ خون آئے اور پھر سن یاس کو پہونچ جائے تو عدہ کو اور دو مہینے سے تمام کریگی اسلیے کہ اس صورت مین حیض کا سن گزر گیا بس عدہ کا تمام کرنا طہرون سے ممکن نرہا اور ایک طہر متحقق ہو چکا ہی اُسکا ایک مہینا حساب کرے اور اُسمین اور دو مہینے ملا کر عدہ پورا کرے اور اس باب مین ایک روایت آئی ہی بس یہ ترکیب اور تبعیض جائز ہونے سے مستثنی ہی کہ عدہ کا ترکب طہرون سے اور مہینون سے ہوتا ہی اور جائز ہی اور اگر مستقرہ عادت والی مطلقہ عورت کو خون برابر آئے جائے اور خون مشتبہ ہو جائے اور معلوم نہ پڑے کہ کون حیض کا خون ہی اور کون غیر حیض ہی تو وہ اپنی عادت کے دنکے حساب سے حساب کریگی کہ جسطرح پر اس سے پہلے استقرار عادت کے حالمین آیا کرتا تھا اور اُسی حساب سے عدہ کو پورا کریگی اور اگر اُس مطلقہ عورت کی کوئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عادت مستقرہ نہو تو خون کی صفتون کو دیکھے گی پھر جسے حیض کی صفت پر پائیگی اُسے حیض مین جوڑے گی اور جسے استحاضہ کی صفت پر پائیگی اُسکا حساب طہر مین لگائیگی اور عدہ کو تین طہرون سے پورا کریگی اور اگر خون مشتبہ ہو جائے کہ حیض اور استحاضے مین فرق نہو سکے تو اپنی قوم اور قبیلہ کی عورتون کی عادت کیطرف رجوع کریگی اور اگر وہ عورتین عادتون مین مختلف ہونگی تو عدہ تین مہینے کے حساب سے رکھے گی اور اگر مطلقہ کو چھٹے یا پانچوین مہینے ہی حیض آیا کرتا ہو تو وہ مہینونکے عدہ پورا کریگی یعنے تین مہینے کا عدہ رکھے گی ملخص یہ ہی کہ ہر مطلقہ عورت اپنے حکم کے موافق تین طہرون سے یا تین مہینون سے عدہ کو کاٹے گی اور انھین مدتون کے گزرنے کے بعد شوہر سے جدا ہو جائیگی اور عدہ پورا ہو جائیگا اور اگر چاند کی پہلی کو مطلقہ ہو گی تو تین چاند تک عدہ رکھے گی اور اگر مہینے کے درمیان مین طلاق پائیگی تو دو چاند پورے اور جتنے دن کہ چھٹ گئے ہین یعنے جتنے دنون کے بعد طلاق واقع ہوئی اوتنے دن تیسرے چاند مین سے عدہ مین بھریگی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جس چاند کے کچھ دن گزرکر طلاق پائی ہو اتنے باقی دن اور اس تیسرے چاند سے چھوٹے ہوے دن لیکر جوڑکر پورے تیس کا چاند بنائیگی اور یون تین مہینے کا عدہ رکھے گی اور یہی قول اشبہ ہی **تفریع** اگر عدہ گزرنیکے بعد اور نکاح کرنیکے بعد عورت کو حمل مین شک لاحق ہو تو دوسرا نکاح باطل نہوگا اور اگر عدہ گزرنیکے بعد اور نکاح کرنے سے پہلے مطلقہ کو حمل کا شک واقع ہو تو بھی وہی حکم ہی اور اگر عدہ کے گزرنے سے پہلے مطلقہ کو حمل کا شک ہو تو نکاح نکر سکیگی تو عدہ بھی منقضی ہو جائے اور اگر یہ کہا جائے کہ جبتک حمل کا یقین نہو نکاح کرنا جائز ہی تو خوب ہی اور ہر تقدیر پر جب حمل کھلجائیگا تو دوسرا نکاح باطل ہو جائیگا اسلیے کہ ثابت ہو گیا کہ نکاح عدہ مین واقع ہوا ہی

چوتھی فصل

حاملہ عورت کے عدہ مین ہی اور حاملہ کا عدہ طلاق مین وضع حمل تک ہی گو طلاق کے بعد بے فاصلہ کے وضع حمل ہو جائے خواہ بچہ پورا پیدا ہو خواہ ناقص ہو گو علقہ یعنے خون بستہ ہو بعد اسکے کہ متحقق ہو جائے کہ حمل ہی اور اگر اسمین شک ہو کہ حمل تھا یا نہین تو ایسے حمل کے وضع سے عدہ سے نہ نکلے گی اور اگر عورت مطلقہ ہو اور حمل کا دعوی کرے تو نہایت مدت حمل تک کہ نو مہینے ہین صبر چاہیے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے پورے دس مہینے کو فرمایا ہی اور اسکے بعد مطلقہ کا دعوی قبول نہوگا اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ ایک سال تک صبر کرنا چاہیے اور یہ روایت مشہور نہین ہی اور

عدۂ حاملہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مطلقہ کے پیٹ مین دو بچے ہون تو پہلے کو جن کر شوہر سے جُدا ہو جائیگی اور بے دوسرے کے جنے دوسرا نکاح نکر سکے گی اور اشبہ قول یہ ہی کہ سب کے جنے کے بعد عدہ سے نکلے گی اور اگر حمل سے خالی عورت کو رجعی طلاق دے اور بعد اسکے شوہر عدہ کے درمیان مین مرجائے تو پھر سر نو سے وفات کے عدہ کا حساب شروع کریگی کہ جسکی مدت چار مہینے دس دن ہین اور اگر باین طلاق کی مطلقہ ہوگی تو طلاق کے عدہ کو پورا کریگی اور شوہر کی وفات کا عدہ اس مطلقہ سے متعلق نہوگا اسلیے کہ زوجہ کے حکم مین نہین ہی متفرق مسئلے پہلا مسئلہ اگر مطلقہ عورت کو حرام کا پیٹ ہو اور اسکے بعد طلاق واقع ہو تو اُسکی طلاق کا عدہ تین مہینے ہین اور وضع حمل عدہ نہین ہی اور اگر کوئی غیر عورت سے شبہہ مین وطی یعنے ہمبستری کرے اور اُس عورت کا شوہر دور ہو اور شبہہ والی ہمبستری سے اُسکے یہان لڑکا پیدا ہو تو وہ اُسی شخص سے ملحق ہوگا اسلیے کہ اُس عورت کا شوہر اُس عورت سے دور ہی اور اگر شبہہ کی ہمبستری کے بعد شوہر اُسے طلاق دیدے تو شبہہ کی ہمبستری کے وقت سے وضع حمل تک عدہ رکھیگی پھر وضع حمل کے وقت سے شوہر کی طلاق کا عدہ نئے سر سے رکھیگی دوسرا مسئلہ جب مطلق اور مطلقہ طلاق کے وقوع کے وقت مین متفق ہون اور وضع حمل کے زمانے مین اختلاف کرین تو مقبول عورت ہی کا قول ہی اسلیے کہ اختلاف اُسی کے فعل مین ہی کیونکہ یہ اختلاف ولادت مین ہی اور ولادت زوجہ کا کام ہی اور اگر وضع حمل کے زمانے مین متفق ہون اور طلاق کے وقوع کے زمانے مین اختلاف کرتے ہون تو شوہر کا قول مقبول ہی کیونکہ یہ اختلاف اُسکے کام مین ہی اور ان دونون مسئلون مین اشکال ہی اسلیے کہ اصل عدم طلاق ہی اور عدم وضع ہی پھر مقبول قول اُسی کا ہی جو ان دونون امرون کا منکر ہو اور مدعی کے ذمے اثبات ہی

پانچوین فصل شوہر کی وفات کے عدے مین

ہی جو عورت صحیح نکاح سے جس مرد کے نکاح مین ہوگی تو وہ عورت اس شوہر کے مرنے کے بعد اُسکی وفات کا عدہ حمل نرکھنے پر چار مہینے دس دن تک رکھیگی خواہ کم سن یا بڑے سن کی ہو خواہ شوہر بالغ ہو یا نابالغ ہو اور عورت سے ہمبستر ہوا ہو یا نہوا ہو اور اس شوہر سے سورج کے غروب ہونیکے بعد دسوین دن جدا ہوگی اسلیے کہ دن کی انتہا آفتاب کا ڈوب جانا ہی اور وہ عورت حاملہ ہوگی تو اسکے لیے عدہ وفات مین اور وضع حمل مین جو مدت زیادہ ہی وہی عدہ ہی یعنے اگر چار مہینے دس دن سے پہلے وضع حمل ہو جائے تو چار مہینے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

دس دن تک وہ عورت عدہ رکھیگی اور اگر اس مدت مین وضع حمل نہو تو وضع حمل تک انتظار کریگی اور جس عورت کا شوہر مرجائے اُسپر حداد لازم ہی یعنے زینت لباس چھوڑ دینا اور زینت کے لیے تیل نہ لگانا نہ ملنا اور خوشبو کا استعمال نکرنا اور اگر سیاہ یا نیلے کپڑے پہنے تو ڈر نہین اسلیے کہ وہ زینت سے دور ہین خواہ اُس شوہر مردہ عورت کا سن کم ہو یا زیادہ ہو مسلمان ہو یا ذمیہ ہو اور جس لونڈی کا آقا مرجائے اُسپر حداد کے وجوب مین تردد ہی اظہر یہی ہی کہ لونڈی پر حداد نہین ہی اور اسیطرح پر مطلقہ عورت کو حداد لازم نہین ہی خواہ بائنہ ہو یا رجعیہ ہو اور اگر کوئی شخص کسی عورت سے شبہہ مین ہمبستر ہوا اس طرح پر کہ یہ نجانتا ہو کہ اُس عورت سے اُسکے واسطے نکاح درست نہین ہی اور نکاح کرلے پھر ہمبستری کے بعد کھلے کہ نکاح صحیح نہین اور اسکے بعد وہی مرد مرجائے تو وہ عورت اُسکا عدہ طلاق رکھے گی یعنے اگر حرہ ہوگی تو تین طہر کا عدہ رکھے گی خواہ حاملہ یا نہو اور یہ عدہ شبہہ کی ہمبستری کے سبب سے ہی عقد نکاح کے سبب سے نہین ہی اسلیے کہ اگر عقد نکاح کے سبب سے ہوتا تو زوجہ ہونیکا حکم رہتا اور شوہر کا عدہ وفات اُسے رکھنا چاہیے ہوتا۔ فرع اگر کسی مرد کی ایک عورت سے زیادہ ہو اور ایک غیر معین زوجہ کو طلاق دے پھر اگر کہا جائے کہ مطلقہ کو معین کرنا شرط ہی جیسا کہ یہی اقوی مذہب بھی ہی تو طلاق واقع نہوگی اور اگر کہا جائے کہ طلاق مین تعیین شرط نہین ہی اور شوہر مطلقہ کے معین کرنے سے پہلے مرجائے تو اُسکی جوروُن مین سے ہر ایک پر واجب ہی کہ اُسکی وفات کے بعد احتیاطاً عدہ وفات مین بیٹھین خواہ ہمبستر ہوا ہو یا نہوا ہو اور اگر وہ عورتین حاملہ ہون گی تو عدہ وفات اور وضع حمل مین جو مدت زیادہ ہوگی اُسی مدت تک عدہ رکھین گی اور یہی حکم ہی اگر کوئی شخص اپنی کئی جورؤن مین سے ایک کو باین طلاق دے اور مطلقہ کے معین کرنے سے پہلے مرجائے تو اُنمین سے ہر ایک پر لازم ہی کہ وفات کا عدہ رکھے اور اگر ایک کو اُنمین سے مرنیکے پہلے معین کردے تو وہی معینہ مطلقہ ہو جائیگی اور طلاق کا عدہ طلاق کے وقت سے نہ وفات کے وقت سے پورا کریگی اور اگر رجعی طلاق دے تو وفات کے وقت سے وفات کا عدہ پورا کریگی اور اگر شوہر کسی عورت کا مفقود ہو جائے اگر معلوم ہو جائے کہ کسی جگہ پر موجود ہی یا اُسکے شوہر کا ولی اُسے روٹی کپڑا دیتا ہو تو اُس زوجہ کو اختیار نہین صبر کرنا چاہیے اور اگر اُسکی خبر ہی نہ ملتی ہو اور کوئی روٹی کپڑا بھی اُسکی زوجہ کو ندیتا ہو پھر اگر وہ صبر کرے تو کوئی کلام ہی نہین اور اگر حاکم شرع سے

Presented by: Rana Jabir Abbas

فریاد کرے تو اُس عورت کے لیے حاکم چار برس کی مدت صبر کی معین کر دیگا اور خود حاکم اُسکے حال کا تفحص اور تجسس کریگا پھر اگر اسکے جیتے ہونیکی خبر ملے گی تو وہ عورت صبر کریگی اور امام علیہ السلام پر لازم ہے کہ اُسے روٹی کپڑا بیت المال سے عنایت فرماتے رہین اور اگر اُسکی حیات ہی معلوم نہو تو اُسے حاکم شوہر کے عدہ وفات مین بیٹھنے کا حکم دیدے گا اور بعد عدہ کے جو اس سے نکاح کریگا اُسپر وہ حلال ہو جائیگی اور اگر اُسکا شوہر ایسے وقت مین آئے کہ وہ عورت عدہ پورا کرکے دوسرے شخص سے نکاح کر چکی ہو تو اُس شوہر کو اُس عورت پر کچھ دعوی باقی نہین اور اگر وہ شوہر ایسے وقت مین آئے کہ وہ عورت عدے سے باہر نہو لی ہو تو وہی شوہر اُس عورت کا مالک ہے اور اگر عدہ سے نکل چکی ہو اور دوسرے شخص سے تزویج نکی ہو تو اسمین دو روایتین ہین زیادہ مشہور یہی ہے کہ اُس شوہر کو اُس زوجہ پر کچھ دعوی نہین پہونچتا ہے متفرعہ مسئلے پہلا مسئلہ اگر مفقود کی جورو حکم حاکم کے بعد عدہ پورا کرکے نکاح کرلے اور بعد اسکے کھلے کہ شوہر اُسکا مر چکا تھا تو دوسرا عقد اُسکا صحیح ہے اور دوسرا عدہ بھی نہین ہے خواہ وہ پہلا مفقود شوہر عدہ کے پہلے مر گیا ہو یا بعد مرا ہو یا عدہ کے بیچ مین مرا ہو اسلیے کہ پہلا عقد نکاح شارع کی نظرون اعتبار سے ساقط ہو گیا ہے پھر اُس شوہر کے مرنے مین اور جینے مین کوئی فرق نہین رہا دوسرا مسئلہ مفقود کی جورو کا روٹی کپڑا حاکم کے حکم سے عدہ کے زمانے کا شوہر پر نہین ہے حاکم سے لیگی گو وہ شوہر عدہ گزرنے سے پہلے موجود بھی ہو جاوے اسلیے کہ حاکم نے تفرقہ کا حکم کیا ہے اور اسمین تردد ہے کیونکہ یہ عدہ حقیقت مین عدہ وفات نہین ہے اور روٹی کپڑا شوہر کے ذمے سے بے کسی مسقط سبب کے ساقط نہوگا اور اصل ثابت چیز کا اپنے پہلے حال پر باقی رہنا ہے جب تک اسکے خلاف ثابت نہولے تیسرا مسئلہ اگر عورتکو مفقود الخبر شوہر طلاق دے یا اُس سے ظہار کرے اور اتفاق سے حکم حاکم والے عدہ مین یہ واقع ہو تو طلاق اور ظہار صحیح ہے اسلیے کہ نکاح عدہ کے دنون مین باقی تھا اور اگر اتفاق سے عدہ کے بعد یہ طلاق یا ظہار شوہر کیطرف سے عمل مین آئے تو واقع نہوگا اسلیے کہ نکاح ہی باقی نہ رہا بلکہ منقطع ہو گیا اور طلاق اور ظہار نکاح کے ثبوت کے فرعین مین چوتھا مسئلہ جب مفقود الخبر کی جورو عدہ سے نکلکر دوسرا نکاح کرلے اور دوسرے کے دخول کے چھ مہینے کے بعد جنے تو یہ بچہ دوسرے شوہر سے ملحق ہوگا اور اگر اُس بچہ کا دعوی پہلا شوہر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرے اور کہے مین چھپکر اُس سے ہمبستر ہوگیا تھا تو اُسکے دعوی کی طرف التفات نکرینگے اور شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ پہلے اور دوسرے شوہرون کے نام کا قرعہ ڈالینگے جسکے نام نکلیگا اُس سے ملحق کرینگے اور یہ قول بعید ہو **پانچوان مسئلہ** اگر حکم حاکم سے عدہ پورا کرنیکے بعد وہ عورت مرجائیگی تو پہلا شوہر اُسکی میراث نہ پائیگا اور اسیطرح پر اگر وہ شوہر مرجائیگا تو یہ زوجہ اُسکی میراث نہ پائیگی اور اگر ان دونون مین سے کوئی عدہ گزرنے سے پہلے مرجائیگا تو دوسرا اُسکی میراث لیگا یا نہین اسمین تردد ہو اشبہ یہی ہو کہ ارث ثابت ہو **چھٹی فصل** لونڈیون کے عدون کے بیان مین ہو اور اُنکے استبرے کے بیان مین ہو عدہ ایسی لونڈی کا جو کسی کے عقد نکاح مین ہو اور دخول کے بعد مطلقہ ہو دو طہر ہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ دو حیض ہین اور پہلا قول زیادہ مشہور ہو اور کم سے کم وہ زمانہ جسمین لونڈی کا عدہ پورا ہوجاتا ہو تیرہ دن دو لحظے ہین کیونکہ طلاق واقع ہونیکے بعد اگر ایک لحظہ بھی طاہر رہے تو ایک طہر متحقق ہوجائیگا بعد اسکے تین دن حیض کی اقل مدت ہو اور دس دن تک طہر کی اقل مدت ہو اور بعد اسکے ایک لحظہ خون حیض آنے پر صبر کرے کہ دونون طہر متحقق ہوجائین اور تیرہ دن دو لحظے طلاق کے وقت سے گزرین اور دوسرا لحظہ بعضے فقہا کے نزدیک عدہ مین داخل ہو اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ عدہ مین داخل نہین عدہ گزرنیکی علامت ہو جیساکہ پہلے بیان ہوچکا ہو اور اگر وہ مطلقہ لونڈی حیض آنیکے سن مین ہو اور اُسے حیض نآتا ہو تو ڈیڑھ مہینے عدہ رکھیگی خواہ آزاد کے عقد مین یا غلام کے نکاح مین ہو اور اگر وہ منکوحہ لونڈی آزاد ہوجائے اور اسکے بعد مطلقہ ہو تو اُسکا عدہ آزاد عورت کا عدہ ہو کہ وہ تین طہر ہین اور اگر لونڈی کا شوہر لونڈی کو رجعی طلاق دے اور اسکے بعد وہ لونڈی عدہ مین آزاد ہوجائے تو وہ لونڈی آزاد عورت کا عدہ پورا کریگی اور اگر وہ لونڈی مطلقہ طلاق باین سے ہو اور طلاق کے بعد آزاد ہوجائے تو وہ لونڈی لونڈی کا عدہ پورا کریگی ذمیہ کا عدہ بھی وفات اور طلاق مین آزاد عورت کا عدہ ہو اور ایک روایت مین وارد ہوا ہو کہ ذمیہ لونڈی کا عدہ رکھیگی اور یہ روایت شاذ ہو اور لونڈی کا عدہ شوہر کی وفات مین دو مہینے پانچ روز ہین اور شیخ علی علیہ الرحمہ لونڈی کا عدہ بھی وفات شوہر مین آزاد عورت کے برابر جانتے ہین اور منکوحہ لونڈی حمل سے ہو تو وہ لونڈی وفات کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عدہ مین اور وضع حمل مین سے جو مدت زیادہ ہوگی اُسی سے عدہ پورا کریگی اور اگر لونڈی اپنے
مالک کی ام ولد ہو یعنے اپنے آقا سے بچہ جنی ہو تو اُسکا عدہ وفات سے چار مہینے دس روز ہین
اور اگر ام ولد لونڈی کو اُسکا شوہر رجعی طلاق دے اور عدہ گزرنے سے پہلے اُسکا شوہر مرجائے
تو نئے سرے سے آزاد عورت والا عدہ پورا کریگی اور اگر شوہر کی وفات کے بعد ام ولد نرہے تو
لونڈی کا عدہ پورا کریگی اور اگر لونڈی کی طلاق باین ہوگی اور شوہر طلاق کے بعد مرجائیگا تو عدہ
طلاق کا پورا کریگی اور یہی بس ہے یعنی عدہ وفات نہین ہے اور اگر لونڈی کا شوہر مرجائے اور بعد اسکے آزاد ہوجائے تو آزاد
عورت کا عدہ پورا کریگی اسلیے کہ آزادگیکی حالت لونڈی ہونیکی حالت پر غالب کیجائیگی اور اگر اُس
لونڈی کا مالک اُس سے ہمبستری کرے پھر اُس مدخولہ لونڈی کو مدبرہ کردے یعنے کہدے کہ
کہ میرے مرنیکے بعد یہ لونڈی آزاد ہے تو اُس آقا کے مرنیکے بعد یہ لونڈی وفات کا عدہ چار مہینے
دس روز تک رکھیگی اور مالک اپنی مدخولہ لونڈیکو اپنی حین حیات مین آزاد کردے تو تین طہر کا
عدہ آزادیکے دن سے رکھیگی یہ اُردو مترجم کہتا ہے کہ اس حکم کی مستند روایت داؤدکی ہے کہ اُسنے
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ مالک کی مدخولہ مدبرہ لونڈی کا جب آقا مرجائے
تو اُسکی وفات کے دن سے وہ لونڈی چار مہینے دس دن کا عدہ وفات رکھے اور پھر اُنھین
حضرت سے پوچھا گیا کہ اگر مالک اُسے گھڑی بھر یا ایک دن اپنے مرنے سے پہلے آزاد کردے
تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ لونڈی اپنے آزاد ہونیکے دن سے تین طہر کا عدہ پورا کرے گی
اور جو عورت ملک مین بیع سے اور لوٹ سے اور صلح سے اور میراث سے اور ملکیت کے
موجب عقد دن سے آئے اُس سے استبرا ہمبستری جائز ہونیکے لیے کرلینا واجب ہے اور جس
لونڈی کا استبرا ہمبستری کے تحلیل کے لیے بیع مین واجب نہین اُسکا استبرا اور سبب ملکیت مین
آنے پر واجب نہین ہے اور اگر کسی شخص کے نکاح مین کسیکی لونڈی ہو اور وہی اُس لونڈیکو اُسکے مالک سے مول لیلے
تو اُسکا نکاح باطل ہوجائیگا اور ملکیت کے سبب سے اُسے اُس لونڈی سے ہمبستر ہونا حلال ہوجائیگا اور
استبرے کی ضرورت نہ پڑے گی اور اگر کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت سے کوئی لونڈی مول
لیلے اور اُسکا استبرا کرے تو وہی اُسکے مالک کو ہمبستری کے لیے کافی ہے پھر اُس لونڈی کا استبرا
اُسکے مالک پر واجب نہین اور جب کوئی اپنی لونڈی کو مکاتب کردے تو اُسکے مالک پر اُس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہمبستر ہونا حرام ہوجائیگا اور اگر کتابت کو مال کتابت کی ادا مین اُس لونڈی کے عاجز آنیکے سبب سے
فسخ کرڈالے تو وہ لونڈی اُسپر حلال ہوجائیگی اور اُسکا استبرا مالک پر واجب نہین اور اگر آقا مرتد ہوجائے
یا لونڈی مرتدہ ہوجائے اور پھر اسلام کیطرف عود کرے تو بھی استبرا واجب نہین اور اگر لونڈی کو اُسکا
شوہر ہمبستر ہونیکے بعد طلاق دے تو اُس لونڈی کے مالک کو بے عدہ پورا کیے اُس سے ہمبستر ہونا
جائز نہین اور عدہ پورا کرنا استبرے کو بھی کفایت کرتا ہے اور اگر کوئی شخص کسی حربیہ عورت کو مول لے
اور اُسکا استبرا کرے پھر وہ عورت مسلمان ہوجائے تو دوبارہ اُسکا استبرا کرنا واجب نہین اور اسیطرح
پر اگر کوئی لونڈی کو مول لے پھر اُسکا استبراء احرام کے حال مین کرے تو محل ہونیکے بعد وہی
استبرا اُس سے ہمبستر ہونے کو کفایت کرتا ہے

ساتوین فصل لواحق کے بیان مین ہے

اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جو شخص اپنی کسی منکوحہ کو رجعی طلاق دے تو اُسے اُس مطلقہ کا اپنے
گھر سے نکال دینا جائز نہین مگر جبکہ وہ عورت برے کام حد کے قابل کرتی ہو تو اس صورت مین
اُسے حد لگانے کے لیے گھر سے نکالے گا اور حد جاری ہوجانیکے بعد اپنے گھر مین لے آئیگا اور کم
سے کم جس بات کیلیے رجعیہ مطلقہ کا گھر سے نکالنا جائز ہے وہ اُس سے اُسکے عیال کو ایذا پہونچنا ہے
تو اس صورت مین اُسے اپنے گھر سے نکالکر عدہ گزرنے تک کسی دوسرے گھر مین رکھدے گا
اور اس مطلقہ عورت پر شوہر کے گھر سے بے اضطرار کے نکلنا حرام ہے گو شوہر بھی اجازت دیدے
اور اگر بے نکلے چارہ نہو تو آدھی رات کے بعد جائے اور صبح ہونے سے پہلے چلی آئے اور رجعیہ
مطلقہ بے شوہر کی اجازت سنتی حج کو نہ جائیگی اور واجب حج کو چلی جائیگی گو شوہر اجازت نہ دے
اور اسیطرح پر مجبوری کے حال مین اگر شوہر بھی اذن نہ دے جب بھی نکلنا جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ ضرورت
بے اسکے نکلے رفع نہوتی ہو اور بائنہ عدہ مین جب چاہے گی نکلے گی دوسرا مسئلہ عدہ مین رجعیہ
مطلقہ کا روٹی کپڑا اور رہنے کو گھر دینا شوہر پر واجب ہے خواہ وہ مطلقہ مسلمہ ہو یا ذمیہ ہو لیکن
لونڈی کو اگر اُسکا مالک دنکو اور راتکو شوہر پاس بھیجدے تو اُسے بھی روٹی کپڑا اور رہنے کو بھی گھر
دینا شوہر پر واجب ہے اسلیے کہ نفقہ دینے کی شرط پوری تمکین ہے سو پائی گئی اور اگر مالک اُسکا راتٌ کو
یا دن کو مانع آئے تو شوہر پر اُسکا نفقہ یعنے اُسکا روٹی کپڑا وغیرہ نہین ہے اسلیے کہ پوری تمکین نہ ہوئی
اور بائن طلاق کے مطلقہ کا روٹی کپڑا اور مسکن شوہر کے ذمے نہین ہے مگر جبکہ حاملہ ہوگی تو البتہ وضع

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حمل کے وقت تک شوہر پر اُسکا روٹی کپڑا اور رہنے کو گھر دینا واجب ہی اور فقہا مین اختلاف ہی کہ حاملہ مطلقہ کا روٹی کپڑا حمل کے واسطے سے شوہر پر ہی یا اصل زوجیت کے اعتبار سے اور شبہہ کی ہمبستری سے بھی عدہ کا واجب ہونا ثابت ہوتا ہی اور آیا نفقہ بھی شبہہ کی ہمبستری کرنیوالے پر حمل رہجانے مین تبعیت سے لڑکیکی ثابت ہوگا شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ حمل کے واسطہ سے واجب ہوگا اسلیے کہ اُسکا نفقہ اُسکی باپ پر واجب ہی اور اس مسئلہ مین اشکال ہی کیونکہ حاملہ مطلقہ کے روٹی کپڑا دینے کے واجب ہونے پر نص وارد ہوئی ہی اور شبہہ کی مدخولہ جورو نہین ہوتی ہی کہ اُس حاملہ کا نفقہ واجب ہو اور اسیطرح پر اور عورتین جو طلاق کے سوا فسخ وغیرہ اسباب سے جدا ہوتی ہین اگر وہ بھی حاملہ ہونگی تو اُنکے بھی ضروری خرچ دینے کے وجوب مین نص وارد نہین ہوئی ہی اور مطلقہ پر قیاس کر لینا ہمارے مذہب مین جایز نہین اسلیے کہ قیاس باطل ہی اور اصل عدم اتفاق ہی اور پیٹ کے لڑکے کی تبعیت بھی حاملہ کے نفقہ کے وجوب مین حجت نہین ہوتی ہی اسلیے کہ لڑکا بعد پیدا ہونیکے باپ کا واجب النفقہ ہوتا ہی اور اسکی ماں کے پیٹ مین اُسکے نفقہ دینے کا وجوب ہر حال مین ثابت نہین کیونکہ ماں کے پیٹ مین اسکی ماں کی غذا اُسکے باقی رہنے کو کافی ہوتی ہی اور اپنے لیے کسی اور غذا کا محتاج نہین اور مترجم کہتا ہی کہ اس دلیل مین کلام ہی اسلیے کہ اگر ماں کی غذا کی کفایت سے باپ پر نفقہ واجب نہو تو پیدا ہونے کے بعد بھی دو برس تک ماں ہی کے دودھ کا محتاج ہی اور وہی اُسے کافی ہی اور کسی چیز کی اُسے ضرورت نہین پڑتی ہی اور اگر ماں ہی کے پیٹ مین غذا کا کوئی پہونچانے والا نہوگا پھر کیونکر کفایت ہوگی اور کیونکر بچہ باقی رہ سکے گا ملخص یہ ہی کہ اگر ثابت ہوجاے کہ پیٹ مین کا بچہ واجب النفقہ ہمبستری کرنے والے پر ہوا کرتا ہی تو ہر حاملہ عورت کا روٹی کپڑا جس ہمبستری کرنے والے سے اُسکا لڑکا ملحق ہوگا اُس پر حمل رہنے کے بعد سے وضع حمل تک واجب ہی خواہ ہمبستری شبہہ سے ہوئی ہو یا غیر شبہہ سے ہوئی ہو اور اُن دونون مین جدائی خواہ طلاق سے ہوئی ہو یا ظہور عیب وغیرہ کسی فسخ کے سبب سے ہوئی ہو اور اگر ماں کے پیٹ کے بچے کا نفقہ باپ پر واجب نہ ٹھہرے تو حاملہ کے روٹی کپڑے کا وجوب مطلقہ ہی سے مختص ہی اور سے مختص نہین اور مصنف علیہ الرحمہ کا یہی مذہب ہی کہ نفقہ کا وجوب مطلقہ حاملہ سے مختص ہی اور کسی سے مختص نہین ہی غرضیکہ مطلقہ عورت کو رہنے کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جگہ دینے مین پہلی فرع جس گھر مین مطلقہ کو عدہ گزرنے تک رکھد یا ہو وہ اگر گر پڑے یا نکیگا تو
اور مالک اُسکے وہان رہنے کا راضی نہ ہے یا کرایہ کو تھا کو مدت گزر گئی ہو تو شوہر کو اس گھر سے
اس عورت کو نکالکر دوسرے گھر مین لیجانا جائز ہی اور اس عورت کو بھی اس گھر سے نکلجانا جائز ہی
اسلیے کہ اُسے ایسے گھرون مین رہنا جائز نہین اور اگر ایسے گھر مین زوجہ کو مطلقہ کرے کہ جو
اُسکے حال کے قابل نہین تو اُس عورت کو اُس گھر سے نکلکر کسی دوسرے حال کے موافق والے
گھر مین چلے جانا جائز ہی اور اس مین تردد ہی اسلیے کہ اونکے نکالنے اور نکلنے کی انکے گھرون
سے ممانعت وارد ہوئی ہی جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہے کہ جسکا مفاد یہ ہی کہ مطلقہ عورتون کو
اُنکے گھرونسے نہ نکالو اور نہ وہ عورتین وہان سے نکلین دوسری فرع اگر منکوحہ کو طلاق دے
پھر اُس عورت کے رہنے کے گھر کو بیچ ڈالے پس اگر اس عورت کا عدہ تین طہر ہین تو اُس
گھر کی بیع صحیح نہین اسلیے کہ بیچنے سے پہلے مطلقہ زوجہ کے رہنے کا حق اُس مکان سے
متعلق ہو چکا ہی اور یہ معلوم نہین کہ تین طہر کب تک پورے ہو چکین گے پس یہ جہالت
بیع کے مبطل ہو جائیگی اور اگر اس مطلقہ کا عدہ مہینون سے ہو تو بیع صحیح ہی کیونکہ اس
صورت مین مہینونکے معین ہونے سے جہالت لازم نہین آتی ہی تیسری فرع اگر کوئی
شخص اپنی منکوحہ کو طلاق دے اور اسکے بعد اس شخص کو حاکم شرع اپنے مال مین تصرف
کرنے سے کسی حجر کے موجب امر سے روکے اور حجر واقع کر دے تو بعضے فقہا کہتے ہین
کہ مطلقہ اُس گھر مین رہنے کی عدہ گزرنے تک زیادہ سزاوار ہی یعنی قرضخواہ اُسے
اُس گھر سے اتنے دنون تک نکال نہ سکین گے اسلیے کہ اُس مکان مین اسکے رہنے کا
حق حجر سے پہلے اُس گھر سے متعلق ہو چکا ہی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ قرضخواہون کی وہ مطلقہ
بھی شریک ہو جائیگی اور اجرت سکونت کا رسدی حصہ لیگی اور پہلا قول اشبہ ہی چوتھی
فرع اگر منکوحہ کو کوئی شخص کسی غیر کے گھر مین طلاق دے تو رہنے کی جگہ کا حق شوہر کے
ذمے متعلق ہوگا پس اگر شوہر کے اور بھی قرضخواہ ہونگے تو وہ مطلقہ بھی اپنے حسب حال
رہنے کے گھر کی اجرت مین مثل عدیکے دنون تک انھین قرضخواہون کی شریک ہو جائیگی اور
اگر عدہ مہینون سے ہی تو مدت معلوم اور معین رہیگی اور اسکی اجرت معلوم ٹھہریگی اور اگر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عدہ تین طہر کا یا وضع حمل ہو تو کم سے کم وضع حمل کی مدت مین مکان سے اجرت مثل مین یا کم سے کم تین طہرونکی مدت سے اجرت مکان مین قرضخوا ہونکی شریک ہوجائیگی اور رسدی حصہ پائیگی اور اگر حمل اقل ایام وضع سے پہلے گر پڑے تو اتنے دنون کا شوہر کو پھیر دیگی پانچوین فرع اور اگر شوہر مرجائے اور رہنے کے مکان کی وارث ایک جماعت ہو جائے اور مکان اُسکی زوجہ کے رہنے سے بڑھکر ہو تو بے اُس زوجہ کی اجازت یا بے عدہ کے پورے ہوے اُس مکان کا تقسیم کرنا جائز نہین اسلیے کہ وہ عورت تقسیم سے پہلے اُس گھر مین رہنے کی مستحق ہوچکی ہو اور موجب یہی ہو کہ شوہر کی وفات کے بعد اُسمین رہنے کا حق جاتا رہیگا مگر جبکہ حاملہ ہوگی تو حق نجائیگا چھٹی فرع جب شوہر اپنی منکوحہ کو ایک گھر سے اُٹھکر دوسرے دوسرے گھر مین جاکر رہنے کا حکم کرے پھر وہ اسباب اور عیال کو دوسرے گھر مین اُٹھالیجائے اسکے بعد شوہر اُسے اُس پہلے گھر مین ہونیکے حال مین طلاق دیدے تو وہ مطلقہ اُسی پہلے گھر مین عدہ پورا کریگی اور اگر منکوحہ اُس گھر سے نکلکر دوسرے گھر مین جاچکے اور اوس کے متعلقات اور اسباب اُسی پہلے گھر مین ہو کہ شوہر طلاق دیدے تو وہ مطلقہ اُسی دوسرے گھر مین عدہ پورا کریگی اسلیے کہ اب اُسکا گھر وہی قرار پاچکا ہو اور اگر اُس گھر سے نکلی ہو اور ابھی رستہ مین ہو اور شوہر طلاق دیدے تو بھی وہ عدہ اُسی گھر مین پورا کریگی کیونکہ شوہر اُسے اس پہلے گھر سے اُٹھکر دوسرے مین جانیکو کہہ چکا ہو ساتوین فرع صحرا نشین منکوحہ عورت جسکا شوہر خیمہ مین رہتا ہو تو جس خیمہ مین مطلقہ ہوگی اُسی مین عدہ پورا کریگی پھر خیمہ کے رہنے والے کوچ کرین تو وہ بھی اس خیمہ کے ساتھ تنہائی کے ڈر سے بچنے کیلیے کوچ کریگی اور اگر اُسکے لوگ وہان رہین تو وہ بھی رہیگی جب تک کہ رہنے مین ڈر پیدا نہوگا اور اگر اتنے لوگ رہین جنمین دفع ضرر کی قوت ہو تو بھی اُسے وہان سے چلے جانیکا تنہائی کی وحشت کے دور کرنیکے لیے جائز ہونا اشبہ ہو آٹھوین فرع اگر کوئی دریا مین کشتی پر اپنی منکوحہ کو طلاق دے اور اگر وہ کشتی اُسکے رہنے کی جگہ نہو تو اُسے جہان چاہے رکھدے اور اگر وہی کشتی اُسکے رہنے کی جگہ ہو جیسے ملاحونکی جورو ئین ہین کہ اُنکا گھر ناؤ کے سوا نہین ہوا کرتا ہو تو وہ مطلقہ اُسی ناؤ مین عدہ پورا کریگی نوین فرع جب منکوحہ طلاق کے بعد اپنی ملک کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گھر مین رہے تو اپنے رہنے کے گھر کا مطالبہ شوہر سے نکر سکے گی اور نہ اُس گھر کا کرایہ مانگ سکے گی اسلیے کہ ظاہر حال سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے گھر کے کرایہ کو چھوڑ دینا اختیار کیا ہی اور یہی حکم ہی اگر کوئی مکان کرایہ کو لیکر اُسمین طلاق کے بعد رہے تو کرایہ کا مطالبہ شوہر سے نکر سکیگی اسلیے کہ ایسے گھر مین رہنے کی مستحق ہی کہ جسمین اُسے شوہر رکھدے نہ یہ کہ خود پسند کرے **تیسرا مسئلہ** جس عورت کا شوہر مرجائے اُسکا روٹی کپڑا اُسکے شوہر کے مال مین نہین ہی گو حمل سے بھی ہو اور روایت مین وارد ہوا ہی کہ حمل کے حصہ مین سے اُسے روٹی کپڑا دینا چاہیے اور اسمین کچھ استبعاد بھی ہے اسلیے کہ حمل کو زندہ پیدا ہونیکے بعد میراث پہونچتی ہی اور ولادت سے پہلے کوئی حق اُسے مورث کے مال مین نہین ہوتا ہے اور اس عورت کو جہان چاہے وہان رہنا پہونچتا ہی **چوتھا مسئلہ** اگر کوئی کسی ایسی عورت سے تزویج کرے جو کسی اور کے عدہ مین ہو خواہ وہ عدۂ طلاق ہو یا عدۂ وفات ہو تو یہ نکاح صحیح نہین ہی اور عقد کے سبب سے پہلے شوہر کا عدہ منقطع نہو جائیگا اور اگر یہ دوسرا شوہر اُس عورت سے ہمبستر نہو تو وہ عورت پہلے ہی شوہر کے عدہ مین ہی اور اگر دوسرا شوہر اُس عورت سے اِس نکاح کی حرمت کو جان بوجھ کر ہمبستر ہو تو بھی وہ پہلے ہی شوہر کے عدہ مین ہی اسلیے کہ اگرچہ ہمبستری زنا تھی اسکے لیے عدہ نہین ہی خواہ وہ عورت حمل رکھتی ہو یا نہ رکھتی ہو اور اگر یہ دوسرا شوہر عدہ مین نکاح کے حرام ہونے سے واقف نہو یا اُس عورت کے عدہ مین ہونے کو نجانتا ہو اور حمل سے نہو تو وہ عورت پہلے شوہر کا عدہ پورا کریگی اسلیے کہ وہ پہلے ہی پھر اُس عدہ کو تمام کر کے دوسرا عدہ دوسرے شوہر کا پورا کریگی اور یہ حکم اسباب کی دو روایتون مین زیادہ مشہور روایت کے موافق ہی اور ایک روایت مین دونون عدون کا تداخل بھی وارد ہوا ہی یعنے ایک عدہ مین دونون عدے پورے ہوجائینگے اور اگر مطلقہ حمل سے ہو اور پہلے شوہر کے حمل ہونے پر دلالت کرنیوالی علامت رکھتی ہو تو وضع حمل تک پہلے شوہر کا عدہ پورا کریگی اور وضع حمل کے بعد تین طہر سے دوسرے شوہر کا عدہ رکھیگی اور اگر ایسی کوئی علامت ہو کہ اس امر پر دلالت کرتی ہو کہ یہ حمل دوسرے شوہر کا ہی تو وضع حمل تک دوسرے شوہر کا عدہ رکھیگی اور وضع حمل کے بعد پہلے شوہر کے عدہ کو پورا کریگی اور اگر کوئی ایسی علامت ہو کہ وہ اِس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بات پر دلالت کرتی ہو کہ یہ حمل ان دونون شوہرون کا نہین ہی تو وضع حمل کے بعد پہلے شوہر عدہ پورا کریگی پھر اُسکے بعد نئے سرسیے دوسرے شوہر کا عدہ رکھیگی اور اگر حمل مین دونون شوہرون سے ہونیکا احتمال ہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ قرعہ ڈالنا چاہیئے اور وضع حمل اُس شوہر کا عدہ ہی کہ جسکے نام کا قرعہ نکلا ہی اور بچہ بھی اُسی سے ملحق ہوگا اور اس قول مین اشکال ہی اسلیے کہ حدیث نبوی صلعم سے الولد للفراش شبہہ کی ہمبستری مین دوسرے شوہر کے فراش مین ہی اُسی سے ملحق ہونا چاہیے کہ وہ احق ہے۔ **پانچوان مسئلہ** موجود شوہر کی منکوحہ طلاق کے واقع ہونیکے وقت سے یا شوہر کی وفات کے وقت سے عدہ رکھیگی اور غائب شوہر کی منکوحہ طلاق مین طلاق کے واقع ہونیکے وقت سے اور عدہ وفات مین مرنیکی خبر پہونچنے کے وقت سے عدہ مین بیٹھے گی گو غیر عادل شخص طلاق کے واقع ہونیکی یا اُسکے مرنے کی خبر دے مگر نکاح بے خبر کے ثبوت کو پہونچے نکرے گی یعنی جب ثبوت پہونچ لیگا کہ شوہر غائب مرگیا یا اُسنے طلاق دیدی ہی جب نکاح کر سکے گی اور بے ثبوت کو پہونچے نکر سکے گی اور غیر عادل شخص کی خبر کا فائدہ یہی ہی کہ ثبوت کے بعد عدہ جو اُسنے اس نامعتمد کی خبر سے پورا کیا ہی اُسی پر اکتفا ہو جائیگا اور نئے عدہ کی ثبوت کے بعد احتیاج نہ پڑیگی اور اگر طلاق کے واقع ہونیکا علم اور یقین حاصل ہو جائے اور طلاق کے وقوع کے وقت کو نجانتی ہو تو خبر پہونچنے کے وقت سے عدہ پورا کریگی تا برات ذمہ یقینی ہو جائے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جس کم سے کم زمانہ مین خبر کا پہونچنا ممکن ہو اُس زمانے کو بھی عدہ مین جوڑ سکتی ہی اسطرح پر کہ یقین سے جان لے کہ عدہ طلاق کے بعد ہی واقع ہوا ہے۔

چھٹا مسئلہ جب کوئی شخص اپنی منکوحہ مدخولہ کو طلاق دے اور بعد اُسکے پھر عدہ مین رجوع کرے اور ہمبستری سے پہلے پھر طلاق دی ہو تو اُس مطلقہ کو چاہیے کہ نئے سرسیے دوسرا عدہ پورا کرے اسلیے کہ پہلا عدہ رجعت سے باطل ہوگیا اور اگر رجوع کے بعد خلع کرے جسطرح پر کہ کتاب خلع مین انشاء اللہ تعالے آئے گا ہی تو شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اسمین اقوی قول پر عدہ نہین ہی اور یہ قول بعید ہی اسلیے کہ یہ خلع ایسے عقد کے بعد ہی جسمین ہمبستری واقع ہو چکی ہی پھر عدہ واجب ہی لیکن اگر خلع زوجہ سے ہمبستری کے بعد کرے اور پھر اُس سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تزویج کرے اور ہمبستر ہونے سے پہلے اُسے طلاق دیدے تو اسمین عدہ لازم نہین ہی اسلیے کہ پہلا عدہ نکاح کے سبب سے باطل ہوگیا اور اس دوسرے عقد کے بعد ہمبستری ہوئی نہین تو یہ غیر مدخولہ عورت کی طلاق ٹھہری کہ اسمین عدہ نہین ہوتا ہی اور بعضے فقہا کہتے ہین لازم ہی اسلیے کہ پہلا عدہ پورا نکیا تھا اور پہلا قول اشبہ ہی اُردو مترجم کہتا ہی کہ اگر نص اسبات پر دلالت کرے کہ مدخولہ عورت سے عدہ مین نکاح کرکے بے ہمبستری کے طلاق دے تو عدہ نہین ہے تو یہ حکم تعبدًا قبول سے متلقی ہوگا اور اگر نص کی دلالت اس امر پر ہی کہ غیر مدخولہ کی طلاق مین عدہ نہین ہوتا ہی تو اس مذکورہ صورت پر اس حکم کا انطباق مشکل ہی اسلیے کہ وہ پہلے مدخولہ ہوچکی ہی اور اسکے عدہ سے بھی نہین نکلی اور احتمال حمل کا باقی ہی پھر برات ذمہ حمل سے یقینی نہ ٹھہری تو اس صورت مین اشبہ دوسرا ہی قول ہی ساتوان مسئلہ شبہہ کی ہمبستری سے کوئی شخص جب حد کا نہین ہوتا ہی اور اُسکا بھی عدہ عورت کو پورا کرنا واجب ہی اسلیے کہ مباح ہمبستری واقع ہوئی ہی اور زنا نہین ہی اور جو عورت کہ حرمت جان کر کرے وہ زنا کار ہی اُسپر حد جاری کیجائیگی اور اُسے مہر بھی نہ ملیگا اسلیے کہ نص مین وارد ہوچکا ہی کہ زنا کے لیے کوئی مہر نہین ہی اور اگر شبہہ کی مدخولہ عورت دوسرے کی لونڈی ہو تو جو لڑکا کہ اُس ہمبستری سے پیدا ہوگا تو شبہہ کی ہمبستری کرنے والے مرد سے ملحق ہوگا اور اُس مرد پر واجب ہی کہ جو لڑکیکی قیمت پیدا ہونیکے وقت کی ہو وہ اُس لونڈی کے مالک کو دیدے اور اُس لونڈی کو بھی مہر مثل اُسکا دیدے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُس لونڈی کی قیمت کا دسوان حصہ اُسکے باکرہ یعنے کواری ہونے پر دے اور اُس لونڈی کی قیمت کا بیسوان حصہ کواری نہونے پر دے اور یہی روایت مین وارد ہوا ہی آٹھوان مسئلہ جب کوئی اپنی منکوحہ کو باین طلاق دے پھر شبہہ سے اُس سے ہمبستری کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ دونون عدے متداخل ہونگے یعنے ایک ہی عدہ طلاق مین اور شبہہ کی ہمبستری مین کافی ہوجائیگا اسلیے کہ دونون عدہ ایک ہی ہمبستری کرنیوالے کے ہین اور یہی بات خوب ہی خواہ عورت حاملہ ہو یا نہو اور غیر حاملہ عورت مین عدہ کا حساب شبہہ کی ہمبستری کے وقت سے ہوگا اور طلاق کے وقت سے نہوگا نوان مسئلہ جب کوئی مطلقہ عورت رجعیہ عدہ کے اندر کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور حاملہ ہوجائے تو دوسرے شوہر کا عدہ وضع حمل سے پورا کریگی اور وضع حمل کے بعد پہلے شوہر کا عدہ رکھیگی اور اس عدہ مین اُس پہلے شوہر کو اُس عورت کیطرف رجوع کرنا پہونچتا ہی اور حمل کے زمانے مین رجوع نہین پہونچتی ہی اُردو مترجم کہتا ہی کہ یہ کوئی نہ سمجھ لے کہ عدہ مین نکاح کرلے گی تو جائز ہی یا نکاح کرنا جائز ہی بلکہ شبہہ کی ہمبستری کا یہ حکم ہی یعنے اگر دونون ناکح منکوحہ عدہ مین نکاح کو حرام نجانتے ہون اور یا شوہر نہ جانتا ہو کہ عدہ مین ہی اور اگر دونون جان بوجھکر یا ایک جان بوجھ کر ایسا کریگا تو دونون یا ایک زانی ٹھہریگا اور اپنی پاداش کو موافق شرع کے پہونچیگا

کتاب الخلع والمبارات

یہ کتاب خلع اور مبارات کے بیان مین ہی اور خلع زوجہ اور شوہر مین کی ایسی جدائی کو کہتے مین کہ جسمین منکوحہ کیطرف سے بیزاری ہوتی ہی اور وہ قید نکاح سے چھٹکارے کے لیے شوہر کو فدیہ دیتی ہی اور نظر خلع کے صیغہ مین اور فدیہ مین اور خلع کی شرطون مین اور حکمون مین ہی پہلی نظر خلع کے صیغہ مین ہی اور صیغہ خلع کا یہ ہی کہ مرد کہے خلعتک علی کذا یعنے مین نے تیرا خلع کیا اتنے روپیہ یا مال پر یا کہے کہ فلان میری منکوحہ مختلعہ اتنے روپیہ پر ہی اور آیا اس صیغہ کے ساتھ ہی خلع واقع ہوتا ہی شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین بے طلاق کے لفظ کے ملائے خلع واقع نہین ہوتا ہی اور یہی حکم فادیتک کا ہی یعنی تیرا فدیہ قبول کرلیا مین نے بے طلاق کی لفظ کے خلع واقع نہوگا اور نہ فاسختک سے یعنے تیرے نکاح کو فسخ کیا مین نے اور نہ ابنتک سے یعنے مین نے تجھے جدا کیا اور نہ لفظ بتتک سے یعنے تجھے مین نے اپنے سے قطع کیا اور نہ تقایل سے کہ عقد کے برہم کرنیکے معنون مین ہی یعنے خلع محض ان سے واقع نہین ہوتا ہی اور جس تقدیر پر خلع کا لفظ کافی ہوجاتا ہی اور طلاق کی لفظ کے ملانے کی حاجت نہین ہوتی ہی تو اسمین خلاف ہی کہ خلع نکاح کا فسخ ہی یا طلاق ہی سید مرتضی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ طلاق ہی اور یہی روایت مین بھی وارد ہوا ہی اور شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اولے یہی ہی کہ کہا جائے کہ فسخ نکاح ہی اور یہی تخریج ہی یعنے اجتہاد سے غیر منصوص کا حکم منصوص سے نکالنا ہی پس جو کہ خلع کی طلاق نہونیکا قائل ہوا ہی اور عقد کے فسخ کا قائل ہوا ہی تو خلع کو تینون طلاقون مین اس معنی سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شمار نہین کرتا ہی کہ اگر تیسری جدائی خلع سے ہو تو احتیاج محلل کی نہوگی اور اگر اپنی عورت کو
فدیہ کے بدلے مین طلاق دے تو اُسکا بھی حکم خلع کا ہی یعنے باین طلاق ہوجائیگی گو خلع کی لفظ
نہین ہی **پہلی فرع** اگر عورت اپنے شوہر سے طلاق کچھ عوض دیکر مانگے اور شوہر اس سے خلع کرے
اور خلع کے ساتھ طلاق کا لفظ ضم نکرے تو طلاق اور خلع کچھ بھی واقع نہوگا اسلیے کہ عورت نے خلع
مانگا نتھا اور مرد نے طلاق کا لفظ ملایا نہین خواہ خلع بے طلاق کی لفظ کے واقع ہویا نہو اور اگر
عورت کچھ فدیہ دیکر خلع مانگے اور شوہر اس مال کے بدلے اُسے طلاق دیدے تو عورتکو اس عوض کا
دینا لازم نہین اسلیے کہ خلع کی درخواست عوض پر عورت نے کی تھی اور طلاق کی درخواست نہین
کی تھی اور یہی مذہب اُن علما کا ہی جو قائل ہین کہ خلع کی لفظ سے بے طلاق کی لفظ کے ملے نکاح فسخ
ہوجاتا ہی اور طلاق نہین ہوتی ہی اور اگر یہ کہا جائے کہ خلع بھی طلاق ہی یا طلاق کی لفظ کا محتاج
ہی جیسا کہ بعضے فقہا کا مذہب ہی تو اس صورت مین عورت پر عوض دینا بھی لازم ہوجاتا ہے
دوسری فرع اگر مرد طلاق کی لفظ سے پہل کرے اور اپنی منکوحہ سے کہے کہ انت
طالق بالف او علیک الف یعنے تو ہزار روپیہ کے بدلے مین مطلقہ ہے یا تجھے ہزار روپیہ
دینا ہین تو رجعی طلاق صحیح ہی اور عورت پر ہزار روپیہ کا دینا لازم نہین گو اسکے بعد وہ عورت
اُن ہزار روپیون کو اپنے ذمے لے لے اسلیے کہ اُسنے اپنے سر اُس چیز کو اوڑھ لیا ہی جو اُسپر
واجب نتھی کیونکہ عوض دینا عورت کیطرف سے خلع مین ہوتا ہی نہ طلاق مین کہ مرد بے منکوحہ
کے کہے دیدے اور اگر وہ عورت مرد کو ہزار روپیہ دیدے تو یہ تازہ بخشش ہے اور
اسکے سبب سے وہ طلاق نہوجائیگی کہ روپیہ دیکر باینہ ہوجائے بلکہ رجعی طلاق کی مطلقہ رہیگی
کہ شوہر کو اُسکی طرف عدہ مین رجوع کرنا جائز رہیگا اور خلع کا حکم نہوگا کہ جسمین رجوع
کرنا جائز رہیگا یعنے باین کا حکم نہوگا کہ جسمین رجوع جائز نہین **تیسری فرع** جب کوئی منکوحہ عورت
اپنے شوہر سے کہے کہ مجھے ہزار اشرفی کے بدلے طلاق دے مثلاً تو اُسکا جواب فوراً دینا چاہیے
کہ خلع ہوجائے اور عوض لازم ہوجائے بس اگر کچھ دیر کے بعد کہے طلقتک تو عوض کا مستحق نہوگا اور
رجعی طلاق ہوجائیگی **دوسری نظر** فدیہ مین ہی جس چیز کا مہر ہونا صحیح ہی اُسکا خلع کا فدیہ
ہونا بھی صحیح ہی اور اس فدیہ کی شرع مین کوئی مقدار معین نہین ہی بلکہ جو کچھ مہر وغیرہ اُسنے شوہر سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پایا ہو اُس سے زیادہ بھی خلع کا قرار دینا جائز ہو اور جبکہ عوض موجود نہو ضرور ہو کہ وصف اور جنس اور مقدار کا ذکر کر دیا جائے اور موجود مین مشاہدہ کفایت کرتا ہو اور اگر روپیہ اشرفی مطلق کہے تو اُس شہر مین کے اکثر چلنے والے روپیہ اشرفی کیطرف یہ کہنا متصرف ہوگا یعنے اُسکا دینا لازم پڑے گا اور اگر اشرفیونکا سکہ معین کر دے کہ فلان سکہ کی دونگی تو اسی سکہ کی دینا لازم پڑیگی اور اگر خلع ہزار کے عوض مین کرے مثلاً اور بیان نکرے کہ یہ ہزار کس جنس کے مراد ہین اور جنس کا بھی قصد نکرے تو خلع فاسد ہوجائیگا اور اگر خلع کا فدیہ ایسی جنس کا ہو کہ جسکا مسلمان مالک نہو سکتا ہو جیسے شراب ہو تو خلع فاسد ہوجائیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اس صورت مین طلاق رجعی ہوگی اور خلع نہوگا اور یہی حق ہو اگر خلع کے بعد طلاق کی لفظ کو کہا ہوگا اور اگر تنہا خلع کی لفظ بے طلاق کے کہی ہوگی تو بطلان احق ہو اور اگر شوہر نے عورت کے ساتھ سرکے کی کسی مقدار کے بدلے مین خلع کرے اور اسکے بعد وہ شراب نکلے تو خلع صحیح ہو اور چاہیے کہ اُسی مقدار مین شوہر کو سرکہ دیدے اور اگر خلع کسی جانور کے پیٹ کے بچے کے بدلے مین یا لونڈی کے پیٹ کے بچے کے بدلے مین کرے تو خلع صحیح نہین ہو اسلیے کہ قدر نامعلوم ہو اور عورت کو اور اُسکے وکیل کو یا ضامن کو اُسکی اجازت سے خلع دینا جائز ہو اور آیا کسی متبرع کو یعنی دیدینے کے طریق سے خلع دینا جائز ہو اور متبرع یعنے یونہین دینے والا کے مال پر خلع کرنا درست ہو اسمین تردد ہو اور اشبہ یہی ہو کہ جائز نہین ہو اور اگر کوئی دوسرا شخص شوہر سے کہے کہ تو اپنی منکوحہ کو طلاق دے اور بدل مین ایک ہزار اشرفیان اُس عورت کے مال مین سے لے اور اُسکا ضامن مین ہون یا بدل مین یہ غلام اُس عورت کا لیلے اور مین اُسکے پہونچا دینے کا ذمہ دار ہون تو خلع صحیح ہو اور اگر عورت اُس عوض کے دینے پر راضی نہو تو عوض کے دینے کا متبرع شخص ضامن ہوجائیگا اور اسمین تردد ہو اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ اس صورت مین ضمان یعنے تاوان بھرنے کی ذمہ داری بھی متحقق نہوگی اور خلع بھی صحیح نہوگا اور اگر عورت اپنے موت کے مرض مین خلع کرے تو صحیح ہو گو فدیہ تہائی مال سے بھی زیادہ دیا ہو اور فدیہ اصل مال سے نکالا جائیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مہر مثل سے زیادہ جو ہوگا وہ متروکہ کی تہائی مین سے دیا جائیگا اگر تہائی وفا کرتی ہوگی اور یہی قول اشبہ ہو اور اگر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فدیہ یعنے خلع کا عوض شوہر کے لڑکے کا دودھ پلا دینا ہو بس اس شرط سے کہ دودھ پلانے کی
مدت معین ہو جائے تو صحیح ہی اور اسیطرح پر اگر شوہر اپنی لڑکے کے روٹی کپڑے کے بدلے
مدت اور کھانے اور پینے اور پہننے کی مقدار کی تعیین کے ساتھ طلاق دے تو بھی صحیح ہی اور اگر
اُس مدت کے گزرنے سے پہلے لڑکا مرجائے تو شوہر کو اُس مختلعہ سے باقی کا مطالبہ پہونچتا ہی
پھر اگر عوض خلع کا دودھ پلانا ہی اور بچہ مدت معینہ سے پہلے مرگیا ہی تو باقی دنونکی اُجرت مثل کا
مطالبہ شوہر کو مختلعہ سے پہونچتا ہی اور اگر لڑکے کا روٹی کپڑا دینا عوض ہو اور لڑکا مدت معینہ
کے گزرنے سے پہلے مرگیا ہو تو باقی دنون کی ضروری چیزین یا مثل انکے یا انکی قیمت کا مختلعہ سے
مطالبہ کرسکتا ہی اور مختلعہ پر اکٹھا ایک ہی مرتبہ دینا واجب نہین ہی بلکہ آہستہ آہستہ معین مدت
مین پہونچاوے گی جس طرح پر کہ لڑکے کی زندگی مین دیتی رہتی اور اگر خلع کا عوض شوہر کو
دینے سے پہلے عوض ضائع ہو جائے تو عوض کا استحقاق اس تلف ہو جانے سے باطل نہو جائیگا بلکہ
مختلعہ کو اسکے مثل کا یا مثل نہونے پر قیمت کا دیدینا لازم ہی اور اگر منکوحہ سے خلع کسی بدلے پر جسکی صفت
بیان کی ہو کرے پھر اگر عوض اسی صفت پر ہو تو کوئی نزاع نہین ہی اور اگر اس صفت پر نہو تو شوہر
کو اس عوض کا پھیر دینا پہونچتا ہی اور اُسی صفت کے بدل کا مطالبہ پہونچتا ہی اور اگر خلع کا بدلا
کوئی معین چیز مثل مخصوص کپڑے کی ہو اور خلع کے بعد اُسمین کوئی عیب نکلے اور خلع کے
وقت وہ عیب معلوم نہو تو اُسے شوہر پھیر سکتا ہی اور اُسکے عوض مین مثل اسی کے بے عیب کا
مطالبہ کرسکتا ہی یا قیمت چاہے تو طلب کرسکتا ہی اور اگر چاہے تو اُسی عیب دار کو بھی لے سکتا ہی
اور یہی حکم ہی اگر کوئی اپنی منکوحہ سے ایک غلام کے بدلے مین کہ اُسکے حبشی ہونیکا اقرار ہو خلع
کرے پھر وہ غلام زنگی نکلے یا دھوئے صاف کپڑے پر خلع کرے پھر وہ میلا نکلے تو بھی پھیر دینا
اور اسکے بدلے اُسی مشروط صفت پر لینا پہونچتا ہی یا تفاوت قیمت کے ساتھ اُسی کے لے لینیکا
اختیار ہی اور اگر ریشمی کپڑے کے اقرار سے کسی کپڑے پر خلع کرے اور خلع کے بعد وہ کتان
نکلے اور ریشمی نہ نکلے تو خلع صحیح ہی اور شوہر کو ریشمی کپڑے کی قیمت مختلعہ سے پھیر لینا پہونچتا ہی
اور کتان کا لے لینا لازم نہین ہی اسلیے کہ جنس بدلی ہوئی ہی اور اگر شوہر کو ہزار روپیہ دے
اور اُس سے کہے کہ جب چاہے تو مجھے طلاق دیدے تو یہ عوض صحیح نہین ہی اسلیے کہ بدل کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صحت کی شرط یہ ہے کہ فوراً طلاق دے اور اگر بعد اسکے طلاق دیگا تو طلاق رجعی طلاق ہوگی اور وہ روپیہ زوجہ کا مال ہوگا اور اگر اپنی دو منکوحہ عورتوں سے ایک فدیہ لینے ایک ہی بدلے پر خلع کرے اور وہ فدیہ دونوں مین برابر مشترک ہو تو صحیح ہے اور اگر دو عورتین اپنے شوہر سے کہین کہ ہمین ہزار روپیہ کے بدلے مین طلاق دے اور شوہر ایک منکوحہ کو طلاق دے تو اُسے ایک ہزار کے آدھے پانچ سو روپیہ لینے پہونچتے ہین اور اگر اسکے بعد دوسری کو طلاق دے تو وہ طلاق بے عوض کے رجعی ہوگی اسلیے کہ جواب استدعا کی دیر کے بعد واقع ہوا ہے کہ استدعا تعجیل کی مقتضی تھی اور اگر شوہر منکوحہ سے کسی معین مال پر خلع کرے اور خلع کے بعد وہ مال کسی دوسرے کا نکلے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ یہ خلع باطل ہے اور اگر کہا جائے کہ خلع صحیح ہے اور شوہر کو اسکے مثل کا مطالبہ مثل رکھنے پر یا قیمت کا مطالبہ مثل کے نہونے پر پہونچتا ہے تو خوب ہے اور لونڈی بھی جو کسی کے نکاح مین ہو خلع کا بدلا لینا شوہر کو جائز ہے اور اگر لونڈی نے اپنے آقا کی اجازت سے خلع کیا ہو اور آقا سے مقدار فدیہ کی مقرر نہ کی ہو تو اطلاق کیصورت مین چاہیے کہ فدیہ کی مقدار مہر مثل سے زیادہ مقرر نکرے اور اگر اس سے زیادہ مقرر کریگی تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ خلع صحیح ہے اور اُس فدیہ کی ادا اُس لونڈی کے آقا کے ذمے لازم نہین اور اُس لونڈی کے سر ہے جب آزاد ہوگی تو شوہر کو کما بھرے گی اور اگر مالک کی بے اجازت لونڈی خلع کریگی تو جو بدل قرار دیا ہے تو اُسے جب آزاد ہوگی تو اپنی کمائی سے کما کر ادا کردیگی اور اگر لونڈی معین مال اپنے مالک کا شوہر کو خلع کے بدلے مین دیدے اور اُسکے بعد مالک بھی اجازت دے تو خلع اور عوض دونون کے دونون صحیح ہین اور اگر اجازت نہ دے تو خلع تو صحیح ہے کہ مالک کی اجازت پر موقوف نہین ہے اور عوض کا دیدینا صحیح نہین ہے کہ وہ مالک کا مال ہے اور شوہر انتظار کریگا کہ جب آزاد ہوگی تو ہم پہونچا کر اُسکا مثل یا اُسکی قیمت دیدیگی اور مکاتبہ مطلقہ کو اپنی کمائی سے شوہر کو خلع کا بدلا دینا جائز ہے اور مالک کو اُسے مانع آنا نہین پہونچتا ہے لیکن مشروطہ مکاتبہ محض لونڈی ہوتی ہے جبتک پورا مال کتابت کا ادا نکر لے گی کچھ آزاد نہوگی اور مثل محض لونڈی کے ہے کچھ اپنے مال سے خلع کے بدلے مین نہین دے سکتی ہے

تیسری نظر خلع کی شرطون مین ہے خلع کرنیوالے مین چار شرطین معتبر ہین بلوغ اور کمال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عقل یعنی مجنون نہو اور مختار ہو یعنے مجبور نہو اور قصد سے صیغہ خلع کا کہے بس کم سن اور مجنون
سے واقع نہوگا اور نہ زبردستی اور جبر سے واقع ہوگا اور نہ مستی مین اور نہ بیہوشی مین
واقع ہوگا اور نہ ایسے شدید غصہ مین کہ جسمین قصد نرہتا ہو اگر نابالغ کا ولی نابالغ کی منکوحہ
سے کسی بدلے پر خلع کرے تو وہ خلع اگر طلاق نہوگا تو صحیح ہے اور اگر طلاق ہوگا تو بعضے فقہا
کہتے ہین کہ خلع باطل ہوگا اسلیے کہ طلاق شوہر سے مخصوص ہے اور ولی کی طرفسے صحیح نہین
اور مختلعہ عورت مین طاہر ہونا اسطرحکا شرط ہے کہ جس طہر مین اُس سے شوہر ہمبستر نہوا ہو اور
شوہر کی مدخولہ ہو اور یائسہ نہو اور شوہر اُسکے ساتھ موجود ہو یعنے غائب نہو اور کراہت عورت
کیطرف سے ہو اور مرد کیطرف سے نہو اور اگر عورت یہ کہے کہ مین ضرور تجھ پر ایسے شخص کو
داخل کرونگی کہ جسے تو ناپسند کریگا تو شوہر پر اُس منکوحہ کا بھی خلع واجب نہین بلکہ مستحب ہے اور
ایک روایت مین خلع کا واجب ہونا اس صورت مین وارد ہوا ہے اور وہ مترجم کہتا ہے کہ صاحب مسالک
علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اصح یہی ہے کہ مطلق خلع شوہر پر واجب نہین اسلیے کہ اصل کے خلاف
ہے اور اسلیے کہ حق تعالے نے قرآن مین خلع مین جناح کا رفع فرمایا ہے کہ حرمت کا وہم ہوتا تھا
اور اسکے سوا اور کوئی چیز دلالت نہین کرتی ہے بلکہ خلع کے راجح نہونے پر اشعار ہے اور جب عورت
اوپر والا قول کہے تو اُس صورت مین خلع واجب ہونیکے شیخ علیہ الرحمہ کتاب نہایہ مین قائل
ہوئے ہین اور انھین کی پیروی اُنکے شاگرد قاضی نے کی ہے اور ایک جماعت فقہا کی تابع
ہوئی ہے اور دلیل یون لاتے ہین کہ یہ کام اُس عورت سے سرزد ہونا بد ہے اور ہر بُرے
کام سے روکنا واجب ہے اور نہی اس بُرے کام سے خلع سے پوری ہوگی پس خلع واجب ٹھہرا
اور اُسکا جواب یہ ہے کہ نہی کے اتمام کا انحصار خلع مین مسلم نہین بلکہ اُسکی نصیحت بے عوض کی
طلاق سے کہ زیادہ قریب ہے اور مار پیٹ سے بھی ہوسکتی ہے اور اُسکے سوا جس سے اِس
بُری بات کا دفع کرنا ممکن ہے بُرے کام کی دفع ہوسکتی ہے اور حاملہ عورت سے خلع کرنا صحیح ہے
گو حیض مین بھی ہو جسطرح پر کہ حاملہ کی طلاق حیض مین بھی جائز ہے اُن لوگونکے قول پر جو حیض اور
حمل کا اجتماع جائز جانتے ہین اور یائسہ عورت سے بھی خلع کرسکتا ہے گو اُس سے خلع والے طہر
مین بھی ہمبستر ہوا ہو اور خلع مین دو گواہون کا ایک ہی دفعہ موجود ہونا معتبر ہے اور اگر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تفرقہ ہے یعنے جدا جدا خلع کے صیغے کو دو شاہد سنین گے تو خلع واقع ہوگا اور یہ بھی شرط ہے کہ خلع کسی شرط پر معلق نہو جیسے کہے ان دخلت الدار فانت مختلعۃ یعنے تو اگر اس گھر کے اندر جائیگی تو مختلعہ ہو جائیگی اور جسپر افلاس اور فضول خرچی وغیرہ سے حاکم شرع کیطرف سے حجر واقع ہوا ہو اُسے بھی خلع کرنا جائز ہے اور ذمی اور حربی سے خلع کا واقع ہونا صحیح ہے گو وہ لوگ عوض مین شراب اور سور بھی دین اور اگر وہ دونون یا اُنمین سے ایک شراب اور سور پر قبضہ پانے سے پہلے مسلمان ہوجائے تو شراب اور سور کی قیمت دینا چاہیے کہ جو قیمت اُنکے حلال رکھنے والے دیتے ہون اور جو شرط کہ خلع مین باطل ہے وہ وہی شرط ہے کہ جو عقد خلع کے مخالف ہو اور اگر خلع کے عقد کے مقتضے کے موافق جو شرط کیجائیگی اُسمین کچھ ضرر نہین جیسے یہ کہے کہ ان رجعت رجعت یعنی عورت سے عقد خلع مین خطاب کرکے کہے کہ اگر تو عوض دینے سے پھر جائیگی تو مین بھی خلع سے پھر جاؤنگا یا عورت شرط کرے کہ اگر مین فدیہ دینے سے پھر جاؤن تو تو بھی خلع سے پھر جائے لیکن اگر خلع مین یہ کہے کہ اگر تو چاہے تو مین نے خلع کیا تو صحیح نہین گو وہ عورت بھی چاہے اسلیے کہ یہ شرط خلع کے عقد کے مقتضے کے موافق نہین ہے اور اسیطرح یہ خلع صحیح نہین ہے اگر کہے اگر رضا من میرے لیے ہزار روپیہ کی ہو یا مجھے اگر ہزار روپیہ بخشدے یا اور اسیطرح سے کہے جیسے جسوقت مین یا جس زمانہ مین کہ تو چاہے گی تو مختلعہ ہے تو یون بھی خلع صحیح نہین ہے اور باطل ہے چوتھی نظر خلع کے حکمون مین اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جو کوئی اپنی منکوحہ پر خلع کرنیکے لیے جبر کرے تو اُسنے فعل حرام کیا اور اگر اس سے مجبور کرکے فدیہ لیکر طلاق دیگا تو طلاق تو صحیح ہے اور عوض جو لیا ہے وہ اسکی ملک نہوگا اور اُسے اُس عورت کیطرف رجوع کرنا عدہ مین پہونچتا ہے اسلیے کہ خلع شرع شریف کے موافق واقع نہین ہوا ہے دوسرا مسئلہ اگر اپنی منکوحہ سے ایسی حالت مین خلع کرے کہ اُن دونون مین بیزاری اور نفرت نہو تو یہ خلع صحیح نہین ہے اسلیے کہ خلع مین عورت کا مرد سے نفرت کرنا اور بیزار ہونا شرط ہے تو یہ خلع باطل ہے اور جو فدیہ کہ اُس عورت سے لیگا اُسکا مالک نہوگا اور اگر منکوحہ کو ایسے حال مین طلاق کسی ایسے عوض کے بدلے مین دے کہ جسکا مالک نہین ہوسکتا ہے تو طلاق صحیح ہے اور اُس شوہر کو اُس عورت سے عدہ مین رجوع کرنا پہونچتا ہے تیسرا مسئلہ جب منکوحہ زنا کرے تو اُسکا بعضے حقون وغیرہ سے تنگ کرنا جائز ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تا وہ عورت فدیہ دے اور نفس کو نکاح سے چھڑا لے اور بعضے فقہا اس حکم کو منسوخ کہتے ہین اور نسخ ثابت نہین ہی اردو مترجم کہتا ہی کہ صاحب مسالک فرماتے ہین کہ یہ حکم باری تعالی کے قول الزانیہ والزانی الایہ سے منسوخ ہی گو حدود کے نازل ہونے سے پہلے مرد کو اسکے حقوق کا روکنا مراد لے لینا تاکہ فدیہ دیکر نکاح سے اپنے نفس کو چھڑا لے پہونچتا ہی اور جب سے حدین نازل ہوئی ہین جبر سے مال کا لینا حرام ہوگیا اور ان دونون امرون مین منافات ہونے سے اس سے احتجاج ضعیف ہی اور اصل عدم نسخ ہی اور اکثر کا مذہب یہی ہی کہ نسخ نہین ہوئی اب اردو مترجم کہتا ہی کہ منافات کا ہونا مسلم نہین اسلیے کہ فدیہ دینے پر اس ایت کے نازل ہونے کے بعد چھٹکارا زانیہ کا بحد لگے ممکن نہین اور چھٹکارا ہونے مین اور چھٹکارا نہونے مین منافاۃ ہی بلکہ تناقض ہی پس نسخ متحقق ہوگئی اور اکثر کا عدم نسخ کو اختیار کرنا کوئی حجت نہین اسلیے حق اتباع کا احق ہی اور اجماع کی حجیت ثابت نہین کر اسکے ثبوت کے ادلہ مقدوح اور مدخول ہین اور اگر اجماع کوئی قطعی دلیل ہو تو کوئی مذہب باطل نہین اور اگر دخول قول معصوم علیہ السلام سے حجت لائی جائے تو اگر کوئی قول واقع مین موجود ہی تو وہی دلیل اور حجت ہی پھر اجماع زائد ہی یا موید ہی اور فرضی دخول معصوم علیہ السلام محض فرض ہی اور بداہت کے دعوے کا جواب یہ ہی کہ یہ اہتمام محض ہی اور جبر سے کسی کے مال کا لینا بھی ظلم اور حرام ہی اور اسکی قباحت بدیہی ہی اور اصل عدم جبتک ہی کہ شغل ذمہ عقلاً اور نقلاً ثابت نہو اور یہان ظلم کے قباحت عقلی اور نقلی ہی پس ثابت ہوگیا کہ وہ آیت دوسری مذکورہ آیت سے منسوخ ہوگئی ہی اور عورت کے حق کا لے لینا جائز نہین واللہ اعلم **چوتھا مسئلہ** جب خلع صحیح تو شوہر کو مختلعہ عورت کیطرف رجوع کرنا جائز نہین اور عورت کو جب تک کہ عدہ مین ہی فدیہ کے دینے سے رجوع یعنی پھر جانا پہونچتا ہی اور اگر عورت خلع دینے سے پھر جائیگی تو مرد کو بھی اگر چاہے تو خلع سے پھر جانا پہونچتا ہی **پانچوان مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ سے خلع کرے اور شرط کرے کہ اگر چاہے گا تو پھر رجوع کرے گا تو یہ خلع صحیح نہین اور اسیطرح پر اگر عوض لیکر طلاق دے اور رجوع کی شرط کرے تو بھی صحیح نہین۔ **چھٹا مسئلہ** جس عورت سے کہ خلع ہوا ہوگا تو پھر خلع کے بعد مطلقہ نہو گی اسلیے کہ دوسری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طلاق رجوع سے مشروط ہی اور خلع کے بعد رجوع جائز نہین اور اگر مختلعہ فدیہ مین رجوع کرے اور فدیے تو شوہر کو خلع سے رجوع کرنا جائز ہی اور رجوع کے بعد طلاق دینا جائز ہی **ساتوان مسئلہ** جب منکوحہ شوہر سے کہے کہ مجھے تین طلاقین دے تو تجھے ہزار روپیہ دیتی ہون اور شوہر اُسے تین طلاقین دیدے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ صحیح نہین اسلیے کہ یہ طلاق شرط پر معلق ہوئی ہے اور موجہ یہی ہی کہ یہ طلاق عوض دینے کے مقابلہ مین ہی اور بلا شرط نہین ہی پھر اگر عورت کا مقصود یہ ہی کہ تین طلاقین پیا پے ہون کہ جنکے درمیان مین رجوع نہو تو یہ فدیہ دینا صحیح نہین اسلیے کہ پیا پے تین طلاقین بے رجوع کے امامیہ مذہب مین واقع نہین ہوسکتی ہین اور اگر اُسے تین طلاقین بغیر بیچ کی رجعت کے ساتھ شوہر دے گا تو بھی عوض کے ہزار روپیہ کا مستحق نہوگا اسلیے کہ اس طرح کے تین طلاقین اُس منکوحہ کو مطلوب نہین اور بعض فقہا کہتے ہین کہ ایک ہزار روپیہ کا تیسرا حصہ شوہر کو دے گی اسلیے کہ ایک طلاق واقع ہوگی جیسا کہ سابق مین بیان ہوچکا ہی پس اُسکے مدعا کے تیسرے حصہ پر عمل ہوگیا اور فدیہ کا تیسرا حصہ دینا اُسپر لازم ہوگیا لیکن اگر وہ منکوحہ ایسی تین طلاقون کا قصد کرے کہ جنکے بیچ مین دو رجوعین بھی ہون تو یہ صحیح ہی پھر اگر شوہر اُسے ایسی تین طلاقین دے دے تو اُسے اُس عورت سے ایکہزار روپیہ لے لینا چاہیے اور اگر ایک طلاق دے تو بعض فقہا کہتے ہین کہ ایکہزار کا تیسرا حصہ لے لیگا اسلیے کہ اُس عورت نے ہزار روپیہ کو تین طلاقون کے مقابلہ مین مقرر کیا تھا پس یہ امر اسبات کا مقتضی ہی کہ اُن ہزار روپیون کو تین طلاقون پر برابر تقسیم کرین اور اس مسئلہ مین تردد ہی اسلیے کہ پورے روپیون کو پورے طلاقون کے مقابلہ مین مجموع کے رو سے مقرر کیا ہی اور مجموع کے مقابلہ مین مجموع کا ہونا اجزا کی تقسیم کا اجزا پر مقتضی نہین اور اگر وہ عورت ایسی ہو کہ اسکے ساتھ ایک طلاق بھر کو رہ گئی ہو یعنے دو طلاقین دیچکا ہو صرف ایک طلاق باقی رہ گئی ہو جس سے تینون طلاقین پوری ہوجائینگی اور وہی عورت شوہر سے کہے کہ مجھے تین طلاقین دے تو مین ہزار روپیہ دون پھر شوہر اسے ایک طلاق دے تو اُس شوہر کو ایکہزار کا تیسرا حصہ پہونچتا ہے اور بعض فقہا کہتے ہین کہ اگر وہ عورت اس امر سے واقف ہو کہ دو طلاقین اُسے مل چکین صرف ایک طلاق باقی رہی ہی جب وہ بھی ہوجائیگی تو تین طلاقین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پوری ہو جائیں گی تو پورا ایکہزار روپیہ دے گی اور اگر نادانستہ ہوگی تو ہزار روپیہ کا تیسرا حصہ دیگی اور اس قول میں اشکال ہے اور اشکال کی وجہ پچھلے مسئلہ سے معلوم ہو چکی ہے کہ مجموع کا مجموع کے مقابلہ میں ہونا اجزا پر اجزا کی تقسیم کا مقتضی نہیں **آٹھوان مسئلہ** اگر منکوحہ شوہر سے کہے کہ مجھے ایک طلاق ہزار روپیہ کے بدلے میں دے اور شوہر سے چاہے تین طلاقیں بے رجعت کے دیدے تو ایک طلاق واقع ہو جائیگی اور شوہر کو ہزار روپیہ لینا پہونچتا ہے اور اگر منکوحہ شوہر سے یہ کہے کہ مجھے ایک طلاق ہزار روپیہ کے بدلے میں دے پھر شوہر کہے انت طالق فطالق فطالق یعنے تو مطلقہ ہے اور پھر مطلقہ ہے پھر مطلقہ ہے تو وہ پہلی ایک طلاق سے مطلقہ ہو جائیگی اور باقی لغو ہو جائینگی پھر اگر مرد کہے کہ ایکہزار روپیہ ایک طلاق کے مقابل میں تھے تو ایکہزار روپیہ اسکا مال ہے اور طلاق بائن ہو جائیگی کہ اسمین رجعت نرہے گی اور اگر شوہر یہ کہے کہ ہزار روپیہ دوسری طلاق کے مقابلہ میں ہیں تو پہلی طلاق رجعی رہیگی اسلیے کہ فدیہ کے بدلے مین نہیں ہے کہ رجوع جائز نہو اور دوسری طلاق باطل ہے کہ فدیہ بھی باطل ہے اور اگر مرد کہے کہ ایکہزار روپیہ سب طلاقون کے مقابلہ مین ہے تو شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ پہلے طلاق واقع ہو جائیگی اور تیسرا حصہ فدیہ کا شوہر کو پہونچیگا اور اسمین اشکال ہے اسلیے کہ منکوحہ نے ہزار روپیہ کے ایک طلاق کی درخواست کی تھی اور اُسکے درخواست کے موافق شوہر عمل کر چکا پھر عوض کا تیسرا حصہ کیون لینے لگا **نوان مسئلہ** جب منکوحہ کا باپ کہے کہ تو اپنے زوجہ کو طلاق دیدے اسکے مہر سے تو بری الذمہ ہو جائیگا پھر شوہر طلاق دیدے تو یہ رجعی طلاق ہوگی اور منکوحہ کو مہر سے بری کرنا لازم نہین اور منکوحہ کا باپ بھی بری کروانے کا ضامن اور ذمہ دار نہوگا **دسوان مسئلہ** جب منکوحہ کسی کو خلع کے لیے وکیل کرے اور فدیہ کی مقدار معین نکرے تو اُسے مہرِ مثل کی مقدار کا نقد رائج پر خلع کرنا چاہیے اور اگر وکیل مہرِ مثل سے زیادہ خلع قرار دے گا تو عوض باطل ہو جائیگا اور طلاق رجعی واقع ہوگی اور خلع واقع نہوگا اور وکیل فدیہ کے زیادتی کا ضامن نہین اور اگر وکیل شوہر زوجہ سے مہرِ مثل سے کم پر خلع کرے تو یہ خلع بھی باطل ہے اور اگر اسی عوض پر طلاق دیدے تو طلاق واقع نہوگی اسلیے کہ یہ ایسا فعل ہے کہ جسکے اجازت اُسکے موکل نے نہین دی ہے **لواحق خلع** نزاع کے تین مسئلے ہین **پہلا مسئلہ** جب زوجہ و شوہر دونون

بھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلع کے عوض کی مقدار پر متفق ہون اور جنس مین مختلف ہون تو مقبول قسم کے ساتھ عورت ہی کا قول ہی **دوسرا مسئلہ** اگر خلع کے عوض کی مقدار کے ذکر پر بے جنس کے ذکر کے متفق ہون اور جنس کے ارادہ مین اختلاف کرین جیسے متفق ہون اسپر کہ خلع دس من غلہ کے بدلے مین واقع ہوا ہی اور شوہر کہے کہ اس سے گیہون مراد ہین اور زوجہ جو کہے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ خلع باطل ہی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ شوہر پر اثبات ہی اور زوجہ پر قسم ہی اور یہی قول اشبہ ہی **تیسرا مسئلہ** جب شوہر کہے زوجہ سے کہ مین نے خلع تجھسے ایکہزار روپیہ کے بدلے مین کیا ہی تیرے ذمے ہزار روپیہ ادا کرنا ہے اور زوجہ کہے کہ میرے ذمہ نہین بلکہ زید کے ذمے ہین بس اس صورت مین شوہر پر ثبوت اور عورت پر قسم ہی اور اگر عورت قسم کھالے گی تو عوض ساقط ہو جائیگا اور زید کے ذمہ بھی لازم نہو جائیگا اور خلع بھی متحقق رہیگا اور یہی حکم ہی اگر زوجہ کہے کہ مین نے تجھسے خلع نہین کیا ہی بلکہ فلان شخص نے خلع کیا ہی بس عوض اُسکے ذمے پر ہی لیکن اگر عورت یہ کہے کہ مین نے تجھسے خلع اس روپیہ کے عوض مین کیا ہی اور میری طرف سے فلان شخص ضامن ہوا ہی یا فلان شخص میری طرف سے ادا کریگا تو عورت پر عوض لازم ہو جائیگا جبتک ثبوت ندیگی اسلیے کہ یہ اُسی کا محض دعوی کیا ہوا ہی اور فقط دعوے سے اُس فلان شخص پر کچھ لازم نہوگا لیکن **مبارات** جو مفارقت کے معنون مین ہی اور یہ زوجہ اور شوہر دونون کی آپس مین نفرت اور بیزاری سی پائی جاتی ہی اور اُسکا صیغہ یہ ہی کہ مرد کہے بارَئتُکِ عَلیٰ کَذا فَانتِ طالِقٌ یعنی مبارات کی مین نے تجھ سے اتنے روپیہ پر بس تو مطلقہ ہی پھر اگر شوہر مبارات کے لفظ پر اکتفا کرے اور طلاق کی لفظ کو ذکر مین اُسکے ساتھ نملائے تو مفارقت واقع نہوگی اور اگر بارئتک کے عوض فاسختک یا ابنتک یا اس کے سوا اور لفظ جو جدائی کے معنون مین اور نکاح کے ازالہ کے معنون مین ہی کہے اور طلاق کا لفظ بھی اُسکے پیچھے سے کہے تو صحیح ہی اسلیے کہ جدائی کا مقتضی طلاق ہی کا لفظ ہی اور اگر فقط انتِ طالِقٌ بِکذا کہنے پر اکتفا کرے یعنی تو اسقدر عوض پر مطلقہ ہی تو بھی صحیح ہی اور یہ بھی مبارات ہو جائیگی اسلیے کہ مبارات عوض پر طلاق دینے کو زوجہ اور شوہر دونون مین آپس کی بیزاری ہونے پر کہتے ہین اور مباری یعنی مبارات کرنیوالے مرد اور مبارہ یعنی مبارات کرنیوالی عورت مین خلع کی ساری شرطین معتبر ہین کہ بیان ہو چکی ہین اور جو طلاق عوض کے مقابلہ مین واقع ہو وہ باین طلاق ہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسمین شوہر کو عدہ مین زوجہ کیطرف رجوع نہین پہونچتی ہی جیسے کہ رجعی طلاق کے عدہ مین رجوع جائز ہی مگر جب زوجہ عوض مین رجوع کریگی یعنی عوض کے دینے سے تو مرد بھی اگر عدہ سے نہین نکلی ہی تو اُسکی طرف رجوع کرسکتا ہی اور عورت کو جبتک عدہ نگزرے عوض کے دینے سے پھر جانا پہونچتا ہی اور مبارات بھی خلع ہی کی طرح پر ہی مگر فرق اتنا ہی کہ مبارات زوجہ اور شوہر دونون کی بیزاری اور نفرت سے ہوتی ہی اور خلع فقط عورت کے بیزار ہونے سے اور نفرت کرنے سے ہوتا ہی اور مبارات مین مرد سے عورت سے اُتنا ہی لے سکتا ہی کہ جسقدر اُسنے عورت کو دیا ہی اور زیادہ نہین لے سکتا ہی اور اُس سے زیادہ لینا مرد پر حرام ہی اور خلع مین زیادہ بھی لینا جائز ہی اور مبارات مین شرط ہی کہ طلاق کا لفظ بھی ہو اور اِس پر علما کا اتفاق ہی اور خلع مین اختلاف ہی

کتاب الظہار

یہ کتاب ظہار کے حکمونکے بیان مین ہی اور اسمین نظر پانچ امرون کے بیان کی مستدعی ہی پہلا امر ظہار کے صیغہ کے بیان مین ہی اور وہ یہ ہی کہ مرد اپنی عورت سے کہے انتِ علیّ کظہر اُمّی یعنے تو مجھ پر میری مان کے پیٹھ کیطرح پر ہی یا مثل اُسکی پیٹھ کے ہی اور یہی حکم ہی اگر انت کی جگہ پر ہذہ جو اُسکے معنی مین ہی کہے یا اور مثل اُسکے لفظ کہے کہ جو اُس عورت کے ممیز ہونے پر اور عورتوں پر دلالت کرتا ہی اور علیّ کے لفظ کی پھر کچھ خصوصیت نہین بلکہ اُسے حذف بھی کرے یا اُسکے جگہ پر منی یعنے مجھسے یا عندی یعنے نزدیک میرے یا لدیّ یعنے نزدیک میرے کہے تو بھی ظہار واقع ہو جائیگا اور اگر اپنی منکوحہ کو مان کے سوا اور کسی محترمہ عورت کے پیٹھ سے تشبیہ دے جیسے خالہ پھوپھی بہن نانی دادی خواہ نسبی ہو خواہ رضاعی ہو تو اسمین دو روایتین ہین زیادہ مشہور ظہار کا واقع ہو جاتا ہی اور اگر اپنی منکوحہ کو مان کے ہاتھ یا پیٹ سے یا پانوٗن سے تشبیہ دے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ ظہار واقع نہوگا اسلیے کہ آیۂ کریمہ مین جو ظہر واقع ہوا ہی اُسکا حکم پیٹھ ہی پر منحصر ہی اور ایک روایت مین آگیا ہی کہ اس کہنے سے بھی ظہار واقع ہو جاتا ہی مگر اِس روایت مین ضعف ہی لیکن اگر اپنی منکوحہ کو اپنی مان کے سوا اور محرمہ عورتون سے ظہر کے سوا یعنے پیٹھ کے لفظ کے سوا تشبیہ دے تو ہرگز ظہار واقع

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہوگا اور اگر یہ کہے کہ تو میری ماں کیطرح ہر تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر ظہار کے قصد سے کہے گا تو ظہار واقع ہوجائیگا اور اسمین اشکال ہر اسلیے کہ ظہار کا مورد شرع سے مختص ہر اور شرع مین اس لفظ سے ظہار وارد نہین ہوا اور عقد نکاح کے مقتضے سے ہمبستری حلال ہر اور اگر اپنی منکوحہ کو کسی عورت سے تشبیہ دے جو اُسپر حرام مؤبد ہر یعنے ہمیشہ کو مصاہرت یعنے دامادی کے علاقہ سے حرام ہر جیسے جورو کی ماں ہر اور مدخولہ جورو کی بیٹی ہر یا باپ کی جورو ہر یا بیٹے کی جورو ہر تو اس سے ظہار واقع نہوگا اور اگر اسطرح پر اپنی منکوحہ کو جورو کی بہن سے یا اُسکی پھوپھی سے یا اُسکی خالہ سے تشبیہ دے تو بھی ظہار واقع نہوگا اور اگر اپنی منکوحہ سے کہے کہ تو میرے باپ کی پیٹھ کیطرح ہر یا میرے چچا کی پیٹھ کیطرح ہر تو یہ بھی کچھ نہین یعنے اس سے بھی ظہار واقع نہوگا اور یہی حکم ہر اگر عورت مرد سے کہے کہ تو مجھپر میرے باپ کی پیٹھ کیطرح ہر یعنے اسکے اس کہنے سے بھی ظہار واقع نہوگا اور ظہار کے واقع ہونے مین دو عادل گواہون کی گواہی شرط ہر کہ وہ ظہار کرنیوالے کی عبارت کو سنین اور اگر ظہار کی لفظ کو قسم قرار دے یعنے کہے کہ فلان کام مین نکرونگا اور اگر کرون تو تو مجھپر میری ماں کے پیٹھ کیطرح پر ہر تو یون بھی ظہار واقع نہوگا اور ظہار منجز ہر یعنے بے کسی شرط اور صفت پر معلق کیے واقع ہوتا ہر اور معلق کرنے سے واقع نہین ہوتا ہر پس اگر ظہار کو کسی مہینے کے گزرنے پر یا جمعہ کے دن کے آنے پر معلق کرے اور کہے کہ اگر یہ مہینا پورا ہوجائے یا جمعہ کا دن آجائے تو مجھپر تو میری ماں کے پیٹھ کیطرح پر ہر تو اس سے ظہار بنا بر اظہر کے واقع نہوگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اس سے بھی ظہار واقع ہوجائیگا اور یہ قول نادر ہر اور آیا جس صورت مین شوہر منکوحہ کی ضرر رسانی کے لیے یہ کہے تو ظہار واقع ہوجائیگا بعضے فقہا کہتے ہین کہ ظہار واقع نہوگا اور اسمین اشکال ہر اسلیے کہ آیہ کریمہ مین ظہار اضرار کے قصد نہونے سے مختص نہین ہوا ہر پس ظہار واقع ہوگا اور اگر ظہار کو کسی شرط پر معلق کرے یعنے ایسے امر پر معلق کرے کہ جسکے واقع ہونے ہونیکا یقین نہو جیسے یہ کہے کہ اگر تو اس گھر مین جائیگی تو مجھپر تو میرے ماں کے پیٹھ کے مثل مین ہر اور اس مین تردد ہر اظہر یہی ہر کہ واقع ہوجائیگا اور اگر ظہار کو کسی مدت پر معلق کرے جیسے مظاہر یعنے ظہار کرنیوالا کہے کہ ایک مہینے تک یا ایک سال تک تو شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ ظہار واقع نہوگا اور اسمین اشکال ہر اسلیے آیہ کریمہ مین عموم ہر اور بعضے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فقہا کہتے ہین کہ اگر وہ مدت تربص یعنے انتظار کی مدت سے جو قرآن مجید مین واقع ہوئی ہو اور وہی
چار مہینے ہین کم ہوگی تو ظہار واقع نہوگا اور اگر اتنی ہی یا اُس سے زیادہ مدت ہوگی تو ظہار واقع
ہو جائیگا اور یہ قول مخصوص حکم سے آیہ کریمہ کے عموم کی تخصیص کا ہو اور اسمین ضعف ہو فرعی مسئلے اگر کوئی
مرد اپنی منکوحہ سے کہے کہ تو طالق یعنے مطلقہ ہو میری مان کی پیٹھ کیطرح پر ہو تو طلاق واقع ہو جائیگی
اور ظہار لغو ہو جائیگا خواہ ظہار کا قصد کرے یا نکرے اور شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اگر اس کلام سے
طلاق اور ظہار دونون کا قصد کرے تو صحیح ہو اور طلاق رجعی ہوگی بس گویا مرد نے کہا ہو کہ
اَنتِ طَالِقٌ انت کظہر امی یعنی تو مطلقہ ہو اور تو میری مان کی پیٹھ کیطرح پر ہو اور اسمین تردد ہو
اسلیے کہ تنہا قصد ظہار واقع ہونے مین جبتک کہ صریح لفظ دوسرے عنوان پر غیر محتمل نہ کہے کافی
نہین اور یہی حکم ہو اگر کہے کہ تو حرام ہو میری مان کی پیٹھ کیطرح پر ہے تو بھی ظہار واقع نہوگا
اسلیے کہ یہ بھی ظہار کا صیغہ نہین ہو اسلیے مسند الیہ اور مسند کے بیچ مین دوسرا لفظ آگیا ہو
اور ظہار کے صیغہ کو محتمل کر دیا ہو اور شیخ علی علیہ الرحمہ کہتے ہین کہ ان دونون صورتون مین
ظہار کا واقع ہونا زیادہ قوت رکھتا ہو اسلیے کہ طلاق اور حرام کے لفظ کا مبتدا اور خبر
کے بیچ مین آجانا حرمت کی تاکید کا افادہ کرتا ہو اور زرارہ کی روایت سے حدیث صحیح
مین بھی وارد ہوا ہو کہ ظہار واقع ہو جائیگا اور اگر اپنی دو جوروؤن مین سے ایک سے اس
تقدیر سے مظاہرت کرے کہ دوسری سے بھی ظہار کریگا پھر دوسری زوجہ سے بھی ظہار
کرلے تو دونون ظہار واقع ہو جائینگے اور اگر اپنی منکوحہ سے اس شرط سے ظہار کرے
کہ فلان غیر عورت سے ظہار کریگا اور غیر عورت کے ساتھ مظاہرت سے فقط ظہار کے
لفظ کے بولنے کا قصد کرے تو اگر اس غیر عورت کے سامنے ظہار کے صیغے کو کہدیگا تو ظہار
صحیح ہو اور اگر شرعی ظہار کا قصد غیر عورت سے کیا ہوگا تو ظہار واقع نہوگا اسلیے کہ ظہار
زوجہ ہی سے مختص ہو اور اسیطرح پر اگر ظہار کو غیر معین غیر عورت سے ظہار کرنے پر معلق کرے
تو بھی ظہار واقع نہوگا اور اگر اپنی زوجہ کے ظہار کو فلان معین عورت کے ظہار پر معلق کرے
اور بیگانہ ہونیکی قید ندے اور پھر اُسی معین عورت سے تزویج کرے اور ظہار اُس سے
کرے تو شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ دونون ظہار واقع ہو جائینگے اور یہی خوب ہو دوسرا امر ۷۴۹

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ظہار کرنیوالے مین ہی مظاہر یعنے ظہار کرنیوالے مین بلوغ اور کمال عقل معتبر ہی کہ شرعی تکلیف کا جامع ہو اور مختار ہونا معتبر ہی یعنے قصد سے ظہار کا صیغہ کہے پس نا بالغ کا ظہار صحیح نہین ہی اور نہ دیوانہ کا ظہار صحیح ہی اور نہ ظہار کرنے پر جبر کئے ہوئے شخص کا اور نہ بے قصد کے کہنے والے کا ظہار صحیح ہی جیسے مست اور بیہوش یا شدت کے ایسے غصہ والے شخص کہ جسکی عقل غصہ مین جاتی رہی ہو یعنے اگر ایسی حالتون مین ظہار کرے تو صحیح نہین ہی اگر اپنی زوجہ سے ظہار کرے اور اُس عبارت سے طلاق کے واقع کرنے کا قصد کرے تو اُس سے طلاق واقع نہوگی اسلیے کہ یہ طلاق کا صیغہ نہین ہی اور ظہار بھی واقع نہوگا اسلیے کہ اُسکا قصد نہین کیا ہی اور اگر اسکے قائل ہون کہ ہمبستری کے سوا مظاہر یعنے ظہار کی گئی عورت سے مساس وغیرہ بھی حرام ہی تو جسکا مخصوص عضو اور انثیین کاٹے گئے ہون اُسکا بھی ظہار کرنا صحیح ہی اور جسکے انثیین کوٹ ڈالے گئے ہون اُسکا ظہار کرنا صحیح ہی اور یہی ہین کافر کا بھی ظہار کرنا صحیح ہی اور شیخ علیہ الرحمہ نے منع فرمایا ہی اور کہتے ہین کہ کافر کا ظہار صحیح نہین ہی اسلیے کہ حق تعالے نے ظہار مین کفارہ واجب فرمایا ہی اور کافر کا کفارہ دینا صحیح نہین پس اُسکا ظہار بھی صحیح نہین اور یہ دلیل ضعیف ہی اسلیے کہ ممکن ہی کہ کافر بھی پہلے اسلام قبول کرلے پھر کفارہ دے اور غلام کا بھی ظہار صحیح ہے اسلیے کہ ظہار مین آزاد ہونا شرط نہین ہی **تیسرا امر** مظاہرہ یعنے ظہار کی گئی عورت کے بیان مین ہی مظاہرہ عورت مین شرط ہی کہ منکوحہ عقد سے ہو پس غیر عورت پر ظہار واقع نہوگا گو اُسے نکاح پر بھی معلق کرے اور شرط ہی کہ ظاہر ہو حیض کے ایسے طہر سے جسمین شوہر ہمبستر نہوا ہو جبکہ اُسکا شوہر موجود ہو اور اُسکا سن حیض کے آنے کا ہو اور اگر اُسکا شوہر غائب ہو تو بے اس شرط کے بھی ظہار صحیح ہی اور اسیطرح پر اگر شوہر موجود ہو اور عورت یائسہ ہو یا بالغ نہوئی ہو تو بھی بے اس شرط کے ظہار صحیح ہی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ زوجہ سے ہمبستر ہونا بھی شرط ہی اور اسمین تردد ہی اور روایت مین بھی واقع ہوا ہی کہ ہمبستری شرط ہی اور ہمبستری کی شرط ہونے کا قول مستند ہی اسلیے کہ مفاد آیۂ کریمہ کا عام ہی اور آیا ممتوعہ عورت سے ظہار واقع ہوتا ہی اسمین خلاف ہی اظہر یہی ہی کہ واقع ہوجاتا ہی اور جس عورت سے ملک کے سبب سے ہمبستری کی ہو اسمین بھی تردد ہی اور مروی یہی ہی کہ واقع ہوجاتا ہی جسطرح پر کہ آزاد عورت سے واقع ہوتا ہی اور ہمبستر ہونیکی صورت مین ظہار ہرچہ خلاف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عورت پر واقع ہوجاتا ہی گو اُسکے پیچھے سے بھی ہمبستر ہوا ہو کم سن ہو یا بڑے سن کی ہو مجنو
ہو یا عاقلہ ہو اور اِسیطرح پر رتقا پر کہ جسکے بدن مین ہمبستری کا مانع آنے والا ہوتا ہی ظہار واقع
ہوجاتا ہی اور مریضہ پر جس سے ہمبستر ہوسکین ظہار واقع ہوجاتا ہی **چوتھا امر** حکمون مین ہی
اور اسمین کئی مسئلے ہین **پہلا مسئلہ** عورت سے ظہار کرنا حرام ہی اسلیے کہ حق تعالے نے آیۂ
کریمہ مین اُسے موصوف نہین لیا ہی یعنے قبیح فرمایا ہی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اسپر کوئی عذاب
نہین ہی اسلیے کہ اسکے بعد عفو کا حکم فرمایا ہی **دوسرا مسئلہ** ظہار کے لفظ کے تلفظ سے کفارہ
واجب نہین ہوتا ہی بلکہ اگر ارادہ اُس عورت کیطرف پھرنے کا کرے تو کفارہ دینا واجب ہو
یعنے اگر اُس سے ہمبستری کی خواہش کریگا تو کفارہ دیگا اور تحقیق سے زیادہ قریب یہی ہی کہ
کفارہ ظہار کرنیوالے پر ثابت نہین ہوتا ہی کہ ضرور دینا چاہیے بلکہ ظہار مین کفارہ کے
واجب ہونیکے معنے یہی ہین کہ بے کفارہ کے اُس عورت سے ہمبستر نہین ہوسکتا ہی
اور اگر کفارہ کے پہلے ہمبستر ہوگا تو اُسپر دو کفارے لازم ہونگے ایک بے کفارہ کے رجوع کا
کفارہ دوسرا ہمبستر ہونیکا کفارہ ہی اور اگر مکرر ہمبستر ہوگا تو کفارہ بھی مکرر ہوجائیگا
تیسرا مسئلہ جب شوہر ظہار کرنیوالا اپنی زوجہ کو ظہار کے بعد رجعی طلاق سے مطلقہ کرے
اور اُسکے بعد رجوع کرے تو اُس عورت کے ساتھ عدہ مین بے کفارہ کے دیے ہمبستر
ہونا حلال نہوگا اور اگر عدہ سے نکلجائے اور اُسکے بعد پھر اُس سے نئے سرے سے نکاح
کرے اور ہمبستر ہو تو کفارہ ساقط ہوجائیگا اور اِسیطرح پر اگر منکوحہ کو ظہار کے بعد باین طلاق
دے اور پھر اُس سے عدہ مین تزویج کرے اور ہمبستر ہو تو بھی کفارہ ساقط ہوجائیگا اور اسیطرح
پر اگر دونون مرجائین یا ایک مرجائے یا دونون مرتد ہوجائین یا ایک اون دونون مین سے
مرتد ہوجائے تو بھی ظہار کے احکام ساقط ہوجائینگے **چوتھا مسئلہ** اگر کوئی اپنی ایسی زوجہ
سے مظاہرہ کرے جو کسی دوسرے شخص کی لونڈی ہو اور اُسکے بعد اُس زوجہ کو اُسکے مالک سے
مول لیلے تو عقد نکاح باطل ہوجائیگا اسلیے کہ عقد اور ملک ایک جگہ دونون جمع نہین ہوسکتے ہین
اور اسکے بعد اگر ملکیت سے اُس زوجہ سے ہمبستر ہو تو اُسپر کفارہ نہین ہی اور اگر کوئی اور شخص شوہر
کے سوا اُسی لونڈی کو مول لیلے اور خریدار اُس لونڈی کے نکاح کو فسخ کرڈالے تو بھی ظہار کا حکم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساقط ہو جائیگا اور اگر اسکے بعد وہی مظاہر شوہر اُس مظاہرہ لونڈی سے نیا عقد نکاح کرلے تو
کفارہ نہین ہی **پانچوان مسئلہ** اگر مرد اپنی زوجہ سے کہے تو مجھپر میری مان کی پیٹھ
کیطرح پر ہی اگر زید چاہے پھر زید کہے کہ مین نے چاہا تو جو لوگ ظہار کی تعلیق کے شرط پر
جواز کے قائل ہین اُنکے قول پر ظہار واقع ہو جائیگا اور اگر انشاء اللہ کہے یعنے اگر خدا چاہے
تو ظہار واقع نہوگا مصنف رحمہ کہتے ہین کہ خدا کی مشیت نہ معلوم کیا ہوگی اور باوجود اسکے ظہار فعل
حرام ہی اور ہمارے نزدیک خدا کی مشیت حرام سے متعلق نہین ہوتی ہی اور بیشک یہ شرط
مجہول ہی بس ظہار واقع نہوگا مگر یہ کہ انشاء اللہ تیمن اور تبرک کے قصد سے کہے اور شرط کے
معنون کا ارادہ نکرے تو پھر ظہار واقع ہو جائیگا **چھٹا مسئلہ** اگر مرد اپنی چار بی بیون سے
ایک لفظ سے مظاہرہ کرے تو اُسپر واجب ہی کہ ہر ایک کیطرف سے رجوع پر کفارہ دے
اور اگر ایک ہی عورت سے کئی بار مظاہرہ کرے تو ہر ظہار کے مقابلہ مین کفارہ دینا واجب ہی
خواہ اُس ظہار کو متفرق واقع کرے یا پے بہ پے ایک ہی مجلس مین واقع کرے اور ہمارے فقہا
مین سے کسی ایک نے ظہار کی تکرار کی یون تفصیل کی ہی اور کہا ہے کہ اگر ایک شخص ظہار کی تکرار
تاکید کے قصد سے کرے تو کفارہ مکرر نہوگا اور اگر ہر ایک ظہار کو علٰیحدہ قصد سے واقع کیا ہی
تو مکرر کفارہ دینا رجوع کے وقت لازم ہی **ساتوان مسئلہ** جب مرد بے کسی شرط پر معلق کرنیکے
اپنی زوجہ سے ظہار واقع کرے تو بے کفارہ دیے اُسپر اُس عورت سے ہمبستری کرنا حرام ہو جائیگا
اور اگر ظہار کو کسی شرط پر معلق کرے تو جبتک وہ شرط پائی نجائے اُس عورت سے اسے ہمبستر
ہونا جائز ہے پھر اگر شرط کے پائے جانے سے پہلے ہمبستری کرے تو کفارہ نہین ہی اور ظہار
کی شرط ہمبستری ہو جیسے وہ یون کہے ان وطئتک فانت علی کظہر امی یعنے اگر مین تجھسے
ہمبستر ہون تو مجھپر میری مان کی پیٹھ کی طرح پر ہی تو ہمبستر ہونیکے بعد ظہار ثابت ہو جائیگا
اور کفارہ اُسکے ذمے قرار پائیگا جبتک اُس سے دوسری بار ہمبستر نہوگا اور بعضے فقہا کہتے ہین
کہ پہلے ہی ہمبستری سے کفارہ لازم ہو جائیگا اور یہ قول بعید ہی اسلیے کہ شرط پر معلق ظہار شرط کے
تحقق کے پہلے واقع نہوگا **آٹھوان مسئلہ** ظہار کرنیوالے کو مظاہرہ عورت سے جبتک کفارہ
ندے لے ہمبستر ہونا حرام ہی خواہ کفارہ بندہ آزاد کرنے کا ہو یا روزے ہون یا مسکینون کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اطعام ہو اور اگر روزرون کی اثنا مین ہمبستر ہو جائے تو پھر نئے سر لیسے روزے پورے
رکھے گا اور بعضے فقہا نے کہا ہے کہ اگر رات کو ہمبستر ہو تو بیا گر روزرون کا ہونا بجا ئیگا بلکہ باقی دنا
روزے رکھ لے اور یہ کہنا شاذ ہی اور غلط ہی اُردو مترجم کہتا ہی کہ یہ مصنف علیہ الرحمہ نے ا
ادریس اور ابن سعید پر تعریض کی ہی اور مصنف نے گویا اس امر کا گمان کرلیا ہی کہ ابن ادر
شیخ کے کلام مین تتابع کی مراد نہین سمجھے لیکن انصاف یہی ہی کہ یہ مسئلہ نہایت دقیق ہی اور ا
کا قائل غلطی سے منسوب ہونکی اہلیت نہین رکھتا ہی بلکہ پورے ہی کرنے کا قول قوی ہ
نظر نیک ہی اور اسی کو دین کے ستونون نے پسند اور اختیار کیا ہی جیسے فاضل ہین اور شہید
ہین اور گرگی ہین اور شاید اسیلیے ابن ادریس بھی قائل ہوگئے ہین اور کتاب کے حاش
لکھدیا ہی اور تغلیظا کی نسبت محض خشونت ہی اور با انصاف کے خلاف ہی اور بعضے نسخے مین مصنف
نے اسیلیے اپنے اس قول سے اضراب کیا ہی مگر اکثر نسخون مین وہ عبارت نہین پائی جاتی
مظاہرہ عورت سے ہمبستر ہیسے کم بوسہ و کنار وغیرہ جائز ہی یا نہین بعضے فقہا کہتے ہین کہ جا
نہین اسیلیے کہ یہ امر بھی مس کرنے مین داخل ہین اور آیہ کریمہ مین مس سے بھی یعنی کفارہ د
سے پہلے ممانعت وارد ہوئی ہے اور اس مین اشکال ہے اسیلیے کہ مس کرنیکے معن
مجامعت سے تفسیر کی ہی نوان مسئلہ جب کوئی کفارہ دینے سے عاجز آئے یعنے نہ تو
آزاد کرسکے اور نہ استغفار کے سوا روزے رکھ سکے اور نہ اطعام ساٹھ مسکینون کا کرسکے تو
فقہا کہتے ہین کہ جبتک کفارہ نہ دیگا اسپر وہ عورت حلال نہوگی اور بعضے علما کہتے ہین کہ اس
مین استغفار کافی ہی اور یہی قول بہت سے عالمون کا ہی دسوان مسئلہ جب عورت
کے رجوع نکرنے پر صبر کرے اور چپ رہے تو پھر کوئی نزاع نہین ہی اور اگر حاکم شرع
فریاد کرے تو حاکم شرع شوہر کو مختار کرے گا کہ چاہے کفارہ دے اور زوجہ کیطرف رجوع
یا طلاق دے اور استغاثہ کے وقت سے اُسے تین مہینے کی مہلت دیگا اور اگر مہلت کی
گزر جائے اور شوہر ان دونون شقون مین سے ایک کو بھی اختیار نکرے تو اُسے کھا
پینے مین تنگ کرینگے کہ ان دونون شقون مین سے ایک کو قبول کرلے اور تنگ گیری
شوہر پر طلاق دینے کے لیے جبر نکرینگے اور حاکم شرع مظاہرہ کو طلاق نہ دیگا اسلیے کہ طلا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شوہر کا کام ہو اور ظہار سے ملحق کفارون مین کلام ہے اور اسمین کئی مقصد ہین پہلا مقصد
کفارون کی قسمو نمین ہے احرام کے کفارے کتاب الحج مین بیان ہو چکے اور بیان اور
کفارے بیان ہونگے اور یہ چار قسمون پر منقسم ہین ایک قسم مرتبہ اور دوسری مخیرہ
تیسری مرکب مخیرہ سے اور مرتبہ سے چوتھی قسم کفارۂ جمع ہو کہ ان تینون کفارون کی جمع سے
حاصل ہوتی ہو اور ظہار کے کفارہ مین اور قتل خطا کے کفارہ مین واجب عتق رقبہ
یعنے بندہ کا آزاد کرنا ہو اور اگر اس سے عاجز آئے اور نہو سکے تو دو مہینے کے روزے
رکھنا ہو اور اگر اس سے بھی عاجز آئے یعنے یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینون کا اطعام ہو اور
ماہ رمضان کی قضا کے روزے کا آفتاب کے زوال کے بعد توڑ ڈالنے مین دس مسکینو کا
اطعام ہو اور اگر یہ نہو سکے تو تین دن پیاپی روزے رکھے اور مخیرہ کفارہ اُس شخص کے
ذمے پر ہو جو کفارہ کے موجب ہونے کسی سبب سے روزہ کے واجب ہونیکی شرطون
کے پائے جانے پر ماہ رمضان کے دن مین افطار کرے اور اُس شخص کا کفارہ ہو جو ایسے
دن مین افطار کرے کہ جسمین اُس پر نذر کا روزہ رکھنا واجب ہوا تھا اور دو روایتون
مین کی زیادہ مشہور روایت پر یہ حکم ہو اور دوسری روایت کے موافق جو غیر مشہور ہو
یہ حکم ہو کہ نذر صوم کے خلاف کرنے کا کفارہ قسم کا کفارہ ہو کہ بیان ہوگا اور یہی عہد کے خلاف
کرنے کا اور نذر کے خلاف کرنیکا تردد واکے قول پر کفارہ ہو اور انکے ہر ایک مین بندہ
کا آزاد کرنا واجب ہو یا دو مہینے کے پیاپے روزے رکھنا بنا بر اظہر کے واجب ہو اور
مخیرہ اور مرتبہ سے مرکب کفارہ قسم کا کفارہ ہو اور یہ عتق رقبہ یعنے بندے کا آزاد کرنا یا
دس مسکینون کا اطعام یا انکی پوشاک پھر اگر یہ نہو سکے تو تین روزے رکھے اور کفارہ جمع
مؤمن کے عمداً ظلم سے مار ڈالنے کا کفارہ ہو اور یہ بندے کا آزاد کرنا اور دو مہینون کے پیاپی
روزے رکھنا اور ساٹھ مسکینون کا اطعام ہو دوسرا مقصد اُن کفارون کے بیان مین ہو
جنمین علما کا اختلاف ہو اور یہ سات کفارے ہین پہلا کفارہ جو شخص کہ حق تعالیٰ سے بیزاری
کی یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیزاری کی یا کسی معصوم علیہ السلام سے بیزاری کی قسم کھائے
اور شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے بارات دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی کہا ہو تو اُسپر ظہار کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کفارہ ہے اور اگر نہو سکے تو قسم کا کفارہ دے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ گنہگار ہوگا اور کفارہ کچھ نہین ہی اور یہی اشبہ ہی مترجم کہتے ہین کہ علما نے اختلاف کیا ہی کہ ان طریقون کی بیزاری کہ کفارہ کا موجب ہی قسم کے خلاف کرنیکی شرط سے ہی یا محض ان لفظون کے تلفظ سے کفارہ لازم ہو جاتا ہی اور بعضے حیثیت قسم کی مخالفت سے کفارہ واجب جانتے ہین اور بعضے مطلق واجب جانتے ہین اور اس قسم کی حرمت پر سب علما کا اتفاق ہی خواہ سچی ہو یا جھوٹی ہو دوسرا کفارہ عورت کے اپنے سر کے بال کاٹنے مین مصیبت کے وقت ہی اور یہ کفارہ عتق رقبہ یعنے بندہ کا آزاد کرنا ہے یا پے در پے دو مہینے کے روزے رکھنا ہی یا ساٹھ مسکینون کا اطعام یہ کفارہ مخیرہ ہی اور بعضے فقہا کہتے ہین ظہار کے کفارہ کی طرح پر ہے کہ بیان ہو چکا ہے اور پہلا قول مرجح ہے اور علما کی ایک جماعت کہتی ہے کہ اس کام سے گنہگاری ہوتی ہے اور کفارہ واجب نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اصل واجب نہونا ہے اور روایت کی سند مین ضعف ہی تیسرا کفارہ عورت پر سر کے بال اور منھ مصیبت مین نوچنے سے اور مرد پر بیٹی یا جورو کے مرنے مین کپڑے پھاڑنے سے واجب ہوتا ہی اور یہ کفارۂ قسم ہے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ استحباب زیادہ قوت رکھتا ہے چوتھا کفارہ عورت سے حیض مین حرمت جانکر اور کفارہ کی ادا پر قدرت رکھکر ہمبستر ہونے مین واجب ہوتا ہی شروع حیض کی ہمبستری مین ایک شرعی اشرفی اور وسط حیض مین اسکی آدھی اور آخر حیض مین اسکی چوتھائی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مستحب ہے لیکن پہلا قول احوط ہے اور اگر لونڈی سے حیض مین ہمبستر ہو تو تین مد گیہون کفارہ دے پانچوان کفارہ جو کسی عورت سے اسکے پہلے شوہر کے عدہ مین نکاح کرے تو اس سے جدائی کرنا واجب ہے اور پانچ صاع آٹا کفارہ مین دینا واجب ہی اور اس کفارہ کے وجوب مین اختلاف ہے اور استحباب اشبہ ہے چھٹا کفارہ جو شخص بے عشا کی نماز پڑھے سو رہے یہان تک کہ آدھی رات گزر جائیگی تو اس دن کا روزہ رکھنا واجب ہے ایسی روایت کے موافق جسمین ضعف ہے شاید استحباب اشبہ ہے ساتوان کفارہ جو شخص کسی معین دن کا روزہ نذر کرے اور روزہ رکھنے سے عاجز آئے تو کسی مسکین کو دو مد گیہون دیدے اور اگر یہ بھی نہو سکے تو جو ہو سکے تصدق کرے اور اگر یہ بھی نہو سکے تو استغفار بجا لائے اور بعضے فقہا اسکا انکار کرتے ہین کہ روزہ سے عاجز آئیگی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صورت مین نذر ساقط ہوجاتی ہے تیسرا مقصد کفارون کی نوعون کے بیان مین ہیں کہ جنھین کفارونکے خصال کہتے ہین اور یہ تین خصلتین ہین ایک عتق رقبہ یعنے بندے کا آزاد کرنا دوسرے مسکینون کا اطعام تیسرے روزہ رکھنا اُردو مترجم کہتا ہے چوتھی خصلت جسے مصنف نے آخر مین بیان کیا ہے اور مترجم نے نہین لکھا ہے مسکینون کو کپڑا دینا ہے اور کفارہ یمین سے مختص ہے اسی لیے مصنف نے اخیر مین بیان کیا ہے مگر منقسم یعنی خصال کا انحصار تین خصلتون مین نرہا اور مصنف کی تقسیم حقیقی نہ ٹھہری۔ قول عتق مین ہے یعنے بندے کے آزاد کرنے مین ہے اور بندہ آزاد کرنا بندہ کے پانے والے پر متعین ہوتا ہے کہ مرتبہ کفارون مین بیان ہوچکا ہے اور بندے کا پانا عبارت اس سے ہے کہ بندہ کا مالک ہو یا اُسکی قیمت کا خریدنا ممکن ہونے پر مالک ہو اور بندے کا ان تین وصفون سے متصف ہونا شرط ہی پہلا وصف ایمان ہو اور یہ اجماع سے قتل نفس کے کفارہ مین معتبر ہے اور اسکے سوا اور کفارون مین اس وصف کے معتبر ہونے مین تردد ہے اور اشبہ اس وصف سے اشتراط ہے اور ایمان سے مراد یہان پر یہ ہے کہ وہ بندہ مسلمان ہو یا مسلمان کے حکم مین ہو جیسے مسلمانون کے لڑکے ہین خواہ مرد ہو یا عورت ہو کم سن ہو یا بڑا ہو اور ماں باپ دونون کے مسلمان ہونے سے یا ایک کے مسلمان ہونے سے بچے پیدا ہونیکے وقت گو پہلے کافر بھی ہون مسلمانون کا حکم رکھتا ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ قتل نفس مین بالغ عاقل ہی بندہ کافی ہے اور یہ حکم قتل ہی سے مخصوص ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور ماں کے پیٹ کے بچے کا کفارہ مین آزاد کرنا کافی نہین گو اُسکے ماں باپ دونون مسلمان ہون گو وہ حمل بھی مسلمان کا حکم رکھتا ہو جب کوئی گونگے ہونیکے حال مین بالغ ہو اور اسکے ماں باپ دونون کافر ہون اور وہ اشارہ سے اسلام قبول کرے تو اُسکے اسلام کا حکم کرینگے اور کفارہ مین وہ کافی ہے اور لازم نہین کہ وہ مسلمان بندہ نمازگزار ہو اور مسلمان ہونے مین شہادتین کا اقرار کفایت کرتا ہے یعنے حق تعالےٰ کی وحدانیت کی شہادت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت کا اقرار کفایت کرتا ہے اور اسلام کے سوا اور دینون سے بیزار ہونا بھی شرط نہین ہے اور اُس بچے کے اسلام کا حکم نکرینگے جسے مسلمانون نے کافرون سے غلبہ سے لیا ہو خواہ ماں باپ کافر ساتھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوں یا نہوں اور اگر مراہق یعنے حد بلوغ کے نزدیک کا بچہ مسلمان ہو جائے تو اُسکے اسلام کا حکم نکرینگے اور اسمین تردد ہے اور آیا اُسے ماں باپ سے جدا کرنا چاہیے بعضے فقہا کہتے ہیں کہ ہاں اس ڈر سے کہ اُس لڑکے کے ماں باپ اسلام کے قصد سے اسے پھیر ندیں اس نگہبانی کے واسطے اُسے جدا کرنا چاہیے گو کافر کے حکم میں ہے **دوسرا وصف** بندہ کا عیبوں سے سالم ہونا ہی بس کفارہ میں اندھے اور جذامی اور اپاہج بندے کا آزاد کرنا کافی نہیں ہے اور نہ منکول بندے کا یعنے جسکے مالک نے اسکے کان یا ناک کاٹ لی ہو آزاد کرنا کافی ہے اسلیے کہ وہ انھیں سببوں سے آزاد ہو چکا ہے اور اگر ان عیبوں کے سوا کوئی اور عیب رکھتا ہو جیسے یہ کہ گونگا یا بہرا ہو یا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں اُسکا کٹا ہوا ہو تو ایسے بندے کا کفارہ میں آزاد کرنا کافی ہے اور اگر دونوں پاؤں کٹے ہوں تو اُسکا کفارہ میں آزاد کرنا کافی نہیں ہے اسلیے کہ زمین گیر یعنے اپاہج ہی اور حرامزادے بندے کا کفارہ میں آزاد کرنا کفایت کرتا ہے اور علما کی ایک جماعت کافی نہیں جانتی ہی اسلیے کہ اسپر پہلے کفر کا حکم ہو چکا ہے یا ایمان کی صفت سے قاصر ہے اور یہ قول ضعیف ہی **تیسرا وصف** یہ ہے کہ وہ بندہ پورا پورا مملوک ہو یعنے آزادی کا اسمین کوئی اثر نہو بس مدبر بندے کا آزاد کرنا کافی نہیں یعنے ایسے بندے کا آزاد کرنا کافی نہیں جسے مالک نے اپنے بعد آزاد ہونے کو کہدیا ہے جب تک اُسکا مالک اس تدبیر کو توڑ نڈالے اور شیخ علیہ الرحمہ نے مبسوط اور خلاف میں کہا ہے کہ مُدبّر بندے کا بھی آزاد کرنا کافی ہے اور یہی اشبہ ہی اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ یہی حق ہے اسلیے کہ آزاد کرنا بھی تدبیر کا توڑ ڈالنا ہے اور مطلق مکاتب بندے کا جبکہ مال کتابت میں کچھ دے چکا ہو آزاد کرنا کافی نہیں اسلیے کہ جتنا وہ کتابت میں سے دے چکا ہی اسکے مقابل میں آزاد ہو چکا ہی پھر اُسکے آزاد کرنے میں پورا پور بندے کا نہ آزاد کرنا لازم آئیگا اور اگر مطلق مکاتب بندے نے مال کتابت میں سے کچھ ادا نہ کیا ہو یا مکاتب مشروطا ہو گو اُسنے مال کتابت میں سے بھی کچھ دیا ہو کہ کچھ آزاد نہو گا جبتک پورا مال کتابت ادا نکرلے گا تو اُسکے کفارہ میں آزاد کرنے کو شیخ نے کتاب خلاف میں کہا ہے کہ کافی نہیں اور امید ہے کہ یہ قول اسکے رقیت میں کتابت کے سبب سے نقصان پڑجانے سے ہی اور کتاب نہایہ میں اُنکے ظاہر کلام سے یہ نکلتا ہے کہ کافی ہے اور توقع کہ یہی قول اشبہ ہو اسلیے کہ رقیت متحقق اور ثابت ہی اور بھاگے بندے کا آزاد کرنا جب تک اُسکے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرنے کا علم نہو کافی ہے اور اسیطرح پر اُم ولد کا آزاد کرنا کافی ہے اسلیے کہ اُسکی رقیت ثابت ہے او اگر آدھا آدھا دو غلاموں میں سے کہ اُسمیں اور دوسرے شریک میں مشترک ہوں آزاد کرے تو یہ آزاد کرنا کفایت نکریگا اسلیے کہ اسطرح کے آزاد کرنیکو ایک بندیکا آزاد کرنا نہ کہیں گے اور اگر مشترک بندے میں سے اپنے حصہ کو کوئی آزاد کرے تو شریک کے حصہ میں بھی عتق سرایت کر جائے گا اور وہ بندہ پورا پور آزاد ہو جائے گا پس اگر اس آزاد کرنے سے کفارہ کا قصد کرے اور مالدار بھی ہو تو کافی ہے اسلیے کہ اُسکے حصہ کی قیمت بعد دیدیگا اگر اس بات کے قائل ہوں کہ ایک شریک کے اپنے حصہ کو آزاد کرنے سے عتق دوسرے شریک کے حصہ میں سے سرایت کر جاتا ہے اور بندہ پورا پور آزاد ہو جاتا ہے اور اگر اس بات کے قائل ہوں کہ عتق شریک کے حصہ میں سرایت کرتا ہے اور پورا پور آزاد ہو جاتا ہے مگر اُسکے حصہ کی قیمت دیدینے سے بھی جو وقت کہ یہ قیمت ادا کریگا تو کفارہ میں محسوب ہوگا یا نہ بعضے فقہا کہتے ہیں کہ یہی کفایت کرتا ہے اسلیے کہ عتق رقبہ یعنے بندے کا آزاد کرنا ہو گیا اور اسمیں تردد ہے اسلیے کہ دوسرے شریک کا حصہ اُسکے حصہ کے آزاد ہونے سے آزاد نہیں ہوا بلکہ اُسوقت میں رقیت پر باقی تھا اور اُسکے بعد قیمت دینے سے آزاد ہو گیا نہ کفارہ کے بدلے میں پھر کفارہ میں محسوب نہوگا اور اگر آزاد کرنے والا شریک مالدار نہوا اور اپنے حصہ کو مشترک بندے میں سے آزاد کرے تو اسکے حصہ کی آزادی صحیح ہے مگر کفارہ میں کافی نہیں پڑتی ہے گو اسکے بعد مالدار بھی ہو جائے اسلیے کہ حصہ دوسرے شریک کا رقیت پر باقی رہا اور پورا بندہ آزاد نہوا اور اگر مالدار ہونیکے بعد شریک کے حصہ کو مول لیلے اور نیت کرے کہ اس حصہ کو بھی میں نے کفارہ کے بدلے میں آزاد کیا ہے تو صحیح ہے اور کافی ہے اسلیے کہ کفارہ میں پورے بندے کا آزاد کرنا متحقق ہو گیا گو متفرق طور پر ہوا کہ ایک آدھے کو پہلے اور دوسرے آدھے کو اُسکے بعد آزاد کیا اور اگر گرو کیے ہوئے بندے کو آزاد کرے تو صحیح نہیں جبتک کہ مرتہن اجازت نہ دے اور شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ مطلق صحیح ہے خواہ مرتہن اجازت دے یا نہ دے جبکہ غلام کا مالک مالدار ہوگا تو وہ تکلیف کھینچے گا کہ ارتہان کے حصہ کی ادا بھی کر دے اگر دین کا وعدہ پہونچ گیا ہو یا اسکے پاس دوسرے گرو رکھدے اگر مدت باقی ہو اور یہ قول بعید ہے اسلیے کہ رہن کے سبب سے مالک مرہون میں بے اجازت مرتہن کے بے دین کے ادا کیے ہوئے تصرف کرنے سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ممنوع ہے اور اگر کسی کا غلام عمداً کسی کو مار ڈالے پھر اُسکا مالک اُسے کفارہ میں آزاد کر دے تو شیخ علیہ الرحمہ کے اسمیں دو قول ہیں اور جائز ہونا اشبہ ہے اسلیے کہ مقتول کے وارثوں کا حق اُسکی گردن سے متعلق ہو چکا ہے بس پورا مملوک نہیں اور اگر مقتول کے وارث دیت یعنے خون بہا لینے پر راضی ہو جائیں اور مالک اُسکے دینے کی ذمہ داری کر لے تو عتق کافی ہے اور اگر بندہ کسیکو خطا سے مار ڈالے تو شیخ نے مبسوط میں کہا ہے کہ اُسکا آزاد کرنا کافی نہیں اسلیے کہ مقتول کے وارثوں کا حق اُس سے متعلق ہو چکا ہے اور کتاب نہایہ میں فرمایا ہے کہ اگر آقا مقتول کی دیت کا ضامن ہو جائے تو صحیح ہے اور یہی قول خوب ہے اور اگر کسی پر بندہ کا آزاد کرنا واجب ہو اور اُسکی طرف سے دوسرا شخص اپنے بندہ کو اُسکے کہنے سے آزاد کر دے تو یہ عتق یعنے آزاد کرنا صحیح ہے اور آزاد کرنیوالے کو عتق کے عوض کا مانگنا اُس درخواست کرنیوالے سے نہیں پہونچتا ہے مگر جبکہ اُسنے اُس سے کسی عوض کی شرط کر لی ہو جیسے اسطرح پر کہے کہ تو میری طرف سے بندہ کو آزاد کر دے میں تجھے دس اشرفیاں دونگا اور اگر بے مشغول الذمہ کے کہے تبرعاً دوسرے کے کفارہ میں کوئی اپنے بندہ کو اُسکی طرف سے آزاد کر دے تو شیخ نے فرمایا ہے کہ وہ عتق اُسی آزاد کرنیوالے کی طرف سے نافذ ہو جائیگا اور اُس مشغول الذمہ کیطرف سے نافذ نہوگا خواہ وہ مشغول الذمہ جیتا ہو یا مر گیا ہو اور اگر وارث بندے کو مورث کیطرف سے اپنے مال سے نہ مورث کے مال سے آزاد کرے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ صحیح ہے اور وجہ یہی ہے کہ غیر شخص اور وارث دونوں اس بات میں برابر ہیں اگر جائز ہے تو دونوں سے جائز ہے اور اگر جائز نہیں تو دونوں سے جائز نہیں اور شیخ رحمہ اللہ نے مشغول الذمہ کے مرجانیکے بعد دونوں سے جواز کو معتمد فرمایا ہے اور اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ اپنے بندے کو میری طرف سے آزاد کر اور وہ کہے کہ میں نے تیری طرف سے آزاد کیا تو اِس مسئلہ میں اتفاق ہے کہ یہ عتق اُس آزاد کروانے والے کی طرف سے کافی ہو مگر کلام اسمیں ہے کہ وہ آزاد بندہ کسوقت درخواست کرنے والے کی ملک میں آیا اور پھر اُسکی طرف سے آزاد ہوا شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب آزاد کرنیوالا کہتا ہے کہ میں نے تیری طرف سے آزاد کیا تو وہ بندہ اُس خواہش کرنیوالے کی ملک کیطرف منتقل ہو جاتا ہے اور اُسکی طرف آزاد ہو جاتا ہے اور یہ تحکم ہے یعنے بیدلیل دعوی ہے اور وجہ یہی ہے کہ مالکیت کے ثمرہ حاصل ہو جانے پر حصر کرین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جسمین عتق کی صحت اور خواہش کرنیوالے کے ذمہ کی برارت ہوتی ہے اور اسکے سوا تخمینی قول ہے کہ کوئی دلیل نہین رکھتا ہے اور اسکی مثال اسطرح پر ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ اس کھانیکو کھا تو اسمین بھی فقہا نے اختلاف کیا ہے کہ کسوقت کھانے والا اس کھانے کا مالک ہوا اور وجہ مصنف علیہ الرحمہ کے نزدیک یہی ہے کہ یہی کلام کھانا کھالینے کی اباحت کا مفید ہے اور کھانیوالے کی طرف ملک کے منتقل ہونیکا افادہ نہین کرتا ہے **اعتاق** یعنے کفارہ مین بندہ آزاد کرنے کی شرطین کئی ہین پہلی **شرط** نیت ہے اسلیے کہ عتق ایک عبادت ہے کہ مختلف وجونکا احتمال رکھتا ہے کیونکہ کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی سنت ہوتا ہے بس انمین سے کوئی شئے بے نیت کے معین نہین ہوتی ہو اور قربت کا قصد کرنا بھی نیت مین ضرور ہے اور کافر کا عتق یعنے آزاد کرنا صحیح نہین خواہ ذمی ہو یا حربی ہو یا مرتد ہو اسلیے کہ کافر کی نیت معتبر نہین اور نیت مین تعیین معتبر ہے کہ کس کفارہ کے بدلے مین آزاد کیا ہے جس صورت مین کئی جنس کے کفارے اسپر لازم ہوچکے ہون مثل روزے اور ظہار وغیرہ کے کفارون کے اور اگر کئی کفارے اسپر ایک جنس کے ہون جیسے مکرر ظہار کیا ہے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ مجرد کفارے کی نیت قربت کے ساتھ کافی ہے اور تعیین کی ضرورت اسطرح پر نہین ہے کہ کہے اس بندے کو پہلے ظہار کے کفارہ مین یا زید کے قتل کے کفارہ مین یا عمرو کے قتل کے کفارہ مین آزاد کرتا ہون اور اسمین اشکال ہے اسلیے کہ کفارہ مین کا مون کے تدارک کے لیے ایک مامور عبادت ہے اور عبادت مین نیت شرط ہے اور کفارہ کرنے کے لیے کوئی فعل بے تعیین کے معین نہوگا جسطرح پر کہ ساری عبادتون مین منوی کی تعیین شرط ہے اسمین بھی شرط رہیگی خواہ کئی کفارے ایک جنس کے اسپر ہون یا کئی جنسون کے ہون اور ایک جنس کے ہونے کی صورت مین تعیین کی شرط کا گرا دینا کوئی دلیل نہین رکھتا ہے لیکن کفارے کے روزے مین مذہب سے اشبہ یہی ہے کہ تعیین ضرور ہے خواہ سبب متحد ہو یا مختلف ہو اسلیے کہ روزہ کی نیت مین ماہ رمضان کے ادا روزونکے سوا مین مطلق تعیین کو شرط کیا ہے اور رات کو نیت کے بھول جانے مین آفتاب کے زوال تک نیت کی تجدید جائز ہے **مترجم** کہتے ہین کہ شیخ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہین سبب کے تعیین کا کفارون کی ساری خصلتون مین اشتراط زیادہ قوی ہے خواہ کفارے کے موجب کی جنس ایک یا کئی جنسین ہون اسی دلیل سے جیسے مصنف علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا ہو لیس دوسرا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نیت مین سبب کی تعیین ہے جیسے اسطرح پر قصد کرے کہ یہ کفارہ پہلے ظہار کے بدلے مین ہے اور یہ دوسرے ظہار کے بدلے مین ہے **مثلاً فرعی مسئلے** تعیین سبب کو شرط نہ لینے کے قول پر اور وجوب اور قربت اور کفارہ کی نیت پر اکتفا کر لینے پر **پہلا مسئلہ** اگر اپنے ذمہ کے ایک کفارہ کی نیت سے کوئی شخص بندیکو آزاد کرے تو صحیح ہے اسلیے کہ کفارہ کی نیت کر لی ہے اور سبب کی تعیین اس قول کے موافق شرط نہین ہے جس وقت مین کہ اُن سببون مین سے ہر سبب بندہ آزاد کرنے کا حکم رکھتا ہو **دوسرا مسئلہ** اگر کسی کے ذمے تین کفارے عتق مین اور روزون مین اور اطعام مین برابر ہون خواہ مرتبہ ہون خواہ مخیرہ ہون پھر بندے کو قربت اور کفارہ کی نیت سے آزاد کرے اور اسکے بعد بندہ آزاد کرنے سے عاجز آئے تو دو مہینے کے روزے پیاپے اُسی نیت سے رکھیگا پھر روزون سے بھی عاجز آجائے تو ساٹھ مسکینو کا اسی طریق سے اطعام کریگا تو تینون کفارون سے بری الذمہ ہو جائیگا گو ہر ایک مین اُسنے سبب کی تعیین نہین کی ہے **تیسرا مسئلہ** اگر کسی کے ذمے کفارہ ہو اور نہ بجانتا ہو کہ قتل نفس کا کفارہ ہے یا ظہار کا ہے پھر وہ بندے کو کفارہ اور قربت کی نیت سے آزاد کردے تو یہ کفارہ کافی ہے اور وہ شخص بری الذمہ ہو جائیگا **چوتھا مسئلہ** اگر کسی کو علم ہو کہ اُسکے ذمے بندے کا آزاد کرنا واجب ہے اور اسمین شک کرے کہ یہ عتق اُسپر کفارہ کے سبب سے واجب ہے یا عتق نذر کے سبب سے ہے پس کفارہ کی نیت سے بندے کو آزاد کرے تو کافی نہین ہے اسلیے کہ نذر اُسکی ذمے پر رہجائیگی اور نذر کے عتق مین کفارہ کی نیت جائز نہین اور اگر بندہ آزاد کرنے مین اپنے ذمے کے امر کی نیت کرے جو ہو خواہ نذر ہو یا کفارہ ہو تو جائز ہے اور بری الذمہ ہو جائیگا اور بندے کو بے اپنے ذمے کے امر کے اور وجوب کے آزاد کرے تو کافی نہین اور بری الذمہ نہوگا گو قربت کا بھی قصد کیا ہو کیونکہ آزاد کرنا استحباب سے بھی ہوتا ہے اور مطلق عتق سنت عتق کیطرف پھر جاتا ہے **پانچوان مسئلہ** جب کسی کے ذمے دو کفارے ہون اور دو بندے اُسکی ملک مین ہون پھر وہ اُن بندون کو اس نیت سے آزاد کرے کہ ہر بندے کے آدھے آدھے کو دونون کفارون مین سے ہر ایک کفارہ کے بدلے مین مینے آزاد کیا تو بھی صحیح ہے اسلیے کہ ہر نصف ایک کفارہ کے بدلے مین آزاد ہو جائیگا اور دوسرے

نصف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نصف مین بھی عتق سرایت کریگا پھر دونون بندے پورے دونون کفارونکے بدلے مین ایک
مرتبہ آزاد ہوجائین گے اور اسی طرح بر اپنے بندیکے آدھے کو مین کفارے کے بدلے مین آزاد
کرے تو صحیح ہے اسلیے کہ عتق دوسرے آدھے مین بھی سرایت کرجائیگا اور پورا بندہ کفاریکے
بدلے مین ایک دفعہ آزاد ہوجائیگا لیکن اگر کوئی شخص اپنے باپ کو یا باپ کے سوا مثل ماں کے
اور بہن کے جو فقط مول لینے سے آزاد ہوجایا کرتے ہین مول لے اور کفاریکی نیت کرے تو
شیخ نے مبسوط مین فرمایا ہے کہ یہ عتق کافی ہے اور کتاب خلاف مین کہا ہے کہ کافی نہین اور
یہی اشبہ ہے اسلیے کہ عتق کی نیت اُس بندے مین اثر کرتی ہے جو عتق یعنے آزاد کرنیوالے کا
مملوک ہوتا ہے اور دوسرے کی ملک مین عتق اثر نہین کرتا ہے اور ماں باپ وغیرہ کے
خریدنے مین عتق کی سرایت ملکیت سے پہلے ہے کیونکہ ماں باپ وغیرہ اسطرح کے لوگون پر
ملکیت نافذ نہین ہوتی ہے بس مملوک بندے کا آزاد کرنا محل مین نہ آیا دوسری شرط
یہ ہے کہ کفارے مین آزاد کرنا عوض سے خالی ہو بس اگر کوئی اپنے بندے سے کہے کہ تو آزاد ہے
اور تجھے اسقدر روپیہ مجھے دینا پڑیگا تو یہ آزاد کرنا کافی نہین اسلیے کہ بدلے کا قصد کرلیا ہے
اور اگر کوئی کسی مالک سے کہے کہ تو اپنے کفارے مین اپنے بندے کو آزاد کردے مین تجھے
اسقدر روپیہ دونگا پھر وہ بندے کو آزاد کردے تو یہ عتق بھی کفارے مین کافی نہین اور
اس صورت مین عتق بھی واقع ہوگا یا نہوگا اسمین تردد ہے اور اگر کہا جائے کہ اسطرح کا عتق
واقع ہوجاتا ہے تو آیا اُس کہنے والے پر وہ عوض جو اپنے ذمے لیا ہے لازم ہوگا یا نہوگا
شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ لازم ہوجائیگا اور یہی خوب ہے اور اگر بندے کا مالک اُس
عوض کو کہنے والے کے دیدینے کے بعد اُسے پھیر دے تو بھی کفارہ مین کافی نہ پڑے گا
اسلیے کہ آزاد کرنے کے وقت کافی نتھا پھر اُسکے بعد کیونکر کافی ہوجائیگا تیسری شرط یہ ہے
کہ آزادی کرنے کا سبب حرام نہو پھر اگر اپنے بندے کا نکول کرے یعنے دونون آنکھین اُسکی
کفارے کے عتق کی نیت سے پھوڑ ڈالے یا دونون پانون اُسکے کاٹ ڈالے تو عتق ایسے
فعل سے متحقق ہوجائیگا اور کفارے مین کفایت نکرے گا **قول** روزدن کے کفارہ مین ہے
اور روزے مرتبہ کفاریمین عتق سے عاجز آنے پر متعلق ہوجاتے ہین اور عتق سے عجز یا تو بندے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ ملنے سے ہوتا ہے یا قیمت نہ رکھنے سے ہوتا ہے یا اُسکے خریدنے پر قدرت نہ رکھنے سے ہوتا ہے گو دام اور بندہ دونون موجود ہون اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اطعام سے عاجز آنے کی حدیہ ہے کہ اُسکے پاس اطعام کے خرچ سے بڑھکر آٹھ پہر کا اُسکے اور عیال کے قوت بھر نہو اور اگر اُسکے پاس کوئی غلام ہو اور اُسکی خدمت کی اُسے محتاجی ہو یا اُسکی قیمت کی ضروری کھانے پہنے کے لیے اُسے احتیاج ہو تو اُس بندے کا آزاد کرنا واجب نہوگا اور رہنے کا گھر کفارے مین دینے کو بندہ خریدنے کے لیے بیچا نہ جائیگا اور نہ لیاقت کے موافق کے کپڑے بندہ مول لینے کے لیے بیچے جائینگے اور حاجت سے بڑھکر جو گھر مین سے ہوگا اُسے بیچڈالے گا اور ایسے شخص کا مملوک خادم بھی نہ بیچا جائیگا جس سے اُسے کام کی محتاجی ہو اور خود کام کرنے سے اُسکا مرتبہ مرتفع ہو اور جو کہ اپنا کام آپ کرنیکی عادت رکھتا ہو اُسکا خادم بیچڈالا جائیگا مگر جبکہ کسی مرض مین بیمار ہو اور دوسرے کی خدمت کا محتاج ہو اور اگر اُسکا غلام بیش قیمت اسطرح کا ہو کہ اُسے بیچکر کم قیمت کا مول لے لے اور وہ اُسکی خدمت کے لیے کافی ہو جائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ ایسے غلام کا کفارے کے لیے بیچڈالنا لازم ہی اسلیے کہ اُس غلام سے بے نیازی ممکن ہے اور اسیطرح پر رہنے کے گھر مین بھی کہا ہے کہ جب بیش قیمت ہو اور اُس سے کم قیمت مین اُس گھر کے بدلے ملجانا ممکن ہو تو ایسے گھر کو بھی بیچڈالے گا اور کم قیمت حال کے موافق خریدلے گا اور اشبہ یہی ہے کہ نہ بیچا جائیگا اسلیے کہ مسکن کے بیچنے کی ممانعت عام ہے اور جس صورت مین ظہار مین اور قتل خطا مین عتق یعنے بندہ آزاد کرنے سے عاجز ہو تو دو مہینے کے پیاپے روزے رکھنا کفارے مین اُسپر واجب ہین اور اگر کفارہ دینے والا غلام ہوگا تو اُسپر ایک مہینے کے روزے لازم ہین پھر اگر پہلے مہینے مین بے کسی عذر کے افطار کرڈالے گا تو پھر نئے سرے سے دو مہینے کے پیاپے روزے رکھیگا اور اگر کسی شرعی مانع کے سبب سے افطار کرڈالے گا تو اُسکے زائل ہوجانیکے بعد اُن باقی روزون کو رکھیگا اور پہلے کے رکھے ہوئے روزے حساب مین جوڑلے گا اور اگر دوسرے مہینے مین افطار کرے گو دوسرے مہینے مین سے ایک ہی دن کا روزہ رکھا ہو تو پھر نئے سرے روزے رکھنا واجب نہین بلکہ باقی روزے رکھکر پورے کرلیگا اور آیا دوسرے مہینے مین افطار کے سبب سے گنہگار ہوگا اسمین تردد ہے اور اشبہ یہی ہے کہ گناہ نہین ہے اور جن شرعی عذرون سے

افطار

Presented by: Rana Jabir Abbas

افطار کرنا صحیح ہے اور اُنکے زائل ہونیکے بعد بنا اُنھین دنون پر رکھیگا وہ عذر حیض اور نفاس اور بیماری اور بیہوشی اور جنون ہین مگر سفر اگر اسکی طرف مضطر ہو تو وہ بھی شرعی عذر ہے اور نہین تو روزون کے توالی کو قطع کر دیگا اور پھر نئے سرے سے سفر کے بعد رکھنا چاہیئے اور اگر حاملہ کفارے کے روزونکے اثنا مین بے دوسرے مہینے کا کوئی روزہ رکھے ہوئے افطار کر ڈالے یا دودھ پلانیوالی اور یہ دونون اپنے نفس کی ضرر کے ڈر سے افطار کرین تو اس عذر کے دور جانیکے بعد اُنھین رکھے روزے کے دن پر بنا کریگی اور تتابع کے حکم مین ہین اور اگر یہ دونون لڑکون کے ضرر کے ڈر سے افطار کر ڈالین تو شیخ نے مبسوط مین کہا ہے کہ صوم کا تتابع منقطع ہو جائیگا اور اسکے بعد نئے سرے سے دو مہینے کے پے درپے روزے رکھین گی اور خلاف مین کہا ہے کہ تتابع منقطع نہوگا اور یہی اشبہ ہے اور اگر کوئی جبر سے افطار کریگا تو تتابع نہ جائیگا خواہ جبر سے اسکے حلق مین پانی ڈالین یا اُسے مارین یہانتک کہ کھالے اور یہ قول شیخ کا کتاب خلاف مین ہے اور مبسوط مین حلق مین پانی وغیرہ جبر سے ڈالنے مین اور بار بار کے کھلانے پلانے مین فرق کیا ہے اور دوسری طرح کو روزون کے تتابع کا قاطع لیا ہے اور پہلی کو قاطع نہین جانا ہے اور اگر پہلے مہینے کے درمیان مین ایسا زمانہ آجائے جسمین کفارے کے روزے رکھنا صحیح نہون جیسے ماہ رمضان ہے اور عید قربان ہے تو تتابع باطل ہو جائیگا اور مترجم کہتا ہے کہ تتابع کے بطلان کا سبب یہ ہے کہ ایسے زمانے مین شروع کرنا تھا کہ جسمین ایک مہینے اور ایک دن کے روزے ہو جائین اور اسمین کوئی زمانہ ایسا نہ آئے کہ اسمین کفارے کا روزہ رکھنا صحیح نہو کیونکہ تتابع واجب ہے اور اسکے مقدمات سے یہ بھی ہے تو یہ بھی واجب ہے پھر اگر شعبان کے مہینے سے شروع کریگا یا ذیقعد کی دسوین کے بعد سے رکھیگا تو تتابع باطل ہو جائیگا اور پھر نئے سرے سے دو مہینے کے روزے پے درپے رکھیگا **قول اطعام** مین ہے مرتبہ کفارے مین روزون سے عاجز آنے کے بعد اطعام متعین ہوتا ہے اور مقرر گنتی کے مسکینون کو ایک ایک مُد اناج دینا اطعام مین واجب ہے اور بعضے فقہا دو دو مُد دینے کو کہتے ہین اور اگر دو دو مُد دینے سے عاجز آئیگا تو ایک ایک مُد دیگا اور پہلا قول اشبہ ہے اور مقرر گنتی کے لوگون سے کم کو دینا کافی نہین گو گنتی بھر کی مقدار دیدے اور مقرر گنتی کے مسکینونکو دینے کی قدرت رکھنے پر ایک کفارے مین کم کا اطعام جائز نہین اور مقرر تعداد کے مسکین بہم نہونیکی صورت مین کم کا اطعام جائز ہے اور مسکینونکو ایسے طعام سے اطعام کرنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واجب ہے جو کفارہ دینے والے کے اہل وعیال کا درمیانی قوت ہو اور اگر اپنے شہر کے اکثری قوت سے اطعام کرے تو بھی جائز ہے اور مستحب ہے کہ اُسکے ساتھ ایسی چیز کو ملائے کہ جس سے وہ روٹی کھا سکیں اور اُسمین اعلا گوشت ہے اور ادنے نمک ہے اور درمیانی سرکہ ہے اور اُنھین الگ الگ اور ایک ساتھ دینا اور کھلوانا اور مقدار مذکور کو حوالے کر دینا جائز ہے اور کافی ہے گیہون اور آٹا اور روٹی کا دیدینا اور تنہا بچون کو دینا کافی نہین اور بڑے مسکینون کے ساتھ مین بچون کا دینا جائز ہے یعنے اگر مسکینون کو کھلائین اور اگر دیدین تو اس صورت مین جائز ہے کہ بچے ہون مگر اُنکے اولیا کی اُسکے لینے مین اجازت ضرور ہے جیسا کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر بچون کا اطعام کرے تو دو بچون کو ایک مسکین کے برابر حساب کرے اور مومن ہونا مسکینون کا مستحب ہے یا مومنون کے حکم مین مثل اُنکے بچون کے ہونا مستحب ہے اور مبسوط مین شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ فطرہ زکوۃ کے مستحقون کو دین اور جسے زکوۃ فطرہ نہ دے سکتے ہون گے اُسے کفارہ بھی نہ دے سکین گے اور وجہ یہی ہے کہ فاسق مسلمان کا بھی اطعام جائز ہے اور کافر اور ناصب پر اطعام جائز نہین اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ کفارہ کا اطعام مسکینون سے مخصوص ہے اور مسافرون کو اور مجاہدون کو نہ دے سکین گے **چار مسئلے پہلا مسئلہ** قسم کا کفارہ مخیرہ ہے بندہ آزاد کرنے مین اور اطعام یعنے کھانا دینے مین اور پوشاک دینے مین پھر جب پوشاک دے تو دو پارچے دینا یا ایک آزار ہو اور دوسرا کرتا ہو مقدور رکھنے پر واجب ہے اور عجز کی صورت مین ایک پارچہ بھی کافی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اختیار کی حالت مین بھی ایک پارچہ کفایت کرتا ہے اور یہی اشبہ ہے **دوسرا مسئلہ** قسم کے کفارے مین ایک مد اناج ہر مسکین کو دینا چاہیے گو دو دو مد دینے پر بھی قدرت رکھتا ہو اور بعضے ہمارے فقہا ایک مد کو ضرورت کی حالت مین کافی کہتے ہین اور پہلا قول اشبہ ہے **تیسرا مسئلہ** ایلا یعنے زوجہ سے ہمبستری کے ترک پر قسم کھانا اسکا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے اور ایلا کا بیان انشاء اللہ تعالے آنے کو ہے **چوتھا مسئلہ** جو شخص اپنے غلام کو حد شرعی سے زیادہ مارے اُس مار کے کفارے مین اُس غلام کا آزاد کرنا مستحب ہے **چوتھا مقصد** اس باب کے متعلق حکمون مین اور اسمین کئی مسئلے ہین **پہلا مسئلہ** جبکہ دو مہینے کے روزے واجب ہون اور وہ دو ہلالی چاند کے روزے رکھے تو کافی ہین گو وہ دونون ہلالی مہینے گنتی مین تیس تیس سے کم ہون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اگر کچھ ایک مہینے مین روزے رکھے اور مثل اُسکے ایک ہلالی مہینے کے روزے رکھے وہ ہلالی مہینا ایک مہینے کے روزونکو کافی ہے گو تیس سے کم ہو اور پہلے مہینے مین جو روزے رکھے ہین اُسمین اور روزے رکھکر پورے تیس دن کا مہینا حساب کرے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ تمام اُنتے دنونکے روزونسے کرے کہ جتنے دن کا وہ چاند ہوا ہو اگر تیس دن کا ہوا ہے تو تیس دن کے باقی روزے رکھے اور اگر اونتیس دن کا ہوا تھا تو اسکے باقی کے روزے رکھے اور پہلا قول اشبہ ہے **دوسرا مسئلہ** کفارہ مرتبہ مین کفارے کی ادا کا وقت معتبر ہے اور وجوب کا وقت معتبر نہین ہے پھر اگر کفارے کے وجوب کے وقت بندے کے آزاد کرنے پر قادر ہو اور اسکے بعد عتق سے عاجز ہو جائے تو روزے رکھیگا اور بندے کا آزاد کرنا اُس سے ساقط ہو جائیگا **تیسرا مسئلہ** جبکہ اُسکا کچھ مال ہو اور اُسے گمان غالب ہو کہ تھوڑے دن مین اُس تک وہ مال پہونچ جائیگا تو اُسپر سے کفارے کا فرض منتقل نہوگا بلکہ اُس مال کے وصول ہونے تک صبر کرنا واجب ہے گو اُس صبر مین اُسپر مشقت ہو جیسے کہ ظہار مین ہمبستری سے صبر کرنے مین زحمت عارض ہوتی ہے اور ظہار مین تردد ہے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر ظہار مین ہمبستری کے صبر مین ضرر ہو تو اسکے کفارے کا فرض روزونکی طرف منتقل ہو جائیگا اور اگر روزون سے بھی ضرر پہونچتا ہو تو اطعام کیطرف منتقل ہو جائیگا اور اگر اطعام مین بھی زمانے کے طول کیطرف احتیاج پڑتی ہو تو استغفار سے ہمبستری جائز ہو جانا ممکن ہے اگر کفارون کی ساری خصلتون سے عاجز آجائے اور اگر مستحقون کے جمع کرنے مین اور مقدار بھر اُنھین دیدینے مین تعجیل ممکن ہے تو ہمبستری پر اطعام مقدم کرنا واجب ہے اور وجوب شرعی گنتی بھر کے مستحقون کا ملنا متعذر ہو تو ایک مستحق کو بھی ایک دفعہ دے سکتا ہے **چوتھا مسئلہ** اور جب بندہ آزاد کرنے سے عاجز آئے اور روزے رکھنا شروع کر چکے اور اسکے بعد بندہ ملجائے تو عتق کیطرف عود کرنا لازم نہین بلکہ انھین روزونکو تمام کر سکتا ہے گو بندہ آزاد کرنے کیطرف عود کرنا بہتر ہے اور اسیطرح پر اگر روزے رکھنے سے عاجز ہو جائے اور اطعام مین داخل ہو اور اسکے بعد عجز روزون سے جاتا رہے تو عود لازم نہین گو بہتر ہے **پانچوان مسئلہ** اگر زوجہ سے ظہار کرے اور اُس زوجہ کیطرف عود کا قصد نکرے اور ظہار کے کفارے کی نیت سے بندہ آزاد کرے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ کفارہ کافی نہین اسلیے کہ واجب ہونے سے پہلے کفارہ ادا کیا ہے کیونکہ آیہ کریمہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین کفارہ کا وجوب ہمبستری کے ارادے پر متفرع ہوا ہے اور یہی خوب ہے **چھٹا مسئلہ** بچے کو کفارے کی وجہ مین نہین دے سکتا ہے اسلیے کہ اسکو اس لینے کی قابلیت نہین ہے اور اسکے حصہ کو اسکے ولی کو دین گے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے اگر ولی ہو تو اسکی اجازت سے بچے کو بھی دے سکتے ہین اور اگر ولی نہو تو جو اسکا متکفل ہو اُسے دیدین کے **ساتوان مسئلہ** جن لوگون کا نفقہ مثل باپ ماں اولاد لونڈی بی بی کے واجب ہو انھین کفارہ نہین دے سکتا ہے کیونکہ یہ لوگ تونگر کا حکم کفارہ دینے والے کی ذات سے رکھتے ہین اور اور عزیزون کو جنکا ضروری خرچ واجب نہو دے سکتا ہے **آٹھوان مسئلہ** جو کفارہ ظہار مین واجب ہوا ہے ہمبستری پر مقدم رکھین خواہ عتق کا کفارہ ہو یا روزونکا یا اطعام کا ہو **نوان مسئلہ** جب کسی پر مخیرہ کفارہ واجب ہو تو ان جنسون مین ایک ہی جنس سے فرض کو ادا کرے اور آدھا ایک جنس سے اور دوسرا آدھا دوسری جنس سے ادا کرنا جائز نہین **دسوان مسئلہ** کفارے کی جنس کی قیمت کا مستحق کو دینا کافی نہین اسلیے کہ آدمی کے ذمے کفارے کی جنس واجب ہوئی ہے اُسکی قیمت واجب نہین ہوئی ہے **گیارھوان مسئلہ** شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے جو حرام مہینون مین کہ رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم ہین قتال کرے تو اوسپر انھین حرام مہینون مین سے دو مہینے کے پیاپے روزے رکھنا واجب ہین گو اسمین عید کا مہینا اور تشریق کے دن بھی آئین اُسمین بھی اُسے روزہ رکھنا چاہیے زرارہ نے اسی طرح پر روایت کی ہے اور مشہور یہی ہے کہ عید اور ایام تشریق کے روزون کی ممانعت ہر شخص پر عام ہے **بارھوان مسئلہ** جسپر دو مہینے کے روزے واجب ہون اور وہ روزون سے اگر عاجز آئے تو آٹھ دن کے روزے رکھے اور اگر اسپر بھی قادر نہو تو درگاہ الٰہی مین استغفار کرے اور اُسپر کچھ نہین ہے

کتاب ایلاء

یہ کتاب ایلاء کے بیان مین ہے اور ایلا اللہ تعالے کے کسی نام سے اپنے زوجہ کی ہمبستری کے ترک پر ہمیشہ کو یا چار مہینے سے زیادہ کو قسم کھانا ہے جسطرح پر اسکے بعد بیان ہوگا اور نظر چار امرون مین ہے **پہلا امر** صیغے مین ہے اور ایلا حق تعالے ہی کے نام کی قسم کے تلفظ سے منعقد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوتا ہے اور ایلار جس زمانے مین ایلار کا قصد کرے واقع ہوجاتا ہے اور ایلار کا صریح لفظ یہی ہی کہ کہے وَاللہ لا اُدخلتُ فَرجی فی فَرجکِ یعنے خدا کی قسم مین اپنی شرمگاہ کو تیری شرمگاہ مین داخل نہین کرونگا یا ایسے لفظ سے کہے جو ہمبستری سے مختص ہے یا ایسے لفظ سے کہے جو صریح دلالت اسپر کرے اور اگر ایسا لفظ کہے کہ دوسرے معنون کا بھی احتمال رکھتا ہو پھر اگر اُس لفظ سے ہمبستری کا قصد کرے اور اُسکا مطلب ایلاء یعنے خدا کے نام سے قسم کھانا ہو تو صحیح ہے جیسے کہے لا جامعتک یعنے مین تجھ سے مجامعت نہین کرونگا اور لَا وَطئتک یعنے مین تجھ سے وطی یعنے مباشرت نہین کرنے کا اور اگر دوسرے معنون کا قصد کریگا تو ایلاء واقع نہوگا اسلیے کہ مجامعت اور وطی کے معنی آپسمین ملنے کے اور کُچلنے کے بھی آتے ہین اور اگر انہین لفظونکو بے ایلاد کے قصد کے کہے گا تو بھی ایلار واقع نہوگا لیکن اگر کہے کہ جمع نکرے میرے سر کو اور تیرے سر کو گھر یا تکیہ یا ایک چھت کے تلے مین تیرے ساتھ نہ آؤنگا تو شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب خلاف مین فرمایا ہے کہ ان لفظون سے ایلاء واقع نہوگا اور کتاب مبسوط مین فرمایا ہے کہ اگر ایلاء کا قصد کریگا تو ان لفظون سے بھی واقع ہوجائیگا اور یہی خوب ہی اور اگر کہے کہ تیرے ساتھ مباشرت تیرے پیچھے کے مقام مین نہین کرونگا تو یہ ایلا نہوگا اور آیا شرط ہے کہ ایلار کسی شرط پر معلق نہو شیخ علیہ الرحمہ کے اسباب مین دو قول ہین اور اُن دونون مین اظہر یہی ہے کہ شرط ہے پھر اگر ایلاء کو کسی ایسی شرط پر یا کسی ایسے زمانے پر معلق کرے جو بعد اِسکے آئیگا تو یہ ایلار لغو اور باطل ہوجائیگا اور اگر عتق یعنے آزاد کرنیکی قسم کھائی کہ اگر مین ہمبستر ہون تو میرے سب غلام آزاد ہوجائین یا اتنے روپیہ تصدق کرون یا فلان حلال چیز مجھپر حرام ہوجاے تو بھی ایلاء واقع نہوگا گو ایلاء کے معنون کا قصد کرے اور اگر کہے کہ اگر تجھسے مین موافقت یعنے مباشرت کرون تو مجھپر فلان چیز ہے تو بھی ایلار واقع نہوگا اور اگر ایک زوجہ سے ایلاء کرے اور دوسری زوجہ سے کہے کہ تجھے بھی مین نے اُسی زوجہ کا شریک کردیا تو دوسری زوجہ پر ایلاء واقع نہوگا گو دوسری زوجہ سے بھی ایلار کا قصد کیا ہو اسلیے کہ ایلار حق تعالے ہی کے نام کے لینے سے ہوتا ہے اور زوجہ کی ضرر رسانی ہی کے قصد سے واقع ہوتا ہے پھر اگر دودھ کی اصلاح کے لیے یا کسی مرض کے معالجے کے لیے مجامعت کے ترک پر قسم کھائے تو ایلار کا حکم نہین رکھتا ہے اور اِس کا حکم قسم کا حکم ہے اور قسم اُن شرطون کے ساتھ معتبر ہوتی ہے جو کتاب ایمان مین مذکور ہین دوسرا امر ایلا کرنیوالے مین ہے اور ایلار کرنیوالے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین معتبر ہے کہ بالغ اور عقل مین کامل ہو اور اختیار سے ایلاء کرے نہ جبر سے اور ایلاء کے معنون کا بھی قصد کرے اور غلام کا بھی ایلاء کرنا صحیح ہے خواہ اسکی زوجہ آزاد عورت ہو یا لونڈی ہو اور خصیہ نکالے شخص کا بھی ایلاء صحیح ہے اور جسکا عضو مخصوص کٹا ہو اُسکے ایلاء کی صحت مین تردد ہے اور اشبہ یہی ہے کہ جائز ہے اور اسکے رجوع عورت کیطرف مثل جماع سے عاجز شخص کے رجوع کیطرح چومنے سے اور مساس سے ہوتی ہے **تیسرا امر** اُس عورت مین ہے کہ جس سے ایلاء کرین شرط ہے کہ وہ دائمی منکوحہ ہو اور مملوکہ نہو اور مدخولہ ہو اور ممتوعہ عورت مین تردد ہے اظہر یہی ہے کہ اُس سے جائز نہین اور آزاد عورت منکوحہ سے اور منکوحہ لونڈی سے ایلاء واقع ہوتا ہے اور حاکم شرع کے پاس صبر اور انتظار کی مدت کی تعیین کے لیے فریاد کرنا زوجہ ہی کا کام ہے اور انتظار کی مدت گزرنیکے بعد اُسے شوہر سے رجوع کا مطالبہ پہونچتا ہے گو زوجہ کسیکی لونڈی بھی ہو اور مالک کو اسکا منع کرنا نہین پہونچتا ہے اور ذمیہ زوجہ پر بھی ایلاء مسلمہ زوجہ کیطرح سے واقع ہوتا ہے **چوتھا امر** ایلاء کے حکمون مین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین **پہلا مسئلہ** جبتک تحریم مطلق نہو یا دوام یعنے ہمیشہ کی مقید نہو یا چار مہینے سے زیادہ مدت سے مقترن نہو یا کسی ایسے کام کے قریب مضاف نہو جو چار مہینے مین یقینا اکثر ہوسکتا ہو تو ایلاء واقع نہوگا جیسے کوئی شخص عراق عرب مین قسم کھائے کہ اپنی زوجہ سے ہمبستر نہوگا جبتک ترکستان کے شہرون مین جاکر پھر نہ آئیگا یا کہے کہ جبتک جیتا رہیگا اور چار مہینے کی مدت سے اور اس سے کم مدت سے مقید ایلاء واقع نہین ہوتا ہے یا ایلاء ایسے کام پر معلق کرین جسکے چار مہینے سے پہلے پورے ہونیکا یقین یا گمان غالب یا اس مدت مین اُس کام ہونے نہونیکا احتمال برابر ہو تو بھی ایلاء واقع نہوگا اور اگر یہ کہے کہ واللہ تجھسے مباشرت نکرونگا جبتک اس گھر مین آلون کا تو یہ ایلاء نہین ہے اسلیے کہ کفارہ سے یا اُس گھر مین جانیکے بعد ہمبستری کرنیسے چھٹکارا ممکن ہے اور یہ ایلاء کے معنون کے منافی ہے پھر ایلاء نرہا **دوسرا مسئلہ** عورت کے انتظار کرنیکی مدت چار مہینے ہین خواہ عورت آزاد ہو یا لونڈی ہو اور شوہر بھی خواہ آزاد ہو یا غلام ہو اور یہ چار مہینے کی مدت شوہر کا حق ہے کہ اس مدت مین عورت کو شوہر سے مطالبہ اور تقاضا نہین پہونچتا ہے کہ رجوع کرے اور جب چار مہینے گزر جائین گے تو بھی وہ عورت اُس مدت کے گزرنے سے رہا نہو جائیگی اور حاکم شرع بھی اُسے طلاق نہ دے سکے گا جب عورت رجوع کے مطالبے سے شوہر پر تنگ کریگی تو شوہر کو اختیار ہے خواہ کفارہ دیکر اُس سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رجوع کرے یا طلاق دیگر مطلقہ کرے اور اگر طلاق دیدیگا تو زوجہ کے مطالبہ سے باہر ہو جائیگا اور وہ طلاق رجعی ہوگی کہ عدہ کے گزرنے تک اگر کفارہ دیدے اور اُس عورت کیطرف رجوع کرے تو زیادہ مشہور قول پر نئے سر سے عقد کی احتیاج نہین اور اسیطرح پر زوجہ کے مطالبہ سے باہر ہو جائیگا اگر کفارے سے رجوع کرلیگا اور اگر یہ دونون کام نکرے تو اسے قید کرینگے اور کھانے پینے سے تنگ کرینگے یہانتک کہ اِن دو باتونمین سے ایک کو اختیار کرلے اور ایک امر کو ان دونونمین سے معین کرکے حاکم جبر نکریگا اور اگر کسی معین مدت تک کا ایلاء کرے یعنے چار مہینے سے زیادہ کا اور زوجہ کے مطالبہ کے بعد مدافعہ کرے یہانتک کہ ایلار کی مدت گزر جائے تو ایلار کا حکم ساقط ہوجائیگا اور بے کفارہ دیے اُس سے ہمبستر ہوسکیگا اور اگر زوجہ ہمبستری کے مطالبے کے حق کو ساقط کرے تو شوہر پر سے ساقط ہوگا اسلیے کہ دن پہ دن یہ زوجہ کا نیا حق شوہر پر قرار پاتا ہے اور عفو سے گزرے ہوئے دنون کا حق ساقط ہوتا ہے اور وہ حق ساقط نہین ہوتا ہے جو آئندہ اسکے بعد شوہر کے ذمے قرار پائیگا فرعین پہلی فرع اگر چار مہینے کی مدت کے گزرنے مین زوجہ اور شوہر اختلاف کرین تو قبول اُسی کا قول ہوگا جو انتظار کی مدت کے باقی رہنے کا دعوی کریگا اسلیے کہ اصل مدت کا باقی رہنا ہے اور گزر جانے کے مدعی کو ثبوت دینا چاہیے اور اسیطرح پر ہے اگر زوجہ اور شوہر ایلاء کے واقع ہونیکے زمانے مین اختلاف کرین تو نہین ہے اُسکا کہنا مقبول ہوگا جو ایلاء کے پیچھے واقع ہونیکا دعوی کرتا ہوگا دوسری فرع اگر مدت تربص یعنے مدت انتظار کہ چار مہینے ہین گزر جائین اور اُس عورت کو ہمبستری سے کوئی مانع مثل حیض یا مرض کے لاحق ہو تو اُس زوجہ کو شوہر سے رجوع کا مطالبہ نہین پہونچتا ہے اسلیے کہ شوہر کا عذر رجوع کی تاخیر مین ظاہر ہے اور اگر کہا جائے کہ مباشرت پر غیر قادر شوہر سے مطالبہ جو نشے کا اور مساس کا کر سکتی ہے تو خوب ہوگا اور اگر ایسے عذر حیض کے انتظار کے درمیان مین کہ چار مہینے ہین لاحق ہون تو شیخ علیہ الرحمہ نے مبسوط مین فرمایا ہے کہ استدامت منقطع ہوجائیگی یعنے اُن دنون کو انتظار کے حساب مین نجوڑنا چاہیے اسلیے کہ چار مہینے انتظار کے شوہر کا حق ہین اور عذر کے دنونمین کہ زوجہ کی طرف سے مباشرت کے مانع ہین شوہر کے حق کے حساب مین محسوب نہونگے مگر یہ کہ وہ عذر حیض ہو کیونکہ حیض اکثر ہر مہینے مین ہوا کرتا ہے پھر اگر وہ عذر محسوب نہوتا تو حقتعالے چار مہینے کے انتظار کا حکم نفرماتا بلکہ حیض کے دنون کو مستثنی کردیتا یعنے نکال ڈالتا جب آیہ کریمہ مین استثنا نہوا تو یہ دلیل اسی امر پر ہے کہ حیض کے دن بھی انتظار کے زمانے مین داخل ہین اور مصنف علیہ الرحمہ نے اسمین تردد فرمایا ہے اسلیے کہ حیض مین گو مباشرت جائز نہین مگر مساس کرنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور بوسے لینا تو بے مباشرت کے جائز ہیں اور حرام نہیں ہیں اور مساس سے بھی رجوع ہو سکتی ہے جیسا کہ مباشرت پر غیر قادر کی رجوع اسی سے ہوا کرتی ہے اور اگر عذر مرد کیطرف سے ہو تو اس سے انتظار کے دن منقطع نہ ہونگے بلکہ وہ چار دن مہینوں میں محسوب ہونگے اور اسپر علما کا اتفاق ہے خواہ انتظار کے شروع زمانے میں مرد کا عذر ہو یا آخر میں ہو اور مباشرت سے مرد کا مانع عذر عورت کا رجوع کے مطالبہ میں تنگ گیری کرنیکا آخر انتظار میں مانع نہیں ہے کیونکہ مباشرت سے عاجز شخص کیطرح سے رجوع کرسکتا ہے اور اسکا مرض مانع نہیں ہے **تیسری فرع** جب شوہر دیوانہ ہو جائے بعد اسکے حاکم مہلت اور انتظار کو چار مہینے کا حکم کرے تو جنون کے دنوں کو بھی اسی مدت میں محسوب کریگا گو اسمیں دیوانہ ہو پھر اگر مدت گزر جائے اور سودا نجائے تو زوجہ شوہر کو جنون سے افاقہ ہونے کے وقت تک انتظار کرے گی **چوتھی فرع** جب انتظار کی مدت ایسی حالت میں گزرے کہ شوہر احرام باندھے ہو تو اُسے ہمبستری سے عاجز کیطرح سے بوسے لینے اور مساس کرنے سے رجوع کی تکلیف یا طلاق دینے کی تکلیف دینگے اور اسیطرح پر اگر انتظار کی مدت گزرنیکے وقت مرد روزہ دار ہو تو بھی مساس سے رجوع کی تکلیف دینگے اور اگر احرام کے حال میں مباشرت سے رجوع کریگا تو گنہگار ہوگا مگر رجوع محقق ہو جائیگی اسیطرح پر ہر حرام ہمبستری میں رجوع متحقق ہو جائیگی جیسے حیض میں ہو اور واجب روزے میں ہو **پانچویں فرع** جب کوئی شخص اپنی زوجہ سے ظہار کرے اور بعد اسکے ایلاء کرے تو یہ دونوں امر واقع ہو جائینگے اور ظہار کے انتظار کی مدت کہ تین مہینے ہیں جیسا کہ سابق میں بیان ہو چکا ہے اسکے تو تنگ گیری کرینگے پھر اگر طلاق دیدیگا تو زوجہ کو مطالبہ کا حق نرہے گا اور اگر طلاق ندے تو اسپر کفارہ دینا اور زوجہ سے مباشرت کرنا لازم کر دینگے اسلیے کہ اُسنے آپ ایلاء کے انتظار کے حق کو کہ چار مہینے ہیں ظہار کر کے کھو دیا اور کفارہ دینے کے اور ہمبستر ہونیکے بعد ایلاء کا کفارہ بھی اُس پر واجب ہوگا **چھٹی فرع** جب کوئی شخص ایلاء کرے اور پھر مرتد ہو جائے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ردہ کے دن انتظار کی مدت میں محسوب نہ ہونگے اسلیے کہ اسوقت میں وہ رجوع سے ارتداد کے سبب سے ممنوع ہے ایلاء کے سبب سے ممنوع نہیں ہے اور موجہ یہی ہے کہ اُن دنوں کو بھی حساب کرنا چاہیے اسلیے کہ ارتداد سے توبہ کرکے ہمبستری پر قادر تھا مترجم کہتے ہیں یہ حکم اُس صورت میں ہے کہ ملی مرتد ہو فطری نہو کیونکہ اگر فطری مرتد ہوگا تو مردے کے حکم میں ہے کہ اسکی توبہ قبول نہیں اور اسکے حق میں قتل متعین ہے گو خدا کے نزدیک اسکی توبہ مقبول ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بس تربص اور انتظار کا حکم اُسکے حق میں نہیں ہے **تیسرا مسئلہ** جب ایلاء کے بعد شوہر زوجہ سے
مباشرت انتظار کی مدت میں کرے تو جماع سے کفارہ اسکے ذمے واجب ہو جائیگا اور اگر بعد مدت مذکورہ کے مباشرت کریگا تو
شیخ علیہ الرحمہ نے مبسوط میں فرمایا ہے کہ کفارہ نہیں ہے اور خلاف میں کہا ہے کہ کفارہ اُسپر واجب ہے اور یہی اشبہ ہے
چوتھا مسئلہ جب ایلاء کرنیوالا اپنی زوجہ سے بیہوشی یا جنون کے حال میں یا شبہ سے کہ اُسے دوسری زوجہ
یا مملوکہ لونڈی ہمبستری کی جائز تصور کر کے ہمبستر ہو تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ایلاء کا حکم جاتا رہیگا
کیونکہ مجامعت متحقق ہو گئی اور کفارہ بھی لازم نہوگا اسلیے کہ قسم میں حانث نہیں یعنی جان بوجھ کر قسم کو نہیں توڑا ہے
پانچواں مسئلہ جب مرد ادعا کرے کہ میں نے زوجہ سے مباشرت سہو کی راہ سے یا اشتباہ سے یا جنون
کی حالت میں کی ہے اور زوجہ منکر ہو تو مقبول قول شوہر کا قسم کے ساتھ ہے اسلیے کہ ثبوت متعذر ہے **چھٹا مسئلہ**
شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب مبسوط میں فرمایا ہے کہ شرع میں ایلاء کی مدت حاکم شرع کے پاس زوجہ کے مرافعہ کے وقت
سے مقرر ہے اور ایلاء کے وقت سے مقرر نہیں اور اسمیں تردد ہے مترجم کہتے ہیں کہ حق تعالی نے
قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جسکا مفاد یہ ہے کہ جو لوگ اپنی عورتوں سے ایلاء کرتے ہیں انکے لیے انتظار
کی مدت چار مہینے ہیں حق تعالے نے انتظار کی مدت کو ایلاء پر متفرع کیا ہے اور مرافعہ پر مقرر نہیں فرمایا
پھر ایلاء کے واقع ہونے کے وقت سے چار مہینے محسوب کرنا چاہیے مگر مشہور فعل علماء میں یہی ہے کہ
انتظار کے دن مرافعہ کے بعد سے محسوب ہونگے اور یہی اصح ہے **ساتواں مسئلہ** جب ذمی اپنی
ذمیہ زوجہ سے ایلاء کرے اور حاکم شرع سے زوجہ نالش کرے تو حاکم کو اختیار ہے خواہ شریعت اسلام کے
موافق حکم دے یا انکے اہل مذہب کی طرف بھیجدے **آٹھواں مسئلہ** مباشرت پر قادر شوہر کی رجوع
حشفہ کا زوجہ کے آگے کی شرمگاہ میں غائب ہو جانا ہے اور مباشرت سے عاجز کی رجوع مباشرت کے
خواہش کا اظہار بقدرت بھر ہے اور اگر شوہر مباشرت کی قدرت رکھنے پر مہلت مانگے تو اُسے مہلت
اسقدر دینگے جتنی اُسمیں مہلت دینے کی عادت جاری ہوگی جیسے کھانا پیٹ بھر کے کھایا ہے تو اتنی
مہلت دینگے کہ معدہ میں ہلکی ہو جائے اور اگر بھوکا ہے تو اتنی مہلت دینگے کہ کھانا کھا لے اور اگر کوئی تعب
اٹھائے ہوئے ہے تو اتنی مہلت دینگے کہ ماندگی جاتی رہے **نواں مسئلہ** جب کوئی ایلاء اپنی ایسی
زوجہ سے کرے جو دوسرے کی لونڈی ہے پھر اُسے اُسکے مالک سے مول لے لے اور آزاد کر دے تو
اس صورت میں نکاح جاتا رہیگا اور اگر اسکے بعد پھر اس سے تزویج کریگا تو اگلے ایلاء کا حکم پھر عود نکرے گا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اسیطرح اگر شوہر غلام ہو اور زوجہ آزاد ہو اور شوہر اُس سے ایلا کرے پھر وہ آزاد جورو اُس غلام شوہر کو اُسکے مالک سے مول لیلے اور آزاد کردے پھر اُسی سے عقد نکاح کرے تو سابق کے ایلا کا حکم باطل ہوجائیگا اور پھر عود نکرے گا دسواں مسئلہ اگر مرد اپنی چار بی بیون سے کہے کہ واللہ تم سب سے مباشرت نکرونگا تو ایلا فی الحال متحقق نہوا اور اُسے تین بی بیون سے ہمبستر ہونا جائز ہے اور اسکے بعد تحریم چوتھی بی بی سے متعلق ہوگی اور اُسوقت مین ایلا ثابت ہوگا اور چوتھی کو حاکم سے مرافعہ پہنچتا ہے اور حاکم انتظار کی مدت کے چار مہینے اسکے لیے مقرر کریگا اور انتظار کی مدت گزرنے کے بعد حاکم شرع شوہر پر طلاق یا رجوع کفارہ دیکر اختیار کرنیکے لیے تنگ گیری کریگا اور اگر ہمبستری کے پہلے اُن چارون مین سے ایک مرجائے تو قسم منحل ہوجائیگی اور اُن تینون کی ہمبستری سے قسم اُسپر نہ پڑیگی اسلیے کہ حانث نہوگا مگر جب سب سے ہمبستر ہو اور مردہ عورت کی ہمبستری مشکل ہے کہ مباشرت کا حکم نہین رکھتی ہے کہ اُسکے سبب سے قسم اُسپر پڑے اور حانث ہوجائے اور اگر چار بی بیون سے ایلا کرنیکے بعد ایک کو یا دو کو یا تین کو طلاق دے تو اس سے قسم منحل نہوگی اسلیے کہ مطلقہ سے بھی ہمبستری ممکن ہے گو شبہہ کے عنوان سے ہو اور اگر کہے لا وطئتک واحدۃ منکن یعنے خدا کی تم مین سے ایک سے ہمبستر نہونگا تو اُن سب عورتون سے ایلا متعلق ہوگا اسلیے واحدہ نکرہ غیر معین نفی کے تحت مین واقع ہوا ہے نفی کے عموم کا افادہ نکو کی سب فردون پر کرتا ہے اور اِن چارون مین سے ہر ایک کے لیے انتظار کی مدت اُسی وقت مقرر ہوجائیگی اور اگر انمین ایک سے بھی مباشرت کرلیگا تو حانث ہوجائیگا اور اُسپر کفارہ لازم ہوگا اور بی بیون کے لیے قسم منحل ہوجائیگی اور اگر اُن بی بیون مین سے ایک کو طلاق دیدے یا دو کو یا تین بی بیون کو طلاق دیدے تو بھی ایلا باقی جورو سے ثابت رہیگا اسلیے کہ ایلا اسنے انمین سے ہر ایک کی مباشرت سے تعلق کیا ہے اور اگر اس مسئلہ مین کہے کہ میری مراد انمین سے ایک معینہ عورت تھی نہ غیر معینہ کہ نکرہ نفی کے تحت مین عموم کا افادہ کرے تو اُسکے قول کو مان لین گے اسلیے کہ وہ اپنی نیت کا زیادہ جاننے والا ہی اور اگر کہے کہ تم مین سے ہر ایک سے ہمبستر نہونگا تو ایلا اُسنے ہر ایک سے گویا علیحدہ علیحدہ کیا ہے اور جسکو طلاق دیگا اُسکا کچھ دعوی شوہر پر نہ رہیگا اور اُسکی طلاق کے سبب سے باقی عورتون سے قسم منحل نہوگی اور اسیطرح اگر ایک سے طلاق کے پہلے ہمبستر ہو تو ایلا کا کفارہ اُسپر لازم ہوجائیگا اور باقی عورتون مین ایلا باقی رہیگا گیارھوان مسئلہ جب رجعی طلاق کی مطلقہ منکوحہ سے ایلا کرے

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو ایلاء صحیح ہے اسلیے کہ وہ بھی عدہ کے زمانے کے گزرنے تک زوجہ کے حکم میں ہے اور عدہ کے زمانے کو انتظار کی مدت میں حساب کرینگے اسیطرح پر ہے اگر ایلاء کے بعد منکوحہ کو رجعی طلاق دے اور رجوع کرے یعنی انتظار کی مدت کو عدہ میں حساب کرلیں گے اور ہمبستری کی حرمت بے کفارہ کے اُس سے بھی متعلق ہوگی بارھوان مسئلہ اگر ایلاء میں مکرر قسم کھائے تو کفارہ مکرر نہوگا خواہ اُس تکرار سے پہلی قسم کی تاکید کا ارادہ کرے یا تاسیس کا یعنے دوسری قسم واقع کرنیکا قصد کرے یا معلق رکھے اور نہ تاکید اور نہ تاسیس دونون کا قصد نہ کرے جبکہ دونون قسمون کے تعلق کا ایک ہی زمانہ ہو لیکن اگر کہے کہ خدا کی قسم تجھسے پانچ مہینے ہمبستری نکرونگا اور جب وہ پانچ مہینے گزر جائین تو پھر کہے کہ واللہ تجھسے ایک سال ہمبستری نکرونگا تو یہ دو قسمین اور دو ایلاء ہین کہ دونون ایک زمانہ مین واقع نہین ہوئے ہین اسلیے کہ متعلق دونون قسمون کے دو زمانے ہین لیس دو ایلاء کا حکم رکھتی ہین اور قسم کے بعد عورت کو انتظار کی مدت مقرر کرنیکے لیے مرافعہ حاکم شرع سے پہونچتا ہے اور اگر عورت شوہر سے تنگ گیری کرے اور وہ مدافعہ کرتا رہے یہان تک کہ پانچ مہینے گزر جائین تو قسم محل ہوجائیگی اور شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ پہلی قسم محل ہونے کے بعد دوسرے ایلاء کا وقت داخل ہوجائیگا اور کلام شیخ سے دوسرے ایلاء کے بطلان پر دلیل نکلتی ہے اسلیے کہ وہ معلق صفت پر ہوا ہے جسطرح پر کہ شیخ نے تقریر فرمائی ہے پھر باطل ٹھہریگا تیرھوان مسئلہ جب کوئی کہے کہ واللہ میں تجھسے سال بھر ہمبستر نہونگا مگر ایک مرتبہ ہو تو اُسنے ایلاء نہین کیا اسلیے کہ اُسے ایکبار ہمبستری بے کفارہ کے پہونچتی ہے اور اگر اُسکے بعد ہمبستری کریگا تو ایلاء واقع ہوجائیگا پھر اُس ہمبستری کے واقع ہونیکے بعد دیکھین گے کہ اگر زمانہ انتظار کی مدت بھر کا باقی رہا ہے یعنے چار مہینے سے زیادہ تو ایلاء صحیح ہوجائیگا اور زوجہ کو شوہر کی تنگ گیری رجوع یا طلاق کے لیے پہونچتی ہے جیسا کہ گزر چکا ہے اور اگر اتنی مدت سے کم رہی ہے تو ایلاء کا حکم باطل ہوجائیگا۔

کتاب لعان

یہ کتاب لعان کے مسئلون کے بیان مین ہے اور نظر اسکے رکنون مین اور حکمون مین ہے اور رکن اسکے چار ہین **پہلا رکن** اُسکے سبب مین ہے اور سبب دو ہین **پہلا سبب قذف** ہے اور یہ زنا کی نسبت دینا ہے اور اس کام پر لعان مرتب نہین ہوتا ہے مگر جبکہ اپنی زوجہ کو کہ عفیفہ ہو اور زناکاری مین مشہور نہو زنا کی نسبت دے اور کہے کہ اس نے زنا کی ہے خواہ آگے کی شرمگاہ مین دعوے زنا کا کرے یا پیچھے کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شرمگاہ مین زنا کا دعوی کرے اور اُس جورو سے ہمبستر ہوچکا ہو اور اس زنا کرنے کے فعل کے دیکھنے
کا دعوی کرے اور اس دعوی پر ثبوت نرکھتا ہو پھر اگر زنا کی نسبت غیر عورت کو کہ اُسکی منکوحہ نہین دے
تو یہ قاذف یعنے گالی دینے والا قذف کی حد کے لیے کہ کتاب الحدود مین بیان ہوگی متعین ہوگا
یعنے اُسے گالی کی شرعی سزا دینگے اور اسمین لعان نہین ہے یعنے لعان مدخولہ منکوحہ عورت سے خاص
ہے اسیطرح پر اگر اپنی منکوحہ کو کہے زنا کی ہے اور زنا کرتے دیکھنے کا دعوی نکرے تو اُسے بھی گالی کی
شرعی حد لگائینگے یعنے سزا دینگے مگر جبکہ چار گواہ لائیگا تو لعان بھی نہوگا اور حد بھی نہ لگائینگے
اور اسیطرح پر جو عورت کہ زنا کاری مین مشہور ہو اور اُسے زنا کرنیکی نسبت دے تو بھی حد نہین ہے
اور چونکہ لعان کی شرط یہ ہے کہ شوہر اپنی زوجہ کو زنا کرتے دیکھنے کا دعوی کرے پھر اگر اندھا ہوگا
تو لعان نہوسکیگا اسلیے کہ وہ دیکھنے کا دعوی نہین کرسکتا ہے اور اندھے پر لعان اُس صورت مین
ثابت ہوگا کہ اُسکی جورو لڑکا جنے اور وہ اندھا اپنا نطفہ ہونے مین اُس لڑکے کا انکار کرے تو
اس صورت مین لعان ہوگا اور اگر زنا کے مدعی کے پاس ثبوت ہو اور اُس سے عدول کرکے لعان
پر راضی ہو تو شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب خلاف مین فرمایا ہے کہ اُس کا لعان صحیح ہے اور کتاب
مبسوط مین اس اعتبار سے منع فرمایا ہے کہ لعان کی شرط یہی ہے کہ ثبوت نرکھتا ہو جیسا کہ نص قرآنی
سے ثابت ہوتا ہے اور یہی اشبہ ہے اور اگر اپنی زوجہ کو زنا کی نسبت دے اور دعوی کرے کہ ا[سنے]
نکاح سے پہلے زنا کیے تھے تو اِس صورت مین اُسپر گالی کی حد واجب ہوگی و آیا لعان سے اُسپر سے
حد ساقط ہوجائیگی شیخ نے کتاب خلاف مین کہا ہے کہ اِسمین لعان نہین ہے اسلیے کہ اُسوقت مین
وہ عورت اِسکی زوجہ نہ تھی اور لعان کا حکم اُسپر جاری نہوگا اور کتاب مبسوط مین کہا ہے کہ شوہر کو
لعان پہونچتا ہے اسلیے کہ قذف کے وقت مین اِسکی جورو ہے اور یہی قول اشبہ ہے اور کسی مرد کو اپنے
جورو کو زنا کی شبہہ کے سبب سے اور گمان غالب سے زنا کی نسبت دینا جائز نہین گو اُس سے کوئی معتمد
بھی کہے یا لوگون مین مشہور ہوجائے کہ فلان عورت نے فلان مرد سے زنا کی ہے اور جب شوہر
کسی عورت کو طلاق دے اور ابھی وہ اُسکے رجعیہ عدے مین ہو اور دعوی کرے کہ اِس عورت نے
زنا کی ہے تو شوہر کو اُس سے لعان کرنا پہونچتا ہے اور عدہ باینہ مین لعان نہین ہے بلکہ شوہر پر قذف
کی حد ثابت ہوجائیگی اگر باینہ مطلقہ سے زنا کی نسبت کریگا گو دیکھنے کا بھی دعوی کرے کہ زوجہ ہونیکے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زمانے مین یہ کام اُس سے صادر ہوا تھا اور اگر چیٹی کا ادعا کرے تو لعان ثابت نہوگا گو دیکھنے کا دعوی کرے اور اُسی قاذف کی حد لگائینگے مترجم کہتے ہین کہ چیٹی لڑانے کے دعوی مین تعزیر کا ثبوت زیادہ صحیح ہے نہ قذف کی حد کا ثبوت کہ یہ زنا کے دعوی کرنے سے مخصوص ہے جیسا کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے اور اگر اپنی دیوانی جورو کو زنا کی نسبت لگائے تو شوہر پر قذف کی حد ثابت ہوجائیگی اور یہ حد شوہر پر نہ لگائینگے مگر جبکہ وہ عورت جنون سے افاقہ پائیگی اور حد جاری کرنے کا حاکم شرع سے مطالبہ کریگی اور افاقے کی صورت مین حد کی نفی لعان سے کرنا صحیح ہے اور مجنونہ عورت کے ولی کو حد کے جاری کرنیکا مطالبہ جبتک وہ مجنونہ جیتی رہے شوہر پر نہین پہونچتا ہے اور اسیطرح لونڈی کے شوہر سے اُسکے مالک کو اُسکی قذف کی تعزیر کا مطالبہ نہین پہونچتا ہے اور اگر وہ لونڈی مرجائے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ لونڈی کے آقا کو تعزیر کا مطالبہ پہونچتا ہے اور یہی قول خوب ہے دوسرا سبب لڑکے کا انکار ہے اور لڑکے کے منکر ہونیکے سبب سے لعان ثابت نہین ہوتا ہے مگر جبکہ وہ لڑکا ہمبستری سے چھ مہینے کے بعد یا زیادہ مین پیدا ہوا اس شرط سے کہ مدت حمل سے زیادہ نہو جائے اور اُس عورت سے دائمی نکاح سے ہمبستری کی ہو اور اگر عورت ہمبستری پر چھ مہینے سے کم مین پورا بچہ جنے تو اُس شوہر سے اُس بچے کو ملحق نکرینگے اور اُس سے وہ لڑکا بے لعان کے جدا ہوجائیگا لیکن زوجہ اور شوہر ہمبستر ہونیکے بعد حمل کے زمانہ مین اختلاف کرین تو آپسمین ملاعنہ کرلین کے اور لڑکا شوہر سے ملحق نہوگا مگر جبکہ ہمبستری ممکن ہوگی اور شوہر ہمبستری پر قادر ہوگا اور اگر نو برس سے کم کا لڑکا اپنی زوجہ سے ہمبستر ہوا اور زوجہ لڑکا جنے تو وہ لڑکا اُس شوہر سے ملحق نہوگا اور اگر وہ شوہر دس برس کا یا دس برس سے زیادہ کا ہو تو اس سے وہ لڑکا ملحق ہوجائیگا اسلیے کہ دس برس کے سن مین بالغ ہوجانا ممکن ہے گو نادر ہے اور اگر دس برس کے سن کا شوہر لڑکے کا انکار کرے تو اُس سے ملاعنہ نکریگا اسلیے کہ نابالغ کا لعان معتبر نہین ہے اور لعان اُسوقت پر اُٹھا رہیگا کہ جسوقت مین اُسکے بلوغ کا یقین ہوجائیگا اور وہ رشید ہوئے گا یعنے مجنون نہوگا اور اگر دس برس کے سن کا شوہر بلوغ کے یقین ہونیکے پہلے یا بلوغ کے یقین کے بعد اور لڑکے سے انکار کرنے کے پہلے مرجائے تو وہ لڑکا اُسی سے ملحق ہوگا اور جورو اور لڑکا دونون اُسکی میراث پائینگے اور اگر شوہر اپنی زوجہ کے پیچھے کی شرمگاہ سے ہمبستر ہوا اور اس سے پیٹ رہجائے تو لڑکا شوہر ہی سے ملحق ہوگا اسلیے کہ ممکن ہے منی فرج مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہونچ گئی ہو کہ وطی دوسرے مقام مین ہوئی ہے اور خواجہ سرا کا لڑکا جسکے خصیہ نکلے اور عضو جس کٹا ہوا ہو
خواجہ سرا سے ملحق نہوگا اسلیے کہ عادت مین ایسے شخص سے مساحقہ مین ایسا انزال نہین ہوتا ہے کہ جس سے لڑکے کا
انعقاد ہوسکے اور مصنف علیہ الرحمہ نے اسمین تردد اس نظر سے فرمایا ہے کہ منی کے وجود کا مقام پیٹھ سے ہے
اور ممکن ہے کہ اسمین منی لڑکے کے پیدا ہونیکے قابل ہو جاے اور اگر خواجہ سرا کا عضو مخصوص سالم ہو
اور انثیین کٹے ہون یا عضو مخصوص کٹا ہو اور انثیین سالم ہون اور اپنی زوجہ سے مساحقہ کرے
اور اُس کی زوجہ کے یہان لڑکا پیدا ہو تو وہ لڑکا اُس خواجہ سرا سے ملحق ہو جائیگا اور اُس سے بے لعان کے
جدا نہوگا اسلیے کہ لڑکا پیدا کرنیکے قابل منی کا حاصل ہونا اور مساحقہ کے سبب سے اُسکا رحم مین پہونچنا ثابت ہے
گو بعید ہے اور جب شوہر لڑکا پیدا ہونیکے وقت موجود ہو اور عذر نہونے سے لڑکے کا انکار نکرے
تو اسکے بعد اسے انکار نہین پہونچتا ہے مگر جبکہ انکار اتنی دیر کے بعد کرے کہ جتنی دیر کی عادت جاری ہو
جیسے یہ کہ حاکم کے پاس پہونچنے تک انکار مین دیر کرے اور اگر یہ کہا جاے کہ اُسے لڑکے کا انکار جبتک
اقرار نکرے پہونچتا ہے تو خوب ہوگا اور اگر اپنے کو حمل کے انکار سے وضع حمل تک باز رکھے تو وضع کے بعد
اُسے دونون قولون کے موافق انکار کرنا جائز ہے یعنے اُس قول پر بھی جسمین فوریت انکار کی
شرط ہو اور اُس قول پر کہ جسمین اقرار کے وقت تک انکار جائز ہے اسلیے کہ ممکن ہے کہ حمل ہونے اور ریح
ہونے کے شبہہ مین حمل کا انکار نکیا ہو اور جو لڑکے کا اقرار صریح یا فحوائی کرلے تو اُسکے بعد اُسے
اُس لڑکے سے انکار کرنا نہین پہونچتا ہے اور فحوائی اقرار یہ ہے کہ جب اُسے لڑکا ہونیکی خوشخبری
اور مبارکباد دین تو وہ جواب مین ایسا لفظ کہے جو رضامندی پر مشتمل ہو جیسے اُس سے کہین کہ بارک
اللہ لک فی مولودک یعنے حق تعالیٰ تیرے لڑکے پیدا ہونے مین تجھے برکت عطا فرماے اور وہ کہے
آمین یا انشاء اللہ اور اگر جواب مین کہے کہ تجھے خدا برکت دے یا کہے کہ تجھے خدا عطا فرماے تو یہ
لڑکے کا اقرار نہین ہے اور جب اپنی زوجہ کو طلاق دے اور ہمبستر ہونے کا منکر ہو اور مطلقہ زوجہ
ہمبستر ہونیکا دعوی کرے اور اُسی سے پیٹ رہنے کا دعوی کرے پھر اگر وہ عورت اُس سے خلوت
ہونیکا ثبوت دے تو اُس شوہر سے ملاعنہ کریگی اور اُس پر ہمیشہ کو حرام ہوجائیگی اور مرد پر واجب ہے
کہ اُسکا پورا مہر دیدے اور اگر ثبوت نہ دیگی تو مرد سے آدھا مہر لیگی اور لعان بھی نہین ہے اور اُس
عورت پر زنا کی حد کے سو کوڑے لگانا واجب ہو جائین گے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ لعان بے وطی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنے بے مباشرت کے ثابت نہین ہوتا ہر اور شوہر کے ساتھ خلوت مین بیٹھنا ثابت کرنا کافی نہین اور
شوہر پر حد بھی واجب نہو گی اسلیے کہ اُسنے اپنی زوجہ کو زنا کی نسبت نہین لگائی ہے اور زیسے لڑکے
کا انکار کیا ہے کہ اُسکا اقرار اُسپر لازم آئے اور امید ہے کہ یہی قول اشبہ ہو اور اگر کوئی شخص اپنی جورو سے
کہے کہ تو نے زنا کی ہے اور لڑکے کی نفی کرے اور ثابت کر دے تو شوہر پر سے قذف کی حد ساقط ہو جائیگی
مگر لڑکا اس سے بے لعان کے منتفی نہوگا اور اگر زوجہ کو باین طلاق دے اور اُس مطلقہ کے یہان لڑکا
پیدا ہو تو وہ لڑکا ظاہر مین اُسی طلاق دینے والے سے ملحق ہوگا اور بے لعان کے اُس سے
منتفی نہوگا اور اگر وہ عورت دوسرا شوہر کرلے اور دوسرے شوہر کے دخول سے چھ مہینے سے کم مین
لڑکا جنے اور پہلے شوہر کی جدائی سے نو مہینے بعد یا کچھ کم مین یہ ولادت ہوئی ہو تو یہ لڑکا پہلے شوہر سے ملحق
ہوگا اور بے لعان کے منتفی نہوگا دوسرا رکن ملاعنہ کرنیوالے مین ہے اور ملاعن مین معتبر ہے کہ
بالغ ہو اور عاقل ہو اور کافر کے لعان مین کہ جو دو روایتین وارد ہوئی ہین انمین زیادہ مشہور صحت کی
روایت ہر اور یہی حکم مملوک کے لعان مین ہر خواہ زوجہ آزاد عورت ہو یا کسیکی لونڈی ہو اور گونگے کا لعان
جو بولنے پر قادر نہو صحیح ہر جبکہ وہ ایسا اشارہ کرے جس سے لعان کے معنے سمجھ مین آتے ہون جسطرح پر کہ اُسکے
طلاق اور اُسکا اقرار صحیح ہوتا ہے اور ہمارے علما مین سے کچھ عالمون نے اس اعتبار سے کہ اشارہ
کا علم ثابت نہین ہوتا ہر گونگے کے لعان مین توقف کیا ہے اور یہ قول ضعیف ہے اسلیے کہ لعان کا حال
مار ڈالنے کے اقرار کے حال سے بڑھکر نہین ہے اور جبکہ قتل کا اقرار صحیح ہے تو لعان کا اقرار کیونکر
صحیح نہوگا اور بغیر بولنے کے یا بغیر سمجھانے والے اشارے کے کرنیکے لعان صحیح نہین ہے اور مجنونہ زوجہ کے
لڑکے کا انکار بے لعان کے صحیح نہین ہر بعد اگر وہ جنون سے افاقہ پائیگی تو لعان کریگا اور انکار درست ہوگا
اور نہین تو لڑکے کا نسب اور اُس مجنونہ کی زوجیت دونون ثابت رہین گے اور اگر کوئی ایسے لڑکے کا
انکار کرے جو شبہہ کی ہمبستری سے پیدا ہوا ہے تو وہ لڑکا اُس سے منتفی ہو جائیگا اور لعان لازم نہوگا اور جبکہ
لحوق کی پوری یا بعض شرطون کے نہونے سے معلوم ہو جائے کہ حمل ہمبستر ہونیوالے کا نہین ہے تو
واجب ہے کہ اُس لڑکے کا انکار کرے تا غیر نسب نسب مین نہ ملجائے اور شبہے سے اور گمان سے اور
لڑکے کی اور ہمبستری کرنیوالے کی صفتون مین مخالفت سے لڑکے کا انکار کرنا جائز نہین تیسرا رکن
ملاعنہ کرنیوالی عورت کے بیان مین ہر اور ملاعنہ کرنیوالی عورت مین معتبر ہے کہ بالغہ عاقلہ ہو اور بہری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہو اور گونگی نہو اور منکوحہ زوجہ نکاح دائمی ہو اور غیر مدخولہ عورت کے لعان مین تردد ہے اور روایت مین وارد ہوا ہے کہ اُسکے لیے لعان نہین ہے اور ایک قول لعان کے جواز مین بھی ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ اگر غیر مدخولہ عورت کو زنا کی نسبت شوہر لگائے تو لعان اُس سے متعلق ہوجائیگا اور لڑکے کی نفی سے لعان متعلق نہوگا اور آزاد شوہر مین اور مملوکہ زوجہ مین لعان ثابت ہوتا ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ اسمین لعان نہین ہوتا ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ لڑکے کی نفی سے آزاد شوہر اور مملوکہ زوجہ مین لعان ہوجائیگا اور قذف یعنے زنا کی نسبت لگانے سے نہوگا اور حاملہ عورت کے ساتھ لعان کرنا صحیح ہے مگر زنا کی حد لگانا صحیح نہین ہے مگر وضع حمل کے بعد حد لگانا درست ہے اور مملوکہ لونڈی ملکیت کے سبب سے مالک کا فراش نہوجائیگی کہ اُسکا لڑکا اُس سے ملحق ہوجاوے اور آیا مالک کے ہمبستر ہونے سے فراش ہوجائیگی کہ اگر لڑکا جنے تو الولد للفراش کے حکم سے مالک سے ملحق ہو اور وہ اسکا بیٹا ہوجائے اسمین دو روایتین ہین اظہر یہی ہے کہ فراش نہوجائیگی اور اُس لونڈی کا لڑکا مالک سے ملحق نہوگا مگر جس لڑکے کا مالک اقرار کریگا وہ اُس سے ملحق ہوگا گو اُس سے مباشرت کرنیکا بھی اقرار کرتا ہو اور اگر مالک اپنی ایسی لونڈی کے لڑکے کا انکار کرے جس لونڈی سے ہمبستر ہوچکا ہے تو لعان کی احتیاج نہین ہے **چوتھا رکن** لعان کے طریقے مین ہے لعان صحیح نہین مگر حاکم شرع یعنے امام علیہ السلام کے حضور مین یا اُن کے نائب کے سامنے کہ جسے حضرت نے اس کام پر مقرر فرمایا ہے اور اگر دونون کسی عامی شخص کے پاس لعان کرنیکو راضی ہون اور وہ انسے ملاعنہ کروالے تو بھی جائز ہے اور اس صورت مین لعان انکے نفس حکم سے ثابت ہوجائیگا کہ وہ اُن کا حکم ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ زوجہ اور شوہر کا بھی راضی ہونا حکم کے بعد ضرور ہے اور اگر راضی نہونگے تو ثابت نہوگا اور یہی خلاف حکم کے سارے حکمون مین ہے کہ جو دونون فریق کی رضا سے ہر ایک نزاعین مقرر ہو تا ہی متبرجم کہتے ہین کہ عامی مراد امام علیہ السلام کیطرف سے غیر منصوب مجتہد ہے کیونکہ غیر مجتہد کے سامنے لعان جائز نہین اور یہ اسصورت مین ہے کہ لعانین حکم کرنا جائز ہو اور اما یہ عالموکین سے شیخ فخر الدین لعان مین حکم کرنیکو جائز نہین جانتے ہین اسلیے کہ محاکمہ اُن امرون مین ہوتا ہے کہ جو متخاصمین سے مختص ہوتے ہین اور اُنکے سوا کسی اور سے تعلق نہین رکھتے ہین اور لعان مین بعضے ایسے حکم ہین کہ متخاصمین سے سوا اور سے بھی تعلق رکھتے ہین جیسے کہ نفی ہے کہ لڑکے سے متعلق ہے بس حضور امام علیہ السلام مین حضرت کی یا انکے نائب کی احتیاج پڑے گی اور امام علیہ السلام کی غیبت مین فتوے

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی ساری شرطون کا جمع رکھنے والا مجتہد حاکم شرع کا حکم رکھتا ہے اور لعان کی صورت یہ ہے کہ مرد چار مرتبہ حق تعالے کو گواہ کرے کہ اُسنے سچ کہا ہے کہ اُس عورت نے زنا کی ہے اور اسکے بعد کہے خدا کی لعنت اُس پر ہو اگر وہ جھوٹ بولنے والون مین سے ہو اور اُسکے بعد عورت بھی چار مرتبہ حق تعالے کو گواہ کرے اس امر پر کہ اُسکا شوہر اُسے زنا کی نسبت دینے مین جھوٹ بولنے والون مین سے ہے اور بعد اُسکے کہے کہ خدا کا غضب ہو اس عورت پر اگر اُسکا شوہر اس دعوی مین سچ بولنے والون مین سے ہو اور لعان بعضے واجب امرون پر مشتمل ہے اور بعضے مستحب امرون پر مشتمل ہے بس واجب امر ان مین سے گواہی دلوانے کا تلفظ اسطرح پر ہے کہ بیان ہو چکا اور مرد کا کہتے وقت کھڑے ہونا ہے اور یہی عورت کا بھی حکم ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ دونون حاکم کے مُنھ کے سامنے ایک جگہ کھڑے ہونگے اور مرد مذکور ترتیب سے کہنے مین ابتدا کریگا اور اسکے بعد عورت کہے گی اور مرد اُس عورت کو اسطرح پر معین کرے کہ کسی دوسری عورت کا احتمال نہ ہے جیسے اُس عورت کے اور اسکے باپکے نام سے یا اُس عورت کے ایسی صفتین بیان کرے کہ وہ عورت اُن صفتون کے سبب سے اور عورتون سے ممتاز اور متمایز ہو جائے اور عربی پر قدرت رکھنے مین عربی مین تلفظ کرے اور اگر عربی کے تلفظ سے عجز ہو تو غیر عربی مین بھی کہنا جائز ہے اور اگر غیر لفظ عربی مین کہے اور حاکم اُس زبان کو نجانتا ہو تو چاہیئے ہے کہ دو عادل مترجم موجود ہون کہ وہ حاکم کے سامنے گواہی دین کہ یہ الفاظ انھین معنون مین ہین اور ایک شاہد کافی نہ پڑے گا اور چارون شہادتون سے ابتدا کرنا مرد کو واجب ہے اور بعد اُسکے لعن کہنا اور عورت کو چارون شہادتون سے ابتدا کرنا واجب ہے اور اسکے بعد کہے کہ خدا کا غضب پڑے اُس عورت پر اگر اس عورت کا شوہر سچ بولنے والون مین سے ہو اور اگر اُن دونون مین سے ایک بھی اشھد باللہ کی جگہ پر احلف یا اقسم یا اور لفظ مثل انکے کہے تو کافی نہین اور لعان مین کے مستحب امرون مین یہ ہین کہ حاکم قبلہ کیطرف پیٹھ کرکے بیٹھے اور مرد قاضی کی داہنی طرف کو کھڑا ہو اور عورت مرد کی داہنی طرف کھڑی ہو اور طلب کرین لوگون کو کہ لعان کو سنین اور حاکم وعظ و نصیحت کرے اور شوہر کو چارون شہادتون کے بعد لعن کرنے کے پہلے خدا سے ڈرائے اور اسیطرح پر عورت کو بھی غضب کے ذکر کے پہلے ڈرائے اور کبھی حاکم لعان کو اللہ کے اسم کے ساتھ اور اسماے الٰہی کو جو قہر اور انتقام پر دلالت کرتے ہین ملا کر سخت کر دیتا ہے جیسے عزیز کا اسم ہے اور غالب ہے اور قہار وغیرہ ہے اور کبھی مکان سے سخت کر دیتا ہے جیسے مشرفہ مقامون مین کہوانے سے ہو اگر مکہ مین ہو تو رکن اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقام ابراہیم علیہ السلام کے بیچ مین اور اگر مدینے مین ہو تو قبر مقدس اور منبر کے درمیان مین کھڑا کیگا اور مانند اسکے اور وقت سے سخت کردیتا ہے جیسے عصر کے بعد ملاعنہ کردائے اور مسجد جامع کے سوا اور مسجدون مین اور مسجد جامع مین جانے سے مانع ہونے پر لعان جائز ہے پھر اگر اتفاق سے حائض ہو تو حاکم اُسکے پاس اپنی طرف سے کسی کو بھیجدیگا کہ اسکے سامنے عورت اپنے گھر مین شہادتین کہدیگی اور اسیطرح اگر باہر نکلتی ہوگی تو اُسے گھر سے باہر نکلنے کی تکلیف نہ دینگے اور اُسکے گھر مین اُس سے شہادت لینا جائز ہے اور شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ لعان قسمین ہین شہادتین نہین ہین اور شاید کہ لفظون پر نظر فرمائی ہے کہ ایسا فرما دیا ہے اسلیے کہ لعان قسمین صورت مین ہے **اردو مترجم** کہتا ہے کہ عربی مین لعان کرنیکی صورت یہ کہ پہلے مرد چار مرتبہ یہ کہے اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اِنِّی لَمِنَ الصَّادِقِیْنَ فِیْمَا رَمَیْتُهَا بِهٖ مِنَ الزِّنَا پھر اسکے چار مرتبہ کہنے کے بعد مرد کہے اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَیَّ اِنْ کُنْتُ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ پھر عورت چار مرتبہ شہادت سے کہے اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَنَّهٗ لَمِنَ الْکَاذِبِیْنَ فِیْمَا رَمَانِیْ بِهٖ مِنَ الزِّنَا پھر اسکے بعد عورت کہے اِنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیَّ اِنْ کَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ اور حسن ابن محبوب نے عبد الرحمٰن سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ عباد بصری نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مین عرض کیا اور مین حاضر تھا کہ مرد عورت سے کیونکر ملاعنہ کرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد اہل اسلام جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ آپ کیا حکم دیتے ہین اگر کوئی مرد اپنے گھر مین جائے اور اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو زنا کرتے دیکھے حضرت علیہ السلام فرماتے ہین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور وہ مرد پھر گیا اور وہ وہی مرد تھا جو اپنی عورت کے ہاتھ سے اس بلا مین پھنسا تھا پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ وحی حضرت پر خدا کی طرف سے حکم کے ساتھ نازل ہوئی پھر حضرت نے اُسے بُلوایا اور فرمایا کہ تو وہی ہے کہ جسنے اپنی زوجہ سے کسی مرد کو دیکھا ہے اُسنے عرض کی جی ہان حضرت نے فرمایا جا اپنی زوجہ کو میرے پاس لے آ فرمایا امام علیہ السلام نے اُسنے اُسے حاضر کیا پھر حضرت نے دونون کو کھڑا کیا اور مرد سے چار شہادتین کہوائین پس اُسنے چارون شہادتین کہین پھر ارشاد کیا چپ رہ اور اُسے وعظ کی پھر فرمایا کہ خدا کی لعنت سے ڈر کہ بہت سخت ہے پھر حکم فرمایا کہ پانچوین شہادت حکم کے موافق کہ اُسنے پانچوین شہادت بھی کہی پھر حضرت نے عورت سے فرمایا کہ چارون شہادتین کہہ امام علیہ السلام فرماتے ہین کہ عورت نے بھی چارون شہادتین کہین حضرت نے فرمایا چپ رہ اور اُسے وعظ کی پھر اُس سے فرمایا کہ خدا سے ڈر بیشک خدا کا غضب سخت ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعد اُسکے ارشاد کیا کہ پانچوین شہادت کہ امام علیہ السلام فرماتے ہین کہ اُسنے پانچوین شہادت بھی کہی پھر حضرت نے دونون کو جدا فرمایا اور ارشاد کیا کہ اب ہمیشہ تم دونون نکاح سے مجتمع نہوگے اپنے ملاعنہ کرچکنے کے بعد احکام ہین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ زوجہ کو نسبت زنا کی لگانے سے مرد پر حد لگانا واجب ہوجاتا ہے اور جب مرد لعان کرتا ہے تو اس پر سے قذف کی حد ساقط ہوجاتی ہے اور عورت پر زنا کی حد واجب ہوجاتی ہے اور جب دونون لعان کرلیتے ہین تو چار حکم ثابت ہوجاتے ہین مرد سے قذف کی حد اور عورت پر سے زنا کی حد ساقط ہوجاتی ہے اور مرد سے لڑکا منتفی ہوجاتا ہے اور عورت سے منتفی نہین ہوتا ہے اور مرد سے لڑکا اس معنی سے منتفی ہوگا کہ اسکی میراث نپائیگا اور اس لڑکے کا ضروری خرچ اُس مرد پر واجب نہوگا اور ماں کی میراث اُس لڑکے کو ہوچکے گی اور عورت اور مرد کے درمیان مین جو فراش ہے وہ برطرف ہوجائیگا اور وہ عورت اُس شوہر پر حرام موبد یعنے ہمیشہ کو حرام ہوجائیگی اور اگر لعان کے اثنا مین شوہر اس بات کا مقر ہوجاے کہ جھوٹ کہتا ہے یا لعان سے نکول کرے یعنے لعان نکرے تو قذف کی حد اُسپر ثابت ہوگی اور باقی حکم لڑکے کی نفی اور فراش کا زائل ہوجانا اور ہمیشہ کو عورت کا حرام ہوجانا ثابت نہوگا اور اگر عورت لعان سے نکول کرے اور چپ رہے یا زنا کا اقرار کرلے تو اُسے سنگسار کرینگے اور مرد سے قذف کی حد ساقط ہوجائیگی اور فراش درمیان سے برطرف نہوگا یعنے جو لڑکا کہ اُس سے پیدا ہوگا وہ شوہر سے ملحق ہوگا جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ الولد للفراش وللعاہر الحجر اور ہمیشہ کو تحریم بھی ثابت نہوگی کیونکہ یہ تحریم طرفین مین لعان کی ثبوت کی فرع ہے اور اگر مرد لعان کے بعد اپنی تکذیب کرے تو لڑکا اُس سے ملحق ہوگا اور لڑکا اُسکی میراث پائیگا اور وہ اُس لڑکے کی میراث نپائیگا اور جو اُس مرد کی طرف سے قرابت رکھتا ہوگا جیسے علاتی بھائی ہے یعنے باپ کی طرف کا بھائی ہے یا دادا وغیرہ ہے وہ بھی اُس لڑکے کی میراث نپائیگا اسلیے کہ لعان کے حکم سے اُس سے جدا ہوچکا ہے اور اپنی تکذیب جو اُسنے لعان کے بعد کی ہے وہ اُسکے ضرر مین مقبول ہے نہ دوسرے کے ضرر مین اور وہ ماں کا وارث ہوگا اور جو اُس سے ماں کی طرف سے قرابت رکھتا ہے اُسکا بھی وارث ہوگا اور فراش بھی عود نکریگا اور ہمیشہ کی حرمت بھی زائل نہوگی اور آیا قذف کی حد اُسپر ثابت ہوگی یا نہ اسمین دو روایتین ہین اظہر اُن دونون روایتون مین یہی روایت ہے کہ حد نہین ہے اسلیے کہ حد لعان کے سبب سے مسلوق آیہ کریمہ کے موافق ساقط ہوگئی پھر عود نکریگی اور اگر عورت زنا کا اعتراف لعان کے بعد کرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو اُسپر حد واجب نہوگی مگر جبکہ چار مرتبہ اقرار کریگی تو حد واجب ہوجائیگی اور چار مرتبہ کے اقرار پر بھی حد کے واجب ہونے مین تردد ہے مترجم کہتے ہین کہ اس مسئلہ مین مصنف علیہ الرحمہ کے تردد کا سبب ظاہر ہے کہ ایسے زمانے مین اقرار کیا ہے کہ لعان کے سبب سے اُسپر سے حد ساقط ہوچکی ہے اسلیے کہ حق تعالےٰ قرآن مین فرماتا ہے کہ جسکا مفاد یہ ہے کہ اگر چار شہادتین خدا کی دلوا چکے گی تو اُس سے عذاب دفع کردیا جائیگا تو پھر عذاب یعنے حد عود نکریگی اور کل من اقر علےٰ نفسہ اربع مرات مسلماحمہ اً الحدیث کے عموم کا دوسرا التعارض تردد کا موجب ہے دوسرا مسئلہ جبکہ قذف کے بعد اور لعان سے پہلے کلام منقطع ہوجائے اور گونگی کیطرح یہ ہوجائے تو اُسکا لعان اشارہ سے ہوگا کہ بات کرنے سے ناامید نہو تیسرا مسئلہ جب زوجہ دعوے کرے کہ شوہر نے ایسی قذف کی ہے جو لعان کی موجب ہے اور شوہر منکر ہو اور عورت ثبوت دے تو اُس سے مرد لعان نکرسکیگا اسلیے کہ اُسنے آپ اپنے تکذیب کی ہے اور اُسپر قذف کی حد متعین ہوجائیگی چوتھا مسئلہ جب کوئی مرد اپنی زوجہ کو کسی کے ساتھ زنا کا عیب لگائے تو اُس مرد پر دو حدین واجب ہونگی ایک عورت کے قذف کی دوسری مرد کے قذف کی اور اُسے زوجہ کے قذف کی حد کا ساقط کرنا لعان سے پہونچتا ہے اور اگر ثبوت رکھتا ہوگا تو دونون حدین اُسپر سے ساقط ہوجائینگی پانچوان مسئلہ جب کوئی مرد اپنی زوجہ پر قذف کرے یعنے زنا کا عیب لگائے پھر وہ زوجہ لعان کے پہلے اقرار کرلے تو شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ چار مرتبہ کے اقرار کے بعد اُس عورت پر حد لازم ہوگی اور مرد پر سے قذف کی حد ساقط ہوجائیگی اور اگر عورت ایک مرتبہ اقرار کرے پھر اگر وہان کوئی نسب بھی ہو یعنے کوئی لڑکا پیدا ہوا ہو تو وہ شوہر سے جدا نہوگا مگر لعان کرنے سے اور شوہر کو لڑکے کی نفی کے لیے ملاعنہ کرنا پہونچتا ہے اسلیے کہ عورت مرد کا زنا پر متفق ہونا لڑکے کے نسب کی نفی نہین کرتا ہے کیونکہ نسب فراش سے ثابت ہوتا ہے اور لعان کے ثبوت مین تردد ہے مترجم کہتے ہین کہ عاقلونکا اقرار اپنے نفس کے ضرر پر مقبول ہے اور دوسرے کے ضرر کے لیے مقبول نہین بس زنا کے پائے جانے پر زوجہ اور شوہر کے موافقت سے زنا کی حد کہ رجم ہو لازم ہوجائیگی اور اس اقرار سے لڑکیکی نفی نہوگی کیونکہ یہ دوسرے شخص کا ضرر ہے کہ وہ بیٹا ہے اور اُسکی نفی کا طریق لعان کے بغیر نہین ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے اسمین تردد کیا ہے کیونکہ لعان طرفین سے ہوا کرتا ہے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک شوہر ہو تو اسمین دو روایتین ہین ایک یہ کہ عورت کو سنگسار کرینگے اور دوسری روایت یہ ہے کہ گواہون کو حد لگائین گے اور شوہر ملاعنہ کریگا اور ہمارے فقہا مین سے بعضون نے اس روایت کو اس پر حمل کیا ہے کہ جہان شہادت کی بعضی شرطین مثل عدالت کے کہ شہادت کے شرط ہے نپائی گئی ہون یا شوہر نے پہلے عیب لگایا ہو اور اُسکے بعد گواہی دی ہو کہ اس صورت مین اُسکی گواہی مقبول نہین ہے کیونکہ اُسپر قذف کی حد لازم ہو چکی ہے اور اب اُس حد کے رفع کا مدعی ہو چکا ہے اور مدعی کی گواہی مقبول نہین ہے اور یہی خوب ہے کہ روایت کی طرح لازم نہین آتی ہے **دسوان مسئلہ** اگر لعان کے بعضے واجب لفظون کو زبان سے نہ نکالے اور جو عبارت کہ شرع مین وارد ہوئی ہے اسمین خلل ڈالدے تو وہ لعان صحیح نہین ہے اور اگر حاکم نے اُسی لعان پر حکم کیا ہوگا تو وہ حکم نافذ نہوگا **گیارھوان مسئلہ** لعان کے سبب سے جو زوجہ اور شوہر مین مفارقت ہوتی ہے وہ نکاح کا فسخ ہے اور طلاق نہین ہے اور طلاق کے حکم اس مفارقت پر جاری نہین ہین

کتاب عتق

یہ کتاب بندہ آزاد کرنیکے بیان مین ہے اور اسکے ثواب پر سارے عالمون کا اتفاق ہے اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جو شخص مومن بندے کو آزاد کریگا تو حق تعالے اُس بندے کے ہر ہر عضو کے بدلے مین آزاد کرنے والے کے ہر ہر عضو کو آتش جہنم سے آزاد کریگا اور بندہ کا ہونا حربی کافر سے مخصوص ہے اور یہود اور نصاریٰ اور مجوس اگر ذمہ کی شرطون پر قائم ہون تو بندے نہونگے اور اگر ذمہ کی شرطون مین خلل اندازی کرینگے تو وہ بھی حربی کافرون کی قسم مین داخل ہو جائین گے اور جو شخص اپنے بندے ہونیکا اقرار کرے اور معلوم نہو کہ وہ آزاد ہے تو اُسکے بندے ہونیکا حکم کرینگے اسلیے کہ عاقل بالغ کا اقرار اپنے ضرر پر مقبول ہے اور اسیطرح پر اگر کسی ایسے لڑکے کو دارالحرب مین پا جائین کہ اُسکا نسب معلوم نہو تو وہ حربی کافر کا حکم رکھتا ہے کہ بندہ ہو جائے یعنے جس صورت مین کہ اُس شہر مین کوئی مسلمان نہو کہ اُس سے اُس لڑکے کا پیدا ہونا ممکن ہو جیسا کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے تصریح کی ہے اور اگر کوئی مسلمان حربی کافر سے اُسکے بیٹے کو یا اُسکے جورو کو یا اُسکے کسی نسبی قرابتی کو مول لے تو جائز ہے اور اُسکا مالک ہو جائیگا اسلیے کہ وہ سب حقیقت مین غنیمت کا حکم رکھتے ہین اور مسلمانون کا مال غنیمت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب عورت نے اقرار کرلیا ہے تو پھر لعان ایک ہی طرف سے ہوگا اور اسکے سوا لعان اُس صورت مین ہوا کرتا ہے جب ایک دوسرے کو جھٹلاتا ہے اور یہان زوجہ شوہر کی تصدیق کرتی ہے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ لعان کا ثبوت اصح ہے **چھٹا مسئلہ** جب کوئی مرد اپنی زوجہ کا قذف کرے یعنے زنا کا عیب لگائے اور عورت پہلے اقرار کرے اور پھر منکر ہو جانے اور عورت کے اقرار کے دو گواہ لائے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ قبول نکیا جائیگا مگر چار گواہ ہونے سے اور اس مرد پر قذف کی حد واجب ہو جائیگی اور اسمین اشکال ہے اسلیے کہ یہ گواہی زنا کے اقرار پر ہے زنا پر نہین ہے اور چار گواہ زنا کے ثابت کرنے مین چاہیے ہوتے ہین نہ زنا کے اقرار مین **ساتوان مسئلہ** جب کوئی اپنی عورت کا قذف کرے اور اسکے بعد وہ عورت لعان سے پہلے مرجائے تو لعان ساقط ہو جائیگا اور شوہر اُسکا وارث ہوگا اور اگر زوجہ کے وارث مطالبہ کرینگے تو اوسپر قذف کی حد ثابت ہوگی اور اگر حد کا رفع کرنا لعان کرنے سے چاہے تو جائز ہے کہ شوہر اکیلا لعان کرے اور ابی بصیر کی روایت مین وارد ہوا ہے کہ مری ہوئی زوجہ کیطرف والون سے ایک مرد اُٹھ کھڑا ہوگا اور اُسکے شوہر سے ملاعنہ کریگا پھر شوہر زوجہ کی میراث سے محروم ہو جائیگا اور نہین تو اُسکی میراث لیگا اور اسی کے شیخ علیہ الرحمہ خلاف مین قائل ہوئے ہین اور اصل یہی ہے کہ میراث زوجہ کے مرنے سے ثابت ہوگی اور میراث کے ثبوت کے بعد جو لعان کہ عمل مین آیا ہی پھر اُس سے ساقط نہوگی **آٹھوان مسئلہ** جب کوئی مرد اپنی زوجہ کا قذف کرے اور اسکے ساتھ ملاعنہ نکرے تو اسے حد لگائینگے اور اُسکے بعد پھر اُسکا قذف زنا سے کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ حد نہین ہے اسلیے کہ اُسپر پہلے حد لگ چکی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ قذف کی حد کے موجب کے حاصل ہونیکے اعتبار سے پھر اُسے حد لگائینگے اور یہی اشبہ ہے اور اسیطرح پر اسمین اختلاف ہے کہ لعان کے بعد پھر اُسی زوجہ کا قذف زنا سے کرے اور اس مسئلہ مین سقوط حد کا اظہر ہے اور اگر غیر شخص کی جورو پر قذف کرے تو قذف کرنیوالے پر قذف کی حد جاری ہوگی اور اگر کسی کی زوجہ کو کوئی غیر قذف زنا سے کرے اور اُسکے بعد وہ عورت زنا کا اقرار کرے پھر اُسے شوہر یا کوئی غیر قذف کرے تو حد ساقط ہو جائیگی اگر شوہر زوجہ پر قذف کرے یعنے زنا کا عیب لگائے اور لعان بھی کرے اور زوجہ لعان نکرے پھر زنا کا عیب کوئی غیر شخص لگائے تو شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ حد نہین ہے اور اسکے حکم مین ہے کہ گویا ثبوت دیدیا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ غیر شخص کو حد لگانا چاہیے تو خوب ہوگا **نوان مسئلہ** اگر چار گواہ گواہی دین کہ اُنمین سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہین اور یہ خرید فروخت شرعی نہین بلکہ اپنے حق کا وصول کر لینا ہے اور سعی کرنے سے حربی کافر مسلمان کا مملوک ہوجاتا ہے یعنے کافر حربی کو دار الحرب سے غلبہ سے پکڑ لینے سے مملوک ہوجاتا ہے خواہ مومن پکڑ لین یا اہل ضلالت مسلمانون وغیرہ کے فرقون مین کے پکڑ لین مترجم کہتے ہین کہ فقہا نے کہا ہے کہ کافر حربی مسلمانون کا مملوک ہوجاتا ہے جسطرح سے اُسکے ہاتھ لگے مگر شرط یہ ہے کہ دار الاسلام مین صلح اور امان کی راہ سے نہ آیا ہو کیونکہ اگر اس طریق سے دار الاسلام مین رہے گا تو اس پر اسلام کی ملکیت جائز نہین اور بندے کی مملوکیت کا زائل کرنا اور اسے آزاد کرنا چار سببون سے ہوتا ہے ایک مباشرت دوسرے سرایت تیسری ملک چوتھے عوارض مباشرت یعنے مالک خود اپنے بندے کے آزاد کرنے کا مباشر ہو اور یہ تین طرح پر ہے ایک عتق دوسری کتابت تیسری تدبیر عتق یعنے بندے کے آزاد کرنیکی صریح عبارت یہ ہے کہ مالک کہے اَنْتَ حُرٌّ یعنے تو آزاد ہے یا کہے حررتک یعنے مین نے تجھے آزاد کیا اور اگر اعتقتک اور انت معتق کہے تو اسمین تردد ہے اور فقہا نے کہا ہے کہ عتق کا لفظ بھی آزادی مین صریح ہے اور فقیہون کی عبارتون مین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم کے حدیثون مین بھی تحریر کے لفظ سے زیادہ واقع ہوا ہے اور مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ تحریر کے لفظ کے سوا سے صحیح نہین خواہ وہ تحریر کے معنے سمجھانے مین عرفاً صریح ہو یا اس سے کنایہ ہو گو اُس لفظ سے تحریر کے معنون کا قصد بھی کرے جیسے کوئی اپنے غلام سے کہے فککت رقبتک یعنی تیری گردن کو مین نے کھول دیا یا کہے انت سائبۃ یعنے تو خود سر ہے تو صحیح نہین اور اگر اپنی لونڈی سے کوئی کہے اے حرہ اور اُس سے اُس لونڈی کے آزادی کا ارادہ کرے تو اس سے اُس لونڈی کے آزاد ہونے مین تردد ہے اور اشبہ یہی ہے کہ آزاد نہوگی اسلیے کہ اس عبارت کی لفظون کی مشابہت انشا سے بعید ہے اور اگر لونڈی کا نام حرہ ہو اور کہے کہ اَنْتِ حُرَّۃٌ یعنے تو حرہ ہے پھر اگر اخبار کے معنون کا قصد کرے گا تو وہ لونڈی آزاد نہوگی اور اگر عتق کے معنون کی انشا کا قصد کریگا تو اُسکی آزادی صحیح ہوجائیگی اور اگر اُسکا قصد معلوم نہو اور اُسکے قصد کا معلوم کرنا بھی ممکن نہو تو اُس لونڈی کی آزادی کا حکم نہ کیا جائیگا اسلیے کہ معلوم نہین کہ کس قصد سے اس عبارت کو کہا ہے اور اسمین تردد ہے اور تردد کا باعث یہ ہے کہ انت حرۃ کے لفظ کے حقیقی معنے عتق کی انشا کے ہین اور اخبار کے معنون کا محتمل ہونا اسمین توقف کا سبب ہے کہ غیر حقیقی معنو کے احتمال سے حقیقی معنون پر عمل کر سکتے ہین یا نہین مترجم کہتے ہین کہ احتمالی معنون کے لینے سے حقیقی معنون کا لینا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رجحان رکھتا ہے پھر مصنف علیہ الرحمہ کا تردد ضعیف ہے جیسا کہ مخفی نہین - اور تحریر کا لفظ صریح کہنا ضرور ہے اور تلفظ کی قدرت رکھنے پر مالک کا اشارہ کرنا یا لکھدینا کافی نہین اور صیغہ عتق کا شرط سے خالی ہونا ضرور ہے اور اگر کوئی کسی بندے کی آزادی کو کسی شرط پر جیسے گھر مین جانے پر یا کسی صفت پر جیسے مہینے کے گزرنے پر معلق کرے تو یہ عتق صحیح نہین ہے اور شرط اور صفت مین فرق یہ ہے کہ شرط مین واقع ہونے نہونے دونون کا احتمال ہوتا ہے اور صفت کا وقوع متیقن ہوتا ہے اور یہ دونون اُسوقت واقع نہین ہوتے ہین اور اسیطرح پر اگر کوئی کہے کہ تیرا ہاتھ یا پاؤن یا مُنھ یا سر آزاد ہے تو بھی صحیح نہین لیکن اگر کہے کہ تیرا بدن یا جسد حُر یعنی آزاد ہے تو اشبہ آزادی کا واقع ہوجانا ہے اسلیے کہ یہی انت حر کی عبارت سے مقصود ہوتا ہے اور آیا معتق یعنی آزاد کیے گئے کا معین ہونا شرط ہے ظاہر یہی ہے کہ شرط نہین ہے بس اگر کوئی کہے کہ میرے دو غلامون مین سے ایک غلام حر یعنی آزاد ہے تو صحیح ہے اور معین کرنا مالک پر موقوف ہے پھر اگر ایک کو معین کردے اور پھر عدول کرے تو قبول نکیا جائے گا اور اگر مالک معین کرنے سے پہلے مرجائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُسکا وارث معین کریگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ قرعہ سے تشخیص کرینگے اور یہی اشبہ ہے اسلیے کہ وارث اُسکے قصد سے وقفیت نہین رکھتا ہے لیکن اگر کوئی معین غلام کو آزاد کرے پھر اُسے اُس مین شبہہ پڑجائے تو یاد آنے کے وقت تک کی اُسے مہلت دیجائیگی پھر اگر یاد آجائے اور کہے کہ فلان غلام ہے تو اُسکے کہنے پر عمل کرینگے اور اگر اُسکے بعد عدول کرے تو قبول نکرینگے اور اگر اُسے یاد نہ آئے تو قرعے سے حکم نکرسکین گے جب تک کہ وہ زندہ ہے اسلیے کہ عمر بھر مین یاد کر لینے کا احتمال ہے اور اگر وہ مرجائے اور وارث مورث کے مقصود کے جاننے کا دعوی کرے تو اسکے قول کو مان لین گے اور اگر دوسرا غلام نزاع کرے اور کہے کہ مورث کا مقصود مین ہی ہون تو شیخ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ وارث کو قسم دینگے اور اگر مالک کے مرنیکے بعد معلوم نہو کہ اسکا مقصود کونسا مملوک تھا تو قرعہ ڈالین گے اسلیے کہ تعیین مشکل ہوگئی ہے اور امید اُسکی ہی نہین اور اگر مالک کے ہر غلامون مین سے کوئی دعوی کرے کہ تیرا مقصود مین ہی ہون اور مالک انکار کرے تو مقبول قول قسم کے ساتھ مالک کا قول ہے اور یہی آقا کے وارث کا بھی حکم ہے اور اگر قسم نکھائے تو اُسی پر حکم کیا جائیگا یعنے وہی غلام آزاد ہوجائیگا اور شیخ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ جب مالک قسم نکھائے تو غلام سے قسم لینا چاہیے اور آزاد کرنیوالے مین شرط ہے کہ بالغ اور کامل عقل ہو اور مختار ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی آزاد کرنے میں مجبور نہو اور آزادی کے معنون کا قصد قربت کے لیے کرے اور مالک مجبور نہو یعنی جیسے مفلس یا سفیہ ہونے سے اُسپر حجر نہوا ہو اور اُسکا تصرف ممنوع نہو اور نابالغ لڑکے کے بندہ آزاد کرنے میں اور اُسکے تصدق دینے میں تردد ہے اور جواز کی دلیل جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے زرارہ کی روایت ہے اور مستی کی حالت میں آزاد کرنا صحیح نہیں ہے اور جب قربت کا قصد شرط ہو تو کافر کا بندہ آزاد کرنا صحیح نہیں اسلیے کہ کافر سے قربت کی نیت متعذر ہے اور صحیح نہیں ہے اور کتاب خلاف میں شیخ علیہ الرحمہ نے مطلق صحیح فرمایا ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مسالک علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ کافر کے عتق کے صحیح ہونیکی دلیل یہ ہے کہ عتق فک ملک ہے اور مال اور نفع کا تصرف غیر کے لیے ہے اور کافر اسکی اہلیت رکھتا ہے بلکہ کافر کی مالکیت مسلمان کی ملکیت سے کمزور اور ضعیف ہے تو اُسکا چھوٹ جانا بھی زیادہ سہل ہے اور اسلیے کہ عتق کی بنا تغلیب پر ہے اور بندے میں کہ جسے آزاد کریں مسلمان ہونا اور مملوک ہونا معتبر ہے پھر اگر غلام کافر ہو تو اُسکا آزاد کرنا صحیح نہیں ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ مطلق صحیح ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ کافر بندے کا آزاد کرنا اُس کے آزاد کرنیکی نذر کی شرط سے صحیح ہے اور حرام زادے غلام کا آزاد کرنا صحیح ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ اُسکے کفر کے اعتبار سے صحیح نہیں اور ولد الزنا یعنے حرامزادے کا کفر ثابت نہیں ہوا اور اگر کوئی مالک کے سوا بندے کو آزاد کرے تو وہ عتق نافذ نہوگا گو مالک اجازت دیدے اور اگر کوئی کہے کہ میں تیرا مالک ہو جاؤں تو تو آزاد ہے تو وہ بندہ اُسکے مالک ہونیکے بعد آزاد نہوگا مگر جبکہ اُسنے نذر اور اُسکے مثل کا صیغہ اسمیں لگا دیا ہو اور کہا ہو کہ للہ علی ان ملکتک فانت حر تو اس صورت میں جب وہ بندہ اُسکا مملوک ہو جائیگا تو آزاد ہو جائیگا مترجم کہتے ہیں کہ شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہاں شرط پر تعلیق عتق کے منافی نہیں ہے اسلیے کہ نذر اور شبہ نذر کی وفا کا وجوب ہر مادے میں عام ہے اور یہ قول روایت سے مستند ہے مگر اس قول کی تضعیف یوں کی ہے کہ عتق مالک کی ملک میں جاری ہوتا ہے اور عتق کے صیغہ کے واقع کرنیکی وقت وہ غلام اُسکے ملک میں نہ تھا پھر مالک ہونیکے بعد عتق کا صیغہ نئے سر سے کہنا اولی ہے اور اگر عتق کا صیغہ کسی کام کرنے نہ کرنے پر قسم کے عنوان سے کہے تو عتق واقع نہوگا جیسے کہ کہے انت حران فعلت او فعلت یعنی تو آزاد ہوگا اگر ایسا کام کروں میں یا تو ایسا کام کرے جیسا کہ کہیں خدا کی قسم اگر فلان کام کرو نہیں تو عتق واقع نہوگا اسلیے کہ عتق کی انشا کا قصد نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا ہے **مترجم** کہتے ہین کہ عتق کی عبارت کو قسم بنانا اور عتق کی عبارت کو شرط پر معلق کرنا لفظ مین ایک ہے کوئی تفاوت نہین ہے اور قصد کے اعتبار سے تفاوت پیدا ہوتا ہے جیسا کہ مخفی نہین ہے اور اگر ولی اپنے نابالغ لڑکے کے مملوک غلام کو قیمت آنک کر ولایت سے خود مول لیکر آزاد کر دے تو صحیح ہے اور اگر بے مول لیے یا بالغ رشید بیٹے کے مملوک کو آزاد کرے تو صحیح نہین ہے اور عتق کے صیغے مین کوئی غلام سے شرط کرے جیسے معین مدت کی خدمت ہے تو اس شرط کی وفا لازم ہو جائیگی اور یہ شرط کرے کہ مثلاً خدمت نہ بجالائے گا تو پھر اُسے اپنا غلام بنا لیگا پھر اگر وہ شرط کی مخالفت کریگا تو شرط کے مقتضی پر عمل کرنیکے موافق پھر بندہ ہونے کی طرف پھیرلایا جائیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ عتق باطل ہو جائیگا اسلیے کہ آزادی مین بندے ہونیکو داخل کرنے سے مشروط کیا ہے اور یہ جائز نہین اور اگر خدمت کی مدت جو صیغے مین شرط کی گئی ہے گزر جائے اور وہ غلام اُس مدت بھر بھاگا رہے اور اُس مدت کے بعد ظاہر ہو تو پھر بندے ہونے مین عود نکریگا اور آیا مالک کے وارثون کو یا مالک کو اگر اُسوقت تک جیتا رہے اُس خدمت کی اجرت مثل کا مطالبہ پہونچتا ہے بعضے فقہا کہتے ہین کہ نہین پہونچتا ہے اور موجہ یہی ہے کہ اُس بندے پر اُس مشروط خدمت کی اجرت مثل لازم ہے اور جب کفارے مین بندے کا آزاد کرنا واجب ہو تو اُسے بندے کا مدبر کرنا کافی نہین یعنے اُسکی آزادی کو اپنی وفات پر معلق کرنا کافی نہین بلکہ اسیوقت آزاد کر دینا چاہیے اور جب بندہ رہتے ہین مومن بندے کو سات برس گزر جائین تو اُسکا آزاد کر دینا مستحب ہے اور مطلق مومن بندے کا آزاد کرنا مستحب ہے خواہ سات برس کی مدت گزری ہو یا نگزری ہو لیکن پہلا حکم سنت موکدہ ہے اور حق مذہب کے مخالف بندے کا آزاد کرنا مکروہ ہے اور جو بندہ کہ اپنے قوت کے کمانے پر قادر نہو اُسکا آزاد کرنا مکروہ ہے اور مستضعف بندے کا آزاد کرنا مکروہ نہین ہے اور جو کہ ایسے غلام کو آزاد کرے جو اپنے قوت کے کمانے پر قادر نہو تو اُسکی اعانت کرنا مستحب ہے

اس فصل سے ملحق مسئلے پہلا مسئلہ جو شخص بندے کے مالک ہونے پر اُسکے آزاد کرنیکی نذر کرے پھر وہ ایک ہی مرتبہ کئی غلامون کا مالک ہو جائے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ قرعہ سے ایک غلام کو آزاد کر دے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جسے چاہے آزاد کر دے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ کسی کو بھی آزاد نکریگا اسلیے کہ نذر کی شرط پائی نہین گئی کہ ایک بندے کی ملکیت ہے اور پہلا قول مروی ہے **دوسرا مسئلہ** اگر کوئی شخص نذر کرے کہ میری لونڈی سے میرے کسی غلام کا پہلا مملوک لڑکا جو پیدا ہوگا اُسے آزاد کر دونگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر دو بچے پیدا ہون یعنے ایک ہی مرتبہ پیدا ہون تو دونون کو آزاد کر دیگا اور اگر پیدا ہونے مین تقدیم اور تاخیر ہو یعنے آگے پیچھے پیدا ہون تو جو لڑکا پہلے پیدا ہوا ہے وہی آزاد ہوگا اور اگر پہلا بچا مرا ہوا پیدا ہوا اور دوسرا جیتا ہو تو شیخ علی علیہ الرحمہ کے قول کے موافق دوسرا آزاد ہوگا **تیسرا مسئلہ** جب کسی شخص کے بہت سے غلام ہون اور اُنہین سے بعضون کو آزاد بھی کیا ہو پھر اُس سے لوگ پوچھین کہ آیا تو نے اپنے غلامون کو آزاد کیا اور وہ جواب مین کہے کہ ہان آزاد کیا ہے تو اُنھین آزاد کیے غلامون کی طرف عتق پھریگا اور اُن غلامون کیطرف نہ پھریگا کہ جنھین آزاد نہین کیا ہے **چوتھا مسئلہ** اگر کوئی شخص یہ نذر کرے کہ اگر مین اپنی لونڈی سے ہمبستر ہونگا تو اُسے آزاد کر دونگا تو صحیح ہے پھر اگر اپنی ملک سے ہمبستر ہونیکے پہلے نکالدیگا تو نذر کا حکم حکم جاتا رہیگا اور اگر اسکے بعد پھر اُس لونڈی کو اپنی ملک مین لائیگا تو پھر قسم کا حکم یعنے نذر کا حکم عود کریگا **پانچوان مسئلہ** اگر کوئی اپنے پرانے بندے کے آزاد کرنیکی نذر کرے تو اُس بندے کو آزاد کریگا جو چھ مہینے یا چھ مہینے سے زیادہ اُسکے ملک مین رہا ہوگا **مترجم** کہتے ہین کہ یہ قول روایت سے مستند ہے اور اسمین کلام بہت ہے اس مقام کے مناسب نہین ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مسالک علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اس مسئلہ کو شیخ رحمہ اللہ نے کتاب نہایہ مین ذکر فرمایا ہے اور اُنھین کی تبعیت متاخرین علماء مین سے ایک جماعت نے کی ہے یہانتک کہ ابن ادریس نے بھی اسمین پیروی کی ہے اور اصل اسمین روایت ہے **چھٹا مسئلہ** جو بندہ آزاد ہوا اور اُسکے پاس کچھ مال ہو تو وہ مال اُسکے مالک کا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر مالک اُس مال سے واقف نہوگا تو مالک ہی کا مال ہے اور اگر اُس مال سے واقف ہوگا تو اُس آزاد ہوئے بندے کا مال ہے لیکن اگر مالک نے آزادی مین اس مال کا استثنا کر لیا ہوگا تو پھر بھی اُسی مالک کا مال ہے اور پہلا قول اشہر ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مسالک نے فرمایا ہے کہ یہ مسئلہ اس بات پر مبنی ہے کہ آیا بندہ مملوک ہونیکے حال مین کسی چیز کے مالک ہونیکی صلاحیت رکھتا ہے یا نہین پس بہت سے فقہا ہمارے یہ کہتے ہین کہ بندہ کسی چیز کا مالک نہین ہوتا ہے کیونکہ ظاہر آیت سے یہی ظاہر ہوتا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مالک ہوتا ہے اسلیے کہ بہت سی روایتین اسپر دلالت کرتی ہین کہ بندہ مالک ہوتا ہے اور اولی اِن روایتون کا محمل اسپر ہے کہ بندے کو جسمین مالک اجازت دے اسمین تصرف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مباح ہے پھر اگر اُسکے مالک ہونے کے قائل ہون تو اُسکے پاس جو مال ہوگا وہ اُسکے مالک کا ہوگا خواہ آزاد
ہو جائے یا مملوک رہے جبتک کہ یہ نہ معلوم ہو جائے کہ یہ مال مالک کی جہت سے باہر ہے اور اگر اُسکی
ملک کے قائل ہون تو اُسکے پاس جو مال ہے اور اُسے اُسکا مالک بھی جانتا ہے اور اُسنے اُسکا استثنا آزادگی
مین نہین کیا ہے تو وہ اُسی بندے کا ہے اور نہین تو اُسکے مالک کا ہے اسلیئے کہ صحیحہ زرارہ اسی پر دلالت
کرتی ہے **ساتوان مسئلہ** جبکہ کوئی تیسرا حصہ اپنے بندون کا آزاد کرے اور وہ چھ نفر ہون تو
اُنکے تیسرے حصہ کو قرعہ سے نکالین گے اور قرعہ کی صورت یہ ہے کہ تین رقعے لکھین گے اور ہر رقعے مین
دو نون غلامونکے نام لکھین گے پھر اُن رقعون کو آزاد ہونیکی اور غلام ہونیکی نیت سے نکالین گے اور
اگر آزاد ہونیکی نیت سے نکالین گے تو ایک ہی رقعہ کافی ہو جائیگا اور اگر غلام ہونیکی نیت سے نکالین گے
تو دو رقعے نکالنا چاہیے اور یہ قرعہ اُسی صورت مین ہے کہ وہ بندے گنتی مین اور قیمت مین برابر
ہون یا اُنکی قیمتین مختلف ہون اور اُنکا تین حصون مین گنتی کی رو سے برابر کرنا ممکن ہو اور اگر قیمتین
مختلف ہون اور اُنکا تین حصے گنتی مین برابر برابر کرنا ممکن نہو تو برابر قیمت والے تہائی بندے
قیمت کے اعتبار سے نکال لین گے اور گنتی کا اعتبار نکرینگے مثال اُسکی یہ ہے کہ سب پانچ غلام ہون اور
دو غلامون کی قیمت چار سو روپیہ ہون تو ہر ایک کی قیمت دو سو ہوئے اور قیمت تین غلامون کی دو سو
روپیہ ہون بس دو غلامون کو دو رقعون مین لکھنا چاہیے اور تین غلامون کو ایک رقعہ مین لکھنا چاہیے
اور تینون رقعون کو چھپا کر رکھنا چاہیے پھر وہان سے نکالے اگر آزادی کی نیت سے نکالے تو ایک
رقعہ کا نکالنا کافی ہے اور اگر بندے ہونیکی نیت سے نکالے تو دو رقعے نکالنا چاہیے تو اس صورت
مین تہائی قیمت کے اعتبار سے آزاد ہو جائینگے گو گنتی کی تہائی نہوگی اور اسمین تردد ہے اسلیئے کہ جناب پیغمبر
خدا صلی اللہ والہ وسلم سے ایسے واقعے مین یون مروی ہوا ہے کہ حضرت نے گنتی کے تہائی بندون کو آزاد فرمایا ہے
اور یہ قول گو کہ تہائی شریکون کے حصون کی تقسیم کے مطابق ہے پر مروی کے خلاف ہے اور اگر گنتی مین اور
قیمت مین برابر کرنا مشکل ہو تو قرعے سے ہر ایک کا نام آزادی کی نیت سے نکالین گے یہان تک کہ
قیمت کے اعتبار سے تہائی کو پہونچ جائے اور اگر نکالے ہوئے رقعون مین کچھ تہائی سے کم رہجائے تو اُسے
پورا کرینگے کہ دوسرے غلام کے کسی حصہ سے پورا ہو **آٹھوان مسئلہ** جو شخص کسی لونڈی کو نسیہ یعنے
قرض مول لے اور بایع کو اُسکی قیمت نہ دے اور اس لونڈی کو آزاد کرے پھر اُس سے نکاح کرے اور مرجائے اور اُس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لونڈی کے سوا اور کچھ مال نچھوڑے تو اُس خریدار کا آزاد کرنا اور نکاح کرنا باطل ہو جائیگا اور لونڈی کو اُسکے بیچنے والے کو پھیر دینگے اِس حال سے کہ وہ مملوک ہوگی اور اگر اُس خریدار سے حمل رکھتی ہوگی تو وہ بھی اُس لونڈی کے بیچنے والے کا مملوک ہوگا اور اسے ہشام بن سالم نے روایت کیا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ عتق بھی باطل نہوگا اور حمل بھی مملوک نہوگا اور یہی قول اشبہ ہے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ فتویٰ اسی پر ہے اور ہشام کی روایت کی تاویلیں کی ہیں کہ اُن کا ذکر تطویل کا موجب ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ اُس روایت ہشام میں کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ اُسکی اسناد ضعیف ہے اور اصول مذہب کے خلاف ہے اسیطرح پر صاحب مسالک نے فرمایا ہے نواں مسئلہ جب کوئی کسی بندہ کے آزاد کرنیکی وصیت کرے اور وہ بندہ متروکہ کی تہائی سے نکلتا ہو تو وارث پر لازم ہے کہ اُس بندے کو آزاد کر دیں اور اگر وارث آزاد کرنیکو نمانے تو حاکم اُسے آزاد کر دیگا اور اُس غلام کی آزادی کا حکم آزاد ہونیکے وقت سے کرینگے اور مالک کے مرنے کے وقت سے نکرینگے اور جو کچھ اُس غلام نے مالک کے مرنیکے بعد اور اپنے آزاد ہونے سے پہلے کمایا ہوگا وہ اسی غلام کا مال ہے اسلیے کہ آزادی کا سبب مالک کی وفات کے وقت سے ثابت ہوا ہے اور اگر ہم کہیں کہ وہ وارث کا مال ہے تو خوب ہوگا اسلیے کہ اکتساب کے وقت محض بندہ تھا دسواں مسئلہ جب کوئی شخص کسی کے کہنے سے اپنے غلام کو اُسکی طرف سے آزاد کر دے تو وہ عتق اِس کہنے والے کی طرف سے واقع ہو جائیگا اور وہ غلام اُس کہنے والے کیطرف منتقل ہو جائیگا کہ آزادی اُسکی ملک میں متحقق ہو اور اُس غلام کی ملکیت مامور سے آمر کیطرف جانے کے وقت میں تردد ہے بعضے فقہا کہتے ہیں کہ اُسکو وقت یعنی کہنے کے وقت میں آمر یعنی کہنے والے کی ملکیت سے متعلق ہوتا ہے تاکہ غیر مملوک کا آزاد کرنا لازم نہ آئے اور اسمین بحث ہے اسلیے کہ اس امر میں اطاعت مامور پر واجب نہیں ہے پھر ملک کا انتقال امر کے وقت میں کیونکر ہوگا اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ ملک کا انتقال آزاد کرنیکے ساتھ ہی ہوتا ہے اور اسمین بھی اشکال ہے کیونکہ ملک کا انتقال آزاد ہونیکی شرط ہے اور شرط مشروط پر مقدم ہوتی ہے اور مصنف علیہ الرحمہ کہچکے ہیں کہ وجہ یہی ہے کہ ثمرے پر کہ عتق کی صحت ہے اور آمر یعنے کہنے والے کے ذمے کی برارت ہے حصر کر لیا جائے اور اسکے سوا تحقیق یہ ہے کہ اُسکی ضرورت نہیں ہے گیارھواں مسئلہ اگر کوئی مرض موت میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسی بندے کو آزاد کرے تو یہ عتق مریض کے مال کی تہائی مین جاری ہوگا اور وصیت کا حکم رکھتا ہے اور بعضے فقہا اصل مال سے کہتے ہین اور پہلا قول مرجح ہے **دو تفریعین پہلی تفریع** جب کوئی مرض موت مین تین لونڈیون کو آزاد کرے اور اسکے سوا کچھ اور مال نرکھتا ہو تو اُن تینون لونڈیون مین سے ایک لونڈی کو آزادی کے لیے قرعے سے نکالین گے اور اگر اُسے پیٹ ہو کہ آزادی کے بعد وضع حمل ہو تو وہ بچہ اجماع کی رو سے آزاد ہے اور اگر آزاد ہونے سے پہلے جنی ہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ وہ بھی آزاد ہے اور اسمین تردد ہے **دوسری تفریع** جب کوئی شخص مرض موت مین تین غلامونکو آزاد کرے اور اُنکے سوا اور کچھ مال نرکھتا ہو اور اُسکے بعد ایک غلام مالک کے مرنے سے پہلے مرجائے تو مردہ غلام مین اور دو زندہ غلامون مین قرعہ ڈالین گے اگر آزاد ہونا مُردے کا نکلے گا تو اُسی مرے غلام کے آزاد ہونیکا حکم کرینگے اور اگر اُن دونون زندہ غلامون مین سے کسی کے نام کا نکلے گا تو اُسی مرے غلام پر حکم کرینگے کہ وہ غلام ہونیکی حالت مین مرا ہے مگر اُسے مورث کے ترکہ مین حساب نکرینگے کیونکہ میت کا ترکہ وہی چیز ہوتی ہے جو اُسکے مرنے کے بعد باقی رہی ہو اور ان دو زندہ غلامون مین سے تہائی بھر آزاد ہوگا اور اگر ایک غلام اُن غلامون سے تہائی بھر نہوگا تو ثلث کی بھرتی دوسرے غلام سے کرینگے اور اگر دونون غلامون کی قیمت ترکہ کی تہائی سے بڑھکر ہوگی تو اسمین سے زیادتی بھر بندہ رہیگا **دوسرا سبب سرایت ہے** پس جو کہ اپنے غلام کے کسی حصہ کو مثل تہائی ادھے چوتھائی کے آزاد کرے تو اُس پورے غلام مین آزادی سرایت کرجائیگی اگر وہ آزاد کرنے والا تندرست ہوگا یعنے بیمار نہوگا اور اُسکا تصرف بھی جائز ہوگا یعنے اُسپر شارع علیہ السلام نے حجر نکیا ہوگا اور اگر اُس بندے مین اس آزاد کرنیوالے کا کوئی شریک ہو اور وہ آزاد کرنیوالا مالدار ہو تو اُس شریک کے حصہ کی قیمت اُسی آزاد کرنیوالے سے دلوائین گے اور اگر وہ معتق یعنے آزاد کرنیوالا محتاج ہوگا تو بندہ اپنے کار و کسب سے اُس شریک کے حصے بھر کا بہم پہونچا کے اُسے دیدیگا اور آزاد ہوجائیگا اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر شریک کی ضرر رسانی کے قصد سے آزاد کرے اور مالدار بھی ہو تو چاہیے کہ شریک کی حصہ کی قیمت اُسے دیدے اور اگر محتاج ہوگا تو عقد آزادی باطل ہوجائیگا اور اگر قرب کے قصد سے اپنے حصہ کو آزاد کریگا تو اُسکا حصہ آزاد ہوجائیگا اور بندہ کماکر شریک کے حصے کی قیمت کو ادا کردیگا اور معتق یعنے آزاد کرنیوالے کو شریک کے حصے کی قیمت کا دینا واجب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین خواہ مالدار ہو یا محتاج ہو اور اگر بندہ کمانے سے عاجز آئے یا وہ بندہ کمانے کو قبول نکرے تو آزادی بھر کا خود مالک ہے اور شریک کے حصہ بھر کا مملوک ہے اور جو کچھ اپنے کار کسب سے پیدا کریگا وہ اُس بندے مین اور شریک مین مشترک رہیگا اور نفقہ یعنے ضروری خرچ بھی اُس بندے کا اُس مین اور شریک مین مشترک رہیگا اور فطرہ بھی اُسکا مشترک رہیگا اور اگر مہابات یعنے دِنون کی تقسیم اُسکے ساتھ شریک کرے تو بھی صحیح ہے اور معتاد اور غیر معتاد کسب کو شامل رہے گا یعنے جو اپنے حصے کے دنون مین پیدا کرے گا وہ اُسکا مال ہے اور جو شریک حصہ کے دنون مین کما لے گا وہ شریک کا مال ہے خواہ معتاد کسب ہو جیسے ہر روز کا کار کسب ہے یا غیر معتاد ہو جیسے شکار یا راہ مین کچھ پاتا ہے اور اگر بندہ تین مالکون مین مشترک ہو اور اُسے دو مالک آزاد کر دین تو تیسرے مالک کے حصے کی قیمت اُنھین دونون سے برابر لین گے خواہ اُنکے حصے برابر ہون یا کم زیادہ ہون اور قیمت آزادی کے وقت کی معتبر ہے اسلیے کہ اُسی وقت مین بندہ کا حصہ اُسکی ملکیت سے نکل گیا ہے اور شریک کا حصہ اُسکی قیمت کے دیدینے سے آزاد ہوتا ہے اور دوسرے شریکون کے حصون کے آزاد ہو جانے سے آزاد نہین ہوتا ہے اور شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ قیمت کی ادائی پر اس معنی سے موقوف رہتا ہے کہ اگر آزاد کرنیوالے شریک نے دوسرے شریک کے حصے کی قیمت دیدی تو آزاد ہونیکے وقت سے آزاد ہو جائیگا اور اگر نہ دی تو آزاد نہوگا اور اگر آزاد کرنیوالا شریک کے حصے کی قیمت کے بغیر دیئے ہوئے بھاگ جائے تو اُسکے پھرنے تک صبر کرینگے اور اگر شریک کے حصے کی ادا کرنے پر قدرت نرکھتا ہو تو مقدور اور کشایش حاصل ہونے تک کی اُسے مہلت دینگے اور اگر مشترک بندے کی قیمت مین اختلاف کرین تو مقبول قول معتق کا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ شریک کا قول مقبول ہے اسلیے کہ معتق نے شریک کے حصے کو اُسکے ہاتھ سے نکال دیا ہے اور اگر معتق اُس بندے مین کوئی عیب ہونیکا دعوی کرے تو مقبول شریک کا قول ہوگا یعنے عیب کا اثبات معتق پر لازم ہے اور ثابت کرنے سے عاجز آنے پر قسم شریک سے لینا ہوتا ہے اور مالداری جو شریعت مین معتبر ہے اُس سے یہ عبارت ہے کہ آٹھ پہر کا قوت اُسکا اور اُسکے عیال کا چھوڑ کر اُسکے پاس شریک کے حصے کی قیمت بھی ہو اور اگر بندے کے حصے کا ایسا شخص وارث ہو کہ وہ بندہ اُس وارث پر آزاد ہو جائے جیسے وارث کا باپ یا مان یا اُسکی بہن ہو تو شیخ علیہ الرحمہ نے خلاف مین فرمایا ہے کہ وہ وارث سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

متعلق ہوتے ہی آزاد ہو جائیگا اور شریک کے حصے مین بھی عتق سرایت کریگا اور پورا پورا آزاد ہو جائیگا
اور اُس حصے کی بھی قیمت وارث کے ذمہ پر ہوگی اور یہ قول بعید ہے اور اگر کوئی بندے مین سے اپنے
حصے کے آزاد کرنیکی وصیت کرے یا اپنے سارے بندے کے آزاد کرنے کی وصیت کرے اور اُس بندے
کے سوا اُسکے پاس اور کچھ مال نہو تو پہلی صورت مین موصی کے مرنے کے بعد اُس حصے مین سے
اُتنا آزاد ہوگا جتنا اُسکے متروکے کی تہائی بھر ہوگا اور تہائی سے زیادہ نہوگا اور دوسری صورت مین
بندے کا تیسرا حصہ آزاد ہوگا کہ متروکے کے تہائی مین وصیت جاری ہوتی ہے اور باقی بندے کی
دو تہائی وارثون کی مملوک رہیگی اور اسمین عتق سرایت نہین کریگا کہ بندے کی باقی کی قیمت وارث دین
اور اسیطرح پر اگر مرض موت مین کوئی بندے کو آزاد کرے تو متروکے کی تہائی مال سے آزاد ہوگا
اور باقی مریض پر بچا جائیگا اور جس بندے کے آزاد کرنیکی مالک اپنے مرنے کے بعد وصیت کرے
اور ترکے کی تہائی سے آزاد ہو تو اُسکی قیمت موصی کے مرنیکے بعد کی معتبر ہے اور وصیت کے وقت کی
معتبر نہین ہے اسطرح سے کہ وصیت کے وقت زیادہ قیمت لگتی تھی اور مرنے پر کم رہ گئی تو وہی کم قیمت
متروکے کی تہائی پر پڑے گی اور جس بندے کو مالک نے مرض موت مین آزاد کر دیا ہے تو اُسکی
قیمت آزاد ہونیکے وقت کی اعتبار کرنا چاہیے کہ متروکے کی تہائی سے کم ہے یا زیادہ ہے تا متروکے کی
تہائی سے آزاد ہو اور متروکے کی قیمت وفات کے وقت سے ورثہ کے قبض و تصرف کے وقت تک کی
دونون قیمتون مین جو کم ہوگی اُسیکا اعتبار کرینگے کہ اگر وفات کے وقت ورثہ کے قبضے سے پہلے سو روپیہ
کا مال تھا اور جب ورثہ کے قبضے مین آیا تو اسی روپیہ کا انکنے لگا بس ترکے کا حساب اسی روپیہ سے کرینگے
اور بندے کی قیمت کی بھی اسی قیاس پر حساب کرنا چاہیے تا تہائی معلوم ہو جائے اسلیے کہ جو موصی کے مرنیکے
بعد ترکے مین سے کم ہو جائیگا وہ ترکہ مین معتبر نہین ہے اور جو ترکے مین بڑھ جائیگا وہ وارثون سے تعلق
رکھتا ہے اسلیے کہ اُنکے ملک مین بڑھا ہے اور وہ میت کے ترکے مین داخل نہین ہے اور اگر کوئی حاملہ
لونڈی کو آزاد کرے تو جو بچہ کہ اُسکے پیٹ مین ہے وہ بھی آزاد ہو جائیگا گو مالک اُس بچے کو آزادی
سے مستثنے کر دے اور یہ مطابق اُس روایت کے ہے جسے سکونی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کیا ہے اور اسمین اشکال ہے اسلیے کہ مالک نے حمل کے آزاد کرنیکا قصد نہین کیا ہے اور یہ روایت
مذہب امامیہ کے مخالف اور عامہ کے مذہب کے مطابق ہے بس ضعیف شہری لغو ہے جب کہ کوئی بندہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دو مالکوں میں مشترک ہو اور ہر ایک دوسرے پر دعویٰ کرے کہ تونے اپنے حصے کو آزاد کیا ہے اور
دونوں آپس میں قسمیں کھائیں پھر اسکے بعد بندے کے دونوں حصوں کا مملوک رہنا ثابت ہوگا اور جب
ایک شریک مشترک بندے میں سے اپنے حصے کو آزاد کردے اور دوسرے شریک کے حصے کی قیمت عتق
کی سرایت کے سبب سے دیدے تو آیا آزادی قیمت کے دینے کے وقت پائی جائیگی یا اسکے بعد اس میں تردد ہے
اشبہ یہی ہے کہ قیمت دینے کے وقت آزادی متحقق ہوگی اسلیئے کہ آزادی مملوک سے متعلق ہوتی ہے اور غیر مملوک سے
متعلق نہیں ہوتی ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ آزادی قیمت دینے کے قریب ہی پائی جاتی ہے تو خوب
ہوگا اور جبکوئی وارث وارثوں میں سے مشترک بندے کی آزادی کی گواہی دے تو اس گواہی دینے والے
وارث کے حصے بھر کا آزاد ہونیکا حکم کردینگے اور اسکی گواہی سے اور وارثوں کے حصوں میں آزادی
ثابت نہوگی اور دوسرا وارث بھی گواہی دے اور دونوں عدل اور شرطوں کے جامع ہونگے تو شہادت
قبول کیجائیگی اور پورا پورا بندہ آزاد ہوجائیگا اور نہیں تو انھیں کے حصوں بھر کا آزاد ہوجائیگا اور
باقی وارثوں کے حصوں میں آزادی کا حکم نہوگا اور ان دونوں گواہوں میں سے کسی کو اور شریکوں کے
حصے مول لینے کی تکلیف نہ دینگے یعنی عتق انکے حصوں میں سرایت نکریگا اسلیئے کہ گواہی عتق کو ثابت
کرتی ہے کچھ عتق کو واقع نہیں کرتی ہے اور سرایت کا باعث عتق کا واقع کرنا ہے اور عتق کا ثابت کرنا
سرایت کا باعث نہیں لیکن ملک جب کوئی عورت یا مرد ان باپ میں سے کسی کا مالک ہو اور وہاں
باپ کتنے ہی بلند ہوں یعنے باپ کا باپ وغیرہ اور اولاد میں سے کسی کا مالک ہو اور وہ کتنی ہی پست ہو جیسے
بیٹی کا بیٹا وغیرہ تو وہ اسی وقت آزاد ہوجائیگا اور اسیطرح پر الیسی قرابتی عورتیں جن سے نکاح مرد پر
حرام ہے جیسے خالہ پھوپھی بہن وغیرہ یہ جب ان میں سے کسی کا مالک ہوگا وہ آزاد ہوجائیگی اور عورت پر
دو عمودوں کے سوا آزاد نہونگے یعنے آباء اور اولاد اور اگر دودھ کی جہت سے ایسے شخص کا مالک ہو کہ جو کہ
ملکیت میں نسب کی رو سے آزاد ہو جاتا ہے جیسے رضاعی باپ اور رضاعی ماں وغیرہ ہے اس میں دو
روایتیں ہیں زیادہ مشہور یہی ہے کہ وہ آزاد ہوجائیگا اور انہیں ملک کے ثابت ہونے کے وقت سے
عتق متحقق ہوجاتا ہے اور جیسا کہ پورا بندہ جسکی ملک ہونے سے آزاد ہوجاتا ہے اسیطرح اسکا جز بھی اسکی ملک
کے سبب سے آزاد ہوجاتا ہے اور جس مالک کی ملکیت سے بندہ کا جز آزاد ہوجائے اور وہ مالدار ہو
تو آزادی اس بندے کے باقی حصوں میں سرایت نہیں کرے گی کہ اسے باقی حصوں کی قیمت دینا چاہیئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور یہی حکم ہے اگر کوئی شخص بے اختیار ایسا مالک ہو جائے جیسے اُسے میراث مین پہونچے تو بھی حصون کی قیمت کا دینا لازم نہین اور اگر اپنے اختیار سے ملک کو واقع کرے جیسے خریدے اور مالدار ہو تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اور دن کے حصون مین بھی عتق سرایت کریگا اور اُسے اُنکے حصوں کی قیمت دینا چاہیے اور اسمین تردد ہے مترجم کہتے ہین کہ اسمین تردد کا سبب یہ ہے کہ خریدار نے اپنے خرید کیے حصے کو خود نہین آزاد کیا کیونکہ یہ آزادی اُسکی ملکیت سے ہوئی ہے بے خریدار کے اختیار کے آزادی اُس سے متعلق ہو گئی ہے بس خریدار عتق کا فاعل نہین ہوا ہے کہ شریکون کے حصون کی قیمت اُسکے ذمے عائد ہو اور اِس اعتبار کے سبب سے کہ جب اُسنے قصداً ایسے تملک کا کیا کہ جسپر آزادی متفرع ہے تو اُسنے عتق کا قصد کیا کیونکہ سبب کا فاعل مسبب کا بھی فاعل ہوتا ہے پھر اِس سے عتق سرایت کریگا اور شریکون کی قیمت کی ادا اُسپر لازم ہو گی اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ سرایت زیادہ صحیح ہے اور شریکونکے حصون کی قیمت کی ادا اُسپر واجب ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ اس دلیل سے کہ عتق کی اسناد مجازی ہے اور وہ حقیقت مین عتق کا فاعل نہین ہے لیں تردد مصنف کا بجا ہے اور اور بے دلیل کے وجوب کا ثبوت حکم اور بیجا ہے اور رفع شبہات کو اصل عدم موجود ہے دو فرعین پہلی فرع اگر کوئی شخص کسی نابالغ لڑکے یا دیوانہ کے لیے اپنے غلام مین سے کوئی حصے کی وصیت کرے کہ وہ غلام اُسکی ملک مین آزاد ہو جاتا ہو اور وہ صبی یعنی لڑکا یا دیوانہ محتاج یعنی فقیر ہو تو اُس لڑکے یا دیوانے کے ولی کو قبول کر لینا اُس وصیت کا اُس شرط سے جائز ہے کہ اسمین کوئی نقصان اُس لڑکے یا دیوانے کا نہ ہوتا ہو اور اگر نقصان ہوتا ہوگا تو ولی کو قبول کرنا جائز نہین اسلیے کہ ولی کے تصرف اُنکے نفعون کی جہت مین جاری ہین اور نقصان مین جاری نہین جیسے بیمار معسر باپ کسی کا غلام ہو اور اسمین سے کوئی شخص کسی حصے کو وصیت کرے اگر ولی اُسے قبول کریگا تو وہ آزاد ہو جائیگا اور اُس لڑکے اور دیوانے کا واجب نفقہ ہو جائیگا یعنے اُسکا ضروری خرچ اُسے دینا واجب ہو جائیگا دوسری فرع اگر کوئی شخص کسی نابالغ لڑکے کے لیے یا کسی دیوانے کے لیے کسی ایسے غلام مین سے کچھ حصے کی وصیت کرے کہ وہ غلام اُسکی ملک ہونے سے آزاد ہو جاتا ہو اور وہ لڑکا یا دیوانہ محتاج ہو تو ولی کو اُس وصیت کا قبول کر لینا جائز ہے اسلیے کہ اسمین مولی علیہ یعنے اُس لڑکے یا دیوانہ کی جسکا یہ ولی ہے منفعت ہے کہ اُسکے قریب کے رشتہ دار کا ایک حصہ آزاد ہوا جاتا ہے اور اُسکا کچھ نقصان اسمین نہین ہے اسلیے کہ فقیر پر نفقہ کبھی واجب نہوگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور عتق بھی اور دونکے حصون مین سرایت نکرے گا کہ اُنکی قیمتین دینی پڑین اور اگر وہ لڑکا یا دیوانہ مالدار ہو تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ ایسی وصیت کا ولیکو قبول کرنا جائز نہین اسلیے کہ اُسے اور ونکے حصون کی قیمتین دینا لازم ہوجائینگی اور موجہ یہی ہے کہ قبول کر لینا جائز ہے اسلیے کہ اشبہ یہی ہے کہ یہ استخلاص یعنے قیمت دیکر چھڑا لینا ولی کے قبول سے لڑکے یا دیوانے کے ذمے نہوگا کیونکہ یہ نقصان ہے اور نقصانمین ولی کا فعل جاری نہین ہوتا ہے پھر عتق کی سرایت متحقق نہوگی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اس حصے نے لڑکے کی بے اختیاری مین اُسکے ملک سے تعلق کیا ہے اسلیے کہ ولایت قہری امر ہے لڑکے یا دیوانے کے اختیار سے نہین ہے **مترجم** کہتے ہین کہ اسمین اشکال ہے اسلیے کہ ولی کا قبول کر لینا بھی مولی علیہ کے قبول کر لینے کے مثل مین ہے جیسا کہ فقہا نے کہا ہے ولی کا اختیار مثل مولے علیہ کے اختیار کے ہے لیکن عوارض یعنے ایسے عارضی امر جو مملوک کی آزادی کے موجب ہین وہ نابینائی ہے اور جذام ہے اور زمین گیری ہے یعنے پھرنے کی قدرت نہونا ہے خواہ اُس کی طرف سے ہو یا خدا کی طرف سے ہو اور اپنے مالک سے پہلے دار الحرب مین مملوک کا مسلمان ہوجانا ہے اور آزاد مورث کی میراث مین سے بندے کا اپنی قیمت بھر مالک کو دیدینا ہے جبکہ اُسکے سوا اُس مورث کا کوئی اور وارث قریب نہو تو اُسے مول لیکر آزاد کرنا چاہیے اور بندے کو اُسکا مالک مثلہ کرے یعنے اُسکی ناک یا کان یا اسکے مثل مین کچھ کاٹ لے تو اُس بندے کے آزاد ہونے مین تردد ہے اور مروی یہی ہے کہ وہ بھی آزاد ہوجائیگا اور کبھی لونڈی مالک کا لڑکا جننے سے بھی آزاد ہوجاتی ہو پس چاہیے کہ آزادی کے تین سبب ایک کتاب مین بیان کیے جائین اسلیے کہ اِن تینون سببون کا ثمرہ مملوکیت کو دور کردینا ہے

كتاب تدبير ومكاتبه واستيلاد

یہ کتاب تدبیر اور مکاتبہ اور استیلاد کے بیان مین ہے **تدبیر** مالک کا بندیکو اپنے وفات کے بعد آزاد کردینا ہے اور اگر مالک اپنے بندے کی آزادی کو کسی اور کے مرنے پر معلق کرے جیسے مملوک کی شوہر کے مرنے پر یا اُس شخص کے مرنے پر جسکے خدمت کے لیے مملوک کو مقرر کیا ہے تو اسمین تردد ہے اظہر یہی ہو کہ جائز ہے اور یہ بھی تدبیر کا حکم رکھتا ہے اور اسکا مستند حدیث ہے اور تدبیر کا جاننا تین مقصدون کے بیان کو چاہتا ہو **پہلا مقصد** اسکے صیغے مین ہے اور اُس چیز کے بیان مین ہے جس سے تدبیر حاصل ہوتی ہے اور تدبیر کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صریح صیغہ یعنی عبارت یہ ہے کہ اپنے مملوک سے کہدے کہ انت حر بعد وفاتی یعنے تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا یہ کہدے کہ جب مین مرجاؤنگا پھر تو آزاد ہوجائیگا یا عتق یا معتق اسم مفعول کے صیغے سے کہے اور سارے شرط کے حرف تدبیر کے صیغے مین برابر ہین خواہ ان مت یا اذا مت یا لو مت کہے یعنے اگر مین مرجاؤن یا جبکہ مین مرجاؤن یا اگر مین مرجاؤن اور اسیطرح پر یہ لفظون کا اختلاف کہ جن سے تدبیر کی تعبیر کرے مین کچھ فرق نہین ڈالتا ہے جیسے کہین کہ یہ غلام یا یہ لونڈی یا تو یا فلان بندہ اور یہی حکم ہے اگر کسی وقت سے یا کسی زمانے سے مقید کرے اور تدبیر دو قسمون پر منقسم ہوتی ہے ایک مطلق تدبیر جیسے کہے جب مین مرجاؤن اور دوسری مقید تدبیر ہے جیسا کہ کہے کہ جب مین اس سفر مین یا اس مرض مین یا اس سال مین یا اس مہینے مین مرجاؤن تو تو آزاد ہے اور اگر یہ کہے کہ تو مدبر ہے اور اسی پر اکتفا کرے اور کچھ نہ کہے تو تدبیر منعقد نہوگی اور اگر اس عبارت کو کہے کہ جب مین مرجاؤنگا تو تو آزاد ہے تو یہ تدبیر صحیح ہے اور صحت کا سبب تدبیر کے صیغے کا تلفظ ہے نہ اگلی عبارت کہ تو مدبر ہے اور اگر کوئی غلام دو شریکون مین مشترک ہو اور دونون مالک یہ کہین کہ جب ہم مرجاینگے پھر تو آزاد ہے تو ہر ایک کی تدبیر ہر ایک کے حصے سے متعلق ہوگی اور شرط پر معلق نہوگی کہ ایک حصے کے آزادی دوسرے حصے کی آزادی پر موقوف رہے اور پورا پورا بندہ دونون مالکون کے مرنیکے بعد آزاد ہوجائیگا اس شرط سے کہ ہر مالک کا حصہ اسکے ترکے کی تہائی سے زیادہ نہو اسلیے کہ ترکے کی تہائی سے زیادہ مین وصیت جاری نہین ہوتی ہے اور نہین تو جسکا حصہ ترکے کی تہائی بھر یا تہائی سے کم ہوگا اُسکے حصے مین آزادی جاری ہوجائیگی اور جس مالک کا حصہ ترکے کی تہائی سے زیادہ ہوگا تو تہائی بھر مین آزادی جاری ہوجائیگی اور جتنا تہائی سے زیادہ ہوگا اُتنا مملوک رہیگا اور اگر ایک آقا مرجائیگا تو اگر اسکا حصہ تہائی بھر یا کم ہوگا تو اُسکے حصے بھر بندہ آزاد ہوجائیگا اور دوسرے مالک کا حصہ اُسکے مرنے پر موقوف رہیگا اور کوئی شخص یہ توہم نہ کرے کہ ہر مالک کے حصہ کا آزاد ہونا دوسرے مالک کے حصے کے آزاد ہونے پر معلق رکھنے سے عتق کو شرط پر معلق کیا ہے اور یہ جائز نہین اسلیے کہ اس عبارت مین اسکا بھی احتمال ہے اور عتق کو اُس کے بعد وفات کے واقع کرنیکا بھی احتمال ہے کہ دونون صحیح ہین اور انھین معنون کو مسلمان کے قصد کو باطل سے معذور رکھ بچانے کے لیے مراد لینا چاہیے تدبیر کی شرطین دو ہین پہلی شرط تدبیر کے صیغے کو قصد سے کہنا ہے پھر اگر سہو سے یا غلطی سے یا مستی کے حال مین یا شدت کے غصے مین بے قصد کے یہ الفاظ زبان سے نکالے گا تو یہ کلام لغو ہے اور اسکا اعتبار تدبیر کے حاصل ہونے مین نہوگا اور بعضے فقہا نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قربت کے قصد کو بھی شرط کیا ہے اور اسمین تردد ہے اور موجہ یہی ہے کہ شرط نہین ہے دوسری شرط تدبیر کی یہ ہے کہ علما مین کے مشہور قول پر تدبیر کا شرط اور صفت سے خالی ہونا ہے اور شرط اور صفت مین کا فرق مکرر بیان ہو چکا ہے پھر اگر شرط پر معلق کرے اور جیسے کہے کہ اگر سافر سفر سے پھر آئے پھر تو میرے مرنیکے بعد آزاد ہے یا صفت پر معلق کرے اور کہے کہ ماہ رمضان کا چاند دیکھا جائے تو میرے مرنیکے بعد تو آزاد ہے تو اس سے تدبیر منعقد ہوگی اور یہی حکم ہے اگر کہے کہ میرے مرنے پر ایک سال یا چھ مہینے کے بعد تو آزاد ہے یا یون کہے کہ میرے مرنے کے بعد تو میرے بیٹے کو اسقدر روپیہ دیگا تو پھر تو آزاد ہے تو یہ سب نہ تو تدبیر ہے اور نہ کتابت ہے جیساکہ اسکا بیان ہوگا اور مدبرہ لونڈی اپنے آقا کی ملک ہے اسے اس لونڈی سے ہمبستر ہونا پہونچتا ہے اور اُسے اسمین تصرفات مثل کام لینے وغیرہ کے جائز ہین اور اگر اُس لونڈی کو اسکے مالک کا پیٹ رہجائے تو بھی تدبیر باطل نہوگی اور جب اُسکا مالک مرجائیگا تو اُسکے متروکے کی تہائی سے آزاد ہوجائیگی اور اگر متروکے کی تہائی اسکی قیمت بھر کی نہوگی تو جتنا حصہ اس لونڈی مین متروکے کی تہائی سے زیادہ ہوگا اُسمین لونڈی رہیگی اور اگر حاملہ ہوگی تو اپنے بچے کے حصے مین سے آزاد ہوجائیگی اور اگر مدبرہ لونڈی اپنے مالک کے غلام سے تدبیر کے بعد حمل رکھوائے تو وہ حمل بھی ماں کیطرح پر مدبر ہوگا خواہ وہ ہمبستری عقد نکاح سے ہوئی ہو یا زنا سے ہوئی ہو یا شبہ سے ہوئی ہو اور اگر مالک اُس لونڈی کی تدبیر کو زائل کرے تو اُسکی اولاد کی تدبیر کا زائل کرنا ہمین جائز ہے اسلیئے کہ اس باب مین روایتین وارد ہوئی ہین اور اُسکے ساتھ یہ بھی ہے کہ اولاد مین تدبیر ماں کی تدبیر کی سرایت کے طریق سے ہے اور یہ مالک کے اختیار سے نہین ہے پھر اُسمین رجوع جائز نہین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ مدبرہ لونڈی کی اولاد کی تدبیر کو بھی مالک زائل کر سکتا ہے لیکن پہلا قول مروی ہے اور یہی مدبر غلام کا بھی حکم ہے کہ تدبیر کے بعد اُسکے لڑکا پیدا ہو تو وہ بھی اُسکے مالک کا باپ کی طرح سے مدبر مملوک ہوگا اور اگر کوئی اپنی لونڈی کو مدبرہ کرے اور پھر اُسکی تدبیر مین رجوع کرے یعنے پھر جائے اور وہ لونڈی ایک لڑکا جنے کہ رجوع کے وقت سے اُس لڑکے کے پیدا ہونیکے وقت تک چھ مہینے یا چھ مہینے سے زیادہ گزرے ہون تو یہ لڑکا مدبر نہوگا اسلیئے کہ احتمال ہے کہ رجوع کے بعد ماں کے پیٹ مین پڑا ہو اور اگر رجوع کے وقت سے پیدا ہونے کے وقت تک چھ مہینے سے کم گزرے ہون کہ یہ چھ مہینے کی مدت کم سے کم حمل کی مدت ہے تو وہ لڑکا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدبر ہوگا اسلیے کہ معلوم ہے کہ تدبیر کے وقت ماں کے پیٹ مین منعقد ہوچکا تھا پھر ماں کی تدبیر مین کی رجوع اُس بچے مین سرایت نکریگی اور وہ اپنے تدبیر پر باقی رہیگا اور اگر حاملہ لونڈی کی کوئی تدبیر کرے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر ماں تدبیر کے وقت پیٹ کے ہونے سے واقف ہو تو حمل بھی مدبر ہے اور اگر واقف نہو تو ماں کے تدبیر حمل مین سرایت نکرے گی اور مالک کا وہ مملوک ہے اور وشا کی روایت مین اسیطرح پر وارد ہوا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ حمل مدبر نہو گا اسلیے کہ مالک نے اُسکی تدبیر کا قصد نہین کیا ہے اور یہی اشبہ ہے دوسرا مقصد مباشر تدبیر یعنے اپنے مملوک کی تدبیر کرنیوالے کے بیان مین ہے تدبیر کرنیوالے مین بلوغ اور کمال عقل اور قصد اور اختیار معتبر ہے اور یہ معتبر ہے کہ اُسکا تصرف اُسکے مال مین جائز ہو یعنے حاکم شرع نے اُسپر مفلسی وغیرہ کے سبب سے حجر نکیا ہو پھر اگر نابالغ لڑکا اپنے مملوک کو تدبیر کرے تو یہ تدبیر واقع نہوگی اور روایت مین وارد ہوا ہے کہ اگر نابالغ لڑکا ممیز ہو اور دس برس کا سن رکھتا اور اپنے مملوک کی تدبیر کرے تو اُسکی تدبیر صحیح ہے اور دیوانے کا تدبیر کرنا بھی صحیح نہین ہے اور نہ اُس شخص کا صحیح ہے کہ جبر تدبیر کرنے کے لیے کسی نے جبر کیا ہو اور وہ مجبوری اور بے اختیاری سے اپنے مملوک کی تدبیر کرے تو صحیح نہین ہے اور مدہوش یعنے نشہ کی مستی کے تدبیر صحیح نہین ہے اور جو شخص بے قصد کے سہو سے تدبیر کرے تو اُسکی تدبیر بھی صحیح نہین ہے اور آیا کافر کا اپنے مملوک کی تدبیر کرنا صحیح ہے اشبہ یہی ہے کہ صحیح ہے خواہ حربی کافر ہو یا ذمی کافر ہو اور اگر مسلمان اپنے بندے کی تدبیر کرے پھر تدبیر کے بعد مرتد ہو جائے تو اُسکی تدبیر باطل نہوگی اور ارتداد کے دنون مین مرجائیگا تو وہ مدبر بندہ آزاد ہو جائیگا اگر تدبیر کرنیوالا ملی مرتد ہوگا اور اگر فطری مرتد ہو گا کہ فطرت اسلام مین پیدا ہوا ہوگا تو اُسکے مرنے پر اُسکا مدبر بندہ آزاد نہو گا کیونکہ فطری مرتد کا قتل واجب ہے اور اُسکا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اُسکے بندے اُسکی ملکیت نکلکر اُسکے وارثون کی ملک مین جا رہتے ہین اور مدبر بندے کی آزادی مین شرط ہے کہ اپنے مالک کی وفات تک اُسکی ملک مین رہے اور اسمین تردد ہے اسلیے کہ مدبر کا حق وارثون کے حق کے پہلے سے ہے پھر مالک کے مرتد ہو جانے سے وہ بندہ وارثون کے ملک کی طرف صرف بندہ ہونے پر منتقل نہوگا اور جب فطری مرتد کہ اُسکا مالک ہے مرجائیگا تو وہ مدبر بندہ آزاد ہو جائیگا اور کوئی شخص ملی مرتد ہو جائے اور ارتداد کے بعد اپنے بندے کی تدبیر کرے تو اُسکی تدبیر صحیح ہے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر مرتد فطری ہو اور ارتداد کے بعد تدبیر کرے تو اسکی تدبیر صحیح نہین ہے اور شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ مرتد خواہ ملی ہو یا فطری ہو اسکی تدبیر صحیح ہے مگر اس قول مین وہی اشکال ہے کہ بیان ہو چکی کیونکہ فطری مرتد کی ملکیت شرع کے حکم سے زائل ہو جاتی ہے پھر اسکی تدبیر کیونکر بحال رہ سکتی ہے اور اسکا جواب بھی ظاہر ہو چکا ہے اسلیے مصنف علیہ الرحمہ نے اس مسئلہ مین تردد اور توقف فرمایا ہے اور اگر کوئی کافر اپنے کافر بندے کو مدبر کرے اور پھر وہ بندہ مسلمان ہو جائے تو اس کافر کو اس بندے کے بیچنے کی کسی مسلمان کے ہاتھ تکلیف دینگے خواہ وہ کافر اسکی تدبیر مین رجوع کرے یا نکرے اور اگر اس مسلمان بندے کے بیچنے سے اور تدبیر مین رجوع کرنے سے پہلے اسکا مالک مرجائے تو وہ بندہ اسکے متروکے کی تہائی سے آزاد ہو جائیگا اور اگر اسکی قیمت تہائی سے زیادہ ہوگی تو تہائی بھر آزاد ہو جائیگا اور باقی وارث کی ملک رہیگا اور اگر وارث مسلمان ہوگا تو اسکی ملکیت اس بندے پر قرار پا جائیگی اور اگر کافر ہوگا تو اس بندے کی رقیت بھر کی مقدار کسی مسلمان کے ہاتھ بیچ ڈالین گے اور اسکی قیمت اسکے مالک کو دینگے اور گونگے مالک کا تدبیر کرنا تدبیر کے سمجھانیوالے کسی اشارے سے صحیح ہے اور اسی طرح پر تدبیر سے رجوع کرنا بھی صحیح ہے اور صحت کی حالت مین تدبیر کرے اور اسکے بعد گونگا ہو جائے اور مفہم اشارے کے ساتھ رجوع کرے تو بھی صحیح ہے **تکملہ** مقصد تدبیر کے حکمون مین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین پہلا **مسئلہ** تدبیر وصیت کا حکم رکھتی ہے کہ اسمین رجوع جائز ہے خواہ زبان سے ہو جیسے یون کہے کہ مین نے تدبیر سے رجوع کی یا فعل سے ہو جیسے اسے کسی شخص کو دیڈالے یا وقف کرے یا وصیت کرے کہ اس بندے کو میرے مرنیکے بعد فلان شخص کو دیدینا خواہ مطلق تدبیر ہو یا مقید تدبیر ہو اور مطلق مدبرہ کی اور مقید مدبر کی مثالین اسکے پہلے بیان ہو چکی ہین اور اسیطرح پر کوئی اپنے مدبر بندے کو بیچ ڈالے گا تو وہ تدبیر باطل ہو جائیگی اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ پہلے اسکی تدبیر سے رجوع کر لے اور اسکے بعد بیچے تو بیع صحیح ہو اور یہی حکم ہے اگر اسکے بیچنے کے ساتھ تدبیر سے رجوع کا قصد کیا ہو تو بھی صحیح ہو اور اگر رجوع کا قصد نکرے تو اسکی خدمت مین بیع جاری ہو جائیگی اور رقبہ مین بیع جاری نہوگی اور اپنے مالک کے مرنیکے بعد وہ آزاد ہو جائیگا اور اگر مالک اپنے بندے کی تدبیر کا منکر ہو جائے تو یہ انکار تدبیر سے رجوع نہین ہے یعنے جب رجوع کے ارادہ کرنے پر کوئی ایسا قرینہ نہو جو اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ تدبیر کے منکر ہونے سے تدبیر مین رجوع کا قصد کیا ہے اور ظاہر یہی ہے کہ تدبیر کا انکار بھی رجوع ہوتی ہے اور اگر مملوک دعوی کرے کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے مجھے تو نے مدبر کیا ہے اور مالک انکار کرے اور قسم کھالے تو واقع مین تدبیر باطل نہو گی گو مدبر بندے کا
تدبیر کا دعوی ساقط ہو جائیگا **دوسرا مسئلہ** مدبر بندہ اپنے آقا کے مرنیکے بعد اُسکے ترکے کے تیسرے
حصہ سے آزاد ہو جائیگا پھر اگر تہائی سے نکل سکے گا تو پورا پورا آزاد ہو جائیگا اور اگر متروکہ کی تہائی اُس
پورے بندے کی قیمت بھر کی نہو گی تو تہائی بھر آزاد ہو جائیگا اور باقی مین وارثون کا مملوک رہیگا
اور اگر اُس غلام کے سوا اُسکے مالک کے پاس کچھ نہوگا تو تیسرا حصہ اُس غلام کا آزاد ہو جائیگا اور باقی دو تہائی
مین وارثون کا مملوک رہیگا اور اگر کوئی شخص اپنے بندونکی ایک جماعت کی تدبیر کرے پھر اگر وہ سب
اُسکے متروکے کی تہائی سے نکل سکین گے تو وہ سب کے سب آزاد ہو جائینگے اور اگر اُنکی قیمت تہائی سے بڑھکر
ہو گی تو تہائی بھر کے آزاد ہو جائینگے اور باقی وارثون کے مملوک رہینگے اور اُس بندے سے آزاد کرنیکی
شروع کرینگے جسکی تدبیر پہلے اُس مرنے والے نے کی تھی پھر اسی طرح پر دوسرے تیسرے وغیرہ کی تدبیر کے واقع
ہونیکی ترتیب سے آزاد کرینگے اور اگر ترتیب معلوم نہو تو قرعے سے بندون کے نام تہائی بھر نکالین گے
اور اگر مدبر پر تہائی بھر کا قرضہ ہو تو تدبیر باطل ہو جائیگی اور مدبر بندون کو اُسکے ذمے کا قرضہ ادا
کرنیکے لیے بیچ ڈالین گے اور اگر ترکہ قرضے سے زیادہ ہوگا تو دین بھر کے مدبر بندے بیچ ڈالین گے اور
باقی مین سے تہائی بھر کے بندے آزاد کر دیے جائینگے خواہ تدبیر دین سے پہلے ہوئی ہو یا دین کے بعد
واقع ہوئی ہو اور یہی قول زیادہ صحیح ہے اور جسطرح پر کہ تدبیر مین رجوع صحیح ہے اسیطرح پر بعضے مدبرون
مین رجوع کرنا صحیح ہے **تیسرا مسئلہ** اور اگر بندے کے بعض جزو کا مالک تدبیر کرے مثلاً تو اُسپر پورا بندہ آزاد
نہوگا اسلیے کہ تدبیر وفات کے بعد کے عتق کی وصیت ہے اور اُس وقت کا عتق یقینی نہین ہے کہ آزادی کی سرایت
کی نص کے عموم مین داخل ہو جائے اور اگر کوئی شریک اُس بندے مین رکھتا ہو تو اُسکے حصے کے مول لینے کی
اُسے تکلیف نہ دیجائیگی اور اسیطرح پر اگر اپنے سارے بندے کی تدبیر کرے پھر اُسکے آدھے کی تدبیر مین رجوع
کرے تو بھی جائز ہے جیسے دو شریک اپنے مین کے مشترک بندے کی تدبیر کرین اور اسکے بعد ایک شریک
اپنے حصے کو آزاد کر دے تو دوسرے شریک کے مدبر حصے کی قیمت اُسے نہ دیگا اور اگر یہ کہا جائے کہ دوسرے
شریک کے حصے کی قیمت اُس سے بھر لین گے تو موجہ ہوگا اسلیے کہ سرایت کے نص کے عموم مین داخل ہے
اور اگر ایک شریک بندے مین کے اپنے حصے کی تدبیر کرے اور پھر آزاد کر دے تو اُسپر اپنے شریک کے
حصے کو مول لیکر آزاد کر دینا واجب ہے اور اگر ایک شریک خالص بے تدبیر کیے ہوے مشترک بندے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین کے اپنے حصے کو آزاد کردے تو اُسے دوسرے شریک کے مدبر حصے کو مول لینا واجب نہین ہے اور اسمین تردد ہے کیونکہ مدبر بندہ آزادی سے ایک طرح کی نسبت رکھتا ہے پھر اسمین عتق کیون نہین سرایت کرتا ہے اور اگر یہ نظر کیجائے کہ اسوقت آزادی نہین رکھتا ہے تو سرایت کے عموم مین تو داخل ہے پھر عتق کو اسمین بھی سرایت کرنا چاہیے اور اُسے شریک کے حصے کی قیمت دے دینا چاہیے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مسالک علیہ الرحمہ فرماتے ہین آیا عتق تدبر حصے مین سرایت کریگا اسمین دو قول ہین بس شیخ علیہ الرحمہ کے نزدیک سرایت نکریگا اسلیے کہ تدبیر والے حصے کے لیے آزاد ہونیکی ایک جہت ہے اور بہت سے فقہا اس پر ہین کہ سرایت کریگا اور یہی قول سب سے بڑھکر صحیح ہے اسلیے کہ تدبیر کرنے سے بندہ مالک کی ملک سے نکل نہین گیا ہے **چوتھا مسئلہ** جب مدبر بندہ اپنے مالک کے پاس سے بھاگ جائے تو اُسکی تدبیر باطل ہوجائیگی اور بھاگنے کے بعد جو اُس سے اولاد پیدا ہوگی وہ بے مدبر خالص بندہ ہے اگر یہ اولاد لونڈی یا غلام سے پیدا ہوئی ہو اور اگر آزاد سے ملکر پیدا ہوئی ہے اور بندے ہونیکی شرط ہے تو بھی بندہ ہین کیونکہ بے شرط آزاد شخص سے ملکر پیدا ہوگی تو آزادی مین آزاد ماں یا باپ کی تابع ہوگی اور جو اولاد کہ بھاگنے سے پہلے ہوئی ہے وہ تدبیر پر باقی رہیگی اور مرتد غلام کی تدبیر باطل نہوگی پھر اگر وہ دارالحرب مین جا رہے تو تدبیر باطل ہوجائیگی اسلیے کہ یہ بھاگ جانا ہے جس سے تدبیر باطل ہوجاتی ہے اور باقی نہین رہتی ہے اور اگر اُسکا مالک اُسکے بھاگنے سے پہلے مرجائیگا تو وہ مدبر بندہ آزاد ہوجائیگا **پانچوان مسئلہ** جو مدبر بندہ کمائیگا وہ اُسکے مالک کا مال ہوجائیگا کیونکہ وہ اپنے مالک کا حق یعنے مملوک ہے اور اگر مدبر اور اُسکے مالک کی وارث دونون اُس مال مین تنازع کرین جو مدبر بندے کے پاس ہے اور مدبر کہے کہ یہ مال مین نے اپنے مالک کے مرنے کے بعد پیدا کیا ہے بس مقبول قول بندے کا قسم کے ساتھ ہے اور اگر ہر ایک اپنے اپنے دعوی پر ثبوت دے تو وارث ہی کے ثبوت پر حکم کرینگے اسلیے کہ وہی مدعی ہے **چھٹا مسئلہ** اگر کوئی شخص مدبر بندے پر کوئی ایسی جنایت کرے کہ وہ قتل سے کم ہو اور اُس جنایت کے سبب سے قیمت کا تفاوت جنایت کرنیوالے کے ذمے ہوگا تو اُس قیمت کے تفاوت کا مالک اُس بندے کا مالک ہے اور تدبیر باطل نہوگی اور اگر مدبر بندہ مارا جائیگا تو اُسکی تدبیر باطل ہوجائیگی اور اسکی قیمت اُسکے مالک کا مال ہوگی **ساتوان مسئلہ** جب مدبر بندہ کسی پر جنایت کرے تو اُس جنایت کی قیمت اُس بندے کی گردن پر آئیگی اور اُسکے مالک کو اُسکی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جنایتکی قیمت دیگر جیسا ایسا پہونچتا ہے اور جنایت کی قیمت کی بابت اُس بندے کا اُسے بیچ ڈالنا پہونچتا ہے پھر اگر مالک چھڑا لیگا تو وہ بندہ اُنہی تدبیر پر باقی رہے گا اور اگر اُسے بیچ ڈالے اور وہ جنایت اُس بندے کی قیمت بھر کی ہو تو اُسکی قیمت اُسی شخص کا مال ہے جسپر اُسنے جنایت کی ہے اور اگر جنایت اُس بندیکی پوری قیمت بھر کی نہو تو اُسی جنایت بھر کے موافق بیچین گے اور باقی تدبیر پر باقی رہیگا اور اسکے مالک کو اُس مدبر کی خدمت کا بیچنا پہونچتا ہے اور اُسے مدبر سے رجوع کرنا پہونچتا ہے پھر اُسے جا ہے بیچ ڈالے موافق اُس بیان کے جو گزر چکا ہے کہ تدبیر مین رجوع کرنا بیع کے صحیح ہونیکی شرط نہین ہے اگر اُس بندے کو تدبیر مین رجوع کرنے سے پہلے بیچ ڈالے تو بھی جائز ہے اور بیع سے تدبیر کی شکست ہو جائیگی اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ اگر بیع سے تدبیر کی توڑنیکا ارادہ نکریگا تو تدبیر باقی رہیگی اور اپنے مالک کے مرنیکے بعد آزاد ہو جائیگا اور خریدار کا اور وارث کا کچھ زور اُس بندے پر نرہے گا اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ روایت معمول نہین یعنے اُس روایت پر عمل نہین کیا گیا ہے اور منجملہ اُسکے یہ ہے یعنے جس پر مدبر بندے نے جنایت کی ہے اُس سے چھڑانیکے پہلے مدبر بندے کا مالک مرجائے تو وہ بندہ آزاد ہو جائیگا اور اسکی جنایت کی قیمت سے مالک کے متروکے سے نہ لین گے بلکہ اُسی آزاد بندے کے ذمے ہوگی اسلیے کہ اسوقت مین وہ آزاد ہو چکا ہے **آٹھوان مسئلہ** جب مدبر بندہ بھاگ جائیگا تو اُسکی تدبیر باطل ہو جائیگی اور اگر مالک کسیکی حیات تک اُسکی خدمت کے لیے مقرر کرے اور اُسکے مرنیکے اُسکے آزاد ہونے کو قرار دے اور وہ مدبر بندہ اُسکے پاس سے بھاگ جائے تو اُسکی تدبیر اُسکے پاس سے بھاگ جانے کے سبب سے باطل نہوگی **مترجم** کہتے ہین کہ اصل یہی ہے کہ ہر چیز جس حال پر پہلے تھی اُسی پر باقی رہے جبتک اُسکا نہونا معلوم نہوجائے پھر مدبر بندے مین تدبیر کے بطلان کا حکم نکرینگے جب تک کہ اُسکا بطلان ثابت نہو جائے اور مالک کے پاس سے بھاگنے سے مدبر بندے کے تدبیر نص کے موافق باطل ہو جاتی ہے اور امامیہ مذہب مین قیاس حجت نہین ہے اسلیے فقہا نے کہا ہے کہ اگر ایسے مخدوم کے پاس سے مدبر بندہ بھاگ جائے کہ جسکی خدمت کو مالک نے مقرر کیا ہے اور اُس مخدوم کے مرنے پر اُسکی آزادی کو قرار دیا ہے تو اُس بھاگے بندے کی تدبیر باطل نہوگی اور یہ حکم مورد نص پر حصر کرنے کی نظر سے ہے **اردو مترجم** کہتا ہے کہ اس مسئلہ مین استصحاب کی حجیت مسلم نہین اسلیے کہ اُسکی اصالت تدبیر کے بھاگنے سے زائل ہونیکے حکم سے جاتی رہی اور قیاس کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بطلان بھی مطلق مسلم نہین اسلیے کہ منصوص العلۃ قیاس حجت ہو جیسے کہ سکر یعنی نشہ کہ جسمین پایا جاتا ہر وہ چیز حرام ہوتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ بھاگنا بھی اُسی قبیل سے ہو مگر یہ کہا جائے کہ صاحب مسالک نے اصل کے سوا اس حکم کے استناد صحیحہ یعقوب سے کی ہے تو کوئی غدر کا مقام نہین **فرعین پہلی فرع** جب کوئی مدبر بندہ اپنے مالک کے مرنے کے بعد کچھ مال پیدا کرے اور متروکے کی تہائی سے وہ مدبر بندہ پورا پورا آزاد ہوجاتا ہو تو وہ مال بھی اُسی مدبر بندے کا مال ہے اور اگر متروکے کی تہائی سے اُسکی قیمت زیادہ ہوگی تو مالک کے متروکے کی تہائی بھر آزاد ہو جائیگا اور باقی مین وارثون کا مملوک رہیگا اور جتنا کہ تہائی سے آزاد ہو جائیگا اُتنا ہی کمایا ہوا اُسکا مال ہے اور باقی وارثون کا مال ہے **دوسری فرع** اگر مدبر بندے کے مالک کا کچھ مال غائب ہو کہ وہ اُس بندے کی قیمت سے دونا ہو تو اپنے مالک کے مرنیکے بعد تیسرا حصہ اس مدبر بندے کا آزاد ہو جائیگا اور تتمہ اُس غائب مال کے حاصل ہونے پر موقوف رہیگا اگر وہ مال ہاتھ آجائیگا تو وہ مدبر بندہ پورا آزاد ہو جائیگا اور اگر وہ مال ضائع ہو جائیگا تو تہائی بندے کی آزادی مین ثابت رہیگی اور اگر وہ غائب مال کچھ تلف ہو جائے اور کچھ ہاتھ آئے تو اُسکی تہائی کے موافق اُس مدبر بندے کی آزادی زیادہ ہو جائیگی **تیسری فرع** جب مالک اپنے کسی بندے کو مکاتب کرے پھر اُسے مدبر کرے تو صحیح ہے پھر اگر وہ مکاتب بندہ کچھ کتابت کے مال مین سے ادا کریگا تو اُسیقدر آزاد ہو جائیگا اور اگر مال کتابت کی ادا مین اسقدر تاخیر کرے کہ اُسکا مالک مرجائے تو تدبیر کے سبب سے اگر متروکے کی تہائی سے نکلتا ہو گا تو آزاد ہو جائیگا اور نہین تو اُس بندے کا تیسرا حصہ تدبیر کے سبب سے آزاد ہو جائیگا اور مال کتابت مین سے بھی تیسرا حصہ گر جائیگا اور دو تہائی مال کتابت کی مالک کے وارثون کو پہونچا دیگا اور اگر کوئی پہلے اپنے بندے کی تدبیر کرے اور اُسکے بعد اُسے مکاتب کرے تو کتابت کے سبب سے تدبیر کے شکست ہو جائیگی اور اسمین اشکال ہے لیکن اگر تدبیر کرے اور اسکے بعد اُس سے مقاطعہ کسیقدر مال پر کرے تاکہ بہت جلد وہ بندہ آزاد ہو جائے تو یقین سے تدبیر باطل ہوگی **مترجم** کہتے ہین کہ اسمین اشکال کا سبب یہ ہے کہ کتابت کے سبب سے اُسیوقت بندہ آزاد نہین ہوتا ہے اور مملوک رہتا ہے پس تدبیر اُس سے متعلق ہو جاتی ہے اور کتابت تدبیر سے منافات نہین رکھتی ہے کہ تدبیر کو باطل کردے مگر جبکہ مکاتب کتابت کے سببسے اپنے نفس کا مالک ہو جاتا ہے تو گویا اُسنے نفس کو آپ اپنے مالک سے مول لیا ہے اور بیع مدبر کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مبطل ہوتی ہے پھر کتابت بھی تدبیر کی مبطل ٹھہری اسلیئے فقہا نے اس مسئلہ مین اختلاف کیا ہے **اُردو مترجم** کہتا ہے کہ صاحب مسالک علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہان فقہا کے دو قول ہین کہ بنی ہین اِن دو امرون پر کہ تدبیر یا وصیت ہے یا عتق یعنے آزادی ہے تو وصیت والے قول پر تدبیر کتابت سے باطل ہو جائیگی جیسے کوئی شخص اپنے غلام کے دینے کی اپنے مرنیکے بعد کسی شخص کے واسطے وصیت کرے پھر اُسے مکاتب کردے توجسطرح اُس کتابت سے یہ وصیت باطل ہو جاتی ہے اسیطرح پر تدبیر والی وصیت کتابت سے باطل ہو جائیگی دوسرے قول یعنے آزادی کے قول پر تدبیر کتابت سے باطل نہوگی اسلیئے کہ کتابت کا مقصود بھی آزادی ہی ہے تو ایک ہی بندہ مدبر اور مکاتب ہوگا۔ **چوتھی فرع** جب بیٹا کے بچے کی تدبیر کرے تو تدبیر صحیح ہے اور اُسکی مان مین اُسکی تدبیر کی سرایت نہوگی اور اگر اُسکی تدبیر مین رجوع کرے تو رجوع کرنا بھی صحیح ہے پھر اگر تدبیر کے وقت سے چھ مہینے سے کم مین وہ لڑکا پیدا ہوگا تو مدبر ہوگا اسلیئے کہ تدبیر کے وقت اُسکا وجود متحقق تھا کیونکہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہین اور اگر چھ مہینے سے زیادہ مدت گزرنے پر پیدا ہوگا تو اُسکے مدبر ہونے کا حکم نکرینگے اسلیئے کہ احتمال ہے کہ تدبیر کے وقت موجود نہو اور اُسکے بعد حاصل ہوا ہو اور حمل کے توہم مین مالک نے تدبیر کردی ہو **اور مکاتبت کا** بیان کئی امرون کا مقتضی ہے ایک ارکان کتابت دوسرے کتابت کے احکام تیسرے کتابت کے لواحق ارکان کتابت کے چار ہین ایک کتابت کا صیغہ ہے دوسرا ایجاب کرنیوالا یعنے بندے کا مالک ہے تیسرا مملوک ہے چوتھا عوض ہے اور کتابت بے مملوک کی درخواست کے سنت امر ہے اگر بندہ امین اور مال کے پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہو تو آقا سے اُسکے درخواست کرنے پر استحباب موکد ہو جاتا ہے اور اگر یہ دونون باتین متحقق نہون یعنے بندہ مال کے پیدا کرنے پر قادر نہو اور کتابت کی بھی درخواست نکرے یا ایک اِن دونون امرون مین سے متحقق نہو تو اس صورت مین کتابت ایک مباح امر ہے جسکا ترک اور فعل برابر ہے اور کتابت بندے کا عتق ہے کسی صفت پر معلق نہین ہے کہ جائز نہو اور بندے کا بیچنا اُسی بندے کے ہاتھ بھی نہین ہے بلکہ یہ ایک شرعی معاملہ علیحدہ ہے خرید و فروخت کی مشابہت سے دور ہے اور اگر مالک بندے کو اُوسی بندے کے ہاتھ کسی موجل یعنی کسی مدت کی قیمت پر بیچے گا تو جائز ہوگا اور بندے کی کتابت مین خیار مجلس ثابت نہین ہے جسطرح پر کہ بیع مین ثابت ہوا اور کتاب بیع مین بیان ہوچکا ہے اور مال کتابت کے ادا کے لیے بے کسی مدت پر معلق کیے اشبہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قول پر کتابت صحیح نہیں ہے اور ایجاب کیطرف کتابت کا ثابت ہونا محتاج ہے اور قبول کیطرف محتاج ہے اور بندے کے مکاتب کرنے مین کافی ہے کہ مالک کہے مین نے تجھے معاف کیا تو اتنے روپیے اتنی مدت مین جمع کر کے مجھے دیدے اور آیا ضرور ہے کہ یہ بھی کہے کہ جب تو یہ روپیے دیدیگا پھر تو آزاد ہو جائیگا اور آزادی کی نیت بھی رکھتا ہو بعضے فقہا کہتے ہین کہ ہان ضرور ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ عقد کتابت کے ساتھ آزادی کی نیت کافی ہے گر آزادی کے لفظ کا تلفظ نکرے پھر جب وہ مکاتب کتابت کا روپیہ مالک کو پہونچا دے گا تو آزاد ہو جائیگا خواہ جب تو روپیہ ادا کر دے گا تو آزاد ہو جائیگا یہ ضمیمہ کہا ہو یا نہ کہا ہو اور دُس سے غافل ہو اور یہی اشبہ ہے اور کتابت دو قسمون پر منقسم ہے ایک مطلق کتابت اور یہ وہ کتابت ہے کہ جسمین مالک کتابت کے عقد پر اور مال کتابت کے ادا کی میعاد پر اور عوض یعنے مال کتابت پر اور آزادی کی نیت پر اکتفا کرے اور دوسری مشروط کتابت اور یہ وہ ہے کہ جسمین ان سب کے ساتھ مالک یہ بھی ملا دے کہ اگر تو مال کتابت کے دینے سے عاجز ہو جائیگا تو پھر بندہ ہو جائیگا پھر جب وہ مال کتابت کے ادا کرنے سے عاجز آجائے تو مالک کو اُسے بندہ کر لینا پہونچتا ہے اور جو کچھ اُس سے اُسوقت تک لیا ہے وہ نہ پھیریگا اور عجز کی حد یہ ہے کہ ایک قسط کو دوسری قسط پر ڈالدے اور اُسکے حال سے معلوم ہو جائے کہ اپنا چھٹکارا کرنے سے عاجز آگیا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ قسط پہونچانے مین دیر کرے خواہ دوسری قسط تک اُسکی ادا کو پہونچا دے یا اِس سے کم دیر کرے اور یہی روایت مین بھی آیا ہے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے بھی اسی قول کو معتمد جانا ہے اور مالک کو مکاتب بندے کے عاجز آنیکی صورت مین مہلت دینا مستحب ہے اور کتابت کا عقد لازم ہے خواہ مطلق کتابت ہو یا مشروط کتابت ہو اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ اگر کتابت مشروط ہے تو بندے کی طرف سے عقد جائز ہے یعنے اُسے پہونچتا ہے کہ اپنے کو عاجز بنالے اور کتابت کے عقد کو فسخ کر ڈالے اور پہلا قول اشبہ ہے اور ہم نہین مانتے ہین کہ بندے کو اپنا عاجز بنا لینا جائز ہے بلکہ بندے پر مال کتابت کے پیدا کرنے مین کوشش کرنا واجب ہے اور اگر وہ کوشش کرنے کو نامنے تو کوشش کرنیکے لیے اُسپر جبر کرینگے اور شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جبر کرینگے اور اسمین اشکال ہے اسلیے کہ کتابت کا قدسی کے واجب ہونیکا مقتضی ہے پھر جبر کرنا بھی اشبہ ہے لیکن اگر بندہ مال کتابت کے ادا کرنے سے عاجز آجائے تو اُسکے مالک کو کتابت کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فسخ کرڈالنا پہونچتا ہے اور اگر مالک مملوک دونون کے دونون کتابت کے فسخ کرڈالنے کی رضامندی مین اتفاق کرین تو بھی صحیح ہے اور اسیطرح پر اگر مالک مال کتابت سے ابرا کرے یعنے مملوک کو بری کردے تو بھی صحیح ہے اور مکاتب کے مالک کے مرجانے سے کتابت کا عقد باطل نہین ہوتا ہے اور کتابت کے مال کا مطالبہ اُسکے وارث کو پہونچتا ہے اور اُسکے وارثون کو مال کتابت کے دیدینے سے آزاد ہوجاتا ہے اور مالک مین معتبر ہے کہ بالغ ہو اور عاقل ہو اور اختیار سے کتابت کرے اور کسیکے جبر سے نکرے اور اُسکا تصرف جائز ہو یعنے کسی شرعی سبب سے اُسپر حاکم شرع نے حجر نکیا ہو اور آیا اُسمین اسلام بھی معتبر ہو اور اسمین تردد ہے اور شرط نہونا موجہ ہے پھر اگر ذمی کافر اپنے بندے ذمی کافر کو شراب یا سور کے عوض پر مکاتب کرے اور وہ اُسے دیدے تو اُسکے آزادی کے لازم ہونیکا حکم کرینگے اور اگر مالک مملوک دونون کے دونون مسلمان ہوجائینگے تو بھی مکاتبت باطل نہوگی گو شراب یا سور پر قبضہ نکیا ہو اور مملوک پر اُسکی قیمت کا دیدینا واجب ہے اور یتیم کے ولی کو یتیم کے بندے کا مکاتب کرنا یتیم کی صلاح اور منفعت ہونے پر جائز ہے اور اسمین ایک قول نہ جائز ہونیکا بھی ہے اُردو مترجم کہتا ہے کہ صاحب مسالک علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جائز نہونے کا قول مبسوط مین شیخ علیہ الرحمہ کا ہے اور اُسکا مستند یہ ہے کہ کتابت شرع کے مشابہ ہے اسلیے کہ اُسکے مال کا معاملہ اُسیکے مال سے ہے اسلیے کہ بندے کا پیدا کیا ہوا مال اُسی بندے کا تابع ہے اور اظہر نفع ہونیکی صورت مین صحت ہے اور یہ بھی شیخ ہی کا قول کتاب خلاف مین ہے اور اگر کوئی شخص مرتد ہوجاوے اور ارتداد کے بعد اپنے بندے کو مکاتب کرے تو یہ کتابت صحیح نہین ہے اسلیے کہ اگر وہ فطری مرتد ہوگا تو اُسکی ملک اُسکی وارثون سے متعلق ہوجائیگی اور غیر کے مملوک کو مکاتب کرنا صحیح نہین ہے اور اگر ملی مرتد ہوگا تو مسلمان بندے کو اُسکے قبضے مین سے نکال لینگے اور اُسکے تصرف مین رہنے نہ دینگے اور مملوک مین معتبر ہے کہ بالغ ہو اور عاقل ہو اسلیے کہ نابالغ بچے کو اور دیوانے کو کسی چیز کے قبول کرنیکی صلاحیت نہین ہے اور کافر بندے کے مکاتب کرنے مین تردد ہے اظہر یہی ہے کہ جائز ہے اسلیے کہ حق تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا ہے کہ اُسکا مفاد یہ ہے کہ مکاتب کرو تم بندون کو اگر اُنمین تم خیر جانتے ہو اور کافر مین کوئی خیر نہین ہے اور مدت کے کتابت کی شرط ہونے مین خلاف ہے بعضے علما کہتے ہین کہ کتابت مین میعاد شرط نہین ہے بلکہ کتابت صحیح ہے خواہ حال مین ہو یا کسی مدت کے بعد ہو اور بعضے فقہا نے میعاد کو شرط کیا ہے اور یہی اشبہ ہے اسلیے کہ جو کچھ اُسوقت بندے کے پاس ہے وہ اُسکے آقا کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مال ہے بس اپنی آزادی کا معاملہ بندیکو ایسی چیز کے بدلے مین کرنا صحیح نہین اور جو چیز ابھی بندے کی ملک مین نہین ہے اور آیندہ کو اسکے حاصل ہونیکی امید ہے اسکے لیے مدت کا معین کرنا ضرور ہے اور اگر ایک مدت بھی اُسکی ادا کے لیے مقرر کرے تو بھی کافی ہے اور مدت کے بہت ہونے مین معین اور معلوم ہونے پر کوئی حد نہین اور اسکی ادا کے وقت کا مشخص ہونا ضرور ہے پھر اگر اپنے بندے سے کہے کہ مین نے تجھے اتنے روپیے پر مکاتب کیا کہ تو سال بھر مین مجھے پہونچادے اس طور پر کہ سال ادا کا ظرف زمان ہو تو صحیح نہین اسلیے کہ ادا کا وقت مشخص نہین ہوا ہے اور سال بھر مین دائر ہے اور جائز ہے کہ برابر قسطین مقرر کرے یا مختلف قسطین قرار دے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ عقد کے زمانے سے مدت کا اس طور پر متصل ہونا چاہیے کہ عقد کتابت مین جو زمانہ مقرر کرین جیسے ایک مہینا یا دو مہینے عقد کے دن سے ہون نہ عقد کی مدت سے ایک مہینے کے بعد ہون مثلاً لیکن اسکے شرط ہونے مین تردد ہے اور اگر کوئی کہے کہ تجھے مین نے مکاتب کیا ایک مہینے کی خدمت پر یا ایک اشرفی پر ایک مہینے کے بعد سے پھر اگر اشرفی کی جنس معلوم ہو تو صحیح ہے اور اشرفی کی ادا کی وقت مین تاخیر دوسری مدت تک لازم نہین اسلیے کہ بیان ہو چکا ہے کہ ایک مدت بھی کتابت مین کافی ہے اور اگر اُس خدمت کے مہینے مین وہ مملوک بیمار ہو جائے تو کتابت باطل ہو جائیگی اسلیے کہ عوض متحقق نہین ہوا اور اگر کوئی کہے کہ مین نے تجھے ایک مہینے کی خدمت پر اس مہینے کے بعد مکاتب کیا تو جو فقہا کہتے ہین کہ عقد کے زمانے سے مدت کا اتصال شرط ہے اُنکے نزدیک کتابت باطل ہو جائیگی اور اسمین تردد ہے اور اگر کوئی کسی بندے کو مکاتب کرے اور اُسکے بعد ایک مدت تک اُسے قید کر رکھے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ اُس بندے کو مال کتابت کے ادا کرنے مین اُس قید کے زمانے بھر کی مہلت دینا چاہیے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ قید کے زمانے کی اُجرت مثل دے اور یہی اشبہ ہے اور عوض کہ جسے مال کتابت کہتے ہین اُسمین معتبر ہے کہ معلوم وقت کی میعاد تک کا دین ایک ایسی صفت سے موصوف ہو کہ جو اُسکی تعیین کا باعث ہو اور اُسکے مالک کو اُس عوض کا مالک ہونا صحیح ہو اور کتابت اُسوقت کے موجود معین مال مین صحیح نہین ہے اور اور نہ کسی مجہول مال مین صحیح ہے اور چاہیے کہ اُس عوض کے ایسے وصف بیان ہون کہ جن سے قیمت مین تفاوت پڑا کرتا ہے اسطرح سے کہ جہالت اُس سے دور ہو جائے پس اگر مال کتابت چاندی اور سونے مین سے ہو تو اُسکے وصف مین ایسی صفت بیان کرنا چاہیے کہ جسطرح کی قرض خرید فروخت مین بیان کرتے ہین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جیسے مثلاً مسکوک مین فلان سکے کے ہونیکو کہتے ہین یا اشرفی مین وزن کی مقدار اور قیمت اور تعداد بیان کرتے ہین پھر اگر کتابت کا عوض کوئی اور مال ہو تو اُسے اِسطرح پر معین کرین کہ اُس سے جہالت دور ہو جائے جسطرح سے بیع سلم مین کرتے ہین اور اپنے بندے کو جتنے سونے چاندی پر چاہے مکاتب کرے تو جائز ہے مگر اُسکی قیمت سے زیادہ پر مکاتب کرنا مکروہ ہے اور کسی منفعت پر مثل کپڑے لینے کے اور مکان بنانے وغیرہ کے ایسے بیان کرنیکے بعد کہ جسمین جہالت بالکل جاتی رہتی ہو بندے کا مکاتب کرنا جائز ہے جب کوئی ایک کتابت کے عقد مین اور عقد مثل مال بیچنے کے اور کسی مالک کے اجارے وغیرہ کے اور معاوضونکو مثل کپڑا رنگنے کے جمع کرے تو بھی صحیح ہے جیسے کہے کہ مین نے تجھے مکاتب کیا اور اُس کپڑے کو تیرے ہاتھ بیچا مین نے اور اُس اونٹ کو تجھے اجارہ دیا مین نے سو روپیے کے بدلے مین اور وہ مملوک بھی اُن سب عقدون کو قبول کرلے تو یہ سب سو روپیہ کے بدلے مین واقع ہو جائینگے اس صورت مین مثلاً اگر مطلوب ہو کہ کتابت کے مال کی مقدار دریافت کرین تو اُسکا طریقہ یہ ہے کہ بندے کی اُس وقت کی قیمت معلوم کرے کہ کتنے کا اُسوقت مین تھا اسیطرح پر کپڑے کی قیمت کتابت کے وقت کی معلوم کرے اور اونٹ کا کرایہ بھی اسیطرح پر دریافت کرے بس فرض کرنا چاہیئے کہ بندے کی قیمت دس روپیے تھے اور کپڑے کی قیمت دس روپیے تھے اور اونٹ کے کرایہ کے دس روپیے تھے تو یہ سب تیس روپیے ہوئے اور بندے کی قیمت مجموع تیس روپیہ کی تہائی یعنے دس ہین اور یہ تینون عقد سو روپیے کے بدلے مین واقع ہوئے ہین تو سو روپیے تینون عقدون پر تین سے تقسیم کرینگے بس سو روپیے کی ایک تہائی کتابت کا مال ہے کہ تینتیس روپیے اور ایک روپیہ کی ایک تہائی یعنے پانچ آنے چار پائی انگریزی ہوتے ہین جب بندہ اسقدر مالک کو پہنچاویگا تو آزاد ہو جائیگا اور اسی قیاس پر حصونکی اور قیمتونکے اور اجرتونکے تفاوتکی صورتونمین ہر ایک عقد کا حصہ اُس مجموع سے کہ جسپر کئی عقد واقع ہوئے ہین متعلق ہوتا ہے اور اسیطرح پر جائز ہے کہ دو شریک اپنے مشترک بندیکو مکاتب کرین خواہ اُنکے حصے برابر ہون یا مختلف ہون اور کتابت کے بدلے مین دونون مالک برابر ہون یا کمی زیادتی رکھتے ہون اور ایک شریک کو مال کتابت دینا اور دوسرے کو ندینا جائز نہین اور اگر کچھ دیدیگا تو وہ دونون مالکون مین مشترک رہیگا اور اگر ایک شریک دوسرے شریک کو لینے کی اجازت دیدے تو اُسے لے لینا جائز ہے اور اگر تین بندون کو ایک عقد مین مکاتب کرے تو بھی عقد کتابت صحیح ہے اور ہر ایک مکاتب ہو جائیگا اور ہر ایک اپنے حصے کے اُس مال کتابت مین کہ جسپر تینون مکاتب ہوئے ہین مکاتب ہوگا یعنے تینون بندون کی قیمت کرینگے کہ کتابت کے عقد کے وقت کتنے کو بک سکتے تھے اور ہر ایک کی قیمت مجموع

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساتھ کیا نسبت رکھتی ہے بس اسی نسبت سے مال کتابت مین کا حصہ ہر ایک سے متعلق ہوگا اور ان تینون بندون مین سے جو کوئی اپنے مال کتابت کے حصے کو مالک کے پاس پہونچا دیگا وہ آزاد ہو جائیگا اور اسکی آزادی ساتھیون کے حصون کی ادا پر موقوف نرہیگی اور جو کوئی انہین سے عاجز آجائیگا وہ بندہ رہیگا اور اگر مالک ان سب پر شرط کر دے کہ ہر ایک کا ہر ایک مال کتابت کے ادا کرنے مین اور حاضر کرنے مین بھی ضامن رہے تو یہ شرط اور کتابت دونون صحیح ہین یعنی اُنپر مال ضمانت اور حاضر ضمانت کی بھی شرط کرنا صحیح ہے اور اگر مکاتب اپنے ذمے کے مال کتابت کو مدت سے پہلے پہونچا دے تو مالک کو لے لینے مین اور تاخیر تا میعاد کرنے مین اختیار ہے اور اگر مکاتب مال کتابت کی ادا سے عاجز آجائے تو امام علیہ السلام پر اسکی عاجزی کی صورت مین اسے مال زکوۃ کے حصہ رقاب یعنے تحت شدت گئے بندون کے حصے سے دیکر آزاد کر دینا واجب ہے اور اگر عقد مکاتبت فاسد ہوا در شرطون کے موافق نہو تو لغو ہو جائیگا اور مکاتبت کا حکم نرکھے گا اور احکام کئی مسئلون پر مشتمل ہین پہلا مسئلہ جب مکاتب بندہ مر جائے اور وہ مشروط مکاتب ہو تو اسکی کتابت باطل ہو جائیگی اور جو کچھ وہ چھوڑ مریگا وہ اُسکے مالک کا مال ہے اور اسکی اولاد بھی اُسکے مالک کی مملوک ہے اور اگر وہ مرا بندہ مکاتب مشروط نہوگا بلکہ مطلق مکاتب ہوگا اور مطلق اور مشروط کی تفسیر بیان ہو چکی ہے تو جسقدر مال کتابت دیا ہو اُسقدر وہ آزاد ہو جائیگا اور اُسی آزادی بھر کی مقدار کا اُسکا ترکہ تقسیم اُسکے وارثون کو ملے گا اور اگر وارث بھی اُسی بندے کا تابع ہو کہ کچھ آزاد اور باقی مملوک ہو تو وارث اپنی آزادی بھر کا ترکے مین سے حصہ لیگا اور مال کتابت کے باقی مین مالک کو دیگا اور آزاد ہو جائیگا اور اگر مرا ہوا مکاتب کچھ مال چھوڑ گیا ہو تو اُسکی اولاد باپ کے ذمے کے مال کتابت کے ادا کرنے مین کوشش کریگی اور جبکہ مال کتابت ادا کر دے گی تو سب اولاد آزاد ہو جائیگی اور آیا مکاتب کی اولاد پر کتابت کے باقی عوض کے ادا کرنے کے لیے مالک کو جبر کرنا پہونچتا ہے اسمین تردد ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ باقی مال کتابت کو اصل ترکے سے دینگے اور اُسکی اولاد آزاد ہو جائیگی اور باقی مال اُنھین ملیگا اور پہلی روایت زیادہ مشہور ہے اور اگر کوئی مکاتب کے لیے کچھ مال کی وصیت کرے تو جسقدر کہ مال کتابت دیکر آزاد ہوا ہے اُسقدر مین صحیح ہے اور آزادی سے زیادہ حصے مین وصیت باطل ہے اور اگر اُسپر کوئی شرعی حد واجب ہوگی تو آزادی کی مقدار بھر اُسپر آزادون کی حد جاری کرینگے اور مملوک ہونیکی مقدار مین

Presented by: Rana Jabir Abbas

بندوں کی حد جاری کرینگے اور اگر مالک اپنی مکاتبہ لونڈی سے زنا کرے تو رقیت بھر کی حد اُسپر سے ساقط ہو جائیگی اور آزادی بھر کی حد اُسپر جاری ہوگی **دوسرا مسئلہ** مکاتب کو اپنے مال میں بیچنے کا اور ہبہ کا تصرف کرنا جائز نہیں یعنے کچھ چھوڑ دینے اور بخشدینے کی راہ سے جائز نہیں اور نہ کسی غلام کا آزاد کرنا اور نہ آقا کی بے اجازت کسیکو کچھ قرض دینا جائز ہے اور اسیطرح پر آقا کو بھی مکاتب کے مال میں اپنے مال کتابت لینے کے طریق کے سوا اور کوئی تصرف نہیں پہونچتا ہے اور مالک کو مکاتبہ لونڈی سے ہمبستر ہونا خواہ ملک سے ہو یا نکاح سے جائز نہیں اور اگر مکاتبہ لونڈی زنا کے فعل میں اپنے مالک کی اطاعت کریگی تو وہ بھی مستوجب حد کی ہوگی اور حد سے مراد یہان تعزیر ہے اسلیے کہ مکاتبت کے سبب سے مالک کی ملک سے نہ نکلجائیگی اور یہی اشبہ ہے کہ حد کے ساقط ہونیکا موجب ہے اور مکاتب بندے کی لونڈی سے مالک کو ہمبستر ہونا جائز نہیں اور اگر شبہے کے طریق سے اُس سے ہمبستر ہو جائے تو اُس لونڈی کو مہر مثل دیدے اور جو کچھ مکاتب بندہ مال کتابت کے ادا کرنے سے پہلے یا اُسکے ادا کرنیکے بعد پیدا کرے تو وہ اُسی کا مال ہے اسلیے کہ مالک کا تسلط کتابت کے سبب سے اُس سے ساقط ہو جائیگا اور مکاتبہ لونڈی بے اپنے مالک کی اجازت تزویج نکریگی اور اگر اپنے آقا کی بے اجازت تزویج کریگی تو اُس لونڈی کا عقد اُسکے مالک کی اجازت پر موقوف رہیگا خواہ مکاتبت مطلق ہو یا مشروط ہو اور اسیطرح پر مکاتب بندے کو اپنی خریدہ لونڈی سے اپنے مالک کی بے اجازت ہمبستر ہونا نہیں پہونچتا ہے گو مکاتب مطلق ہو **تیسرا مسئلہ** جو کچھ مالک اپنے مکاتب بندے پر عقد کتابت میں شرط کریگا تو وہ اُسپر لازم ہو جائیگی جبتک کہ کتاب خدا اور سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالف نہو **چوتھا مسئلہ** اگر کوئی بچہ لونڈی کے پیٹ میں ہو اور مالک اُس لونڈی کو مکاتب کرے تو وہ بچہ مکاتب نہوگا اور اگر کتابت کے بعد اُسی مالک کے غلام سے حاملہ ہو جائیگی تو اُس صورت میں اُس لونڈی کی اولاد اُسی لونڈی کا حکم رکھیگی اور اُسکی اولاد بھی مال کتابت پہونچانے سے مان جتنا آزاد ہوتی جائیگی اُسی قدر آزاد ہوتی جائیگی اور اگر مکاتبہ لونڈی کسی آزاد مرد سے نکاح کرلے تو اُسکی اولاد بھی آزاد ہوگی اور اگر اپنے مالک سے حاملہ ہو جائیگی تو بھی کتابت باطل نہوگی اسلیے کہ استیلاد کتابت کی منافی نہیں پھر اگر اُسکا مالک مرجائے اور اُسکے ذمے مال کتابت میں سے کچھ باقی رہجائے تو وہ لونڈی اپنے بچے کے حصے سے آزاد ہو جائیگی اور اگر اُسکے کوئی لڑکا نرہا ہوگا تو آپ کما کر کتابت کا مال مالک کے

Presented by: Rana Jabir Abbas

وارثون کو پہونچا دیگی **پانچوان مسئلہ** مشروط مکاتب رق یعنے مملوک ہے محض بندے کا حکم رکھتا ہے اور اسکا فطرہ اسکے مالک پر واجب ہے اور اگر مطلق مکاتب ہو تو اسکا فطرہ اسکے مالک پر واجب نہین اور نہ اسپر واجب ہے مگر جب مال کتابت مین سے کچھ پہونچا دے گا تو اسکی مقدار بھر آزاد ہو جائیگا پھر آزادی بھر کا فطرہ اسپر واجب ہو جائیگا اور جب کفارہ واجب ہو تو روزے سے کفارے کو ادا کرے اور اگر بندے کے آزاد کرنے سے کفارہ دیگا تو کافی نہین یا مسکینون کے اطعام سے کفارہ دیگا تو بھی کافی نہوگا اور اگر مالک اُسے بندہ آزاد کرنے سے یا مسکینون کے طعام سے کفارہ دینے کی اجازت دے تو بعضے فقہا کہتے ہین کہ تو بھی مجزی یعنی کافی نہین ہر اسلیے کہ اُسنے وہ کفارہ دیا ہے جو اُسپر واجب نتھا **چھٹا مسئلہ** جب کوئی مکاتب مملوک دو مالکون مین مشترک ہو اور ایک مالک اپنا حصہ آزاد کردے تو مملوک اپنے آدھے نفس کا مالک ہو جائیگا اور اپنے ہین اور جسے آزاد نہین کیا دوسرے مالک مین مشترک رہیگا اور اگر ایک اُن دونون مین سے مہایات کی خواہش کرے یعنے دوسرا مالک اُس مملوک سے کار کسب کے دونوں تقسیم کی خواہش کرے تو جائز ہے اسطور پر کہ اُسکی ایک دن کی کمائی اُسکے مالک کی ہو اور ایک روز کی کمائی اُس مملوک کی ہو اور اِن دونون مین سے جو مہایات کو قبول نکریگا اُسے قبول کرنے پر مجبور کرینگے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جبر نکرینگے بلکہ جو ہر روز کمائے گا وہ مملوک مالک مین مشترک رہیگا اور یہی قول اشبہ ہے **ساتوان مسئلہ** اگر کوئی اپنے بندے کو مکاتب کرے اور مر جائے اور مالک کے وارثون مین سے ایک شخص مال کتابت مین سے اپنے حصے اُسے بری کردے یا اپنے حصے بھر کو آزاد کردے تو صحیح ہے اور باقی وارثون کے حصون کی قیمت اُسکے ذمے نہ آئیگی اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ابراکی صورتین اُسکے ذمے ہوگی اور آزاد کرنیکی صورت مین اُسکے ذمے آجائیگی **آٹھوان مسئلہ** جو شخص کہ اپنے بندے کو مکاتب کرے اور اگر اُسکے ذمے کچھ زکوٰۃ ہو تو اُس زکوٰۃ سے اُس مکاتب کی اعانت کرنا واجب ہے خواہ تھوڑے یا بہت سے اور اگر اُسپر کچھ زکوٰۃ نہو تو اُسے عطیہ دینا مستحب ہے گو واجب نہین **نوان مسئلہ** اگر کسی شخص کے دو مکاتب غلام ہون اور ایک نے کتابت کے مال کو ادا کیا ہو اور مشتبہ ہو جائے کہ کس ایک نے ادا کیا ہے تو مطالبہ مین اس امید سے صبر کریگا کہ یاد آجائے اور اگر بے یاد آئے مالک مرجائے تو ادا کرنیوالے کے نام کی تعیین قرعہ سے کرینگے اور اگر دونون غلام مالک پے ادا کرنیوالے کے علم رکھنے کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دعوی کریں تو مقبول مالک کا قول قسم کے ساتھ ہے اور اسکے بعد ذریعے سے تعیین ادا کرنیوالے کی کرینگے **دسوان مسئلہ** مال کتابت کا بیچنا جائز ہے یعنی قبضے سے پہلے بیچنا جائز ہے پھر وہ مکاتب بندہ اُس خریدار کو وہ مال کتابت پہونچا دیگا تو آزاد ہو جائیگا اور اگر مکاتب مشروط ہو اور مال کتابت کی ادا سے عاجز آجائے اور مالک کتابت کے عقد کو فسخ کر ڈالے تو بندہ اپنے بندے ہونے پر پھر آئیگا اور مشروط مکاتب کا بیچنا اسکے مال کتابت کی ادا سے عاجز آنیکے بعد اور مالک کی کتابت کے عقد کو فسخ کر ڈالنے کے بعد جائز ہے او مطلق مکاتب کا بیچنا جائز نہیں اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر مکاتب مطلق ہے کل یا بعض مال کتابت کی ادا سے عاجز آجائے اور مالک اُسکے کتابت کو فسخ کر ڈالے تو اُسکا بھی بیچ ڈالنا جائز ہے اگر سارے مال کتابت سے عاجز آیا ہے تو پورے بندے کو بیچ ڈالے اور اگر بعض مال کتابت سے عاجز آئیگا تو باقی کے حصے بھر کا بیچ ڈالے گا اور جتنا مال کتابت دے چکا ہے اسکے بھر کا آزاد رہے گا **گیارھوان مسئلہ** اگر مالک اپنی بیٹی کے تزویج مکاتب بندے سے کرے اور اسکے بعد مر جائے تو وہ اُسکی بیٹی اپنے شوہر کے مالک ہو جائیگی اور اُن دونون کا نکاح فسخ ہو جائیگا **بارھوان مسئلہ** جب مالک اور مملوک مکاتب آپسمین کتابت کے مال کی مقدار مین یا مدت مین یا قسطون مین اختلاف کرین تو مقبول قول قسم کے ساتھ مالک کا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ مال کی اور مدت کی زیادتی کے منکر کا قول مقبول ہے تو خوب ہے **تیرھوان مسئلہ** جب مکاتب بندہ کتابت کا مال پہونچا دے اور مالک اُس بندے کی آزادی کا حکم کر دے اور اُسکے بعد کھلے کہ وہ مال کتابت عیب دار ہے پھر اگر مالک اُسی معیوب پر راضی ہو جائے تو آزادی متحقق ہوگی اور اگر پھیر دیگا تو عتق باطل ہو جائیگا کہ مشروط عوض پر تھا اور جب عوض پھر گیا تو اُس سے جو مشروط ہے وہ بھی باقی نرہا اور اگر کوئی عیب مالک کے پاس اُسمین ہو جائے کہ وہ اگلے عیب کے سبب سے پھیرنے کا مانع ہو اور اُس پھیرنیکے ساتھ دوسرے عیب کے تفاوت کی قیمت دیتا ہو تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ نیا عیب اگلے عیب کے سبب سے پھیرنے کا مانع ہوگا اور یہ بعید ہے **چودھوان مسئلہ** جب مکاتب بندے پر کئی دین اور مال کتابت کے ساتھ جمع ہو جائیں پھر جو مال اُسکے پاس ہے اگر سارے دینون کو وفا کر جائے تو کوئی نزاع نہین ہے اور اگر کفایت نکرتا ہو اور مکاتب مطلق ہو تو دینون کے حصے اور رسد کے موافق قرضخواہون مین اور اُسکے مالک مین تقسیم کرینگے اور اگر وہ بندہ مشروط مکاتب ہوگا تو پہلے قرض ادا کرنے چاہیے اسلیے کہ اُسکے قرض کی تقدیم مین قرضخواہون

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سکے اور مالک کے حقوق کی محافظت ہے اور اگر یا لک مرجائے اور بندہ مشروط مکاتب ہو تو اُسکی کتابت باطل ہوجائیگی اور جو کچھ اُسکے پاس مال ہوگا وہ اُسکے قرضے میں دیدینگے اور مال کتابت میں ندینگے اور اگر اُسکے پاس مال قرضے بھر کا نہوگا تو دینونگے رسدی حصوں کے موافق قرضخواہون پر تقسیم کرینگے اور اُس بندے کے دین کا ضامن اور ذمہ دار اُسکا مالک نہوگا اسلیے کہ قرضہ فقط اُسی مال سے متعلق ہوا ہے **پندرھوان مسئلہ** بندے کے کسی حصے کو مکاتب کرنا جبکہ باقی حصہ آزاد ہو یا اُسی مالک کا مملوک ہو جائز ہے اور شیخ علیہ الرحمہ نے اسے جائز نہین رکھا ہے اور اگر اُس بندے کا تتمہ کسی دوسرے کا مملوک ہو پھر اگر وہ دوسرا مالک اپنے شریک کو کتابت کی اجازت دیدے تو کتابت صحیح ہے اور اگر اجازت ندے تو کتابت صحیح نہین اسلیے کہ شریک کے ضرر پر مشتمل ہے اور دوسرے کتابت کا ثمرہ مال کے کمانے میں بندے کا مستقل ہوجانا ہے اور شرکت کی صورت مین یہ متحقق نہوگا اسلیے کہ بے شریک کی اجازت مال کے کمانے کے لیے سفر نکریگا تو کمانے مین مستقل نہوگا **اور لواحق** کئی مقصدون پر مشتمل ہین **پہلا مقصد** مکاتب کے تصرف کے حکمونکے لواحق مین ہے اور پہلے بیان ہوچکا ہے کہ کمانے کے منافی مکاتب کو اپنے مال مین تصرف جائز نہین جیسے دیڈا لنا یا مال کو رعایت سے قیمت کم کرکے بیچنا یا مال کو مضاربت پر دینا یا بندے کا آزاد کرنا وغیرہ بے مالک کی اجازت ایسے تصرف جائز نہین اور جیسا کہ اپنے مال کو مالک کی اجازت سے غیر شخص کو دیڈا لنا صحیح ہے اسیطرح پر مالک کو بھی دیڈا لنا صحیح ہے اسلیے کہ تصرف کی ممانعت مالک کے حق کی جہت سے ہے اور کسی جہت سے نہین ہے یہان کئی مسئلے ملحق کیے جاتے ہین **پہلا مسئلہ** بندے کی کتابت سے آزادی کا حاصل کرنا مقصود ہے اور یہ امر پورا نہوگا جب تک مالک بندے کو کمانے مین کوشش کرنیکے لیے کتابت کے وجوہ کے ہر طریق پر چھوڑ ندے جیسے خرید فروخت قبول ہبہ شکار کرنا وغیرہ ہین بس اپنے مالک کے ہاتھ اور دوسرے کے ہاتھ بیچنا صحیح ہے اور اپنے مالک سے اور غیر مالک سے چیز مول لینا بھی فائدے کے گمان پر صحیح ہے بس نقد بیچے گا اور کسیکو قرض نہ دیگا مگر جبکہ خریدار کے ہاتھ اُسوقت کی قیمت سے زیادہ پر بیچے اور قیمت خریدار سے اُسی وقت لیلے اور زیادتی کو میعاد پر چھوڑ دے اور مکاتب اگر کسی چیز کو قرض مول لے یا بیع سلم کے طور پر کسی چیز کو وہ مکاتب بیچے کہ قیمت اُسوقت لیلے اور مال دینے مین میعاد مقرر کرے تو جائز ہے اور اپنے مال کا مکاتب کو گرو کرنا جائز نہین اسلیے کہ اسمین ضائع جانے کا خطرہ ہے اور کوئی منفعت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین اور اسیطرح پر اپنے مال کو مضاربت پر دینا اُسے جائز نہین ہے **دوسرا مسئلہ** جب مکاتب بندے کا کچھ مال اسکے مولا کے ذمے ہو اور مال کتابت کی قسط کے دینے کا وقت آگیا ہو پھر اگر دونون مال آپسمین جنس اور وصف سے برابر ہون تو دونون شخص برابر ہو جائینگے اور تقاضا نرہیگا اور اگر ایک کا مال کم ہو اور دوسرے کا مال زیادہ ہو تو تقاضا زیادہ کی طرف سے ہوگا اور برابر محسوب ہو جائیگا اور اگر دونون مال اُن دونو نکے دو مختلف جنسون کے ہونگے جیسے ایک کپڑے کی جنس سے ہو اور دوسرا غلہ کی جنس سے ہو تو متقاصہ یعنے حق کا وصول کرنا بے آپس کی رضامندی کے نہوسکے گا اور یہی حکم ہر معاملے مین ہے جو دو شخصون مین ہو اور جب دونون شخص راضی ہو جائینگے تو طرفین کی برارت ذمہ ہو جائیگی اور ہر ایک کو اپنے ذمے کے قرضے کے دوسرے کو دینے کی ضرورت نہ پڑے گی اور اُسکے ذمے کی چیز کے لینے کی احتیاج نہوگی خواہ وہ مال چاندی سونے مین سے ہو یا اور جنس کا ہو اور اسمین اور قول تفصیل کا بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر وہ دونون مال چاندی سونے کی جنس سے ہون پھر ایک اپنے دیندار سے اُسکے ذمے کی چاندی کو قبضہ مین لاوے اور اُسی کو اپنے ذمے کے دین مین کہ سونا ہی دیدے تو کافی ہے اور اگر وہ مال چاندی سونیکے سوا اور متاع کی قسمون مین سے ہون تو ہر ایک اپنا حق دیندار سے لیلے اور اپنے ذمے کے دین کے بدلے مین دیدے تو کافی ہے اور اگر ایک شخص کا دین چاندی سونا ہو اور دوسریکا اور قسم کا مال ہو تو اُس مال کو اپنے دیندار سے لیلے اور اُسکے چاندی سونے کے بدلے مین دیدے تو جائز ہے اور اسکے برعکس جائز نہین اور یہ مبنی اُس امر پر ہے کہ متقاصہ بیع کا حکم رکھتا ہے تو بیع کی شرطین اسمین معتبر ہونی چاہیے اور دین کی بیع دین سے لازم نہ آئے اور قبضے سے پہلے مال کی بیع لازم نہو **تیسرا مسئلہ** جب مکاتب اپنے باپ کو اپنے مالک کی بے اجازت مول لے تو صحیح نہین ہے اسلیے کہ باپ بیٹے کے مول لینے سے آزاد ہو جائیگا اور مکاتب کے مال مین نقصان پہونچے گا کہ وہ اُسکے مالک کا ضرر ہے اور اگر مالک اجازت دیدے تو صحیح ہے اور اسیطرح پر اگر کوئی مالک وصیت کرے کہ مکاتب بندے کے باپ کو میرے مرنے کے بعد اسکے بیٹے کو دیدین تو اس وصیت کے قبول مین اس بندے کا کوئی ضرر بعید نہین اِس صورت سے کہ اُسکا باپ اپنی کمائی سے اپنی معیشت کریگا اور مکاتب سے سعی رہیگا بس جبکہ یہ وصیت مکاتب قبول کریگا اور کتابت کے مال کو ادا کر دیگا تو آپ بھی آزاد ہو جائیگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اور اُسکا باپ بھی بیٹے کی ملک مین آنے سے آزاد ہو جائیگا اور اگر مال کتابت کے ادا کرنے سے مکاتب عاجز ہو جائیگا اور مالک کتابت کو فسخ کریگا تو یہ دونون باپ بیٹے اُسکے غلام ہونگے مگر باپ کے غلام بننے مین تردد ہے **مترجم** کہتے ہین کہ تردد کا سبب یہ ہے کہ اُس غلام نے بیٹے سے تعلق کیا ہے آزادی سے تشبث کیا ہے تو اُسکے بیٹے کا اُسے مملوکیت پر پھیر لانا معقول نہین ہے مگر پھر جانا ہی اقوی ہے اسلیے کہ باپ اُس صورت مین آزاد ہوتا ہے جب بیٹے کی ملکیت آتا ہے اور جبکہ بیٹا ہی مملوک ہے اور وہ صلاحیت مالک ہونیکی نہین رکھتا ہے تو پھر آزاد نہوگا **چوتھا مسئلہ** جب مکاتب کا بندہ کسی پر جنایت کرے اور مجنی علیہ یعنے جسپر جنایت کی ہے وہ جنایت کے قصاص کا یا دیت کا مطالبہ کرے تو مکاتب کو دیت کہ جنایت سے قیمت کا تفاوت ہے دیکر اُس غلام کا چھڑانا نہین پہونچتا ہے مگر جبکہ اُسکے چھڑانے مین کچھ مکاتب کا فائدہ ہو اور اگر غلام مکاتب کا باپ ہو کہ جسے مالک کی اجازت سے خرید کیا ہو تو دیت دیکر مکاتب کو اُسکا چھڑانا نہین پہونچتا ہے گو وہ دیت اُسکے باپ کی قیمت سے کم ہو اسلیے کہ موجود مال کو کہ جسمین اُسے تصرف پہونچتا ہے ضائع کرنا پڑیگا اور ایسے مال کو رکھنا پڑیگا کہ جس سے منتفع نہوسکے گا اسلیے کہ مالکانہ تصرف اپنے باپ پر نہین کر سکتا ہے اور اِس مسئلے مین تردد ہے اسلیے کہ فقہا نے کہا ہے کہ مال کتابت کی ادا سے عاجز آنیکی صورت مین مکاتب اپنے باپ کو مالک کی اجازت سے مال کتابت کے ادا کرنیکے لیے بیچ سکتا ہے پھر منتفع ہونے سے مال سے نرا دوسرا مقصد مکاتب کی جنایت کے حکمون مین اور مکاتب پر کی جنایت کے حکمون مین ہے اور اِسمین دو قسمین ہین **پہلی قسم** مشروط مکاتب کے متعلق مسئلون مین ہے اور یہ سات مسئلے ہین **پہلا مسئلہ** جب مکاتب اپنے مالک پر عمداً جنایت کرے پھر اگر وہ جنایت قتل نفس ہو یعنے اپنے مالک کو مار ڈالے تو مالک کے وارثون سے قصاص لینا متعلق ہوگا پھر اگر وارث قصاص لین اور اُسے مار ڈالین تو اُسکے مرے کا حکم رکھتا ہے کہ گویا وہ اپنی موت سے مرگیا ہے اور جو مال کہ وہ چھوڑ گیا ہے وہ اُسکے مالک کے وارثون کا مال ہے اور اگر جنایت قتل نفس نہو اور اگر کسی عضو کے کاٹنے کی ہو جیسے ہاتھ پانون کا کاٹنا ہے پھر اگر وارث بھی اُسکے اُسی عضو کو قصاص کے طریق سے کاٹ ڈالین تو باقی مین کتابت بحال رہیگی اور اگر جنایت مکاتب سے خطا کی راہ سے واقع ہوئی ہو تو اس جنایت کی دیت اُسی مکاتب کی گردن پر اِس معنے سے پڑیگی کہ جب آزاد ہو جائیگا تو اپنے سر کی دیت کو ادا کریگا اور مکاتب کو دیت دیکر اپنا چھڑا لینا پہونچتا ہے اسلیے کہ یہ اُسکی مصلحت سے متعلق ہے پس اگر اُسکے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے مال کتابت ادا

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیت دونون کی ادا ہو سکتی ہے اور اُسے وہ دیدے تو آزاد ہو جائیگا اور اگر دونون کو کافی نہو تو مال کتابت پر دیت کو مقدم کرکے دیدے اور اُسکے بعد اگر ظاہر ہو جائے کہ مال کتابت کی ادا سے عاجز آگیا ہے تو اُسکے مالک کو کتابت کا فسخ کر ڈالنا پہونچتا ہے اور اگر مطلق اُس مکاتب کے پاس مال نہو پھر اگر مالک کتابت کا فسخ کرے تو وہ اُسکا بندہ مملوک رہیگا اور جنایت کی دیت اُسکے ذمے سے ساقط ہو جائیگی اسلیے کہ مالک کا اپنے مملوک ذمے کچھ مال نہین ہوتا ہے اور کتابت کے فسخ کے سبب سے مال کتابت بھی اُسکے ذمے سے ساقط ہو جائیگا **دوسرا مسئلہ** جب مکاتب مالک کے سوا کسی غیر پر عمداً جنایت کرے اور مجنی علیہ یعنے جسپر جنایت کی ہے وہ اُسے بخشدے تو کتابت اپنے حال پر باقی رہیگی اور اگر کسی کو عمداً مار ڈالے اور مقتول کے وارث اُس سے قصاص لین تو مرے کا حکم رکھتا ہے کہ اُسکا مال اُسکے مالک سے متعلق ہوگا اور اگر خطا سے مار ڈالے تو اُسے دیت اور ارش جنایت دیکر اپنا چھڑا لینا پہونچتا ہو اور اگر اُس کے پاس کچھ مال نہو تو اُس غیر شخص کو اُس جنایت کی ارش کے بدلے مین اُسکا بیچ لینا پہونچتا ہے مگر جب مالک ارش یا دیت مجنی علیہ یا اُسکے وارثون کو دیدے تو بیچنا نہین پہونچتا ہو پھر اگر مالک اُسے چھڑا لیگا تو کتابت بحال رہیگی **تیسرا مسئلہ** جب مکاتب کا غلام کسی پر خطا سے جنایت کرے تو مکاتب کو ارش جنایت دیکر اپنے غلام کا چھڑا لینا اس شرط سے پہونچتا ہو کہ ارش جنایت اُس غلام کی قیمت سے کم ہو اور اگر اُسکی قیمت سے ارش جنایت بڑھ گئی ہوگی تو مکاتب کو ارش دیکر چھڑانا نہین پہونچتا ہو جسطرح پر کہ مکاتب کو قیمت مثل سے زیادہ پر کسی چیز کا خریدنا نہین پہونچتا ہو **چوتھا مسئلہ** جب کوئی مکاتب کسی جماعت پر جنایت کرے پھر اگر جنایت عمداً یعنے قصد سے کی ہوگی تو اُس جنایت کا قصاص اُس سے لے سکین گے اور اگر جنایت خطا کی راہ سے کی ہوگی تو اُنھین ارش جنایت کا اُس مکاتب کے رقبے سے متعلق کر لینا پہونچتا ہے پھر اگر مکاتب پاس اتنا مال ہے کہ جس سے ارش جنایت ادا ہو سکے تو مکاتب کو اُنھین وہ مال دیکر اپنے کو اُنکے دعوی سے چھڑا لینا پہونچتا ہے اور اگر اُس مکاتب پاس کچھ مال نہو تو اُس جماعت کے سب شخص اُس غلام کی قیمت مین ارش جنایت کے حصون کے موافق شریک ہو جائینگے **پانچوان مسئلہ** جب مکاتب کا کوئی ایسا غلام ہو جو اُسکا باپ ہے اور وہ اُسکے کسی اور غلام کو مار ڈالے تو مکاتب کو غلام کے بدلے اپنے باپ کا مار ڈالنا نہین جائز ہے جسطرح پر کہ بیٹے کے مار ڈالنے کا باپ پر قصاص نہین اور اگر مکاتب کے کئی غلام ہون اور بعضے بعضون پر جنایت کرین تو مکاتب کو جنایت کرنیوالے سے ظلم اور تعدی کے قطع کرنے کے لیے قصاص لینا جائز ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیونکہ یہ قصاص اُسی کے ضرر پر متضمن ہے اور مکاتب کے تصرف اُس نوع کے کہ جسمین اُسکا ضرر ہو جائز نہین
اور قصاص مین بھی مکاتب کا ضرر ہے مگر یہ کل کی اصلاح ہے کہ لکم فی القصاص حیوۃ اور تمھارے لیے
قصاص مین حیات ہے اس ضرب کا تحمل مستثنیٰ ہے **چھٹا مسئلہ** جب مکاتب مارڈالا جائے
تو مُردے کا حکم رکھتا ہے کہ اُسکی کتابت باطل ہوجاتی ہے اور اُسکی عورت اُسکے مالک کا مال ہے اور اگر
مکاتب کے کسی عضو پر عمداً جنایت کرین اور جنایت کرنیوالا مالک ہو تو اُسکے مالک سے قصاص نہ لین گے
مگر مالک کو ارش جنایت یعنے تفاوت قیمت مکاتب کو دیدینا لازم ہے اور یہی حکم ہے اگر جنایت کرنیوالے
غیر شخص ہون یعنے تو بھی قصاص نکرینگے اور ارش مکاتب کو اُنسے دلوادین گے اور اگر جنایت کرنیوالا
غلام ہوگا تو اُسپر قصاص لازم ہوگا اور جہان جہان تفاوت قیمت جسے ارش کہتے ہین ثابت ہووے
مکاتب کو دینگے اسلیے کہ یہ اُسکے کسب مین داخل ہے **ساتوان مسئلہ** جب مالک کا غلام اُسکے مکاتب
بندے پر جنایت کرے اور مکاتب قصاص مانگتا ہو تو مالک کو اُس مکاتب کا قصاص کی طلب سے
روکنا پہونچتا ہے اسلیے کہ مکاتب ایک بندہ ہے اور مالک کی ملکیت اُسپر جب تک مال کتابت ادا
نکرلے باقی ہے اور اگر جنایت خطا کی راہ سے اُسکے غلام نے کی ہے اور مکاتب ارش کا طالب ہے
تو مالک منع نہین کرسکتا ہے اسلیے کہ یہ کام بھی مال کے اکتساب کے منزلے مین ہے اور اگر مکاتب جنایت کو
بخشدینا چاہے تو مالک کی رضامندی پر موقوف ہے لیکن مطلق مکاتب جب کچھ ادا کردیتا ہے
تو اُسی ادائی کے حساب سے آزاد بھی ہوجاتا ہے جیسے تہائی حصہ آدھا وغیرہ ہے پھر اگر ایسا
مکاتب کسی آزاد شخص پر عمداً جنایت کرے اور مال کتابت کے کچھ دینے سے وہ مکاتب بھی
کچھ آزاد ہوگیا ہے تو اس مکاتب سے قصاص لین گے اور اگر کسی مملوک پر جنایت کرے گا تو
اُس سے قصاص نہ لیا جائیگا اسلیے کہ اسمین آزادی آچکی ہے اور آزاد سے بندے کا قصاص لیا
نہین جاتا ہے اور اُسپر لازم ہے کہ اپنی آزادی کے موافق ارش یعنے تفاوت قیمت اُس مملوک
مجنی علیہ کو دیدے اور رقیت بھر کا باقی تفاوت قیمت اُسکے رقبے سے متعلق ہے اور اگر کوئی مکاتب
کسی ایسے مکاتب پر جو دونون آزادی مین اور مملوکیت مین برابر ہین جنایت کرے تو جنایت کرنیوالے پر
قصاص جاری ہوگا اور اگر جنایت کرنیوالے کی آزادی مجنی علیہ کی آزادی سے سوا ہوگی تو قصاص
نہ لیا جائیگا اور اگر کم ہوگی تو قصاص لیا جائیگا اور اگر مکاتب خطا کی راہ سے جنایت کرے تو حریت بھر کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ارش جنایت اُسکے عاقلہ سے متعلق ہوگی عاقلہ سے لینا چاہیے اور عاقلہ کی تفسیر کتاب الدیات مین بیان ہوگی اور باقی اُسکے رقبہ سے متعلق ہوگی اور اُسکے مالک کو جنایت کے ارش کے حصے کو دیکر اُسکے مملوکیت کے حصے کو چھڑا لینا پہونچتا ہے خواہ اُس مکاتب نے جنایت کسی بندے پر کی ہو یا کسی آزاد پر کی ہو اور اگر اُس مکاتب پر کوئی آزاد جنایت کرے تو قصاص آزاد پر نہین ہے اور اُس سے ارش جنایت لے لین گے اور اگر مملوک ہوگا تو قصدی جنایت مین اُس سے قصاص کرینگے **تیسرا مقصد** وصیت مین کے مکاتب کے حکمون کے بیان مین ہے اور اسمین کئی مسئلے ہین **پہلا مسئلہ** مکاتب کے رقبہ کی وصیت کرنا صحیح نہین ہے یعنی یون وصیت کرے کہ فلان مکاتب غلام کو میرے بعد فلان شخص کو دیدین تو صحیح نہین جسطرح پر کہ مکاتب بندے کا بیچنا صحیح نہین اور اگر یہ کہے کہ میرا فلان مکاتب غلام اگر مال کتابت کے دینے سے عاجز آئے اور فسخ کتابت کرے تو وصیت کی مین نے کہ اُسے تجھے دیدین تو یہ جائز ہے اور اگر دونون وصیتین ایک شخص کے لیے کرے یا دو شخصون کے لیے کرے تو بھی جائز ہے جیسے یون کہے کہ اگر مال کتابت مکاتب دے تو مین نے وصیت کی کہ وہ مال تجھے دیدین اور اگر مکاتب عاجز آئے اور فسخ کتابت کرے تو وہ مکاتب میرے بعد تیرا مال ہوگا یا زید اور بکر سے کہے کہ اگر مکاتب میرے بعد مال کتابت دے تو زید کو دیدین اور اگر فسخ کتابت کرے تو اُس بندے بکر کو دیدین **دوسرا مسئلہ** جب کتابت کے فاسد عقد سے کوئی اپنے بندے کو مکاتب کرے اور اُسکے بعد وصیت کرے کہ میرے بعد اس بندے کو فلان شخص کو دیدین تو صحیح ہے اور اگر اُسکے دینے کے مال کتابت کی وصیت کرے تو صحیح نہین ہے اسلیے کہ فاسد عقد کے ذریعے سے بندے کے ذمے کچھ لازم نہین ہوتا ہے اور اگر یہ کہے کہ اگر میرے قبضے مین اُس سے وہ مال آجائے تو مین نے اُسکی وصیت تیرے لیے کی ہے تو یہ صحیح ہے اسلیے کہ جو مال کہ وہ بندہ دے دیگا وہ مالک ہی کا مال ہے اور فاسد عقد کتابت سے مکاتب بندہ مال کا مالک نہو جائیگا **تیسرا مسئلہ** اگر کوئی وصیت کرے کہ بخشدین مکاتب کو مال کتابت مین سے یا اُسکے ذمے کی ساری باقی سے کچھ بڑھکر تو یہ وصیت مال کتابت کی آدھی باقی سے کچھ بڑھکر چھوڑ دینے کی ہے اور زیادتی کی مقدار کی تعیین مین وارث مختار ہین اور اگر کہے کہ اسکے ذمے جو باقی ہے اُس سے کچھ بڑھکر چھوڑ دین اور مثل بہت کے تو یہ وصیت ساری باقی کے چھوڑ دینے کی ہے اور ساری باقی سے زیادہ مین باطل اور اگر یہ کہے کہ اُسے چھوڑ دین جتنا وہ چاہے پس اگر مکاتب کچھ چھوڑ دینے کی اور کچھ باقی رکھنے کی درخواست کرے تو صحیح ہے اور اگر چاہے کہ پورا چھوڑ دین تو فقہا کہتے ہین کہ صحیح نہین اسلیے کہ جو چاہنے کا لفظ حال کے قرینے سے کچھ پر دلالت کرتا ہے پس چاہیے کہ کچھ باقی چھوڑ دیجائے **چوتھا مسئلہ** جب مالک وصیت کرے کہ مکاتب بندے کو بیچ کی قسط چھوڑ دین پھر اگر کتابت کے مال کی

مالکی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قسطون مین درمیانی قسط گنتی کی رو سے ہو جیسے تین قسطین مقرر ہون اور ہر ایک قسط ایک ایک اشرفی ہو لپس دوسری گنتی سے درمیانی قسط ہے کہ پہلی اور تیسری کے بیچ مین ہے یا مال کے مقدار کے اعتبار سے ہو جیسے چار قسطین ہون اور دو قسطین دو دو اشرفیون کی ہون اور تیسری قسط اور چوتھی چار چار اشرفی کی ہو تو اس صورت مین مال کی مقدار کے اعتبار سے درمیانی قسط تین اشرفیون والی ہے اور اسی کیطرف وصیت پھریگی اور اسی کو چھوڑ دینا چاہیے اور اگر قسطون مین عددی اور مقداری دونون درمیانی ہون تو موصی کے وارثون کو اختیار ہے کہ ان دونون درمیانی قسطون مین سے جسے چاہین چھوڑ دین اور جسے چاہین نچھوڑین اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ قرعے سے درمیانی کی تعین کرینگے اور یہی خوب ہے اور اگر قسطون مین درمیانی نہو نہ گنتی کے اعتبار سے اور نہ مال کے اعتبار سے تو مثلاً ایک ایک اشرفی کی چار برابر قسطون کو جمع کرینگے پس ان چارون کے درمیانی دو اشرفیان ہین دو قسطون مین سے کہ پہلی اور چوتھی کے درمیانی ہین اور چار قسطوئین دوسری اور تیسری اور چھ قسطوئین تیسری اور چوتھی وسط ہے انھین موصی کی وصیت کے موافق ساقط کر دینا چاہیے **پانچوان مسئلہ** جب کوئی اپنے مکاتب بندے کو اوپنی بیماری مین آزاد کرے یا مال کتابت کا ابرا کرے پھر اگر اُس مرض سے صحت پا جائے تو وہ آزاد کرنا بھی اور ابرا بھی صحیح ہے اور اگر مالک مرجائے تو اُس آزادی اور ابرا کو متروکے کی تہائی سے نکالین گے اسلیے کہ مریض کے فوری تصرف بھی وصیت ہی مین داخل ہین اور یہی قول زیادہ صحیح ہے اور اس مسئلے مین دوسرا قول بھی ہے کہ مریض کے فوری تصرف اصل متروکے سے نکلین گی اور تہائی سے زیادہ مین بھی جاری ہوجائینگے پس اس مسئلے مین ملاحظہ کرنا چاہیے کہ میت کے متروکے کی تہائی کسقدر ہے اور مال کتابت کسقدر ہے اور اُس بندے کی قیمت کیا ہے مثلاً اگر مال کتابت بندے کی قیمت سے زیادہ ہو اور متروکے کی تہائی بھر یا اُس سے کچھ کم ہو تو مال کتابت سے ابرا صحیح ہوگا اور بندہ اُسی سے آزاد ہوجائیگا اور اگر بندے کی قیمت مال کتابت سے زیادہ ہو اور ترکے کی تہائی بڑھکر ہو تو پھر آزادی صحیح ہے اور اگر ایک ان دونون مین سے متروکے کی تہائی سے زیادہ ہو تو اُس زیادہ کا اعتبار نکرینگے اور دوسرے سے کہ جو تہائی سے کم ہے آزاد ہوجائیگا اور اگر دونون مین کا کم بھی ترکے کی تہائی سے بڑھکر ہو تو اُس بندے مین سے متروکے کی تہائی بھر آزاد ہوگا اور زیادہ مین وصیت باطل ہوجائیگی اور باقی کی بابت آپ کما کر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وارثون کو دیکر آزاد ہوگا اور اگر مال کتابت کے ادا کرنے سے عاجز ہوجائیگا تو وارثون کو باقی بندیکا ملک رکھنا پہونچتا ہے **چھٹا مسئلہ** جب مالک ایسے بندے کے آزاد کرنیکی وصیت کرے جسے پہلے مکاتب کرچکا ہے اور مرجائے اور اُس بندے کے سوا کچھ اور مال چھوڑ نجائے اور مال کتابت کی قسط دینے کا وقت نہ آیا ہو تو مالک کے مرتے ہی اُس بندے کا تیسرا حصہ وصیت کی رو سے آزاد ہوجائیگا اور اُس تیسرے حصے کی آزادی مین مال کتابت کی قسط کے وقت آنیکا انتظار ضرور نہین اور وصیت سے تیسرا حصہ آزاد ہونے کے بعد اگر مال کتابت پورا پہونچاویگا تو وارثون کو مال ملیگا اور بندہ پورا آزاد ہوجائیگا اور اگر مال کتابت کی ادا سے عاجز ہوجائیگا تو اُس بندے کی دو تہائی کو وارث اپنی غلامی مین پھیر لائینگے اور وہی دو ثلث مکاتب رہینگے جب وہ مال کتابت دیدیگا تو آزاد ہوجائینگے **ساتوان مسئلہ** جب مالک مرض موت مین اپنے بندے کو مکاتب کرے اگر اُس بندے کی قیمت متروکے کی تہائی بھر یا کم ہوگی تو یہ مکاتبت جاری ہوجائیگی اور وہ بندہ وارثون کو مال کتابت کے دینے کے بعد آزاد ہوجائیگا اور اگر اُس بندے کے سوا کچھ اور مال نہ چھوڑ مرا ہوگا یا بندے کی قیمت متروکے کی تہائی سے بڑھکر ہوگی تو بندیکے تیسرے حصے مین مکاتبت جاری ہوجائیگی اور دو ثلث بندے کا غلام رہیگا اور اگر یہ کہا جائے کہ مکاتبت بندے کو بندے کے ہاتھ بیچنے کے حکم مین ہے پھر اگر مال کتابت بندے کی قیمت بھر ہے تو کچھ تبرع نہین ہوا ہے کہ موصی کے متروکے کی تہائی سے متعلق ہو اور اُسکا جواب یہ ہے کہ جسطرح بندہ موصی کا مال ہے اُسیطرح پر اُسکی کمائی بھی اُسی کا مال ہے اور مکاتبت موصی کے مال پر معاملہ ہے پس ہبہ کے حکم مین ہے اور متروکے کی تہائی سے نکلیگی اور یہی ظاہر ہے اور اِس مسئلے مین دوسرا قول بھی اس نظر سے ہے کہ مریض کے فوری تصرف اصل متروکے سے نکلین خواہ متروکے کی تہائی بھر ہون یا تہائی سے بڑھکر ہون اور وصیت کا حکم نہین رکھتے ہین **اور استیلاد** یعنے لونڈی کا مالک سے لڑکا جنا اور ام ولد ہونا دو امرون کے بیان کا مقتضی ہے **پہلا امر** استیلاد کی کیفیت مین ہے لونڈی اس شرط سے مالک کی ام ولد ہوتی ہے کہ اُسکے پیٹ مین مالک کے نطفے سے علقہ یعنے خون بندھ جائے کہ جسے حمل کہتے ہین ایسی حالت مین کہ وہ لونڈی اُسکی ملک مین ہو اور اگر کسی کے نطفہ سے کسی اور کی لونڈی سے بچہ ہوا اور اُسکے بعد وہی ہمبستری کرنیوالا اُسی لونڈی کا مالک ہوجائے تو شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ وہ لونڈی بھی ام ولد ہوجائیگی اور ابن بابویہ کی روایت مین وارد ہوا ہے کہ ام ولد ہوگی اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Ra

م ولد ہونے
ندی سے
جائے تو
سا کہتے ہیں
یلا قول شبہ کر
ر اسکا ہبہ کیا
سے عقد
ے مالک کی
م ولد اپنے
ں لڑکی کے
ین سے
ے حاصل ہوتے
م ولد کا بیچنا
لیے جائز ہے
یا ہو کر اسکی
یت ہیں اگر
ے تو وہ
جائز ہے
ے میں قرار
ک گزر چکا ہے
اور باقی قیمت
ے کر اسکی باقی
فقہا نے

n/ranaGjabarat.bjasbir.ab

Presented by: Ra

لی وصیت
کے مالک نے
یعنی جتنے مال
اسکی قیمت
کرلیں گے
رے تو جنایت
علیہ سے فدیہ
پھکا راکرو ے
ردا دے اور
ے بڑھکر ہو
اُسے حوالے
جنا یت کم ملد
ا اور تعزیر کے
ے ہیں کہ حد
ی پر شیخ
نہیں ہے اور
چھوٹا لے یا
قبہ میں
ی امام محمد باقر
ردکے پاس
ی آزاد ہو گئی
ایک لڑکا
۸۰ ملوک ہے

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ں گے جب
ں عورت کے
سم کہتے ہیں
ر اسکی سعایت
مد بن قیس سے
شاد ہے
ختار ہے
سکے مرتدہ
ریکا آزاد ہوگا

ی کسی حق کے
ار کن اقرار
ے اور یہ ایسا
ے ہے یا مجبر
ربی عبارت کے
ں چاہوں تو
ے تو یہ بھی
علق کیا ہے
ں تو سچ بولنے والا
ود ہی نہ سے
ت کو حق کے
اقرار توہ کے

n/ran Qabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

کے بیچ ہونیکا
ں اُنکے بیچ ہونے
قرار کیا کہ تہیہ گا
ر کے حصول پر
پیز کی تول کا
شہر کے متعارف
ہ بھی اُس شہر کے
ں کے نقد کیطرف
ں برابر ہوں
ہ کہ میرے
ر بعد اُسکے
رہم کے ساتھ
ہ کر درہم کے
سر اشکوک
رہم میں اُسکا
ہم ہو جائیں
سیطرح پر طرف
قرار راجح ہوگا
ہے یا گینوں
ار میں داخل
ں کا اقرار ہوگا
و ادراگ کے
ن مجھے کی اور

n/ranajabir.abbas

و اُسپر وہ
ے کہ اسکا
ب ایسا
ہے تو
ون لازم
ے زیادہ
روپے کچھ
و دیے
اور اگر
چے نقصان
ر دوسرے
ار باطل ہے
م کی توقیت
ن عبارت
ے مضمون
د جن نے
الک نے
د بیٹے کے
ا ہوں فلاں
ار ہے اور
ے گھر کے ہونگا
ا وکیل تھا
ے تو

jabir.abbas@yahoo.com

m/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

بعد ساقط کرنا
کے حکموں میں ہے
ہے تو اُس پر اس
قبول کر لیں گے
کے چھلکے یا بادام
مسلمان اُسکا
مرے جانور
چیز سے کرے
اگر اُس ال کے
اگر اُس ال
غیر کو قبول
دو وسرا مسئلہ
کی کھال یا
چیز ہے اور
لوہی کہے کہ اُسکا
ہے اسلیے کہ تو
ہے کہ اُسکی حرمت
شیخ علیہ الرحمۃ
کرنے والے پر
یہ مواطن اتنی
میں قرآن مجید
لگشیرہ بجز
سعادت کی

Presented by: Ra

ں کہے کر
کم سے
ے وہی
ر بس سچے
ر کر کوئی
بے اور اگر
لی تھی
یال کبھی
مطلب
ئے تین پر
جبر اہم
ں اور
ئے سے
لے کر گئے
رمیں سمجھا
ور ہم رہے
ا اقرار
گے خلاف
ں اور اگر
رین تو
ہو گا اور
اکرلو علی
ینگے اور

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

کے تو ایک درہم کا
ہم ہونگے اسلیے
سب پچاس وغیرہ
پر محمول ہوگا اور
ہنگے اسلیے کہ سب کی
کہے یعنے کذا درہم
وغیرہ میں مشترک
لازم ہونگے اور
سو کا عدد ہے
شرط کہاں ہے
پر اختصار کہے
کہے تو ایک پر
دوسر اکذا پہلے
ہونگے اسلیے کہ کم
ہے یا رفع سے
ی ہے کہ یقین پر
چھٹا مسئلہ
کرے کہ کس ایک
کرے کہ میرا
دوسرا شخص
پہلے کے لیے اقرار کے
اور اگر منفر کہدے
ان کو دیدینگے

n/ranajabirabbas Gjabirabbas abir.ab

گا
ے اور
کرے
ونوں
اور
اور
ے
تک
ہے
ہا
اسکو
اگر
لیا ہی
کے
ے
یرے
تے تو
انت
لفریقی
ریاں
فظت
امانت
عربی
عبارت

Presented by: Ra

ذمے قرار پا گئی ہو
مین ذمہ کا لفظ کہا
ور امانت دونون
بعد کے کہ یا امانت
پھر اسکا تاوان میرے
ونکہ بے تفریط کے
لیکن اگر یہ دعوی
کر اقرار کے منافی
لا تو اُسکے اقرار کو
سمنون سے کہے
ے خریدنے کو خریدا
ں سے کم ہو یا مَیں
یا ہو اور جو کوئی
رے سمنون کا ادعا
رے باپ کی میراث
و یہ دیدینا چاہیے
کی میراث سے ہین
ہے جب میراث کو
ناقض لازم آئیگا
ے ہبہ کے طور پر
ر میرے گھر سے
دگا کہ بیان ہو چکی
لکنی داری نسخہ ... یہ میرا گھر

n/ranajabirabbas / Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

و درہم
یعنی اقرار
ہے
صحیح ہوگا
یا جائے
میرا گھوڑا
کہ یہی
دے گا
ار درہم
ے اور
ن نہم
ا مقر
علوم
سمجھے
اس
ہو کہ
کیوں
کہ مصنف
وہ کرتا ہے
ن اور
ہم کہتے تو
[illegible]
[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas

Presented by: Ra

مستعمل ہوتے ہیں پھر

باسے عربیت نے تصریح

مل استثنا کے صیغوں کے

انکار میں ہے اسلیے

ہے اور استثنا اثبات

بر کا استثنا متصل

ں آیا کیونکہ نہ قوم

ترجمہ کہتے ہیں

جائز ہے اور پہلے کی

طع کی مثال یہ ہے

ار باب اصول فقہ

ن اور قرآن مجید میں

ہے فسجد الملائکۃ

کی جنس سے نہیں

رح ہے اور مصنف

مگر شیخ علی علیہ الرحمہ نے

مجازا ہو تغیر اقاعدہ

ہے گو کم ہو اسلیے کہ مستثنے

شریف میں اور فصحا کے

ی شخص اعلیٰ عشرہ الا

رہم کا اور ایک درہم کی

تو اس صورت میں

ہم دس سے مستثنیٰ ہو گا

n/ramGabiirat.bjasir.ab

Presented by: Ra

ن میں ہوگا
ہ دس
ن ہے
یون نے
ر بالعندی
کا ہوگا
سکے
ر نصب
ی اس پر
کے پر
ہ پھر اس
ی صورت
ت کلام سے
اثبات سے
ے یعنے
کیا ہے
ف بایہ کے
ہ کے لیئے
ے تین کا
ے تین اور
ار بجر ہو
ب مگر ایک
نک کے عدد

jabir.abbas@yahoo.com

n/ran Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

یا اُس سے زیادہ
پہلے پر نو کو پہلے
ثنین والا واحدۃ یعنی
ہنگے اور اثنین ہوگا
یک مگر ایک یہ
عشرۃ الا ثلثۃ الا اربعۃ
اقرار ہوگا اور یہ
وگا کہ اُسکے بعد کچھ
ستۃ والا اربعۃ
ور اقرار چار کا
مین پانچ کا استثنا
یعنے اُسکے دس مین
اور اگر مستثنے کئی
رجع ہوگا اور اگر
تثنا اثبات اور نفی
کا اقرار ہوگا جیسے
مین پہلے پانچ سے
ن ہین دس مگر پانچ
سے بس دو کا
شخص کا یہ گیرا ہے
ہے بلکہ اُس سے
میرا ہے یا یہ انگوٹھی
ہوگا تو انکار

n/ran Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

تکلیف
ے تو
ہزار ہیں
ے ایک ہم
س صورت
کی قیمت
برابر یا دہم
ی اقرار
تکلیف
گئے کہ
ے تو
ے تو
ذبح ہوگا
جائیگا
ہم میں ہے
الف
ی میں بھی
مستثنا
اسکا درہم
لیکا مذہب
ہے اور
ر یہی
مشتا ایک

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

شرط ہے کہ مکلف

ا اقرار معتبر نہیں

ل اُسے جائز ہی

ن صحیح ہے اور

ہے مگر جو شخص

کرے تو یہ اُسکا

ور اگر کسی کا مال

یکے اور غلام کا اقرار

لازم آئے اور

ہ مالک کا مال

او رغیر کے ضرر پر غیر کا

چاہیے کہ وہ آزاد

لک سے اجازت

لیا جائیگا اسلیے کہ

کے ہوئے مال کو

ں اجازت مالک

ی کا مطالبہ اُس سے

ے مطالبہ کر لے گا

ہ قرضخواہوں کے

دین کے ثبوت کا

ین مقر لہ قرضخواہ ہو گا

ہ بھی شریک ہو گا

قرار غیر کے حق میں ۲۰

n/ranGajabirat.bjabir.ab

Presented by: Ra

ثنا جاتی
صورت
یلی صورت
م کے
سکے
ن کرد
سے لیجا گیا
رنا علیہ
تو دیے
نا ہو نگا
رہے
سے مجبور
ل اس
ہے اور
کوئی
اس
کی جو
اقرار
سکی
ہے
نے کا
اس اقرار
سے کہ جو
نظر سے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Ra

بعد اُس چیز کا کہ
تفسیر کی ہے
ون کیطرف وہ
میت باطل ہو جائیگی
یے اقرار کے
ت کے بعد پیدا
دوم تھا اور اگر
ہر اور مالک ہوگی
ینگے اور اگر اُس
دو ہونیکا یقین
کا اسلیے کہ پوراچہ
دا ہوں تو اقرار
سے متعلق ہوگا
ر اُسکی ماں کے
ر کا سبب یہ ہے
شبے کی بہتری کی
ر پر تشنیع لانو
سبب ہوتا ہے اگر وہ
ق میں ہے اور
ی کوئی گھر ہے جسمین
ل ہے تو اُسکا ن کا
ں گے اسلیے کہ اُسنے
ض سے غصب کیا ہے

n/ranajabirabbas Gjabirabbas bir.ab

Presented by: Ra

لیکن اگر یہ
م ہے کہ
رار سے کہ
ل ہے
دینا چاہیے
ے ہے اور
انکار کرتا ہے
رہیگا تو
الرحمہ نے
کیا جائے
ہے اور خریدکا
ام ساقط
ے اور اُسکا
کے مالک
قرار میں
لا ہے تو
ت کہ اُسے
وف ہی
قرار باطل
بیشک وہ
ہے کہ اُسکی
کا اقرار کے
ہ کہنا مقبول

m/ran... ir.ab

Presented by: Ra

یال لازم ہوجائیگا
ہو رہے اور اُسکے
ور اگر سکوت سے
کے بعد کہے کہ جس
یا نکرے اور
کہتے ہین کہ پہلی
ے کلام کے حکم
رکے متصل کہا ہو
ار کے منافی نہین ہے
دوسرے کلام
کے ہین تیسرا
ح کرسکتا ہون
ے اگر چاہون تو
کا اور ضمانت کا
ن دار بیٹے بیٹے
تا کے ہو کہ ایک
ین مین اُسکے
رس شرط سے
و قبول نکرینگے
ع پر نہین ہے
سے اور اُسکے
ں سے کیا ہے
ی کسی مال کے

n/raGajabirat.bjasbir.ab

Presented by: Ra

...ر کے کرامات
...ے کو
...قبول کر لینگے
...نین کی
...و دینے
...ے کا جھٹلانا
...شتری کی
...ے کسی مصلحت
...ہو نکہ اگر
...ی ہے اور
...و معتبر ہے
...م نہ و قیر سے
...ے جیسے کوئی
...چھوٹا پاجو
...ی زوجہ
...لے لڑکے
...کے کا نسب
...سب ثابت
...ے اقرار لڑکا
...بالغ مرد کی
...لام سے
...ہے اور مبسوط
...ور اسبیجابی

...m/ra... Gabir.abbas ...abir.ab

Presented by: Ra

ے اقرار کیا ہو اُسکی
اقرار کرے جیسے
وہ بھی اُسکی تصدیق
سرایت نہین کریگی
نسب مین اقرار
چھوٹے بچے کے لڑکا
بالغ ہوا اور انکار
مسئلہ جب کسی مرد کا
کے بیٹے اقرار
اگر یہ تیرا لڑکا
واہ رکھتا ہے مگر
دو سہم ہین لے گا
ہے اُسی دوسرے کو
اقرار اپنے نفس کے
معلوم ہوا تو تیسرے
عادل ہونگے اور
انکار کیطرف التفات
کے تیسرے کے
جائیگا اسلیے کہ غافل کا
کا چوتھا مسئلہ
اقرار کرے اور کہے
بھائی بھی اُسکے
وارث مین سے کچھ

Presented by: Ra

…ت رکھتا ہی
…دہ قریب بیت
…ترو کے مین
…رث سے ہو
…ہونے سے
…نافذ ہوگا اور
…ن حصہ دینگے
…لاد ہونے پر
…ن مسئلہ
…رثون مین
…میراث مقرر
…ہے جسطرح پر
…کا اقرار کرتا
…رار کی صحت
…نہ مجہول نسب ہو
…تو نسب ان
…اور اپنا لڑکا
…ہوگا اور اُس
…ن مین سے
…اس سے ملحق
…یا ہے تو مقبول
…یا ہے کہ وارث
…آنے کے بعد قریبکا

n/ranajabirabbas Gojabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

شخص کی لونڈی
سے معین کریگا
یا مالک نے
کی گواہیون سے
ر یہی اظہر ہے
گواہیون سے
شایعہ مستفیضہ
طضا ہو تو وہ
کے دو بھائی
میت کی میراث
تو نسب ثابت
ہم ودد کا اِس
ے ہون اور
ن کی وراثت پر
ث کا ثبوت
و عادل بھائیون
مسئلہ اگر کوئی
ن کا شل بھائی
ی نہ دوسرے
جو مرے کی
ی نزاع کرین
میت کے قریب
تصدیق بہلا

n/ranaGjabirat.bjabir.ab

Presented by: Ra

ر کو سارا
یا ہے اور
ب کا حصہ
ر کے موافق
ڑ کا بھی
یائی دینگے
ہ دوسرے
دیا ہے
یگا اقرار کے
صہ اُس
درت کے
ہے اُسکا
ہی جتنا
جہ ہونے کا
وجہ ہونے کا
ا اور وہ مقر
ں ظاہر ہیں

ت میں نام
غرض کے
ہیں اور
ہو سے جانور کو

n/ran Gjabirat.bjas ir.ab

Presented by: Ra

کی احتیاج نہین ہے
کر قبول کی ضرورت
ہر مقصود کام پر
برہ ہے اور
ج پر کہ مضاربت
مین نہین ہوتا ہے
کا شل اسکے
لیے طے کریگا تو
ہے اور کام کا
تے ہون معلوم
بت ہوگی جیسے
مین شرط ہے
شرط ہے کہ
دوسرا شخص غلام
لیا تھا اور اگر
ہیر بھی اُسس
اور عامل لینے
ہے اور اگر
وہ غلام شہر سے
م مین شرع سے
یا تا ہے کہ مالک
اور بعد اسکے
کم یہ یا زیادہ

n/rana.abbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

پہلی مزدوری
ک عامل کو
ورا کر دے گا
ب جتنا کام
کرنے والا
نور کو کوئی
لی اُس سے
ے تو بھی اُسپر
ے غلام کے
وری کا دینا
جانور کے
کی صورت
پیغمبر خدا
ی شرعی اشرفی
کہ یہ روایت
گو اُس غلام
جمہ کہتے ہیں
دوری بھی
ذمے ہو گا
عیب کوئی
س پکڑ لائیں
دا ہے اور
یک اشرفی

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Gujarat jabir.ab

Presented by: Ra

ے عمل مین آیا ہے
مقدار کی مزدوری
رتینون شخص
ے تو ہر ایک کو
ی حکم ہے اگر
یے معین
کر لا مین تو جسکی
ے اجرت مثل
یے کچھ مزدوری
مزدوری ہے
ر مااِس کام مین
ید ہے اسلیے
سئلہ اگر کوئی
اُس غلام کو معین
ی مین سے
کہ تونے مزدوری
ن کا قول مقبول
ام کا حصہ مزدوری
ی مقدار مین
ا ہے کہ اگر کے
ر عامل کے
ا ہے پھر اُسکے
ہ مین کہ ہا سد

عمومان

n/ranajabirabbas jabir.ab

Presented by: Ra

ورید سے
بتدنہیں
کے مقرر
ں نہیں
رسی کا
ی ہوگی

نجیبتی فرم
رض لیے
ں باری
مطلوب
ن کی قسم سے
قسم سے علم
ی الذے
نحا توالباب
ں ہے کہ قسم
ں ہے کہ
اور بصیرین
سم کا احترام
م ہے پھر
م ہیں اور
منعقد ہوگی اور

n/ranajabirabbas jabir.ab

Presented by: Ra

قسم منعقد ہوگی
ں اسلئے کہ اُسنے
ا اللہ وکبریاء اللہ
ی نہیں ہیں اور
ں مترک سمنے
را لے قدرۃ اللہ
و باب میں خداوند
للہ یعنے میں خدا
ے کھائی لو قسم کے
ا بلکہ میں اسکے
ب سے بڑھکر
ے اللہ کے
کا تو قسم ہوجائیگی
عالو اشہد انک
ے اور آیہ کریمہ
ب یہ کہ اگر اشہد
ہے کہ اس سے
ہے اور اگر
اللہ کہے گا تو قسم
ا کی حیات میری
قسم سے اور
ے قسم کھانے میں
ے حق کی قسم ہے

n/ran Gabir.abbas

Presented by: Ra

اور یہ
ے نکالے
قسم کے
کو کفارہ
اللہ کو یہ
سکوت
رت ہوگی
کرنیوالا
کرے کہ
مہمل
اتے ہیں
ی کیا ہو
ے کہ زبان
یا ہے بس
اور اگر
کرنے سے
لر یہ کہ زید
گھر میں نہ جائیگا
میں ہو نا زید
ئیگا اور
نے کو چاہیے
کہ نفی سے
سکتا ہے اور

jabir.abbas@yahoo.com

n/ran... jabir.ab...

Presented by: Ra

کے تو بعضے فقہاکے
لم رکھتا ہے اور
اخل ہو گا اور یہ
ی جب انشاءاللہ
ل ہو گا قسم کے
یلی پر اگر اللہ کے
ے مسنون کا قصہ
قسم کو محذوف ہے
ن تردد ہے پہلے
م ہے بس یہ بھی
لی ہے پھر قسم
دیش سے اور
بھی قسم متعدد ہو جائیگی
ا ہونا اور مختار
د ہو گی او زواس
رشد شد سے
ور غضب اسقدر
لئے مین قسم
ہ اور شیخ علیہ الرحمہ نے
رود ہے اسلیے
لی قسم ہے اب
مین ہوتی ہے
ت کسی واجب کام

n/ranGjabirat.abbasbir.ab

Presented by: Ra

حون کے
ڈالنا اور
یح لفظ سے
رو دیگا اسلئے
م کے متعلق
منعقد ہوگی
ں سے
کے عرف
کا کفارہ
علوم کے
ے کرو فعل
م ہو کہ
خلاف کریگا
منعقد ہوگی
کہ دوسری
ں کرے تو
نے کی ضرورت
خدا کی
ہے کہ
ہے جیسے
اور جس
قسم کے
م کھا لے

n/ranajabir.abbas Gjabir.abbas

Presented by: Ra

ر امطلب کھانے
شخص قسم کھائے
گا اور قسم کے خلاف
کا استعمال نکرنا اور
ن مین قسم کا منعقد
استعمال کی حاجت
ر گوشت کھانیکی اور
سار کہتے ہین کہ ایک
صف ہر دو مرا
س کھانے کو زید اور
سم نہ پڑیگی گو سول
ن کھانا خرید کرین
ہ کھالیگا تو حانث
را سکے بعد وہ دانہ
ارسے خرمے کھاجائے
ور باقی سارے
سم کہتے ہین کہ تردد
نا سول لیا تو ہر ایک
م ہوتی ہے پھر تمہا
کیونکہ اسکا سول لیا ہو
ی اس کھانے سے
کی خرید ہے بس
ھانے کو کل صبح کو کھا

n/ranajabirabbas jabir.abbas

Presented by: Ra

...مخالفت کی
...جب ہونے
...سم کھایا ہے
...نیوالے پر
...دریا کے
...ہیں کہ جبھی
...ن مسئلہ
...ٹھا ورمول لیتے
...کے اور مچھلی
...کے موافق
...کے بنا پر ہے
...حترن سے
...ملیوں کے
...ت نہ کھا ئیگا
...انث ہوگا یا
...بکری بغیر گلے
...سلیے کہ جب کوئی
...کھایا ہے گر
...نے گوشت کا لفظ
...بی کے کھانے
...ی حانث ہوجاتا کہ
...کے کہ کباب
...ا اور یہی خوب ہے

n/ran Gjabirat.bjasir.ab

Presented by: Ra

جائیگا اور یہی حکم ہے
حانث ہو جائیگا
ہے کہ ایسے کھانیکو
چیز بنیر یا گھی
ہے نہ کھاؤنگا پھر
نہ کھاؤنگا پھر اُسکی
کی چکتی کھائے
مسئلہ کہ اِعین عُرف
ور قلیجی مول لے آئے
کر بسر یعنے
جائیگا گو اُسکا آدھا
پھر اُسی خرمے کو
اور اِس مسئلہ
کھجور انار انگور
کھانے سے
یعنے ربّی
ہی ہو جیسے
حانث نہو گا مگر
کو مزدور مزدور میں
کی کتاب
کوئی فرق نہیں
پھیری سے
سکے
اس انجور ۱۹۰

n/ran... Gabaat... jasir.ab

Presented by: Ra

رقال
پانی کے
عبارت کا
ب بخود
توحانث
کی عبارت
ر ایک
شربت
اور نون پاک کیا
میں کوئی
کے پانی
کنوئیں کے
کے سارے
مسئلہ
نے سے
کے کراس
تو حانث
علیہ الرحمہ فرما
ریگا تو حانث
سے بات
کے کو رمٹی
ارہے تو
کے کر تیرے

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

تی ہے آیا اِس قسم سے
بعضے فقہا کہتے ہین
عمارت اور گھر کے
اس کام کے شروع کرتے
کو کسی بات کے ساتھ
کا اور نہ بیچونگا اور
کرتے آنے سے
ہین اگر قسم کھائے
گا اور وہ اُس گھر
نکل آنے پر قسم کے
قصد سے آئیگا
ن اگر کوئی قسم کھالے
ی تردد ہے اور
نے کی قسم نہین
ں ہوگا اور یہی حکم ہی
سبب سے حانث
ب ہوگا مترجم
نے مین فرق نظاہر ہے
نہین کہہ سکتے ہین
یسے کر سکتے ہین
سبب کوئی قسم
دریچے مین جائیگا تو
ہمسایہ کے کوٹھے سے

n/ran Gujarat.tjabir.ab

Presented by: Ra

راف کی بیوقوفی
ت میں پینے
رت میں متحقق
رحسم
کہ غرفہ اس
پر کے درجے
دروازے
عام ہیں اسلیے
کوئی قسم کھائے
ں جائیگا تو
بناتے ہیں
سم کھائیگا اور
گا اور اسکی
وہ گھر بیچکے
ب اسکی ملکیت
ں بجائیگا اس
ور اس مسئلہ
ح سے کہ
ب کی حرمت
ں گھر میں بجائیگا
گا اور اگر کوئی
ئے تو شیخ مالیہ الرحمہ
لم نے میں بتا ان سے

n/ran Gjabirat.bjas bir.ab

Presented by: Ra

کے وصف جاتے
ں دروازے
اگر اُس دروازہ
نت ہو جائیگا
ں پر رکھا تھا
رحمہ نے فرمایا کہ
ہ تو آمین کئی
منعقد پر اختیار
وازے کی
سے جائیگا کہ
نے دروازے
کے لگایا ہے
سری وجہ یہ ہے
واقع ہوا ہے
وب ہوا ہو اور
علیحدہ ہونے
گھر کے دروازے
ہے اُس گھر میں
جب کوئی قسم
پھر اگر وہ دعویٰ
لے کہ زید کے
ن یا نادانی
۸ وہ تنہا بکرے ہونے

n/rangjabirabbas.ab

Presented by: Ra

گا تو
یا کعبہ
وراسین
یدے
ے تو
جاتا ہو
نام کعبے
ہے کر
یث میں
ڑے کا
ک بلند
مسئلہ
ہوتا ہے
بنو گا
گا اور تب
کر ہر کی
ہے
ہوتا ہے
بکم اور
یا ہشکل
نیا اور
ن مانتے
چیز کی

n/ran Jabir.abbas ir.ab

Presented by: Ra

منین کہتے ہین اور
ھانے کریہ کام نکرونگا
ید نکرونگا پھر یہ
گھر نہ بناؤنگا اور
ی کہ عرف کی نظر سے
ری پر دگا لیتے ہین
سے خود بنائے گا
و بھی حانث ہوگا
راشبہ یہی ہے کہ
ان شخص سے کام کو
ث ہوگا اور اگر کوئی
تو اسمین رو رہی
مجسم کہتے
یا اپنے موکل کیلیے
رحاکم اور بادشاہ
راسمین علمانے اختلاف
ونکے معنومین حقیقت ہر دو
پر مارنیکے حکم دینے سے
ارف یعنی مشہور ہین
کرنا چاہیے اور حانث
حاکم گھر بنانے کی
مجاز ہے لیکن مجازی
ان سب مثالون

m/ranajabirabbas Gujarat.bijas

Presented by: Ra

ے نے قسم
یک کا قصد
ی قسم کھالے
کا اسلیے
ی ہوجائیگا
بس گویا
رید کے
ر بیع کی
ا بیع نہیں ہے
ہے
سم کھائی ہے
ے کرنے کا
ر زرہ کھونگا
قسم کھائے
ڑ دانے مین
غلام کو سو
ر موجر ہی ہے
کے وقت
تعریف مین
ی کو مارتیا لے
سکے حق مین
نعزیر دیگا
نہین ہے

jabir.abbas@yahoo.com

n/ran Gabirat.bjas ir.ab

Presented by: Ra

کا گمان بھی کافی ہے
یسرا مسئلہ جب
نے سے حاشا
لنا مجاز ہے حقیقت
ے کے گھوڑے سے
اور اسمیں تردد ہے
ی نہیں ہے بلکہ
اتی ہے اور
چوتھا مسئلہ
و بعد اس قسم
ن کے مستحق ہونگے
م بشارت ہے
یہ حکم نہیں ہے
طرح اُسے خبر دی
اہی شخص ہے
وسرا مجھے بھی عطیہ
ے میرے گھر
ین آ سکے تو
ے کہ جو شخص اخیر
ھانے والے
ں اُسکے گھر میں
ے ہے اُسکی
ے کے ذمہ

n/ranajabir.abbas Gjabir.ab

...ن ہے اور
...گھر اسکا ہی
...دیون سے
...ں پر واقع
...سے ہے
...کرونگا تو اسکی
...م کا اسم لولا
...جائیگا اور
...صد قرآن
...ہا تیغالی کے
...ر لکھنے اور
...نین ہے
...ی یعنے زیور
...ے کہ آسری
...بعضے فقہا
...ر ہے ایسے
...ے ہیں
...ن مسئلہ
...ے ادا کرنے
...ے دیکھنے سے
...شیخ علیہ الرحمہ
...ی کہ صوم
...شکال ہے

Presented by: Ra...
...n/ran... jabir.abbas... Gabirat...

Presented by: Ra

اگر صوم نذر کے
ر ہے تو اوسکی
نث یعنے قسم کی
سے ہو جیسے قسم
س ے ہو جیسے
ن لاے اور
بھول جاے یا
لواحق ہین ہے
پر غموس ہین
ور جو غموس کہ
بس غموس کا لفظ
دور کرتا ہو تو جائز
نے سے اچھی طرح
سی آدمی کی جان
ی اور پیغمبر کی اور
ے مگر آدمی ایسی
ونکے خلاف سے
س ہین نہ نہین
ر قوم ہے کہ اس
ے کہ وہ یہودی
سم لغو ہوگی۔
ے اور اگر قسم کے
بھیر دینا پڑے گا

n/rar Gjabirat.bjabir.ab

Presented by: Ra

جب ہے
ور تفتیش تو
دیدہ سے
جب تھا
جسکے نقیر
گون کے
ھو تو وہ
رف اور
ریکا اہم
ر اتے ہیں
کا دہ سما
رتا یا پاکجا
جاتا ہے
رطے
ر گو بڑے کو
اور اگر
ا ہے اور
ع سے
سے پھر
ہے اگر
جائز ہو
کم سے کم
کے سے

n/rangjabiratbjabir.ab

Presented by: Ra

ے کا آزاد کرنا
کہ جس سے کم کا
گے اور زیادتی
دن میں سے
وارث اسکے
کے عمل میں
اور میت کے
بہتر ہے اور
کی قیمت اور ترکے
کا مال ہوجائیگی
ہے پھر اسکا گھا
ایسے حال میں
میں سے
کرنے سے
مالک اجازت
لیے کہ بندہ کسی
حکم ہے اگر
آٹھواں مسئلہ
ہے گو جانب
دے لیکن جب
کرنے میں اجازت
ہے اور اگر مالک
پہنچتا ہے گر

n/ran Gujarat.jabbas bir.ab

Presented by: Ra

ب یہ ہے

ت کو سلزم

بوع کے

جارت کے

انے کی

بندے کو

کا موجب

کا حق نہ دے

نہیں اور

اگر مالک

نہیں ہے

طرح کا

نے کے

اطمام سے

کہ مرتبہ

شرع میں

ین اور

کے مانند

باد تو ن

رگاہ الٰہی سے

m/ranajabirabbas Gajabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

نذر کرے اور
کی نذر کرنے
اور فقہا نے
ذر کرے گا اگر
بعد آزاد
دی تھی اور
جائیگی اور شرط
قصے میں نذر
پر شخص ہیچ تا کر
ہے جیسے کوئی
تو مجھ پر حق لانے
یا فلان کا گھر
طے کذا اور اگر
طے ان اصل
ن کہ نذر کے
ہے کہ وہ بھی
بن محض زجر
پر معلق ہو
اگر کسی حرام
کے شکر میں
منعقد نہیں
جائیں گے
لانا چاہیے اور

n/ranajabirabbas Gjabir.ab

Presented by: Ra

اسے نذر کرین
ہے بس جاوتو
م ہوجایگی اور
یقات سے
ج بجالائے
ئے گا اور جس باہ
اور اُسی سال
وگی تو نذر کے
ر پھر پیدل جانے
ے لیجانا واجب
ب ہے اور
کے خلاف
ی پر سوار ہو
یا ہے اسلیکے
شتی مین کھڑے
ت کی رو سے
ج پورا ہوجاتا ہے
جانے کی نذر
اسطرح پر ہے
وجانیکے قائل
ت اللہ کو بے حج
جایگی اور نماز
ر شیخ علیہ الرحمہ نے

n/ranajabirabbas Gjabirabbas @ yahoo.com

Presented by: Ra

…ین اشکال ہے
…گا اور اسی پر
…بانا چاہیے اور
…اگر کوئی شخص نذر
…اور اسکے بعد
…رکے اصل شرو کے
…ب مین حج
…ایت صحیح ہے
…چھ معین دنوں کے
…بائے رکھے یا
…ہے گو تاخیر بھی
…عیدین کے
…نذر کرے
…ایسے دن کے
…ے کی نذر
…کو پہونچیگا تو
…جب ہوگا
…ن کا ہوتا ہی
…ے دن کے
…ے کہ اگر زوال
…ن کرے اسلیے
…ر لے اور اگر
…زید کے گھر

n/rar Gjabiratbjabir.ab

Presented by: Ra

ساقط ہوگا
آ سکے
کا دن چڑھے
س دن عذر کا
معذور ہے
ذر پڑے تو
ہے اور
روزے
ن سے
رض میں
ہو چکا ہے
ہو جاتی ہے
م کا فرض
در آ سکے
میں اور
خواہ واجب
ایک دن کا
جب کی نی
ھے اور
کھنے سے
اس امر پر
کا نون پر راجح
سے متعلق

jabir.abbas@yahoo.com

n/rantajabirabbas Gjabir.ab

Presented by: Ra

ے عہد سے
ز تو اُس اعتبار سے
طرح کا رجحان ہے
ے رکھنے کی نذر
کرے تو اُسے مجھ
معین کے لفظ
کی نماز نذر کرے
ے رکعت ہے
ے نذر کی وفا
عین کرے تو
ھ پڑھ لے اور
رہا ہے کہ ایک
کہ معین مسجد
ورت ہیں اور
ن پر کیسطرح کی
جس مکان میں
ھ چکا ہے پھر اگر
ی فضیلت ہو اور
ھنا چاہیے
نذر لازم ہوگی
سے کے آزاد
م ہوگی اور اگر
جو خواہ تندرست

m/ranajabir.abbas Gjabbat.bjabir.ab

Presented by: Ra

یے عیب دار
ریگا تو
ں کہ بیجنا
راج کام
رہے گا
ینے اُسکا
ہم کہتے ہیں
ریں
ہیں منع
وہ جیسا
وۃ والسلام
تا تصدیق
ق کرنا
ں کریگا اور
ے کرتی تھی
ے سے
موافق ہے
اِس خطیر
م ہوتا ہے
ل تصدیق
تو اسی مقام پر
اپنی نقد
رے مال کو

n/rana jabir abbas

Presented by: Ra

ے کہ ساری قیمت
ے مؤمن فقیرون پر
رے جیسے بیل اور
ی کی یعنے اونٹنی کے
یعنی مستفاد ہوتے
نیکی نیت کریگا
نذر منعقد ہوگی
کی قصید اُسکی
نذر راجح ہوگی
فقہا کہتے ہین کہ
بھیجنا چاہیے اور
بعضے فقہا کہتے ہین
ی مین صرف کرینگے
گے اور خانۂ کعبہ
ی اور محتاج حاجیونکو
اگر ہدی کے
ے گوشت کا ٹکے کم
ب ہے اسلیے کہ
ے اگر منی مین نحر کریگا
رماتے ہین کہ یہ
یرون پر تصدق
ابل کا یعنے اونٹنی کا
ے اسلیے کہ بدنہ اونٹنی

n/ranajabirabbas Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

سے کسی کا
ہے اور
ہو تو اُس پر
کفارہ جو
ین ماہ
وجیسی
ت معین
عیدین
وسے
کے اُس
اُس
ی شرطیں
کرتے ہیں
کر انہیں
ن کا دعویٰ
سے تو غذا
روزے رکھے
سمجھ ہی
ر سفر
روزہ رکھنا
ب ہو
ن کا
جا سکتا ہے

n/ran Gajbat.bjabir.ab

Presented by: Ra

ے روزے رکھنا
ے ایک سال کے
ابع کی شرط نذر میں
سرے ہلالی مہینے
ے مہینے میں روزے
ار کھے گا اسلیے کہ عید
وزے رکھے گا
کم ہو یا پورا ہو
ے اگر ایام تشریق میں
ق کے روزوں کی
ے رکھنا چاہیے تین
ا ایک پورے سال کے
ی سے ایک مہینے اور
ع ہوگا اسلیے کہ اس ماہ
ا اور اگر ایک مہینے کے
ن ہو اور جس میں پانچ
سے پندرہ وار سے
ا اس مہینے میں روزوں
ماہ رمضان کے پہلے
ے کے واجب ہے پھر
ی تاکید کا افادہ کرتی ہے
ہو تھا مسئلہ معصیت
جیسے کوئی کسی آدمی کے

n/ranajabirabbas
Contact: jabir.ab

له زید کو
قواِس
کا حکم
ہتا ہے
عقل
تھا کہ
سکے
ی سورۃ
شروع
مسئلہ
کا پھر
سکے تو
اوز
وزے
ور اُس
عہد
روا جب
برعکس
کام کا
اف کرنگا
زے
متعدد ہوتے
ور عہد

Presented by: Ra

م فقہ کی تیسری قسم کر
سم احکام ہیں ہے

ی نظر تین امر ہے
و وہ شکار کشتہ ہو جائے یا
و رندین سے
ے کوئی اور
ے درندوں میں
و غیرہ سے شکار
کے کھانا حلال
ہ ہتھیار شکار کے
ے کہ جب یہ ہتھیار
شے ہے پر اور پیکان کا
کان کے تیر کا ہے
اور تعلیم کا تحقق
یچھے پکڑنے کو دوڑے
ی شکار کو پکڑے
شکار کے حلال ہونے
فا کرے اور اسکے
کچھ مطلب نہیں
۲۶۶ ہ کہ شرطیں اسیں

n/ran Ghabetabbas ir.ab

Presented by: Ra

کفایت
ن کے
بت پرست
چھوڑے
ری یہ
تو اسکا
اور جائے
یا چھوڑے
سکے مارے
ی شرط
تو اسکا
چھوڑے
ایک
ے میں
ب ہوجائے
سکے پھر
سبب سے
لقا ہو
ا تو حلال
یان ہو
بعضے
سے
چھیا مکروہ

Gaj...

Presented by: Ra

حرام نہیں ہے
رکے آلون کو چھوڑیں
ن آے متفق ہیں
ہون جیسے ایک نے
ہون یا وہ وقت
دا اور اگر اُس شکار
ہ پہلا پر مار ڈالے
ے اور اگر حال
نیکا حکم کرینگے ایسے
ہون اور وہ ایک
جان سے مار ڈالین
وے اور یہ تیر اُس
س شکار تک
ے جیسے وہ شکار حلال ہوگا
ڑنے والے کا
نے والے کا مسلمان
ر پکڑ کر جان سے
دالا مسلمان نہو
ں شکار میں جیاتو
ں اپنے کتے کو
ی وہ شکار حلال ہے
جان سے مار ڈالے
۲۰ ن امداد آلات سے

n/rancjabirat.bjasbir.ab

Presented by: Ra

ر اتفاق سے
تیر وغیرہ کی
ے چھٹ
ا پڑنے سے
و یہی حکم
ن مین
ائی کے
ر کسی مقام
ہو گا اور
ہ تیر پرندے
پہونچے
اریں اور
ہ جانور
کم مین
ا اور
ے کہ
ے آلہ
اد اگر
ا حصہ
ئی نہی
دہ ٹکڑا
ر چھوٹے
ہین۔

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

شکار کا مالک شکار

پر لازم ہو کر آئے کا

مطلہ جہان گئے

اور یہی زیادہ صحیح

ر اس شکار کو

بوح کے حکم میں ہے

پاؤں کو ہلاتا

مستقرہ رکھتا ہے

ر اُسے ذبح کرسکین

ی گئے کو چھوڑنے

تو حلال ہے گو

سبب شکار کرنیوالا

ہے گو اُسے اُسنے

وا سے بوجہ

حتہ یا نظر اُسکے

الا دوسرا

کہ مسلمان ہو یا

ذبح کریگا تو آپ سے

زیادہ مشہور

کھایا جائیگا اور

ر اُسے ذبح کیوقت

ذبح کرسکتی ہو اور

جسے ذبح کرنا چاہتا ہے ۵۰

n/ranajabir.abbas

Presented by: Ra

ے اور
ھانا درست
رتا ہے
ے اور
ے ذبح
الت میں
اب ہیلکے
ی سے
ور سے
ے کی رگ
و حلقوم
ے اور جو
خون
ے اُسکے
ڑتا ہے
ر بتعجل
تو ذبح
ذبح کے
م لینے کو
ھانے
میں کر
ذبیحہ میں
ا اور شانا

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

اکبر کہے یا الحمد للّٰہ
ہے تیسری شرط
دن کے اور سینہ کے
حلقوم دونوں جبڑوں کے
ں ہے اُسے ذبح
ی کرے یا ذبح کے
تر ور ہے اسلیے
نحر کیا ہے یا مری
اُس شخص کے
رلت پر اکتفا کرتا ہے
ی ہے کہ عکرہ
ب کوئی سر دھو نے
ہے اور اظہر یہی ہے
روہ گر پڑے اور
جائیگا چوتھی شرط
بعض فقہا کہتے ہیں
ر بعض فقہا کہتے
ما قل کے طریق سے
ے کرے تو حلیت
ں ہاتھوں کو اور
پکڑے رہیں یا کھ
ودیں اور دُم کو
ونوں کھلے رکھیں

n/ran Gjabbrat:bjasbir.ab

Presented by: Ra

ے نکلنے
ے اور
ا پہونچانا
امروں کو
طرف
ے ہیں ہے
تحقیق
یا ہکی
د اور
یر سے
ل گئیں
حیات
تفقرہ
کے اور
تقریبات
د برحکی
یا ہیں
طلاق ہے
مسئلہ
کرائے
رے
ر اسی
پاسئے یا

n/ranGjabiratbjasir.ab

Presented by: Ra

ذمہ دار اور ضامن
ہے اُس قیمت کے
و شریک کرکے
مسالک میں ہے
لی دوسرا شخص
نہیں ہے اور
اُس شخص سے کہا
تو اُس نذر کے
پانی میں سے
پہلے کوئی پکڑے
اُسمیں خلاف ہی
اور اُسکے ہاتھ
نے اُسے پانی سے
معلوم ہو کہ پانی
سے اور وہ اُس
ہی ہے کہ جسمیں
یہی ہے کہ جلا آئے
مچھلیاں مرجائیں
ہیں کہ وہ سب کی
تھا کہتے ہیں کہ
کہ فلاں مچھلی مری
کی سب مچھلیوں کے
ہی تول پر گرگئے ہیں ۱۲۱

n/ran Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ور ابن
ران کی
مچھلیوں کے
نہیں کہ
شرط ہے کہ
ں نیسان
کی گر ان
ن مستقل
ا تو اسکا
یعنے ماں کے
ن جان
سکال ہے
رجاندار
سل مین
ت تنگ
یعنے اگر جو
ن خاتمہ
مذبوح کے
ی سے
بعد ذابح
ن مستقر
سے نکلی ہو
ہوا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas ... jabir.ab

Presented by: Ra

شخص اُسکی زمین
ہنگا یعنے اُسکا کھا
ت مستقرہ باقی
بح کے بعد مستقرہ
یعنی تو حرام ہے
موجہ یہی ہے کہ
بیان مین ہے
پس ذبیح کا فعل
دو قسمون کے سوا
پاک نہین ہوتے
مین جنکا منع ہونا
مرتضیٰ رحمہ اللہ
تا ہے اور دو
رت مین اختلاف ہے
نے کے قائل ہین
کی طہارت کے
سید مرتضیٰ اور کچھ
ہے کہ حلال گوشت کے
ع ہے اور اس
کے قائل ہوئے
ہے دوسری
ماروغیرہ ہین بس
فعل واقع نہین ہوتا

n/ranajabirabbas Gmail: jabir.ab

Presented by: Ra

ت سے
ح اور شل
ن ہوتا اور
رشل شیر
ی سکے
نکی کھا ؤ نگا
صاحب
ہونیکے
قسم شکار کے
ڑ چنس
س سے
لک سے
اور نہ گھر
جھلکر آجانے
ہیں کوئی
شکار کیلئے
کہ جہاں
مین ہے
نو پایہ سے
امین بھی
ہو جائیگا
اور تملک کے
یہی سبب

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Ra

Presented by: Ra

ے اور بعضے
ہر چیز گر پڑی ہے
و یا اور دل کو
یز کا ہاتھ سے
ے مباح ہوگا
ملکیت سے
اتھ آیا ہو فرق
اوڑنے سے
کا مالک ہوگا
ار کر تیر ارے
و وہ شکار پہلے
ت کو یا تھوڑے
ے قابل رہے
دوسرے شکاری کا
نت واسطے
لم میں نہ کیا ہو
ے پھر اگر اس
پہلے صیاد کا مل
ے صیاد کو دیدے
رے ذبح کے
سے مرے کی
سے نہ مارے
آپ سے مرنے کا

n/ran Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

…ل تھا
…ان کا ہی
…ہ یہ ظاہر
…شکار کی
…ر اگر فرنچ
…زم ہے
…ہ مالک نے
…س کی صورت
…ی سے اسکے
…ہ ہے کی
…یا پانچ احتمال
…وسرے
…ے کا ہی
…باہر آنے
…لم ہی اور
…ے باز
…کار کی پوری
…ے ذبح
…زہے گی
…ی آدھی
…ی کا حصہ ہیں
…ے لیں گے
…دونوں سے

کی قیمت مین سے
ہے کیونکہ شرع
کی قیمت مین
ری گا ے کی
دونون برابر
پے لین گے
کی آدھی قیمت
پے ہوتے مین
ے چار روپے
تی ہے لیکن ج
ے کو ان
کس لیے گر گئی
دونون قیمتون کے
اور دوسرے
ضین وثمن مین
سو پہلے سے
مین داخل
ا لیے کہ اُسکی
ن مین سے
ن حصون مین
اور ایک سے
صورت مین
٥٦ ن چھٹا احتمال

Presented by: Ra

ں شریک ہے
ں شریک ہونے
در دسوین
ں کی قیمت
بار کیا ہی
ت کو
مرجح ہے
کے حساب
نیوالون
ہوگا وہ
ر لیناجائیگا
ے چکو اور
و توبھنے
صیاد کا
2 مسئلہ
ن پھر اگر
سطرح پس
ہے اور
ے اور مرنے
لا ہو کر
ر کو کتا
ار ڈالے
یا حرام

m/ran Ghabir.abbas

Presented by: Ra

حلال ہوگا یہلیے
ں تیر سے کوئی
رکے پر تیر لگا ئیں
راسیطرح اگر ت
ری گئے کو کسی
حلال ہونے
کا مالک ہوگا اور
شان کر دیا ہو
ظاہر ہو جائے
ت نے انکے رہنے
جائیگا بلکہ اُسے
نے فرمایا ہے کہ اگر
بچے نکالیں تو انکے
لوک کسی کے
لوک ہو جائینگے
ک ہونگے اور
ہے اور شکار
کا صیاد اُسکے
ے کبوتر وحشی
ں تو انکا کھانا اسوقت
ں کے ہوں تو
صالحہ ہوجائے
ن ڈالدے تو

n/rangjabirabbasir.ab

Presented by: Ra

ے روک
وہ حلال ہے
ین چلی
گئی تھی
ی شکار پر
اگر ایک کا تیر
کر سکے
زخم کے
تھا اور
ہے تو وہ
خوب ہوگا۔

ی طلت
ہے اور
ھاتے ہوں
مد علیہ وآلہ
نزاوار
وہ مباح
جیسے حرام
ب مالک
نے تھے
الکلم الطیبات

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranaContact: jabir.ab

Presented by: Ra

م کیجاتی ہین اور
وگ پوچھتے ہین
لی ہین اور اگر
ے کسی ضرر بہ وہ
ا کے بندون کے
مہ الا انیکون میتۃ
سے کھائے نہین
علیہ السلام نے
ین ہے گر جبکہ
ام فو لک حلال
یہ جبتک حلال ہے
ہے اور اُنھین
ہے پینلونک کے
ہ نہین کرتے ہین
کے جواب مین نہ
نہین ہو گیا کہ
ن کرتی ہین اور
ی چو ہے سانپ
اران چیز دیکھین
چیزون کی حلت
ر انہین نظر تھو
رون مین سے
تے ہین خواہ

n/ran Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ن ہین
ت کا حکم
کی روایت
ں جنہین
ورنہ کگے
ں لوہ معلی
ا یتین
کے معلوم
ے یقین
علیہ الرحمہ
آ سوقت
علی پائے
ور موجب
کے سبب سے
دکات کی
ے مین خود
رجائے
ں بناتےین
ب حلال
ور معلیکے
علی سے
ن مین
ٹا جائینگے

n/ran Gjabbirabbas

Presented by: Ra

ی ہے اور یابو گھوڑے

جنگلی گدھے کے

ے بیان نہیں فرمائے

کے گوشت میں کراہت

ہے کہ صاحب مالک نے

شہور ہے کہ خچر میں

ہے اور یہ دو قول

ر جو قوی کراہت اور

ن خاص قوی سے

رضا پیغمبر خدا صلی اللہ

خچر شہرت کے سبب سے

ی حلال جانوروں

ارت ہے کہ آمکے

کہتے ہیں کہ اس سے

شہور یہی ہے کہ اُنکی کا

برابر چالیس دن

تھا سات دن کا

م دینگے اور شتر

جاتا ہے جلال وہ ہے

ہے کہ زیادہ غذا

ف کیا ہے بعضے فقہا

ے فقہا ایک رات

اسکے گوشت پیست

Presented by: Ra

ہ ملازی ہونگے
کی ہڈیان
ی سخت
ہونیکی یہ ہے
ب حرام
ہ جانورون
و لگیمین گے
دیہ
ے کرینگے پھر
و حصے کرینگے
ے اور اگر
ڈالین گے
در پیشاب
کتا اور بلی
نورون مین
جانور حرام ہین
ہر اور چیتے
در سارے
در جرو کا ایک
ین اور رنگو
در جیسے کلی
م ہے اور
ر مڑی کے
ں کی پوستین

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

اور کلمہ یہ ایک
سم یہ نمر
ن میں سے
توری ہسن
ن پرندوں
در پہاڑی کو
ندان کر کھیت والے
کہ چکے پرواز
ور دنیف
موص نہوا ورنگے
بر ہون یاد یہ فیف
دانہ لہانے کی
و خارپا اور چارپا
نسرط ہے جو حلال منع
دور روائتین ین
اہت بین زیادہ
ری اور دریائی منع
تیتر اور تیہو اور س
رے کا گوشت
ہے اور وہی
و تینوں العربیہ
کھائے جاتے
لال پرندون

n/ranGjabbirabbjasir.ab

Presented by: Ra

ستبرے کے
کا استبرائین
ے نجاست
ھی کا کھانا
ں اور حرام
ائی ہیں مختلف
ئین اور سب
ہے کہ جسکے
طاہر چیز وان
ی کا شمار نہیں ہے،
ی ہیں اور
ور یہ نص
تکی جان سکے
ں کرنا حرام ہے
یا
لبس اور صادق
ور یہ گیارہ
ور یہ پشم اور
جہ یہی ہے کہ
دھولینا چاہیے
یک اور کھرا اور
ر کا پوست سخت
ھی درشت
ونہیں بیان کیا ہے

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ر مرگیا ہو نفس کے
ا تین ہیں
ت حرمت کی
ر آپسے مرے
دونوں سے
ں کے ہاتھ
قط مذبوح کے
ا کھانا حرام ہے
ع میں جلا
ں کے تلے جا سکتے
ن ہیں ایک
اور پھیپڑان
رام مغز کو کہ
ر روز نگ
ون اُنگلیاں
ی کے چرسے
ہوتا ہے
ہے کہ یہ
دن کان اور
اور سطح ہے
حرام ہو جائےگا
ین تو گوشت
ں العین

مدینہ

m/ranajabirabbas · Gjabir.ab

Presented by: Ra

لجائے
ہرلے
الذین
یا حرمت
سے چھوٹا ہے
شفا ہے
گیر کے
بیمار ہونگے
ہلاک
ں ہے
توکوئی
تجاوز
ں اور
زون
ں شراب
بلیان
و گا جو قیمت
حرام ہے
ں ہے
ں نکلتا ہے
اگے سے
ے وہ
ہر ہے

n/ran Gabbat jasir.ab

Presented by: Ra

نے سے بر طرف
کے مانع ہیں اور
میں پاک کر کے
ھلے کے پڑ جائے
اور اُسے کسی
ے اور وہ بہتی ہو
نیکہ بیگے اور اُس
تو اُسے آسمان کے
کا جلانا جائز نہیں
ے کر دھو ئین کے
ین اور اسیطرح پر
ین کے نہ نجس
قول ہے کہ نجس
عود کرتے ہیں
ے کے صعود
میں حلال ہیں
جہندہ خون رکھنے والا
سے تیل نجس ہوگا
ی اُنکے چھونے
ح پر اُنکے استعمال
ہے کہ جو کسی مجوسی
ان جہندہ رکھنے والے
جائے گی اور

n/ranajabirabbas Gabirabbasir.ab

علیہ الرحمہ نے
لی اور رہی
اسلیے کراگ
العین بہتی چیز
پسینے کے پاک ہو
ب کا پینا مز
ل ہیں اسلیے
ن کا دروہ ہے
ہے جیسے کرگا
کی مسئلے ہیں
دن تو کام
ہیں پانی پینا
ہے اور ایسی
ربح کیے
ایں گے
جانور کا گوشت
کچھ لوگوں نے
اس ایہ
بیوت اعمالکم
کا کلو اجیسا
ناخوش
کا ہی جسم
دو ہے

ت اور کیفیت
ھا اور سب سے
م چوتھا مسئلہ
ل ہے اور
رنگدار ہوگا
یلیے کہ طہارت
ن ہوجائے
چھٹا مسئلہ
جائے یا خود
سکے لیے ڈالی ہو کچھ
ے جو دو سے
ہ اور اگر شراب
ب ہوگی اور
گی بلکہ سرکہ
راب کو اتنے
ہے اسلیے کہ شراب
ہوگا ساتواں
ر ہو کہ جو شراب
س سے انکا
نے کے بعد
ے جو بیان
یلے کہ جسطرح
ن ڈالدین تو

Presented by: Ra

شاب
ں پاکی
ور
ب پس
ب
ری گو
ں نشہ
ہیں
جاست
کھا نیکو
کمن
ن ہاتھ
ں کو چ
خواہ
حال
بے علم
ن سے
ن میں
حالت
اضطرار
در
رتم
کھائیے

n/ranajabirabbas jabir.ab

Presented by: Ra

اگر حرام چیز کا کھانا
ہو یا سواری پہ
ت مین ضرورت
ے مخصوص نہین ہے
گی وہ حلال ہوگی
و نہین ہے اور
جو بیتیہ کا تبنی ہو
رق ہی اور بعضے فقہا
کے موافق ہی کہ اُس سے
لیے واجب ہی بعضے فقہ
کھائے تو جائز نہین
ور اگر کوئی شخص کسی
ب ہے کہ وہ کھانا
نے کہے مالک کو اُس
ی مین کھانے کا
م قیمت مثل کا مطالبہ
ے تو مفت دیدالنا
در ہونے سے جاتی
ہ زیادہ دینا واجب
ت اُس سے جاتی
سے انکار کرے
ر اگر کھانے کے مالک
رحمہ فرماتے ہین کہ

n/ra... Jabir.abbas ... ir.ab

Presented by: Ra

ی ہے
ی دینے
ہے گا پس
دے یا
ہو یا
اور اگر
کھائے گا
تیہ کا
لکھا ہے
و فروخت
اور اگر
ی ہے
ر اگر
کھا لیا
ت والے
ود پر
نے
ر ایک
اور
کی
مین
انہ
یخ

jabir.abbas@yahoo.com

m/ranajabirabbas / Gabirabbas@

Presented by: Ra

ہوا ہے کہ اُن حضرت
اللہ ما احب ان انظر الیہ
ہو نگر مین اُس سے
ارد ہوئی ہین اور
ہو جبکہ اسی پر دوا کا
رت مین بھی ترک
پے اس خوف کے
ایت مین آیا ہی
ول کو صحیح جانا ہی
ھون کا دھونا اور
کے وقت بسم اللہ
جدا جدا بسم اللہ کہنا
ے اختیار کے حال
سب کے بعد ہاتھ
رنا پھر اُسکی مراہی
ہ بائین طرف سے
ہے اور ہاتھ کے
شنا اور روا ہے
مکروہ ہے اور
تھ سے کھانا مکروہ ہے
رام ہی۔

ین نظر ہی پہلے غضب کا

Gjabirabbas

Presented by: Ra

ار ہوجانا
ہوجائے
جائے تو
ورضمان کا
بچھونے
ے یا وہ
یا مالک کی
لے اسکے
نوتین بھی
ے تصرف
ردستی سے
گھر کا ضامن
بلے میں
کے گلے میں
ے گلے میں
گا اور چاہلے
ہوگیا ہے
گر گئی
کئی
ن لے
ضمان
نے ہیں
ضامن

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas ... Gujarat ... jabir.ab

Presented by: Ra

ضامن ہوجائیگا
کا تاشا ہے یا
یا ہے اور اگر
کام بنانے والے
ی کے قبضے مین
اور اسمین تردد
یعنے اُسکی منفعت
نے مین اُسے
ے ہاتھ سے شراب کا
ضامن ہوگا اور
لینے والا مسلمان
شراب کا تاوان
یا چاہیے نہ اُسکے
ا ہوا اور اسمین
زم ہو لیکن جبکہ
غصب اور مغصوبہ
سلام مین شراب کے
ی یا قیمت کے
ہیے ہے قیمت کی
نے فرمایا ہے
نے سے روکنے والے
ینکے اور سبب
لا ڈالے یا اُسکی

منفعت

n/rang...jabir.ab

Presented by: Ra

انا غضب
ہ ہے کہ
ان کھود
ن ہوگا
ے لیکن
ا ہے اور
اور دوسرا
ا سی ہے
ر کے بال کے
ر مجبور ہے
ب سے
ور جان کے
ن شاء اللہ
ط
ڈوب
نے کا
عدی کا
ر تضرع
و ٹا لد کے
ر کوئی
ے اور
یں تو
ور تلف
ن چھوڑ تو ن

m/ranajabirabbas

Presented by: Ra

بھی ہوگا اور اس
یہ الرحمہ نے بھی
کے پاؤں کی زنجیر
یسے کام کا سبب
کھول دے جسمیں
ور اگر جھرے کا
گ جائے تو ضامن
سے زیادہ قوی ہے
ل کی چوری کا
ہے اور وہ
شک کے دہانے
ضامن ہو جائیگا
ر پوش کھول دے
ر ضامن ہوگا شبہ
ہم کہتے ہیں
ہیں اور سبب قوی
ن کے سبب نہیں
ے کے لیے کرلیا ہے
ر فاسد اجارے
اگر کوئی مال غرض
یگا اور ابھی بیع
ہیں کہ ضمان قلعین
پیغمبر خدا صلی اللہ

Presented by: Ra

ے جبتک
ہو کر غصب
حکم نہیں ہے
ے ضامن
حکم میں ہے
پ کے ضرر کا
س کو قیمت کا
شوار ہو جائے
کو بھیڑیا لے
ے کھینچ لینا
کچھ نقصان
یہی حکم ہے
س جانور کے
ے بختی
میں کر کے
ساری
ے کہ مغصوب
در قیمت کے
ادا کردہ
میں کچھ غصب
ے گا تو تاوقتیکہ
ت میں تفاوت
ن کی قیمت کا

n/ranGjabirat.bbjas ir.ab

Presented by: Ra

ور حاکم اُسکی قیمت
یمت کا دینا لازم
دینا ثابت ہے
ت سے فقہا کے
رحمہ اللہ نے
یکے وقت تک
ائع ہو جانیکے بعد
کہ بعضے فقہا قیمت
کے چھوڑ دینے کی
ے چھوڑ دینے کا
علیہ الرحمہ نے
الرحمہ کا ہے
یے ہیں اور وہ چاندی کا
ے اس مغصوب
نے چاندی ہے
ی اور برابر ہوں
ور تو ضائع ہوئی
ں نہیں ہے بلکہ
ہے اور اگر
وب کے اصل کا
اریوں سے بلند
کے وقت معلوم
کا بنانا ہے تو

n/ran Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

سیر غاصب
کے تفاوت
ین کا ایں
آسیر تو پ
سوا گھوڑے
کے چوپایا
لہ یہ ضروری
م کی تخصیص
اور خاص
کرنا چاہیے
کی آنکھ
ور کتاب
اور دونوں
صوون
سار قیمت
یا لونڈی
اور آزاد کی
دیت سے
اد کی دیت
کا ضمان
ر غاصب کے
ہدے کی
بھی لیں گے

n/ran Gjatbirat.bjasir.ab

Presented by: Ra

ہو تو وہ زیادتی
صب کے قبضے
دہ ہو اور غصبی
کسی عضو کا اسکے
پر اسکے مالک کو
انیکا سبب ہے
کی روایت کا
قدر ہے وہی
ن سے کاٹنے
کے بارڈالنے
عضو کے کاٹ
ہے اور جس
زرد ہو تو اس
ے بندے ہیں
ین کے زائد کو
رارش دیت
اسکی ناک
ہ اللہ نے
کے حوالے
والاخراہ نما صب
حکم اس لیے ہے
ے ان دونوں کا
یت کا عوض

Gabaratt.jabbir.ab

Presented by: Ra

دہ کر
کو دینگے
ر انکہ
گلی کی
بد سے
راکے
ین
سے کچھ
ط اور
صب پر
منصوبے
بھی میں
سے ہر ایک
وقت سے
کے وقت
ر ہو جانے
س سے
ن ہوگا
اسطرح
تلف
ے کرنے
ن اگر غائب
دیے میں

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Gabir.ab

Presented by: Ra

اِس باقی رہے
ر اُسکی قیمت تھی
قیمت مین جوکمی
ں پانون مین
ریکی قیمت کی
ب سبب اِس
طرحسے ضامن
ں سے دوسرے
فر دینے سے
یں ٹوٹے یاکتا
ے کو اُسکے مالک
ور مالک اِس
ا اور کسی کو وہ
بیگا لے لے گا او
گا تو جتنا اُسے
بعضے فقہا کہتے
گا اور اُس سے
واجب ہونے
ہے اور اگر
ہوگا اُس کا
ے سے ضعیف
ہو مین شیخ
رے نزدیک

n/ran Gjabirat.bjabir.ab

Presented by: Ra

کی اجرت
حلال منفعت
کی تھی
اور اسوقت
جائے تو
ہو گے
ہوا ہو
جائے گا
تاوان ہے
گر آئین
رکھنا سلم
ہے کہ سپر
میں ہے
جو کہ
کا کوئی
مالک کے
کے فعل سے
کو
کو
منصوب
لے لو
اور
کے

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Gjabirabbas

Presented by: Ra

اور غاصب مین
ا واجب نہین ہے
اپنے مال کو
واور رنگ کی
ے کپڑے کی قیمت
ے اور رنگ
میت مین رنگی
نکلی تو غاصب پر
ھر دینا لازم
ہوگا مگر جبکہ
ن رنگین کپڑے کو
ہ مسئلہ
ی چکنائی مین
سب مین شریک
ہر ہے تو غاصب
ا ہے اور باقی
ی کا ضامن ہوگا
ے لینے پر راضی
ین ملا دے
گا اور باقی نہ ہوگا
ر مال مغصوب
مغصوب منہ لینے
ے عین ہون

n/rana.jabir.jas / Gabatat.bi.jabir.ab

Presented by: Ra

ت میں
چیز میں کے
دب غلام کو
ی ضامن
ے قبضے
ب قیمت
ل کی قیمت
ی صنعت
ر اُسکی
ہے پہلے
نعت
صنعت
ب کے
صنعت
الک کو
صوبکی
دے گا
ہو یہ زیادتی
ہوجائے
سے خرید
میں سے
ہوجائیگا
کے پاس

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Ra

یکے وقت تک
گا تو اُسکے مثل کے
ہ سے واقف
طالبہ نکر سکیگا اسلیے
ے تاوان بھر لینا
یدار سے مطالبہ
ہ اور اگر خریدار
ے اپنی ہی قیمت
ی کا یا اُسکی قیمت کا
اس بیع پر قبضے
ں کا تاوان بھرے
کہ جسکے عوض میں
رکھنا ہے تو
ے مال کو اُسکے
ن ہونے کے حال
ہ کی طرح سے آناوہی
غاصب یا بیع سے
ب چاہے اور جسنے
مطالبہ کرنا پہونچتا ہے
سے لیگا تو وہ خریدار
ے مختص ہے اور
دار کو پہونچے تو
اور دودھ ہے تو

Presented by: Ra

کے ضائع
ے ہو کے
جسطرح
ے اور
ت سے
کے مال
ل ضائع
ں ہو لیگا
ر سے
ں کا بائع
ہ بستر ہو
ں کو اسکا
باکرہ ہوگی
اِس حکم کو
بکارت
م ہو جائیگی
ب کے
ہ داوے
مالک کو
یگا جنے
ار کے
ے اسلیے
دینے کا

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ں ہے پھر غاصب کا
اُن دونوں میں
کے سوا میں مرا
م کتا ہے کہ توضیح
ست کے ضامن
معترف ہیں اور
یت میں مراگرچہ
پہلے حیات کا کھلا
یہ ہے کہ بچہ کی
کے بچے پر جنایت
ل دیت ہو اور
اعتبار سے ضامن
ونے پر عوض کوئی
ر ہو اور اگر
ں سے اسکے پیٹ
چہ کی دیت کا ذمہ
واقف ہوں
مطالبہ غاصب سے
ئے تو بہتری کرنا
ہیں ہوتا ہے
چاہیے جیسا کہ کتا
بہ کے مٹنے سے
ہے کہ مصنف

n/ra... abbas... ir.ab

Presented by: Ra

ہرکاتب
ری کرنیکی
سب تھونا
ی قیمت کی
سب سے
ی قیمت
سب کے
پہ مرا ہوا
ں سے
ے گا تو جیا
و مزمم
ی حرمت
ا جب
ے ملحق
ہو جائیگی
ا من
نور کی
کا مال
لے اُسکے
ں کا حکم
ی مطاوعت
رمین سے
ل ہو تا

m/ranajabirabbas Gjabbir.abbas

Presented by: Ra

چھٹا مسئلہ
نیچے بٹھاوے
کہتے ہیں کہ مغصوب منہ
وجائے اور اسکے
غاصب مالک
دانے کو بوئیں
ملک اور ضمانے
دار کا ضمان متعلق
وہ اپنی دونوں
کا حق بھی ہے
نام بدل گیا ہے
جانیکا باعث نہیں
یا ہے اور ان
سب کرے اور
لے غاصب کا مال
زمین پر سے
یگی اُسے بھی
وہ ارش یعنے
ے تو غاصب کو ان
تو مالک پر تبدیل
غاصب غضبی میں
نے سے ناراض
حنیفہ فقہا کہتے ہیں

n/ranajabirabbas / Gujarat.jabir.ab

Presented by: Ra

نکہ اگر اُس
ور اگر یہ
کے موافق
ی مسئلہ
و آینکا کوئی
و نکالدے
پانے کے
ی بھرنے کا
ہو تو بھی
لمت کے
سر کے
ا اور اُسکی
ں چوپایے
ڈا وچھوڑ دیا
ر ونگیب کے
ں کو اُس کا
یخ علیہ الرحمۃ
ون کی
ر نا بے باکو کی
رحیم
مہ نے شرع
ڈیون سے
ر غیر کے مال کا

n/ran Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

ا جان بچانے کے
غیر کے مال میں
در کی صورت
کے خزانے سے
بھی بھر دی جائیگی
سی غلام عمداً قتل کی
دیت کا مالک کو تاوان
صب سے دو
کی قیمت ہو گی
ے اُس غلام کی قیمت
یت کرے کر
ں ڈالیں گے
ی علیہ سے لینے
ے کو غاصب
نے کی دیت
را لے گا اور اگر
ر تا ہے دیت
ندیں گے
کال کر کسی
پھیر لانا لازم ہے
را اُسکا دیدینا
لہ غصبی مال کو
لیے مالک پر پیش کرنا

n/ranajabir.ab Gujarat

Presented by: Ra

مسئلہ
ساتھ مالک کا
کا قول ہے
بت میں
ے اور مالک
ہے اور
صل ہے
بجیسے کانا
ے کہ صحیح سالم
بیچے اور
خریدار سے
کر اسکا مالک
ن کی خود
ی کے لفظ
ر ملالت
لیا ہو گا تو
مسئلہ جب
لے کہ مر بیچے
نے فرمایا ہے
پ کے
قسم کھائے گا
فکل ہے
لک اور

n/ra Gatabat.bjas ir.ab

Presented by: Ra

سئلہ
تھ مالک کا
قول ہے
ت میں
اور مالک
ہے اور
سل ہے
جیسے کانا
کہ صحیح سالم
بیچے اور
خریدار سے
کہ اسکا مالک
ن کی خود
ع کے لفظ سے
پر دلالت
ر کیا ہوگا تو
سئلہ جب
کہے کہ میں
نے فرمایا ہے
صوب کے
ب قسم کھائے گا
تا خشک ہے
پوشاک اور

n/ranajabirabbas / Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ید ہوگا۔

یع سے منتقل
زون مین شفعہ
عالی زمینو نمین
اور ہتھیار اور
یم کی شفقت کے
جناب امام جعفر
دون مین شفعہ
ہاتھ بیچڈالے
ن ہے محصور ہے
ں اشبہ ہے
لک زمین پر سے
ں ہو چکا ہے
اور جانورون
رائین شفعہ کے
فر سے مراد
پہنچتا ہو تو اسپر
ی کرنیکے یا
ں دوسرے کے
ں لکھشیون کو
عادت جاری نہین ہے

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

لیے کہ اُسکے
ی بھی داخل
ن بیچے تو آ
اُسکی خاص راہ
م زمین کو
ہے اور وہ
مقسم زمین
ی کے حصے
مین ہر ہیچ
دیدے یا
دوسرے
پہونچتا ہے
ی اللہ عنہ نے
ی ہے اور یہ
ور شفیع مین
ثرکت کے
ہوگا اور شامین
یک سے
عدد رؤس کے
اور بندے
یادہ شریکون
دام دینے مین
مل ہو جائیگا

m/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ں مہلت دینگے
ے شہر میں ہے
کوئی ضرر ہوتا
تا ہے اور
ضمن ہونگی
یا دیوانے
سے تاخیر
ہو اور ولی
ے مسلمان
اور جبکہ
ہے بیع کر
پنے شفعے کے
خرید کرنا
کو مال کو شفعہ
الرحمہ فرماتے
ے اعتبار کا
ف رحمہ اللہ
شفعہ سے
نا جائز
ہے اور
ے جاتا رہے
احب مال
مالک ہوگا

Presented by: Ra

د کرے
جائے گا
سے میں
بال کے
م قیمت
ہر ہے
کا مسئلہ
بچا اپنے
ہے او
ں کا لینا
ر تھوڑا
شفعہ کے
کو چھوڑ دیگا
شریک سے
یگا تو بیع کا
ے یا شفعہ کو
شفیعون
یا ہے تو
ے اور دوسرے
طالبہ کرے تو
کے نکلنے
میں ہر اور
ے دوسرے کا

n/ranajabir.abbas@yahoo.com
Gabirabbas

Presented by: Ra

ے منتفع ہو اور
سکے نفع مین شریک
ا آیگا تو اُس کے
ے اور اسمین مجمعو
ں نہین ہوتا ہی
سا جاے کہ
ورت مین اگر
ختیار مین معذور
رہنی پڑیگی
ر لیتے مین کوتاہی
د کیا ہے اسلیے
ر اور صاحب
ر اعلم چھٹا
ے نزدہ بھی
دوسرے شخص کا
ن اُس خریدار
سے کے لینے
ہے اسیطرح
شریک ہو اور
ا اور دوسرے شریک
ے اور شخص کو
ں اور جس کو لیا
رب ہوس ختم

n/ran Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ف ہوتا ہے
ن کا ہونا
ینے والے میں
خریداروں کے
ین اور
ی ہو گئے
وخریداروں سے
ردو خریدار ان
مطالبہ کرے
ہے اور
ہو سے اور
دو بیعوں کے
ے سے
تو یہ بیع جا
یعوں کا یا
ی گئی ہے
بیع کے
میں شفعہ
بیچا نہیں جا
نہ بیچے تو
ہو اسنے خرید
بیٹے اور دوسرے
شفعہ کے

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

کا شریک ہو جائیگا
ہے اور سیطرح سے
فعہ مین اُسکے
ریک اور غائب
وقت مین کوئی
ن مین سے
ن دو برابر
ی شریک ہو جائیگا
عجائیون مین
ا اور اُن دو
پا سے متعلق ہوگا
ے زیادہ قریب ہے
سب کی سب
کیفیت مین ہے
ے زمانے کے
بعضے فقہا کہتے
انہ بھی نگذرا ہو
ہے لیکن اگر
عقد بیع سے
شفیع کو کہ شفعہ
ر خریدار شفیع
کم ہو اور شفیع
لازم نہین ہے

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

نے
ہے
علی
کے حکم
مشتری
دخل
یدار
اور
قیمت کا
ہے
اگر
والے
ہے
میں
نہیں
قیمت
تو
بھی
مال کی
کو جید
ہوتے
کرے
توہم

n/ranajabirabbas
Gojrat

Presented by: Ra

ہے اور اس کے بعد
ہے کہ اطلاع کرے تو وہ
رث کہلاتا ہے کہ خود
فید ہو کر چکے بیچے ہے
فعہ کے مطالبے میں
سے عرف میں کہیں
زم نہیں ہے اور
کا نور وا لنا د اجب
وقت نماز کا آجا
اور شفعہ کے
کرے تو اس کا
ہوگا گر مطالبے
کہ شفیع کا حق محض
ہو جائیگا اور
کو دیدے اور
شفعہ کا مطالبہ
بیمار جیسے کو بچہ
بھی لے سکتا ہے
النا اور شفعہ میں
ی برائکی درک
رکہ میں بٹا ہے
ے کولیتا ہے اور
تحت
شفیع میں ہو تو اس

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ے لیکن
ی خریدار سے
ہے اسلیے
ہے تو
ی کو بیع کا
مطالبہ
بیع کا فسخ
ظر سے
ب وا
ے کے
ے اور
لات
سے
صورت
طالبے
ما من سے
بیع ہو جاتا ہے
ے ملک
ہے
آ
سے
مطالبہ کر
کا کرنا
خریدار
ست

m/ran... Gujarat... abbas... bir.ab

Presented by: Ra

خریدار اُن درختونکے
تفاوت گھٹدے
خریدار کو دیدے
ت شفیع سے کے
دا ہو جائے جیسے
بڑھجائین پھر جو
ے جلیے گھٹدی
ید کے بعد خرمے کا
ہے کہ شگوفہ
ا شبہ یہی ہے
عہ مین اِس حکم کا
ی ہے اور پھلون
ر اُن دونون مین
لینا یا دونون سے
ے شفعہ کو بخشد ے
باے کہ خریدار نے
ے تو شفعہ متحقق
اور اگر عین سے
س صورت مین
ین دے کہ وہ
ر لیا ہو اور اُسکے
یا ہو فقط قیمت
اُسکا تفاوت

Gabir.abbas

Presented by: Ra

ہوگا تو
ہیے
ا ور
پاس روپے
روپے
عمل
ا ور
مرغوب قابلے
لیا ہے
مین نے
بیع زمین ہو
ت منفوع
ر پہونچے
ب ہی
رہو نچے
یا اُسے
مطالبہ
ں ہیں
ہو گا
گی تو اُسکا
زمین کو
لیے مصلحت
سکے ہوا کی

n/ran jabir.ab

Presented by: Ra

ے شفعہ کے
مین اُسکے سیلے
سئلہ جبکہ بایع
ں کی طرف سے
شتری ہنین ہے
ے ہین پہلا مسئلہ
ن فرمایا ہے کہ
ے اور مدت کے
ین کہا ہے کہ وعدے
ی ضامن نے لین گے
ہین کہ شفعہ وارث
سا کرکے فرماتے
یٹے کی امامت کا
حق مورث چھوڑ
ا کہ مورث کو کسی نے
مال کیطرح سے
ر جاے تو اپنی
ن مین سے
ے آسے پورا پور
ین ہو جائیگا یعنے
ی طرحسے پورا لینا
ہ احتمال ہے
م مقام ہوتا ہی

m/ran Gjabirabbas abir.ab

Presented by: Ra

دوشریکوں
ری اور ضعیف
کو نہیں
اسلیے کہ
گا اسلیے
حصے کو
تے کے
گا اسلیے
ے تو
کے علم کے
استحقاق کا
فروخت
علیہ الرحمہ
ے سے
منتقل نہیں
منتقل ہوجاتی
دار کے
کا حق شفعہ
تھا اور انکے
قد بیچ سے
ے
منتقل ہوگی
ے کے

m/ran... Gatat.. abbas... ir.ab

Presented by: Ra

سلئے اس اپنے
گے کو اپنے وارث
گی تو یہ بیع در
ہوئی زیادتی
رت نہ دیتے
ر جو مورث مریض
ی بس شفیع کو
ر مصنف کے
رہ ہے کہ عامہ
یا کا اختیار دار ث
جائیگا اسلیے کہ شفعہ
خرید فروخت
ع اور مشتری
ر ہے کا اسلیے
یل ہو تو بھی
ہے مترجم
ہر مگر اس طرح کے امور
کوئی حصہ شفعہ
قف ہوں تو
انتے ہوں اور
ے یا بیع سے
اُسکی ملکیت سے
خریدار کو قیمت کے

n/ra Gjabir.abbas ir.ab

ب ہوگا
ے لیا ہے
شفیع کے
عادت
ع نوادر
ع کو
سے
رضین تھی
و جس کا
جیسا کہ
ہ کوئی
اسے
س کا
یدا رسے
دو کلا بانیہ
باطل
ملک میں
کا مطالعہ
ک سے
کا کوئی
شفوع
ے اور
ے خوام

Presented by: Ra

شفیع کے قبضے
شفیع کو حق
ں سے متعلق ہوچکا ہے
پر واقع نہین ہوا ہے
باولی کو خرید ار
ب غلام مین ایک
قیمت کا تفاوت
ورت نہ لے سکے گا اور
تفاوت لے سکتا ہے
کی صورت مین
صورت مین ہے
ت کا تفاوت بایع
دسوان مسئلہ
س کے قبضے مین مع
کتاب خلاف مین
ہے اور محض
لید یعنے قابض سے
کی تصدیق کرے
لیگا اور غائب کو
چاہے بایع سے
اسی کے ہاتھون
ہ بھر لینا ہوچکا ہے
غائب اُس سے

n/ran... jabir.ab

Presented by: Ra

ت کو
ن ڈالا ہے
ل سے
ا قوی ہے
ی سبب
ر پکڑے
مروی ہے
د کی ہے
علم ہونے
و جبکہ شفعہ کے
بیع سے
ق شفعہ کی
دیا تو پھر
ر اس
ے پر دلالت
ر اسی طرح
لینے کی اجازت
میں جبکہ
ا ہے اور
ہے یا دو
ل ہو جائیگا
ور شفیع شفعہ کا
ب عادل

n/ran@jabir.abbas / Ziaraat.com

Presented by: Ra

عدحجت نہیں ہے
ت تک شفعہ باطل
کے بچانے پر
جب اس شہر میں
یا وکیل کرنا ممکن ہو
اگر ظاہر ہو جائے
سم کہتے ہیں
ور پھر اسے غصبی ال
قیمت کے غصبی
تو شفیع کو شفعہ کے
ہو جائے تو بھی
تردد ہے اسلیئے
ہے اور قیمت کے
کی وجہ نہیں رکھتا
سے بڑھا کر بیچیں
قع ہوا پھر اسی
تجھے ابرا کر دے
عوی کرے کہ تو نے
گیا ہوں پھر
یعنے جب تک قیمت
جواب صحیح نہیں ہے
اسوقت تو جانتا تھا
ایسا جواب دے

n/ran Gjabbarabbjasir.ab

Presented by: Ra

علیہ الرحمہ
ریں گے
ں میں ہے
پاس تھیں
یتے ہیں
کرتی ہے
ں دونوں
دعوی ہیں
لعہ نے کا
جیسے یہ
ے گاؤ
دونوں
ادہ ہونے کا
کے ثبوت
ں کرتا ہے
ر انہیں
علیہ الرحمہ
وم ہے
باقی رہنے گی
اشتباہ
ہی ہیں
خریدار کی

n/ranajabir.abbas

Presented by: Ra

ئی کی راہ سے
ہے لازم نہوگی اور
فرمایا ہے کہ جب
ل لینے کا منکر ہو
ل ہوتے ہین
جنبی شخص منکر ہے
ایہ پہلا ہی قول
ذوالیہ نے اِس
ن وہ مال اُسکی
نگے کہ اُنھین چکوں
ی نہین ہوتا ہے
کم شرع کے سُپرد
ے اور شفیع قیمت
ین ہے مالک کے
ایع کو بھی اُس سے
ایہ کہ کوئی شخص دعوی
رز وہ انکار کرے تو
ین ہے تو جائز ہر
شریکون مین سے
ب مدعی ہے جب
سے دوسرے کا شفعہ
پیش کرے کہ بے آگے
شفعہ کا اثبات کردے

n/ranaGjabtiaratbjabsir.ab

Presented by: Ra

ف کے موافق
ت پر ترجیح
م کی گواہی
گواہوں
علم جب
کے کہ مجھ
ر میراث
ؤ آلارضا
اتی ہیں
ب دوسرے
دعی ذوالید ہے
ح ہوگا اور
بضے میں
ے ثابت
نے سے
شخص کے
ق سے
انی یمین ہے
ی خرید کی
ریح امانت
ہ استغراقی
ر خلاف
نا بھی ممکن ہے

n/ran Gjabbarat.bjasbir.ab

Presented by: Ra

ون گے کہ پھر
ط ہو جائیگا اور
ں کہ بایع سے
ھنے کی گواہی
دا ہون پر حکم
تے نہیں ہے
ی دونون قیمت کا
فیع کا ہے اور
علوم ہو تو اِس
ری کا دعوی
ی نہیں ہے اسلیے
ر پر لازم ہے
ن مبیع کو او تفاوت کو
ت کے مسموع نہیں ہے

ہیلی طرف
ہ جسمین کھیتی یا
ہے جسے اُسے
سطح پر اُس
ا ور تالاب ہو خواہ
ث مین نہین
ورات یعنے غیر آباد

n/ranajabirabbas
Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ن پانی نہیں ہے
ں کے نیچے
ماع مانع
ر شخص نہیں
مالک ہوئے
مان ہے تو
ن سے
لیتے ہیں
ن رکھنا
لے مالک ہیں
ں اور اسطرح
ں کہ کسی
ین اور جو
یا وکرنا حضرت
از یا وہ
لائق ہے
ا اور جبکہ
ویران زمین
ے جیسے راہ
در آباد کرنے
ین میں جھو
ہ ہے کہ وہ
ور خیمے کی

n/ran Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ے پانچ ہاتھ کا
قصد سے آئے
کرے اور حریم نہر
ے جانے بھر کی ہی
کا حریم ہے تو
عوے کا سامنا
کہتے ہیں کہ اکثر
میرے ہوئے
کوئی اہر ساتھ
میں میں ہیں
مشہور ہے
کہ اس نہی
ہے کہ اسکے
حریم سب کی سب
پر بنائی جائینگی
گرداگرد ایسے
تصرف جائز ہو
ے ان درختوں
کا پہونچتا ہے
عرفات اور
کرنے سے اس کا
میر کرے کہ عبادت
کا متر جسم

n/ran Gjabiat.bjabir.ab

Presented by: Ra

کے دینےکا
ی ہو گو وہ
ایک مقام
میں عطا
مدارا سطرح
وہ کو ڑ ا
ے اسلیے
ی مانع ہو
ہوتی ہے
سر اچاہے
اس زمین کا
پھر یا مٹی
سلام اُسپر
ے جیسے سے
ح نہیں ہے
یہ وآلہ وسلم
للہ علیہ
ے زکوۃ کے
ر اسکے
میں ہوتا ہے
و ر وہ
کہ پیغمبر
نص کی

jabir.abbas@yahoo.com

https://www.facebook.com/ranajabirabbas / Contact: jabir.abbas

Presented by: Ra

برابر ہین
اور عادت
ان پھر مجہول
د کرنا کہتے ہین
اور دلو ابندی
سکے تو اسکو احیا
دے تو وہ بھی
لکیت کے لیے
لے گر جا رہی
رد کانٹے لگائے
ین ہی اسلیے کہ
ردہ درخت
پر وہ زمین اگر
کا مالک ہو جائیگا
دہ زمین آبادی
ہین کیونکہ یہین
ی ہے اور ہمارے
لیے ہو یا اور
س نوع سے
نفعتون مین سے
ستہ دوسری
ور اسکا فائدہ تو
ور فائدہ لینا جائز

n/ranajabir.abbas

Presented by: Ra

کر لینا
جائے
ئے تو
کے قصد
ے فرمایا ہے
زوجہ
نہ جائے
ہے تو وہ
سے
لیے کہ
ع جائیگا
ستے کی
کوئی
اور اگر
ہے پھر
کھاتے
جگہ پر
بعضے
نے کے
جاتا
گے اور
مقام
نے کی

n/ran Gjabbir.abbas@

Presented by: Ra

بت مدت تک اس
کے معین کر دینے
کے ساتھ علم کی
اور اگر وقف
عام پر ہے اور
سے متعصف ہوگا
ب سے مدرسے
ہو آئیگا تو وہی
ر جسم کہتے
گزرے کہ اُس
پڑا ہوا اور نہیں
ں سے اولی ہوگا
ین احتیاج نہو
ک مین نہین
اور خالی زمینوں
ر آیا امام علیہ السلام
و عطا فرمانے مین
ں کا حق متعلق ہے
کتاب نافع مین
سلام اُنہیں کو ئی
ر کے آنے والوں سے
و بچا ہو وہ اپنے لیے
ہو سکے کہ معلوں

n/ranGjabbiraat.bjasbir.ab

Presented by: Ra

ے مطلب کا
نا نکالیں
ر جو ساری
علیہ السلام سے
مخمس میں
کہ اسمیں سے
ے اذن سے
ن ہوگا اگر
ور تک
ی زمین کو
انے کی
ہے کہ آباد
ی مقصد
ے سوچا جائیگا
ے کہ یا پورا
مند کے
یا ذم کرینگے
ان کا اُس
ے مگر پانی
پانی تک
ے پانی
صرف کرنا
جائز ہوگا

n/ranajabatbjasir.ab

Presented by: Ra

میں ڈالدے گا
جائز نہیں اسلیے
سے مل گیا ہے
نہ کھودے تو
ور بعضے فقہا کہتے
یہی حکم اُس حشمہ کے
مرہ کہا جاے
پھر جو
اور کنوؤن کے
جو اُسمین سے
مالک ہو جائیگا
کی ملک نہو
کھودا ہے بلکہ
ہ اوروں سے
ن اور وہ پانی
ون تو اُسمین
زمینون کے
ق تقسیم ہو تو
کے سبب سے
پانی کے بہنے تک
نے کے موافق
یاج ہو اور
کرنا ہو تو

n/ran Jabir abbas

Presented by: Ra

...گر جو اُسکے
...ادر درختون
...زمین کو سیراب
...ی ہر گو اُس
...ے فرمایا ہے
...نا مرادہی
...ا ہے اُسکی
...مین ساوات
...لینگے اور اگر
...ور اُسکے بعد
...ون اُسکے ساتھ
...ر اُسکے نیچے
...مسئلہ اگر کوئی
...زمینون کے
...کرنے والون
...آباد کرنیوالا
...ن کا آباد کرنا ہے
...آباد کرنا صحیح
...جاتا ہے

...ر اور سکون سے
...یا اِن دو نون سے

Presented by: Ra

ٹھہر سے
ہو اور کوئی شک
ن ہوتا ہے
لکم سن ہے
تو جو انہیں سے
یا ہو اور اسکے
قطا سے یعنے
اور اسکے
ے اور ڈھونڈنے
سے بھاگ
وائی کے
ساتھ مقبول ہے
تنقیح علی علیہ
ل ہونا مشکل
ملتقط یعنے
عقل اور
اگر دیوانہ اور
نے سے چیز کا
اٹھا لینے کی
گر اُسے اٹھا کر
شرط ہے
ق تعالیٰ نے
ط بچے کو قریب

n/ran Gjabiratbjabsir.ab

Presented by: Ra

اور کسی عادل
صلاحیت
شرط ہونا صحیح ہے
کو کافر کا
اٹھا لینے کے
لے لینا چاہیے
ڈھونڈھیں گے
ب ہونا اصل ہے اور
لینے اٹھا لینے
کی میراث
آپ محتاج ہے
ت ہو جائے
ے تو اس سے
م ظاہر نہ ہو تو
و اجب کفائی ہے
ب ہے اور
کفائی واجب
واسطے کہ مسلمان
چہ بینے کی تبرعا
ے لے گا
گا اور اگر
گا نہ ملتقط سے
ے بلائے تو اس سے

n/ranajabir.abbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

پہلا مسئلہ
ہے باری تعالی
وہ اسکی حفاظت کرنا
جیسے ہونا نہیں
کے ضرر کے ڈر کی
سرا مسئلہ
مالک ہوتا ہے
پھر اسکے کپڑا
ی ہوگی اور یہی
یا بڑے جیسے بن یا گول
اس طرح لقیط کو اسے
نزدیک اور شبہ یہی ہے
مال ہونے پر
کان پر ملے
ہے خصوصًا ایسے
وقت میں گواہ
مسئلہ جب
لینے کی ضرورت
اجازت اسکے
ہے والضرورات
جائیگا گو اس شہر
ہوا ہے کہ
شہر میں کرکے

مسلمان

n/ranajabirabbas Gjabir.ab

Presented by: Ra

ہاں کسی
ہ بیان
راہ وہاں کے
مسئلہ
ن جررہ
ہ وہ جنات
ے گا تو
نبیہ ہوگی
ں گے
یعنی
ے گا تو
علاوہ
ومنین
ے کسی
ور ویت
ے کے
عمداً
نی ہے
یں اگر
ہے
شرع
کے
کا حکم

n/ran Gjabirabbas jabir.ab

Presented by: Ra

شرع میں دارالاسلام
ہر پر ہے توحید
لمہ اگر لقیط بالغ
اور پہلے کبھی
اقرار اپنی ذات کے
ہے تو اُس کا
یعنے اُسکا نسب
رتے اُسکے
اور دن کی
ہوا صطلاح پر اگر
گا اور اگر پایا گیا
دارالاسلام میں
اگر کافر ثابت
سکے مسلمان
اُسکا نسب کافر
قط اور لقیط نہیں
سے کھانے پینے
و تو ملتقط کا قول
خرچ دینے کا اُسکا
دینے کا منکر ہو تو
مترجم کہتے ہیں
اس خرچ کا مطالبہ
تو اُسکا ضامن اور

Gajbat.bjas

Presented by: Ra

ط کے التقاط
ہون تو جنکے
رکھتا ہی اور
یعنے نگہبانی
نگہبانی کا
کر اُنہین سے
ڈالنا چاہیے
وہین کے
ور دوسرا
مسلمان
مان اُس
قرعے سے
ہونے کا
کے موافق
نو گو اُن
تو ترجیح نہین
مال سے کے
ردوا الیدیہ
ثبوت کے
سے ترجیح
ہون کے
ن دلالت
وغ تک اُسکے

n/ranajabirabbas / Gjabirabbas / jabir.ab

Presented by: Ra

ہے لیکن اگر
ن ہو تو اسکا
ا تاوان اسکے
رسکے گا اور یہی
پارہ اور پانی
جانیکی طاقت
ی بکریکو ایسے
ئے ورندے
سکا مالک اور
ے اسکا تاوان
ہے اور شیخ
ہ اپنے پاس
ں ہیں سے
بت رکھ چھوڑیگا
و چھوٹے
ہے اور امین
ہے جو ہمارے
ڑانا چاہیے
وان دیدے
ں اور گوزخر
کتے ہیں ادر
ہے اور اگر گم
رکھتے ہوں

n/ran Gajabirat: bjasbir.ab

Presented by: Ra

نقطہ

کریگا
ن ہوگا
ا نورکے

مین
رجبکہ
ار دیگا
یمین
والے
گواہ
ا بیگا
ست
ے امثد
اور
تبک
کتا ہے
سے
ہے
یفے
چکاہ
کی
کم
اری

n/rana Gajabir.abbas

Presented by: Ra

ن مالک کے واسطے
سے لے یا اُنھین
ا ہوگا تو اُس سے
یا ہوگا تو اُسے
ہین کہ یہ حکم اُس
بے مالک کا میدان
تعریف کرے یعنے
الک کے ظاہر ہونے
گئے کا پکڑ لینا
ی سے انتفاع اُٹھانے
مسری نظر اُس
ور کا پکڑ لینا جائز ہے
جائز ہے اسلیے کہ
ے لیگا اور اُنکے
ل تملیک و تضمین مین
ے پیدا ہوگا تو اسکی
و اور بندے کے
ہے اسلیے کہ اُسے
ہے اور اشتبہ یہی ہے
ری نظر جانور کے
نیوالا بادشاہ کو
ل سے اُسے پھیریگا
رچ کیے پوری ہوگی

n/ranaGjabirabbas

Presented by: Ra

ں ہوگا
ں نہ لینا
م جب
رحمہ نے
ہو اور اُنکی
دونوں کے
شبہ ہے
رہے گا
ے جو جملہ
فدی
ہو نیکا
ہ ذمہ داری
پہلے قصد
مسئلہ
ے غلام کو
ہے اور
پر ایک
ی شخص آئے
شاہی
اس
رت کا
ی گواہ ہو گا
ں اسیطرح
پر گواہ

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ید سے مالک رہیگا
دن کے مقام تک
ضائع ہوجائیگا تو عین
سری قسم خاص
مردن کے بیان کو
قبضے میں نہو لینے
ہم بھر سے کم ہو تو
ب نہیں اور حواس ہے
مکروہ کہتے ہیں اور
ے اور ایک سال
ے اور نہیں تو اسکے
مالک ہوجانا جائز نہیں
ں کرنے پر راضی نہو
ں وہ امانت تھا اور
ے اور چاندی ہو نکلے
کرے بیچنے بھیجوادے
ک سہم ہوگا تو اسکی
پیدا ہو اور تصدق
یت سے اور جیا ہے
روائی کے ضائع ہوجائیگا
تعریف کے بعد اگر
ی پر راضی نہو تو ملتقط
رکو سے بہتر جانا ہے اور

m/ran Gabarat.jas ir.ab

Presented by: Ra

پو پنچے اور
ہ اور اُسکے
ں ہوگی
ے کھانا
و حاکم کو دیدے
ستیاج
اور اگر
م کو رکھ چھوڑیگا
لینے مین
ن جارہے
نت کے
لینا مکروہ ہے
ی کامون
ہانے
ر اُسکی
مسئلہ
کا باقی
بھی وقت جب
لے اور
ہ درست
ں ہوگی
ں جو پایگا
ں پا ہیگا

n/ranajabirabbas Gujarat.jasir.ab

Presented by: Ra

کتاب لقطہ

چیز کی تعریف بانچ
اگر مچھلی کو دریا سے
علق ہو گا نہ شکار
اگر مچھلی کو گھر سے
اگر وہ پہچان لے
ی کہا ہے کہ جو کچھ
ت میں کہ جب اُسپر
مسئلہ اگر کسی
و اُس مال کا دینا
ر اُسے دیدے
ہی ہے کہ اُس مال کا
پر مشتمل ہو تو اُس
لیگا وہ مال الخ
سکے مالک ہے
سوا کوئی اور بھی
مسئلہ تعریف کے
ک ہونے کی نیت
بعضے فقہا کہتے ہیں
ید ہر پانچواں
تا ہے اور مالک
ع ہوتا ہے اور
وسرا امر ملتقط ہے
یا اُسکی حفاظت کی

m/ran Gjabir.abbas jabir.ab

نے کی
ری حکم
تا ہے اور
مانت دار کی
ز نہیں اور
در ابو حنیفہ
علیہ الرحمہ نے
تی ہے لہ
ا یغین
را اس
یسال پھر
بوقت کلی
ین اور
اور اگر بلا
ہ اسلیے کہ
یف کا وقت
نکے جمع
ر بانا وقت کے
تعریف کیلیے
ت لقطے کے
تعریف کرنے
یف کرنا باہے
گمرن کونڈا

Presented by: Ra

قواعد فرماتے ہین کہ
عمل مین لانا چاہیے
طریق سے تعریف
سبب ملتقط یعنے
بجدا لے پھر اگر
اُسی کو مالک ہونے
مالک پیدا ہوگا
کہتے ہین کہ
صورت مین حاکم
لقطے کا پھیر دینا لازم
صورت مین کہ
کا مال ہے
کہ لقطہ ایک نامعلوم
کے علم کے حاصل
طریق برخلاف
ہوگا کہ جسکے مالک
ہون رہے اور
لقطہ اُسکا ضامن
کا مال ضایع
یا دتی متصل ہو
ہونے کا قصد
اُسکے پاس امانت
سے مالک کر لے لینا

n/ranGjabarat.bjabsir.ab

Presented by: Ra

اِس صورت
مالک ہونیکے
مال ہوگا
تفاوت
کال ہے
لازم نہیں ہے
ہو اور وہ
لقطے کی
بھر دیگا
اُٹھا لایا ہے
ضامن
ود ہے
ت اُٹھا
اگر چاہیگا
سکی تعریف
کیطرف ہے
کیطرح بر رکھے
کی ملکیت ہے
یت نہیں کرتا ہے
سکے بند ھن
ے کہ سوتا ہے
اُس سے
ین سنگر ہے

n/ran Gajattabtjas ir.ab

Presented by: Ra

ور اگر ملقوط ضائع
سے فاسد تبضے
وت کو پہونچے
کے مدعی سے
ی ملکیت کی تصدیق
ر قابض کے
ی سے یمین ہو جتا ہے
لا کو اُسے ویدے
ے ثبوت پر راج
کے ذریعے سے
ے کو دیدینگے
اور یہ حکم اُس
دیگا تو ضامن
ر لیا تھا ثبوت
دے اور
ہ حاکم کے حکم سے
عوض کے
ے ثابت ہو گیا ہے

ں کہ اُنہیں سے
مون کو کہتے
ہیں اور لغوی

n/ranajabirabbas

ہے اور
ثابت ہوگی کہ
ان میں
علیہ وآلہ وسلم
میں بہت
وغیرہ
ں کے
ثابت
نتھا ل
ن کی
ایک دوسرے
شرعی
ہوتی
ار اللہ
ں کو گناہ
اور ان کی
تیسرا
لازم ہے
غفلت
کی اور
اور ان کی
دونوں
کا جواب

Presented by: Ra

نباط ہوسکتا ہے
ن اور چچا ان سے
عورت برابر ہیں
یعنے پہلے طبقے
ر کا مانع ہوتا ہے
بر ہے یعنے نسب
ہے دوسرا
یا میراث کا
ہوچکا ہے
ے تو وہ معتق
ضمان جریرہ ہے
ے جیساکہ آگے
ئی وارث نہ
ض ہی سے میراث
ے میراث پاتا ہے
ہا ہے اور فرض ہے
ے ماں ہے
میت لاولد ہوگا
ئی ہونگے تو اس
ی واحد منہما السدس
ہ السدس یعنے
ہر ایک کےلیے
۹۶ ہے اور اگر میت

n/ran... jabir.ab

میراث
بعد متروکہ
ے میراث
ب مقرر
ی ہے اور
لہ فلکم الثمن
ضائی حکم
ے لیے
ر سکے
ب یہ
رث بھی
ے سوا
یگی موسے
ین کہ
ائز جلائے
م علیہ السلام
ائی وغیرہ
م لبعضہم
اولے
حصہ بیٹی کو
ین اللہ
چچا میں
رث لیتا ہے

Presented by: Ra

کریمہ کے موافق
پر سارا متروکہ اور

الواہ فلامہ الثلث
لڑکے کی دیگر باقی
ح پر ایک بیٹی یا
ے سوتیلے بھائی
رکبھی قرابت سے
یراث میت کی
حصہ بیان نہیں
ہیں اور واضح
ے میں ہو تو پورا
ی قرابت رکھتا ہو
ی ہو کہ اسکے لیے
ھیں دونوں پر
اسکے اتصال کے
ع ہوں تو ماموں
وارث صاحب
باقی میراث بھی
آیہ کریمہ کے موافق
بت میت سے
اسکا شریک ہو
ں میں سے
دیں گے حق تعالیٰ

Gabaraabbas

Presented by: Ra

زوجہ پر فرض
ہی وارث ہیں
لی بلکہ ان
جو کہ اُسکے بیے
ن بیان
ر ہو گا تو
م اس صورت
باکر اُسکے
ن پر یا باپ
زہ و احسن
باپ ماں دو
رد و تہائی
رد و کلالہ ام
ے یا دو
والے دونوں تیلے
ر انکا فریضہ ہے
ی اور علاتی
ہیں ترکہ
ن باپ اور
ر بیٹے کو
و پر جلد سے
ور ایک
ب سینے

n/rana@jabat.tabir.ab

Presented by: Ra

ی ہونگے تو اُنکی
پ اور شوہر
ر دو چھٹے حصے
رہ کی دو تہائیاں
ور سارے
م کی تقسیم
ے بارہ ہین
طریق سے
نگے اور باقی
یت کے
مان باپ کے
ے اور ایک
ی داخل ہوا
ی و حقیقی
اقط ہون
ن سہم ہین
سہم کہ چھٹا
ہ دو ثلث کا
سہم ہے چھٹا
کہ دو ہین
سہم کہ تہائی
ون آدھا کہ
کہ تین سہم ہین

n/rana... abir.ab

Presented by: Ra

ور باقی
قصان
پانچ کا عدد
ین سمجھا جائیگے
احب
یا آیا ہو
لینے والے
ین چھٹ
ہٹا حصہ ہے
ور اُسکے
ہے شوہر
لہ باپ کو
زوجہ ہی
کے کو بیلی
ے بیان
برا رتی یعنے
آدمی
ہو یا حربی
و یہ ہے
کافر ہے
ہے خواہ
ین کی
کافر کا وارث

n/ranajabir.abbas / Gjabbar.jabir.ab

Presented by: Ra

سر اور ایک
ں گو وہ مسلمان
ث کو کو کتنا ہی
ے اور وہ کافر
لیا ہوگا تو سکے
و پچے گی اور
لے اور مسلمان
ں مسلمان ہو جائے
و ہی میراث
وا ہوگا تو اُس
لام سے ابو نصیر
ن ترکے کے
بیت المال میں
ں ہوگا اسلیے کہ
ر اوارث کافر
ں مسئلہ میں مشکل
م سے پہلے
شریک ہوگا
م شریک ہوتے
ا سپرد ہوتی ہی
ی کا فر ہے
اُس لڑکے کے
نے کی حالت

n/ranGajabirat.bjabsir.ab

Presented by: Ra

اشرف کا
ہے اور
راس کا
ئی دینگے
دینگے یعنی
ے بلوغ کے
و دینگے اور
کے ہیں سے
ئے ہے
امسئلہ
ے سارے
شخص ہے
ہو جائے تو
اس سے بائن
و بچا ہو اور
ے جا کے
توبہ کرگی
ا ہیں جے
م کرینگے
رسلمان
نہیں تو
تقسیم
گزرنے

n/ran... Jabir abbas

Presented by: Ra

اور اسکے بعد ترکہ
ہوجائے گی
اور اگر حق پہلا
اسکی میراث پائیگا
ور یہی قول عمر
معقول نہیں ہے
کا قاتل ہو اور
ی اور اگر مقتول کا
ر کوئی شخص اپنے
قاتل کا بیٹا اپنے
ے آیہ کریمہ کے
ے کے گناہ کو نہ
پہنچیگی اور امام
نگے اور قصاص
ہے کہ امام علیہ السلام
تعلق ہوجائے گی
گا اور بعضے فقہا
ی سے متعلق ہوگا اور
الرحمہ نے اختیار
ی بلکہ اگر وارث
پہلا مسئلہ جبکہ
کا مطالبہ یا دیت کا
کو جائز نہیں ہے

m/ran... jabir.ab

Presented by: Ra

ہے اسلئے کہ
مسئلہ
ں بجا لائی
ر اس مسئلہ
ریت کا بھی
کی اولاد
حصہ الخفین
ر فقہا نے
سا کہ صاحب
ن کے
ناص کا
مطالبہ
س کے
ئے گی
ن سے
ر جائے
کو ملیگی
نا ہو اور
وگا اور
جائے
ور جے
وگا تو
ہیکے
مرکے

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

کا شریک نہوگا
دل لیکر آزاد
گا تو اُس سے
ی قیمت بھر کا نہ گا
ہ بنا، و اپنی باقی
اِس صورت
اظہر ہے اور
ضمون کا حصہ
ی ہوجائے گی
رکا ہونے پر
ورت مین سب
قوت کو پورا کیا
بعضے فقہا کہتے
یہ قول قوت سے
اد ہو اور کچھ
پائے گا اور ملک
ور دینے باقی رہے
ر نصف ملوک ہے
رتھا یان آزاد بیٹے
ہو تو اُسکا آدھا
کا بھی سب سے
سے انھین میت
ے آزاد کرنے

n/ranajabirabbas Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

ر اولاد کے
نگے اور
ر سب اولے
و وتنزجم
ر جوب میں
یاق سے
سوا کوئی
ختیار فرمایا
ی انھیں
ر ہم اللہ کا
اور سبب
ف آزاد
ز چہرہ
الت
، میں
ا مالک
نے پر
سم
ت پنانگا
م ولد بھی
سے
کے
الک کے

n/ran@jabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

منتقل ہوجانا
نون اور
مرتبے مین
مرتبے مین
کا اور وہ مطلق
اپنے مملوک ہونے
ت ادا کرکے
تقسیم میراث
متعلق ہوگی
زوجہ اور شوہر
بعد اقرار کرلے
گا اور باپ
مرنے جینے کی
اُسکے مثل
گا یا اسقدر
دینے کا حکم دینگے
بانٹ دینگے اور
اگر غائب پیدا
ی حیات کی
کہتے ہین کہ عادت
ب مسالک علیہ الرحمہ
ف ہے اور جبکہ
اپنی بھائی مین

n/ran Gabbirabbas ir.ab

Presented by: Ra

نے کہا ہے
انے کی
کرتا ہے
ہونیکی شرط ہے
سے کرلی
ں اور اگر
بہتر ہے جو
ن روح
وئی شخص
کیطرف
سہ کا ہوگا
اور دین
نے کی
گیا ہے
میں گئے
ئی تصرف
راہ کی
ستغرق نہیں
ذع اور
لیکر
خواہ کے
کہتا ہے تو
ہے کہ
ی کا ہوگا

n/rar Gjabbir.abbas ir.ab

Presented by: Ra

ن اُس شخص کا
ے شخص کا منع
ین اور اسکی
ت رکھنے کا ہے
ے نہ پہونچیگی
ے پر میراث
ب ابعد کا مانع
وگا جیسے بھائی
ماموں ہیں
ا اور کوئی نہ ہوگا
نا دادا ہیں اور
شتوں کی جمع
کی اولاد کتنا ہی
ں اولاد کے
ستے علے بھی جید
قرب ہوگا ہی
ی اولاد جتنی
ین اور اُنکی اولاد
اپ کیطرف سے
صورت میں
بھی ہو گی وہ
ں اور اُسکے فرائض
لینے سے

n/ran Gabbar jabir.ab

Presented by: Ra

ہیں اور
ن کا مانع آنا ہے
لی اولاد ہر پیہ بسبب
دو بیٹیاں
آدھا اُسے
پر اُن کے
م چھٹا حصہ
سیم کرینگے
ن اولاد کے
ے ہوینگی
پ میں کے
نی تقسیم
ر زوجہ کو
ساتھ ہر ایک کو
ں حال ہیں
ی اور زوجہ کو
و اِس صورت
ہونے کی
و انکا فریضہ کم
ت رکھتا
و دونوں
ورت میں
ن بہنوں کو

n/ran... jabir.abbas...

Presented by: Ra

آپنر نقصان وارد
وارث دو
وتہائیاں اور
رحصہ شوہر کا
حکم کرنا چاہیے
ب کے حصون پر
ر اجماع سے
ی ہو نہ نسبی اور نہ
جائیگا اور زوجہ
ن رد کیجائیگی
نہ ہونے پر
مال ہے اور

ن ظلم لیکن لہ ولد
ہ لیے تہائی ہی
پ کے ہوتے
ی چار شرطو ن ہے
ا اور دو عورتین
ے ہین اسلیے
سے ہین
ر آیا مورث کا
ر دیے ظاہر
کافر اور غلام
استحقاق کی

Presented by: Ra

مشہور قول
رحمہ اللہ نے
عام ہے
شیخ علیہ الرحمۃ
نتے ہیں
تعالٰے نے
کیا ہے
ونے سے
ہے مگر
ری چوتھی
ب کی طرف
ن کیونکہ
ون کی
لئے کہ عورتیں
ین کو فرمایا ہے
بس سہم
اولاد ہونے
ہونے پر ہے
ی ہی لیست
ور تہائی للام
حصہ ماں
سکے
کا حصہ ہے

m/ran... Gjabir.abbas... bir.ab

Presented by: Ra

چ کا ممتنع ہی بس
اور ردو تمائی کے
م ہوگا دونون
حصے کے ساتھ
نو نفے پر زوجہ کا
ی کے ساتھ اور
کے ساتھ اور چھٹے
وان حصہ اولاد
بھائی چھٹے کے
ہے اور فرض کی
ور اولاد سے کے
ن باپ اور
ہر کو جائین گے
وہ باپ کو قرابت
لے کا معین کیا ہوا
ین ہوتی ہے
نے پر اور فرائض
ہ پڑتے ہون
ی اور رنگ کے مرتبے
ے پڑھے گا وہ سبقا
مان باپ اور
ر شوہر کا فریضہ
ن شریف ۔ ۱۰

n/ranaabbas ... Gjabiirat.tbijas ... sir.ab

Presented by: Ra

ترکہ شوہر کا
باپ کو دینا
تو نہ پہنچیں گے
بھائی کے
بن کو نہ دینگے
اور رسپت
وجہ ہے
روارث
برات قرابت
تقسیم ہوگی
عینی یا علاتی
فریضہ اور
اگر فریضہ
اقرب ابعد کا
شوہر اور زوجہ
باپ ہے ماں
ہوں سے
یکے ہیں سہم
ہیں کو تعصیب کا
اور عامہ میں
سے عام اور
ہے کہ
کلام مجید میں

m/ranajabirabbas Gujarat.jabir.ab

Presented by: Ra

ے والوں پر رد
ے اللہ علیہ وآلہ
سمہ میں بھی یہی
ں سے بھی یہی
یا ہے اور
مبر خدا صلی اللہ
ی عصبۃ ذکر یعنی
امیہ نے ائمہ
رائض پر رد
حجت لائے
یب جما ترک
ے بطلان پر
توں کو وارث
ں میراث سے
دیتے ہیں اور
ے مفاد سے
دوں کا پھر میراث
ں ہے اور جو
نہیں ہے اسلیے
ے سو مخصوص ہے
بچے اور بہن کو
ماں باپ اور
شک نہیں ہے

n/ran@jabirabbas.ab

Presented by: Ra

دار کی
اقارب کے
درجے
مخفی نہیں
وہ کافر
اور یہ
اور
ہے
سے
کا نام ہے
کی شک
ہے اسلیے
لادمیت
و اسطوں
کی اولاد
داروں
میراث
سے ہے
عقد
اسلام
مراد
علیہم السلام
ہے

m/ran jabir.abbas

Presented by: Ra

ور ہیں جو جا ہے
د فعل ایجاد اور تکلف
بہام سے سمجھنے کی
ی پہونچے اور لغت
رعی اور اصطلاحی
لی کسی مال کی ہیے
سم آدھے پر اور
ات اقدس سے
ہرا ہے اور یہ نقصان
ور اس صورت
ر اگر باپ وارثون
ے اور اگر یہ بھی نہون
ہی نقصان کو دار
حصون پڑ الین گے
شوہر ہے اور ان
کے وہ چھ حصے
ن سے ہو گی تین
ر باقی پانچ بیٹے
دا اور سب وارث
ایک ہے اور
حصہ ملے گا اور
ا دو یا کئی بیٹیون کا
اردو مترجم گنہاری

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ہے
لیں گے
اُن کا
سہم
پیوں گے
سانی
ے باقسط
کر یعنی
کیا گئی
سیلے کر
صنف
ہے اور
ن میں
ہے پہلا
یل جائے
طائفہ
ں گے
ہ خلیفہ
تحقیق
نوں کے
دا حق
م سب کو
ظاہر کیا

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas / Gujrat: jabir.ab

Presented by: Ra

پورا حق بائیں گے
ن مین سے اور
حضرت سے اُسکے
ور تابعین مین سے
کے فقہا مین سے
دلیلین بیان کی
یلون مین سے
ے یا دو تہائیان
ی پورا نہ پڑتا ہو
اقدس کیطرف
ر دو متر جسم
نقل دونون سے
ن اور نقل سے
اہم ہو جائینگے
ا اور قبیح کیطرف
لیگے کہ مان باپ
دو دفا نگریگا اور
ی نہ پہونچے گا کہ
ی اور اسیطرح پس
پانچوان حصہ ہے
ہے نہ پہونچیں گی
وقت آتا ہے
دون ہے کہ

n/ranajabirabbas
Contact: jabir.ab

...ے پانچویں
...م کتنا ہے
...فاظ کے
...ہونے
...ر ہوا کرتا ہے
...صون سے
...ر باری
...ے کیونکہ
...دم میں
...ور بیٹا ہو
...ے میں شوہر
...فاق سے
...ں ہو تو
...ے کہ بارہ
...حصہ
...ے حصوں
...یں ایک
...مچہ سہم تیرہ
...وقی کے
...ت کے
...راث سے
...ن کے
...ی تو اس کا

Presented by: Ra...
...n/ran... Gjabirabbas ...ir.ab...

Presented by: Ra

ون بہنوں کا فریضہ
ن سہم باپ کیطرفکی
ہے اور عول کے
ے ہو جاتی ہے
رف کی دونوں
عا سہم زیادہ
ے مسلوں میں
لاف ہے اور
ریق اہلبیت
ر امامیہ مذہب
ر حدیثیں صحابہ
کے تین مقصد
ہے پھر اگر میت کا
ث کا تہائی ترکہ
رث ہونگے اور
مال ہے اور
ہے گا اور باقی
لا بیٹا ہوگا تو
ں اکیلی ہوگی
ی کا شریک کوئی
ون کو دو تہائی
اگر مرنے والے
سہ اور عور تو نکو

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ب ہوگا تو
اگر اولاد
ن کا دوسرا
ونے حصہ
ٹھوان
اور باقی
کے لیے
ی کر کے
مسئلہ میں
کے ہیں
واے
یعنی
ر دیں گے
ہا ادنے
چھٹا حصہ ہے
ر صاحب
ر دنوگی
نے وانکی
کی کراُن
اور بیٹی
رینگے اور
ضے حصے
ن کے ساتھ

n/ranajabirabbas Gajabirabbas

Presented by: Ra

وہر کیلیے چوتھائی
ی متروکہ بیٹیون کاہی
حصہ متروکہ کا دینگے
باقی - رہیگا وہ دونون
یگا تو وہ بھی اونے
ھوان حصہ دینگے
پ کے ساتھ شوہر
کو ملیگا اور اگر
نگے اور باقی متروکہ
یے چوتھا حصہ
یے متروکہ کی تہائی حصہ
ن گے اور باقی
د کی اولاد میراث
لاد کے وارث
ہوئے تمام میراث
ہر بیٹے اِس قول کے
ٹے سے بیت سے
ے والے سے ان
ہے جیسے بھائی اور
ث مین ترتیب
ون کا طبقہ اس سے
ے گا کہ جکے واسطے
یا عورت ہو اور
ع

n/ranajabirabbas / Gabir.ab

Presented by: Ra

رد ہوگی
ہو یا عورت
ض دیگر
ں کی اولاد
ر پر ہے
ر تقسیم
لمہ بیٹی
کی جبر
بعض
ائے گے
اور رہے
م ہے
ہے کہ
کے سوا
کوئی
دگی اور
علیہ الرحمہ
ئے ہیں
ے ہیں
ر سمجھ
سہ او
ل ہے
سواری

n/ranGjabbir.abbas

Presented by: Ra

کسی عذر کے سبب
واجب ہے یعنے
ے ہین اور بعضے
مرنے والے کا
توجہ یعنے عطیہ
ہے جیسا کہ مسالک
رث نہین پہونچتی ہے
یا نہ میت کے
کرین جیسے مرنیوالے
کو ترکے کی تہائی
برابر بانٹ دے
کو اس مسئلہ مین
پر برابر کرکے کر دے
سے کسی کا حصہ چھٹا
نے والے کو مستحب
اور جیسے چھٹے حصے
پ اور بھائی باقی
س باپ کو مستحب ہے
شوہر کو چھوڑ مرے
و سہم تہائی کے ان کو
متعلق ہوگا اور
اسیطرح پرنانا نانی کی
ور نانا نانی ہین

n/ranajabirabbas Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

ی بھائی
ر احصہ
فرض کے
ویسنین یا
یا عینی بھائی
یعنی ایک
دو سبب
ی مرتبے
عورت ہو
ن یا بعضی
ر طلق
وا ہے
لیے کہ یہ
یا بھی یہی
ر اگر میت
ی طرف کے
گی اور وہ
ہ ایک ہو
سے ملے گا
ہ کچھ متروکہ
ہ آپس برابر
مہ دینگے اور
کا مال ہے

n/ranajabirabbas jabir.ab

Presented by: Ra

ور ہنو تو سارا مال
ے کے ہون یا جد
ے کی تہائی ملیگی اور
و تہائیان ملین گی
مان کیطرف کے
ے بھائی کے
ٹے گی اور اسی
ن یا کئی ہون
و تو دادا ادا دی
سے بچے گا
ے بھائیو کے
یت کے سب
ہون یا مختلف
ہون اور فقط
قرر ہے اور
رف کے بھائیون
ن یا فقط باپ
ے بھائی کے
ے ہوگی نصف
ا فریضہ ہے
ن دو سہم چھٹہ
ہوگا اور رہا سہ
ہون سکے

حصہ ان

n/ranajabirabbas ... Gjabirabbas ... sir.ab

Presented by: Ra

ی باپ
ماں
ں سہم
یا دتی
یہ پڑتا ہے
ی ہے
ہیوں
ے اور
پ
ہاں
ی واہ
لے کی
علیہا الصلوٰۃ
کے
ہنے کا
و بانی
لہ ابی
نقا
نخ سے
ترجمہ
زبان
منقول
ساتھ

n/ran jabir.ab

Presented by: Ra

ساتھ جد ہونگے
لے بھی بیان ہوچکا
ی ہیں اور اگر
ی جد کے جد کی
یلیے کہ ہر ایک کی
ن مانع ہوتا ہے
ی باپ بے کسی
سے متقرب ہے
ی کے دادا دادی
ر یہ آٹھوں میراث
ت کے ترکے
رو تہائیاں باپ
ن کے اجداد کا
رد ونکو دوھرا حصہ
ایک تہائی باپا
ر احصہ
نا نانی باپ کے
ی ہیں مرد کیلیے
ہیں انکی میراث
ں مسئلہ میں اصل
اور باپ کے
اد کی گنتی کا عدد ہے
ن سے حاصل ہوا ہے

n/rana ... jabir.ab

Presented by: Ra

اصل ہونگے
ان جدون
طرح ہوگی
طرح سے
پس تقسیم
ائز ہے
اللہ کے
ف کے
بیٹا ہو تو
ی بھائی
فاذان
و دونون
رکھتا ہے
کرتی ہے
پر مقدم ہوتا
ر بہنون کی
اور اسکے
ی کو سے گا اور
ضے کو جسکی
ہون اور
کے بھائیون
نکے ساتھ
بھائی کی طرح

n/ran Qabir.abbas / jabir.ab

Presented by: Ra

ی باپ کیطرف
م فریضہ سے
پ کے سے
و نجتی ہین مگر
ہ وجہ اپنا
ر جو متروکہ
کے بھائیون
و انثیین
تر کے کا
ور دوبنونکی
ی اولاد کو
ن بعضے
لاد اور
ے سگے بھائی
ی ایک
عو تہائیان
ہین کچھ
یہ لین گی
ی اور جو
بھائی سے
یکر جو ترکہ
سے زیادہ
یون کیطرف

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

نگے اور
گر بھائیوں
ن کے
ہن لیں
تو بھی
وپھی یا
نوسارا
گا اور
پھپھی
رف ہے
یا پھوپھی
لی ایک
کے چچا
ورکو دو تہائی
پھی ہونے
ت کے
تے ہوئے
بے کے
یا باپ
ں سے
یر ماموں
ریت کا
راسطرح

m/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ین برابر تقسیم
ی کو ملے گی
ین گی اور اگر
ں اور خالہ
دونوں کیطرف
رکی ہونے
نھیالیاں ماں
حصہ ملے گا اور
ی طرف ماموں
ں اور ماموں
ہو یا عورت ہو
ماموں خالہ
کی طرف کے
ں پر برابر بٹے گا
ن کی جانب سے
ے پر ترکے کا تیرا
ں باپ کیطرف
بت کے ہونے پر
ے اور عورتوں
ماں باپ کی
ں اور باپ کے
ے کتاب نہایہ
ہیے مرد عورت بر

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

دو تہائی کی
ن باپ کے
م سے دونوں
کے تین میں
کا اجداد
انکی اولاد
کے چچا اور
کے چچا پھوپھی
ی خالہ میت
خالہ کی نسبت
ں انکے قائم
و بھی ہو سکتی
ون خالہ اور
ام ہو جائینگے
س امسئلہ
ی لیس کان
بر کے ترکہ کا
لیطرف کے
ں کے سہے
ایک سبب
کے چچا کا بیٹا
لہ اسکا شوہر
بھی کان کی

n/ran Gajabarat.bjasir.ab

Presented by: Ra

منع کرنے والی
کیطرف سے
کا بیٹا ہو نے
گی مترجم
اسکی مثال یہ ہے
ایک بیٹی ہے
کا عقد کردیا
زید کے بیٹے
صورت میں
ی ہے اسلیے
ماں کیطرف سے
بیٹی فرض
چچا کے بیٹے
ئی کے نکاح
پردہ عورت
ایک ان
کا چوتھا مسئلہ
تو اسکے حصہ
ہی اور بیان
چاہیے خواہ
ہوں اور نقصان
ان نہ پڑے گا
زوجہ کے ساتھ

Presented by: Ra

ر ہوا اور
ن خالہ
کا اور کسی
ن میں ہے
ے عقد
ادر شوہر
دوسرے
رنے کے
ا پیشہ
ہو کیونکہ
نے سے
رات سے
کے فسخ کے
اور جلالی
متر جم
ث لیگی
سر مسئلہ
درجہ ہوں
تو جو زمین
رسکا آٹھواں
ے پر چوتھائی
ہو نہ ملے گا
ق دے

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

مرجائے اور
لاق دی ہے تو
ونے پر چہ تھے
ب کے عالمون
کرحق تعالے نے
سکا باپ یا اُسکا
اسیطرح پر اگر
ب کی میراث بھی
ونون کے بلوغ
ی بلوغ کے پہلے
ونون مین سے
پہلے مرجائے تو
ن مین سے ایک
سے دوسرے
ضامند ہوگا تو
ر راضی ہوگا تو
میراث کے لالچ
ی ہو تو شوہر کے
زوجہ کو میت
سے ملے گا اور لعضے
ن سے مشل
فرماتے ہین کہ
اور مہل زمین

n/ranajabir.abbas Gjabir.abbas

Presented by: Ra

ہب کے
استند
رض موت
ل ہے
ناب امام
ے سبب
یعنے مملوک
کے بعد
ں آزاد
ہونگے کہ
قرابت
ے کو تبرعاً
د آزاد
الا ہو اور
ے کے
ے شرط
دے کے
دہ بندہ
ں آزاد
فرماتے
راندھا
سے کے لیے
ے ہے

jabir.abbas@yahoo.com

m/ranajabirabbas Gabir.ab

Presented by: Ra

ہے اور اُس
چھ میراث مین
انھین اُنکا
مقام کو ملے گا
ے سے کا
سب ملکر ملاے
کر لین گے
ین ہون اور
ے معتق یعنے
ب ہے اور
معتق مرد ہو
دکر نیوالے
خواہ منعم یعنے
کرنیوالا مرد
ے ہوگا اور
ب کیطرف کے
اور ملاسے
لا و من
سے اُن کا
ے اور ایک
میراثون
ے بھائی
۱۱۲ ارث ہونگی

Presented by: Ra

شریک
ق کی مان
عبائی
کے تو ولاد
کے قرابت کو
زاد کر دیا کے
لیہ السلام کو
کے حق کو
سے میں
ی رشتہ
تی ہے
س کی آزاد
وقت مان
س اولاد کو
میں اولاد
مالک سے
آزاد ہو گی
ی اسکے مان
ئی غلام کسی
کا وہ آزاد
کی مان شریف
لا بھی مان
جائے اور

n/ran Gjabir.abbas

Presented by: Ra

ں بچے کے
ا اسکے باپ
ہو جائے
ر اگر دادا کے
ے باپ کے
ہوا بندہ
ر زوجہ کے
ا ہو تو
رث ہوگا
ے کا وارث
رے نسب
لڑکے کی
منتقل ہوجاتی
ے باپ
پ کے
مالک کی
میراث اسکو
رت
ے پھر اگر
آزاد
ہو تو
کی اور
کا باپ

۱۹۰

n/ran Gabbarab.bjasir.ab

Presented by: Ra

ے آزاد کیا
ے غلام کی میراث
بیٹی کا فریضہ
کا عصبہ ہو
لل ہے اور یہ
کو میراث
ہے کہ اُس
گی اسلئے کہ وہ
ا ہوگی عورت
وہ بیٹیاں
خرید کر نے سے
تو اُنکی ساری
سے پائیں گی
یا کہ بیان
ت اُنکے باپ کو
رض سے اور
بت کی وراثت
نے کی جہت سے
سری بہن بھی
ہوگا کہ جنے
مان کے مالک
عتق مان کے
ی اولے ہی ہو

n/ranGajabarat.bjabir.ab

Presented by: Ra

ڑ کرنے والی ہی
ان مسئلہ
ونوں مالک
ے تو اُس غلام کا
ید کیا تھا اور
یگا اور دوسرے
لسی آزادی
مان کا تابع
وہ لڑکا کسی غلام
زاد کرنے والے
س لڑکے کی
ے کیطرف
لیے غلام میں
ے کو پہونچیگی
آزاد کرنیوالے
رجائے اور
ہنچے گی اور
ولائے عتق
د کرنے والے
رحمہ نے
ت امام علیہ السلام
ورتے ہیں
بیوہ عقد ہی

n/ranaGabbarat.bjasir.ab

Presented by: Ra

ی وتارک
قاتل میرا
ف ہوگا اور
لیس کے تع
تو وہی اُسکا
اور اُس کا
زیرہ ہوگا
صوص ہے
ی غلام کے
ری وارث
یسی وارث
ہ اور ضامن
کے مین شوہر
ہے یعنے اگر
چوتھیا کی باقی
امن جریرہ
رث ہیںن
امامت ہی
کیے اور جناب
یفون کو تبرع
پر لوہ سکیفون
مگر جو قتت
ہین کہ ضامن

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

رث آپسمین اسی
ن باب مین آیہ
ی ہوگیا اور میراث
سلام مین ہجرت
تھے اور آیہ کریمہ
ین اور مہاجرت
ہے اور اسکے بعد
ی آتین نازل فرمائین
رث مطلق منسوخ
ہونے پر ضامن
ی کہ ائمہ اہلبیت
ہے جو اس مختصر کی
اور علماء نے
اہیے بجنے کتین
کے حقوق کا بھی
اور سکینون پر
رحمہ کا بھی یہی
پہلا مسئلہ
کالنے کے بعد
شکر کے ہاتھ لگتا ہے
سلام کا مال سبے
کا مال ہے یعنی
ے بے کرہ جو مال

n/ran Gjabtaat.bjabir.ab

Presented by: Ra

ہر دون پر تقسیم
ہر دون کا
ں کے طریق
یر دیا جائیگا
ماس شخص
جو شخص کچھ
ور لو حق
ہے کہ
ں لڑکے
کے کا وارث
رد کو دوہرا
متروکے
وارد ہوا ہے
لڑکے کے
ر پہلا
کی بہن اور
ی درجے
انکی اولاد
عورت
ہے
سلام کو پہونچی
لکے
ر چوتھائی

n/rana@abbas.jabir.ab

Presented by: Ra

کا وارث ہوگا بعض
ہے اور بعض فقہا
کا اقرار کرلے گا تو
پ کو ملے گی اور نہ
لعان کے بعد
ے کی میراث نپائیگا
رار اُسکی طرف سے
اور اسی اقرار کی
ن بعض فقہا
س لڑکے کا نسب
ہ اور شیخ رحمہ اللہ
ے ہوں اور اُسکے
وارث ہونگے
پ کی طرف سے
بھائی ماں اور
میراث برابر لینگے
نانا نانی کے ساتھ
سے دونوں کو برابر
ان سب میں برابر
لعان کے ہوجانے
ملاعنہ والے
ئی ہو تو ساری
دونوں ہوں یا ایک

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ینگے
ں سے
دیں اور
تو پانچ
ی روپیہ چار
ی کریں
دگا اور
بیٹے کی
سکا تمام
ی میراث
ل شادی
سے بھی
ی اور
ن کے
ا مزاد
م علیہا السلام
اولادنے
ی اور
لکی
ب ترکی
رت
تبدا کر کے
اہ سے
ود یکھیں

n/ran Gjabir.abbas

Presented by: Ra

و راگر عورت وا کی
ہون تو شیخ علیہ الرحمہ نے
نگے اور نہایہ اور
دمی عورت کی و نگے
السلام سے مروی ہے
اور شیخ مفید اور سید
ے پھر اگر دونوں طرف کے
لی روایت سے ہر
لیا گیا تھا اور یہ
عت کے پایہ کو نہین
سئلہ میں ہمیشہ سے
ارث ہوگا تو سارا
ہو یا عورت ہو اور
و سکے تو بعضے فقہا کے
سب عورت ہو جائیں
ا اور عورت کا کھرا
ب رقعہ پر عبد اللہ
سکے بعد قرعہ ڈالنے وا
ارثیہ مخلوقون میں لکا
مرد کی میراث دینگے
عا کا قرعے کے وقت
ں کی ہڈیوں کے شما
ہ جسے ہمنے اختیار

n/ranajabirabbas… Gabirabbas@yahoo.com

Presented by: Ra

m/ran jabir.abbas

Presented by: Ra

میں ضرب کرینگے
ہیں بیس میں
تے کو بیٹی فرض کرینگے
گے اور بیس سہم
ہ اور دوسرے
ڑینگے تو چھبیس
ا اور نو سہم بیٹی کو
ہے جیسا کہ نامل کے
ور بیٹی اور شوہر کا
گے کرنا چاہیے
ون کے مجموعے میں
ہے کہ خنثے اور بیٹے
ھے کے مخرج کو کہ چار ہو
ور ایکسو بیس باقی
ن میں ضرب دینگے
اس حاصل ضرب
و سہم ملے تھے تین
کیا تو چون ہوئے
د کا مجموعہ ایکسو بیس ہے
اپ دونوں کو خنثے
ورت فرض کرنے پر
ح میں کہ پانچ ہیں
ن ضرب کرینگے تو

Presented by: Ra

مجموعے

ویئے

سے

صے

زن

گا

صہ

ون

کا

سے

کے

کا

اور

Ghalib.taalib

Presented by: Ra

ہے اور کوئی
ید ہے اسلیے کہ
روایت پر اس عورت
یا کہ مذکور ہے
زوجہ کی اور
سلیے کہ خنثے
ٹھوان مسئلہ
ے میراث
فرعے کی دعا
اللہ نکلے گا تو
مسئلہ جسکے دوسر
بیدار کرنا یعنے جگانا
ایک جاگے
ہو تو وارث
ان کے پیٹ سے
ہ نکلے اور باقی
پر دلالت نکرتی ہو
جناب امام محمد باقر
پھیلنے کی حرکت کیے
پر ابی بصیر کی
یعنے پیٹ کے
بعد یا نو مہینے کے
مسئلہ جب

n/ran Gjabbaetabjasir.ab

Presented by: Ra

ن کو سکا
دن کر
کر ریزہوا لے
ں ایک
ں دو بجے
ے کا اکثر
و وضع
ھے پیٹ
یہ مونوتی
دیتے
ں کو دینگے
تو ان
ت پائیگی
ھسے
ب کوئی
ل کو رکھ
ن ہے
اجت ہے
ت میں
ون بھ
سے علی ان
ے اور
ظر کے

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

بھی حکم فرما دیا ہو
یہ السلام کا مرتبہ تو
نے مرجع کو دین تو
ہ اُسے پھیر دینگے
رتا ہے کہ اگر مفقود کی
ب پھر آئیگا تو وہ
ینگا ہے اور اس
لی ہے اور شیخ
ا اتنی مدت میں
نگے اور یہی قتل
ے جوڑوں کی
ب کر مرجائیں
ال ہو گا اور
ت دوسرے
نونگے یا ایک
ر و بھائی کر ایک
ات ایک دن
یا قتل سے مارے
ری کی میراث
نگے اور مرنے کا
بتاہ ہے شیخ
ک کر رہے
عطر دے ہے اور

n/ran Gjabirabbas@ir.ab

Presented by: Ra

خاص
سفیہ
ر کو قرض
رت میں
مروی
کے مال
ال سے
ب ہے
ہے اور
ڈ میں
کریں
بالغ رہنا
ا اور اسکے
کی مثال
در قرض
رفی ہوگی
ی اور اسکے بعد
ئی اشرفیاں
ر کو آدمی
ہو جائینگی
میں اشرفیاں
ا مدر اگر
یعنی پہلے ویل

m/ran Gajabarat.jas ir.ab

Presented by: Ra

رح کے زتو ے
ب کر مرجائین تو
سہ دینا چاہیے پھر
و دینا چاہیے نہ
ب کر مرجائین تو
ے متروکے مین سے
ے ہوگا تو ہر ایک کا
پہونچے گا جیسے
ر باپ کے بھی
طرح سے باپ کا
یا ہے پھر ان
ڈوب کر مر ے
ہو جیسے ایک
ے ہوے بیٹے
انہ اُسکے ترکے
کے مین سے
ترکہ ہے
کی طرف
مین برابر ہون
جائیگا پھر اگر
طرف منتقل
وہ اُسکے
منتقل ہوگا

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ن ہے
ن اور
سبب سے
نی ماں کے
کا سبب
ور سبب
یر معاں کے
ب سے
ں سے
سبب ہی
ب اور
مد اس
وہ اپنی
پا بیٹے
کے کی
ی کا تاقی
سے رد
زوجیت
سا
ت کے
سبب سے
ی باپ اور
تو وہ بہن

m/ran Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

ی اور آدھا ترکہ
د ہو گی اور جب
ب کا مانع ہو تو
اسکی ماں کی طرف
سے پیدا ہوئی ہو
ے کا حصہ نہ ملے گا
اور اسیطرح پر اگر
تزویج کی ہو اور
ی ہونے کا حصہ
سی پیدا ہو تو وہ
ی ہے اور اسکی
ا اور جو بھی ہو
بھی ہو جیسے کہ
س مجوسی کی
ہے اسلیئے کہ اسکا
ی ہونے کا حصہ
دو مسئلے ہیں
رتے تزویج کرے
پائینگے خواہ نکاح
لح میں علما کا
سے نکاح کرے
اد رکھتا ہو یا
لیئے کہ شبہے کی

m/ran Jabir.abbas

Presented by: Ra

ن ہے
چھوڑن
مراد
وریہ
استعمال
پچھان
وہ وہ
وہ چاہ
تل ہو
و دو
حصے
پیچھے
سے
واضح ہو
ون کے
تھے
ساتھ
اسلیے
تمائی
تمائی
زنی ہوگی
کرنا ہے
ن ہیں

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ھونکو پانچ بیٹیوں پر
ددکو کر پانچ ہین
یک کا حصہ کرکے
ا وہی اُسے دینگے
ر اُسے پانچ ہین
ون کے حصوں کے
ر ایک بیٹی کو دینگے
نکسر ہوتا ہے
ے کے وفق کو
و سے نکلے گا چار
آدے کا توافق ہے
ے مان باپ کا اصل
ن سے ہر ایک
ن ضرب کیا تو بارہ
سے زیادہ پر کسر
ا ہوگی یا نہوگی یا
ہر فرقے کو وفقی
ری صورت مین
ی پر چھوڑ دینگے
ل ہونگے تو ان
ال یہ ہے کہ
ی عدد کھائی ہین
ب کی طرف

m/ran... Gabirabbas... sir.ab

Presented by: Ra

ن بھائیون
ے مین کہ تین
ے ایک بہک
ن دونون
ندخل ہوگا
شال مان
ب تہائی
ہے اور ایک
ک فرقہ
ں بچہ کو حل
جائے گی
ر باپ کی
ں عددون
ب کرینگے اور
بھائی مین
یان چھٹہ
آدمے کو
ل فریضے
ا یگی بارہ
اور چھتیس
کے مدد
کرینگے اور
طرف کھعد

m/ranajabirabbas Gabbar.tbjas ir.ab

Presented by: Ra

کی طرف کی دو
فریضہ تین
دونوں میں توافق
عدد میں ضرب
نگے اور اسی سے
دونوں بھائیوں
ف سے
سرے کے
یا متداخل
چھوٹا عدد بڑے
حکم نہیں
بھائی چچیائی
کی اور
اسی قیاس
ے عدد میں
اسلیے کہ
ینگے تو کسی ترجیح
مثال میں یہ
بچ رہیں تو
ہو گی اور سکا
سے ہو گا کہ تداخل
کا توافق وہ ہے
فنا کر تا ہو اور یہ تشنا
نہیں

n/ra... jabir.ab

Presented by: Ra

ں مرتبے
توسات
ظلم کرینگے
رو جہ یا
رد و بیٹیاں
ین سے
ہر یا روجہ کو
ینچ رہے
سے ہوگا
چھپائی
نقین پر
ورت میں
کے سہم
ن سہمونگا
ر سہم
ینگے
تے ہیں
سلہ میں
ے حساب
سے
ے ذکر کیا
دو سے
بایمان

Presented by: Ra

اور شوہر ہو لیس
باپ کی طرف
سون سے ہوگا
اسکا اسے فریضہ
باپ کی طرف کی
ریضہ مترو کے
اور اس صورت
باقی کے ان
تیسری صورت
کے ایک
ملے گا اور
سب وارثون
کر جن پر کسر
تقسیم ہو جائے گا
سہمون سے
ان باپ کو
سہم پانچون
کہ جنمین کسر
بیٹیون کی جگہ
بیٹیون کی گنتی
اس سے مسئلہ
صورت ہو جائے
امام علیہ السلام

n/ranajabirabbas Gabirabbas jabir.ab

Presented by: Ra

ائیوں کے
یعنی بالغ
عارش کے
ے سے پڑھ
ل مان
س سکے
ایک سہم کی
ہو چکے تو
کریں گے
د تو سہو سکا
اہیں فریضے
چوبیس ۲۴
کے دن
ور پانچ
زیادہ کے
یان ہیں
ور چار سہم
نقص ہے
ضرب
ں دونوں
ن ہے
ر نصف سہم
باقی کے

Presented by: Ra

سھون سے
علی علیہ الرحمہ نے
کے بھائی کو فریضےکے
ف کی ایک
کیطرف کی ایک
ے ہین اور دو
تینون وارثون کے
سیم بے کسر کے
ہر ایک کو
ید مناسخون مین
ن مین تقسیم ہو کر
سری بیت کے
ی تقسیم کا مقسم پہلی
ث کے فریضے کو
ے جو اُس کے
وارث ہون
ر دوسری تقسیم
ن نہین ایک جہت
اپ کی طرف سے
بھائی مرجاے
ایک ہین باقی رہجا
ی تہائیون سے
یت سے مان باپ

Gjabir.abbas

منسوب ہوں
زوں سے
و اور دوسرے
مثال پر
ہموں میں
کے حصے
سہم اور
نہ بچے
فضے سے
زوجہ کو
اور اسکی
بھائی
بیٹیاں
بھائیوں
نصیب
یں کیونکہ
آدھے
نگے اور
ضرب
سہم بارہ
صحیح نکل
ر دوسرے
کو پہلے

Presented by: Ra

ں وارث کو
ین وینگے اور
ر ایک بھائی کو
ین سے شوہر
ر پانچ مین اور
ع ہوجائیگی اور
ین اور تین سہم
طرف کے ایک
ں باپ کیطرف کے
ے اُنکے وارثون کو
ی ضرورت نہین
ا نا پڑا ہے وہی
پر چار میت اور
کا نصیب لیتے
ں اور اگر پوتا
پھر اگر ان دونون
ور حاصل ضرب
فی جزکو اگلے
کی نسبت ہے
ہے اور نصیب
ں سے زیادہ
مثلاً ایک بیٹا
ر ایک بیٹا رشید

m/ran Gabbaat.bjas bir.ab

Presented by: Ra

اُسکے
یا اوران
وارث کا
ے ہوگا
جو ایک
پورٹ
ور ایک
لد کا مافی
ں فریضے
س کے
ے بھائی
ہین حمیدہ
ے کا ہے
سیم ہو جائیگی
ور علی ہین
ی سے ہوگی
دہ کو سولہ
ھا کرتے ہین

رت ہین
ا مے اور
ود ودا ور سنڈ
لو تین ملتے ہین

n/ranajabirabbas Gabirabbas

Presented by: Ra

تقسیم میں ملا تھا
پاس کے حصے
تقسیم کے تقامت
کے ہو گئی۔
نامے بیٹا اور
ہونی چاہیے کہ
دو سہم ہیں اور
اگلے مسئلہ ریفیے
لین گے تو
ہ تو لین گے۔
ہے ماں باپ
مسعود نامے ماں
طرف کے ایک
متروکہ ہے اور
اور چھ میں
ن انھیں اگلے
اور محمود کو بارہ
سہم اور حمیدہ

دہ کے بیٹے رشید
ب کے متروکہ
طرف کے
کے متروکے کے

n/ranGajabtarabbjabir.ab

Presented by: Ra

کے

رضے

ومتروکہ

ہ اور

کو ر

ر سکتے

کوئی

و رنابالغ

ئی محل کی

ہیں سے

ذہ قریب

رکہیں گے

متروکے

ان کو اصل

ت ہوگی

ساری

ب عورت

باپ ہیں

یں گے

نیگے

باپ کو

ا وہی ہے

ہو گا وہی

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas / Gabirabbas / sir.ab

Presented by: Ra

ارث شوہر اور
ے تو خارج قسمت
نا منظور ہو تو
ب کرینگے تو حاصل
ے اور اسی
دینگے تو تین اور
اسی خارج قسمت کو
ں ہونگی اور یہی حصے
ہے جب ترکہ
ور ہر وارث کے
کہ جس سے
ر اسکی مثال
کے ترکے کی دس
کے پانچ سہم ہیں
پھر اُسے بارہ
رج قسمت ہوگا
ن کے سہمون کو
کو بارہ پر کہ
گی اور یہی
ں ضرب کرینگے
تقسیم کرینگے
شوہر کا ہے
ملاحظہ چاہیے

n/ran Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

کر تہائی ہے
ہو گا اسے
رث
وارث کا
ور بیٹی
ر ہے
ع ہونگو
م کر ینگے
گے تو
مترو کے
اسی ہونگے
والے
ما ترو کے
ہو گا اور
ں پھر نہیں
ملے گا اور
بجائینگی
دوں میں
ا حصہ
تو اس
ریضے کے
لیے میت
ش بیٹوں کے

n/ran Gjabir.abbas ir.ab

Presented by: Ra

بیٹے کو دو سہم اور
بڑھیگی اُسکے بھی
ے گا اور اگر تقسیم کے
تری کی تین چوتھائیان
ے اور ان پندرہ
کے اُسنے بنالین گے
ین بارہ پانسوین
رہینگی اُنھین
ے کہ سب حصہ ونکو
ہے اور تین تو خط
یک روپیہ اور
ن پندرہ روپے ہین

قاضی سے تعلق
ے اور حکم کرینکے
ام کر دیا ہے
ابیت حکم کی اُس
قابلیت رکھتا ہو
لو شرع کی رو سے
ے پر بھی قاضی کو
ن مین سے ہو
ن اور حکم کرنیکی

n/rana.abbas.jabir.ab

Presented by: Ra

ل ہونا
مرد ہونا
ن ہے
کار کا
اجب
ہونا
بر سے
و مطلق
شخص کا
حاکموں
ن ایک
ور حق میں
آسکے
اور
پہ پر ہونے
ن کی
یعنی بعض
شارح
نا اور
ق کی
ث اور
ے ہے
ہیں ہے

n/ran...jabir.abbas

Presented by: Ra

واب ہین کہ دین
لفائی ہوا ور
ہین اور اُن سے
اور اُسکے سوا اور
چیزون کا جان
سبب سے
ون کی معرفت شرط
ے رسول صلی اللہ
ے اور لغت کی
ہین مختصر شکلون کا
ضرور ہر کہ جن پر
ہے بلکہ اس علم کے
ے اُس سے
نے مین آشنا
یتون کے ہین
تو کمال سے اور
کیطرف رجوع
جاننا چاہیے کہ
ور اُنکی معتقدین
نکو کہ صحیح اور
ہوا در ان کے
ی مباحث نہین
اور اجماع مین

Gjabirabbas

Presented by: Ra

و اجماع کے
ی مین نیا
وقوع مین
جاننا ضرور
بلوق مین
نت قیاس
ی مین مذکور
امرونکے
و اوریہی
مین تو تحصیل
ے یہ امور
ے اعداللہ
س کی
جب ہی
فرماتے ہین
ے حکمون
کی طرف
م رضامند
ے گے وہ
کا خدا ر
کا اور
نسیان
ن تردید

n/ran Gabirat.bjas ir.ab

Presented by: Ra

وع زمانۂ نبوت
عت کی احتیاج
ے اُنکی خطا کے
ن قاضی ہونیکی
اُسکا قاضی ہونا
ی نہین کرسکتا ہے
ے مبسوط مین
پہلا مسئلہ
ہے کہ جسے
ی آپ مقرر
ن اور اُس سے
ی پر راضی
ے بلکہ اُسکا حکم
امام علیہ السلام
ر کرسکتے ہین
ے متعلق ہے
ے تم بناچاہی
فعہ کردو اور اسے
لم کہتے ہین
ے حضور کے
قاضی ہی اور
ا ضیون کی
ی صورت مین

n/ranajabirabbas / Gjabirabbas

Presented by: Ra

تز ہے
ن سے
د سے
صل کرنا
شرطین
ت ہین
ی اِس
ا اور جب
ر فرمانا
کرینگے اور
نے کے
عہدیکو
قبول کرینگے
ے کتاب
ا دیتے ہین
ے لازم نہین
ے احکام کے
سے
اور رسنگری
ری قفظ
و جائے
ہین کہ جب
نے ملنے کے

n/rana jabir.ab

Presented by: Ra

ز ہے
ن سے
د سے
صل کرنا
شرطین
ت مین
ی اِس
ا اور جب
ر فرمانا
کریگے اور
نے کے
ن عہدیکو
قبول کرینگے
نے کتاب
ر ما دیتے ہین
ے لازم نہین
ے اِسکام کے
ن سے
اور سنکر کی
ہ کوئی قفقط
ہو جائے
ہین کہ جب
کے ملنے کے

Presented by: Ra

ب علیہ الرحمہ نے
ور حاکم جائز
کر سکتا ہو تو
لیے مال کا
ہے لیکن ایسے
ار تعجب ہے
ئے جائیں کہ
پھر اگر افضل کے
تے ہوئے
مین بھی قضا
ب امام علیہ السلام
اپنا نائب
امام علیہ السلام
نا جائز نہیں
مین سے کسی کی
بڑے بڑے
کر لینا جائز ہے
اجازت پر
ص اس عہدہ کا
آسے معیشت کا
ہے اسلیے کہ قضا
بجا لانے کے
ستطاعت

n/ranGajabiraat.bjasir.ab

Presented by: Ra

استطاعت
ہی اسلیے
غرض کے
خلاف ہو
و اضطرار
مت کا بجا لانا
اہ کو گواہی
ادا کرنا واجب
محرر کو اور
ین کرتا ہی
انہ ہے
کا لینا جائز
سے ریا کرتا ہے
مسئلہ قاضی کی
شہرت سے
طرح پر سب
عرف میں ہو
شیاع اور
نہیں ہے
مالکوں کے
شخص کا
و کرنا ہی
ت ایسے

n/ran... Gjabirabbas ... abir.ab

Presented by: Ra

نے سے یا
نہ ہوسکتی ہو تو
لیے کہ اُسکی قضا
قاضی کے دعویٰ
پر علامتین
اُسکے دعویٰ کا
یقینی علم کے
ور کہتے ہین کہ
کی ولایت ثابت
ہے گو ہر ایک
اقی دوسرے
کا انصرام کرے
پیر و مسلمانونکی
دون قاضیونکا
ہے اسلیے کہ اجتہاد
یک اِن دونون
ہی ہے کہ جائز ہی
ابق امام علیہ السلام
ہے قضا کی خدمتکی
ہ قاضی معزول
ر اُسکا وہ حکم
ہے موجہ یہی ہے
سبب کے بجا لائیگی

Presented by: Ra

ری کہست
ری کسی
ان صع ہون
کے قواعد
ق اور
عامہ کے
ب پر
کہتے ہیں
ن گے
رستے ثابت
سلیے کہ
تو فرع بھی
ے قاضی
ن بنایا
اب یہ ہے
ے تقرر کا
ر مطلق
مذہب کے
ی ہے +
کا نائب
و اُس کا
ی ہو جائیگا
سلام نے
ی طرف سے

n/ranajabirabbas Gabir.ab

Presented by: Ra

طین پوری
مام علیہ السلام کی
لصلوۃ والسلام نے
ر کہتے ہیں کہ
آپ حکموں کے
ھے اور وہ قاضی
ب امیر علیہ السلام
ت قضا کے
ھدے کے
رت کے اختیار سے
سے قاضی کیا
ت اور منازعت کا
ہیں آئے ہیں
ی مقبول نہیں ہے
ے اور بندے کا
اور باپ کا حکم
ہے جسطرح پر
جسم کہتے ہیں
ی کے مسموع ہونیکو
نہوگا جیسے ایک
لت کے منافی
مطلق گواہی
بھائی پر اور

n/ran Gabbarat.bjas bir.ab

Presented by: Ra

لم باب
م ا
و اہی
ں گواہی
میطرح یا
ں مستحبہ
ہے
ی ہو ا
ں کو
ئون کو
ے گی
ضا کے
ر میں
لا سارے
ں کے
ے او قضا
ں کہ ان
ے کہ جو
قاضی کے
گا تو جائز
ں طرف
ں طرف
یہ القیاتہ یعنی
یوں کا حال
حاضر ہونے
کے سبب

Presented by: Ra

ے لیے کوئی شرعی
دی پھر وادے
وئی مدعی نہ نکلے
عی نہیں ہے تو
ے فقہا کہتے ہیں کہ
کے ساتھ وہ امر
ے مال کا پھیر لینا ہے
ی کی جہت سے یا
م کرنے سے عاجز
معزول قاضی کے
ت کے صیغے سے
ن کو معزول کر دے
ل کے اور رد کو
ہونے جو پالو کا
ی ہو جانے کا خطرہ
انھیں بھی بیچ ڈالے
ہو اور مالک پیدا
ہ کہ اگر وہ چاہے
ے یا اُسے بیچ ڈالے
ت والے قول پر
ت سے اُن کے
لے جائیں تو انھیں
تھ دن میں سے

n/ran Gjabirat.bjabir.ab

Presented by: Ra

وہ اُسے
قر ہو جائے
ہے بلکہ
ن مشورہ
جھگڑے
لم فہم کی
یان کے
تجب کیا ہے
قرر کرے
ور اجابحیہ
صلے اللہ
گر قاضی
مسلمانوں کے
تو قاضی
ری کرے
سے
ت کی
ریسے اور
ہا کرتے ہیں
تے تھے
غضب کی
بیاس
لم جاری کریگا

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ے خرید فروخت
مکروہ ہے اور
سوال وجواب
ر یقین کو جرأت
ہے اور بعضے فقہا
ہے کہ بعضون پر
ین خلائق کو زحمت
پنے معاملون کو
پنے علم کے موافق
ی اپنے علم کے
صحیح بر قضاے حکم
کے وقت مین
مسئلہ جب
مدعا علیہ سے کے
عدالت کو ثابت
ز ہے اسلیے کہ
ن کی عدالت کا
ہے اور اسمین
بت کا موجب ہو
کے ادا کرنے
لم کے حکم کا تابع
نہین تو باطل
م کا ہر کر جب پہلا

n/ran... jabir.ab

Presented by: Ra

چاہیے
وسے
م
ور دوسرے
دوسرے
ظلم سے
ں پر اگر
رالے گا
ی شخص
بول کرکے
ں نے اُن
ت کا اقرار
ونگی گواہی
دہ اقرار
سروار نہیں ہے
کے حکمون
کم
سی کرتا ہے
چھٹا مسئلہ
یک شخص کے
ی اِسی پر ہے
رعاء یہی
پر کہ اتفاق ہم
ن کے لکھنے کو
کے لکھنے کو

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

بت کے طریقے
ساتھ فقیہ بھی ہو
فیصلے کے کام میں
ے بڑے شہروں
ا صلی اللہ علیہ
عملہ اگر حاکم
ل کرے گا اور
ے کسی کو پہنچاتا ہوگا
ے سے واقف
ارحمہ نے کتاب
دینگے یعنی فقط
شاذ روایت
بعد انکی بدکاری
بی پر گواہی کے
رنا مستحب ہے
م سے انکی برائیوں
نہا کہتے ہین کہ
کھے کہ وہ خلائق
ع دیتے رہیں
ہو اور عدالت
یق سے کہیں کہتے
بیان کرے مگر
غیرہ گناہوں پر

n/ran Gabatabbas ir.ab

Presented by: Ra

m/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ہلو نگا کر لوگوں نے داخل
ن پر ایک مہینا
مال کے کاغذ جمع
ن کر ان امروں کے
طلاع ہو جائے
ن کا جمع کرنا مستحب ہے
ساخیر دن میں اُپر
ن میں جیمیں
اچھی طرح سے ہو گی
گنے کے وقت اُکا
ہو پھر اگر اُسے
یگا اور اگر صاحب
قاضی کو کاغذ کا دینا
ہے کہ قاضی کو وہ
ے لکھنا واجب
کا خرچ بیت المال سے
ام علیہ السلام مسئلہ
دو قول ہیں زیادہ
قاضی وجوب
اور ایک وقت
جود رہے اور
ے تیرھواں مسئلہ
شہر میں کسی رعیت

Presented by: Ra

ی کا موجب ہے
سئلہ گواہ
ے اثنا میں الیسی
ند کوئی ایسی
ے مین متردد
رخدار کے
اسکا ظلم ہے
برخدا صلی اللہ
ہ اُس عورت کا
ند رھوان
وان مسئلہ
وت مے بیٹے والا
ی باز سکے تو
ر جس سے
ی ہو جائیگی تو
ت علیہ الرحمہ
ی والمرتشی
ب امام جعفر
فے الحکم کفر باللہ
ے کہ اُسے
ق کے دل
حکومت سے
ین سے یا غیروں

n/ranajabirabbas Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

ام ہے اور
ی پراُس ہدیہ کا
لہ بھیجیں اور
ے اور بعضے
ن یا حق حکم کے
ی ہے کہ
ل کا دینا ہی
ن سے یا ایک فریق
رق ظاہر نہیں
وٹا ہو مدعی
کے فیصلے کے
یین نہیں ہے
ستر عوان
علیہ اُسی شہر میں
یہ قاضی کے
ہ یہ دعوے
م سے اُسے
ے سماعت کے
ی موجود ہو
ہ کہ غائب
ور غائب ہو
حکومت سے
ہ غائب پر ثابت

m/ran Gabir.abbas

Presented by: Ra

ں ایسے
حکام
ے بلکہ
ت کر چکے گا
ہو گا کہ
ہے
ے کریگا
ی مدعی کو
ا علیہ
ں یہ کہ دا
علیہ
ر ہو گی
علیہ سے
ے رجوع
ے تو حاکم
تھ کو
سکے
سے
شل
ر اگر
بائین
پہلا
م کرنے

n/ran Gjabbirabbjas ir.ab

Presented by: Ra

وسرے پر ترجیح
نہیں ہر اسلیے کہ
ہون تو شک ہین
ضمی کو کھڑا رکھنا
ے دوسرا امر یہ
ہے اور اسیطرح
ردون کا دروازہ
ے پیدا کر نیکے
ستحب ہے کہ بیان
ی تو کسی اور سے
کلام کرین اور انکی
ے نکرے اسلیے کہ
فیصلہ ظاہر ہو تو اخیر
رین اور شرعی حکم
ی اشکال اس طریق
تک حکم لگانے مین
مدعیین نہین ہے
ب سے حاکم اُسکے
ے مدعیون کے نام لکھ
ی ہے اور بعضے فقہا
نحصر ہو جاے اور
کے نام لکھ لے اور
لے اور اُس شخص کو

n/rana/abbas/ Gabirat.tjasir.ab

Presented by: Ra

ونکا سے
ن مشہور
ب مین
ی اُسکے
علیہ کے
ر جب
ے مقدم
ن توپہلے
ن مین سے
مین برابر
الایابہ
لی تودفع
ے لیے
وہ ہے
ہ شیخ
ہیے کوئی
بان کرکے
م کرینگے
لاکر محمد نے
ے ہین
ے کرے
ن ہیے کہ
ہونا لازم ہے

Jabir.abbas

Presented by: Ra

کے ذمے ہے
ن سے ایک عالم
وسرے کے مشابہت
ت مین یقین ثابت
کے یقین کو شرط
گا اور مدعا علیہ کی
اُسپر حکم کرینگے
کا دعویٰ نہین
ہر دو سر امسئلہ
ہ کرے تو اُسے
ہے سونا ہے یا
راہی تو اُسکی صفات
ہے اور احوط یہی ہے
ہے تو مدعی کو
ب مین اشکال ہے
ہے اُسی طرح پر مجہول
ہے تو آیا حاکم مدعا علیہ سے
تردد ہے اور رجح
پھر حاکم کی طرف سے
ین سے کوئی شخص
ہے نالش کو رجوع
سے باہر والے تقاضا
م نہ ہوگا تو امام

Presented by: Ra

...ا مستحب ہی
...ر وہ یا اقرار
...ں مقر کا اعتراف
...ورخواست
...ورخواست
...تجھے حکم
...اقرار کو لکھ لیا
...ور سب کو
...رتجے لکھنا
...سب کے
...رے گا تو
...وے گا
...ین دو
...گے اور
...ہ تفصیل ہے
...مدعی کا
...کا ہے تو
...چپ
...پر واجب ہے
...پوچھتا ہے
...عی کا حق ہے
...ے مطالبے
...ہے اور

n/ran Gajabirat.bjas bir.ab

Presented by: Ra

یا مدعی پر قسم کو
ر مدعا علیہ قسم
ا تو مدعی کو
پھر کبھی مطالبہ
ماعت نہ کریگا
تے رہنے کی
فقہا کہتے ہیں کہ
آجائے تو
ہے اور ایسطرح
کے بدلے میں
ولے ٹھہرے گا
سے مسموع ہوگی
کھائی ہے تو
نکال لے جیسے کہ
کرے تو مدعی کو
یگا تو اسکا دعوے
قسم کو رد کرے
ناکل کیے دیتا
ردیگا اور مدعی کے
رد کریں گے اور
نکار قسم کھائے تو
یہ نہ کہے گا کہ گواہ
اور حاکم اُس پر

n/ran... Gujarat... jabir.ab

Presented by: Ra

لیے کہ
اجازت
درخواست
جب مدعی
گواہوں کے
تین دن
کے بعد
تو مر دیکے
گر گواہ
صورت
یہی ہے
مدعی سے
کھلے گا تو
حاکم
در بے ثبوت
ہی اور عقوبت
نقصان کتے
علیہ الرحمہ نے
بھاگ
فرمایا ہی
ور مدعی کا
ندے
ے اور

n/rana jabir.abbas

Presented by: Ra

اکم اُس سے کہے گا
ردکر دونگا پھر بھی
اور دوسرا قول
ہوگا تو مدعی پر
گا بھرا ہوتا ہے
ارہ متعلق ہو کہ
ایک ترجم کفایت
ے غائب کے
ہوتا ہے حکم
موجود پر غائب کا
مثلہ غائب پر
یسے ہی شرعی عقد
ا کی حدوں کی
یوں کے اور
خدا کے حق کا حکم
کے مال کا تاوان
ا کے حق کا غائب
ن ایک ملک کے
ق حق ثابت
اسکے حق کا مطالبہ
تا ہو تو اس صورت
لے لازم ہونے کا
ثبوت کے بعد

n/ran Gabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

یم کہتے
ن روم کے
کردینے کا تو
ر اسیمن یمین
تعالے کی
سی کو قسم
وگ نور کو
کوئی صفت
ے قسم دینا
و یمین ہے
م کھانے سے
کو پہلے وغط
یعنے اللہ کی
ملانے سے
یعنے زبان
طرح پر ہے
ح المدرک
م ہے اُس
ر غالب ہی
کرنے والا ہی
ن دعوے
م کا سخت کرنا
ے اور جیسے

n/ran Ojabirabbas abir.ab

Presented by: Ra

ے اور عید کا دن
ہو نے کا وہ
ہ محترم جانتا ہے
ں کی مقدار
و کی نصاب
تے ہیں کہ حاکم کو
ی ہوئی ہیں
ے نے نقصان
کھانے کا
اور جیسے
ٹھہراتا ہے
و شخص کسی
ی کرتا ہے
وسا بھی ہو
بدا صلی اللہ
رت نے فرمایا ہے
ے مال سے
ں جھوٹی قسم کھاتا
ب نہیں کہ
ب کے محتاجی کا
سم اور قطع
ور اس بارے
ردو مترجم

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ت کی ہے
ت میں حاضر
یاکہ خدا کے
ن تحسین
بھی نے
کوئی تکبیر
اگر وہ مال
سم تو کھائے
کی ہے کہ
ہوں تو بیشک
صلوۃ والسلام
پیدا کیا ہی
نیچے ہیں
ور مرغ بانگ
تو آپ نے
ہے جسکے
جو شخص اس سے
علیہ السلام سے
پانتا ہے
سے نہیں بتاہی
ماننے سے
فرق قسم کے
نے انکی قسم کا

n/ran Gjabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Ra

جائیگا اسلیے کہ
راجح نہیں ہے
ے سے ہوا
د سے اور
اور فقہا کی
م کی عبارت ہے
عی کا حق
لیل ہے
پنی طرف سے
ں اور قضا
اکم تابع کے
سے قسم
ا
ے ہے اور
ر متوجہ
ر قسم منکر کا
نے پر راضی
یسا کہ پیغمبر
ردیا جائے گا
تار اور
سان غالب
ہے اسلیے
ی ثبوت
لیے اولی ہے

n/ran... Contact: jabir.abbas

Presented by: Ra

بجانے پر
شخص
لودی
ی خیانت
مین نے
گی مگر
ت مین
مین ہے
ی جسکے
ا علیہ
ہوگی یا
ت مین
م نکھانے
پر قسم کو
پر قسم
لاع سے
ھالے تو
یا ہے
ر دینا ہے
دعوے
وی شرعی
اور اگر
ن علماکے
دی شخص

n/rangabir.ab Gjabbirat.bjas

Presented by: Ra

ے کا روپیہ
ے بھی نہیں لیا ہے
ہے اسلئے کہ جواب
ے تو جواب کے
طوع کی ہے
ے کے برے
لی تکلیف دینگے
کا معاوضہ اُسے
ں میں نے تجھے
نے کے مدعی پر
ے تو اسمیں اسکی
ے باقی رہنے پر
ہوتی ہے قسم
آلہ وسلم نے فرمایا کہ
ں تو اُسپر حکم کردیا
س بنا پر ہے
ے قول پر قسم
رے گا اور اگر
ث وارث پہ
ث کو وارث
مدعا علیہ کے
ے گی اور اگر
ہ جی کتابت

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ے ساقط
ت کرے
ے گا
ے میں ہو
ال میں
ے
یر دعوے
ے
ام
ر ایک پ
جاری کرنے
ز نا مدعا علیہ
ی کو زنا
ے اجنبیر زنا کا
ا جا رہا ہے
ین قسم
م ہوتی ہی
ی کے
ی پر اس
ہے
ا پر
لوگ کہ
اور اُسکے
اور اُن
ے اور
حد لازم
می کے پاس

n/ran@jabbartobjasir.ab

Presented by: Ra

نے ثبوت کو
اعراض سے
ں پہونچتا ہے
ں ہو کہ رجوع کا
ں کرکے منکر کی
قصاء کے بنا بر
وجہ یہ ہے کہ
کیونکر ہوگا اور
ہ کو موجب ہوتا
ب نہیں ہے
ے کہ مین نے
ہے کہ اسکی
ہے اگر کھیت
ا دعوے
ے ساقط ہوگا
ی حربی کا فر کسی
اور بالغ ہو نیکی
د ہے اور
شخص مرجائے
ص کے ذمہ
ے پر قسم کھالینے
ہے وہ مرتد ہو
ر مدعی سے

n/ranajabirabbas Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ں مدعا علیہ کے ذمے
ِاہی دیئے کے بعد
یک گواہ اور مدعی
ے مثل بیع کے اور
ور مثل اُس جنایت
کہ عمد کے مشابہ ہو
ے کے اور مثل ہمدی
اور ماسہ وہ زخم ہو
ہوی ہو یا مال پر منتہی ہو
کیلیے حکم کر نہیں ترد
ور سنت نبی پر اقامت
ے گا اور کہ سکتے
د اسلئے سے مال پر
ر دیا ہے مگر خلع اور
سی ہونا اور عورت
ریں مال نہیں ہیں
ا ہو گا کہ خلع کا معاوضہ
ین ہے اور رجعت
پر مشتمل ہے اور اگر
ور یہ مال نہیں ہے
مال نہیں ہو اسلیے
ب ہے اور اسی لیے
ں ہوتی ہو اردو ترجمہ

n/ranajabirabbas / Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

۲۸

ہوتا

ہے اور

لے

ن کے

ہوتا

ف لیا

و گا تو

ے اور

ر کا

ہ کے

صحیح

قسم

ثابت

عص

ہے

ہوتا ہو

ہے ہو

ا

کے

ثابت

موث

ین

ہیں گے

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

کمی اور زیادتی سے
ر انھیں ایک گواہ
ں کہ قسم کھانیکو نیکا
ں ہوگا یا دیوانہ ہوگا
ر غائب پھر آئے گا
پائے گا اور اگر
ام مقام ہو یا بچے
بیٹے کی ماں ہے
ی کی ملکیت ثابت
ور اُس لونڈی پر
و اُسکے وارث دعوے
یک گواہ رکھتے ہوں
کا حکم دیدے گا
ے جتنا مدعیوں کا حصہ
صول ہے اور اگر
ٹالیگا اُس کا حصہ
ور مرنے والے کا
در دین اور وصیت
حصوں میں پڑیگا
ر گا کہ ایک گواہ کے
سے اُنکا دعوے
مجھ بعد میرے میری
ر قسم کھائے تو مُسکا

m/rana Gjabirabbas abir.ab

Presented by: Ra

پہلے وقف
سلین گزر جائیں
ہے لیکن
ے تو اس
دوسری
ہ اُن کی
ر اُنکی اولاد
ے یہاں
لکھائے گا
ے وقت
بالغ ہوگا
الرحمہ نے
نے مزاحم
کی قسم
وتھیائی کا
تینوں
کت سے
کر کے
ات کے
کا بالغ
کی وفات
ے کے
ے بھائی کے

n/ran Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

یعنی کے مرنے
ں وہی اشکال ہے
سم لکھا ہے
مملوک تھا کہ
نے فرمایا ہے
م کو چھوڑ دونگا
ہے اور ایک گواہ
ہوتا ہے جیسا کہ
ہے کہ شیخ رحمہ اللہ
ور اسکی حجت مالک
ں آزادی بھی
ہ کی نظر اس امر کی
ہ گو اصل میں تھا
رہ اور قسم سے ثابت
قسم اس مدعی پر ثابت
ہے اور مالک پر قسم
وان مسئلہ اگر
عد خطا کا دعویٰ ہوگا
لے لینے کا حکم کرینگے
ے ثابت نہیں ہونے کا
ے گمان کے حاصل
ر لوث میں معتبر ہیں
قاضی کی خطا کتابت

n/ranajabirabbas ... Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

سے
ظ میں
دوسرے
حکم کیا ہے
اسے
اسی طریق
فرمایا ہے
اس طرح کا
ہی حکم
سے
سے شہر
ت میں
رافعہ
اقع ہو اور
عالم کے
اب میں
یا ہے اور
ر درد و شر
ن زیادہ
ہمیشہ
اور سے
تو جھگڑے
ہے تو
بزرگوار یہی دین

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

یجا ہے وہ گواہوں سے
قاضی کی تحریر
لمہ ابن زید نے
ضرت نے فرمایا ہے
ھیجے پر عمل کرونگی
ے یہان تک کے
ضی کو ثبوت کے
ماع مسلم نہیں
کتابت پر عمل
ورت میں نہیں ہے
ے پر دوسرے
رحمہ نے بھی
ین ہوا ہے
رتے کا ہے اور
ہین گے کر ینگے
دل گواہ بھی
کا تو جاننا چاہیے
ور شرعی تعزیر دون
ن ہین ایک تو
پہلے حاکم کے
ت موجود ہون
گواہ دوسرے
ہو جائیگا اور

n/ran Gjabirat.bjas bir.ab

Presented by: Ra

حقیقت
دوسری
ین اور
کایت
ہون کو
ے گواہی
ادا ہے
مر کہ گواہی
ے وقت
راہین
ی ادا
ماصمت
ں کے
ہادت ادا
یا اور یہ
رز ہونے
ں کرین
ے نزدیک
ں مقدمے
جو چیز کہ
حکم نہین
نے فرعی
ان کرین

m/ranajabirabbas ... jabir.ab

Presented by: Ra

ی ذات پر گواہ
موں پر دوسرے
حکم کے دینے پر
ص اور مضبوط ہو
وے کے واضح
کا تو اُسکے حکم کے
اور بدکاری کے
یائیگا یا معزول
ب لکھے ہوئے
کا تین مسئلے
ہون کی گواہیون
عمل مین لا اور
اہی دین کہ پہلے
ا اور دوسرے کا
گواہون نے
ن منکر کا قول
شہود علیہ کے
و مگر نادر طریق
ود علیہ دعوے
م نسب کے ظاہر
س سے پوچھینگے
گا اور پہلے کو
وقف کرے گا

m/ran Gabbar.tjas abir.ab

Presented by: Ra

کریگی
یچ آسکے
ہن سکے
سلم
ر گواد
ں کا لینا
در قسم
ا واجب
ہ مدعی
کر سکے گا
لہ سند کا
کے بعد
ں کر سکیگا
سوم میں
سلک
مشترک
ونین علیہ
رج عنایہ
ہوتا اور
ہو سکتا ہے
شرط نہیں ہے
ر متخاصمین
رد بانٹ
نی فرعے

jabir.abbas@yahoo.com

n/ran... jabir.abbas@... jabir.ab

Presented by: Ra

ا امام علیہ السلام کی
وف ہے اور
ی بغیر قرعے کے
ت کا ہو یا نہو اور
بت کرتا ہے اور
ں چیزوں کی تقسیم
ں ہو سکتا ہے کیونکہ وہ
ب باٹنے والے
والے کی اجرت
ر بیت المال میں
گا اُن پر ہی اور
ت ہی نہیں ہے
ب اپنے حصے کے
ر اجرت مثل دینی
دوسری نظر
ن ہیں اور جو
ں بغیر پہلی بٹنے والی
ئی شریکو نہیں
ز ہے اسلیے
ر استقاع زیادہ کا ئل
ر ابر ہوں یا کم
نہو اسلیے کہ تقسیم
یں بجائز لازم

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

سے
ز غلط ہے
لو مضر
دوالے
صورت
بر کرینگے
لتے ہین
ی پھر جانا
و قبول
ی قسمت
سے راضی
ار یعنی
و تقسیم
سے
یم ہے
نہ نہین ہے
بر کرنے کے
ب حاکم
ر دونون
ے کہ تقسیم
ر قبضہ ملکیت
قیمت ہین
ہے کہ اس صورت
سکی قیمت
ہ کی انگلی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

یک شریک کا
دوسرے سے ممتاز
چھپانے والی
ایک رقعے کو
کرے کہ گھر کا فلاں
نکلے اور اگر رقعوں
کو دونگا اور
سے شریک کا
اور قیمت میں
موافق جیسے کہ گھر
کے برابر رکھا جائے
نکالنا چاہیے خواہ
ار میں جیسے
اجزا کی قیمت ہوں
ساری ملک کے
گنتی کے لکھے جائے
اسلیے کہ مقصود
زیادہ شفقت ہی
لکھیں اور معتبر
ویہ یا نجواں ہے
ہے اور اگر وہ لوگ
رقعے کو ان سے عوض
کے بعد تہائی والیکا

۹۰

m/ra... Gabirabbas ...bir.ab

Presented by: Ra

نہیں ہے
و سہم لینگے
یا پچواں
کے لیے
کا نام نکل آئے
نکلے تو اسے
سے رقعے
تہائی والے
ورت میں
لیے کہ ممکن
ہیں کہ احتمال ہے
کی اور تہائی
سے والے
ہے لیے
سہم اور
کہ اور
سے یعنی
ت میں
مال کے
جبتک کہ ہر ایک
تقسیمہ تو مشتمل
کرلیں اور
یا نہ بعضے فقہا

n/ran Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ن ہے کہ عوض
بعد شریکوں کی
ب نیچے کا درجہ
سے کرے کہ ہر
ے اور جو شریک
جبر کرینگے اور
اوپر کا درجہ
و کے لیے جبر
بچے کی تقسیم تنہا
دوسرا مسئلہ
یم کا مطالبہ کرے
اب کا حکم ہے
کرنے کا مطالبہ
کہ سہموں کی تبدیل
ب کی مقدار کے
زیح زمین میں
ں لایا ہو تو بھی شیخ
رے نزدیک
زمینیں مشترک
یم کی ضرورت
ں کرنے کے لیے
نہوتا ہو تو دوسرے
سموں اور جو کے

n/ranajabir.ab Contact: jab

Presented by: Ra

مختلف ہوں
دی ہوں
کا کریں اور
میں کہ ہمیں
زمینوں کا
ہر ایک بانٹنے
ثبوت
ہر ایک کے
کلیہ ہے تو اس کا
ہر ایک پر ہوگا
اجرت کے
بانٹنے والا
صحیح نہیں ہے
فرق نہیں ہے
بانٹے ہوئے
ہوگیا ہو تو
اگر دونوں
حصوں کا
میں اور اگر
اسلیے کہ
مال مشترک
زیادہ میں
بے اجازت

n/ran... Gjabirabbas... ir.ab

Presented by: Ra

ین اور اُسکے بعد
دگی اور اگر دین کیے
ین گے چوتھی نظر
دعی ہے لیکن
دعی وہ شخص ہے
ی وہ شخص ہے
جو ظاہر نہیں
ین کہ مشہور حدیث
ر ہے اور قسم
ت نہ دے سکیگا
ب ہے اور اسکی
جب خصومت کو
ص ہے کہ جسکا
جو چھپے امر کا دعوے
کا دعوی کرتا ہر
ذاتی دعوے
ر کھتا ہو اور
ع نہیں ہے اور
ی وسلی ہو یا حاکم
ی اسلیے کہ مسلمان
ت لانعم ہو جیسے
اُس غلام کے
موقوف ہے

n/ranajabirabbas Gjabir.ab

Presented by: Ra

ر لیگا ثبوت
تی ہے
کے دعوے
ل نہیں
نے بدکاری
دو ہے
ہے اور حاکم
سے
ابت ہوگا
اختلال کا
است کر
کہتے
ثبوت
دینے
ر ا ہے
ہے ہر کم
تو نے
ور کچھ
قرار کر سکے
ے اقرار
ر میں ثق
دن کہ
و جب

jabir.abbas@yahoo.com

n/ran... jabir.abbas ... Gujarat ... sir.ab

Presented by: Ra

نے فرمایا ہے
دا کرنے کا حکم
اور حاکم اُسکے
کی صحت نکاح
ہے اور جبکہ
مردن میں سے
حکم میں تفاوت
م ہوتا ہے اور
سے ذکر ہوتا
دعوے میں
ام کے ساتھ
دعوی اپنے
ت نکر سکے تو شوہر
اکم اُس عورت
حکم کی تجویز کی
د اُسکی زوجیت
کوئی دعوے
کہ احتمال ہے کہ
بعد مدعی کی ملک
گے اگر وہ یہ کہیگا
ی ملوک تھی اسلیے
مین کے اشتراکے واسطے
دی ہو کہ اولاد

n/ranajabirabbas Gjabirabbas

Presented by: Ra

ملوکر رہے
ہوئی ہر
م ہے کہ
زندی کی
ے اقرار کی
ہ میوہ
ر میں
ہو گی تو
ا تا فلاں

بسم
ہوں گے
ور جدائی
ے اور
ار ہوگا
ے کے
طلبے سے
ارادہ حق
کے حکم دیے
ے چاہیے
ں ثبوت
ے حق کو
ا اِرحمہ نے
ع کی

n/ran Gabir.ab jabir.abbas

Presented by: Ra

حاکم تک پہونچنا
سے اپنے حق بھر
اپنے مال کو
ونے میں ترود
ت ہے اور حاکم
واس مین سے
امندی مقاصہ
مال کے پانے
از ہے اور اسکی
قت ہے اور
ے ضائع ہو جائے
کے تاوان بھر
ہے ایسلے کہ الک
ساب میں گو
ن ائمہ علیہم السلام
تیون مین کا
ھا بھی سینے
کے وجوب پر
اپنے حق کے
ہے اور ممانعت کی
این دیندار کے
لے پھر اگر یہ قصہ
گا پھر اگر اسکے بعد

n/ran... Gabirabbas... abir.ab

Presented by: Ra

ی قیمت
ر بعضے
ف بھی
جاز ہے
رداری کا
واؤں سے
کا دعوے
کے جانے
کی ایک
ہ کہیں کے
یں گے
ر کنارے
ڑ کا لیگا
کہتے
ں مسئلہ
ر جس مال کو
ال لیگا
پکڑے گا
اور زخموں
ین ہے
مسئلہ
وت ہو تو
ہ اس عقوبت

m/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ـہ قابض ہو تو
حکم کر دے گا اور
کے تصرف مین ہو
ت کی قسم لین گے
یہ کے کر دونون کا
ا اُسکے حصے کے
ے تو اُس مال پس
لہ گواہو نین
و جیسے دو گواہ
ن کہ بعینہ یہی مال
لیا تھا اور دوسرے
ن گواہون مین
دونون گواہون کی
سرے دو گواہ
در پہلی گواہونکی
ین مال دونون
ہو گا اور اگر
آدھے مین فو الیا
اُتی حکم دے گا
مال ایک کے
نہ بیان کرین
ایک اور قول
ا اور وہ قول یہ ہے

n/rar Gjabbiat.bjabir.ab

Presented by: Ra

اگر
کو صحیح
واقع ہوگی
علیہ نے
علیہ السلام
لئے کہ پیغمبر
جس طرح
سے
لیکن اگر
اور
گے
یا تکرار
اور
ملکیت کے
صورت
کریں
طرف کے
زیادہ ہونگے
کا قرعہ
دوسرے
کو دونوں
کے
اسی ملک کے

n/ran Gujarat abbas bir.ab

Presented by: Ra

ن سے ایک کی
رین تو سبب والے
واہون کے
دوسرے کے
گواہون مین او
واہ اور قسم مین
ہے اور قرعے
قسم مین بھی پایا
ن پر حکم دیا جائیگا
جائیگا تو یہ تقسیم
ہو کہ جس مین تقسیم
ن نے گواہ پیش
ہے جیسے دو گواہ
کہ یہ مال سال بھر سے
زیادہ راجح ہے
طرف کے گواہ
رث کی گواہی سے
دونون کا احتمال ہے
مسئلہ جب کوئی
مال ہے تو
اگر مثل حاکم سے
لے کہ اگر قسم سے
حوالے کردے گا

n/ranajabirabbas Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

...ے گا
...ل ہو گیا ہے
...نے
...ا علم رکھنے
...ے جیسے
...ب گیا ہے
...ی اُسے
...بھی اِس
...مسئلہ
...ہ کہے کہ
...و نوں عورتیں
...ت کے
...پہلے بیان
...ے قبضے میں
...فقہا کہتے
...ہے گا اور
...م ہے اگر
...ے ایسے
...حکم سے
...ور اگر گواہ
...تو گواہیوں کے
...ں و تصرف
...کرے کر

jabir.abbas@yahoo.com

n/ran... Contact: jabir.ab...

Presented by: Ra

ب سنہ کے
ر تا دان نہ بھریگا
صرف کے مانع
ختلاف میں ہے
لینے پر اتفاق
س گھر کو میں نے
ہوسے برگواہ
مقام پر عمل کرینگے
ر ایک تاریخ
ہ فیصلہ کرینگے
ہمارے شیخ
ر عمل کرنا چاہیے
ر کا ہی اور جبکہ موجر
ی قولوں میں
ی تاریخ میں پائے
نا چاہیے اور
سب سے موجر کے
اور اگر مستاجر
ے کہ میں نے
نے فرمایا ہے
سے زیادہ کے
ہے اسلیے کہ
یکرنا چاہیے

n/ran Gabbar.ttjas ir.ab

Presented by: Ra

ر اگر دونوں
لے گواہ ہوں
ے اختلاف
دا الا ثبوت
ا تو اسے
ے کے
حجرے کی
یں سے
ہے اور گھر
ی تی کے
کے نام کا
ں گھر کو
ں گے
یر دے
ور اگر دونوں
ے اور ہر ایک
یا پوچھا جائے
ل ہو ادا
اختیار ہے
یلے کہ مدعی
ہی ہے
شخص تیسرے
ن اپنے

jabir.abbas@yahoo.com

m/rana Gabrielabbas jabir.ab

Presented by: Ra

لیے کہ مقرلہ یعنے جس سے
رار کرے تو اُسپر حکم
عا یہ انکار کرے
ں کو ادا کریں تو
سے دو تاریخوں میں
ں واقع ہو گیا
خصو نکے لیے ہونا
کر دونوں قسم
کرے کہ مبیع کو میں
ں مبیع کو مکر سے
رانے کہ عدالت
سے حکم کرنا
و کرے اور کوئی
ں اپنے اپنے
لینا پہونچتا ہی اور
ں مبیع کا لے لینا
پہونچتا ہی کہ اُسکی
ب نے اُسے
اور وہ غلام تیسرے
ان گواہوں پر
جسکے نام کا قرعہ
رد یا جاویگا کہ آدھا
ہ پھریگا اور اگر

n/ranaGjabiratbjasir.ab

Presented by: Ra

غلام آزاد
ہی ہر کہ بصیر
دوسرے
جس صورت
ہو جائیگا ہو
وصا آزاد
اہی دین کے
ن پیدا ہوتا ہے
ن کم زیادہ ہے
وا ہوں کا
کہتے ہیں کہ
حاصل ہو جا ئیگا
کا دعوے
ر گی گاہی
واے کیا
سے ملا ینگے
کہ اسطرح کی
ن ہوتی ہے
کہتے ہیں کہ
الک ہونگی
دعوے کرے
ن احتمال ہو
کریں تو بھی

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

اگر دو بالغ عاقل
شخص اس بالغ
انکے غلام ہونیکا
دوسرے کا غلام
ن سے اثبات کا
فقہا کہتے ہین
ے مذہب سے
طرح اگر دونون
کے قبضے مین ہی
کہتے ہین کہ
ہونگے اور دونون
شخصونکے قبضے
ہ وین تو ہر ایک کو
کے قبضے
د دوسرے
کا قول الثقہ
ن سے یہ حق
مردار ہونیکا
دوسرے
ثبوت ملح
نخوان مسئلہ اگر
ور بکر آسے
۱۲۲ الرحمہ نے

n/rarGajabirat.bjasbir.ab

Presented by: Ra

و ثبوتون
ی اُس
ا اگر کری
آدھا گھر
ے مین مدعی
ا ہے
قبول
ے گھر کے
ے قبضے
ے نو
ہ کر وہی
مین ہین
ے حصے
چھٹے حصے
ے زیادہ کا
ہو سے
ہ زائد کا
ہو جائیگا
نون مین
ی تہائی کا
ائی تہائی کا
ے پر لازم ہے
ے لیے قسم

n/ranajabirabbas / Gabirabbas / sir.ab

Presented by: Ra

ے تعارض کی
سئلہ کے حکم کے
ں ہے اور اس
ہے کہ اس
ہ حصوں میں سے
پر قابض ہے
ضے میں وہ بھی
ی پر آدھے کے
موں میں سے
وں میں سے
ے کے مدعی
قرعہ نکلے گا اس
پھر اس حصے کو
ے حصے لیں گے
عوے ساقط ہوجائیگا
ا کرے اور دوسرا
ایک تہائی کا
ئی شخص گواہ
ں باقی قسم لینگے
ے اس طرح
ہ پیش کرے تو
طرح تہائی کر
میں اور سارے

n/ranajabirabbas Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

دسم ہین
مدعی کے
ی مین اور
ڑھکا ہین
دھے کے
بٹے حصے کے
ہوگا پھر
نیگے اور
ی کے حق کو
عی کے
قرعہ حکم
سا تع شخصون
م صحیح ہوگی
ر اسکے بعد
ی رہتا ہی
ون آدھ
صل ہوے
رے گھر کے
ہوتا ہے
مدعی کے
ر دو اور
مدعیوئین
ر ایک کو

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ں گے تو میں سہم
گے اور آدھے
گواسی اخیر کی
وہ گھران چار دن
ر ایک اپنے
ے لیے اُس
کا قبضہ بھی ہے
لید یعنے قابض
ے جز کی بابت
ہ اُسکے غیر کے
کے دعوے
من سے حصہ
لیا انکو قبول
وض مذکورہ
تہائی کے
یعنون مدعیونکو
ہوتے ہیں جو
ہے اور آدھے
ہے اور باقی کے
ر ایک تہائی کا
مون پر قابض
جا ہیں بس
کے مدعی سے کم

n/ran... jabir.abbas

Presented by: Ra

ہونگے
دعی کے
لینے کے
رینگے تو
ر جن کا
عی کے
م اُسکے
ر دو تہائی
ے تہائی
ں دو تہائی کا
ے اور اٹھارہ
ے طالب ہے
دعی کے
ہے پھر یہ
ر کل کا مدعی
م کے بعد
ے مرتبے
ہے مقبوض
ے رکھتا ہی
منازعت
ور آدھے
سے قسم بعد
دو تہائی

n/ranajabbar.bjs

Presented by: Ra

مین دوتہائی
ے مدعی کے
ائی کا مدعی
ے کرتا ہے
ول مدعی اٹھارہ
ثابت ہوا ہی
چھتیس سہم ہین
ے ہین او تیسرے
و اُسی پر ہے
طا ہے ایسلیے
زے مرتبے مین
بار سہم پہونچین گے
ی پایا ہے یعنے
جو تھے مرتبے
ک سہم پائے گا
ن لاہے ایسلیے
ڑنے کی صورت
ان مسئلہ
جو گواہ لائے گا
در ہر ایک کے
ب ان دونون
ہ سبب اسباب
مسئلہ ے مخصوص ہو

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ہ اور کرتی
ی خواہ وہ
ا زوجیت
وار نوکی
سے مخصوص
اور جن
ت روایت
د ھر کے
ہے اور
نے میں ہیں
ن کو ثابت
ں اور اپنے
مقصد
ی نیا مسلمان
ندگی میں
بھائی کا ہے
ر وہ اپنے
ور اسی طرح
باپ کے
زادی کے
ماتھ مقبول
یا جا ہے
سلمان ہو

Gabirabbas

Presented by: Ra

کہے کہ باپ
لا بھائی کہے کہ
ترکہ ان دونوں
ص دعوے کرے
گواہ پیش کرے
گواہی دین
کے حوالے کرینگے
ور شیخ علیہ الرحمہ نے
رکھیں گے
اہ کامل ہوں
ھی کو آدھے
ہو جاے کہ
ے کریگا اور
سکے حصے کو بھی
ہے کہ ہر ایک
ہ پر چوتھائی اور
حصہ ہے تو
پورا حصہ ہر ایک
اور اگر اور بھی
ان حصہ بے ضمانت بھی
ی ایسا وارث
انع مرنے والے
ر امال اُسے

n/ranajabirabbas / Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ے حوالے
ورت کا
رونوں کی
ے عورت
رحکم دینگے
ے وارث
ور نہ ماں
ور شوہر میں
پنے باپ
ے باپ نے
کم دیدینگے
ون کا مطلع
ے عورت سے
ا ہو یا ہیں
و یا دونوں
وسرے کے
د یادہ میں
ت کے دن
ن بھی ہو تو
ے گا وہ لڑکا
ے ہوں یا
ے میں مختلف
ہ یہ حکم اس

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ے کا نسب
ے سے اور
کیا جائے گا
ہر میں واقع
ی سے حل
جیسا کہ مذہب
سکے ساتھ
ے اور فاسد
ی میں اشتباہ
کا اُن دونوں
ی سے مخصوص
مائل ہوئے
رکا ہی کے

کے معنون
ہے اور یہ
خبر دینا اور
ہیں اور
ے فرمایا ہے
گواہ کر لو اور
ادہی نہ چھپاؤ

n/ran Gjabbat abbas ir.ab

Presented by: Ra

ے روایت
سورج کو
حضرت نے
ے طرفوں میں
شرط ہیں
ے قبول ہوگی
ہوگی یعنی
ہے اور
میں مختلف
کہ ان کی
اور جو دوسری
حضرت علیہ السلام
کی گواہیاں
کہ ان کی
اجماع کسی مباح
روایتوں سے
یہی ہے کہ
قبول ہو اور
اجماع باقی رہے
امر پر ہوا
ہوتا ہے پھر
ان دوسرے کا
حاکم پہلے سے حال

Presented by: Ra

ں نہیں ہے
رتا ہو اسکی گواہی
ت کے بدلنے
گواہی کے قبول
نے تغیر نہیں کیا ہے
ن ہو کر کاروبار
موتا ہو اسلیے
ہے پھر اسکی
اہی دیتا ہی
م سکتے ہیں کہ گواہی
سے سلامتی
ندار ہوتا ہی
سے بھی متصف
لم اور فسق سے
ے اہل کتاب
مس مال کی
ہوگی اور یہ
ور روحی جیسے
یت غربت
ہے اور یہ
لی ہے یا
ول کیجائیگی
۱۳۱ عمل نہیں ہے

n/ranajabirabbas ... Gajirat ... bir.ab

Presented by: Ra

ں اور ایس
اشبہ ہے
نے فرمایا کہ
ر دلیل ہے
ن فاسق
بڑھکر کبیرہ ہے
ی بدکار
سکم النار
بڑو اور ایس
لیکن معصیت
کے فساد کی
عتقاد کو تقت
ہے گو بعضے
نجانے سے
سے عدالت
ور ذمی کی
کے قول پر
ے نکل جائینگے
س شخص کی
بیرہ گناہونکے
ب کرلیتا ہے
ر کرتا ہے یا
جائے تو بعضے

n/ran Gabbirat.bjas ir.ab

Presented by: Ra

...ی نادر ہے اور
...ور رجوع کا باعث
...لیے کہ اُسکا بھی
...تغفار سے نکرے
...ہ ہین کہ حسنات
...ں سے اعراض
...ی نسبت مین صغیرہ
...کے خلاف اصطلاح
...ہے اور سنت
...یا لائے جبتک
...مین اختلاف کیا
...ن کہ کبیرہ وہ
...ر تیسرا قول یہ
...جناب امام
...ت گناہ کبیرہ
...انے عدالت
...گواہون مین
...کی گواہی مقبول
...ت کرے اور
...دن نکرے
...کے ساتھ بکثرت
...ہو دا گر فرد دون
...مروت کا تارک

مروت

Presented by: Ra

ہونا ایسے
ین کھانا
اور اُس سے
ہنا اور
ی گیری
ے اپنے
کر کے آپ
ین تاوقتیکہ
وہی موجود ہو
ی گواہی
ع میں
ی ہو
ہے لیکن
گواہی کے
ن واقعہ
ل سے
ین اور
ہے یا
ر قول کو
ی ہے کہ
ی میں نہ پڑ جائے
اگر دخول
ے اور وہ

n/ranajabirabbas Gjabir.ab

Presented by: Ra

والی صورت
کے علما کا ایک
ل ہے اور یہ
ہے نہیں تثلیث
جائیگا اور یہی
ہی دشوار یا محال
م سے بھری
و جو زنا کاری
مذکور ہوگا اور
کے موافق اسکی
ہ کی حد یہ ہے
ے نے اُسکے
ف عمل میں
ہ باطن میں کذب
ے اور اگر سچا ہو تو
ر بعضے فقہا نے
نے کا موجب
م ہے گو ایک
ف کرے تو اس
ئلہ گل جو سے
و غیرہ ہے خواہ
سئلہ شراب کا
ر کی شراب بنیا

n/ran@jabirabbas ... r.ab

Presented by: Ra

کی ہے
ب انگوس
جوش
برو کے پانی
تصور
و جائے
ے غنا
یقینی کا
دن کی سن
ے اور
تا تجا مد
سے یعنی
ے ہو جیسا کہ
ی معین
کا لکھنا اور
یا بُرا ہے
تا جد اور
نشانی
ہ ہوتی ہے
لام ہیں اور
ری کو شادو ق
ی نعمت کے
بلوت کسی

n/ranajabirabbas Gjabirabbas

Presented by: Ra

لیکن اگر دل میں
نے کا حکم نہیں
ائی کے سوا مردوں
ں اور ریشمی کپڑے
علی رحمہ اللہ نے
ے سے زینت کرنا
رام نہیں ہے
ت سے نکل جانیکا
لہ مکروہ پیشے
ہے اور حجامت
ار جھونکنا ہے
ن پر قبول کلدار
صل کرنے سے
ت ہونے میں
ے شریک سکے
ے اور جیسے مالک
ے اور جیسے وہی
اہی قبول ہوگی
ی گواہی جانیکے
ے عاقلہ کا بیان
ل میں کہ جبر سے
کھنچنے کی ہمت
ر دوسرا مسئلہ

n/ranaGjabbiabbjaksir.ab

Presented by: Ra

ں کے
کا سکے
یک کے
ں واقع
ں گواہی
ایک نے
ے کے
ق پر مشتمل
اہی سکے
ے اور
ے اور
دگی خواہ
سے شوہر
ے کیلئے
ں گواہی
ہے جیساکہ
ر شاید زوجہ
سے متعف
ر زوجہ کے
ہی دینے کا
ں ایک گواہ
ں گواہی پر
ں کے انضمام

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

قبول ہوگی گواہ شمین
اہی دینے کی مانع
لے کی گواہی قبول
ے کا کام بھی اُسکے
الت نادر طریق سے
مسئلہ مہمان کی اور
ل رکھتے ہوں اور
احسان کی گواہی
کی شہادت مرفوع
بعضے فقہا نے
ہی کی روایتوں کا کُرا
ن ہے اسلیے کہ
سے تضعیف بھی کی
حق کرنے والا جب
اور وہ اُس چیز
کرنے کی ساری
واہی کو ادا کرے
کو ادا کرے تو
ر حاکم اُسکی گواہی
ی یا بیٹا باپ کے
پنے ضرر پر اور
ے فسق کو چھپاتا ہو
۸ نے کے بعد رد کردے

n/ranajabirabbas Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

ں کے
اہی کا
سرا مسئلہ
کی خواہ
نہو گی جو
ں ہوگی
ریں ہیں غرب
ں گواہی
ہی قبول
ے اور
کر جسقدر
مترجم
ر لینے پر
ں کے
واہوں کو
ں سے ہر ایک
ہے کہ اس
ا تو اسکے
ہادت کے
ے ہونگے
اہی کے
پہلی گواہی
ا متحمل ہوجائیگا

jabir.abbas@yahoo.com

n/ran Gjabir.abbas ir.ab

Presented by: Ra

اجارہ ہے اور
سے کسی کے مال کو
سے منع بھی کرنا
یکھے یا اپنے کان سے
ی دے سکتا ہے
اریا پردے کے
راہ ہو جائے گا
د کو سبقت کرنا
ں کی تلف ہو گی اسلیے
ہے اور یہ حکم
رنا ہے اور
دینے کو حاکم
رون کے سبب
کرنا خدا کی حد و
ی وجہ یہ ہے
کے مالی دعوٰی
رد ہونے سے
اسی تبرع کی
دا کرے گا اور
اکی تصریح صاحب
رلے تو آیا اُسکی
اُس کا صلاح
سے کہے کہ تو بہ

/ran... Gjabirabbas... abbasjabir.ab

Presented by: Ra

یں ہیں
ے کہ جس سے
رہ تو یہ ہے
لیکن پہلی
میں ترک
اس پر
جیسے غیر
م سے
ق ہو جیسے
سا ہے تو
ین دیدے
ے کی نیت
ساسنے
حد لگائیں
طا ہر
ے گا مگر یہ
سے
ص ہے
ق وصول
ے تیرے
دے اور
ی ہو اُسے
بھی ہو تو

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ہے اور بہت سے
ت مین اِسکا ذکر
صورت مین
فار کیا کرے
ین اور جسے
ہین ہے اسلیے
اف کرنے
رتون کی طرف
جائیگا اور ہیطرح
معاف کردہ سکتا ہے
رتہ امام علیہ السلام
مین کا اور اہل
ہے کہ اگر اُسکے
کا دعوے پہلے
ن کیکہ اُسکا حق
کی دو قسمین ہین
اور اُسکی توبہ کا
ہے اور زنا کے
طمینان اظہار نہ
کے اظہار مین
ہے کہ توبہ کے اظہار کے
خاص کے اور
حق مترتب ہو تو ۱

n/ranajabirabbas Gjatirat

Presented by: Ra

ہے
ین
بخش
ت ہو
ن کے
ہے
کی ہے
ہے
ہے بلکہ
پر ظلم
نے کا
شمن
ظلم کو
لہ کی
ہرگز
ے کی
یک
گواہی
بخبر
ہے کہ
ظلم نہیں
فرمایا کہ
یا چھوڑ

n/ran ... abbas ... ir.ab

Presented by: Ra

ن وہ فعل ہیں اسلیے
فعل ہے اور زنا ہی
ے کسی امر کا گواہ
ی قبول ہو جائیگی
ور دوسرے قول پر
ے اور مطلق ملک ہے
س کے پیدا ہونیکا
ا کہ مشاہدے سے
ی ہوتا ہے اور مطلق
ے مالک ہوا ہے
ن نادر ہوتا ہے
دن پر مار سار رہا
ستفیض خبر کرائکے
ہے اور گواہی کے
وقوف مشکل ہوتا ہے
علیہ الرحمہ نے گمان
رحمن میں اصل القین
دیتی ہے اور ان
یخ علیہ الرحمہ نے
ے کی گواہی کا
اور یہ دو عادل
ن گمان خبر و احد
ی ہو جایا کرے اور

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ل کی
یا یہ کہے
نے والا
سکے گا
سندی
گواہی
حاکم کے
مشہور
جیسا
رہے
ثابت
جب
وت
کہ جب
دینا کچھ
ہے اور
نے لگا
آیا گواہ
احتیاج
گواہی
نے سے
فلان
کیت کی

n/ranajabirabbas
Gabirat.jabir.ab

Presented by: Ra

ی گواہی سے قابض
ے کہ یہ چیز فلان شخص
ی اور اُسپر سے
ی ملک پر قابض
ے دے اور کوئی
ی مطلق ملکیت
ی کوئی شبہہ نہین
کے لیے اُس گھر
ن گے اور روایت
ست کا موجب
ونا چاہیے جسطرح
ئلہ نکاح اور
قیض یعنے مشہور
ور یقین حاصل
ے کہ وقف ہمیشہ
ایسے سارے وقف
ے بہت زمانہ گزرنے
کے ہر وقت مین
ایسی حد پر پہونچے
ب گمان پر اکتفا
لہ وسلم کی زوجہ
اجدہ مین اور
ین امرون مین

n/ran Gajabirat.bjas bir.ab

Presented by: Ra

ن دی ہے
م کیا ہے
رتی ہے
رض میں
ے گا
نہ سکے
ے جا ہیے
ون کے
ہ اصل
د ہوگا
لعا ہی
رید فروخت
ن کافی
ضرورت
ہ نہیں ہے
کھتا ہے
واے کے
نے کے
سطح پر
ود نہیں
ں آوازوں کو
ے کہ آواز
ھے سنے

m/ran Gajabaratabjasbir.ab

Presented by: Ra

ت مین ہے اور
ے اشتباہ نرہیگا
گواہی کے
گواہ ہوجائیگا
نیکے وقت مین
ر نسب کو جانتا
جانتا ہو اور اُسے
سکی گواہی کو
گواہی دینا گو صحیح ہے
دن اور حاکم
زبان کا ترجمہ
م سکتے ہین
ص ہے کہ منہ
ن لے کہ وہ اُسکی
ے کسی نام و
ت حاکم کے پاس
ادا کرے اور
ے قسمین دو قسمونکے
ے خدا کے بندونکا
جیسے زنا یعنی
ل ہین اصح
ا حقیقت مین
ر زنا کا حکم

n/ranajabirabbas Gjabirabbas bir.ab

Presented by: Ra

ن سے
ے موافق
ہوتی ہے
ہ سوائے
ہ حق زنا
ہے اور
ی سے
ی گواہیوں
ں ہیں بعضے
و کالت
ی اور نکاح
بت
ں کی گواہیوں
اور نکاح
ں سے اور
م سے بھی
ر عقد
ت ہے
لح ہے اور
ں ہیں کہ جو
عادل گواہ
ہو جاتا ہے
ں گواہی سے

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ت ہوتے ہیں
زنا ہے مثل
ور اقالہ ہے
ور صلح ہے
ہے اور ہبہ
ں ہمبستری ہے
ن جیسے قتل خطا
سلمان کا ذمی کو
ور دو گواہوں
ن شریف میں
ر اور دو عورتیں
ون سے ثابت
ن کی گواہیوں
اور دو عورتوں
ہے اور آدمیوں
یون کی اور
کو اطلاع
ہے اور عورتوں
ے میں بے مرد
ہے کہ اس
ا مطلع ہونا
ہے اور دونوں
ں ہے اور اگلے

عورت

m/ran Gjabir.abbas

Presented by: Ra

ی لینے
ہو گی اور
ں دے گی
ی گواہی
گواہی کسی
ہے اور
اہی شرط ہے
ع ہے
ر گواہی
م ظاہر میں
ے لیا ہے
معلوم ہے
یعنی علم نہو
اح ہو جاتا
امسئلہ
یر
و یہ حاضر
ں کا وجوب
ا تو علی الاتفاق
لیتے تھم
ں اور گواہی
ب کے سب
و انپر گواہی کا
ا رز نہیں ہے

n/ra Gabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

ادا کرے
اڈالنا جائز
رے گا تو وہ
اُس دین کے
عل نہ رکھتا ہو
اس صورت
گر گواہی کا
د بھی یہی حکم
ن اور یہ
ہے یا اُسکے
یت ہے
یا وہ امر ہین
یکھنا ہی اور
عی ہون
دون کے
ن مین علما کا
بھی آدمی کے
ہے اور ایک
سلیے کہ گواہی
اب کو نہ
و اسیطرح
ی اور اسی کے
اہ کی گواہی

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

شخصون کی
اور دو عورتین
تین بے کسی
وا ہیوہ کہ
ن سپاہین
اہ رہ کر بیشک
کا ہے اور
رتبہ ہے کہ
اصلی گواہ
دیا ہو اور تیسرا
ہی دیتا ہون
یہ کہے کہ کپڑے
ے حاصل ہو
زیادہ قوی
ے کہ میں فلان
گواہ اصلی
ے کے طور سے
دا کرتا ہے
کرنے اور نکر
کا بیان کرے اور
ال سے کہے گا
صورت مین
اہ کہے کہ

n/ran Gjabir.abbas ir.ab

Presented by: Ra

ے گواہی کا
لان شخص نے
ہو تو کہے کہ
لان شخص کے
ت میں کہ اصلی
موجود نہونیکے
مقدار معین
ی گواہ گواہی
ہمن سے
ہیں برابر
ں ہے اسلیے کہ
ی کے قبول
ے لاعلمی جان
دو فرعی گواہ
ے حکم جاری
ا کچھ نقصان
صلی گواہ حاضر
کا حال فسق یا
صلی گواہی کے
ی ہو جاویگی اور
الی عورتون
ے کا زندہ
جم کہتے ہین

n/ran Gjabir.ab

Presented by: Ra

ی عورتونکی
س بارے
اعورتون
ت اصلی
ے گواہی
ں اور مصنف
ہی ادا
ینگے تو اُنکی
ی گواہی
ے حال کو
ہوجائینگے
رعی گواہ
ی اسلیے
خص تواطے کا
رار کرے
فرعی گواہ ہوں
لی اسلیے کہ
اہی کے
تا ہے اور
ا اگر وہ نکول
نا واجب
ہ سے اس
عن سے

Presented by: Ra

ہے لیکن فقہا کے
ر مقبول نہیں ہے
ر لواحق کی رو
ہے اور اس شرط
ں دین تو انکی
ر اگر دونوں گواہ
کر لیا ہے اور
کہ بیچنے کا اقرار
ین اور ہر بیچنے
ہے لیکن اس
ہے دوسرا
فلاں شخص کے
ہے اور دوسرا
ن پر حاکم حکم
ر اگر دوسرا گواہ
ی حاکم حکم کریگا
ر رضا تسا قطا
مسئلہ اگر ایک
یا ایک گواہ
ان دونوں
تاوان بھر دینا
نہیں ہوتی ہے
دونوں دعوؤں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari / Ghulam Mustafa Attari / Gohar (partial URLs)

Presented by: Ra

سباب کو
لے گیا ہے
گا اسلیے
اور ممکن
یا ہو
و ن
تو فلان
پر بیچا
رسے
گواہ گزرا
تا ہے
ن سے
سلیے کہ
ر بھی ہے
ہی دے
ے نزدیک
ثبوت
اور دوسرے
اسلیے کہ
یا ث عوے
ے ایکہزار
شخص نے
کے
اہ گواہی

n/ran ...jabir.ab

Presented by: Ra

یگا اور دوسرا
ں سے ہر ایک
یگا اور دوسرا
ے بکر کو قذف
سرا گواہ کہے کہ
ے پر ہو اور
ے گا اسلیے کہ
ون میں کسی پر
ر حکم کا دینا
ا ہے اور دوسرا
اسلیے کہ دونوں
س صورت میں کہ
ب ہو گا کہ اقرار
ارض واقع
ہے کہ وہ زنا اور
کے بعد عارض
م کے حکم سے
ا ہو جانا ہو اور
ب نہیں ہے
پلے مر جائیں اور
سئلہ اگر گواہ
ان پر حکم کر دیگا
حق کا ہو گا جیسے

Jabir.abbas

Presented by: Ra

نیف پر ہے
سے دور
یہ بھی ہے
تعلق ہے
و جائے تو
ب اصلی
ہول ہے
رنے کے
ہی نیے کیفیت
وارث ہوں
ن کو ہوں
سے معنی
حکم دینے کے
حکم سے
وچکا ہوگا
رشک کے
عالم اُس حکم
و اور شبہ
مین ہو گی
ے تو بھی حکم
ے حکم کے
ے مطابق
ے کو ایسی

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Gjabir.ab

Presented by: Ra

رے گا اور
ویدے گا اور
ہی انہیں بھی
نے گواہ ہوں
ن کے پھر جانے
کے نازل کیے
عادہ ہو جائیگا
فاق میں
یگا پانچواں
ارک نقل ہو
جائے اور
بلائیں پھر
گواہی خطا سے
بولا ہوں اور
لیا ہے اُس
کے ذمے ہی
پہونچتا ہے
لے ہوئے کے
ضل ویت کے
ہوں میں سے
ون ہے کا حصہ
گواہ مشہود علیہ
جھوٹی گواہی

Qabir.abbasi

Presented by: Ra

ہون کا مار ڈالنا
ادر اگر مرحوم
پھڑے کے
زیادہ کو
ن کو دینگے
گے جیسے
گواہ کا خونبہا
وار ثون کو
سری ادھ بٹایان
انی دیت
ی نکرین تو
ے کتاب نہایہ
ن کو تینون گواہ
لے کر عاقلہ کا
ے کے آزاد
جائین اور
کے ضامن
اہی دی ہو
الا ہے
س حکم کو
انکے تاوان کا
ن پر لازم ہو جائیگا
اص سے ہے

n/ran... jabir.abbas ... Gabirabbas

Presented by: Ra

جھوٹا بنا لئے
خاص لے لینے
واقع ہوجانیکی
گواہی سے
باطل ہوجانیکا
گواہوں کی
طلاق ہمبستری
سے شوہر کے
ن ہوئی ہے
پہلے کی ہوگی
سے مہر کا نقصان
اد سے یا
گواہی سے
پہلی فرع
ا ہونے کے
کے نقصان
واہی سے
عورتوں کی
سے دو حصے
نے مشہود علیہ
ین سے
مرد گواہی سے
کی گواہی ایک

n/ranGjabbiraatb.bjabsir.ab

Presented by: Ra

نے کا
ن کے
صان کے
کہتے ہیں
ں کی گواہی
صنف نے
ں کے مطابق
ے پھر جائیں
ت سلیئے
مہ فرماتے
دار نہوگا
ں اور حق
سے مشہود علیہ
ں وصول
ند کا مختار ہے
مورتوں
دن عورتوں
صہ ہو اسلیے
دونکے برابر
ں چھ مردوں
صہ تا وان
فروض یہ ہے
ون پر کہ جو

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

سیون کا مارڈالنا

اور اگر مرحوم

پھندے کے

زیادہ کو

ن کو دینگے

گے جیسے

گواہ کا خونبہا

وارثون کو

سری ادھو بیان

انی دیت

یق نکرین تو

کتاب نہایہ

ن کو تینون گواہ

لیے کہ عاقلو نکا

ے آزاد

جائین اور

کے ضامن

واہی دی ہو

الا سے

اسی حکم کو

انکے تاوان کا

ن پر لازم ہو جائیگا

اص سے لے

https://archive.org/details/@zohaibhassanrazvi

Presented by: jafrilibrary / Ghulam abbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Ra

ھوٹا بنائے
امں لے لینے
اقع ہوجانیکی
گواہی سے
لل ہوجانیکا
گواہوں کی
طلاق ہمبستری
سے شوہر کے
ن ہوئی ہے
پلے کی ہوگی
ے مہر کا نقصان
ادسے یا
گواہی سے
پہلی فرع
ہونے کے
ے نقصان
اہی سے
رتوں کی
سے دو حصے
ے شہود علیہ
ین سے
ر دو گواہی سے
لی گواہی ایک ۱۸

n/ranajabirabbas Gjabirabbas bir.ab

Presented by: Ra

سینے کا
ن کے
ضان کے
م کہتے ہین
ن کی گواہی
صنف نے
ن کے مطابق
سے بھر جایئن
ت سے لیتے
بہ فرماتے
ے دار نہوگا
ں اور حق
ے سے شہود علیہ
ن وصول
نہ کا مختار ہے
ں عورتون
ون عورتون
صہ ہوا اسلیے
ردونکے برابر
ی چھ مرتعن
صہ تا دان
فروض یہ ہے
ون پر کہ جو

n/rançabrat.tijaslir.ab

Presented by: Ra

چھپے حصے ہوتے
ہوگا مدعا علیہ کو
ین بھی شکل کی ہے
گواہی کی نصاب
ن بھرنے کے
یف کہتے ہین
رسے مسئلہ مین
ایک مدعا علیہ
مین سے معین
ری فرع اگر حاکم
بے وقت کی قید
اسلیے کہ شاید
ت مین عادل ہون
گواہی کے دینے
ی کے دینے کے
و حاکم حکم نہ توڑیگا
اُن سے صادر
ی اور صاحب
ت مین گواہ ہوگا
کے سبب سے
ہ اور دیت
مقبول ہے او
ہے یا نہین

n/ranajabir.abbasi... Gjabbar.bbas

Presented by: Ra

ن ہر اور
عام کے
گواہی سے
ے لیا ہے
میں سکتا ہے
ں کے
ت اس سے
صرف کرنے
جائے
ے کے
مسئلہ
ت میں
ی دین
متروکے
ے جائیں گے
ن کر وصیت
سے ایک
ادی صحیح
ے مسئلہ
صورت میں
ے گا پھر اگر
اسکی قیمت
ل ہے لو

n/ran Jabir.abbas

Presented by: Ra

جائیگا اور باقی مین
کے حصے کو ملا کر
نے زید کے لیے
مین سے دو
کیا ہے تو تشنیع
کہ انکا کوئی فائدہ
ہے اسلیے کہ
فریق کی گواہی
کہ مرنے والے
وصیت سے
لینا پہونچا ہو
دونون گواہون
سے پھر کر
ہے اور جسطرح پر
سے مین بھی
وصیت کرے
سے رجوع کی ہے
مین نہین کیا کہ
کہ یہ گھر زید کا
ہے کرے کہ
ملت کے ظاہر
سے آقا کے
۶۹۱ ب مبسوط مین

n/ranajabirabbas Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

ا مدعی
دوسرے
ا بھی
ے گواہ
ں جاکر
ں جلدی
اگر
نہیں

ں میں
سلیے
ے ایسی
نوں کی
ی رُو سے
ں کے ا۲
ند وسابع

ے اور
ں مقرر
ں
ے سے
ں موجب

n/ranajabirabbas | Gabirabbas

Presented by: Ra

ا اور بے ملک کے
یہ عورت سے
شبہ کتا ہوا ہوا ہمیں
لے ثبوت میں حرمت
نے میں ان شرطوں
ون میں سے کسی
ہے اور جلیسے بیٹے
سے ناواقف ہو
ی اور اگراس نکاح
لے میں شبہ کی ہمبستری
سے کے عقد سے
ری کی صحت کے گمان سے
بیت جان بوجھکر
عورت کے یقین
تری کرے گا تو حد
ورو کے گمان میں
مرد کی حد و کے شبہ
و حد لگائیں گے اور
کا احد لگائیں گے
نہیں ہر اور اسطرح
بیت کے تو ہم سے
رتیں بھی مجبور ہیں
زنا یا مرد پر بھی جاع

n/rana.abbas

Presented by: Ra

ف سے
ا اپنی
ع ہو جائے
نے پر
ا ہے
ما ہیں
سے
ہوتا ہے
ں کرے
لال
ر ایک
مسافت
س پر
عورت
ماز نکی
ن کہ
طرح پر
ین کا
ایت
روایت
ے وقت
ے خدا
ساقط

m/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ں گواہ دینے کے
مالک سے سول
سبب سے فقط
ت کا دسواں حصہ
ی کرتا ہے تو مہر
ں ہوا کرتا ہے
یوانی عورت
جسطرح بہ کر دیوا
ی طلاق سے
ے تو اُس عورت
سے واقف ہوگا
اگران دونوں
اور بجانے والے
و اُسکے حق میں
ت باین طلاق
وجہ سے کسی معاوضے
پھر اُسکے بعد اُس
قت تک احسان
لازم ہو جائیگی اور
آزاد ہو جائے
رت سے نکاح
زوجہ کا شوہر تھا
ی میں سے آزادی

n/ranaJabbar.bjabir.ab

Presented by: Ra

شاورکھ
بندے
ہے اور
ور شبہ
ے اور
ن اقرار
رط ہے
ہو جائیگی
اف میں
ہیں اور
ظاہرا
ردوں یہ
م سے
اقرار
شد علیہ
جب
ے اسلئے
ے اور
ب تک
ے راضی
آئے
قول کا
روایت

m/ran Gjabbarabbas ir.ab

Presented by: Ra

ے غیر معین حد کا
ن سے زیادہ
کوڑے ہوتے
ف صواب ہوتا
راشی سے بھی
ادریس کا قول
لے کی حد بچھتر کوڑے
ان میں بارہ برس
م کی رائے ہو کیا
ق عمل کرنا چاہیے
ں سے دو شخص
ں حدیث کا
ے گا اور غیر عورت
دو روایتیں
ن یہ ہے کہ
اور پھر انکار
ر کرلے تو وہ
م کو اختیار ہے خواہ
شوہر کی عورت
قرار نہ کرے
گواہ بس چار
ان کے خیالی
ہو گی اور دو

n/raGajabiratbjasir.ab

Presented by: Ra

نگے اور
ہوگی بلکہ
ٹا فرمایا ہے
ہو تے
یعنے سلال
ں حلال ہونگے
نہ حلال ہونا
اہی نہ ہونگے
ی کو ایک
دیکھنے کی
یعنے دوسرے
ر حد لازم
جبر کر کے
نے میں وہ
سد کی
نا خوشنودی
ں سے
ین گے
یا ہے
قبول کرنے
گر اس فعل
بت یہ عمل
ل ہو جائیگی

n/ran Gjabbir.abbas

Presented by: Ra

ے حقیقت پہ چھین
ہ وقت میں یہ
نو جائیگی ایسلیے
ہ کی تکذیب کرہی
ہون کے گزرنے
ہ ہونیکے بعد تو یہ
ری نظر حد
ل کرناہی یا سنگسار
لیکن قتل تو
ی غیرہ سے
یطرح سے اُس شخص پر قتل
ر نامعتبر نہیں ہے
یا بندہ ہو اور
ہوے زناکرے
نگے بعضے فقہا
ہ زنا کی حد ہے
ہیے تاکہ دونون
رے لگانے کو
سار کرنے کا حکم
ر صاحب مسالک
ب علما کا اجماع ہے
امل ہو کہ جو سبی
رساں ہے اور جو

n/ran... Jabir.ab

Presented by: Ra

کا جب
یا عورتا
ور روایتیں
کو ڑے
دیوانی
اور سطیح
ے ہیں اور
سے پہلے سو
ہیں تردو ہے
ضعیف ہے
ے مارنا
آسے سو
لعونے
لیے بھیجدیں
ھیجنے گوارا
قبول کیا ہو
جناب رسول
بمرکو شہر سے
ادر شبہ
یں غیر محصنہ
ہیں ہے
ومر دہو یا
اگر آزاد

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

لو تیسرے مرتبے میں
دے سے اور
ہے اور بعضے
لار سے حد کی تکرار
زنا پر ایک ہے
باقر علیہ الصلوٰۃ
س پر ایک
ن کی گنتی سے
فرضیہ عورت
بچہ جن کر اپنے
حد جاری فرمائیں
کرنا جائز نہیں
وہ ہو بچے تو بچے
پہنچے تو زمین
ی ہو تو بیماری لوٹ
عورت کو جب
کہ ملوا کوڑے
حد جاری ہوگی
دستور سے
حدود یعنی جس
اسلح پر مار نا
سبب سے حد
ہے بلکہ بعض

n/ran... jabir.ab

Presented by: Ra

ے حد زانی
انے کی
ی نکر سکیں
حد جاری
ود غیرت
م میں جاری
ض ہوگا و
ق سے
ر سکیں تا کہ
ں کو جا رہے
سنگسار
وا ٹھنڈک
ے جان جاتی
ے حرم میں
ی کا سزاوار
ے فقہا نے
م کعبہ کے
دلیل نہیں
ے پر کوڑے
ر ننگے بچھر آئے
ی حکم وحد سے
یے کر دوسری حد
غنے ہاتھ کا ٹنا

m/ranajabirabbas
Gojabirabbas@...abir.ab

Presented by: Ra

اور اسکے بعد
و دو کا مار ڈالنا
مار کرنا چاہیے
ہے تو تاخیر نہ کیجئے
د ینگے اور
ون سے
ہے تو پھر پکڑ کر
ہے کہ سنگسار
ے گا تو پکڑ
ب ہو کر سنگسار
جوم کے اقرار
ت سے لوگ
ر اور بعضے فقہا
اور چاہیے
بعضے فقہا ہیں
فن سکتے
ے اور
رجوم کو پتھر
ے دفن
ر سے لگا ئینگے
ے زنا کی
ر زور مارینگے
ئیگے میں سب

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ون کو
سکتے
یمون
ل میت
ا مسئلہ
رت بکرہ
ن ہے
ماہ میں
ی ہے
ی اور پہلا
سا مضر
ین اسلیے
حد ساقط
نبہ حد کو
ن ہے
نہ فرماتے
اضر ہونگا
سئلہ جب
یں ہیں
ی کر دینگے
ی کو توقف
ان ہو چکا ہی
ت پر عمل کرنا

n/ra...@yahoo.com ... Gabir.abbas

Presented by: Ra

ح کی ہے کہ اگر
دت کیا ہو اور
ی مقبول نہیں ہے
ن میں سے کسی
ر حد ثابت ہو جائیگی

ن مسئلہ

ی نہوں جیسے
ہ تو حق ہے اور
ھا ہے پر موقوف
ران کی گواہی
خلاف میں اد
ردیں تو سارے
قدام کیا ہے
ی ہو مخفی نہ
ن پر حد نہ لگائینگے
ب کے سب کو
ے تو اسی
یلے کہ پورا پور

ن مسئلہ

مار ڈالنا جائز
ہو یا آزاد ہو
ین اس شخص پر
ہو جائیگا یا

n/ran Gjabarat.bjasir.ab

ے دور

ی قیمت کا

ہے کرایس

ضامن ہونے

زاد مسلمان

س و لونڈی

ن واجب

ور بعضے

جب کوئی

ے عذاب

ے زیادہ

شتر نہیں

لم کی رائے

ی وہ مرد کا

قشقہ کے

ف میں

گواہی کے

د اور مختار

س پر

واہی گے

ت بیان

ن خواہ

صحیح ہے

Presented by: Ra

ہونے پر قتل ہے
ہین اور اگر
لے تو بالغ کو مار
اور دیوانے مرد
رینگے اور اگر
ت مین دونون
ور اِس صورت
م کیا ہے تو غلام
عاقل مرد سے
دو قول ہین
ہے موصوف
ہو اور اگر
حد جاری
وافق اُن پر
آنے پر قاتل
بعض ہونگے
اشہر ہے
دین یا آگ
لوا دین اور
سے قتل کرین
اور اگر لواطہ
چ تر دین جن
میں فرمایا ہے

n/ranajabirabbas Gujarat.jabir.ab

Presented by: Ra

ہیں
کرینگے
ایک
حاکم
تو
کے
سے
گا تو
ہیں
ایک
گی
سے

Presented by: Ra

سدکی تعویق کی
ن کی صورت میں
ماعت مقبول نہوگی
کواری عورت سے
فرمایا ہے کہ مستحق
سو کوڑے لگائیں گے
قل کا دینا لازم ہے
بیان ہو چکا ہے اور
نے کا سبب اسکر
ے نطفے سے پیدا
بکر کے زائل ہونگی
ہے کہ دیت رکھے
ت ساقط کو نہیں
کے ساقط ہونے
اتھ زنا کے لیے
ہوں کے ساتھ بھی
ے یا دو گواہ ہونگی
کو کوڑے لگانا واجب
بندہ ہو مسلمان ہو
علیہ الرحمہ نے کتاب
سرے مرتبے میں
رے گی تو اُسے سو
میں ہی تیسرا باب

n/ran Gjabir.abbas ir.ab

Presented by: Ra

وجب
ہے یا
ے پیچھے
مون کا
ہ جکے
جبیع جائے
رناسے
ریبکے
ے دو
اں وکگے
یگی گو
طابہ
ہے تو
یاپدزناکی
ورواحتمال
اہے تو
دبھی رہیگا
ت دی ہے
ی مضمون کا
رانیہ کے
یہ اگر کہ
گی اسلئے
ہ کہ فلاں

n/ran@jabirabbas.ab

Presented by: Ra

ذف کیا ہے
رنے کی نسبت
اُسپر دو حدیں
ریگا تو دوسرے
ں کہ موجب ایک
یعنے فاعل کے
ہے اس کام کو
سے منسوب کا حکم
سب پڑسکیگا اور
ثابت ہوجائیگی
بیٹے کو کہ جس عورت
ے بیٹے تو اُس کہنے والے
سکی عفت ثابت
قی ہے اور غیر
ے کہ تجھے بیٹے یا
ر اُسی قسم کا ہے
ہر حد ہو پھر اپنا ہی
چار بار اقرار کرلیگا
ی بے غیرت جسے
ں ہوتے ہیں
ں تو کہنے والے
یا قذف کے
عبارت کے ایسے ۱۸

n/rariGbatbat.bjabir.ab

Presented by: Ra

ی ترجمہ
زہ ہے
ے
اخل کر
طہ کی نسبت
کہے کہ
باکرہ ہیں
اور وہ
نی اور
یعنے کلام بدم
فولیں اور
یعنے اس
لازم ہو جائیگی
عاقل ہو
حاکم
بھی حکم ہے
سکتے ہیں
پہلے قول کے
ں لازم
ے اور
ے یا شیاع
رف ہی کا
کو خرچ کرتا
احسان

n/ranajabirabbas
Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ہوتا ہے پھر جو
ے صفتین نہ رکھتا
ے تعزیر ہے جیسے
قذف کرے خواہ
اگر کوئی مسلمان
ں کافرہ ہو یا لونڈی
ت کے سبب سے
بیٹے کو قذف کرے
وئی جو روکو قذف
ی اُسکے باپ کو
ی اس مقذوفہ
اور اگر بیٹا اپنے
یا ماں بیٹی سے
سے قذف کرے
ے مین پہلا مسئلہ
ا قذف کرے
ایک لفظ سے
ک حد لگائین گے
ے فقہا کہتے ہین
حد مین تعدد ہوگا
ہے کہ تعزیر کی
ین ہے ایک
ہ کہ اسے دو زنا

n/ran Gajabirat.bjabir.ab

Presented by: Ra

ی ستے
پہ اُسے
مہ جاری
یہ مقذوف
مرد اور
میں وراثت
ہے اور
کریے
ر آگیا
اذف کو
مسئلہ
ی نزاعیہ
حقیقیں
رہیں
مایہ میں
راجح
سکے
بہ چسطرحہ
ور بعضے
فظ نوگا
عوان
رد سے
بلے اور
ہے لوگ

n/ranajabirabbas ... Gaabir.ab

Presented by: Ra

جب کسی پر کبھی با
ا واجب ہو جائیگا
ی کے خون کے
سے حد لگائیں اور
سے اُسپر تعزیر لازم
ور بیچ میں حد
ثنا مسماۃ قاذف
قط ہو جائیگی یا متقذف
ون کرے اور
د ساقط ہو جائیگی
ہ ہو مرد ہو یا عورت
ت پر اکتفا کرینگے
مقبول نہو اور
سے ثابت ہو جاتا
ہو اور مجبور نہو
د ساقط ہو جائیگی
یں میں لقبون
ون سے تحقیر اور اہانت
جسطرح سے مسلمانون
غار پر سے تعزیر
م جسطرح مناسب
ی کے ملحق ہو
۱۰۱۵ ننے والے کو اپنی

m/ran... Jabir Abbas

Presented by: Ra

حکم
اور
ہے
کے
مسلمانوں
کہ
ہے
اگر
واللہ
ہوا
اسلام
جادو
ادب
الناس
گر جادو
کفر
مسلمان
جعفر
ہے کہ
اب
مسئلہ
ہے اور
مالک کو

n/ranajabirabbas jafri

Presented by: Ra

ں کہ واجب ہے
دن کی تادیب کی
و اور حماد بن عثمان
ں لڑکے اور مملوک
نہایہ میں یہی فتوی
مام نے فرمایا ہے
ں تعدی ہر مملوک کو
مہ اللہ کے
اقرار سے ایک
مرتبے کا بھی اقرار
طرح پر کہ غیر کے
واجب کو ترک کرد
سلام کی صلاح پر مفوض
بندے کی حد کے
ی حد میں سے او
جے جو سے
شخص کا بیٹا ہے
سے حد کا مستوجب
نے کو اور عذر
ناک میں شیخ الیر کہ
نے کو شامل نہیں رہے
اجب کر دیتا ہے
شان سے نشہ کرنا

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ری نشے
اور منتقے
ں اور یہی
م رکھتی ہے
ے تو اُسکا
جاے یا
سو جس
ب جوش
ک اُسکا
جگو دین
ی حد کو نہ
ں کھاے
کر انگور کے
ور دریرہ
مل وہ
ی ہیں اور
ن کے کھا
ں جیسے اُسکی
ے نشہ کی جگہ
ی ہوتا بھی
ضحاے پر
تی ہے اور
ی عورتوں کی

jabir.abbas@yahoo.com

m/ran Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

لے ہوں اور پینے
احاد کے ثبوت میں
اور آزاد ہونا اور
لے میں قبول کر لیتے
کر لیتے تھے نہ
نے کے دعوے کو
راب پینے کی حا
یا عورت ہو تو
ے کہ آزاد شخص کی
ں اگر کافر کھلی کھلی
ے تو اس پر حد جاری
پر اور دونوں
من پر کہ جلی ضرب
ے اور جب وہ مو
ے کتاب خلاف
ں کوئی حد واقع
مسئلے میں
گواہی دے
نکی بھی گواہی
عتبہ ابن ولید کے
ے کرنے پر گواہی
اور استدلال
ہے اور کہہ سکتے

n/ran... Gabir.abbas

Presented by: Ra

ر رہے

پر سے

ے دور

بھی جاتا ہے

ں جبر کے

گا اُس سے

ں کریگا

کیا ہوا، سے

ے تو یہ

ہے اور

ہو جائیگا

ا اسلیے کہ

مذمت ہوگی

نے ہوں

ہیں گے

یں گے

ہ آسے

تو اُس پر ہے

ساقط ہوگی

ہیں معاف

حد کا جاری

جو شخص خدا کی

ع ہو چکے

...n/ran... Gjabaratbas... ir.ab...

Presented by: Ra

گوشت ہے اور
سکا قتل واجب ہے
و سر ا مسئلہ
فے فقہا کہتے ہیں
سر امسئلہ اگر
کم بیت المال سے
ے جس صورت میں
و حاملہ عورت کے
ر پڑے تو شیخ
ی قول قوی ہے
ت المال سے
میر المومنین علیہ
ن ایک عورت کو
بیت سے گر پڑا
ے عاقلہ پر دیت ہے
ن خطاب نے
ں روایت کا
ب کے اصول کے
صوم حاکم محدود
دود مر جائے
لا کا قتل ہے
ں ہو گی اور اگر
ورت میں مقتول کی

n/ranajabirabbas Gjabir.ab

Presented by: Ra

آئی دست
شغل کی
ہیں کہ
ادینگے
الادیگا
آسی
اری اُسکے
وہ مال
کے ذمے
کے مال میں
سے
پہلی شرط
ہے گروہ
کے اُسے
یون کے
کے اوپر
لین گے
ہوئی ہیں
کر رہی ہو تو
میں چوری
ے موجب
فریدو ون
میں اسطرح

n/ranCajantarat.bjasbir.ab

Presented by: Ra

ے مال پرا سپنے
گا اور اسیطرح
ی ہاتھ کاٹنے
یمین دو ربعین
سکے حصے سے
نکلے اور نہین تو
ں پر شتبہ ہوجائے
سکے بعد وہ مال
اور اگرا سپنے
دہ لیگا اور وہ
ی بھی جانتا ہوگا
ا ہو نقب زنی
ب ہوکر نکال لے
ں شرط یہ ہے
ں ہو یا ستور
ے کھینچے یا جرائے
ں پھر کرا نکی عادت
متعلق ہوگا اور
م کہتے ہین
صاب بھر کے
یک ہین مال
ں توان شرکون
لق نہوگی سارقین

Gjabirabbas

Presented by: Ra

بیٹے کے
کے مال
ے جائیں
بکھو لکر
ع سے
ی قطع کا
صورت
ت حکم
مقطع ہیں
ے مال کی
اور کو ایک
ی کے گھر سے
ین یعنی
تکے گزرنے
ے ہاتھ کاٹنے
یا ہو گیا ہے
کا مستحق
ور اسیطرح
لے لیے
قطع ہو جائے گے
دالیں گے
منہ چرالے
ے اُنس

…n/ran…Gabir.abbas…ir.ab

Presented by: Ra

رو کے مال کے
چکی ہیں اور
ور رحمان میں
مسروق یعنی
مروی ہے او
جائے تو قطع
صاحب خانہ کے
ے میں نے نکالا ہے
قسم کے ساتھ
خانہ انکار کرے
ے نکالا ہے اُس
جاتی ہے دوسری
سے کم ہے
کہ قطع کی نصاب
صاب ہو کہ جس کی
کے غلے کی قسم سے ہو
جنگل میں ہے
یہ سب ہے کہ کسی
میں اور چھکڑی
ضعیف ہے اور
محفوظ جگہ پر
کہ غیر مالک
نہ کاٹیں گے جیسے

n/ranajabirabbas · Gujarat · sir.ab

Presented by: Ra

جازت ہو
ن سانگیاں
نوان ابن
مین ترمذ
ر ہاتھ کاٹنے
لی بخشش
ی فرمایا ہے
ر رکھتی ہے
ر اوپر کے
یب بھیجی
ھسے کے
ر وہاں سے
ں کھانے کی
ی قطع کی
ے گا تو
ے ہاتھ کاٹ
ر ما سکے گا
کم کر اجازہ
ں کے مال کو
لیے کر موقوف
ے نہیں ہوا
ن ہوتا ہے
ے اقرب لگا کر

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

قول بھی ہے
ور شتربان
نگہبانوں کے
میں رہیگا
ے دروازے
بسوط میں
کی چوری بھی
گھر کے دروازے
وہ حفاظت
سے باہر کر دیگا
حفظ کا حکم
بسم کہتے
کہ حرز
مکان ہے کہ
عادت میں
ورانے میں
ور قفل کے
کہ قطع کا نہ ہوگا
اور کفن کے
صاحب بھی کہتا
شبہ ہے اور
کے ہاتھ
کا قتل کر دینا

n/ranajabirabbas

عادل
ایت نہین
اختیار سے
کے ضایع
گا تو ادا
ن گے
ببر کے
کہ قطع
قبضہ مین
تو ل خرب
تاوان
واجب
و اپنے
کے بعد
اور باشنہ
ین گے
کوئی حد
ہو سکے
اگر اوسکا
ی وہی
مین فرمایا
روایت
شبہ ہے

Presented by: Ra

ھ جاتا رہے
وہ جاتا رہا ہے
یا ہے کہ بائیں
اور اگر اُسکے
ن ہوں تو قید
ریا ہو اور بے شارع
لے مرتبے کی چوری
ئیں گے اور اُنکے
ہے بس کوئی شد
ر ثبوت کے بعد
ر بعض فقہا کہتے
ں اور معاف کر دئے
ر یہ والا دا ہنے
ں ہاتھ کاٹ ڈالے
طع چور پر سے
دالے تو اِس صورت
شیخ علیہ الرحمہ نے
پہلے اُس سے
م سے منقول ہے
کاٹ ڈالنے کے
حمایت کے لیے
یہ بتلانا واجب
رنے والے میں ہے

n/ranajabirabbas Gjabir.ab

Presented by: Ra

ور گرمی
ین کئی
راگر ضایع
ے او
ی مال کا
یہ السلام کو
نصاب
ین شیخ
ہے کہ
ن کے
ین احتاط ہے
ر چوری
ے بھر
ں گے اور
ہ آسکے
موافق
ہے اور
کاٹنا
ی کرنا نہیں
ت کرے
ے اور
ا فرع
کے لیے

...n/ran...jabir.abbas...

Presented by: Ra

ے کے بعد چور

پھر اسے حرز کے

ے کا سبب مال کا

لیے کہ ہاتھ کا کاٹنا

طالبہ نہ رہا اور اگر

ن قطع اسی مال کے

حد کا مستوجب

اگر ایک اس کو

شخص کا ہاتھ کاٹنا

ب میں پہنچاو

ہے قطعاً اسی

کر ان دونوں میں

ال کو پورے حرز سے

ی نصاب بھر کا

تو حد کے واجب

مال کو نکال لایا ہے

حرجہ کی شرط لگانا

ی نصاب بھر کا

نصاب بھر سے

ڑے کو ٹکڑے

طع کی نصاب بھر

دار ہے لیکن

قیمت کم ہو جائے

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

مین جوکی
ے سکانین
س سکے
ر اگر اتفاقی
ٹل کا
ے نکال
لا یا ہے
ن کو درا
ر کے
ب ہے
لاف سے
م مادر
یا اُسیر
جا تیکی اور
ہ کر لوگون
ک کہ
ہ ایک مرتبہ
ں گوا ہون
بعضوں کی
ے اور سطح
ک دوسرے
ے کے فائدہ
ہر نون سے

n/ranajabirabbas Gabirabbas

Presented by: Ra

یا ہر نوگو ہی قبول
ر سے رفع ہو گئی
عون فی الارض
سوا ہیں انہیں ہے
رے پھر نگیں کر مار
شہر سے نکال
مراد ہے کہ داہنا
نے اسین اختلاف
یہ سب حاکم کے
فرمایا ہے کہ
سی کو مارڈالیگا
بہ آئے اور وہاں
چھین لے تو
اور انکے بعد سے
کے ہاتھ پاؤں
لے قصاص کے
فا کرے تو شہر سے
لیہم السلام سے
ہون مین بھی کچھ
ظاہر پر عمل
لے اور مقتول
ے بندیکو مارا ہو
بھی سے رہزنی کی

n/ran Qjabirat.bjasbir.ab

Presented by: Ra

لے گا
ن کردے
ت ہیں
عوق جیسے
نے کے
رجور بھی
کو اس سے
دفع کرنیوالا
ے وارد

کے قتل کے
میں دیدینا
بھاگ جائے
جیساکہ بیان
ار پہ لکھنا
ں تو اسکو
ودار پہ تین
ے اورکفن
میں گے
گے اور
لیے ہوں
بھیجیں گے
مرکے شہر میں
تے رہیں

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranGajabbaatbbjasir.ab

Presented by: Ra

نکالدینا اور اُسکے
لیے ہے کہ اس
شہر سے دوسرے
سے نکالنے سے
مقدار معتبر نہیں
لیجانا بھی معتبر
اختیری ہے
جائز ہے
کاٹیں گے اور تلوہ
اور اگر دونوں کی
ڈالیں گے
اہنا ہاتھ نہو تو
ابراہیم و سار حلیم
ہاتھ کاٹا جائیگا
یعنے اُسکے کا
لیجائے اور ان
ان کے لیے
اور اسیطرح سے
رجو گئے جبکی خط
کر دے گا اور
وہ شخص ہے
کو لیجاتا ہے
اُٹھا لیگیا ہو تو

m/ra... Gjatbirat.bjas ...

Presented by: Ra

پینے والے
ی باب
ر ہو جائے
م یہ ہوئی
ن میں کا
ے نزدیک
یاب اُسکی
اور اُسکی
ی تو اُسکے
ائے کہ
قتل ہو اوس
گا تو وہ لغو
ہوں تو
تو بہ نکریگی
ی اُسے مارا
بہ کریگا او
اُسکے نزدیک
م کر سکیں گے
گذرنے کے
را سیر ہوگی
سم ما ی
ا اس مرتد کے
ے اور کبتک

m/ranajabirabbas Gjabir.abbas

Presented by: Ra

تھی
ا اب ہوگا وجہ
ی مردی ہر اسلیے
اک ارتداد کے
اسکا عقد نکاح
طرح ہے کہ تین
ور جو اُسکے ذمہ
لے اقارب کو
ور اُسکے مار سے
ر رشتہ داروں کا
واجب نہیں ہے
ی کو نہیں ملیگا
ور مسلمانوں کے
ہونے کے
رکھیں گے
کے پہلے
کے بعد مار ڈالے
ہو تو اُسکا حکم
اُسکی ماں کے
لمان مار ڈالے
نہیں ہے
ز کیا ہے
ن منع کیا ہے
اُسکی اولاد

n/ranajabirabbas jabir.ab

Presented by: Ra

کرے گا
اگر دار الکفر
میں بالک
مسئلہ
ے تو
ے علمائے
جبر سے
و دیتے
مجبور کرنا
ن سکیے
ن ہو تو
بعد نماز
لاسلام میں
رت کے
ہیں کہ یہ
کہ شادی شدہ
تا مرتد کی
کم کرنے کے
مسئلہ شیخ
کا ہوتا ہے
ی اور تمیز
کی عبارت
بچہ مسلمان کے

n/rana jabir abbas

Presented by: Ra

ہ دارالحرب مین
بعد ضایع کیا ہو
ام پچھلے گناہونکو
بی کا دونون
رذے دار ہین
یت نبوی کا معاو
یون کے حقون
قط ہو جاتا چھٹا
گا اسلیے کہ لی مرتد
ان مسئلہ
کہ لی مرتد کا اسلام
ٹھوان مسئلہ
لایت مسلمان پر
سلیے کہ لی مرتد کی
ارثون کا مال ہوچکا
ارحمہ نے فرمایا ہی
ان مسئلہ
اہی دیتا ہون
کلمہ طیبہ کے ساتھ
ی کہ دونون شہادتون
انہ تعالے کا اور
کا منکر ہویا حضرت
نے کا اعتقاد

n/ra Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

لالت
میں موجود
ما مسئلہ
تی رہیگی
ی پر باقی
میراث
کیا ہے
ی ہوگا
کہ وہ خاص
جب مانع
ی پھر جائیں
شہر میں
لی کو حصہ
دلی معاف
دوا سے
تی ہے
ادا میں
ی اور اگر
ی ہو جائیگی
کہ مرتد کا فر
مال پر
سلیے کہ اسکا
ہی اسکا

n/rana jabir.ab

Presented by: Ra

ا کرکے دے اور
م سے تعلق رکھتا ہے
ہ اسلیے مصنف نے
ر ایسا شخص اُسے
ہر کہ اُسپر قصاص
ر کے بعد اُس پر
نے کا قصد نہیں
ے وہ عمر اُلباب
ی عاقل مسلکاں
ی حکم متعلق ہوجا
ی قیمت کا تاوان
ر جلانے کے
ت جائیں اُسقدر
ی روایت میں
ول مشہور ہے
م یا تو تعبدی ہے
ین بھیل بجائے
ہ ہو جائے اور
ددھون اور نحیروں
ل کرنے والے
ور دوسرے شہر
ی یہ ہے کہ اُسکا
ر النا چاہیے اور

n/ran...jabir.abbas

Presented by: Ra

قیمت اسے
قیمت پر
ہے اور
وہوں
کام ثابت
لازم
کو کئی بار
یت نہیں
ہے اور
کی مرضی
تا ہے
ہے دخل
مصلحت
ساقط ہو جائیگی
ہے جیسے
ہے اور
کی حد
اشبہ ہو
قرار دیکر
تھا کیا ہو
ہی اسے
ایک سے
لانا چاہیے

n/ranajabirabbas / Gajabirabbas

Presented by: Ra

اکم کی سارے پر ہے
دیگے اور تعزیر کی
امیر المومنین
ت المال سے
ب جاتا تھا نہ یہ کہ
یا اقرار سے ثابت
قرار سے ثابت
ضاے زوجہ
ی کے ہاتھ سے
ا اور بے جا گئے
رگمہ میں ازواج
فروجہم حافظون
نے والے ہیں
ر مگا ہوں کی
مناحرام ہوگا
نے کی اور حضر
السلام کی حدیثوں
ور ناموس پر سے
ور نہ لڑنے میں
نے کہا ہے کہ
دالعت واجب ہو
ی سے ہو تو آسرا
ہیں کہ کو گا رو ہلں

n/ran Jabir.abbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ھی کا نی
ی کا اور
اسلے
حکموں
معلوم
کیہیرے
ا سلیے
ہ جُدا
ے اور
ا گر وہ
رث اُسکی
ہو چکا تھا
علق ہوگا
ہوگا نظر
کے قتل پر
زم ہو جائیگا
ور دوسرا
بعد جائز ہے
سے واری ہے
ی قصاص
سنے کے
بعد تینوں
ئی خوق ہے

Gabarat.bjas

Presented by: Ra

سبب غیر مباح
ز ہے اور اگر
ر دوسرے ہاتھ
ں پر منجر ہوں جیسے
بہا دینے کے
یا رگ کے دونوں زخم
یرا زخم درمیان کا
س فرق میں
لے کر قتل کی صورت
ور ایک شخص
ور یہ تینوں زخم
ں برابر ہیں۔
کے یا اپنے غلام کے
ہے اور اگر رجع
ہوگا یعنے خدا کے
یعنے اُسکا قصاص
ر امسئلہ جو
وہ اصرار کرے
ں نظر کرنے والے پر
دیت نہیں ہے
ں کے تاوان کا
پر اکتفا کرے
ت ہو جائے

m/ranajabirabbas Gujarat, ejabir.ab

Presented by: Ra

ت بکنے
رع ملوث ہونے
ا ہے
پہونچا ہے
لدیا
نے گھر
ا اور
ا جائے
صاص
ال کے
ل قول
مسئلہ
ا جارہے
دار ہوں گا
نے ہاتھ
لے کے
نے کے لیے
ع کرنے
وہ شاق
س ہیں
اور اگر
ا تعجب
کرے

n/ranajabir.abbas

Presented by: Ra

کا مباشر ہو آے
کرے کہ اپنے
ہے وہ جراحت کا
جائیگا اور سقوط کے
کی دیت اُس پر
ین مین اُترنے
الے اسکی دیت کے

یہ السلام معصوم
م کے نائب ہی
عام مصلحت کے
ں سے متعلق
یت دینگے اور اگر
اب قواعد مین
کا یا درخت پر چڑھے
دیت لازم ہوگی
ت مرجاسے تو

شروع تادیب
ور اُس مسئلہ مین
اخر ہو ہین پھر دیتے
ے مارے اور وہ
سئلہ جسکے بدن مین
ے وہ مرجاسے
اٹنے والے پر

n/ran Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

زت
حد آمار
سے
ن کر
اور
ں ہے
ہر

اص کی
اور
اور
ں بلیہ
کے قصد
نا ہے
کا شبہ
جانی ہو
رسے
ن ہے
ں قتل عم
نا ہے
ور سے
ئی زخم کا

n/ranajabirabbas Gujarat.jabir.ab

Presented by: Ra

م یہ ہے کہ جنایت
ں مین کئی صورتین
تو یہ بھی قصاص
لم ہے اور گو بھینے
ے یا ایسے حال
لے دست و پا ہو کا
رنہ ڈالتا ہو اور
راشبہ قصاص
ں کے قصد کا ہونا ہو
ھدر مارے کہ
سردی کے شدت کا
رے اور اُسکے بعد
کا حکم بھی مثل اُسی
ن آدمی نہ مرتا ہو
پر کوئی کھانا پانی
ہ اور وہ مقید مر جائے
ن ڈالدے اور
سے نکل آنے پر قدرت
سنگر نے سے باہر
طریق سے نکلنے
ہے اسلیے کہ اُسنے
ت بھی نہوا اسلیے
و ترک کر دے

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

سا ہیں
ئے نہیں
ی حکم ہی
مد نکرے
نہ تو
جنایت
س جانے
کہ جو
ورت
ی ہوتا ہے
ی ثابت
ین اُس
ہ مر جائے
علیہ الرحمہ
ت ہے
ب سے ہے
کے مذہب
فرمانے پر
م ہو جائیگا
ایا ہے کہ
نہیں مار سکتے
ی ہے
کے کوئی زخم

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

لے اور خواہش
جائے تو اُسکے
و مقتول ہے
دینے والے کے
لے اور اُسے وہ
فرمایا ہے کہ اگر
لکھا یا ہے اور
ان مباشر سے
و مباشرت کا
ں دیت کا ثبوت
ہے کہ کسی راہ
ہ اُس کنوئیں
ڈالنے کے لیے
سی کو زخمی کرے
ے اپنے کو آپ
ں ہے اور نہیں
لازم ہے
ں کے سلامت
ے مقابل کی
دینا لازم ہے
زخمی کرنیوالے
ے اگر دوا جلد
کو اچھے گوشت

n/ra… Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

فعل کر
نا پہونچتا
ک ہو
ٹھہریگا
ل ہوگا
ں کے
ا ہے
ے ساقط
ن اُسکا
دنیا لائم
ون آدمی
کرجاتے
رت
ے سے
مار ڈالنا
ے نہیں کیا
لد سے
ی کے ضرر
کہتے ہیں
ں علیہ الرحمہ نے
ے کو کسی
اکتا بھی قتل کی
ے کو کوئی

Presented by: Ra

ہو تیسری صورت
ن کٹوانے والا
ے کاٹ کھائے
جاری ہے کہ
ے اور اُسکے بعد
ی قصاص ساقط نہیں
لے دیدینگے اور
آزاد دونوں
ہلاک ہوا ایک
ر ہو یا مقتول کا
لی دیت پر
ے ہے اور
شریکے زخم کا
اتل کے وارثوں کو
ں میں شریک
ں میں قتل نکرینگے
قتل کر ڈالیں گے
رزندوں کے
ن ہے اور
لف ہوا کرتے
ں کا سبب ہوتا ہے
ں دوسرے
ص کنواں

n/ranajabirabbas Gjabirabbas

Presented by: Ra

ے بیں
ا قاتل نہیں
ہو ڑان
ص ہے
ر کوئی قطع
ن ہے
کے اور اگر
ی نہ ہوگا
ُ سفنا
ی قتل کر
نے والے
قد نہیں
مار ڈالنے
ت میں
ب مجبور
قصاص
ہے خواہ
ص ہوگا
ماسکے
ب سے
ی برس کا
ور زندہ
کے کتاب
صاص

.../ranajabir.abbas / Gujarat.abbas

Presented by: Ra

نے والے پر
چکا ہے فرض عین
لنا جائز نہیں
اور اگر اس
ازت دینے
کا یا دیت کا
لو اجازت
بیضے فقہا کہتے
ت سے حق ہی
سے کہے کہ زنا کر
مشہور قول
فرع اگر کو
کیا ہو وہ عاقل
قل ہوا ہے اور
نے والا ضعیف ہے
مستحق نہیں
ل ہے یہ اگر
و اگر قتل نہ کریگا
کو آسان طرح
قتل پر جبر کرنا
جبر کرنا صحیح ہے
دونوں میں
زدو ہر اسلیے

n/ranajabirabbas Gjabirabbas@yahoo.com

Presented by: Ra

بر کرنا پایا
ان ہے
مجبور
ی کرنے پر
ر گا اسلیے کہ
ی صورت
ابی چار
اور اسکے
احسن نہیں ہے
قصاص
ی صورت
ے جھوٹی
ا کہ دو سکے
ی پر ایک
ا باقی رہے
سر دیکھے
ھا اور دوسرے
سر شخص
یا سر پر
یا ہوتا ہے
ر کھنے
ہے کہ اگر
زخم اچھا

n/ranajabir.abbas

Presented by: Ra

ہے یعنے زخم کا
زخمیکے بعد مار
کے ولی کو
ص بالنفس یعنے
لوں ہاتھ اور
میں مار ڈالنا
ک ایک زخم
ھا ہو گیا تھا
ا اُسے زخم کی
رے سے قتل
ر دوسرا زخمی
ے پھر مدعی
ے بعد مقتول کے
ورت یہ ہے
کو کہنی پر سے
سلیے کر پہلے کی
ے بدن میں
طرح پر نہیں ہے
ر مار ڈالے پہلے
ا اور اگر مقتول کا
ا کاٹے جانا ہے
ور پہلی جنایت
پہونچا تھا پھر

Presented by: Ra

ت کے
سا کے رُتبہ
رمع تو
لے کہ پہلا
قطع ہو جائیگا
حکم میں
اسے طرف
م نہوں گی
س کا جناب
نقوے ہیں
کہ اگر ان
س لیں گے
پچھ لازم ہوگا
سلام سے
اب خلاف
س کا عمل
روایت
ے دوسرے
ے ہاتھ کو
س فرمایا ہے
نوں جانتیں
س ہو جائیگی
طع ہوا ہو

n/ranajabirabbas Gjabirabbas sir.ab

بحر یعنے تو نفس جو
تھا اگر ایک شخص
قتل نہ کیے جائینگے
کرے یا قتل نا حق
جوان مقتولوں کا
ادا کر دیگا اور
ادا وہی کا قتل کا
تا وہ کام موجب
ایک زخم لگا کے
تو یہ دونوں شریک
ن سے ہر ایک
شخص کو مار ڈالے
داشت نہیں
سے تو حاشیوں
ہے کہ مقتول
اور مقتول کا
قتل میں شریک ہو
اختیار کرینگا تو
اختیار کرے تو
ن سے لیکر
کی لازم ہو گئی
اور رو د تہا بیان
مون کو ایک کے

Presented by: Ra

شخص زندہ
تہائی دیت
یا اس پر
کے مارڈالنے
شخص شریک
کسی شخص کے
پر ایک سکے
ہوتا ہے
کرنے میں
امر یہ گواہی
چکے تو وہ نہیں
گروہ کے
ہاتھ اسکا
ساہاتھ
جدا کیے
جبر ویتے
میں ہوگی
واقع
نہیں تو
دن عورتوں کو
ہیں اور
قتل نے
ہے لیکن

n/ran... jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Ra

ے مین برابر ہونے
و تو لونڈی کی قیمت
برابر رہے گی
کرین اور مقتول کا
ہوگا اور مقتول کے
ے اور کتاب
ہے اور یہ قول
کے برابر ہین ہے
آدھی دیت کا
ت مرد سے بھی
اور بعضے فقہا
مین کہ کچھ پھیر دینا
بندہ اور آزاد
یہ مین فرمایا ہے
مالک کو پہلے بندے
کی آدھی دیت کا
دیدے یا
دعوی نہ پہنچیگا
آدھی دیت پہلے
کی آدھی دیت
ڈالے اور
اس بندے کے
ور مقتول کے ولی

Gmail.com/rana... ranajabir.ab

Presented by: Ra

ے کی
ر میان
سب ہر
معتول
ے آدمی
اور زید
ے کہ زید
تو زیادتی
زید کو
دیت
ا سے اس
لک کو
سے کی
پورا پور
زید ے
ت اپنے
ق اس
ے ولی کو
میں ہیں
برابر ہوں
بھی قتل کیا
و ولی کو
مساوات

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

اور آدھی دیت
کی جان سے
روسے بڑے دیت
ی دیت کے
جان کی دیت
ت کے بڑھ جاتی
اور نہ غلام غلام
ور غلام کے بدلے
ہر اور بعض فقہا
آئے فساد کے
غلام کی جرأت
نفس کا کفارہ
غلام کی قیمت
ہوا ہے کہ اگر
ام و شخص کسی غیر
دے گا اور
ے کے برابر ہو تو
اصطلاح پر اگر
گی بلکہ آزاد
کی دیت سے
دیت سے زیادہ
وہ خود قصاص
ارث کو اختیار ہے

n/ra... jabir.ab

Presented by: Ra

ں غلامی
لگا سکے
مالک
ے اور
فاوت
اُسکے
یکھے گا
گا تو غلامی
قیمت
ڑھ کر ہو
مالک کے
تو وہ قاتل
میں اُسکا
ضامن اور
اپنے غلام کو
لک مقتول
ے مالک کو
لک کسی چیز
غلام دوسرے
ول غلام کو
سے قاتل
اگر نا قاتل
اگر قاتل

Gajjabarat.bjas

Presented by: Ra

یں تو مقتولوں کے
زیادہ ہونا اصل ہے
م رکھتا ہے پھر
و جاتا ہے تو جتنے
کر اُسے چھڑا لے
الک جسنے اُسکے
ہیں کہ آزاد ہوگا
ے کی ملک سے
زاد ہو جائیگا اور
پنے کار و کسب
ہے اشتہر یہی ہے
بھرے گا اور
یت نہیں کرتا
ی جو کم ہوا اُسکو
ال کتابت میں
کہ جب تک
ونڈ کو رکھوں
پچکا ہو تو جقدر
ا سلیے کہ امین
س کیطور سے
ھرے گا اور
و دیگا تو کتابت
حصے کو اپنی

n/ran Gajabraat.blas ir.ab

Presented by: Ra

جائینگے
ب امام
کو اختیار
ے اور
ار ہوتا ہے
رحمہ نے
ل کو ترک
ہے اور
تو مالک کو
گر کوئی آزاد
کے کچھ اور
ہے اور دیت
کے
تو پہلے
مین اسکا بار
ہاتھ کو بھی
مین دیت
الین گے اور
ڈالا جائیگا
عنہ نے
کا ٹنے
حقوق مین
مین مماثلت

n/ran... jabir.abbas

Presented by: Ra

وجہ جاتا ہے اور
ئی ہے اُسے
ں اور ہاتھ رکھنے
یعنے موجود نہیں ہے
وسرے مقتول
سلیے کہ اُنھون نے
تول کے ولی
دونون قصاص
ی اشبہ ہے
غلام ہو جائے گا
ے شخص کو قتل
ے غلام بنا لے
آزاد کی دیت
ہے ناک ہے
ے سے اُس بندہ
ں ہین تو دونون
ی دس ہین جیسے
ہ کلام کا یہ ہے
یس جنایت کی
ہوگا اُس جنایت
شخص کرینگے
ں غلام پر اپنے حق
ہے کہ چاہے اُسے

n/ra Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

خباثت

دونوں

کو اور ایک

کہ اُس

کرنیوالے

جائز نہیں

یت کرنیوالے

رکھے گا

کے ہاتھ کو

یں کہ اُس

وری قیمت

ایک ہی

ولی یہی ہے

ابت کرنیوالان

کی قیمت

میں لازم

ور معوض عنہ

مالک کو جنایت

دیدے خواہ

ان دونوں

دیا گر قیمت

ر ایک غلام

قصاص کو

Presented by: Ra

صاص مین قتل کریگا
ہ دوسرے کا دعوے
ہین کہ قصاص کے
س قاتل غلام کو دے
کیونکہ اُسنے پہلے
صادر ہوا ہے
در پہلے غلام کا مالک
دوسرے غلام کے
اگر وہ اُسے قتل
ردہ ضامن ہو چکا
ے پر راضی ہو جائے
ق ہوگا جسطرحسے کہ
قصاص کرے گا
اپنا غلام بنا لیگا
ں ہو جاوین گے
ون مین سے دیت
ا اپنے مقتول
ا حق اُس پر سے
ہا ہے پانچوان
کا دسوان حصہ
مالک اُن دسون
ے غلام کے دیدے
عے کے برابر ہے

n/ran Qatarat.jab ir.ab

Presented by: Ra

...کا اور اگر
...ے کے
...ں کا حصے
...وا سکو دے
...کم ہو گی
...سوں میں
...ل کا مالک
...ے غلام کا مالک
...ز ہے
...ے غلام صحیح
...ے حصوں سے
...مالک پوری
...اکتفا کرے
...ں آزاد کو
...ہے اور قصاص
...ی قاتل غلام کے
...ہو گا اور
...سے قتل
...ب مقتول کی
...رے اور
...اور بعضے
...ل کی دیت
...فریقین

...n/ran...jabir.abbas

Presented by: Ra

ر کسی غلام پر کسی
ل نفس غلام پر
م کی دیت ہے
نے کے بعد
یں اور جنایت
کم ہو گی تو وہی
ک مالک نہیں ہے
کے سبب سے کم
ہے اسلیے کہ عضو
ایک شخص نے
ٹ ڈالنے والے
درہم اُسکے مالک کو
کاٹ ڈالے اور
م کے قتل پر منجر
ار درہم ہیں اور
ایت کرنیوالے پر
سلیے اُسپر آدھی
گیا اور دیتیں کی
کہ بندہ ہونیکے
کم ہو گی وہی مالک
ہاتھ کو کاٹ ڈالے
منجر ہو تو اُس آزاد
ذمے مسلمان آزاد

n/ranajabirabbas ... Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

پر منحصر
ے وہ
ے بچ سکیگا
ے آناو
ا مع
ساوات
ہوگا اور
ے اور
ین مگر
یت میں
ے ساتھ
ہو جاتا ہے
باپ پر
ے حال
ات والے
ت کو دیدے
اگر مجنی علیہ
ی دیت
کریں اور
ات نہیں ہے
یا نوں کے
بعض فقہا
ر ایک

n/ran Jabir.abbas

Presented by: Ra

ر یہ قصاص کا نمو جیسا
ی قاتل کے نار شونکو
ن کے کٹنے کے
چھ اُس سے بڑھیگا
ی قطع مین کی دیت
ی تساوی ہر بس کافر
قتل مین تعزیر
کے قتل کرڈالنے
ے کے قتل پر جرأت
نگے پھر اُسکے بعد
ت کے بھی بدلے
ے بدلے اور ذمی
ی کا کسی مسلمان
ی اختیار ہے کہ چاہے
ین تردد ہے اشبہ
غلام بنانے سے
جسطرح سے کہ اگر
ے کافر کو قتل
مقتول صاحب دیت
ے کے بدلے مین
ے کئی مسئلے
ر مسلمان ہوجائے
ور اُسکے قتل دونوکا

n/ranajabirabbas Gabirabbas jabir.ab

Presented by: Ra

کے بعد وہ
زاد سے
سے میں
لو کاٹ
ں لڑکے
ور نفس
یسان
ر اسکے
ہو جائے
ر مرتد
ل ہوگی
ی ہونے
نے کے
ے بعد وہ
یت لازم
ا پھر قصاص
ا اور اسکے
کافر مسلمان
ل ڈالے
ں میں
قصاص
مسلمان سے
سلام

n/ran... jabir.abbas@yahoo.com ...jabir.ab

Presented by: Ra

ارے مذہب کے
یلے کراُنکے ہاتھ کا
کی جان مضمون
اص مِن طرف کے
ے جان سے کے
سرایت کرنیکے پہلے
ی زخم کی سرایت
کی موجب ہوجائے
ت قرار پکڑنے
بعضے فقہا کہتے ہیں
ادریان کچھ
و اگر جنایت خطا
ہے اُسپر پہونچی ہے
ن کر ڈالے تو مرتد
ی یہی ہے کہ قتل
یہودی کے قتل
اگر مرتد اسلام کی
سئلہ اگر کوئی
اس زخم کا قصاص
ہے چھٹا
ید کا خون ذمی کی
ے سبب سے امام
ات ہونے کے

n/ran Gjabarat.bjasir.ab

Presented by: Ra

اور اگر
ڈالے تو
علیہ السلام
کہ جناب
اور وہ عوی
عوے
قتل
ڈالے
باپ کا
طرح یہ
گا اور
بیٹے بھائیوں
عوے
بیٹے قتل
حدیں
احتمال ہوگا
کے ہوتے
بیٹے ہونگیا
میں
نون ملکر
لیکن
سے
ہو اور
بیٹے اور

n/ran Gujarat.jas ir.ab

Presented by: Ra

ہی طرح مین بہتر
سیکو قتل نکرینگے
ن سے اپنے
جنے رجوع کی ہر
ثابت ہے
تھا اسلیے یہان
ن اس فرق مین
و قصاص کرین تھے
اور مقتولون کا
یکا احتمال رہا
تیا کہ اس قاتل کے
صاص نہین کرسکتا
مین قصاص کا
ہے گی کہ وہ بیٹے
عموم پر باقی ہے
دسے اور چار
سے پیدا ہوا ہے
سے فتح علی رحمہ اللہ
شوہر سے کوئی لڑکا
سے قصاص کرے
سے ایک بیٹا
ہر ایک دوسرے
فرزندون کے نام کا

n/ranajabirabbas

یدستی

ا ہے

نے کو

ی نابالغ

ریا لڑکے

ا ہے

د ہوا ہے

ر ہی ہے

دیا اور

ر سے

تے

ے کو ہو

لہ پر یت

ں کے

ت کو یا قتل

ی قاتل کا

ع ہونے کا

ت میں ہے

ت پر وہ بھی

قتل کیا جائیگا

ں خطا سے

قتل دفع

روایت میں

و سے اور

Presented by: Ra

Presented by: Ra

ار کا حکم رکھتا ہی
نے والی دوا ہے
ور اسمین تردد ہے
ضعیف ہے اور
ی مین فرق بہت
سم کہتا ہے
ہے اور بنگ مین
اور مخصوص العلم
ر ایک قسم کی شراب
رہ ایک پیازہ سے
ہو اور جس سے
ہ ہے یعنے اُس نے
اُسپر دیت لازم
کسی کو مار ڈالیگا
یہ الصلوٰۃ والسلام
ی عاقلہ پہ دیت
ندے کی دادو فریاد
شرط یہ ہے کہ
مار ڈالے گا تو
ل اُسکے وہ شخص ہے
دعوے مین ہے
دعی مین بالغ ہونا
ن ہے گو نابالغ

n/ranajabirabbas Gabbar.jas abir.ab

Presented by: Ra

ے اسلیے
ایت کے
ے قتل کا
وقت میں
ے کہ جس کا
ہ یکو قبول
ان کہے کہ
شک زور
ے اور قتل
اقع ہوا
ے سن لیا جا
نگے اور
وگا لیکن شبہ
نیا لازم آئیگا
ے تو دیتہ ہو
ا تو حق کا
ر قسم لازم
ب شخص پر
ب ہو جائیگا
ہو گا کہ
مت کی شرکت
ر قصاص کا
ے میں کتنا ہے

n/ranaGjabbar.abbasir.ab

ے اسلیے
بایت کے
ے قتل کا
وقت میں
ے کہ جس کا
و یکو قبول
ون کہے کہ
تک زور
ے اور قتل
واقع ہو
ے سُن لیا جائیگا
نگے اور
و گا لیکن اشبہ
نیا لازم آئیگا
ہے تو یہ عوے
کا تو حق کا
پر قسم لازم
یک شخص پر
ابت ہو جائیگا
ی ہو گا کبھی مسئلے
عت کی سرکت
ہ قصاص کا
ت میں کتنا ہے

Presented by: Ra

اگر قتل کا دعوے
لیا جائے گا
اور تعلیم نہیں ہے
اور اگر بیان
لیسے دعوے
امسئلہ
اسکے بعد دوسرے
ٹھہرایا ہو یا
آپ کی ہے
دعوے کو
صادر ہونیکا
مدعا علیہ
کا چوتھا
قتل کا دعوے
کہ قتل خطا
سے لوگوں
مدعا علیہ کے
مرتبے کا
یعنے اقرار
لیکن یہ شخص
نوع ہو تو قتل
اقرار مقبول
ہونگے اور

m/ranajabirabbas

Presented by: Ra

کا اقرار کرے
سے عمل
رار کرے اور
جائے تو اس
دا کیجائیگی
کیا ہے کہ
اور خون میں
سے حضرت کی
فرمایا کرتے
اور ان لوگوں
پھر لے چلو پھر
اور زمین ہی
قرب و جوار
لیے آیا تھا
رمین نے مار کے
ت علیہ السلام نے
مایا کہ گو اس پر
نفاذ کا نا اچھا
دونوں کو چھوڑ کر
ہے اور بعضے فقہا
ں سے جاتا ہے
مین ہوتا ہے
ں ہوتا ہے اور

n/ran Gabbaat bjas ir.ab

Presented by: Ra

ابت نہیں ہوتا کہ
لہ ہے اور
قبول کیجائیگی
پھر وہ مرگیا
یت کے بعد
بیمار رہکر مرا ہو
نا رہینگے اور
ے تو مقبول ہونگے
ر موضحہ زخم سے
یسے حال میں
تا ہوا تھا تو یہ
پھر کہے کہ
گواہی کو
ل کرینگے
دوت جو اُسکے اور
پائے گئے
عمل میں آئے
اور دیت
ن سے جو
ے کے غیر مقام
ے اُسسے
ینگے اور گواہ
پر سر کا

m/ran Gujarat jas ir.ab

Presented by: Ra

ڑا یا
یک گرام
ہے یا
کان میں
کا حکم
ے اسلئے
ہے لیکن
کا ورثہ
مان کئی
ی وے
ی اور ان
تو اُسکے
کے کہ عبد
ل کیا ہے
ل قول
گواہی دے
د کا دعوے
کا انکے حقو
د اتنا اللہ
دو گواہ
ہے گواہی
ی ندی ہو
سکے ساقط

n/ran Jabir abbas jabir.ab

Presented by: Ra

طے دونون گواہون
ی دونون گواہیان
مدیق کرے تو دونون
ی اسکی تکذیب کرتی
ی اور دونون گواہیان
ی کرتی ہے تیسرا
ث کے زخم لگایا ہو
م انکی تہمت کا سبب
م ہونگے کہ اگر زخم
ی دی ہو پس انکی
ر اگر زخم اچھا ہو جاے
ے یہ تہمت جاتی رہی
ی دین کہ وہ بیمار
ہ کہ دیت کا پہلے پل
سوا بن مورث
تی ہے اور ہو سکتا ہے
د اور آپ ہی صرف
ی دی ہے نہ
قلہ بالفعل یعنے
یت پھر اگر وہ
ستہ وار مالدار بھی
ین قبول ہو جائیگی
ور عاقلہ ہون تو

n/ran Gabaratabpjasir.ab

Presented by: Ra

ان کو دور
ے اور دو
ی قصاص
ر قتل خطا
ں کے خون
ضایع ہوجائے
ے دو گواہ ہون
لیکن پہلا
ر عمداً مار ڈالا
قتل کریگی
ے جیسے
والے کو
ے اقرار سے
فول لہ نہ
ری نہیں
مارثون کو
قتل کرنے کا
ے وارثون
ثون میں سے
سے کہ اُنسے
مانے ہیں
رسے پائی
کا قول کہ

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ن سے ہے
دکا دعوے کرے
ن پر اسیلیے کہ ایسی
ور دو عورتون
ن کے ثابت
قصد ون کی
کے ساتھ
اور اگر قسم سے
پر بعضے علما کہتے
ف دینگے اور بعضے
در نوٹ اُسکی
ی موجب ہو جیسے
اُسکے سرہانے
ن یا کسی محلے مین
آتا جاتا نہو یا کسی
مین پایا جاے
یا کسی الگ محلے
ن اور اُن لوگون
کسی راہ گیر نے
ن سے جو سوا قریب
ی مین بار بار ٹھہر سکے
ن کے بیت المال
ورتون مین بھی

n/ranajabirabbas Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

ا اور نہ

جماعت

ں تو بھی

نہ پہونچ گئے

یا ز حق

ا ہو تو

ں میں

پرعمی

ا اور

ل پر

لیے کہ

مالک

ول کہ

رث

ستو ن

نین

ں ہے کہ

ی سکے

موجود

مسئلا

کے

نے پر

وقتی پر

jabir.abbas@yahoo.com

n/rancjabir.abbas

Presented by: Ra

ے نے میرے مورث کو
ں کے واقع ہونیکے وقت
ر مورث ثابت نہوگا
مدعا علیہ کا اُس گھر
ں ہے اور یہ قتل عمد
پچاس شخص ہون تو
ث ہون یا وارث
ہون اور اگر پچاس سے
ے قصاص ثابت ہوجائیگا
ارے عالمون مین سے
ر یہ قصاص کے حکم
پچاس قسمین اور جو مدعی
پچاس قسمون کی خطا کے
کے ساتھ متعدد ہون
ین لازم ہونگی یا پچاس
ب پر پچاس پچاس
ہو مین کیونکہ ہر ایک
خصون کو حاضر کرے
لازم ہوگی اور اگر
مین ہو جائین اور
منکر کو پچاس قسمون
ن سے ایک ٹھہریگا
بول نکرے اور اگر

m/ranajabirabbas Gabirabbas@yahoo.com

Presented by: Ra

قتل عمد
مدعا علیہ
شخص
مدعی
اُسکے
شے
کہ اگر
میں
ہے
سے
موں کا
اگر عضو
اس سے
ناب
ہوا ہے
ہے
سے
ہو ایسے
یعنی
صورت
کر
سے
نی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

سامت اپنے موقع کی
حکم رکھتی ہے کہ
رکھا ہے اسلیے
رث سے متعلق ہوگی
مرتد ہو گا تو اُسے
ن ہے کہ صحیح ہو جائے
طرح پر ہو کہ دوسر
ر قتل کی قسم بھی قتل
یاتا ہو تو صحیح اعراد
ان عبارت پر
نا چاہیے کہ قسم میں
ہوں اور بعضے فقہا
ل نہ ہے اور صحیح
سامۃ نیت شرع
ب نہیں اور حاکم کو
حکموں میں ہے
ر پچاس قسمیں
ایک قسم کھالے گا
ر قسامت کے بعد
ے گا اسلیے کہ صاحب
ین کیا ہے اور اگر
و حاضری پچاس
سا واجب نہیں ہے

m/ranajabirabbas

مین نکالیگا
وت کے
انا قتح
ے گا تو سکا
ی علیہ رحمۃ نے
گا اور
مسئلہ اگر
وداِس
ں سے
مسئلہ
ی یون
نسا ست
وئی ہے
ب ہے
دیدے
ندے
ی کرنے کا
کے کہ میں نے
ں کو اختیار
ب مبسوط
دی ہے
ں گواہون
ور کو نہیں

Presented by: Ra

جعفر صادق
خون کے متہم کو
ی
اور ضمین تو جیہ
ے قید ہوتا صحیح ہے
یت کا موجب
ص ساقط ہو گا
ہے اور دیت
ین ولی کو قصاص
ص کو معاف
طالبہ کر سکے گا
اور اگر ولی جنایت
ت ثابت ہو گی
دیت کو مانگے
کرے تو اس
ے زیادہ مانگے
ی کے جانے کا
خص کسی کے
ی زخم سے مر گیا ہے
مگر اس زخم کے
ہوا شوہر اور
ر کے اجماع سے
قصاص نہ کہ
تے ہیں نہ ان

n/rar Gjabbirat.bjas bir.ab

Presented by: Ra

باپ کی
ے اور شیخ
ی میں سے
رث ہے
ہے وہی
ں ہو چکا ہے کہ
ی ہی شخص کا
ڈالنا
امام علیہ السلام
صاص کریگا
لیے کہ ممکن ہے
ے قصاص کا
ے کسی ایک کو
ڈالینا پڑیگا
ے وقت
ے سے کہ
منازعت
ی ہو گا تو دو بارہ
وضاحت کے
ر کے بجائے
رنے والے کو
ے اور اگر
اور قصاص

Jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Ra

ں کا کاٹنا اور ناک کا
ں کرنے والے کی
قول کا سر توڑ
ں سے دینا چاہیے
ں میں صرف کرنا
یہ قصاص کے
ں قصاص سر ایت
یت سے بڑھ کر
یہ زیادتی عمداً
ری ہو گئی ہے
ر جس سے قصاص
قسم کے ساتھ
جیسے آزاد کے
نایت کرنے والے
قصاص نہیں
ںلہ جب مقتول
ضے موجود ہوں
ں کی دیت کے
ور بعضے بڑے
ر لیں گے
ور اُس کا باپ
ں کا لینا نہیں
د ولی شرع کی

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ن کے
جبتک
لے سے
لہ ہوگا
اگر انہیں
ز ہے
مگر فقہا
ے دیت
صاص قاتل
قصاص
ار کرے
کے حق
قرار سے
الے کو
معین
ے کو اُسے
کے مطالبے
شریک
قصاص
کو دیدے گا
ہوگا اور
کیا ہو تو
والے کو دیدے گا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas

Presented by: Ra

ا تلف سے دیت
شریک کوئی وارث
آدھی دیت
ہت سے جسکے
مال میں تصرف
ہ اور قاتل اس
سے تقسیم کردیگا
اسکے ذمے
وے میں کرتے
ص لینا ہی تجھتا
وما فقد جعلنا
ہ اور قتل عمد
نے کے لیے
قاتل دیت
تے
ریت پھر
ل مروی ہے
چند شخصوں کو
جائیگا اور ایک
ترا وروں کا
ہے اسلیے کہ
لکوں کی بے اجازت
ن کے حق کو
ں کے استحقاق کے

n/ran Gabirabbas jabir.ab

Presented by: Ra

ہے کہ
ب کو ایک
ے قصاص
نے حق کو
حق لیلے گا
ن ضایع
محل جاتا رہیگا
یں ہے
ل قصاص کے
دکل نے
لے تو اگر
ل کر دینے
ل معاف
م نہو گا لیکن
کریگا اسلیے کہ
کاتب حاملہ
یا حرام کا ہو
ین تو ثابت
ئیں گے
ے فرما چکا ہے
ے کھلنے تک
ڑ کا مستقل
دودھ پیتے

n/rana... jabir.ab

Presented by: Ra

لڑکے کو کوئی
تو مقتول کا ولی
ہوجائے اور اگر کسی
ہے اور اگر
مسئلہ اگر کوئی شخص
کاٹیں گے پھر
ے اور اسکے بعد
قتل کرینگے نا کہ دونوں
ر حال اسطرح کا ہوا
لی کو جنایت
کے کاٹنے کے
اسکے متروکہ
لے کہ قتل عمد میں
دونوں ہاتھ
بعد مجنی علیہ کے
قصاص کا مطالبہ
تھا اور آیہ کریمہ
اور اگر کوئی
مسلمان کا زخم
کا قصاص کرنا
لیں گے اور
کسی مرد کے
ے اور اسے

Presented by: Ra

یت کا
یسائی دیت
دونوں
رکے نغم
قصاص
صاص
ہے اور
لیے کوئی
ہے گا اور
یا ہے
میں آیا ہے
لی جائیگی
دگا وہ
ر اُسکے
سرایت
ہاتھ کو
قالے
برابر ہو گئے
بنی علیہ کا
قصاص
وض ہے
بھر وہی
قصاص لینا

n/rar Gabaratjabsir.ab

Presented by: Ra

ہاتھ کٹے شخص کو
مگر شرط یہ ہے
و یا اُسکے ہاتھ کو
ر اُسنے اسکی دیت
رڈالا جائے گا
وق علیہ الصلوٰۃ
ر اسکی انگلیاں
ھ کو قصاص میں
ے تلوار مارے
معالجہ کرے اور
پہنچتا ہے جبتک
لی روایت کا ہے
وایت کیا ہے
یث ہے کہ سارے
ے کو اسطور پر مارے
ں جبتک اُس
ہ اگر غیر مشروع
نا جائز ہے لیے
ردن پر تلوار مارے
ر دہ زندہ رہے
ہے دوسری
ب وہ جنایت
یت موجب نہو

١٨١

Ganjinah.blogfa / jabir.abbas

Presented by: Ra

ں ہوا اور
قصاص
دونوں سلامت
کے کاٹنے
اُس عورت
دو لی ہوتی
قصاص
قصاص
لیے بند یکو
ن مذکور
دونوں بس
ٹھا لینگے گر
ہو جائیگا
ین کاٹنا
ونوں ہاتھ
روایت
سے یعنے
گے اور اگر
سے دیت
ے ہے سکے
ن بھی ساقط
پے مین
ں کا حکم

n/ran Qjabir.abbas

Presented by: Ra

ے کہ ہو اور فقہا
ہے کام و ماغ
صاد بے لفظہ سے
پہونچے اور باضعہ
پنچے اور سمحاق مین
ہے کہ سمحاق پر
کے پردے ہین
ی کو کھول
زخم مین جیسے
ہو قصاص ثابت
التا ہے اور
سی کو اسکی جگہ
ے پر قصاص
ں مرجانے کا خوف
ص جائز ہے
سے ہو جانے
ں کے قصاص
قصاص جاری ہو
ا سے کاٹے
ی اعضا کی دیت
ک جان کی
ن اور نفس کے
عالمون کے

m/ranajabirabbas jabir.ab

Presented by: Ra

طرح یہ
ں سے
طہ تک
زیادہ
صاص
لے تو
ے کچھ
ب ہے
ی بوجھ
ں بر
عضو کے
د تو ٹس
ہ بھی ٹسی
جس پر
کو پھرلے
ان کو کان
ں سے
کاور
م لکھا ہے
اسے
اص تاہم
یت کو کلام
ں مانے

n/ran... Gjabbirabbas... sir.ab

Presented by: Ra

کہ اُسکے دینے کے
علیہ چاہیے تو اُسکے
لے اور آیا اُسے
فقہا کہتے ہین کہ نہین
آنکھ ہے اور بعضے فقہا
حدیثین دلالت
کی آنکھ پر قصاص
میں سے پہلا قول
میں سند کی کمان
قصاص کرنا چاہیے
برابر آئینہ گرم کرکے
اور بعضے فقہا
بالون مین قصاص
لے لین گے
مین جڑسے کا اور
ہوئے اور بے ختنہ
برابر نہین ہے
مین قصاص لازم
اس امر کا خطرہ ہو
مین اُسکی دیت
ہے جسطرح پر
چلے دونون کنارے
شبابہ کی سوا

n/ranaGjabbiarabbas ir.ab

Presented by: Ra

ا چاہیے
ے اور
، اور
ں اُمیر
خفتے
ر اگر اُسکی
اگر یہ
اُٹنے میں
ن حصیونکو
و کری
ٹتے
ے وقت
اص
ر ے
اگر ایک
ب عضو
دون
ے لیے
ے گا
ہو گا
ونکے
یا لازم ہے
شرط یہ ہے

n/ran... Gujarati ... sir.ab

Presented by: Ra

نے کی قوت رکھنے والی
ت شامہ یعنے
ن کے کاٹنے کے
کے باہر ہے اور
ئی ناک مین سے
بقدر ناک کاٹ
ا ہوسکتا ہے کہ
ور آدھی ناک کے
ی مین اور ایک
ڈالین گے یعنے
سوراخ کان کا
ر ستے ہین خاص
بعضے فقہا کہتے ہین
گے اور اگر کمین
ر دانتون مین
ت پر سنون تفاوت
اص ہے اور
اگر کوئی لڑکے کے
نے والے سے
ے تو جنایت کرنیوالے
ال مین ایک
ہ لڑکا مر جائے گا
قصاص کرین اگ

Gjabirabbas

Presented by: Ra

آئے
تعالے
خون
ماص
ونکے
ٹھڑی
انھوں
کے
علیہ کا
ماص
میں
لے
گے
کی
میں
اور
قص
ب
الا
علیہ
بھی
ماص
میں

jabir.abbas@yahoo.com

n/ramjabir.abbas@yahoo.com / jabir.ab

Presented by: Ra

ے عنوان سے
ٹ ڈالے اور
ے ہاتھ کو جوڑ سے
فاوت لیں گے
ص لیا جائے گا
ا جیسا کہ پہلے مسئلہ
تھ نیچے کے جوڑ
ط نہیں ہے پھر
یچے کاٹنے کا محل
ے زیادہ ہو
اسکی چھوٹی انگلی
لی انگلیوں سے
اص ثابت ہوگا
ہ بلکہ قاطع یعنے
ند اصلی انگلی سے
لی جو لی ہے اُسے
صلی کا بھی تفاوت
و زمین ہے
تھ کا کاٹنا
ر حصہ ہے اور
یاں ہوں تو کانی
ں کو کاٹنا چاہیے
ی جانی کی ہو لہٰذا

۱۲ منہ

jabir.abbas@yahoo.com

n/ran Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ے بدلے
ہ ہوں
ے بدلے
کوئی اُس
و کہ مساوات
سر کے
سر کی ہو
مساوات
ساری
ی زائد
اگر کوئی
ے کرکے
ت کرنیوالے
اص میں
ی سکتے
یں میں اور
و کاٹ
ر کی دیت
ل پور کے
ر کی پور
ے وصول
ی جاتی ہے
تھے کو

Presented by: Ra

ں ہاتھ کو بے بائیں
ہب کا مقتضے یہ
اسلیے کہ شبہے کا امکان
سورت میں داہنے
ں نکرے گا اور
بائیں ہاتھ اچھا
ن پھر اگر جنایت
اور بائیں ہاتھ کا
سکے کٹنا نے کیا
رہ مجنی علیہ اس
کتاب مبسوط میں
جانی کو دینا چاہیے
شبہے سے قطع عمل
ہے اسلیے کہ مجنی علیہ
کا حکم رکھتا ہے
کی دیت لازم
قطع کا ضامن
جانی اور مجنی علیہ
ہاتھ کے بدلے کاٹنا
کار کرے تو عقول
ے اور اگر یہ دونوں
لے پر دیت
موجود ہے اور

n/rana jabirabbas abir.ab

Presented by: Ra

قصاص
ے اور
ت نہیں ہے
سید سے
کا قصاص کا
ن آیا اسلیے
قصاص
مسئلہ اگر
مقطوع کا
مقطوع
ن پاؤں
کی دیت
ایسا تھوڑا سا
ایک ہی
کا بھرنا
تیوں کا
کا قول
عد وہ مقطوع
ی دیت کا
ے تو
رنے کا
ے اسلیے
ی دیت سے

n/ran... Gabir.ab...

Presented by: Ra

ایت کرانے والا
ے اور ولی کے
رجو کپڑے مین
ھا اس نے
پس جانی کے
ر اسمین دوسرا
یہ الرحمہ کہتے
اک نے
ہے کہ اگر اسکے
زندون کی
ے کہ احکام مین
ی انگلی کو اور
گے اور اسکے
س انگلی کی وجہ
ڈالے اور
صاص کرینگے
شخص کسی کی
م اچھا ہوجایگا
ر مجنی علیہ نے
ور اگر مجنی علیہ
سلیے کہ جنایت
ہوجائے گا
کیا اور اسکے

Presented by: Ra

ہوجائیگا
تی اور یہ
وع میں آئی
نی سے
سرایت کر
ں کر نا پڑتا
میں صحیح ہے
ں کہ دوسرے
ے قتل وقوع
ب نہ تھی
ہوئے امر کا
ے اور بنائی
ر جنایت کرے
نے کے بعد
ے سے کہ
ہے جو بری
ے تو صحیح ہے
میں مشکل ہے
جز یہیں ہے
ن سے کسی کی
وہ بری الذمہ
اور اگر قاتل عالم
قتل شبہ عمد کا ہو

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ا توبھی صحیح ہے
کے قتلو نین ے کہ مجنی علیہ ہے اور انکے ر کہ صاحب کا تتمہ قرار یا ہے اس ہے اور یہ ہے کہ کتاب دیات ہ تتمہ سے نام ت کی پیروی ی ممکن ہے ی ہے واضح لم بیان مارے اور ی آدمی کے ا قصد کر نبہ عمد فقہ ن خطا ہوتی ہے

m/ranajabirabbas
Gjabirabbas
jabir.ab

Presented by: Ra

ت ہوتا
ں کے
یں میں
ت قسم کا
ص ہونے
ہ پر راضی
ں سے
پنے ملک
ور اعلے
وشون
ہ بقبل
اصلی دیت
ر کہ جیسے
یس فیہ
تبیین بن
کے معنون
و ترجمہ کیا
و اور حقہ
اور آسکے
ورت میں
ر دو برس
ہے اور
لوگوں کی طرف

n/ranajabirabbas Gabir.ab

Presented by: Ra

لازم ہے اور
پیٹ کا بچہ گر گیے
لونڈی کا گابھ گر جائے
خاص ہین اور
ہوتے ہین وہ ایک
جذعہ ہین اور
س ہو کہ عورت
بنت مخاض وہ
پانچوان برس
دیت مین
سے تین امر ان
کچھ نہ لین گے
ین کسی مہینے مین
جنایت کے
لائے گا تو بچہ
اس بات مین
کا الحاق کیا ہے
حل مین ہو
تیر لگے اور
ت کی تہائی
حرم مین ہے
اگر قصاص
کے بعد قصاص

n/ranajabirabbas jabir.ab

Presented by: Ra

اص کرنا
رہے
لی علیہ الرحمہ نے
ہے کہ
دیت بھی
س قول
ی ہواور
ں میں وارد
ان میں
ان روایتوں کو
ں سے افرق
ی کا فرد کے
ں ضرب ہوں
یت ہے
نگے اور زیادہ
لا گرجانی
سے زیادہ بھی
شبہ عمد کی
ہ والے کے
ا ہے پھر
ں زبان ہے
دیت اُس
پہونچے گا

n/ranajabirabbas / Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ہیں یعنے جسکا
تو غلام ہیں اُس
ٹنے ہیں اُسکی
ت کرنے والے
ین اور اگر کوئی
ی ہو تو اُس بندے
و بھی اپنے پاس
مار کی قیمت کا
قرر نہیں ہے
ں سنی ہے اصل
و اندازہ کرینگے
ت کرنے والے
ذمہ دار نہیں
کر دے یا جائے
ے اِس بات
ں دونوں شقوں
ار کی تکلیف
بندے کی قیمت
ایت کی دیت
زدہ اُس بندے
ں آزاد ہوا ہو
ستیاناس کے
وض میں ایسی

n/rana.abbas.air.ab
Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ہوتی ہے

یا شرت

شرت

ے اور

ب موت

ب

ب سے

یا کسی

ہوا بچہ

سے ہو

سکے

کر یا کسی

شر ہوا ہے

نہیں

سے

ہو جا ہے گا

اُسے

تا ایسے

دل

ج کرے تو

ل

علاج

علاج

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Gjabir.abbas

Presented by: Ra

پلے ولی کے بری
ے مترجم
ت میں فرمایا ہے
ے ضائع ہو جائے خواہ
ں میں سے
ہوتا ہے اور کہنا
ین ادریس کا قول
پر اجماع کا دعوے
تا دیب کے لیے
حدیث مذکور کو
رمایا ہے کہ جناب
ضامن کیا ہے
یب سے یا کسی
ہو جائیگا اُسے
ے ہوگی اسلیے
لیہ الرحمہ نے پہلے
لا اُسکے اختیار سے
ہے کہ اپنے مال
ن زوجہ کے آگے
کا ضامن ہوجائیگا
رمر جائے تو
ر شوہر میں سے
تھا مسئلہ

n/ranGjabirat.bjabir.ab

Presented by: Ra

ں ہوا ور
و بچے
نے کا
مترجم
جعفر صادق
ادر یہ
شرعیہ
دیت کا
وگا اور
ہے
رعائی
جو کسی
ایسا
بیمار یا
اری
حکم ہے
یا ہے
پھر قتل
جائے
سنے
زندگی بسر
آپ اپنی
پہنچنے والا

m/ranajabirabbas jabir.ab

Presented by: Ra

ھلا سے کہا جائے
سے اپنے کو گرائے
کی ہلاکت کا
اور اسطرح پر
جانے تو یمن
یا اضطرار کے
درندے اکثر
وغیرہ مارے
مر جائے تو اسکی
نے والا مر جائے
ن یا ایسے مقام
فع ہو اور اگر
نے والے کی دیت
نگ رہتے ہیں
ورت میں ہے کہ
و دھکے وغیرہ کا
صدمہ پہونچانے
یگا سا تو ہیں
ب کے وارث
جائیگی کہ اسکے
ے کے فعل سے
ویدل ہوں
ے مر جا ئیں گے

Presented by: Ra

مقاصہ
یرہ میں
جائے گا
میں ایک
ہے اور
ے انھیں
ھتے ہیں
لے پر کہ
م ہوں
سے
کا ذمہ دار
جو کچھ کہ
ے موافق
دیت کا
مجہول ہے
ں اور
ایک کی
بچوں کی
آدھی ہوتی
اندون
کے ماتحت
ہے کہا
ایع ہے

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

لڑکے نے
اسکی فریاد جناب
تھا کہ میرے
اور فرمایا قد
ساتھ کوئی لڑکا
تیر لگ جائے
وہی اس لڑکے
لا وہی تیر انداز
کی راہ سے
پر ہونا صحیح ہے
ہے کہ جناب
کیا تھا اور
بچے پر سے
قتل کرنیوالے
میں سے اُسپر
ارادے کے
لیکن اگر
اور جو لمبی
وہ مر جائے
دوسرے کے
ئے شخص کو
یف ہی ضمان
ت اور پر والے

۰۱

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

پر والا
ں گرانے
جعفر
لے پر
ستے
سری
و یہ اُس
ں گرگئی
ا آدھی
ن کہ یہ
پر عمل کیا
نسخہ
ضیں میں
ں نقل ہے
نڈیوں
ں کے
ں کے
ہو گا تو
افضل ہے
کر دیا ہو
ر اگر
ر مشہور
ر موافق

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: Ra

ن توقفتہا اُن حکمونکو
ن اور اُنھین مین سے
عف کا ذکر کرتے
قولون کی بعضے
سئلونمین سے
اصلون کے خلاف
ی تاویلین بھی معلوم
ن کسی کو بکار کر رات کے
اُسکا ضامن ہے
امن ہوگا اور اگر
د اِس وعوے پر
و قصاص مین تردد
اِس شخص کو مرا
رنے مین تردد ہے
ے گا مترجم
ہونا اصل ہے
بن گے اور کوئی
رت سے مرگیا ہو
ث کے حال کو بھی
علی رحمہ اللہ نے بھی
بعد لڑکے کو لائے
عالی کا جھوٹ نہ
ن ہے اور اگر یہ ثابت

n/ran... Gabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Ra

ولاد سے
اور عورت
عورت
یت کی ضمان
د کا مر جائے
میں سے
ی دیت
بعض صاحبہ
پیے اور
ر باہر تک
مطلع نے
ہ کے
لازم ہے
ہے کہ
ہ ڈالا ہے
چاہیے
س عورت
ین جنایت
بھی چاہیے
علاوہ یسلام نے
ور جملہ
ا کر اس
ر ڈالا تھا

n/ranajabirabbas ... sir.ab

Presented by: Ra

ن کی ضامن اور
ن قتل کرینگے اور
ب یہی ہے کہ اُسکا
دہ اُسکی عورت کے
اور فقہا نے اِس
حکم کے لیے کوئی شرعی
ب امام محمد باقر
م نے اُن چار شخصوں کے
ہوگئے اور دو شخص
کی دیتیں ٹھیرا
ے وارد ہوا ہے
ر پھیلائی تھی اور
ر ممکن ہے کہ وہ شخص
لہ چار شخصوں کا
دونوں زخمی ہوں
امیرالمومنین علیہ الصلوٰۃ
کم دیا حل کرنا چاہیے
ے حضرت امام

مام سے روایت
ت میں نہاتے
دی تھی کہ بعض
کہ ان دونوں نے
ں اور دو شخص

n/ranajabirabbas
Gabirabbas

Presented by: Ra

ی ہوتی
سکے
و ولی
دونوں
یا سب
بات
ے کے
ہوگے
سنا ہے
ثابت
سکتی
ں کی بلا
ہرتے
منع
سے
نکال
ں میں
ے کراس
ر بھی
ذر نمی
ی حکم
لیے
اس ملک
سے

n/ranajabirabbas Ganjbaraat

Presented by: Ra

ے کھود دے تو
دن کے فائدے
ے میں مسجد بنائے
ب سے جو کچھ
ور اُسے ہلاک
ے کہ یہ فرض بعید
مگر جبکہ وہ راہ
ہے تیسرا مسئلہ
د کی بے پرواہی
ل میں سے ضامن
ردیا ہے اور
ہے اور شیخ علی
بالغ ہو یا نابالغ ہو
درہ تہر الت
کریں گے اور
مسکرہ مقتول کا
یب سے ہوئی
مد کے سبب سے
اس شخص کو ہلاک
ر کریں تو خطا کے
کے ڈھانے
ریک اسکی دیت
دہ روایت

Presented by: Ra

نرکت
ہے
یئن
ے مزکا
ن گرامین
باب کو
بوجہ
سرے
ے کے
ہ مال
ادینا
وسری
ے وار
ن وہ
ں چلی
دونا ؤ
ی جگہ
سمجھا
ے کہ یہ
ضامن
زمین
کے
ار بنایگا

n/ranajabirabbas jabir.ab

پر کردوسرے کی
ی ہوگا اور اگر
ت کی طرف جھکجا
نے کی قدرت
ی جائیگا اُس کا
لمہ پرنالون کا
ی چیز ضایع جاگی
ی ہوگا اُسکا بنانا
ین کہ ضامن
ہے یعنی جس صورت
اور اسیطرح سے
ن کو مضر ہونے
فرماتے ہین کہ
ہوا ہے کہ ایک
نیچے سے لوگ
مشروط ہے اور
ے گا پھر آدمی
گی اور ضابطہ
ہوگا اُسکا یہ بیانہے
جاے گا اُسکے
ہ مین لکھو دسے
سی کے گھر کو
طالب بھی ہوگا

Presented by: Ra

ر ناگہان
ن کا ذمہ دار
ی مالی ضرر
ختیار سے
آگ سے
ا پیشاب
ورا سے
ر یہی حکم ہے
ی دے دیجئے
اوان اُسی
بن اُس کا
ے کو ضرر
کسی برتن کو
ان یا کچھ
ہے اور
ے مستاونٹ
ر دے گا
ہو یا واقف ہو
وضہ داری
ے کا استعمال
ی نہیں ہے
اور ملوکہ بھی
ے فرمایا ہے

n/ranajabirabbas
Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ں کے تاوان
گر اُس کا مار
ور کسی جانور پر
کر آپڑے نے
ر اُس ضرب
کر آپڑنیوالے
ہے تو اسکے
اب امام جعفر
ہ و آلہ وسلم
ہ و آلہ وسلم کے
پہلے حضرت نے
صلعم ایک
ر حضرت نے
پھر حضرت نے
ر حضرت کیندتمین
ا مالک ضامن ہو
مقام مین
سب تعبیر لفین
دیتا ہے
رد والی کی قید
سئلہ جو
اجازت سے آیا
رت آیا ہے

Presented by: Ra

ں چوپایہ کی
ں پر ہوتے
ا سلیے کر
وغیرہ کی
ں میں ضامن
پڑے گا
ے ہیں کہ
ے
قدرت
اس چوپائے
ا اور کسی
تو تف
راہ دونوں
پائے کو
سکا ضامن
ں چوپائے
چھے رہتا ہی
ڑے اور
ں کی فرے داری
چوپایہ کی
ے ترکیب کا
ک جنایت کا
ں جنایت کا

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

سن ہوگا یعنے
ے ذمے ہے
ید ھے گی اگر
ف کرواے گا
ر ادا کرے گا
جائیگا تو اس
ں جنایت میں
ا شر ہی ہے
دے اور
ے اصحی نے
ہے اور یہ
ر سبب سے
ے ذبح کیا تو
ر کو بھی یہ
اس پہ ہوت سے
بنی کے لیے
ہے اور اسکا
ں ہوگا جیسے
ر کوئی دوسرا
زمین میں
گی اور اس
تھا کہ اس
زمین میں

Presented by: Ra

ے اور اگر
ر اُس مقام پر
ے ضامن ہوگا
سر کا یعنے
ت کے لیے
ے دار ہوگا
اس کھودے
یت کی
جانب کے
ہون اور
ے متعلق
ن چھری کو
و میت کا کھو
ل مین آتا
ے عمل مین
مین دو
جائین تو
ے کا حکم رکھتا
الد۔ بتا
یا وان حضرت کا
ی کرینگی ضرورت
ے اور جن
ی تردد ہے

n/rana jabir.abbas@yahoo.com jabir.ab

Presented by: Ra

دوسے دار نمونا
نے عموم پر نہیں
کہ اپنے کپڑا امتیک
میں اُس زخم کا
ہے جو ضرور نہیں
کوئی کے کہ پتے
ے داری ہے
ی کہ ہر کشتی کے سوار کے
ر کی وجہ ضمانت
ہو گئے کہ کشتی کے
اسباب کے
اُس کہنے والے
شکار کے لیے
لو اور دوسرا
لو اُسمیں دو
صلوٰۃ والسلام سے
ں کے بایاں
ے دوسرے کے
ے اولیا کے
ن لیلیے پوری
ب مسالک
ے اور تیرہ تتمل
ر دوسرا تیسری

n/ranGjabirat.abbas

Presented by: Ra

ا کسی کی
ر کی دیت کا
گا بس پہلے
دوسرے کے
ے اور
ادا لا ہے
دینا لازم ہے
دوسری
ایت کیا ہے
ے دینا چاہیے
ن کو آدھی
ی کے عاقلہ پر
یہ ہے کہ
پہلے نے
حصہ اُسکے
تین حصے کر
ے کے وارث
اور آدھی
ے وارث ہونگے
ہے دوسری
پر عمل نہیں کیا
ن فرمایا ہو گا
ہے اسکی دیت

n/ranajabirabbas
Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ر دوسرے کی
ہے اور دوسر
ہر ایک آئین
ائل ہوں کہ
ں پر دوسرے
سرے پر تیسرا
کی دیت ہے
نوئیں کی طرف
ر نے شخص کو
شخص مر جائے
ے اور اگر وہ
ی دیت ہے
دھی ایسے
وجب ہوتا
لازم ہوگا اور
شخص اُس
ے اور دوسرے
آدھی دیت
دھی دیت
شریک ہوگیا ہے
لے نے اُسے
کے سبب سے
کی پوری دیت

n/ranajabirabbas.jabir.ab

Presented by: Ra

...یت تیسرے
...دوسرے
...ایک
... اسلیے
...ے کے
...ر اسکے
...س کی دیت
...کو نفیں
...و تہائیاں
...ے
...ی گرادی
...ں دیت
...دوسرے
...گریگی
...و دیت
...و جھے
...یا شر کے
...یلا وٹ
...ی پہلا
...ی کی رو سے
...جبنی علیہ
...ت میں
...کی دیت

rabir.abbas@yahoo.com

...m/ranajabirabbas Gajabir.abbas

Presented by: Ra

دیت ہے خواہ
ں ہے اگر کاٹنے
ں دیت کی تہائی
ہے اور داڑھی
فرمایا ہے کہ سر کے
مجھے انکی سند
یت ہے اور اگر پھر
دینار ہیں طور
ن کے ساتھ
ت لینا چاہیے
اب خلاف ہیں
علیہ الرحمہ نے
ور و و نہیں دینی
کہ ملا کر ساتھ
ے کاٹ ڈالیں
ی اور کے نیچے
دونوں آنکھوں
ں آنکھ اور تو بھی
ے بیوٹوں میں
ہے شیخ علیہ الرحمہ
ں اور نیچے کے
ہے کہ اوپر کے
ورت میں دیت

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas jabir.abbas

Presented by: Ra

ب چھٹا
ں کہ یہ نقصان
ہو چکے
ں کا تفاوت
سکے
ہو چکا
میں گے
اگر کوئی
ر ایک
نے کی
نا ہو یا
م رکھتی ہے
ہو اور
کا اور
ے تمام میں
ں روایت
علما میں
ور ہو گئی ہے
ہے
ابن ادریس
ے نور ہو گئی
ع علیہ السلام
اسطرح ہے

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

نت فذ ہبت لجنایۃ
لکھہ میں پوری
ہے اور اگر کسی کی
ہو اور دیت نہ ہو
قص اور کانے
بھائی کے ہیں
ولی ہے اسی مضمون
نور آنکھ کی جنایت
خلاف ہے
سے کاٹ ڈالے
تو بھی پوری دیت
پھرائے اور کوئی
تہائیاں دیگا اور
بن بابویہ علیہ الرحمہ
کنارے کو کہتے
فائدہ ناک کا جاتا
تا ہے اور غیاث
لسلام سے نقل
کی کی روایت
ل فرمایا ہے
کی ناک کو کاٹ
ٹنے والے پر
ت ہے اور ایک

m/ran Gjabbaiz.bjas ir.ab

Presented by: Ra

ے ہے
کار ہے
کا تیسرا
ڑ نہی
دونوں
خلاف
ی ہے
کے
ں کے
ے کتاب
سار میں
ں کیا کہ
نے
عنہ
ہونٹ
ے مجھے
وں اور
ت میں
اور یہی
سکتے
نیچے کے
چوڑان
انکے
ں میں

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ہو جائیں تو تیخ
ہے اور اگر گست
ں چھٹا عضو
ں دیت کا تیسرا
پ کے حساب سے
یہ اٹھائیں حرف
سے ہیں اور
موں پر برابر
لے سے لیکن گئے
ں یا خفیف ہوتی
ہوگی اور اگر
ت ہو جائے
اری تھی
مقدر نہیں ہے
اقص ہو جائے
اور زبان بھی
دیت میں
ٹ ڈالے اور
گر زبان کا
الے سے
و بھلی جائے
روبیت بھی
بعد دوسرا

n/ran@jabirabbas.ahir.ab

Presented by: Ra

ر حصہ ہے
ری دیت
ے لڑکے
ائی ہے
ے دیت
ی کے
ت کرنے والے
ھوکی ہے
یح کر لی گئی
ی تصدیق
و سے
و چکا ہر
ون نکلے گا
ی شخص
ے کی تو
سوط میں
ات میں
ت کر دو
ی جائے
دانت
ی زبان
ہے اور
ی آزمائش

jabir.abbas@yahoo.com

m/ranajabirabbas

Presented by: Ra

پچھ نہیں سہے
ل زبان باقی
ہے اور دیت
نا یا اور باعنبان
نیچے ہیں تو
ک ہیں اور
ی کے دو ہیں
ور یہ چھ اور کے
گے کے سارے
ہیں اور اخیر
ن اور دیت
ے اگر زرد رنگ
و جب نہ ہوئی
گے اور اگر
دیت مقرر نہیں
و ہر ایک
ں تفاوت نہیں کیے
ر شرع میں ایسے
ین اور تشبیہ
ان جیسے دور کیا
نیچے کی طرف
ر دو نیچے کے
نیچے کے اوپر

کے

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

ے دونوں
ہیں کہ
ت تین
ہیں اور
ہیں افراط
ر کیلیے
ی ہے
ں اور اگر
نمایاں
مہ حجی ہے
ے اسکے
بھی ہے
ں کی جڑکے
توڑ ڈالیگا
سے کے
کھار سے
وگا اور
رنے والے
ں ذات کی
دلیل کی
لہ پر کوئی
لے اور
ر قوی ہی

n/ran Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

...ا بیچ بچا ئیگا
...جاے تو آدمی
...جانا نیچے کو
...اتی رہے
...ہے اور یہ دو
...ور اسکی ظاہر
...اگر ان دونون
...کھیوںمین یا
...زخیوا لے پر
...یت کھانے
...لازم ہوگا
...ر ایک مین
...جانا ہے پھر
...ینار ہین پینے
...ینار ہین اور
...ور زائد مین
...یار حمہ نے
...نے کتاب
...و اسکے کاٹنے
...تو اصلی ہے
...ہے اور اصلی
...مین زیادہ
...زائد ہے

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas ... Gjabir.abbas

Presented by: Ra

فاوت ہی
صہ ہے
نزدیک
دون مین
انگلیان
انگلین
کر انگوٹھے
ن اور رہی
کے دونون
اور ہر انگلی
کے بعد گر
کیکی انگلی
پر ہے
پانچ پنجاب ین
کی رواین
نے مین
سبب سے
اسکے بعد
کوئی کسی کی
سے ہوشیار
سے مجی جلبہ
ر ایک
ے کہا ہے

n/ran...jabbasir.ab

Presented by: Ra

سے دو دیتیں
رسے ذی روح
مین ساری
کاٹنے مین عورت
اگر جنایت
ر دودھ چھاتی
کچھ سینہ کے
ے اور زیادہ
ے کاٹنے کے
سینہ کی جلد کا
چھاتیون کی
ت ہے اور
مین کر دونون
جز کے ساتھ
ہاتھون اور
سارے بدن
ہو گئے ہین
ر نہونا ہے
ہو گا کہ محل
ت ہوتا ہے
متعدد کرنا
و اللہ اعلم
یت ہے

n/ran Gaatbiratbbjasir.ab

Presented by: Ra

صہ ہے کہ
روایت
ہے اسلیے
میں اس نفع
میں کسطرح
س حدیث
کے جو عضو
عضو تناسل
ہی کاٹ
ی کچھ کاٹ
آدھا حشفہ
قیاس پر ہے
تو پہلے پر
میں دیت کا
ی کی مقدار
ایک کے
شے میں
مگر مشہور
ے پھلا دیئے
چلنے ہونے
ہے مگر
سوں کا
ایک میں

Gjabbar abbas

Presented by: Ra

رابر ہے اور رکب
ے اور افضا یعنے
ر اگر افضا کا باعث
لے شوہر مباشر ہوگا
ے ایک کے
ئی شخص اس کام
ر عورت بھی
ی عورت باکرہ
وت واجب ہے
ن سے دینگا
تی ہے شرعون ان
یان دونون
ن مین عورت
روایت اجمعی
حدو واسے
ر اٹھارھوان
ی دیت ہے
ون کے کاٹنے
ے انگوٹھے مین
ے ہین کہ انگوٹھے
اور اکثر فقہا
ی دیت یا نون
ون ہیڈیون

n/ranajabirabbas Gabirabbas

Presented by: Ra

اور ایک
بلی کے
ے توڑنے
ہ کیلکی
ان ان
ران تک
ہے اور
ضو کی
ں اُس عضو کے
ہو اُس
ڈنے کے
بیت کے
ی دوتھا یا ان
حمہ اللہ نے
ن ہمارے
ظریف ہے
ں عجیب باقی
ت کہ اُسکا
ے کیلیے
کر دے
حصہ دینا
ی ہے اور
ں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

m/ran... jabir.abbas

Presented by: Ra

ے توجنایت
ے کہ عقل کے
ں فرمایا ہے کہ
ں آجائے تو
ر ہے تو انکی
ے طریق پر ہے
معلوم نہیں ہے
ر توڑ ڈالے
ے دیت دو طرح
رب یعنی ایک
ل اشبہ ہے
ں سے مضروب
ے سے قصاص
کی دیت لیں گے
ے اور دیت
ر سکیگا اسلیے
والے لوگ
ماری دیت
ب انتظار
ر جنایت کرنیوالا
نہیں جانتا
نے سے انکے
۴۰ لے تو جھوٹا ہے اور

Presented by: Ra

ی نولوٹ
لی سماعت
اُس کان
نعر کان
ین گے
ور شکر
نجین گے
اور اُس
کو کھولدیجے
کر جہان سے
پھر اُس
ہو کا اُسیقدر
ں جنابت
ہ ہون
ن مین
رنا چاہیے
کے برابر
مین ہو رو
ی کی آوازون
چاہیے
ں کو کاٹ
لازم ہوگی
کرنا چاہیے

n/ranajabir.abbas

Presented by: Ra

اگر مجنی علیہ
دعوی پر
خطا کی
کہ روشنی
ہے اگر
ے اور روشنی
میں دیت
ت ہے
والاختلاف
آنکھوں کی
ت میں بیان
اہے کہ
اور اگر دعوے
ساتھ امتحان
دو آنکھوں
کا قیاس
پھر جسقدر
ط کے بعد
پکڑنا چاہیے
نے والا کے
مقبول قول
ور مصنف
رت کے

n/ranajabirabbas Gjabir.ab

Presented by: Ra

آنکھ کا اچھا
امن کی
کے گمان
ریسان
ور امین
مر اُسکی
ن گے اور
یا ہیں پھر
مین ہے
ں سکنے والی
ے اور اگر
کہ گواہون
تہا دریگا
نی علیہ سے
کے ساتھ
پانچوین
تہ سے
اری دیتے
تو کرڈوی
در اُسکے
عالم کی
ی شخص
کل ہوجائے

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

ایا ہے کہ
ا اور عورتوں
پر عورت
دیت ہو
یت ہو اور
رے دن
دیت دیگا
و تہا بیان یا
ماز کے گھوڑے
چھرنے میں
شجر کی جمع
یا کہ کتاب
ہ چوتھا
زخم ہو کھال
فرماتے
ہب ہے
ے کہ اُسنے
کی دیت
وہ زخم ہو
بن ہلا حمہ
لا حمہ دو فلوں
ز ہے اور
نچے اور

n/ranajabirabbas Gjabir.abbas

Presented by: Ra

ث مقر ہین
پانچ اونٹ
ں دیت کے
ے تو دونون
جمہ کہتے ہین
سے متعلق
ن اور رنج کے
و اسکا عقل
ے تو ہی جنایت
ن اسلیے کہ اسکے
ے تو پہلے
اور اگر اسیق
پہاڑ دیا ہجر
علیہ کے قول کو
ونیے زالا ہو
ن یا نون کو
ا ہو جاتا مکس ہے
رنیکے سبب سے
اچھے ہونیکے
ہوتی ہین ایک
ی تو مقبول قول
حکم کی مقدار
ن اسلیے کہ اگر ایک

n/ranaJabirabbas | Gjabirabbas

Presented by: Ra

اب وہی
ب عضو کے
کو بھی کاٹے
ھر پر لگے
بک ہی زخم
ں اونٹ ہیں
ی خطا میں
ن لیون اور
ر کے اونٹوں
ورتین نبت
ہے اور یہ
لگائے اور
ہوں اور
لم رکھتے ہیں
بری جگہ پر
لم میں نقصان
تو مجھی علیہ
اونٹ ہونگے
ن کہ سر کا نخ
ور مصنف
ہر کہ اقوی
ہے کہ اوماغ
عہ بعر کا نقصان

n/ran Gjabtirat.bjasbir.ab

Presented by: Ra

بھی جائز ہے
ی اٹھائیں
بھی بڑھا کی
ی دیت تینتیس
حدیث کی
ر شخص اسے
ر پانچ اونٹ
جو ہاشمہ اور
اٹھارہ اونٹ
یت جو سائی
کا پانچواں
دونوں سوراخوں
ونوں کے
تیسرا حصہ ہے
لہ جائفہ زخم
خواہ پیٹھ
سے بھی ہو اور
ر تک پہونچا ہو
سے بیان تک
ر جائفہ دونوں
فہ کی دیت
ہے
ے وہ زخم نہ جبر
ر کر دے تو

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

تو یہ دوسرا
لی آنتون کو
ٹے کرڈالے
فرمایا ہے کہ
کا اور اقرب
یقینا مجتنی عنہ
بھر چکا ہے اور
لازم ہوگی
و سر اجالفہ
ور اگر دو
والے ہتھیار
سوط میں
ری شبہ ہے
ے اندر
اکیلا ہو تو
لے حال میں
کا تو اس
ہوں کا ق
یہ نے فرمایا
زخمہ مارے
لگائے کہ
ل ہے
سلم

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

اور خنجر
ہے کہ
اس ضعف
نگلی کے
کرنیوالے
یا ہے
دن کے
اعضا
ت نے
کے شکم
کر دیے
ھ دینار
علیہ الصلٰوۃ
کی اور
واقع
اور
ور اگر
اور ہمیشہ
دیت
دیت کی
بعد اُس
باج یعنی
بھی سر

jabir.abbas@yahoo.com

m/ranajabirabbas · Gabir.abbas

Presented by: Ra

قیاس کرنا چاہیے
و کی پوری دیت
یار ہیں اور سر کے
ہ ایک ہاتھ کے
ن پانسو دینار کا
آٹھواں مسئلہ
ے ہیں کہ عورت
ہ اعضا کی دیت مرد
عورتکی ایک انگلی کے
ے دوسو دینار
ہونگے تو مرد کی
ں جنایت کرنیوالے
ں مرد کی دیت
مرد کے عضوون
ضمون مین عورت
بدہ ہونے
ے سے مقرر ہے
ی اور ذمی مین
لی جائے گی
ھی ایک ہین
رتا تو کتنے کا ہوتا
ے سے لیلیں کے
مسئلہ جبکا کوئی وقو
ی

n/ranajabirabbas · Gotabirat.abir.ab

Presented by: Ra

معاف
عاف کر دینا
ے پیٹ
مہ ہی جبکہ
کا ہو تو
وار ہوئے
سکی مملوکہ
والے پر
تو قتل
وری
ے گا تو
تل میں
و اسکی
ہو کر وہ
ف خلاف
وہ اس
پھیلائینگے
ساتھ
ے مرتبے
ولد یعنی
ے بچے
ن جیسے
د اسقاط

n/ranGajabtarat.bjabir.ab

Presented by: Ra

ائیگی اسلیے کہ اگر
ن کے پیٹ میں
لی دیت میں
ں فرمایا ہے کہ اس
ے گر پڑنے کو
ن سے ہر بچے
ے سے متعلق ہوگی
ر دینا چاہیے
بعد ضعف ہو جائیگا
ے بیچ میں انھیں
لی اسطرح پر تفکی
جاتا ہے اور
ار دیگا اور مصنف
اسکی صحت کی
ی اور رجال یہ ہے
ڑتا ہے اور اسطرح
م زین العابدین
ۃ والسلام سے
ی ہے لیکن شیخ
ف نہیں ہوں کہ
ی سے معلوم ہوا کہ
ی ہوتا ہے اور
شیخ رحمہ اللہ نے

n/ranajabirabbas Gjabirabbas ir.ab

Presented by: Ra

لوة
ناین
مین
ین
غاوت
لاُن
ور
اور
کے
اگر
سے
ہوا ہے
رت
اپنے
ہو جاے
جب
سے
رپرے
ہی
ے اور
فق
رد کے
رو دنیار

n/rana... Jabir.abbas

Presented by: Ra

کرے تو بعضے
ن تردد ہے
ہے اور دیت
پڑے پیٹ
اور پیٹ کے
کہ وہ ذمی کے
کے سے اُس کا
لیے کہ ذمی کے
ماں کے پیٹ سے
ف کی تابع
ہو چکی ہے گو
یعنے پیٹ کے بچے
مردہ حربیہ عورت
ی دیت کا ضامن
ہ جنایت کی
جائے پھر اُس
بچے کی دیت
ی اور آزاد
ہے اور قیمت
ی ہے اور
جنایت سے
کی بہت میں
کم ہوگا تو

Ganjdaraf.blogspot

Presented by: Ra

ے کے
ے ہی
پیٹے
ن ہو
لونڈی
ہے اور
سا بیٹی
خواہ یہ
ہ اور
کر پلا
اسکا
سے بھ
رسے
ا ہوں
ے اور
ں کے
ن جان کا
ہوتا ہی
ر وہ
لینے
و اپنے
ہے اگر
زندہ

n/ranajabirabbas

Presented by: Ra

قتل کا کفارہ
اگر وہ مستقرہ
روہ دیت کا
گنہگار ہے
تو شیخ علیہ الرحمہ نے
قصاص تو ہوگا
عورت سے
ہمبستری کرنیوالے
جنایت کرنیوالے
بچے کے کسی
والے پر اس
نقد گرین تو اس
ایک ہی بچے کے
کے بچے کی دیت
کے پیٹ سے
اگر پیٹ سے
دیت کا ضامن
لوگوں سے
ہی اور نہیں
پہلا مسئلہ
ہوگی اور
دوسرا مسئلہ
ہیں دیت کے

m/ra... Gabaat.tjab

Presented by: Ra

ین شرع
ی ہڈیوں
ی چیز کا
ت ہے
ا ہے
ضی علم الہدیٰ
ری نسیم
ثنایت
ے بکری
اس
ردونیا
اس سے
الرحمہ کا
روہ حیات
سلئے کہ
ہو گا
ی کرنیوالے
ے جس
مال ہے
پڑی
ھنکا نج
ضایع
بعد بھی

jabir.abbas@yahoo.com

m/ranGjabirat.bjabir.ab

Presented by: Ra

ے توڑ ڈاسنے
ہ ذبح کرنے کے
ی تیسری قسم
ل العین ہیں
ہیں کہ جنھوں نے
ی سلوقی کُتا
ول کی روایت
ں دیت اُسکی
ے اور پہلا قول
میں دیت
بعضے صحاب سے
ہ مگر پہلا قول سند
یس درہم
ے فقیر کہنوں
ے اور نکول سول
ا ہوتا ہے اور
ی جانوروں
ر اُنکے قاتلوں
ے اور جس جانور کا
ے حلال جانے
اعضا کی جنایت
ڈالے گا یا اُسکے
ے والا اُسکی قیمت

n/ran Gabiratbjas ir.ab

Presented by: Ra

مین شرح
ہوگا تو
کمان کی
ن دیکھے
ض کا جاز
مان کا
سکوفی
یہ روائی
ہو غیر
ایک
یا ٹون
حکم فرمایا
ایسے
شایع کرو
اشاعہ
ان چار
کے
مضمون
متعدی
شنیع
رت
قمد
یا ا

m/ranajabir.abbas Gajabirabbas

Presented by: Ra

کا فاعل ہونا
ے یا غیر کی
اک ہو جائے
ں کے قتل کرنے
ارہ دیوانے
ے سے بھی دا جب
ذمی ہو یا
یہ ہے اور
مداً کے قتل کرنے
مسلمان کے
گمان کر کے
ڑے گا اور
ے فرمایا ہے
نہیں ہوتی ہے
ر اگر کسی شخص کے
مداً قتل کرنے
گا اور اگر
ہو گا شیخ
ا سلیے کہ کفارہ
ں ہر متبرجم
سبب سے
ٹ باندھ
ں کو باندھ

n/rar Gjabiat.bjasir.ab

Presented by: Ra

تل کی منع
ہمارا کلام
ین ہے
آزاد کرنیلا
ریں جیسے
ں ہے کہ
ے فقہا کہتے
ت ہوں
کھوا دیئے
ہر زوجہ
کے قول کے
بال کی
ون سے
ں نہیں ہے
لے نے
ور باپ
رشتہ وا
ں گے اور
وہ اسلام سے
ں عقل
فل ہوتے
بت میں
نہ تو عورت

jabir.abbas@yahoo.com

n/ran Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

دیت کا متحمل
ے وقت فقیر
ں ہوتے
لے ہوں اور
ہوتے ہیں
انکے درمیان
کے خلاف ہے
سے خلیفہ دوم
ں لیا عمل
لے اور ایک
کہ ان حضرت
قل کا حکم
ور باپ
ملے سولہ نصف
ل نہیں
نچ اونٹ
اور آیا اہل
ے کہاں
یف ہے
ر سال میں
قتضے کے
ں شیخ علیہ الرحمہ
سال میں

ئم

n/ran Contact: jabir.ab

Presented by: Ra

سیو تت
ے دینے کا
ہے کر
سو جائیگی
یت سے
وں کی دیت
ے تو دونوں
کرنیوالا
ام ہو جیگا
ن تو ہر ایک
ر دونوں
سہم کرینگے
ایک سے
ر چار سہم
شکل ہے
وں کی دلیل
ا کی دیت
ہ ہو اور
ں علیہ صلح
کا اقرار
روپیہ کی
صلح سے
اور قاتل

jabir.abbas@yahoo.com

n/ranajabirabbas Gjabir.abbas

Presented by: Ra

اسمیں قصاص
ے کو مار ڈالے
لگانے کی ہو
رے گا تو اسکی
ے اور اگر
ے دینگے اسلیے
بایت کا قائل
ق ہوگی اور
ہ ہوگا اور
سے متحقق ہوتا
کار کیطرف کرتا
ہو وہ اُس سے
رف کرے
ند کو قبول کیا
کر ٹیوائے
ن جریرہ کا
ا اور دیت کی
ت بس دیت
عاقلہ پر دیت
ا دینار ہوتا
ت ہے اور
ں کی نظر سے
ی رائے پر

n/ran...jabir.ab

Presented by: Ra

نزدیک کے
امین دو
حصے کفایت
عتق سے
لینا چاہیے
لت سے
گے اور
سے بھی
یت بڑھ جائیگا
ایک
یت المال
ت اُسے
میں پایا گیا
ل ہو جائے
یک کے
رحمہ اللہ کہتے
کر دیں گے
و مناسب ہے
ل بالغ ہائے گے
یت میں
نہ زخم
سے ہے
ے گا اسلیے

n/ran Gjabirat.bjabir.ab

Presented by: Ra

دیت کے
دا پر قدرت
ر اگر سال کی
کے ترکے سے
ت لکھے
میں ہو گے
ادا کرنے
کے پاس
تے ہیں کہ
جنایت کی
طاے شبہ
کرنے والا
کی تقدیم
رہمارے
ہے اور اگر
رلواحق کے
ہے اور
طرف سے
ہونے پر
و یا دوسرے
غیث کا جانی
کے نسب کا
سے کرے

jabir.abbas@yahoo.com

Gajabrat.bjas

Presented by: Ra

ں باطل
بیٹا ہے
کے منسوب
کے وارث
ی مقتول
و پہنچے گی
ہے اور
زم ہو جائیگی
دیت میں
ث عاقلہ کے
ر اگر کہا جائے
ہے اگر
س جیسے
راث ہو
ی یا دیت
ر کا مادہ
ے وارث
ں تعلق
ملک اُسکی
م ہوگی
ر اگر
گر جبکہ
ں جیسا کہ

n/rar Gabaraabbas ir.ab

Presented by: Ra

سی کے مال کے
دے گا
ہیں ہوا کرتی
ے بعد مسلمان
ے تو اُسکے عاقلہ
ے پہلے بیان
اور ذمی تھے
ہیں اسلیے کہ
ہ اگر کوئی مسلمان
ر وہ تیر کسی
مان لوگ
ہونگے اسلیے
کے عاقل ہونگے
عاقلہ بھی ہونگے

دی اور
مد صلی اللہ علیہ
ابعد حمد و نعت
ترجمہ جامع الرموز کا
ب فیضیاب
۱ ہجری میں
دین شریف کا گلشن

ف مائمن۔

n/ran… Contact: jabir.ab…